16/50

16/50

اوم

تلسی رامائن

رام چرت مانس

کا

دوہے چوپائیاں سورٹھے سمیت سلیس اردو ترجمہ

قیمت فی جلد 10/8

پبلشر

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی (6)

16/50

16/50

شری

رام ارپنم استو

پبلشر

(مکتبہ لیتھو پریس چاوڑی بازار دہلی)

گوسوامی تلسی داس کرت

تلسی کرت

رامائن

سمپادک :- جوالا پرشاد جی

بمعہ دوہا چوپائی اور سلیس اردو ترجمہ

فہرست مضامین

پبلشر: دیہاتی پستک بھنڈار

چاوڑی بازار دہلی

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	فہرست مضامین	۳
۲	رامائن کی عظمت	۷
۳	بھگوان رام کے چرنوں میں شردھا کے پھول	۹
۴	گوسائیں تلسی داس جی کے چرنوں میں شردھا کے پھول	۱۰
۵	سنت تلسی داس جی کا جیون چرتر	۱۲
۶	بال کانڈ (۱) منگلا چرن	۱۳
۷	گرو بندنا	۱۴
۸	برہمن اور سنتوں کی بندنا	۱۵
۹	دشٹوں کی بندنا	۱۹
۱۰	سنت اور اسنت بندنا	۲۱
۱۱	جگت کو رام سروپ جان کر اس کی بندنا	۲۳
۱۲	کوی کا دینتا بھاو۔ رام بھگتی سے پری پورن کوتا کی مہما	۲۴
۱۳	کویوں کو پرنام کرنا	۲۶
۱۴	والمیک وید برہما آدی دیوتاؤں اور شو پاربتی جی کی بندنا کرنا	۲۷
۱۵	اجودھیا پوری اور سرجو ندی کی بندنا	۲۸
۱۶	دشرتھ جی کی و جنک جی کی بندنا	۲۹
۱۷	پرم گیانی شنکر و سنکادی رشیوں کی بندنا	۲۹
۱۸	سیتا جی کی بندنا	۳۰
۱۹	رام نام کی بندنا اور نام کی مہما	۳۰
۲۰	یگیہ ولک اور بھردواج سنواد اور پریاگ راج کی مہما	[illegible]

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۲۱	ستی کو موہ ہو جانا اور شری رام جی کی پریکشا لینے کے لئے سیتا کا روپ دھارن کرنا	۴۶ ۴۹
۲۲	شو جی کا ستی کو تیاگ دینا	۵۲
۲۳	ستی کا اپنے پتا دکشن کے گھر جانا اور یگیہ اگنی میں اپنے پران تیاگ دینا	۵۷
۲۴	پاربتی جی کا جنم	۵۸
۲۵	شری رام جی کا شو جی کو پاربتی جی سے بیاہ کرنے کو کہنا	۶۰
۲۶	سپت رشیوں کا آنا اور شو جی کی آگیا پاکر پاربتی جی کے پریم کی پریکشا لینا	۶۱
۲۷	دیوتاؤں کا کامدیو کو شو جی کی سمادھی بھنگ کرنے کیلئے بھیجنا اور کام دیو کا بھسم ہو جانا	[illegible]
۲۸	دیوتاؤں کا شو جی سے بیاہ کے لئے پرارتھنا کرنا	[illegible]
۲۹	شو جی کی نرالی برات۔ بیاہ کی تیاری	[illegible]
۳۰	شو جی اور پاربتی سنواد	۷۵
۳۱	رام اوتار دھارن کرنے میں ہیتو	۸۹
۳۲	نارد کا ابھیمان اور مایا کا اسے انوکھا ناچ نچانا	۸۹
۳۳	وشو موہنی کا سوئمبر۔ نارد جی کا شو گنوں اور بھگوان کو شاپ دینا	۹۴
۳۴	منو شترو پا کی تپسیا اور ان کا ور دان مانگنا	۹۸
۳۵	بھانو پرتاپ کی کتھا	۱۰۲
۳۶	راون جنم اس کی گھور تپسیا اور اتیاچار	۱۱۴
۳۷	دیوتاؤں اور پرتھوی کا ویاکل ہو کر بھگوان سے راون کے اتیاچاروں کو	

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
	ختم کرنے کیلئے بھگوان وشنو سے پرارتھنا اور بھگوان کا وردان	۱۲۱
۳۸	دشرتھ جی کا پتر کیلئے پتر اشٹی یگیہ اور رانیوں کا حاملہ ہونا	۱۲۳
۳۹	شری رام جی کا مع تینوں بھائیوں کے جنم لینا	۱۲۶
۴۰	وشوامتر جی کا یگیہ کرنا۔ راکشسوں کا اسے بھرشٹ کرنا اور وشوامتر جی کا راجہ دشرتھ کے پاس آکر رام لکشمن کو یگیہ کی رکھشا کے لئے مانگ کر لے جانا	۱۳۴
۴۱	اہلیہ ادھار	۱۳۵
۴۲	وشوامتر جی سمیت شری رام لکشمن کا جنک پور آنا	۱۳۷
۴۳	شری رام لکشمن جی کا جنک پور کی سیر کرنا اور جنک پور واسیوں کا آنند پراپت کرنا۔ اور بھگوان سے رام جی کے سوئمبر جیتنے کی پرارتھنا کرنا	۱۴۱
۴۴	پشپ باٹکا کی سیر اور شری رام سیتا جی کا آپس میں درشن کرنا	۱۴۳
۴۵	سیتا جی کا گوری پوجن اور وردان پراپتی	۱۴۶
۴۶	شری رام لکشمن جی کا وشوامتر سمیت یگیہ شالا میں پرویش	۱۵۳
۴۷	سیتا جی کا یگیہ شالا میں پدھارنا	۱۵۴
۴۸	بھاٹوں کی سوئمبر کی شرط سب راجاؤں کو بلند آواز سے سنا دینا	۱۵۶
۴۹	راجاؤں کا دھنش توڑنے کے لئے بے حد زور لگانا	۱۵۷
۵۰	جنک جی کی نراشا	۱۵۸
۵۱	لکشمن جی کا طیش	۱۶۱
۵۲	شری رام جی کا وشوامتر کی آگیا پاکر دھنش کو توڑ دینا اور سیتا کا اُسے جے مال پہنا دینا	۱۶۴
۵۳	پرسرام جی سے مٹھ بھیڑ	۱۷۰
۵۴	راجہ جنک جی کا ایودھیا کو دوت بھیجنا۔ سوئمبر جیتنے کی خبر سن کر ایودھیا پوری میں آنند۔ راجہ دشرتھ کا برات کی تیاری کرنا	۱۸۴
۵۵	برات کا جنک پور میں پہنچنا اور سواگت آدی پرکرن	۱۹۱
۵۶	سیتا جی کا شری رام جی سے بیاہ ہو جانا	۲۰۹
۵۷	برات کا واپس لوٹنا اور ایودھیا میں جا آنند چھا جانا	۲۱۴
۵۸	وواہ پرسنگ کی مہما	۲۲۴
	ایودھیا کانڈ (۲)	
۵۹	منگلا چرن	۲۲۷
۶۰	شری رام جی کو راج تلک کرنے کی تیاری	۲۳۲

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۶۱	دیوتاؤں کا دیا کل ہونا اور سرسوتی جی سے پرارتھنا کرنا	۲۲۳
۶۲	منتھرا کی بدھی کو سرسوتی جی کا پلٹ دینا	۲۲۴
۶۳	کیکئی منتھرا کی بات چیت	۲۳۰
۶۴	کیکئی کا منتھرا کا کہنا مان کر کوپ بھون میں چلے جانا	۲۳۸
۶۵	دشرتھ جی سے دو وردان مانگنا اور دشرتھ کا شوک کرنا	۲۴۲
۶۶	سمنتر کا محل میں آنا اور شری رام جی کو کیکئی کے محل میں جاکر بھیجنا	۲۴۷
۶۷	کیکئی اور شری رام جی کی بات چیت	۲۵۰
۶۸	شری رام اور دشرتھ کی بات چیت	۲۵۱
۶۹	اودھ پوری کے نر ناریوں کا واویلا	۲۵۵
۷۰	شری رام جی کا اپنی ماتا کوشلیا جی کے پاس آنا	۲۵۶
۷۱	شری سیتا جی اور شری رام چندر جی کی بات چیت	۲۶۰
۷۲	شری رام اور لکشمن جی کی بات چیت	۲۶۳
۷۳	شری لکشمن اور سمترا کی بات چیت	۲۶۴
۷۴	تینوں کا پھر کیکئی کے محل میں جانا	۲۶۶
۷۵	تینوں کا بن میں جانا۔ نگر کے لوگوں کا ساتھ ہو لینا۔ شری رام جی کا اُن سب کو سوتے ہی چھوڑ جانا	۲۶۷
۷۶	نشاد راج کی سیوا اور لکشمن و نشاد راج کا سنواد	۲۷۴
۷۷	سمنتر کی بے قراری اور واپس لوٹنا	۲۷۸
۷۸	گنگا پار کرنا۔ بھردواج منی اور شری رام جی میں بات چیت وغیرہ	۲۸۱
۷۹	ایک پراسرار تپسوی کا آنا	۲۸۷
۸۰	جمنا جی پر جانا۔ بن باسیوں کا پریم بھاؤ	۲۸۸
۸۱	شری رام جی اور والمیک جی کی بات چیت	۲۹۳
۸۲	چترکوٹ میں نواس اور جنگلی لوگوں کی شردھا	۲۹۴
۸۳	سمنتر کا واپس ایودھیا پہنچنا۔ دشرتھ جی کو شری رام اور لکشمن اور سیتا جی کا سندیش سنانا اور راجہ کا مرنا۔ رنواس میں کہرام مچ جانا	۳۰۸
۸۴	وششٹ جی کا بھرت کو بلانے کیلئے دوت بھیجنا۔ بھرت کا کیکئی کو پھٹکارنا	۳۱۰
۸۵	بھرت اور کوشلیا کی بات چیت	۳۱۲
۸۶	وششٹ جی کا بھرت کو سمجھانا اور بھرت کا شری رام کو واپس لانیکی تیاری کرنا	۳۱۶
۸۷	نگر واسیوں سمیت بھرت جی کا بن کو جانا۔ نشاد راج کے من میں شک پیدا ہونا	۳۲۰
۸۸	بھرت اور نشاد راج کی بات چیت۔ نشاد راج کا سیوا کرنا	۳۲۱

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۸۹	بھردواج جی کا بھرت جی کا آدر کرنا اور بات چیت	۳۳۹
۹۰	اندر اور برہسپت میں بات چیت	۳۴۲
۹۱	شری رام جی کا بھرت کے آنے کی خبر پانا اور لکشمن جی کا کرودھ میں آنا	۳۴۸
۹۲	شری رام کا لکشمن جی کو سمجھانا اور بھرت جی کے پریم کا ورنن کرنا	۳۵۴
۹۳	بھرت جی آدی سب کا شری رام لکشمن سیتا سے ملاپ، پتا جی کی [illegible]	
	پر شوک، کیکئی کا اپنی کرتوت پر پچھتانا	۳۵۷
۹۴	وششٹھ جی کا ساری سبھا اور بھرت کو مخاطب کر کے بھاشن دینا	۳۶۲
۹۵	بھرت جی کا بھاشن، رام جی سے اُن کی بات چیت	۳۶۵
۹۶	جنک جی کا آنا، آپس میں سب کا میل ملاپ	۳۷۳
۹۷	کوشلیا سمترا اور سنینا کی پرسپر بات چیت	۳۸۰
۹۸	جنک اور وششٹھ جی کی بات چیت	۳۸۵
۹۹	شری رام بھرت کا سنواد	۳۸۹
۱۰۰	شری رام جی کا بھرت کو کھڑاویں دینا اور بھرت جی کا وداع ہونا	۳۹۶
۱۰۱	بھرت جی کا ایودھیا واپس آنا، کھڑاؤں کو تخت پر رکھنا	۴۰۰
	ارنیہ کانڈ (۳)	
۱۰۲	منگلا چرن	۴۰۵
۱۰۳	اندر پتر کی کرتوت اور اپنی کرنی کا پھل پانا	۴۰۶
۱۰۴	منی اتری اور شری رام جی کا ملنا، اتری جی کی پربھو استتی کرنا	۴۰۸
۱۰۵	سیتا انسویا سنواد	
۱۰۶	براودھ کا مارا جانا اور شر بھنگ منی کا یوگ اگنی سے شریر بھسم کر لینا	۴۱۳
۱۰۷	اگستیہ منی کا ملنا، شری رام جی کا پنچ وٹی میں نواس	۴۱۴
۱۰۸	شری رام جی کا لکشمن جی کو جیو ایشور سمبندھ میں اُپدیش کرنا	۴۱۷
۱۰۹	شورپنکھا کا آنا اور ناک کان کٹوا کر کھر دوشن کو بھڑکانا	۴۲۰
۱۱۰	کھر دوشن کا مع اپنی فوج کے شری رام جی کے ہاتھوں مارا جانا	۴۲۱
۱۱۱	شورپنکھا کا روتے پیٹتے لنکا میں آنا اور راون کو بھڑکانا	۴۲۴
۱۱۲	راون کا ماریچ کے پاس جانا، ماریچ کا سورن کا مرگ بننا اور مارا جانا	۴۲۷
۱۱۳	سیتا ہرن، جٹایو راون کی لڑائی	۴۳۰
۱۱۴	شری رام جی کی ولاپ لیلا، جٹایو کا انتیشٹی سنسکار کرنا	۴۳۲
۱۱۵	کبندھ نامی راکشس کا کلیان کرنا	۴۳۴
۱۱۶	شبری پر کرپا اور شری رام جی کا اسے بھگتی اُپدیش	۴۳۵

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۱۷	نارد رام سنواد	۴۴۴
	کشکندھا کانڈ (۴)	
۱۱۸	منگلا چرن	۴۵۰
۱۱۹	ہنومان جی کا شری رام جی سے ملنا اور سگریو سے متر تا کا بندھن کرنا	۴۵۲
۱۲۰	بالی اور سگریو کا لڑنا، شری رام جی کے تیر سے بالی کا مارا جانا	۴۵۹
۱۲۱	تارا کا اپنے پتی بالی کی مرتیو پر ولاپ، رام جی کا گیان اُپدیش دینا	۴۶۵
۱۲۲	شری رام جی کا موسم برسات اور موسم سرما کا ورنن کرنا	۴۶۷
۱۲۳	شری رام جی کی سگریو پر ناراضگی، لکشمن جی کا سگریو کو پھٹکارنا	۴۶۸
۱۲۴	سگریو کا شری رام جی کے پاس آنا اور سیتا جی کی تلاش کرنا	۴۶۹
۱۲۵	ہنومان آدی بانروں کا جانا، گپھا میں تپسونی کے درشن کرنا	۴۷۰
۱۲۶	ہنومان آدی بانروں کا سمندر کے کنارے پر پہنچنا	۴۷۱
۱۲۷	جامونت جی کا ہنومان جی کو لنکا جانے کے لئے پریرنا کرنا	۴۷۲
	سندر کانڈ (۵)	
۱۲۸	منگلا چرن	۴۷۲
۱۲۹	ہنومان جی کی لنکا کو روانگی، سرسا سے ملنا	۴۷۳
۱۳۰	لنکنی راکشسی کو ہنومان جی کا مار دینا اور لنکا میں داخل ہونا	۴۷۵
۱۳۱	ہنومان اور بھبھیشن جی کی بات چیت	۴۷۶
۱۳۲	ہنومان جی کا اشوک باٹکا میں آنا اور سیتا جی کی حالت دیکھ کر دکھی ہونا	۴۷۸
۱۳۳	سیتا جی کا ترجٹا سے چتا تیار کرنے کے لئے پرارتھنا کرنا	۴۷۹
۱۳۴	شری سیتا جی اور ہنومان جی کا سنواد	۴۸۰
۱۳۵	ہنومان جی کا اشوک باٹکا اجاڑنا، اکشے کمار کا مارا جانا	۴۸۱
۱۳۶	ہنومان راون سنواد	۴۸۲
۱۳۷	لنکا کو ہنومان جی کا جلا دینا اور سیتا جی سے وداع مانگنا	۴۸۳
۱۳۸	ہنومان جی کو دیکھ کر بانروں کا پرسن ہونا	۴۸۴
۱۳۹	شری رام جی کا بانر سینا کے ساتھ سمندر کے کنارے پہ آنا	۴۸۵
۱۴۰	مندودری اور راون کی بات چیت	۴۸۶
۱۴۱	بھبھیشن جی کا راج دربار میں آنا اور راون کو سمجھانا	۴۸۷
۱۴۲	بھبھیشن جی کا شری رام جی کی شرن میں آنا	۴۸۹
۱۴۳	سمندر پر پُل باندھنے کا وچار، لکشمن جی کا راون کو پتر بھیجنا	۴۹۲
۱۴۴	دُوت شک کا راون کو سمجھانا اور لکشمن جی کا پتر دے دینا	۴۹۳

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۴۵	شری رام جی کا سمندر پر کرودھ کرنا۔ سمندر کی بنتی	۴۹۷
	لنکا کانڈ (۶)	
۱۴۶	منگلا چرن	۵۰۰
۱۴۷	نل نیل کا پل باندھنا شری رام جی کا رامیشور کی ستھاپنا کرنا	۵۰۸
۱۴۸	سینا کا سمندر پار اترنا۔ راون کا گھبرا جانا	۵۰۹
۱۴۹	مندودری کا راون کو سمجھانا اور راون کا اپنی بہادری کی ڈینگ مارنا	۵۱۰
۱۵۰	شری رام کا تیر مار کر راون کا چھتر مکٹ اتار لینا سبھا کا خوفزدہ ہونا	۵۳۳
۱۵۱	مندودری کا راون کو سمجھانا اور رام جی کی مہما کا درنن	۵۳۴
۱۵۲	شری رام جی نے انگد کو دوت بنا کر راون کے دربار میں بھیجنا	۵۳۵
۱۵۳	مندودری کا راون کو پھر سمجھانا۔	۵۳۶
۱۵۴	انگد رام سنواد	۵۳۶
۱۵۵	لڑائی کا شروع ہونا۔ بانر سینا کا لنکا کو گھیر لینا	۵۳۷
۱۵۶	مالیہ وان کا راون کو سمجھانا	۵۴۰
۱۵۷	لکشمن میگھ ناد یدھ۔ لکشمن جی کا مورچھت ہونا	۵۴۵
۱۵۸	سکھین وید کا آنا ہنومان جی کا سنجیونی بوٹی لینے کے لئے روانہ ہونا	۵۵۰
۱۵۹	بھرت جی کے بان سے ہنومان جی کا مورچھت ہونا بھرت ہنومان سنواد	۵۵۱
۱۶۰	ہنومان جی کا سورج نکلنے سے پہلے پہنچ جانا۔ لکشمن جی کا اٹھ بیٹھنا	۵۵۲
۱۶۱	کنبھ کرن کا یدھ کرنا اور شری رام جی کے ہاتھ سے پرم گتی پانا	۵۵۵
۱۶۲	لکشمن جی کی میگھ ناد سے لڑائی اور میگھ ناد کا مارا جانا	۵۶۲
۱۶۳	لنکا میں ہاہاکار مندودری آدی رانیوں کا پیٹنا۔ راون کا سمجھانا	۵۶۴
۱۶۴	راون کا یگیہ میں بجائی سینا آنا یگیہ بھنگ ہونا	۵۶۷
۱۶۵	انگد ہنومان جی کا راون کو للکارنا۔ لکشمن جی کی راون سے لڑائی	۵۷۰
۱۶۶	ہنومان جی کا راون کی چھاتی میں گھونسا مار کر بیہوش کر دینا	۵۷۱
۱۶۷	راون کا پھر بھاری لشکر لے کر بانر سینا سے لڑائی کرنا	۵۷۵
۱۶۸	راون کا رتھ ٹوٹنا۔ راون کے سروں کا کٹنا اور پھر پیدا ہو جانا راکشس کا مایا رچا کر پربھو کے رتھ کو چھپا دینا دیوتاؤں کی گھبراہٹ	۵۷۸
۱۶۹	راون کا بھبھیشن کی طرف پرچنڈ شکتی چھوڑنا	۵۷۹
۱۷۰	بھبھیشن جی کا طیش میں آ کر راون کو للکارنا	۵۸۰
۱۷۱	راون کا پھر مایا رچنا	۵۸۱
۱۷۲	انگد کا راون کو دھرتی پر پٹکنا سارتھی کا لنکا میں لے جانا وغیرہ	۵۸۲

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۷۳	سیتا ترجٹا سنواد	۵۸۳
۱۷۴	رام راون یدھ۔ راون کا مارا جانا۔ شری رام جی کا جے جے کار ہونا	۵۸۴
۱۷۵	مندودری کا ولاپ۔ بھبھیشن جی کا دکھی ہونا وغیرہ	۵۸۵
۱۷۶	بھبھیشن جی کا راج تلک	۵۸۶
۱۷۷	سیتا جی کو بھگوان رام کے پاس آنا اور اگنی پریکشا کرنا	۵۸۷
۱۷۸	بمان پر چڑھ کر ایودھیا کو روانگی شری رام چندر جی کی مہما	۵۸۸
	اُتر کانڈ (۷)	
۱۷۹	ہنومان جی کا ایودھیا آ کر رام جی کے آنے کی خبر سنانا ایودھیا میں آنند	۵۸۹
۱۸۰	شری رام جی کا سواگت۔ بھرت ملاپ۔ سب کا مل کر آنند منانا	۵۹۳
۱۸۱	شری رام جی کا راج تلک۔ وید استتی اور شو استتی وغیرہ	۵۹۸
۱۸۲	بانروں کا ودا ہونا وغیرہ	۶۰۵
۱۸۳	رام راجیہ کی مہما کا ورنن۔ سنت استتی	۶۰۹
۱۸۴	سنک آدی رشیوں کا آنا۔ شری رام جی کا اپدیش	۶۱۶
۱۸۵	ہنومان جی کا شری رام جی کو بھرت جی کے پرشن کہنا	۶۱۸
۱۸۶	شری رام جی کا پرجا کو اپدیش (رام گیتا) ہر ایک سبھی کا پرجا کو سمجھانا	۶۲۱
۱۸۷	شری رام وششٹ سنواد	۶۲۴
۱۸۸	شو جی پاربتی سنواد۔ گرڑ جی کو موہ ہو جانا	۶۲۹
۱۸۹	کاک بھشنڈی جی کا گرڑ جی کو اپنے پچھلے جنم کی کتھا سنانا	۶۳۵
۱۹۰	کاک بھشنڈی جی کا برہمن گرو کا اپمان کرنا	۶۵۲
۱۹۱	رودراشٹک چھند	۶۵۴
۱۹۲	گرو جی کا شو جی سے شاپ واپس لینے کے لئے پرارتھنا	۶۵۳
۱۹۳	برہمن شریر میں کاک بھشنڈی جی کا لومش رشی کے پاس جانا	۶۵۸
۱۹۴	گرڑ جی کے سات پرشن اور کاک بھشنڈی جی کے بچن کی مہما	۶۶۹
۱۹۵	شو جی پاربتی سنواد	۶۷۴
۱۹۶	رامائن مہاتم۔ تلسی داس جی کی بنتی اور پھل استتی	۶۷۵
۱۹۷	رامائن کی آرتی	۶۷۶
	لوکش کانڈ (۸)	
	شری رام کا شتی گگن۔ شری رام چندر کا سیتا تیاگ	
	اشومیدھ یدھ کی تیاری۔ لوکش لکشمن یدھ۔ لوکش بھرت یدھ	
	رام لوکش یدھ۔ شری رام کا پتروں کو راج دینا وغیرہ وغیرہ	

شری

رامائن کی عظمت

رامائن کی تعلیم موجودہ دُنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ہندو دھرم اور ہندو سماج میں ویدوں اور سمرتیوں کو خاص امتیازی درجہ حاصل ہے۔ لیکن کتب مقدسہ علوم معرفت و فلسفہ اور دھرم کے دقیق مسایل کی وضاحت و تشریح کرتی ہیں۔ لہذا عوام میں جو ان کے متعلق احترام اور عقیدت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ صرف عالموں اور رشیوں کی شہادت پر ہی مبنی ہے۔ براہ راست عوام ان کتب مقدسہ کی تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ لیکن شری رامائن میں یہ مخصوص خوبی ہے کہ اس کی تعلیم عوام کی زندگیوں پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ گھروں میں پاٹھشالاؤں میں برابر رامائن کی کہانیاں زبان زد خلائق ہو چکی ہیں۔ اور ہر ہندو بچہ جب سن بلوغت کو پہنچتا ہے۔ تو اُسے رامائن کے تذکروں کا بہت کچھ گیان ہوتا ہے۔ ہماری روزانہ زندگیوں سے ایسا مخصوص و نزدیکی تعلق صرف رامائن کی ہی خوبی ہے۔

دُنیا کی کوئی اور کتاب اور خود ہندو دھرم میں کوئی تصنیف انسانی کردار کا اتنا واضح اور اونچا آدرش پیش نہیں کرتی ہے۔ بچے جوان۔ بوڑھے، عورت۔ مرد۔ استری۔ پتی۔ والدین اور اُن کی اولاد۔ بھائی۔ بہن۔ دوست، دشمن سب کے لئے رامائن کی تعلیم اعلےٰ اور اونچے آدرش پیش کرتی ہے۔ کیا سیتا ماتا کی نسبت دُنیا میں اور کوئی دیوی پتی برتا کی سچی اور مکمل مثال پیش کر سکتی ہے؟ کیا دُنیا کا کوئی راجہ شری رام چندر جی کی نسبت بہتر حکمرانی کی مثال پیش کر سکتا ہے؟ کیا شری لکشمن جی کی نسبت دُنیا میں کوئی بہتر بھراتری بھاؤ کی مثال مل سکتی ہے؟

اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پراچین بھارت کی سبھیتا کے متعلق ہم جو کچھ بھی جانتے ہیں سب سے زیادہ شری رامائن سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ رامائن کی ورق گردانی سے ہی جان پڑتا ہے۔ کہ ان دنوں قومی۔ مجلسی۔ تمدنی اور خانگی زندگی کی کیا حالت تھی۔ اُن دنوں عوام کا طرز زندگی و طرز معاشرت کیا تھا۔ اُن کے رنج و راحت کا کیا معیار تھا۔ نوجوانوں کو کیسے تعلیم دی جاتی۔ اور عوام کی دماغی کیفیت کیسی تھی۔ اس میں کسے شک ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہم اپنے دماغوں سے رامائن کی تعلیم و تفاصیل کو نکال دیں۔ تو ہمارے دماغوں میں پراچین بھارت کی صرف ایک دھندلی سی بے معنی تصویر رہ جائے گی۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رامائن کی تعلیم کو ہماری زندگیوں۔ ہمارے دماغوں اور ہمارے دلوں پر کتنا اقتدار حاصل ہے۔

مہرشی والمیک رشی نارد جی سے ملے اور اُن سے پوچھا۔ کہ اس جگت میں کوئی مکمل انسان بھی ہے۔ جو کہ دھرم کے رموز کا نکتہ دان ہو۔ ستیہ وادی ہو۔ پختہ دل رکھتا ہو، پُرسن پُرش ہو۔ اور اندریاں جس کے وش میں ہوں۔ پورن گیانی ہو۔ تو نارد جی نے جواب دیا۔ کہ اکشواکو خاندان میں ایک راجہ رام نامی ہے۔ جو نہایت سوشیل۔ عالی حوصلہ اور عالم باعمل ہے۔ سندر سروپ اور ودیا وان ہے۔ جنگ میں یودھا اور صلح میں نمرتا والا ہے۔ نارد جی نے مختصر الفاظ میں اُن کے حالات بیان کئے۔ اور بتایا کہ کس طرح سے وہ مکمل [illegible] اور انصاف کے ساتھ راج کر رہا ہے۔ اور اپنی

رعیت کو اپنی اولاد کے سمان سمجھتا ہے۔ نارد جی نے رام راجیہ کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ رام راجیہ میں بیماری اور قحط نابود تھے۔ آتشزدگی اور طوفان سے نقصان نہ ہوتا تھا۔ والدین کی زندگی میں بچے نہ مرتے تھے۔ اور نہ ہی استریاں بیوہ ہوتی تھیں۔ ملک میں غلہ اور دولت کے انبار تھے۔ اور کسی کو چوری یا بھوک وغیرہ کا خطرہ نہ تھا۔ گویا راجہ اور رعیت دونو کمال سکھ اور آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ملک میں مکمل مالی خوشحالی اور روحانی ترقی تھی

گویا قوم جب دھرم پالن کرتی ہے۔ تو دیوتا اُسے مادی ترقی سے مالامال کرتے ہیں۔ اور جو قوم اپنے فرائض اور دھرم سے بے مُکھ ہو جاتی ہے۔ وہ انجام کار تباہ ہو جاتی ہے یقیناً مستقل خوشحالی اور قومی سکھ کی عالی شان اور مضبوط عمارت صرف دھرم اور اخلاق کی بنیاد پر ہی قائم کی جا سکتی ہے۔ جو قوم حیوانی طاقت میں وشواس رکھتی ہے وہ جرمنی اور جاپان کی طرح ضرور تباہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس وقت ایٹم بم سے دنیا کو خائف یا تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ خود ضرور ایٹم بم سے ہی تباہ ہوں گے۔ ایسا اٹل ایشوری نیم ہے۔ اور اس میں ہرگز ہرگز کبھی کو شک نہ ہونا چاہئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان بھی مضبوط جڑوں پر اپنے استحکام اور قومی عظمت کی عمارت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے بھی پراچین آدرشوں پر ہی چلنا ہوگا۔ جن کی وضاحت کہ رامائن میں کی گئی ہے

دُنیا میں جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ تو ایشور اپنے بھگتوں کی رہنمائی کے لئے اور دھرم کو ستھاپت کرنے کے لئے انسانی جامہ میں آتے ہیں۔ اس طرح سے دُنیا کی رہنمائی کے لئے بے شمار اوتار ہوئے ہیں۔ اور مختلف موقعوں پر انسانی سوسائیٹی کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے خیال سے زمانہ زمانہ میں اوتار ہو چکے ہیں۔ لیکن ان تمام اوتاروں میں شری رام اوتار کی خاص فضیلت اور فوقیت یہ ہے کہ شری رام نے تیاگ یا سنیاس مارگ کی وضاحت کے لئے اوتار دھارن نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے دُنیا کے ہر پتا۔ پتر۔ بھائی۔ حکمران۔ یودھا جنگی سورما۔ اور ہر دُنیادار اور گرہستی کی رہنمائی کے لئے انسانی جامہ پہنا۔ اور اپنی مثال سے واضح کیا۔ کہ کس طرح سے یہ تمام فرائض ادا کرتے ہوئے بھی ہر انسان آتم درشن کر سکتا ہے۔ اس نکتہ خیال سے شری رام اوتار دُنیا کے باقی تمام اوتاروں میں ایک مخصوص امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی زندگی کا اتہاس (شری رامائن) دُنیا کے ہر شخص کے لئے مکمل راہِ ہدایت پیش کرتی ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل آدرش کی وضاحت کرتی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کے اتہاس اور ہندو دھرم کی تعلیم میں شری رام چندر جی کی شخصیت اور عملی زندگی بہاری بہترین پراچین ورثہ ہے۔ جس سے کہ ہم کو موجودہ زمانہ میں بھی بہرہ ور ہونا چاہیئے۔ الغرض دُنیا اس وقت جن مشکل اور پیچیدہ مسائل سے دوچار ہو رہی ہے۔ اُن کا حل صرف رامائن ہی پیش کرتی ہے۔ کاش کہ دُکھی اور گمراہ دُنیا اس وقت رامائن کا مخصوص پیغام سُنے تاکہ یہ موت کی دلدل سے نکل کر سلامتی کے ساحل پر پہنچے

پبلشر

S. S. Brijbasi & Sons

گوسائیں تلسی داس جی کے "چرنوں میں"

شردھا کے پھول

ہمارے پاٹھک گن، کتنا خوشی و آنند کا مقام ہے۔ آج کیسا شبھ دن ہے جبکہ ہماری چند سالوں کی مسلسل اور کڑی محنت سے آپکے ہاتھوں میں تلسی کرت رامائن جیسا اُتم و انمول گرنتھ پہنچ رہا ہے۔ جس کے مقابلہ کا ہندی ساہتیہ میں دوسرا کوئی بھی گرنتھ نہیں ہے ہند سبھیتا دُنیا کی تمام سبھیتاؤں سے پراچین سبھیتا ہے۔ اس کے آغاز کا پتہ لگانے میں تاریخ بھی ناکام ہے جسوقت دُنیا میں یونانی، ایرانی و رومن تہذیب کا ابھی نام و نشان بھی نہ تھا اور زمانہ حال کی مہذب جاتیوں کے آباؤ اجداد جرمنی کے جنگلوں میں ننگے گھوما کرتے تھے۔ اُسوقت بھی آج سے ہزاروں لاکھوں سال پہلے ہند سبھیتا اپنے یُوسے جوبن پر تھی۔ اور آج جبکہ دشمنوں کے مہلک حملوں کی تاب نہ لاکر یونانی و ایرانی اور رومن سبھیتاؤں کا نام و نشان مٹ گیا ہے اور اُنکا کوئی نام لیوا و پانی دیوا نظر نہیں آتا ہند سبھیتا کے انویائی چالیس کروڑ کی تعداد میں بھارت ورش میں موجود ہیں۔ اس جاتی نے بڑے بڑے بھیانک انقلاب دیکھے۔ یہ گر گر کر سنبھلی اور مر مر کر پُنر جیوت ہوئی۔ غیروں نے اس کی ہستی کو ملیا میٹ کرنے کی ٹھانی۔ لیکن یہ جاتی سب کا برتی کار کرتی ہوئی آج لاکھوں ہزاروں سال کے بعد بھی اپنی پوری شان سے زندہ ہے۔ مصیبتوں اور سنکٹوں کے بھیانک دور میں جب چاروں طرف اندھکار ہی اندھکار دکھائی دیتا تھا۔ اور جب جاتی کی ناؤ منجدھار میں ڈوب رہی تھی۔ اُسے کوئی بھی پرکاش دکھلانے والا نہ تھا۔ اُسے کس شکتی نے مارگ دکھلایا؟ اس کی ڈوبتی ناؤ کو کس نے منجدھار سے نکال کر پار لگایا؟ کس نے اُسے اُتساہ دلاکر پُنر جیوت کیا؟ ان سب کا سہرا ایک مات رامائن کے سر پر ہے۔ کال کے ہر ایک دور میں ہندو جاتی کے دل و دماغ پر رامائن چھا رہی ہے۔ اس گھور کلجگی دور میں بھی آج بھارت میں سیتا جیسی پتی برت استریاں و بھرت لچھمن جیسے آدرش وادی بھائی۔ رام جیسے نیک سپوت کہیں نہ کہیں ڈھونڈنے سے مل ہی جائیں گے۔ یہ رامائن اور جاتی کے ہردے میں اس کے بڑے ہوئے پربھاؤ کا ہی پھل ہے۔

والمیک رامائن۔ ادھیاتم رامائن اور تلسی کرت رامائن یہ تینوں رامائنیں ہی بھارت میں آدرنیہ اور پرتشٹھت ہیں۔ والمیک و ادھیاتم رامائن دونوں سنسکرت شاعری میں اوچیہ کوٹی کے گرنتھ ہیں۔ والمیک رامائن باقی دونوں رامائنوں سے پُرانی ہے۔ اسکے مصنف رشی والمیک جی ہیں بھگوان رام نے بن کو جاتے وقت اور ایودھیا لوٹتے وقت والمیک آشرم میں وشرام کیا تھا سیتا جی نے بن باس کے بارہ سال رشی والمیک کے سایہ میں ہی گذارے تھے۔ لو اور کش دونوں کی پیدائش۔ پالن پوشن۔ تعلیم و تربیت ابھی والمیک آشرم میں ہوئی تھی۔ یہ رامائن سنسکرت لٹریچر میں ایک انمول ہیرا ہے۔ والمیک جی کو سنسکرت کا آدی کوی کہا جاتا ہے۔ یہ پستک بڑی وستار سے لکھی گئی ہے۔ برخلاف اسکے رام چرت مانس ایک مختصر گرنتھ ہے۔ اسکے مصنف شری تلسی داس جی گوسائیں ہیں۔ جنہوں نے کلجگ کے بُدھی ہین مورکھ پرانیوں پر جو سنسکرت بھاشا کو سمجھنے کی شکتی کھو بیٹھے ہیں۔ دیا کرتے ہوئے اسکی رچنا ہندی شاعری میں کی ہے۔ ہندی ساہتیہ میں کاویہ کوشلتا سے بھگتی رس امرت روپی درشٹی سے اس گرنتھ کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے۔ یہ گرنتھ بھارت ورش میں اتنا لوک پریہ ہے۔ کہ ان پڑھ سادھارن جن سمودائے سے لیکر بڑے بڑے ودوان سادھو مہاتماؤں تک اس گرنتھ پر شردھا کے پھول چڑھاتے ہیں۔ یہ پستک بھارت بھر میں سب سے زیادہ تعداد میں بکتی ہے۔ جو خود نہیں پڑھ سکتے۔ وہ دوسروں سے بڑے شوق سے اس کی کتھا سنتے ہیں۔

یہ تینوں رامائنیں اپنے اپنے ستھان پر لاثانی ہیں۔ اگرچہ تینوں میں ہی کرم بھگتی اور گیان پر ودیچنا کی گئی ہے لیکن پھر بھی تینوں میں پردھانتا مد لبھدا ہے۔ گیان و بھگتی کے ساتھ والمیک جی نے زیادہ زور آدرش بیوہار میں۔ گرہستھ جیون۔ آدرش راجیہ دھرم۔ آدرش پریوارک جیون آدرش تپ و تپسیا پر دھرم۔ آدرش بھراتری بھاؤ پر دیا ہے۔ پورن ودیچی مانوتا کی جو تصویر والمیک جی نے کھینچی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ادھیاتم رامائن کا مول وشے ادویت ویدانت ہے۔ کرم اور بھگتی کے ساتھ یہ پستک ادھیاتم گیان کا بھنڈار ہے۔ اس کا سار بڑا گمبھیر ہے۔ اس لئے یہ پستک کیول بڑے بڑے اور اونچی مہاد وودوانوں کے ہی پڑھنے یوگیہ ہے۔ تلسی داس جی نے اپنی بھاشا رچت رامائن میں کرم اور گیان کو بھی بھگتی اور پریم رس سے رنگ دیا ہے۔ انکے قلم نے بھگتی و پریم رس سے امڈتا ہوا سمندر بہا دیا ہے۔ جو بھی شردھا سے اس پستک کو پڑھتا ہے۔ اسے تلسی داس جی سے اگادھ پریم ہو جاتا ہے۔ والمیک اور ادھیاتم رامائن دونوں اُور دو گیہ ہیں۔ اور سادھارن جن سمودائے ان سے یتھارتھ لابھ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے تلسی داس جی نے بھاشا میں رامائن کی رچنا کر کے مانو جاتی پر عموماً اور ہندو جاتی پر خصوصاً جو اپکار کیا ہے۔ اس کا بدلہ کبھی بھی چکایا نہیں جا سکتا۔ اس گھور کلجگی دور میں ناستکتا کے اُمڈتے ہوئے سمندر میں ڈوبتی بھارتیہ سنسکرتی کو اگر آج کوئی شکتی بچا سکتی ہے۔ اور اس گمراہ جاتی کو صحیح کلیان مارگ دکھا سکتی ہے تو وہ ایک ماتر تلسی کرت رامائن ہی ہے۔ دھرم خریدا نہیں جاتا۔ اور نا ہی یہ پستکوں میں بند ہوتا ہے۔ پستکیں تو کیول مارگ دکھلانے کے لئے ہوتی ہیں۔ انسان کو خود دھارمک بننا پڑتا ہے۔ بھلے ہی پرانوں کی آہوتی دینا پڑے۔ پھر دھرم کو اپنے گوشت پوست کی طرح شریر کا ایک ایک انگ بنا لینا چاہیے۔ جو جاتی اپنے مہاپرشوں کو بھول جاتی ہے۔ اور انکے مارگ پر نہیں چلتی۔ وہ سنسار سے مٹ جاتی ہے۔

آؤ ہم آج سے دڑھ سنکلپ کریں۔ کہ ہم سنت تلسی داس جی کے بتلائے ہوئے مارگ پر چلیں گے۔ ویر بھاؤ کو چھوڑ کر ہردے میں پریم اور پربھو بھگتی کا دیپک جلائیں گے۔ اور سوئم اپنے اگیان۔ سوارتھ کا ناش کر کے اپنے گمراہ بھائیوں کو جو آج بالخصوص اُوگ دناشک مارگوں کا انوسرن کر رہے ہیں کلیان کا مارگ دکھلائیں گے بس اسی طرح ہم گوسائیں جی کے کئے گئے اپکار کے رن (قرضہ) سے کسی نہ کسی انش سے مکت ہو سکیں گے۔ زبانی پاٹھ کرنے ماتر سے وشیش لابھ نہیں ہوا کرتا۔ جب تک کہ ہم اس کے سار کو گرہن کر کے اپنے ہردوں کو پربھو پریم میں نہ رنگ دیں۔ اور چند وزن تجہ سوارتھ کا پری تیاگ نہ کریں یہی منش جیون کا سچا دھیہ ہے۔ یہی سچی شردھانجلی ہے۔ جو ہم گوسائیں جی کے چرن کملوں میں بھینٹ کر سکتے ہیں۔ اور یہی ماتر کی سب سے بڑی سیوا بھی یہی ہے۔

تلسی آیو جگت میں جگ ہنسے تم روئے ؎ ایسی کرنی کر چلو تم ہنسو جگ روئے

سنت تلسی داس جی کا جیون چرتر

چترکوٹ پرانت ضلع باندہ میں راج پور نامک گرام میں جو کہ پریاگ کے پاس جمنا کے کنارے پر واقع ہے سنت تلسی داس جی کا جنم سمت ۱۵۵۴ ساون شکلا سپتمی ابھکت مول نکشتر میں سرجو پارین برہمن کل میں ہوا تھا۔ آپ کے پتا کا نام آتمارام دوبے تھا۔ اور ماتا کا نام ہلسی تھا جس کا ثبوت آپ کی اپنی ہی ایک چوپائی سے ملتا ہے۔

پندرہ سو چون بکھے کالندی کے تیر ؎ ساون شکلا سپتمی تلسی دھریو شریر

آپ کا جنم الرگک تھا۔ آپ نو ماس کی بجائے ماتا کے گربھ میں پورے بارہ ماس رہنے کے انتر جنمے تھے۔ آپکے مکھ سے جنمتے ہی بجائے رونے کی آواز کے "رام رام" شبد نکلے تھے۔ اور مکھ میں پورے بتیس دانت موجود تھے۔ آپ جنمتے سے شریر سے ایسے پرگٹ ہوئے تھے۔ جیسے کہ پانچ ماس کے بالک کی اوستھا ہوتی ہے۔ لوک ریتی سے بسبب لکشن امنگل کے تھے۔ اس لئے آپ کے ماتا پتا آپ کے جنم پر بھے بھیت ہو گئے۔ اور آپ کے سمبندھ میں امنگل کی طرح طرح کی کلپنا کرنے لگے۔ آپ کی ماتا ہلسی نے آپکے انشٹ کی آشنکا سے بھے بھیت ہو کر دسمی کی رات کو چنیا نامک اپنی ایک داسی کے ساتھ آپ کو اس کے سسرال ہری پور گرام بھیج دیا۔ اور سوئم دیو یوگ سے دوسرے دن اس سنسار سے چل بسی۔ چنیا نے بڑے پریم سے آپ کا پانچ برس پانچ ماہ تک پالن پوشن کیا۔ پھر دیو گتی سے چنیا کو سانپ نے کاٹ کھایا۔ اور اسکی مرتیو ہو گئی۔ اناتھ بالک کا اب کوئی سہایک نہ تھا۔ وہ در در گھومنے لگا۔ گاؤں والوں کو اناتھ بالک پر دیا آئی۔ انہوں نے آپکے پتا آتمارام کو خبر کی اور اُن سے پرارتھنا کی کہ وہ اپنے پتر کو اپنے گھر لے جائے لیکن پتھر دل پتا نے اس ابھاگے بالک پر کچھ بھی دیا نہ کی۔ اور صاف

کہہ دیا کہ ایسے بالک کو جس کا پالن پوشن کرنے والا امرتیو کو پراپت ہو جاتا ہے میں دیکھنا تک نہیں چاہتا۔ ان شبدوں سے گاؤں والے بھی بھیبھیت ہو گئے۔ اور اس وہم میں پھنس کر کہ کہیں اس بالک کا پالن پوشن کرنے سے اُن کی مرتیو نہ ہو جاوے۔ انہوں نے آپ کے کھانے پلانے کی سہائتا چھوڑ دی۔ آپ اس بال اوستھا میں بنا ان پانی پڑے رہتے تھے۔ بھگوان بڑے دیالو ہیں۔ گوسائیں اس دین دُکھیا بالک پر دیا آئی جگ جننی شری پاربتی جی نے برہمنی کا بھیس دھارن کئے ہر روز آپ کے پاس آتیں۔ اور اپنے ہاتھوں کھانا کھلایا کرتیں۔ اس طرح دو سال اور بیت گئے۔ اور آپکی عمر کچھ ماس اوپر سات برس کی ہو گئی۔

سوامی اننتانند جی کے چیلے سوامی نرہریانند جی رام شول پر رہتے تھے۔ وہ بھگوان شنکر کی پریرنا سے ہری پور گرام میں آئے اور اناتھ بالک کو اپنی گود میں اٹھا کے ایودھیا آ گئے۔ ماگھ شکلا پنچمی شکروار سمت ۱۵۶۱ کو سرجو کنارے آپ کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ اور شری سوامی جی نے آپ کا نام رام بولا رکھا۔ آپ نے بنا سکھلائے ہی گائتری منتر کا شدھ اچارن کیا۔ جسے دیکھ کر سب لوگ اچرج چکت ہو گئے۔ نرہریانند سوامی نے وشنو چیت پنچ سنسکار کی ریتی سے شری رام منتر کی دیکشا دے کر آپ کو ودیا پڑھانا شروع کیا۔ آپ بال اوستھا میں ہی سوکشم بدھی پرتی بھا کے تھے۔ جو کچھ گورو مکھ سے ایک بار سن لیتے تھے۔ وہ فوراً آپ کو زبانی یاد ہو جاتا تھا۔ دس ماس ایودھیا میں نواس کرنے کے بعد گورو شش دونوں تیرتھ اشنان کرتے ہوئے سرجو گھاگھرا کے سنگم استھان سوکر کھیتر پہنچے۔ وہاں شری نرہر سوامی نے پانچ برس تک آپکو شکشا دی۔ جب بھگوت پریم آپکے ہردے میں اُمڈنے لگا تو آپ کے گورو مہاراج نے شری رام چرت سنا کر اُس کے گوڑھ رہسیہ کو آپکو خوب سمجھا دیا۔ اسکے بعد نرہر سوامی آپ کو ساتھ لئے کاشی پہنچے۔ وہاں ایک بڑے برُدھ اوستھا دھاری گیان وان مہاتما شیش سناتن جی رہتے تھے۔ انہوں نے نرہر سوامی سے آپ کو لے لیا۔ اور پندرہ برس اپنے پاس رکھ کر وید ویدانگ پڑھائے۔ اس کے بعد جب آپ پورن ودیا پراپت کر چکے تو پراربدھ بھوگ وش آپ کے من میں لوک واسنا جاگ اٹھی۔ آپ اپنے گورو سے آگیا لے کر اپنی جنم بھومی راجاپور میں آئے۔ وہاں اپنے مکان کو کھنڈر بنا دیکھا۔ اور اپنے پریوار کے کسی بھی شخص کو زندہ نہ پایا۔ آپ نے اپنے مرتک پتاؤں کا شرادھ کرم کیا۔ اور گرہستھ کی طرح مکان کی مرمت کروا کر وہاں رہنا شروع کیا۔ آپ نت پرتی شری رام چرتر کی کتھا پڑھتے تھے۔ اور لوگوں کو سناتے تھے۔ جیٹھ شکلا ۱۳ سمت ۱۵۸۳ گورو وار کے دن بھردواج گوتر کی رتناولی نامک ایک سندر کنیا سے آپ کا وواہ ہو گیا۔ وہ اتی روپ وتی تھی۔ کہ آپ اس روپ پر موہت ہو گئے۔ آپ اُسے کبھی بھی اپنی آنکھوں سے پرے نہ ہونے دیتے تھے۔ اسی طرح پانچ سال جوانی کے سکھ بھوگ میں ویتیت ہو گئے۔ ایک دن آپ کسی کام کے لئے دوسرے نکٹ ورتی گاؤں میں گئے ہوئے تھے۔ کہ آپ کی پتنی کے بھائی آپ کے گھر آئے۔ اور چونکہ اُنکی ماتا انتم سوانس لے رہی تھی اس لئے وہ اپنی بہن رتناولی کو ماتا کے انتم درشن کرنے کے لئے اپنے گھر لے گئے۔ آپ شام کو گھر آئے۔ تو پتنی کو وہاں نہ پایا۔ آپ اس کے ویوگ کی برہ پیڑا میں تڑپنے لگے۔ رات کو پیدل چلکر اور راستہ میں ندی کو پار کر کے آپ آدھی رات کے وقت سسرال پہنچے۔ بار بار دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا۔ گھر والے سب ویتیت سو رہے تھے۔ کھٹ کھٹ کی آواز سنکر آپکی پتنی جاگ پڑی جب اس نے کواڑ کھولے اور آپکو دروازہ پر کھڑا پایا۔ تو اُس نے آپ سے اس کا کارن پوچھا۔ جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ آپ اس کے ذرا سے ویوگ کو سہہ نہیں سکے۔ تو اس نے آپکو دھتکارا اور کہا۔ کہ جتنی آسکتی آپکی اس ناشمان ہڈی ماس رُدھر سے یکت اپوتر شریر میں ہے۔ اگر اس سے آدھی بھی بھگوان کے چرنوں میں ہوتی تو آپکا بیڑا پار ہو گیا ہوتا۔ یہ شبد نہیں تھے۔ مانو بان تھے۔ جو آپ کے ہردے کمل میں چبھ گئے۔ کھشن بھر بھی آپ وہاں نہ رکے۔ اور وہاں سے چلکر تیرتھ راج پریاگ پہنچے۔ تروینی جی میں اشنان کر کے گرہستھ آشرم کا تیاگ کیا۔ اور سادھو بھیس دھارن کیا۔ تیرتھ یاترا کرتے کرتے آپ کاشی پہنچے اور وہاں مانسرور کے پاس آپ کو کاک بھشنڈی جی کے درشن ہوئے۔ کاشی میں اگر آپ پرتی دن رام کتھا کہنے لگے۔ ایک دن ایک پشاچ آپ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا جو کام میرے یوگیہ ہو مجھے کہئے۔ آپ نے کہا میری خواہش سوائے رام بھگوان کے درشن کرنے کے اور کچھ نہیں۔ پشاچ نے ہنومان جی کا پتہ بتایا۔ ہنومان جی سے مل کر آپ نے رام بھگوان کا درشن کرانے کے لئے ونے پُوروک پرارتھنا کی ہنومان جی کی پریرنا سے آپ چترکوٹ چلے گئے۔ اور رام گھاٹ پر اپنا آسن جمایا۔ اور آپ رات دن شری رگھوناتھ جی کا سمرن کیا کرتے تھے۔ ایک دن چترکوٹ کی پرکرما کر رہے تھے کہ دو بڑے سندر بالک

دھنش بان ہاتھوں میں لئے گھوڑوں پر سوار پاس سے گذرے آپ ان دونوں کی سندر آکرتی کو دیکھکر مگدھ ہو گئے۔ لیکن انہیں پہچان نہ سکے۔
جب ہنومان جی نے سارا بھید بتایا تو پشچاتاپ کرنے لگے ہنومان جی نے آپ کو پھر اشواسن دیا۔ اور کہا کہ کل پھر درشن ہونگے۔ سمت ۱۶۰۷ ماگھ کی مونی اماوسیہ بدھ وار کے دن سورج اُدے سے پہلے آپ پریم و بھگتی رس میں ڈوبے ہوئے بھگوان کے تلک لگانے کے لئے چندن گھس رہے تھے۔ کہ رام بھگوان آپ کے سامنے پھر پرگٹ ہوئے۔ انہوں نے بالک روپ میں آپ سے کہا۔ "بابا ہمیں چندن دو" ہنومان جی نے یہ سوچ کر کہ بھگت شاید پھر دھوکہ نہ کھا جائے طوطے کا روپ دھارن کئے یہ دوہا پڑھا۔

چترکوٹ کے گھاٹ پر بھئی سنتن کی بھیر
تلسیداس چندن گھسے تلک دیت رگھوبیر

بھگوان کے درشن کر گدگد ہو آپ اچیت سے ہو گئے۔ تلک تو کیا لگایا شریر کی ہی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ بھگوان نے اپنے ہاتھ سے چندن لے کر اپنے اور تلسی داس جی کے مستک پر لگایا۔ اور انتردھیان ہو گئے۔ کچھ سمے بعد جب آپ چیت ہوئے اور بھگوان کی سندر من موہنی مورتی کو سمکھ نہ پایا تو دیوگ کی اس دارون پیڑا سے دیاکل ہو گئے۔ اور اس سندر چھبی والی جھانکی کو اپنے ہردے کمل میں استھاپن کر کے اس کے دھیان میں مگن اسی جگہ پڑے رہے۔ رات بیت جانے پر شری ہنومان جی نے آپ کو آ کر جگایا۔ اور شری رام رہسیہ کا ورنن کر کے آپ کے چت کو سنتشٹ کیا۔ سمت ۱۶۲۸ میں ہنومان جی کی آگیا سے آپ ایودھیا کی اور چل پڑے۔ ان دنوں پریاگ میں سادھو میلا تھا وہاں کچھ دن ٹھہرے۔ پرب کے چھ دن بعد ایک بٹ برکش کے نیچے ایکو بھردواج اور یاگیہ ولک منی کے درشن ہوئے۔ اس ایکانت ستسنگ میں رام کتھا ہونے لگی۔ آپ کو وہاں بڑا ہی آنند ملا۔ وہاں سے چل کر آپ کاشی آئے اور پرہلاد گھاٹ پر ایک برہمن کے گھر رہنے لگے۔ وہاں آپ کے ہردے میں کویتا شکتی کا اسپھرن ہوا۔ اور رام چرت مانس کی سنسکرت میں پد رچنا کرنے لگے لیکن آشچریہ کی بات یہ تھی کہ جو کچھ وہ دن بھر میں رچتے وہ ہزار جتن کرنے پر بھی رات کو کھویا جاتا تھا۔ یہ گھٹنا کئی دن گھٹتی رہی۔ آٹھویں دن آپ کو سوپن میں بھگوان شنکر نے آدیش دیا کہ رام چرت مانس کی بھاشا میں کاویہ رچنا کرو۔ تاکہ سارے جگت کا کلیان ہو۔ آپ کی نیند کھل گئی بستر سے اٹھ بیٹھے اس سمے بھگوان شنکر اور پاربتی آپکے سامنے پرگٹ ہوئے۔ آپ نے انہیں ساشٹانگ پرنام کیا۔ شو بھگوان نے ایودھیا چلے جانے کے لئے آدیش کیا۔ اور کہا کہ میری آشیرباد سے تمہاری یہ کویتا سام وید کے سمان پرتشٹھت ہو گی۔ اتنا کہہ کر شنکر جی انتردھیان ہو گئے۔ آپ نے اُن کی آگیا کا پالن کیا۔ اور ایودھیا چلے آئے۔ ایودھیا پہنچ کر آپ ایک بدھ تپسوی پرش کی کٹی میں گئے جو آپ کے گرو تھے وہ گوپی میں پروش کرتے ہی سوتم پرم دھام کو چلے گئے۔ اور کٹیا آپ کو رہنے کے لئے دے گئے سمت ۱۶۳۱ کا آرمبھ ہوا اس سال رام نومی کے دن ویسا ہی یوگ تھا۔ جیساکہ تریتا یگ میں شری رام کے جنم کے دن تھا۔ اس دن پراتہ کال آپ نے رام چرت مانس کی رچنا شروع کی دو برس سات ماس چھبیس دن یعنی سمت ۱۶۳۳ مارگ شیرش شکل پکش رام وواہ کے دن سات کانڈوں کی پورن رچنا ہو گئی۔ گرنتھ کی پورن رچنا ہو جانے پر شری ہنومان جی نے اسے آدی سے انت تک سنا اور "تینوں لوک میں اس کا یش ہو گا۔" ایسا [illegible] دیا۔

اس کے بعد بھگوان کی آگیا سے آپ کاشی چلے آئے۔ وہاں بھگوان وشوناتھ اور ماتا انپورنا کو آپ نے رام چرت مانس سنایا۔ رات کو یہ گرنتھ وشوناتھ جی کے مندر میں رکھ دیا گیا۔ سویرے جب دیکھا تو گرنتھ پر "ستیم شوم سندرم" شبد پڑھے ہوئے تھے۔ اور نیچے بھگوان شنکر کے دستخط تھے۔ اس سمے جو جن پرش وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ستیم شوم سندرم کی آواز بھی کانوں سے سنی۔

دن پرتی دن سوامی جی کا سمان بڑھنے لگا۔ یہ بات وہاں کے ودیا ابھیمانی پنڈتوں کو نہ بھائی۔ وہ آپ کے سمان میں اپنا اپمان سمجھ کر آپ کو ہانی پہنچانے کے ضمن سوچنے لگے۔ اور خوب جی بھر کر آپ کی نندا کرنے لگے۔ اور اس گرنتھ کو بھی چرا کر نشٹ کرنے کی چیشٹا کی۔ انہوں نے پستک چرا لانے کے لئے دو چور بھیجے جب چور کٹیا کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کٹیا کے دروازے کے آگے دو ویر دھنش بان لئے پہرہ دے رہے ہیں۔ وہ ویر سے ہی سندر شیام اور گورے رنگ کے تھے اُن کے درشن ماتر سے چوروں کے ہردے شدھ ہو گئے۔ اور انہوں نے اسی سمے سے ہی چوری جیسے نشیدھ کرم کا تیاگ کیا۔ اور رام بھجن کرنے لگے کس طرح بھگوان رات بھر کٹیا کی رکھشا کرتے رہے۔ یہ جان کر آپکو بڑا کشٹ ہوا۔ آپ نے کٹیا کا سارا سامان لٹا دیا۔ پستک اپنے مترٹوڈرمل کے گھر پہنچا دی۔ اور خود ایک نقل اپنے لئے تیار کر کے رکھ لی۔ اس کے آدھار پر دوسری نقلیں تیار کی جانے لگیں۔

پُستک کا پرچار دن بدن دن بڑھنے لگا جس سے پنڈت لوگ ایرشا کے مارے جلنے لگے۔ انہوں نے جب آپ کو ہانی پہنچانے کا اور کوئی اُپائے نہ دیکھا۔ تو وہ شری مدھوسودن سوامی کے پاس گئے۔ اور اس پُستک کو دیکھنے کی پرارتھنا کی۔ شری مدھوسودن سرسوتی نے اُسے دیکھکر بڑی پرسنتا پرگٹ کی۔ اور اس پر اپنی سمتی اس پرکار لکھ دی۔ "اس کاشی رُوپی آنند بن میں تلسی داس چلتا پھرتا تلسی کا پودا ہے۔ اس کی کویتا رُوپی منجری بڑی ہی سندر ہے جس پر شری رام رُوپی بھونرا سدا منڈلایا کرتا ہے۔" اس پر بھی پنڈتوں کی اگنی ڈاہ کم نہ ہوئی۔ تب پُستک کی پریکشا کا ایک اور اُپائے سوچا گیا۔ بھگوان وشوناتھ کے سامنے مندر میں سب سے اوپر وید اُس کے نیچے شاستر شاستروں کے نیچے پران اور سب کے نیچے رام چرت مانس رکھا گیا۔ مندر کے کواڑ بند کر دیئے گئے۔ جب سویرے مندر کو کھولا گیا۔ تو یہ دیکھکر سب کے آشچریہ کی کوئی سیما نہ رہی۔ کہ رام چرت مانس سب گرنتھوں کے اوپر رکھا ہُوا تھا۔ اب پنڈت لوگ بڑے لجت ہو گئے اور آپ کے چرنوں میں گر کر کشما مانگی۔

آپ کی شہرت دُور دُور پھیل گئی۔ اُس وقت کے بادشاہ جہانگیر نے آپ کو بڑے آدر ستکار سے لاج دربار میں بلایا۔ اور آپ کو کچھ کرامات دکھانے کو کہا آپ نے کرامات دکھانے سے انکار کیا۔ بادشاہ نے کرودھ میں آکر آپ کو جیلخانے میں بند کر دیا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا سمرن کیا۔ لاکھوں کروڑوں بندروں نے اکٹھے ہو کر بادشاہی محل پر آکرمن کر دیا۔ بیگماؤں کے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اولیہ وستوئیں پٹک پٹک کر نشٹ کر ڈالیں بادشاہ کو دھرتی پر دے پٹکا۔ محل میں ہاہاکار مچ گیا۔ بادشاہ نے فوراً آکر آپ کے چرنوں میں شیش جھکا دیا جیلخانے سے باہر نکال کر بڑے آدر ستکار سے آپ کو پالکی میں بٹھا کر وہاں سے ودا کیا۔ تب کہیں جاکر ہنومان جی کی سینا شانت ہوئی۔

ایک دن کاشی میں آپ ماگھ مہاتم کے سمے گنگا اشنان کر رہے تھے۔ اور جل میں بیٹھے ہی منتر جاپ کر رہے تھے۔ سردی اور برِدھ اوستھا کے کارن آپ کانپ رہے تھے۔ ایک ویشیا یہ سب درشیہ دیکھ رہی تھی۔ آپ پانی سے باہر آئے۔ اور پانی کے چھینٹے آپنے بستر پر چھڑکنے لگے جس کے کچھ بوند اس ویشیا پر بھی پڑ گئے۔ اس کے پربھاؤ سے ویشیا نے اپنا نیچ کرم چھوڑ دیا اور بھگوت بھجن میں لگ گئی۔

ایک دن ایک ایودھیا پوری نواسی چھتری آپ کے درشنوں کیواسطے آیا۔ آپ نے اُسے رام رُوپ جان کر ہردے سے لگایا ایک سمے گرناڑ کے برِدھ برِندا کاش مارگ سے جاتے ہوئے آپ کے آشرم پر آئے اور درشن و ست سنگ کا آنند ہوتا رہا۔ انہوں نے آپ سے نمن لکھت پرشن پوچھا۔

"تہیں نہ دیا پے کام ات کرال کارن کون ! کیسے ات سُکھ دھام یوگ پربھاو کہ بھگت بل !!"

آپ نے اپنے مُکھار بند سے جواب دیا۔ یوگ نہ بھگت نہ گیان بل کیول نام آدھار

آپ کاشی میں ہی گنگا گھاٹ پر رہنے لگے۔ رات کو ایک دن کلجگ بھیانک رُوپ دھارن کرکے آپکے پاس آیا۔ اور آپکو تراس دینے لگا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا دھیان کیا۔ ہنومان جی نے آپکو ونے پتر رچنے کو کہا۔ اس پر آپ نے "ونے پتر کا" لکھی اور بھگوان کے چرنوں میں سمرپن کر دی۔ شری رام نے اس پر اپنے دستخط کر دیئے۔ اور آپ کو نربھے پد پردان کیا۔

اسی گھاٹ پر سمت ۱۶۸۰ میں ۱۲۶ برس کی عمر میں ساون کرشن پکش تیج سنیچروار کو آپ نے شریر تیاگ کر نروان پد پراپت کیا۔

سمت سولہ سو اسّی اسی گنگ کے تیر ۔ ساون شکلا سپتمی تلسی تجیو شریر

اگرچہ آپ اس سمے ہمارے درمیان نہیں۔ آپکو پرم دھام گئے تین سو برس سے ادھک کال بیت چکا ہے۔ لیکن جب تک آپکی کاویہ رچنا موجود ہے۔ آپکا نام ہمیشہ امر رہے گا۔ آپکی یہ کاویہ رچنا سمبھوی سوریہ کی کرن کا رُوپ دھارن کرکے ایک طرف تو اگیان رُوپی مہا اندھکار میں بھٹکتے ہوئے موڑھ پامر پرانیوں کو پرکاش سوروپ کلیان مارگ کی اور بڑھاتی ہے۔ اور دوسری اور شیتل چندرما کی شیتل کرنوں کا روپ دھارن کرکے ہردے میں مل وکشیپ سے بڑھے ہوئے تاپ کو شانت کرتی ہے۔

رام نام منی دیپ دھر۔ جیبھا دیہری دوار
تلسی بھیتر باہرہ۔ جو چاہسی اُجیار

"زبان کی دہلیز پر رام نام رُوپی دیپک جلا کر رکھدو ۔ اس سے باہر اور بھیتر دونوں جگہ پرکاش ہوگا" (ادم شیام بھٹنا گر)

اوم

شری رام چرت مانس

پہلا سوپان

بال کانڈ

(شلوک)

ورناناں ارتھ سنگھاناں رساناں چھندسام اپی
منگلاناں چ کرتارو بندے وانی ونایکو

ترجمہ۔ اکشروں، ارتھ سموہوں، رسوں، چھندوں اور منگلوں کی کرنے والی شری سرسوتی جی اور شری گنیش جی کی بندنا کرتا ہوں۔

بھوانی شنکرو بندے شردھا وشواس روپنو
یابھیاں بنا نہ پشینتی سدھاہ سوانتہ استھم ایشورم

ترجمہ۔ شردھا اور وشواس کے سروپ شری پاربتی جی کی میں بندنا کرتا ہوں جنکی کرپا بنا سدھ پرش اپنے ہردے میں استھت بھگوان کے درشن نہیں کر سکتے۔

بندے بودھ مئیم نتیم گروم شنکر روپنم
یم آشرتو ہی وکرو اپی چندرہ سرو تر بندیتے

ترجمہ:۔ گیان مئے نتیہ شنکر روپی گرو کی میں بندنا کرتا ہوں۔ جنکے آشرت ہونے سے ہی ٹیڑھے چاند کی بھی سرو تر بندنا ہوتی ہے۔

سیتا رام گن گرام پنیہ آرنیہ وہارنو!
بندے وشدھ وگیانو کویشور کپیشورو

شری سیتا رام جی کے گن سموہ روپی پوتر بن میں وچرنے والے وشدھ وگیان کے ندھان کوی شرومنی اور کپی شرومنی یعنی شری والمیک اور پون کمار شری ہنومان جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

ادبھو ستھتی سنگھار کارینیم کلیش ہارنیم

(بمعہ ترجمہ)

ستروشریسکریم سیتام نتو آہم رام ولبھام

ترجمہ:۔ پیدائش، قیام اور فنا کرنے والی کلیشوں کو مٹانیوالی اور سمپورن کلیانوں کی کرنے والی شری رام چندر جی کی پریہ شری سیتا جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

یَنمایا وش ورتی وشو مکھلم برہما دی دیوا سُرا
یت ستوا دمرکھیو بھاتی سکلم رجو یتھا ہیر بھرمہ
یت پاد پلوم ایکم ایوہی بھوام بھودھستیتیرشا وتام
بندے اہم تم شیش کارن پرم رامکھیم ایشم ہرم

ترجمہ۔ سمپورن برہمانڈ برہما آدی دیوتا اور اسُرجن کی مایا کے وش میں ہیں جن کی سَتا سے رسّی میں سرپ کے بھرم کی بھانت یہ سارا درشیہ جگت ستیہ ہی بھاستا ہے۔ جن کے کیول چرن ہی اس بھو ساگر کو پار کرنے کے اچھک پرشوں کے لئے ناؤ کے سمان ہے اُن سب کارنوں کے کارن اور سب سے سریشٹھ رام کہلانے والے بھگوان ہری کی میں بندنا کرتا ہوں۔

نانا پران نگما گم سمتم یدراماینے نگدتم کو چدا نیتو اپی
سوانتہ سکھائے تُلسی رگھوناتھ گاتھا بھاشا نبندھ متی منجلم تنوتی

ترجمہ:۔ بھن بھن پرانوں، ویدوں، شاستروں اور رامائن میں جس رگھوناتھ جی کی کتھا کا ورنن ہے۔ اور اسکے علاوہ بھی جو کچھ کتھا کسی دوسرے استھان سے پراپت ہوئی ہے۔ وہ سادھوؤں کی ساکھی میں تُلسی داس اپنے انتہ کرن کے سکھ کیلئے بہت ہی میٹھی بھاشا میں وستار سے ورنن کرتا ہوں۔

سورٹھا

جو سُمرت سِدھی ہوگن نایک کری بر بدن
کریو انُوگرہ سوئے بُدھی راسی شبھ گن سدن

ترجمہ: جنہیں سمرن کرنے سے سب کارج سِدھ ہو جاتے ہیں جو گنوں کے سوامی اور سندر ہاتھی کے مُکھ والے شری گنیش جی ہیں۔ وہ ہی بدھی کے راشی اور شبھ گنوں کے بھنڈار مجھ پر کرپا کریں۔

مُوک ہوئے باچال پنگو چڑھیں گری ور گہن
جاسو کرپا سو دیال دروہو سکل کلی مل دہن

ترجمہ: جس ایشور کی کرپا سے گونگا پُرش بھی سُندر بولنے والا ہو جاتا ہے۔ اور لنگڑا لولا مشکل سے چڑھنے والے پربتوں پر چڑھ جاتا ہے اور جن کی کرپا سے کلیُگ کے سارے پاپ بھسم ہو جاتے ہیں وہ شری بھگوان دیالو مجھ پر دیا کریں۔

نیل سروروہ سیام ترون ارون بارج نین
کرو سو مم اُر دھام سدا چھیر ساگر سین

ترجمہ: جن کا رنگ نیل کمل کے سمان شیام ہے جن کے نیتر لال کمل کے سمان ہیں۔ اور جو سدا کشیر ساگر پر آرام کرتے ہیں وہ نارائن بھگوان میرے ہردے میں نواس کریں۔

کُند اندو سم دیہہ اُما رمن کرونا ایَن
جاہی دین پر نیہہ کرو کرپا مردن میَن

ترجمہ: جن کا گورا شریر کُند کے پھول اور چندرما کے سمان ہے جو پاربتی جی کے پریتم اور کرونا کے دھام ہیں۔ اور جو سدا غریبوں سے پریم کرتے ہیں۔ وہ کام دیو کو بھسم کرنے والے شری شیو جی مہاراج مجھ پر کرپا کریں۔

بندیو گورو پد کنج کرپا سندھو نر روپ ہری
مہا موہ تم پُنج جاسو بچن روی کر نکر

ترجمہ: اپنے گرو دیو کے چرن کمل کو میں بندنا کرتا ہوں جو کرپا کے سمندر نر بھیس میں شری بھگوان ہی ہیں اور جن کے مُکھ سے نکلے ہوئے بچن انو مہا موہ روپی گھنے اندھیرے کے ناش کرنے کے لئے سوریہ دیو کی کرنوں کا ڈھیر ہیں۔

چوپائی
بندیو گرو پد پدم پراگا۔ سُرچی سُباس سرس انوراگا
امیہ مُوری مے چورن چارو۔ سمن سکل بھو رُج پریوارو

ترجمہ: میں اپنے گرو دیو کے چرن کملوں کی مٹی کی بندنا کرتا ہوں جو سندر سواد شٹ، خوشبودار اور انوراگ روپی رس سے بھرپور ہے۔ اور سنجیونی بوٹی کا سُندر چورن ہے جو سمپورن سنسار بھر کے روگوں کے ناش کرنے والا ہے۔

سُکرتی سنبھو تن بمل بِبھوتی۔ منجُل منگل مود پرسوتی
جن من منجو مُکر مل ہرنی۔ کئے تلک گن گن بس کرنی

ترجمہ: وہ گرو کی چرن رج پُنیہ وان پُرش روپی شیو جی کے شریر پر شوبھا دینے والی پوتر بِبھوتی ہے اور آنند منگلوں کی جننے والی ہے۔ بھگت کے من روپی سندر شیشے کی میل کو دور کرنے والی اور تلک کرنے سے گنوں کے ڈھیر کو وش میں کرنے والی ہے۔

شری گرو پد نکھ منی گن جوتی۔ سُمرت دِویہ درشٹی ہیے ہوتی
دلن موہ تم سو سپرکاسو۔ بڑے بھاگ اُر آوئی جاسو

ترجمہ: شری گرو دیو کے چرن ناخنوں کی جیوتی منیوں کی جیوتی کے سمان ہے۔ جس کے سمرن کرتے ہی ہردے میں دِویہ درشٹی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جیوتی موہ روپی اندھیرے کا ناش کرنے والی ہے۔ وہ پُرش بڑا بھاگیہ شالی ہے جس کے ہردے میں وہ جیوتی سما جاتی ہے۔

اُگھرہیں بمل بلوچن ہی کے۔ مٹیں دوش دُکھ بھو رجنی کے
سوجھیں رام چرت منی مانک۔ گُپت پرگٹ جہہ جو جیہی کھانک

ترجمہ: اس جیوتی کے ہردے میں پرکاش ہوتے ہی ہردے کے نرمل نیتر کھل جاتے ہیں۔ اور سنسار روپی رات کے سب کلیش اور دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ اگیان روپی اندھیرا بھاگ جاتا ہے اور شری رام چرتر کی منی اور مانک جیسی کہانیاں جہاں جہاں بھی ہیں وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر سب دکھائی دینے لگتے ہیں۔

دوہا

جتھا سو انجن انجی درگ سادھک سدھ سُجان
کوتک دیکھت سیل بن بھوتل بھوری ندھان

ترجمہ

جیسے جادو کے سُرمے کو آنکھوں میں لگا کر سادھک سدھ اور سجان پُرش پہاڑوں اور جنگلوں اور پرتھوی کے اندر کوتک سے ہی بہت سی چھپی ہوئی کانیں دیکھ لیتے ہیں۔

چوپائی

گرو پد رج مردو منجل انجن ۔ نین امیہ درگ دوش وبھنجن
تیہی کری بمل ووبیک لوچن ۔ برنؤ رام چرت بھو موچن

ترجمہ :۔ شری گورو دیو کے چرنوں کی رج کو ا اور سندین امرت سرمہ ہے جو آنکھوں کے دوشوں کا ناسک ہے ۔ اس سرمے سے دبیا روپی آنکھوں کو زرمل کر کے میں سنسار بندھن سے مکت کرنے والے شری رگھوناتھ جی کے چرتر کا ورنن کرتا ہوں ۔

بندؤ پرتھم مہی سر چرنا ۔ موہ جنت سنشے سب ہرنا
سجن سماج سکل گن کھانی ۔ کرؤ پرنام سپریم سبانی

ترجمہ :۔ سب سے پہلے میں برہتوی کے دیوتا برہمنوں کے چرنوں کی بندنا کرتا ہوں ۔ جو موہ سے پیدا ہونے سب سندیہوں کو دور کرتے ہیں ۔ پھر میں سندر پریم بھرے شبدوں میں سب گنوں کی کھان سنت سماج کو پرنام کرتا ہوں ۔

سادھو چرت سبھ چرت کپاسو ۔ نیرس بسد گن مے پھل جاسو
جو سہی دکھ پرچھدر دکاوا ۔ بندنیہ جہیں جگ جس پاوا

ترجمہ :۔ سنتوں کا جیون کپاس کے پودے کے جیون کے سمان شبھ ہے جس کا پھل دسے آسکتی سے رہت اجل اور گنوں سے یکت ہوتا ہے کپاس کی ڈوڈی نیرس ہوتی ہے ۔ ویسے ہی سنت کے جیون میں وشے آسکتی نہ ہونے کے کارن وہ بھی نیرس ہوتا ہے کپاس اجل سفید نرمل ہوتی ہے سنتوں کے ہردے میں بھی مل دکھشیپ نہ ہونے کے کارن اجل گیان جیوتی جلتی ہے ۔ کپاس جیسے بستر کا روپ دھارن کرکے خود بیلے جانے کاتے جانے وغیرہ وغیرہ کشٹ سہ کر دوسروں کے ننگ کو ڈھکتی ہے ویسے سنت بھی خود کشٹ سہن کر کے دوسروں کے دوشوں کو ڈھکتا ہے جس کے کارن سنت سماج کے سنسار بھر میں استتی (کیرتی) و بندنا ہوتی ہے ۔

مد منگل مے سنت سماجو ۔ جو جگ جنگم تیرتھ راجو !
رام بھگتی جہاں سرسری دھارا ۔ سرستی برہم وچار پرچارا

سنت سماج سکھ روپ اور کلیان روپ ہے ۔ جو سنسار میں چلتا پھرتا پریاگ ہے ۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج پریاگ میں رام بھگتی ماتو گنگا جی کی دھارا ہے ۔ اور برہم وچار ماتو سرسوتی جی ہے ۔

بدھی نشیدھ مے کلی مل ہرنی ۔ کرم کتھا روی نندنی برنی
ہری ہر کتھا براجتی بینی ۔ سنت سکل مد منگل دینی

ترجمہ :۔ بدھی یعنی شبھ کرموں کا کرنا نشیدھ یعنی اشبھ کرموں کا نہ کرنا کرم کانڈ کی ایسی کتھا جو سنت سماج میں ہوتی ہے وہ مانو شری جمنا جی ہیں ۔ جو کلیگ کے پاپوں کا ناش کرتی ہے سنت سماج میں جو بھگوان کی کتھا ہوتی ہے ۔ مانو وہ تروینی ہے جو سننے ہی سب سکھ اور کلیان کی دینے والی ہے ۔

بٹو وسواس اچل نج دھرما ۔ تیرتھ راج سماج سکرما
سب ہی سلبھ سب دن سب دیسا ۔ سیوت سادر سمن کلیسا

ترجمہ :۔ اپنے دھرم میں جو اٹل شردھا ہے ۔ وہ مانو اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اکشے بٹ ہے ۔ اور شبھ کرم اس تیرتھ راج کا سماج ہے سنت سماج روپی تیرتھ پریاگ راج ہر ایک دیش میں ہر ایک وقت میں سبھی کو سہج ہی میں پراپت ہو سکتا ہے ۔ آدر پوروک اس کا سیون کرنے سے سبھی کلیشوں کا ناش ہو جاتا ہے ۔

اکتھ الوکک تیرتھ راؤ ۔ دی سد یہ پھل پرگٹ پربھاؤ

یہ سنت سماج روپی تیرتھ لوکک تیرتھوں سے بالکل نرالا ہے اس کی مہما کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا ۔ یہ فوراً ہی پھل دینے والا ہے ۔ اور اس کا پربھاؤ لوک میں پرتیکش ہے ۔

دوہا

سنی سمجھہیں جن مدت من مجہیں اتی انوراگ
لہہیں چار پھل اچھت تنو سادھو سماج پریاگ !

ترجمہ :۔ جو منش اس سنت سماج روپی تیرتھ راج کے اپدیش کو پرسن من سے سنتے اور سمجھتے ہیں ۔ اور پھر پریم سہت ہوئے پریم سے اس اپدیش روپی جل میں غوطہ لگاتے ہیں ۔ وہ اس شریر کے رہتے ہی اور اس جنم میں ہی دھرم ۔ ارتھ کام موکش چاروں پھل پراپت کر لیتے ہیں ۔ ایسا الوکک اس سنت سماج کا پربھاؤ ہے ۔

چوپائی

مجن پھل پیکھیئے تت کالا ۔ کاک ہوہیں پک بکو مرالا !
سنی آچرج کرے جن کوئی ۔ ست سنگتی مہما نہیں گوئی !

ترجمہ :۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اشنان کرنے کا پھل تت کال ہی دکھائی دینے لگتا ہے ۔ یہاں نہا کر کوے کوئل بن جاتے ہیں ۔ اور بگلے سندر ہنس بن جاتے ہیں یہ دیکھ کشائی کر حیران نہیں ہونا چاہیے کیونکہ سنت سنگ کی مہما سب پر پرگٹ ہے ۔

بالمیک نارد گھٹ جونی ۔ رگھ رکھ نکھنی کہی نج ہونی
جل چر تھل چر نبھچر ؔ نانا ۔ جے جڑ چیتن جیو جہانا

ترجمہ :۔ شری بالمیک جی ۔ نارد جی اور اگست جی نے اپنے اپنے گرنتھوں میں اپنی جیون کتھائیں کہی ہیں ۔ جل میں رہنے والے پرتھوی پر چلنے والے اور آکاش میں اُڑنے والے جڑ چیتن جتنے بھی جیو اس سنسار میں ہیں ۔

متی کیرتی گتی بھوتی بھلائی ۔ جب جیہیں جتن جہاں جیہیں پائی
سو جانبہیں ست سنگ پربھاؤ ۔ لوک ہوں وید نہ آن اپاؤ

ترجمہ :۔ ان میں سے جس جس نے جس جس وقت جہاں کہیں بھی جو بھی بڑائی ۔ سدگتی اور خوشحالی اور بھلائی پراپت کی ہے وہ سب ست سنگ کے پربھاؤ کا ہی پھل ہے ۔ وید اور لوک میں ان کے پراپت کرنے کا اور کوئی اپائے نہیں دیکھا گیا ۔

بنو ست سنگ وویک نہ ہوئی ۔ رام کرپا بنو سلبھ نہ سوئی
ست سنگت مد منگل مولا ۔ سوئی پھل سدھی سب سادھن پھولا

ترجمہ :۔ ست سنگ (نیک صحبت) کے بغیر وچار نہیں ہوتا لیکن ست سنگ بھی رام جی کی کرپا سے ہی ملتا ہے ۔ ست سنگتی آنند اور کلیان کی جڑ ہے ۔ ست سنگ کی پراپتی ہی پھل ہے ۔ اور جتنے سادھن ہیں وہ سب تو پھول ہیں ۔

سٹھ سدھر ہیں ست سنگتی پائی ۔ پارس پرس کدھات سہائیں
بدھی بس سجن کسنگت پر ہیں ۔ پھنی منی سم نج گن انوسر ہیں

ترجمہ :۔ جیسے پارس کے ساتھ چھونے سے لوہا بھی سونا بن جاتا ہے ویسے ہی دشٹ لوگ بھی ست سنگ کو پاکر سدھر جاتے ہیں ۔ اگر بدقسمتی سے اچھے پُرش کسنگتی (بری صحبت) میں پڑ جاتے ہیں ۔ تو جس پرکار سانپ سے میل پاکر بھی منی اُس کی وِش کو گرہن نہیں کرتی ۔ اور اپنے سبھاؤک گن پرکاش کو نہیں چھوڑتی ۔ ویسے ہی وہ بھی دشٹوں کی صحبت میں رہ کر ان کو کلیان مارگ کی اور ہی بڑھاتے ہیں ۔ دشٹوں کا اُن پر کچھ بھی اثر نہیں پڑتا ۔

بدھی ہری ہر کوی کوبد بانی ۔ کہت سادھو مہما سکچانی
سو مو سن کہی جات نہ کیسے ۔ ساک بنک منی گن گن جیسے

ترجمہ :۔ برہما ۔ وشنو ۔ شیو ۔ کوی اور پنڈتوں کی بانی بھی ست سنگ کی مہما کا ورنن کرنے میں اسمرتھ ہے ۔ وہ مجھ سے کیسے کہی جا سکتی ہے ۔ کیا ساگ ترکاری بیچنے والے ہیرے جواہراتوں کے گنوں کا ورنن کر سکتے ہیں ۔ !

دوہا

بندؤ سنت سمان چت ہت ان ہت نہیں کوئی
انجلی گت سبھ سمن جمی سم سگندھ کر دوئی

ترجمہ :۔ میں سنتوں کو پرنام کرتا ہوں ۔ جن کا نہ کوئی مترہے اور نہ دشمن جیسے پھول اپنے توڑنے والے اور لینے والے دونوں ہاتھوں کو سمان بھاؤ سے سگندھت کرتے ہیں ۔ ویسے ہی سنت دشٹ اور بہتر دونوں کا ہی سمان بھاؤ سے کلیان کرتے ہیں ۔

سنت سرل چت جگت ہت جانی سبھاؤ سنیہو
بال وِنے سنی کری کرپا رام چرن رتی دیہو

ترجمہ :۔ سنت سرل سبھاؤ اور دنیا کی بھلائی چاہنے والے ہوتے ہیں ۔ ان کے ایسے سبھاؤ اور پیار کو جان کر میں ان سے بنتی کرتا ہوں ۔ مجھ بالک کے سمان بدھی والے کی اس بنتی کو سن کر کرپا کر کے شری رام جی کے چرنوں میں مجھے پریتی دیں ۔

چوپائی

بہوری بندی کھل گن ستی بھائیں ۔ جے بنو کاج داہنیہو بائیں
پرہت ہانی لابھ جنہیں کیریں ۔ اُجریں ہرش بشاد بسیریں

ترجمہ :۔ اب میں سچے ہردے سے دشٹ جنوں کو بھی پرنام کرتا ہوں جو بغیر کسی مطلب کے بھی اپنی بھلائی چاہنے والے سے بھی بدسلوکی کرتے ہیں ۔ دوسروں کے ہت کی ہانی کو ہی جو لابھ سمجھتے ہیں ۔ جو دوسروں کے اجڑنے میں خوش ہوتے ہیں اور دوسروں کی بڑھتی میں دکھی ہوتے ہیں ۔

ہری ہر جس راکیس راہو سے ۔ پر اکاج بھٹ سہس باہو سے
جو پر دوش لکھہیں سہس آکھی ۔ پرہت گھرت جن کے من ماکھی

ترجمہ :۔ جیسے چندرماں کی جیوتی کو راہو ڈھک لیتا ہے ۔ ویسے ہی یہ دشٹ پرش جہاں کہیں بھی بھگوان کے یش کا گن گان ہے ۔ اسی میں بادھا ڈالتے ہیں ۔ دوسروں کو ہانی پہنچانے میں یہ سہسرباہو کے سمان بہادر ہیں ۔ یہ دوسرے کے دوشوں کو ہزار آنکھوں سے دیکھتے ہیں جیسے گھی میں مکھی گر کر اسے خراب کر دیتی ہے ویسے ہی یہ دشٹ لوگ بھی دوسروں کے کام کو آپ دکھ اٹھا کر بھی بگاڑ دیتے ہیں ۔ رتھا

اپنا نقصان کر کے بھی دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

تیج کرسانو روش مہیشا۔ اگھ اوگن دھن دھنی دھنیسا
اُدے کیت سم ہت سب ہی کے۔ کمبھکرن سم سووت نیکے

ترجمہ:- جو دوسروں کو جلانے کے لئے اگنی کے سمان تیجسوی ہیں۔ وہ کرودھ میں یمراج کے سمان ہیں۔ پاپ اور برے گنوں کا جن کے من میں خزانہ بھرا پڑا ہے جن کی بڑھتی کیتو تارے کے سمان سب کے لئے ہانی کارک ہے۔ اگر ایسے پرش کمبھکرن کی طرح سوتے ہی رہیں تو اس میں ہی سنسار کی بھلائی ہے۔

پر اکاج لگ تن پرہرہیں۔ جمی ہم اپل کرشی دلی گرہیں
بندؤ کھل جس سیش سروشا۔ سہس بدن برنئی پردوشا

ترجمہ:- دوسروں کا کام بگاڑنے کے لئے وہ دشٹ لوگ اپنی جان کی بازی تک لگا دیتے ہیں۔ جیسے اولے سوئم اپنا ناش کر لیتے ہیں لیکن ساتھ ہی کھیتی کا ناش بھی کر دیتے ہیں۔ میں دشٹوں کو شیش جی کے سمان سمجھ کر پرنام کرتا ہوں۔ جو ہزار مکھوں (زبانوں) سے دوسروں کی نندا بڑے زور سے کیا کرتے ہیں۔

پنی پرنؤ پرتھو راج سماتا۔ پر اگھ سنئی سہس دس کانا
بہوری سکر سم بنوؤں تیہی۔ سنتت سرانیک ہت جیہی

ترجمہ:- راجہ پرتھو نے بھگوان کا یش سننے کیلئے دس ہزار کان مانگے تھے۔ کوی کہتے ہیں کہ میں ان دشٹوں کو پرتھو راجہ کے سمان سمجھ کر پرنام کرتا ہوں۔ جو دس ہزار کانوں سے پرتھو راجہ کی طرح بھگوان کا یش نہیں سنتے۔ لیکن دوسروں کی نندا سنتے ہیں۔ جیسے سورگ کے راجہ اندر کے لئے دیوتاؤں کی سینا ہتکاری ہے۔ ویسے ہی ان دشٹوں کو مدرا بھلی اور ہتکاری جان پڑتی ہے۔

بچن بجر جیہی سدا پیارا۔ سہس نین پر دوش نہارا

دوسروں سے کٹھور بچن بولنا مانو کہ بجر پات ہو گیا ہو یہی انہیں اچھا اور پیارا لگتا ہے۔ یہ دوسروں پر ہزار آنکھوں سے دوش ادوین دیکھتے ہیں۔ یعنی دوسروں کی کمزوریوں کو ہزار آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنی طرف ذرا بھی دھیان نہیں کرتے۔

دوہا

اداسین ارمیت ہت سنت پرہیں کھل ریتی
جانی پانی جگ جوری جن بنتی کرئے سپریتی

ترجمہ:- بھاوارتھ۔ دشمن ہتر کسی کی بھی بھلائی سن کر بنا آگ کے ہی جل مرنا دشٹوں کا سبھاؤ ہے۔ یہ جان کر میں دونوں ہاتھ جوڑ کر پریم پوروک ان سے بنتی کرتا ہوں۔

چوپائی

میں اپنی دسی کینہہ نہورا۔ تنہہ نج اور نہ لاؤب بھورا
بائس پلیہیں اتی انوراگا۔ ہوہیں نرامش کبہوں کہ کاگا

میں نے اپنی طرف سے تو ان سے عرض کر دی ہے لیکن وہ اپنی طرف سے میری پرارتھنا تو کبھی بھی نہ مانیں گے۔ کوّوں کو بڑے پریم سے پال لیے لیکن وہ کبھی بھی ماس کھانا نہیں چھوڑ سکتے۔

بندؤں سنت اسجن چرنا۔ دکھپرد ابھے بیچ کچھ برنا
بچھرت ایک پران ہری لیہیں۔ ملت ایک دارون دکھ دیہیں

نیک سبھاؤ پرشوں اور دشٹ سبھاؤ پرشوں دونوں کے گنوں کا کھیل ایک ہی جان کر میں دونوں کے چرنوں کی بندنا کرتا ہوں دونوں ہی سبھاؤ کے پرش دکھ دینے والے ہیں لیکن دونوں میں کچھ فرق بھی ہے۔ نیک پرش تو جب جدا ہوتے ہیں۔ تو پران ہر لیتے ہیں۔ اس لئے دکھ دیتے ہیں۔ اور دشٹ پرش جب ملتے ہیں تو اپنے کٹھور بچنوں اور دشٹ سبھاؤ سے دوسروں کو بھیانک دکھ دیتے ہیں یعنی نیک پرشوں کی جدائی اور دشٹ پرشوں کا ملاپ دونوں ہی دکھ دینے والے ہیں۔

اپجہیں ایک سنگ جگ ماہیں۔ جلج جونک جمیں گن بلگاہیں
سدھا سرا سم سادھو اسادھو۔ جنک ایک جگ جلدھی اگادھو

بھلے اور برے پرش دونوں ایک ساتھ ہی دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔ جونک اور کمل کے پھول کے سمان دونوں کے الگ الگ گن ہیں کمل کے پھول کے درشن کرنے اور چھونے سے سکھ ملتا ہے ویسے ہی سادھو پرشوں کے درشن اور سنگ سے سکھ ملتا ہے۔ جونک شریر سے لگتے ہی خون چوسنے لگتی ہے۔ ویسے ہی دشٹ پرش اپنے درشن اور سنگ سے جونک کی طرح دوسروں کو پیڑا پہنچاتے ہیں۔

امرت اور زہر دونوں ایک ہی سمندر سے نکلے تھے اور ایک ہی جل سے پیدا ہونے کے باوجود ان کے گن الگ الگ ہیں۔ امرت پان کرنے سے شانتی اور سکھ ملتا ہے اور زہر شریر کو ہلاک کرتی ہے۔ ویسے ہی سادھو سبھاؤ پرش اور دشٹ سبھاؤ والے پرش دونوں ہی اس دنیا

رُوپی سمندر سے پیدا ہوتے ہیں۔ سادھو تو امرت کے سمان شانتی کی برشا کرتے ہیں۔ اور دُشٹ زہر کے سمان جُڑتا۔ مُورکھتا۔ موہ۔ خواہ خرابی کا کارن بنتے ہیں۔

کھل اَن بھل نج نج کرتُوتی لہت سُجس اپ لوک بھُوتی
سُدھا سُدھا کر سُرسری سادھو۔ گرل انل کل مل سرتی بیادھو
گُن اوگُن جانت سب کوئی۔ جو جیہیں بھاؤ نیک تیہیں سوئی

بھلے اور بُرے دونوں اپنے اپنے عملوں کے بھید سے سنسار میں عزت اور بدنامی پاتے ہیں۔ امرت چندرما گنگا جی اور سادھو۔ زہر اگنی۔ کلجگ کے پاپوں کی کرم ناشا نامک ندی اور ہنسا کرنے والا شکاری ان سب کے گُن اور اوگُن سب کوئی جانتے ہیں لیکن جسے جو بھاتا ہے اُسے وہی اچھا لگتا ہے۔

دوہا

بھلو بھلائی ہی لہے لہئے نچائی نیچو
سُدھا سراہیئے امر تام گرل سراہیئے میچو

بھلے بھلائی کرنے میں ہی شوبھا پاتے ہیں۔ اور نیچ نیچ کرم کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ امرت کی سراہنا امر کرنے میں ہے۔ اور زہر کی مارنے میں۔

کھل اگھ اَگُن سادھو گُن گاہا۔ اُبھئے اپار اُدھی اوگاہا
تیہیں تے کچھ گُن دوش بکھانے۔ سنگرہ تیاگ نہ بنو پہچانے

دُشٹوں کے پاپوں بُرے گنوں کی کتھائیں اور سادھو پُرشوں کے گنوں کی کتھائیں دونوں ہی اپار اور اتھاہ سمندر ہے۔ ارتھات سادھو پُرشوں کے گن اور اچھائی کی کوئی اتھاہ نہیں اور دُشٹ جنوں کے اوگن اور برائی کی کوئی اتھاہ نہیں۔ اس لئے سادھو پُرشوں کے کچھ گنوں اور دُشٹ پُرشوں کے کچھ دوشوں کا ذکر کیا ہے کیونکہ پہچانے بنا اُن کا گرہن اور تیاگ نہیں ہو سکتا۔

بھلیو پوچ سب بدھی اُپجائے۔ گنی گُن دوش وید بلگائے
کہہیں وید اتہاس پُرانا۔ بدھی پرپنچ گُن اوگن سانا

بھلے اور بُرے دونوں برہما نے ہی پیدا کئے ہیں لیکن اُن کے گنوں اور دوشوں کے بھید سے وید نے اُنکو الگ الگ تشریحیں کر دی ہیں وید اتہاس اور پرانوں کا مت ہے۔ کہ برہما کی رچی ہوئی سرشٹی گُن اور اوگنوں ارتھات نیکی اور بدی سے ملی جُلی ہے۔

دُکھ سُکھ پاپ پُن دن راتی۔ سادھو اسادھو سجاتی کجاتی
دانو دیو اونچ اور نیچو۔ امی اسجیونو ماہُرو میچو
مایا برہم جیو جگدیسا۔ لچھمی الچھمی رنک اودھیسا
کاسی مگ سُرسری کرم ناسا۔ مرو مارو مہی دیو گوا سا
سُرگ نرک انوراگ براگا۔ نگما گم گُن دوش بِبھاگا

دُکھ سُکھ۔ پاپ پُن۔ دن رات نیک و بد۔ اُتم جاتی و ادھم جاتی دانو (راکھش) اور دیو۔ اونچ اور نیچ۔ امرت اور زہر سُندر۔ جیون و موت۔ مایا برہم۔ جیو و ایشور۔ امیری و غریبی غریب اور راجہ۔ کاشی اور مگدھ۔ گنگا اور کلجگ کی کرم ناشا ندی۔ مارواڑ۔ مالوہ۔ برہمن اور قصائی۔ سُورگ اور نرک پریم یعنی آسکتی اور ویراگ یہ سبھی ایک دوسرے سے برعکس گنوں والے پدارتھ برہما کی رچائی ہوئی دُنیا میں موجود ہیں۔ وید شاستروں نے اُن کے گُن اور دوشوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔

دوہا

جڑ چیتن گُن دوش مئے بسو کینے کرتار
سنت ہنس گُن گہہیں پے پری ہری باری بکار

بدھاتا نے اس دُنیا کو جو جڑ اور چیتن کا سنجوگ ہے گُن اور دوش مئے رچا ہے۔ سادھو پُرش ہنس کی طرح دوش روپی گندے جل (یعنی بُرائی) کو تیاگ کر امرت روپی دودھ (بھلائی) کو ہی گرہن کرتے ہیں۔

چوپائی

اَس بیبیک جب دیہی بدھاتا۔ تب تج دوش گُنہیں منُ راتا
کال سبھاؤ کرم برن آئیں۔ بھلیو پرکرتی بس چوکئی بھلائیں

ہنس کی طرح گُن اور اوگن کو چھان بین کرنے کی شکتی جب بدھاتا منش کو اپنی دیا درشٹی سے دیتے ہیں تب کہیں منش کا من دوشوں سے نفرت کھا کر گنوں سے پریتی کرتا ہے۔ کال، پراربدھ کرم اور سنسکاروں کے وش میں آکر بعض دفعہ مایا کے موہ میں پڑ کر نیک پُرش بھی بھلائی سے چوک جاتے ہیں۔

سو سُدھاری ہری جن جمی لیہیں۔ دلی دُکھ دوش بمل جسو دیہیں
کھلئو کرہیں بھل پائی سُوسنگو۔ مٹئی نہ ملن سبھاؤ ابھنگو

لیکن بھگوان کے بھگت اپنی اس غلطی کو سُدھار لیتے ہیں اور دُکھ

اور ترائیوں کو شاکر نرمل لیش دیتے ہیں۔ ویسے ہی دُشٹ پُرش بھی کبھی کبھی نیک صحبت پاکر بھلائی کرتے ہیں لیکن ان کا جو میلا سبھاؤ ہوتا ہے وہ نہیں مٹتا۔

لکھی بیش جگ بنچک جے اُو۔ بیش پرتاپ پوجیہیں تے اُو
اگھر ہیں انت نہ ہوئے نباہو۔ کال نیمی جم راون راہو۔

جو سادھو بھیس بنائے ٹھگ ہوتے ہیں۔ باہری طور اُنکا سادھو بھیس دیکھکر لوگ آدر کرتے ہیں۔ لیکن ایک نہ ایک دن انکا پول کھل جاتا ہے۔ آخر تک اُن کی یہ دہوکا بازی ساتھ نہیں دیتی۔ جیسے کال نیمی راون اور راہو نے بھی سادھو بھیس دھارن کرکے دہوکہ دیا تھا لیکن اُن کے ڈھول کا پول جلدی ہی کھل گیا تھا۔ جیسے پنجابی کہاوت ہے۔ کہ سو دن سادھ کا اور ایک دن چور کا۔

کیئے ہوں کبیش سادھو سنما نو۔ جم جگ جام ونت ہنومانو
ہانی کسنگ سو سنگتی لاہو۔ لوک ہوں وید بدت سب کاہو

سادھو پُرش اگر بُرا بھیس بھی دھارن کرلیں تو بھی سنسار میں اُنکا آدر ہی ہوتا ہے جیسے جام ونت (جس کا بھیس ریچھ کا سا تھا۔) وہنومان (جس نے بندر کا بھیس دھارن کر رکھا تھا۔) کا ہوا۔ بُری صحبت سے نقصان اور اچھی صحبت سے لابھ ہوتا ہے سبھی لوگ اس کو جانتے ہیں۔ اور وید شاستروں کا بھی یہی مت ہے۔

گگن چڑھے رج پون پرسنگا۔ کیچ ہیں ملے نیچ جل سنگا
سادھو اسادھو سدن سُک ساریں۔ سُمرہیں رام دیہیں گنی گاریں

ہوا کے ساتھ مل کر دھول آکاش پر چڑھ جاتی ہے۔ اور وہی نیچے کی طرف بہنے والے جل کے ساتھ مل کر کیچڑ میں ملجاتی ہے۔ نیک پُرشوں کے گھر کے طوطا اور مینا رام رام کا جاپ کرتے ہیں۔ اور دُشٹ پُرشوں کے گھر کے طوطا اور مینا گن گن کر گالیاں نکالتے ہیں۔

دھوم کُسنگتی کارکھ ہوئی۔ لکھیئے پران منجو مسی سوئی
سوئی جل انل انل سنگھاتا۔ ہوئی جلد جگ جیون داتا

بُری صحبت کے کارن دھواں کالکھ (سیاہی) بنتا ہے اور وہی دھواں اچھی صحبت پاکر سُندر سیاہی بن کر پُران جیسی دھارمک پُستکوں کے لکھنے میں کام آتا ہے۔ اور وہی دھواں جب جل اگنی اور ہوا کے ساتھ مل کر بادل بن جاتا ہے۔ تو دُنیا کا جیون داتا بن جاتا ہے۔

دوہا

گرہ بھیشج جل پون پٹ پائے کجوگ سجوگ!
ہوہیں کبستو سوستو جگ لکھہیں سُلچھن لوگ

اچھی اور بُری صحبت پاکر سُورج آدک گرہ۔ دوائیاں، جل، ہوا، اور بستر بُرے اور بھلے پدارتھ ہوجاتے ہیں۔ چتر اور وچاروان پُرش ہی اس بھید کو جانتے ہیں۔

سم پرکاش تم پاکھ دو ہو نام بھید بدھی کینہہ
سسی سوشک پوشک سمجھی جگ جس اپ جس دینہہ

مہینے کے دونوں پاکھوں میں روشنی اور اندھیرا برابر ہی رہتا ہے۔ بدھاتا نے اُن کے نام میں بھید کردیا ہے۔ ایک پاکھ چندرما کے آکار اور پرکاش کو ہر روز بڑھاتا دیتا ہے اس لیئے وہ شکل پکش کہلاتا ہے اور سنسار میں اُس کا یش ورنن ہوتا ہے۔ دوسرا پاکھ چندرما کے آکار اور پرکاش کو دن بدن گھٹاتا جاتا ہے۔ وہ کرشن پکش کہلاتا ہے۔ اور لوگ اس پاکھ کو اچھا نہیں سمجھتے۔ (پرکاش دونوں پاکھوں میں برابر ہے لیکن جس پاکھ کا رُخ گھٹاؤ کی اور ہے۔ اُسے یش نہیں ملتا۔ اور جس کی گتی کا رُخ بڑھاؤ کی اور ہے۔ اُسے سنسار میں سمان پراپت ہوتا ہے۔ اسیطرح گن اور دوش کسی نہ کسی انش میں سب پُرشوں میں ہوتے ہیں لیکن جو پُرش دن پرتی دن اپنے سد گنوں سدا چار کو بڑھا رہے ہیں جن کے عملوں کا رُخ زیادہ تر اچھائی کی طرف کو ہے اُنہیں سنسار میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بھلے ہی ان میں کچھ نہ کچھ دوش اوشیہ موجود رہتے ہیں۔ اور جو پُرش دن پرتی دن دُراچار کی اور بڑھ رہے ہیں جن کی کرم گتی بُرائی کی اور کو متوجہ ہوئے ہیں وہ سنسار میں نندا کو پراپت ہوتے ہیں۔

دوہا

جڑ چیتن جگ جیو جت سکل رام مئے جانی۔
بندؤں سب کے پد کمل سدا جوری جگ پانی

اس برہمانڈ میں جتنے بھی جڑ اور چیتن (نہ چل سکنے اور جو چل سکیں) جیسے درخت بناسپتی آدک۔ اور جنگم جو چلنے پھرنے والے پرانی ہیں جیسے پشو پنچھی کیٹ پتنگ (آدک) جیو ہیں۔ ان سب کو بھگوان روپ جان کر سدا دونوں ہاتھ جوڑ کر اُن کے چرن کملوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔

دیو دنج نر ناگ کھگ پریت پتر گن دھرب
بندؤں کنر رجنی چر کرپا کرہو اب سرب

دیوتا۔ دیت۔ منش۔ ناگ۔ پرندے۔ پریت۔ پتر۔ گندھرب۔ راکشش اور رات کو نکلنے والے الو چمگادڑ وغیرہ نشاچر سب کو میں پرنام کرتا ہوں۔ آپ سب مجھ پر کرپا کریں۔

آکر چار لاکھ چوراسی ۔ جاتی جیو جل تھل نبھ باسی
سیا رام مے سب جگ جانی۔ کروں پرنام جوڑ جگ پانی

اس برہمانڈ میں چوراسی لاکھ یونیاں ہیں۔ ان یونیوں میں سویدج۔ انڈج۔ اُدبھج۔ جرائج چار پرکار کے جیو آواگون چکر میں گھومتے رہتے ہیں۔ یہ چاروں پرکار کے جیو جل۔ پرتھوی اور آکاش میں رہتے ہیں۔ جو پسینہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں سویدج کہتے ہیں جو جیر (رحم) حالت میں بندھے ہوئے پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں جرائج اور جو انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں انڈج اور جو بیج سے جنتے ہیں۔ جیسے سبزہ اور درخت آدک وہ اُدبھج کہلاتے ہیں۔ ان سب پرکار کے جیوؤں سے بھرے ہوئے سارے جگت کو میں سیتا رام بھگوان کا سروپ سمجھ کر دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کرتا ہوں۔

جانی کرپا کر کنکر موہو۔ سب مل کرہو چھاڑی چھل چھوہو
نج بدھی بل بھروس موہے ناہیں۔ تاتیں بنے کروں سب پاہیں

اے دنیا بھر کے کرپا ندھان جیوو۔ آپ سب لوگ مل کر مجھے اپنا سیوک جان کر چھل کپٹ کو چھوڑ کر پوتر من سے مجھ پر کرپا کیجیے۔ مجھے اپنی بدھی بل پر ذرا بھی بھروسہ نہیں ہے۔ اس لیے میں آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔

کرن چہوں رگھوپتی گن گاہا۔ لگھو متی موری چرت اوگاہا
سوجھ نہ ایکو انگ اپاؤ۔ من متی رنک منورتھ راؤ

میں بھگوان رام کے گنوں کا گن گان کرنا چاہتا ہوں لیکن میری بدھی تو چھوٹی ہے۔ اور رام بھگوان کا چرتر اتھاہ ہے۔ جس کے آدانت کا کچھ بھی پار ہاتھ نہیں آتا۔ اس کے لیے مجھے کچھ اپائے نہیں سوجھتا۔ میری بدھی اور من تو کنگال ہے۔ لیکن منورتھ راجاؤں کا ہے۔

متی اتی نیچ اونچ رچی آچھی۔ چہیا امی جگ جڑئی نہ چھاچھی
چھمہیں سجن موری ڈھٹھائی۔ سنہیں بال بچن من لائی

میری بدھی تو بالکل ہی نیچی ہے۔ لیکن رام چرتر ورنن کرنے کی جو چاہ من میں اٹھی ہے۔ وہ بڑی اونچی ہے۔ چاہتا تو امرت پان کی ہے۔ لیکن دنیا میں ملتی چھاچھ بھی نہیں ہے۔ لوگ میری اس ڈھٹائی پر مجھے معاف کریں گے اور میرے بالک جیسے بچنوں کو پریم پوروک سنیں گے۔

جوں بالک کہہ توتری باتا۔ سنہیں مدت من پتو اور ماتا
ہنسہیں کور کٹل کوبچاری۔ جے پر دوشن بھوشن دھاری

جیسے بالک جب توتلی بانی میں بولتا ہے تو اس کے ماتا پتا سن کر پرسن ہوتے ہیں۔ لیکن جو کٹھور سبھاؤ والے اور برے وچار والے لوگ ہیں۔ انکو تو دوسروں کی نندا و عیب جوئی کرنے میں ہی مزہ آتا ہے۔ ایسے لوگ تو میرے ان بچنوں کو سن کر ہنسی اڑائیں گے ہی۔

نج کبت کہہ لاگ نہ نیکا۔ سرس ہوؤ اتھوا اتی پھیکا
جے پر بھنتی سنت ہرشاہیں۔ تے برتی نر جگ ماہیں

اپنی اپنی کوتا (شاعری) رسیلی ہو یا بہت ہی پھیکی سب کو اچھی لگتی ہے۔ لیکن ایسے اتم پرش سنسار بھر میں خال خال ملتے ہیں۔ جو دوسروں کی سوچنا سن کر پرسن ہوتے ہیں۔

جگ بہو نر سرسری سم بھائی۔ جے نج باڑھ بڑھہیں جل پائی
سجن سکرت سندھو سم کوئی۔ دیکھ پور بدھو باڑھئی جوئی

ہے بھائی۔ [illegible] زیادہ تعداد میں ملتے ہیں۔ جن کا سبھاؤ تالاب اور ندیوں کا سا ہے۔ جو جل پاکر اپنی باڑھ سے (دولت سے) پرسن ہوتے ہیں۔ سمندر جیسا سبھاؤ تو کسی ورلے پرش کا ہی ہوتا ہے۔ جو چندرما کی پورنیما کو دیکھ کر [illegible] دوسروں کی ترقی کو دیکھ کر پرسن ہو کر اچھل پڑتا ہے۔ (جب چاند پورن ہوتا ہے تو اس کے سنجوگ سے سمندر میں لہریں اٹھ آتی ہیں۔ جنہیں جوار بھاٹا یا مد و جزر کہتے ہیں۔)

دوہا

بھاگ چھوٹ ابھلاش بڑ کروں ایک بسواس
پیہہیں سکھ سنی سجن سب کھل کریں اپہاس

میرا بھاگ تو چھوٹا ہے لیکن چاہ بہت ہی بڑی ہے لیکن مجھے یہ ایک وشواس ہے کہ اسے سن کر نیک پرش سبھی سکھ پاویں گے اور دشٹ جن کھلی اڑا دیں گے۔

کھل پر سہاس ہوئی ہت مورا۔ کاک کہیں کل کنٹھ کٹھورا
ہنسہی بک دادر چاتکہی۔ ہنسہیں ملن کھل بمل بتکہی

لیکن دشٹوں کی ہنسی سے میرا کلیان ہی ہوگا۔ جیسے مدھر بانی کوئل کو کوّے تو کٹھور ہی کہا کرتے ہیں۔ جیسے بگلے ہنسوں کی ہنسی اُڑاتے ہیں۔ اور مینڈک پپیہے کی۔ ایسے ہی میلے من والے دشٹ پُرش بھگوان کی لیلا کو ورنن کرنے والی پوتر بانی کو سن کر ہنستے ہیں۔

کبت رسک نہ رام پد نیہو۔ تنہہ کہن سکھد ہاس رس ایہو
بھاشا بھنتی بھوری متی موری۔ ہنسبے جوگ ہنسیں نہیں کھوری

جو کوتا کے سواد کو نہیں جانتے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے پریم رس میں رنگے ہوئے ہیں۔ اُن کو بھی میری یہ کوتا سکھ روپی ہاس رس کا کام دیگی۔ ایک تو یہ کوتا بھاشا میں رچی گئی ہے۔ دوسرے میری بدھی بھی بھولی ہے۔ اس لئے یہ ہنسنے کے یوگیہ ہی ہے۔ جو اس کی ہنسی اڑائیں گے انہیں کوئی دوش بھی نہیں ہے۔

پربھو پد پریتی نہ سامجھی نیکی۔ تنہہ ہی کتھا سُنی لاگہہ پھیکی
ہری ہر پد رتی متی نہ کترکی۔ تنہہ کہوں مدھر کتھا رگھوبر کی

جن کو پربھو کے چرن کمل میں پریتی نہیں ہے اور جن کی سمجھ بھی اچھی نہیں ہے۔ اُن کو یہ کتھا سُننے میں پھیکی بے ذائقہ لگے گی۔ جن کی بھگوان وشنو اور شیو کے چرنوں میں پریتی ہے۔ اور جن کی بدھی میں کوئی اعتراض نہیں اُنہیں شری رام چندر جی کی یہ کتھا میٹھی لگے گی۔

رام بھگتی بھوشت جیاں جانی۔ سنہہیں سجن سراہی سُبانی
کوی نہ ہوؤں نہیں بچن پربینو۔ سکل کلا سب بدیا ہینو

اس کتھا کو رام بھگتی روپی زیور سے سجی جان کر سجن گن سُندر بانی سے اس کی استتی (تعریف) کرتے ہوئے پریم سے سُنیں گے۔ میں نہ تو کوی ہوں۔ اور نہ واک رچنا میں بھی ماہر ہوں۔ میں تو سب ہنروں اور علموں سے خالی ہوں۔

آکھر ارتھ النکرتی نانا۔ چھند پربندھ انیک بدھانا
بھاو بھید رس بھید اپارا۔ کبت دوش گن بدھ پرکارا

اکشروں۔ ارتھوں اور النکاروں (تشبیہوں) کے اور چھند رچنا کے بہت پرکار کے بھید ہوتے ہیں۔ بھاووں رسوں کے بھی انیک بھید ہیں۔ اور کوتا میں بھانت بھانت کے گن اور دوش ہوتے ہیں۔

کبت بیبیک ایک نہیں مورے۔ ستیہ کہوں لکھی کاگد کورے

کاویہ سمبندھی ان سب باتوں میں سے مجھے کسی کا بھی گیان نہیں ہے۔ یہ میں قسم کھا کر بالکل سچ کہتا ہوں۔

دوہا

بھنتی موری سب گن رہت بسو بدت گن ایک
سو وچاری سنہہیں سومتی جنہہ کے بمل بیبیک

میری یہ کاویہ رچنا سب گنوں سے خالی ہے۔ لیکن اس میں ایک جگت وکھیات گن ہے۔ اُسے وچار کر بدھی مان پُرش جن کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہے۔ اس کو سُنیں گے۔

ایہی مہں رگھوپتی نام اُدارا۔ اتی پاون پران شرتی سارا
منگل بھون امنگل ہاری۔ اُما سہت جیہی جپت پُراری

اس میں شری رگھوناتھ جی کا اُدار نام اُدارتا سب کچھ دینے والا سب کامناؤں کو پوری کرنے والا رام نام ہے۔ جو کہ پوتر تر اور وید پرانوں کا سار ہے سب کلیانوں کا گھر اور امنگلوں کو دور کرنے والا ہے۔ بھگوان شیو جی پاربتی سمیت اس رام نام کا سدا جاپ کرتے ہیں۔

بھنتی بچتر سُکوی کرت جوؤ۔ رام نام بن سوہ نہ سوؤ
بدھو بدنی سب بھانت سنواری۔ سوہ نہ بسن بنا بر ناری

بے شک کسی مشہور کوی نے وچتر کوتا کی رچنا کی ہو لیکن اگر اُس میں رام نہیں ہے تو وہ شوبھا نہیں پاتی جیسے چندرما کے سمان سُندر مکھ والی استری زیوروں اور سنگار سے سجی ہوئی ہونے پر بھی بستر کے بنا شوبھا نہیں پاتی۔

سب گن رہت کُکوی کرت بانی۔ رام نام جس انکت جانی
سادر کہہیں سُنہیں بدھ تاہی۔ مدھوکر سرس سنت گن گراہی

دوسری طرف (اس) سب گنوں سے عاری کُکوی (جو کوئی کوتا رچنے میں ماہر نہ ہو) کی رچی ہوئی کوتا بھی اگر رام نام یش سے پری پورن ہے۔ تو بدھیمان لوگ آدر ستکار پوروک اُسے کہتے ہیں۔ کیونکہ شہد کی مکھیوں کی بھانت سنت جن تو گن کے ہی گراہک ہوتے ہیں

جدپی کبت رس ایکو ناہیں۔ رام پرتاپ پرگٹ ایہی ماہیں
سوئی بھروس مورے من آوا۔ کیہہ نہ سُسنگ بڑپن پاوا

اگرچہ میری اس رچنا میں کاویہ درشٹی سے کوئی بھی رس نہیں ہے۔ تو بھی میرے من میں یہ ایک ہی بھروسہ ہے کہ اس پر شری رام جی کی اپار کرپا ہے

دھو دیو تیسی سنہج کر وآئی ۔ اگر پر سنگ سگندھ پسائی بھنتی بھاؤ لپ بستو بھلی برنی۔ رام کتھا جگ منگل کرنی دھواں بھی اگر دھوپ کے سنگ سے خوشبودار ہو کر اپنی سبھاوک کڑوائی (کڑواپن) چھوڑ دیتا ہے میری کوتا بے شک بھدی ہے لیکن سنسار کا کلیان کرنے والی شری رام کتھا کا اس میں ورنن ہے۔ اس لئے اس کی سراہنا ہی ہو گی۔

چھند

منگل کرنی کلی مل ہرنی تلسی کتھا رگھوناتھ کی
گتی کور کوتا سرت کی جیوں سرت پاون پاتھ کی
پربھو سجس سنگتی بھنتی بھلی ہوئے ہی سجن من بھاونی
بھوانگ سا بھوتی مسان کی سمرت سہاون پاونی

شری رام کی کتھا کلیان کرنے والی اور کلجگ کے پاپوں کو شانت کرنے والی ہے۔ جیسے شری گنگا جی کی چال ٹیڑھی ہے پربھو کے یش کے سنگ سے یہ بھدی کوتا بھی سندر اور سجن پرشوں کو بہت بھا سکے گی۔ مرگھٹ کی اپوتر راکھ بھی شری مہادیو جی کے شریر سے سپرش کرتے ہی سہاونی لگتی ہے۔ اور سمرن کرتے ہی سب کو پوتر کرنے والی ہوتی ہے۔

دوہا

پریہ لاگ ہی اتی سب ہی مم بھنتی رام جس سنگ
دارو وچارو کے کرئے کوؤ بندیہ ملیہ سنگ

میری یہ کوتا شری رام جی کے یش کے سنگ کے پرتاپ سے بہت ہی پیاری لگے گی۔ کیونکہ کاٹھ کی ذات کا وچار کون کرتا ہے۔ ملیاچل پربت کے سنگ سے تچھ کاٹھ چندن بن کر بندنیہ ہو جاتا ہے۔ الغرض سبھی چندن لگا کر اس کا سنمان کرتے ہیں۔ کوئی اسے تچھ کاٹھ کہہ کر نہیں ٹھکراتا۔

سیام سُرَبھی پیہ بشد اتی گن د کرہیں سب پان
گرا گرام سیا رام جس گاوہیں سنہیں سجان

کپلا گائے (کالے رنگ کی) کا دودھ اُجّل اور بہت گن

کاری ہوتا ہے۔ یہی سمجھ کر سب لوگ اس کو پرسن ہو کر پیتے ہیں۔ اسی طرح اگرچہ میری یہ کوتا دیہاتی گنواری بھاشا میں ہے۔ تو بھی شری سیتا رام جی کے یش کو بدھیمان پرش بڑے شوق سے گاتے اور سنتے ہیں۔

چوپائی

منی مانک مکتا چھبی جیسی۔ اہی گری گج سر سوہ نہ تیسی
نرپ کریٹ ترونی تنو پائی۔ لہہیں سکل سوبھا ادھکائی

منی مانک اور موتی تینوں ہی کیسی سندر وستو ہیں لیکن یہ یہ بتدریج سانپ پربت اور ہاتھی کے مستک پر اتنی شوبھا نہیں پاتے۔ جتنی شوبھا کہ کسی راجہ کے مکٹ اور کسی سندر نوجوان استری کے شریر کو پا کر پاتے ہیں۔

تیسے ہی سکوی کبت بدھ کہہیں۔ اپجہیں انت انت چھبی لہہیں
بھگتی ہیتو بدھی بھون پہائی۔ سمرت سارد آوت دھائی

اسی طرح پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ اچھے کوی کی کوتا رچائی کہیں جاتی ہے۔ اور اس کا مان اور پرتشٹھا کہیں دوسری جگہ ہوتی ہے۔ کوی لوگوں کا پریم اور بھگتی کے کارن سمرن کرتے ہی سرسوتی جی برہم لوک سے دوڑ کر آتی ہیں۔

رام چرت سر بنو انہوائیں۔ سو شرم جائی نہ کوٹی اپائیں
کوی کوبد اس ہردے بچاری۔ گاوہیں ہری جس کلی مل ہاری

جب تک سرسوتی جی کو اس رام چرت روپی سرور میں نہ اشنان کرایا جائے۔ تب تک اُن کی وہ تھکاوٹ کروڑوں جتنوں سے بھی دور نہیں ہوتی۔ کوی اور پنڈت لوگ اپنے ہردے میں ایسا وچار کر کے کلجگ کے پاپوں کے ناش کے لئے شری ہری کے یش کا ہی گن گان کرتے ہیں۔

کینہیں پراکرت جن گن گانا۔ سر دھنی گرا لگت پچھتانا
ہردے سندھو مت سیپ سمانا۔ سواتی سارد کہہ ہیں سجانا

جو دنیاوی منشوں کے یش کا گان کرتا ہے۔ سرسوتی جی اس نے

اگر کھپاتی ہیں کہ کیوں اس موڑھ کے بلانے برائی۔ پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ ہردہ سمندر ہے۔ اور بدھی اس ہردہ روپی سمندر میں سیپ کے سمان ہے۔ اور سرسوتی جی نکھشتر کے سمان ہے۔

جوں برشئی برباری بچارو ۔ ہوئیں کبت مکتا منی چارو

میں ہیں اگر سریشٹھ وچار روپی جل برستا ہے۔ تو موتی منی کے سمان سندر کوتا کی سیھرنا ہوتی ہے۔ (سیپ کا منہ کھلا ہوا ہو اور جل برستا ہو۔ سواتی نکھشتر ہو۔ جب ان تینوں کا سنجوگ ہو تب جو بھاگیہ شالی جل کا قطرہ سیپ کے منہ میں گرے گا۔ وہ منہ فوراً بند ہو جائے گا۔ اور وہ پانی کی بوند سندر موتی کے روپ میں پرگٹ ہوگی۔ کوی یہ اپما دے کر کہتے ہیں کہ کوی کا ہردہ مانو ایک سمندر ہے۔ اور اس کی بدھی اس سمندر میں سیپ ہے۔ سرسوتی جی سواتی نکھشتر ہیں اور جو اتم وچار روپی جل رہتا ہے۔ وہ موتی کے سمان سندر کوتا ہوتی ہے)

دوھا

جگتی بیدھی پنی پوہیں رام چرت برتاگ
پہرہیں سجن بمل اُر سوبھا ای انو راگ

اس کویتا روپی موتی منی کو بڑی ترکیب سے سوراخ کر کے پھر رام چرت روپی سندر دھاگے میں پرو کر جن کا ہردہ رام کرپا سے شدھ ہو گیا ہے۔ ایسے سجن لوگ اپنے پوتر ہردے میں دھارن کرتے ہیں۔ وہ دھارن کر کے پریم رس کا پان کرتے ہیں۔

چوپائی

جے جنمے کلی کال کرالا۔ کرتب بائیس بیش مرالا
چلت کپنتھ بید مگ چھانڑے۔ کپٹ کلیور کلی مل بھانڑے

جو جیو مہا کرال اس کلجگ میں جنمے ہیں شکل صورتاً کرتوت کا فراں جن کی کوئی کوے کے سمان ہے۔ اور جیس ہنس کا سا بنا رکھا ہے جو وید مارگ کو چھوڑ کر کمارگ پر چلتے ہیں۔ جو مجسم کپٹ کلجگ کے پاپوں کے بھانڈے ہیں۔

بنچک بھگت کہائی رام کے۔ کنکر کنچن کوہ کام کے
تنہہ مہہ پرتھم ریکھ جگ موری۔ دھینگ دھرم دھوج دھندک دھوری

جو شری رام جی کی بھگتی کی آڑ لے کر لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ دھن کرودھ اور کام کے غلام ہیں۔ اور دھینگا مشتی کرنے والے۔ دھرم کا جھوٹا آڈمبر رچنے والے پاکھنڈی اور کپٹ کے دھندھوں کا بھار اٹھانے والے ہیں سنسار کے ایسے لوگوں میں سب سے پہلے میری گنتی ہے

جو اپنے اوگن سب کہیوں۔ باڈھئی کتھا پار نہیں لہوں
تاتے میں اتی الپ بکھانے۔ تھوڑے مہ جانیہیں سیانے

اگر میں اپنے سب اوگنوں کا ذکر کرنے لگوں تو کتھا بڑی لمبی ہو جائے گی۔ اور پھر بھی میرے اوگنوں کا پار نہ آئے گا۔ اس لئے میں نے اپنے بہت ہی تھوڑے سے اوگنوں کا ذکر کیا ہے۔ بدھیمان لوگ تھوڑے ہی میں سمجھ جائیں گے۔ "عاقلاں را اشارہ کافی است۔"

سمجھی بیبدھی بدھی بنتی موری۔ کوؤ نہ کتھا سنی دیہی کھوری
اتیہو پر کرہیں جے اسنکا۔ موہے تے ادھک تے جڑ متی رنکا

بہت پرکار سے کی گئی میری اس بنتی کو سمجھ کر کوئی بھی اس کتھا کو سن کر دوش نہیں دیگا۔ اتنے پر بھی اگر کوئی شنکا کریں تو وہ تو مجھ سے زیادہ مورکھ اور بدھی کا کنگال ہے۔

کوی نہ ہوؤں نہیں چتر کہاؤں۔ متی انوروپ رام گن گاؤں
کہہ رگھوپتی کے چرت اپارا۔ کہہ متی موری نرت سنسارا

نہ تو مجھے کوی ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور نہ ہی میں چتر کہلاتا ہوں میں تو اپنی بدھی کے انوسار رام کے گن گان کرتا ہوں۔ کہاں تو رگھوناتھ جی کا اپار چرتر اور کہاں میری سنسار کے موہ ممتا میں پھنسی ہوئی ملین بدھی

جیہیں ماروت گری میر اڑاہیں۔ کہہ تول کے ہی لیکھے ماہیں
سمجھت امت رام پربھتائی۔ کرت کتھا من اتی کدرائی

جس ہوا کے بیگ سے سمیرو جیسے پربت اڑ جاتے ہیں اس کے سامنے بھلا روئی کا پھاہا کس گنتی میں ہے۔ شری رام چندر کی پربھوتائی کی اپار مہماں کو سمجھ کر کتھا رچنے میں میرا من ہچکچاتا ہے

دوہا

سارد شیش مہیش بدھی آگم نگم پران
نیتی نیتی کہی جاسوگن کرہیں رنتر گان

سرسوتی جی شیش جی شوجی برہما جی شاستر وید اور پران بھگوان کی لیلا کا پار نہ پاسکے۔ اس لئے وہ سب نیتی نیتی (ایسا نہیں ایسا نہیں) کہکر اُن کا گن گان کیا کرتے ہیں۔

چوپائی

سب جانت پربھو پربھوتا سوئی۔ تدپی کہے بنا رہا نہ کوئی
تہاں بید اس کارن راکھا۔ بھجن پربھاؤ بھانت بہو بھاکھا

پربھو کی مہما اکتھنیہ ہے۔ ارتھات شبد اور بانی کا وشے نہیں۔ تو بھی یہ سب کچھ جانتے ہوئے ان کے گن گان کرنے سے کوئی نہیں رہا یعنی اگرچہ یہ سب جانتے ہیں کہ ان کی مہما اکتھنیہ ہے لیکن پھر بھی اپنے اپنے شبدوں اور بدھی انوسار اس کا ورنن کرتے ہیں۔ وید نے اس کا کارن یہ بتلایا ہے۔ کہ جتنا بھی ہو سکے بھگوان کا بھجن کرنا چاہئے اس سے ہی یہ دُرگم بھوساگر ترا جاتا ہے۔ اس لئے اکتھنیہ کہنے پر بھی سب گن گان کرتے ہیں۔

ایک انیہ روپ انا ما۔ اج سچدانند پردھاما
ویاپک وشو روپ بھگوانا۔ تیہیں دھر دیہہ چرت کرت نانا

بھگوان ادوتیہ ہیں۔ ان کی کوئی اِچھا نہیں ہے۔ انکی کوئی شکل نہیں ہے۔ اُن کا کوئی نام نہیں ہے۔ ارتھات وہ ایک نرمند کاپ نراکار۔ نام رہت ہیں۔ وہ اجنما ہیں۔ ست چت آنند اور پرم دھام ہیں۔ سب میں ویاپک ہیں۔ اور وشو روپ ہیں۔ اُنہی بھگوان نے دویہ شریر دھارن کر کے بھانت بھانت کی لیلا کی ہے۔ کیا یا کا کھیل ہے

سو کیول بھگتن ہت لاگی۔ پرم کرپال پرنت انوراگی
جیہی جن پر ممتا اتی چھوہو۔ جیہہ کرونا کری کینہہ نہ کوہو

وہ بھگوان نے بھگت جنوں کے ہت کے لئے بنائی ہے۔ کیونکہ وہ کرپا کے ندھان اور شرنا گتوں پر اتی پریم کرنے والے ہیں ان کی بھگتوں پر اپار کرپا اور سنیہہ ہے۔ جنہوں نے جس پر ایک دفعہ کرپا درشٹی کی تو اُس پر پھر کبھی کرودھ نہ کیا۔

گئی بہور غریب نواجو۔ سرل سبل صاحب رگھو راجو
بدھ برنہیں ہری جس اس جانی۔ کرہیں پنیت سپھل نج بانی

وہ پربھو شری رگھوناتھ جی سرل سبھاؤ سروشکتی مان سب کے سوامی غریب نواز۔ گئی ہوئی وستوؤں کو پھر پراپت کرنے والے ہیں اس بھید کو جان کر پنڈت جن ہری گن گان کر کے اپنی بانی کو پوتر اور سپھل دینے والی بناتے ہیں۔

تے ہی بل میں رگھوپتی گن گاتھا۔ کہیو نائی رام پد ماتھا
منن ہی پرتھم ہری کیرتی گائی۔ تے ہی مگ چلت سگم موہی بھائی

بھگونت کرپا کے اس بل پر شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سیس جھکا کر اُن کے گنوں کی کتھا کہوں گا۔ منیوں نے پہلے بھگوان کی کیرتی کا گان کیا ہے۔ بس بھائی اُسی مارگ پر چلنا میرے لئے آسان ہے۔

دوہا

اتی اپار جے سرت بر جوں نرپ سیتو کراہیں
چڑھ پپیلکا پرم لگھو بنو شرم پارہیں جاہیں

جو بڑے بڑے دریا ہیں اگر راجہ اُن پر پل باندھ دیتا ہے تو چھوٹی سے چھوٹی ناچیز چیونٹی تک بھی بغیر کسی محنت مشقت کے اُس دریا کو پل کے ذریعے پار کر لیتی ہے۔ اسی طرح رشی منیوں نے پربھو کے گن گان کا مارگ بتلایا ہے۔ اس کے سہارے میں ان کی اپار مہما کا ورنن کر سکوں گا۔

ایہی پرکار بل من ہی دکھائی۔ کرہوں رگھوپتی کتھا سہائی
بیاس آدی کوی پنگو نانا۔ جنہہ سادر ہری سجس بکھانا

اس پرکار سے من کو حوصلہ دیکر میں بھگوان رام کی منوہر کتھا کی رچنا کروں گا۔ شری ویاس آدی جو بہت سے اتم کوی ہو گئے ہیں جنہوں نے بڑے آدر سے بھگوان کے یش کا ورنن کیا ہے۔

چرن کمل بندؤں تنہہ کیرے۔ پرؤ ہو سکل منورتھ میرے
کلی کے کوبنہہ کرؤ پرناما۔ جنہہ برنے رگھوپتی گن گراما

میں ان سب کویوں کے چرن کملوں کو پرنام کرتا ہوں۔ وہ سب میرے منورتھوں کو پورا کریں۔ کلجگ کے کویوں کو بھی میں

پرنام کرتا ہوں۔ جنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے گنوں کا ورنن
لیا ہے۔

جے پراکرت کوی پرم سیانے ۔ بھاشا جنہیں ہری چرت بکھانے
بھئے جے اہہیں جے ہوہیں ہیں آگے ۔ پرنوؤں سب ہی کپٹ چھل تیاگے

جو پراکرت کوی (تعددتی شاعر) شری ششٹھ بدھی مان ہیں۔ جنہوں سنے
بھگوان کے چرت کا ورنن بھاشا میں کیا ہے۔ جو ایسے کوی بھوت کال
میں ہو چکے ہیں۔ اور جو اس ورتمان کال میں موجود ہیں اور جو آگے بھوشیہ
میں ہونگے۔ اُن سب کو نشکپٹ بھاؤ سے یعنی پوتر من سے میں
پرنام کرتا ہوں۔

ہوہو پرسن دیہو بردانو ۔ سادھو سماج بھنت سنمانو
جو پربندھ بدھ نہیں آدر ہیں ۔ سو شرم برتھا بال کوی کرہیں

آپ سب پرسن چت ہو کر مجھے یہ وردان دیں کہ میری یہ کویتا
سادھو سماج میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائے کیونکہ جس کویتا کو بدھی
مان لوگ آدر نہیں دیتے اُس کی رچنا کی دیرتھ محنت کرنا مورکھ کویوں
کا کام ہے۔

کیرتی بھنت بھوتی بھلی سوئی ۔ سُرسری سم سب کہیں ہت ہوئی
رام سکیرتی بھنت بھدیسا ۔ اسمنجس اس موہی اندیسا

لوک بڑائی۔ کویتا اور دھن (دولت وغیرہ) بھی ہے جو گنگا جی
کی طرح دوسروں کا ہت کرے۔ سری رام چندر جی کی کیرتی (لوک
بڑائی) تو بڑی سندر اور پرجا کا اننت کلیان کرنے والی ہے۔
لیکن جس کویتا میں میں نے اُن کی کیرتی کا گُن گان کرنا ہے۔ وہ
کویتا بڑی بھدی ہے۔ ان دونوں کا بھلا کیا میل ہے مجھے اس
بات کی بڑی فکر لگی ہوئی ہے۔

تمہری کرپا سُلبھ سب مورے ۔ سی اُن سہاونی ٹاٹ ٹپورے

ہے کوی گن۔ آپ کی کرپا اگر ہو تو یہ مشکل بھی سہج ہی میں حل ہو
سکتی ہے۔ ریشم کی سلائی ٹاٹ جیسی بھدی چیز پر بھی سہاونی معلوم
ہوتی ہے۔

دوہا

سرل کبت کیرتی بمل سوئی آدرہیں سجان
سہج بیر بسرائی رپو جو سنی کرہیں بکھان

کویتا سرل ہو اور نرمل چرتر کا اُس میں ورنن ہو ایسی کویتا کو ہی

پنڈت لوگ آدر دیتے ہیں۔ جسے سن کر دشمن بھی دیر بھاؤ کو چھوڑ کر
تعریف کے پُل باندھنے لگے۔

دوہا

سو نہ ہوئی بنو بمل متی موہی متی بل اتی تھور
کرہو کرپا ہری جس کہوں پنی پنی کر ہیو نہور

ایسی کویتا کی رچنا نرمل بدھی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور میری بدھی
بل بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ہی میں آپ سے بار بار پرارتھنا کرتا ہوں۔
کہ ہے کویو! آپ مجھ پر کرپا کریں۔ جس کے پرتاپ سے میں بھگوان رام
کے یش کا ورنن کر سکوں۔

کوی کووِد رگھوبر چرت مانس منجو مرال
بال دِنے سُن سُرُچی لکھی موپر ہوہو کرپال

ہے کوی و پنڈت گن ۔ آپ شری رام چندر جی کے اُجل
سندر جس میں ہنس ہیں۔ مجھ بالک کی بنتی سن کر اور رام چرتر کہنے پر سندر
رُچی دیکھ کر مجھ پر کرپا کریں۔

سورٹھا

بندؤں منی پد کنج رامائن جیہیں نرمیؤ
سکھر سکوملی منجو دوش رہت دوشن سہت

میں ان بالمیک مُنی کے چرن کمل کی بندنا کرتا ہوں جنہوں
نے رامائن کی رچنا کی ہے۔ جس میں اگرچہ دُشٹ کٹھور دل راکشسوں
کے چرتر ہیں۔ تو بھی وہ ان کے کٹھور بھاؤ اور دُشٹ بھاؤ سے
دوشت نہیں ہے۔ بلکہ کومل نرمل سندر اور دوش رہت ہے

بندؤں چاروں بید بھو بارِدھی بوہت سرس
جنہیں نہ سپنیہوں کھید برنت رگھوبر بشد جس

میں چاروں ویدوں کی بندنا کرتا ہوں جو کہ سنسار سمندر کو
پار کرنے کے لئے جہاز کا کام دیتے ہیں۔ جنہیں شری رگھوناتھ جی کے
نرمل یش کا ورنن کرتے کرتے خواب میں بھی ذرا تھکاوٹ نہیں ہوئی۔

بندؤں بِدھی پد رینو بھو ساگر جنہیں کینہہ یہ
سنت سُدھا ششی دھینو پرگٹے کھل بش بارونی

میں جگت پتا شری برہما جی کے چرن کمل کی بندنا کرتا ہوں جنہوں
نے سنسار ساگر کی رچنا کی ہے۔ اس سنسار ساگر سے سنت روپی
امرت۔ چندرما۔ کام دھینو نکلے۔ اور ساتھ ہی دُشٹ جن روپی

نہر بھی اسی سنسار سے پیدا ہوئے۔

بندؤ پد سرج گرو چرن ہندی گھنیں کر جور
ہوئی پرسن پرؤ ہو سکل منج منورتھ مور

دیوتا۔ برہمن۔ پنڈت گرو ان سب کے چرنوں کی بندنا
ہاتھ جوڑ کر تا ہوں۔ تب پرسن ہو کر میرے سارے سندر منورتھوں کی
پورتی کریں۔

چوپائی

پُنی بندؤ سارد سُر سرتا۔ جگل پنیت منوہر چرتا
مجن پان پاپ ہر ایکا۔ کہت سُنت ایک ہر ابیبکا
سرسوتی جی اور گنگا جی کی میں پھر بندنا کرتا ہوں۔ دونوں ہی
پوتر اور منوہر چرتر والی ہیں۔ شری گنگا جی تو اشنان اور جل
پان کرنے سے پاپوں کا ناش کرتی ہے۔ اور دوسری شری سرسوتی
جی بھگوان کے گن گان کرنے اور سُننے سے اگیان کا ناش کر دیتی
ہے۔

گرو پتو ماتو مہیش بھوانی۔ پرنؤں دین بندھو دن دانی
سیوک سوامی سکھا سیائی کے۔ ہت نرپدھی سب بدھی تلسی کے
اپنے گرو ماتا پتا شری مہادیو اور پاربتی جی کو میں پرنام کرتا ہوں۔
جو دین بندھو (غریب نواز) اور نتیہ دان کرنے والے ہیں۔ اور سیتا
جی کے پتی شری رگھوناتھ جی کے جو سیوک۔ سوامی اور سکھا
(متر) ہیں۔ اور مجھ تلسی داس کے سب پرکار سے سچے ہتیشی ہیں۔
کلی بلوکی جگت ہت ہر گرجا۔ سابر منتر جال جنہہ سرجا
ان مل آکھر ارتھ نہ جاپو۔ پرگٹ پربھاؤ مہیش پرتاپو
کل جگ کو دیکھ کر جگت کے ہت اتھ شری پاربتی جی نے
شابر منتر جال کی رچنا کی۔ جن کے اکشر بے میل ہیں۔ جن کا نہ کوئی
ٹھیک مطلب ہی نکلتا ہے اور نہ جپ ہی ہوتا ہے لیکن پھر
بھی شری شو جی کے پرتاپ سے ان کا پربھاؤ پرتیکش ہے۔
سو اُمیس موہی پر انوکولا۔ کرہی کتھا مد منگل مولا
سُمری سوا شو پائی پساو۔ برنؤں رام چرت چت چاو
شو جی مجھ پر پرسن ہو کر میری اس رگھوناتھ جی کی کتھا کو آنند اور
کلیان کاری بنا دیں۔ میں شری پاربتی جی اور شو جی دونو کا سمرن
کر کے اور دونو کی کرپا کو پا کر بڑے پرسن رچت سے شری

رام چندر جی کی جیون کتھا کا ورنن کرتا ہوں۔
بھنتی موری شو کرپا بھباتی۔ سسی سماج ملی من ہوس سُراتی
جے ایہی کتھا سنیہہ سمیتا۔ کہہیں سُنیہیں سمجھ سچیتا
ہوئیں رام چرن انوراگی۔ کلی مل رہت سو منگل بھاگی
شری شو جی کی کرپا سے میری یہ کویتا ایسی شوبھا کو پراپت
ہوگی۔ جیسی شوبھا کے چندرما اور تاروں سے سجی ہوئی رات
کی ہوتی ہے۔ جو پریم بھاؤ سے اور سادھانی سے اس کتھا کو
کہیں سُنیں گے۔ اُن کی شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی ہو
جائے گی۔ اور وہ کل جگ کے سارے پاپوں کا ناش کر کے کلیان
کے بھاگی بن جائیں گے۔

دوہا

سپنیہو ساچے ہوں موہی پر جو ہر گوری پساؤ
تو پھر ہو جو کہیوں سب بھاشا بھنتی پربھاؤ

اگر شری شو جی کی اور پاربتی جی کی سپنے میں بھی مجھ پر سچ مچ کرپا
رہو۔ تو میں نے اس بھاشا کویتا کا جو پربھاؤ کہا ہے۔ وہ بالکل سچ ہوگا۔
بندؤں اودھ پوری اتی پاون۔ سرجو سری کلی کلیش نساون
پرنوؤں پُر نر نار بہوری۔ ممتا جنہہ پر پربھوہی نہ تھوری
میں اتی پوتر شری ایودھیا جی کی بندنا کرتا ہوں اور
کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنے والی شری سرجو جی کی بھی بندنا کرتا
ہوں۔ شری ایودھیا پوری کے باسی نر ناریوں کو بھی پرنام کرتا ہوں۔
جن پر شری رام جی کی بہت ممتا ہے۔
سیا نندک اگھ اوگھ نسائے۔ لوک سوک بنائی بسائے
بندؤ کوشلیا دسی پراچی۔ کیرتی جاسو سکل جگ ماچی
سیتا ماتا کی نندا کرنے والے دھوبی آدک نندکوں کو
بھگوان نے ان کے سارے پاپوں کا ناش کر کے ان کو شوک
رہت بنا کر اپنے لوک میں بسا دیا۔ میں کوشلیا روپی پورب دشا کی
بندنا کرتا ہوں۔ جس کی سدا سنسار بڑائی کرتا ہے۔
پرگٹیو جنہہ رگھوپتی ششی چارو۔ وشو سکھد کھل کمل تُشار رو
دشرتھ راؤ سہت سب رانی۔ سکرت سو منگل مورتی مانی
کروں پرنام کرم من مانی۔ کرو کرپا ست سیوک جانی
جنہیں برچ بڑ بھیو بدھاتا۔ مہما اودھ رام پتو ماتا

جہاں یعنی کوسلیا روپی پورب دشا سے شری رام چندر جی سندر پری پورنما چندرما پرگٹ ہوئے۔ جو سنسار کو سکھ دینے والے اور دُشٹ راکشس روپی کملوں کے لئے کہر کے سمان ہیں سب رانیوں سمیت راجہ دشرتھ جی کو نیکی اور بھلائی کی مورتی مان کر میں من بچن کرم سے پرنام کرتا ہے۔ وہ مجھ پر اپنے پتر شری رام چندر جی کا سیوک جان کر کرپا کریں۔ جن کو رچنا کرنے والے پیدا کر کے شری برہما نے بھی بڑائی پائی ہے۔ اور شری رام چندر جی کے ماتا پتا ہونے کے کارن جن کی مہما کا کوئی پار نہیں ہے۔

سورٹھا

بندؤں اودھ بھوآل ستیہ پریم جیہہ رام پد

بچھرت دین دیال پریہ تنو ترن ادہری ہر ہیؤ

میں اودھ نریش شری دشرتھ جی کی بندنا کرتا ہوں بھگوان رام کے چرن کملوں میں جن کا سچا پریم تھا۔ جوں ہی دین دیال پربھو شری رام چندر جی اُن سے جدا ہوئے توں ہی انہوں نے اُن کے پریم میں اپنا شریر نچھاور کر دیا۔ جیسے کہ وہ گھاس کا تنکا ہو۔

پرنوؤں پری جن سہت ودیہو۔ جاہی رام پد گوڑھ سنیہو

جوگ بھوگ مہہ راکھیو گوئی۔ رام بلوکت پرگٹیو سوئی

میں متھلا نریش شری جنک مہاراج کو اُن کے پریوار سمیت پرنام کرتا ہوں۔ جن کا بھگوان کے چرنوں میں گوڑھ پریم تھا اور جنہوں نے یوگ اور بھوگ میں اسے چھپا کر رکھا تھا۔ لیکن وہ پریم شری رام کو دیکھتے ہی پرگٹ ہو گیا۔

پرنوؤں پرتھم بھرت کے چرنا۔ جاسو نیم برت جائی نہ برنا

رام چرن پنکج من جاسو۔ لبدھ مدھپ اِو تجئی نہ پاسو

تینوں بھائیوں میں سب سے پہلے میں شری بھرت جی کے چرنوں کو پرنام کرتا ہوں جن کے نیم اور برت کا ورنن ہو ہی نہیں سکتا۔ شری رام جی کے چرنوں میں جن کا من پریم میں بھونرہ کی طرح بندھ ہو گیا ہے۔ اور جو کبھی اُن کا پاس نہیں چھوڑتا۔

بندؤں لچھمن پد جل جاتا۔ سیتل سُبھگ بھگت سکھ داتا

رگھوپتی کیرتی بمل پتاکا۔ دنڈ سمان بھیو جس جاکا

میں شری لچھمن جی کے چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں۔ جو شانت سبھاؤ سندر اور بھگتوں کے سکھ داتا ہیں۔ اور بھگوان رام چندر جی کے کیرتی روپی جھنڈے میں جن کا یش ڈنڈے کے سمان ہے (جیسے جھنڈے کو اونچا اُٹھا کر رکھنا اور لہرانا ان سب کا آدھار ایک ساتھ ڈنڈا ہے۔ ویسے ہی شری بھگوان کے کیرتی روپی جھنڈے میں لکشمن جی کا یش ڈنڈے کے سمان ہے۔)

شیش سہسر سیں جگت کارن۔ جو اوتریو بھومی بھئے ٹارن

سدا سو سانکول رہ مو پر۔ کرپا سندھو سومتر گنا کر

ہزار سر والے شیش جی جو جگت کے کارن ہیں جنہوں نے پرتھوی کا بھئے دور کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا۔ وہ کرپا ندھان شری سومترا کے پتر گنوں کی کھان شری لکشمن جی مجھ پر سدا پرسن رہیں۔

رپوسودن پد کمل نمامی۔ سور سوشیل بھرت انوگامی

مہابیر بنوؤں ہنو مانا۔ رام جاسو جس آپ بکھانا

شری شترگھن جی کے چرن کملوں کو میں پرنام کرتا ہوں۔ جو بڑے بہادر سوشیل سبھاؤ اور بھرت کی پیروی کرنے والے ہیں۔ مہابیر شری ہنومان جی کی میں بنتی کرتا ہوں۔ جن کی بڑائی خود شری رام چندر جی نے اپنے شری مکھ سے کی ہے۔

سورٹھا

پرنوؤں پون کمار کھل بن پاوک گیان گھن

جاسو ہردے آگار بسہیہ رام سر چاپ دھر

میں پون کمار شری ہنومان جی کو پرنام کرتا ہوں جو دُشٹ روپی بن میں اگنی کے سمان ہیں۔ اور گیان کا بھنڈار ہیں۔ جن کے ہردے آکاش میں بھگوان رام دھنش بان دھارن کئے براجمان ہیں۔

کپی پتی ریچھ نساچر راجا۔ انگد آدی جے کیس سماجا

بندؤں سب کے چرن سہائے۔ ادھم شریر رام جن پائے

بانروں کے سرتاج شری سگریو جی۔ ریچھوں کے راجہ شری جاونت جی اور راکھشوں کے راجہ شری بھگت شرومنی بھبھیکشن جی اور انگد وغیرہ بانر سماج کے سُندر سبھاؤ نے چرنوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔ جنہوں نے پشو اور راکشس آدی ادھم یونیوں میں ہی بھگوان کی پراپتی کر لی۔

رگھوپتی چرن اُپاسک جے تے۔ کھگ مرگ سُر نر اسُر سمیتے

بندؤں پد سروج سب کیرے۔ جے بنو کام رام کے چیرے

پرندے پشو۔ دیوتا منش۔ اسر سمیت جتنے شری رام چندر جی

کے چرنوں کے پجاری اور اُن کے نشکام سیوک ہیں۔ اِن سب کے
چرن کملوں کی میں بندنا کرتا ہوں۔

شُک سنکادی بھگت مُنی نارد۔ جے مُنی ور وگیان بشارد
پرنؤں سبھیں دھرنی دھری سیسا۔ کرہُو کرپا جن جانی منیشا

شری شکدیو جی سنک آدی بھگت شریشٹ منی شری نارد جی و
اور جتنے بھگت تو وِگیا شریشٹھ منی ہیں۔ میں زمین پر ستک ٹیک کر
اُن سب کو پرنام کرتا ہوں۔ ہے منی گن! آپ مجھے اپنا داس جان کر
کرپا کریں۔

جنک سُتا جگ جننی جانکی۔ اتیسے پریہ کرونا ندھان کی
تاکے جگ پد کمل مناؤں۔ جاسو کرپا نرمل متی پاؤں

جنک پتری۔ جگت ماتا۔ کرپا ندھان شری رام جی کی پیاری
شری سیتا جی کے دونوں چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں جن کی کرپا
سے مجھے پوتر بدھی پراپت ہوتی ہے۔

پُنی من بچن کرم رگھونایک۔ چرن کمل بندؤ سب لائیک
راجیو نین دھرے دھنو سایک۔ بھگت بپتی بھنجن سکھ دایک

پھر میں کمل نیتر۔ دھنش بان دھاری۔ بھگتوں کی تکلیفوں
کو دُور کرکے سُکھ کی برشا کرنے والے شکتی بھنڈار شری رام چندر جی
کے چرن کملوں کی من بچن کرم سے بندنا کرتا ہوں۔

دوہا

گرا ارتھ جل بیچ سم کہیئت بھن نہ بھن
بندؤں سیتا رام پد جنہیں پرم پریہ کھِن

شبد اور اس کا ارتھ جل اور اس کی لہر جیسے کہنے ماتر میں
الگ الگ ہے۔ لیکن در اصل وہ ایک ہی ہے۔ ایسے ہی شری سیتا جی
اور رام جی دونوں کو ایک مان کر اُن کے چرن کملوں کی میں بندنا
کرتا ہوں جو دین دُکھی پرانیوں سے بہت ہی پریم کرتے ہیں۔

بندؤں نام رام رگھوبر کو۔ ہیتو کرسانو بھانو ہمکر کو
بدھی ہری ہر مئے بید پران سو۔ اگن انوپم گن ندھان سو

اگنی، سوریہ، چندرما تینوں ہی سنسار کے کارن ہیں اگنی مرتیو کا
کارن ہے۔ سوریہ پیدائش کا کارن ہے۔ اور چندرماں پرورش
کا کارن ہے۔ "رام" شبد بھی تین حرفوں والا ہے۔ یعنی
"ر" "آ" "م" ان میں سے "ر" کار تو اگنی کا بیج ہے۔ اور کار
سوریہ کا بیج ہے۔ اور "م" کار چندرما کا بیج ہے اس لئے اگنی سوریہ
چندرما تینوں ہی جگت کے اُپادان کارن اس "رام" شبد کے
انترگت ہیں۔ اس لئے یہ "رام" شبد ہی ایک ماتر سنسار کا کارن ہے۔
اگنی سوریہ چندرما اس کی بھوتیاں ہیں شری گوسوامی تلسی داس
جی کہتے ہیں کہ بھگوان کے اس "رام" نام کی میں بندنا کرتا ہوں۔ جو اگنی
سوریہ اور چندرماں کا بیج ہے اور وہی "رام" نام شری برہما۔ وشنو۔
مہیش روپ ہے۔ وہی رام ویدوں کی جان ہے۔ وہ نرگن۔
اُپمارہت (اس کی تلنا کوئی بھی وستو نہیں کر سکتی۔ اس لئے یہ اُپما
رہت ہے) اور گنوں کا بھنڈار ہے۔

مہامنتر جوئی جپت مہیسو۔ کاسی مکت ہیتو اپدیسو
مہما جاسو جان گن راؤ۔ پرتھم پوجیت نام پربھاؤ

جس "رام" مہامنتر (کلام عظیم) کو شری شنکر جی جپتے ہیں۔
اور جس کے اپدیش سے کاشی میں مکتی ہوتی ہے۔ جس کی مہما کو شری
گنیش جی جانتے ہیں۔ اس لئے ہی سب کاریہ میں وہ سب سے
پہلے پوجے جاتے ہیں۔ ایسا "رام" نام کا پربھاؤ ہے۔

جان آدکوی نام پرتاپو۔ بھیو سدھ کر الٹا جاپو
سہس نام سم سنی شو بانی۔ جپی جیئی پیا سنگ بھوانی

اس "رام" نام کے پرتاپ کو آدی کوی شری والمیکی جی
جانتے ہیں۔ جو رام کی بجائے "مرا مرا" اُلٹا جاپ کرنے سے ہی پوتر
ہو گئے۔ اور پرم سدھی پائی۔ ایک "رام" نام ہزار نام کے سمان
ہے۔ شوجی کے ان بچنوں کو سن کر شری پاربتی جی اپنے پتی شوجی
کے ساتھ اس "رام" نام کا جپ کرتی رہتی ہے۔

ہرشے ہیتو ہیری ہر ہی کو۔ کئے بھوشن تیا بھوشن تی کو
نام پربھاؤ جان شو نیکو۔ کال کوٹ پھل دینہ امی کو

پاربتی جی کے ہردے میں رام نام کی پریتی کو دیکھ کر شوجی بہت
پرسن ہوئے۔ اور پرسن ہو کر انہوں نے بھی پتی ورتا شرومنی شری پاربتی جی
کو اپنے انگ میں دھارن کرکے اردھانگنی بنا لیا تب سے ہی
شری پاربتی جی کا نام استریہ بھوشن ہوا۔ نام کے پربھاؤ کو شوجی مہاراج
بھلی بھانت جانتے ہیں۔ یہ اس "رام" نام کا ہی پربھاؤ تھا۔ کہ کال
کوٹ زہر پی کر بجائے مرنے کے وہ امر ہو گئے۔ اور تھا "رام"
نام کے پربھاؤ سے زہر بھی امرت بن گیا۔

دوہا

برشا رتو رگھوپتی بھگتی تلسی سال سُداس
رام نام بر برن جُگ ساون بھادو ماس

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی برسات کا موسم ہے۔ اور بھگوان کے نشکام سیوک اُتم شُدھ کیا ہُوا دھان ہے۔ اور رام نام کے دو سُندر اکھشر (حرف)، رکار مکار ساون بھادوں کے مہینے ہیں۔

چوپائی

آکھر مدھر منوہر دوئُو۔ برن بلوچن جن جیا جوؤ
سُمرت سُلبھ سُکھد سب کاہُو۔ لوک لاہُو پرلوک نباہُو

رام۔ نام کے یہ دو اکھشر رکار مکار بڑے میٹھے اور من کو موہنے والے ہیں۔ اور ورن مالا (حروف تہجی) میں ان کا لیش شریر میں نیتروں کے لیش کے سمان ہے۔ اور بھگت گنوں کے پران ہیں۔ سمرن کرنے میں سب کے ہی لئے آسان ہیں، اور سب کو سُکھ دینے والے ہیں۔ ان کے سمرن سے لوک میں لابھ ہوتا ہے اور پرلوک بن سکتی۔

کہت سُنت سُمرت سُٹھ نیکے۔ رام لکھن سم پریہ تلسی کے
برنت برن پرتی بلگاتی۔ برہم جیو سم سہج سنگھاتی

کہنے سُننے اور سمرن کرنے میں واکیہ۔ کان اور من کو میٹھے لگتے ہیں۔ تُلسی داس جی کے لئے تو یہ رام لکشمن کے سمان پیارے ہیں ان کا الگ الگ اُچارن کرنے سے (را اور ما) کا ارتھ اور پھل میں فرق آتا ہے۔ (یعنی ان دونوں اکھشروں کے آکار ستھان اور ارتھ آدک سب الگ الگ ہیں) لیکن یہ برہم اور جیو کی طرح سبھاؤ سے ہی ساتھ رہنے والے سکھا اور ایک رُوپ ایک رس اور دونوں اکھنڈ ہیں۔

نر نارائن سرس سُبھراتا۔ جگ پالک بسیش جن تراتا
بھگتی سوتیہ کل کرن بھوشن۔ جگ ہت ہیتو بمل بدھو پوشن

یہ دونوں اکھشر نر نارائن کے سمان آدرش دادی بھائی ہیں جگت کی پرورش کرنے والے اور بھگتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ بھگتی روپی سُندر استری کے کانوں کے کرن پھول (کانوں کا زیور) ہیں۔ اور جگت کی بھلائی کے لئے نرمل چندرما اور سوریہ رُوپ ہیں۔

سواد توش سم سُگتی سُدھا کے۔ کمٹھ سیش سم دھر بسودھا کے
جن من منجُو کنج مدھوکر سے۔ جیہہ جسومتی ہری ہلدھر سے

یہ دونوں اکھشر مکتی روپی امرت کے سواد اور ترپتی کے سمان ہیں۔ کچھ اوتار اور شیش اوتار کے سمان دھرتی کے بوجھ کو دھارن کرنے والے ہیں۔ بھگت گنوں کے من روپی کمل پر منڈلانے والے بھونرے کے سمان ہیں۔ جو ان کا جاپ کرتا ہے۔ اُن کی جیبھا سے نکل کر کرشن بلرام کے سمان بار بار جیبھا کو یشودھا ماتا کی پدوی دے کر اس کا سمان بڑھاتے اور اُسے پرم پوتر کرتے ہیں۔

دوہا

ایک چھتر ایکو مُکٹ منی سب برنن پر جوؤ
تُلسی رگھوبر نام کے برن براجت دوؤ

تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ رگھوناتھ جی کے "رام" نام کے یہ دو تو اکھشر سب اکھشر سمُوہ میں اتی اُتم ہیں۔ جن میں سے پہلا اکھشر رکار ریپھ رُوپ چھتر آکار سب اکھشروں پر شوبھا پاتا ہے اور دوسرا مکار مُکٹ منی کے سمان سب اکھشروں پر براجتا ہے۔ یعنی یہ دونوں اکھشر سب اکھشروں کو مُکٹ دھارن کرکے اُن کو بڑائی اور مان دیتے ہیں۔ اس لئے سب اکھشروں میں سرتاج ہیں۔

چوپائی

سمجھت سرس نام اور نامی۔ پریتی پرسپر پربھو انو گامی!
نام رُوپ دوئی ایس اُپادھی۔ اکتھ انادی سُسامجھی سادھی

سمجھنے میں تو نام اور نامی دونوں ایک سے جان پڑتے ہیں۔ لیکن ان دونوں میں سیوک اور سوامی کا سا پریم ہے۔ نام رُوپ دونوں ایشور کی اُپادھی ہے۔ یہ دونوں اکتھنیہ۔ انادی ہیں شُدھ بدھی سے ہی ان کا الوکک سرُوپ سمجھ میں آتا ہے۔

کو بڑ چھوٹ کہت اپرادھو۔ سُنی گُن بھید سمجھہیں ہی سادھو
دیکھیہیں رُوپ نام آدھینا۔ رُوپ گیان نہیں نام بہینا

ان نام اور رُوپ میں کون بڑا ہے! اور کون چھوٹا ہے یہ کہنا تو گناہ ہے ان دونوں کے گنوں کے بھید کو سُن کر سادھو پرش خود ہی سمجھ لیں گے۔ رُوپ نام کے آدھین دیکھے جاتے ہیں۔ بنا نام کے رُوپ کا کچھ بھی گیان

نہیں ہو سکتا۔

سُوپ بیشیش نام پہو جائیں۔ کر تل گت نہ پڑیں پہچانیں
سُمرنے نام رُوپ بِنو دیکھے۔ آوت ہردے سنیہہ بیشیکھے

کوئی خاص شکل ہتھیلی پر رکھی ہوئی ہو لیکن اگر اُس کے نام کا گیان نہیں تو وہ پہچانی نہیں جا سکتی اور اگر شکل سامنے نہ ہو۔ اور اس کے نام سمرن کریں تو وہ شکل نام لیتے ہی وشیش پریم کے ساتھ ہردے میں آجاتی ہے۔

نام رُوپ گتی اکتھ کہانی۔ سمجھت سُکھد نہ پرت لکھانی
اگن سگن بیچ نام سُساکھی۔ اُبھئے پربودھک چتر دُبھاکھی

نام اور رُوپ کی بڑائی کی کہانی اکتھنیہ ہے۔ جو سمجھنے میں تو سُکھ روپ ہے لیکن اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ نرگن اور سگن برہم میں نام ہی ساکشی (گواہ) ہے اور دونوں کے تتو کا بودھ کرانے والا چتر دُبھاشی (دُبھاشی اُسے کہتے ہیں جو دو مختلف زبانیں جانتا ہو اور جو دو شخص ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتے ہوں تو وہ اُن دونوں کو ایک دوسرے کے خیال سمجھا دیتا ہے جسے انگریزی میں Interpreator کہتے ہیں)

دوہا

رام نام منی دیپ دھر جیہہ دیہری دوار
تلسی بھیتر باہروں جو چاہسی اُجیار

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ اگر باہر اور اندر دونوں جگہ اُجالا چاہتے ہو۔ تو رام نام رُوپی دیپک کو زبان کی دہلیز پہ رکھو۔

چوپائی

نام جیہو جپ جاگیں جوگی۔ برتی برنچی پرپنچ بیوگی
برہم سُکھیں انو بھویہہ انوپا۔ اکتھ انامیہ نام نہ روپا

اگنی۔ جل۔ آکاش۔ پرتھوی، ہوا ان پانچ تتوں سے رچی ہوئی دُنیا سے پورن ویرکت [illegible] جیسے ہو جلتے ہیں (اگر وہ بھگت ماتر ہیں تبھی لوگ جاتے ہیں لیکن دنیاوی بھگتوں اور گیانوان مہاتماؤں کے لئے بغیر سنسار کا جاگنا سونے کے ہی سمان ہے۔ کیوں کہ ان کے بغیر باقی سنساری جیو نام ماتر کے لئے جاگتے ہوئے بھی در اصل اگیان کی گہری نیند سوئے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ تا لی برہم آنند کا انوبھو کرتے ہیں۔ جو انروچنیہ اور گیان

سروپ ہے۔

جانا چہیں گُوڑھ گتی جے اُو۔ نام جیہاں جپ جانہہ تے اُو
سادھک نام جپہیں لئے لائے۔ ہوہیں سدھ انیما دِک پائے

جو بھگوان کے گُوڑھ رہسیہ (راز مخفی) کو جاننا چاہتے ہیں وہ زبان سے نام کا جاپ کر کے اُسے جان لیتے ہیں۔ دُنیاوی سدھیوں کے چاہنے والے سادھک لوگ لو لگا کر نام کا جپ کرتے ہیں۔ اور اس جپ کے پرتاپ سے انیما آدِک سدھیوں کو پراپت کر لیتے ہیں۔

جپہیں نام جن آرت بھاری۔ مٹہیں کُسنکٹ ہوہیں سُکھاری
رام بھگت جگ چار پرکارا۔ سُکرتی چاریؤ انگھ اُدارا

دُنیاوی مصیبتوں اور تکلیفوں سے چکنا چُور دُکھی منش جب نام کا جپ کرتے ہیں۔ تو اُن کے سب بڑے بڑے سنکٹ اور دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سکھی ہو جاتے ہیں۔ سنسار میں چار قسم کے رام بھگت ہیں۔ وہ چاروں ہی پُنیہ آتما۔ نشپاپ اور اُدار دل ہیں (آرت بھگت جو مصیبت کے وقت اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے بھگوان کی بھگتی کرتے ہوں جیسے گج ہاتھی۔ دروپدی آدِک (۲) ارتھارتھی بھگت۔ جو دُنیاوی مال و دولت وغیرہ کو حاصل کرنے کے لئے بھگوان کا بھجن کرتا ہے جیسے دھرو بھگت۔ (۳) جگیاسو بھگت۔ جو بھگوان کو جاننے کی اِچھیا سے بھجن کرتا ہے۔ جیسے اودھو بھگت۔ (۴) گیانی بھگت جو بھگوان کو تتو رُوپ سے پراپت ہو گئے ہیں۔ اور سدا اُن کے پریم میں مگن رہتے ہیں۔ جیسے جنک سنکادِک۔ سُکھدیو آدی)

چہو چتر کہوں نام ادھارا۔ گیانی پربھوہی بسیش پیارا
چہوں جگ چہوں شرتی نام پربھاؤ۔ کل بسیش نہیں آن اپاؤ

چاروں ہی قسم کے بھگتوں کو ایک ماتر نام کا ہی آسرا ہے ان چاروں میں سے گیانی بھگت پربھو کو خاص طور پر پیارا ہے۔ چاروں زمانوں میں چاروں ویدوں میں اگرچہ نام کا پربھاؤ ہے۔ لیکن کلیگ میں تو بھوساگر کو پار کرنے کے لئے نام جپ کے بغیر اور کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے۔

دوہا

سکل کامنا ہین جے رام بھگتی رس لین!
نام سُپریم پیوش ہرد تنہوں کے من مین!

جو سب پرکار کی کامناؤں (خواہشات) سے رہت ہوکر رام بھگتی میں لین ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بھی نام کے سندر پریم روپی امرت سروور میں اپنے من کو مچھلی بنا رکھا ہے۔ ان مہاتماؤں جیسے مچھلی کے پران جل میں رہتے ہیں ویسے ہی اُن کے پران نام جپ میں رہتا ہے۔

اگُن سگن دوئی برہم سروپا۔ اکتھ اگادھ انادی انوپا
مورے مت بڑ نامو دوہو تیں۔ کئے جیہیں جگ نج بس نج بوتیں

نرگن اور سگن برہم کے دو سروپ ہیں۔ یہ دونوں ہی اکتھنیہ اگھاہ اور انادی بہت ہیں۔ میری سمجھ میں نام اُن دونوں سے بڑا ہے جس نے اپنی شکتی سے دونوں کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔

پرودھی سجن جنی جان ہیں جن کی۔ کہوں پرتیتی پریتی رُچی من کی
ایکو دارو گت دیکھئے ایکو۔ پاوک سم جگ برہم وویکو
اُبھے اگم جُگ سُگم نام تیں۔ کہیوں نامو بڑ برہم رام تیں!
ویاپکو ایکو برہم اوناشی۔ ست چیتن گھن آنند راسی

جو میں اپنے من کے اعتقاد، پریم اور پسند کی بات کہتا ہوں اس کو سرشٹھ سجن جن جان لیں گے۔ نرگن اور سگن دونوں پرکار کے برہم کا گیان اگنی کے سمان ہے۔ نرگن برہم اس اگنی کے سمان ہے .... جو کاٹھ کے اندر چھپی ہوتی ہے۔ یعنی اس کے اندر موجود ہے لیکن دکھائی نہیں دیتی اور سگن برہم اس اگنی کے سمان ہے جو کاٹھ سے باہر آکر پرگٹ ہوتی ہے۔ دونوں پرکار کے برہم جاننا بڑا کٹھن ہے لیکن نام کے جپ سے دونوں ہی جاننے میں آسان ہو جاتے ہیں۔

اس لئے میں نے برہم اور رام سے نام بڑا کہا ہے ایک ہی برہم ہے۔ وہ ویاپک ہے، اوناشی ست چیتن اور آنند کی گھن راشی (ڈھیر) ہے۔

اس پربھو ہردے اچھت اوکاری۔ سکل جیو جگ دین دکھاری
نام نروپن نام جتن تیں۔ سوؤ پرگٹت جمی مول رتن تیں

ایسے نروکار پربھو کے ہردے میں (اندر) رہتے ہوئے سب دنیا کی جیو دین اور دکھی ہیں۔ نام کے ٹھیک ارتھ سمجھنے سے اور سچے انوسار شردھا سے اس کا جاپ کرنے سے وہی برہم ایسے پرگٹ ہو جاتے ہیں، جیسے کہ رتن کے گن اور اس کا مول پرکھ لینے

پر اس کا مول (قیمت) پرگٹ ہو جاتا ہے۔

دوھا

نرگن تیں ایہی بھانت بڑ نام پربھاؤ اپار
کہیوں نام بڑ رام تے نج وچار انوسار

اس پرکار نرگن برہم سے نام کا پربھاؤ بہت ہی بڑا ہے۔ اب میں اپنے وچاروں کے انوسار کہتا ہوں کہ نام رام سے یعنی (سگن برہم سے) بھی بڑا ہے۔

چوپائی

رام بھگت ہت نرتن دھاری۔ سہی سنکٹ کئے سادھو سکھاری
نام سپریم جپت ان یاسا۔ بھگت ہوہیں مد منگل باسا

رام چندر جی نے بھگتوں کے ہت کے لئے نر شریر دھارن کیا اور خود سنکٹ سہہ کر سادھوؤں کو سکھی کیا۔ لیکن بھگت بھی پریم بھاؤ سے نام کا جپ کر کے سہج ہی میں آنند و منگل کے گھر ہو جاتے ہیں۔

رام ایک تاپس تیہ تاری۔ نام کوٹی کھل کمتی سدھاری
رشی ہت رام سکیتو ستا کی۔ سہت سین ست کینہ بباکی
سہت دوش دکھ داس دراسا۔ دلئی نام جمی روی نسی ناسا
بھنجیو رام آپو بھو چاپو۔ بھو بھے بھنجن نام پرتاپو

رام بھگوان نے تو ایک ہی تپسوی کی استری اہلیہ کا ادھار کیا۔ لیکن نام نے کروڑوں دشٹوں کی بگڑی ہوئی بدھی کا سدھار کیا۔ بھگوان رام نے وشوامتر کے ہت کے لئے سکیتو یکش کی لڑکی تاڑکا کو اس کی فوج اور سباہو سمیت ختم کیا لیکن نام بھگتوں کے دوشوں، دکھوں اور بری بھاؤناؤں کا اس طرح ناش کر دیتا ہے جیسے سورج رات کا۔ بھگوان رام نے خود شوجی کے دھنش کو توڑا۔ لیکن نام کے پرتاپ سے دنیا بھر کے سب بھے ناش کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

دنڈک بن پربھو کینہ سہاون۔ جن من امت نام کئے پاون
نسچر نکر دلے رگھونندن۔ نام سکل کلی کلش نکندن

پربھو نے اپنے چرن کملوں سے دنڈک بن کو سہاونا بنایا۔ لیکن بے شمار منشوں کے منوں کو پوتر کر دیا۔ شری رگھو ناتھ جی نے راکشسوں کے دلوں کو مارا لیکن نام کلجگ کے سارے پاپوں کی جڑ کاٹنے والا ہے۔

دوہا

سبری گیدھ سُو سیوکن سوگتی دینہہ رگھو ناتھ
نام اُدھارے امت کھل بید بدت گن گاتھ

شری رگھو ناتھ جی نے تو شبری، گیدھ راج جٹایو وغیرہ اُتم سیوکوں کو ہی ایسی گتی پردان کی۔ لیکن نام نے تو بے شمار دُشٹوں کا اُدھار کیا۔ ویدوں میں نام کے گنوں کی کتھا پرسدھ ہے۔

رام سُکنٹھ وبھیشن دوؤ۔ راکھے سرن جان سبُو کوؤ
نام گریب انیک نواجے۔ لوک بید ور برد براجے

شری رام جی نے تو سگریو اور وبھیشن دونوں کو ہی اپنی شرن میں رکھا۔ اس کو سب کوئی جانتے ہیں لیکن نام نے انیک غریبوں کو آباد کیا۔ جو لوک میں اور ویدوں میں پرسدھ ہے۔

رام بھالو کپی کٹکُ بٹورا۔ سیتو ہیتو سرم کینہہ نہ تھورا
نام لیت بھو سندھو سکھاہیں۔ کرہو بچار سجن من ماہیں

شری رام چندر جی نے بندروں اور ریچھوں کی فوج اکٹھی کر کے سمندر پر بڑی سخت محنت سے پل باندھا لیکن نام لیتے ہی بھو ساگر سوکھ جاتا ہے۔ سجن گن آپ خود ہی وچار کریں۔ کہ نام بڑا ہے یا رام۔

رام سکل رن راون مارا۔ سیا سہت نج پُر گو دھارا
راجا رام اودھ رجدھانی۔ گاوت گن سُر منی بر بانی
سیوک سُمرت نام سو پریتی۔ بنو سرم پربل موہ دل جیتی
پھرت سنیہہ مگن سکھ اپنیں۔ نام پرساد سوچ نہیں سپنیں

شری رام نے یدھ میں راون کو اس کے کٹمب سمیت مارا تب وہ سیتا جی کو ساتھ لے کر اپنے نگر ایودھیا میں پدھارے۔ رام راجہ ہوئے اور اودھ اُن کی راجدھانی ہوئی۔ دیوتا اور مُنی گن سُندر بانی سے اُن کے گن گان کرتے ہیں۔ لیکن بھگت جن پریم پوروک نام کا سمرن کر کے بغیر کسی سخت محنت کے موہ کی مہا بلوان فوج کو جیت لیتے ہیں۔ اور پریم میں مگن ہو کر اپنے ہی آنند سکھ میں لین رہتے ہیں۔ نام کی کرپا سے انہیں خواب میں بھی کوئی چنتا نہیں ہوتی۔

دوہا

برہم رام تے نام بڑ بر دایک بر دان
رام چرت سَت کوٹی مہاں لیے مہیش جیَں جان

یہ وردا تا کو بھی ور دینے والا نام نرگن برہم اور سگن برہم رام دونوں سے بڑا ہے۔ یہ جان کر ہی شری شوجی نے سو کروڑ رام چرتروں میں سے اس "رام" نام کو چن کر اپنے ہردے میں دھارن کر لیا ہے۔

ماس پرائن پہلا وشرام

نام پرساد سمبھو ابناسی۔ ساج امنگل منگل راسی
سُک سنکادی سدھ منی جوگی۔ نام پرساد برہم سکھ بھوگی

اس رام نام کی کرپا سے ہی شیو جی امر ہوئے اور بھبوتی تمنڈ مالا دھارن کئے ہوئے امنگل بھیس والے ہونے پر بھی منگل کی راشی ہیں۔ شری سکھدیو جی اور سنک آدی سدھ مُنی یوگی لوگ اس رام نام کی کرپا سے ہی برہم سکھ کو بھوگتے ہیں۔

نارد جانیو نام پرتاپو۔ جگ پریہ ہری ہری ہر پریہ آپو
نام جپت پربھو کینہہ پرساد و۔ بھگت سرومنی بھے پرہلادو

نارد جی نام کے پرتاپ کو جانتے ہیں۔ بھگوان ہری سارے سنسار کو پیارے ہیں۔ اور ہری کو شو جی پیارے ہیں۔ (اس کا یہ بھی ارتھ ہو سکتا ہے۔ کہ اس پیارے سنسار کو جس کا تیاگ کرنا اتی کٹھن ہے۔ تیاگ کر نارد جی ہر کے پیارے ہوئے) نام کے جپ کرنے سے پربھو نے کرپا کی جس کے پرتاپ سے پرہلاد نے بھگت شرومنی کی پدوی پائی۔

دھرو سگلانی جپیو ہری ناؤں۔ پایو اچل انوپم ٹھاؤں
سُمری پون سُت پاون نامو۔ اپنے بس کری راکھے رامو

دھروجی نے اپنی سوتیلی ماتا دوارا کئے گئے اپنے اپمان کو نہ سہہ کر دکھی چت ہو سکام بھاؤ سے رام نام کا جاپ کیا۔ اور اس کے پرتاپ سے ایسی اوچی اچل پدوی پائی جس کی پرکرما سب گرہ نکشتر کرتے ہیں۔ اس نقصان کی کوئی اُپما ہی نہیں ہے۔ پون کمار شری ہنومان جی نے رام نام کا سمرن کر کے شری رام کو اپنے بس میں کر رکھا ہے۔

اپتو اجامل گج گنکاؤ۔ بھئے مکت ہری نام پربھاؤ
کہوں کہاں لگ نام بڑائی۔ رام نہ سکہی نام گن گائی

-نیچ اجامل گج ہاتھی اند دیشیا گز گاہری نام کے پربھاؤ سے مکت ہوگئے۔ میں اس رام نام کی کہاں تک بڑائی کروں خود بھگوان رام بھی نام کے گنوں کی بڑائی نہیں کر سکتے ۔

دوھا

نامُو رام کو کلپترو کلی کلیان نواسُو
جو سمرت بھیو بھانگ تیں تلسی تلسی داسُو

کلیگ میں تو رام نام ہی کلپ برکش (من چاہے پھل کو دینے والا) اور سب کلیان گنوں کا نواس ستھان ہے جس کو سمرن کرنے سے تلسی داس جیسے اشدھ پرانی بھی تلسی کے سمان پرم پوتر ہو گئے ۔

چوپائی

چہوں جگ تین کال تیہوں لوکا۔ بھئے نام جپ جیو بسوکا
بید پران سنت مت ایہو۔ سکل سکرت پھل رام سنیہو

چاروں یُگوں میں تینوں کالوں میں اور تینوں لوکوں میں نام کو جپ کر جیو شوک رہت ہوئے ہیں۔ وید پران اور مہاتماؤں کا یہی مت ہے۔ کہ شری رام کے نام میں پریم ہونا ہی سارے پُن کرموں کا پھل ہے ۔

دھیان پرتھم جگ مکھ بدھی دوجیں۔ دواپر پرتوشت پربھو پوجیں
کلی کیول مل مول ملینا۔ پاپ پیونِدھی جن من مین مینا

ست یُگ میں دھیان یوگ سے ترتیا میں یگیہ کرنے سے اور دواپر یُگ میں پوجا پاٹھ سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں لیکن کلیگ تو سارے پاپوں اُپدروں کا مول ہے۔ اس یُگ میں تو منش کا من پاپ روپی سمندر میں مچھلی بنا ہوا ہے یعنی وہ پاپ سے کبھی جدا ہونا ہی نہیں چاہتا۔ اس لئے اس یُگ میں دھیان یوگ اور یگیہ کرم اور آپاسنا نہیں ہو سکتے ۔

نام کامتر و کال کرالا۔ سمرت سمن سکل جگ جالا
رام نام کلی ابھیمت داتا۔ ہت پرلوک لوک پتو ماتا

اس کرال کلیگ کے دور میں تو رام نام ہی کلپ برکش ہے جس کا سمرن کرنے سے سارے سنسار بندھن کٹ جاتے ہیں۔ یہ رام نام کلیگ میں سب منو بھاؤ کا داتا ہے پرلوک ... ہت کرنے والا ہے اور دنیا ... ماتا پتا ہے

والا ہے ۔

نہیں کلی کرم نہ بھکتی بیبیکو۔ رام نام اولمبن ایکو
کال نیمی کلی کپٹ ندھانو۔ نام سومتی سمرتھ ہنومانو

اس کلیگ میں نہ کرم ہے نہ بھکتی اور نہ گیان وچار ہی ہے اس میں فقط ایک ماتر رام نام کا ہی آسرہ ہے کلیگ روپی کال نیمی راکشس جو کپٹ کی کھان ہے۔ مارنے کے لئے مانو رام نام ہی بدھی مان شکتی شالی ہنومان ہے۔

دوھا

رام نام نرکیسری کنک کسپ کلی کال
جاپک جن پرہلاد جمی پالہیں دل سُرسال

رام نام نرسنگھ بھگوان ہے۔ اور کلیگ ہرنیکشیپ ہے یہ رام نام اپنے جپنے والے شری پرہلاد آدی جاپکوں کو نرسنگھ روپ ہو کر ان کے دشمن کلیگ روپی ہرنیہ کشیپ کو مار کر انہیں پالتا ہے۔

چوپائی

بھائیں کبھائیں انکھ آلسہوں۔ نام جپت منگل دسی دسہوں
سمری سو نام رام گن گاتھا۔ کرسیوں ناٹی رگھوناتھہی ماتھا

پریم بھاؤ سے (جیسے پرہلاد یا بھبھیشن وغیرہ) یا ویر بھاؤ سے (جیسے کنس شسپال وغیرہ) کرودھ سے (ہرناکش وغیرہ) کی بھاونت رام نام کے جپنے سے خواہ کسی بھاؤ سے جپا جائے دسوں دشاؤں میں کلیان ہوتا ہے۔ اسی رام نام کا سمرن کر کے شری رام کو مستک نوا کر ... رام جی کے گنوں کی کتھا کہتا ہوں

موری سدھاریہی سو سب بھانتی۔ جاسو کرپا نہیں کرپا اگھاتی
رام سوامی کو سیوک موسو۔ نج دسی دیکھ دیاندھی پوسو

بھگوان رام میری اس بانی کو اپنی پرم کرپا سے سُدھار لیویں گے جن کی کرپا کرنے سے سدا امر رہتا ہے۔ شری رام جیسے اُتم سوامی اور مجھ تلسی داس جیسے نیچ سیوک! اتنے پر بھی اپنی طرف دیکھ کر دیا ندھی ... رام نے میرا پالن کیا ہے۔

لوکہو بید ... صاحب ریتی ... سنت ... ہے۔
... گرام ... تھا ... گے
لوک اور وید ... کی ... ہے

اپنے سیوک کی بنیتی سُن کر ہی پریم کو پہچان لیتا ہے۔ امیر غریب۔
گنوار نگر واسی۔ پنڈت۔ مورکھ۔ ملین اور شدھ پُرش۔

سو کوی۔ کو کوی نج متی انوہاری۔ نرپ ہی سراہت سب نر ناری
سادھو سجان سوشیل نرپالا۔ ایس انس بھو پرم کرپالا

ایسے کوی اور عقلمند سے کوی سبھی نر ناری اپنی اپنی بدھی کے انوسار راجہ کی اُستتی کرتے ہیں۔ اور سادھو سجان سُشیل سب بھاو ایشور کے انش کرپالو راجہ۔

سُنی سن مانہی سب ہی سو بانی۔ بھنیتی بھگتی گتی گنی پہچانی
یہ پرکرت مہی پال سبھاؤ۔ جان سرومنی کوسل راؤ

سب کی سن کر اور اُن کی بانی بھگتی پیار تھا خیال کی پہچان کر سب کو اپنی بھگتی بانی سے آدر دیتے ہیں۔ یہ سبھاؤ تو دنیا کے راجاؤں کا ہے۔ تو پھر سرومنی شکتیمان کوسل راجہ کہا جانے والے راجاؤں کے سرتاج شری رگھوناتھ جی کا تو کہنا ہی کیا۔

رِیجھت رام سنیہ نسوتیں۔ کو جگ مند ملین متی موتیں

شری رام جی تو خالص پریم سے ہی ریجھتے ہیں پر جگت میں مجھ سے بڑھ کر مورکھ ملین بدھی کا بھلا اور کون ہوگا۔

دوہا

سٹھ سیوک کی پریتی رُچی رکھیہہیں رام کرپالو
اُپل کیے جل جان جیہیں سچیو سومتی کپی بھالو

مجھ جیسے دُشٹ سیوک کی پریتی کی رُچی کو رام بھگوان کرپالو اوشیہ رکھیں گے۔ جنہوں نے پتھروں کو جہاز اور بندروں اور بھالوؤں جیسے موڑھ نیچ یونیوں کو بھی اپنا بدھی مان وزیر بنا لیا۔

ہمہو کہاوت سبُو کہت رام سہت اُپہاس
ساہب سیتا ناتھ سو سیوک تلسی داس

سب لوگ مجھے شری رام جی کا سیوک سمجھتے ہیں اور میں بھی "ہاں میں ہوں" ایسا کہہ کر سیوک کہلانے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتا ہوں۔ شری سیتا ناتھ جیسے گنوں کے بھنڈار سوامی کا تلسی داس سا گُن ہین سیوک ہے۔ بھگوان کرپالو شری رام جی اس نِندا کو سہن کرتے ہیں۔

چوپائی

اتی بڑ مور ڈھٹائی کھوری۔ سُنی اگھ نرکہوں ناک سکوری
سمجھی سہم موہی اپ ڈر اپنے۔ سو سدھی رام کینہی نہیں سپنے

یہ میری بڑی ڈھٹائی (بے شرمی) اور دوش ہے میرے پاپوں کو سن کر نرک نے بھی ناک سکوڑ کر میرے پرتی گھرنا کی ہے یہ سمجھ کر مجھے اپنے ہی من کا ڈر ہو رہا ہے لیکن بھگوان شری رام چندر نے تو اپنے شیل سبھاؤ کے کارن میرے ان دوشوں اور ڈھٹائی پر تو سپنے میں بھی دھیان نہیں دیا۔

سُنی اولوکی سُچت چکھ چاہی۔ بھگتی موری متی سوامی سراہی
کہت نسائی ہوئے ہیئے نیکی۔ ریجھت رام جانی جن جی کی

بلکہ میرے سوامی شری رام چندر جی نے تو میری اس ڈھٹائی اور دوشوں کو کہہ کر اپنے سیوک کہلانے کا حوصلہ کرتا ہوں منکر دیکھکر اور اُدار دل درشٹی سے پرکھکر سُنی ہوئی اور دیکھی ہوئی کو ان سُنی اور ان دیکھی کر کے اُلٹا میری بھگتی اور بدھی کی تعریف کی ہے۔

کہتے میں بات بگڑ جاتی ہو لیکن ہردے میں اچھی ہو تو بھگوان ہردے کی اچھائی اور شردھا کو دیکھکر بھگوان اتنا خوش ہو جاتے ہیں اور وہ ظاہری دوش (اگر کوئی ہو) پر بالکل دھیان نہیں دیتے۔

کبیرا من نرمل بھیا جیوں گنگا کا نیر
پیچھے پیچھے ہری پھریں کہت کبیر کبیر

رہت نہ پربھو چت چوک کئے کی۔ کرت سُرت سے بار ہئے کی
جیہی اگھ بدھیو بیادھ جمی بالی۔ پھر سُکنٹھ سوئی کینہ کچالی

بھگتوں کی کیگئی بھولوں کو پربھو بھول جاتے ہیں لیکن اُن کے ہردے کی خوبصورتی (اچھائی) کو سو بار یاد کرتے رہتے ہیں جس قصور کے کارن بھگوان شری رام چندر جی نے بالی کو بادھک کی طرح مارا تھا وہی قصور سگریو نے کیا۔

سوئی کرتوت بھبھیشن کیری۔ سپنے ہوں سو رام نہیں ہیری
تے بھرت بھینٹیت سنمانے۔ راج سبھا رگھوبیر بکھانے

وہی کرتوت بھبھیشن نے کی لیکن بھگوان رام نے سپنے میں بھی ان بھولوں کا وچار نہ کیا بلکہ انہیں بھرت ملاپ کے ان کا آدر ستکار کیا۔ اور راج سبھا میں بھی اُن کے گنوں کی تعریف کی۔

دوہا

ویر بھوتر ونتر کپی ڈار پر کئے اپُو سمان
تُلسی کہوں نہ رام سے صاحب سیل ندھان

بھگوان شری رام چندر جی تو درختوں کے نیچے بیٹھیں اور چنچل بندر اُن کے سر پر درختوں کی ٹہنیوں پر کودتے پھریں۔ اُن کو سوامی نے اپنے برابر بنا لیا۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ کیا رام چندر جی جیسے شیل ندھان سوامی کہیں اور مل سکتے ہیں۔

رام نکائیں راوری ہے سب ہی کو نیک
جو یہ ساچی ہے سدا توں نیکو تلسیک

ہے رام جی آپ کے کلیان مئے سبھاؤ سے سب ہی کلیان ہوتا ہے اگر یہ بات سچ ہے تو مجھ تلسی داس کا بھی کلیان ہی ہوگا۔

ایہہ بدھ نج گن دوش کہہ سب ہی بہو سر نائے
برنوں رگھوبر بسد یش سُن کلی کلش نسائے

اس طرح اپنے گن اور دوشوں کا ذکر کرکے میں سب کو ایک دفعہ پھر سیس جھکا کر پرنام کرتا ہوں۔ شری رگھوناتھ جی کا نرمل یش ورنن کرتا ہوں۔ جسے سُن کر کلجگ کے سارے کلیش نشٹ ہو جاتے ہیں۔

چوپائی

یگیہ ولک جو کتھا سہائی۔ بھردواج مُنی بر ہی سُنائی
کہی ہوں سوئی سنباد بکھانی۔ سُنہوں سکل سجن سُکھ مانی

یہ سندر کتھا جو یگیہ ولکیہ نے مُنی بھردواج جی کو سُنائی تھی اُس سنواد (مکالمہ) کو بہ وستار سے کہوں گا۔ سب بھگت جن سُکھ مان کر سُنو۔

شنبھو کینہ یہ چرت سہاوا۔ بہور کر پا کر اُمہی سُناوا
سوئی شِو کاگ بھشنڈی ہی دیہا۔ رام بھگت ادھیکاری چینہا

پہلے شری شیو جی نے اس سندر رام چرتر کی رچنا کی۔ پھر کرپا کرکے شری پاربتی جی کو سُنایا۔ اُسی رام چرتر کو رام بھگت اور ادھیکاری جان کر کاک بھشنڈی کو شری شیو جی نے دیا۔

تیہی سن یگیہ ولک پنی پاوا۔ تنہہ پُنی بھردواج پرتی گاوا
تے شروتا بکتا سم سیلا۔ سم درشی جانہیہ ہری لیلا

کاک بھشنڈی سے پھر شری یگیہ ولکیہ جی نے پایا انہوں نے پھر بھردواج مُنی کو گا کر سُنایا۔ وکتا یگیہ ولک جی اور شروتا شری بھردواج جی دونوں سمان شیل والے اور سم درشی ہیں۔ اور بھگوان کی لیلا کو یتھارتھ جانتے ہیں۔

جانہیہ تین کال نج گیانا۔ کرتل گت آملک سمانا
اور جے ہری بھگت سجانا۔ کہہیں سُنہیں سمجھہیں بدھی ناتا

وُہ دونوں (یگیہ ولک اور بھردواج) اپنے گیان کے بل سے تینوں کالوں کو (بھوت۔ بھوشیہ۔ ورتمان) کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے آنولے کے سمان جانتے ہیں۔ اُن سے علاوہ اور بھی جو ہری بھگت ہیں وہ اُس چرتر کو انیک پرکار سے کہتے سُنتے اور سمجھتے چلے آئے ہیں۔

دوہا

میں پُنی نج گرو سن سُنی کتھا سو سوکر کھیت!
سمجھی نہیں تس بال پن تب اتی رہیوں اچیت!!

پھر میں نے رام چرتر کی یہ کتھا باراہ کشیتر میں اپنے شری گورو جی سے سُنی۔ وہ میری سمجھ میں اُس وقت نہ آئی کیونکہ میں بال پنے کے کارن بے سمجھ تھا۔

شروتا بکتا گیان ندھی کتھا رام کی گوڑھ
کم سمجھوں میں جیو جڑ کلی مل گرسِت بموڑھ

اس رام چرتر کی کتھا کے کہنے والے وکتا اور سُننے والے شروتا دونوں گیان کے خزانے ہوتے ہیں۔ پھر کلجگ میں مورکھ مَیں کلجگ کے پاپوں میں اُلجھا ہوا۔ اسے کیسے سمجھتا۔

چوپائی

تدپی کہی گور بارہی باراں۔ سمجھ پری کچھ متی انوسارا
بھاشا بدھ کرب میں سوئی۔ مورے من پربودھ جیہیں ہوئی

جب گورو دیو نے مجھے بار بار سمجھا کر یہ کتھا کہی تب جیسے بھی میری بدھی کے انوسار میری سمجھ میں آئی۔ ویسے ہی میں اس کی بھاشا میں رچنا کرنے کا پربندھ کرتا ہوں جس سے میرے من کو بھی بھانت سنتوش ہو۔

جس کچھ بدھی بیبک بل میرے۔ تس کہہوں ہئے ہری کے پریرے
نج سندیہہ موہ بھرم ہرنی۔ کروں کتھا بھو سرتا ترنی

جیسا کچھ تھوڑا بدھی بل اور وچار ہے۔ اُسی کے انوسار ہردے میں بھگوان کی پریرنا سے میں کہوں گا۔ میں اپنے سندیہہ (شک شبہ) اگیان اور بھرم کو دور کرنے والی اور بھو ساگر کو پار کرنے والی نامت کے

سمان اُس کتھا کی رچنا کرتا ہوں۔

بُدھ بشرام سکل جن رنجن۔ رام کتھا کلی کلُش بھنجن
رام کتھا کلی پنّگ بھرنی۔ پُن ببیک پاوک کہو ارنی

بُدھی مانوں کے لئے آرام دینے والی اور سب منشوں کو پرسن کرنے والی یہ رام کتھا کلجگ کے کلیشوں کو ناش کرنیوالی ہے۔ یہ رام کتھا کلجگ رُوپی سانپ کے لئے مورنی ہے! اور گیان رُوپی اگنی کے لئے آگ پیدا کرنے والی لکڑی ہے۔

رام کتھا کلی کامد گائی۔ سُجن سنجیونی مُور سُہائی
سوئی بسودھا تل سُدھا ترنگنی۔ بھے بھنجن بھرم بھیک بھوانگنی

کلجگ میں رام کتھا کام دھینو سب کامناؤں کو پوری کرنے والی) گائے ہے۔ بھگت جنوں کے لئے سُندر سنجیونی بوٹی ہے یہی رام کتھا دھرتی پر امرت کی بہتی ہوئی ندی ہے۔ بھے کا ناش کرنیوالی اور بھرم رُوپی مینڈک کو کھالینے والی ناگنی ہے۔

اسُر سین سم نرک نکندنی۔ سادھو بِبُدھ کُل ہت گرنندنی
سنت سماج پیودھ رماسی۔ وشو بھار بھر اچل چھماسی

یہ رام کتھا اسُروں کی فوج کے سمان نرکوں کا ناش کرنے والی اور سادھو رُوپ دیوتاؤں کے کُل کا ہت کرنے والی شری درگا ہے سنت سماج رُوپی کھشیر ساگر کے لئے لکشمی جی کے سمان ہے۔ اور سارے سنسار کا آدھار اچل دھرتی ماتا کے سمان ہے۔

جم گن مُنہ مس جگ جمنا سی۔ جیون مکت ہیتو جنو کاسی
رامہہ پریہ پاون تلسی سی۔ تلسیداس ہت ہیہ ہلسی سی

یمدوتوں کے مُنہ پر سیاہی لگانے کے لئے سنسار میں جمنا جی کے سمان ہے۔ اُرتھات جو لوگ رام کتھا کہتے ہیں یا سُنتے ہیں انہیں یمدوت مُنہ نہیں دکھاتے ہیں۔ اور جیووں کی مکتی دائنی ہے شری رام جی کو یہ پوتر تلسی کے سمان پیاری ہے۔ اور تلسی داس کیلئے ہلسی (تلسی داس جی کی ماتا کا نام) کے سمان ہردے سے اُسکی بھلائی چاہنے والی ہے۔

شو پریہ میکل سیل سُتا سی۔ سکل سدھی سُکھ سمپتی راسی
سدگُن سُرگن انب ادِتی سی۔ رگھوبر بھگتی پریم پرمتی سی

شوجی کی پیاری میکل پربت کی پتری شری نربدا ندی کے سمان ہے۔ ساری سدھیوں، سکھوں اور مال و دولت کی راشی (ڈھیر) ہے۔ نیک صفات دیوتاؤں کے پیدا کرنے اور پالن پوشن کرنے کے لئے ماتا ادِتی کے سمان ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی اور پریم کی پرم سیما (آخری حد) سی ہے۔

دوہا

رام کتھا مندا کنی چترکوٹ چت چارُو
تلسی سُبھگ سنیہ بن سیہ رگھوبیر بہارُو

رام کتھا مندا کنی ندی ہے۔ بھگتوں کا شُدھ انتہ کرن سُندر چترکوٹ ہے۔ اور اُن کے ہردے میں بھگوان کے لئے جو پریم ہے وہ سہاونا بن ہے جہاں پر یہ تینوں ہوں۔ وہاں ہی یہ شری سیتا رام جی بہار کرتے ہیں۔

رام چرت چنتامنی چارُو۔ سنت سُمتی تیہ سُبھگ سنگارُو
جگ منگل گُن گرام رام کے۔ دان مُکت دھن دھرم دھام کے

رام چندر جی کا چرتر سُندر چنتامنی ہے۔ سنتوں کی سریشٹھ بدھی رُوپی ناری کا سُندر سنگار ہے۔ شری رام جی کے جو گُن سموہ ہیں۔ وہ جگت کا کلیان کرنے والے اور مکتی دھن دھرم اور پرم دھام کے دینے والے ہیں۔

سدگُر گیان براگ یوگ کے۔ ببُدھ ویدبھو بھیم روگ کے
جننی جنک سیا رام پریم کے۔ بیج سکل برت دھرم نیم کے

رام جی کے گُن سمُوہ گیان ویراگ اور یوگ کے سچے گورو ہیں اور سنسار کے بھینکر روگوں کا ناش کرنے کے لئے دیو ویدیہ اشونی کمار کے سمان ہیں۔ سیتا رام کے پریم کے ماتا پتا ہیں۔ اور سمپورن برت دھرم اور نیم کے بیج ہیں۔

سمن پاپ سنتاپ سوک کے۔ پریہ پالک پرلوک لوک کے
سچِو سُبھٹ بھوپتی بچار کے۔ کُنبھج لوبھ اُدَدھی اپار کے

یہ پاپ سنتاپ اور شوک کا ناش کرنے والے اور لوک پرلوک کے ہتکاری پالک ہیں۔ گیان رُوپی راجے کے بہادر وزیر ہیں۔ اور لوبھ رُوپی اپار سمندر کے سُکھا ڈالنے والے اگست منی ہیں۔

کام کرودھ کلی مل کری گن کے۔ کیہری ساوک جن من بن کے
اتِتھی پوجیہ پریتم پُرارِی کے۔ کامد گھن داردِ دواری کے

بھگتوں کے من رُوپی بن میں بسنے والے کام کرودھ اور کلجگ کے پاپ رُوپی ہاتھیوں کو مارنے والے شیر کے بچے ہیں شری شوجی

کے پریم پیلے بوجیہ سمان ہیں۔ دیوتا (غریبی کنگالی) اڑدی (گئی) کو شانت کرنے والے و کامناؤں کو پورا کرنے والے میگھ ہیں۔
منتر مہامنی لشٹے بیال کے۔ پشت کھر کو انکہ بھالی کے
ہرن سوہ تم دن کر کرسے۔ سیوک سال پال جل ھرسے
شے روپی سانپ کے لئے منتر (جادو) اور مہامنی (تریاق) ہیں۔ یہ بدھاتا کے لکھے ہوئے کٹھنتا سے نہ مٹنے والے بُرے
لیکھوں یعنی بُری قسمت کو بھی مٹا دینے والے ہیں۔ اگیان
روپی اندھیرے کا ناس کرنے کے لئے بانو سُوریہ کی کرنیں ہیں۔
اور سیوک روپی دھان کا پالن کرنے والے مانو جل برسانے
والے بادل ہیں۔

ابھی مت دانی پورو برسے جیوت سُلبھ سُکھد سری ہرسے
سوکوی سرد نبھ من اُڑگن سے رام بھگت جن جیون دھن سے
کلپ برکش کی طرح سب منورتھوں کو پورا کرنے والے مہان
والی ہیں۔ سیوا کرنے میں ہری ہر کی طرح سُلبھ اور سُکھ دینے والے ہیں۔
اچھے کوی روپی سرد رتو کے من روپی آکاش کی شوبھا بڑھانے والے
چمکتے ستاروں کے سمان ہیں۔ اور رام جی کے بھگت جنوں کے تو
جیون دھن ہی ہیں۔

سکل سُکرت پھل بھوری بھوگ سے جگ ہت نروپادھی سادھو لوگ سے
سیوک من مانس مرال سے پاون گنگ ترنگ مال سے
سکل نیک اعمال کے پھل ہیں بڑے سے بڑے بھوگ کے
سمان ہیں۔ نشکام بھاؤ سے سنسار کی بھلائی کرنے والے مہان
پُرشوں کے سمان ہیں۔ بھگتوں کے من سرور کے لئے ہنس کے
سمان ہیں۔ پوتر کرنے والی شری گنگا جی کی لہر مالا کو سمان ہیں۔

دوہا

کپتھ کو ترک کچال کل کپٹ دمبھ پا کھنڈ
دہن رام گن گرام جم ایندھن انل پرچنڈ

جیسے پرچنڈ اگنی ایندھن کو جلا ڈالتی ہے ویسے ہی رام جی کے
نرگن سموہ وید مریادہ لوگوں کو چھوڑ کے بجھ سماج میں دمبھیا اور دوان پرشی
کرم کلجگ کے دہرم کے ادہرم مٹھیا چار کر لینا نشٹ ہیں۔

رام چرت راکیس کر سرس سکھد سب کاہو
سجن کمود چکور چت ہت بسیکھی بڑ لاہو

رام چرتر پورنماشی کے چندرما کی کرنوں کی طرح سب کو ہی
شکھ دینے والا ہے۔ لیکن سجن روپی کمودنی اور چکور کے چت کے
لئے خاص طور پر ہت کرنے والا اور بہت ہی فائدہ دینے والا ہے۔

چوپائی

کینہی پرشن جیہی بھانت بھوانی۔ جیہی بدھی شنکر کہا بکھانی
سو سب ہیتو کہب میں گائی۔ کتھا پربندھ وچتر بنائی

جس طرح شری پاربتی جی نے شری شو جی مہاراج سے پرشن کیا۔
اور جس پرکار شری شو جی مہاراج نے وستار پوروک اُس کا اُتر دیا وہ سب کارن
میں وچتر (نرالی عجیب وغریب) کتھا کی رچنا کر کے گا کر کہوں گا۔

جیہیں یہ کتھا سنی نہیں ہوئی۔ جنی آچرج کرے سن سوئی
کتھا الوکک سنہی جے گیانی۔ نہیں آچرج کرے اس جانی
رام کتھا کے متی جگ نانہیں۔ اس پرتیتی تن کے من مانہیں
نانا بھانت رام اوتارا۔ رامائن مت کوٹی اپارا

جس نے یہ رام کتھا پہلے نہ سُنی ہو وہ اسے اب سن کر حیران
نہ ہوں۔ جو گیانی جن اس الوکک (لوک سے نرالی) کتھا کو سنتے ہیں
وہ یہ جان کر حیران نہیں ہوتے کہ اس سنسار میں رام کتھا کی کوئی
حد نہیں ہے۔ اُن کے من میں ایسا وشواس ہوتا ہے۔ نانا پرکار کے
رام اوتار ہیں۔ اور رامائن بھی سو کروڑ اپار ہیں۔

کلپ بھید ہری چرت سہائے۔ بھانت انیک منیشن گائے
کریے نہ سنشے اس اُر آنی۔ سُنئے کتھا سادر رتی مانی !!

کلپ کے بھید انوسار منی جنوں نے انیک پرکار بھگوان کے سُندر
چرتر کو گایا ہے۔ ہردے میں ایسا وچار کر کبھی پرکار کا شک نہ کریں اور
آنند پوروک ہو کر آدر سے اس کتھا کو سنیئے۔

دوہا

رام اننت اننت گن امت کتھا بستار
سُن آچرج نہ مانہیں جن کے بمل وچار

رام اننت ہیں۔ اُن کے گن بھی اننت ہیں۔ اور اُن کی لیلا کی
کتھا کا وستار بھی اسیم (بے حد و حساب) لیکن جن کے وچار شدھ ہیں
ایسے سجن پرش اس وچتر کتھا کو سُن کر حیران نہیں ہوں گے۔

یہی بدھی سب سنشے کر دوری۔ سر دھر گر پد پنکج دھوری
پن سب ہی بنوں کر جوری۔ کرت کتھا جیہیں لاگ نہ کھوری

اس پرکار سب شک وشبہات (سنشے) کو دور کر کے اور گورو دیو کے چرن کملوں کی دھول کو سر پر دھر کر ایک بار پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر سب سجنوں سے بنتی کرتا ہوں جس سے کتھا کی رچنا میں کوئی دوش نہ لگ جائے۔

سادر شیو نائی اب ماتھا۔ برنوں بسد رام گن گاتھا
سمت سورہ سو اکتیسا۔ کرؤں کتھا ہری پد دھر سیسا

اب شری شیو جی مہاراج کو سادر پرنام کر کے شری رگھوناتھ جی کے نرمل گنوں کی کتھا کا ورنن کرتا ہوں۔ سمت سولہ سو اکتیس میں اس کتھا کا آرمبھ کرتا ہوں۔ اور آرمبھ کرنے سے پہلے شری ہری کے چرن کملوں پر سر دھرتا ہوں

نومی بھوم بار مدھو ماسا۔ اودھ پوری یہ چرت پرکاسا
جیہہ دن رام جنم شرتی گاوہیں۔ تیرتھ سکل تہاں چلی آوہیں

ماہ چیت دن منگل وار نومی تتھی کو شری اودھیا جی میں اس چرتر کو پرکاشت کیا۔ جس دن شری رام چندر جی کا جنم ہوتا ہے۔ وید کہتے ہیں۔ کہ اس دن سارے تیرتھ اودھیا پوری میں آ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

اسر ناگ کھگ نر منی دیوا۔ آئی کرہیں رگھو نائک سیوا
جنم مہوتسو رچ ہیں سجانا۔ کرہیں رام کل کیرتی گانا

اسر ناگ پکشی۔ نر منی اور دیوتا اودھ پوری میں آ کر شری رگھوناتھ جی کی سیوا کرتے ہیں۔ اور بدھی مان بھگت جن شری رام جی کا جنم مہوتسو مناتے ہیں۔ اور ان کی سندر کیرتی (بڑائی) کا گن گان کرتے ہیں۔

دوہا

مجہیں سجن برند بہو پاون سرجو نیر
جپ ہیں رام دھر دھیان اُر سندر شیام شریر

سجنوں کے جھنڈ کے جھنڈ شری سرجو جی کے پوتر جل میں اشنان کرتے ہیں۔ اور سندر شیام شریر کو ہردے میں دھارن کر کے شری رام چندر جی کا دھیان کر کے رام نام کا جپ کرتے ہیں۔

چوپائی

درس پرس مجن اُرو پانا۔ ہرئی پاپ کہہ بید پرانا
ندی پنیت امت مہما اتی۔ کہہ نہ سکیں سارد امل متی

اس سرجو ندی کے درشن کرنے چھونے۔ اشنان کرنے اور اس کا جل پینے سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ایسا وید پران میں کہا ہے۔ یہ ندی پوتر ہے اور اس کی مہما کا کوئی انت نہیں۔ خود نرمل بدھی والی سرسوتی جی بھی اس کی اپار مہما کا ورنن نہیں کر سکتی۔

رام دھام دا پوری سہاون۔ لوک سمست بدت اتی پاون
چار کھان جگ جیو اپارا۔ اودھ تجے تن نہیں سنسارا

یہ سندر اودھیا پوری رام کے پرم دھام کو دینے والی ہے سارے لوگوں میں پرسدھ ہے۔ اور بہت ہی پوتر ہے۔ اس برہمانڈ میں چار پرکار کے انمنت جیو ہیں (سویدج۔ انڈج۔ جراتج اور اد بھج انکی ویاکھیا پہلے کی جا چکی ہے) ان میں سے جو کوئی بھی شری اودھیا میں مرتے سمے شریر چھوڑتے ہیں۔ وہ پھر اس سنسار میں نہیں آتے۔ ارتھات مکتی کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

سب بدھی پوری منوہر جانی۔ سکل سدھی پرد منگل کھانی
بمل کتھا کر کینہہ آرنبھا۔ سنت نساہیں کام مد دمبھا

اس اودھیا پوری کو سب طرح سے سندر منوہر جان کر اور سدھیوں کی داتا اور کلیان کی کھان جان کر میں نے اس پوری میں اس شبھ کتھا کا آرمبھ کیا ہے جس کو سنتے ہی کام۔ مد اور پاکھنڈ متھیا چار سب ناش کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

رام چرت مانس ایہی ناما۔ سنت شرون پایئے بشراما
من کر وشے انل بن جرئی۔ ہوئی سکھی جو ایہیں سر پرئی

اس کتھا کا نام رام چرت مانس ہے۔ جس کو کانوں سے سنتے ہی آنند ملتا ہے۔ من روپی ہاتھی وشے روپی بن میں لگی ہوئی بھیانک آگ میں جل رہا ہے۔ اگر وہ اس کتھا سروور میں آن پڑے تو سکھی ہو جاوے۔

رام چرت مانس منی بھاون۔ برچیو سمبھو سہاون پاون
تری بدھ دوش دکھ دارد داون۔ کلی کچال کلی کلش نساون

رام چرت مانس سبھی منیوں کا من لبھانا ہے۔ اس سندر اور پرم پوتر رام چرت مانس کو شری شیو جی نے رچا ہے۔ یہ تین پرکار کے دوش دکھوں اور دریدرتا دکھ کو دور کرنے والا اور کلیگ کی برائی

اور پاپوں کو نشٹ کرنے والا ہے۔

رچی مہیش بنج مانس راکھا۔ پائی سُسمے شِوا سن بھا کھا
تاتے رام چرت مانس ور۔ دھریُو نام ہیہ ہیر ہرکھ ہر

اس سندر رام چرت مانس کو شِو نے رچ کر اپنے من میں رکھا۔ اور کسی یوگیہ سمے پر شری پاربتی جی سے کہا۔ اسی لئے ہی شِو جی نے اپنے ہردے میں وچار کر اور پرسن چت ہو کر رام چرت مانس ایسا سندر نام رکھا۔

کہیوں کتھا سوئی سُکھد سُہائی۔ سادر سُنہو سُجن من لائی

وہی سُندر اور سُکھ دینے والی رام کتھا میں کہتا ہوں۔ ہے سجنوں بڑے آدر سے من لگا کر اس کو سُنئے

دوہا

جس مانس جیہی بدھ بھیو جگ پرچار جیہی ہیتو
اب سوئی کہیوں پرسنگ سب سُمر اما برکھ کیتو

یہ رام یش رُوپی مانس جس پرکار بنا اور جیسے اس کا سنسار میں پرچار ہُوا۔ وہ سب پرسنگ میں شری شِو جی اس کے وکتا کا سمرن کر کے کہتا ہوں۔

شمبھو پرساد سومتی ہیہ ہُلسی۔ رام چرت مانس کوی تُلسی
کری منوہر متی انوہاری۔ سُجن سُچت سُنی لیو سُدھاری

شری شِو جی کی کرپا سے میرے ہردے میں سُندر بدھی کی سپھرنا ہوئی جس سے اس رام چرت مانس کا تلسی داس کوی ہُوا۔ نہیں تو کہاں میں اور کہاں یہ رام چرت اگادھ مانسرُوور۔ اب میں اپنی بدھی مطابق اسے منوہر بناتا ہوں۔ ہے سجن گن شُدھ چت سے سُن کر آپ اسے خود شُدھ کر لیں۔

سومتی بھومی تھل ہردے اگادھو۔ وید پُران اُدھی گھن سادھو
برکھیں رام سُجس برباری۔ مدھر منوہر منگل کاری

نرمل بدھی بھومی تل (دھرتی کی سطح) ہے۔ ہردہ اس میں گہرا استھان ہے۔ وید پُران سمندر ہے سادھو سجن اس سمندر سے اُٹھنے والے بادل ہیں۔ جن کے شری مُکھ سے رام یش رُوپی سُندر منوہر میٹھی اور سب کلیانوں کو دینے والی بارش ہوتی ہے۔

لیلا سگن جو کہیں بکھانی۔ سوئی سوچھتا کریں مل ہانی
پریم بھگتی جو برنی نہ جائی۔ سوئی مدھرتا سُو سیتل تائی

بھگوان کی سگن لیلا کو جو وستار سے کہتے ہیں۔ وہی اس بارش سے برسی ہوئی جل کی شُدھتا ہے۔ جو گندگی کا ناش کرتی ہے۔ اور جس پریم بھگتی کا ورنن نہیں ہو سکتا وہ اس جل کی مٹھاس اور ٹھنڈک ہے۔

سو جل سُکرت سال ہت ہوئی۔ رام بھگت جن جیون سوئی!
میدھا مہہ گت سو جل پاون۔ سکل ترون مگ چلیو سُہاون
بھریو سو مانس سُتھل تھرانا۔ سُکھد سیت رُچی چارو چرانا

وہ رام یش رُوپی جل پُن رُوپی دھان کے لئے تو ہتکاری ہوتا ہی ہے لیکن رام بھگتوں کا تو وہ جیون پران ہے۔ وہ نرمل جل بدھی رُوپی دھرتی پر گرا اور سُندر کانوں کے راستے سے سمٹ کر اندر چلا۔ اور اس سے سُندر مانسرُوور بھر کر پری پُورن ہو گیا۔ اور جب وہ جل ستھر ہو گیا۔ اور بہت دنوں کا پرانا ہو گیا۔ تو شیتل سُندر من بھاتا اور سُکھ دائیک ہو گیا

دوہا

سُٹھی سُندر سنباد بر برچے بدھی بچار
تیہی ایہی پاون سُبھگ سر گھاٹ منوہر چار

پرم سُندر اور اُتم چار سنواد (مکالمے) جو اس کتھا میں بدھی سے وچار کر رچے گئے ہیں۔ مانو وہ اس پوتر سُندر سرُوور کے چار گھاٹ ہیں

سپت پربندھ سُبھگ سوپانا۔ گیان نین نرکھت من بھانا
رگھوپتی مہما اگُن ابادھا۔ برنب سوئی بر باری اگادھا

سات کانڈ اس مانسرُوور کی سات سیڑھیاں ہیں جن کو گیان رُوپی نیتروں سے پرکھ کرنے پر من پرسن ہو جاتا ہے۔ رگھوپتی جی کی نرگن اور نربادھ (جو گُن اتیت اور بدھی کا وشے نہ ہو) مہما کا جو ورنن ہے۔ وہ اس مانسرُوور کے سُندر جل کی اتھاہ گہرائی ہے۔

رام سیا جس سلل سُدھا سم۔ اُپما بیچ بلاس منورم
پُرئن سگھن چارو چوپائی۔ جگتی منجو منی سیپ سُہائی؟

شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کا یش امرت کے سمان جل ہے۔ اس میں جو اُپمائیں دی گئی ہیں۔ وہ لہروں کی منوہر کریڑا ہے۔ سُندر چوپائیاں گھنی پھیلی ہوئی کملنیاں ہیں۔ اور کتیاں (دلائل) سُندر موتی پیدا کرنے والی سیپیاں ہیں۔

چھند سورٹھا سُندر دوہا۔ سوئی بہورنگ کمل کُل سوہا
ارتھ انوپ سبھاو سُو بھاسا۔ سوئی پراگ مکرند سُو باسا

اس کویتا میں جو چھند سور ٹھے اور سُندر دوہے ہیں۔ مانو
وہی اس سروور میں بھانت بھانت کے رنگ والے کمل شوبھا پا رہے
ہیں۔ انوپم ارتھ (جن کی کوئی اُپما نہ بنے) اونچے بھاؤ اور سُندر بھاشا
ہی مانو ان پھولوں کی رج رس اور خوشبو ہیں۔

سُکرِت پنج منجل ال مالا۔ گیان براگ بچار مرالا
دُھنی اوریب کبت گُن جاتی۔ مین منوہر تے بہو بھانتی

(کملوں کی شوبھا بھونروں اور ہنس سے ہوتی ہے۔)
اس لئے کوی کہتے ہیں۔ کہ پُن کرموں کے سموہ بھونروں کی سُندر
پنکتیاں یعنی قطاریں ہیں اور گیان ویراگ وچار مانو ہنس ہیں۔ کویتا
کی دھونی (آواز گونج) ویٹیڑے ارتھ اور گن اور جاتی ہی بھانت
بھانت کی منوہر مچھلیاں ہیں۔

ارتھ دھرم کام آدک چاری۔ کہب گیان وگیان بچاری
نورس جپ تپ جوگ براگا۔ تے سب جل چر چارو تڑاگا

دھرم ارتھ کام موکش۔ یہ چاروں اور گیان وگیان وچار
کرکے کہنا۔ نورس جپ تپ۔ یوگ اور ویراگ کی کتھائیں اس
سروور میں رہنے والے سُندر جل چر ہیں۔

سُکرِتی سادھو نام گُن گانا۔ تے وِچتر جل بہگ سمانا
سنت سبھا چہوں دِش امرائی۔ شردھا رِتو بسنت سم گائی

پُن آتما پُرشوں و سادھو سماج کے نام اور گنوں کا گان ہی
مانو چاروں اور لگی ہوئی آموں کی باغیچیاں ہیں۔ اور شردھا کا بسنت
رِتو کے سمان گان کیا ہے۔

بھگتی نروپن بِبدھ بدھانا۔ کھما دیا دم لتا بتانا
سم جم نیم پھول پھل گیانا۔ ہری پدرتی رس بید بکھانا
اور کتھا انیک پرسنگا۔ تیئی سک پک بہو برن بہنگا

اور جو بھانت بھانت سے بھگتی کا نروپن (ذکر) اور کشما دیا۔
دم۔ (اندریوں کا قابو میں کرنا) ہیں وہ مانو اس سرودر میں اُگی ہوئی بیلوں
کے جھنڈ ہیں۔ شم (من کا قابو کرنا) یم (اہنسا ستیہ بھاشن برہمچریہ۔
چوری نہ کرنا اور تیاگ) نیم (شوچ یعنی صفائی سنتوش تپ۔ وید
آدک شاستروں کا پڑھنا اور پوجا پاٹھ) ہی اُن بیلوں میں لگے ہوئے
پھول ہیں۔ اور گیان پھل ہے۔ بھگوان کے چرن کمل میں جو پریتی ہے۔
وہی اُن گیان میٹے پھولوں کا رس ہے۔ ایسا وید نے کہا ہے۔ اس رام چرتر

مانس میں اور جو کتھائیں ہیں۔ مانو وہ رنگ برنگ کے طوطے اور
کوئلیں آدک پنچھی ہیں۔

دوہا

پُلک باٹکا باگ بن سُکھ سو بہنگ بہارُو
مالی سُمن سنیہہ جل سینچت لوچن چارُو

کتھائیں جو روما نچ (کسی پریسنگ کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے
ہو جانا) ہوتا ہے۔ وہی باغیچی۔ باغ اور بن ہے اور جو سکھ ہوتا ہے
وہی سندر پنچھیوں کا وہار ہے۔ نرمل من اس باغ کا مالی ہے۔ جو پریم
روپی جل سے سُندر آنکھوں سے اُن کو سینچتا ہے۔

چوپائی

جے گاوہیں یہ چرت سنبھارے۔ تیئی ایہی تال چتر رکھوارے
سدا سنہیں سادر نر ناری۔ تیئی سُر بر مانس ادھیکاری

جو لوگ اس رام چرت مانس کو بڑی ساودھانی اور چوکسی
سے گاتے ہیں۔ وہی اس تالاب کے چتر رکھوالے ہیں۔ جو نر ناری اسے
سدا آدر سے سنتے ہیں۔ وہی اس سُندر مانس کے ادھیکاری دیوتا ہیں

اتی کھل جے بشئی بگ کاگا۔ ایہی سر نکٹ نہ جاہی ابھاگا
سنبک بھیک سیوار سمانا۔ ایہاں نہ بشئے کتھا رس نانا

جو مہا دُشٹ وشے بھوگ میں لپت بگلے اور کوے ہیں۔
وہ ابھاگے اس سروور کے نزدیک نہیں پھٹکتے کیونکہ یہاں گھونگھے۔
مینڈک اور سیوار کے سمان وشے رس کی نانا پرکار کی کتھائیں نہیں
ہیں۔

تیہی کارن آوت ہیہ ہارے۔ کامی کاک بلاک بچارے
آوت ایہیں سر اَتی کٹھنائی۔ رام کرپا بنُو آئی نہ جائی

اسی کارن وشئی کوے اور بگلے بیچارے یہاں آتے ہوئے
ہردے میں ہار مان جاتے ہیں۔ اس سروور تک آنا کچھ آسان نہیں ہے
بلکہ مہا کٹھن ہے۔ شری رام جی کی کرپا بغیر یہاں آیا ہی نہیں جاتا۔

کٹھن کوسنگ کوپنتھ کرالا۔ تنہہ کے بچن باگھ ہر بیالا
گرہیہ کارج نانا جنجالا۔ تے اتی دُرگم سیل بِشالا

مہا کٹھن کوسنگ ہی بھیانک بُرا راستہ ہے اُن کُسنگیوں کے
بچن بھینکر باگھ شیر اور سانپ کے سمان ہیں گھر کے کام دھندھے

جیون میں بھانت بھانت کے جنجال بہت ہی دُرگم (دشوار گذار) پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں۔

بنا بہُو بکھم موہ مد مانا۔ ندی کو ترک بھینکر نانا

پُتر استری آدک میں موہ و دھن و دولت ودیا آدک کا گرب اور جاتی کُل کا ابھیمان یہ تینوں ہی جلگھنے بن ہیں اور نانا پرکار کے کُوترک (بیوک) کیا ہے۔ کون وہاں سے لوٹ کر آیا کس کے پاس سورگ کی چٹھی ہے۔ کہ وہاں سُکھ ہے۔ اتیادی) ہی بھیانک ندیاں ہیں۔

دوہا

سے شردھا سنبل رہت نہیں سنتن کر ساتھ
تنہہ کہوں مانس اگم ات جنہیں نہ پریہ رگھوناتھ

جن کے پاس شردھا رُوپی راہ خرچ نہیں ہے اور جو سنت جنوں کا ست سنگ نہیں کرتے۔ اور جن کو شری رگھوناتھ جی سے پریم نہیں ہے۔ اُن کے لئے یہ مانس بہا اگم ہے ارتھات شردھالو۔ ست سنگی اور بھگوت پریمی پُرش ہی اس رام چرت مانس کے ادھیکاری ہیں۔ اُن کے لئے ہی یہ سُگم ہے۔

جو کر کشٹ جائے پُنی کوئی۔ جاتہہ نیند جُڑائی ہوئی
جڑتا جاڑ بکھم اُر لاگا۔ اگئے ہو نہ مجّن پاو ابھاگا

اس رام چرتر رُوپی مانسروور کے نکٹ اگر کوئی کشٹ اُٹھا کر پہنچ بھی جائے تو وہاں جاتے ہی اُسے نیند رُوپی جُوڑی آجاتی ہے ہردے میں جڑتا رُوپی (موڑھتا رُوپی) جاڑہ لگنے لگتا ہے۔ جس کے کارن وہ ابھاگا وہاں جا کر بھی اشنان کرنے سے ونچت (محروم۔ خالی ہاتھ) رہتا ہے۔

کری نہ جائے سر مجّن پانا۔ پھر آوئی سمیت ابھیمانا
جو بہور کوؤ پوچھن آوا۔ سر نندا کر تاہی بجھاوا

اس ابھاگے سے اس سروور میں اشنان اور جل پان تو کیا نہیں جاتا۔ وہ ابھیمان سمیت وہاں سے لوٹ آتا ہے اگر اُن سے کوئی انیہ جن اس سروور کا حال چال پوچھنے آتا ہے۔ تو وہ اُسے سروور کی نندا کر کے بجھاتا ہے۔

سکل بگھن بیاپہیں نہیں تے ہی۔ رام سُکرپا بلوکہیں جے ہی
سوئی سادر سر مجّن کرائی۔ مہا گھور ترے تاپ نہ جرای

یہ سارے وگھن اس کو نہیں ویاپتے جس پر شری رام چندر جی کرپا درشٹی رکھتے ہیں۔ وہی سجن پُرش آدر اور پریم سے اس سروور میں اشنان کرتا ہے اور مہا گھور تینوں تاپوں اور ادھیاتمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک سے چھوٹ جاتا ہے (من میں چنتا فکر وغیرہ سے جو تاپ بڑھتا ہے۔ اُسے ادھیاتمک تاپ کہتے ہیں۔ وائے بارش۔ دھوپ۔ سردی گرمی سے جو تاپ ہوتا ہے وہ ادھی دیوک تاپ ہے۔ اور کسی دوسرے بھوتک پرانی سے لشو پکشی کیٹ پتنگ وغیرہ سے جو شریر کو کشٹ پہنچتا ہے وہ ادھی بھوتک تاپ ہے)۔

تے نر یہ سر تجیں نہ کاؤ۔ جنہہ کے رام چرن بھل بھاؤ
جو نہائی چہ اینہ سر بھائی۔ سو ست سنگ کرو من لائی

وہ پُرش اس سروور کو کبھی بھی نہیں چھوڑتے جن کا شری رام جی کے چرنوں میں سچا پریم ہے۔ ہے بھائی۔ جو سجن اس سروور میں اشنان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ من لگا کر ست سنگ کریں۔

اس مانس مانس چکھ چاہی۔ بھئی کوی بُدھی بمل اوگاہی
بھیو ہردے آنند اچھاہو۔ اُمگیو پریم پر مود پرباہو

اس مانس سروور کو من کی آنکھوں سے دیکھ کر اور اس میں غوطہ لگا کر کوی کی بُدھی شُدھ ہو گئی۔ اور ہردے میں آنند اور حوصلہ بھر گیا۔ اور پریم اور آنند کا پرواہ اُمڈ پڑا۔

چلی سبھگ کویتا سر تاسو۔ رام بمل جس جل بھر تاسو
سر جو نام سو منگل مُولا۔ لوک ویدمت منجُل کُولا

اُس سے یہ سُندر کویتا رُوپی ندی جل نکلی۔ شری رام جی کا نرمل یش رُوپی جل اس ندی میں بھرا ہے۔ اس کا نام سرجو ندی ہے۔ اور یہ سمپورن کلیانوں کا مُول ہے۔ لوک اور وید مت اس کے دو سہاونے کنارے ہیں۔

ندی پُنیت سُومانس نندن۔ کلی مل ترن تر مُول نکندن

یہ سُندر مانس سروور کی نندنی بڑی پوتر ندی ہے! ور کلیگ کے پاپ رُوپی تنکوں اور درختوں کو جڑ سے اکھاڑنے والی ہے۔

دوہا

شروتا تری بدھ سماج پُر گرام نگر دوہو کُول
سنت سبھا انوپم اودھ سکل سُمنگل مُول

تینوں پرکار کے شردّنا (اُتم ادھیکاری۔ مدھیا دھیکاری ادھم ادھیکاری) گنوں کا سماج اس ندی کے دونوں کناروں پر بسے ہوئے پر گرام دنگر ہیں۔ سنت جنوں کی سبھا انوپم (جس کی کوئی اُپما نہ ہو اور ہندات بے مثال) اودھ پوری (ایودھیا) ہے جو سمپورن منگلوں کا مُول ہے۔

رام بھگتی سُرسر تہی جائی۔ ملی سُکیرتی سرجو سُہائی
سانُج رام سمر جُسو پاون۔ ملیو مہاند سون سُہاون

رام بھگتی رُوپی گنگاجی میں سُندر کیرتی رُوپی سرجوجی آ ملی۔ چھوٹے بھائی لچھمن سہت شری رام چندر جی کے یدھ کا پوتر یش رُوپی مہاند سون اس میں آ ملا۔

جُگ بیچ بھگتی دیو دُھنی دھارا۔ سوہت سہت سُو برتی بچارا
تریدھ تاپ تراسک تِرموہانی۔ رام سُروپ سندھ سمو ہانی!

جیسے گیان اور ویراگ کے بیچ بھگتی شوبھا پاتی ہے ویسے ہی شری گنگاجی کی دھارا سرجو اور مہاند سون کے بیچ شوبھا پاتی ہے۔ اس پرکار تین ملی ہوئی تینوں تاپوں کو ڈرانے والی یہ تین ملی ندی رام سروپ رُوپی سمندر کی اور بہہ رہی ہے۔

مانس مُول ملی سُرسر ہی۔ سُنت سُجن من پاون کرہی
بیچ بیچ کتھا بچتر بِبھاگا۔ جنُ سر تیر تیر بن باگا

اس سرجو ندی کا مُول مانس ہے اور یہ شری گنگاجی میں ملی ہے اس لئے سُننے والے سجنوں کو پوتر کرتی ہے۔ اس کے بیچ بیچ میں بھانت بھانت کی وچتر کتھائیں ہیں وہ ہی ندی کے کنارے کے آس پاس کے بن اور باغ ہیں۔

اُما مہیش بِواہ براتی۔ تے جل چر اگنت بہو بھانتی
رگھوبر جنم آنند بدھائی۔ بھنور ترنگ منوہر تائی

اس ندی میں جو بھانت بھانت کے بے شمار جل چر جیو ہیں وہ سب شری پاربتی اور شری شیوجی کے بیاہ کے براتی ہیں۔ بھگوان شری رگھوناتھ جی کے جنم کی آنند بدھائیاں ہی اس ندی کے بھنور اور ترنگوں کی منوہرتائی ہے۔

دوہا

بال چرت چہو بندھو کے بنج بپُل بہو رنگ
نرپ رانی پرجن سکرت مدھکر باری بہنگ

چاروں بھائیوں کے بال چرتر ہی تو اس میں کھلے ہوئے رنگ برنگ کے بہت سے کمل کے پھول ہیں اور راجہ رانی اور سمیت اُن کے پریوار کے جو پُنیہ کرم ہیں وہ بھونرا اور جل پنچھی ہے۔

سِیا سوئمبر کتھا سُہائی۔ سرت سُہاون سو چھب چھائی
ندی ناو پٹو پرشن انیکا۔ کیوٹ کشل اُتر سبیکا

شری سیتاجی کے سوئمبر کی جو سہاونی کتھا ہے۔ مانو وہ ہی اس ندی میں سہاونی چھبی چھا رہی ہے اور جو اس میں انیکوں سُندر پرشن ہیں۔ مانو وہ ہی اس ندی کی ناؤ ہیں۔ اور ان پرشنوں کے دو یک بکت اُتر ہی کشل کیوٹ ہیں۔ (یعنی ملاح ہیں)

سُنی انو کتھن پرسپر ہوئی۔ پتھک سماج سوہ سرسوئی
گھور دھار بھرگوناتھ رسانی۔ گھاٹ سُبندھ رام بر بانی

اس کتھا کو سُن کر جو آپس میں بچار ہوتا ہے۔ مانو وہ ہی اس ندی کے سہاوے سہاوے چلنے والے یاتریوں کا سماج شوبھا پا رہا ہے۔ اور پرسرام جی کا کرودھ اس ندی کی بھینکر دھارا ہے۔ اور شری رام چندر جی کی سُندر بانی ہی مانو اس ندی پر بندھے ہوئے گھاٹ ہیں۔

سانُج رام بِواہ اُچھاہو۔ سو سُبھ اُمگ سُکھد سب کاہو
کہت سُنت ہرکھہیں پلکاہیں۔ تے سکرتی من مُدت نہاہیں

چھوٹے بھائیوں سہت شری رام چندر جی کے بیاہ کا اُتساہ مانو اس کتھا رُوپی ندی کی کایاں کاری اُمنگ ہے جو سب کو سُکھ دینے والی ہے۔ اس کے کہنے سُننے سے جو ہرکھ اور پلکت ہوتے ہیں۔ وہ ہی پُنیہ آتما ہیں جو پرسن من ہو کر اس ندی میں اشنان کرتے ہیں۔

رام تلک ہت منگل ساجا۔ پرب جوگ جنو جُرے سماجا
کائی کمتی کیکئی کیری۔ پری جاسُو پھل بپت گھنیری

شری رام چندر جی کے راج تلک کے لئے جو منگل ساج سجایا گیا۔ مانو وہ ہی اس ندی پر پرب کے سمے اکٹھا ہوا یاتریوں کا سموہ ہے کیکئی کی کبدھی (بُری عقل) ہی اس ندی میں لگی ہوئی کائی ہے۔ جس کے پرنام سُروپ بڑی بھاری مصیبت آ پڑی۔

دوہا

سمن امت اُتپات سب بھرت چرت جپ جاگ

کلی اگھ کھل اوگن کتھن تے جل مل بگ کاگ

شری بھرت جی کا چرتر ان سب اگنت اتپاتوں (مصیبتوں تکلیفوں) کو شانت کرنے والا جپ یگیہ ہے۔ کلجگ کے پاپوں اور دشٹوں کے اوگنوں کی کتھائیں ہی اس ندی کے جل کا کیچڑ اور بگلے کوے ہیں۔

کیرتی سرت چھٹوں رتو روری۔ سمے سہاون پاون بھوری
ہم ہمنت سیں ستا شو بیاہو۔ سسر سکھد پربھو جنم اچھاہو

یہ کیرتی روپی ندی چھ رتوؤں میں سندر ہے۔ سبھی سمے سندر اور پوتر ہے اور اس میں شوجی اور ہم ستا شری پاربتی جی کا بیاہ ہیمنت رتو ہے۔ شری رام جی کے جنم کا اتسو سکھدائک ششر رتو ہے ہیمنت رتو موسم سرما کو کہتے ہیں۔ اور ششر رتو موسم بہار کو)

برنب رام بیاہ سماجو۔ سو مد منگل مئے رتو راجو
گریکھم دسہہ رام بن گونو۔ پنتھ کتھا کھر آتپ پونو

شری رام بیاہ سماج کا ورنن مانو آنند کلیان مئے رتو راج بسنت ہے۔ شری رام جی کا بن میں جانا مانو گرم رتو ہے۔ اور راستے کی کتھا ہی مانو بڑی دھوپ لو ہے۔

برشا گھور نشا چر راری۔ سر کل سال سو منگل کاری
راج سمان سکھ سپنے بڑائی۔ بسد سکھد سوئی سرد سہائی

راکشسوں کے ساتھ گھور یدھ مانو برشا رتو (موسم برسات) ہے جو دیوتاؤں کل کے لئے بہت ہی اچھا کلیان کرنیوالی ہے۔ رام راج کا جو سکھ نمرتا اور بڑائی ہے۔ مانو وہ ہی شدھ سکھ دینے والی سرد رتو ہے۔

ستی سرومنی سیہ گن گاتھا۔ سوئی گن امل انوپم پاتھا
بھرت سبھاؤ سو شیتل تائی۔ سدا ایک رس برن نہ جائی

ستی شرومنی (ستی سرتاج) شری سیتا جی کے گنوں کی کتھا ہی جل کا شدھ اور انوپم گن ہے۔ بھرت جی کا سبھاؤ اس جل کی شیتلتا ہے۔ جو سدا ایک سدرش رہتی ہے۔ اور جس کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا

دوہا

اولوکن بولن ملن پریتی پرس پرہاس
بھائی بھلی چہو بندھو کی جل مادھوری سباس

چاروں بھائیوں کا آپس میں دیکھنا۔ بولنا۔ اور ملنا اور آپس میں ایک دوسرے سے پریم کرنا ہنسنا اور شدھ بھراتاپن اس جل کی مدھرتا (مٹھاس) اور سوگندھ (خوشبو) ہے۔

چوپائی

آرت ونے دینتا موری۔ لگھوتا للت سباری نہ تھوری
ادبھت سلل سنت گن کاری۔ آس پیاس منو مل ہاری

میری آرتی ونتی اور دینتا (بے چارگی) اس سندر اور نرمل جل کا اتی انت ہلکاپن ہے (جو جل ہلکا ہوتا ہے سوگن کاری ہوتا ہے) اس لئے کوی کہتے ہیں۔ کہ یہ جل انوکھا ہے۔ اور سنتے ہی گن کرتا ہے۔ اور جگت کی درآشا روپی پیاس اور من کے وکاروں کو ہرتا ہے۔

رام سو پریمہہ پوشت پانی۔ ہرت سکل کلی کلش گلانی
بھو شرم سوشک توشک توشا۔ سمن درت دکھ دارد دوشا

یہ جل سندر رام پریم کو پشٹ کرتا ہے کلجگ کے کل پاپوں اور ان سے ہونے والی گلانی کو ہر لیتا ہے بھو شرم ارتھات جنم مرن کو سکھا دینے والا ہے۔ اور سنتوش کو بھی سنتشٹ کرنیوالا ہے۔ اور برائیوں۔ دکھوں دردرتا (کنگالی) دوشوں کا ناشک ہے۔

کام کرودھ مد موہ نساون۔ بمل بیبک براگ بڑھاون
سادر مجن پان کئے تے۔ مٹیں پاپ پری تاپ ہیئے تے

یہ جل کام کرودھ مد اور موہ کا ناش کرنیوالا ہے اور شدھ گیان اور ویرکت بھاؤ کا بڑھانے والا ہے۔ آدر پوروک اس میں اشنان کرنے اور پینے سے اس کے پرتاپ سے ہردے کے سب پاپ اور سنتاپ مٹ جاتے ہیں۔

جن ایہہ بار نہ مانس دھوئے۔ تے کائر کلی کال بگوئے
ترکھت نرکھ رو کر بھو باری۔ پھریں مرگ جم جیو دکھاری۔

جن ابھاگے پرشوں نے اس رام چرت روپی مانسروور کے جل میں اپنے انتہ کرن کو دھو کر شدھ نہیں کیا وہ کائر اور کلجگ کے دوارا ٹھگے اور مارے گئے۔ جیسے پیاسا ہرن سورج دیو کی کرنوں سے تپائی گئی ریتلی زمین کی چمکتی ریت کو بھرم سے جل سمجھ کر اپنی پیاس بجھانے کے لئے اس کی اور دوڑتا ہے۔ اور آگے سے آگے اس آشا پر بھاگا جاتا ہے۔ کہ جل ملا کہ ملا۔ اور اس بھرم میں بڑا بھاری دکھی ہوتا ہے۔ ویسے ہی یہ دکھیاری جیو کلی کال کا مارا ہوا دشیوں اور بھوگوں میں آنند سکھ کی تلاش کرتا ہوا بھٹکتا اور

دُکھی ہوتا ہے۔

ستی انوہار سبار گن گن گنی من ابھوائی
سُمر بھوانی شنکر نہہ کہہ کوی کتھا سہائی

اپنی بدّھی کے انوسار اس سریشٹھ جل کے گُنوں کو وچار کر اور اس میں اپنے من کو نہلا کر اور شری بھوانی اور شنکر کو سمرن کر کے کوی تلسی داس سُندر کتھا کہتا ہے۔

اب رگھوپتی پد پنکرُوہ ہیہ دھر پائی پرساد
کہوں جگل مُنی بریہ کر ملن سوبھگ سنباد

اب شری رگھوناتھ جی کے پدکملوں کو اپنے ہردے میں دھارن کر کے ان کی کرپا کو پراپت کر کے دونوں مُنی وروں کے ملن کا سُندر سنواد کہتا ہوں۔

بھردواج مُنی بسہیں پریاگا۔ تنہیں رام پد اتی انوراگا
تاپس سم دم دیا ندھانا۔ پرمارتھ پتھ پرم سُجانا

شری بھردواج مُنی پریاگ میں بستے ہیں۔ اُن کا شری رام جی کے چرنوں میں اتی انت پریم ہے۔ تپسوی۔ من سنیمی۔ جِت اندریہ اور دیا ندھان ہیں۔ اور برہم گیان کے مارگ میں تیہ پروین ہیں:

ماگھ مکرگت روی جب ہوئی۔ تیرتھ پتہیں آو سب کوئی
دیو دنج کنتر نر شرینی۔ سادر مجہیں سکل ترِبینی

ماگھ ماس میں سوریہ دیو جب مکر راشی پر آتے ہیں اور سب لوگ تیرتھ راج پریاگ کو آتے ہیں۔ دیوتا۔ دینت کنتر اور منشوں کے سموہ سب آدر پوروک ترِبینی میں اشنان کرتے ہیں۔

پوجہیں مادھو پد جل جاتا۔ پرسِ اکھے بٹُو ہرکھیں گاتا
بھردواج آشرم اتی پاون۔ پرم رمیہ مُنی ور من بھاون

شری وینی مادھو جی کے پدکملوں کو پوجتے ہیں۔ اور اکھشے بٹ کا سپرش کر کے پرسن ہوتے ہیں۔ بھردواج جی کا آشرم بہت ہی پوِتر۔ منوہر اور مُنی جنوں کے من کو بھانے والا ہے۔

تہاں ہوئے مُنی رِشی سماجا۔ جاہیں جے مجن تیرتھ راجا
مجہیں پرات سمیت اُچھاہا۔ کہہیں پرسپر ہری گن گاہا

اس تیرتھ راج پریاگ میں رِشی مُنیوں کا جو سماج اشنان کرنے جاتا ہے۔ وہ سب بھردواج آشرم میں ٹھہرتے ہیں۔ پراتہ کال بڑے اتساہ سے اشنان کرتے وہ آپس میں بھگوان کے گنوں کی کتھائیں کہتے ہیں۔

دوہا

برہم نروپن دھرم بدھی برنہیں تتو بھاگ
کہیں بھگتی بھگونت کے سنجت گیان براگ

برہم نروپن دھرم بادھی اور تتو بھاگ کا ورنن کرتے ہیں۔ اور گیان ویراگ سے بھگتی کا کتھن کرتے ہیں۔

چوپائی

ایہی پرکار بھر ماگھ نہاہیں۔ پنی سب نج نج آشرم جاہیں
پرتی سن یت اتی ہوئے آنندا۔ مکر مجہ گاویں مُنی برندا

اس پرکار ماگھ اشنان کر کے سب اپنے اپنے آشرم کو چلے جاتے ہیں۔ ہر سال وہاں ایسا ہی آنند ہوتا ہے مکر میں اشنان کر کے رِشی مُنی چلے جاتے ہیں۔

ایکبار بھر مکر نہائے۔ سب مُنیش آشرم نہہ سدھائے
یاگیہ ولکیہ مُنی پرم ببیکی۔ بھردواج راکھے پد ٹیکی

ایک بار پور ے مکر بھر اشنان کر کے مُنی گن اپنے اپنے آشرموں کو واپس لوٹ گئے۔ مہا گیانی مُنی یگیہ ولکیہ جی کو بھردواج مُنی نے چرن پکڑ کر وہاں ٹھہرا لیا۔

سادر چرن سروج پکھارے۔ اتی پنیت آسن بیٹھارے
کر پوجا مُنی سُوجس بکھانی۔ بولے اتی پنیت مرود بانی!!

آدر سے ان کے چرن کمل دھوئے۔ اور اتی انت شدھ آسن پر ان کو بٹھایا۔ پوجا کر کے مُنی یگیہ ولکیہ جی کے سُندر یش کا ورنن کیا۔ اور پھر اتی انت پوتر اور میٹھی بانی سے بھردواج مُنی بولے۔

ناتھ ایک سنشے بڑ مورے۔ کرگت وید تتو سب تورے
کہت سو موہے لاگت بھے لاجا۔ جوں نہ کہوں بڑ ہوئے اکاجا

ہے ناتھ! میرے من میں ایک بڑی بھاری شنکا ہے۔ ویدوں کا سمپورن تتو آپ کی مٹھی میں ہے۔ اس شنکا کو کہتے ہوئے مجھے بھے اور شرم آتی ہے۔ اگر میں نہ کہوں تو بڑی بھاری ہانی ہوتی ہے۔

دوہا

سنت کہیں اس نیتی پربھو شرتی پران مُنی گاو
ہوئے نہ بمل ببیک اُر گرو سن کئے دُراو

ہے پربھو سنت لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں اور وید پران مُنی جن ل

کا بھی یہی مت ہے کہ گرو سے کوئی بات چھپا کر رکھنے سے ہردے میں شدھ گیان پرکاش نہیں ہوتا۔

اس وچار پر گتیوں بچ مانیو۔ ہے ناتھ! کر جن پر چھوہو رام نام کرامت پر بھاوا۔ سنت پران اپنشد گاوا

ایساد بار کرکے میں اپنے موہ اگیان کو آپ کے سامنے پرگٹ کرتا ہوں۔ ہے ناتھ مجھ سیوک پر دیا کر کے اس موہ اگیان کو نوارن کیجئے۔ رام نام کا اتی انت پربھاؤ ہے جس کو سنت پران اور اپنشدوں نے گایا ہے۔

سنتت جپت شمبھو ابناشی۔ شیو بھگوان گیان گن راشی
آکر چار جیو جگ راہ ہیں۔ کاشی مرت پرم پد لہہیں

گیان اور گنوں کی راشی۔ اوناشی بھگوان شیو شمبھو اس رام نام کا سدا جپ کرتے ہیں۔ سنسار میں چار جاتی کے جیو ہیں کاشی میں مرنے سے سبھی پرم دھام کو پراپت ہوتے ہیں

سوپی رام مہامنی رایا۔ شو اپدیش کرت کر دایا
رام کون پربھو پوچھوں توہی۔ کہو بجھائے کرپانِدھی موہی

ہے منی راج۔ وہ بھی رام نام کی ہی مہما ہے کیونکہ شیوجی مہاراج کاشی میں شریر چھوڑنے والوں کو دیا کر کے رام نام کا ہی اپدیش کرتے ہیں ہے پربھو! میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ رام کون ہے جس کے نام کی اتنی مہما ہے۔ آپ کرپانِدھان ہیں۔ مجھے بھلی بھانت سمجھا کر کہئے۔

ایک رام اودھیش کمارا۔ تن کر چرت بدت سنسارا
ناری برہ دکھ لہیو اپارا۔ بھیو روش رن راون مارا

ایک رام تو اودھ کے راجہ دشرتھ کا بیٹا ہے۔ جن کے چرتر کو سارا سنسار جانتا ہے۔ جس نے ناری وِیوگ میں بڑا ہی دکھ اٹھایا اور کرودھ یکت ہو کر یدھ میں راون کو مار ڈالا۔

دوہا

پربھو سوئی رام کہ اپر کوُ جاہی جپت ترپورار
ستیہ دھام سربگیہ تم کہو ببیک بچار

ہے پربھو وہی رام ہیں یا اور کوئی دوسرے ہیں جن کو شری شوجی مہاراج جپتے ہیں۔ آپ ستیہ کے بھنڈار ہیں سب کچھ جاننے والے ہیں۔ آپ گیان وچار کر کے کہئے

چوپائی

جیسے مٹے موہ بھرم بھاری۔ کہیو سو کتھا ناتھ بستاری
یگیہ ولک بولے مسکائی۔ تمہی بدت رگھوپتی پربھوتائی

ہے ناتھ! جس طرح بھی میری اس بھاری شنکا کا نوارن ہو وہ کتھا وستار سے کہئے۔ یاگیہ ولکیہ جی مسکرا کر بولے۔ شری رگھوپتی کی پربھوتائی کو آپ جانتے ہیں۔

رام بھگت تم من کرم بانی۔ چترائی تمہاری میں جانی
چاہو سننے رام گن گوڑھا۔ کینہو پرشن منہوں اتی موڑھا

تم من بچن کرم سے رام بھگت ہو۔ میں نے تمہاری چترائی کو جان لیا۔ تمہیں شری رام جی کے گوڑھ گنوں کے سننے کی ابھلاشا ہے اس لئے اپنے آپ کو اگیانی پرگٹ کر کے مجھ سے ایسا تم نے پرشن کیا ہے۔

تات سنو سادر من لائی۔ کہوں رام کی کتھا سہائی
مہا موہ مہکھیش بشالا۔ رام کتھا کالکا کرالا

ہے تات۔ تم آدر پورک سادھان ہو کر سنو میں تمہیں رام کی پوتر کتھا کہتا ہوں۔ یہ اگیان بھاری پربل مہیشاسُر ہے۔ اور شری رام جی کی کتھا اسے مارنے والی بھینکر کالی جی ہے۔

رام کتھا ششی کرن سمانا۔ سنت چکور کرہیں جہہ پانا
ایسے سنشے کینہہ بھوانی۔ مہادیو تب کہا بکھانی

شری رام چندر جی کی کتھا چندرما کی شیتل کرن کے سمان ہے جسے سنت روپی چکور پان کرتے ہیں۔ ایسی ہی شنکا شری بھوانی نے کی تھی۔ اور شری مہادیو جی نے وستار سے شنکا نوارن ارتھ اُتر دیا تھا۔

دوہا

کہوں سو متی انوہار اب اُما شمبھو سنباد
بھیو سمے جیہہ ہیتو جیہہ سُن منی مٹیہی بشاد

اب میں اپنی بدھی انوسار بھوانی اور شری مہادیو جی کا جو سمواد ہوا کہتا ہوں۔ وہ جس سمے اور جس کارن وش ہوا۔ اُسے ہے منی تم سنو تمہارا بشاد سب مٹ جائے گا۔

چوپائی

ایک بار تریتا یگ ماہیں۔ شمبھو گئے کمبھج رشی پاہیں

سنگ ستی جگ جننی بھوانی ۔ پُوجے رشی اکھلیشور جانی

ایک بار تریتا یگ میں شری شو جی اگست رشی کے پاس گئے اُن کے پاس جگ جننی بھوانی ستی جی بھی تھی۔ رشی نے سمپُورن جگت کے ایشور جان کر اُن کی پُوجا کی۔

رام کتھا مُنی برج بکھانی۔ سُنی مہیش پرم سُکھ مانی

رشی پُوچھی ہری بھگتی سُہائی۔ کہی شمبھو ادھیکاری پائی

مُنی اگست نے رام کتھا کا وستار سے ورنن کیا۔ اور شری شو جی نے سُن کر پرم سُکھ مانا۔ پھر رشی نے شری شو جی سے سُندر ہری بھگتی پُوچھی اور شری شو جی نے ادھیکاری جان کر بھگتی کا رہسیہ (راز) اگست مُنی پر کھول دیا۔

کہت سُنت رگھوپتی گُن گاتھا۔ کچھ دن تہاں رہے گری ناتھا

مُنی سن بدا مانگی تریپراری۔ چلے بھون سنگ دکھش کماری

شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کی کتھائیں کہتے سُنتے شو جی مہاراج کچھ دنوں تک وہاں رہے پھر مُنی سے وداع مانگ کر دکھش کماری شری ستی جی کے ساتھ اپنے بھون کو چلے۔

تیہی اوسر بھنجن مہی بھارا۔ ہری رگھو بنس لینہہ اوتارا

پتا بچن تج راج اُداسی۔ دنڈک بن بچرت اویناشی

اُنہیں دنوں پرتھوی کا بھار دُور کرنے کے لئے شری ہری نے رگھوکل میں اوتار لیا۔ وہ اوناشی بھگوان اس سمے اپنے پتا کے بچنوں کا پالن کرتے ہوئے راج پاٹ چھوڑ کر سادھوؤں کے بھیس میں دنڈک بن میں وچر رہے تھے۔

دوہا

ہردے بچارت جات ہر کیہہ بدھ درشن ہوئے

گپت روپ اوتریو پربھو گئے جان سب کوئے

شری شو جی مہاراج ہردے میں وچار کرتے ہوئے جاتے تھے کہ بھگوان کے درشن کس پرکار ہوں۔ بھگوان نے گپت روپ میں اوتار دھارن کیا ہے۔ اگر میں اُن کے پاس گیا تو سب لوگ جان جائیں گے۔ اور اُن کے گپت روپ میں اوتار لینے کا بھید کھل جائے گا۔

سورٹھا

شنکر اُر اتی چھوبھو ستی نہ جانہہ مرم سوئی

تلسی درشن لوبھو من ڈرو لوچن لالچی

شو جی کے ہردے میں اتی انت بیاکلتا تھی۔ ستی اس بھید کو نہیں جانتی تھی۔ تُلسی داس جی لکھتے ہیں کہ پربھو کے درشنوں کے لئے شری شو جی کے نیتر للچا رہے تھے لیکن من میں بھید کھلنے کا ڈر تھا۔

چوپائی

راون مرن منج کر جانا۔ پربھو بدھی بچن کینہہ چہہ ساچا

جو نہیں جاؤں رہی پچھتاوا۔ کرت بچار نہ بنت بناوا

"میری موت منش کے ہاتھ سے ہو" ایسا راون نے برہما جی سے بر مانگا تھا۔ پربھو برہما جی کے بچن کو سچ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں اُن کے درشنوں کے لئے پاس نہ جاؤں تو من میں بڑا پچھتاوا رہے گا۔ شو جی یہ وچار کرتے تھے لیکن کسی فیصلے پر نہ پہنچ سکے۔

ایہی بدھی بھئے سوچ بس ایشا۔ تیہی سمے جائے دس سیشا

لینہہ نیچ ماریچہی سنگا۔ بھیو ترت سوئی کپٹ کورنگا

اس پرکار شو جی چنتا مگن ہو گئے۔ اُسی سمے راون نے جا کر نیچ ماریچ کو ساتھ لیا۔ اور وہ ماریچ فوراً کپٹ کا ہرن بن گیا۔

کر چھل موڑھ ہری ویدیہی۔ پربھو پربھاؤ تس بدت نہ تیہی

مرگ بدھ بندھو سہت ہری آئے۔ آشرم دیکھ نین جل چھائے

اس مورکھ نے اس پرکار چھل کر سیتا کو ہر لیا۔ اُسے پربھو کے پربھاو کا ذرا بھی گیان نہ تھا۔ مرگ کو مار کر لچھمن سمیت شری رام جب واپس آئے تو آشرم کو خالی دیکھ کر اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔

برہ بکل نر او رگھورائی۔ کھوجت بپن پھرت دوؤ بھائی

کبہوں جوگ بیوگ نہ جاکیں۔ دیکھا پرگٹ برہ دُکھ تاکیں

مُنشوں کے سمان برہ میں بیاکل ہو کر شری رگھوناتھ جی سمیت چھوٹے بھائی لچھمن کے بن میں سیتا جی کی تلاش کرتے ہوئے گھوم رہے ہیں۔ جن بھگوان میں سپنے میں کبھی سنجوگ بیوگ نہیں ہے۔ پرتیکش سے اُن میں پرتیکش برہ دُکھ دکھا گیا۔

دوہا

اتی بچتر رگھوپتی چرت جانہیں پرم سُجان

جے متی مند بموہ بس ہردے دھرہیں کچھ آن

شری رگھوناتھ جی کا چرتر اتی انت وچتر ہے۔ اُس کو پرم بھگتی پروین جن ہی جانتے ہیں۔ لیکن مُوڑھ متی موہ کے وشی بھوت ہوئے منش من میں کچھ کی کچھ کلپنا کر بیٹھتے ہیں۔

چوپائی

شمبھو سمے تہی رامہہ دیکھا ۔ اُپجاہیہہ اتی ہرکھ بشیکھا
بھری لوچن چھبی سندھو نہاری ۔ کسمے جان نہ کینہہ چن ہاری

انسی سمے شری شوجی نے رام بھگوان کو دیکھا۔ اُن کے ہردے میں ہرش اور آنند اُمڈ آیا۔ اُس شوبھا کے ساگر شری رام چندر جی کو اُنھوں نے خوب جی بھر کر دیکھا لیکن یوگیہ سمان نہ جان کر ان سے میل جول نہیں کیا۔

جے سچدانند جگ پاون ۔ اُس کہی چلیو منوج نساون
چلے جات شو ستی سمیتا ۔ پن پن پُلکت کرپانکیتا

"ہے جگت کو پوتر کرنے والے سچدانند بھگوان آپ کی جے ہو"۔ ایسا کہہ کر کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوجی چل دیئے وہ کرپا کے بھنڈار شری شوجی ستی سمیت اس درشن آنند میں مگن چلے جارہے تھے۔

ستی سو دشا شمبھو کی دیکھی ۔ اُرُ اُپجا سندیہہ بشیکھی
شنکر جگت بندیہ جگدیشا ۔ سُر نر مُنی سب ناوت سیشا

ستی جی نے شری شوجی مہاراج کی یہ آنند مے دشا (حالت) دیکھی تو اُن کے من میں یہ سندیہہ ہوا کہ شری شوجی تو جگت کے پوجنیہ ہیں۔ وہ جگت کے ایشور ہیں۔ دیو منش مُنی جن سب اُن کے آگے مستک جھکا کر پرنام کرتے ہیں۔

تنہہ نرپ سُتہن کینہہ پرناما ۔ کہی سچدانند پرد ھاما
بھئے مگن چھبی تاسُو بلوکی ۔ اُج ہو پریتی اُر رہت نہ روکی

انہوں نے ایک راجکمار کو سچدانند پردھام کہہ کر پرنام کیا۔ اور اُن کی شوبھا کو دیکھ کر وہ پریم میں ایسے لین ہوگئے ہیں کہ اب تک بھی اُن کے ہردے میں پریتی روکنے سے بھی نہیں رُکتی

دوہا

برہم جو بیاپک برج اج اکل انیہہ ابھید
سو کہ دیہہ دھر ہوئی نر جاہی نہ جانت وید

جو برہم ویاپک ۔ مایا ۔ اجیت ۔ اچنہا ۔ کلا اتیت ابھیا رہت اور بھید رہت ہے جس کی مہما کو وید بھی نہیں جانتے کیا وہ شریر دھارن کر کے نربھیس میں پرگٹ ہو سکتا ہے۔

چوپائی

وشنو جو سُر ہت نر تنو دھاری ۔ سو و سرگیہ جتھا تر پُراری
کھوجیہ سو کہ اگیہ ادناری ۔ گیان دھام شری پتی اسُراری

دیوتاؤں کی بھلائی کے لئے شری وشنو بھگوان جو نر شریر دھارن کرتے ہیں۔ وہ وشنو بھگوان تو شوجی کی طرح سرو گیہ ہیں۔ وہ گیان دھام لکشمی پتی اور اسُروں کے شترو بھگوان وشنو بھلا اگیانیوں کی طرح استری کو بن میں کھوجیں گے؟

شمبھو گرا پُنی مرکھا نہ ہوئی ۔ شو سرگیہ جان سب کوئی
اس سنشے من بھیو اپارا ۔ ہوئے نہ ہردے پربودھ پرچارا

شری شوجی کی بانی بھی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ وہ سرو گیہ ہیں۔ اسے سارا سنسار جانتا ہے۔ اس طرح کی اپار شنکا ستی کے من میں اُٹھ کھڑی ہوئی انہوں نے بہت زور لگایا لیکن من نہ سمجھا ارتھات وہ شنکا نہ گئی۔

جدپی پرگٹ نہ کہیو بھوانی ۔ ہر انتریامی سب جانی
سُن ہی ستی تو ناری سبھاؤ ۔ سنشے اس نہ دھرے اُر کاؤ

اگرچہ ستی جی نے اس شنکا کو پرگٹ کر کے نہیں کہا لیکن پھر بھی انتریامی شو بھگوان اُس کے من کی سب جان گئے۔ وہ بولے ہے ستی تمہارا ناری سبھاؤ ہے ایسی شنکا من میں کبھی نہ رکھنی چاہیے۔

جاسُو کتھا کُمبھج رشی گائی ۔ بھگتی جاسُو میں مُنی سنائی
سوئی مم اشٹ دیو رگھو بیرا ۔ سیوت جاہی سدا مُنی دھیرا

جن کی کتھا اگست مُنی نے گائی ۔ اور جن کی بھگتی میں نے مُنی کو سُنائی۔ وہی میرے اشٹ دیو شری رگھو ویر جی ہیں۔ جن کی گیانی مُنی سدا سیوا کیا کرتے ہیں۔

چھند

مُنی دھیر جوگی سدھ سنتت بمل من جے ہی دھیاوہیں
کہہ نیتی نگم پُران آگم جاسُو کیرتی گاوہیں
سوئی رام بیاپک برہم بھون نکائے پتی مایا دھنی
اوتریو اپنے بھگت ہت نج تنتر نت رگھوکل منی

گیانی مُنی سدھ یوگی نرنتر شُدھ انتہ کرن سے جن کا دھیان کرتے ہیں۔ اور وید پُران اور شاستر جن کی کیرتی کا گان کرتے ہیں۔ شری رام بھگوان سرو ویاپک برہم سکل برہمانڈوں کے ادھی پتی۔ مایا پتی۔ پرم سوتنتر ہیں۔ انہوں نے اپنے بھگتوں کے کلیان ارتھ رگھوکل کے منی روپ میں اوتار دھارن کیا۔

سورٹھا

لاگ نہ اُر اُپدیش جدپی کہیو شو بار بہو
بولے بہس مہیش ہر مایا بل جان جہیہ

اگرچہ شوجی نے بار بار سمجھایا لیکن پھر بھی ستی جی کے ہردے میں اُن کا یہ اُپدیش نہ بیٹھا تب شوجی اپنے چت میں بھگوان کی مایا کا بل جان کر مسکراتے ہوئے بولے۔

چوپائی

جو تمہریں من اتی سندیہو۔ توں کن جائی پریکشا لیہو
تب لگ بیٹھ اہوں بٹ چھاہیں جب لگ تم ایہو موہی پاہیں

جو تمہارے من میں یہ بہت بڑا سندیہہ ہے۔ کہ بار بار سمجھانے سے بھی دور نہیں ہوتا۔ تو تم کیوں جا کر پریکشا (امتحان) نہیں لیتی۔ پریکشا لے کر تمہارے واپس لوٹ آنے تک میں اس بڑ برکش کی چھایا میں بیٹھا رہوں گا۔

جیسے جائے موہ بھرم بھاری۔ کرسو جتن بببیک بچاری
چلی ستی شو آیسو پائی۔ کرہیں بچار کروں کا بھائی

جس اُپائے سے تمہارے من کا یہ موہ جنت بھرم دور ہو جائے وہی اُپائے تم سوچ سمجھ کر کرنا شوجی کی آگیا پا کر ستی چلی۔ اور من میں وچار کرنے لگی۔ کہ کیا اُپائے کیا جائے۔ ارتھات کس ڈھنگ سے پریکشا لی جائے

ایہاں شمبھو اس من انومانا۔ دکھش ستا کہوں نہیں کلیانا
موریہو کہیں نہ سنشے جاہیں۔ بدھی بپریت بھلائی ناہیں

ادھر شوجی نے اپنے من میں یہ انومان کیا۔ کہ دکشن کنیا سری ستی جی کا اس میں بھلا نہیں ہے جب میرے سمجھانے سے بھی اُس کی شنکا دور نہ ہوئی تو سمجھو کہ یہ اُس کا دربھاگیہ ہے۔ اب ستی جی کی بھلائی نہیں ہے۔

ہوئی سوئے جو رام رچ راکھا۔ کو کر ترک بڑھاوے ساکھا
اس کہہ لگے جپن ہر ناما۔ گئی ستی جہاں پربھو سکھ دھاما

جو رام کی اِچھا ہے وہی ہوگا۔ ورنہ ترک کر کے دلیلوں میں پڑ کر) کون اس شاکھا کو بڑھاتا پھرے۔ ایسا کہہ کر شری شوجی رام نام کا جپ کرنے لگے۔ اور ستی جی وہاں چلی گئی۔ جہاں سکھ کے دھام شری رامچندر جی تھے۔

دوہا

پُنی پُنی ہردے بچار کر دھر سیتا کر روپ
آگے ہوئی چلی پنتھ تیہہ جیہہ آوت نر بھوپ!

بار بار من میں وچار کر سیتا جی کا روپ دھارن کر کے ستی اُس مارگ کے سامنے ہو کر چلی جس مارگ سے کہ شری رامچندر جی منشوں کے راجہ آ رہے تھے۔

چوپائی

لچھمن دیکھ اُما کرت بیشا۔ چکت بھئے بھرم ہردے وشیشا
کہہ نہ سکت کچھ اتی گمبھیرا۔ پربھو پربھاؤ جانت متی دھیرا

لچھمن جی ستی کے بدلے ہوئے بھیس کو دیکھ کر حیران رہ گئے! اور اُن کے من میں بھرم پیدا ہو گیا۔ وہ بہت گمبھیر ہو گئے۔ اور کچھ کہہ نہ سکے۔ دھیر بدھی لچھمن پربھو شری رامچندر جی کے پربھاؤ کو جانتے تھے۔

ستی کپٹ جانیو سُر سوامی۔ سبدرسی سب انتریامی!
سُمرت جاہی مٹے اگیانا۔ سوئی سرو گیہ رام بھگوانا

دیوتاؤں کے سوامی سب کو دیکھنے والے اور سب کے ہردے کی جاننے والے بھگوان شری رام چندر جی نے ستی کے کپٹ کو جان لیا جن کے سمرن کرنے سے اگیان مٹ جاتا ہے۔ وہی سروگیہ بھگوان شری رام چندر جی ہیں۔

ستی کینہہ چہہ تہوں دُراؤ۔ دیکھہو ناری سبھاؤ پربھاؤ
نج مایا بل ہردے بکھانی۔ بولے بہس رام مردو بانی

استری کے سبھاؤ کے پربھاؤ کو تو دیکھو کہ سروگیہ سروانتریامی بھگوان کے سامنے بھی ستی جی چھپاؤ کیا چاہتی ہیں۔ اپنی مایا کی شکتی کا ہردے میں وچار کر کے مسکراتے ہوئے شری رام چندر جی میٹھی بانی سے بولے۔

جور پان پربھو کینہ پرنامو۔ پتا سمیت لینہہ نج نامو
کہیو بہور کہاں برش کیتو۔ بپن اکیلی پھرہو کے ہیتو

پہلے پربھو نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ستی کو پرنام کیا اور پتا سہت اپنا نام بتایا۔ پھر پوچھا کہ برش کیتو شوجی کہاں ہیں! تم یہاں اکیلی بن میں کس لئے گھوم رہی ہو۔

دوہا

رام بچن مردو گوڈھ سن اپجا اتی سنکوچو

ستی سبھیت مہیش ہیں چلیں بہرکی بڑی سوچ

شری رام چندر جی کے کومل اور گوڑھ بچنوں کو سُن کر ستی جی کو بڑا سنکوچ ہوا (اندیشہ ہوا) وہ ڈرتی ڈرتی ہردے میں بڑی چنتا کرتی ہوئی شوجی کے پاس چلی۔

چوپائی

میں شنکر کر کہا نہ مانا۔ نج اگیان رام پر آنا
جائی اُتراب دے ہوں کا ہا۔ اُر اُپجا اتی داروں داہا

کہ میں نے شری شوجی مہاراج کا کہنا نہ مانا۔ اور اپنا اگیان شدھ وگیان سروپ شری رام چندر جی پر آروپت کیا۔ اب میں شوجی مہاراج کو جاکر کیا اُتر دوں گی۔ ایسا سوچتے سوچتے ستی جی کے ہردے میں بھیانک جلن پیدا ہو گئی۔

جانا رام ستی دکھ پاوا۔ نج پربھاؤ کچھ پرگٹ جنا وا

ستی دیکھ کوتک مگ جاتا۔ آگے رام سہت شری بھراتا

شری رام چندر جی نے جانا کہ ستی نے دُکھ پایا ہے۔ تب انہوں نے اپنا کچھ پربھاؤ پرگٹ کر کے دکھایا۔ ستی جی نے مارگ میں جاتے ہوئے یہ کوتک دیکھا۔ کہ رام چندر جی لچھمن اور سیتا سمیت آگے چلے جا رہے ہیں۔

پھر چتوا پاچھیں پربھو دیکھا سہت بندھو سیا سندر بیشا
جنہہ جتیں تہاں پربھو آسینا سیوہیں سدھ منیش پروینا

پھر پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا۔ تو وہاں بھی سندر بھیس میں پربھو کو سیتا اور لچھمن سمیت دیکھا۔ وہ جدھر کو نگاہ کرتی ہیں۔ ادھر ہی پربھو براجمان ہیں۔ اور چتر سدھ منی جن اُن کی سیوا کر رہے ہیں۔

بال کانڈ

حصہ دوئم

دیکھے شو بدھی وشنو انیکا۔ امت پربھاؤ ایک تے ایکا
بندت چرن کرت پربھو سیوا۔ بیبدھ بیش دیکھے سب دیوا

ستی جی نے انیک شو برہما وشنو دیکھے۔ ایک سے ایک کا پربھاؤ بڑھ کر ہے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا۔ کہ بھانت بھانت کے بھیس دھارن کئے سبھی دیوسمود شری رام جی کی چرن بندنا اور سیوا کر رہے ہیں۔

دوہا

ستی بدھاتری اِندرا دیکھیں امت انوپ
جہہ جہہ بھیش ادی سر تہہ تہہ تن انوروپ

ستی جی نے اگنت بے شمار اپما (بے مثال) ستی برہمانی اور اندرانی دیکھیں۔ جس جس روپ میں برہما شوادی دیوتا تھے۔ اسی کے انوکول اُنکے ساتھ اُنکی یہ سب شکتیاں (استریاں) بھی دیکھیں۔

دیکھے جہاں تہاں رگھوپتی جے تے۔ شکتن سہت سکل سُر تے تے
جیو چراچر جو سنسارا۔ دیکھے سکل انیک پرکارا

ستی جی نے جہاں جہاں جتنے رگھوناتھ جی دیکھے۔ وہاں وہاں اپنی اپنی شکتیوں سمیت اتنے ہی دیوسمود کو بھی دیکھا۔ سنسار میں جو چراچر جیو ہیں۔ وہ بھی انیک پرکار کے سب دیکھے۔

پوجہیں پربھہو دیو بہو بیکھا۔ رام روپ دوسر نہیں دیکھا
اولوکے رگھوپتی بہتیرے۔ سیتا سہت نہ بیکھ گھنیرے

ستی جی نے یہ دیکھا کہ جتنے دیوتا شری رام چندر جی کو پوجتے ہیں۔ اُنکے تو انیک بھیس ہیں۔ لیکن رام کا روپ اور بھیس دوسرا نہیں ہے۔ اگرچہ سیتا سہت شری رام چندر جی بھی بہت سے دیکھے لیکن ان کے بھیس انیک نہیں تھے۔

سوئی رگھوبر سوئی لچھمن سیتا۔ دیکھی ستی اتی بھئی سبھیتا

ہر دو کلپ تن ستہ پچھو تاتی۔ تین مُوڈ بیٹھی بٹ ناہیں
سب جگہ وہی رام وہی لچھمن اور وہی سیتا جی۔ ایسا دیکھ کر
ستی جی بڑے بھیبھیت ہو گئیں۔ اُن کا من کانپنے لگا شریر کی سُدھ نہ رہی
وہ آنکھیں بند کر کے مارگ میں بیٹھ گئیں۔

بہُو ریلو کیپّو نین اُگھاری۔ کچھو نہ دیکھ تہاں دکش کماری
پنی پنی نائی رام پد سیتا۔ چلیں تہاں جہاں رہے گر یشا

ستی جی نے جب پھر آنکھیں اُگھاڑ کر دیکھا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا
بار بار انہوں نے شری رام جی کے چرنوں میں مستک جھکایا پھر وہاں

چلی جہاں پر کر شری شیو جی بر جمان تھے۔

دوھا

گئیں سمیپ مہیش تب ہنس پُوچھی کشلات
لینہہ پریکھشا کون بدھی کہو ستیہ سب بات

جب شیو جی کے پاس پہنچی تو انہوں نے ہنس کر اُن کی
کشل پُوچھا۔ پھر کہا کہ سچ سچ کہو تم نے کس پرکار سے بھگوان
شری رام چندر جی کی پریکشا لی۔

ماس پارائن بُوسرا وشرام

ستی سمجھ رگھو بیر پربھاؤ۔ بھے بس شیو سن کینہ دُراؤ
کچھو نہ پریچھا لینہہ گوسائیں۔ کینہہ پرنام تمہاری نائیں

شری رام جی کے پربھاؤ کو جان کر ستی سہم گئی تھی۔ اُسی ڈر کے
مارے انہوں نے شیو جی سے بھید چھپائے رکھا اور کہا۔ کہ ہے
سوامی میں نے کچھ بھی پریکشا نہیں لی۔ کیول آپ کی طرح اُنہیں پرنام
کر کے چلی آئی ہوں۔

جو تم کہا سو مرکھا نہ ہوئی۔ مورے من پرتیت اتی سوئی
تب شنکر دیکھیو دھر دھیانا۔ ستی جو کینہہ چرت سب جانا

جو آپ نے کہا وہ کیا کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے میرے من میں
یہ بڑا وشواس ہے۔ تب شیو جی نے دھیان دھر کر دیکھا۔ اور ستی
نے جو جو تر پریکشا لینے کے لئے کیا تھا سو سب جان لیا۔

بہُر رام مایا سر ناوا۔ پریر ستیہ جیہہ جھوٹ کہاوا
ہر اچھا بھاوی بلوانا۔ ہردے بچارت شمبھو سُجانا

پھر رام چندر جی کی مایا کو مستک نیوا کر جس سے پریرت
ہو کر ستی جی نے جھوٹ بولا۔ شیو جی نے دل ہی دل میں وچار کیا۔ کہ
بھگوان کی اچھیا رُوپی بھاوی بڑی پرتل ہے۔

ستی کینہہ سیتا کر بیشا۔ شو اُر بھیو بشاد بشیشا
جوں اب کروں ستی سن پریتی۔ مٹے بھگتی پتھ ہوئے انیتی

یہ جان کر کہ ستی جی نے سیتا جی کا بھیس بنایا تھا شیو جی کے
ہردے میں بڑا کلیش ہوا۔ وہ وچار کرنے لگے کہ اگر اب میں ستی جی سے
پریتی کروں تو بھگتی مارگ نشٹ ہو جائے گا۔ اور بڑا انیائے ہوگا۔

دوھا

پرم پنیت نہ جائے تج کئے پریم بڑ پاپ
پرگٹ نہ کہت مہیش کچھو ہردے ادھک سنتاپ

ستی پرم پوتر ہے۔ اس لئے ان کا تیاگ بھی نہیں کیا جا سکتا۔
پریم کرنے میں بڑا پاپ ہوتا ہے۔ شیو جی نے پرگٹ کر کے تو کچھ نہ کہا۔
لیکن اُن کے ہردے میں بڑا داہ ہے۔

چوپائی

تب شنکر پربھو پد سر ناوا۔ سمرت رام ہردے اس آوا
ایہی تن ستیہ بھینٹ موہے ناہیں۔ شو سنکلپ کینہہ من ماہیں

اس چنتا میں بیاکل ہو کر شیو جی نے پربھو شری رام چندر جی کے
پد کملوں میں سر نوایا۔ اور اُن کا سمرن کرتے ہوئے اُن کے ہردے میں یہ
وچار اُٹھا کہ جس شریر سے ستی جی نے سیتا جی کا روپ دھارن کیا ہے
اس شریر سے مجھ کو اُن سے پتی پتنی روپ میں بھینٹ کرنا اُچت نہیں
ہے۔ یہ سنکلپ شیو جی نے اپنے من ہی من میں کر لیا۔

اس بچار شنکر متی دھیرا۔ چلے بھون سمرت رگھو بیرا

چلت گگن بھئی گرا سہائی ۔ جے مہیش بھلی بھگتی درڑھائی

دھیرمتی شری شوجی ایسا وچار کرکے اور شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے اپنے بھون کیلاش جی کو چلے۔ چلتے سمے آکاش بانی ہوئی کہ ہے شو آپ کی جے ہو آپ نے بھگتی مارگ کو بھلی بھانت درڑھ کر دکھایا۔

اس پرن تم بن کرے کو آنا ۔ رام بھگت سمرتھ بھگوانا
سُن نبھ گرا ستی اُر سوچا ۔ پوچھا شوہ سمیت سکوچا

ایسا کٹھن پرن تمہارے بغیر اور کون کر سکتا ہے! آپ رام بھگت ہیں سمرتھ ہیں۔ اور بھگوان ہیں۔ یہ آکاش بانی سُن کر ستی جی کے ہردے میں چنتا ہوگئی۔ انہوں نے ڈرتے ڈرتے شری شوجی سے پوچھا۔

کینہ کون پرن کہہ ہو کرپالا ۔ ستیہ دھام پربھو دین دیالا
جدپی ستی پوچھا بہو بھانتی ۔ تدپی نہ کہیو تر پر آراتی

ہے کرپالو پربھو کہئے آپ نے کون سا پرن کیا ہے؟ آپ ستیہ کے دھام دین دیال پربھو ہیں۔ اگرچہ ستی جی نے بہت پرکار سے پوچھا لیکن تر پراری شوجی چُپ رہے کوئی اُتر نہ دیا۔

دوہا

ستی ہردے انومان کیو سب جانیو سرب گیہ
کینہہ کپٹ میں شمبھو سن ناری سہج جڑ اگیہ

ستی جی نے ہردے میں یہ انومان کیا کہ سروگیہ شوجی سب کچھ جان گئے ہیں۔ میں نے شری شوجی سے کپٹ کیا ہے۔ ناری سبھاؤ سے ہی جڑ اور بے سمجھ ہوتی ہے۔

سورٹھا

جل پے سرس بکائی دیکھو پریتی کی ریتی بھلی
بلگ ہوئے رس جائی کپٹ کھٹائی پرت پنی

کوی کہتے ہیں۔ کہ دیکھیے پریم کی کیسی انوکھی ریت ہے۔ جل دودھ کے ساتھ ملا ہوا دودھ کے ہی بھاؤ بکتا ہے۔ اگر دودھ میں کپٹ روپی کھٹائی پڑ جائے تو دودھ پھٹ جاتا ہے۔ پانی الگ ہو جاتا ہے۔ اور دودھ میں کچھ رس بھی نہیں رہتا۔

چوپائی

ہردے سوچ سمجھت نج کرنی ۔ چنتا امت جائی نہیں برنی

کرپا سندھو شو پرم اگادھا ۔ پرگٹ نہ کہیو مور اپرادھا

اپنی ہی کرنی کو سمجھ کر ستی جی کے من میں بڑی سوچ ہے اتنی اپار چنتا ہے کہ جس کا ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے من ہی من میں کہا۔ کہ شری شوجی کرپا کے اتھاہ سمندر ہیں۔ انہوں نے میرے اپرادھ کو پرگٹ کر کے نہیں کہا۔

سنکر رُکھ اولوکی بھوانی ۔ پربھو موہے تجیو ہردے اکولانی
نج اگھ سمجھ نہ کچھو کہہ جائی ۔ تپئی آواں اور اُر ادھکائی

شری ستی جی نے شوجی کا رُکھ دیکھ کر جان لیا کہ پربھو نے میرا تیاگ کر دیا ہے۔ یہ جان کر وہ بہت بیاکل ہوگئیں۔ اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ کہا تو جاتا ہی نہیں ہے کنتو کمہار کے آوے کی طرح ہردے اندر ہی اندر جلتا ہے۔

ستی ہی سسوچ جانی برش کیتو ۔ کہیں کتھا سندر سکھ ہیتو
برنت پنتھ ببدھ اتہاسا ۔ وشوناتھ پہنچے کیلاشا

کرپالو بھگوان شری شوجی ستی جی کو بیاکل دیکھ کر اُس کو سکھ دینے کے ارتھ سندر کتھا کہنے لگے۔ اس پرکار مارگ میں بھانت بھانت کے اتہاسوں کو کہتے ہوئے وشوناتھ کیلاش جا پہنچے۔

تہاں پُنی شمبھو سمجھ پن آپن ۔ بیٹھے بٹ تر کر کملا سن
شنکر سہج سروپ سنبھارا ۔ لاگی سمادھی اکھنڈ اپارا

تب وہاں شوجی اپنے پرن کو یاد کر کے بڑ برکش کی چھایا میں کمل آسن (پالتھی مار کر) لگا کر بیٹھ گئے شوجی اپنے سبھاوک سروپ میں استھت ہوگئے۔ اور اُن کی اکھنڈ اور اپار سمادھی لگ گئی۔

دوہا

ستی بسہیں کیلاش تب ادھک سوچ من مانہیں
مرم نہ کوؤ جان کچھو جگ سم دوس سرانہیں

ستی جی تب کیلاش پر باس کرنے لگیں۔ اُن کے من میں بڑا بھاری دُکھ تھا۔ اس بھید کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ اُن کا ایک ایک دن جُگ کے سمان ویتیت ہوتا ہے۔

چوپائی

نت نو سوچ ستی اُر بھارا ۔ کب جیہوں دکھ ساگر پارا
میں جو کینہہ رگھوپتی اپمانا ۔ پُنی پتی بچن مرشا کر جانا

ستی جی کے ہردے میں نت نیا بھاری سوچ بڑھتا چلا جاتا تھا

کہ میں اس دُکھ رُوپی سمندر کا پار کب پاؤں گی۔ میں نے جو شری رگھوناتھ جی کا اپمان کیا ہے۔ اور اپنے پتی کے بچن کو بھی جھوٹ جانا۔

سو پھل موہے بدھاتا دینہا۔ جو کچھ اُچت رہا سوئی کینہا
اب بدھی اس بوجھئے نہیں توہی۔ شنکر بمکھ جیاوسی موہی

سو اس اپرادھ کا پھل بدھاتا نے مجھے دیا ہے۔ جو کچھ انہوں نے اُچت سمجھا۔ وہی کیا ہے۔ ہے بدھاتا اب یہ تجھ کو اُچت نہیں ہے۔ جو شنکر سے بمکھ کر کے مجھے جلا رہا ہے۔

کہی نہ جائے کچھو ہردے گلانی۔ من مہہ رامہہ سمر سیانی
جو پربھو دین دیال کہاوا۔ آرتی ہرن وید جسو گاوا

ستی جی کے ہردے کی گلانی (رنج ندامت) کچھ کہی نہیں جاتی۔ دُکھ نوارن کا اور کوئی اُپائے نہ دیکھ کر انہوں نے رام کا سمرن کیا۔ اور کہا کہ ہے پربھو آپ جو دین دیالو کہلاتے ہیں۔ اور آپ دُکھوں کے ہرنے والے ہیں۔ ایسا آپ کا یش وید بھگوان نے گایا ہے۔

تو میں بنتے کروں کر جوری۔ چھوٹت بیگ دیہہ یہ موری
جو موئے شو چرن سنیہو۔ من کرم بچن ستیہ برت ایہو

تو میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتی ہوں۔ کہ میری یہ دیہہ جلدی ہی چھوٹ جائے۔ یدی میرے من میں شوجی کے چرنوں سے پریم ہے۔ اور من بچن کرم سے یہی میرا ستیہ برت ہے۔

دوہا

تو سمدرسی سنیئے پربھو کریو سو بیگ اُپائے
ہوئی مجھیں بنے شرم دُسہہ بپتی بہائے

تو ہے سمدرشی پربھو سنیئے اور جلدی ہی آپ ایسا کوئی اُپائے کیجئے۔ جس سے میری مرتیو ہو جائے۔ اور بنا کسی محنت کے یہ اسہہ (ناقابل برداشت) بپتی دور ہو جائے۔

چوپائی

ایہی بدھی دُکھت پرجیس کماری۔ اکتھنیہ داڑن دُکھ بھاری
بیتیں سنبت سہس ستاسی۔ تجی سمادھی شمبھو اوناشی

اس پرکار دکش سُتا شری ستی جی جو کہ مہا دُکھی ہے اور جس کے دُکھ اتنے بھاری اور اسہہ ہیں کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کو دُکھ سہتے سہتے ایک ہزار ستاسی برس بیت گئے۔ تب شری شوجی اوناشی پربھو نے اپنی سمادھی کا تیاگ کیا۔

رام نام شو سمرن لاگے۔ جانیو ستی جگت پتی جاگے
جائی شمبھو پد بندن کینہا۔ سن مکھ شنکر آسن دینہا!

شوجی رام نام کا جپ کرنے لگے۔ تب ستی جی نے جانا کہ جگت پتی جاگ پڑے ہیں۔ انہوں نے جا کر شوجی کے چرنوں میں پرنام کیا۔ شوجی نے اپنے سامنے ان کو بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔

لگے کہن ہری کتھا رسالا۔ دچھ پرجیس بھئے تہی کالا
دیکھا بدھی بچار سب لائیک۔ دچھہ کینہہ پرجاپتی نائیک

تب شوجی بھگوان ہری کی رسیلی کتھا کہنے لگے۔ اسی کال میں ستی کے پتا دکش پرجاپتی ہوئے۔ برہما جی نے سب پرکار سے ان میں یوگیتا دیکھ کر انہیں پرجاپتیوں کا سوامی بنا دیا۔

بڑ ادھیکار دچھ جب پاوا۔ اتی ابھیمان ہردے تب آوا
نہیں کوو اس جنما جگ ماہیں۔ پربھوتا پائی جاہی مد ناہیں

جب دکش نے اتنا بڑا ادھیکار پایا۔ تو اس کے ہردے میں بہت ہی ابھیمان ہو گیا۔ پربھوتا کا سبھاؤ ہی ابھیمان ہے ایسا کوئی منش سنسار میں پیدا نہیں ہوا جس کو پربھتا پا کر ابھیمان نہ ہوا ہو۔

دوہا

دچھ لئے مُنی بولی سب کرن لگے بڑ بھاگ
نیوتے سادر سکل سُر جے پاوت مکھ بھاگ

دکش نے جب مُنی بلا لئے اور وہ ایک بڑا یگیہ کرنے لگے جو دیوتے یگیہ میں بھوگ پانے کے ادھیکاری تھے اُن کو آدر سہت نمنترن دیا۔

چوپائی

کنر ناگ سدھ گندھروا۔ بدھوں سمیت چلے سُر سروا
بشنو برنچی مہیش بہائی۔ چلے سکل سُر یان بنائی

کنر ناگ سدھ گندھرب اور سب دیوگن اپنی اپنی استریاں سمیت یگیہ شالا کی اور چلے۔ وشنو برہما اور شری شوجی کو چھوڑ سب دیوتا اپنے اپنے بمان سجا کر چلے۔

ستی بلوکے بیوم بمانا۔ جات چلے سُندر بدھی نانا
سُر سُندری کرہیں کل گانا۔ سنت سُنت منی چھوٹہیں دھیانا

نانا پرکار کے سُندر بمان آکاش میں جاتے ہوئے ستی نے دیکھے۔ دیو سُندریاں ان بمانوں میں مدھر سُندر گان کرتی جاتی تھیں جس کو

سنکر متی جنوں کے دھیان چھوٹ جاتے تھے۔

پوچھیو تب شو کہہ سمجھائی۔ پتا یگیہ سُنی پھو ہر شانی
جو ہیش ہوہی آئیں دیہی۔ کچھ دن جائے رہوں میں اہی

تب ستی نے شری شوجی سے ان بیمانوں کے جانے کا کارن پوچھا۔ انہوں نے سب دکش یگیہ سمبندھی باتیں بتا دیں۔ پتا کے یگیہ کا سماچار سُن کر ستی بڑی پرسنا ہوئی۔ من ہی من میں یہ وچار کرنے لگی۔ کہ اگر شری شوجی مجھے آگیا دیں۔ تو میں اسی بہانے سے پتا کے گھر کچھ دن رہ آؤں۔

پتی پرتیاگ ہردے دکھ بھاری۔ کہئی نہ نج اپرادھ وچاری
بولی ستی منوہر بانی۔ بھئے سنکوچ پریم رس سانی

پتی دوارا اپنا تیاگ کیا جانے پر انکے ہردے میں بڑا بھاری دکھ تھا۔ لیکن وہ اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ نہ کہتی تھی۔ آخر ستی جی اُر سنکوچ (اندیشہ) اور پریم رس سے بھری ہوئی میٹھی بانی سے شوجی سے بولیں۔

دوہا

پتا بھون اُتسو پرم جو پربھو آیسو ہوئے
تو میں جاؤں کرپائے تن سادر دیکھن سوئے

ہے پربھو! دیکھو میرے پتا کے گھر ایسا بڑا اُتسو ہو رہا ہے۔ اگر آپ کی آگیا پاؤں تو ہے کرپا دھان میں بھی آدر سہت اسے دیکھنے جاؤں۔

چوپائی

کہے ہو نیک مورے من بھاوا۔ یہ انوچت نہیں نیوت پٹھاوا
دکش سکل نج شتا بلائی۔ ہمرے ویر تمہیں بسرائی

شوجی نے کہا۔ تم نے بھلی بات کہی ہے۔ یہ میرے من کو بھی اچھی لگی ہے۔ لیکن انہوں نے تمہیں نیوتا نہیں بھیجا۔ تمہارے پتا دکش نے تمہارے بغیر اپنی سبھی لڑکیوں کو بلایا ہے کنتو ہمارے ساتھ ویر بھاو رکھنے کے کارن انہوں نے تمہیں بھی بھلا دیا ہے

برہم سبھا ہم سن دکھ مانا۔ تہی تے اجہوں کریں اپمانا
جو بن بولیں جاہو بھوانی۔ رہی نہ سیل سنیہہ نہ کانی

ایک بار تمہارے پتا جی برہما جی کی سبھا میں ہم سے دکھ مان گئے تھے اسلئے اس سمے سے کر آج تک ہمارا اپمان ہی کرتے آئے ہیں۔ اگر تم بنا بلائے ہی جاؤ گی تو نہ تو شیل سنیہہ ہی رہے گا نہ مان ہی رہے گا۔ بلکہ اُلٹا تمہارا اپمان ہوگا۔

جدپی متر پربھو پتو گرو گیہا۔ جائیے بنو بولیہو نہ سندیہا
تدپی برودھ مان جہہ کوئی۔ تہاں گئے کلیان نہ ہوئی

یدپی اس میں کوئی سندیہہ نہیں کہ اپنے متر سوامی گرو کے گھر بنا بلائے بھی جانا چاہیئے۔ تتھاپی ان میں سے بھی جو کوئی ورودھ مانتا ہو اس کے گھر جانے میں بھلائی نہیں ہے۔

بھانتی انیک شمبھو سمجھاوا۔ بھاوی بس نہ گیان اُر آوا
کہہ پربھو جاہو جو بن ہی بلائے۔ نہیں بھلی بات ہمارے بھائے

اس پرکار شوجی نے ستی کو انیک بھانت سے سمجھایا۔ لیکن بھاوی وش اس کے ہردے میں کچھ بھی گیان نہ آیا پھر شوجی نے کہا کہ اگر بنا بلائے جاؤ گی تو ہمارے خیال میں یہ اچھی بات نہ ہوگی۔

دوہا

کہی دیکھا ہر جتن بہو رہے نہ دچھ کماری
دئے مکھیہ گن سنگ تب بدا کینہہ ترپوراری!

شوجی نے بہت پرکار سے سمجھا کر دیکھ لیا لیکن جب وہ کسی طرح بھی نہ مانی۔ تب انہوں نے اپنے مکھیہ گنوں کو ساتھ دیکر ستی کو وداع کر دیا۔

چوپائی

پتا بھون جب گئیں بھوانی۔ دکش تراس کاہو نہ سنمانی
سادر بھلے ملی اک ماتا۔ بھگنی ملی بہت مسکاتا

ستی جب اپنے پتا کے گھر پہنچی تو اُن کے پتا دکش کے ڈر کے مارے کسی نے اُن کا آدر نہ کیا۔ کیول ایک ماتا ہی آدر سے ملی۔ بہنیں بہت مسکراتی ہوئی ملیں۔

دکش نہ کچھو پوچھی کشلاتا۔ ستی ہی بلوکی جرے سب گاتا
ستی جائی دیکھیو تب جاگا۔ کتہوں نہ دیکھیو سمبھو کر بھاگا

دکش نے تو ستی جی کی کشل تک نہ پوچھی۔ بلکہ ستی کو دیکھکر اس کے انگ سب جل اُٹھے۔ تب ستی نے جا کر یگیہ دیکھا۔ تو وہاں کہیں بھی شوجی کا بھاگ دکھائی نہ دیا۔

تب چیت چڑھیو جو شنکر کہیو۔ پربھو اپمان سمجھ اُر دہیو

پاپ پھل دُکھ نہ ہر سکے اُس بیا پا۔ جس پیچھو مہسا پر کیا تا پا
تب جو کچھ شوجی نے کہا تھا۔ وہ سب چت میں سما گیا۔

سوامی کا اناور دیکھ کر ستی کا ہردہ جل اُٹھا۔ پتی دوارا تیاگ کیا جانے پر بھی اُن کے ہردے میں اتنا بڑا دُکھ نہ ہوا تھا جتنا مہان دُکھ اس سمے پتی کے اپمان کے کارن ہُوا۔

یدپی جگت اُرون دُکھ نانا۔ سب تے کٹھن جاتی اپماناؔ
سمجھ سو ستی کھیولتی کرودھا۔ بہو بدھی جننی کینہہ پربودھا

اگرچہ سنسار میں انیک پرکار کے بھیانک دُکھ ہیں تو ہیں لیکن سب سے کٹھن دُکھ جاتی اپمان ہے۔ یہ سمجھ کر ستی کو بڑا کرودھ ہو گیا۔ اُن کی ماتا نے انہیں بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوہا

شِو اپمان نہ جائے سہہ ہردے نہ ہوئی پربودھ
سکل سبھہی ہٹھ سے تب بولیں بچن اسکر ودھ

شوجی کا اپمان ستی جی سے سہن نہ ہو سکا۔ ماتا کے سمجھانے پر بھی اُن کے ہردہ میں کچھ بودھ نہ ہُوا۔ تب تو سمپورن سبھا کا ہٹھ پوروک ڈانٹ کر کرودھ بھرے بچن بولیں۔

سُنہو سبھاسد سکل مُنندا۔ کہی سُنی جنہہ شنکر نندا
سو پھل تُرت لہب سب کاہو۔ بھلی بھانتی پچھتاب پتاہو

اے سبھاسدو و سب مُنیشورو سُنو۔ جنہوں نے شوجی مہاراج کی نندا کی یا سُنی ہے۔ اُس کا پھل تُرنت ہی سب کو مل جاوے گا اور میرا پتا بھی بھلی بھانت اپنے کئے پر پچھتاوے گا۔

سنت سمبھو شری پتی اپوادا۔ سُنئے جہاں تہاں اس مریادا
کاٹئے تاسو جیبھ جو بسائی۔ شرون موند نہ تو چلئے پرائی

ایسی مریادا ہے کہ جہاں سنت شوجی شری وشنو جی کی نندا ہوتی ہو۔ وہاں اُس نندا کو سُننے والا اگر سامرتھ رکھتا ہو تو نندا کرنے والے کی جیبھ کاٹ ڈالے۔ لیکن اگر یہ سامرتھ نہ ہو۔ تو وہاں سے کان بند کر کے بھاگ جائے۔

جگد آتما مہیش پرادی۔ جگت جنک سب کے ہتکاری
پتا مند متی نندت تے ہی۔ دچھ شکر سمبھو یہ دیہی

تری پُور دینت کو مارنے والے بھگوان شوجی سمپورن جگت کے آتما ہیں۔ جگت کے پتا اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔

میرا مُورکھ متی پتا اُن کی نندا کرتا ہے۔ اور میری یہ دیہہ اُسی دکش کے ویریہ سے پیدا ہوئی ہے۔

تجہیو تُرت دیہہ تی ہیتو۔ اُر دھر چندر مولی برشکیتو
اس کہی جوگ اگنی تنو جارا۔ بھیو سکل مکھ ہاہا کارا

اس لئے چندرما کو للاٹ پر دھارن کرنے والے برشکیتو شوجی کا ہردے میں دھیان کر کے (کہ میرا شریر شِو ہتارک دکش کے ویریہ سے پیدا ہوا ہے۔) میں اس دیہہ کو ترنت ہی تیاگ دوں گی۔ ایسا کہہ کر ستی جی نے یگیہ کی اگنی میں اپنا شریر جلا ڈالا۔ تب سب یگیہ شالا میں ہاہا کار مچ گیا۔

دوہا

ستی مرن سُنی سمبھو گن لگے کرن مکھ کھیس
یگیہ ودھونس بلوک بھر گو رچھا کینہہ مُنیس

ستی جی کا بھسم ہونا سُن کر شوجی کے گن اس یگیہ کو ودھونس (نشٹ بھرشٹ) کرنے لگے۔ یگیہ ودھونس ہوتے دیکھ کر مُنیشور بھرگو جی نے رُدر گنوں کو ہٹا کر اُس کی رکھشا کی۔

چوپائی

سماچار سب شنکر پائے۔ بیر بھدر کر کوپ پٹھائے
یگیہ ودھنس جائی تنہہ کینہا۔ سکل سُرنہہ بدھی وت پھل دینہا

بھرگو جی کے بچائے ہوئے اپنے رُدر گنوں کے مُکھ سے سب سماچار شنکر شوجی نے بڑے کرودھ میں آ کر بیر بھدر کو کیلاش سے ہردوار کو بھیجا۔ انہوں نے وہاں جا کر یگیہ ودھونس کر ڈالا اور سب دیوتاؤں کو یتھا یوگیہ ڈنڈ دیا۔

بھئی جگ بدِت دچھ گتی سوئی۔ جس کچھو سمبھو بمکھ کے ہوئی
یہ اتہاس سکل جگ جانی۔ تاتے میں سنچھیپ بکھانی

دکش کی لوک پرسدھ وہی گتی ہوئی جو شِو ودروہیوں (شِو کے دشمن) کی ہوتی ہے۔ اس اتہاس کو سارا سنسار جانتا ہے۔ اس لئے میں نے اس کا سنکشیپت ورنن (مختصر بیان) کیا ہے۔

ستی مرت ہری سن بر مانگا۔ جنم جنم شِو پد انوراگا
تے ہی کارن ہم گری گرہہ جائی۔ جنمی پاروتی تنو پائی

ستی نے دیہہ تیاگ کے سمے بھگوان ہری سے یہ بر مانگا کہ میرا جنم جنم میں شوجی کے چرنوں میں پریم ہو۔ اسی کارن وہ پاروتی کا

شریر دھارن کر ہماچل کے گھر جاکر جنمی۔

جب تے اما ہمل گریہہ جائیں۔ سکل سدھی سمپتی تہاں چھائیں
جنہہ تہہ منی سو آشرم کینے۔ اچت باس ہم بھو دھر دینہے

جس دن سے اما ہماچل کے گھر میں پیدا ہوئی۔ اسی دن سے ان کے گھر ساری سدھیاں اور سمپتیاں چھا گئیں۔ منی جنوں نے جہاں تہاں سندر آشرم بنا لئے۔ اور ہماچل نے ان کو رہنے کے لئے یوگیہ ستھان دیئے۔

دوھا

سدا سمن پھل سہت سب درم نونا نا جاتی
پرگٹیں سندر سیل پر منی سے آکر بہو بھانتی

پاربتی کے جنم کے پربھاؤ سے نانا پرکار کے نئے نئے برکش سدا پھل پھولوں سے لدے ہوئے اس سندر پربت پر پیدا ہو گئے۔ اور بہو پرکار کی سندر منیوں کی کانیں اس پربت پر سب کہیں پرگٹ ہو گئیں۔

چوپائی

سرتا سب پنیت جل بہہیں۔ کھگ مرگ مدھپ سکھی سب رہیں
سہج ویرو سب جیون تیاگا۔ گری پر سکل کریں انوراگا

ساری ندیوں میں پوتر جل بہتا ہے۔ اور پشو پکشی بھونرے آدک سب سکھی رہتے ہیں۔ سب جیوں نے اپنا اپنا سبھاوک ویر چھوڑ دیا۔ اور پربت پر سب آپس میں پریم کرنے لگے۔

سو ہیل گرجا گریہہ آئے۔ جم جن رام بھگتی کے پائے
نت نوتن منگل گریہہ تاسو۔ برہما آدک گاوہیں جسو جاسو

پاربتی جی کے جنم لینے سے ہماچل کے گھر ایسی شوبھا بڑھی کہ جیسے منش رام بھگتی کو پاکر شوبھایمان ہوتا ہے۔ اسکے گھر نت پرتی نئے نئے منگل آنند ہونے لگے جس کا یش برہما آدک گاتے ہیں۔

نارد سماچار سب پائے۔ کوتک ہیں گری گیہہ سدھائے
سیل راج بڑھ آدر کینہا۔ پد پکھاری بر آسن دینہا

نارد جی کو یہ سب سماچار معلوم ہوئے۔ تو وہ ساد ہار ن ہی ہماچل کے گھر چلے گئے۔ پربت راج نے ان کا بڑا آدر ستکار کیا۔ اور چرن دھو کر ان کو سندر آسن دیا۔

ناری سہت منی پد سر ناوا۔ چرن سلل سب بھون سنچاوا

رنج سو بھاگیہ بہت گری برنا۔ ستا بولی میلی منی چرنا

ہماچل نے اپنی استری سمیت منی کے چرنوں میں سیس جھکایا۔ اور ان کے چرنودک (وہ جل جس سے پاؤں دھوئے گئے) کو سارے گھر میں چھڑک کر پوتر کیا ہماچل نے اپنے سوبھاگیہ کی بہت سراہنا کی۔ اور پتری کو بلاکر ان کے چرنوں پر رکھ دیا۔ اور کہا۔

دوھا

تری کالگیہ سرو گیہ تم گتی سرو تر تمہار
کہو ستا کے دوش گن منی بر ہردے بچار

ہے منی سریشٹھ! آپ تینوں کالوں (بھوت. ورتمان بھوشیہ) کی باتیں جانتے ہیں۔ اور سرو گیہ ہیں. سرو تر آپ کی پہنچ ہے۔ سو آپ میری اس کنیا کے گن دوش ہردے میں وچار کر کہئے۔

چوپائی

کہہ منی بہسی گوڑھ مردو بانی۔ ستا تمہاری سکل گن کھانی
سندر سہج سوسیل سیانی۔ نام اما امبکا بھوانی

تب نارد جی نے ہنستے ہوئے گوڑھ کومل بانی سے کہا تمہاری یہ کنیا سمپورن گنوں کی کان ہے۔ یہ سبھاؤ سے ہی سندر سوشیل اور چتر ہے۔ اما امبکا اور بھوانی یہ اس کے نام ہیں۔

سب لچھن سمپن کماری۔ ہوئے ہی سنتت پیا پیاری
سدا اچل ایہی کر اہی باتا۔ ایہی تے جس پیہیں پتو ماتا

یہ کنیا سب لکشنوں سے پری پورن ہے۔ یہ اپنے پتی کو سدا ہی پیاری ہوگی۔ اس کا سہاگ سدا اچل رہے گا۔ اور تم ماتا پتا کا سنسار میں بڑا یش ہوگا۔

ہوئی ہی پوجیہ سکل جگ ماہیں۔ ایہی سیوت کچھو درلبھ ناہیں
ایہی کر نام سمر سنسارا۔ تریہ چڑھہیں پتی برتا اسی دھارا

سب سنسار اس کی پوجا کریگا۔ اس کی سیوا کرنے سے کوئی ایسا پدارتھ نہیں جو نہ ملے۔ اس کے نام کا سمرن کر کے سنسار میں استریاں پتی برت روپی تلوار کی تیز دھار پر چڑھ جائیں گی۔

سیل سلچھن ستا تمہاری۔ سنہو جے اب گن دوئے چاری
اگن امان ماتو پتو ہینا۔ اداسین سب سنشے چھینا

ہے پربت راج. تمہاری یہ کنیا شبھ لکشنوں سے یکت ہے۔ اب اس کے جو دو چار اوگن ہیں۔ ان کو بھی سنو اگن رہت۔ مان رہت

جس کا کوئی پتا نہ پاتا۔ ویرکت سنت رہتے۔

دوہا

جوگی جٹل اکام من نگن امنگل بیش
اس سوامی ہی کہا کی لیں پرکا سیت اسی ریکھ

اور لوگی۔ جٹادھاری۔ نشکام من والا۔ ننگا اور امنگل بیس والا۔ ویسا ہی اس کو پتی ملے گا۔ اس کی ہتھیلی میں یہ سب ریکھا لکھی ہے۔ سن کر یہ سب جا نیہ جانی۔ ڈکھ ریت ہی آناہر شانی نارد لیا یہ بھید نہ کسی سے کہا۔ ویسا ایک سا سمجھ ہیں ناردجی کے بچنوں کو۔ سن کر اور پھر سے سب سچ مان کر ہمانچل اور اس کی استری مینا کو بہت دکھ ہوا لیکن پاربتی جی پرسن ہو گئیں۔ نارد جی کی اس بھید کو نہ جان سکے کیونکہ سب کی باہری دشا ایک سی ہے پر بھیتر کی سمجھ الگ الگ ہے۔

سکل سکھیں گری جا گری نینا۔ پلک شریر بھرے جل نینا۔ کاوی نہ رشا ولیک بھاشا۔ اس پر شریر سے دھیرا لکھا ساری سکھیاں پاربتی ہمانچل اور مینا ان سب کے شریر پلکت تھے سبھی کے نینوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ اس کیوں ہمانچل اور مینا کی آنکھوں میں آنسو اس لئے تھے کہ انہیں یہ دکھ ہوا۔ اور پاربتی جی کی آنکھوں میں آنند کے آنسو تھے۔ دیو رشی کے بچن جھوٹ نہیں ہو سکتے یہ وچار کر کے پاربتی جی نے ان بچنوں کو ہردے میں دھارن کر لیا۔

اپجیو شو پد کمل سنیہو۔ ملن کٹھن من بھا سندیہو۔ جانی کو او سر پریتی دوارئی۔ سکھی اچھنگ بیٹھی پھر جائی۔ تب ... پاربتی کی شو جی کے چرن کملوں میں پریتی ہو گئی لیکن من میں یہ سندیہ رہا کہ ان کا ملنا کٹھن ہے سمجھ کر پاربتی جی نے اپنے اس پریم کو چھپا لیا اور پھر وہ سکھی کی گود میں جا کر بیٹھ گئی۔

جھوٹ نہ ہوئے دیو رشی بانی۔ سوچیں گلتی سکھی سیانی۔ اُر دھر دھیر کہیں گری راؤ۔ کہہ ناتھ کا کریئے اپاؤ۔ دیو رشی کی بانی جھوٹی تو ہو نہیں سکتی۔ ایسا وچار کر کے ہمانچل اور مینا اور ساری چتر سکھیاں چنتا کرنے لگیں کہ اب کیسے بیڑا پار ہوگا۔ من میں دھیرج دھر کر ہمانچل راج نے کہا کہ اے ناتھ کہئے کیا

کیا اپائے کیا جائے۔

کہہ منیس ہمونت سنو جو ودھی لکھا للار
دوہا۔ دیو دنج نر ناگ منی کوؤ نہ میٹن ہار

منیشور نے کہا ہے پربت راج سنو جو کچھ ودھاتا نے قسمت میں لکھ دیا۔ اُسے کوئی بھی دیو۔ دانو۔ نر ناگ منی نہیں مٹا سکتا۔

چوپائی

تدپی ایک میں کہوں اپائی۔ ہوئے کرے جو دیو سہائی۔ جس بر میں برنیوں تمہ پاہی۔ ملی ہی اُمہ تس سنسے ناہیں۔ تو بھی میں ایک اپائے بتاتا ہوں۔ اگر دیو سہایک ہے تو وہ سدھ ہو جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو ور تو ویسا ہی ملے گا جیسا کہ میں نے کہا ہے۔

جے جے بر کے دوش بکھانے۔ تے سب شو پہہ میں انومانے۔ جو ودواہ سنکر سن ہوئی۔ دوشو گن سم کہہ سب کوئی۔ جو جو میں نے ور کے دوش کہے ہیں میرے وچار میں تو وہ سب لکشن شو جی میں ہیں۔ اگر اس کا شو جی کے ساتھ بیاہ ہو جائے تو ان کے دوشوں کو بھی سنسار گنوں کے سمان ہی کہے گا۔

جو اہی سیج سین ہری کرہیں۔ بدھ کچھ تنہہ دوش نہ دھرہیں۔ بھانو کرسانو سرب رس کھاہیں۔ تنہہ کہنہ مند کہت کوؤ ناہیں۔ جیسے وشنو بھگوان شیش ناگ کی سیج پر سوتے ہیں۔ بلکہ مان لوگ اُن کو کوئی دوش نہیں لگاتے سوریہ اور اگنی دیوتا بھی بھلے برے رسوں کو بھکشن کر لیتے ہیں لیکن ان کو کوئی بھی نہیں کہتا۔

شبھ اَرو اشبھ سلل سب بہئی۔ سُرسر کوؤ اپنیت نہ کہئی۔ سمرتھ کہ نہیں دوش گوسائیں۔ روی پاوک سُرسری کی نائیں۔ شری گنگا جی میں بُرا اور بھلا سب جل بہتا ہے لیکن اسے کوئی اپوتر نہیں کہتا۔ سورج اگنی اور گنگا کے سمان سامرتھ والا کو کوئی دوش نہیں ہوتا۔

دوہا

جو اس ہسی سا کرہیں نر جڑ بیبک ابھیمان
پرہیں کلپ بھر نرک میں جیو کہ ایش سمان

یدی مورکھ منش ابھیمان وش ہو کر ایسی برابری کرنے لگیں تو وہ کلپ بھر کے لئے نرک میں پڑتے ہیں۔ بھلا جیو بھی کہیں ایشور

کلیان مارچ ۴

چوپائی

شوہری جل کرت باروتی جانا۔ کبھوں نہ سنت کرہیں تیہہ پانا
شوہری کہیں سوباون جیسے۔ ایس انیس ہی انتر دیسے
گنگاجی کے جل سے نیار کیگئی۔ مدرا (شراب) کو جان کر بھی سنت لوگ کبھی اس کا پان نہیں کرتے پروہی مدرا (شراب) گنگا جی میں مل جانے پر جیسے پوتر ہوجاتی ہے۔ ایشور اور جیو میں بھی ویسا ہی بھید ہے (جیو ایشور کا انش ہے تو بھی ایشور سے بمکھ جیو کا کوئی آدر نہیں کرتا۔ اور جب وہ جیو ایشور پریم میں مگن ہوکر شدھ اور سامرتھ ہوجاتا ہے۔ تو وہ بھگوان کے سمان پوجا جاتا ہے)

شمبھو سہج سمرتھ بھگوانا۔ ایہی وواہ سب بدھی کلیانا
دُرارادھیہ پَے اہے مہیسو۔ آشوتوش پُنی کیئے کلیسو

شری شوجی تو سبھاو سے ہی سامرتھ وان بھگوان ہیں اگر اُن سے اس کنیا کا وواہ ہوجائے۔ تو سب پرکار سے کلیان ہی ہے۔ پرنتو شوجی کی ارادھنا بڑی کٹھن ہے۔ پھر بھی وہ گھور تپ کرنے سے سنتشٹ ہوجاتے ہیں۔

جو تپ کرے کماری تمہاری۔ بھاوی میٹ سکیں تری پُراری
یدپی بر انیک جگ ماہیں۔ ایہہ کہنہ شوتج دوسر ناہیں

یدی تمہاری یہ کنیا تپ کرے تو شوجی مہاراج اس کی بھاوی (بُری قسمت) کو مٹا سکتے ہیں۔ یدپی سنسار میں انیک ور ہیں۔ تتھاپی تمہاری اس پتری کے لئے شوجی کے بغیر اور دوسرا ور نہیں ہے۔

بَر دایک پرنتارت بھنجن۔ کرپا سندھو سیوک من رنجن
اِچھت پھل بنو شو ارادھے۔ لہئے نہ کوٹی جوگ جپ سادھے

شوجی ور دینے والا ہیں۔ شرنا گت پرانیوں کے دکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ کرپا کے ساگر اور سیوکوں کے منوں کو پرسن کرنے والے ہیں۔ اُن کی ارادھنا بنا کروڑوں یوگ جپ کرنے سے بھی منورتھ پورے نہیں ہوتے۔ وہ ہی ایک اِچھت پھلوں کے دینے والے ہیں۔

دوہا

اس کہہ ناردسمر ہری گری جہیں پا دسہہ آ
ہوئی ہی یہ کلیان اب سنسے تجہو گر نیس

ایسا کہہ کر بھگوان کا سمرن کرکے نارد جی نے شری پاربتی جی کو آشیرواد دیا۔ اور کہا۔ کہ ہے پربت راج اب کلیان ہی ہوگا اب تم سب سنشیوں کا تیاگ کردو

چوپائی

کہی اس برہم بھون منی گیو۔ آگل چرت سنہو جس بھیو!
پتی ہی ایکانت پائی کہہ مینا۔ ناتھ نہ میں سمجھے منی بینا!

ایسا کہہ کر نارد منی برہم لوک کو چلے گئے۔ اب آگے جو چرتر ہوا۔ اُسے سنو۔ پتی کو اکیلے پاکر پاربتی جی کی ماتا مینا بولی کہ ہے ناتھ میں نے منی ناردجی کے بچنوں کو نہیں سمجھا۔

جو گھر بر کل ہوئی انوپا۔ کریئے وواہ سُتا انورُوپا
نہ تا کنیا برُ رہو کنواری۔ کنت اُما مم پران پیاری

اگر اپنی کنیا کے انوکول گھر ور اور کل اُتم ہو تو بیاہ کیجئے نہیں تو لڑکی چاہے کنواری ہی رہے۔ کیونکہ ہے سوامی پاربتی مجھ کو پرانوں سے بھی پیاری ہے

جو نہ ملے بر گری جیا جوگو۔ گری جڑ سہج کہیہی سب لوگو
سوئی بچاری پتی کرہو بیاہو۔ جہیں نہ بہور ہو اُر داہو

پاربتی کے لئے نہیں یوگیہ ور نہ ملا۔ تو سب لوگ کہیں گے کہ پربت تو سبھاؤ سے ہی مورکھ ہوتے ہیں۔ سوچ وچار کر بیاہ کرنا تاکہ بعد میں ہردے میں سنتاپ نہ ہو۔

اس کہی پری چرن دھر سیشا۔ بولے سہت سنیہہ گریشا
برپاوک پرگٹے ششی ماہیں۔ نارد بچن انیتھا ناہیں

ایسا کہہ کر مینا اپنے پتی ہماچل کے چرنوں پر سیس دھر کر گر پڑی۔ تو بڑے پریم سے پربت راج بولے۔ ہے رانی بھلے ہی چندرما میں اگنی پرگٹ ہوجائے (ناممکن ممکن ہوجائے) پرنتو ناردجی کے بچن جھوٹے نہیں ہوسکتے۔

دوہا

پریہ سوچ پری ہرہو سب سمرہو شری بھگوان
پاربتی ہی نرمیو جیہی سوئی کرے کلیان

ہے پریہ۔ چنتا کرنا چھوڑ کر بھگوان کا سمرن کرو۔ جنہوں نے پاربتی جی کو اُتپن کیا ہے۔ وہ بھگوان اس کا کلیان ہی کریں گے۔

چوپائی

اب جو تمہیں سُننا پر بیٹھو ۔ تو اس مہا منی سکھا دان دی ہو
کرے سو تم جیسی بال ... ۔ آن اُپائے نہ میٹے کلیشو

سبھی رانی اگر تمہیں دُنیا سے پریم ہے تو اُسے جا کر اُپدیش
کرو کہ وہ ایسا تپ کرے جس سے شو جی رل جائیں۔ اس کے بغیر اور
کسی اُپائے سے یہ کلیش مٹنے والا نہیں ہے۔

نارد بچن سگربھ سہیتو ۔ سُندر سب گن ندھی برش کیتو
اس بچار تم تجہو اسنکا ۔ سبھی بھانتی شنکر اکلنکا

نارد جی کے بچنوں کا ارتھ گوڑھ و گمبھیر ہوتا ہے۔ وہ بے مطلب
کی کوئی بات نہیں کہتے۔ شو جی سمپورن گنوں کے بھنڈار ہیں۔
ایسا وچار کر تم شنکا کو دور کرو۔ شو جی سبھی طرح سے نِش
کلنک ہیں۔

سُنی پتی بچن ہرشی من ماہیں ۔ گئی تُرت اُٹھی گرجا پاہیں
اُمہ بلوکی نین بھر باری ۔ سہت سنیہہ گود بیٹھاری

پتی جی کے بچن سُن کر مینا پرسن چت ہو کر اُٹھی اور ترنت پاربتی
جی کے پاس گئی۔ پاربتی کو دیکھ کر اُن کی آنکھوں میں جل بھر آیا۔ اُسے
بڑے پریم سے گود میں بٹھا لیا۔

بار ہیں بار لیتی اُر لائی ۔ گدگد کنٹھ نہ کچھ کہی جائی
جگت ماتُ سربگیہ بھوانی ۔ ماتُ سکھد بولیں مردو بانی

پھر بار بار اُسے اپنے ہردے سے لگانے لگی۔ گدگد کنٹھ
ہونے کے کارن کچھ کہا نہ جاتا تھا۔ ... جگت ماتا
سربگیہ پاربتی جی ماتا کو [illegible] کومل بانی سے بولیں۔

دوھا

سنہو ماتُ میں دیکھ اس سپن سناؤں توہے
سُندر گور سبپر بر اس اُپدیسیو موہے

ہے ماتا سُنو۔ میں تمہیں سناتی ہوں، میں نے ایک
سوپن (خواب) دیکھا ہے۔ اس سوپن میں مجھے ایک سُندر
گورے رنگ والے شریشٹھ براہمن نے ایسا اُپدیش کیا ہے۔

چوپائی

کرہی جائی تپُ سیل کماری ۔ نارد کہا سو ستیہ بچاری
مات پتہی پنی یہ مت بھاوا ۔ تپُ سکھپرد دکھ دوش نساوا

ہے پاربتی تم جا کر تپ کرو۔ نارد کی کہی ہوئی بات کو ستیہ
سمجھو۔ تمہارے ماتا پتا کو بھی یہ بات بھاتی ہے کیونکہ تپ
سُکھ دینے والا اور دُکھوں دوشوں کا ناش کرنے والا ہے۔

تپ بل رچئی پرپنچ بدھاتا ۔ تپ بل بشنو سکل جگ تراتا
تپ بل شمبھو کرہیں سنگھارا ۔ تپ بل شیش دھرئی مہی بھارا

تپ کے بل سے ہی برہما سرشٹی کو رچتے ہیں۔ اور تپ کے
بل سے ہی وشنو سارے جگت کا پالن کرتے ہیں۔ اور تپ کے ہی بل
سے شمبھو رودر روپ سے جگت کی سنگھار کرتے ہیں۔ اور تپ کے
بل سے شیش جی پرتھوی کا بھار اُٹھائے ہوئے ہیں۔

تپ آدھار سب سرشٹی بھوانی ۔ کرہی جائی تپُ اس جیہ جانی
سنت بچن بسمت مہتاری ۔ سپن سنایو گرہی ہنکاری

ہے بھوانی۔ تپ ہی ساری سرشٹی کا آدھار ہے۔ من میں ایسا
جان کر تو تپ کر۔ ایسا پاربتی جی کا سوپن درشٹانت سُن کر مینا کو بڑا
اچنبھا ہوا۔ اور اس نے اپنے پتی ہماچل کو بُلا کر سوپن کا سارا حال
کہہ سنایا۔

ماتُ پتہی بہو بدھی سمجھائی ۔ چلیں اُما تپ ہت ہرشائی
پریہ پریوار پتا اَرُ ماتا ۔ بھئے بکل مکھ آو نہ باتا

ماتا پتا کو بہت پرکار سمجھا کر پاربتی جی پرسن چت ہو کر تپ
کرنے کے لئے چلیں۔ پیارا پریوار پتا ماتا سمیت سب بیاکل
ہو گئے۔ اور اس کے بیوگ کے دُکھ سے سب کے گلے بھر آئے
کسی کے منہ سے بات نہیں نکلتی تھی۔

دوھا

بید سِرا مُنی آئے تب سبہی کہا سمجھائے
پاربتی مہما سنت رہے پربودھہی پائے

تب وید شرا نامک منی وہاں آئے۔ انہوں نے سب کو پاربتی
جی کی مہما سمجھائی جسے سُن کر سب کو پربودھ ہو گیا۔ (دُکھ دور ہو گیا
اور سب سنتشٹ ہو گئے۔) پاربتی کی مہما پر وچار کر کے سب کا
شوک دور ہو گیا۔

اُر دھری اُما پران پتی چرنا ۔ جائی بپن لاگیں تپ کرنا
اتی سکمار نہ تن تپ جوگو ۔ پتی پد سمری تجیو سب بھوگو

اب تو پاربتی جی اپنے ہردے میں اپنے پران پتی شری
شو جی کے چرنوں کا دھیان کر کے بن میں جا کر تپ کرنے لگیں۔

پاربتی جی کا اتی انت سُکمار شریر تپ کے یوگیہ نہیں تھا۔ تو بھی پتی کے چرنوں کا سمرن کرکے انہوں نے سارے بھوگ تیاگ دیئے
نت نو چرن اُپج انوراگا۔ بسری دیہہ تپہہ من لاگا
سنبت سہس مول پھل کھائے۔ ساگ کھائی ست برش گنوائے
پاربتی جی شیو جی کے چرنوں میں نت نیا پریم بڑھانے لگیں۔ تپ میں من ایسا مگن ہوگیا کہ شریر کی بھی کچھ سُدھ نہ رہی۔ ایک ہزار برس تک انہوں نے کند مول پھل کھائے اور سو برس ساگ کھاکر ہی گزار دیئے۔
کچھ دن بھوجن باری بتاسا۔ کئے کٹھن کچھ دن اُپباسا
بیل پتر ہی پرتی سکھانی۔ تین سہس سنبت سوئی کھائی
اس کے بعد کچھ دن جل اور والو (ہوا) پی کر کاٹے۔ پھر کچھ دن برت رکھے۔ جو بیل پتر سوکھ کر دھرتی پر گر پڑتے تھے تین ہزار برس انہیں کھایا۔
پنی پریہرے سکھانیو پرنا۔ اُبھی نام تب بھیو اپرنا
دیکھی اُما ہی تپ کھین شریرا۔ برہم گرا بھی گگن گمبھیرا
پھر سوکھے بیل پتر کھانے بھی چھوڑ دیئے تب سے پاربتی کا نام اپرنا ہوا۔ تپ سے کھین شریر دیکھ کر بڑی گمبھیر آکاش سے برہم بانی ہوئی۔

دوھا

بھیو منورتھ سپھل تو سُن گری راجکماری
پری ہرو دسہہ کلیس سب اب ملیہہ ترپ راری
ہے پربت راجکماری سُنو تمہارا منورتھ سپھل ہوا۔ تو اب اس کٹھن تپوں اور برتوں کو چھوڑ دے۔ اب تجھے شیو جی ملینگے

چوپائی

اس تپ کاہو نہ کینہہ بھوانی۔ بھئے انیک دھیر مُنی گیانی
اب اُر دھرہو برہم بر بانی۔ ستیہ سدا سنتت شُچی جانی
اے بھوانی سنسار میں انیک دھیر مُنی گیانی ہوئے ہیں۔ پرنتو ایسا کٹھور تپ کسی نے نہیں کیا۔ اب تم ہی اس برہم بانی کو سدا ستیہ اور شُدھ جان کر دھارن کرو۔
آوے پتا بولاون جب ہی۔ ہٹھ پری ہر گھر جائے ہو تب ہی
جب تمہیں جب سپت رشی را ملیہہ سب تیرتھ ان بالکھیسا
جب تمہارے پتا تمہیں بلانے آویں تب ہٹھ چھوڑ کر گھر چلی جانا اور جب تمہیں سپت رشی ملیں تب اس بانی کو ٹھیک جاننا
سُنت گرا برہمی گگن بکھانی۔ پلک گات گرجا ہرشانی
اُما چرت سُندر میں گاوا۔ سُنہو شمبھو کر چرت سہاوا
آکاش سے کہی ہوئی اس برہم بانی کو سن کر پاربتی جی اتی انت پرسن ہوگئیں۔ اور اُن کا شریر خوشی کے مارے پلکت ہوگیا۔ یگیہ ولک بھردواج جی سے کہتے ہیں کہ ہے بھردواج میں نے پاربتی جی کا سُندر چرتر تمہیں سنایا اب شیو جی کا سہاونا چرتر سنیئے۔
جب تے ستی جائی تنو تیاگا۔ تب تے شو من بھیو براگا
جپہیں سدا رگھو نایک ناما۔ جہں تہں سنہیں رام گن گراما
جب سے ستی نے جاکر شریر تیاگ کیا تب سے شیو جی کے من میں ویراگ ہوگیا۔ وہ سدا شری رگھو ناتھ جی کے نام کا جپ کرنے لگے۔ اور ادھر اُدھر شری رام جی کے گن سمودہ کی کتھائیں سُننے لگے۔

دوھا

چدانند سکھ دھام شو بِگت موہ مد کام
بچرہیں مہی دھر ہردے ہری سکل لوک ابھی رام
چدانند۔ سکھ دھام، موہ مد اور کام سے رہت شیو جی سمپورن لوگوں کو آنند دینے والے بھگوان شری رام چندر جی کو ہردے میں دھارن کرکے دھیان مگن ہوکر پرتھوی پر وچرنے لگے۔

چوپائی

کتہوں مُنن اپدیسہیں گیانا۔ کتہوں رام گن کرہیں بکھانا
جدپی اکام تدپی بھگوانا۔ بھگت برہ دکھ دُکھت سُجانا
کہیں تو وہ مُنیوں کو گیان اُپدیش کرتے اور کہیں رام گُنوں کا بکھان کرتے تھے۔ یدپی شیو بھگوان کام رہت ہیں۔ تو بھی وہ اپنے بھگت کے ویوگ کے دُکھ سے دُکھی ہیں۔
ایہی بدھی گیو کال بہو بیتی۔ نت نو ہوئے رام پد پریتی
نیم پریم شنکر کر دیکھا۔ اوچل ہردے بھگتی کی ریکھا
اس پرکار بہت کال بیت گیا شیو جی کی شری رام چندر جی کے چرنوں میں نت نئی پریتی بڑھ رہی ہے۔ شیو جی کے نیم۔ پریم۔ اور اٹیل بھگتی کو جب شری رام چندر جی نے دیکھا۔
پرگٹے رام کرتگیہ کرپالا۔ روپ سیل ندھی تیج بسالا

پربھو بہ کار یشنکر سراہا۔ تمہرین اس برت کو نرباہا
تو اپکار ماننے والے۔ کرپا روپ اور شیل کے ساگر بھگوان
تجسوی بھگوان شری رام چندر جی پرگٹ ہوئے۔ انہوں نے بہت
پرکار سے شنکر جی کی سراہنا کی اور کہا تمہارے بنا ایسا کٹھن برت کوئی
نہیں کر سکتا ہے۔

بہو بدھی رام شیو ہی سمجھاوا۔ پاربتی کر جنم سناوا
اتی پنیت گرجا کی کرنی۔ بستر سہت کرپا نیدھی برنی

شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے شیو جی کو سمجھایا اور پاربتی
جی کے جنم کا ... ادھار سنایا۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے وستار
پوروک پاربتی جی کی پوتر کرنی کا ورنن کیا۔

دوہا

اب بنتی مم سنہو شیو جو مو پر نج نیہو
جائی بیاہو شیل جا یہ ہے ما تکیں دیہو

پھر شری رام چندر جی نے شیو جی سے کہا ہے شیو جی اب
آپ میری بنتی سنئے۔ اگر آپ کا مجھ پر سنیہ ہے۔ تو آپ جا کر پاربتی
جی کے ساتھ بیاہ کر لو۔ یہ بچن میں آپ سے مانگتا ہوں۔

چوپائی

کہہ شیو یدپی اچت اس ناہیں۔ ناتھ بچن پنی میٹی نہ جاہیں
سر دھر آئیس کریئے تمہارا۔ پرم دھرم یہ ناتھ ہمارا
شیو جی نے اتر دیا۔ کہ ہے بھگوان یہ بات یہ اچت (مناسب)
نہیں ہے۔ تو بھی ہے ناتھ آپ کے بچن مٹائے نہیں جا سکتے آپ کی آگیا
سر ماتھے پر یہی میرا پرم دھرم ہے۔

مات پتا گرو پربھو کی بانی۔ بنہیں بچار کریئے شبھ جانی
تم سب بھانت پرم ہتکاری۔ آگیا سر پر ناتھ تمہاری
ماتا پتا گورو اور سوامی کی بات کو بغیر وچارے ہی شبھ جان کر
کرنا چاہیئے۔ پھر آپ تو سب پرکار سے میرے پرم ہتیشی ہیں۔ ناتھ آپ کی
آگیا سر ماتھے پر۔

پربھو توشیو سن شنکر بچنا۔ بھگتی بویک دھرم یت رچنا
کہہ پربھو ہر تمہار پرن رہیو۔ اب اُر راکھیو جو ہم کہیو
پربھو شری رام چندر جی شیو جی کے بھگتی وویک دھرم
یکت بچنوں کو سن کر بڑے پرسن ہوئے۔ پربھو نے کہا ہے شیو جی۔

آپ کا پرن پورا ہو گیا۔ اب جو کچھ ہم نے کہا ہے اسے ہردے میں
رکھنا۔

انتردھیان بھئے اس بھاکھی۔ شنکر سوئی مورتی اُر راکھی
تبھی سپت رشی شیو پہیں آئے۔ بولے پربھو اتی بچن سہائے

یہ کہہ کر بھگوان شری رام چندر جی انتردھیان ہو گئے۔ شیو جی نے
اُن کا وہی روپ ہردے میں دھارن کر لیا۔ اسی سمے سپت رشی شیو جی
کے پاس آئے۔ اور پربھو مہادیو جی ان سے سندر بچن بولے

دوہا

پاربتی پہ جائی تم ... پریم پریکشا لیہو
گرہی پریر پٹھیہ ... سندیہو

آپ لوگ پاربتی کے پاس جا کر اُن کی پریم پریکشا لیں۔ اور
ہماچل کو کہہ کر پاربتی کو گھر بھجوا دیں۔ اور ان کے سندیہ کو دور کیجئے۔
رشن گوری دیکھی تہاں کیسی۔ مورتمنت تپسیا جیسی
بولے منی سنو سیل کماری۔ کرہو کون کارن تپ بھاری
رشیوں نے وہاں جا کر پاربتی جی کو کیسی دیکھا تو وہ تپسیا کی
ساکشات مورتی ہو۔ منی بولے۔ ہے شیل کماری سنو تم کس لئے
ایسا گھور تپ کر رہی ہو۔

کیہی اور رادھہو کا تمہ چہہو۔ ہم سن ستیہ مرم کن کہہو
کہت بچن من اتی سکچانی۔ ہنسیہو سن ہمار جڑ تانی
تم کس دیوتا کی آرادھنا کرتی ہو۔ اور اس سے کیا پھل چاہتی ہو۔
ہم سے سچ سچ سب بھید کیوں نہیں کہتی۔ پاربتی جی نے کہا کہ ہے منیشور
بھید کہتے ہوئے میرے من میں بڑا سنکوچ ہوتا ہے۔ کہ آپ لوگ میری مورکھتا
کو سن کر میری ہنسی اڑائیں گے۔

من ہٹھ پرا نہ سنئی سکھاوا۔ چہت باری پر بھیت اٹھاوا
نارد کہا ستیہ سوئی جانا۔ بن پنکھن ہم چہہیں اڑانا
میرا من ایسا ہٹھ کر گیا ہے کہ کسی کے اپدیش کو سنتا
ہی نہیں۔ پانی پر دیوار اٹھانا چاہتا ہے۔ نارد جی نے جو کہہ دیا اسے
سچ مان کر بنا پروں کے ہی اڑنا چاہتی ہوں۔

دیکھو منی اوویک ہمارا۔ چاہئے سدا شیو ہی بھرتارا
ہے منیو! میرے اگیان کی اور تو دھیان کریں۔ کہ میں شیو جی کو ہی
اپنا پتی بنانا چاہتی ہوں

دوہا

سنت بچن بہسے رشی گرگ سنبھوت دیہہ
نارد کر اُپدیش سُن کہو بسیو گہہ کیہہ

پاربتی جی کے بچن سُنکر رشی ہنس پڑے اور کہا کہ تمہارا شریر پربت ہی سے تو پیدا ہوا ہے۔ اس لئے تم ایسی الٹی بات کیوں نہ کرو۔ اس میں اچرج ہی کیا ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ نارد کا اُپدیش سُن کر آج تک کس کا گھر بسا ہے۔

چوپائی

دکھش سُتن اُپدیشو جائی۔ تن پھر بھون نہ دیکھا آئی
چترکیتو کر گھر اُن گھالا۔ کنک کسیپو کر پُنی اس حالا

نارد جی نے دکھش کے پتروں کو جا کر اُپدیش کیا تھا۔ جس سے انہوں نے پھر لوٹ کر کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا۔ چترکیتو کو ایسا اُپدیش دیا کہ اُن کا خانہ ہی تباہ کر دیا۔ اور پھر ہرنیہ کشیپ کا بھی یہی حال ہوا۔

نارد سکھ جے سُنیں نرناری۔ اوسی ہو ہیں تج بھون بھکاری
من کپٹی تن سجن چینہا۔ آپو سرس سب ہی چہہ کینہا

جو استری پرش نارد کے ایسے اُپدیش اور سکھشا کو سنتے ہیں۔ وہ اوشیہ گھر بار تیاگ کر بھکاری بن جاتے ہیں۔ انتہ کرن میں تو ان کے کپٹ ہے۔ اور شریر پر سادھو پرشوں کے سے چہن دھارن کر رکھے ہیں۔ وہ تو اپنی طرح ہی سب کو بنانا چاہتے ہیں۔

تیہی کے بچن مانی بسواسا۔ تم چاہو پتی سہج اُداسا
نرگن نلج کو بیش کپالی۔ اکل اگیہہ و گیہہ بہالی

ایسے کپٹی کے بچنوں پر وشواس کر کے تم ویسا پتی چاہتی ہو۔ جو سبھاوتے ہی اُداسین۔ گن ہینا۔ نرلج۔ برا بھیس دھارنے والا۔ کھوپڑی کی مالا پہننے والا۔ نرادھار۔ بے گھر۔ ننگا اور شریر پر سانپوں کو لپیٹے رکھنے والا ہے۔

کہہو کون سکھ اس بر پائے۔ بھل بھولی ہو ٹھگ کے بورائے
پنچ کہیں شو ستی دو ابی۔ پُنی اوڈیر مرایت تاہی

کہو ایسا ور پانے سے تمہیں کونسا سکھ ملے گا۔ اس ٹھگ نارد کے بہکانے سے تم کیسی بھولی پنچ لوگوں کے کہنے سے پہلے شو جی نے پہلے تو ستی سے بیاہ کر لیا اور پھر اسے تیاگ کر مروا ڈالا۔

دوہا

اب سُکھ سووت سوچ نہیں بھیک مانگ بھو کھاہیں
سہج اکیلن کے بھون کبہوں کہ ناری کھٹاہیں

ستی جی کو مروا کر اب شو جی بے کھٹکے سکھ سے سوتے رہیں۔ من میں کچھ چنتا نہیں رہی۔ گھر گھر بھیک مانگ کر کھاتے ہیں۔ ایسے سبھاو کے اکانت باسیوں کے گھر بھلا کبھی استری کا نباہ ہو سکتا ہے۔

چوپائی

اجہوں مانہو کہا ہمارا۔ ہم تم کہہ ور نیک بچارا
اتی سندر شچی سکھد سوشیلا۔ گاوہیں بید جاسو جس لیلا

اب بھی تم ہمارا کہنا مانو ہم نے تمہارے لئے بہت اچھا ور وچار کیا ہے۔ جو کہ بہت ہی سندر سکھ دائک اور سشیل ہے۔ جس کے یش کی لیلا وید بھی گاتے ہیں۔

دوشن رہت سکل گن راسی۔ شری پتی پُر بیکنٹھ نواسی
اس بر تمہی ملاؤ آنی۔ سُنت بہسی کہہ بچن بھوانی

وہ دوشوں سے رہت۔ سارے گنوں کی راشی لکشمی کا سوامی اور بیکنٹھ پوری کا رہنے والا ہے۔ ایسا ور ہم تمہیں ملا دیں گے۔ رشیوں کے ایسے بچن سُن کر پاربتی جی ہنس کر بولیں۔

ستیہ کہیہو گر کرت تو ایہا۔ ہٹھ نہ چھوٹ چھوٹے برو دیہا
کنک پنی پکھان تے ہوئی۔ جارے سہج نہ پرہر سوئی

آپ نے یہ بالکل سچ کہا ہے کہ میرا شریر پربت سے پیدا ہوا ہے اس لئے ہٹھ بھی چھوٹے گا۔ شریر پھلے ہی چھوٹ جائے۔ سونا بھی تو پتھر سے پیدا ہوتا ہے جو ہوا جلانے سے بھی اپنے سبھاو رنگ اور سورن پنے کو نہیں چھوڑتا۔

نارد بچن نہ میں پرہراؤں۔ بسو بھون اجرو نہیں ڈراؤں
گر کے بچن پرتیتی نہ جیہی۔ سپنے ہوں سُگم نہ سکھ سدھ تیہی

میں نارد جی کے بچنوں کو نہیں چھوڑوں گی۔ گھر بس جائے یا اجڑ جائے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ جس کو گرو کے بچنوں پر شردھا نہیں ہے اسے سوپن میں بھی سکھ اور سدھی سگم (آسانی سے پراپت) نہیں ہوتی۔

دوہا

مہادیو او کرن بھون شنبھو سکل گن دھام
جیہی کر سنو ہم جانی بسن تیری نہی اسکن کام

مہادیو جی اوگنوں کے گھر ہیں۔ اور شنکر جی تمام سد گنوں کے بھنڈار ہیں۔ جس کا من جس کام سے لگ گیا ہے تو اسی سے کام ہے۔ دوسرے سے کیا مطلب۔

چوپائی

جو تم ملتے ہو پہلے منیشا۔ سنتیوں سکھ تمہاری ادھر شیشا
اب میں جنم شمبھو ہت ہارا۔ کو گن دوش کرے بچارا

ہے منیشورو۔ اگر آپ پہلے ملتے۔ تو میں آپ کے اس اپدیش کو سر ماتھے پر رکھتی لیکن اب تو میں نے اپنا جنم شیو جی کے نمت ہار دیا ہے۔ پھر گن اور دوش کا بچار کون کرے۔

جو تمہرے ہٹھ ہردے بسیکھی۔ رہی نہ جائی تو کئے بریکھی
تو کوتکین آلس ناہیں۔ بر کنیا انیک جگ ماہیں

یدی آپ کے ہردے میں بہت ہی ہٹھ ہے۔ کہ آپ سے بچا ہوا رہا نہیں جاتا۔ تو کھیل تماشہ کرنے والوں کو آلسیہ تو ہوتا نہیں۔ ور اور کنیا سنسار میں بہت ہیں۔ اور کہیں جا کر کھیل کھیلیے۔

جنم کوٹی لگ رگر ہماری۔ برئوں شمبھو نہ تو رہوں کنواری
تجوں نہ نارد کر اپدیشو۔ آپ کہیں سٹ بار مہیشو

میرا تو کروڑوں جنموں تک یہی ہٹھ رہے گا۔ کہ یا تو شیو جی کو وروں گی نہیں تو کنواری ہی رہوں گی۔ اگر خود مہادیو جی بھی آ کر سو بار کہیں۔ تو بھی میں نارد کا اپدیش نہیں چھوڑوں گی۔

میں پا پریئوں کہی جگدمبا۔ تم گرہ گون بلمبا
دیکھ پریم بولے منی گیانی۔ جے جے جگدمبے بھوانی

پھر جگت جننی پاربتی جی نے کہا کہ میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں آپ اپنے گھروں کو جائیے بہت دیر ہو گئی ہے۔ پاربتی جی کا سچا پریم دیکھ کر گیانی منی بولے ہے جگ جننی۔ ہے بھوانی۔ آپ کی جے ہو جے ہو۔

دوہا

تم مایا بھگوان شو سکل جگت پتو مات
نائی چرن سر منی چلے پنی پنی ہرشت گات

آپ مایا ہیں اور شیو جی بھگوان پتا ہیں۔ آپ دونوں کل برہمانڈ

کے ماتا پتا ہیں۔ ایسی استتی کر کے منیوں نے اُن کے چرنوں میں سر نوایا۔ اور وہاں سے چل دیئے۔ پاربتی جی کے پریم کو دیکھ کر اُن کا من بہت ہی پرسن ہوا۔

چوپائی

جائی منن ہمونتو پٹھائے۔ کر بنتی گرجہ گرہ لائے
بہور سپت رشی شو پہں جائی۔ کتھا اُما کی سکل سنائی

منیوں نے جا کر پربت راج ہماچل کو پاربتی جی کے پاس بھیجا۔ اور وہ بنتی کر کے انہیں گھر لے آئے پھر سپت رشی شیو جی کے پاس گئے اور انہیں پاربتی جی کی ساری کتھا کہہ سنائی۔

بھئے مگن شو سنت سنیہا۔ ہرش سپت رشی گونے گیہا
من تھر کر تب شمبھو سجانا۔ لگے کرن رگھونایک دھیانا

پاربتی جی کے پریم کو سن کر شیو جی آنند میں مگن ہو گئے۔ سپت رشی پرسن ہو کر اپنے گھر کو چلے گئے۔ تب شری شیو جی من کو ایکاگر کر کے شری رگھوناتھ جی کا دھیان کرنے لگے۔

تارک اسر بھیو تہہ کالا۔ بھج پرتاپ بل تیج بشالا
تیہں سب لوک لوک پتی جیتے۔ بھئے دیو سکھ سمپتی ریتے

اس سمے ایک تارک نام دیت پیدا ہوا جس کا بھج بل اور پرتاپ و تیج بہت وشال تھا۔ اس نے سب لوک اور لوکپال جیت لئے اور سب دیوتا لوگ سکھ اور سمپتی سے خالی ہو گئے۔

اجر امر سو جیت نہ جائی۔ ہارے سر کر بہو بدھ لرائی
تب برنچی سن جائے پکارے۔ دیکھے بدھی سب دیو دکھارے

وہ اجر اور امر دیت کسی سے جیتا نہ گیا۔ دیوتا لوگ اس کے ساتھ بہت طرح کی لڑائیاں لڑ کر ہار ان بیٹھے۔ تب انہوں نے برہما جی کے پاس جا کر پکار کی اور برہما جی نے دیوتاؤں کو دکھی دیکھ کر

دوہا

سب سن کہا بجھائی بدھی دنج بدھ من تب ہوئی
شمبھو شکر سمبھوت ست اہی جیتے رن سوئی

برہما جی نے سب کو سمجھا کر کہا کہ اس دیت کا مرن تب ہو گا جب شیو جی کے ویرج سے پتر اتپن ہو گا۔ وہی اس دیت کو یدھ میں جیتے گا۔

چوپائی

مور کہا سُن کر ہُوا پاپی ۔ ہوئی ہی ایشور کرسے سہائی
ستی جو تُمی دکش سکھ دیہا ۔ جنمی جا بی ہما میں گیہا
میری بات سُن کر یہ اُپائے کیجئے ۔ آپ کا کام بن جائے گا۔
ایشور سہایتا کریں گے ستی جی نے دکش کے یگیہ میں اپنے شریر کا
تیاگ کر دیا تھا ۔ اب وہ پاربتی نام سے ہماچل کے گھر میں ہے۔
تب کہیہ [illegible] لائی ۔ شو سمادھی بیٹھے سب تیاگ
یدپی ایسی [illegible] ۔ تدپی بات ایک شنو ہمارے
شو جی کو بنی روپ میں پرایت کرنے کے لئے انہوں نے
تپ کیا ہے ۔ ادھر شو جی سب چھوڑ کر سمادھی لگائے بیٹھے ہیں۔
[illegible] (سب)
کی بات تھا پی میری ایک بات سُنو
پٹھیو کام جائی شو پاہیں ۔ کرے چھوبھ شنکر من ماہیں
تب ہم جائے شو سر نائی ۔ کرواؤ بیاہ بری آئی
کام دیو جی کو شو جی کے پاس بھیجو وہ جا کر اُن کے من میں
[illegible] پیدا کرے ۔ ایکادت اُن کی سمادھی
بھنگ کر دے ۔ تب ہم جا کر شو جی کے چرنوں میں سر جھکا کر انہیں
راضی کر کے اُن کا وواہ کرا دیں گے ۔
اگی پدی بھلے ہیں [illegible] ۔ [illegible] نیک کہیو سب کوئی
استتی سُرن کینہہ الی بہتو ۔ پرگٹے [illegible] کیتو
اس پرکار کہا [illegible] ۔ [illegible]
کہا ۔ [illegible] تب دیوتاؤں نے
کام دیو کی بڑی استتی کی ۔ اپنے پانچوں [illegible]
روپ [illegible] سمیت [illegible] کام
دیو پرگٹ ہوا ۔

دوہا

سُرن کہی [illegible]
[illegible] ہوا اس بار

دیوتاؤں نے اپنی سب بپتی اسے کہہ سنائی ۔ اُسے سُن کر
کام دیو نے وچار کیا اور ہنس کر دیوتاؤں سے کہا کہ شو جی سے
ورودھ کرنے میں میری کشل [illegible] نہیں ہے۔

چوپائی

تدپی کرب میں کاج تمہارا ۔ شرتی کہہ پرم دھرم اُپکارا
پرہت لاگ تجی جو دیہی ۔ سنتت سنت پرسنسہیں تیہی
تو بھی میں تمہارا کام تو کروں گا کیونکہ شرتی کہتی ہے کہ
پرایکار ہی پرم دھرم ہے ۔ دوسروں کے بھلے کے لئے جو اپنا
شریر تیاگ دیتا ہے سنت لوگ سدا اس کی پرشنسا کیا کرتے ہیں۔
اس کہی چلیو سبہہ سر نائی ۔ سمن دھنش کر سہت سہائی
چلت [illegible] ۔ شو [illegible] مرن ہمارا
ایسا کہہ کر اور سب کو ڈنڈوت پرنام کر کے اپنے ہاتھ میں
پھولوں کے دھنش کو لے کر سمیت اپنے سہائکوں (بسنت رتو
[illegible]) کے چلا چلتے سمے کام
نے اپنے من میں [illegible] کہ شو جی کے ورودھ سے میری مرتیو نسچے
ہو گی۔
تب آپن پربھاؤ پستارا ۔ [illegible] کل سنسارا
کوپیو جبہی باری چر کیتو ۔ [illegible] سکل شرتی سیتو
تب اُس نے اپنا پربھاؤ پھیلایا ۔ اور سب سنسار کو اپنے
وش میں کر لیا جس سے وہ [illegible] کی دھرم والا کام دیو [illegible] ہوا ۔
[illegible] ٹوٹ گیا۔
[illegible]
برہم چرج برت سنجم نانا ۔ دھیرج دھرم گیان وگیانا
سداچار جپ جوگ براگا ۔ سبھے بیویک کٹک سب بھاگا
[illegible] دھیرج ۔ دھرم ۔ گیان
وگیان ۔ [illegible] ویراگ بھاؤ ۔ آدک دویک کا سارا
[illegible] گیا۔

چھند

بھاگیو بویک سہائے سہت [illegible]
سدگرنتھ پربت کندرن مہوں جائی تہی اوسر رہے
ہونہار کا کرتار کو رکھوار جگ کھر بھرو بھا
دوئی ماتھ کیہی [illegible] ریہہ [illegible]
[illegible] سہائکوں سمیت بھاگ گیا اس کے یکاری
[illegible] دھیرج دھرم گیان [illegible] سے پیچھے بھاگ گئے سب وید
[illegible] (کندراؤں) میں جا چھپے ۔

(ارتھات سدا گیان وچار گر نتھوں ہی کی لکھا رہ گیا۔ اُس کا آچرن چھوٹ گیا) سارے سنسار بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ کہ ہے بھگوان کیا ہونے والا ہے۔ ہماری کون رکھشا کرے گا۔ ایسا دو سر والا کون ہے جس کے لئے رتی ناتھ کام دیو نے کپت ہو کر ہاتھ میں دھنش بان دھارن کیا ہے۔

بنے سبھو جاگ اچر چر ناری پُرش اُس نام
تے نج نج مریاد تجی بھئے سکل بس کام

سنسار میں استری پُرش نام والے جتنے چراچر پرانی تھے وہ سب اپنی اپنی مریادا کو چھوڑ کر کام کے وش میں ہو گئے۔

چوپائی

سب کے ہردے مدن ابھیلا شا۔ لتا نہاری نویں ترو شاکھا
ندی اُمگ امبدھ کہوں دھائی۔ سنگم کریں تالاب تلائی

سب جیووں کے ہردے میں کام اُتپن ہوا۔ بیلوں کو دیکھ کر درختوں کی شاخیں جھکیں۔ ندیاں اُمنگ اُمنگ کر سمندر کی طرف دوڑیں۔ اور تالاب تلائیں پر سپر ملتے جُلنے لگیں۔

جہاں اس وشا جرات کی برنی۔ کو کہہ سکے سچیتن کرنی
پشو پنچھی نبھ جل تھل چاری۔ بھئے کام بش سمے بساری

جہاں جڑ جیو سمودائے کی ایسی دشا ہو گئی۔ وہاں چیتن جیووں کی کرنی کا تو کہنا ہی کیا۔ پشو پنچھی ارتھات آکاش اور پرتھوی دونوں پر وچرنے والے جیو اپنا اپنا سمان بھول کر سب کے سب کام اندھ ہو گئے۔

مدن اندھ بیاکل سب لوکا دیش دن نہیں او لوکہیں کوکا
دیو دنج نر کنر بیا لا۔ پریت پشاچ بھوت بیتالا
ان کی دشا نہ کہیوں بکھانی۔ سدا کام کے چیرے جانی
سدھ وِرکت مہا منی جوگی۔ تے پی کام وش بھئے بیوگی

سب لوگ کام میں اندھے ہو کر ویا کل ہو گئے۔ چکوا چکوی کو بھی دن رات کی تمیز نہ رہی۔ دیو۔ دئیت۔ منش۔ کنر۔ ناگ۔ بھوت پریت۔ پشاچ (چنڈال) آدک کی دشا کا تو کہنا ہی کیا۔ یہ تو سدا کام کے غلام ہیں۔ کتنو سدھ ورکت۔ مہا منی اور یوگی لوگ بھی کام کے وش ہو کر استری کے برہ میں تڑپنے لگے۔

چھند

بھئے کام وش جو گیش تاپس پامرن کی کو کہے
دیکھیں چراچر ناری مئے جے برہم مے دیکھت رہے
ابلا بلو کہیں پرش مئے جگ پرش سب ابلا مئیم
دو دنڈ بھر برہمانڈ بھیتر کام کرت کوتک ایتم

جب یوگی تپسوی بھی کام کے وش ہو گئے تو پامر پرانیوں کی تو گنتی ہی کیا۔ جو برہم گیانی چراچر جگت کو برہم روپ سے دیکھتے تھے وہ اسے استری روپ میں دیکھنے لگے۔ استریاں سارے سنسار کو پُرش روپ میں اور پُرش سارے سنسار کو استری روپ میں دیکھنے لگے دو گھڑی تک سارے برہمانڈ میں کام دیو کا یہ تماشا رہا۔

سورٹھا

دھری نہ کاہوں دھیر سب کے من من سج ہرے
جے راکھے رگھوبیر تے اُبرے تیہی کال مہوں

کسی نے بھی من میں دھیرج نہ رکھی۔ کام دیو نے سب کے من ہر لئے۔ اس سمے کیول وہی کام دیو کے پربھاؤ سے بچے جن کی شری رگھوناتھ جی نے رکھشا کی (کام دیو کے اس کوتک کو درشٹانت روپ دیکر گوسائیں جی بتلاتے ہیں۔ کہ جب سنسار میں یا تو سماج میں وشے بھوگ ہی ایک ماتر جیون کا دھیہ ہو جاتا ہے تو کل وید مریادا۔ دھرم مریادا۔ لوک مریادا اُڑ جاتی ہے۔ کام کے بغیر اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ سماج میں اناچار وبھچار دیوگ تپ کا ڈھونگ بڑھ جاتا ہے۔ اور کام اندھ ہو کر جب آپس میں لڑائی جھگڑے بڑھتے ہیں تو ہاہاکار مچ جاتی ہے۔ اس سمے اس ساری بپتا اور کلیش سے بچنے کا ایک ماتر اُپائے بھگوت بھگتی ہے)۔

چوپائی

اُبھے گھری اس کوتک بھیؤ۔ جب لگ کام شمبھو پہنچ گیؤ
شِو بلوکی سنسکیؤ مارو۔ بھیؤ جتھا تھتھی سب سنسارو

یہ چمتکار دو گھڑی تک رہا۔ جب تک کہ کام دیو مہادیو جی کے پاس نہ پہنچا۔ شِو جی کو دیکھ کر کام دیو شنکا میں پڑ گیا۔ اور تب سارا سنسار پہلے کی بھانت ستھر ہو گیا۔

بھئے ترت سب جیو سکھارے۔ جمی مد اُتر گئے متوارے
رُدر دیکھی مدن بھئے ماتا۔ دُر ادھرش دُرگم بھگوانا

جیسے متوالے لوگ نشہ اُتر جانے پر شانت چت ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی تُرنت سب جیو سکھی ہو گئے۔ شو بھگوان جن پر موجے پاما اتی انت کٹھن ہے وہ جن کا پار پانا بھی مہا کٹھن ہے۔ کو دیکھکر کام دیو ڈر گیا۔

بھرت لاج کچھو کری نہیں جائی۔ مرن ٹھان من رچے سی اپائی
پرگٹس ترت رچر رتو راجا۔ کسومت نو ترو راج براجا

ناکام لوٹ جانے میں شرم محسوس ہوتی ہے اور کیا کچھ نہیں جا سکتا۔ کام دیو نے اپنے مرنے کا نشچے کر کے اپائے سوچا ترنت ہی سہاون بسنت رُت کو پرگٹ کیا۔ پھولے ہوئے نئے نئے درختوں کی قطاریں شوبھا پانے لگیں۔

بن اُپبن باپکا تڑاگا۔ پرم سبھگ سب دسا بھاگا
جنہہ تہنہ جنو اُمگت انوراگا۔ دیکھی مئےہوں من منسج جاگا

بن و باغ و باولی و تالاب اور سب دشا کے وبھاگ سہاونے ہو گئے۔ ادھر ادھر مانو پریم ہی اُمڈنے لگا۔ جسے دیکھکر مُردہ دلوں میں بھی کام دیو جاگ اُٹھا۔

چھند

جاگئی منوبھو موئے ہوں من بن سُبھگتا نہ پرے کہی
سیتل سوگندھ سومند ماروت مدن انل سکھا سہی
بکسے سرنہ بہو کنج گنجت پنج منجل مدھو کرا
کل ہنس پک سک سرس رو کر گان ناچہیں اپچھرا

دُوہ دلوں میں کام دیو جاگنے لگا۔ بن کی سندرتا کہی نہیں جا سکتی کام اگنی کا ستیا ہوا شیتل سگندھ اور مند پون چلنے لگا۔ سروروں میں انیکوں کمل کھل گئے جن پر سُندر بھونروں کے جُھنڈ گونج رہے تھے۔ راج ہنس۔ کوئل اور طوطے سُریلی بولی بولنے لگے اور اپسرائیں گانے اور ناچنے لگیں۔

دوہا

سکل کلا کری کوٹی بدھی ہاریو سین سمیت
چلی نہ اچل سمادھی شو کوپیو ہردے نکیت

اس پرکار کام دیو سینا سمیت کروڑوں اُپائے کر کے بھی ہار گیا۔ پر شو جی کی سمادھی اچل رہی۔ اس تھات ان کا من چلایمان نہ ہوا۔ تب کام دیو کپت ہو اٹھا۔

چوپائی

دیکھی رسال بٹپ بر ساکھا۔ تیہی پر چڑھیو مدن من ماکھا
سُمن چاپ نج سر سندھانے۔ اتی رس تاکی شرن لگ تانے

تب کام دیو آم کے درخت کی ایک سُندر شاخ دیکھکر اُس پر چڑھ گیا جن میں اُس کے کرودھ بھرا ہوا تھا۔ اُس نے پھولوں کے دھنش پر اپنے پانچوں بان چڑھائے اور اتی انت کرودھ میں آکر تاک کر انہیں اپنے کان تک تان لیا۔

چھاڑے بشم بسکھ اُر لاگے۔ چھوٹی سمادھی شمبھو تب جاگے
بھیو ایس من چھوبھو بسیکھی۔ نین اُگھاری سکل دِس دیکھی

کام دیو نے بہت ہی زہریلے بان چھوڑے جو شو جی کے ہردے میں لگے۔ اُن کی سمادھی ٹوٹ گئی۔ اور بھگوان شو جی جاگ پڑے اُن کے من میں بہت کھشوبھ (ہل چل۔ بیاکلتا) ہوا۔ انہوں نے آنکھیں کھول کر چاروں دشاؤں کی اور دیکھا۔

سورکھ پلو مدن بلوکا۔ بھیو کوپ کمپیو ترے لوکا
تب شو تیسر نین اُگھارا۔ چیت ریت کام بھیو جری چھارا

آم کے پتوں میں کام دیو کو چھپا دیکھ کر شو جی کو بڑا کرودھ ہوا اُنکے کرودھ سے تینوں لوک کانپ اُٹھے تب شو جی نے اپنا تیسرا نیتر کھولا۔ اُس کے دیکھتے ہی کام دیو جل کر بھسم ہو گیا۔

ہاہاکار بھیو جگ بھاری۔ ڈرپے سُر بھئے اسُر سُکھاری
سمجھی کام سُکھ سوچہیں بھوگی۔ بھئے اکنٹک سادھک جوگی

سنسار میں بھاری ہاہاکار مچ گیا۔ دیوتا ڈر گئے اور دیتیہ سُکھی ہوئے۔ بھوگی لوگ کام سُکھ کو یاد کر کے سوچ کرنے لگے اور سادھک یوگی جن نشکنٹک ہو گئے۔ (اُن کے مارگ میں کوئی روکاوٹ نہ رہی)

چھند

جوگی اکنٹک بھئے پتی گتی سُنت رتی مورچھت بھئی
رودتی بدت بہو بھانتی کرونا کرت شنکر پہیں گئی
اتی پریم کری بنتی ببدھ بدھی جوری کر سنمکھ رہی
پربھو آسُتوش کرپال شو ابلا نرکھی بولے سہی

یوگی جن نشکنٹک ہو گئے۔ کام دیو کی استری رتی اپنے پتی کی یہ گتی سن کر مورچھت ہو گئی۔ روتی چلاتی اور بھانت بھانت

کے ورلاپ کرتی شوجی کے پاس گئی بڑے پریم کے ساتھ انیک پرکار سے بنتی کر کے ہاتھ جوڑ کر شوجی کے سامنے کھڑی ہو رہی جلد ہی پرسن ہونے والے کرپالو مہا یوگی ابلا کو دیکھ کر سندر بچن بولے۔

دوہا

اب تیں رتی تب ناتھ کر ہوئی ہی نام اننگو
بن وپو ویاپیں سبھے ہی سنو نج ہن پرسنگو

ہے رتی۔ اب سے تیرے پتی کا نام اننگ ہوگا۔ یہ بنا شریر کے ہی سب کو ویاپے گا۔ اب تو اپنے پتی سے ملنے کی بات سن۔

چوپائی

جب جدو ونش کرشن اوتارا۔ ہوئی ہی ہرن مہا مہی بھارا
کرشن تنے ہوئی ہی پتی تورا۔ بچن انیتھا ہوئے نہ مورا

جب دھرتی کا مہا بھاری بھار ہرنے کے لئے بھگوان یادو کل میں شری کرشن اوتار لیں گے تو تیرا پتی ان کے پتر کے روپ میں پیدا ہوگا۔ میرا یہ بچن بالکل سچ ہوگا۔

رتی گونی سنی سنکر بانی۔ کتھا اپر اب کہوں بکھانی
دیون سما چار سب پائے۔ برہم آدک بیکنٹھ سدھائے

شوجی کے بچن سن کر رتی چلی گئی۔ اب دوسری کتھا وستار سے کہتا ہوں۔ دیوتاؤں برہما آدی نے سب سما چار سن لئے تو وہ بیکنٹھ کو چلے گئے۔

سب سُر بشنو برنچی سمیتا۔ گئے جہاں شو کرپا نکیتا
پرتھک پرتھک تنہ کینہ پرسنسا۔ بھئے پرسن چندر اوتنسا

سب دیوتا برہما وشنو سمیت وہاں گئے جہاں کرپاندھان شری شوجی براجمان تھے۔ سب نے الگ الگ شوجی کی استتی کی چندر شیکھر شوجی پرسن ہو گئے۔

بولے کرپاسندھو برشکیتو۔ کہہو امر آئے کیہی ہیتو
کہہ بدھی تم پربھو انتریامی۔ تدپی بھگتی بس بنوؤں سوامی

کرپا ساگر بھگوان شو بولے۔ ہے دیوتاؤ! کہئے کس کارن یہاں آئے ہو۔ برہما جی نے کہا۔ ہے پربھو! آپ تو انتریامی ہیں تھی ہے سوامی بھگتی بس میں آپ سے بنتی کرتا ہوں۔

دوہا

سکل سُرن کے ہردے اس سنکر پرم اُچھاہ

نج نینن دیکھا چہہ ہیں ناتھ تمہار وواہ

ہے شنکر بھگوان! سب دیوتاؤں کے من میں ایسا پرم اتساہ ہے کہ اپنے نیتروں سے ہے ناتھ! آپ کا وواہ دیکھیں۔

چوپائی

یہ اُتسو دیکھئے بھری لوچن۔ سوئی کچھو کرہو مدن مد موچن
کام جاری رتی کہوں بر دینہا۔ کرپاسندھو یہ اتی بھل کینہا

سو یہ مہا اُتسو جیسے سب دیوتا آنکھ بھر کے دیکھیں ویسا ہی ہے کام دیو کے مد کو دور کرنے والے آپ کو کرنا چاہئے۔ کام دیو کو بھسم کر کے آپ نے رتی کو بر دے دیا۔ سو ہے کرپاندھان وہ بہت ہی بھلا کیا۔

ساست کر پُن کریں پساؤ۔ ناتھ پربھون کر سہج سبھاؤ
پاربتی تپ کینہہ اپارا۔ کرہو تاسو اب انگیکارا

ہے ناتھ! ڈنڈ کے ادھیکاری کو ڈنڈ دے کر پھر کرپا کرنا یہ سوامی لوگوں کا سہج سبھاؤ ہی ہوتا ہے۔ پاربتی جی نے آپ کے نمت کٹھن تپ کیا ہے۔ اس لئے اب انہیں آپ انگیکار پتنی کے روپ میں سویکار کیجئے۔

سُنی بدھی بنے سمجھ پربھو بانی۔ ایسے ہی ہوؤ کہا سکھ مانی
تب دیون دندوبھی بجائیں۔ برشی سمن جے جے سُر سائیں

برہما جی کی بنتی سن کر اور پربھو کے بچنوں کو یاد کر کے شوجی نے پرسن چت ہو کر کہا۔ کہ ایسا ہی ہو۔ تب دیوتاؤں نے نگاڑے بجائے اور پھولوں کی بارش کر کے جے ہو جے ہو دیوتاؤں کے سوامی تمہاری جے ہو۔ ایسا کہنے لگے۔

اوسر جان سپت رشی آئے۔ ترت ہی بدھی گری بھون پٹھائے
پرتھم گئے جہاں رہی بھوانی۔ بولے مدھر بچن چھل سانی

یہ سندر سماں جان کر سپت رشی بھی وہاں آگئے۔ برہما جی نے ترنت ہی انہیں پربت راج کے گھر بھیج دیا۔ وہ پہلے وہاں گئے۔ جہاں پاربتی جی تھیں۔ اور چھل سے بھرے میٹھے بچن بولے۔

دوہا

کہا ہمار نہ سُنیے ہو تب نارد کے اُپدیش
اب بھا جھوٹ تمہار پن جارئیو کام مہیش

نارد جی کے اپدیش کے کارن تم نے ہماری بات نہیں مانی تھی مہا ...

مانا تھا۔ اب تو تمہارا پُرن بھی جھوٹا ہو گیا ہے کیونکہ وہ داہ کا مُول جو کام دیو ہے۔ اُسی کو ہی مہادیو جی نے بھسم کر ڈالا۔

ماس پارائن تیسرا وشرام

سُنی بولیں سُوکائے بھوانی ۔ اُچت کہیہُو مُنی برگیانی
تمہرِے جان کام اب جارا ۔ اب لگ شمبھُو رہے سبیکارا

سپت رشیوں کے یہ بچن سُن کر مسکراتی ہوئیں پاربتی جی بولیں۔ ہے وگیانی مُنی وَرو! آپ نے اُچت ہی کہا۔ آپ کی سمجھ میں تو شوجی نے کام دیو کو اب ہی بھسم کیا ہے تا اب تک شوجی کام میں لپٹے تھے۔

ہمرے جان سدا شِو جوگی ۔ اَج ان وَدّیہ اکام ابھوگی
جو میں شو سیئے اس جانی ۔ پریتی سمیت کرم من بانی

لیکن ہماری سمجھ میں تو شوجی سدا سے ہی یوگی، اجنمے انِندیہ (نِندا کے یوگیہ نہیں) کام واسنا رہت اور بھوگ رہیں ہیں یہ واگریں نے من بچن کرم سے پریتی سہت اُن کی سیوا اُن کو ایسا جان کر ہی کی ہے۔

توں ہمارِ بن سُنہُو مُنیشا ۔ کرہہیں ستیہ کرپانِدھی ایسا
تمہُ جو کہا ہر جاریو مارا ۔ سوئی آتی بڑا ادبیک تمہارا

تو ہے مُنیشورو! سُنیئے۔ وہ کرپاندھان بھگوان میرے پرن کو سچ ہی کریں گے۔ آپ نے جو یہ کہا ہے کہ شوجی نے کام دیو کو جلا دیا۔ سو یہ آپ کا بڑا بھاری اگیان ہے۔

تات انل کر سہج سبھاؤ ۔ ہم تیہی نکٹ جائی نہیں کاؤ
گئے سمیپ سو اوس نسائی ۔ اس من متھ مہیس کی نائی

ہے تات سُنو! اگنی کا یہ سہج بھاؤ ہے کہ پالا (جاڑا) اُس کے سمیپ کبھی جا ہی نہیں سکتا۔ اور جانے پر وہ اوشیہ نشٹ ہو جائے گا۔ ویسے ہی کام دیو بھی شوجی کے پاس جا کر سوئم ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ شوجی کو اُسے جلانے سے کیا مطلب ہے۔

دوہا

ہیہ ہرشے مُنی بچن سُن دیکھ پریتی وشواس

چلے بھوانی نائی سر گئے ہماچل پاس
پاربتی جی کے بچن سُن کر و اُن کی پریتی و وشواس دیکھ کر مُنیوں کے ہردے پرسن ہو گئے۔ وہ پاربتی جی کو پرنام کر کے اُس کے پِتا ہماچل کے پاس گئے۔

چوپائی

سب پرسنگ گِری پتی ہی سُناوا ۔ مدن دہن سُن اتی دُکھ پاوا
بہُور کہیو رتی کر وردانا ۔ سُنی ہم ونت بہت سُکھ مانا

انہوں نے پربت راج ہماچل کو شوجی کا سب چرتر سُنایا۔ کام دیو کے بھسم ہو جانے کا سماچار سُن کر پربت راج بہت دُکھی ہوا۔ پھر مُنیوں نے رتی کے وردان کی بات کہی جسے سُن کر ہم ونت نے بہت سُکھ مانا۔

ہردے بچار شمبھُو پربھُتائی ۔ سادر مُنی بر لیئے بلائی!!
سُدن نکھت سُگھری رچائی ۔ بیگ بید بدھی لگن دھرائی

اپنے ہردے میں شوجی کی پربھُتا کو وچار کر ہماچل نے گری پربت سے نِکٹ واسی مُنیشوروں کو بُلایا اور اُن سے شبھ دن، شبھ نکھشتر و بید ودھی انوسار سُدھا کر لگن لکھائی۔

پتری سپت رِشنہ سوئی دینھی ۔ گہی پد بندہ ہماچل کینھی
جائی ودھی تن دینھی سو پاتی ۔ باچت پریتی نہ ہردے سماتی

سو وہ لگن پتر کا ہماچل نے رشیوں کو دے دی۔ اور اُنکے چرن پکڑ کر اُن کی بنتی کی۔ انہوں نے وہ لگن پتر کا جا کر برہما جی کو دی اس کو پڑھتے سے برہما جی کے ہردے میں آنند نہ سما سکا۔

لگن باچ اَج سبھے سُنائی ۔ ہرشے مُنی سب سُر سمُودائی
سُمن برشتی نبھ باجن باجے ۔ منگل کلس دشہوں دِشی ساجے

برہما جی نے لگن پڑھ کر سب کو سُنایا جس کو سُن کر مُنی اور دیو سمودائے (دیوتاؤں کا سماج) بہت پرسن ہوئے آکاش سے پھول

برشا ہونے لگی۔ اور باجے بجنے لگے۔ اور دسوں دشاؤں میں منگل کلش سجائے گئے۔

دوہا

لگے سنوارن سکل سر باہن ببدھ بمان
ہوہیں سگن منگل سبھد کرہیں اپچھرا گان

سب دیوتا اپنے اپنے باہن (سواری) اور بمان کو سنوارنے لگے۔ اور سندر منگل شگن ہونے لگے۔ اور اپسرائیں گانے لگیں۔

چوپائی

سو بہی شمبھو گن کرہیں سنگارا۔ جٹا مکٹ اہی مور سنوارا
کنڈل کنکن پہرے ببالا۔ تن بھبوتی پٹ کیہری چھالا

شوجی کے گن ان کا شرنگار کرنے لگے۔ جٹاؤں کا سندر مکٹ اور سانپوں کا مور سجایا گیا۔ کنڈل اور کنکن بھی سانپوں ہی کے پہنے شریر پر بھبوتی سجائی اور بستر کی جگہ باگھمبر (شیر کی کھال) پہنا دی۔

سسی للاٹ سندر سر گنگا۔ نین تین اپوبت بھجنگا
گرل کنٹھ اُر نر سر مالا۔ اسب بیش شِو دھام کرپالا

مستک پر چندرما سر پر گنگا جی تین نیتر اور سانپ جنیو کے ہیں دِش اور چھاتی پر منش سروں کی مالا۔ اس پرکار ان کا اشبھ بھیس ہے پر شو سوکم وہ کلیان کے دھام اور کرپالو ہیں۔

کر تر شول اُر ڈمرو برا جا۔ چلے بسہ چڑھ باجہیں باجا
دیکھ شِو سُر تیہ مسکاہیں۔ بر لائک دُلہن جگ ناہیں

ایک ہاتھ میں ترسول اور دوسرے میں ڈمرو شوبھا پا رہے ہیں۔ شوجی بیل پر چڑھ کر چلے۔ شوجی کو دیکھ کر دیو انگنائیں (دیوتاؤں کی استریاں) مسکرائیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ اس ور کے یوگیہ تو سنسار بھر میں کوئی دلہن نہیں ہے۔

بشنو برنچی آدی سُر براتا۔ چڑھ چڑھ باہن چلے براتا
سُر سماج سب بھانتی انوپا۔ نہیں برات دولہا انورُوپا

وشنو برہما اور دیو سموہ اپنے اپنے باہن پر چڑھ کر برات میں چلے۔ دیوتاؤں کا سماج سب بھانت پرم سندر تھا۔ تھا پی برات دولہا کے یوگیہ نہ تھی۔

دوہا — بشنو کہا اس بہسی تب بولی سکل دس راج
بلگ بلگ ہوئی چلہو سب نج نج سہت سماج

وشنو نے سب دگپالوں (دشاؤں کے راجہ) کو بلا کر ہنس کر کہا کہ تم سب لوگ اپنے اپنے سماج سہت الگ الگ ہو کر چلو۔

چوپائی

بر انوہار برات نہ بھائی۔ ہنسی کریہو پر پُر جائی
وشنو بچن سُنی سُر مسکائے۔ نج نج سین سہت بلگائے

بھائی۔ دولہا کے یوگیہ ہماری برات نہیں ہے کیا پرائے نگر میں جا کر اپنی ہنسی کراؤ گے۔ دیوتاؤں نے وشنو جی کے بچن سن کر مسکرا دیا۔ اور اپنے اپنے دل سمیت الگ ہو گئے۔

من ہی من مہیش مسکاہیں۔ ہری کے بینگ بچن نہیں جاہیں
اتی پریہ بچن سُنت پریہ کیرے۔ بھرنگی ہی پریہ سکل گن ٹیرے

شوجی یہ دیکھ کر من ہی من میں مسکراتے کہ شری وشنو کے دل لگی والے بچن نہیں چھوٹتے اپنے پیارے کے اتی پریہ بچن سن کر بھرنگی گن کو کہہ کر اپنے سارے گنوں کو بلا لیا۔

شِو انُشاسن سُنی سب آئے۔ پربھو پد جلج سیس تنہہ نائے
نانا باہن نانا بیکھا۔ بہسے شِو سماج نج دیکھا

شوجی کے آدیش (حکم) کو سن کر سب آئے اور ان کے چرن کملوں میں مستک نوایا۔ نانا پرکار کے باہن (سواریاں) اور نانا پرکار کے بھیسوں سے یکت اپنے سماج کو دیکھ کر شوجی ہنسے۔

کوؤ مکھ ہین بپل مکھ کاہو۔ بن پد کر کوؤ بہو پد باہو
بپل نین کوؤ نین بہینا۔ رشٹ پشٹ کوؤ اتی تن کھینا

کسی کا منہ نہیں ہے۔ تو کوئی بہت سے منہوں والا ہے۔ کسی کے پاؤں نہیں ہیں۔ تو کوئی بہت سے پاؤں والا ہے۔ کسی کی بہت سی آنکھیں ہیں۔ تو کوئی اندھے ہیں۔ کوئی بہت ہشٹ پشٹ (موٹا تازہ ہے) تو کوئی کانٹے کی طرح دبلا پتلا۔

چھند

تن کھیں کوؤ اتی پین پاون کوؤ اپاون گتی دھریں
بھوشن کرال کپال کر سب سدیہ سونت تن بھریں
کھر سوان سُوئر سر کال مکھ گن بیش اگنت کو گنے
بہو جنس پریت پساچ جوگی جمات برنت نہیں بنے

کوئی بہت دبلا۔ کوئی بہت موٹا۔ کوئی پوتر کوئی اپوتر بھیس

دھارن کئے ہوئے ہیں۔ بھینکر گہنے پہنے۔ ہاتھ میں کپال لئے ہیں۔ اور تازہ خون سے شریر لتھڑے ہوئے ہیں۔ گدھے کتے اور گیدڑ کی طرح منہ کر چہرے ہیں۔ اُن کے بے شمار بھیسوں کی گنتی کیا ہو سکتی ہے۔ بہت پرکار کے بھوت پریت پشاچ اور یوگنیوں کی جماعتیں ہیں۔ ان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سورٹھا

ناچہیں گاوہیں گیت پرم ترنگی بھوت سب
دیکھت اتی بپریت بولہیں بچن بچتر ودھی

پرم ترنگی (موجی) بھوتوں کے گن ناچتے گاتے چلے جاتے ہیں۔ دیکھنے میں بہت ہی بھینکر ہیں اور بڑے ہی وچتر ڈھنگ سے بولتے ہیں۔

چوپائی

جس دولہا تس بنی براتا۔ کوتک بپدھ ہوہیں مگ جاتا
یہاں ہماچل رچیو بتانا۔ اتی بچتر نہیں جائی بکھانا

جیسا دولہا ہے۔ اب ویسی ہی برات بن گئی ہے۔ اور راستے میں جاتے ہوئے انیک پرکار کے تماشے ہوتے جاتے ہیں۔ اُدھر ہماچل نے ایسا وچتر بیاہ منڈپ بنایا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سیل سکل جہاں لگ جگ ماہیں۔ لگھو بسال نہیں برنی سراہیں
بن ساگر سب ندی تلاوا۔ ہماچل سب کوں نیوت پٹھاوا

جگت میں جتنے چھوٹے بڑے پربت تھے جن کا ورنن کر کے کوئی پار نہیں پاتا۔ اور جتنے بن سمندر۔ دریا۔ تالاب تھے۔ ہماچل نے سب کو نمنترن بھیجا۔

کام روپ سندر تن دھاری۔ سہت سماج سہت برناری
گئے سکل تہنا چل گیہا۔ گاوہیں منگل سہت سنیہا

اپنی اپنی اچھیا انوکول سندر شریر دھارن کر کے اپنے سماج استری بچوں سہت پریم منگل گاتے ہوئے ہماچل کے گھر گئے۔

پرتھمے گری بہو گرہ سنوارے۔ جتھا جوگ جہاں تہاں سب چھائے
پر شوبھا اور لوک سہائی۔ لاگی لگھو بدھی نپنتا نائی

پہلے ہی سے پربت راج نے بہت سے گھر سنوار رکھے تھے اُن میں یتھا یوگیہ سب کو اُتار دیا۔ نگر کی شوبھا اتنی سندر ہے۔ کہ آپ کے سامنے برہما جی کی رچنا بھی پھیکی پڑ نے لگی۔

چھند

لگھو لاگ بدھی کی نپنتا اولوکی پر شوبھا سہی
بن باگ کوپ تڑاگ سرتا سبھگ سب سک کو کہی
منگل بپل تورن پتاکا کیتو گرہ گرہ سوہ ہیں
بنتا پرش سندر چتر چھبی دیکھی منی من موہ ہیں

اس نگر کی شوبھا سندرتا کو دیکھ کر برہما جی کی کاریگری سچ مچ چھوٹی لگتی ہے۔ بن باغ۔ کوئیں۔ تالاب۔ ندیاں۔ سبھی سندر ہیں اُن کی سندرتا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ نگر کے بھیتر گھر گھر بہت سے منڈپ بنے ہیں اور جھنڈے شوبھایمان ہو رہے تھے۔ نگر نواسی سندر استریوں پرشوں کی شوبھا کو دیکھ کر منیوں کے من بھی موہ گئے۔

دوہا

جگدمبا جنہہ اوترِی سو پر برنی نہ جائی
ردھی سدھی سمپتی سکھ نت نوتن ادھکائی

جہاں جگت کی ماتا نے سوئم اوتار لیا ہو اس نگر کی شوبھا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ ردھی سدھی سمپتی سکھ نت نئی بڑھتی ہی جاتی ہے۔ ارتھات سب اور آنند ہی آنند ہے۔

چوپائی

نگر نکٹ برات سنی آئی۔ پر کھر بھر و شوبھا ادھکائی
کری بناو سجی باہن نانا۔ چلے لین سادر اگوانا

نگر کے پاس جب برات آئی۔ تو سنکر نگر میں گھر گھر دھوم دھام مچ گئی جس سے نگر کی شوبھا اور بھی بڑھ گئی۔ بناؤ سنگار کر کے اور نانا پرکار کے باہن سجا کر آدر سہت برات کی اگوانی (پیشوائی) لینے کو چلے۔

ہیہ ہرشے سر سین نہاری۔ ہری ہی دیکھی اتی بھئے سکھاری
شو سماج جب دیکھن لاگے۔ بڈر چلے باہن سب بھاگے

پہلے تو دیوتاؤں کی سینا کو دیکھا سب پرسن چت ہوئے کہ برات بہت اچھی آئی۔ وشنو بھگوان کو دیکھ کر تو سب کو بڑا ہی آنند ہوا۔ لیکن جب شو سماج کو دیکھنے لگے۔ تو اُن کے باہن (ہاتھی گھوڑے۔

بیل آدک) سب ڈر کے بھاگ چلے۔

دھر دھیرج تہاں رہے سیانے۔ بالک سب لے جیو پرانے
گئیں بھون پوچھیں پتو ماتا۔ کہیں بچن بھے کمپت گاتا

بڑے بوڑھے لوگ تو دھیرج کر کے وہاں ٹھہرے رہے اور لڑکے تو سب اپنے پران لے کر بھاگے۔ گھر پہنچنے پر جب اُن کے ماتا پتا برات کی بابت پوچھتے ہیں۔ تو سب ڈر کے مارے کانپتے ہوئے کہتے ہیں۔

کہیئے کاہ کہی جائی نہ باتا۔ جم کر دھار کدھوں بری آتا
برو بوراہ بسہیں اسوارا۔ بیال کپال بھوشن چھالا

ہم کیا کہیں۔ ہم سے کوئی بات کہی ہی نہیں جاتی۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ یہ برات کوئی ہے یا یمراج کی سینا ہے۔ دُولہا بہت (پاگل) ہے۔ اور بیل کی سواری کیئے ہوئے ہیں۔ سانپ کپال (کھوپڑی) بھبُوتی ہی اُس کے گہنے ہیں۔

چھند

تن چھار بیال کپال بھوشن نگن جٹل بھینکرا
سنگ بھوت پریت پشاچ جوگن بکٹ مکھ رجنی چرا
جو جیت رہی برات دیکھت پنیہ بڑ تیہی کر سہی
دیکھیں سو اُما بیاہ گھر گھر بات اس کرکن کہی

دُولہے کے شریر پر بھسم لگی ہوئی ہے۔ سانپ اور کپال ہی اُس کے گہنے ہیں۔ وہ ننگا جٹا دھاری اور بھینکر رُوپ والا ہے بھُوت پریت پشاچ۔ جوگنی اور بھیانک مُکھ والے نشاچر (راکشش) اُس کے ساتھ ہیں۔ جو جیتا رہے گا سو لواہ کو دیکھے گا۔ سچ مچ وہ بھاگیہ شالی ہو گا۔ جو اس بھیت کر برات کو دیکھ کر جیتا رہے گا۔ لڑکوں نے گھر گھر یہی بات کہی۔

دوھا

سمجھی مہیش سماج سب جننی جنک مُسکاہیں
بال بُجھائے بِبِدھ بِدھی نڈر ہوہو ڈر ناہیں

مہادیو جی کا سماج سمجھ کر لڑکوں کے ماتا پتا ہنسنے لگے اور بہت طرح سے انہوں نے لڑکوں کو سمجھایا۔ کہ نڈر ہو جاؤ۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔

لے اگوان براتہی لائے۔ دیئے سبہی جن باس سُہائے
مینا شبھ آرتی سنواری۔ سنگ سُمنگل گاوہیں ناری

اگوان لوگ (پیشوائی کرنے والے) برات کو لے آئے اُنہوں نے سب کو سُندر سُندر جگہ ٹھہرنے کو دیئے۔ پاربتی جی کی ماتا مینا نے شبھ آرتی بنائی اور اُن کے ساتھ کی ناریاں سُندر منگل گان کرنے لگیں۔

کنچن تھار سوہ برپانی۔ پرچھن چلی ہرہی ہرشانی
بِکٹ بیش رُدرہ جب دیکھا۔ ابلنہ اُر بھئے بھئو بِشیکھا

سورن کا تھال سُندر ہاتھوں میں شوبھا پار ہے اس پرکار مینا پرسنّ چِت ہو کر ور کو پرچھنے چلی۔ جب مہادیو جی کو بھیانک بھیس میں دیکھا تو استریوں کے ہردوں میں بڑا بھاری بھئے اُتپن ہو گیا۔

بھاگی بھون پیٹھیں اتی تراسا۔ گئے مہیش جہاں جن باسا
مینا ہردہ بھیو دُکھ بھاری۔ لینہی بولی گریس کماری

وہ ڈر کے مارے بھاگ کر گھروں میں گھُس گئیں اور شوجی جنواسے کو چلے گئے۔ مینا کے ہردہ میں بڑا بھاری دُکھ ہوا۔ اُنہوں نے تب پاربتی جی کو بُلایا۔

ادھک سنیہہ گود بیٹھاری۔ شیام سروج نین بھر باری
جیہیں بِدھی تمہیں روپ اس دینہا۔ تے ہی جڑ برو باور کس کینہا

اور اتی انت سنیہہ (پریم۔ ممتا) سے گود میں بٹھایا اور نیل کمل کے سمان نیتروں میں جل (آنسو) بھر کر بولی۔ کہ جس بدھاتا نے تمہیں ایسا سُندر روپ دیا ہے۔ اس مورکھ نے تمہارے ور کو پاگل کیسے بنایا۔

چھند

کس کینہہ برو بوراہ بِدھی جیہیں تمہیں سُندرتا دئی
جو پھل چاہیئے سُرترو ہیں سو برس ببور ہیں لاگئی
تمہہ سہت گری تیں گروں پاوک جروں جل ندھی مہوں پروں
گھر جاؤ اپجس ہوؤ جگ جیوت بیاہ نہ ہوں کروں

جس بدھاتا نے تمہیں اتنی سُندرتا دی ہے۔ اُس نے تمہارے لئے ور پاگل کیسے بنایا جو پھل کلپ برکش میں لگنا چاہیئے تھا۔ وہ برس (زبردستی سے) ببُول میں لگایا جاتا ہے۔ میں تمہیں ساتھ لے کر پہاڑ پر سے گر کر مر جاؤں یا آگ میں جل مروں یا سمندر میں ڈوب کر مر جاؤں۔ گھر اُجڑ جائے۔ لوک میں اپجس (بدنامی) پھیلے ہی ہو جائے

یہ سب کچھ منظور ہے لیکن میں جیتے جی تمہارا بیاہ اس پاگل دولہے سے کبھی نہ کروں گی۔

دوہا

بھئی بکل ابلا سکل دکھت دیکھی گری نار
کری بلاپ رودت ودت ستا سنیہہ وچار

پربت راج کی استری مینا کو دکھی دیکھ کر سب ابلائیں بیاکل ہو گئیں۔ مینا اپنی کنیا کے سنیہہ کو یاد کر کے ولاپ کرتی روتی اور کہتی تھیں۔

چوپائی

نارد کرمیں کاہ بگارا۔ بھون موز جنہہ بست اُجارا
اُس اُپدیس جو جنہہ دینہا۔ بورے برہ لاگی تپ کینہا

میں نے نارد کا کیا بگاڑا تھا جس نے میرا بستا گھر اجاڑ دیا۔ پاربتی کو ایسا اُپدیش دیا کہ اس نے اس پاگل دولہے کے لیے تپ کیا۔

سانچے ہوں ان کے موہ نہ مایا۔ اُدہین دھن دھام نہ جایا
پر گھر گھالک لاج نہ بھیرا۔ بانجھ کہ جان پرسو کی پیرا

سچ ہے ان کو کسی کا موہ مایا نہیں ہے بے بس ہے اور دین ہیں نہ ان کے دھن ہے نہ دھام (گھر) ہے۔ اور نہ استری ہی ہے۔ پرائے گھروں کو بگاڑتے پھرتے ہیں۔ نہ کسی کی لاج نہ کسی کا ڈر۔ بھلا بانجھ استری پرسو (بچہ جننے) کی پیڑ کو کیا جانے۔

جننی ہی بکل بلوکی بھوانی۔ بولی جت بلبیک ہرزوبانی
اس بچاری سوچے متی ماتا۔ سو نہ ٹرئی جو رچیئی بدھاتا

اس پرکار اپنی ماتا کو بیاکل دیکھ کر پاربتی جی گیان سہت کہاں بانی سے کہنے لگیں سے ماتا! جو بدھاتا نے لکھ دیا ہے سو نہیں ٹل سکتا ایسا نشچہ کر کے سوچ مت کرو۔

کرم لکھا جوں باؤر ناہو۔ تو کت دوش لگا ئیے کاہو
تم سن مٹ ہی کہ بدھی کے انکا۔ مات ویرتھ جن لیہو کلنکا

اگر کرموں میں میرے پاگل ہی لکھا ہے۔ تو کسی کو دوش کیوں لگاتی ہو۔ تمہارے مٹانے سے تو بدھاتا کے لیکھ مٹنے سے رہے۔ پھر بھلا ویرتھ ہی کیوں جھوٹا کلنک لیتی ہو۔

چھند

جن لیہو ماتو کلنک کرونا پریہر ہو اوسر نہیں
دکھ سکھ جو لکھا للار ہمرے جاؤ جہاں پاؤب تہیں
سُن اُما بچن بنیت کومل سکل ابلا سوچہیں
بہو بھانت بدھی لگائی دوشن نین باری بموچہیں

ہے ماتا۔ کلنک مت لو۔ رونا چلانا چھوڑو۔ یہ اوسر رونے دھونے کا نہیں ہے جو میری قسمت میں دکھ سکھ لکھا ہے سو میرے ساتھ ہی رہے گا۔ جہاں جاؤں گی وہاں بھوگنا پڑے گا۔ پاربتی جی کے ایسے کومل بچن سن کر ساری ابلائیں سوچ میں پڑ گئیں اور بہت پرکار سے بدھاتا کو دوش دے کر آنکھوں سے آنسو بہانے لگیں۔

دوہا

تیہی اوسر نارد سہت اَرُرشی سپت سمیت
سماچار سُنی تہن گرگو نے ترت نکیت

یہ سماچار سن کر پربت راج ہماچل نارد اور سپت رشیوں کو ساتھ لے کر ترنت ہی رنواس میں گئے۔

چوپائی

تب نارد سب ہی سمجھاوا۔ پورب کتھا پرسنگ سناوا
مینا ستیہ سنو مم بانی۔ جگدمبا تو ستا بھوانی

تب نارد جی نے سب کو سمجھایا۔ اور پورو جنم کا سارا حال کہہ سنایا۔ اور کہا۔ کہ ہے مینا! تم میری سچی بات کو سنو۔ تمہاری یہ کنیا جگت جننی شری بھوانی جی ہیں۔

اجا انادی شکتی ابناشن۔ سدا شمبھو اردھنگ نواسن
جگ سمبھو پالن لے کارن۔ نج اچھا لیلا بپو دھارن

یہ اجنما۔ انادی شکتی اوناشنی ہے۔ اور سدا شو جی کے آدھے انگ میں نواس کرتی ہے۔ یہ سنسار کی اُتپتی پالن اور سنگھار کرتی ہے اپنی اچھیا سے لیلا کرنے کو شریر دھارن کرتی ہے

جنمی پرتھم دکھش گرہ جائی۔ نام ستی سُندر تنو پائی
تہیوں ستی شنکر ہی بیاہیں۔ کتھا پرسدھ سکل جگ ماہیں

پہلے اس نے دکھش کے گھر جا کر جنم لیا۔ اس کا نام ستی تھا۔ سُندر شریر دھارن کیا ہوا تھا۔ وہاں بھی ستی کا بیاہ شنکر سے ہی ہوا تھا اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے۔

ایک بار آوت شو سنگا۔ دیکھیو رگھو کل کمل پتنگا
بھئیو موہ شو کہا نہ کینہا۔ بھرم بس ویش سیا کر لینا

ایک سمے اس نے شوجی کے ساتھ جاتے ہوئے راستے میں رگھوکل دوپی کمل کے سورج شری رام چندر جی کو نرلیلا کرتے ہوئے دیکھا۔ تب اُسے موہ ہو گیا۔ شوجی کا کہنا نہ مان کر موہ وش ہو کر اس نے سیتا جی کا روپ دھارن کر لیا۔

چھند

سیتا ویش ستی جو کینہہ تیہیں اپرادھ شنکر پر ہریا
ہر برہ جاگی بہور پتو کے جگیہ جو گانل جسریا
اب جنمی تمہرے بھون نج پتی لاگی دارون تپ کیا
اس جانی سنسے تجہو گرجا سرید شنکر پریا

ستی جی نے جو سیتا کا روپ دھارن کیا۔ اس اپرادھ کے کارن شوجی نے اُن کا تیاگ کر دیا۔ شوجی کے برہ میں اپنے پتا کے یگیہ کی اگنی میں اس نے اپنے شریر کو جلا ڈالا۔ اب یہ تمہارے گھر پیدا ہوئی ہے۔ اور اپنے پتی کے نمت کٹھن تپ کیا ہے۔ ایسا جان کر تم سب سنشے (شک، شبہ) چھوڑ دو۔ پاربتی ہر کال ہی شوجی کی پریہ ہے۔

دوہا

سُن نارد کے بچن تب سب کر مٹا بشاد
چھن مہوں بیاپیو سکل پُر گھر گھر یہ سنباد

نارد جی کے بچن سن کر سب کا بشاد (سنتاپ، دکھ اور بیقراری) مٹ گیا۔ اور چھن بھر میں نارد جی کا یہ سنواد (بات چیت) سارے شہر میں گھر گھر پھیل گئی۔

چوپائی

تب مینا ہمونت آنندے۔ پُنی پُنی پاربتی پد بندے
ناری پُرش سسو جوبا بیاسے۔ نگر لوگ سب اتی ہرشانے

تب مینا اور ہماچل دونوں پرسن ہو گئے۔ اور انہوں نے بار بار پاربتی جی کے چرنوں کی بندنا کی۔ اس شہر کے لوگ ناری پُرش بالک جوان اور بوڑھے سبھی بہت پرسن ہوئے۔

لگے ہون پر منگل گانا۔ سجے سبہی ہاٹک گھٹ نانا
بھانت انیک بھئی جیونارا۔ سوپ ساستر جس کچھو بیوہارا

سارے نگر میں منگل گان ہونے لگے۔ سب نے اپنے گھروں میں بھانت بھانت کے منگل کلش سجا کر رکھے۔ سوپ ساستر (پاک

ساستر ودیا) جس شاستر میں کھانے پینے کی وستو تیار کرنے کی شکشا دی گئی ہے) کے بدھان انوسار بھانت بھانت کی رسوئی تیار کی گئی۔

سو جیونار کہ جائے بکھانی۔ بسہیں بھون جیہیں ماتو بھوانی
سادر بولے سکل براتی۔ بشنو برنچی دیو سب جاتی

جس گھر میں ماتا بھوانی آپ ہی براجتی ہیں۔ اس گھر کی بھوجن سامگری کا کیسے ورنن کیا جا سکتا ہے۔ سارے براتیوں وشنو برہما اور سب دیوتاؤں کو ہماچل نے آدر سے بلوایا۔

بیدھی پانتی بیٹھی جیونارا۔ لاگے پروسن نپن سوآرا
ناری برند سُر جیونت جانی۔ لگی دین گاری مردو بانی

بھوجن کرنے والے بہت سی پنگتیوں (قطاروں) میں بیٹھے۔ چتر رسوئیے بھوجن پروسنے لگے۔ استریوں نے جب دیوتاؤں کو بھوجن کھاتے دیکھا۔ تو کومل بانی سے ہنسی میں گالیاں دینے لگیں۔

چھند

گاری مدھر سور دیہیں سندر بینگ بچن سناوہیں
بھوجن کرہیں سُر اتی بلمب بنود سُنی سچو پاوہیں
جیونت جو بڑھیو آنند سو مکھ کوٹی ہوں پرے کہیو
اچوائی دینہے پان گونے باس جہاں جاکو رہیو

سب سُندریاں مدھر سور سے گالیاں دینے لگیں اور بینگ بچن سنانے لگیں۔ جسے سن کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے اس لیے دیری سے بھوجن کرنے لگے۔ بھوجن کرتے سمے جو آنند بڑھا۔ اس کا ورنن کروڑوں مکھوں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ بھوجن کر لینے کے بعد آچمن کر کے پان دیئے گئے۔ پھر سب لوگ اپنے اپنے استھان کو چلے گئے۔ (بیاہ کے سمے جو دلہن کی سکھی سہیلیاں دولہا و براتیوں کو اُن کی استریوں کا سمبندھ اپنے پُرشوں سے جوڑ کر گالی دیتی ہیں۔ اُسے بینگ بچن کہتے ہیں جسے پنجابی میں سٹھنیاں کہتے ہیں۔

دوہا

بہور منن ہم دنت کہوں لگن سنائی آئی
سمے بلوک بباہ کر پٹھئے دیو بولائی

پھر مُنیوں نے ہم ونت کو لواہ کی لگن جا سنائی سو بواہ کا سمے جان کر ہماچل نے سب دیوتاؤں کو بُلا بھیجا۔

چوپائی

بوں سکل سُر سادر لینہے۔ سبھے اُٹھو جیت آسن دینہے
بیدی بید بدھان سنواری۔ سُبھگ سُمنگل گاوہیں ناری

سب دیوتاؤں کو آدر سے بلوا بھیجا۔ اور سب کو بٹھا لو گیہ (اپنی اپنی پدوی کے مطابق) آسن دیئے گئے۔ ویدک ریتی انوسار ویدی سنواری گئی۔ اور استریاں سُندر منگل گیت گانے لگیں۔

سنگھاسن اتی دِوّیہ سُہاوا۔ جائی نہ برن برنچی بناوا
بیٹھے سو بپر نہہ سر نائی۔ ہردے سُمر نج پربھو رگھورائی

ویدی پر برہما جی کا بنایا ہُوا دِوّیہ سُندر سنگھاسن تھا۔ جس کی سُندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ شیوجی برہمنوں کو پرنام کر کے اور ہردے میں اپنے پربھو شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے اس سنگھاسن پر براجمان ہوئے۔

بہور مُنیسن اُما بولائی۔ کری سنگار سکھی لے آئی
دیکھت روپ سکل سُر موہے۔ برنے چھبی اس جگ کوی کو ہے

پھر مُنیوں نے پاربتی جی کو بُلا بھیجا۔ جسے شرنگار کر کے سکھیاں لے آئیں۔ پاربتی جی کے رُوپ کو دیکھ کر سب دیوتا موہت ہو گئے۔ سنسار میں ایسا کون کوی ہے جو اس سندرتا کا ورنن کر سکے۔

جگدمبکا جانی بھو بھاما۔ سُرنہہ من ہی من کینہہ پرناما
سُندرتا مرجاد بھوانی۔ جائی نہ کوٹی ہوں بدن بکھانی

جگت کی جننی اور شوجی کی پتنی جان کر دیوتاؤں نے انہیں من ہی من میں پرنام کیا۔ سُندرتا کی سیما (حد) شری پاربتی جی کا شوبھا کا ورنن کروڑوں مکھ بھی نہیں کر سکتے۔

چھند

کوٹی ہوں بدن نہیں بنے برنت جگ جننی شوبھا مہا
سکچہیں کہت شرتی سیش سارد مند متی تلسی کہا
چھبی کھانی ماتو بھوانی گونی مدھیہ منڈپ جہاں
اولوکی سکہیں نہ سکچ پتی پد کمل منومدھوکر تہاں

جگ جننی شری پاربتی جی کی مہان شوبھا کا ورنن کروڑوں مکھوں سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی شوبھا کا ورنن کرتے ہوئے شری شیش جی اور سرسوتی جی تک بھی سکچاتے ہیں (ہچکچا جاتے ہیں) پھر تلسی داس جیسے مند بدھی کا تو کہنا ہی کیا۔ شوبھا کی کان بھوانی منڈپ میں اس جگہ گئی جہاں پر کہ شوجی تھے۔ وہ سنکوچ کے مارے اپنے پتی کے چرن کملوں کو نہیں دیکھ سکی لیکن اُن کا من تو بھونرا کی بھانت وہاں ہی رس پان کر رہا تھا۔

دوہا

مُنی انوسا سن گن پتہہ پوجیو شمبھو بھوانی
کوؤ سنی سنسے کرے جن سر انادی جیہ جانی

مُنیوں کی آگیا سے شوجی اور پاربتی جی نے گنیش جی کا پوجن کیا۔ من میں کوئی اس بات کی شنکا نہ کرے کہ گنیش جی تو اُن کے پُتر ہیں۔ ابھی وواہ سے پوروہی وہ کہاں سے آ گئے۔ دیوتا انادی ہیں۔ شوجی اور پاربتی انادی کال سے ہی سرشٹی اُتپتی پالن اور پرلے کرتے آئے ہیں۔ بھوانی پرکرتی ہے اور شوجی پرش یہ دونو انادی ہیں۔ اور سرشٹی وواہ روپ میں ان کے سنجوگ ویوگ سے نِت بگوتی رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ ان کا سمبندھ اس منڈپ میں ہی جوڑا گیا تھا۔ ان کا تو انادی سے ہی سمبندھ ہے۔ ویسے ہی اُنکے پُتر گنیش جی بھی انادی ہیں۔ اس لئے اگر بیاہ منڈپ میں شوجی و پاربتی نے گنیش کا پوجن کیا۔ تو اس میں کچھ سندیہ نہ کرنا چاہیئے۔

چوپائی

جس بیاہ کی بدھی شرتی گائی۔ مہا مُنن سو سب کروائی
گہی گریس کُش کنیا پانی۔ بھوہی سمرپی جان بھوانی

ویدوں میں جیسی بیاہ کی بدھی کہی گئی ہے۔ وہ سب مہا مُنیوں نے کروائی۔ پربت راج ہماچل نے ہاتھ میں کُشا لے کر اور کنیا کا ہاتھ پکڑ کر انہیں شوپتنی جان کر شوجی کو سمرپن کر دیا۔

پانی گرہن جب کینہہ مہیشا۔ ہیہ ہرشے تب سکل سُریشا
بید منتر مُنی بر اُچرہیں۔ جے جے جے شنکر سُر کرہیں

جب شوجی نے پاربتی جی کا پانی گرہن کیا۔ (ہاتھ پکڑ لینا) تب سب دیوتا من میں بڑے ہی پرسن ہوئے سرشیشٹھ منی جن وید منتر اُچارن کرنے لگے سب دیوتا شوجی کی جے ہو جے ہو ایسا ہرش ناد کرنے لگے۔

باجہیں باجن بِبِدھ بدھانا۔ سُمن برشٹی نبھ بھئی بِدھی نانا
ہر گرجا کر بھیو بیاہو۔ سکل بھون بھر رہا اُچھاہو

بھانت بھانت کے طرح طرح کے باجے بجنے لگے۔ بھانت

بھانت کے پھولوں کی بارش آکاش سے ہونے لگی۔ شو اور پاربتی جی کا بیاہ ہو گیا۔ اور سارے برہمانڈ میں آنند بھر گیا۔

داسین داس ترگ رتھ ناگا۔ دھینو بسن منی بستو بھانتا
ان کنک بھاجن بھر جانا۔ داج دینہہ نہ جائی بکھانا

داسی۔ داس۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی۔ گائیں بستر اناج منی۔ نانا پرکار کی چیزیں، سونے کے برتن گاڑیوں بھر بھر کر اپار جہیز دیا۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھند

داج دیئو بہو بھانتی پنی کر جوری ہم بھودھر کہیو
کا دیئوں پورن کام شنکر چرن پنکج گہی رہیو
شو کرپا ساگر سسر کر سنتوش سب بھانتی ہی کیو
پنی گہے پد پاتھوج مینا پریم پری پورن ہیو

بہت پرکار جہیز دے کر پھر ہاتھ جوڑ کر ہم ونت نے کہا ہے شنکر آپ پورن کام ہیں۔ میں آپ کو کیا دے سکتا ہوں۔ ایسا کہہ وہ شوجی کے چرن کملوں میں گر پڑا۔ تب کرپا کے ساگر بھگوان شو نے سسر کو سب بھانت سنتشٹ کیا۔ پھر پاربتی کی ماتا مینا نے پریم سے پورن ہو کر شوجی کے چرن کس پکڑ لئے۔ اور کہا۔

دوہا

ناتھ اُما مم پران سم گرہ کنکری کر یہو
چھمیہو سکل اپرادھ اب ہوئی پرسن بر دیہو

ہے ناتھ! پاربتی مجھے پرانوں کے سمان پیاری ہے۔ آپ اسے اپنے گھر کی داسی سیوا کار کریں۔ ہمارے سب اپرادھوں کو کشما کیجئے۔ اور پرسن ہو کر مجھے یہی وردان دیجئے۔

چوپائی

بہو بدھی شمبھو ساس سمجھائی۔ گونی بھون چرن سر نائی
جننی اُما بولی تب لینہی۔ لے اُچھنگ سندر سکھ دینہی

شوجی نے بہت پرکار سے ساس کو سمجھایا تب وہ شوجی کے چرنوں میں سر نوا کر گھر چلی گئیں۔ پھر ماتا نے پاربتی جی کو بلا لیا۔ اور گود میں لے کر سندر شکشا دینے لگی۔

کریہو سدا شنکر پد پوجا۔ ناری دھرم پتی دیو نہ دوجا
بچن کہت بھرے لوچن باری۔ بہور لائی اُر لینہی کماری

ہے پاربتی! تو سدا شوجی کے چرنوں کی پوجا کرنا۔ استریوں کا یہی دھرم ہے۔ استریوں کے لئے ایک پتی ہی دیوتا ہے۔ دوسرا کوئی دیوتا نہیں۔ یہ باتیں کہتے ہوئے اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور پھر انہوں نے پاربتی جی کو اپنے ہردے سے لگا لیا۔

کت بدھی سرجی ناری جگ ماہیں۔ پرادھین سپنہو سکھ ناہیں
بھئی ماتی پریم بکل مہتاری۔ دھیرج کینہہ کسمے بچاری

مینا پھر بولی۔ کہ ہے دیو! تو نے استریوں کو سنسار میں کیوں پیدا کیا۔ پرادھین کو تو کبھی سپنے میں بھی سکھ نہیں ہوتا۔ ایسا کہہ کر ماتا پریم میں اتی انت بیاکل ہو گئی۔ پرنتو رونے دھونے کا سماں نہ جان کر دھیرج کیا۔

پنی پنی ملت پرت گہی چرنا۔ پرم پریم کچھ جائی نہ برنا
سب ناری ملی بھیٹی بھوانی۔ جائی جننی اُر پنی لپٹانی

مینا بار بار ملتی ہے۔ اور پاربتی جی کے چرن پکڑ لیتی ہے۔ اس پرم پریم کا کچھ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بھوانی سب استریوں کو مل ملا کر پھر ماتا کی چھاتی سے لپٹ گئی۔

جننی ہی بہور ملی چلی اُچت اسیس سب کاہوں دئیں
پھر پھر بلوکت مات تن تب سکھیں لے سو ہیں گئیں
یاچک سکل سنتوش شنکر اُما سہت بھون چلے
سب امر ہرشے سمن برکھی نسان نبھ باجے بھلے

پاربتی جی ماتا سے پھر مل کر چلیں سب استریوں نے اُنہیں یوگیہ آشیرواد دیا۔ پاربتی جی ماتا کو مڑ مڑ کر دیکھتی ہیں۔ تب اُن کی سکھیاں انہیں شوجی کے پاس لے گئیں۔ سب یاچکوں (بھیکاریوں) کو سنتشٹ کر کے شوجی پاربتی سمیت اپنے بھون کو چلے۔ سب دیوتاؤں نے پرسن ہو کر پھولوں کی بارش کی اور آکاش میں سندر باجے بجانے لگے۔

دوہا

چلے سنگ ہموَنت تب پہنچاون اتی ہیتو
بِبِدھ بھانتی پری توش کر بدا کینہہ برش کیتو

پربت راج اُن کو پہنچانے کے لئے ساتھ چلے۔ اُن کو بہت سنتشٹ کر کے شوجی نے وداع کیا۔

چوپائی

تُرت بھون آئے گری رائی۔ سکل سیل سر لئے بُلائی

آگھر دان بہنے بہو مانا۔ سب کر پدا کینہہ ہم دانا
بریت راج گونت اپنے گھر آئے۔ اور سب پرتبول اور
سمبودہ روں کو بلایا۔ آدر۔ دان۔ تمرنا۔ پورنک اور بہت سمان پورک
اُن کو وداع کیا۔

جبھیں شمبھو کیلاشہیں آئے بُرسب نج نج لوک بدھائے
جگت ماتو پتر شمبھو بھوانی۔ تہنہ سنگارنہ کہیوں بکھانی

جب شوجی کیلاش پہنچے۔ توسب دیوتا اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کوی کہتے ہیں۔ کہ شوجی اور پاربتی جی جگت کے ماتا پتا ہیں۔ اس لئے میں اُن کے شرنگار کا درنن نہیں کروں گا۔

کرہیں بیدھ بدھی بھوگ بلاسا۔ گگن سمیت بسہیں کیلاسا
ہر گریجا بہار نت نیئو۔ اہی بدھی بپل کال چل گیئو

انیک پرکار کے بھوگ ولاس کرتے ہوئے شوجی اور پاربتی جی اپنے گنوں سمیت کیلاش پر رہنے لگے۔ اسی طرح نت نئے بہار کرتے ہوئے بہت سماں بیت گیا۔

تب جنمیو گھٹ بدن کمارا۔ تارک اسر سمر جنہہ مارا
آگم نگم پرسدھ پرانا۔ شنمکھ جنم سکل جگ جانا

تب اُن کے گھر چھ مکھوں والے سوامی کارتک نامک پتر کا جنم ہوا جس نے بڑے ہو کر یدھ میں تارکو نامک اسر کو مارا۔ وید پران اور شاستروں میں سوامی کارتک کی کتھا پرسدھ ہے۔ اور سارا سنسار اسے جانتا ہے۔

چھند

جگو جان شنمکھ جنم کرم پرتاپ پرشارتھ مہا
تیہی ہیتو میں برشکیتو سُت کر چرت سنچھیپ ہی کہا
یہ اُما شمبھو بیاہ جو جو نرناری کہیں جے گاوہیں
کلیان کاج بیاہ منگل سربدا سُکھ پاوہیں

شنمکھ سوامی کارتک کے جنم کرم پرتاپ اور مہان پرشارتھ کو سنسار جانتا ہے۔ اس لئے میں نے شوجی کے پتر کا سنکشپت (مختصر) چرتر کہا۔ شو پاربتی کے بیاہ کی اس کتھا کو جو نرناری کہیں گے اور گاویں گے۔ وہ کلیان کے کاریوں اور وواہ منگل میں سدا سُکھی رہیں گے۔

دوھا

چرت سندھو گریجا رمن بید نہ پاوہیں پار
برنئے تلسی داس کم اتی متی مند گنوار

شوجی کا چرتر تو اتھاہ سمندر ہے۔ اُس کا پار تو وید بھی نہیں پا سکے۔ پھر میں تلسی داس اتی انت مودھ متی گنوار بھلے ان کے چرتر کا کیسے ورنن کر سکتا ہوں۔

چوپائی

شمبھو چرت سُنی سرس سہاوا۔ بھردواج مُنی اتی سُکھ پاوا
بہو لالسا کتھا پر بادھی۔ نین نیر رو ماولی ٹھاڑھی

شوجی کے رس بھرے سندر چرتر کو سن کر بھاردواج مُنی اتی پرسن ہوئے کتھا سننے کی اتی لالسا اُن کے من میں بڑھی۔ نیتروں میں جل بھر آیا اور شریر پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

پریم بیبس مُکھ آو نہ بانی۔ دشا دیکھ ہرشے مُنی گیانی
اہو دھنیہ تو جنم منیشا۔ تمہیں پران سم پریہ گوری شا

مارے پریم کے مُکھ سے بولا نہیں جاتا۔ اُن کی یہ دشا دیکھ کر گیانی یگیہ ولکیہ بڑے پرسن ہوئے۔ اور کہا ہے منی ور تمہارا جنم دھنیہ ہے۔ تمہیں گوری پتی شری شوجی پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

شو پد کمل جنہیں رتی ناہیں۔ رامہہ تے سپنیہوں نہ سہاہیں
بن چھل وشوناتھ پد نیہو۔ رام بھگت کر لچھن ایہو

جن کی شوجی کے چرن کملوں میں پریتی نہیں ہے۔ وہ رام چندر جی کو سوپن میں بھی (خواب میں بھی) نہیں سہاتے ہیں۔ (اچھے نہیں لگتے ہیں) نشچھل کے یعنی شدھ من سے شوجی کے چرنوں میں پریم ہونا ہی رام بھگتی کا لکھشن ہے۔

شو سم کو رگھوپتی برت دھاری۔ بن اگھ تجی ستی اس ناری
پن کر رگھوپتی بھگتی دکھائی۔ کو شو سم رامہہ پریہ بھائی

شری رگھوناتھ جی کا برت دھارن کرنے والا شوجی کے سمان اور کون ہے۔ جنہوں نے بنا کسی اپرادھ کے ستی جیسی ناری کا تیاگ کر دیا۔ اور کٹھن پرن نبھا کر پر بھو شری رام چندر جی کی بھگتی کو درڑھ کیا۔ ہے بھائی شوجی کے سمان رام چندر جی کو اور کون پیارا ہو سکتا ہے۔

دوھا

پر تمھ ہیں کہی شو چرت یُو جھا مرم تمہارا
سُچی سیوک تم رام کے رہت سمست بکار

میں نے پہلے ہی شو چرتر کہہ کر تمہارے دل کے بھید کو جان لیا۔ تم رام جی کے سچے سیوک ہو اور سارے دوشوں سے رہت ہو۔

چوپائی

میں جانا تمہار گُن سیلا۔ کہہُوں سُنہُ اب رگھوپتی لیلا
سُن مُنی آج سماگم تورے۔ کہی نہ جائی جس سُکھ من مورے

میں نے تمہارا گُن شیل جان لیا۔ سُنو اب میں رگھوپتی جی کی لیلا کا ورنن کرتا ہوں۔ ہے مُنی! سُنو تمہارے ملنے سے جیسا کچھ ہم کو آج آنند ہوا ہے سو کہا نہیں جا سکتا۔

رام چرت اتی امت مُنیشا۔ کہہ نہ سکہیں ست کوٹی اہیشا
تداپی یتھا شرُت کہیوں بکھانی۔ سُمر گرا پتی پربھو دھنو پانی

ہے مُنی شریشٹھ! رام چرتر اتی انت اپار ہے۔ جسے سو کروڑ شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ تو بھی جیسا میں نے سُنا ہے۔ ویسا ہی بانی کے سوامی اور ہاتھ دھنش دھارن کئے ہوئے بھگوان شری رام چندر جی کا سمرن کر کے وستار پوروک کہتا ہوں۔

سارد دارُو ناری سم سوامی۔ رام سُوتر دھر انتر یامی
جیہ پر کرپا کرہیں جنو جانی۔ کوی اُر اجر نچاوہیں بانی

واک اناری کی اودھشٹاتری دیوی شری سرسوتی جی ہے پرنتو اُپریکت چوپائی میں بانی کے سوامی شری رام چندر جی کو کہا گیا۔ اب کوی اس تنذکا کا سمادھان کرتے ہیں) کہ شری سرسوتی جی تو کاٹھ کی پتلی ہے۔ اور بھگوان رام اُس کو نچانے والے ہاتھ میں ڈوری پکڑے ہوئے سُوتر دھار ہیں۔ جس کوی پر اپنا بھگت جان کر وہ کرپا کرتے ہیں۔ اُس کوی کے من رُوپی آنگن میں سرسوتی جی کو وہ جیسا چاہتے ہیں۔ ویسا ہی ناچ نچاتے ہیں۔

پرنوؤں سوئی کرپال رگھو ناتھا۔ برنوں بشد تاسُو گُن گاتھا
پرم رمیہ گری ور کیلاشُو۔ سدا جہاں شو اُما نواسُو

ان کرپالو بھگوان شری رام چندر جی کو میں پرنام کرتا ہوں اور اُنہیں کے نرمل اُجل گنوں کی کتھا کہتا ہوں۔ کیلاش سب پربتوں میں اُتم اور بہت ہی رمنیہ (آنند دائک) ہے جہاں شو پاربتی جی سدا نواس کرتے ہیں۔

دوہا

سدھ تپودھن جوگی جن سُر کنر مُنی برند
بسہیں تہاں سُکرتی سکل سیویں شو سُکھ کند

سدھ۔ تپسوی اور یوگی جن۔ دیوتا۔ کنر اور مُنیوں کے سموہ (سماج۔ جماعت) اپنے شبھ کرموں کے پھل سرُوپ وہاں نواس کرتے ہیں۔ اور آنند مُول شری شو جی کی سیوا کرتے ہیں۔

چوپائی

ہری ہر بمکھ دھرم رتی ناہیں۔ تے نر تہاں سپنیہوں نہیں جاہیں
تیہی گری پر بٹ بٹپ بشالا۔ نت نوتن سُندر سب کالا

جو منش بھگوان وشنو اور مہادیو جی سے بمکھ ہیں۔ اور جنہیں دھرم میں پریم نہیں۔ وہ لوگ تو سپنے میں بھی وہاں نہیں جا سکتے۔ اُس پہاڑ پر ایک وشال بڑ کا برکش ہے۔ جو نت نیا اور سب کال میں سُندر رہتا ہے۔

تری بدھ سمیر سُشیتل چھایا۔ شو بشرام بٹپ شرُتی گایا
ایک بار تیہی تر پربھو گئیو۔ ترو بلوکی اُر اتی سُکھ بھیو

وہاں تین پرکار کی وایو شیتل مند۔ اور سگندھ بہتی رہتی ہے اور اس برکش کی چھایا بڑی ہی ٹھنڈی رہتی ہے۔ وہ شو جی کے وشرام کرنے کا برکش ہے۔ جو کہ ویدوں میں پرسدھ ہے۔ ایک بار بھگوان شو اس برکش کے نیچے گئے۔ اور اس برکش کو دیکھ کر اتی انت پرسن چت ہو گئے۔

نج کر ڈاسی ناگ رپو چھالا۔ بیٹھے سہج ہیں شمبھو کرپالا
کُند اندو در گور سریرا۔ بھُج پرلمب پریدھن مُنی چیرا

اپنے ہی ہاتھ سے شو جی نے وہاں شیر کی کھال کا آسن بچھا لیا اور سہج سبھاؤ وہاں اُس آسن پر بیٹھ گئے۔ کُند نامی پھول۔ چندرما اور شنکھ کے سمان اُن کا سُندر گور شریر تھا۔ بازو لمبے اور شریر پر مُنیوں کے سے بستر دھارن کئے ہوئے تھے۔

ترُن ارُن امبُج سم چرنا۔ نکھ دُتی بھگت ہردے تم ہرنا
بھُجگ بھُوتی بھُوشن ترپوراری۔ آنن سرد چندر چھبی ہاری

ان کے چرن اتی سُندر پورے کھلے ہوئے لال کمل کے پھول کے سمان تھے۔ ناخنوں کا پرکاش بھگتوں کے ہردے کا اندھیکار دور کرنے والا تھا۔ سانپ اور بھبھوتی شو جی کے گہنے تھے مُکھ اتنا سُندر

تھا۔ کہ جس کی سُندرتا کے سامنے پورنماشی کے چندرما کی چاندنی کی شوبھا بھی لجاتی تھی۔

دوھا

جٹا مُکٹ سُرسرت سِرلوچن نلن بشال
نیل کنٹھ لاوینہ ندھی سوہ بال بدھو بھال

سر پر جٹاؤں کا مُکٹ اور شری گنگا جی تھیں۔ اُن کی آنکھیں بڑی بڑی کمل کے پھُول کے سمان تھیں نیل کنٹھ تھا۔ اور وہ رُوپ کے بھنڈار تھے مستک پر بال چندرما شوبھا پا رہا تھا۔

چوپائی

بیٹھے سوہ کام رپُو کیسے۔ دھریں شریر شانت رس جیسے
پاربتی بھل اوسرو جانی۔ گئیں شمبھو پہیں مات بھوانی

وہ کام کے دشمن شوجی وہاں بیٹھے ایسی شوبھا پا رہے تھے۔ مانو شانت رس نے ساکار رُوپ دھارن کیا ہو۔ پاربتی جی اسے اچھا سمے (استو قع) جان کر شوجی کے پاس گئیں۔

جان پریہ آدر اتی کینا۔ بام بھاگ آسن ہر دینا
بیٹھی شو سمیپ ہرشائی۔ پُورب جنم کتھا چت آئی

اپنی پیاری اردھنگنی کو آئی جان کر شوجی نے بڑے آدر ستکار سے اپنے بائیں طرف انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ پاربتی جی پرسن ہو کر شوجی کے پاس بیٹھ گئی۔ اُسے پچھلے جنم کی کتھا یاد آ گئی۔

پتی ہریہ ہیتُو ادھک انومانی۔ بہسی اُما بولیں پریہ بانی
کتھا جو سکل لوک ہتکاری۔ سوئی پوچھن چہیں سیل کماری

اپنے اوپر پتی کے ہردے میں ادھک پریم کا انومان (جان کر) کر کے اُما ہنستی ہوئی میٹھے بچن بولیں۔ جو کتھا سب لوگوں کے لیے ہتکاری ہے۔ سوئی کتھا نرتا سے پاربتی جی شوجی سے پُوچھنے لگیں۔

بشوناتھ مم ناتھ پُراری۔ تری بھون مہما بدت تمہاری
چر اچر ناگ نر دیوا۔ سکل کریں پد پنکج سیوا

ہے برہمانڈ کے سوامی! ہے میرے ناتھ۔ ہے تری پُرا دیت کو مارنے والے آپ کی مہما تینوں لوکوں میں مشہور ہے۔ چر اچر۔ ناگ۔ نر اور دیوتا سب آپ کے پد کملوں کی سیوا کرتے ہیں۔

دوھا

پربھو سمرتھ سروگیہ شو سکل کلا گُن دھام
یوگ گیان ویراگ ندھی پرنت کلپترو نام

ہے پربھو! آپ سروگیہ ہیں سب کلاؤں اور گُنوں کے خزانے ہیں۔ یوگ گیان ویراگ کے بھنڈار ہیں۔ اور شرناگتوں کے لئے آپ کا نام کلپ برکش ہے۔

جو مو پر پرسن سُکھ راسی۔ جانئے ستیہ موہ نج داسی
توں پربھو ہرہو مور اگیانا۔ کہی رگھوناتھ کتھا بدھی نانا

ہے سُکھ دھام۔ یدی آپ مجھ پر پرسن ہیں! اور مجھے اپنی سچی داسی جانتے ہیں۔ تو میرے اگیان کو شری رگھوناتھ کی نانا پرکار کی کتھا کہکر ناش کیجئے۔

جاسو بھون سُرترو تر ہوئی۔ سہہ کہ دردر جنت دُکھ سوئی
سسی بھوشن اس ہردے بچاری۔ ہرہو ناتھ مم متی بھرم بھاری

کیونکہ جس کا گھر کلپ برکش (سورگ کا وہ برکش جو سب کی منائیں کو پُورا کرتا ہے) کے نیچے ہو وہ بھلا غریبی کا دُکھ کیوں سہے ہے چندر بھوشن۔ ہے ناتھ! ایسا ہردے میں وچار کر کے میری بدھی کے اس مہان بھاری سندیہہ کو دُور کیجئے۔

پربھو جے منی پرمارتھ بادی۔ کہیں رام کہوں برہم انادی
سیش شارد ابید پُرانا۔ سکل کریں رگھوپتی گن گانا

ہے پربھو! جو تتو دیا اور تتو کو کہنے والے مُنی ہیں وہ شری رام چندر جی کو انادی برہم کہتے ہیں شیش۔ سرسوتی اور سب وید پُران یہ سب ہی رگھوناتھ کے گُن گان کرتے ہیں۔

تم پُن رام رام دن راتی۔ سادر جپہو انگ ارانی
رام سو اودھ نرپتی سُت سوئی۔ کی اج اگن الکھ گتی کوئی

آپ بھی رات دن نت نرنتر رام رام ہی جپتے رہتے ہیں سو وہ رام اودھ کے راجکمار ہیں۔ یا کوئی اور نرگن اور اندریہ اگوچر رام ہیں۔

دوھا

جو نرپ تنے تا برہم کم ناری برہ مت بھور
دیکھ چرت مہما سُنت بھرمت بدھی اتی مور

اگر وہ راجہ دشرتھ کے پُتر ہیں۔ تو وہ برہم کیسے ہیں؟ اگر اُن کو برہم مان لیا جائے تو استری کے ویوگ میں اُن کی بدھی کیوں کھوئی

گئی۔ ایک طرف تو اُن کے الکھ پرکار سا دھارن اگیانی منشیوں کے سے چرتر کو دیکھ کر اور دوسری طرف اُن کی مہماں سُن کر میری بُدھی بڑی بھرم میں پڑ گئی ہے۔

جو انیہہ بیاپک بنجھو کوؤ۔ کہیو بھگانی ناتھ موہ سوؤ

اگیہ جان رس اُرجن دھر ہو۔ جیہی یدھ موہ میٹے سوئی کر ہو

اور اگر ان کے بغیر کوئی اور کامنا رہت۔ دیاپک۔ سمرتھ۔ برہم ہے۔ سو ہے ناتھ۔ اُسے مجھے سمجھا کر کہیے مجھے اگیانی جانکر من میں کرودھ نہ لائیے۔ کنتو میں بھانت بھی میرا یہ بدھی بھرم دُور ہو ویسی اُپائے کیجیے۔

میں بن دیکھی رام پربھوتائی۔ اتی بھیے بکل نہ تمہیں سنائی

تدپی ملین من بودھ نہ آوا۔ سو پھل بھلی بھانت ہم پاوا

میں نے رام چندر جی کی پربھوتائی بن میں دیکھی ہے۔ پرنتو اتی انت بھیے بکیت ہو جانے کے کارن میں نے آپ سے وہ بات نہیں کہی۔ تو بھی میرے ملین من کو گیان نہیں ہوا۔ اور اس کا پرتکش پھل تو بھلی بھانت میں نے پا ہی لیا ہے۔

اجہوں کچھو سنسے من مورے۔ کرہو کرپا بنوؤں کر جورے

پربھو تب موہی بہو بھانتی پربودھا۔ ناتھ سو سمجھ کر ہنہو جنی کرودھا

اب بھی میرے من میں کچھ شنکا ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتی ہوں کہ آپ کرپا کر کے میری اس شنکا کو دُور کریں۔ پربھو اس سمے (جب کہ میں ستی رُوپ میں تھی) آپ نے مجھے بہت پرکار سے سمجھایا تھا۔ پھر بھی میری شنکا دُور نہ ہوئی۔ ایسا دھیان کر آپ مجھ پر کرودھ نہ کیجیے۔

تب کر اَس بموہ اب ناہیں۔ رام کتھا پر رُچی من ماہیں

کہہو پنیت رام گُن گاتھا۔ بھجگ راج بھوشن سُر ناتھا

مجھے اب پہلے جیسا موہ نہیں ہے۔ اب تو میرے من میں شری رام چندر جی کی کتھا سننے کی لالسا ہے۔ ہے شیش ناگ رُوپی گہنے پہننے والے دیوتاؤں کے سوامی مجھے شری رام چندر جی کے گنوں کی پوتر کتھا کہہ کر سنائیے۔

دوہا

بندؤں پد دھر دھرن سر بنے کروں کر جور

برنہو رگھوبر بشد جس شرتی سدھانت نچور

میں دھرتی پر ستک ٹیک کر آپ کے چرنوں کی بندنا کرتی ہوں۔ اور ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہوں۔ کہ ہے ناتھ! سب ویدوں کے سدھانت کو نچوڑ کر شری رگھو ناتھ جی کے نرمل اُتم یش کا ورنن کیجیے۔

چوپائی

جدپی جوشتا نہیں ادھیکاری۔ داسی من کرم بچن تمہاری

گوڑھو تتو نہ سادھو دراوہیں۔ آرت ادھیکاری جہاں پاویں

یدپی استری جاتی ہونے کے ناطے ویدرس دھانت سُننے میں میرا ادھیکار نہیں ہے۔ تتھاپی میں من بچن کرم سے آپ کی داسی ہوں۔ سنت لوگ جہاں آرت ادھیکاری (دین دکھی بیاکل ادھیکاری) پاتے ہیں۔ وہاں وہ گُوڑھ تتو کو اس آرت ادھیکاری سے چھپاتے نہیں ہیں۔

اتی آرت پوچھؤں سُررایا۔ رگھوپتی کتھا کہو کر دایا

پرتھم سو کارن کہیو بچاری۔ نرگن برہم سگن بپو دھاری

ہے دیوتاؤں کے سوامی! میں بہت ہی آدھین ہو کر آپ سے پوچھتی ہوں۔ آپ مجھ پر دیا کر کے شری رگھوناتھ جی کی کتھا کہیے۔ پہلے تو وہ کارن وچار کر کہیے جن کارن وش نرگن برہم نے سگن شریر دھارن کیا ہے۔

پُنی پربھو کہیو رام اوتارا۔ بال چرت پُنی کہیو اُدارا

کہیو جتھا جانکی بیاہیں۔ راج تجا سو دوشن کاہیں

ہے پربھو پھر آپ رام اوتار دھارن کرنے کی کتھا کہیے پھر ان کی اُدار بال لیلاؤں کا ورنن کیجیے۔ جیسے انہوں نے جانکی کو بیاہا۔ وہ کتھا بھی کہیے۔ کون سے دوش وش انہوں نے راج پاٹ چھوڑا وہ پرسنگ بھی کہیے۔

بن بسی کینھے چرت اپارا۔ کہہو ناتھ جمہ راون مارا

راج بیٹھ کینھی بہو لیلا۔ سکل کہہو شنکر سُکھ شیلا

پھر بن میں رہ کر انہوں نے جو انیک چرتر کیے اور اس کے بعد جس طرح راون کو مارا سو بھی ہے ناتھ وستار سے کہیے راج پر بیٹھ کر انہوں نے جو انیک لیلائیں کی ہیں سو بھی سب ہے سُکھ رُوپ شنکر! کہیے۔

دوہا

بہو کہو کرو نانا تن کیھ جوا جرج رام

پرجا سہت رگھوبنس من کرم گونے بچ دھام
ہے کرپا ندھان انہوں نے پرجا سمیت بیکنٹھ پرم دھام
کو جانے کا جو ادبھوت چرتر کیا اس کا بھی وستار سے ورنن کیجئے۔

چوپائی

منی پربھو کہو سو تتو بکھانی ۔ جیہہ بگیان مگن منی گیانی
بھگتی گیان بگیان براگا ۔ پنی سب برنہو سہت بھاگا

ہے پربھو! پھر اُس تتو کا وستار سے ورنن کیجئے۔ جس کو انوبھو کرکے گیانی منی سدا مگن رہتے ہیں۔ اور بھگتی گیان۔ ویراگ ان سب کو الگ الگ کرکے ورنن کیجئے۔

اور و رام رہسیہ انیکا ۔ کہو ناتھ اتی بمل بیبیکا
جو پربھو میں پوچھا نہیں ہوئی ۔ سو دیال راکھہو جن گوئی

ہے ناتھ! اس کے علاوہ اور بھی رام چندر جی کے جو انیک چھپے ہوئے بھاو اور چرتر ہیں۔ ان کو بھی کہئے۔ آپ کا گیان نرمل ہے۔ اس لئے ہے پربھو جو کچھ مجھ سے پوچھنے سے رہ جائے ہے دیالو! اُس کو آپ اپنے من میں چھپا نہ رکھیں۔

تم تری بھون گر بید بکھانا ۔ آن جیو پامر کا جانا
پرشن اما کے سہج سہائی ۔ چھل ہین سنی شو کر بھائی

آپ تینوں لوک کے گرو ہیں۔ ایسا وید نے کہا ہے۔ دوسرے پامر جیو اس گوڑھ تتو کو نہیں جان سکتے۔ پاربتی جی کے سندر چھل رہت اور سرل پرشن شو جی کے من کو بہت ہی بھائے۔

ہر ہیہ رام چرت سب آئے ۔ پریم پلک لوچن جل چھائے
شری رگھوناتھ روپ ادر آوا ۔ پرمانند امت سکھ پاوا

شو جی کے ہردے میں سب رام چرتر پرگٹ ہو گئے۔ پریم وش ان کا شریر پلکت (رومانچ) ہو گیا۔ آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر آئے۔ شری رگھوناتھ جی کا روپ ہردے میں سما گیا۔ جس سے سوئیم آنند سروپ بھگوان شو جی نے بھی انت سکھ پایا۔

دوہا

مگن دھیان رس دنڈ جگ پن من باہر کینہہ
رگھوپتی چرت مہیش تب ہرشت برنے لینہہ

دو گھڑی تک شو جی رام کے دھیان کے پریم رس میں مگن رہے پھر اُس دھیان سے من کو باہر کھینچا۔ اور پرسنچت ہو کر شری رگھوناتھ جی

کے چرتر ویسا کا ورنن کرنے لگے۔

چوپائی

جھوٹھیو ستیہ جاہی بنو جانے ۔ جم بنو رجو بھجنگ پہچانے
جیہی جانیں جگ جائی ہیرائی ۔ جاگے جتھا سپن بھرم جائی

جس کے جانے بغیر جھوٹ بھی اس طرح ستیہ معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح رسی میں اگیان وش ان ہوا سانپ بھی ہوا سا کھا جانے لگتا ہے۔ اور جس کو جان لینے پر سنسار اس طرح لوپت ہو جاتا ہے کہ جاگنے پر سارا سوپن کا کچھ اثر نہ رہ کر لوپت ہو جاتا ہے۔

بندوں بال روپ سوئی رامو ۔ سدھ ستی جسو جپت جسو نامو
منگل بھون امنگل ہاری ۔ دروو سو دسرتھ اجر بہاری

میں انہیں رام روپ کے بال روپ کی بندنا کرتا ہوں جن کا نام جپنے سے سب سدھیاں آسانی سے پراپت ہو جاتی ہیں۔ جو کلیان کے دھام ہیں اور امنگل (بپتا) کے ہرنے والے ہیں۔ اُن دسرتھ جی کے آنگن میں بال روپ سے لیلا کرنے والے بھگوان رام مجھ پر کرپا کریں۔

کر پرنام رام ہیہ تر پراری ۔ ہرشی سدھا سم گرا اچاری
دھنیہ دھنیہ گرج راج کماری ۔ تمہہ سمان نہیں کوؤ اپکاری

شو جی رام جی کو پرنام کرکے پرسن چت ہو کر امرت کے سمان میٹھی بانی بولے۔ ہے پاربتی! تو دھنیہ ہے۔ تو دھنیہ ہے۔ تمہارے سمان کوئی پراپکاری نہیں ہے۔

پوچھیہو رگھوپتی کتھا پرسنگا ۔ سکل لوک جگ پاون گنگا
تم رگھوبیر چرن انوراگی ۔ کینہہو پرشن جگت ہت لاگی

کہ جو تم نے رگھوناتھ جی کی کتھا کا پرسنگ پوچھا ہے۔ جو کتھا سمپورن لوکوں کو جگت کو پوتر کرنے والی گنگا کے سمان ہے۔ تمہیں شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں اپریتی ہے اور تم نے جگت کی بھلائی ادھر ہی پرشن پوچھے ہیں۔

دوہا

رام کرپا تیں پاربتی سپنہوں تو من ماہیں
شوک موہ سندیہ بھرم مم بچار کچھو ناہیں

ہے پاربتی! میرے خیال میں تو شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے تمہارے من میں شوک موہ سندیہ بھرم کچھ بھی نہیں ہے۔

چوپائی

تدپی اسنکا کینہی ہو سوئی ۔ کہت سنت سب کر ہت موئی
جو ہر کتھا سُنی نہیں کانا ۔ شروّن رندھر اہی بھون سمانا

پھر بھی تم نے جو کچھ شوک اور موہ سے ہو کر یہ بھی جو برائی شنکا اُٹھائی ہے سو اس شنکا کے بہانے اس بھگوت کتھا کے کہنے سننے سے سب کی بھلائی ہوگی۔ جنہوں نے بھگوان شری رام چندر جی کی یہ کتھا کانوں سے نہیں سُنی۔ ان لوگوں کے کانوں کے سوراخ سانپ کے بل کے سمان ہیں۔

نینہی سنت درس نہیں دیکھا ۔ لوچن مور پنکھ کر لیکھا
تے سر کٹو تمبر سمتولا ۔ جے نہ نمت ہری گرو پد مولا

جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مہاتما پرشوں کے درشن نہیں کئے۔ ان کی آنکھوں کی گنتی مور کے پنکھوں پر کی نقلی آنکھوں کے سوا اور کچھ نہیں۔ جو سر بھگوان اور گورو کے چرنوں پر نہیں جھکتے وہ سر کڑوی تونبی کے سمان ہیں۔

جن ہری بھگتی ہردے نہیں آنی ۔ جیوت شو سمان تیئی پرانی
جو نہیں کرئی رام گن گانا ۔ جیہہ سو دادر جیہہ سمانا

جنہوں نے اپنے ہردے میں بھگوان کی بھگتی کو آنے نہیں دیا وہ پرانی جیوت دکھائی دینے پر بھی مردے کے سمان ہیں۔ جو جیبھ شری رام چندر جی کے گنوں کا گان نہیں کرتی۔ اس جیبھ کو مینڈک کے سمان جانو۔

کلس کٹھور نٹھر سوئی چھاتی ۔ سُنی ہری چرت نہ جو ہرشاتی
گرجا سنہو رام کی لیلا ۔ سُر ہت دنج بموہن سیلا

جو ہردے بھگوت چرتر سن کر پرسن نہیں ہوتا وہ بجر کے سمان کٹھور اور نشٹھر ہے۔ ہے پاربتی! شری رام چندر جی کی لیلا سنو۔ یہ لیلا دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والی اور دیتوں کو موہ میں ڈالنے والی ہے

دوہا

رام کتھا سُر دھینو سم سیوت سب سکھ دانی
ست سماج سُر لوک سب کو نہ سنے اس جانی

یہ رام کتھا کام دھینو کے سمان سیوا کرنے سے ہی سب سکھوں کو دینے والی ہے۔ اور ستپرشوں کی سماج ہی دیو لوک ہے۔ ایسا جان کر کون اسے نہ سُنے گا۔

چوپائی

رام کتھا سندر کرتاری ۔ سنسے بہگ اڑاون ہاری
رام کتھا کل بٹپ کٹھاری ۔ سادر سنو گرجا راجکماری

رام کتھا ہاتھوں کی سُندر تالی ہے۔ جو سنسے روپی پنچھی کو اڑا دیتی ہے۔ پھر رام کتھا کلجگ روپی برکش کے لئے کاٹنے والی تیز کلہاڑی ہے۔ ہے پاربتی! تم اسے آدر سے سُنو۔

رام نام گن چرت سہائے ۔ جنم کرم اگنت شرتی گائے
جتھا اننت رام بھگوانا ۔ تتھا کتھا کیرتی گن گانا

رام کے نام گن، سندر چرتر اور جنم کرم ویدوں نے اننت کہے ہیں۔ جیسے بھگوان شری رام چندر جی اننت ہیں ویسے ہی انکی کتھا، کیرتی (بڑائی) اور گن بھی اننت ہیں۔

تدپی جتھا شرت جس متی موری ۔ کہہوں دیکھی پریتی اتی توری
اما پرشن تو سہج سہائی ۔ سکھد سنت سمت موہی بھائی

جیسا کچھ میں نے سنا ہے۔ اور جیسی میری بدھی ہے۔ اُسی کے انوسار تمہاری اتی انت پریتی دیکھتا ہوا میں اس رام کتھا کو کہتا ہوں۔ ہے پاربتی! تمہارا یہ پرشن سبھاؤ سے ہی سہاونا، سکھدایک، اور سنت سمت (جیسے سنتوں نے مانا ہے۔ اور میرے من کو بھی بہت اچھا لگتا ہے۔

ایک بات نہیں موہے سہانی ۔ جدپی موہ بس کہیو بھوانی
تم جو کہا رام کوؤ آنا ۔ جیہہ شرتی گاو دھریں منی دھیانا

ہے پاربتی! تمہاری ایک بات مجھے پسند نہیں آئی۔ اگرچہ وہ تم نے موہ وش ہو کر کہی ہے۔ تم نے جو یہ کہا کہ وہ رام دسرتھ کے پتر ہیں یا کوئی اور رام ہیں۔ جن کی مہما کو وید گاتے ہیں۔ اور منی جن جن کا دھیان کرتے ہیں

دوہا

کہیہ سنہیں اس ادھم نر گرسے جے موہ پساچ
پاکھنڈی ہری پد بمکھ جانہیں جھوٹ نہ ساچ

ایسے بچن تو وہی ادھم جیو ہی کہتے ہیں۔ جو اگیان روپی چنڈال کے پکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو پاکھنڈی ہیں۔ بھگوان کے چرنوں سے بمکھ ہیں۔ جن کو جھوٹ، سچ اور پاپ پنیہ کی کوئی پرکھ نہیں ہے۔

چوپائی

اگیہ اکوبد اندھ ابھاگی ۔ کائی بشئے مُکر من لاگی

لپٹ کپٹی کٹل بسیکھی۔ سپنے ہوں سنت سبھا نہیں دیکھی

جو بڑے اگیانی۔ سنسبدھ۔ اندھے اور بھاگیہ ہین ہیں۔ جنکے من روپی شیشے پر وشے روپی کائی جم گئی ہے۔ جو کامی۔ کپٹی۔ اور بڑے کٹل ہیں۔ اور جنہوں نے کبھی سپنے میں بھی سنت سماج کے درشن نہیں کیے۔

کہہ تے بید اسمت بانی۔ جن کے سوجھ لابھ نہیں ہانی
مکر ملن اور نین بہینا۔ رام روپ دیکھہیں کم دینا

وہی ایسی وید ودھ بانی کہتے ہیں جنہیں اپنے لابھ اور ہانی کا بھی گیان نہیں ہے۔ جن کا من روپی شیشہ میلا ہے۔ جن کے (گیان روپی) نیتر نہیں ہیں وہ۔ ابھاگے بیچارے کس طرح شری رام چندرجی کے روپ کو دیکھ سکیں گے۔

جن کے اگن نہ سگن ببیکا۔ جلپہیں کلپت بچن انیکا
ہری مایا بس جگت بھرماہیں۔ تنہہ کہت کچھ اگھٹت ناہیں

جن کو نہ تو نرگن برہم کا اور نہ سگن برہم کا ہی گیان ہے۔ جو منہ کلپت بچن کہہ کر واد ودواد کرتے ہیں۔ جو ہری کی مایا کے بس میں ہو کر آواگون کے چکر میں بھرمن کرتے ہیں۔ وہ اچت انوچت (مناسب نامناسب) کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔

باتل بھوت بیبس متوارے۔ تے نہیں بولہیں بچن بچارے
جنہہ کرت مہا موہ مد پانا۔ تنہہ کر کہا کریئے نہیں کانا

جو باتل ہوں۔ بھوت کے وش ہو گئے ہوں یا کسی نشے میں متوالے ہوں۔ ایسے لوگ سوچ سمجھ کر بچن نہیں کہا کرتے جنہوں نے مہا موہ روپی مدرا (مہا اگیان روپی شراب) پی لی ہو۔ ایسے لوگوں کے کہنے پر دھیان نہیں دینا چاہیے۔

سورٹھا

اس نج ہردے بچاری تجو سنشے بھجو رام پد
سنو گریراج کماری بھرم تم روی کر بچن مم

ایسا اپنے ہردے میں وچار کر کے سب شنکاؤں کو دور کر دو اور شری رام چندرجی کے چرنوں کا سمرن کرو ہے پاربتی! بھرم روپی مہا اندھکار کا ناش کرنے والے سورج کے سمان میرے بچنوں کو سنو۔

چوپائی

سگن ہی اگن ہی نہیں کچھ بھیدا۔ گاوہیں منی پران بدھ بیدا
اگن ارُوپ الکھ اج جوئی۔ بھگت پریم بس سگن سو ہوئی

سگن برہم اور نرگن برہم میں کچھ بھی بھید نہیں ہے۔ منی پران پنڈت اور وید سبھی ایسا کہتے ہیں۔ جو نرگن نراکار ادرشٹ (اپرگٹ) اور اجنما برہم ہے۔ وہی بھگتوں کے پریم وش سگن ہو جاتا ہے۔

جو گن رہت سگن سوئی کیسے۔ جلو ہم اُپل بلگ نہیں جیسے
جاسو نام بھرم تم پتنگا۔ تیہی کم کہیئے بموہ پرسنگا

جو نرگن ہیں وہ سگن کیسے ہیں؟ جیسے جل اولوں میں بھید نہیں دونوں پرمارتھ روپ سے ایک ہیں۔ ویسے ہی نرگن اور سگن ایک ہی ہیں جن کا نام بھرم روپی اندھکار کو مٹانے کے لئے سورج ہے۔ ان کے لئے موہ کا پرسنگ بھی کیسے کہا جا سکتا ہے۔

رام سچدانند دنیشا۔ نہیں تہاں موہ نشا لولیشا
سہج پرکاش روپ بھگوانا۔ نہیں تہاں پنی بگیان بہانا

رام تو سچدانند سوروپ سورج ہیں۔ ان میں تو موہ اندھکار روپی راتری کا لیش ماتر بھی نہیں ہے۔ بھگوان تو اپنے سبھاوک روپ سے ہی پرکاش سوروپ ہیں۔ ان میں تو وگیان روپی پراتہ کال (صبح) بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں اگیان روپی راتری ہو وہاں ہی وگیان روپی پراتہ کال ہونا چاہیے۔ جب وہ سوروپ سے پرکاش سوروپ ہیں تو ان میں اگیان روپی راتری اور گیان روپی پراتہ کال کی دوندتا کیسی۔

ہرش بشاد گیان اگیانا۔ جیو دھرم اہمت ابھیمانا
رام برہم بیاپک جگ جانا۔ پرمانند پریس پرانا

ہرش (خوشی) شوک (غم) گیان اور اگیان۔ اہم بھاؤ اور ابھیمان یہ سب تو جیو کے دھرم ہیں۔ رام چندرجی تو ویاپک برہم پرمانند سروپ۔ سب جیووں کے سوامی اور سب سے پرانے ہیں۔ اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے۔

دوہا

پُرش پرسدھ پرکاش ندھی پرگٹ پراور ناتھ
رگھوکل منی مم سوامی سوئی کہہ شو نایو ماتھ

جو پران پُرش پرسدھ ہیں۔ پرکاش کے بھنڈار ہیں۔ سب روپوں میں پرگٹ ہیں۔ اور سب لوک پرلوک اتھوا انت کوٹی برہمانڈ کے سوامی ہیں۔ وہی رگھوکل منی شری رام چندرجی میرے سوامی

ہیں۔ ایسا کہہ کر شیو نے اُن کو پرنام کیا۔

چوپائی

نج بھرم نہیں سمجھہیں اگیانی۔ پربھو پر موہ دھرہیں جڑ پرانی
جتھا گگن گھن پٹل نہاری۔ جھانپیو بھانو کہہیں کبچاری

اگیانی پرش اپنے اگیان کو تو سمجھتے نہیں۔ پر نشو دھ تھا۔ پربھو شری رام چندرجی پر اُس اگیان کا آروپ کرتے ہیں۔ جیسے آکاش میں بادل چھا جانے سے جو سُورج کے آگے پردہ چھا جاتا ہے اُس کو دیکھ کر مند بدھی لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ چھپ گیا۔

چتو جو لوچن انگلی لائے۔ پرگٹ جگل ششی تیہ کے بھائے
اُما رام بشیک اس موہا۔ نبھ تم دھوم دھوری جم سوہا

جیسے کوئی اپنی اُنگلی آنکھ پر لگا کر دیکھے تو اُس کے لیے دو چندرما پرگٹ ہیں۔ ہے پاربتی! رام چندرجی کے وشے میں موہ کی کلپنا کرنا ویسا ہی ہے۔ جیسے آکاش پر چھائے ہوئے اندھکار دھوآں اور گرد و غبار۔ اتھا جیسے ان چیزوں کے چھا جانے سے آکاش پست نہیں ہوتا۔ وہ سدا ہی نرمل نرکار و نرلیپ ہے۔ ویسے ہی بھگوان شری رام چندرجی سدا نتیہ۔ اکھنڈ۔ نرمل اور نرلیپ ہیں۔

بشے کرن سر جیو سمیتا۔ سکل ایک تیں ایک سچیتا
سب کر پرم پرکاشک جوئی۔ رام انادی اودھ پتی سوئی

وشے اندریاں۔ دیوتا اور جیو آتما یہ سب جڑ ہیں۔ چیتن نہیں۔ یہ سب ایک کی سہایتا سے ایک چیتن ہوتے ہیں۔ اتھات شبد سپرش روپ رس گندھ یہ پانچوں وشے اندریوں سے۔ اندریاں اپنے ادھشٹاتری دیوتاؤں سے اور ادھشٹاتری شکتیاں جیو آتما سے چیتن (پرکاشمان ہوتی ہیں) ان سب کا پرم پرکاشک اتھات جس کی چیتن سَتّا سے ان سب کی سَتّا ہے۔ جس کے پرکاش سے یہ سب پرکاشت رہیں۔ وہ انادی۔ برہم شری ایودھیا پتی شری رام جی ہیں۔

جگت پرکاشیہ پرکاشک رامو۔ مایا دھیش گیان گن دھامو
جاسو ستیہ تاتے جڑ مایا۔ بھاس ستیہ اِو موہ سہایا

جگت پرکاشیہ ہے۔ اور رام اس کے پرکاشک ہیں وہ مایا کے سوامی گیان اور گنوں کے بھنڈار ہیں ان کی چیتن ستا سے موہ کی
[illegible]

دوہا

رجت سیپ مہوں بھاس جم جتھا بھانو کر بار
جدپی مرکھا تہوں کال سوئی بھرم نہ سکئی کوئی ٹار

جیسے سیپ میں چاندی اور سُورج کی کرنوں میں پانی (سراب) اَن ہوئے ہی بھاستے ہیں۔ اگرچہ وہ تینوں کال میں (بھاسنے سے پہلے۔ بھاستے سمے اور بھاسنے کے بعد جبکہ گیان ہو جاتا ہے۔ کہ یہ تو سیپ ہے۔ چاندی نہیں یا یہ تو سورج کی کرنوں کی چمک تھی جسے پانی سمجھا جاتا تھا) جھوٹے ہیں جس سمے اگیان دشٹی سیپ میں چاندی کا بھرم ہوا اُس سمے بھی سیپ میں چاندی نہیں بن گئی تھی۔ اور جب یہ گیان ہو گیا۔ کہ یہ سیپ ہے۔ اس وقت بھی چاندی کا نام و نشان نہ تھا۔ اور جب ابھی سیپ میں چاندی کی پرتیتی ہوئی نہیں تھی اس سمے بھی چاندی وہاں نہ تھی۔ چاندی تینوں کالوں میں متھیا ہے۔ اور اس کا ادھشٹان یعنی آدھار تینوں کالوں میں ستیہ ہے۔ اگرچہ چاندی متھیا ہے۔ یا سُورج کی کرنوں میں جل کی پرتیتی متھیا ہے۔ تو بھی یہ سدا سے اَن ہُوئی بھاستی ہے۔ اس برہم کو کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

چوپائی

ایہی بدھی جگ ہری آشرت رہئی۔ جدپی اسَت دیت دُکھ اہئی
جو سپنے سر کاٹے کوئی۔ بن جاگیں نہ دُور دُکھ ہوئی

اسی طرح (جس طرح کہ سیپ کے آشرت تھی) چاندی اَن ہوئی ہی بھاستی ہے)۔ بھگوان میں اَن ہوئے سنسار کی متھیا پرتیتی ہے۔ اگرچہ یہ سنسار متھیا ہے تو بھی یہ دُکھ دیتا ہے۔ جس طرح کہ سپنے میں کوئی سر کاٹ لے تو بنا جاگے وہ دُکھ دور نہیں ہوتا۔ (جس طرح رسی میں جب سانپ کا بھرم ہو جاتا ہے تو منش اُسے سچ مچ کا سانپ سمجھ کر مارے بھے کے سٹ جاتا ہے۔ اس کا کلیجہ دھک دھک کرنے لگتا ہے۔ کہ جان بچی لاکھوں پائے۔ اگر اس سانپ پر پاؤں پڑ جاتا تو جان گئی تھی۔ لیکن جب روشنی میں دیکھنے سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ تو رسی تھی جسے سانپ سمجھا تھا تو من کو شانتی ہو جاتی ہے۔ رسی میں کوئی وکار نہیں ہوا۔ اس میں کبھی سانپ نہیں بنا تھا۔ سانپ متھیا تھا لیکن تو بھی اس سے بھے۔ اور دُکھ تو ہوا اور رسی کے گیان ہو جانے پر شک و شانتی ہو [illegible] یہ سنسار بھگوان روپی ادھشٹان میں متھیا بھاستا

ہے اور اس میں انیک پرکار کے دُکھ ہوتے ہیں۔ لیکن جس مہا پرش کو بھگوان رُوپی آدھشٹان کا گیان ہو جاتا ہے سپنیا سرپ کی طرح اُس پر سے یہ سنسار نورت ہو جاتا ہے۔ اور وہ پرمانند پد کو پراپت ہو جاتا ہے۔

جاسُو کرپا اس بھرم مٹ جائی۔ گرجا سوئی کرپال رگھُو رائی
آدانت کو وُ جاسُو نہ پاوا۔ سرتی انُومان نگم اُس گاوا

ہے پاربتی۔ جن کی کرپا سے اس پرکار کا بھرم مٹ جاتا ہے۔ وہی کرپالو بھگوان شری رگھُوناتھ جی ہیں جن کا آدانت کسی نے نہیں پایا۔ اپنی بدھی کے انُوسار ویدوں نے اس پرکار گایا ہے۔

بن پد چلے سُنے بن کانا۔ کر بن کرم کرے بدھی نانا
آنن رہت سکل رس بھوگی۔ بن بانی بکتا بڑ جوگی

وہ بنا پاؤں کے چلتا ہے۔ بنا کان کے سُنتا ہے۔ بنا ہاتھ کے نانا پرکار کے کرم کرتا ہے۔ بنا رسنا (جیبھا) کے ہی سارے سوادوں کا آنند لیتا ہے۔ اور بنا بانی کے ہی بہت یوگیہ وکتا ہے۔

تن بنُو پرس نین بنُو دیکھا۔ گرہی گھران بنُو باس اسیکھا
اس سب بھانت الوکک کرنی۔ مہما جاسُو جائی نہیں برنی

وُہ شریر کے بنا ہی سپرش کرتا ہے اور آنکھوں کے بنا ہی دیکھتا ہے۔ ناک کے بنا ہی سب گندھوں کو سونگھتا ہے۔ اس برہم کی کرنی سب ہی پرکار سے الوکک ہے۔ جس کی مہما کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

دوہا

جیہہ اِم گاوہیں بید بُدھ جاہی دھرہیں مُنی دھیان
سوئی دشرتھ سُت بھگت ہت کوشل پتی بھگوان

جس کو وید اور بُدھی مان پنڈت اس پرکار گاتے ہیں۔ اور مُنی جن جس کا دھیان کرتے ہیں۔ وہی دشرتھ کے پُتر بھگتوں کے پریم میں بندھے ایودھیا پتی بھگوان شری رام چندر جی ہیں۔

کاشی مرت جنتو اولوکی۔ جاسُو نام بل کرئیو بسوکی
سوئی پربھو مور چراچر سوامی۔ رگھُوبر سب اُر انتر یامی

جس بھگوان کے نام کے بل سے کاشی میں مرنے والے جیووں کو دیکھ کر میں تارک منتر کا اُپدیش کر کے اُنہیں مکت کر دیتا ہوں۔ وہی میرے

پربھو ہیں۔ وہ چراچر (جڑ چیتن) کے سوامی ہیں۔ وہ رگھُو تر شیشٹھ شری رام چندر جی سب کے ہردے کی جاننے والے ہیں۔

بیبسہوں جاسُو نام نر کہہیں۔ جنم انیک رچت اگھ دہہیں
سادر سمرن جے نر کرہیں۔ بھو بارِدھی گو پد اِو ترہیں

وِوش ہو کر بنا اِچھا کے بھی جن کا نام لینے سے منشیوں کے جنم جنمانتروں میں کیے گئے پاپ دگدھ ہو جاتے ہیں پھر جو پُرش آدر پوروک ان کے نام کا سمرن کرتے ہیں۔ وہ تو اس سنسار ساگر کو گائے کے کھُر کے سمان اتنا پاس ہی بغیر کسی محنت کے پار کر جاتے ہیں۔

رام سو پرماتما بھوانی۔ تہہ بھرم اتی ابہت تو بانی
اس سنشیہ آنت اُر مانہیں۔ گیان براگ سکل گُن جاہیں

ہے پاربتی! وہی پرماتما شری رام چندر جی ہیں۔ اُن میں بھرم کیسا۔ ایسی تو کلپنا کرنا ہی سراسر بھول ہے۔ ایسی شنکا من میں لاتے ہی گیان ویراگ آدی سب گُن جاتے رہتے ہیں۔

سُنی شو کے بھرم بھنجن بچنا۔ مٹ گئی سب کُترک کی رچنا
بھئی رگھُوپتی پد پریتی پرتیتی۔ دارُون اسمبھاونا بیتی

شو جی کے بھرم کو ناش کرنے والے بچن سُن کر پاربتی جی کے سب کُترکوں (دلیلوں) کی رچنا مٹ گئی۔ اُن کی بھگوان شری رگھُوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی اور شردھا ہو گئی۔ اور جو اُن کے من میں شری رام جی کے پرتی متھیہ کلپنا اور اشردھا تھی۔ وہ سب جاتی رہی۔

دوہا

پُنی پُنی پربھو پد کمل گہی جوری پنکرُوہ پانی
بولی گرجا بچن بر منہوں پریم رس سانی

بار بار شو جی کے چرن کملوں کو پکڑ کر اور کملوں کے سمان سُندر ہاتھوں کو جوڑ کر پاربتی جی مانو پریم رس سے بھری ہوئی بچن بولیں۔

چوپائی

سسی کر سم سُنی گرا تمہاری۔ مٹا موہ سردِاتپ بھاری
تم کرپال سب سنشیہ ہرئیو۔ رام سروپ جانی موہی پریو

جنمان کی شیتل کرنوں کے سمان آپ کی بانی سُنکر
بھرا گیان روپی اسوج کی دھوپ کا بھاری تاپ سب مٹ گیا
ہے کرپالو! آپ نے میرے سب سنشے دُور کر دیئے۔ اب شری رام
جی کا یتھارتھ سوروپ میری سمجھ میں آگیا ہے۔

ناتھ کرپا اب گئو بشادا۔ سکھی بھیو پربھو چرن پرشادا
اب موہی اپن کنکر جانی۔ جدپی سہج جڑ ناری اگیانی
پرتھم جو میں پوچھا سوئی کہیو۔ جو مو پر پرسن پربھو اہیو
رام برہم چن مے ابناشی۔ سرب رہت سب اُر پُرباسی

ہے ناتھ! آپ کی پرم کرپا سے میرا شوک مٹ گیا۔ اور
آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے میں سُکھی ہوگئی۔ اگرچہ میں ناری جاتی
جڑ اور گن ہین ہوں تو بھی ہے پربھو مجھے اپنی داسی جان کر جو کچھ
میں نے پہلے پوچھا ہے۔ اگر آپ مجھ پر پرسن ہیں کہئے۔ شری رام
جنہیں برہم ہیں گیان سروپ اور ادناشی ہیں۔ سب سے الگ
اور سب کے ہردوں میں انترِ یامی روپ سے براج رہے ہیں۔

ناتھ دھریو نرتن کہہ ہیتو۔ موہی سمجھائی کہہو برشکیتو
اُما بچن سُن پرم بنیتا۔ رام کتھا پر پریتی پنیتا

پھر ہے ناتھ! انہوں نے کون سے کارن وش منش شریر
دھارن کیا۔ ہے برشکیتو (دھرم کا جھنڈا دھارن کرنے والے) مجھے
یہ اچھی طرح سمجھایئے! پاربتی جی کے دین بچن سُنکر اور رام کتھا میں
ان کی شدھ پریتی دیکھکر۔

دوہا

ہیہ ہرشے کاماری تب شنکر سہج سُجان
بہو بدھی اُمہ پرسنسی پی بولے کرپا ندھان

تب کام دیو کے دشمن سبھاؤ سے ہی چتر کرپا ندھان شیوجی
من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ اور بہت پرکار پاربتی جی کی اُستتی
(تعریف) کرکے اس پرکار بولے۔

نوامن پرائن پہلا وشرام
ماس پرائن چوتھا وشرام
بھگوان رام کا اوتار

سورٹھا

سُنو شبھ کتھا بھوانی رام چرت مانس بِمل
کہا بھُشنڈی بکھانی سُنا بہگ نایک گرڑ

ہے پاربتی! اس شُدھ رام چرت مانس کی پوتر کلیان
مے کتھا کو سُنو۔ جیسے کاگ بھُشنڈی نے وِستار سے کہا اور
پکشیوں کے سوامی گرڑ جی نے سُنا تھا۔

سورٹھا

سو سنباد اُدار جیہی بدھی بھا آگیں کہب
سُنہو رام اوتار چرت پرم سندر انگھ

کاگ بھُشنڈی اور گرڑ جی کے اس سنباد کا ورنن تو میں
آگے کروں گا۔ پہلے شری رام جی کے اوتار کا پرم سُندر اور
پاپ ناشک چرتر سُنو

ہری گن نام اپار کتھا روپ اگنت امت
میں نج متی انوسار کہوں اُما سادر سنو ہو

شری ہری کے گن. نام کتھا اور روپ اگنت (بیشمار) اور امت ہیں۔ ہے پاربتی! آدر پریم پوروک اسے سنو میں اپنی بدھی موافق کہتا ہوں۔

چوپائی

سنو گریجا ہری چرت سہائے۔ بپل بسد نگما گم گائے
ہری اوتار ہیتو جیہی ہوئی۔ ادمتھم کہی جائی نہ سوئی

ہے پاربتی! سنو! ہری کے سندر وچترت (مفصل) اور اُجل چرتروں کو ویدشاستروں نے گایا ہے۔ ہری کا اوتار جس کارن سے ہوتا ہے۔ وہ یہی کارن ہے۔ وہ کارن ہے یا ایسا کارن ہے ماتیا ہی ایسا تو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ ہری کی لیلا ہری جانیں۔ اوتار لینے کی اپار لیلا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اُمک (فلاں) کارن وش بھگوان نے اوتار لیا ہے۔

رام اترکیہ بدھی من بانی۔ مت ہمار اس سنو سیانی
تدپی سنت منی بید پُرانا۔ جس کچھ کہہیں سومتی انومانا

ہے چتر! سنو۔ ہمارا مت تو یہ ہے۔ کہ رام چندر جی بدھی من بانی کی ترک میں نہیں آتے من بدھی بانی کی اس اتھاہ ساگر تک پہنچ نہیں۔ (ویدوں میں بھی لکھا ہے۔ کہ جہاں سے بانی سمیت من اور بدھی کے لوٹ آتی ہے۔ وہ برہم ہے۔) تو بھی سادھو مہاتما رشیوں نے منیوں نے اور وید پُران نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق جو کچھ کہا ہے۔

تس میں سُمکھی سُناوؤں توہی۔ سمجھ پری جس کارن موہی
جب جب ہوئی دھرم کے ہانی۔ بادھیں اسُر ادھم ابھیمانی
کرہیں انیتی جائی نہیں برنی۔ سیدھیں بپر دھینو سُر دھرنی
تب تب پربھو دھر بدھ شریرا۔ ہرہیں کرپا ندھی سجن پیرا

ہے سندر روپ پاربتی! بھگوان کے اوتار لینے کے جو کارن میری سمجھ میں آتے ہیں۔ وہ میں تمہیں سُناتا ہوں۔ جب سنسار میں دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور دُشٹ نچ ابھیمانی راکشس بڑھ جاتے ہیں اور وہ ایسا گھور انیائے و اتیاچار کرتے ہیں۔ جو کہا نہ جا سکے اور برہمن گائے اور دیوتا اور پرتھوی کو دُکھ دیتے ہیں۔ تب تب وُہ کرپا ندھان پربھو شریشٹھ جنوں کی پیڑا دُکھ تکلیف کو دور کرنے کے نمت بھانت بھانت کے شریر دھارن کرتے ہیں۔ اور اُنکی پیڑا کو ہرتے ہیں۔

دوہا

اسُر مار تھاپہیں سُرن راکھیں نج شرتی سیتو
جگ بستارہیں بسد جس رام جنم کر ہیتو

دشٹوں کو مار کر دیوتاؤں کو ستھاپت کرتے ہیں۔ اور اپنے وید مریادا روپی پُل کی رکھشا کرتے ہیں۔ جگت میں اپنے سندر نرمل یش کا وستار کرتے ہیں۔ شری رام اوتار کا بھی یہی کارن ہے۔

چوپائی

سوئی جس گائی بھگت بھو ترہیں۔ کرپا سندھو جن ہت تنو دھرہیں
رام جنم کے ہیتو انیکا۔ پرم وچتر ایک تیں ایکا

اُسی یش کا گن گان کر کے بھگت جن اس دُستر سنسار ساگر سے ترجاتے ہیں۔ کرپا کے ساگر بھگوان بھگتوں کے کلیان ارتھ شریر دھارن کرتے ہیں۔ رام جنم لینے کے انیک کارن ہیں اور ہر ایک کارن ایک دوسرے سے وچتر (نرالا حیران کن) ہے۔

جنم ایک دوئی کہوں بکھانی۔ ساودھان سنو سومتی بھوانی
دوار پال ہری کے پریہ دوؤ۔ جے اور بجے جان سب کوؤ

ہے سندر بدھی والی پاربتی! ساودھان ہو کر سنو میں شری ہری کے ایک دو جنموں کا وستار سے ورنن کرتا ہوں۔ ہری کے دو پیارے دوارپال ہیں۔ جن کے نام جے اور وجے ہیں۔ انکو سب جانتے ہیں۔

بپر شراپ تیں دوؤ بھائی۔ تامس اسُر دیہہ تن پائی
کنک کسیپ اور ہاٹک لوچن۔ جگت بدت سُرپتی مد موچن

وہ دونوں بھائی جے اور وجے سنکادک برہمنوں کے شاپ (سراپ۔ بددعا) سے تامسی راکشسی شریر کو پراپت ہوئے ایک کا نام ہرنیہ کشیپ اور دوسرے کا نام ہرنیاکش تھا۔ انہوں نے دیوتاؤں کے راجہ اندر کا گرو (ابھیمان) توڑ دیا تھا جس کو سارا سنسار جانتا ہے۔

بجئی سمر بیر وکھیاتا۔ دھری براہ بپو ایک نپاتا

ہَنی نر ہری دُوسری مارا۔ جن پرہلاد سُجس بِستارا

وہ دونوں یُدھ میں وجے (فتح) پانے والے مشہور ویر تھے دونوں میں سے ایک ہرنیاکش کو تو بھگوان نے سور کا روپ دھارن کر کے مارا اور دوسرے ہرنیاکشیپ کو نرسنگھ روپ دھارن کر کے مارا۔ اور اپنے بھگت پرہلاد کے سُندر یش کو سنسار میں پھیلایا۔

دوہا

بھئے نشاچر جائی تیئی مہابیر بلوان
کُنبھ کرن راون سُبھٹ سُر وجئی جگ جان

وہ دونوں جاکر راون اور کُنبھ کرن کے نام سے بڑے مہا ویر بلوان راکشش ہوئے جنہوں نے دیوتاؤں کو جیت کر سارے جگت میں کھیاتی (شہرت) پراپت کی۔

مُکت نہ بھئے ہتے بھگوانا۔ تین جنم دِوج بچن پرمانا
ایک بار تِن کے ہت لاگی۔ دھریئو شریر بھگت انوراگی

سنک آدی برہمنوں کا شاپ تینوں جنم کے لیئے تھا۔ اس لیئے بھگوان دوارا مارے جانے پر بھی وہ مُکت نہ ہوئے۔ ایک بار اُن کے کلیان ارتھ بھگت پریمی بھگوان نے پھر شریر دھارن کیا

کسیپ ادِتی تہاں پِتُو ماتا۔ دشرتھ کوشلیا وِکھیاتا
ایک کلپ اہی بِدھی اوتارا۔ چرِت پوتر کیئے سنسارا

اس جنم میں کشیپ ادِتی اُن کے ماتا پتا ہوئے۔ جو دشرتھ اور کوشلیا کے نام سے پرسِدھ ہیں۔ ایک کلپ میں اس پرکار اوتار لیا۔ جگت میں پوتر لیلائیں کیں

ایک کلپ سُر دیکھ دُکھارے۔ سمر جلندھر سن سب ہارے
شمبھو کینہ سنگرام اپارا۔ دنج مہابل مرئی نہ مارا
پرم ستی اسُرادھِپ ناری۔ تیہیں بل تاہی نہ جِتیں پُراری

ایک کلپ میں جلندھر دَیت سے یُدھ میں ہار جانے کے کارن دیوتا لوگ بڑے دُکھی ہوئے۔ شوجی نے اُن کو دُکھی دیکھ کر جلندھر کے ساتھ بڑا گھور یُدھ کیا۔ پر وہ مہا شکتی شالی دَیت مارا نہ جا سکا۔ اس دَیت کی استری بڑی ہی پتی برتا تھی۔ جس کے پرتاپ کے کارن تری پورادی یعنی تری پراسُر دَیت کو مارنے والے شوجی بھی اُس جلندھر دَیت کو نہ جیت سکے۔

دوہا

چھل کر ٹاریئو تاسُو برت پربھو سُر کارج کینہہ
جب تہیں جانیؤ مرم تب شاپ کوپ کری دینہہ

پربھو نے چھل کر کے اس کے پتی برت دھرم کو بھنگ کیا اور اس طرح سے دیوتاؤں کا کارج سِدھ کیا۔ جب اُس استری پر یہ بھید کھُل گیا تب اس نے غصے ہو کر بھگوان کو شاپ دیا۔

تاسُو شاپ ہری کینہہ پرمانا۔ کوتُک نِدھی کرپال بھگوانا
تہاں جلندھر راون بھیؤ۔ رن ہت رام پرم پد دیہو

لیلاؤں کے بھنڈار کرپالو بھگوان نے اس کے شاپ کو سویکار کیا۔ وہی جلندھر اس کلپ میں راون ہوا جس کو یُدھ میں شری رام چندر نے مار کر پرم پد دیا یعنی مُکت کر دیا۔

ایک جنم کر کارن ایہا۔ جیہی لگ رام دھری نر دیہا
پرتی اوتار کتھا پربھو کیری۔ سُنو مُنی برنی کوِنہہ گھنیری

ایک جنم کا کارن یہ تھا جس سے کہ بھگوان نے نر شریر دھارن کیا۔ ہے مُنی سُنو۔ بھگوان کے ہر ایک اوتار کی کتھا کا کویوں نے بہت پرکار سے ورنن کیا ہے۔

نارد شاپ دینہہ ایک بارا۔ کلپ ایک تیہی لگ اوتارا
گرجا چکِت بھئی سُن بانی۔ نارد وشنو بھگت پُنی گیانی
کارن کون شاپ مُنی دینہا۔ کا اپرادھ رماپتی کینہا
یہ پرسنگ موہی کہہو پُراری۔ مُنی من موہ آچرج بھاری

ایک بار نارد مُنی نے بھگوان کو شاپ دیا۔ اس لیئے ایک کلپ میں بھگوان نے اس شاپ کو پورا کرنے کے لیئے اوتار دھارن کیا۔ نارد کے اس شاپ کو سُن کر پاربتی جی حیران ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ نارد مُنی تو وشنو بھگت اور گیان وان ہیں۔ انہوں نے کس کارن بھگوان کو شاپ دیا۔ لکشمی پتی بھگوان وشنو نے اُن کا کیا قصور کیا تھا۔ ہے شنکر جی نارد جی کی یہ کتھا مجھے وِستار سے کہیئے۔ نارد جی کے من میں بھی موہ (اگیان) آگیا یہ بڑے اشچرج کی بات ہے۔

دوہا

بولے بِہسی مہیش تب گیانی مُوڑھ نہ کوئے
جیہی جس رگھوپتی کرہیں جب سو تس تیہی چھن ہوئے

تب شیو جی ہنستے ہوئے کہنے لگے۔ نہ کوئی گیانی ہے اور نہ مورکھ۔ پربھو جس کو جب جیسا کرتے ہیں۔ وہ اُسی چھن ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

سورٹھا

کہیوں رام گُن گاتھ بھردواج سادر سُنو
بھو بھنجن رگھوناتھ بھجو تلسی تج مان مد

(یگیہ ولک جی بولے) ہے بھردواج! میں شری رام کے گنوں کی کتھا کہتا ہوں۔ تم پریم سے اسے سُنو۔ بھوساگر کو پورت کرنے والے اور جنم مرن کے پھندے کاٹنے والے بھگوان شری رگھوناتھ جی کا سب مان اور مد کو تیاگ کر بھجن کرو۔

چوپائی

ہم گری گوہا ایک اتی پاون۔ وہ سمیپ سُرسری سُہاون
آشرم پرم پنیت سُہاوا۔ دیکھ دیورشی من اتی بھاوا

ہماچل پربت میں ایک بڑی پوتر گپھا تھی۔ اس کے نکٹ ہی سُندر گنگا جی بہہ رہی تھیں۔ وہ پرم پوتر سُہانا آشرم دیکھ کر نارد جی کو بڑا پسند آیا۔

نرکھ سیل سر بپن بھاگا۔ بھیو رماپتی پد انوراگا
سُمرت ہری شراپ گتی بادھی۔ سہج بمل من لاگی سمادھی

پربت کی سُندر ندی اور بن کے اس سُندر بھاگ (حصہ) کو دیکھ کر نارد جی کو لکشمی پتی بھگوان وشنو کے چرنوں میں پریم ہو گیا۔ دکش پرجاپتی کے جس شراپ کے کارن وہ ایک استھان پر ٹھہر نہیں سکتے ہیں۔ اس شراپ کا پربھاؤ رُک گیا اور من تو اُن کا سبھاؤ سے ہی نرمل تھا جس کے کارن اُن کی وہاں سمادھی لگ گئی۔

مُنی گتی دیکھ سُریش ڈرانا۔ کامہہ بول کینہہ سنمانا
سہت سہائے جاہو مم ہیتو۔ چلیو ہرش ہیہ جل چر کیتو

نارد مُنی کی اس سمادھی اوستھا کو دیکھ کر دیوراج اندر ڈر گئے۔ انہوں نے کام دیو کو بلایا۔ اور اس کا بڑا سنمان (آدر) کیا۔ اور کہا کہ تم اپنے سہایکوں (مددگاروں) سمیت میرے لئے اٹھ جاؤ۔ یہ سُن کر کام دیو من میں پرسن ہو کر چلا۔

سُنا سیر من مہُوں اسی تراسا۔ چہت دیورشی مم پُر باسا
جے کامی لولپ جگ ماہیں۔ کُٹل کاک اِو سب ہی ڈراہیں

اندر کے من میں یہ ڈر تھا۔ کہ نارد جی میری پُری امراوتی کا راجیہ چاہتے ہیں۔ سنسار میں جو کامی اور لوبھی ہوتے ہیں۔ وہ کُٹل کوؤں کی طرح سب سے ڈرا کرتے ہیں۔

دوہا

سُوکھ ہاڑ لے بھاگ سٹھ سوان نرکھ مرگ راج
چھین لیئی جن جان جڑ تم سُرپتی ہی نہ لاج

جیسے کوئی مورکھ کُتا شیر کو آتے دیکھ کر سوکھی ہڈی کو لے کر بھاگ جائے۔ اس ڈر کے مارے کہ کہیں شیر مجھ سے چھین نہ لے ویسے ہی دیوراج اندر کو من میں ایسا ڈر لگتے ہوئے کہ کہیں میرے راجیہ کو نارد جی نہ چھین لیں۔ شرم نہ آئی۔

چوپائی

تیہی آشرم ہیں مدن جب گیئو۔ نج مایا بسنت نرمیئو
کُسمت بِبدھ بِٹپ بہو رنگا۔ کوجہیں کوکل گُنجہیں بھرنگا

اُس آشرم میں جاتے ہی کام دیو نے اپنی مایا سے بسنت رتو کا نرمان کیا۔ بھانت بھانت کے برکش اُگ گئے۔ اور اُن میں رنگ برنگ کے پھول کھل گئے۔ کوئلیں اُن پر کوک کرنے لگیں۔ اور بھونرے وہاں گونجار کرنے لگے۔

چلی سہاون تری بدھ بیاری۔ کام کرسانو بڑھاون ہاری
رنبھادک سُرناری نوینا۔ سکل اسمسر کلا پربینا

کام اگنی کو بڑھانے والی تین پرکار کی سُندر وایو چلنے لگی۔ رمبھا وغیرہ دیو استریاں جو نوجوان تھیں اور کام اگنی کو بڑھانے میں کُشل (ماہر) تھیں۔

کرہیں گان بہو تان ترنگا۔ بہو بدھی کریڑہیں پانی پتنگا
دیکھ سہائے مدن ہرشانا۔ کینہیسی پُنی پرپنچ بدھی نانا

وہ بہت سُر تال سے جھوم جھوم کر گانے لگیں اور ہاتھ میں گیند لے کر بھانت بھانت کے کھیل کرنے لگیں۔ کام دیو اپنے سہایکوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور پھر اُس نے بھانت بھانت کی پرپنچ

(مایا) رچنا رچی۔

کام کلا کچھو منی ہی نہ بیاپی ۔ نج بھئے ڈر ہیو منو بھو باپی
سیم کہ چاپ سکتی کوؤ تا سُو ۔ بڑ رکھوار رماپتی جاسُو

کام دیو کی اِس ساری رچناؤں کا نارد جی پر کچھ اثر نہ ہوا۔ تب تو اپراد ھی کام دیو اپنے ہی ڈر سے ڈر گیا جس کی رکھشا کرنے والے خود بھگوان وشنو ہوں۔ اُس کی سیما (حد۔ مریادا) کو سنسار بھر میں کون دبا سکتا ہے۔

دوھا

سہت سہائے سبھیت اتی مانی ہاری من مین
گہیسی جائے منی چرن تب کہی سُٹھی آرت بین

اپنے سہایکوں سمیت کام دیو اتی انت بھئے بھیت ہو کر اور من میں اپنی ہار مان کر نارد جی کے چرنوں میں جا گرا۔ اور بڑی آرت (دین) بانی بولا۔

چوپائی

بھیو نہ نارد من کچھو روشا۔ کہی پریہ بچن کام پری توشا
نائی چرن سر آئیسو پائی ۔ گیئو مدن تب سہت سہائی

نارد جی کے من میں ذرا غصہ نہ آیا۔ اور پریم بھرے میٹھے بچن کہہ کر کام دیو کو سنتشٹ کیا۔ تب کام دیو نے اُن کے چرنوں میں مستک جھکایا۔ اور اُن کی آگیا پا کر اپنے سہایکوں (مددگار بینا) سمیت وہاں سے چلا گیا۔

منی سُوشیلتا آپن کرنی ۔ سُرپتی سبھا جائے سب برنی
سُنی سب کے من اچرج آوا ۔ منی ہی پرشنسی ہری ہی سر ناوا

تب کام دیو نے دیوراج اندر کی سبھا میں آکر نارد منی جی کی سوشیلتا (سُندر سبھاؤ) اور اپنی کرتوت سب کہی۔ یہ سب کچھ سُن کر سب کے من میں حیرانی ہوئی۔ اور سب نے نارد منی جی کی استتی کی اور شری ہری کو پرنام کیا۔

تب نارد گوے شیو پاہیں۔ جِتا کام اہمیت من ماہیں
مار چرت شنکر ہی سُنائے ۔ اتی پریہ جان مہیس سکھائے
بار بار بنوؤں منی توہی ۔ جمی یہ کتھا سنایہو موہی

تم جن ہری ہی سناؤں کہوں ۔ چلیو پرسنگ دُرائیو تب ہوں

میں نے کام دیو کو جیت لیا ہے۔ یہ ابھیمان نارد جی کے من میں ہو گیا۔ اسی طرح اہنکار کرتے ہوئے وہ شیو جی کے پاس گئے اور کام دیو کی ساری کرتوت کہہ سُنائی۔ شیو جی نے نارد جی کو اپنا اتی انت پیارا جان کر یہ سکھشا دی کہ ہے منی! میں تم سے بار بار یہ پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ جس طرح سے تم نے یہ کتھا مجھے سُنائی ہے۔ اس طرح بھگوان وشنو کے آگے کبھی نہ کہنا۔ اگر کہیں ایسی بات چل بھی جائے تو بھی چُپ رہنا اور اس بھید کو چھپائے رکھنا۔

دوھا

شمبھو دینہہ اپدیش ہت نہیں نارد ہ سُہان
بھردواج کوتک سنہو ہری اچھا بلوان

اگرچہ شیو جی نے نارد کے ہت ارتھ اپدیش کیا لیکن تو بھی یہ اپدیش نارد کو اچھا نہ لگا۔ یگیہ ولک جی کہتے ہیں کہ ہے بھردواج! اب تماشا سُنو۔ ہری کی اچھا بڑی ہی بلوان ہے۔

چوپائی

رام کینہہ چاہیں سوئی ہوئی ۔ کرے انیتھا اَس نہیں کوئی
شمبھو بچن منی من نہیں بھائے ۔ تب برنچی کے لوک سدھائے

شری رام چندر جی جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ ایسا کوئی بھی منش نہیں ہے۔ جو اُن کی اچھا کے وِرودھ کوئی کاریہ کر سکے۔ شیو جی کے بچن نارد جی کو پسند نہیں آئے۔ تب وہ وہاں سے برہم لوک کو چلے۔

ایک بار کرتل بر بینا ۔ گاوت ہری گن گان پربینا
چھیر سندھو گونے منی ناتھا ۔ جہہ بسیں شری نواس شرتی ماتھا

راگ ودیا کے ماہر منی نارد ایک بار ہاتھ میں بین لئے اور ہری کے گن گان کرتے ہوئے چھیر ساگر کو گئے۔ جہاں پر کہ ویدوں کے مستک سروپ لکشمی نواس بھگوان وشنو نواس کرتے ہیں۔

ہرشِ ملے اُٹھ رما نکیتا ۔ بیٹھے آسن رِشی سمیتا
بولے بہنس چراچر رایا ۔ بہتے دن کینہہ منی دایا

بھگوان وشنو اُٹھے۔ اور بڑے آنند سے

نارد جی سے ملے۔ اور آسن پر نارد جی کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔
چراچر جگت کے سوامی وشنو بھگوان ہنس کر بولے ہے منی ور!
آپ نے بہت دنوں کے بعد ادھر آنے کی کرپا کی ہے۔

کام چرت نارد سب بھاکھے۔ جدپی پرتھم برج شو راکھے
اتی پرچنڈ رگھوپتی کی مایا۔ جیہہ نہ موہ اس کو جگ جایا

نارد جی نے سب کام پر سمبندھی کتھا کہہ سنائی اگرچہ شو جی نے پہلے ہی سے منع کر رکھا تھا۔ بھگوان شری رگھوناتھ جی کی مایا بڑی پربل ہے۔ بھلا ایسا کون پرش اس سنسار میں پیدا ہوا ہے جس کو اس مایا نے موہ میں نہ ڈالا ہو۔

دوہا

روکھ بدن کر بچن مردو بولے شری بھگوان
تمہرے سمرن تے مٹہیں موہ کام مد مان

بھگوان نے روکھا سا منہ کر کے یہ کومل بچن بولے کہ ہے منی ور! آپ کا سمرن کرنے سے ہی دوسروں کے موہ۔ کام۔ اور مد ابھیمان سب مٹ جاتے ہیں۔ پھر بھلا آپ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔

چوپائی

سنو منی موہ ہوئی من تاکے۔ گیان براگ ہردے نہیں جاکے
برہمچریہ برت رت متی دھیرا۔ تمہی کی کرئی منوبھو پیرا

ہے منی ور! سنو۔ موہ تو اس کے من میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کے ہردے میں گیان اور ویراگ نہیں۔ آپ تو پورن برہمچریہ برت دھاری اور بڑے دھیر بدھی ہیں۔ آپ کو بھلا کام دیو کیسے ستا سکتا ہے۔

نارد کہیو سہت ابھیمانا۔ کرپا تمہاری سکل بھگوانا
کرونا ندھی من دیکھ بچاری۔ اُر انکریو گرب ترو بھاری

تب نارد جی نے ابھیمان کے ساتھ کہا۔ بھگوان یہ سب آپ کی کرپا ہے۔ کرونا ندھان (دیا کے بھنڈار) بھگوان نے من میں وچار کر دیکھا۔ کہ اس کے ہردے میں تو بڑا بھاری گرب (ابھیمان) روپی برکش کا انکر پیدا ہو گیا ہے۔

بیگ سو میں ڈاریہوں اکھاری۔ پن ہمار سیوک ہتکاری
منی کر ہت مم کوتک ہوئی۔ اوش اپائے کرب میں سوئی

اس گرب روپی برکش کو میں جلد ہی اکھاڑوں گا۔ کیونکہ بھگت کے ہت ارتھ کاریہ کرنا ہی ہمارا برن ہے۔ میں وہ اپائے اوشیہ کروں گا جس سے منی کا ہت ہو اور میرا کھیل ہو۔

تب نارد ہری پد سر نائی۔ چلے ہردے اہمت ادھیکاری
شری پتی نج مایا تب پریری۔ سنہو کٹھن کرنی تیہہ کیری

تب نارد جی بھگوان وشنو کو پرنام کر کے پہلے سے بھی زیادہ ابھیمان کے ساتھ وہاں سے چلے۔ تب لکشمی پتی بھگوان وشنو نے اپنی من موہنی مایا کو نارد منی کے اوپر پھیلایا۔ اس مایا نے جو کٹھن چرتر کیا سو سنو۔

دوہا

برچیو مگ مہہ نگر تہیں شت جوجن بستار
شری نواس پر تے ادھک رچنا بیبدھ پرکار

اس من موہنی مایا نے راستے میں ایک سو یوجن یعنی چار سو کوس کا ایک لمبا چوڑا نگر بنایا۔ اس میں بیکنٹھ سے بھی بڑھ کر سندر بھانت بھانت کی رچنائیں رچائی گئی تھیں۔

چوپائی

بسہیں نگر سندر نر ناری۔ جنو بہو من سج رتی تنو دھاری
تیہیں پر بسیل ندھی راجا۔ اگنت ہئے گج سین سماجا

اس نگر میں ایسے سندر استری پرش بستے تھے۔ مانو جیسے کہ بہت سے کام دیو اور اس کی استری رتی نے ہی ساکار روپ دھارن کر منش شریر میں اپنے آپ کو پرگٹ کیا ہو۔ اس نگر میں سیل ندھی نام والا ایک راجہ تھا۔ جس کے یہاں گھوڑوں۔ ہاتھیوں اور فوج کی ٹولیوں کا شمار نہ تھا۔

شت سرش سم بھو بلاسا۔ روپ تیج بل نیتی نواسا
وشو موہنی تاسو کماری۔ شری بموہ جس روپ نہاری

سورگ کے راجہ اندر سے سو گنا بڑھ کر اس کا بھبھو (ٹھاٹ باٹ) اور سکھ وبھوگ کا ولاس تھا۔ روپ۔ تیج۔ بل اور نیتی کا تو مانو وہ گھر تھا۔ اس کی وشو موہنی نام کی ایک راجکماری تھی جو اتنی روپ وتی تھی۔ کہ جس کے روپ کو دیکھ کر لکشمی جی بھی موہت ہو جائیں۔

سوئی ہری مایا سب گن کھانی۔ شوبھا تاسو کی جائی بکھانی

کرشو سوئمبر سو نرپ بالا ۔ آئے تہاں اگنت بہی پالا

وُہ راجکماری بھگوان کی مَن موہنی سب گُنوں کی کان پایا ہی تھی۔ اُس کی شوبھا کا کون ورنن کر سکتا ہے۔ وہ راجکماری اپنا سوئمبر کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے وہاں بے شمار راجہ آئے ہوئے تھے

مُنی کوتکی نگر تہیں گیئو۔ پُرباسن سب پوچھت بھیو
سُن سب چرت بھوپ گرہ آئے۔ کر پوجا نرپ مُنی بیٹھائے

کھلواڑی مُنی ناردجی اُس نگر میں گئے اور نگر نواسیوں سے سب سماچار پوچھا۔ سب سماچار سُن کر وہ راج محل میں گئے۔ راجہ نے اُن کی پوجا کی۔ اور آدر سے آسن پر بٹھایا۔

دوھا

آن دیکھائی ناردہ بھوپتی راجکمار
کہہو ناتھ گن دوش سب ایہی کے ہردے بچار

راجہ نے اپنی راجکماری کو بلاکر ناردجی کو دکھایا اور کہا۔ ہے ناتھ! من میں اچھی طرح وچار کر کے اُس کے گُن اور دوش کہیئے۔

چوپائی

دیکھ روپ مُنی برتی بساری۔ بڑی بار لگ رہے نہاری
لچھن تاسو بلو کی بھُلانے۔ ہردے ہرش نہیں پرگٹ بکھانے

اس کے رُوپ کو دیکھ کر مُنی اپنا گیان وچار سب بھول گئے۔ بڑی دیر تک اُس کی طرف دیکھتے ہی رہے۔ اس کے لچھن دیکھ کر مُنی اپنے آپ کو بھی کھو بیٹھے۔ ہردہ مارے خوشی کے کھل اُٹھا۔ پر راجہ سے پرگٹ کر کے اُن لکشنوں کو نہیں کہا۔

جو ایہی ورئی امر سوئی ہوئی۔ سمر بھومی تیہی جیت نہ کوئی
سیویہیں سکل چراچر تاہی۔ ورئی سیل ندھی کنیا جاہی

من ہی من میں ناردجی اس کے لکھشنوں کو وچار کر کہنے لگے۔ کہ اسے جو بیاہے گا۔ وہ امر ہو جائے گا۔ اُسے یدھ بھومی میں کوئی جیت نہ سکے گا۔ یہ سیل ندھی راجکماری جس کا ورن کریگی۔ اس کے سارے چراچر جیو سیوا کریں گے۔

لچھن سب بچاری اُر راکھے۔ کچھُک بنائی بھوپ سن بھاکھے
سُنا سلچھن کہیں نرپ پاہیں۔ نارد چلے سوچ من ماہیں

ناردجی نے اس راجکماری کے سب لکشنوں کو اپنے میں چھپائے رکھا اور اپنی طرف سے کچھ اور ہی۔ اور بنا کر کہہ دئے۔ راجہ سے راجکماری کے سب شُبھ لکھشن کہہ کر بڑی سوچ میں پڑتے ہوئے ناردجی وہاں سے چل دیئے۔

کروں جائی سوئی جتن بچاری۔ جیہی پرکار موہی برے کماری
جپ تپ کچھُو نہ ہوئی تیہی کالا۔ ہے بدھی ملئی کون بدھی بالا

ناردجی من میں یہ سوچ رہے تھے۔ کہ سوچ وچار کر کوئی ایسا یتن (اُپائے) کیا جائے کہ جس سے سوئمبر میں یہ راجکماری مجھے ہی ورے۔ اس سمے جپ تپ سے تو کچھ ہونے سے رہا ہے بدھاتا! اب مجھے یہ راج کنیا کس پرکار ملے۔

دوھا

ایہی اوسر چاہیئے پرم شوبھا رُوپ بشال
جو بلو کی ریجھے کنوری تب میلے جے مال

اس سمے تو پرم شوبھا اور بہت ہی سُندر رُوپ چاہیئے۔ جسے دیکھ کر راجکماری مجھ پر ریجھ جائے۔ اور تب جے مالا میرے گلے میں ڈال مجھے ورن کرے۔

چوپائی

ہری سن مانگوں سُندرتائی۔ ہوہیہی جات گہرو اتی بھائی
مورے ہت ہری سم نہیں کوؤ۔ ایہی اوسر سہائے سوئی ہوؤ

ایک اُپائے کروں کہ بھگوان ہری سے جاکر سُندر رُوپ مانگوں۔ پر بھائی اُن کے پاس جانے میں تو بہت دیر ہو جائے گی۔ کنتو شری ہری کے سمان میرا کوئی بھی ہتیشی نہیں ہے اس لئے اس سمے میری وہ ہی سہائتا کریں۔

بہو بدھی بنتے کینہہ تیہی کالا۔ پرگٹیو پربھو کوتکی کرپالا
پربھو بلو کی مُنی نین جڑانے۔ ہوئی ہی کاج ہیئے ہرشانے

اس سمے بہت پرکار سے ناردجی نے آرت پرارتھنا کی۔ کرپالو لیلا دھاری بھگوان وہاں پرگٹ ہوئے۔ پربھو کو دیکھ کر مُنی کے نیتر شیتل ہو گئے۔ اور یہ وچار کر من بڑا ہی پرسن ہو گیا کہ بس اب کام بن گیا سمجھو۔

انی آرت کہہ کتھا سنائی۔ کیہہ ہو کرپا کرہو ہو سہائی
آپن روپ دیہو پربھو موہی۔ آن بھانتی نہیں پاؤں اوہی

نارد جی نے بہت دین بھاؤ سے سارا سماچار کہہ سنایا۔ اور پرارتھنا کی کہ بھگوان آپ کرپا کر کے میری اس سمے سہائتا کریں۔ آپ اپنا روپ مجھے دیجئے۔ بس اسی پرکار میں اس راج کنیا کو پراپت کر سکتا ہوں۔ اور کوئی اپائے نہیں ہے۔

جیہی بدھی ناتھ ہوئی ہت مورا۔ کرہو سو بیگ داس میں تورا
نج مایا بل دیکھ بشالا۔ ہیہہ ہنس بولے دین دیالا

ہے سوامی! جس پرکار میری بھلائی ہو وہ اپائے جلدی کیجئے میں آپکا سیوک ہوں۔ بھگوان اپنی مایا کی اس مہان اور وچتر شکتی کو دیکھ کر کہ جس نے نارد جیسے منی کو بھی موہ میں ڈال دیا۔ من ہی من ہنسے اور کہا۔

دوہا

جیہی بدھی ہوئی ہی پرم ہت نارد سنہو تمہارا
سوئی ہم کرب نہ آن کچھ بچن نہ مرکھا ہمارا

ہے نارد سنو۔ جس پرکار تمہارا پرم ہت (انتم بھلائی) ہوگا۔ وہی اپائے میں کروں گا۔ دوسرا کچھ نہیں۔ میرا بچن کبھی جھوٹھ نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

کپتھ مانگ رج بیاکل روگی۔ بید نہ دیہی سنہو منی جوگی
ایہی بدھ ہت تمہار میں ٹھیو۔ کہی اس انتر ہت پربھو بھیو

ہے یوگی منی! سنیئے۔ روگ سے بیاکل روگی اگر کھانے کو کپتھ (وہ غذا جو صحت کے لئے مضر ہو) مانگے تو وید اسے نہیں دیتا اسی پرکار میں نے تمہاری بھلائی کرنے کی من میں ٹھان لی ہے۔
ایسا کہہ پربھو انتردھیان ہو گئے۔

مایا بس بھئے منی موڑھا۔ سمجھی نہیں ہری گرا نگوڑھا
گونے ترت تہاں رشی رائی۔ جہاں سوئمبر بھومی بنائی

مایا کے بش میں ہو کر نارد جی اتنے موڑھ ہو گئے تھے کہ انہوں نے بھگوان کی اس گوڑھ بانی کو نہ سمجھا۔ ترنت ہی جہاں سوئمبر کا بھومی بنائی ہوئی تھی وہاں چلے گئے۔

نج نج آسن بیٹھے راجا۔ بہو بناؤ کر سہت سماجا
منی من ہرش روپ اتی مورے۔ موہی تجی آنہی برہی نہ بھورے

راجہ لوگ اچھے اچھے سماج سمیت خوب ٹھاٹ باٹھ سے اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھے تھے۔ نارد منی من میں بڑے ہی پرسن تھے۔ کہ میرا روپ بہت ہی سندر ہے۔ راجکماری مجھے چھوڑ کر بھول کر بھی دوسرے کا ورن نہیں کرے گی۔

منی ہت کارن کرپا ندھانا۔ دینہہ کروپ نہ جائی بکھانا
سو چرتر لکھی کاہو نہ پاوا۔ نارد جان سب ہی سر ناوا

نارد منی کے کلیان ارتھ کرپا ندھان بھگوان نے انہیں ایسا بہا کروپ (بہت ہی بدشکل) بنا دیا کہ جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ پر بھگوان کے اس چرتر کو کوئی نہ جان سکا۔ سب نے نارد جان کر ہی ان کو ڈنڈوت کی۔

دوہا

رہے تہاں دوئی رودر گن تے جانہیں سب بھیو
بپر بیش دیکھت پھرہیں پرم کوتکی تیہو

وہاں سوئمبر میں شو جی کے دو گن ایسے ہی موجی گن برہمنوں کا بھیس بنائے اس ساری لیلا کو دیکھتے پھرتے تھے۔ اور وہ سب بھید جانتے تھے۔

چوپائی

جیہیں سماج بیٹھے منی جائی۔ ہردے روپ اہمت ادھکائی
تہاں بیٹھے مہیش گن دوؤ۔ بپر بیش گتی لکھی نہ کوؤ

اپنے سندر روپ کے گھمنڈ میں نارد منی جس سبھا میں جا کر بیٹھے وہاں ہی وہ دونوں رودر گن بھی جا کر بیٹھ گئے۔ برہمنوں کے سے بھیس دھارن کر لینے کے کارن ان کی اس چال کو کوئی نہ جان سکا۔

کرہیں کوٹی نارد سنائی۔ نیکی دینہہ ہری سندرتائی
ریجھہی راجکنواری چھوٹا دیکھی۔ انہیں برہ ہری جانی بسیکھی

وہ دونوں رودر گن سنا سنا کر نارد جی کا مذاق اڑانے لگے کہ بھئی بھگوان نے ان کو کیا سندر روپ دیا ہے۔ راجکماری ان کے سہاونے روپ کی شوبھا دیکھ کر ان پر ریجھ جائے گی۔ اور ان کو

سوئمبر ہری نبان کرنا اُسی طور پر پڑنے لگی۔

(یہاں ہری کے ارتھ بندر بھی ہوسکتے ہیں۔ تو اُنہیں بندر جان کر اُنکو ورنے گی۔ ایسا ارتھ بھی ہوسکتا ہے۔ چونکہ وہ ان کی ہنسی اُڑا رہے تھے۔ اس لیئے ہری کا ارتھ بھگوان اور بندر دونوں ہی اس ستھان پر ٹھیک بیٹھتے ہیں۔)

مُنی ہی موہ من ہاتھ پرائے ہنس ہیں شمبھو گن اتی سچو پائیں
جدپی سُنہیں مُنی اٹپٹی بانی۔ سمجھی نہ پرتی بُدھی بھرم سانی

نارد مُنی جی کا من تو پرائے وش یعنی مایا کے وش میں تھا۔ اس لئے موہ وش انہیں کچھ بھی سمجھ نہ پڑتا تھا۔ اور شیو جی کے گن بڑے پرسن ہو کر بیٹھے بیٹھے اُن کی ہنسی اُڑا رہے تھے۔ اگرچہ نارد جی اُنکی ساری اٹ پٹی باتیں سنتے تھے لیکن بدھی تو بھرم میں ڈوبی ہوئی تھی اس لئے وہ اُن کے ان اشاروں کو کیسے سمجھ سکتے تھے انہوں نے سمجھا۔ کہ شاید رُدّر گن کی پرشنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔

کاہو نہ لکھا سو چرت وشیکھا۔ سو سروپ نرپ کنیا دیکھا
مرکٹ بدن بھینکر دیہی۔ دیکھت ہردے کرودھ بھا تیہی

بھگوان کی اس وچتر لیلا کو اور تو کسی نے نہیں دیکھا۔ پرنتو راجکماری کو نارد جی کا وہ رُوپ دکھائی دیا۔ اُن کا بندر کا سا مُنہ اور بھینکر شریر دیکھ کر راجکماری کو من میں بڑا ہی غصّہ آیا۔

دوھا

سکھیں سنگ لے کنوری تب چلی جنو راج مرال
دیکھت پھرئی نہیپ سب کر سروج جے مال

سکھیوں کو ساتھ لیئے ہنس جیسے سُندر ہاتھوں میں جے مالا لیئے سب راجاؤں کو دیکھتی ہوئی راج ہنسنی کی چال سے وہ راجکماری اُس سوئمبر منڈپ میں گھومنے لگی۔

چوپائی

جے ہی دِسِ بیٹھے نارد پھولی۔ سو دِسِ تیہی نہ بلوکی بھولی!
پُنی پُنی مُنی اُکسہیں اکولاہیں۔ دیکھی دشا ہر گن مسکاہیں

جس طرف نارد جی اپنے رُوپ کے گھمنڈ میں پھولے بیٹھے تھے۔ اُس طرف کو راجکماری نے بھول کر بھی نہ تاکا مُنی کو بار بار اکساہٹ ہوتی ہے اور وہ بیٹھے ہی چھٹپٹا رہے ہیں۔ اُن کی اس حالت کو دیکھ کر رُدّر گن مسکراتے ہیں۔

دھری نرپ تنو تہاں گیؤ کرپالا۔ کنوری ہرشی میلیو جے مالا
دُلہن لے گئے لچھمی نواسا۔ نرپ سماج سب بھیؤ نراسا

کرپالو بھگوان بھی راجہ کا شریر دھارن کر وہاں جا پہنچے راجکماری نے پرسنّ ہو کر اُن کے گلے میں جے مالا ڈال دی لچھمی نواس بھگوان دُلہن کو لے گئے۔ اور سب راجاؤں کا سماج نراش ہو گیا۔

مُنی اتی بکل موہ متی ناٹھی۔ مَنی گری گئی چھوٹی جنو گانٹھی
تب ہر گن بولے مسکائی۔ نج مکھ مُکر بلوکہو جائی

مُنی راجکماری کو گئی دیکھ کر اتی انت بیاکل ہو گئے۔ موہ کے کارن ان کی بُدھی نشٹ ہو چکی تھی۔ وہ اتنے بیاکل تھے۔ کہ جیسے اُن کے ہاتھ سے پارس مَنی گر کر کھوئی گئی ہو۔ تب رُدّر گن مسکرا کر اُن سے کہنے لگے۔ کہ اپنا چہرہ تو ذرا جا کر شیشے میں دیکھو۔

اس کہی دوؤ بھاگے بھے بھاری۔ بدن دیکھ مُنی باری نہاری
بیشو بنو کی کرودھ اتی باڑھا۔ تیہہ ہی سراپ نیہہ اتی گاڑھا

ایسا کہہ کر وہ دونو رُدّر گن نارد جی کے بھے سے بھاگ گئے نارد جی نے اپنا چہرہ پانی میں دیکھا۔ اپنا ایسا کروپ چہرہ دیکھ کر کرودھ سے لال پیلے ہو گئے۔ اور اُن رُدّر گنوں کو انہوں نے شاپ (بد دعا) دیا۔

دوھا

ہو ہو نشاچر جائی تم کپٹی پاپی دوؤ
ہنسیہو ہمیں سو لیہو پھل بہور ہنسیہو مُنی کوؤ

تم دونو کپٹی اور پاپی جا کر راکشس ہو جاؤ۔ جو تم نے میری ہنسی اُڑائی ہے۔ اُس کا پھل چکھو۔ اور مُنی لوگوں کی ہنسی پھر نہ کرنا (ارتھات کسی مُنی کی اب ہنسی نہ کرنا۔)

چوپائی

پُنی جل دیکھ رُوپ نج پاوا۔ تدپی ہردے سنتوش نہ آوا
پھرکت ادھر کوپ من ماہیں۔ سپدی چلے کملاپتی پاہیں

جب انہوں نے اپنے چہرے کو پھر جل میں دیکھا۔ تو اپنے اصلی رُوپ کو پایا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں سنتوش نہ ہوا۔ ان کے ہونٹ پھڑک رہے تھے۔ اور من غصّہ سے جل بھن گیا۔

وہ جلدی ہی کملاپتی بھگوان وشنو کے پاس پہنچے۔

دیہوں شراپ کہ مریہوں جائی۔ جگت موری اُپہاس کرائی
بیچ ہیں بنتھ مے دنوجاری۔ سنگ رما سوئی راجکماری

مُنی من ہی من میں یہ کہتے جاتے تھے کہ یا تو بھگوان کو شراپ دوں گا۔ یا خود مر جاؤں گا۔ انہوں نے سنسار میں میری ہنسی اُڑائی۔ دَیتیوں کے دشمن بھگوان ہری انہیں راستے میں ہی مل گئے۔ اُن کے ساتھ لکشمی جی اور وہی راجکماری تھی۔

بولے مدھر بچن سُر سائیں۔ مُنی کہنہ چلے بکل کی ناہیں
سُنت بچن اُپجا اَتی کرودھا۔ مایا بس نہ رہا من بودھا

دیوتاؤں کے سوامی بھگوان بڑی میٹھی بانی سے بولے کہ ہے مُنی! بیاکل سی حالت میں کہاں چلے۔ یہ بچن سُن کر نارد جی کرودھ میں جل بھُن گئے۔ مایا کے وش میں ہو لینے کے کارن انکی بدھی ٹھکانے نہ رہی۔

پرسمپدا سکہو نہیں دیکھی۔ تمہرے اِرشا کپٹ بسیکھی
متھت سندھ رُدر بورائے ہو۔ سُرن پریری بِش پان کرائیو ہو

تب نارد مُنی بولے کہ تم بڑے کپٹی اور اِرشا کرنے والے ہو۔ تم دوسروں کی بڑھتی کو نہیں دیکھ سکتے۔ سمندر کا منتھن کرتے سمے تم نے رُدر کو پاگل بنایا۔ اور دیوتاؤں کو پریرنا کر کے اُن کو زہر پلائی۔

دوہا

اسُر سُرا بِش شنکرہ آپو رما مَنی چار
سوارتھ سادھک کُٹل تُم سدا کپٹ بیوہار

اسُروں کو مدرا اور بھولے بھالے شیوجی کو وش دیکر خود آپ لکشمی اور سُندر کوستبھ منی لے لی۔ تم بڑے مطلبی اور دھوکہ باز ہو۔ اور سدا کپٹ کرنا ہی تمہارا بیوہار ہے۔

چوپائی

پرم سوتنتر نہ سر پر کوئی۔ بھاوئی من کرہو تم سوئی
بھلے ہی مند کند ہی بھل کرہو۔ بسمے ہرش نہ ہیہ کچھ دھرہو

تم پرم سوتنتر (آزاد مطلق) ہو۔ کوئی دوسرا تمہارے سر پر نہیں ہے۔ اس سے جو من کو اچھا لگتا ہے وہی تم کرتے ہو۔ بھلے کو مندا اور مندے کو بھلا کرتے ہو۔ اور ایسے کرتے ہوئے ہرش

ہیں کچھ دکھ سُکھ نہیں لاتے ہو۔

ڈہکی ڈہکی پریچہو سب کاہو۔ اتی اسنک من سدا اُچھا ہو
کرم شبھا شبھ تمہیں نہ بادھا۔ اب لگی تمہیں کاہو نہ سادھا

ٹھاٹ ٹھاگ کر سب کی پریکشا کرتے ہو۔ اور اتی انست نڈر ہو گئے ہو۔ اسی سے تمہارے من میں سدا اُتساہ رہتا ہے۔ بھلے بُرے کرم کوئی بھی تمہیں چھو نہیں سکتے۔ اب تک تمہیں کوئی ڈنڈ دینے والا بھی نہیں ملا۔

بھلے بھون اب بائن دینہا۔ پاوہوگے پھل آپن کینہا
بنچیہو موہی جونی دھری دیہا۔ سوئی تن دھر ہو شراپ ہم ایہا

اب تم نے بھلے گھر نیوتا دیا ہے یعنی میرے جیسے زبردست آدمی سے چھیڑ خانی کی ہے۔ اس لئے اپنے کئے کا پھل بھلی پرکار پاؤ گے۔ جو شریر دھارن کر کے تم نے مجھے ٹھگا ہے سنسار میں تم بھی وہی شریر دھارن کرو یہ میرا شراپ ہے۔

کپی آکرتی تمہہ کینہہ ہماری۔ کرہیں کپیس سہائے تمہاری
مم اپکار کینہہ تُمہہ بھاری۔ ناری برہ تم ہوؤ دکھاری

تم نے میری صورت بندر کی بنا دی تھی۔ سو وہ بندر ہی تمہاری سہائتا کریں گے۔ (چونکہ تم نے اس استری سے میرا وِیوگ کرا کر) بڑا بھاری میرا اہت کیا ہے۔ اس لئے تم بھی استری کے وِیوگ میں دُکھی ہو گے۔

دوہا

شراپ سیس دھری ہرشی ہیہ پربھو بہو بنتی کینہہ
نج مایا کے پربلتا کرشی کرپا ندھی لینہہ

شراپ کو پرسن من سے سویکار کر کے پربھو نے نارد جی سے بہت بنتی کی۔ اور کرپا ندھان نے اپنی مایا کی شکتی کو کھینچ لیا۔

چوپائی

جب ہری مایا دور نوا ری۔ نہیں تہاں رما نہ راجکماری
تب مُنی اتی سبھیت ہری چرنا۔ گہے پاہی پرنتارت ہرنا

تب بھگوان نے اپنی مایا کو پرے ہٹا لیا۔ تو وہاں نہ لکشمی ہی رہی اور نہ وہ راجکماری ہی۔ یہ دیکھ کر نارد جی بھلے

بھیبت ہو گئے اور شری ہری کے چرن پکڑ لیئے اور کہا ہے شرناگت کلیشوں کو ہرنے والے بھگوان مجھے بخشیئے۔

ہرشا ہوئے تم شراب کر ڈالا۔ تم اچھیا کہو زین دیالا میں ور تجن کہے بہو تیرے۔ کہہ منی پاپ ہیں کم میرے

ہے کرپا ندھان۔ میرا شاپ جھوٹا ہو جائے تب دین دیال بھگوان نے کہا یہ سب کچھ میری اچھیا سے ہوا ہے۔ منی نارد جی نے کہا۔ کہ میں نے آپ کو بہت سے برے شبد کہے ہیں۔ کہو یہ میرے پاپ کیسے دور ہوں گے۔

جپہو جائی شنکر ست ناما۔ ہوئیے ہردہ تورت بشراما کوؤ نہیں سوسمان پریہ مو رے۔ آسی پرتیتی تجو جن بھورے

بھگوان نے کہا۔ شوجی کے سو ناموں کا جپ کرو (کیونکہ تم نے منع کرنے پر بھی اُن کا کہا نہ مانا تھا۔) اُن کے نام کا جپ کرنے سے تمہارے ہردہ میں ترنت ہی شانتی ہوگی مجھے شوجی کے سمان کوئی پیارا نہیں ہے اِس وشواس کو بھول کر بھی کبھی نہ چھوڑنا۔

جیہی پر کرپا نہ کرہیں پراری۔ سو نہ پاوے منی بھگتی ہماری اس اُر دھری جہی بچیر ہو جائی۔ اب نہ تمہہ ہی مایا بیاپائی

ہے منی! جس پر شوجی کی کرپا نہ ہو وہ میری بھگتی کو نہیں پراپت کر سکتا۔ ایسا وشواس اپنے من میں دڑھ کر کے پرتھوی پر گھومو۔ اب میری مایا تمہارے نکٹ نہیں آئے گی۔

دوہا

بہو بدھ منی ہی پربودھ پربھو تب بھئے انتردھیان
ستیہ لوک نارد چلے کرت رام گن گان

اس پرکار بہت طرح سے سمجھا کر منی کے دل کو ڈھارس بندھا کر پربھو انتردھیان ہو گئے۔ اور نارد جی شری رام کے گنوں کا گان کرتے ہوئے برہم لوک کو چلے۔

چوپائی

ہر گن منہی جات پتھ دیکھا۔ بگت موہ من ہرش بشیکھا
اتی سبھیت نارد پہیں آئے۔ گہی پد آرت بچن سنائے

رُود گنوں نے نارد منی کو موہ رہت اور پرسن چت سمجھ

میں راستے میں جاتے ہوئے دیکھا۔ تو بھی وہ اتی انت ڈرتے ڈرتے اُن کے پاس آئے۔ اُن کے چرن پکڑ لیئے۔ اور بڑے دین بچن بولے۔

ہرگن ہم نہ برہمن رایا۔ بڑا پرادھ کینہ پھل پایا
شراپ انوگرہ کرہو کرپالا۔ بولے نارد دین دیالا

ہے منی راج ہم برہمن نہیں کنتو شوجی کے گن ہیں ہم نے آپ کی ہنسی اُڑانے کا جو بھاری اپرادھ کیا سو اس کا پھل پالیا ہے۔ ہے کرپالو منی۔ اب شاپ دور کرنے کی کرپا کیجیئے۔ دین دیال نارد منی جی بولے۔

نسیچر جائی ہو ہو تم دوؤ۔ بیبھو بپل تیج بل ہوؤ
بھج بل بسو جتب تم جہیا۔ دھریہیں بشنو منج تن تہیا

کہ تم دونو راکشس تو ہو گے پرنتو تمہارا ویبھو (ٹھاٹھ باٹ) تیج اور بل بڑا ہوگا۔ جب تم اپنے بھجا بل (قوت بازو) سے سارے سنسار کو جیت لوگے تب بھگوان وشنو منش شریر دھارن کریں گے۔

سمر مرن ہری ہاتھ تمہارا۔ ہوئی ہو مکت نہ پنی سنسارا
چلے جگل منی پد سر نائی۔ بھئے نشاچر کالہر پائی

یدھ میں وشنو بھگوان کے ہاتھ سے تمہاری مرتیو ہوگی جس سے تم مکت ہو جاؤ گے۔ اور پھر جنم مرن روپی سنسار چکر سے چھوٹ جاؤ گے۔ وہ دونو منی کو ڈنڈوت کر کے چلے گئے۔ اور کچھ کال بعد راکشس ہوئے۔

دوہا

ایک کلپ ایہی ہیتو پربھو لینہ منج اوتار
سر رنجن سجن سکھد ہری بھنجن بھو بھار

دیوتاؤں کو خوش کرنے والے اور بھلے پرشوں کو سکھ دینے والے پرتھوی کا بھار دور کرنے والے بھگوان ہری نے ایک کلپ میں اسی کارن وش منش شریر دھارن کیا تھا۔

چوپائی

ایہی بدھی جنم کرم ہری کیرے۔ سندر سکھد بچتر گھنیرے
کلپ کلپ پرتی پربھو اوترہیں۔ چار چرت نانا بدھی کرہیں

اس پرکار بھگوان کے انیک سندر سکھدائیک اور وچتر جنم اور کرم چرتر ہیں۔ ہر ایک کلپ میں پربھو جب جب اوتار لیتے ہیں۔
اور نانا پرکار کی سندر لیلائیں رچاتے ہیں۔
تب تب کتھا منیشن گائی۔ پرم پنیت پربندھ بنائی
بببدھ پرسنگ انوپ بکھانے۔ کرہیں نہ سنی آچرج سیانے
تب تب منیشوروں نے سندر پرم پوتر کو ناؤں کی رچنا کرکے انکی کتھاؤں کا گن گان کیا ہے۔ اور بھانت بھانت انوپ (لاثانی بے مثال) پرسنگوں کا ورنن کیا ہے جن کو سنکر
چتر گیان وان لوگ آشچریہ نہیں کرتے۔
ہری اننت ہری کتھا اننتا۔ کہہیں سنہیں بہو بدھی سب سنتا
رام چندر کے چرت سہائے۔ کلپ کوٹی لگی جاہیں نہ گائے
شری ہری اننت ہیں اور ان کی کتھا (بھی) اننت ہے
دونوں کا کوئی پار نہیں پا سکتا۔ سنت جن ان کی کتھا کو بہت پرکار سے کہتے اور سنتے ہیں۔ شری رامچندر جی کے سندر چرتر کروڑوں کلپوں میں بھی نہیں گائے جا سکتے۔
یہ پرسنگ میں کہا بھوانی۔ ہری مایا موہیں منی گیانی
پربھو کوتکی پرنت ہتکاری۔ سیوت سلبھ سکل دکھ ہاری
شوجی کہتے ہیں کہ ہے پاربتی! یہ پرسنگ میں نے اس لئے کہی ہے کہ
کی کتھا میں اس لئے یہ دکھلانے کے لئے کہی ہے کہ ہری کی مایا کے پربھاؤ سے گیانی منی بھی موہ میں پڑ جاتے ہیں۔ بھگوان مایاوی ہیں۔ اور شرناگتوں کا ہت کرنے والے ہیں۔ وہ کل دکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ اور سیوا کرنے میں بہت سلبھ ہیں (یعنی سیوا کرنے سے وہ سہج ہی میں پراپت ہو جاتے ہیں۔

سورٹھا

سر نر منی کوؤ ناہیں جیہی نہ موہ مایا پربل
اس بچار من ماہیں بھجئے مہا مایا پتی ہی

دیوتاؤں منشوں اور منی جنوں میں ایسا کوئی نہیں جسے بھگوان کی مہا شکتی شالی مایا موہت نہ کر دے۔ ایسا من میں وچار کر کے اس مایا کے سوامی مایاوی بھگوان کا بھجن کرنا چاہئے (تب ہی یہ مایا تری جاتی ہے۔

چوپائی

اپر ہیتو سنو سیل کماری۔ کہوں وچتر کتھا بستاری
جیہی کارن اج اگن ادھ پایا۔ برہم بھیو کوسل پر بھوپا
ہے پربت راجکماری! اب بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کا دوسرا کارن سنو۔ وہ کتھا بڑی وچتر ہے جسے میں وستار پوروک کہوں گا جس کارن سے اجنما نرگن اور نراکار برہم ایودھیا پری کے راجہ ہوئے۔
جو پربھو بپن پھرت تم دیکھا۔ بندھو سمیت دھرے منی ویشا
جاسو چرت اولوکی بھوانی۔ ستی سریر رہی ہو بورانی
جس بھگوان کو تم نے اپنے بھائی سمیت منیوں کا بھیس دھارن کئے بن میں گھومتے دیکھا تھا۔ اور جن کی لیلا کو دیکھ کر ہے بھوانی! تم ستی کے شریر میں پاگل سی ہو گئی تھی۔
اجہوں نہ چھایا مٹت تمہاری۔ تاسو چرت سنو بھرم رج ہاری
لیلا کینہہ جو تیہیں اوتارا۔ سو سب کہہوں متی انوسارا
اور اس پاگل پن کی چھایا اب بھی تمہارے من پر سے نہیں مٹتی پھر انہی بھرم روگ کے دور کرنے والی ان کی لیلا کو سنو میں اپنی بدھی انوسار اس ساری لیلا کا ورنن کروں گا جو کہ بھگوان نے اس اوتار دھارن کرنے کے کال میں کیں۔
بھردواج سنی سنکر بانی۔ سکچی سپریم اما مسکانی
لگے بہور برنے برشکیتو۔ سو اوتار بھیو جیہی ہیتو
(یگیہ ولک جی کہتے ہیں) ہے بھردواج سنو! شوجی کے بچن سنکر پاربتی جی سکچا گئیں۔ (شرمندہ سی ہو گئیں) اور پھر پریم سہت مسکرائیں۔ پھر جس کارن وش بھگوان نے وہ اوتار دھارن کیا تھا۔ اس کا ورنن برشکیتو شوجی کرنے لگے۔

دوہا

سو میں تم ن کہیو سب سنو منیس من لائی
رام کتھا کلی مل ہرن منگل کرن سہائی

ہے مُنی بھردواج! وہ ساری کتھا میں تم سے کہتا ہوں ساودھان ہو کر سنو۔ رام چندرجی کی کتھا کلجگ کے سارے پاپوں کو دور کرنے والی کلیان کارنی اور پرم سندر ہے۔

چوپائی

سوائمبھو منو اور ست روپا۔ جن تیں بھئے نرسرشٹی انوپا
دمپتی دھرم آچرن نیکا۔ اجہوں گاو شرتی جنہہ کے لیکا

سوائمبھو منو اور اُن کی پتنی شت روپا جن سے منشوں کی اس سارا انوپم (بے مثل) سرشٹی کا زمان ہوا ہے کے دھرم اور آچرن بہت اچھے تھے۔ آج بھی وید جن کی رچائی ہوئی مریادا اور سدھانتوں کا گان کرتے ہیں۔

نرپ اُتان پاد سُت تاسو۔ دھرو ہری بھگت بھیو سُت جاسو
لگھو سُت نام پریہ برت تاہی۔ وید پُران پرشنسہیں جاہی

راجہ اُتان پاد اُنکا پتر تھا جس کا پُتر سیدہری بھگت دھرو نامی پتر ہوا۔ منوجی کے چھوٹے لڑکے کا نام پریہ برت تھا جس کی تعریف وید اور پُران کرتے ہیں۔

دیوہوتی پُنی تاسو کماری۔ جو مُنی کردم کے پریہ ناری
آدی دیو پربھو دین دیالا۔ جٹھر دھریو جیہیں کپل کرپالا

دیوہوتی منو کی کنیا تھی جو کردم مُنی بیاہی گئی۔ آدی دیو دین دیال کپل بھگوان اسی دیوہوتی کے گربھ سے پیدا ہوئے۔

سانکھیہ شاستر جنہہ پرگٹ بکھانا۔ تتو بچار نپُن بھگوانا
تیہیں منو راج کینہہ بہو کالا۔ پربھو آیسو سب بدھی پرتی پالا

یہ کپل بھگوان تتو وچار میں بہت نپُن (ماہر) تھے۔ انہوں نے مشہور شاستر سانکھیہ کی رچنا کی۔ سوائمبھو منوجی نے بہت لمبا عرصہ راج کیا۔ اور ہر طرح سے بھگوان کی آگیا کا پالن کیا۔

ہوئی نہ بشئے براگ بھون بست بھا چوتھ پن
ہردے بہت دُکھ لاگ جنم گیو ہری بھگتی بنُ

گھر میں رہتے چوتھی اوستھا (بڑھاپا) آگئی۔ لیکن وشیوں سے ویراگ نہ ہوا۔ یہ سوچ کر منو کے من میں بڑا دکھ ہوا کہ بھگوان کی بھگتی کے بنا منش جنم ویرتھ ہی چلا گیا۔

چوپائی

برپس راج سُتہہ تب دینہا۔ ناری سمیت گون بن کینہا
تیرتھ بر نیمش بکھیاتا۔ اتی پنیت سادھک سدھی داتا
بسہیں جہاں مُنی سدھ سماجا۔ تہنہ ہیہ ہرش چلیو منو راجا
پنتھ جات سوہہیں متی دھیرا۔ گیان بھگتی جنو دھرہیں شریرا

منو نے زبردستی راج اپنے پتر اتان پاد کو دیا۔ اور آپ سمیت اپنی بیوی شت روپا کے بن کو چلے گئے اتی انت پوتر اور سادھکوں کی منوکامنا کو پورا کرنے والا سب تیرتھوں میں اُتم تیرتھ نیمش آرنیہ مشہور ہے۔ وہاں مُنی اور سدھ بستے ہیں منو راجہ ہردے میں پرسن ہو کر وہیں چلے۔ وہ دھیر بدھی راجہ اور رانی راستے میں جاتے ہوئے ایسے شوبھائمان ہو رہے تھے۔ مانو کہ گیان اور بھگتی ہی ساکار روپ میں پرگٹ ہو گئے ہوں۔

پہنچے جائی دھینو متی تیرا۔ ہرش نہائے نرمل نیرا
آئے ملن سدھ مُنی گیانی۔ دھرم دھرندر نرپ رشی جانی

چلتے چلتے وہ گومتی کے کنارے جا پہنچے۔ اور اس کے نرمل جل میں پرسن چت ہو کر اشنان کیا۔ تب تو دھرم دھرندر راج رشی کو آئے ہوئے جان کر سدھ اور گیانی مُنی اُن سے ملنے کو آئے۔

جہاں جہاں تیرتھ رہے سہائے۔ مُنِنہہ سکل سادر کرائے
کرش شریر مُنی پٹ پری دھانا۔ ست سماج نت سنہیں پُرانا

اس بن میں جہاں جہاں سندر تیرتھ تھے۔ مُنیوں نے آدر پورک سبھی اُن کو کرا دیئے اُنکا شریر دُبلا ہو گیا تھا۔ وہ مُنیوں کے سے بستر پہنتے تھے اور سنت سماج میں نت پُران سنتے تھے

دوہا

دوادس اکچھر منتر پُنی جپہیں سہت انوراگ
باسودیو پد پنکروہ دمپتی من اتی لاگ

اور بارہ اکچھری منتر "اوم بھگوتے واسدیوائے" کا بڑی

پریتی سے جپ کرتے تھے۔ بھگوان واسدیو جی کے چرن کمل میں راجہ رانی کا من بہت ہی لین ہو گیا۔

کرہیں آہار ساک پھل کندا۔ سمرہیں برہم سچدانندا
پُنی ہری ہیتو کرن تپ لاگے۔ باری ادھار مُول پھل تیاگے

وہ ساگ پھل اور کند مُول کھاتے تھے۔ سچدانند بھگوان کا سمرن کرتے تھے۔ پھر بھگوان کے نمت تپ کرنے لگے اور مُول پھل کو چھوڑ کر صرف پانی کے آدھار پر ہی رہنے لگے۔

اُر ابھلاکھ نرنتر ہوئی۔ دیکھیے نین پرم پربھو سوئی
اگن اکھنڈ انت انادی۔ جیہی چنتہیں پرمارتھ بادی

اِن کے من میں لگاتار یہ ابھلاشا رہتی کہ ہم پرم پربھو کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں جو نرگن۔ اکھنڈ۔ اننت وانادی ہیں۔ اور جن کا چنتن برہم گیانی لوگ کیا کرتے ہیں۔

نیتی نیتی جیہی بید نروپا۔ نجانند نراپادھ انوپا
شمبھو برنچ بشنو بھگوانا۔ اُپجہیں جاسو انس تیں نانا

نیتی نیتی (یعنی یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا نروپن کرتی ہیں۔ جو آنند سروپ نراپادھی اور انوپم ہیں۔ اور جن کے انش سے انیک برہما وشنو اور رُدر پیدا ہوتے ہیں۔

ایسیو پربھو سیوک بس اہئی۔ بھگت ہیتو لیلا تنو گہہ ہی
جوں یہ بچن ستیہ شرتی بھاکھا۔ تو ہمار پوجہی ابھلاکھا

برہما وشنو شو جن کی بھوتیاں ہیں۔ ایسے مہان پربھو بھی بھگتوں کے وش میں ہیں۔ اور انہیں کے نمت شریر دھارن کرکے دویہ لیلا کرتے ہیں۔ اگر ویدوں کے یہ بچن سچے ہیں۔ تو ہماری ابھلاشا بھی ضرور پوری ہو گی۔

دوہا

ایہی بدھی بیتے برش کھٹ سہس باری آہار
سنبت سپت سہسر پنی رہے سمیر آدھار

اس پرکار ان کو جل کا آہار کر کے تپ کرتے چھ ہزار برس گذر گئے۔ [illegible] سات ہزار برس تک جل کو بھی چھوڑ کر صرف وایو کے ادھار پر تپ کیا۔ یعنی ہوا کا [illegible] کرتے سات ہزار برس گذار دئے۔

چوپائی

برش سہس دس تیاگیو سوؤ۔ ٹھاڈھے رہے ایک پد دوؤ
بدھی ہری ہر تپ دیکھی اپارا۔ منو سمیپ آئے بہو بارا

دس ہزار برس تک انہوں نے وایو کو بھی تیاگ کر ایک پاؤں کے سہارے کھڑے ہو کر تپ کیا۔ ان کے اس اپار تپ کو دیکھ کر کئی بار برہما وشنو اور شو جی منو کے پاس آئے۔

مانگو بر بہو بھانتی لوبھائے۔ پرم دھیر نہیں چلہیں چلائے
استھی ماتر ہوئی رہے سریرا۔ تدپی مناگ من ہی نہیں پیرا

انہوں نے راجہ رانی کو انیک پرکار کے پرلوبھن دے کر کہا کہ بر مانگ لو۔ لیکن درڑھ سنکلپ بھگت راجہ رانی ان کے چلائے مان سکے جانے پر بھی نہ ٹھہر رہے۔ اگرچہ ان کا شریر ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو گیا تھا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں ذرا کبھی دکھ نہ ہوا۔

پربھو سربگیہ داس نج جانی۔ گتی اننیہ تاپس نرپ رانی
مانگ مانگ بر بھئی نبھ بانی۔ پرم گمبھیر کرپامرت سانی

سروگیہ پربھو نے اننیہ شرن (جو بھگوان کے بغیر اور کسی کا آشرو نہ ڈھونڈے) شرن والے تپسوی راجا رانی کو اپنا داس جان کر پرم گمبھیر اور کرپا امرت سے پری پورن آکاش بانی میں ان سے کہا کہ "ور مانگو" "ور مانگو"۔

مرتک جیاون گرا سہائی۔ شرون رندھر ہوئی اُر جب آئی
ہرشٹ پشٹ تن بھئے سہائے۔ مانو اب ہی بھون تے آئے

مُردوں کو بھی زندہ کرنے والی یہ سندر آکاش بانی ان کے کانوں کے چھیدوں دوارہ جب ہردے میں آئی۔ تب راجہ رانی دونوں کے شریر ایسے موٹے تازے اور سندر ہو گئے جیسے کہ وہ دونوں ابھی اپنے راج محل سے آئے ہوں۔

دوہا

شرون سدھا سم بچن سن پلک پرپھلت گات
بولے منو کر دنڈوت پریم نہ ہردے سمات

کانوں سے اس امرت بانی کو سن کر ان دونوں کے شریر پلک

اور پرپھُلت (ترو تازہ اور شگفتہ) ہو گئے۔ شری منو نے ڈنڈوت کر کے بچن کہے۔ اُن کے ہردے میں پریم سماتا نہ تھا۔

چوپائی

سُنو سیوک سُر تر سُر دھینُو - بِدھی ہری ہر بندت پد رینُو
سیوت سُلبھ سکل سُکھ دایک - پرنت پال سچراچر نایک

ہے سیوکوں کی منو کامنا کی پوری کرنے والے کلپ برکش کام دھینو رُوپی پربھو سنئیے۔ آپ کے چرن رج کی برہما وشنو اور مہیش بندنا کرتے ہیں۔ آپ سیوا کرنے سے سُلبھ اور سمپورن سُکھوں کے دینے والے ہیں۔ اور شرناگتوں کے پالن کرنے والے اور جڑ چیتن سنسار کے سوامی ہیں۔

جو اناتھ ہت ہم پر نیہُو - تو پرسن ہوئی یہ بر دیہُو
جو سروپ بس شو من ماہیں - جیہی کارن منی جتن کراہیں
جو بھسنڈ من مانس ہنسا - سگن اگن جیہی نگم پرشنسا
دیکھہیں ہم سو روپ بھر لوچن - کرپا کرہو پرنت ارت موچن

اے اناتھوں کے ہتکاری پربھو! اگر آپ کا ہم لوگوں پر پریم ہے تو پرسن ہو کر یہیں بر دیجئے کہ آپ کے جس سروپ کا شو جی سدا من میں دھیان کرتے ہیں۔ اور جس کو پانے کے لئے مُنی جن جتن کرتے ہیں۔ جو سروپ کاک بھسنڈی کے من رُوپی سرور میں راج ہنس کے سمان بستا ہے۔ سگن اور نرگن کہا کر وید جس سروپ کی پرشنسا کرتے ہیں۔ ہے شرناگت کے دکھ ہرنے والے پربھو! آپ یہ کرپا کیجئے۔ کہ ہم آپ کے اس دویہ سروپ کو آنکھوں سے جی بھر کر دیکھیں۔

دمپتی بچن پرم پریہ لاگے - مرد ل بنیت پریم رس پاگے
بھگت بچھل پربھو کرپا ندھانا - بسو باس پرگٹے بھگوانا

راجہ رانی کے کومل نمرتا سے یُکت اور پریم رس سے پری پورن بچن بھگوان کو بہت ہی پیارے لگے۔ بھگت وتسل کرپا ندھان وشو دیاپک پربھو پرگٹ ہو گئے۔

دوہا

نیل سروروہ نیل منی نیل نیر دھر شیام
لاجہیں تن شوبھا نرکھ کوٹی کوٹی ست کام

بھگوان کے نیل کمل کے سمان کومل۔ نیل منی کے سمان پرکاش

ہے اور نیل میگھ کے سمان منوہر اور سکھ روپ شیام ورن شریر کی شوبھا کو دیکھ کر کروڑوں کامدیو بھی لجا جاتے ہیں۔

چوپائی

سرد مینگ بدن چھبی سینوا - چارو کپول چبک در گریوا
ادھر ارون رد سُندر ناسا - بدھو کر نکر وندک ہاسا

سرد رِتو کے پورن چندرما کے سمان اُن کے مُکھاربند کی شوبھا ایسی تھی (جو نہایت شوبھایمان تھی) گال اور ٹھوڑی بہت ہی سندر تھے۔ اور سنکھ کے سمان سندر گلا تھا۔ لال ہونٹ۔ دانت اور ناک بہت ہی سندر تھے اُنکی ہنسی چندرما کی کرنوں کو لجانے والی تھی

نو انبج انبک چھبی نیکی - چتون للت بھاوتی جی کی
بھرکٹی منوج چاپ چھبی ہاری - تلک للاٹ پٹل دُتکاری

نیتروں کی شوبھا نئے کھلے ہوئے کمل کے سمان بڑی ہی سندر تھی۔ منوہر چتون من کو پیاری لگتی تھی۔ سندر ٹیڑھی بھویں کامدیو کے دھنش کی شوبھا کو ہرنے والی تھیں۔ ماتھے پر پرکاش مان سندر تلک تھا۔

کنڈل مکر مکٹ سر بھراجا - کٹل کیس جنو مدھپ سماجا
اُر شری بتس رچیر بن مالا - پدک ہار بھوشن منی جالا

کانوں میں جھلملاتے مکار کے کنڈل اور سر پر مکٹ شوبھا پا رہا تھا۔ بھونروں کے جھنڈ کے سمان ٹیڑھے گھونگر والے گھنے بال ہردے پر شری وتس سُندر بن مالا۔ ہیروں کی مالا اور منی جڑے گہنے پہنے تھے۔

کیہری کندھر چارو جنیئو - باہو بھوشن سُندر تیئو
کری کر سرس سُبھگ بھج دنڈا - کٹی نشنگ کر سر کودنڈا

شیر کے سمان اونچے کندھے تھے۔ اور سندر جنیئو تھا بازوؤں میں جو زیور پہنے ہوئے تھے بہت ہی سندر تھے۔ ہاتھی کے سونڈ کے سمان سندر بھج ڈنڈ تھے۔ کمر میں ترکش ہاتھ میں تیر اور دھنش شوبھا پا رہے تھے۔

تڑت بنندک پیت پٹ اودر ریکھ برتینی
نابھی منوہر لیتی جنو جمن بھنور چھبی چھینی

بجلی کو لجانے والا پیلا پیتامبر تھا۔ پیٹ پر سندر تین ریکھا تھیں۔ ناف جی کی گہرائی ایسی تھی کہ جمنا جی کی بھنوروں کی شوبھا کو

چھین لیتی ہو۔

چوپائی

بدرا جیو برنی نہیں جاہیں ۔ منی من مدھب سہیں جنہ ماہیں
بام بھاگ سوبھتی انو کولا ۔ آدی شکتی چھبی ندھی جگ مولا

بھگوان کے ان چرن کملوں کی شوبھا کا نو درنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ جن میں کہ منیوں کے من رُوپی بھونرے نواس کرتے ہیں بھگوان کے بائیں بھاگ میں سدا انوکول رہنے والی آدی شکتی۔ شوبھا کی راشی اور جگت۔ کی مول کارن شری سیتا جی براجتی تھیں۔

مہابھارت

دنیا کی سب سے بڑی پستک ہے۔ سنسکرت کے آٹھ لاکھ شلوکوں کا مجموعہ ہے۔ نیتی اور دھرم کا ادبھت گرنتھ ہے۔ جسکو مہرشی وید ویاس جی نے پانچ سال کی شب و روز محنت سے تیار کیا تھا اور جسکو ودوانوں نے پانچواں وید مانا ہے آج اسکی مانگ روس۔ عرب اور دیگر ممالک کر رہے ہیں۔ شریمد بھگوت گیتا جو کہ تمام سنسار میں پرسدھ ہے وہ بھی اسی مہابھارت کے بھیشم پرب کا ایک حصہ ہے۔ یہ تمام ویدوں، شاستروں اور پورانوں کا سار ہے۔ نل دمینتی۔ وشیئت شکنتلا۔ ستیہ وان ساوتری اور راجہ شوی وغیرہ بیشمار کتھاؤں کے علاوہ کوروؤں پانڈوں کے مہابھارت یدھ کا مفصل حال اسمیں پڑھیئے۔ اپنے دھرم کی واقفیت کیلئے ہر ہندو کو یہ گرنتھ ضرور پڑھنا چاہیئے ہمنے اس گرنتھ کو اردو میں چھپوایا ہے جسمیں مکمل اٹھاراں پرب درج ہیں جگہ جگہ پر سہ رنگی تصاویر چسپاں کیگئی ہیں۔ ٹائیٹل سہ رنگا اور خوبصورت مضبوط جلد میں ملبوس۔ کاغذ اعلیٰ سفید لکھائی چھپائی دیدہ زیب سائز ۲۰×۸/۲۶

حصہ اول صفحات ۷۰۲ قیمت ۱۳/-/- روپیہ
حصہ دوم صفحات ۵۸۸ قیمت ۱۲/-/- روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار، دہلی

بال کانڈ

حصّہ سوئم

چوپائی

جاسُو انس اُپجہیں گُن کھانی۔ اگنیت رما اُما برہمانی
بھرکُٹی بلاس جاسُو جگ ہوئی۔ رام بام دِسی سیتا سوئی

جن کے انش سے سب گنوں کی کان لچھمی بھوانی اور برہمانی تینوں شکتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جس کے بھووں کے اشارے سے ہی سرشٹی کی اُتپتی ہوتی ہے۔ وہی شری سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں براجتی تھیں۔

چھبی سمندر ہری رُوپ بلوکی۔ ایک ٹک رہے نین پٹ روکی
چتوہیں سادر رُوپ انوپا۔ ترپتی نہ مانہیں منو شت رُوپا

شوبھا کے ساگر بھگوان کے رُوپ کو دیکھ کر منو اور شت روپا نیتروں کی پلکوں کو جھپکنے سے روکے ہوئے ایک ٹک دیکھتے رہ گئے۔ اس انوپم روپ کو وہ آدر سہت دیکھ رہے ہیں۔ اور دیکھتے دیکھتے تھکتے ہی نہ تھے۔

ہرش بِبس تن دسا بھُلانی۔ پرے دنڈ اِو گہی پد پانی
سِر پرسے پربھو نج کر کنجا۔ ترت اُٹھائے کرونا پُنجا

آنند میں ہو کر وہ اپنے شریروں کی دشا ہی بھول گئے ہاتھوں سے بھگوان کے چرن کملوں کو پکڑ کر ڈنڈے کے سمان ان چرنوں پر گر پڑے پربھو نے اپنے کمل کے سمان سندر ہاتھوں سے اُن کے مستکوں کو چھُوا اور انہیں پرتھوی پر سے ترنت ہی اُٹھا لیا۔

دوھا

بولے کرپا ندھان پُنی اتی پرسنّ موہی جان
مانگہو بر جوئی بھاو من مہادان انومان

پھر کرپا ساگر بھگوان بولے۔ کہ مجھے اتی انت پرسنّ اور مہادانی جان کر جو کچھ بھی تم چاہو وہ مجھ سے مانگ لو۔

چوپائی

سُن پربھو بچن جوری جُگ پانی۔ دھر دِھیرج بولے مِردو بانی
ناتھ دیکھ پد کمل تمہارے۔ اب پورے سب کام ہمارے

پربھو کے ان اُدار کومل بچنوں کو سُن کر اور دونوں ہاتھ جوڑ دھیرج پکڑ کر منو مہاراج نے کومل بانی سے کہا کہ ہے بھگوان آپ کے پد کملوں کو دیکھ کر ہماری سب کامنائیں پوری ہو گئی ہیں۔

چوپائی

ایک لالسا بڑی اُر ماہیں۔ سگم اگم کہہ جات سو ناہیں
تمہیں دیت اتی سگم گوسائیں۔ اگم لاگ موہی نج کرپنائیں

میرے من میں ایک بڑی لالسا ہے۔ جس کی پورتی ہونا آسان بھی ہے اور کٹھن بھی ہے۔ اس لئے اُسے مُکھ سے کہا نہیں جاتا ہے جگت کے سوامی۔ آپ کے لئے اُسے پورا کرنا تو بہت ہی آسان ہے اور مجھے اپنی دینتا (بیچارگی) کے کارن وہ بہت کٹھن جان پڑتی ہے۔

جتھا در در بِبدھ تر و پائی۔ بہو سمپتی مانگت سکوچائی
تاسو پربھاؤ جان نہیں سوئی۔ تتھا ہردے مم سنشیہ ہوئی

جیسے کوئی دہادر دی (غریب کنگال) سب سمپتی کو دینے والے کلپ برکش کو پا کر بھی زیادہ دھن و دولت مانگنے سے ڈرتا ہے کیوں کہ وہ کلپ برکش کے پربھاؤ کو جانتا ہی نہیں۔ اور وہ من میں یہ شنکا کرنے لگتا ہے۔ کہ کیا مجھ جیسے درِدر کو اتنا دھن دولت بخشنے کا ادھیکار ہے! ویسی ہی شنکا مجھ دین کے من میں بڑھ رہی ہے

سو تمہ جانہو انتر جامی۔ پر کو ہو مورہ منورتھ سوامی

سکچ بہائی مانگو نرپ موہی ۔ مورے نہیں ادیہ کچھو تو ہی

ہے سوامی! آپ انتریامی ہیں ہردے کے جاننے والے ہیں۔ میرا وہ منورتھ پورا کیجئے۔ بھگوان منو کے یہ بچن سن کر بولے ہے راجن! من کی سب شنکاؤں اور ڈر کو چھوڑ کر جو کچھ تمہارے من میں لالسا (خواہش) ہے اس کی پورتی نمت جو کچھ بھی تم چاہتے ہو وہ درمجھ سے مانگو۔ کوئی ایسا پدارتھ نہیں ہے جو میں آپ کو نہ دے سکوں۔ ارتھات میں سب کچھ آپ کو دے سکتا ہوں جو اچھا ہے مانگو۔

دوہا

دانی سرومنی کرپاندھی ناتھ کہوں ست بھاؤ
چاہیوں تمہیں سمان ست پربھو سن کون دراؤ

منو بولے کہ ہے داتا سرومنی دکرپا کے دھام۔ ہے سوامی میں اپنے من کے بھاؤ کو سچ سچ کہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ میرے گھر آپ جیسا پتر پیدا ہو۔ آپ سے کوئی بات چھپائے نہیں چھپتی۔

چوپائی

دیکھی پریتی سنی بچن امولے ۔ ایوم استو کرونا ندھی بولے
آپو سرس کھوجوں کہاں جائی ۔ نرپ تو تنیہ ہوب میں آئی

منو راجہ کی ایسی پریتی دیکھ کر اور ان کے انمول بچن سن کر بھگوان دیا ساگر بولے۔ "ایسا ہی ہو۔" ہے راجن مجھ ادوتیہ۔ انوپم برہم کے سمان تو دوسرا کوئی نہیں۔ میرے سمان خود میں ہی ہوں۔ اس لئے ہے راجہ۔ میں خود ہی آپ کے گھر آپ کے پتر روپ میں پرگٹ ہوں گا۔

ست روپ ہی بلوکی کرجوریں ۔ دیوی مانگو بر جو رچی تو ریں
جو بر ناتھ چتر نرپ ماگا ۔ سوئی کرپال موہی اتی پریہ لاگا

رانی ست روپا کو دونوں ہاتھ جوڑے دیکھ کر بھگوان نے کہا۔ کہ ہے دیوی! جو تمہاری اچھا ہے۔ سو ور مجھ سے مانگ لو۔ رانی نے کہا ہے ناتھ جو بدھیمان راجہ نے ور مانگا ہے سو ہے کرپالو وہ میرے من کو بہت ہی پیارا لگا ہے۔

پربھو پرنتو سنو بہوت ڈھٹھائی۔ جدپی بھگت ہت تمہیں سہائی
تم برہما دی جنک جگ سوامی۔ برہم سکل اُر انتر جامی

پرنتو ہے سوامی۔ یہ تو بڑی ڈھٹائی (ڈھیٹ پن) ہے۔ تو بھی بھگتوں کے ہت ارتھ تمہیں یہ ڈھٹائی بھی سہاتی ہے۔ آپ برہما کے بھی پتا اور سارے جگت کے سوامی اور سب کے گھٹ کی جاننے والے (انتریامی) برہم ہیں۔

اَس سمجھت من سنشیہ ہوئی۔ کہا جو پربھو پروان پنی سوئی
جے نج بھگت ناتھ تو ااہی۔ جو سکھ پاوہیں سو گتی ناہیں

ایسا سمجھ کر میرے من میں سنشیہ ہوتا ہے۔ پرنتو جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ سب ستیہ ہے۔ میں تو آپ سے یہ مانگتی ہوں کہ آپ کے بھگتوں کو جو دِویہ سکھ اور پرم گتی ملتی ہے۔

دوہا

سوئی سکھ سوئی گتی سوئی بھگتی سوئی نج چرن سنیہ
سوئی بببیک سوئی رہنی پربھو ہم ہی کرپا کری دیہو

وہی سکھ مجھے ملے۔ وہ گتی پاؤں۔ ویسی ہی پریتی میری آپ کے چرنوں میں ہو۔ ویسا ہی میرے من میں گیان پرکاش ہو اور میرا رہن سہن بھی ویسا ہی ہو۔ یہ وردان کرپا کر کے مجھے دیجئے۔

سنی مردو گوڑھ رچر بر رچنا۔ کرپا سندھو بولے مردو بچنا
جو کچھ رچی تمہرے من ماہیں۔ میں سو دینہ سب سنشیہ ناہیں

رانی کے کومل گوڑھ اور من کو ہرنے والے بچنوں کی سندر رچنا کو سن کر کرپاندھان بھگوان کومل بچن بولے کہ ہے رانی! تمہارے من میں جو کچھ لالسا ہے وہ سب میں نے پوری کر دی ہے۔ اس میں کوئی سندیہہ نہ کرنا۔

ماتو بببیک الوکک تورے ۔ کبھوں نہ مٹے انوگرہ مورے
بندی چرن منو کہیو بہوری ۔ اَور ایک بینتی پربھو موری

ہے ماتا! میری کرپا سے تمہارے ہردے سے الوکک ببیک (ایرپارتھ گیان) کبھی نہیں مٹے گا۔ تب منو راج نے بھگوان کے چرن بندھنا کر کے پھر کہا۔ تب پربھو! میری ایک اور بینتی ہے۔

سُت بسیک تو پدرتی ہوئی ۔ موہی بڑ موڑھ کہے کن کوئی

مُنی بِنُو بھِن جِم جل بِنُو مِینا ۔ تِم جیون تم تِہیں اوِ ھینا

آپ کے چرنوں میں میری پریتی پتر کباؤ سے ہی رہے گی جیسے ہی مچھلی کو کوئی مُوڑھ منی کہے جیسے منی کے بغیر سانپ و جل کے بغیر مچھلی نہیں رہ سکتی ویسے ہی میرا جیون بھی آپ کے بنا نہ رہ سکے ۔

اُس بُرو مانگ تِسپرن گہہ رہئیو ۔ ایو مستو گرو نانددھی کہیئو!
اَب تم مم الوُسسن مانی ۔ بسہو جائی اَمر وتی رجدھانی

ایسا بردان مانگ کر راجہ بھگوان کے چرن پکڑ کر رہ گئے تب دیا کے بھنڈار پربھو نے کہا کہ جیسی تمہاری اچھیا ہے ویسا ہی ہوگا۔ اب تم میرا کہنا مان کر دیو اندر کی راجدھانی امراوتی میں جا کر رہو۔

سورٹھا

تہاں کری بھوگ بلاس تات گئے کچھو کال پن
ہوئیہو اودھ بھوآل تب میں ہوت تمہار سُت

ہے تات! وہیں کچھ کال بعد بہت سے بھوگ بھوگ کر تم اودھ کے راجہ ہوگے۔ تب میں تمہارا پُتر ہوں گا۔

اچھیّا مئے نربیش سنوارے ۔ ہوئیہوں پرگٹ نکیت تمہارے
انش سہت دیہہ دھرتا تا ۔ کریہوں چرت بھگت سُکھ داتا

میں اپنی اچھیا سے منش شریر دھارن کر کے تمہارے گھر پرگٹ ہوں گا۔ ہے تات! میں اپنے انشوں سمیت دیہہ دھارن کر کے بھگتوں کو سُکھ و آنند دینے والی لیلا کروں گا۔

جے سُنی سادر نر بڈبھاگی ۔ بھو ترہیں ممتا مد تیاگی
آدی شکتی جیہیں جگ اُپجایا ۔ سو اَوترہیں موری یہ مایا

جس لیلا کو سو بھاگیہ شالی منش آدر پوروک سُن کر ممتا اور ابھیمان کو تیاگ کر بھو ساگر کو پار کر جائیں گے ۔ میری آدی شکتی جس نے سارے جگت کی رچنا کی ہے ۔ اَوترہی میری مایا بھی اوتار لے گی ۔

پُرئیہ ابھلاش تمہار ساچا ۔ ست بُل جُیہ سنکلپ نرپ گانا
پُنی پُنی اس کہہ کرپا ندھانا ۔ انتردھان بھئے بھگوانا
پُرِی ہیں ابھیلاش تمہاری ۔ ساچا بچن من بچن کرم لاچا

اپنا شریر چھوڑ کر اِندر پوری میں جا کر رہنے لگے ۔

دوھا

یہ اِتہاس پُنیت اتی اُمہی کہیو برشکیتو
بھردواج سُنو اپر پُنی رام جنم کر ہیتو

یگیہ ولک جی بھردواج مُنی سے کہتے ہیں ۔ کہ ہے بھردواج یہ پوتر اِتہاس شِو جی نے پاربتی جی سے کہا تھا ۔ اب بھگوان کے اوتار دھارن کرنے کا اور دوسرا کارن سُنو ۔

ماس پارائن ۔ پانچواں وِشرام

سُنو مُنی کتھا پُنیت پُرانی ۔ جو گِریجا پرتی شمبھو بکھانی
وِشو بدِت اِک کیکئے دیشُو ۔ ستیہ کیتو تہاں بسے نریشُو

ہے مُنی! اب وہ پرانی پرم پوتر کتھا کو سُنو جو شری شِو جی نے وستار پوروک پاربتی سے کہی تھی ۔ وِشو بھر میں پرسدھ ایک کیکئے دیش ہے ۔ وہاں ستیہ کیتو نامی راجہ تھا ۔

دھرم دُھرندھر نیتی ندھانا ۔ تیج پرتاپ سیل بلوانا
تیہہ کے بھئے جُگل سُت بیرا ۔ سب گُن دھام مہا رندھیرا

وہ دھرم کی پتاکا لہرانے والا ۔ نیتی پُن تیجسوی ۔ پرتاپی شِیل سبھا اور بلوان تھا ۔ اس کے گھر دو پُتر پیدا ہوئے جو سب گُنوں کے بھنڈار اور بڑے ہی یودھا ویر تھے ۔

راج دھنی جو جیٹھ سُت آہی ۔ نام پرتاپ بھانو اس تاہی
اَپَر سُتہ ارمردن نا نا ما ۔ بھج بل اتُل اچل سنگراما

راج کا اُترادھیکاری (جانشین) جو بڑا لڑکا تھا ۔ اُس کا نام پرتاپ بھانو تھا ۔ دوسرے لڑکے کا نام اری مردن تھا وہ بڑا ہی بھجابل شالی (صاحب زور قوت) اور یُدھ میں پربت کے سمان اٹل رہنے والا تھا ۔

بھائی ہی بھائی ہی پرم سُمیتی۔ سکل دوش چھل برجت پریتی
جیشٹھے سُت راج نرپ دینہا۔ ہری ہت آپ گون بن کینہا

دونوں بھائیوں میں آپس میں بڑا ہی میل جول اور ایک دوسرے سے سچی پریتی تھی۔ بڑے لڑکے کو راجہ نے راج دیدیا۔ اور آپ بھگوت بھگتی کرنے کے لئے بن کو چلا گیا۔

دوھا

جب جب پرتاپ روی بھیو نرپ پھیری دوہائی دیش
پرجا پال اتی بید بدھی کتہوں نہیں اگھ لیش

جب پرتاپ بھانو راجہ ہوا تو سارے دیش بھر میں دھوم مچ گئی۔ وہ وید کی ریتی انوسار پرجا کا پالن کرنے لگا۔ اس کے راج میں پاپ کا لیش تک نہ تھا۔

چوپائی

نرپ ہتکارک سچو سجانا۔ نام دھرم رُچی شکر سمانا
سچو سیان بند مھو بل بیرا۔ آپو پرتاپ پنج رندھیرا

دھرم رُچی نامی شکر آچاریہ کے سمان بدھیمان راجہ کا ہتکاری منتری تھا۔ جبر منتری اور ویر شکتی شالی بھائی کے ساتھ ہی خود راجہ بھی بڑا پرتاپی اور رندھیر تھا۔

سین سنگ چترنگ اپارا۔ امت سُبھٹ سب سمر جُھجھارا
سین بلو کی راو ہرشانا۔ اُر باجے گہہ گہے نسانا

ساتھ ہی چترنگی اپار سینا تھی۔ جس میں انیک یدھ کلا میں کشل بڑے بڑے یودھا تھے سینا کو دیکھکر راجہ بہت پرسن ہوا۔ اور بڑے گھنگھور باجے بجنے لگے۔

دِگ بجے ہیتو کٹک بنائی۔ سُدِن سادھی نرپ چلیو بجائی
جہاں تہاں پریں انیک لرائی۔ جیتے سکل بھوپ بری آئی

دگ بجے کے لئے (فتحیابی کے لئے) سینا سجا کر وہ راجہ سندر دن مہورت وچار کر ڈنکا بجا کر چلا۔ اِدھر اُدھر دیشوں میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ اور سب راجاؤں کو اپنی شکتی سے پراجے کرکے وجے پائی۔

سپت دیپ بھج بل بس کینہے۔ لے لے ڈنڈ چھاڑی نرپ دینہے
سکل اودن منڈل تیہی کالا۔ ایک پرتاپ بھانو مہی پالا

ساتوں دیپوں (جزیروں) کو اپنی بھُجا بل سے جیت کر اُن دیپوں کے راجاؤں سے کر (خراج) لے کر انہیں چھوڑ دیا۔ سمپورن پرتھوی منڈل پر اُس سمے ایک ہی پرتاپ بھانو ہی چکرورتی راجہ تھا۔

دوھا

سوبس وشو کری باہو بل نج پر کینہہ پرویش
ارتھ دھرم کام آدی سکھ سیوئیں سمے نریش

اپنی بھُجا بل سے سارے سنسار کو جیت کر راجہ نے اپنے نگر میں پرویش کیا۔ اور سمے انوسار دھرم ارتھ کام آدی سکھوں کا بھوگ کرنے لگا۔

چوپائی

بھوپ پرتاپ بھانو بل پائی۔ کام دھینو بھے بھومی سُہائی
سب دکھ برجت پرجا سکھاری۔ دھرم سیل سُندر نر ناری

راجہ پرتاپ بھانو کے بل اور تیج کے پرتاپ سے پرتھوی مانند کام دھینو کے سکل سب کاماؤں کو دینے والی ہو گئی۔ سب دکھوں سے رہت ہو کر پرجا سکھی رہتی تھی۔ اس کی پرجا سبھی استری پُرش سندر اور دھرم پرائن تھے۔

سچو دھرم رُچی ہری پد پریتی۔ نرپ ہت ہیتو سکھاوت نیتی
گر سُر سنت پتر مہی دیوا۔ کرئی سدا نرپ سب کی سیوا

منتری دھرم رُچی کا بھگوان کے چرنوں میں پریم تھا۔ وہ راجہ کے کلیان ارتھ سدا اُسے نیتی اپدیش دیا کرتا تھا۔ راجہ پرتاپ بھانو گرو۔ دیوتا۔ سادھو مہاتما۔ پتر اور برہمن ان سب کی سیوا سدا ہی کرتا تھا۔

بھوپ دھرم جے بید بکھانے۔ سکل کرے سادر سکھ مانے
دن پرتی دیئی بِبِدھ بدھی دانا۔ سُنی شاستر بمہ بید پُرانا

ویدوں میں جو جو راجہ کے دھرم کہے گئے ہیں۔ اُن سب کا پالن آنند پوروک اور پرسن چت سے راجہ کرتا تھا۔ ہر روز انیک پرکار کے دان دیتا تھا۔ اور اُتم شاستر۔ وید۔ پرانوں کی کتھا سنتا تھا۔

نانا بابی کوپ تڑاگا ۔ بھومن باٹکا سُندر باگا
پہپر بھون سُر بھون سُہائے ۔ سب تیر بھن کھتر بنائے

راجہ نے بہت سی باولیاں ۔ کوئیں اور تالاب سُندر باغیچے اور پھلواڑیاں اور سب تیرتھوں میں برہمنوں کے رہنے کے لئے گھر اور سُندر وچتر دیو مندر بنائے ۔

دوہا

جہاں لگ کہے پُران شرتی ایک ایک سب یاگ
بار سہسر سہسر نرپ کئے سہت انُوراگ

ویدا اور پُرانوں میں راجاؤں کے لئے جتنے پرکار کے یگیہ کرنے کو کہا گیا ہے ۔ راجہ نے ایک ایک کر کے پریم پوروک اُن سب یگیوں کو ہزار ہزار بار کیا ۔

چوپائی

ہردے نہ کچھو پھل اُنوسندھانا ۔ بھوپ بیبکی پرم سُجانا
کرے جو دھرم کرم من بانی ۔ باسدیو ارپت نرپ گیانی

راجہ بڑا گیانوان اور بدھی مان تھا ۔ وہ ان سب یگیہ دان آدِک کرموں کو من میں پھل کی آسکتی نہ رکھ کر نشکام بھاو سے کرتا تھا ۔ جو بھی وہ من بچن کرم سے دھرم کا دیہ کرتا تھا ۔ اُسے بھگوت سمرپن کر دیتا تھا ۔

چڑھ بر باجی بار ایک راجہ ۔ مر گیا کر سب ساج سماجا
بندھیاچل گھمبیر بن گیئو ۔ مرگ پُنیت بہو مارت بھیئو

وہ دھرماتما راجہ ایک دن شکار کھیلنے کا سب ساج سجا کر ایک سُندر گھوڑے پر سوار ہو بندھیاچل کے گھنے بن میں شکار کھیلنے کو گیا ۔ اور وہاں اس نے بہت سے پوتر ہرن مارے

پھرت بپن نرپ دیکھ براہو ۔ جنو بن دُریئو سسی ہی گرسی راہو
بڑ بدھو نہیں سمات مکھ ماہیں ۔ من ہُوں کرودھ بس اُگلت ناہیں

بن میں گھومتے ہوئے راجہ نے ایک سُور کو دیکھا ۔ اُسکے دانت ایسے بھیانک نظر آتے تھے مانو کہ چندرما کو راہو اپنے مکھ میں چھپا کر بن میں آچھپا ہو ۔ چندرما آکار میں بڑا ہونے کے کارن اُس کے مکھ میں سماتا نہیں ہے ۔ اور مانو کرودھ وش وہ سُور اُسے مکھ سے اُگلتا نہیں ہے ۔

کول کرال دسن چھبی گائی ۔ تنو بشال پی ور ادھیکائی
گُھرگھرات ہیئے آہٹ پائیں ۔ چکیت بلوکت کان اُٹھائیں

یہ تو اُس سُور کے بھاکرال آگے کے دانتوں کی شوبھا کہی گئی ۔ اُس کا شریر بھی بہت بڑا موٹا تازہ تھا ۔ گھوڑے کے ٹاپوں کی آہٹ پا کر گھُر گھُر کرتا کان اُٹھائے چوکنا ہو کر وہ دیکھ رہا تھا ۔

دوہا

نیل مہی دھر شکھر سم دیکھی بشال براہو
چپر چلیئو ہئے سُٹک نرپ ہانکی نہ ہوئی نباہو

نیل پربت کی چوٹی کے سمان اس وشال سُور کو دیکھ کر راجہ نے گھوڑے کو چابک لگایا ۔ اور بڑی تیزی سے ہانک کر سُور کی طرف گھوڑا بڑھایا ۔ اور من ہی من میں کہا کہ بس اب تیرا بچاؤ نہیں ہو سکتا ۔

چوپائی

آوت دیکھی ادھک رو باجی ۔ چلیئو براہ مرت گتی بھاجی
تُرت کینہہ نرپ شر سندھانا ۔ مہی ملی گیئو بلوکت بانا

ادھک شبد کرتے ہوئے گھوڑے کو اپنی طرف بڑھا دیکھ کر سُور ہوا کی سی تیزی کے ساتھ بھاگ نکلا ۔ راجہ نے فوراً تیر کو کمان پر چڑھایا ۔ وہ سُور تیر کو دیکھ کر دھرتی میں چھپ گیا ۔

تکی تکی تیر مہیش چلاوا ۔ کر چھل سُور شریر بچاوا
پرگٹت دُرت جائی مرگ بھاگا ۔ رِس بس بھوپ چلیئو سنگ لاگا

راجہ اس کی اور تاک تاک کر تیر چلاتا تھا ۔ پرنتو چھل کر کے سُور اپنے شریر کو بچائے جاتا تھا ۔ وہ سُور پرگٹ ہوتا ہوا اور چھپتا ہوا آگے سے آگے بھاگا جاتا تھا ۔ اور راجہ بھی غصے میں آ اُس کے پیچھے چلا جاتا تھا ۔

گیئو دُور گھن گہن براہو ۔ جنہہ ناہیں گج باجی نباہو
اتی اکیل بن بپل کلیسو ۔ تدپی نہ مرگ مگ تجئی نریسو

اسی طرح چھپتا اور بھاگتا ہوا سور بن کے ایسے گھنے ستھان میں دور جا نکلا۔ جہاں ہاتھیوں اور گھوڑوں کا گذر نہ تھا۔ اگرچہ راجہ بن میں اکیلا تھا۔ اور اس بن میں کلیش بھی بہت تھا۔ تو بھی راجہ نے اس پشو کا پیچھا نہ چھوڑا۔

کول بلو کی پھوپ بڑ دھیرا۔ بھاگی بیٹھ گری گوہاں گھنیرا
اگم دیکھی نرپ اتی پچھتائی۔ پھر مو جہاں پر بہو بھلائی

سور راجہ کو بڑا دھیرج وان دیکھ کر بھاگ کر پہاڑ کی گہری گپھا میں جا گھسا۔ اس گپھا میں جانا کٹھن تھا۔ راجہ پچھتایا اور واپس لوٹ پڑا۔ لیکن اس گھنے جنگل میں راستہ بھول گیا۔

دوہا

کھید کھن کھیو دھت نرکھت راجہ باجی سمیت
کھوجت بیاکل بہرت ہر جل نہ کھیو اچیت

بن کے کشٹ سے دکھی جلا بھنا راجہ اپنے گھوڑے سمیت بہت بھوکا اور پیاسا تھا۔ اور اس بیاکل ستھتی میں پانی کی تلاش میں ندی تالاب کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا اچیت سا ہو گیا۔

چوپائی

پھرت بین آشرم ایک دیکھا۔ جہاں بس نرپتی کپٹ منی بھیکھا
جاسو دیش نرپ لینہہ چھڑائی۔ سمر سین تجی گیئو پرائی

بن میں پھرتے پھرتے اس نے ایک آشرم دیکھا وہاں ایک کپٹی رام منی جیسا بھیس بنائے رہتا تھا جس کا دیش اسی راجہ پرتاب بھانو نے چھین لیا تھا۔ اور جو اپنی فوج کو یدھ میں چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا تھا۔

سمے پرتاب بھانو کر جانی۔ آپن اتی اسمے انو مانی
گیئو نہ گرہ من بہت گلانی۔ ملا نہ راجہ نرپ ابھیمانی

جب راجہ پرتاپ بھانو کی پراربدھ کو اچھی جان کر اپنے کرموں کو برا جان کر وہ مارے ہانی اور شرمندگی کے گھر نہ گیا اور نہ ہی ابھیمان کے کارن پرتاپ بھانو سے میل ملاپ کیا۔

رس آرباری رنک جم راجا۔ سین لسی تاپس کہیں سماجا
اسو سمیت گون نرپ کینھا۔ پرتاپ رنی تپی تب چینہا

کنگال کی طرح غصے کو من ہی من میں مار کر وہ راجہ تپسوی کا بھیس بنا کر اس بن میں آبسا تھا۔ راجہ پرتاپ بھانو اسی کے نکٹ گیا۔ تو اس نے فوراً پہچان لیا کہ یہ پرتاپ بھانو وہی راجہ ہے۔ جس نے مجھے بے گھر بے در کیا ہے۔

راؤ ترکھت نہیں سو پہچانا۔ دیکھ سبیش مہا منی جانا
اتر ترگ تیں کینہہ پرناما۔ پرم چتر نہ کہیو نج ناما

پیاس کے مارے بیاکل ہونے کے کارن راجہ پرتاپ بھانو نے اسے نہ پہچانا۔ سندر بھیس دیکھ کر اسے مہا منی سمجھا اور گھوڑے سے اتر کر اسے پرنام کیا۔ پرنتو پرنام کرنے سمے جیسے کہ نام بتانے کی ریت ہے۔ چتر راجہ نے اسے اپنا نام نہ بتایا۔

دوہا

بھوپتی ترشت بلو کی تیہیں سرور دینہہ دکھائی
مجن پان سمیت ہئے کینہہ نرپتی ہرشائی

راجہ کو بہت پیاسا دیکھ کر اس نے تالاب بتا دیا۔ وہاں جا کر پرسن ہو کر راجہ نے گھوڑے سمیت اشنان اور جل پان کیا۔

چوپائی

گئی شرم سکل سکھی نرپ بھیئو۔ نج آشرم تاپس لے گیئو
آسن دینہہ است روی جانی۔ پنی تاپس بولیئو مردو بانی

ساری تھکاوٹ اتر گئی۔ راجہ پرسن ہو گیا۔ تب وہ تپسوی اسے اپنے آشرم میں لے گیا۔ سورج است ہوئے جان کر آرام کرنے کو اسے آسن دیا۔ اور پھر وہ تپسوی بڑی کومل بانی سے بولا۔

کو تم کس بن پھرہو اکیلے۔ سندر یوا جیو پر ہیلے
چکرورتی کے لچھن تورے۔ دیکھت دیا لاگی اتی مورے

تم کون ہو۔ سندر روپ ہو کر جوانی کی عمر میں جان کو ہتھیلی پر دھر کر بن میں اکیلے کیوں گھومتے ہو۔ لکھشنوں سے تو تم چکرورتی راجہ جان پڑتے ہو۔ جسے دیکھ کر مجھے تم پر بڑا ترس آتا ہے۔

نام پرتاپ بھانو اونیشا۔ تاسو سچو میں سنہو منیشا
پھرت اہیریں پرہوں بھلائی۔ بڑے بھاگ دیکھیوں پد آئی

ہے منی وہ سنئے۔ پرتاپ بھانو نام کا ایک راجہ ہے۔ میں

اس کا منتری ہوں۔ یہاں اس بن میں شکار کھیلتے کھیلتے راستہ
بھول گیا ہوں۔ میرے بڑے اچھے بھاگ ہیں۔ جو آپ کے چرنوں
کے درشن میں نے پالئے ہیں۔

ہم کہوں دُرلبھ درشن تمہارا۔ جانت ہوں کچھ پھل ہونہارا
کہہ مُنی تات بھیؤ اندھیارا۔ جوجن ستّر نگرو تمہارا

ہم جیسے گرہستیوں کو آپ کا درشن ہی دُرلبھ ہے۔ بن میں راستہ
بھول جانے کے کارن جو مجھے دُکھ ہوا ہے سو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس بہانے یہاں آکر میرا کچھ کلیان ہونے والا ہے۔ تب مُنی نے
کہا کہ ہے تات! اب اندھیرا ہو چکا ہے اور تمہارا شہر یہاں سے ستّر
جوجن دُور ہے۔

دوہا

نشا گھور گمبھیر بن پنتھ نہ سُوجھ سجان
بسہو آجُ اس جانی تم جایہو ہوت بہان

ہے سجان! رات بڑی اندھیری ہے۔ بن گھنا ہے۔ راستہ
نہیں ہے ایسا سمجھ کر رات یہاں ہی ٹھہرو اور سویرا ہوتے ہی
چلے جانا۔

تلسی جسی بھوتویتا تیسی ملے سہائے
آپنو آوئی تاہی پہ تاہی تہاں لے جائی

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ جیسی بھاوی (ہونہار)
ہوتی ہے ویسی ہی سہائتا مل جاتی ہے (اتفاقات ویسا ہی واقعہ
ورن مل جاتا ہے) یا تو بھاوی آپ ہی اُس پُرش کے پاس آتی
ہے یا اُسے وہاں لے جاتی ہے۔

چوپائی

بھلے ہیں ناتھ آئیسو دھر شیشا۔ باندھی تُرگ ترو بیٹھ مہیشا
نرپ بہو بھانتی پرسنسیو تاہی۔ چرن بندی نج بھاگیہ سراہی

بہت اچھا مہاراج! ایسا کہکر اور اُس کی آگیا سر ماتھے
پر رکھ کر راجہ نے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھ دیا اور آپ بیٹھ
گیا۔ راجہ نے تپسوی کی انیک سے بیانت پرشنسا (تعریف) کی

اور اس کے چرن چھو کر اپنا بھاگ سراہا۔

پُنی بولیؤ مردُو گرا سُہائی۔ جان پتا پربھو کروں ڈھٹھائی
موہیں منیش سُت سیوک جانی۔ ناتھ نام نج کہہو بکھانی

پھر راجہ نے بڑی کومل بانی سے مُنی سے کہا کہ ہے پربھو!
میں آپ کو پتا جان کر یہ ڈھٹھائی کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا پُتر
اور سیوک جان کر ہے ناتھ! اپنا نام وستار سے بتلایئے۔

تیہی نہ جان نرپ نرپ ہی سو جانا۔ بھُوپ سہرد سو کپٹ سیانا
بیری پُنی چھتری پُنی راجا۔ چھل بل کینہہ چہئی نج کاجا

راجہ اُس کو جانتا نہ تھا۔ اور وہ راجہ کو جانتا تھا۔ راجہ کا ہردہ
تو شدھ تھا۔ اور وہ کپٹ کرنے میں ماہر تھا۔ ایک تو شترو۔ دوسرے
کھشتری جاتی۔ اور تیسرے راجہ۔ وہ چھل بل سے اپنا کام نکالنا
چاہتا تھا۔

سنجھی راج سُکھ دُکھت ارانی۔ آواں انل اِو سُلگی چھاتی
سرل بچن نرپ کے سُنی کانا۔ بیر سنبھار ہردے ہرشانہ

وہ شترو اپنے کھوئے ہوئے راج سُکھوں کو یاد کر کے
بہت دُکھی تھا۔ اُس کی چھاتی آوے کی آگ کی طرح اندر ہی اندر
جل رہی تھی۔ راجہ کے سیدھے سادھے بچن سُن کر اور اپنے ویر بھاؤ
کو یاد کر کے وہ من میں بڑا خوش تھا۔

دوہا

کپٹ بوری بانی مرِدُل بولیؤ جگتی سمیت
نام ہمار بھکھاری اب نردھن رہت نکیت

کپٹ سے بھری ہوئی کومل بانی سے بڑی یکتی سمیت بولا
اب تو ہمارا نام بھکاری ہے کیونکہ نہ تو ہمارے پاس دھن ہے اور
نہ رہنے کے لئے گھر۔

کہہ نرپ جے بگیان ندھانا۔ تم سار کھے گلت ابھیمانا
سدا رہیں اپنپو دُرائے۔ سب بدھی کُشل کُبیش بنائے

راجہ نے کہا۔ جو آپ کی طرح گیان وگیان سمپن اور ابھیمان رہت
پُرش ہوتے ہیں وہ اپنے واستوک سروپ کو ہمیشہ چھپائے رکھتے ہیں
اور اس بات کے مارے کہ کہیں سنتوں کا سا بھیس بنائے رکھنے سے زیادہ

مان سمان ہو جانے سے کہیں وہ کلیان مارگ سے پتت نہ ہو جائیں آپ کی طرح کبھیس (برابھیس) بنا کر رکھتے ہیں اور اس میں ہی اپنا کلیان مانتے ہیں۔

تیہی تے کہیں سنت شرتی ٹیرے پرم اکنچن پریہ ہری کیرے
تمہہ سم ادھن بھکھاری اگیہا۔ ہوت برنچی شیوہی سندیہا

اس لئے تو سادھو مہاتما اور وید ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ جو پرش اہنکار ممتا اور مان سے رہت ہوں۔ وہ ہی بھگوان کو پیارے ہوتے ہیں۔ تمہارے جیسے نردھن بھکاری اور بے گھر پرشوں کو دیکھ کر برہما اور شیو جی کو بھی سندیہ ہو جاتا ہے! اتھات وہ بھی پہچان کرنے میں دھوکا کھا جاتے ہیں کہ یہ کوئی سنت ہے یا بھکاری۔

جو ہسی سو ہسی تو چرن نمامی۔ مو پر کرپا کیجئے اب سوامی
سہج پریتی بھوپتی کے دیکھی۔ آپو بشے بشواس بشیکھی
سب پرکار راجہی اپنائی۔ بولیئو ادھک سنیہہ جنائی
سنو ستی بھاؤ کہوں مہی پالا۔ ایہاں بست بیتے بہو کالا

آپ جو کوئی بھی ہوں میں تو آپ کے چرنوں میں ساشٹانگ نمسکار کرتا ہوں۔ ہے سوامی آپ مجھ پر کرپا کریں۔ اپنے اوپر راجہ کی بھاؤک پریتی کو دیکھ کر اور یہ بھی دیکھ کر کہ اس کو مجھ پر ادھک وشواس ہو گیا ہے سب پرکار سے راجہ کو اپنے آدھین جانکر رشی مانتر بڑا پریم دکھلا کر وہ کپٹی تپسوی بولا۔ ہے راجن سنو میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں مجھے یہاں رہتے ہوئے بہت کال ویتیت ہو گیا ہے۔

دوہا

اب لگ موہ نہ ملیئو کوؤ میں نہ جناؤوں کاہو
لوک مانیتا انل سم کر تپ کانن داہو

اب تک مجھے نہ تو کوئی ملا ہے اور نہ ہی میں نے اپنے آپ کو کسی پر ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ جیسے اگنی بن کو بھسم کر دیتی ہے ویسے ہی لوک میں مان پرتشٹھا تپسوی کے تپ کو بھنگ کر کے اس کا ناش کر دیتی ہے۔

سورٹھا

تلسی دیکھی سبیشو بھولہیں مودھ نہ چتر نر

سندر کیکہی پیکھو بچن سدھا سم اسن اہی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سندر بھیس دیکھ کر اصلی سروپ کو پرکھنے میں چتر پرش بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔ پھر مورکھوں کی تو بات ہی کیا۔ مور کو دیکھو اس کی شکل کیسی سندر ہے۔ اس کے بچن کیسے امرت کے سمان میٹھے ہیں۔ لیکن وہ کھاتا سانپ ہے۔

تاتیں گپت رہئوں جگ ماہیں۔ ہری تج کمہ اپی پریوجن ناہیں
پربھو جانت سب بنہی جنائیں۔ کہہو کون سدھی لوک رجھائیں

وہ کپٹی تپسوی بولا۔ اس لئے ہی میں سنسار میں چھپ کر رہتا ہوں بھگوان کے سوائے مجھے اور کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ انتریامی بھگوان تو بنا کچھ بتائے یا پرگٹ کئے ہی اندر باہر کی سب کچھ جانتے ہیں پھر سنسار کے لوگوں کو رجھانے میں کونسی سدھی رکھی ہے۔

تم سچی سمتی پرم پریہ موریں۔ پریتی پرتیتی موہی پر توریں
اب جو تات دراؤں توہی۔ داروں دوش گھٹنی اتی موہی

تم پوتر اور ساتوک بدھی والے پرش ہو اس لئے مجھے تم پیارے لگتے ہو۔ اور تمہیں بھی مجھ پر پریم اور شردھا ہے اس لئے اے تات! اگر میں آپ سے کچھ چھپاتا ہوں۔ تو مجھے بہت ہی بھاری پاپ لگے گا۔

جمی جمی تاپس کتھئی اداسا۔ تمی تمی نرپہی اپج بسواسا
دیکھا سو بس کرم من بانی۔ تب بولا تاپس بگ دھیانی

جوں جوں وہ اپسوی ویراگیہ بھاؤ کی باتیں کرتا تھا توں توں اس پر راجہ کا وشواس بڑھتا جاتا تھا جب اس نے من بچن کرم سے راجہ کو اپنے بس میں جانا تب بگلا بھگت منی بولا۔

نام ہمار ایکتنو بھائی۔ سنی نرپ بولیئو پنی سر نائی
کہہو نام کر ارتھ بکھانی۔ موہی سیوک اتی آپن جانی

ہے بھائی! میرا نام ایک تنو ہے۔ یہ سن کر ایک بار پھر ڈنڈوت کر کے راجہ نے کہا کہ مجھے اپنا سچا سیوک جان کر مجھے اپنے نام کا ارتھ کھول کر کہیئے۔

آدی سرشٹی اپجی جبہی۔ تب اتپتی بھے موری

نام ایک تنو ہیتو تیہی زیہہ نہ دھری ہوری

کیتی ہنی نے کہا۔ کہ ہے راجن سُنو! جب سب سے پہلے سرشٹی کی رچنا ہوئی تھی تبھی میری بھی پیدائش ہوئی تب سے میری وہ دیہہ ہے۔ دوسری دیہہ میں نے دھارن نہیں کی اس لئے ہی میرا نام ایک تنو ہے۔

جن آچرج کر ہو کسن ماہیں ست تپ تیں دُرلبھ کچھو ناہیں
تپ بل تیں بھاگ سرشٹی بدھاتا تپ بل بشنو بھئے پری ترا تا

ہے بھوپ میرے یہ بچن سُن کر حیران نہ ہونا۔ کیونکہ تپ سے کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔ تپ کے بل سے برہماجی سرشٹی کی رچنا کرتے ہیں۔ اور تپ کے بل سے ہی وشنوجی اس کا پالن پوشن کرتے ہیں۔

تپ بل سمبھو کرہیں سنگھارا۔ تپ تیں اگم نہ کچھو سنسارا
بھیئو نرپ ہی سُنی اتی انورا گا۔ کتھا پُراتن کہیے سو لاگا

تپ کے بل سے ہی شِوجی سرشٹی کی پرلے کرتے ہیں۔ ایسا سنسار میں کوئی بھی پدارتھ نہیں جو تپ سے نہ مل سکے یہ سب کچھ سُن کر راجہ کو اُس پر بڑا ہی پریم ہو گیا۔ تب وہ کپٹی مُنی پرانی کتھائیں کہنے لگا۔

کرم دھرم اتہاس انیکا۔ کرئی نروپن برتی ببیکا
اُدبھو پالن پرلے کہانی۔ کہیسی امت آسچرج بکھانی

کرم دھرم اور بھانت بھانت کے اتہاس کہہ کر پھر وہ گیان اور ویراگ کی باتیں کرنے لگا۔ سرشٹی کی اُتپتی اس کی ستھتی اور پرلے کی آپار آسچریہ جنک کتھائیں مُنی نے وستار پُوروک کہیں۔

سُنی مہیپ تاپس بس بھیئو۔ آپن نام کہن تب لیئو
کہہ تاپس نرپ جانیہوں توہی۔ کینہیو کپٹ لاگ بھل موہی

یہ سب آسچریہ جنک کتھائیں سُن کر راجہ اُس کے وش میں ہو گیا اور نام اُسے بتانا چاہا۔ تپسوی نے کہا۔ راجن! میں تمہیں جانتا ہوں۔ جو تم نے اپنا نام چھپا کر اور اپنے آپ کو راجہ کا منتری ظاہر کر کے کپٹ کیا ہے۔ وہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔

سورٹھا

سنو مہیش اسی نیتی جہاں تہاں نام نہ کہیں نرپ
موہی توہی پر اتی سوئی چترتا بچاری تو

ہے راجن سنو۔ راجہ لوگ جہاں تہاں اپنا نام نہیں کہتے۔

یہ نیتی کی بات ہے۔ تمہارے اس چترپن کو دیکھ کر ہی مجھے تم سے بہت پریتی ہو گئی ہے۔

چوپائی

نام تمہار پرتاپ دنیسا۔ ستیہ کیتو تو پتا نریسا
گُرو پرساد سب جانئے راجا۔ کہئے نہ آپن جانی اکاجا!

ہے راجن! تمہارا نام پرتاپ بھانو ہے اور ستیہ کیتو تمہارے پتا کا نام تھا۔ یہ سب کچھ اپنے گورو کی کرپا سے جانتا ہوں لیکن ان باتوں میں اپنی ہانی جان کر کہتا نہیں۔

دیکھی تات تو سہج سُدھائی۔ پریتی پرتیتی نیتی نپُنائی
اُپجی پری ممتا من موریں۔ کہوں کتھا نج پوچھے توریں

ہے تات! تمہارا سبھاوک سیدھا سادہ پن۔ پریم اور شردھا اور نیتی کی چترائی دیکھ کر میرے من میں تم سے بڑا سنیہہ ہو گیا ہے۔ اس لئے تمہارے پوچھنے پر میں اپنی ساری کتھا کہتا ہوں۔

اب پرسن میں سنسیہ ناہیں۔ مانگو جو بھوپ بھاو من ماہیں
سُنی سُبچن بھوپتی ہرشانا۔ گہی پد بہت کینہہ بدھی نانا

میں اب پرسن ہوں کوئی شنکا نہ کریں۔ جو تمہارے من کی اچھا ہے۔ وہ مجھ سے مانگ لو۔ مُنی کے ان سُندر بچنوں کو سُن کر راجہ بڑا پرسن ہوا۔ اور اُس نے اُس کے پاؤں پر پڑ کر بار بار بھانت بھانت سے بنتی کی۔

کرپا سندھو مُنی درشن تمہریں۔ چاری پدارتھ کرتل مو ریں
پربھوہی تتھاپی پرسن بلوکی۔ مانگی اگم بر ہوؤں اسوکی!!

ہے کرپا کے ساگر مُنی! میں آپ کے درشن کے پرتاپ سے ہی چاروں پدارتھ دھرم ارتھ کام موکش اپنی مٹھی میں مانتا ہوں پرنتو پھر بھی آپ کو اپنے اوپر پرسن دیکھ کر چاہتا ہوں کہ آپ سے درلبھ ور مانگ کر بے کھٹکے ہو جاؤں۔

دوہا

جرا مرن دکھ رہت تنو سمر جتے نہیں کوؤ
ایک چھتر رپو ہین مہی راج کلپ ست ہوؤ

[illegible] آپ سے مانگتا ہوں کہ میرا شریر بڑھاپے

موت اور سب دُکھوں سے رہت ہو جائے۔ اور یدھ میں مجھے
کوئی نہ جیت سکے۔ اور میرا راج سو کلپ تک بے کھٹکے بنا رہے۔

چوپائی

کہہ تا لیس نرپ ایسی ہوئی۔ کارن ایک کٹھن سُنو سوؤ
کالیتو جیتے پد نا ہی سیسا۔ ایک بپر کل چھاڑی جھسیا
تپسوی نے کہا۔ ہے راجن! ایسا ہی ہوگا۔ پر ایک مشکل
ہے سو بھی سُن لو۔ ہے پرتھوی کے سوامی ایک برہمن وَنش
کو چھوڑ کر کال بھی تیرے چرنوں پر سیس جھکائے گا۔
تپ بل بپر سدا بریا آرا۔ تنہہ کے کوپ نہ کوؤ رکھوارا
جو بپر ہی بس کر ہو نرلیسا۔ تو بس پدھی لیشنو مہیشیا
تپ کے بل سے برہمن سدا پربل چلے آئے ہیں۔ اُن کے
کرودھ سے کوئی بچا نہیں سکتا ہے۔ اگر تم برہمنوں کو اپنے وش
میں کر لو تو پھر برہما وشنو مہیش سا دے دیوتا تمہارے وش میں
ہو جائیں گے۔
چل نہ برہم کل سن برپائی۔ ستیہ کہوں دو بھجا اُٹھائی
بپر شراپ بنو سُنو مہی پالا۔ تور ناس نہیں کونے ہوں کالا
برہمنوں کے وَنش کے آگے کسی کا کوئی زور نہیں چلتا۔
میں دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ سچ سچ کہتا ہوں۔ برہمن کے شاپ (بددعا)
کے بنا تیرا ناش کسی بھی کال نہ ہوگا۔
ہرشیو لا دُگن سُنی تاسو۔ ناتھ نہ ہوئی مورا اب ناسو
تو پرساد پربھو کرپا ندھانا۔ جو کہوں سب کال کلیانا
اس کے بچن سُن کر راجہ بڑا پرسن ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ ہے ناتھ!
اب میرا ناش نہیں ہوگا۔ ہے کرپا ندھان! آپ کی کرپا سے ہر کال
میں میرا کلیان ہی ہوگا۔

دوھا

ایوّ مستو کہی کپٹ مُنی بولا کُٹل بہوری
ملب ہمار بھلا یہ تج کہہو تو ہم ہی نہ کھوری

ایسا ہی ہوگا کہہ کر کپٹی مُنی پھر بولا۔ تم میرے ملنے اور اپنے
راستہ بھول جانے کی بات کسی سے نہ کہنا۔ اگر کہہ دوگے تو تمہارا ذمہ
میرا اس میں کوئی دوش نہیں۔

چوپائی

تاتے میں توہی برجیوں راجا۔ کہیں کتھا تو پرم اکاجا
چھٹیں شروَن یہ پرت کہانی۔ ناس تمہارا ستیہ مم بانی
ہے راجن! میں تمہیں اس لئے ہی منع کرتا ہوں۔ کہ اس
بھید کو دوسروں پر نہ ظاہر کرنا۔ اگر یہ بات کسی دوسرے کو بتلا دوگے
تو بڑی بھاری ہانی ہوگی۔ چھٹے کان میں یہ بات پڑتے ہی تمہارا ناس
ہو جائے گا۔ اسے بالکل سچ سمجھنا
یہ پرگٹیں اتھوا دوج شراپا۔ ناس تور سُنو بھانو پرتاپا
آن اپائے ندھن تو نا ہیں۔ جو ہری ہر کوپ ہیں من ماہیں
ہے پرتاپ بھانو سُنو! یا تو اس بھید کو دوسروں پر کھول
دینے سے اور یا برہمنوں کے شاپ سے ہی تمہارا ناش ہوگا چاہے
وشنو اور شنکر بھی من میں کرودھ کریں۔ تمہارا ناش نہیں ہوگا۔
ان کے سوائے تمہارے ناش کا اور کوئی اپائے نہیں ہے۔
ستیہ ناتھ پد گہی نرپ بھاشا۔ دوج گر کوپ کہہو کو راکھا
راکھئی گر جو کوپ بدھاتا۔ گر برودھ نہیں کوؤ جگ تراتا
راجہ نے مُنی کے چرن پکڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! یہ آپ نے سچ
کہا ہے۔ برہمن اور گرو کے کرودھ سے کوئی بھی رکشا کرنے والا
نہیں ہے۔ اگر برہما جی کسی پر کرودھ کریں تو گرو رکشا کر سکتے ہیں۔
لیکن گرو کے ورودھ کرنے پر جگت میں کہیں بھی کوئی بچانے والا نہیں
ہے۔
جو نہ چلب ہم کہے تمہارے۔ ہوؤ ناس نہیں سوچ ہمارے
ایک ہی ڈر ڈرپت من مورا۔ پربھو مہی دیو شراپ اتی گھورا
اگر میں آپ کی آگیا انوسار نہ چلوں تو بے شک میرا ناش ہو
جائے مجھے اس کی ذرا بھی چنتا نہیں۔ ہے پربھو! میرا من تو اس ایک
ڈر کے مارے ڈر رہا ہے۔ کہ برہمنوں کا شاپ بڑا گھور ہوتا ہے۔

دوھا

ہوہیں بپر بس کون بدھی کہہو کرپا کری سوؤ
تمہہ تجی دین دیال نج ہتو نہ دیکھوں کوؤ!
وہ برہمن کس اپائے سے وش میں ہو سکتے ہیں۔ کرپا کر کے
آپ وہ اپائے کہیے۔ ہے دین دیال! آپ کو چھوڑ کر میں کسی اور کو
اپنا ہتیشی (بھلائی چاہنے والا) نہیں دیکھتا۔

چوپائی

سُنو نرپ سیدھ منن جگ مانہیں کشٹ سادھیہ کچھ من گنا نہیں
اہہ ایک اتی سگم اُپائی۔ تہاں پرنتو ایک کٹھنائی

ہے راجن! سنو برہمنوں کو وش میں کرنے کے لئے سنسار میں بہت سے اُپائے ہیں۔ اور وہ سارے بڑی کٹھنتا سے کئے جاتے ہیں۔ کرنے پر کوئی ایکادھ سِدھ ہو یا نہ ہو۔ اس کی کوئی گارنٹی نہیں۔ اس ایک اُپائے بہت ہی آسان ہے لیکن اُس میں بھی ایک مشکل ہے۔

مم آدھین جگتی نرپ سوئی۔ مور جاب تو نگر نہ ہوئی
آجو لگیں اَرُو جب تیں بھیئوں۔ کاہو کے گرِہ گرام نہ گیئوں

ہے راجن! وہ اُپائے میرے وش میں ہے۔ لیکن میرا جانا تمہارے نگر میں ہو نہیں سکتا۔ جب سے میں پیدا ہوا ہوں آج تک کسی کے گھر اور نگر میں نہیں گیا۔

جوں نہ جاؤں تب ہوئی اکاجو۔ بنا آئی اس منجس آجو
سُنی مہیس بولیو مرِدو بانی۔ ناتھ نگم اسی نیتی بکھانی
بڑے سنیہہ لگھونہہ پر کرہیں۔ گری نج سرنی سدا ترن دھرہیں
جلدھی اگادھ مولی بہہ پھینو۔ سنتت دھرنی دھرت سر رینو

اگر میں نہ جاؤں تو تمہاری بڑی ہانی ہوتی ہے۔ ایکھات تمہارا کام بگڑتا ہے۔ اس لئے یہ بڑا اسمنجس (معمہ بے میل بات) آن پڑا ہے۔ راجہ یہ سن کر بڑی کومل بانی سے بولا کہ ہے ناتھ! ویدوں میں ایسی نیتی کہی ہے کہ لوگ اپنے سے چھوٹوں پر پریم کرتے آئے ہیں۔ پربت اپنی چوٹیوں پر سدا ہی گھاس کو اُٹھائے رکھتے ہیں۔ اگادھ سمندر اپنی سطح پر سدا ہی بلبلوں کو دھارن کئے رکھتا ہے۔ اور دھرتی سدا ہی دھول اپنے سر پر اُٹھائے رکھتی ہے۔

دوہا

اس کہی گہے نریس پد سوامی ہوہو کرپال
موہی لاگی دُکھ سہئے پربھو سجن دین دیال

ایسا کہہ کر راجہ نے چرن پکڑ لئے۔ اور کہا کہ ہے سوامی! کرپا کیجئے۔ ہے پربھو! آپ بڑے دیال پرش ہیں۔ اور دین دکھیوں پر دیا کرنے والے ہیں۔ آپ میرے لئے اتنا کشٹ ضرور سہن کیجئے۔

چوپائی

جانے نرپ ہی آپن آدھینا۔ بولا تاپس کپٹ پربینا
ستیہ کہوں بھوپتی سنو توہی۔ جگ ناہن دُرلبھ کچھو موہی

اس پرکار راجہ کو وش میں آیا ہوا جان کر کپٹ کرنے میں پورا کُشل تپسوی بولا۔ ہے راجن! سنو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس سنسار میں میرے لئے کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔

اوسی کاج میں کر بہوں تورا۔ من تن بچن بھگت تیں مورا
جوگ جگتی تپ منتر پربھاؤ۔ پھلئی تب ہیں جب کریئے دُراؤ

تو من بچن کرم سے میرا بھگت ہے۔ اس لئے میں تیرا کام ضرور کروں گا پر یوگ جگتی منتر کا پربھاؤ تبھی پھل دیتا ہے جب چھپا کر کئے جائیں۔

جوں نریس میں کروں رسوئی۔ تمہہ پرسہو موہی جان نہ کوئی
ان سو جوئی جوئی بھوجن کرئی۔ سوئی سوئی تو آئسو انوسرئی

ہے راجن! میں تمہارے گھر جا کر رسوئی تیار کروں اور تم اپنے ہاتھوں سے اُس کو پروسو مجھے کوئی جاننے نہ پاوے تب جو جو اُس ان کو کھائے گا۔ وہ تمہارے وش میں ہو جائے گا۔

پُنی تنہہ کے گرِہ جیوئی جوؤ۔ تو بس ہوئی بھوپ سنو سوؤ
جائی اُپائے رچہو نرپ ایہو۔ سنبت بھری سنکلپ کریہو

ہے راجن! اتنا ہی نہیں۔ بلکہ اُن بھوجن کرنے والوں کے گھر بھی جو جو بھوجن کرے گا وہ سب آپ کے وش میں ہو جائیں گے۔ ہے راجن! سنو جا کر یہی اُپائے کرو۔ اور سال بھر بھوجن کھلانے کا سنکلپ کرو۔

دوہا

نت نوتن دوِج سہس سَت برہو سہت پریوار
میں تمہرے سنکلپ لگی دنہیں کربی جیوں نار

نت نئے ایک لاکھ برہمنوں کو اُن کے پریوار سمیت نمنترن کرنا۔ میں تمہارے سنکلپ کے انوسار ایک برس تک ہر روز بھوجن تیار کر دیا کروں گا۔

چوپائی

لہی بدھی بھوپ کشٹ اتی تھوریں ہوئیں سکل ہیر لیس توریں
کرنہیں بیبر ہوم مکھ سیوا۔ تیہیں بیرنگ سہجہیں لیس دیوا

ہے راجن! اس طرح کرنے سے تھوڑے ہی کشٹ سے
سارے برہمن وش تیرے وش میں ہو جائیں گے۔ برہمن ہون یگیہ اور
سیوا پوجا کریں گے۔ تو اس سمبندھ سے سب دیوتا بھی سہج ہی میں
تمہارے وش میں ہو جائیں گے۔

اور ایک توہی کہوں لکھاؤ۔ میں اہیہیں بتیش نہ آؤب کاؤ
تمہرے اپیروہت کہوں رایا۔ ہری آنب میں کری نج مایا

اور ایک بات تم سے کہتا ہوں۔ میں اپنے آپ کو چھپائے رکھنے کے کارن ایک پہچان
تمہیں اور بتاتا ہوں کہ میں اس بھیس میں تمہارے گھر نہیں آؤں گا۔
ہے راجن! میں اپنی مایا سے تمہارے راج پروہت کو ہر لاؤں گا۔

تپ بل تیہی کری آپو سمانا۔ رکھہوں اہیاں برش پرمانا
میں دھری تاسو بیش سنوراجا۔ سب بدھی تور سنوارب کاجا

اپنے تپ کی شکتی سے میں اسے اپنے سمان بنا کر ایک برس
تک یہاں رکھوں گا اور میں اس کا روپ بنا کر سب پرکار سے تمہارا
کام بناؤں گا۔

گے نسی بہت سئین اب کیجے۔ موہی توہی بھوپ بھینٹ دن تیجے
میں تپ بل تو ہے نرگ سمیتا۔ پہنچیوں سووت ہی نکیتا

ہے راجن! رات بہت چلی گئی۔ اب تم آرام کرو۔ آج سے تیسرے
دن میں تجھے ملوں گا۔ میں اپنے تپ کے بل سے گھوڑے سمیت تمہیں
سوتے ہی گھر پہنچا دوں گا۔

دوہا

میں آؤب سوئی بیش دھری پہچانیہو تب موہی
جب ایکانت بلائی سب کتھا سناووں توہی

میں تمہارے راج پروہت کا بھیس بنا کر آؤں گا۔ اور جب
ایکانت میں تم کو بلا کر یہاں کی سب بات چیت سناؤں گا تب تم
مجھے پہچان لینا۔

چوپائی

سین کینہہ نرپ آئیسو مانی۔ آسن جائی بیٹھ چھل گیانی
شرمت بھوپ نیدرا اتی آئی۔ سو کیسے سوئے سوچ ادھیکائی

اس کی آگیا پا کر راجہ آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا اور وہ
کپٹی گیانی آسن پر جا بیٹھا۔ تھکے ہوئے راجہ کو گوڑھ نیند آ گئی۔ پر وہ کپٹی
کیسے سوتا۔ اسے سوچ کے مارے نیند کہاں۔

کال کیتو نسچر تہاں آوا۔ جیہیں سوکر ہوئی نرپ ہی بھلاوا
پرم متر تاپس نرپ کیرا۔ جانئی سو اتی کپٹ گھنیرا

اتنے میں کال کیتو نامی راکشس وہاں آیا۔ جس نے سور بن کر
راجہ کو بھلایا تھا۔ وہ اس تپسوی راجہ کا بڑا متر تھا۔ اور کپٹ کرنے میں
بڑا کشل تھا۔

تیہی کے ست ست اُر دس بھائی۔ کھل اتی اجے دیو دکھدائی
پرتھم ہی بھوپ سمر سب مارے۔ بپر سنت سُر دیکھی دکھارے

اس کے سو پتر اور دس بھائی تھے۔ جو بڑے دشٹ کسی سے
نہ جیتے جانے والے اور دیوتاؤں کو دکھ دینے والے تھے۔ برہمنوں،
سنتوں، دیوتاؤں کو دکھی دیکھ کر راجہ پرتاپ بھانو نے ان سب کو یدھ
میں پہلے ہی مار ڈالا تھا۔

تیہیں کھل پاچھل بیر سنبھارا۔ تاپس نرپ ملی منتر بچارا
جیہیں رپو چھیے سوئی رچینہ اپاؤ۔ بھاوی بس نہ جان کچھو راؤ

اس دشٹ نے پچھلے ویر کو یاد کیا۔ اور تپسوی سے مل کر صلاح
مشورہ کیا۔ جس پرکار ویری (پرتاپ بھانو) کا ناش ہو وہی ڈھنگ بنایا
بھاوی کے وش ہونے کے کارن راجہ پرتاپ بھانو کچھ نہ سمجھ سکا۔

دوہا

رپو تیجسی اکیل اپی لگھو کری گنیئے نہ تاہو
اجہوں دیت دکھ روی سسی ہی سر اوسیشت راہو

تیجسوی دشمن اگر اکیلا بھی ہو تو بھی اسے چھوٹا اور حقیر نہیں
سمجھنا چاہیے۔ دیکھو آج تک بھی چندرما اور سوریہ کو راہو دکھ دیتا ہے۔
جس کا صرف ایک سر ہی بچا تھا۔

چوپائی

تاپس نرپ رنج سکھی بہاری ۔ ہرشی ملیو اُٹھی بھیو سکھاری
متر ہی سب کتھا سُنائی ۔ جا تو دھان بولا سُکھ پائی

تپسوی راجہ اپنے متر کو آیا ہوا دیکھ کر بہت آنند ہو کر اُٹھا۔ ملا
اور پرسن ہو گیا متر کو سب کتھا کہہ سُنائی۔ کال کیتو پرسن چت ہو کر بولا۔

اب ساد ھیوں ریپو سنہو ریا۔ جو تم کینہہ موز آپد بیا
پری ہری سوچ رہو تم سوئی ۔ بنو اوشدھ بیادھی بدھی کھوئی

ہے راجن تو میرے کہنے کے انوسار تم نے سب کام کر لیا
ہے اب شترو کو میں سنبھال ہی لوں گا۔ سب چنتا دُور کرو۔ اور جا کر
سو رہو۔ بدھاتا نے بنا دوائی کے ہی بیماری کو دُور کر دیا ہے۔

کُل سمیت ریپو مول بہائی ۔ چوتھیں دوس ملب میں آئی
تاپس نرپ ہی بہت پرتوشی ۔ چلا مہا کپٹی اتی روشی

شترو کو اُس کے پریوار سمیت جڑ مول سے ناش کر کے چوتھے
دن میں تم سے آ ملوں گا اس پرکار تپسوی کو سنتشٹ کر کے وہ مہا
کپٹی راکشس کرودھ سے جل بھن کر وہاں سے چل دیا۔

بھانو پرتاپ ہی باجی سمیتا ۔ پہنچا لشی چھن ماجھ نکیتا
نرپ ہی ناری پاہیں سین کرائی ۔ ہیپر گرہہ باندھیسی باجی بنائی

اور بھانو پرتاپ کو اُس کے گھوڑے سمیت چھن بھر میں اُس
کے گھر پہنچا دیا۔ راجہ کو رانی کے پاس سُلا کر گھوڑے کو بھی طرح سے
گھوڑ شالا میں باندھ دیا۔

دوہا

راجا کے اُپروہت ہی ہری لے گیو بہوری
لے راکھیسی گری کھوہ مہوں مایاں کری متی بھوری

پھر وہ راکشس راجہ کے پروہت کو اُٹھا لے گیا۔ اور اُسے
پہاڑ کی کھوہ میں لا رکھا۔ اور اپنی راکشسی مایا سے اُس کی بدھی کو بھرم
میں ڈال دیا۔

چوپائی

آپو برچی اُپروہت روپا ۔ پریو جائی تیہی سیج انوپا
اگئیو نرپ ان بھیَں بہانا ۔ دیکھی بھون اتی اچرج مانا

آپ پروہت کا روپ بنا کر اُس کی سُندر سیج پر جا سویا۔ راجہ
سویرا ہونے سے پہلے ہی جاگا اور اپنے گھر کو دیکھ کر اُسے بڑا ہی
آشچرج ہوا۔

منی مہما من مہوں انومانی ۔ اُٹھیو گو ہیں جیہیں جان نہ رانی
کانن گیئو باجی چڑھی تیہی ۔ پُر نر ناری نہ جانیو کے ہی

اپنے من میں مُنی کی مہما کا انومان کر کے چپکے سے اُٹھا کہ رانی کو
پتہ نہ چل جائے گھوڑے پر چڑھ کر جنگل کو چلا گیا۔ نگر کے کسی استری پرش
کو اس بات کا پتہ نہ لگا۔

گیگں جام جگ بھوپتی آوا ۔ گھر گھر اُتسو باج بدھاوا
اُپروہت ہی دیکھ جب راجا ۔ چکت بلوک سمر سوئی کاجا

دوپہر بیت جانے پر راجہ نگر میں آیا تو گھر گھر اُتسو ہونے لگے۔
اور آنند کی بدھائی بجنے لگی۔ جب راجہ نے پروہت کو دیکھا تو اپنے
کام کو یاد کر کے آشچریہ چکت ہو کر اُسے دیکھنے لگا۔

جُگ سم نرپ ہی گئے دن تینی ۔ کپٹی مُنی پد رہ متی لینی
سمے جانی اُپروہت آوا ۔ نرپ ہی متے سب کہی سمجھاوا

یہ تین دن راجہ کو یُگ کے سمان گذرے کپٹی مُنی کے چرنوں
میں ہی اس کی بُدھی لگی رہی۔ نیت سمے جان کر پروہت کا روپ
بنائے وہ راکشس آیا۔ اور راجہ کو ایکانت میں لے جا کر سب گپت
کتھا سمجھا دی۔

دوہا

نرپ ہرشیو پہچانی گُرو بھرم بس رہا نہ چیت
برے ترت ست سہس بر بپر کٹمب سمیت

راجہ اپنے گُرو کو پہچان کر بڑا پرسن ہوا۔ بھرم کے کارن اُسے
یہ پہچان ہی نہ رہی۔ کہ یہ تپسوی ہے یا کال کیتو راکشس فوراً
ایک لاکھ برہمنوں کو اُن کے پریوار سمیت نمنترن دے دیا

چوپائی

اُپروہت جیونار بنائی ۔ چھرس چار بدھی جسی شرتی گائی
مایا مئے تیہیں کینہہ رسوئی ۔ بینجن بہو گنی سکئی نہ کوئی

جیسا ویدوں میں ورنن ہے اُسکے انوسار چھ رس اور چار پرکار کے بھوجن
اس پروہت نے تیار کئے۔ اُس نے اپنی مایا شکتی سے رسوئی تیار کی۔ بھانت بھانت
کے اتنے وینجن بنائے کہ کوئی گن ہی نہ سکتا تھا۔

بپردھ مرگ نہہ کرامش راندھا۔ تبھی بھوں بپر رانشو کھل ساندھا
بھوجن کھول سب بپر بلائے۔ پدپکھاری سادر بیٹھائے

بہت پرکار کے پشوؤں کا مانس بنایا۔ اور اس مانس میں اس مہا دُشٹ نے برہمنوں کا مانس ملا دیا۔ تب سب برہمنوں کو بھوجن کرنے کے لئے بلایا۔ اور آدر سے اُن کے چرن دھو کر بٹھایا پرسن جب وہ من لاگ ہی پالا۔ بھئے آکاش بانی تبہی کالا۔ بپر برند اُٹھی گرہہ جاؤ۔ ہے بڑی ہانی ان جنی کھاؤ۔

جب راجہ رسوئی پروسنے لگا تو اُسی سمے کال کیتو کی مایا سے آکاش بانی ہوئی کہ ہے برہمنو! اُٹھ کر سب اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ یہ بھوجن نہ کھاؤ اس کے کھانے میں بڑی بھاری ہانی ہے۔

بھیو رسوئیں بھوسر رانشو۔ سب دوج اُٹھے مانی بسواشو
بھوپ بکل متی موہاں بھلائی۔ بھاوی بس نہ آوکھ بانی

اس رسوئی میں برہمنوں کا مانس بنا ہے۔ سب برہمن اس آکاش بانی پر وشواس کر کے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ راجہ سن کر بہت بیاکل ہوا لیکن اُس کی بدھی راکشسی مایا سے موہت تھی۔ بھاوی کے وش میں ہونے کے کارن اُس کے مُنہ سے ایک شبد بھی نہ نکلا۔

دوہا

بولے بپر سکوپ تب نہیں کچھو کینہہ بچار
جائی نسا چر ہوہو نرپ مُوڑھ سہت پریوار

تب تو برہمن غصے سے لال پیلے ہو کر اُٹھے اور من میں کچھ بھی وچار نہ کرتے ہوئے راجہ کو شاپ دیا۔ کہ ہے موڑھ راجہ! تو اپنے پریوار سمیت دُشٹ راکشس ہو جا۔

چوپائی

چھتر بندھو تیں بپر بلائی۔ گھالے لئے سہت سمودائی
ایشور راکھا دھرم ہمارا۔ جیہیسی تیں سمیت پریوارا

ہے دُشٹ کشتری! تو نے برہمنوں کو بلا کر پریوار سمیت ان کا نشٹ کرنا چاہا تھا۔ ایشور نے ہمارے دھرم کی رکشا کی ہے اے مُوڑھ! برہمنوں کا ناش کرنے کی اِچھا کرتا ہوا تو اپنے پریوار سمیت نشٹ ہو گا۔

سنبت مدھیہ ناس تب ہوؤ۔ جلی دانا نہ رہی ہی کل کوؤ
نرپ سنی شراپ بکل اتی تراسا۔ بھئے بہوری بر گرا آکاسا

ایک سال کے اندر اندر تیرا ناس ہو گا۔ تیری کل میں کوئی پانی دینے والا نہ رہے گا۔ راجہ شاپ سُن کر بہت بھئے بھیت ہو کر بیاکل ہو گیا۔ پھر سُندر آکاش بانی ہوئی۔

بپر ہو شراپ بچاری نہ دینہا۔ نہیں اپرادھ بھوپ کچھو کینہا
چکت بپر سب سُنی نبھ بانی۔ بھوپ گیو جہاں بھوجن کھانی

کہ ہے برہمنو! تم نے کچھ وچار کئے بنا ہی شاپ دے دیا۔ راجہ نے کچھ بھی اپرادھ نہیں کیا۔ ایسی آکاش بانی سن کر سب برہمن چکت ہو گئے اور راجہ باورچی خانہ میں گیا۔

تہاں نہ اسن نہیں بپر سُسارا۔ پھرو راؤ من سوچ اپارا
سب پرسنگ مہی سُرن سُنائی۔ ترست پریو اونی اکلائی

وہاں نہ بھوجن تھا۔ اور نہ رسوئیا برہمن تھا۔ راجہ من میں بہت ہی سوچ کرتا ہوا وہاں سے لوٹا۔ برہمنوں کو ساری کتھا کہہ سنائی۔ بہت ہی بھئے بھیت اور بیاکل ہو کر راجہ دھرتی پر گر پڑا۔

دوہا

بھوپتی بھاوی مٹئی نہیں جدپی نہ دوشن تور
کیئیں انیتھا ہوئی نہیں بپر شراپ اتی گھور

ہے راجن! بھاوی مٹتی نہیں۔ اگرچہ تمہارا کچھ بھی دوش نہیں ہے لیکن برہمنوں کا شاپ بڑا بھیانک ہوتا ہے۔ یہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

اس کہی سب مہی دیو سدھائے۔ سماچار پُرلوگنہہ پائے
سوچہیں دُوشن دیوہی دیہیں۔ برچت ہنس کاگ کیئے جیہیں

ایسا کہہ کر برہمن سب چلے گئے۔ نگرواسیوں نے یہ سارا سماچار سُنا۔ تب تو سب من میں سوچ کرتے ہوئے بدھاتا کو دوش دینے لگے۔ کہ جس نے ہنس بننے کی یوگیتا والے کو کوا بنا دیا۔ ارتھات پُنیہ کرمی راجہ کو دیوتا بنانے کی بجائے راکشس بنا دیا۔

اُپرو ہت ہی بھون پہنچائی۔ اسُر تاپسہی کھبری جنائی
تیہیں کھل جہاں تہاں پتر پٹھائے۔ سجی سجی سین بھوپ سب دھائے

پرہست کو اُس کے گھر پہنچا کر اُس راکشس نے ہنستوی کو سارا حال جا کر بتایا۔ اُس نے جہاں تہاں پتر بھیجے اور راجہ پرتاپ بھانو کے سب بیری راجہ اپنی سینا سجا سجا کر چڑھ آئے۔

گھیریہ نگر نسان بجائی۔ بیبدھ بھانتی نت ہوئی لڑائی
جوجھے سکل سُبھٹ کری کرنی۔ بندھو سمیت پرے نرپ دھرنی

نقارے بجا کر شہر کو گھیر لیا۔ بہت پرکار کی نت پرتی لڑائی ہوئی۔ راجہ پرتاپ بھانو کے سارے یودھا اپنا اپنا پراکرم دکھا کر شورویروں کی موت مرے۔ اور خود راجہ بھی اپنے بھائی سمیت سنگرام میں مارا گیا۔

ستیہ کیتو کل کوؤ نہیں بانچا۔ بپرشراپ کم ہوئی اسانچا
رپو جتی سب نرپ نگر بسائی۔ نج پُر گونے جے جسو پائی

ستیہ کیتو کے دنش میں کوئی نہ بچا۔ برہمنوں کا شراپ کہا کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے۔ دشمن پرتاپ بھانو کو جیت کر اُس کے نگر کو پھر سے بسا کر اور جیت کا ڈنکا بجاتے ہوئے یش پاتے ہوئے آگرہن کرنے والے راجہ لوگ اپنی اپنی سینا سمیت اپنے نگر کو چل دیے۔

دوہا

بھردواج سُنو جاہی جب ہوئی بدھاتا بام
دھوری میرو سم جنک جم تاہی بیال سم دام

یگیہ ولک جی کہتے ہیں۔ اے بھردواج سُنو! جب بدھاتا کسی کے پرتیکول ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے دھول کین کر سکھ دینے والے بھاری سمیرو پربت کے سمان اور پتا یم راج کے سمان اور رسی پھنکارتے ہوئے کاٹ کھانے والے سانپ کے سمان ہو جاتی ہے۔

چوپائی

کال پائی منی سنو سوئی راجا۔ بھیو نسا چر سہت سماجا
دس سر تاہی بیس بھجدنڈا۔ راون نام بیر بریبنڈا

ہے منی سُنو! وہ راجہ کچھ سماں پا کر اپنے پریوار سمیت راکشس ہوا۔ اُس کے دس سر تھے اور بیس بھجائیں تھیں۔ وہ بہت ہی بھاری بہادر یودھا تھا۔ اور نام اُس کا راون تھا۔

بھوپ انج اری مردن ناما۔ بھیو سو کنبھ کرن بل دھاما
سچو جو رہا دھرم رُچی جاسو۔ سوتیلا بھائی تاسو

اری مردن نامی جو راجہ کا چھوٹا بھائی تھا۔ وہ بلوان کنبھ کرن ہوا۔ اور جو راجہ کا دھرم رُچی نامی منتری تھا۔ وہ راون کا سوتیلا چھوٹا بھائی ہوا۔

نام بھبھیشن جیہی جگ جانا۔ وشنو بھگت بگیان ندھانا
رہے جے سُت سیوک نرپ کیرے۔ بھئے نسا چر گھور گھنیرے

راون کے اس سوتیلے بھائی کا نام بھبھیشن ہوا۔ جو کہ وشنو بھگت اور وگیان کا بھنڈار ہونے کے کارن جگت میں پرسدھ ہے۔ اور جو راجہ کے بیٹے اور سیوک تھے۔ وہ سب ہی گھور مہا راکشس ہوئے۔

کام روپ کھل جنس انیکا۔ کٹل بھینکر بگت ببیکا
کرپا رہت ہنسک سب پاپی۔ برنی نہ جاہیں بسو پری تاپی

وہ سب کے سب کام روپ (جیسا بھی من میں چاہے ویسا روپ بنا لینے میں کسل) دُشٹ کٹل بھینکر گیان وچار سے رہت مہا ہنسک۔ نردئی۔ پاپی۔ اتیاچاری بھانت بھانت جاتی کے اتنے گھور مہا بھیانک راکشس ہوئے۔ کہ جن کے اتیاچاروں کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ تینوں بھائیوں نے انیک پرکار کی بڑی ہی کٹھن تپسیا کی۔ جسے دیکھ کر برہما جی اُن کے پاس گئے۔

گئے بھبھیشن پاس پنی کہیو پتر بر مانگو
دوہا:- تیہہ مانگیو بھگونت پد کمل امل انُورا گو

پھر برہما جی بھبھیشن کے پاس گئے اور کہا کہ ہے پتر ور مانگو تب بھبھیشن نے بھگوان کے نرمل چرن کملوں میں شدھ پریم ہو، ایسا وردان مانگ لیا۔

چوپائی

تنہہی دیئی بر برہم سدھائے۔ ہرشت تے اپنے گرہ آئے
میہ تنوجا مندودری ناما۔ پرم سُندری ناری للاما
سوئی میئے دینہی راونہی آئی۔ ہوئی ہی جاتو دھان پتی جانی
ہرشت بھئیو ناری بھلی پائی۔ پُنی دوؤ بندھو بیاہی سی جائی

اُن کو ور دان دے کر برہما جی چلے گئے۔ وہ تینوں پرسنچت ہو کر اپنے گھر آ گئے۔ دانو کی ایک مندودری نامی پرم روپ وتی استری کنیا تھی۔ دانو نے یہ وچار کر کہ راون سب راکشسوں

کا سرتاج ہوگا۔ اس کا بیاہ راون سے کر دیا۔ راون اس سُندر استری کو پاکر بہت ہی پرسن ہُوا۔ اور گھر جاکر اُس نے اپنے دو بھائیوں کُنبھ کرن اور بھبھیشن کا بھی بیاہ کر دیا۔

گڑی تِرِی کوٹ ایک سندر بھاری۔ بِدھی نرمت دُرگم اتی بھاری
سوئی مے دانو بہوری سنوارا۔ کنک رچت منی بھون اپارا

سمندر کے بیچ میں ترِی کوٹ نامی پربت تھا۔ اُس پربت پر برہما جی نے ایک بڑی بھاری قلعہ نما پُری بنائی ہوئی تھی۔ اُس پُری کو مے دانو شِلپی نے سنوار لیا۔ اُس میں سورن کے بہت سے مکان منیوں سے جڑے ہوئے تھے۔

بھوگاوتی جیسی اہی کُل باسا۔ امراوتی جیسی سکر نواسا
تنہہ تیں ادھک میہ اتی بنکا۔ جگ وکھیات نام تیہہ لنکا

ناگ کُل کی راجدھانی بھوگاوتی پُری اور دیو اندر کی راجدھانی امراوتی پُری سے بھی بڑھکر رمنیک (دلکش) اور بانکی (سُندر) یہ پُری تھی۔ جو جگت میں لنکا کے نام سے مشہور ہے۔

دوہا

کھائیں سندھو گمبھیر اتی چاری ہوں دِسی پھری آہ؛
کنک کوٹ منی کھچت دِرڑھ برنی نہ جائی بناؤ

یہ چاروں طرف سے سمندر کی گہری کھائی سے گھری ہوئی تھی اس وتو کے منیوں سے جڑا ہوا سونے کا درڑھ قلعہ ہے جس کی کاریگری کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

ہری پریرت جیہیں کلپ جوئی جاتودھان پتی ہوئی
سُور پرتاپی اتُل بل دل سمیت بس ہوئی

بھگوت اچھیا سے جس کلپ میں جو شور بیر پرتاپی مہابل دانو راکشسوں کا راجہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی فوج سمیت اس پُری میں نواس کرتا ہے۔

چوپائی

رہے تہاں نسیچر بھٹ بھارے۔ تے سب سُرنہ سمر سنگھارے
اب تہاں رہ تب سرکے ... ۔ رکھشک کوٹی جچھ پتی کیرے

یو رو کال میں [illegible] لنکا پرین بسا نرسے بھاری [illegible]

رہتے تھے۔ اُن کو دیوتاؤں نے یدھ میں مار دیا تھا۔ اب وہاں اندر کی پریرنا سے کُبیر کے ایک کروڑ رکھشک یکش لوگ وہاں رہ رہے تھے

دس مکھ کتہوں کھبری سی پائی۔ سین ساجی گڑھ گھیرے سی جائی
دیکھی بکٹ بھٹ بڑی کٹکائی۔ جچھ جیو تے گئے پرائی!

راون نے اس پُری کی خبر کہیں سے سن لی۔ اُس نے سینا سجا کر قلعہ کو گھیر لیا۔ بڑے بڑے بھاری یودھا اور سینا کو دیکھ کر یکش لوگ اپنے پران بچا کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

پھری سب نگر دسانن دیکھا۔ گیؤ سوچ سُکھ بھیو بسیکھا
سُندر سہج اگم انومانی۔ کینہہ تہاں راون رجدھانی

تب راون نے گھوم گھام کر ساری پُری کو دیکھا۔ اُس کی ساری چنتا مٹ گئی۔ اور اُسے بہت ہی سُکھ ملا۔ اس پُری کو سہج سبھاؤ سے ہی سُندر اور چاروں اور سے سورکھشت (محفوظ) جان کر وہاں راون نے اپنی راجدھانی بنائی۔

جیہی جس جوگ بانٹی گرہہ دینہے۔ سُکھی سکل رجنی چر کینہے
ایک بار کبیر پر دھاوا۔ پُشپک جان جیتی لے آوا

جیسا گھر جس کے نباہ کے جوگ تھا۔ ویسا اُس کو دیکر سب گھروں کو بانٹ کر سب راکھشسوں کو پرسن کیا۔ ایک بار راون نے کُبیر پر دھاوا کیا۔ اور اس سے پُشپک بمان جیت کر لے آیا۔

دوہا

کوتک ہیں کیلاش پُنی لینہہ سی جائی اُٹھائی ع
منہوں تولی نج باہو بل چلا بہت سُکھ پائی

پھر اُس نے تماشے کے طور پر جاکر کیلاش پربت کو اُٹھا لیا۔ اور اپنی بھجاؤں کے بل کا انومان کر کے بہت پرسن ہو کر وہ وہاں سے چلا آیا۔

چوپائی

سُکھ سمپتی سُت سین سہائی۔ جے پرتاپ بل بدھی بڑائی
نت نوتن سب باڑھت جائی۔ جیمی پرتی لابھ لوبھ ادھکائی

جیسے جتنا لابھ ہو اتنا ہی لوبھ بڑھتا جاتا ہے۔ ویسے ہی راون کے سمپتی، پُتر، سینا، سہائک (مددگار) جے (فتح) پرتاپ۔

بل بڑھی اور کیرتی نت نئے بڑھتے ہی جاتے تھے۔

اتی بل کنبھ کرن اس بھراتا۔ جیہی کبہوں نہیں پرتی بھٹ جاتا

کرئی پان سوئی چھٹ ماسا۔ جگت ہوئی تہوں پر تراسا

اس کا چھوٹا بھائی کنبھ کرن بڑا بھاری بلوان تھا جس کے برابر کا یودھا دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ وہ شراب پی کر چھ ماہ سویا کرتا تھا۔ اور جب جاگتا تھا۔ تو اس سے تینوں لوک ڈر کے مارے کانپتے تھے۔

جوں دن پرتی اہار کر سوئی۔ بیسو بیگی سب چوپٹ ہوئی

سمر دھیر نہیں جائی بکھاتا۔ تیہی سم امت دھیر بلوانا

اگر وہ ہر روز بھوجن کرتا تو جلدی ہی سنسار چوپٹ ہو جاتا۔ بدھ میں ایسا دھیر تھا۔ کہ جس کا ورنن ہی نہیں ہو سکتا اس جیسے لنکا میں اندھی بیشمار یودھے تھے۔

بارد ناد جیٹھ سُت تاسو۔ بھٹ مہوں پرتھم لیک جگ جاسو

جیہی نہ ہوئی رن سنمکھ کوئی۔ سُر پر نت ہیں پرا کون ہوئی

میگھ ناتھ نامی راون کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ دنیا کے یودھاؤں میں جس کی سب سے پہلے گنتی تھی۔ جس کے سامنے یدھ میں کوئی نہ ٹھہرتا تھا۔ دیو لوک میں اس کے بھئے کے مارے نت بھگدڑ مچی رہتی تھی۔

دوہا

کُومُکھ اکمپن کلی سر دہوم کیتو اتی کائے

ایک ایک جگ جیتی سکے ایسے سُبھٹ نکائے

اس کے علاوہ درمکھ۔ اکمپن۔ بجر ونت۔ دہوم کیتو اور اتی کائے آدی ایسے انیک یودھا ویر تھے۔ جو اکیلے اکیلے ہی دنیا کو جیت سکتے تھے۔

چوپائی

کام روپ جانہیں سب مایا۔ سپنہوں جنہہ کے دہرم نہ دایا

دس مکھ بیٹھ سبھاں ایکبارا۔ دیکھی امت آپن پریوار

سب راکشس راکشی مایا کو جانتے تھے۔ اور اپنا من چاہا روپ بنا سکتے تھے۔ دیا دہرم کا خیال تو انہیں کبھی سپنے میں بھی نہ آیا تھا۔ ایک بار سبھا میں بیٹھے ہوئے راون نے اپنے اگنت اور اپار پریوار کو دیکھا۔

چوپائی

سُت سموہ جن پری جن ناتی۔ گنے کو پار نسا چر جاتی

سین بلوکی سہج ابھیماتی۔ بولا بچن کرودھ مد ساتی

پتر۔ پوتر۔ کٹمبھی اور سیوکوں کے جھنڈ کے جھنڈ تھے بھلا کشوں کی ساری جاتیوں کی گنتی تو کون کر سکتا تھا سبھاؤ سے ہی ابھیمانی راون اپنی سینا کو دیکھ کر کرودھ اور مد سے بھرے ہوئے بچن بولا۔

سن ہو سکل رجنی چر جوتھا۔ ہمرے بیری بیبدھ بروتھا

تے سنمکھ نہیں کرہیں لرائی۔ دیکھی سبل رپو جاہیں پرائی

تہہ کر مرن ایک بدھی ہوئی۔ کہوں بجھائی سن ہو اب سوئی

دوج بھوجن مکھ ہوم سرادھا۔ سب کے جائی کرہو تمہہ بادھا

ہے راکشس لوگو! سنو۔ سب دیوتا ہمارے دشمن ہیں وہ سامنے میدان میں نہیں لڑتے۔ اور اپنے سے زیادہ بلوان دشمن کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ ان کے مارنے کا ایک ہی اپائے ہے۔ وہ میں تمہیں سمجھا کر کہتا ہوں۔ وہ اپائے یہ ہے کہ برہمنوں کے بھوجن یگیہ ہوم اور شرادھ میں جا کر تم وگھن ڈالو۔

دوہا

چھدھا چھین بل ہین سُر سہجہیں ملہیں آئی

تب مار ہیہوں کہ چھاڑ ہیہوں بھلی بھانتی اپنائی

بھوک سے دربل اور بل ہین ہو کر دیوتا لوگ آپ ہی سبج میں آملیں گے۔ تب میں ان کو مار ڈالوں گا یا بھلی بھانت اپنے وش میں کر کے (پرادھین کر کے) چھوڑ دوں گا۔

میگھ ناتھ کہوں پنی ہنکراوا۔ دینہی سکھ بل و بیر بڑھاوا

جے سُر سمر دھیر بلوانا۔ جنہہ کیں لری کر ابھیمانا

تہہ ہی جیتی رن آنیو باندھی۔ اٹھی سُت پتو انوساسن کاندھی

ایہی بدھی سب ہی آگیا دینہی۔ آپنو چلیو گدا کر لینہی!

پھر اس نے میگھ ناتھ کو بلایا اور اسے یہ سکھا کر کہ دیوتاؤں نے پور وکال میں راکششوں کو اس پُری سے نکال دیا اس کے ویر بھاؤ کو اتیجت (مشتعل) کر دیا۔ اور کہا کہ اے پتر! جو دیوتا یدھ میں الجھنے والے یودھا ہیں۔ اور جنہیں اپنی بہادری کا ابھیمان ہے۔ ان کو یدھ میں ہرا

کمر باندھ باندھلانا۔ پتا کے حکم کو سر ماتھے پر دھر کے ہاتھ اٹھا۔ اس پرکار سب کو حکم دے کر آپ بھی ہاتھ میں گدا لے کر چل دیا۔

چلت دسانن ڈولتی اوَنی۔ گرجت گربھ سروہیں سُر رونی
راون آوت سنیو سکوہا۔ دیونہہ تکے میرو گری کھوہا

راون کے کوچ کرتے ہی پرتھوی کانپنے لگی۔ اُس کی گرج سے دیو انگناؤں کے گربھ گرنے لگے۔ راون کو کرودھ سہت آتا ہوا سن کر دیوتا لوگ سُمیرو پربت کی گپھاؤں میں چھپ گئے۔

دگ پالنہہ کے لوک سہائے۔ سونے سکل دسانن پائے
پنی پنی سنگھ ناد کری بھاری۔ دیہی دیوتنہہ گاری پچاری

اندرورن جم کبیر اگن آدک دگ پالوں کے لوک جب راون نے سونے پائے تو وہ شیر کے سمان دہاڑ دھاڑ کر دیوتاؤں کو للکار للکار کر گالیاں دینے لگا۔

رن مدمت پھرئی جگ دھاوا۔ پرتی بھٹ کھوجت کتہوں نہ پاوا
روی سسی پون برن دھن دھاری۔ اگنی کال جم سب ادھیکاری
کنّر سدھ منج سُر ناگا۔ ہٹھی سب ہی کے پنتھہی لاگا
برہم سرشٹی جہاں لگ تنو دھاری۔ دس مکھ بس برتی نر ناری
آیسو کرہیں سکل بھئے بھیتا۔ نوہیں آئی نت چرن بنیتا

ابھیمان میں چور ہو کر وہ سنسار بھر میں دوڑا پھرا۔ اپنے برابر کا یودھا سنسار بھر میں ڈھونڈنے لگا۔ لیکن اُسے اپنے سنگھرش (لڑنے) والا کوئی بھی یودھا نہ ملا۔ سورج۔ چندرما۔ وایو۔ ورن۔ کبیر۔ اگنی۔ کال اور یم وغیرہ سب ادھیکاری کنّر۔ سدھ۔ منش۔ دیوتا اور ناگ جاتی سبھی کے پیچھے وہ ہاتھ دھو کر پڑ گیا۔ جہاں تک بھی برہما کی سرشٹی میں شریر دھاری نر ناری تھے۔ وہ سب راون کے ادھین ہو گئے۔ سب بھے کے مارے اس کی آگیا کو مانتے تھے۔ اور نت آکر بڑی ادھینتا سے اُس کے چرنوں میں ماتھا جھکاتے تھے۔

دوہا

بھج بل بسو بسیہ کری راکھیسی کوؤ نہ سوتنتر
منڈلیک منی راون راج کری نج منتر

اُس نے اپنی بھجاؤں کے بل سے سارے سنسار کو اپنے آدھین کر لیا۔ کسی کو بھی سوتنتر نہیں چھوڑا۔ اس پرکار راجاؤں کی منڈلی میں شرومنی سمراٹ راون اپنی مرضی مطابق راج کرنے لگا۔

دیو جچھ گندھرب نر کنّر ناگ کماری
جیتی بری نج باہو بل بہو سندر بر ناری

دیوتا۔ یکش۔ گندھرب۔ نر کنّر اور ناگوں کی کنیاؤں کو اور بہت سی دوسری سُندر استریوں کو اُس نے اپنی بھجاؤں کے بل سے جیت کر اپنی استریاں بنا لیں۔

چوپائی

اندر جیت سن جو کچھ کہیو۔ سو سب جنو پہلے ہیں کری رہیو
پرتھم ہیں جنہہ کہوں آیسو دینہا۔ تنہہ کر چرت سنہو جو کینہا

میگھ ناتھ کو جو کچھ راون نے کہا۔ اُسے اس نے اتنی دیر میں پورا کیا۔ مانو کہ پہلے ہی سے کر رکھا تھا۔ میگھ ناتھ سے پہلے جن راکشسوں کو راون نے حکم دیا تھا۔ اُن راکشسوں نے کیا کیا اپدرو کئے۔ انہیں بھی سُنو۔

دیکھت بھیم روپ سب پاپی۔ نسیچر نکر دیو پری تاپی
کرہیں اپدرو اسر نکایا۔ نانا روپ دھرہیں دھری مایا

دیکھنے میں وہ راکشسوں کے جھنڈ بڑے بھیانک پاپی اور دیو دکھدائی تھے۔ وہ دشٹوں کے جھنڈ اپدرو کرتے تھے۔ اور اپنی مایا سے بھانت بھانت کے روپ بنا لیتے تھے۔

جیہیں بدھی ہوئی دھرم نرمولا۔ سو سب کرہیں بید پرتیکولا
جیہیں جیہیں دیس دھینو دج پاوہیں۔ نگر گاؤں پر آگی لگاوہیں

جس پرکار دھرم کی جڑ کٹ جائے۔ وہ ویسے ہی وید وپریت کام کرتے تھے۔ جہاں جہاں وہ برہمن اور گائے کو پاتے تھے۔ اسی نگر گاؤں اور پوری کو آگ لگا دیتے تھے۔

سبھ آچرن کتہوں نہیں ہوئی۔ دیو بپر گرو مان نہ کوئی
نہیں ہری بھگتی جگیہ تپ گیانا۔ سپنے ہوں سنیئے نہ بید پرانا

اُن کے بھے کے مارے شبھ آدک وید کرم کوئی نہیں کرتا تھا۔ دیوتاؤں۔ برہمنوں۔ اور آچاریوں کو کوئی نہیں مانتا تھا۔ نہ ایشوری بھگتی۔ اور نہ جگیہ تپ اور گیان تھا۔ وید پران تو کوئی سپنے میں بھی نہیں

سُنتا تھا۔

چھند

جب جوگ براگ تپ مکھیا گا تروُن سُنتی وِس سیا
آپنو اُٹھی دھاوتی ہے نہ پاوتی دھرتی سب گھالی لئی کھیسا
اَس بھرشٹ آچارا بھیا سنسار دھرم سُنئیے نہیں کانا
تیہی بہو بدھی تراسی دیش نکاسی جو کہہ بید پُرانا

جب۔ یوگ۔ ویراگ۔ تپ۔ یگیہ میں دیوتاؤں کے بھوگ لگانے کی خبر اگر راون کہیں سے سُن لیتا تو وہ سوئیم اٹھ دوڑتا اور وہاں کچھ نہ چھوڑتا۔ دکھن ڈال دیتا اور سب کو مار ڈالتا۔ سنسار میں ایسا بھرشٹا چار بڑھ گیا۔ کہ دھرم کا نام لیوا اور پاپی دلوا کوئی نہ رہا۔ دھرم تو کہیں کان سننے میں نہیں آتا تھا۔ جو کوئی بید اور پُران کہتا سُنتا تھا۔ اُس کو طرح طرح کے دنڈ دے کر دیش سے باہر نکال دیتا تھا۔

سُورٹھا

برنی نہ جائی انیتی گھور نِسا چر جو کرہیں
ہنسا پر اتی پریتی تنہہ کے پاپ ہی کونی متی!

گھور راکشس جو جو مہان انیاچار اور اپدرو کرتے تھے۔ اُن کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ جن کی پریتی دوسرے جیووں کو گھائل کرنے اور ترسانے میں ہو اُن کے پاپوں کی بھلا کیسے گنتی ہو سکتی ہے۔

ماس پاراین چھٹا وشرام

چوپائی

باڈھے کھل بہو چور جوآرا۔ جے لمپٹ پردھن پرَ دارا
مانہیں ماتو پیتا نہیں دیوا۔ سادھون سن کرواہیں سیوا

دُشٹ۔ چور۔ جواری۔ بہت بڑھ گئے۔ جو دوسروں کے دھن و مال اور استریوں کو چھین لینے کی تاک میں لگے رہتے تھے۔ لوگ ماتا پیتا اور دیوتاؤں کی اوگیا کرتے تھے اور سادھو مہاتماپرشوں کی سیوا کرنے کی بجائے اُلٹا اُن سے اپنی سیوا کرواتے تھے۔

جنہہ کے یہ آچرن بھوانی۔ تے جانیہو نسیچر سب پرانی
اتسیہ دیکھ دھرم کے گلانی۔ پرم سبھیت دھرا اکولانی

ہے پاربتی! جن کے ایسے آچرن (چلن۔ اخلاق) ہیں اُن سب کو راکشس ہی جاننا چاہیئے۔ (یعنی جو دوسرے کے دھن و مال و استری پر نگاہ رکھیں۔ ماتا پیتا کی آگیا کا پالن نہ کریں۔ ایشور کو نہ مانیں اور سر لیشٹھ پرشوں کا آدر ستکار نہ کر کے اُن کا نرادر کریں) دھرم کی ایسی پرکاراتی انت ہانی دیکھ کر پرتھوی بہت ہی بھے بھیت ہو کر بیاکل ہو گئی۔

گری سری سندھو بھار نہیں موہی۔ جس موہی گروئے ایک پردروہی
سکل دھرم دیکھی بپریتا۔ کہی نہ سکئی راون بھے بھیتا

پرتھوی من ہی من میں کہنے لگی۔ کہ ہمالہ آدک مہان پربتوں گنگا آدک وشال ندیوں اور کھیر ساگر آدک مہان سمندروں کا بھار اپنی چھاتی پر اُٹھانا میرے لئے کچھ بھی مشکل نہیں لیکن دوسرے پرانیوں کا بُرا کرنے والے اور بھگوان سے ویر کرنے والے ایک بھی دُشٹ پرُش کا بوجھ میں نہیں سہار سکتی۔ سارے دھرم کرم کی اُلٹی گنگا بہتی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن راون کے ڈر کے مارے پرتھوی کچھ نہیں کر سکتی۔

دھینو روپ دھری ہردے بچاری۔ گئی تہاں جہاں سُر منی جھاری
نج سنتاپ سُنائے سی روئی۔ کاہو تیں کچھو کاج نہ ہوئی

تب وہ پرتھوی ماتا ہردے میں وچار کر کے گائے کا روپ دھارن کر کے وہاں گئی۔ جہاں پر کہ دیوتا اور منیوں کے سماج چھپے ہوئے تھے۔ پرتھوی نے اُن کو اپنی بپتا رو رو کر سُنائی لیکن کسی سے کچھ نہ بن پڑا۔

چھند

سُر مُنی گندھربا مِلی کری سبا گے برنچی کے لوکا
سنگ گوتنُو دھاری بھُومی بچاری پرم بکل بھے سوکا
برہماں سب جانا من اَنُومانا موڑ کچھو نہ بسائی
جاکری تیں داسی سوابناسی ہمرئیو تور سہائی

دیوتا منی۔ گندھرو سب اکٹھے ہو کر برہم لوک کو گئے۔ ڈر اور شوک کے مارے بیاکل پرتھوی گائے کا رُوپ دھارن کیے بھی اُن کے ساتھ گئی۔ برہما نے اُن کے آنے کا آشیہ (مطلب بمقصد) جان لیا اور اپنے من میں انہوں نے انومان کیا۔ کہ اُن کی بپتا نوارن کرنے میں اسمرتھ ہوں۔ تب انہوں نے پرتھوی کو دھیرج دیتے ہوئے کہا۔ کہ جس وشنو بھگوان کی تو داسی ہے۔ وہی اوناشی پربھو ہمارا تمہارا سب کا ایک ماتر سہائک ہے۔

سورٹھا

دھرنی دھرہی من دھیر کہہ برنچی ہری پد سمرو
جانت جن کی پیر پربھو بھنجی دارُون بپتی

برہماجی نے کہا کہ ہے پرتھوی! تو من میں حوصلہ رکھ کر کے وشنو بھگوان کے چرناربندوں کا سمرن کرو۔ بھگوان اپنے بھگتوں کی تکلیف اور دُکھ کو جانتے ہیں۔ وہ ہی تمہاری اس مہا کٹھن بپتا کا ناش کریں گے۔

چوپائی

بیٹھے سُر سب کرہیں بچارا۔ کہاں پائیے پربھو کرئیے پُکارا
پُر بیکنٹھ جان کہہ کوئی۔ کوؤ کہہ پئے ندھی بس پربھو سوئی

سب دیوتا اکٹھے بیٹھ کر وچار کرنے لگے کہ پربھو کو کہاں پائیں۔ کہاں جا کر اُن سے فریاد کریں۔ کوئی تو کہتا تھا کہ چلو بیکنٹھ کو چلیں۔ کوئی کہتا تھا کہ پربھو کھشیر ساگر میں نواس کرتے ہیں۔ وہاں چلنا چاہیئے۔

جاکے ہردے بھگتی جسی پریتی۔ پربھو تہاں پرگٹ سدا تہیں ریتی
تیہیں سماج گرجا میں رہیوں۔ اوسر پائی بچن ایک کیہوں!

جس کے ہردے میں جیسی بھگتی اور بھگوت پریتی ہوتی ہے بھگوان وہاں اُس کے لیئے اسی ریتی سے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ ہے پاربتی! اسی دیو سموہ میں میں بھی موجود تھا۔ موقع پا کر میں نے بھی یہ ایک بات کہی۔

ہری بیاپک سروتر سمانا۔ پریم تیں پرگٹ ہوہیں میں جانا
دیس کال دِسی بِدسی ماہیں۔ کہہ ہو سو کہاں جہاں پربھو ناہیں

کہ بھگوان تو سروتر ویاپک ہیں۔ وہ پریم سے پرگٹ ہو جاتے ہیں میں تو ایسا جانتا ہوں۔ دیش کال۔ دشا۔ بدشا میں کہو ایسی کونسی جگہ ہے جہاں کہ بھگوان نہ ہوں۔

اگ جگ مئے سب رہت براگی۔ پریم تیں پربھو پرگٹئی جیمی آگی
موڑ بچن سب کے من ماتا۔ سادھو سادھو کری برہم بکھانا

سب اگ (ستھاور۔ اَچر) اور جاگ (چر جنگم) ادلقات بھگوان سب ستھاور جنگم سنسار میں ویاپک ہوتے ہوئے بھی سب سے اسنگ اور ویرکت ہیں۔ جیسے رگڑ سے آگ جل اُٹھتی ہے ویسے ہی پریم کی رگڑ سے بھگوان پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ میری بات سب کے من کو بھائی برہما نے "ٹھیک ہے ٹھیک ہے"۔ ایسا کہکر اس کی تعریف کی۔

دوھا

سُنی برنچی من ہرش تن پُلکی نین بہہ نیر
اُستتی کرت جوری کرسا وِدھان متی دھیر

میری اسیات کو سُن کر برہماجی آنند میں مگن ہو گئے شریر پلکیت ہو گیا۔ اور پریم کے مارے نیتروں سے آنسو بہنے لگے۔ تب وہ دھیر بدھی برہماجی بڑی ساودھانی سے دونوں ہاتھ جوڑ کر وشنو بھگوان

اُن کے ہردے میں نارائن بھگوان کی بھگتی تھی۔ اور اُس کا من سدا انہیں کے دھیان میں لین رہتا تھا۔

دوہا

کوسلیا آدی ناری پریہ سب آچرن پنیت
پتی انوکول پریم درڑھ ہری پد کمل بنیت

کوسلیا آدی اُن کی پیاری رانیاں تھیں جن کے آچار پوتر تھے۔ وہ سب بڑی نمرتا بھاؤ سے پتی کی آگیا کا پالن کرنے والی تھیں اور ان کا پتی کے چرن کملوں میں درڑھ پریم تھا۔

چوپائی

ایک بار بھوپتی من ماہیں۔ بھئے گلانی مورے ست ناہیں
گرو گریہ گیئو ترت مہی پالا۔ چرن لاگی کری بنے بسالا

ایک دفعہ یہ سوچ کر کہ میرے کوئی پتر نہیں ہے۔ راجہ دسرتھ نے من میں بڑی ہانی مانی۔ وہ فوراً گرو کے گھر گئے اور اُن کے چرنوں میں ڈنڈوت کر کے بڑی بنتی کی۔

نج دکھ سکھ سب گروہی سنائیو۔ کہی بسشٹ بہو بدھی سمجھائیو
دھرہو دھیر ہوہیں ست چاری۔ تری بھون بدت بھگت بھے ہاری

اپنے سب دکھ سکھ گرو کو سنائے۔ بسشٹ جی نے انہیں کئی پرکار سے سمجھا کر کہا۔ کہ دھیرج رکھو۔ تمہارے گھر چار پتر پیدا ہوں گے جو تینوں لوکوں میں پرسدھ اور بھگت جنوں کے بھے کو ہرنے والے ہوں گے۔

سرنگی رشی ہی بسشٹ بلاوا۔ پتر کام سبھ جگیہ کراوا
بھگتی سہت منی آہوتی دینہے۔ پرگٹے اگنی چرو کر لینہے

بسشٹ جی نے سرنگی رشی کو بلایا۔ اور اُن سے پتر کامیشٹی جگیہ کرایا۔ منی کے بھگتی سہت آہوتی دینے پر اگنی دیو ہاتھ میں چرو (ہوشیا انّ کھیر آدی) لئے پرگٹ ہوئے۔

جو بسشٹ کچھ ہردے بچارا۔ سکل کاج بھا سدھ تمہارا
یہ ہوی بانٹی دیہو نرپ جائی۔ جتھا جوگ جیہی بھاگ بنائی

اور راجہ سے کہا کہ جو کچھ بسشٹ جی نے ہردے میں وچارا ہے تمہارا وہ سب کام سدھ ہو گیا۔ ہے راجن اس ہوشیہ ان کو اپنی رانیوں کو جتھا یوگیہ بھاگ کر کے بانٹ دو۔

دوہا

تب ادرسیہ بھئے پاوک سکل سبھہی سمجھائی
پرمانند مگن نرپ ہرش نہ ہردے سمائی

یہ کہہ کر اگنی دیو ساری سبھا کو سمجھا کر گپت ہو گئے اور راجہ پریم آنند میں مگن ہو گیا۔ اُن کا من خوشی کے مارے بلیوں اچھل رہا تھا۔

چوپائی

تب ہی رائے پریہ ناری بلائیں۔ کوسلیا آدی تہاں چلی آئیں
اردھ بھاگ کوسلیا ہی دینہا۔ ابھے بھاگ آدھے کر لینہا

اُس سمے راجہ نے اپنی پیاری رانیوں کو بلایا۔ کوسلیا آدی سب رانیاں وہاں آ گئیں۔ راجہ نے آدھا بھاگ کوشلیا کو دیا۔ اور باقی جو بچا اُس کے پھر دو بھاگ کئے اور ان دونوں بھاگوں کو ایک ایک کر کے کوشلیا اور کیکئی کے ہاتھ پر دھر کر اُن کی مرضی سے سومترا کو اُن کا من پرسن کر کے دیا۔

ایہی بدھی گربھ سہت سب ناری۔ بھئیں ہردے ہرشت سکھ بھاری
جا دن تیں ہری گربھہیں آئے۔ سکل لوک سکھ سمپتی چھائے

اس پرکار تینوں رانیاں گربھ وتی (حاملہ) ہو گئیں۔ اُن کے من بڑے پرسن تھے۔ جس دن سے بھگوان اپنی مایا سے ہی گربھ میں آئے (بھگوان اجنمے ہیں وہ واستو میں گربھ میں نہیں آتے لیکن جس طرح سورج کبھی نہ غروب ہوتا ہے اور نہ چڑھتا ہے۔ اُس میں نہ اندھکار اور نہ پرکاش کا دوندو ہے۔ تو بھی زمین کی اُپادھی کے کارن اُس میں رات دن غروب ہونا۔ چڑھنا اندھکار روشنی آدک دوندوں کی کلپنا ہے۔ واستو میں وہ سب سے اسنگ ہے۔ ویسے ہی بھگوان میں جنم مرن آدی کی کلپنا مایا کی اُپادھی سے کلپت ہے۔ واستو میں وہ مایا اتیت اور اسنگ اجنمے ہیں) اس دن سے ہی سنسار بھر میں سکھ اور سمپتی (خوشحالی) ہو گئی۔

مندر میں سب راجہیں رانی۔ سبھا سیل تیج کی کھانی
سکھ جت کچھک کال چلی گیئو۔ جیہیں پربھو پرگٹ سو اوسر بھیئو

شوبھا شیل اور تیج کی کھان بنی ہوئی تینوں رانیاں راج محل میں براجتی تھیں۔ کچھ کال تو اس پرکار سُکھ سے بیت گیا۔ اور وہ گھڑی آگئی۔ جب کہ پربھُو نے پرگٹ ہونا تھا۔

دوہا

جوگ لگن گرہ بار تِتھی سکل بھئے انوکُول
چر اَور اچر ہرش جُت رام جنم سُکھ مُول

یوگ۔ لگن۔ گرہ۔ بار اور تِتھی سب انوکُول ہو گئے۔ جڑ اور چیتن جیو سب پرسن ہو گئے کیونکہ رام جنم سُکھ کا مول ہے۔

چوپائی

نومی تِتھی مدھوماس پُنیتا۔ سُکل پچھ ابھِجیت ہری پریتا
مدھیہ دِوس اتی سیت نہ گھاما۔ پاون کال لوک بشراما

نومی تِتھی۔ پوتر چیت کا مہینہ تھا۔ شُکل پکش اور بھگوان کا پیارا ابھی جِت مہورت تھا۔ دوپہر کا سماں تھا۔ نہ زیادہ سردی تھی نہ گرمی وہ پوتر کال سب لوگوں کو آنند دینے والا تھا۔

سیتل مند سُربھی بہہ باؤ۔ ہرشِت سُر سنتن من چاؤ
بن کُسُمِت گِری گن منی آرا۔ سروہیں سکل سرِتا امرت دھارا

شیتل۔ دھیمی دھیمی بھینی بھینی۔ ہوا چل رہی تھی۔ دیوتا لوگ خوش تھے۔ سنتوں کے من میں بڑا چاؤ تھا۔ بن پھولے ہوئے تھے۔ پربتوں کے سموہ ہیرے لالوں سے جگمگا رہے تھے۔ اور ندیوں میں امرت دھارا بہنے لگی تھی۔

سو اوسر برنچی جب جانا۔ چلے سکل سُر ساجی بمانا
گگن بِمل سنکل سُر جُوتھا۔ گاوہیں گُن گندھرب برُوتھا

جب بھگوان کے پرگٹ ہونے کا سماں آیا۔ تو برہما جی سمیت سب دیوتاؤں کے بمان سجا سجا کر چلے۔ نرمل آکاش دیوتاؤں کے سموہ سے بھرپور ہو گیا۔ اور گندھروؤں کے سموہ گن گان کرنے لگے۔

برکھہیں سُمن سُو انجُلی ساجی۔ گہگہی گگن دُندبھی باجی
اُستتی کرہیں ناگ مُنی دیوا۔ بہوبدھ لاوہیں رنج نج سیوا

دیوتا لوگ سُندر انجلیوں میں سجا سجا کر پھولوں کی برشا کرنے لگے۔ آکاش میں بڑے زور سے نقارے بجنے لگے۔ ناگ مُنی اور دیو بھگوان کی اُستتی کرنے لگے۔ اور بہت پرکار سے اپنی اپنی سیوا بھگوان کی بھینٹ کرنے لگے۔

دوہا

سُر سموہ بنتی کری پہنچے رنج رنج دھام
جگ نواس پربھُو پرگٹے اکھل لوک بشرام

دیوتاؤں کے سموہ بھگوان کی پرارتھنا کر کے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ سب لوکوں کو شانتی دینے والے جگت نواس نارائن پرگٹ ہوئے۔

چھند

بھئے پرگٹ کرپالا دین دیالا کوسلیا ہتکاری
ہرشِت مہتاری مُنی من ہاری ادبھُت رُوپ بچاری
لوچن ابھی راما تنو گھن شیاما نج آیُدھ بھج چاری
بھُوشن بن مالا نین بشالا سوبھا سندھو کھراری

کرپالو۔ دین دیال۔ کوشلیا کے ہتکاری پربھُو پرگٹ ہوئے۔ مُنی جنوں کے من کو موہنے والے اُن کے ادبھُت رُوپ کو دیکھ کر ماتا خوشی سے پھولا نہ سماتی تھی۔ نیتروں کو آنند دینے والا اُن کا شیام شریر تھا جو میگھ کے سمان تھا۔ چاروں بھجاؤں میں شنکھ چکر گدا پدم آدی ہتھیار دھارن کئے ہوئے تھے۔ وہ پربھُوشن (الوکک گہنے) اور بن مالا پہنے ہوئے تھے۔ کمل سے اتی وشال نیتر تھے۔ اس پرکار شوبھا کے سمندر راکھشسوں کو مارنے والے بھگوان پرگٹ ہوئے۔

کہہ دُو کر جوری اُستتی توری کیہی بدھی کروں اننتا
مایا گُن گیان اتیت امانا بید پُران بھننتا
کرُونا سُکھ ساگر سب گُن آگر جیہیں گاوہیں سُرتی سنتا
سو مم ہت لاگی جن انوراگی بھیئو پرگٹ شری کنتا

تب کوشلیا جی دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی۔ ہے اننت میں کس پرکار تمہاری اُستتی کروں۔ وید پران سب کہتے ہیں۔ کہ آپ مایا گُن اور

کی اُستتی کرنے لگے۔

چھند:۔ جے جے سُر نایک جن سُکھ دایک پرنت پال بھگونتا
گو دِوج ہتکاری جے اسُراری سندھو سُتا پریہ کنتا
پالن سُر دھرنی ادبھوت کرنی مرم نہ جانئی کوئی
جو سہج کرپالا دین دیالا کرہو انوگرہ سوئی

ہے دیوتاؤں کے سوامی، بھگتوں کو سُکھ دینے والے۔ شرناگتوں کی رکھشا کرنے والے بھگوان! آپ کی جے ہو جے ہو۔ ہے برہمن اور گائے کے ہتکاری۔ دُشٹوں کے شترو، سمندر کی کنیا لکشمی کے پیارے، پتی! آپ کی جے ہو۔ ہے دیوتا اور پرتھوی کا پالن کرنے والے پربھو! آپ کی لیلا اپار ہے اس کا مرم کوئی نہیں جان سکتا۔ جو آپ سبھاؤ سے ہی کرپا کرنے والے اور دین دُکھیوں پر دیا کرنے والے پربھو ہیں۔ وہی آپ ہم دُکھیوں پر کرپا کریں۔

جے جے ابناسی سب گھٹ باسی ویاپک پرم آنندا
ابیگت گوتیتم چرت پنیتم مایا رہت مکندا
جیہی لاگی براگی اتی انوراگی بگت موہ مُنی برندا
نشی باسر دھیاوہیں گُن گن گاوہیں جیتی سچدانندا

ہے اوناشی! گھٹ گھٹ میں نواس کرنے والے انتریامی سرو ویاپک۔ آنند سروپ (او ویکت) اگیہ۔ اندریوں سے پرے۔ پوتر لیلا کرنے والے۔ مایا اتیت۔ مکتی کے داتا۔ پربھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ویرکت، موہ رہت ہو کر مُنی سماج بھی اتی اشنت پریم سے جن کا رات دن دھیان کرتے ہیں۔ اور جن کے گُنوں کے سموہ کا گان کرتے ہیں۔ اُن ست چت آنند پربھو کی جے ہو۔

جیہیں سرشٹی اپائی ترِبدھ بنائی سنگ سہائے نہ دوجا
سو کرہو اگھاری چنت ہماری جانئے بھگتی نہ پوجا

جو بھو بھے بھنجن مُنی من رنجن گنجن بپتی برُوتھا
من بچ کرم بانی چھاڑی سیانی سرن سکل سُر جوتھا

جنہوں نے بغیر کسی دوسرے آشرے کے اکیلے ہی اپنی شکتی کو لیلا سے ترگُن روپ (برہما، وشنو، شو) بنا کر سرشٹی کا نرمان کیا جس کے اُپادان ونمت کا دن ایک ماتر وہ ادویتیہ پربھو ہیں۔ وہ سب پاپوں کا ناش کرنے والے بھگوان ہم سب کی سُدھ لیں ہمیں نہ بھگتی کرنی آتی ہے۔ نہ پوجا۔ جو سنسار کے جنم مرن روپی سارے بھے کا ناش کرنے والے اور مُنی جنوں کے من کو لبھانے والے اور بپتاؤں کے سموہ کو نشٹ کرنے والے پربھو اُن کی ہم سب دیوگن من بچن کرم سے اپنی بدھی کو شلتا کو چھوڑ کر شرن آئے ہیں۔

سارد شرُتی سیشا رِشیہ اسیشا جاکہوں کوؤ نہیں جانا
جیہی دین پیارے بید پُکارے دروہو سو شری بھگوانا
بھو بارِدھی مندر سب بدھی سُندر گُن مندر سکھ پنجا
مُنی سدھ سکل سُر پرم بھیاتر نمت ناتھ پد کنجا

سرسوتی۔ وید شیش ناگ اور سب رشی مُنی بھی جن کی مہما کو نہیں جانتے۔ جن کو دین دُکھیوں سے پریم ہے۔ ایسا وید لکار کر کہتے ہیں۔ وہ شری بھگوان ہم پر کرپا کریں۔ سنسار روپی کھشیر ساگر کے لئے مندراچل روپ (جس کے دوارا کھشیر ساگر کا منتھن کیا گیا تھا) سب پرکار سے سُندر گُنوں کے دھام۔ اور سُکھ کی راشی پربھو! مُنی سدھ اور سمست دیوگن بھے سے اتی انت بیاکل ہو کر آپ کے چرن کملوں پر سیس دھرتے ہیں۔

دوہا

جانی سبھیہ سُر بھومی سُنی بچن سمیت سنیہہ
گگن گرا گمبھیر بھئی ہرنی سوک سندیہہ

دیوتاؤں اور پرتھوی کو بھے بھیت جان کر اور اُن کے پریم بھرے آرت بچن سُن کر شوک اور سندیہہ کو دور کرنے والی گمبھیر آکاش بانی ہوئی۔۔۔

چوپائی

جنی ٹر پیھو منی بسدھ سُر بیبا۔ تہہ ہی لاگی دھر یہوں نربیتا
السنہہ سہت منج اوتارا۔ لہیوں دن کر نبس اُدارا

ہے منیشورو۔ سدھیشورو اور سُر لیشورو امت ڈرو۔
تمہارے نمت میں نرروپ دھارن کروں گا۔ میں۔ اپنے انشوں
سہت وشال سوُرج دنش میں منش کا اوتار دھارن کروں گا

کسیپ ادتی مہا تپ کینہا۔ تنہہ کہوں میں پورب بر دینہا
تے دشرتھ کوسلیا رُوپا۔ کوسل پوری پرگٹ نر بھوپا

کشیپ (منی) اور ادتی (شت روپا) نے بڑا بھاری تپ
کیا تھا۔ انہوں کو میں نے پہلے ہی ور دان دے رکھا ہے۔
وہ اب دشرتھ کوشلیا کے روپ میں منشوں کے راجہ رانی
ہو کر ایودھیا پوری میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تن کے گرہ اوتر یہوں جائی۔ رگھو کل تلک سو چار یو بھائی
نارد بچن ستیہ سب کر یہوں۔ پرم سکتی سمیت اوتر یہوں

اُن کے گھر جا کر میں رگھو کل میں سریشٹھ چار بھائیوں کے روپ
میں اوتار لوں گا۔ میری پرم شکتی (مایا) بھی میرے سہت اوتار لے گی۔
اوتار دھارن کر کے میں نارد کے شاپ کے سب بچنوں کو ستیہ
کروں گا۔

ہر یہوں سکل بھومی گروآئی۔ نربھے ہوہو دیو سمدائی
گگن برہم بانی سُنی کانا۔ ترت پھرے سُر ہرے جڑانا
تب برہما دھرنی ہی سمجھاوا۔ ابھے بھئی بھروس جیاں آوا

میں اتار دھارن کر کے پرتھوی کے سارے بھار کو دور کروں گا
ہے دیو سمودائے! نربھے ہو جاؤ۔ آکاش میں اس برہم بانی کو کانو
سے سُن کر دیوتا لوگ ترنت لوٹ گئے۔ اُن کا چت شانت ہو گیا۔
تب برہما جی نے پرتھوی کو سمجھایا۔ وہ نربھے ہو گئی اُس کے
من میں بھروسہ ہو گیا۔ کہ اب جلدی ہی پاپیوں کا ناش ہو کر میرا بھار
دُور ہو جائے گا۔

دوھا

نج لوک ہی برنچی گے دیوتہہ اہی سکھائی
بانر تنو دھری دھری مہی ہری پد سیوہو جائی

دیوتاؤں کو یہ آگیا دے کر کہ تم لوگ بانر شریر دھارن
کر کے پرتھوی پر جا کر بھگوان کے چرنوں کی سیوا کرو۔ برہما جی برہم لوک
کو چلے گئے۔

چوپائی

گئے دیو سب نج نج دھاما۔ بھومی سہت من کہوں بشرا ما
جو کچھ آئیسو برہما دینہا۔ ہرشے دیو بلنب نہ کینہا

سب دیوتا اپنے اپنے لوکوں کو چلے گئے۔ پرتھوی سمیت
سب کے من کو شانتی ہوئی۔ جو کچھ برہما نے آگیا دی تھی۔ اُسے پا کر دیوتا بہت
پرسن ہوئے۔ اور انہوں نے ویسا کرنے میں ذرا دیر نہ کی۔

بن چر دیہہ دھری چھتی ماہیں۔ اتولت بل پرتاپ تنہہ ماہیں
گری ترو نکھ آیودھ سب بیرا۔ ہری مارگ چتوہیں متی دھیرا

پرتھوی پر انہوں نے بندروں کے شریر دھارن کئے۔ جن میں
بے انتہا بل پرتاپ تھا۔ پربت، برکش اور نکھ ہی اُن کے شستر تھے
وہ سب شور ویر تھے۔ بڑے ہی دھیر بدھی۔ یہ دیوگن بانروں کے روپ
میں بھگوان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

گری کانن جہاں تہاں بھری پوری رہے۔ نج نج انیک رُچی رُوری
یہ سب رُچر چرت میں بھاکھا۔ اب سو سن ہو جو بیچ ہیں راکھا

یہ بانر پہاڑوں جنگلوں میں جہاں تہاں اپنی اپنی سُندر سینا
بنا کر رہنے لگے۔ یہ سب سندر چرتر میں نے کہا اب وہ چرتر سُنو۔
جو بیچ میں ہی چھوڑ دیا ہے۔

اودھ پوریں رگھو کل منی راؤ۔ بید بدت تہہی دسرتھ ناؤں
دھرم دھرندھر گُن ندھی گیانی۔ ہردے بھگتی متی سارنگ پانی

اودھ پوری میں رگھو کل شرومنی دشرتھ نامی راجہ ہوئے۔ بیدوں
میں انکا نام مشہور ہے۔ وہ دھرم پران۔ گنوں کے بھنڈار اور گیانی تھے۔

اس وہان اَنسُو میں اودھ پوری ایسی شوبھا رہی تھی مانو جیسے پربھو سے ملنے کے لیئے راتری آئی ہو۔ اور سورج کو دیکھکر من میں شرمندہ ہوگئی ہو۔ پونتو پھر بھی من میں وچار کر مانو وہ سندھیا بن گئی ہو۔

اگر دھوپ بہو جیتو اندھیاری۔ اُڑئی ابیر منہوں ارونا ری
مندر منی سمو ہ جنو تارا۔ نرپ گرہ کلس سو اندو اُدارا

اگر کی دھوپ کا بہت سا دھواں مانو سندھیا کا اندھکار ہے۔ اور ڈھیر کے ڈھیر جو ابیر اُڑ رہا ہے وہ مانو اس کی سرخی ہے۔ راج محل میں جو ہیرے موتیوں کے ڈھیر ہیں وہ مانو اکاش پر کے تارا گن ہیں۔ راج محل کا جو کلش ہے وہ مانو شریشٹھ شیتل چندرما ہے۔

بھون بید دھنی اَتی مردو بانی۔ جنو کھگ مکھر سمے جنو سانی
کوتک دیکھی پتنگ بھلانا۔ ایک ماس بیتیو جات نہ جانا

راج محل میں جو کمل بانی سے وید دھنی ہو رہی ہے۔ مانو وہ سمے انوکول پنچھیوں کا چہچہانا ہے۔ اس اچنبھے کو دیکھکر سورج بھی اپنی چال بھول گیا۔ ایک مہینہ بیت جاتے پر اُنہیں معلوم نہ ہوا۔ ادکفات ایک مہینہ وہ اس اچنبھے کو دیکھتے رہ گئے۔

دوھا

ماس دِوس کر دوس بھا مرم نہ جانے کوئی
رتھ سمیت ربی تھاکیو نسا کون بدھی ہوئی

مہینے بھر کا دن ہوگیا۔ اس بھید کو کسی نے نہ جانا سورج اپنی رتھ سمیت وہیں ٹھہر گئے۔ پھر رات بھلا کیسے ہو۔

چوپائی

یہ رہسیہ کاہوں نہیں جانا۔ دِن منی چلے کرت گن گانا
دیکھی مہوُ اُتسو سر منی ناگا۔ چلے بھون برنت نج بھاگا

ایک ماس کے پیچھے سوریہ بھگوان کے گن گان کرتے ہوئے چلے۔ اس بھید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس مہا اُتسو کو دیکھ کر دیوتا منی اور ناگ اپنے اپنے بھاگ کی سراہنا کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر چلے۔

اور میں ایک کہہوں نج چوری۔ سنو گرجا اتی درڑھ متی توری

کاک بھُسنڈی سنگ ہم دوُو۔ منج روپ جانئی نہیں کوئی

ہے پاربتی! تمہاری بدھی شری رام چندر جی کے چرنوں میں درڑھ ہے۔ اس لئے میں ایک اور بھی اپنی چوری تم سے کہتا ہوں کاک بھسنڈی اور میں دونوں وہاں ساتھ ساتھ تھے۔ منش روپ میں ہمیں کوئی پہچان نہ سکا۔

پرمانند پریم سُکھ پھُولے۔ بیتھنہ پھرہیں مگن من بھُولے
یہ سُبھ چرت جان پے سوئی۔ کرپا رام کے جا پر ہوئی

پرم آنند اور پریم سکھ میں پھولے ہوئے مست ہو کر ہم دونوں گلیوں میں تن من کی سدھ بھولے ہوئے پھرتے تھے۔ اس شبھ چرتر کو وہی جان سکتا ہے جس پر شری رگھناتھ جی کی کرپا ہو۔

تیہی اوسر جو جیہی بدھی آوا۔ دینہہ بھُوپ جو جیہی من بھاوا
گج رتھ ترگ ہیم گو ہیرا۔ دینہہ نرپ نانا بدھی چیرا

اُس موقع پر جو جس پرکار آیا اور جو کچھ اُس کے من کو بھایا اُسے وہی راجا نے دیا۔ ہاتھی۔ رتھ۔ گھوڑے۔ سونا۔ گائے۔ ہیرے اور بھانت بھانت کے بستر راجہ نے دیئے۔

دوھا

من سنتوشے سبنہہ کے جہاں تہاں دیہیں اسیس
سکل تنے چیرجیو ہوں تلسی داس کے ایس

سب کے من پرسن ہوئے سب لوگ جہاں تہاں آشیرواد دے رہے تھے۔ کہ تلسی داس کے سوامی چاروں راجکمار چرنجیو ہوں (یعنی لمبی عمر والے ہوں)

چوپائی

کچھک دِوس بیتے اہی بھانتی۔ جات نہ جانیئے دِن اُر راتی
نام کرن کر اوسر جانی۔ بھوپ بولی پٹھئے منی گیانی

اس پرکار کچھ دن بیت گئے دن اور رات کب بیت جاتے ہیں یہ جان نہیں پڑتا۔ تب نام کرن سنسکار کا یوگیہ سماں جان کر راجہ نے گیانی منی وسشٹ جی کو بلا بھیجا۔

کری پوجا بھوپتی اس بھاکھا۔ دھریئے نام جو منی گنی راکھا
انہہ کے نام انیک انوپا۔ میں نرپ کہب سوَمتی انوروپا

اُن کی پُوجا کر کے راجہ نے کہا کہ ہے مُنی جو آپ نے اِن
پُتروں کے نام من میں وچار کر رکھے ہیں۔ وہ نام رکھئے۔ وسشٹ جی نے
کہا کہ ہے راجن! اِن کے نام انیک اور انوپم ہیں۔ پھر بھی اپنی بدھی
انوسار اِن کے نام کہتا ہوں۔

جو آنند سندھو سکھ راسی۔ سیکر تیں تر یلوک سُپاسی
سو سُکھ دھام رام اس ناما۔ اکھل لوک دایک بشرام

جو آنند ساگر اور سُکھ کی راشی ہے۔ جس آنند ساگر کے ایک
چھوٹے سے انش سے تین لوک پرکاشمان ہو رہے ہیں اور سُکھ پاتے
ہیں۔ جو سُکھ کے دھام اور سمپورن لوگوں کو شانتی دینے والا ہے۔
اس کا یعنی آپ کے سب سے بڑے پُتر کا نام رام ہے۔

بسو بھرن پوشن کر جوئی۔ تا کا نام بھرت اس ہوئی
جا کے سُمرن تے رپو ناسا۔ نام سترُگھن بید پرکاسا

جو سنسار کا پالن کرنے والا اور رکھشا کرنے والا ہے۔
اُس نام بھرت ہوگا۔ جن کا نام سُمرن کرنے سے ہی شترو کا ناس ہو جاتا ہے۔
اُن کا ویدوں میں پرکاشت "شترُگھن" نام ہے۔

دوھا

لچھن دھام رام پریہ سکل جگت آدھار
گرو بسشٹ تیہی راکھا لچھمن نام اُدار

جو شبھ گُنوں کے دھام رام کے پیارے اور سارے جگت
کے آدھار ہیں۔ گُرو وسشٹ جی نے اُن کا شبھ نام لچھمن رکھا۔

چوپائی

دھرے نام گُر ہردے بچاری۔ بید تتو نرپ تو سُت چاری
مُنی دھن جن سرپس سو پرانا۔ بال کیلی رس تہیں سُکھ مانا

اس پرکار گُرو وسشٹ جی نے وچار کر چاروں پُتروں کے
نام دیے اور کہا کہ راجن! تمہارے چاروں پُتر ویدوں کے سار تتو
ہیں۔ مُنی لوگوں کے دھن ہیں۔ اور بھگتوں کے تو سب کچھ ہی ہیں۔
شو جی کے پران ہیں۔ تمہارے پریم وش ہو کر اِن چاروں نے بال لیلا
کے رس میں سُکھ مانا ہے۔

بار یہی تے نج ہت پتی جانی۔ لچھمن رام چرن رتی مانی
بھرت شترُگھن دونو بھائی۔ پربھو سیوک جسی پریتی بڑائی

بال پن سے ہی اپنا پرم ہتکاری سوامی جان کر لچھمن جی نے
بھگوان رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی جوڑ لی۔ بھرت اور شترُگھن
دونو بھائیوں میں سوامی سیوک جیسی پریتی اور بڑائی تھی۔

سیام گور سُندر دوؤ جوری۔ نرکھہیں چھبی جننیں تن توری
چار یو سیل روپ گُن دھاما۔ تدپی ادھک سُکھ ساگر راما

شیام اور گورے بدن والی دونوں سُندر جوڑیوں کی شوبھا
کو دیکھ کر مائیں ترن (تنکے) توڑتی ہیں (تا کہ کسی کی بُری نظر نہ لگ
جائے)۔ اگرچہ چاروں بھائی ہی سیل سُندر روپ اور گُنوں کے دھام تھے
تو بھی آنند کے سمندر شری رام چندر جی سب سے ادھک تھے۔

ہردے انوگرہ اندو پرکاسا۔ سُوچت کرن منوہر ہاسا
کبہوں اُچھنگ کبہوں برپلنا۔ ماتو دلارئی کہی پریہ للنا

اُن کے ہردے میں کرپا روپی چندرما کا پرکاش ہے اور اُن کی
منوہر ہنسی اُس کی کرنوں کو سُوچت کرتی ہے۔ کبھی گود میں اور کبھی
سُندر پنگوڑے میں لٹا کر ماتا "پیارے للنا" کہہ کر پیار کرتی ہے۔

دوھا

بیاپک برہم نرنجن نرگُن بگت بنود
سو اج پریم بھگتی بس کوسلیا کیں گود

جو بیاپک، مایا رہت، گُن رہت، موہ رہت اور انند برہم
ہیں۔ وہ پریم اور بھگتی کے وش ہو کر کوشلیا کی گود میں کھیلتے ہیں۔

چوپائی

کام کوٹی چھبی سیام سریرا۔ نیل کنج بارد گمبھیرا
اُرن چرن پنکج نکھ جوتی۔ کملن دلنی بیٹھے جنو موتی

اُن کے نیل کمل اور گمبھیر میگھ (جل سے بھرے ہوئے بادل)
کے سمان شیام شریر کی شوبھا کام دیو کی شوبھا سے کروڑوں گُنا
ہے۔ اُن کے لال لال چرن کملوں کے نکھوں (ناخنوں) کی جوتی
ایسی شوبھا دے رہی ہے مانو کملوں کے دلوں پر موتی بیٹھے ہوں۔

ریکھ کلس دھوج انکس سو ہے۔ نوپر دھنی سُنی من موہے
کٹی کنکنی اُدر ترے ریکھا۔ نابھی گمبھیر جان جنہیں دیکھا

اُن کے چرن کملوں کے تلوؤں میں بجر، دھوجا اور انکش کی

پرمان سے پرے ہیں۔ جن کو وید اور سنت مہاتما دیا اور سکھ کے سمندر اور سب گنوں کے بھنڈار کہہ کر گان کرتے ہیں۔ وہی شری لکشمی کے سوامی میرے کلیان کے لئے بھگت جنوں پر پریم کرنے والے بھگوان پرگٹ ہوئے ہیں۔

برہمانڈ نکایا نرمت مایا روم روم پرتی بید کہے
مم اُرسو باسی یہ اُپہاسی سُنت دھیر متی تھر نہ رہے
اُپجا جب گیانا پربھو مُسکانا چرت بہت بدھی کینہہ چہے
کہی کتھا سہائی ماتو سمجھائی جیہی پرکار سُت پریم لہے

وید کہتے ہیں کہ آپ کے روم روم میں آپ کی آگیا سے آپ ہی کی مایا کے رچائے ہوئے اننت کوٹی برہمانڈوں کے سمودھ بھرے پڑے ہیں۔ وہ آپ بھگوان میرے گربھ میں رہے تو یہ تو ہنسی کی بات ہے جسکو سُن کر دھیر بدھی والے پرشوں کی بدھی ٹھکانے نہیں رہتی جب ماتا کو گیان پیدا ہوا۔ تو پربھو مُسکرائے وہ بہت پرکار کے چرت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ماتا کو پورو جنم کی سُندر کتھا کہہ سمجھا دیا۔ جس سے کہ ماتا کے دل میں اُنکے پرتی پُتر بھاؤ کا پریم پڑھے۔

ماتا پنی بولی سو متی ڈولی تجہو تات یہ رُوپا
کیجے سسو لیلا اتی پریہ سیلا یہ سُکھ پرم انوپا
سُنی بچن سُجانا رودن ٹھانا ہوئی بالک سُر بھوپا
یہ چرت جے گاوہیں ہری پد پاوہیں تے نہ پرہیں بھو کوپا

ماتا کی وہ گیان بدھی چلی گئی۔ وہ پھر بولی کہ ہے تات اب تم اس رُوپ کو چھپا لو۔ اور مجھ پر کرپا کرتے ہوئے سُندر بال لیلا رچو میرے لئے یہ پرم آنند ہوگا۔ ماتا کے یہ بچن سُن کر سجان دیوتاؤں کے سوامی بھگوان بالک رُوپ ہو کر رونے لگے۔ جو منش بھگوان کے اس چرتر کو کہتے سنتے ہیں وہ پرم دھام کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور جنم مرن کے چکر سے چھوٹ جاتے ہیں۔

دوہا

بپر دھینو سُر سنت ہت لینہہ منج اوتار

نج اچھا نرمت تنو مایا گُن گو پار

برہمن گائے۔ دیوتا اور سادھو مہاتماؤں کے کلیان کے لئے بھگوان نے منش اوتار لیا۔ اُن کا دِویہ شریر اُن کی اپنی اچھا سے ہی بنا ہے۔ وہ اگیان یعنی مایا اور اُس کے گُن اور اندریوں سے پرے ہیں۔ درشٹی ماتر میں شریر دھارن کرنے پر بھی وہ اُن سے سنگ نہیں پاتے۔ (جیسا کہ بھگوان نے گیتا میں کہا ہے کہ اجنما ہونے پر بھی اور سب بھوت پرانیوں کا ایشور ہونے پر بھی اپنی مایا کو آدھین کر کے (مایا کے آدھین ہو کر نہیں) یوگ مایا سے پرگٹ ہوتا ہوں جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور ادھرم بڑھ جاتا ہے۔ تب تب میں اپنے سروپ کو رچتا ہوں۔ سادھو پرشوں کا اُدھار کرنے کے لئے اور دشٹوں کا ناش کرنے کے لئے اور دھرم کی ستھاپنا کرنے کے لئے یگ یگ میں پرگٹ ہوتا ہوں۔ ہے ارجن! میرا جنم اور کرم الوکک ہے۔ ارتھات دوسرے سنساری جیوؤں سے وِلکھشن ہے۔ اس پرکار جو منش تتو سے جانتا ہے۔ وہ شریر کو تیاگ کر جنم مرن روپی سنسار چکر سے سدا کے لئے چھوٹ کر مجھ اوناشی کو پراپت ہوتا ہے۔ گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۶ و ۷ و ۸) میرے پرم بھاؤ کو نہ جاننے کے کارن مجھ سب بھوتوں کے ایشور کو بھی موڑھ لوگ منش کا شریر دھارن کرنے والا۔ تچھ سمجھتے ہیں ارتھات اپنی یوگ مایا سے سنسار کا اُدھار کرنے کے لئے منش شریر میں وچرتے ہوئے کو سادھارن منش سمجھتے ہیں۔ گیتا ادھیائے ۹ شلوک ۱۱)

چوپائی

سُنی سسو رُدن پرم پریہ بانی سمبھرم چلی آئیں سب رانی
ہرشت جہاں تہاں دھائیں داسی۔ آنند مگن سکل پُر باسی

بالک کے رونے کی پرم پریہ بانی سُن کر سب رانیاں اُتاولی ہو کر کوشلیا جی کے محل میں دوڑی آئیں۔ اور داسیاں بڑی پرسن ہو کر منگل بدھائی سُنانے کو دوڑیں۔ اجودھیا پوری کے سارے نر ناری راجکمار کا جنم سنتے ہی آنند میں مگن ہو گئے۔

دسرتھ پُتر جنم سنی کانا۔ مانہوں برہمانند سمانا
پرم پریم من پُلک سریرا۔ چاہت اُٹھن کرت متی دھیرا

شری دسرتھ جی پُتر کا جنم کانوں سے سُنتے ہی آنند کے سمندر

میں مگن ہوگئے۔ ہردے میں پریم اُمڈ رہا تھا۔ شریر پُلکت ہوگیا
پریم روپی ندی کی باڑھ میں شریر شتھل ہوگیا۔ وہ اپنی بدھی کو دھیرج
دے کر اُٹھنا چاہتے تھے۔

جاکر نام سُنت سُبھ ہوئی۔ مورے گرہ آوا پربھو سوئی
پرمانند پوری من راجا۔ کہا بولائی بجاؤ ہو باجا

جن کا نام سُننے ماتر سے ہی کلیان ہوتا ہے۔ وہ پربھو میرے گھر میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ یہ وچار کر راجہ دسرتھ کا من آنند سے بھری پورن ہوگیا۔ انہوں نے باجہ بجانے والوں کو بُلاکر کہا کہ باجہ بجاؤ۔

گرو بسشٹ کہوں گیئو ہنکارا۔ آئے دوج سہت نرپ دوارا
انوپم بالک دیکھیہہ جائی۔ روپ راسی گُن کہی نہ سرائی

گورو بسشٹ جی کو بلوا بھیجا گیا۔ وہ برہمن منڈلی سمیت راج دوار پر آئے انہوں نے جاکر انوپم بالک کو دیکھا۔ جو روپ کی راشی ہے۔ اور جس کے گنوں کا ورنن کرنے سے بھی نہیں بنتا۔

دوہا

نندی مکھ سرادھ کری جات کرم سب کینہہ
ہاٹک دھینو بسن منی نرپ بپرنہہ کہوں دینہہ

پھر راجہ نے نندی مکھ شرادھ کیا۔ اور جات کرم سنسکار آدی کئے۔ اور برہمنوں کو سونا۔ گائے۔ بستر اور ہیرے موتیوں کا دان دیا۔

چوپائی

دھوج پتاک تورن پُر چھاوا۔ کہی نہ جائی جیہی بھانتی بناوا
سُمن برشٹی آکاش تیں ہوئی۔ برہمانند مگن سب لوئی

گھر گھر سُورج ونشی جھنڈے لہرائے گئے۔ بھانت بھانت کے بناؤ سنگار تورن سے آدکت ایودھیا پوری کو ایسا سجایا گیا کہ جس کا ورنن ہی نہیں ہوسکتا۔ آکاش سے پھولوں کی بارش ہوئی اور سب لوگ برہمانند میں مگن ہوگئے۔

برند برند ملی چلیں لوگائیں۔ سہج سنگار کئے اُٹھی دھائیں
کنک کلس منگل بھری تھارا۔ گاوت پیٹھہیں بھوپ دوارا

پریم سی استریاں جھنڈ کے جھنڈ مل کر سادھارن شرنگار کئے ہی اُٹھ دوڑیں سونے کے تھالوں میں منگل درویہ (دوب۔ ہلدی۔ دُھپ آدی آرتی) بھر کر گیت گاتی ہوئی راج دوار میں گئیں۔

کری آرتی نیوچھاور کرہیں۔ بار بار سسو چرنن پرہیں
ماگدھ سُوت بندی گن گایک۔ پاون گُن گاوہیں رگھو نایک

سُندر آرتی کرکے نچھاور کرنے لگیں۔ اور بار بار بالک کے چرنوں پر گرنے لگیں۔ ماگدھ۔ سوت اور بندی گن شری رگھو ناتھ جی کے پوتر گنوں کا گان کرنے لگے۔

سربس دان دینہہ سب کاہو۔ جیہیں پاوا راکھا نہیں تاہو
مرگ مد چندن کنکم کیچا۔ مچی سکل بیتھنہہ بیچ بیچا۔

راجہ نے سب کو بھرپور دان دیا۔ جنہوں نے دان لیا انہوں نے بھی خوشی میں اُسے لُٹا دیا۔ کستوری۔ چندن اور کیسر ایودھیا پُرواسیوں نے ایک دوسرے پر اتنا چھڑکا۔ کہ سب گلی کوچوں میں کیچ مچ گئی۔

دوہا

گرہ گرہ باج بدھاو سبھ پرگٹے سُکھما کند
ہرش ونت سب جہاں تہاں نگر ناری نر برند

گھر گھر بدھائی باجے بجنے لگے۔ شوبھا کے مُول سوامی کے جنم ہونے سے نگر کے نرناریوں کے سمُوہ جہاں تہاں آنند میں مگن ہوگئے

چوپائی

کیکئے سُتا سُمترا دوؤ۔ سُندر سُت جنمت بھیں اوؤ
وہ سُکھ سمپتی سمے سماجا۔ کہی نہ سکئی سارد اہی راجا

کیکئی اور سومترا دونوں رانیوں کے گربھ سے بھی سُندر پُتروں نے جنم لیا۔ اس سُکھ سمپتی سمے اور سماج کے آنند کا ورنن تو خود شری سرسوتی جی اور سرپوں کے راجہ شیش جی بھی نہیں کرسکتے۔

اودھ پُری سوہی ایہی بھانتی۔ پربھو ہی ملن آئی جنو راتی
دیکھی بھانو جنو من سکوچانی۔ تدپی بنی سندھیا انومانی

دیکھائیں شوبھا پا رہی تھیں۔ نوپر (پیجنی۔ گھونگرو) کی آواز سن کر منیوں کے من بھی موہے جاتے تھے۔ کمر میں کرگھنی اور پیٹ پر تین ریکھائیں تھیں۔ نابھی کی گمبھیرتا کو تو وہی جانتے ہیں جنہوں نے اسے دیکھا ہے۔

بھج بسال بھوشن جت بھوری۔ ہیہ ہری نکھ اتی سوبھا روری
اُر منی ہار پدک کی سوبھا۔ بپر چرن دیکھت من لوبھا

اُن کی بھجائیں وشال (لمبے بازو) تھیں۔ اُن پر سُندر گہنے براجتے تھے۔ ہردے پر شیر کا ناخن اتی انت سُندر شوبھا دے رہا تھا۔ چھاتی پر کے رتنوں سے جڑے ہوئے منیوں کے ہار کی شوبھا اور برہمن بھرگو کے چرن ریکھا کو دیکھتے ہی من لبھا جاتا ہے۔

کمبو کنٹھ اتی چبک سہائی۔ آنن امت مدن چھبی چھائی
دُوئی دُوئی دسن ادھر ارونارے۔ ناسا تلک کو برنے پارے

کنٹھ سنکھ کے سمان سُندر تھا۔ اور ٹھوڑی تو بہت ہی سہاونی تھی۔ مکھ پر اننت کامدیوؤں کی شوبھا چھا رہی تھی۔ ۲۔۲ دنتکیاں اور لال لال ہونٹ تھے۔ ناک اور مستک پر کے تلک کی شوبھا کا ورنن کون کر سکتا ہے۔

سُندر شرون سُچارو کپولا۔ اتی پریہ مدھر توترے بولا
چکن کچ کنچت گبھوآرے۔ بہو پرکار رچی ماتو سنوارے

سُندر کان اور بہت ہی سُندر گال۔ توتلے مدھر شبد تو من کو بہت پیارے لگتے تھے جنم کے وقت کے رکھے ہوئے چکنے اور گھونگر والے بال تھے جن کو ماتا نے بہت پرکار سے بنا کر سنوار دیا تھا۔

پیت جھنگلیا تنو پہراَئی۔ جانو پانی بچرنی موہی بھائی
روپ سکہیں نہیں کہی شرتی سیکھا۔ سو جانئی سپنے ہوں جہیں دیکھا

شریر پر پیلی جھنگلیاں پہنائی ہوئی تھیں۔ زانو اور ہاتھوں کے بل چلنا تو مجھے بہت ہی بھاتا تھا۔ اُن کے روپ کا ورنن تو وید اور سیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ اُسے وہی جانتا ہے جس نے کبھی سپنے میں بھی دیکھا ہو۔

دوہا

سُکھ سندوہ موہ پر گیان گرا گوتیت
دمپتی پرم پریم بس کر سسو چرت پنیت

جو پرمانند سروپ۔ موہ رہت اور گیان بانی اور اندریوں سے اتیت (پہنچ سے پرے) بھگوان ہیں وہ دسرتھ اور کوشلیا کے پریم کے وش میں ہو کر سُندر پوتر بال لیلا کرتے تھے۔

چوپائی

ایہی بدھی رام جگت پتو ماتا۔ کوسل پُر باسنہ سکھ داتا
جنہہ رگھوناتھ چرن رتی مانی۔ تنہہ کی یہ گتی پرگٹ بھوانی

اس پرکار جگت کے ماتا پتا شری رام چندر جی نے اودھ پوری کے واسیوں کو سکھ و شانتی دی۔ ہے بھوانی! جنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی کر لی ہے۔ آنند اور سکھ کی پراپتی تو اُن کے لئے پرتیکش ہی ہے۔

رگھوپتی بمکھ جتن کر کوری۔ کون سکئی بھو بندھن چھوری
جیو چراچر بس کے راکھے۔ سو مایا پربھو سوں بھے بھاکھے

شری رگھوناتھ جی سے بمکھ ہو کر کروڑوں اپائے کرنے پر بھی مہا کٹھن سنسار بندھن کو کون چھوٹا سکتا ہے۔ وہ مایا جس نے سب چراچر جیووں کو وش میں کر رکھا ہے وہ بھی پربھو سے بھے مانتی ہے۔

بھرکٹی بلاس نچاوئی تاہی۔ اس پربھو چھاری بھجئے کہو کاہی
من کرم بچن چھاری چترائی۔ بھجت کرپا کرہیں رگھورائی

بھگوان اس مایا کو اپنے بھوؤں کے اشارے سے ہی نچاتے ہیں ایسے پربھو کو چھوڑ کر کہو اور کس کو بھجیں۔ بدھی کی بھوٹی چترائی (ترک و ترک۔ واد وواد) کو چھوڑ کر بھجن کرنے سے بھگوان شری رگھوناتھ جی کرپا کریں گے۔

ایہی بدھی سسو بنود پربھو کینہا۔ سکل نگر باسنہ سکھ دینہا
لے اچھنگ کبہونگ ہلراوے۔ کبہوں پالنہہ گھالی جھلاوے

اس پرکار بال لیلا کر کے پربھو نے سارے نگر واسیوں کو سکھ دیا۔ کوشلیا جی کبھی انہیں گود میں لے کر ہلاتی ڈُلاتی تھیں۔ اور کبھی پنگوڑے میں لٹا کر جھلاتی تھیں۔

دوہا

پریم مگن کوسلیا نسی دن جات نہ جان
سُت سینیہ بس ماتا پال چرت کرہ گان!!

اِس پرکار سُت کے پریم میں مگن کوشلیاجی کو کب دن چڑھا کب راتری آئی۔ اس کا گیان ہی نہ رہتا تھا۔ پتر کے پریم کے وش ہو کر ماتا اُن کی بال لیلاؤں کا گان کیا کرتی۔

چوپائی۔

ایک بار جننی انہوائے۔ کری سنگار پلناں پوڑھائے
نج کل اِشٹ دیو بھگوانا۔ پوجا ہیتو کینہہ اسنانا

ایک بار ماتا نے شری رام چندر جی کو اشنان کرایا اور شرنگار کر کے پنگوڑے میں سُلا دیا۔ پھر ماتا نے اپنے کُل کے اِشٹ دیو بھگوان کی پوجا کرنے کے لئے خود اسنان کیا۔

کری پوجا نئے بیدیہ چڑھاوا۔ آپو گئی جہاں پاک بناوا
بہوری ماتو تہواں چلی آئی۔ بھوجن کرت دیکھ سُت جائی

پوجا کر کے نئی بیدیہ چڑھایا۔ اور آپ رسوئی گھر میں چلی گئی جب وہ پلٹ کر آئی تو پتر کو اس نئی ویدیہ کو کھاتے ہوئے دیکھا۔

گے جننی سِسُو پہیں بھیتا۔ دیکھا بال تہاں پُنی سُوتا
بہوری آئی دیکھا سُت سوئی۔ ہردہ کمپ من دھیر نہ ہوئی

ماتا بھے بھیت ہو کر پتر کے پاس دوڑی گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بالک پنگوڑے میں سو رہا ہے۔ پھر پوجا کے ستھان میں پلٹ کر آئی تو پھر اُسی پتر کو بھوجن کرتے ہوئے پایا تب تو کوشلیا کا ہردہ کانپ گیا۔ اور دھیرج چھوٹ گیا۔

اِہاں اُہاں دوئی بالک دیکھا۔ متی بھرم مور کے آن بسیکھا
دیکھی رام جننی اکولائی۔ پربھو ہنسی دینی مادھر مسکائی

یہاں وہاں دو بالک ایک جیسے دیکھ کر کوشلیا من ہی من میں کہتی ہے۔ کہ میری بدھی ہی ٹھکانے نہیں رہی یا اور کوئی خاص کارن ہے۔ پربھو شری رام چندر جی نے ماتا کو ویاکل دیکھا تب وہ مدھر مسکراہٹ سے ہنس دیئے۔

دوہا

دیکھرادا لات ہی نج اوبھوت روپ اکھنڈ
رُوم رُوم پرتی لاگے کوٹی کوٹی برہمانڈ

پھر اُنہوں نے ماتا کو اپنا اوبھُت اکھنڈ وراٹ رُوپ دکھلایا۔ کہ جس کے ایک ایک روم میں کروڑوں برہمانڈ لگے ہوئے ہیں۔

چوپائی

اگنت رَوی سسی سِو چترانن۔ بہو گری سرت سندھو مہی کانن
کال کرم گُن گیان سبھاؤ۔ سوؤ دیکھا جو سنا نہ کاؤ

اننت برہمانڈوں میں اننت سُورج اننت چندرماں اور اننت شیو برہما دیو دیکھے۔ اننت برہما دیکھے۔ اگنت (بے شمار) پربت ندیاں سمندر۔ پرتھوی۔ بن۔ کال۔ کرم۔ گُن۔ گیان اور سبھاؤ دیکھے۔ اور وہ وستوئیں دیکھیں۔ جن کو کبھی پہلے سنا بھی نہ تھا۔

دیکھی مایا سب بدھی گاڑھی۔ اتی سبھیت جوڑے کر ٹھاڈی
دیکھا جیو نچاوی جاہی۔ دیکھی بھگتی جو چھوڑی تاہی

سب پرکار سے بل شالی مایا کو دیکھا کہ شری رام چندر جی کے سامنے اتی اننت بھے بھیت ہو کر ہاتھ جوڑے کھڑی ہے۔ جیو کو بھی دیکھا جسے یہ مایا کرم کی پھانسی میں باندھ کر جنم جنمانتر نچاتی ہے۔ اور بھگتی کو بھی دیکھا۔ جو اس جیو کے بندھنوں کو کاٹ کر اسے مکت کر کے اس بھیتر مایا سے سدا کے لئے چھُڑا دیتی ہے۔

تن پُلکت مُکھ بچن نہ آوا۔ نین مُوند چرنن سر ناوا
بسمئے ونت دیکھی مہتاری۔ بھئے بہوری سسُو روپ کھراری

ماتا کا شریر پُلکت ہو گیا۔ مُکھ سے شبد نہ نکلتا تھا تب آنکھیں بند کر کے شری رامچندر جی کے چرنوں میں مستک ٹیک دیا ماتا آشچریہ چکت دیکھ کر کھر راکشس کے شترو شری رام جی نے پھر بال رُوپ بنا لیا۔

اُستتی کری نہ جائی بھئے ماتا جگت پتا میں سُت کری جانا
ہری جننی بہو پد بھی سمجھائی۔ یہ جنی کتہوں کسی سُنو مائی

ماتا سے بھئے کے مارے استتی بھی نہیں کی جاتی۔ وہ سہم گئی کہ

جگت کے پتا پرماتما کو میں نے اپنا پتر جانا ہے۔ بھگوان نے ماتا کو بہت پرکار سے سمجھایا اور کہا کہ اے ماتا! یہ گپت بات (وراٹ سروپ کا درشن) کہیں کسی سے کہنا نہیں۔

دوہا

بار بار کوسلیا بنے کرتی کر جوری
اب جنی کبہوں بیاپے پربھو موہی مایا توری

کوشلیا جی بار بار ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرتی ہیں کہ اے پربھو! مجھے آپ کی پربل مایا کبھی موہت نہ کر سکے۔

چوپائی

بال چرت ہری بہو بدھی کینہا۔ اتی آنند داسن کہں دینہا
کچھک کال بیتے سب بھائی۔ بڑے بھئے پرجن سکھدائی

بھگوان نے انیک پرکار سے بال چرتر کئے اور اپنے سیوکوں کو بہت ہی سکھ دیا۔ پھر کچھ سماں بیت جانے پر چاروں بھائی بڑے ہو گئے اور اپنے پریوار کے سکھ داتا ہوئے۔

چوڑا کرن کینہہ گرو جائی۔ بپرنہہ پنی دچھنا بہو پائی
پرم منوہر چرت اپارا۔ کرت پھرت چارو سکمارا

تب گرو وسشٹ نے جا کر ان کا منڈن سنسکار کیا اور برہمنوں نے پھر دکشنا پائی۔ چاروں سندر راجکمار پرم منوہر اور اپار لیلا کرتے پھرتے تھے۔

من کرم بچن اگوچر جوئی۔ دسرتھ اجر بچر پربھو سوئی
بھوجن کرت بول جب راجا۔ نہیں آوت تجی بال سماجا

جو پربھو من کرم بچن سے اتیت ہیں (جہاں سے بانی سمیت من کے یارنہ پاکر لوٹ آتی ہے۔ وہ پربھو دسرتھ جی کے آنگن میں کریڑا کرتے تھے۔ راجہ جب بھوجن کرتے سمے انہیں بلاتے تھے۔ تو وہ کھیل میں مگن اپنے بال سکھاؤں کی منڈلی چھوڑ کر نہیں آتے تھے۔

کوسلیا جب بولن جائی۔ ٹھمک ٹھمک پربھو چلہیں پرائی
نگم نیتی سوانت نہ پاوا۔ تاہی دھرے جننی ہٹھی دھاوا

کوشلیا جب بلانے جاتیں تو ماتا کو آتی دیکھ پربھو ٹھمک

ٹھمک کرتے بھاگ جاتے۔ جن کا پار وید نہ پا سکے اور نیتی (نیتی) کہہ کر چپ ہوئے۔ شو جی جن کا انت نہ پا سکے ایشور کی بات ہے کہ ماتا انہیں پکڑنے کا ہٹھ کرتی ہے۔

دھوسر دھوری بھرے تنو آئے۔ بھوپتی بہسی گود بیٹھائے

وہ شریر میں مٹی دھول سے لتھڑے ہوئے آئے، راجہ نے ہنس کر گود میں بیٹھا لیا۔

دوہا

بھوجن کرت چپل چت اِت اُت اوسر پائی
بھاجی چلے کلکت مکھ ددھی اودن لپٹائی

بھوجن کرتے ہیں من چنچل ہے۔ موقع پا کر دہی اور بھات سے لتھڑے ہوئے مکھ سے ہی کلکاری مار کر بھاگ جاتے تھے۔

چوپائی

بال چرت اتی سرل سہائے۔ سارد شیش سمبھو شرتی گائے
جنہہ کر من انہہ سن نہیں راتا۔ تے جن بنچت کئے بدھاتا

شری رام چندر جی کی سرل اور سندر بال لیلا کا سرسوتی شیش شو جی اور وید جی نے گان کیا ہے۔ جن ابھاگے منشوں کا من ان کی منوہر بال لیلا میں نہیں لگتا ہے۔ ان کی بدھی کو بدھاتا نے ہر لیا ہے۔

بھئے کمار جبہیں سب بھراتا۔ دینہہ جنیؤ گرو پتو ماتا
گرو گرہیں گئے پڑھن رگھورائی۔ الپ کال بدیا سب آئی

جب چاروں بھائی ذرا سیانے ہوئے تو گرو، ماتا پتا نے یگیوپویت سنسکار کر دیا۔ پھر شری رگھوناتھ جی سارے بھائیوں سمیت گرو آشرم میں ودیا پڑھنے لگے اور تھوڑے ہی کال میں سب ودیا پڑھ لی۔

جاکی سہج سواس شرتی چاری۔ سو ہری پڑھ یہ کوتک بھاری
بدیا بنے ینئن گن سیلا۔ کھیلہیں کھیل سکل نرپ لیلا

چاروں وید جس پربھو کے سہج شواس (سہاؤک سانس) ہیں۔ وہ

بھگوان بھی پڑھتے ہیں۔ یہ بڑا اچنبھا (اچنبھا) ہے چاروں بھائی ودیا، نمرتا بھاؤ، گن اور شیل میں نپن (ماہر) ہو کر راج کی کھیل کھیلتے ہیں۔

کرتل بان دھنش اتی سوہا۔ دیکھت روپ چراچر موہا
جنہہ بیتھنہہ بہرہیں سب بھائی۔ تھکت ہوہیں سب لوگ لگائی

سندر کمل سے ہاتھوں میں دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔ ان کے روپ کو دیکھکر جڑ چیتن جیو موہت ہو جاتے ہیں۔ جن گلی کوچوں میں چاروں بھائی کھیلتے کھیلتے نکلتے ہیں۔ ان گلی کوچوں کے سب نرناری ... روپ کو دیکھکر ایسے مست بے خود ہو جاتے ہیں، کہ درشن کرتے ہی نہیں تھکتے۔

دوہا

کوسل پرباسی نرناری برده اُرو بال
پران ہونتے پریہ لاگت سب کہہ رام کرپال

اجودھیا پوری کے واسی سب نرناری بوڑھے اور بچے سبھی کو (کرپالو بھگوان) شری رام چندر جی پرانوں سے بھی ادھک پیارے لگتے ہیں۔

چوپائی

بندھو سکھا سنگ لیہیں بولائی۔ بن مرگیا نت کھیلہیں جائی
پاون مرگ مارہیں جیاں جانی۔ دن پرتی نرپہی دکھاوہیں آنی

شری رام چندر جی سب بھائیوں کو اور سکھاؤں کو ساتھ لیکر بن میں نت شکار کھیلنے جاتے اور من میں اُتم سمجھکر مرگوں کو مارتے اور پرتی دن لا کر راجہ کو دکھاتے۔

جے مرگ رام بان کے مارے۔ تے تنو تجی سرلوک سدھارے
انج سکھا سنگ بھوجن کرہیں۔ ماتا پتا آگیا انوسرہیں

جو مرگ شری رام چندر جی کے بان سے مارے جاتے تھے۔ وہ شریر کو چھوڑ کر دیو لوک کو پراپت ہو جاتے۔ شری رام جی چھوٹے بھائیوں اور دوست مترول سمیت بھوجن کرتے اور ماتا پتا کی آگیا انوسار رہا کرتے تھے۔

جیہی بدھی سکھی ہوہیں پر لوگا۔ کرہیں کرپاندھی سوئی سنجوگا
بید پران سنہیں من لائی۔ آپو کہہیں انوجنہہ سمجھائی

جس پرکار اودھ پوری کے واسی سکھی رہیں۔ بھگوان کرپاندھان شری رام چندر جی ویسا ہی اُپائے کرتے۔ خود من لگا کر وید پران سنتے۔ اور پھر خود ہی چھوٹے بھائیوں کو سمجھا کر کہتے

پرات کال اُٹھی کے رگھوناتھا۔ ماتا پتا گرو ناوہیں ماتھا
آئیسو مانگی کرہیں پر کاجا۔ دیکھی چرت ہرشی من راجا

پربھو شری رام چندر جی پرات کال اُٹھ کر ماتا پتا گرو کے چرنوں میں سیس جھکاتے اور اُن کی آگیا پا کر نگر کا کام کرتے۔ اُن کے چرتر دیکھکر راجہ بہت پرسن چت ہو جاتے۔

دوہا

بیاپک اکل انیہہ اج نرگن نام نہ روپ
بھگت ہیتو نانا بدھی کرت چرتر انوپ

جو ویاپک۔ کل رہت (نروئیو) اچھا رہت۔ اجنمے نرگن اور نام روپ سے رہت پربھو ہیں۔ وہ بھگتوں کے کلیان ارتھ نانا پرکار کے انوپم چرتر کرتے ہیں۔

چوپائی

یہ سب چرت کہا میں گائی۔ اگلی کتھا سنہو من لائی
بسوامتر مہامنی گیانی۔ بسہیں بپن سبھ آشرم جانی

یہ بال وکمار اوستھا کے چرتر میں نے گا کر کہے ہیں۔ اب اس سے اگلی کتھا من لگا کر سنئے مشہور مہامنی گیانی وشوامتر جی بن میں ایک سندر اور پوتر استھان میں آشرم بنا کر رہتے ہیں۔

جہاں جپ جگیہ جوگ منی کرہیں۔ اتی ماریچ سباہوہی ڈرہیں
دیکھت جگیہ نساچر دھاوہیں۔ کرہیں اپدرو منی دکھ پاوہیں

اس پوتر آشرم میں منی وشوامتر جی جپ یگیہ اور یوگ کرتے تھے لیکن ماریچ اور سباہو نام راکشسوں سے بہت ڈرتے تھے۔ یگیہ کو دیکھتے ہی دشٹ راکشس ہلہ بول دیتے تھے اور اپدرو کر کے یگیہ شالا کو بھرشٹ کر دیتے تھے۔ جس سے منی وشوامتر بہت دکھی تھے۔

گادھی تنے من چنتا بیاپی۔ ہری بنو مرہیں نہ نسیچر پاپی
تب منی ور من کینہہ بچارا۔ پربھو اوترئیو ہرن مہی بھارا

گادھی پتر وشوامتر کے من میں بڑی چنتا ہوئی۔ انہوں نے من میں وچارا کہ یہ پاپی راکشس وشنو بھگوان کے بنا نہیں مریں گے۔

تب مُنی سریشٹھ وشوامتر جی نے سوچا کہ پربھو تو پرتھوی کا بھار دُور کرنے نمت اوتار دھارن کر چکے ہیں۔

ایہوں مس دیکھوں پد جائی۔ کری بنتی آنو دوؤ بھائی
گیان براگ سکل گن اینا۔ سو پربھو میں دیکھب بھری نینا

اسی بہانے میں اُن کے چرنوں کے درشن جا کر کروں اور پرارتھنا کرکے اُن دونوں بھائیوں کو لے آؤں۔ جو گیان ویراگ اور سمست گنوں کے آشرہ ستھان ہیں۔ اُن پربھو کو میں نینوں (آنکھوں) سے جی بھر کر دیکھوں۔

دوہا

بہو بدھی کرت منورتھ جات لاگی نہیں بار
کری مجن سریو جل گئے بھوپ دربار

اس پرکار منورتھ کرتے ہوئے جانے میں دیر نہیں لگی۔ سرجو کے جل میں اشنان کرکے مُنی راج دربار پر گئے۔

چوپائی

مُنی آگمن سُنا جب راجا۔ ملن گئیو لے بیر سماجا
کری دنڈوت مُنہی سنمانی۔ نج آسن بیٹھار نہہ آنی

جب راجہ نے مُنی وسوامتر کو آتے ہوئے سُنا۔ تو وہ براہمنوں کے سماج کو ساتھ لے کر مُنی کے سواگت کے لئے گئے۔ مُنی کو ڈنڈوت پرنام کرکے بڑے آدرستکار سے لاکر انہیں اپنے آسن پر بیٹھایا۔

چرن پکھاری کینہہ اتی پوجا۔ مو سم آجو دھنیہ نہیں دوجا
بیدھ بھانتی بھوجن کروا وا۔ مُنی بر ہردیں ہرش اتی پاوا

چرن دھو کر اُن کا پوجن کیا۔ اور کہا کہ میرے سمان سو بھاگیہ شالی آج کون ہے جس کے گھر آپ کے چرن کمل سدھارے مُنی کو بھانت بھانت کے بھوجن کھلائے جس سے سریشٹھ مُنی بڑے ہی پرسن ہوئے۔

پُنی چرنن میلے سُت چاری۔ رام دیکھی مُنی دیہہ بساری
بھئے مگن دیکھت مُکھ سوبھا۔ جنو چکور پورن سسی لوبھا

پھر چاروں راجکماروں کو مُنی جی کے چرنوں پر ڈال دیا۔ شری رام چندر جی کو دیکھ کر مُنی کو تن من کی سُدھ نہ رہی۔ اُن کے مُکھارو بند کی شوبھا دیکھ کر وسوامتر جی آنند میں مگن ہو گئے۔ مانو چکور پورن چندرما کو دیکھ کر موہت ہو گئی ہو۔

تب من ہرشی بچن کہہ راؤ۔ مُنی اس کرپا نہ کینہی کاہو
کیہی کارن آگمن تمہارا۔ کہہ ہو سو کرت نہ لاوؤں بارا

تب من میں پرسن ہو کر یہ بچن کہے۔ کہ ہے مُنی! آپ نے راج دربار میں پدھارنے کی ایسی اپار کرپا کبھی نہیں کی کس کارن وش آپ کا شبھ آنا ہوا۔ آپ آگیا کریں میں اُسے پورا کرنے میں ڈھیل نہیں کروں گا۔

اسُر سموہ ستاوہیں موہی۔ میں جاچن آئیوں نرپ توہی
انج سمیت دیہو رگھو ناتھا۔ نسیچر بدھ میں ہوب سناتھا

مُنی نے کہا کہ ہے راجن! اسُروں کے گروہ مجھے ستاتے ہیں۔ اس لئے میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہوں سو چھوٹے بھائی لچھمن سمیت آپ شری رام چندر جی کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ تو راکشسوں کا ناش ہو جائے گا۔ اور میں اچھی طرح کھٹکے جپ یوگ یگیہ کروں گا۔

دوہا

دیہو بھوپ من ہرشت تجہو موہ اگیان
دھرم سجس پربھو تمہہ کوں انہہ کہن اتی کلیان

ہے راجن! پرسن من سے موہ اگیان کو دور کرکے آپ دونوں راجکماروں کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ آپ کو تو پُن اور کیرتی کی پراپتی ہوگی۔ اور ان دونوں راج کماروں کا پرم کلیان ہوگا۔

چوپائی

سُنی راجا اتی اپریہ بانی۔ ہردے کمپ مکھ دُتی کُملانی
چوتھے پن پائیوں سُت چاری۔ بپر بچن نہیں کہیہو بچاری

مُنی کی ایسی اپریہ بانی (ناپسند بات) کو سُن کر راجہ کا ہردہ کانپنے لگا۔ چہرہ کُملا گیا۔ وہ بڑی آدھینتا سے بولے کہ ہے برہمن! میں نے بڑھاپے میں ان چاروں پتروں کو پایا ہے۔ اس لئے آپ نے یہ مانگ وچار کر نہیں کی۔

مانگہو بھومی دھینو دھن کوسا۔ سربس دیئوں آجو سہہ روسا

دیہہ پران تیں پریہ کچھو ناہیں ۔ سو دُمنی دیوں نمش ایک ماہیں

آپ پرتھوی ۔ گائے ۔ دھن اور خزانہ مانگیں ۔ وہ میں آپ کو سب کچھ پرسن ہو کر دوں گا ۔ شریر اور پرانوں سے بڑھ کر تو کچھ بھی پیارا نہیں ہوتا ۔ سو ہے مُنی ! اُن کو بھی پل بھر میں آپ کے ارپن کر دوں گا

سب سُت پریہ موہی پران کی ناہیں ۔ رام دیت نہیں بنئی گوسائیں
کہں نسیچر اتی گھور کٹھورا ۔ کہں سُندر سُت پرم کشورا

ہے مُنی ! یوں تو مجھے اپنے چاروں پُتر ہی پرانوں کے سمان پیارے ہیں لیکن رام چندر کو تو کسی پرکار بھی دیتے نہیں بنتا ۔ کہاں تو وِکرال بھیانک راکشس اور کہاں یہ نادان میرے سُندر بچے ۔ بھلا ان کا راکشسوں سے مقابلہ کیا ۔

سُنی نرپ گرا پریم رس سانی ۔ ہردے ہرش مانا مُنی گیانی
تب بسشٹ بہو بدھی سمجھاوا ۔ نرپ سندیہہ ناس کہوں پاوا

راجہ کے پریم رس سے پری پُورن بچنوں کو سُن کر گیانی مُنی وشوامتر جی نے من میں بڑا ہی ہرش مانا تب گرو وسشٹ جی نے راجہ کو بہت پرکار سمجھایا تب کہیں جا کر راجہ کے موہ کا ناش ہوا

اتی آدر دوؤ تنیہہ بُلائے ۔ ہردے لائی بہو بھانتی سکھائے
میرے پران ناتھ سُت دوؤ ۔ تمہہ مُنی پتا آن نہیں کوؤ

راجہ نے بڑے آدر سے دونوں راجکماروں کو بُلایا اور اُنہیں چھاتی سے لگا کر بہت پرکار کی شکشا دی اور پھر مُنی سے کہا کہ ہے مُنی ! یہ دونوں پُتر میرے پران ہیں ۔ اب آپ ہی ان کے ماتا پتا ہو ۔ دوسرا کوئی نہیں ۔

دوہا

سونپے بھوپ رشی ہی سُت بہو بدھی دئی اسیس
جننی بھون گئے پربھو چلے نائی پد سیس

یہ کہہ کر راجہ نے دونوں راجکماروں کو اشیرباد دے کر مُنی وشوامتر کو سونپ دیئے ۔ پھر پربھو شری رام چندر جی ماتا کے محل میں گئے ۔ اور ان کی چرن بندنا کر کے مُنی کے ساتھ چل دیئے ۔

پُرش سنگھ دوؤ بیر ہرشی چلے مُنی بھے ہرن
کرپا سندھو متی دھیر اکھل بسو کارن کرن

منشوں میں شیر رُوپ دونوں بھائی رام اور لچھمن مُنی کے ڈر کو دور کرنے کے لئے پرسن ہو کر چلے وہ کرپا کے سمندر ۔ دھیر بُدھی سمپُورن برہمانڈ کے کارن اور کرتا ہیں ۔

چوپائی

ارُون نین اُر باہو بسالا ۔ نیل جلج تنو سیام تمالا
کٹی پٹ پیت کسیں بر بھاتھا ۔ رُچر چاپ سایک دُہوں ہاتھا

جوانی اور ویرتا کا جوش مارتے بھگوان کے لال نیتر ہیں ۔ چھاتی چوڑی اور بازو لمبے ہیں ۔ نیل کمل اور تمال برکش کے سمان شیام شریر ہے ۔ کمر میں پیلے بستر پہنے ہوئے ہیں ۔ اور سُندر ترکش کسا ہوا ہے ۔ دونوں ہاتھوں میں دھنش اور بان ہیں ۔

سیام گور سُندر دوؤ بھائی ۔ بسوامتر مہاندھی پائی
پربھو برہمنیہ دیو میں جانا ۔ موہی نتی پتا تجیو بھگوانا

ایسی سُندر سانولی اور گوری دونوں بھائیوں کی جوڑی گویا کہ مانو بسوامتر جی کے ہاتھ کوئی بڑا بھاری خزانہ ہاتھ آ گیا ہو ۔ وسوامتر جی من ہی من میں کہہ رہے تھے کہ میں نے جان لیا کہ پربھو سچ مچ برہمنوں کے دیو ہیں جنہوں نے میرے لئے اپنے پتا کو بھی چھوڑ دیا ۔

چلے جات مُنی دینہہ دکھائی ۔ سُنی تاڑکا کرودھ کری دھائی
ایک ہی بان پران ہری لینہا ۔ دین جانی تیہی نج پد دینہا

راستے میں جاتے جاتے مُنی وسوامتر جی نے تاڑکا کو دکھلایا شبد سُنتے ہی وہ کرودھ کر کے دوڑی آئی پربھو شری رام چندر جی نے ایک ہی بان سے اس کے پران ہر لئے اور دین جان کر بیکنٹھ دھام دیا ۔

تب رشی نج ناتھہی جان جینہی ۔ بدیا ندھی کہوں بدیا دینہی

جاتے لاگ نہ چھدھا پیاسا۔ اتُلت بل تنو تیج پر کاسا

تب شری وشوامتر جی نے من میں یہ جانتے ہُوئے بھی کہ پربھو سکل ودیا کے بھنڈار ہیں۔ کیوں اُنکی لیلا کی پورتی اتھ انہیں ایسی ودیا پڑھائی کہ جس سے بھوک پیاس نہ لگے۔ اور شریر میں بے پناہ بل اور تیج کا پرکاش ہو۔

دوھا

آیُدھ سرب سمرپی کے پربھُو نج آشرم آنی
کند مُول پھل بھوجن دینہہ بھگتی ہت جانی

سب ودیہ استر شستر رام چندر جی کو سمرپن کر کے وشوامتر جی انہیں اپنے آشرم میں لے آئے اور انہیں پرم ہتیشی جان کر کند مول پھل آدک بھوجن پریم پُورک کھلائے۔

چوپائی

پرات کہا مُنی سن رگھو رائی۔ نربھئے جگیہ کرہُ تمہہ جائی
ہوم کرن لاگے مُنی جھاری۔ آپُو رہے مکھ کی رکھواری

سویرا ہوتے ہی شری رگھوناتھ جی نے وسوامتر جی سے کہا کہ آپ بے کھٹکے اپنا یگیہ کیجئے۔ یہ سُن کر آشرم کے نکٹ واسی سب مُنی ہون کرنے لگے۔ اور آپ شری رامچندر جی یگیہ کی رکھوالی کرنے لگے۔

سُنی ماریچ نساچر کردی۔ لے سہائے دھاوا مُنی دروہی
بنو پھر بان رام تیہی مارا۔ ست جوجن گا ساگر پارا

یہ سماچار سنتے ہی مُنیوں کا دشمن مہا کرودھی مہا تامسی راکشس ماریچ اپنے لشکر سمیت یگیہ کو بھرشٹ کرنے کیلئے چڑھ دوڑا۔ شری رام چندر جی نے بغیر پھل والا بان اُس کے مارا۔ جس سے وہ سو یوجن دور سمندر کے اُس پار جا گرا۔

پاوک سر سباہو پُنی مارا۔ انج نساچر کٹکُو سنگھارا
ماری اُسر دوج نربھئے کاری۔ استُتی کریں دیو مُنی جھاری

پھر سباہو کو اگن بان مار کر بھسم کر دیا۔ اُدھر چھوٹے بھائی لکشمن نے راکشسوں کے سب لشکر کا سنگھار کر دیا۔ اس پرکار راکشسوں کو مار کر برہمنوں کو نربھئے کر دیا۔ دیو مُنیوں کے سمُوہ بھگوان شری رام چندر جی کی اُستتی کرنے لگے۔

تہاں پُنی کچھک دوس رگھورایا۔ رہے کینہہ بپرن پر دایا
بھگتی ہیتُو بہو کتھا پُرانا۔ کہے بپر جدپی پربھُو جانا

وہاں کچھ دن اور رہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں پر دیا کی۔ بھگتی کے کارن برہمنوں نے انہیں بہت سی پُرانوں کی کتھائیں سنائیں۔ اگرچہ پربھو سب کچھ جانتے تھے تو بھی انہوں نے پریم بھاؤ سے سُنیں۔

تب مُنی سادر کہا بُجھائی۔ چرت ایک پربھو دیکھئے جائی
دھنش جگیہ سُنی رگھوکُل ناتھا۔ ہرشی چلے مُنی بر کے ساتھا

اس کے بعد مُنی وشوامتر جی نے آدر پُوروک شری رام چندر جی کو سمجھا کر کہا کہ۔ ہے پربھو! چل کر ایک چرتر دیکھئے۔ دھنش یگیہ کی بات سُن کر شری رگھوناتھ جی پرسن ہو کر مُنی وشوامتر جی کے ساتھ ہو لیئے

آشرم ایک دیکھ مگ ماہیں۔ کھگ مرگ جیو جنتو تہاں ناہیں
پُوچھا مُنی ہی سلا پربھو دیکھی۔ سکل کتھا مُنی کہا بسیکھی

رستے میں ایک آشرم نظر پڑا وہاں پشو پنچھی۔ جیو جنتو کوئی نہ تھا۔ پتھر کی ایک شلا پربھو شری رام نے دیکھی تو مُنی وشوامتر سے اس کا کارن پُوچھا۔ مُنی نے ساری کتھا وستار سے کہہ سُنائی۔

دوھا

گوتم ناری شراپ بس اُپل دیہہ دھری دھیر
چرن کمل رج چاہتی کرپا کرہُو رگھو بیر

کہ یہ گوتم رشی کی استری اہلیہ ہے۔ یہ اُن کے دیئے ہوئے شراپ کے کارن پتھر کی دیہہ دھارن کئے ہوئے ہے۔ اور بہت کال سے بڑی دھیرتا سے آپ کے چرن کملوں کی رج چاہتی ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! اس پر دیا کیجئے۔

چھند

پرست پد پاون سوک نساون پرگٹ بھئی تپ پُنج سہی
دیکھت رگھونایک جن سکھدایک سنمکھ ہوئی کر جوری رہی

اتی پریم ادھیر اُپلک سریر اُکھ نہیں آوتی بچن کہی
اتی شیہ بڑبھاگی چرنہہ لاگی جُگل نین جل دھار بہی

پربھو شری رام چندر جی کے پوتر اور شوک کا ناش کرنیوالے چرنوں کا سپرش پاتے ہی وہ تپ کی مورتی اہلیہ پرگٹ ہو گئی بھگت جنوں کے سُکھ داتا شری رگھوناتھ جی کو دیکھکر سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو رہی۔ اتی انت پریم کے مارے وہ ادھیر ہو گئی۔ پریم وش اس کا شریر پُلکت ہو گیا۔ مُکھ سے بچن نہیں نکلتا تھا۔ وہ اتی انت سوبھاگیہ وان پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئی اور دونو آنکھوں سے پریم اور آنند کے کارن آنسوؤں کی دھار بہہ نکلی۔

دھیرج من کینہا پربھو کہوں چینہا رگھوپتی کرپا بھگتی پائی
اتی نرمل بانی اُستتی ٹھانی گیان گمیہ جے رگھو رائی
میں ناری اپاون پربھو جگ پاون راون رپو جن سکھدائی
راجیو بلوچن بھو بھئے موچن پاہی پاہی شرن ہی آئی

من میں دھیرج پکڑ کر پربھو کو پہچانا اور شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے بھگتی پراپت کی۔ اپنی پرم پوتر بانی سے بھگوان کی اُستتی کرنے لگی۔ ہے گیان سے جاننے یوگیہ شری رگھوناتھ جی۔ میں اپوتر ناری ہوں۔ آپ سارے جگت کو پوتر کرنے والے پربھو ہیں۔ آپ اسر راج راون کے دشمن ہیں۔ اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ ہے کمل نیتر! ہے جنم مرن روپی سنسار چکر کے بھئے سے چھڑانے والے پربھو! میں آپکی شرن ہوں۔ میری رکھشا کیجئے میری رکھشا کیجئے۔

مُنی شراپ جو دینہا اتی بھل کینہا پرم انوگرہ میں مانا
دیکھیو بھری لوچن ہری بھو موچن اِہ ای لابھ سنکر جانا
بنتی پربھو موری میں متی بھوری ناتھ نا مانگیو بر آنا
پد کمل پراگا رس انوراگا مم من مدھپ کرے پانا

مُنی نے جو مجھے شاپ دیا۔ وہ اچھا ہی کیا۔ اس شاپ کو بھی میں ان کی اپنے اوپر بڑی بھاری کرپا مانتی ہوں۔ میں اپنی آنکھوں سے سنسار سے چھڑانے والے آپ پربھو کو جی بھر کر دیکھا۔ آپ کے درشن کو شری شوجی جیون کا سب سے بڑا لابھ سمجھتے ہیں۔ ہے پربھو! میری آپ سے بنتی ہے۔ میری بدھی بڑی بھولی ہے۔ ہے ناتھ! میں آپ سے اور کوئی وردان نہیں مانگتی کیول یہ ور مانگتی ہوں۔ کہ میرا من روپی بھونرا آپ کے چرن کملوں کی دھول کے پریم رس کا سدا پان کرتا رہے۔

جیہیں پد سُرسرتا پرم پنیتا پرگٹ بھئی سوسیس دھری
سوئی پد پنکج جیہی پوجت اج مم سر دھریو کرپال ہری
ایہی بھانت سدھاری گوتم ناری بار بار ہری چرن پری
جو اتی من بھاوا سو بر پاوا گئے پتی لوک آنند بھری

جن چرنوں سے دیوندی پرم پوتر شری گنگا جی پرگٹ ہوئیں۔ جنہیں شوجی نے اپنے سر پر دھارن کیا۔ جن چرن کملوں کو برہما جی پوجتے ہیں۔ ہے کرپالو! ہے ہری! آپ نے وہی چرن میرے سر پر دھر دیئے۔ اس پرکار بار بار بھگوان کے چرنوں پر گری اور اُستتی کرتی ہوئی گوتم پتنی اہلیہ اپنے من چاہے وردان کو پاکر آنند سے بھرپور ہو کر اپنے پتی کے پاس گئی۔

دوھا

اس پربھو دین بندھو ہری کارن رہت دیال
تُلسی داس سٹھ تیہی بھجو چھاڑی کپٹ جنجال

پربھو شری رام چندر جی دین بندھو (غریب نواز) اور بنا کارن کے ہی دیا کرنے والے ہیں۔ کوی کہتے ہیں۔ کہ ہے دُشٹ من! تو سارے کپٹ جنجال کو چھوڑ کر شُدھ اور سچے بھاو سے ایک ماتر انہیں کا بھجن کر۔

ماس پارائن ساتواں وشرام

چوپائی

چلے رام لچھمن منی سنگا۔ گئے جہاں جگ پاونی گنگا
گادھی تنیہ سب کتھا سنائی۔ جیہی پرکار سُرسری مہی آئی

رام اور منی دونو شنیوں کے ساتھ چلے۔ وہ وہاں پہنچے جہاں کہ جگت کو پوتر کرنے والی شری گنگاجی رہ رہی تھیں گادھی کے پتر شری وشوامتر جی نے وہ سب کتھا سنائی جس پرکار دیو ندی گنگا جی پرتھوی پر آئی تھیں۔

تب پربھو رشیہہ سمیت نہائے۔ بِبِدھ دان مہی دیون پائے
ہرشی چلے منی برند سہایا۔ بیگی بدیہہ نگر نیئر آیا

تب شری رام چندر جی نے رشیوں کے ساتھ گنگاجی میں اشنان کیا۔ برہمنوں کو دان دیا۔ پھر پرسن چت ہوکر منیشوروں کے ساتھ چلے۔ جلدی ہی جنک پوری کے نزدیک پہنچ گئے۔

پُر رمیتا رام جب دیکھی۔ ہرشے انج سمیت بسیکھی
باپیں کوپ سرت سر نانا۔ سلل سُدھا سم منی سو پانا

جنک پوری کی شوبھا دیکھکر شری رام چندر جی سمیت اپنے چھوٹے بھائی لکشمن کے بہت ہی پرسن ہوئے۔ وہاں انیک باؤلیاں کنوئیں۔ ندیاں۔ اور تالاب ہیں۔ جن کا جل امرت کے سمان ہے اور جواہرات سے جڑی ہوئی وہاں سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔

گنجت منجو مت رس بھرنگا۔ کوجت کل بہو برن بہنگا
برن برن بکسے بن جاتا۔ تری بادھ سمیر سدا سکھدانا

بھونرے مکرند رس سے متوالے ہوکر سُندر گونجار کر رہے ہیں۔ بھانت بھانت کے رنگوں کے بہت سے پنچھی بیٹھے شبد بول رہے ہیں رنگ برنگے کمل کے پھول کھلے ہوئے ہیں تین پرکار کی شیتل مند سگندھ سدا سکھ دینے والی وایو چل رہی ہے۔

دوھا

سمن باٹکا باگ بن بپُل بہنگ نواس
پھولت پھلت سُپلوت سوہت پُر چہوں پاس

جنک پوری کے چاروں طرف سندر پھلواڑیاں۔ باغ باغیچے پھولے پھلے ہرے بھرے سُندر پتوں سے لدے ہوئے جن میں بہت سے پنچھی نواس کرتے ہیں شوبھا پا رہے تھے۔

چوپائی

بنی نہ برنت نگر نِکائی۔ جہاں جائی من تہاں ہی لبھائی
چارو بجار و چتر انباری۔ منی مے بدھی جنو شوکر سنواری

نگر کے بھیتر کی سُندرتا کچھ کہتے ہی نہیں بنتی۔ من جہاں جاتا ہے وہاں ہی رم جاتا ہے۔ سندر بازار ہیں۔ وچتر اٹاریاں ہیں۔ جو کہ جواہرات سے جڑی ہوئی ہیں۔ مانو کہ خود برہما جی نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوں۔

دھنِک بنک بر دھند سہانا۔ بیٹھے سکل وستو لئے جانا
چوہٹ سُندر گلیں سُہائی۔ سنتت رہیں سُگندھ سنچائی

دھناڈھ بیوپاری کبیر کے سمان دھنوان سب پرکار کی انیک وستوئیں دکانوں میں سجائے بیٹھے ہیں۔ چوک سُندر اور کوچے بڑے سہاونے ہیں۔ جو سدا سگندھ سے بھرپور رہتے ہیں۔

منگل مے مندر سب کیرے۔ چترت جنو رتی ناتھ چتیرے
پُر نر ناری سُبھگ سچی سنتا۔ دھرم سیل گیانی گن ونتا

سب کے مکان منگل مے ہیں۔ اُن پر تصویریں اور بیل بوٹے کھچے

ہوئے ہیں۔ ستکو سیندر ہیں مانو کام (پوہپ کار (مصور) نے ہی ان تصویروں کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہو۔ نگر کے سب نر ناری سُندر پوتر سبھاؤ دھرم پرائن گیانی اور گنوان ہیں۔

اتی انوپ جہاں جنک نواسُو تھکہیں بیدھ بلوک بلاسُو
ہوت چکت چت کوٹ بلوکی۔ سکل بھون سوبھا جنو روکی

جہاں جنک جی کا راج محل تو اتنا سُندر ہے کہ اسکی سندرتا کی کوئی اپما ہی نہیں ہے۔ (یعنی جو خوبصورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا) جس کے ایشوریہ (خوشحالی دھن دولت) کو دیکھ کر دیوتا لوگ بھی موہت ہو جاتے ہیں۔ راج محل کے کوٹ (پرچکا) کو دیکھ کر تو چت چکت ہو جاتا ہے۔ وہ اتنا سُندر ہے مانو سارے سنسار بھر کی شوبھا اسی نے ہی گھیر لی ہے۔

دوھا

دھول دھام منی پرٹ پٹ سُگھٹت نانا بھاتی
سیا نواس سُندر سدن سوبھا کمی کہی جاتی

اتی اجل راج محلوں میں انیک پرکار کے منی جڑت سُندر ڈھنگ سے بنے ہوئے پردے لگے ہوئے ہیں۔ شری سیتا جی کے رہنے کے سُندر بھون کی شوبھا کا ورنن تو بھلا کون کر سکتا ہے

چوپائی

سبھگ دوار سب کلس کپاٹا۔ بھوپ بھیرنٹ ماگدھ بھاٹا
بنی بسال باجی گج سالا۔ ہے گئے رتھ سنکل سب کالا

راج محل کے سب دروازے سندر ہیں جن میں بجر کے سمان مضبوط اور کبھی نہ ٹوٹنے والے کواڑ لگے ہیں۔ وہاں ماتحت راجاؤں، نٹوں، ماگدھوں اور بھاٹوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ محل میں بڑی وشال گھوڑ شالا اور گج شالا۔ (اصطبل اور فیل خانہ) بنی ہوئی ہیں۔ جو سب سمے گھوڑوں۔ ہاتھیوں سے بھری رہتی ہیں۔

سور سچو سیناپ بہوتیرے۔ نرپ گرہ سرس سدن سب کیرے
پر باہیر سر سرت سمیپا۔ اترے جہاں تہاں بپل مہیپا

بہت سے شور ویر۔ منتری اور سیناپتی ہیں۔ اُن کے گھر بھی راجیہ محل کے سمان سُندر اور اُجل ہیں۔ جنک پوری کے باہر تالاب اور ندی کے نزدیک ادھر اُدھر راجہ جو سوئمبر کے لئے آئے ہوئے ہیں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔

دیکھی انوپ ایک انورائی۔ سب سپاس سب بھانتی سُہائی
کوسک کہیو مور منُو مانا۔ ایہاں رہئے رگھوبیر سجانا

وہاں ایک سُندر انوپم آم کا باغ دیکھ کر جو سب بھانت سہاونا تھا۔ اور جس میں سب پرکار کی سہولتیں (سہولیات) تھیں۔ وشوامتر جی نے کہا کہ میرا من چاہتا ہے۔ کہ ہے رگھوبیر! اس باغ میں رہائش کریں۔

بھلے ہیں ناتھ کہی کرپا نکیتا۔ اترے تہاں منی برند سمیتا
وسوامتر مہامُنی آئے۔ سماچار متھلاپتی پائے

"بہت اچھا سوامی"! ایسا کہہ کر کرپا ندھان شری رام چندر جی مُنی سماج کے ساتھ وہاں ٹھہر گئے۔ راجہ جنک نے جب یہ خبر سُنی کہ مہامُنی وشوامتر جی آئے ہوئے ہیں۔

دوھا

سنگ سچو سچی بھوری بھٹ بھوسُر بر گرُ گیاتی
چلے ملن مُنی نایک ہی مدت راؤ ایہی بھانتی

تب راجہ جنک اگیا کاری منتری۔ بہت سے یودھا۔ شریشٹھ برہمن گرو اور اپنی جاتی کے شریشٹھ لوگوں کو ساتھ لئے بڑے پرسن ہو کر مُنی گنوں کے سوامی شری وشوامتر جی کو ملنے چلے۔

چوپائی

کینہہ پرنامُو چرن دہری ماتھا۔ دینہہ اسیس مدت مُنی ناتھا
بپر برند سب سادر بندے۔ جانی بھاگیہ بڑ راؤ انندے

راجہ نے مُنی وشوامتر جی کے چرنوں پر ماتھا ٹیک کر پرنام کیا۔ مُنیوں کے سوامی وشوامتر جی نے پرسن ہو کر آشیرواد دیا اور پھر برہمن منڈلی کو جو کہ وشوامتر جی کے ساتھ تھی۔ راجہ نے سادر پرنام کیا۔ اور اسے اپنا سوبھاگیہ جان کر راجہ جنک بڑے پرسن ہوئے۔

کُسَل پُوچھِ کہی بارہِ بارا ۔ بِسوامِتر نرپ ہی بیٹھارہ
تیہی اوسر آئے دوؤ بھائی ۔ گئے رہے دیکھن پھلوائی

اس کے بعد بار بار کُشل پوچھ کر (خیر و خیریت) وشوامتر نے راجہ جنک کو اپنے پاس بٹھایا۔ اُسی سمے دونوں راجکمار جو پھلواڑی دیکھنے گئے ہوئے تھے ۔

سیام گور مردو بئیس کِسورا ۔ لوچن سکھد بسو چت چورا
اُٹھے سکل جب رگھوپتی آئے ۔ بِسوامِتر نکٹ بیٹھائے

دونوں راجکمار اتی منوہر سانولے اور گورے رنگ کے تھے۔ اُٹھتی جوانی کی اوستھا تھی۔ اپنی سندرتائی سے نیتروں کو سُکھ دینے والے اور شیو کے من کو چُرانے والے تھے۔ جب شری رام چندر جی وہاں آئے۔ تو اُن کے روپ اور تیج کو دیکھ کر سب اُٹھ کھڑے ہوئے وشوامتر جی نے اُن کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

بھئے سب سُکھی دیکھی دوؤ بھراتا ۔ باری بلوچن پُلکِت گاتا
مورتی مدھر منوہر دیکھی ۔ بھئے بدیہو بدیہو بسیکھی

دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سبھی سُکھی ہوئے۔ نیتروں میں آنند کے آنسو بہہ نکلے۔ شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ رام جی کی مدھر منوہر مورتی کو دیکھکر خاص کر بدیہہ (جنک جی کو کہ گیان بچار کے پربھاؤ سے بدیہہ کا ابھیمان نہ رہا تھا) سچ مچ ہی شریر کی سُدھ بُدھ بھول گئے۔

دوہا

پریم مگن منو جانی نرپ کری بِبیک دھری دھیر
بولے مُنی پد نائی سِر گد گد گرا گمبھیر

اپنے من کو پریم میں مگن جان کر راجہ نے گیان وچار سے من کو دھیرج دے کر منی وشوامتر جی کے چرنوں میں سر جھکا کر گد گد گمبھیر بانی سے کہا۔

چوپائی

کہہو ناتھ سُندر دوؤ بالک ۔ مُنی کُل تلک کہ نرپ کُل پالک
برہم جو نگم نیتی کہی گاوا ۔ اُبھئے بیش دھری کی سوئی آوا

ہے سوامی! کہئے کہ یہ دونوں سُندر بالک مُنی کُل تلک ہیں یا نرپ کُل پالک ہیں۔ اور کہانت مُنی پُتر ہیں یا کسی راجہ کے بیٹے ہیں۔

جس برہم کو وید نے نیتی نیتی کہہ کر گان کیا ہے۔ کہیں وہی تو دو شریر دھارن کر کے پرتھوی پر نہیں اُتر آیا

سہج براگ روپ منو مورا ۔ تھکت ہوت جمی چند چکورا
تا تے پربھو پوچھوں ستی بھاؤ ۔ کہہو ناتھ جنی کرہو دُراؤ

میرا من جو سبھاؤ سے ہی ویرکت ہے ان دونوں کو دیکھکر ایسے مگدھ ہو گیا جیسے کہ چندرما کو دیکھکر چکور موہت ہو جاتا ہے اس لئے ہے پربھو! میں آپ سے سچے بھاؤ سے پوچھتا ہوں۔ ہے سوامی! مجھے بتائیے۔ چھپا نہ رکھئے۔

انہی بلوکت اتی انورا گا ۔ برس برہم سُکھ ہی من تیاگا
کہہ مُنی بہسی کہیہو نرپ نیکا ۔ بچن تمہار نہ ہوئی الیکا

ان کو دیکھکر پریم کے مارے میرے من نے برہم آنند کو تیاگ دیا ہے۔ مُنی وشوامتر جی نے ہنس کر کہا۔ ہے راجن! ٹھیک ہے۔ آپ کے بچن کبھی ایرانک (جھوٹے مِتھیا) ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

یہ پریہ سب ہی جہاں لگی پرانی ۔ من مُسکائی رام سُنی بانی
رگھو کل مُنی دسرتھ کے جائے ۔ مم ہت لاگی نرپ پٹھائے

یہ سنسار بھر کے سبھی پرانیوں کے پران ہیں۔ رام چندر جی یہ بچن سُن کر من ہی من میں مُسکراتے ہیں۔ وشوامتر جی نے پھر کہا۔ کہ ہے راجن! یہ رگھو کل منی دسرتھ کے پُتر ہیں۔ میرے ہت ارتھ یعنی میرے یگیہ کی رکشا کرنے کے لئے راجہ نے انہیں میرے ساتھ بھیجا ہے۔

دوہا

رام لکھن دوؤ بندھو بر روپ سیل بل دھام
مکھ راکھیو سب ساکھی جگو جتے اسر سنگرام

رام اور لکشمن ان کے نام ہیں۔ دونوں بھائی روپ شیل اور بل کے دھام ہیں سارا سنسار جانتا ہے کہ انہوں نے یدھ میں راکشسوں کو جیت کر میرے یگیہ کی رکشا کی ہے۔

چوپائی

مُنی تو چرن دیکھی کہہ راؤ ۔ کہی نہ سکوں نج پُنیہ پربھاؤ
سُندر سیام گور دوؤ بھراتا ۔ آنند ہو کے آنند داتا

راجہ نے کہا ہے مُنی! میں اپنے پُنیوں کے پربھاؤ کو کہہ نہیں سکتا جس کے پرتاپ سے کہ مجھے آپ کے چرنوں کا درشن کرنے کا سوبھاگیہ

پراپت ہوا ہے۔ یہ دونوں سُندر شیام اور گورے رنگ کے دونوں بھائی آنند کو بھی آنند دینے والے ہیں۔

انہہ کے بِریتی پرسپر پاؤنی۔ کہی نہ جائی من بھاؤ سہاؤنی
سُنہو ناتھ کہہ مدِت بدیہو۔ برہم جیوُ اِو سہج سنیہو

ان دونو کا آپس میں جو پوتر اور سُندر پریم ہے۔ وہ من کو بہت بھاتا ہے۔ ہے سوامن! سُنئے۔ راجہ جنک نے پرسن ہو کر کہا۔ برہم اور جیو کی طرح ان دونو بھائیوں میں سبھاوک پریم ہے

پُنی پُنی پربھُوہی چِتو نرناہو۔ پُلک گات اُر ادھک اُچھاہو
مُنی ہی پرشنسی نائی پدسیسُو۔ چلیو لوائی نگر اوِنیسُو

راجہ پربھُو شری رام چندر جی کو بار بار دیکھتے تھکتے ہی نہیں۔ شریر پلکت ہو رہا ہے من میں بڑا آنند اور اُتساہ ہے۔ مُنی کی استتی کر کے اور اُن کے چرنوں میں مستک جھکا کر راجہ اُنہیں اپنے نگر میں ساتھ لے چلے۔

سُندر سدن سُکھد سب کالا۔ تہاں باسُو لے دینہا بھوآلا
کری پُوجا سب بدھی سیوکائی۔ گیئو راؤ گرِہ بِدا کرائی

ایک سُندر بھون جو سب موسموں میں سُکھدائک (آرام دہ) تھا راجہ نے اُن کے ٹھیرنے کے لئے دیا۔ سب پرکار سے پوجا اور سیوا کر کے بِداع مانگ کر راجہ اپنے راج محل میں آ گئے۔

دوھا

رِشیہ سنگ رگھُو بنس مُنی کری بھوجن بِشرامُو
بیٹھے پربھُو بھراتا سہت دِوس رَہا بھری جامُو

تب تو سب رِشیوں کے ساتھ رگھُو کل تِلک پربھُو شری رام چندر جی بھوجن اور آرام کر کے بھائی لکشمن سمیت بیٹھے۔ اتنے میں دن کا ایک پہر باقی رہ گیا۔

چوپائی

لکھن ہردیں لالسا بِسیکھی۔ جائی جنک پُر آئیے دیکھی
پربھُو بھئے بہوری مُنی ہی سکچا ہیں۔ پرگٹ نہ کہہیں من ہی مُسکاہیں

لکھن جی کے من میں جنک پوری کے رچنا دیکھنے کا بڑا چاؤ ہے۔ پربھُو شری رام چندر جی کا ڈر لگتے ہیں۔ اور کچھ مُنی وشوامتر جی سے بھی سنکوچ کرتے (جھجکتے) ہیں۔ اس لئے پرگٹ تو کہتے نہیں من ہی من میں مُسکرا رہے ہیں۔

رام انُج من کی گتی جانی۔ بھگت بچھلتا ہیاں ہُلسانی
پرم بنیت سکچی مُسکائی۔ بولے گرُ انُوسان پائی

انتریامی بھگوان شری رام چندر جی نے اپنے چھوٹے بھائی کے من میں ہو رہے اُتاولے پن کو جان لیا۔ ہردے میں بھگت وتسلتا (بھگت پریم) اُمڈ آئی وہ گرو کی آگیا پا کر بہت ہی ونے سے سکچاتے ہوئے اتر میلے پن سے بڑے ادب سے مسکرا کر بولے۔

ناتھ لکھن پُر دیکھن چہہیں۔ پربھُو سکوچ ڈر پرگٹ نہ کہہیں
جوں راؤر آئیسو میں پاؤں۔ نگر دکھائی ترت لے آوؤں

ہے ناتھ! لکشمن جی جنک پور دیکھنا چاہتے ہیں لیکن آپ کے ڈر اور سنکوچ کے مارے پرگٹ کر کے نہیں کہتے۔ اگر آپ آگیا دیں تو میں انہیں نگر دکھا کر جلدی ہی واپس لے آؤں گا۔

سُنی مُنیس کہہ بچن سپریتی۔ کس نہ رام تم راکھہو نیتی
دھرم سیتُو پالک تم تاتا۔ پریم بِبس سیوک سُکھداتا

منیشور وشوامتر جی رام ہی کے یہ بچن سُن کر پریم بھری بانی سے بولے۔ ہے رام! تم نیتی کی رکشا کیسے نہ کرو گے۔ ہے تات! تم دھرم سیتو (دھرم کا پُل ارتھات دھرم مریادا) کے پالنے والے ہو اور پریم وش ہو کر بھگتوں کو سُکھ دینے والے ہو۔

دوھا

جائی دیکھی آوہو نگر سُکھ ندھان دوؤ بھائی
کرہو سپھل سب کے نین سُندر بدن دکھائی

تم دونو سُکھ ندھان بھائی اپنی اچھا انوکُول نگر دیکھ آؤ اور اپنا سُندر چہرہ دکھا کر نگر واسیوں کے نیتروں کو ترپت کرو۔

چوپائی

مُنی پد کمل بندی دوؤ بھراتا۔ چلے لوک لوچن سُکھداتا

بالک برند دیکھی اتی سوبھا۔ لگے سنگ لوچن منو لوبھا

منی وسوامتر جی کے چرن کملوں کو پرنام کر کے دونو بھائی دُنیا کی آنکھوں کو سُکھ دینے والے نگر کی اور چل پڑے۔ نگر میں پرویش کرتے ہی بچّوں کی ٹولیاں اُن کی شوبھا کو دیکھ کر ساتھ ہو لیں۔ اُنکی سُندرتا کو دیکھکر بچّوں کی آنکھیں من ہی من موہت ہو گئیں۔

پیت بسن پری کر کٹی بھاتا۔ چارو چاپ سر سوہت ہاتھا
تن انوہرت سچندن کھوری۔ سیامل گور منوہر جوری

دونوں کے پیلے رنگ کے بستر ہیں۔ کمر میں ترکش بندھے ہوئے ہیں۔ ہاتھوں میں سُندر دھنش اور بان شوبھا پا رہے ہیں۔ شریروں کے رنگ کے مطابق سُندر چندن کھور (لیپ) شوبھا دے رہی ہے شیام اور گورے رنگ کی دو نو بھائیوں کی جوڑی کیا ہی منوہر ہے۔

کیہری کندھر باہو بسالا۔ اُر اتی رُچر ناگ منی مالا
سبھگ سون سرسیرو ہ لوچن۔ بدن مینک تاپ ترے موچن

شیر کے سمان اونچے کندھے ہیں۔ بھجائیں لمبی ہیں چھاتی چوڑی ہے اور اس پر ناگ منی مالا شوبھا پا رہی ہے۔ لال کمل کے سمان سُندر نیتر ہیں۔ ادھیا تمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں تاپوں سے چھڑانے والے چندرماں کے سمان سُندر چہرے ہیں۔

کانہی کنک پھول چھبی دیہیں۔ چتوت چتہی چوری جنو لیہیں
چتونی چارو بھرکٹی بر بانکی۔ تلک ریکھ سوبھا جنو چانکی

کانوں میں کرن پھول شوبھا دے رہے ہیں۔ جو دیکھتے ہی درشٹا کے من کو چرا لیتے ہیں۔ نیتروں کی چتون (درشٹی) بڑی منوہر ہے۔ اور بھوئیں ٹیڑھی بانکی ہیں۔ ماتھے پر تلک کے نشان ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو شوبھا روپی مورتی پر نقش و نگار کیا ہوا ہو۔

دوہا

رُچر چوتنیں سُبھگ سر میچک کنچت کیس
نکھ سکھ سُندر بندھو دوؤ سوبھا سکل سُدیس

سُندر چو کونی ٹوپیاں سُندر مستکوں پر شوبھا پا رہی ہیں کالے اور گھنگھر والے بال ہیں۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک دونوں بھائی سُندر ہیں۔ اور جس رنگ کی شوبھا جیسی ہونی چاہیئے۔ ویسی ہی ہے۔

چوپائی

دیکھن نگر بھوپ سُت آئے۔ سماچار پُر باسنہہ پائے
دھائے دھام کام سب تیاگی۔ من ہوں رنک ندھی لوٹن لاگی

یہ سماچار سُن کر کہ دونو راجکمار نگر دیکھنے آئے ہیں۔ نگر واسی نر ناری اپنے گھر بار اور اپنے اپنے کام کاج کو جیسے تیسے چھوڑ کر ان کے درشن کرنے کے لئے ایسے بیاکل ہو کر دوڑے کہ جیسے کوئی دردری خزانہ لوٹنے دوڑے۔

نرکھی سہج سُندر دوؤ بھائی۔ ہوہیں سکھی لوچن پھل پائی
جُبتیں بھون جھروکھنہ لاگیں۔ نرکھہیں رام روپ انو راگیں

سبھاؤ سے ہی سُندر دونوں راجکماروں کے درشن کر کے نگر واسی لوگ اپنے نیتروں کو سپھل جان کر آنندت ہو رہے ہیں۔ جوان استریاں گھر کے جھرنوں میں سے شری رام چندر جی کے روپ کو بڑے پریم سے دیکھ رہی ہیں۔

کہہیں پرسپر بچن سپریتی۔ سکھی انہ کوٹی کام چھبی جیتی
سُر نر اسُر ناگ منی ماہیں۔ سوبھا اسی کہوں سُنی اتی ناہیں

وہ بڑے پریم سے آپس میں کہہ رہی ہیں۔ ہے سکھی! ان دونو راجکماروں نے کروڑوں کام دیوؤں کی سُندرتائی کو جیت لیا ہے دیوتا، منش، اسُر، ناگ، اور منی سماج میں تو ایسی شوبھا کہیں نہیں سُنی گئی۔

بشنو چاری بھُج بدھی مکھ چاری۔ بکٹ بیکھ مکھ پنچ پُراری
اپر دیو اس کوؤ نہ آہی۔ یہ چھبی سکھی پٹ تریئے جاہی

بشنو بھگوان کی ایسے لکشن تو ہیں پرنتو اُن کی چار بھجائیں ہیں جس سے اُن کی ایسی شوبھا نہیں۔ برہما جی میں سُندرتا تو ہے۔ لیکن اُن کے چار مُنہ ہیں۔ اس لیئے اُن کی شوبھا بھی ان کی شوبھا سے ٹکر نہیں کھاتی شوجی سُکھ کے دھام تو ہیں۔ پرنتو اُن کا بھیانک

بھیس اور بانچ منتر ہیں۔ اس لئے ان کی بھی ایسی شوبھا نہیں۔ جب برہما، وشنو اور شیوجی کی شوبھا بھی ان راجکماروں کی شوبھا سے لگا نہیں کھاتی تو پھر کسی دوسرے دیوتا کی شوبھا سے تو بھلا ان کی شوبھا کو کیسے اُپمادی جا سکتی ہے۔

دوہا

بے کِسور سُشما سدن سیام گور سُکھ دھام
انگ انگ پر واریئے کوٹی کوٹی ست کام

ان کی کشور اوستھا (چڑھتی جوانی) ہے۔ رُوپ کے بھنڈار ہیں۔ سانولے اور گورے رنگ کے دونوں راجکمار سُکھ کے دھام ہیں۔ ان کے ایک ایک انگ پر کروڑوں اربوں کام دیوؤں کو نچھاور کر دینا چاہیئے۔

چوپائی

کہہو سکھی اُس کو تنو دھاری۔ جو نہ موہ یہ رُوپ نہاری
کوؤ سپریم بولی مرِدُو بانی۔ جو میں سُنا سو سُنہو سیانی

ہے سکھی ایسا شریر دھاری کون ہے جو اُن کے رُوپ کو دیکھ کر موہت نہ ہو جائے۔ تب کوئی دوسری سکھی پریم سے بھری ہوئی کومل بچن بولی۔ ہے سکھی! جو کچھ میں نے سُنا ہے۔ اُسے سنو۔

اے دوؤ دسرتھ کے ڈھوٹا۔ بال مرالنہہ کے کل جوٹا
مُنی کوشک مکھ کے رکھوالے۔ جنہہ رن اجِر نسا چر مارے

یہ دونو راجکمار مہاراجہ دسرتھ کے پُتر ہیں۔ بال راج ہنسوں کی سُندر جوڑی ہے۔ انہوں نے مُنی وشوامتر جی کے یگیہ کی رکشا کی ہے۔ اور اس یگیہ کو بھرشٹ کرنے کی نیت سے آئے ہوئے مہابلی وکرال راکشسوں کو ان دونوں نے رن بھُومی میں مارا ہے۔

سیام گات کل کنج بلوچن۔ جو ماریچ سُبھج مدُو موچن
کوسلیا ست سُو سُکھ کھانی۔ نامو رامُو دھنو سائک پانی

ان دونوں میں سے جن کا شیام شریر ہے۔ اور سُندر کمل جیسے نیتر ہیں۔ جنہوں نے ماریچ اور سباہو کے مد کو چُور چُور کر دیا ہے۔ اور جو ہاتھ میں دھنش بان لئے ہوئے ہیں۔ وہ سُکھ کے دھام کوشلیا جی کے پُتر ہیں۔ اور ان کا نام رام ہے۔

گور کِسور بیشو بر کاچھیں۔ کر سر چاپ رام کے پاچھیں
لچھمن نامو رام لگھو بھراتا۔ سُنو سکھی تاسو سُمترا ماتا

اور یہ جو گورے رنگ کے جوان سُندر بھیس بنائے ہوئے ہیں ہے سکھی! سُنو۔ یہ سُمترا کے پُتر ہیں۔ انکا نام لچھمن ہے اور یہ شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی ہیں۔

دوہا

بِپر کاج کری بندھو دوؤ مگ مُنی بدھو اُدھاری
آئے دیکھن چاپ مکھ سُنی ہرشیں سب ناری

برہمن وشوامتر جی کے یگیہ کی رکشا کر کے اور راستے میں گوتم مُنی کی پتنی اہلیہ کا اُدھار کر کے یہ دونوں راجکمار یہاں دھنش یگیہ دیکھنے آئے ہیں۔ یہ سُن کر سب استریاں پرسن ہو گئیں۔

چوپائی

دیکھی رام چھبی کوؤ ایک کہئی۔ جوگ جانکی ہی یہ بر واہی
جوں سکھی انہہ ہی دیکھ نرناہو۔ پن پری ہری ہٹھی کری بیاہو

ایسی منوہر رام کی شوبھا کو دیکھ کر کوئی ایک سکھی یہ کہنے لگی کہ شری جانکی جی کے یوگیہ تو یہی ور ہے۔ ہے سکھی! اگر راجہ جنک انکو دیکھ لے ویں تو ضرور اپنے پرن کو چھوڑ کر ہٹھ پُوروک انہیں کے ساتھ جانکی کا بیاہ کر دیوے۔

کوؤ کہہ اے بھُوپتی پہچانے۔ مُنی سمیت سادر سنمانے
سکھی پرنتو پرن راؤ نہ تجئی۔ پربس ہٹھی اببیک ہی بھجئی

کوئی دوسری سکھی کہنے لگی! راجہ نے انہیں پہچان لیا ہے۔ اور وشوامتر جی سمیت ان کا بڑا آدر ستکار کیا ہے۔ ہے سکھی! راجہ اپنا پرن نہیں چھوڑتا۔ وہ یوگ کے آدھین ہو کر اپنا پرن پورا کرنے کی مُورکھتا پر تُلا ہوا ہے۔

کوؤ کہہ جوں بھل اہئی بدھاتا۔ سب کہں سُنئے اُچت پھل داتا

تُوں جانکی ہی ملنہی برُو ایہو ۔ نا ہن آلی ایہاں سندیہو

کوئی کہتی ہے کہ اگر بدھاتا بھلے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ وہ سب کو یتھا یوگیہ پھل دیتے ہیں۔ تو جانکی جی کو ہی ور ملے گا ہے سکھی! اس میں ذرا سندیہہ نہیں ہے۔

مو جوں یدی لیس اس بلے سنجو گُو۔ تُوں کرت کرتیہ ہوئی سب گُو
سکھی ہمریں آرتی اتی تاتیں کبہونک اے آوہیں ایہی ناطیں

جو وِدھی یوگ سے ایسا سنجوگ بن جائے تو ہم سب نگر واسی نرناری نوہال ہو جائیں۔ ہے سکھی! میرے من میں تو اسی لئے اتنی ادھرتا (بے قراری۔ چھٹ پٹاہٹ) ہو رہی ہے۔ کہ یہ اسی ناطے کبھی یہاں پھر بھی آیا کریں گے۔

دوہا

ناہیں تو ہم کہوں سُنہو سکھی انہہ کر درشن دُوری
یہ سنگھٹُو تب ہوئی جب پُنیہ پراکرت بھُوری

نہیں تو ہے سکھی! سُنو ہم کو انکا درشن دُرلبھ ہے۔ (ارتھات ہم ان کے کبھی درشن نہ کرسکیں گی) یہ سنجوگ تب ہو سکتا ہے۔ جب ہمارے پُوربلے جنم میں کئے ہوئے پُنیہ کرم آڑے آئیں۔

چوپائی

بولی اپر کہیہو سکھی نیکا۔ ایہیں بیاہ اتی ہت سب ہی کا
کوؤ کہہ سُنکر چاپ کٹھورا۔ اے سیامل مردُو گات کسورا

دوسری سکھی بولی! ہے سکھی! تم نے سچ کہا۔ اس بیاہ سے سبھی کا پرم کلیان ہے۔ کسی نے کہا! کہ شوجی کا دھنش کٹھور ہے۔ اور یہ کومل شیام شریر کے بالک ہیں۔

سبُو اسمنجس اہ اہی سیانی۔ یہ سُنتی اپر کہہ اہی مردُو بانی
سکھی انہہ کہں کوؤ کوؤ اس کہہیں۔ بڑ پربھاو دیکھت لگھو اہیں

ہے چتر سکھی! سب اسمنجس ہی ہے۔ (ارتھات سب بے میل بات ہے۔ دھنش کٹھور ادھر یہ نادان بالک سیتا کے لئے یوگیہ ور

پرنتو ادھر راجہ جنک کا اپنے پرن پر ہٹھ۔ یعنی یہ سبھی باتیں میل نہیں کھاتیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ ان کا بیاہ ہو جائے۔ تو ہمیں کبھی کبھی ان کے درشن کرنے کو مل جائیں گے لیکن ادھر دھنش کا چلہ چڑھانے کی شرط راستے میں چٹان ہے۔) یہ سُن کر دوسری سکھی کومل بانی سے بولی! ہے سکھی! اُن کے بارے میں کوئی کوئی ایسا بھی کہتے ہیں کہ یہ دیکھنے میں ہی بالک ہیں۔ پرنتو پربھاو میں تو یہ بہت بڑے ہیں۔

پرسی جاسُو پد پنکج دھوری۔ تری اہلیہ کرت اگھ بھُوری
سو کہ رہی بنُو سو دھنو توریں۔ یہ پرتیتی پری ہرئیے نہ بھوریں

جن کے چرن کملوں کی رج کے سپرش سے مہاپاپن اہلیہ ترگئی۔ وہ ایسے پربھاوشالی کیا شوجی کے دھنش کو توڑے بنا رہیں گے؟ ہے سکھی! اس وشواس کو بھول کر بھی نہ چھوڑنا چاہیئے۔

جیہیں برنچی رچی سیا سنواری۔ تیہیں سایل بر رچیو بچاری
تاسو بچن سُنی سب ہرشانی۔ ایسی ہوؤ کہہیں مردُو بانی

جس بدھاتا نے روپ وتی سیتا کو رچا ہے۔ اُس نے اُسکے لئے یہ شیام شریر ور بھی وچار کر رچ رکھا ہے۔ اس کے بچن سُن کر سب سکھیاں پرسن ہو گئیں۔ سب کومل بانی سے کہنے لگیں۔ کہ ایسا ہی ہو۔

دوہا

ہہیاں ہرش ہیں سُمن سُمکھی سلوچنی برند
جاہیں جہاں جہاں بندھو دوؤ تہاں تہاں پرمانند

سندرمکھی اور سندر نیتروں والی استریاں منڈلی کی منڈلی من میں اتی انت پرسن ہو کر جھروکوں سے پھول برسانے لگیں۔ جہاں جہاں دونوں راجکمار جاتے ہیں وہاں وہاں آنند چھا جاتا ہے۔

چوپائی

پُر پُورب دسی گے دوؤ بھائی۔ جہاں دھنو مکھ ہت بھُومی بنائی
اتی لبستار چارو گچ ڈھاری۔ بمل بیدیکا رُچر سنواری

اس پرکار سب کو آنند دیتے ہوئے دونوں راجکمار نگر کے پُورب

کی طرف گئے۔ جہاں دھنش یگیہ کے لئے رنگ بھومی بنی ہوئی تھی۔ سُندر ڈھنگ سے بنا ہوا۔ بڑا لمبا چوڑا منڈپ تھا۔ جس میں سُندر اور نرمل ویدی سجائی گئی تھی۔

چہوں دسی کنچن منچ بسالا۔ رچے جہاں بیٹھیں مہی پالا
تیہی پاچھیں سمیپ چہوں پاسا۔ اپر منچ منڈلی بلاسا

چاروں طرف سونے کے بڑے بڑے مچان (اونچے چبوترے) بنے ہوئے تھے۔ جہاں پر راجہ لوگ بیٹھیں گے اُن کے پیچھے پاس ہی چاروں طرف اور دوسری منچ منڈلیاں شوبھا پا رہی تھیں۔

کچھُک اونچی سب بھانتی سُہائی۔ بیٹھیں نگر لوگ جہاں جائی
تنہ کے نکٹ بسال سہائے۔ دھول دھام چوبرن بنائے
جہاں بیٹھیں دیکھیں سب ناری۔ جتھا جوگ نج کُل انوہاری
پُر بالک کہی کہی مردو بچنا۔ سادر پربھو ہی دکھاویں رچنا

نگر واسی لوگوں کے بیٹھنے کے لئے جو چبوترہ بنایا گیا ہے۔ وہ اس سے کچھ اونچا ہے۔ اور سب پرکار سے سُہاونا تھا۔ اُن کے نزدیک وشال اور سُندر مکان بھانت بھانت کے رنگوں کے بنائے گئے ہیں۔ جہاں اپنے اپنے کُل کے انوسار یتھا یوگیہ سب استریاں بیٹھکر دیکھیں گی۔ نگر کے بالک کومل بچن کہہ کر پربھو شری رام چندر جی کو بڑے آدر سے یگیہ بھومی کی رچنا دکھلا رہے ہیں۔

سب سسو ایہی مس پریم بس پرسی منوہر گات
تن پلکہیں اتی ہرش ہیاں دیکھی دیکھی دوؤ بھرات

سب بالک اسی بہانے پریم وش ہو کر شری رامچندر جی کے سُندر منوہر شریر کا سپرش کر کے پلکت شریر ہو رہے ہیں اور دونوں بھائیوں کو دیکھکر من میں پھولے نہیں سماتے۔

چوپائی

سسو سب رام پریم بس جانے۔ پریتی سمیت نکیت بکھانے
نج نج رچی سب لیہیں بولائی۔ سہت سنیہ جاہیں دوؤ بھائی

شری رام چندر جی نے سب بالکوں کو پریم کے وش جانا تب تو پریم پوروک یگیہ شالا کے ستھانوں کی رچنا کی بہت سراہنا کی۔ بالک اپنی اپنی رچی کے انوسار انہیں بُلا لیتے ہیں۔ اور دونوں بھائی پریم سہت جہاں وہ بُلاتے ہیں چلے جاتے ہیں۔

رام دکھاوہیں انجہی رچنا۔ کہی مردو مدھر منوہر بچنا
لو نمیش مہوں بھوون نکایا۔ رچی جاسو انوساسن مایا
بھگتی ہیتو سوئی دین دیالا۔ چتوت چکت دھنش مکھ شالا
کوتک دیکھی چلے گرو پاہیں۔ جانی بلمبو تراس من ماہیں

شری رام چندر جی اپنے چھوٹے بھائی لچھمن کو میٹھے کومل اور منوہر بچن کہہ کر یگیہ شالا کی رچنا دکھلاتے ہیں۔ دیکھو جس ایشور کی آگیا سے اُس کی مایا آنکھ کے جھپکنے تک کے کال کے بھی چوتھائی سمے میں اننت کوٹی برہمانڈوں کے سموہ رچ ڈالتی ہے۔ وہی بھگوان دین دیال شری رام چندر جی بھکتی کے کارن دھنش یگیہ شالا کو آشچریہ کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ اس پرکار نگر کا سارا تماشا دیکھ کر وہ گورو کے پاس چلے۔ کیونکہ اُن کے من میں دیر ہو جانے کا ڈر ہے۔

جاسو تراس ڈر کہوں ڈر ہوئی۔ بھجن پربھاؤ دکھاوت سوئی
کہی باتیں مردو مدھر سہائی۔ کئے بدا بالک برئن آئی

جن کے ڈر سے ڈر کو بھی ڈر لگتا ہے۔ وہ پربھو بھجن کا پربھاو دکھلا رہے ہیں۔ بالکوں کو مدھر کومل اور سُندر بچن کہہ کر بھگوان شری رام چندر جی نے زبردستی [illegible] وداع کیا

دوہا

سبھے سپریم بنیت اتی سکچ سہت دوؤ بھائی
گرو پد پنکج نائی سر بیٹھے آیسو پائی

پھر بھئے۔ پریم بنتی اور بڑے سنکوچ کے ساتھ دونوں راجکمار [illegible] گورو وشوامتر جی کے چرن کملوں میں ماتھا نوایا اور اُن کی آگیا پا کر بیٹھ گئے۔

چوپائی

نسی پربیس مُنی آیسُو دیتھا ۔ سبھری سندھیانبد نو کینہا
کہت کتھا اتہاس پُرانی ۔ رُچیر جنی جُگ جام سرانی

رات پڑتی ہوئی جان کر مُنی نے آگیا دی تب سب نے سندھیا
کال کا بھگوت بندن کیا۔ اس کے بعد اتہاس پرانوں کی کتھا کہتے کہتے
دو پہر رات بیت گئی۔

مُنی بر سین کینہہ تب جائی ۔ لگے چرن چاپن دو بھائی
جن کے چرن سروُرُہ لاگی ۔ کرت بِبدھ جپ جوگ براگی
تیئی دونو بندھو پریم جنو جیتے ۔ گُر پد کمل پلوٹت پریتے
بار بار مُنی آگیا دینہی ۔ رگھوبر جائی سین تب کینہی

تب مُنی وشوامتر سونے کے لئے بستر پر لیٹ گئے۔ دونوں
بھائی اُن کے چرن دبانے لگے۔ جن کے چرن کملوں کے لئے وبرکت
پُرش نانا پرکار کے جپ اور یوگ کرتے ہیں۔ وہی دونو بھائی مانو
پریم سے جیتے ہوئے پریم سے گرو کے چرن کملوں کو دبا رہے ہیں۔
مُنی نے بار بار آگیا دی۔ تب کہیں شری رامچندر جی بستر پر جا کر لیٹے۔

چاپت چرن لکھنو اُر لائیں ۔ سبھے سپریم پرم سچو پائیں
پُنی پُنی پربھو کہہ سووہو تاتا ۔ پوڑھے دھری اُر پد جل جاتا

لچھمن جی پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں کو چھاتی سے لگا کر
بھے اور پریم کے ساتھ پرم آنند میں ڈوبے ہوئے دبا رہے ہیں۔ پربھو
شری رام چندر جی نے بار بار کہا۔ کہ ہے تات! اب جا کر آرام کرو۔
تب لچھمن جی اُن چرن کملوں کا من میں دھیان کر کے لیٹ گئے

دوھا

اُٹھے لکھنو نسی بگت سُنی اُرون سکھا دُھنی کان
گُر تیں پہلے ہیں جگت پتی جاگے رامو سُجان

رات گذر جانے پر جب مُرغ کی بانگ کی آواز لچھمن جی
نے کانوں سے سُنی۔ تو وہ اُٹھ بیٹھے۔ جگت کے ایشور شری رام چندر جی
بھی گُرو سے پہلے ہی جاگ پڑے۔

چوپائی

سکل سوچ کری جائے نہائے ۔ نِت نیہ نباہی مُنی ہی سر نائے
سمے جانی گُر آیسُو پائی ۔ لین پرسُون چلے دوؤ بھائی

سب شوچ کریا (رفع حاجت۔ داتن وغیرہ) کر کے وہ جا کر
نہائے اور پھر نت کرم بناہ کر مُنی کو ڈنڈوت کیا۔ پوجا کا سمان جان کر
گورو کی آگیا لے کر دونو بھائی پھول لینے چلے۔

بھوپ باغو بر دیکھیو جائی ۔ جہاں بسنت رتو رہی لو بھائی
لاگے بٹپ منوہر نانا ۔ برن برن بر بیلی بتانا

انہوں نے جا کر راجہ جنک کا سُندر باغ دیکھا جس کی
سُندرتا کو دیکھ کر بسنت رتو بھی موہت ہو کر رہ گئی ہے۔ اس باغ
میں من کو ہرنے والے انیک برکش لگے ہوئے اور بھانت بھانت
کی رنگین سُندر بیلیں پھیلی ہوئی ہیں۔

نو پلو پھل سُمن سُہائے ۔ نج سمپتی سُر رُوکھ لجائے
چاتک کوکل کیر چکورا ۔ کوجت بہگ نٹت کل مورا

نئے پتوں پھلوں اور سُندر پھولوں سے سجے ہوئے برکش
اپنی سمپتی سے دیو برکشوں کو بھی لجا رہے ہیں پپیہے۔ کوئل طوطے۔
چکور آدی سب پنچھی میٹھے میٹھے گیت گا رہے ہیں۔ اور سُندر
مور ناچ کر رہے ہیں۔

مدھیہ باگ سر سوہ سُہاوا ۔ منی سوپان بچتر بناوا
بمل سلل سرسج بہو رنگا ۔ جل کھگ کوجت گُونجت بھرنگا

باغ کے بیچ میں سُندر سروور شوبھا پا رہا ہے جس میں منی
جڑت وچتر سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اس کا جل نرمل ہے۔ اور انیک
رنگ برنگے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پنچھی بول رہے ہیں۔ اور بھنورے
گونجار کر رہے ہیں۔

دوھا

باگو تڑاگو بلوکی پربھو ہرشے بندھو سمیت
پرم رمیہ آرامو لیو جو رام ہی سکھ دیت

باغ اور سروور کو دیکھ کر پربھو شری رام چندر جی لکشمن سمیت

بہت پرسن ہوتے۔ یہ باغ واستو میں پرم رمنیک (بہت ہی پیارا) ہے۔ جو جگت کو سکھ دینے والے پربھو شری رام چندر جی کو بھی سکھ دے رہا ہے۔

چوپائی

چہوں دس چتئی پوچھی مالی گن۔ لگے لین دل پھول مدت من
تیہی اوسر سیتا تہاں آئی۔ گریجا پوجن جننی پٹھائی

چاروں طرف دیکھ کر اور مالیوں سے پوچھ کر وہ دونوں پرسن من سے پھول پتر لینے لگے۔ اتنے میں سیتا جی وہاں آئیں۔ اُن کی ماتا نے انہیں شری پاربتی جی کی پوجا کرنے کے لیے باغ میں بھیجا تھا۔

سنگ سکھیں سب سبھگ سیانیں۔ گاویں گیت منوہر بانیں
سر سمیپ گریجا گرہ سوہا۔ برنی نہ جائی دیکھی منو موہا

اس کے ساتھ سب سندر اور چتر سکھیاں ہیں۔ جو منوہر بانی سے گیت گا رہی ہیں۔ سرووَر کے پاس پاربتی جی کا مندر شوبھا پا رہا ہے۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ جسے دیکھ کر من موہت ہو جاتا ہے

مجن کری سر سکھنہ سمیتا۔ گئی مدت من گوری نکیتا
پوجا کینہہ ادھک انوراگا۔ نج انوروپ سبھگ بر ماگا

سرووَر میں سکھیوں سمیت سیتا جی نے اشنان کیا۔ اور پھر پرسن من سے شری پاربتی جی کے مندر میں گئیں۔ بڑے پریم سے پوجا کی اور اپنا سا گُن روپ شیل سے یوگیہ پورن ور مانگا۔

ایک سکھی سیا سنگ بہائی۔ گئی رہی دیکھن پھلوائی
تیہیں دوؤ بندھو بلوکے جائی۔ پریم بِبس سیتا پہیں آئی

اُن میں ایک سکھی سیتا جی کا ساتھ چھوڑ کر باغ کو دیکھنے کے لیے چلی گئی تھی۔ اس نے جا کر دونوں بھائیوں کو دیکھا اور پریم آنند سے بھری ہوئی سیتا جی کے پاس آئی۔

دوھا

تاسو دسا دیکھی سکھنہ پلک گات جل نین
کہو کارن نج ہرش کر پوچھہیں سب مردو بین

اس کی آنند دشا سب نے دیکھی۔ شریر پلکت ہے۔ نیتروں میں آنند کا جل بھرا ہے۔ سب سکھیاں کومل بانی سے پوچھنے لگیں کہ تو اپنے آنند کا کارن بتا۔

چوپائی

دیکھن باگ کنور دوئی آئے۔ بے کسور سب بھانت سہائے
سیام گور کمی کہوں بکھانی۔ گرا انین نین بنو بانی

اس نے کہا کہ دو راجکمار باغ دیکھنے آئے ہیں۔ کشور تو اُن کی اوستھا ہے۔ اور سب بھانت سندر ہیں۔ سانولے اور گورے رنگ کے ہیں۔ اُن کی سندرتا کا ورنن کیسے کروں کیونکہ بانی جو ورنن کرتی ہے تو اُس کے تو نیتر نہیں کہ جو دیکھ کر کہے۔ اور جن نیتروں نے اُن کو دیکھا ہے۔ وہ بول نہیں سکتے۔ جو ورنن کریں۔

سُنی ہرشیں سب سکھیں سیانی۔ سیا ہیاں اتی اُت کنٹھا جانی
ایک کہی نرپ سُت تیئی آلی۔ سُنے جے منی سنگ آئے کالی

یہ سُن کر اور سیتا جی کے من کی لالسا جان کر سب چتر سکھیاں پرسن ہو گئیں۔ ان سے ایک نے کہا اے سکھی! یہ وہی راجکمار ہیں جو سنا ہے کہ منی وشوامتر جی کے ساتھ کل یہاں آئے ہیں۔

جنہہ نج روپ موہنی ڈاری۔ کینہے سوبس نگر نر ناری
برنت چھبی جہاں تہاں سب لوگو۔ اوسی دیکھیے ہی دیکھن جو گو

جنہوں نے اپنے سندر روپ کا پھندا ڈال کر نگر واسی سبھی نر ناریوں کو اپنے وش میں کر لیا ہے۔ جہاں تہاں سب لوگ انھیں کی شوبھا کے گن گا رہے ہیں۔ اُن کو ضرور ہی دیکھنا چاہئے۔ وہ دیکھنے ہی کے یوگیہ ہیں۔

تاسو بچن اتی سیا سُہانے۔ درس لاگی لوچن اکلانے
چلی اگر کری پریہ سکھی سوئی۔ پریتی پراتن لکھئی نہ کوئی

اس سکھی کے بچن سیتا جی کو بہت ہی پیارے لگے۔ درشن کرنے کے لیے نیتر للچا گئے۔ اس پیاری سکھی کو آگے کر کے سیتا جی چلیں اس طرح سے کہ پرانی پریتی کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوھا

سُمرِی سیا ناردبچن اُبھی پیرتی پُنیت!
چکرت بلوکت سکل دِسی جنوسِسُو مرگی سبھیت

ناروجی کے بچنوں کو یاد کرکے سیتاجی کے من میں پوتر پریتی اُمڈ آئی۔ وہ چکت ہو کر ساری دشاؤں کو ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو کوئی بال ہرنی ڈر سے سہمی ہوئی اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہو۔

چوپائی

کنکن کنکنی نوپُر دُھنی سُنی۔ کہت لکھن تن رام ہردین گُنی
مانہوں مدن دُندبھی دِینہی۔ منسا بسو وجے کہن کینہی

کنکن (ہاتھوں کے کڑے) کنکنی (کمر دھنی) نوپُر (پاؤں کا زیور) کی منوہر دُھن سنتے ہی شری رام چندر جی نے من میں وچار کر لچھمن سے کہا۔ یہ کیسا منوہر شبد ہوتا چلا آتا ہے۔ مانو نقارہ بجا کر کام دیو سنسار کو جیتنے کے لئے بڑھا چلا آ رہا ہے۔

اس کہی پھری چِت اُسے تہی اورا۔ سیا مُکھ سسی بھئے نین چکورا
بھئے بلوچن چارُو اچنچل۔ منہوں سکچی نِمی تجے دِگنچل

ایسا کہہ کر شری رامچندر جی نے پھر کر اس اور دیکھا۔ چندر مُکھی سیتا کو دیکھ کر اُنکے نیتر چکور بن گئے۔ سندر نیتر ستھر ہو گئے ٹکٹکی لگ گئی۔ پلکوں کا گرنا رُک گیا۔ مانو نِمی نے لجت ہو کر پلکوں میں رہنا چھوڑ دیا ہو۔ (نِمی جنک جی کے پوروج ہیں جن کا سب کی پلکوں میں نواس مانا گیا ہے۔ لڑکی اور داماد کے ملن پرسنگ کو دیکھنا مناسب نہیں اس لئے لجا کے مارے انہوں نے پلکوں کو چھوڑ دیا ہے جس سے آنکھ جھپکتی نہیں)

دیکھی سیا سوبھا سُکھو پاوا۔ ہردین سراہت بچن نہ آوا
جنو برنچی سب نج نپنائی۔ بِرچی بِسو کہن پرگٹ دکھائی

سیتا جی کی شوبھا کو دیکھ کر شری رام جی بڑے سُکھی ہوئے من ہی من میں وہ اس الوکک شوبھا کی سراہنا کرتے ہیں لیکن مکھ سے شبد نہیں نکلتے۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ برہما جی نے اپنی ساری کاریگری کو ساکار روپ میں (جسم کر کے) پرگٹ کر کے سنسار کو دکھا دیا ہے۔

سُندرتا کہوں سُندر کرئی۔ چھبی گرہیں دیپ سِکھا جنو برئی
سب اُپما کوی رہے جُٹھاری۔ کیہیں پٹتروں بدیہہ کماری

جس کی سندرتا سُندرتا کو بھی سندر کرتی ہے۔ مانو سندرتا روپی گھر میں دیپک کی روشنی ہو جس سے سندرتا جگمگا اٹھتی ہے۔ کویوں نے ساری اُپماؤں (مشابہات کو) جھوٹی کر رکھا ہے۔ میں جنک کماری شری سیتا جی کی کس سے اُپما دوں۔

دوھا

سیا سوبھا ہیاں برنی پربھو آپنی دسا بچاری
بولے سُچی من انُج سن بچن سمے انوہاری

سیتا جی کی شوبھا کا من میں ورنن کر کے اور اپنی پریم مگن دشا کو وچار کر پربھو شری رام چندر جی چھوٹے بھائی لکشمن سے پوتر من سے سمے انوسار بچن بولے۔

چوپائی

تات جنک تنیا یہ سوئی۔ دھنش جگیہ جیہی کارن ہوئی
پوجن گوری سکھیں لے آئیں۔ کرت پرکاسُ پھرتی پھلوائیں

ہے تات! یہ وہی جنک کماری ہے جس کے نمت یہ دھنش یگیہ ہو رہا ہے۔ سکھیاں اسے پاربتی جی کی پوجا کرنے کے لئے باغ میں لے آئی ہیں۔ اور پرکاش کرتی پھر رہی ہے۔

جاسُو بلوکی الوکک سوبھا۔ سہج پُنیت مور منُو چھوبھا
سو سبُو کارن جان بدھاتا۔ پھرکہیں سُبھد انگ سُنو بھراتا

جس کی الوکک (دُنیا سے نرالی) شوبھا کو دیکھ کر میرا سبھاؤ سے ہی پوتر من موہت ہو گیا ہے۔ اس کا سب کارن تو بدھاتا جانے پرنتو ہے بھائی! سنو میرے سارے منگلکاری انگ پھڑک رہے ہیں

رگھو بنسنہہ کر سہج سبھاؤ۔ منو کُپنتھ پگو دھرئی نہ کاؤ
موہی اتسیہ پرتیتی من کیری۔ جیہیں سپنے ہوں پرنری نہ ہیری

رگھو ونشیوں کا تو یہ سہج سبھاؤ ہے کہ اُن کا من بُری راہ پر کبھی

پاؤں نہیں دھرتا۔ مجھے اپنے من پر پورا بھروسہ ہے۔ جس نے سپنے میں بھی پرائی استری پر نظر نہیں ڈالی۔

جنہہ کے لہہیں نہ ریپو رن پیٹھی۔ نہیں پاؤتیہ پرتیا منو ڈیٹھی
منگن لہہیں نہ جنہہ کے ناہیں۔ تے نربر تھورے جگ ماہیں

جو یدھ میں دشمن کو اپنی پیٹھ نہیں دکھاتے۔ پرائی استریاں جن کے من اور درشٹی کو نہیں کھینچ سکتی۔ (ارتھات پرائی استری کو دیکھکر جن کا من اور درشٹی چلایمان نہیں ہوتے) جن کے دوار پر مانگنے والا خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ ایسے شریشٹھ پرش سنسار میں تھوڑے ہیں۔

دوہا

کرت بتکہی انج سن من سیا روپ لوبھان
مکھ سروج مکرند چھبی کری مدھپ اوپان

شری رام جی چھوٹے بھائی سے تو باتیں کر رہے ہیں لیکن من سیتا جی کے روپ پر موہت ہو رہا ہے۔ سیتا جی کے مکھ روپی کمل کے شوبھا روپی مکرند رس کا شری رام جی کا من روپی بھونرا پان کر رہا ہے۔

چوپائی

چتوتی چکت چہوں دیسی سیتا۔ کہہ گئے نرپ کسور منو چنتا
جہہ بلوک مرگ ساوک نینی۔ جنو تہاں برس کمل سیت شرینی

سیتا جی چاروں اور چکت ہو کر (گھبرا کر حیران ہو کر) دیکھ رہی ہیں۔ من میں پریشان ہے۔ کہ راجکمار کہاں گئے۔ بال مرگ نینی سیتا جی جدھر کو دیکھتی ہیں۔ مانو وہاں سفید کملوں کی قطاریں قطار برس جاتی ہیں۔

لتا اوٹ تب سکھنہ لکھائے۔ سیامل گور کسور سہائے
دیکھی روپ لوچن للچانے۔ ہرشے جنو نج ندھی پہچانے

تب سکھیوں نے بیل کی اوٹ میں سندر شیام اور گور کماروں کو دکھلایا۔ انکے روپ کو سیتا جی کے نیتر للچا اٹھے اور ایسے پرسن ہوئے مانو کہ انہوں نے اپنا خزانہ پہچان لیا ہو۔

تھکے نین رگھوپتی چھبی دیکھیں۔ پلکنہی ہو پری ہریں نمیش
ادھک سنیہہ دیہہ بھئی بھوری۔ سرد سسی ہی جنو چتو چکوری

شری رگھوناتھ جی کی شوبھا کو دیکھکر سیتا جی کے نیتر نشچل ہو گئے۔ پلکوں نے بھی گرنا چھوڑ دیا۔ ادھک پریم کے کارن دیہہ کی سُدھ نہ رہی۔ جیسے کہ موسم شرما کے پورن چندرماں کو دیکھکر چکور بے سُدھ ہو کر سب کچھ بھول جاتی ہے۔

لوچن مگ رامہی ار آنی۔ دینہے پلک کپاٹ سیانی
جب سیا سکھنہ پریم بس جانی۔ کہہ نہ سکہیں کچھ من سکچانی

آنکھوں کے راستے شری رام جی کو ہردے میں لاکر پریم چتر سیتا جی نے پلکوں کے کواڑ لگا لئے ارتھات آنکھیں بند کر لیں جب سکھیوں نے سیتا جی کو پریم کے وش دیکھا تب تو ساری سکھیاں سکچا گئیں کچھ کہہ نہ سکیں۔

دوہا

لتا بھون تیں پرگٹ بھئے تیہی اوسر دو بھائی
نکسے جنو جگ بمل بدھو جلد پٹل بلگائی

اُسی سمے بیلوں کے جھنڈ کی اوٹ میں دونوں راجکمار پرگٹ ہوئے مانو دو نرمل چندرما بادلوں کے پردے کو پھاڑ کر نکلے ہوں۔

چوپائی

سوبھا سیوں سبھگ دو بیرا۔ نیل پیت جل جابھ سریرا
مور پنکھ سر سوہت نیکے۔ گچھ بیچ بیچ کسُم کلی کے

دونوں بھائی سندرتا اور شوبھا کی سیما (حد) ہیں نیلے اور پیلے کمل کے سمان اُن کے شریر ہیں۔ سر پر سندر مور پنکھ شوبھا دیتے ہیں۔ انکے بیچ بیچ پھولوں کی کلیوں کے منوہر گچھے لٹکتے ہیں۔

بھال تلک شرم بندو سہائے۔ شرون سبھگ بھوشن چھبی چھائے
بکٹ بھرکٹی کچ گھونگھر بارے۔ نو سروج لوچن رتنارے

مستک پر سندر تلک اور پسینے کی بوندیں شوبھا یادہی ہیں کانوں

۔ہیں سندر زیوروں کی شوبھا چھوٹی چھوٹی سی نیلی گھنگھریالی ہیں۔ اور گھنگھرالے بال ہیں۔ نئے کھلے ہوئے لال کمل کے سمان نیتر لال ہیں۔

چارو چبک ناسکا کپولا۔ ہاس بلاس لیت منو مولا
مکھ چھبی کہی نہ جائی موہی پاہیں۔ جو بلوکی بہو کام لجاہیں

ٹھوڑی، ناک اور گال بڑے سندر ہیں۔ ہنسی کی بہار من کو مول ہی لے لیتی ہے۔ چہرے کی شوبھا کا ورنن تو مجھ سے ہو ہی نہیں سکتا جسکو دیکھکر بہت سے کام دیو بھی شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

اُرسی مال کمبو کل گیوا۔ کام کلبھ کر بھج بل سیوا
سمن سمیت بام کر دونا۔ ساؤنر کنور سکھی سٹھی لونا

چھاتی پر موتیوں کے ہار شوبھایمان ہیں۔ گلا شنکھ کے سمان سُندر ہے۔ کام کنجر کی سونڈ کے سمان کومل بھجائیں ہیں۔ جو بل کی سیما (حد) ہیں۔ بائیں ہاتھ میں پھولوں سے بھرے ہوئے دونے ہیں۔ ہے سکھی! ان میں سے سانولا کنور تو بہت ہی سلونا ہے۔

کیہری کٹی پٹ پیت دھر سُشما سیل ندھان
دیکھی بھانو کل بھوشن ہی بسرا سکھنہ اپان،

شیر کی سی پتلی کمر ہے۔ پیلے بستر دھارن کئے ہوئے ہیں۔ شوبھا اور شیل کے سمندر ہیں۔ ان سورج ونشی بھوشن شری رامچندر جی کو دیکھکر سکھیاں اپنے آپ کو کھو بیٹھیں۔

دھری دھیر جو ایک آلی سیانی۔ سیتا سن بولی گہی پانی
بہوری گوری کر دھیان کر بہو۔ بھوپ کسور دیکھی کن لیہو

ایک چتر سکھی کلیجے کو تھام کر سیتا جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں کہنے لگی کہ شری پاربتی کا دھیان پھر کر لینا۔ ابھی ان راجکماروں کو کیوں نہیں دیکھ لیتی۔

سکچی سیا تب نین اُگھارے۔ سنمکھ دو رگھو سنگھ نہارے
نکھ سکھ دیکھی رام کے شوبھا۔ سمرتی پتا پنو منوا تی چھوبھا

سیتا جی تب سکچا کر (شرمیلے پن سے) نیتر کھولے۔ سامنے دو رگھو کل کے شیر کھڑے دیکھے۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک شری رام چندر جی کی سندرتا کو دیکھکر اور اپنے پتا کے پرن (دھنش یگیہ کی شرط) کو یاد کر کے سیتا جی کے من میں ہل چل مچ گئی۔

پرلس کھنبہ لکھی جب سیتا۔ بھیو گہرو سب کہیں سبھیتا
پنی اب ایہی بیریاں کالی۔ اس کہہ من بہسی ایک آلی

جب سکھیوں نے سیتا جی کو پریم کے وش میں دیکھا تو سب ڈر کر کہنے لگیں۔ کہ بڑی دیر ہو گئی۔ چلنا چاہئے۔ کل اسی سمے یہاں پھر آئیں گی۔ ایسا کہہ کر ایک سکھی من ہی من ہنسی۔

گوڑھ گرا سُنی سیا سکچانی۔ بھیو بلمبو ماتو بھے مانی
دھری بڑی دھیر رام اُر آنے۔ پھری اپنپو پتو بس جانے

اس سکھی کی گوڑھ بانی کو سُن کر سیتا جی سکچا گئیں۔ دیر ہو گئی جان کر ماتا کا ڈر مانا۔ دھیرج دھر کر رام چندر جی کو ہردے میں لا کر اور اپنے آپ کو پتا کے آدھین جان کر واپس لوٹ پڑیں۔

دوہا

دیکھن مس مرگ بہگ تر پھری بہوری بہوری
نرکھی نرکھی رگھو بیر چھبی باڑھی پریتی نہ تھوری

ہرن، پکشی، اور برکشوں کو دیکھنے کا بہانہ کر کے سیتا بار بار پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتی تھیں۔ شری رگھوناتھ جی کی شوبھا کو دیکھ کر اُن میں پریتی بہت ہی بڑھتی جاتی تھی۔

چوپائی

جانی کٹھن سو چاپ بسورتی۔ چلی راکھی اُر سیامل مورتی
پربھو جب جات جانکی جانی۔ سکھ سنیہہ سوبھا گن کھانی

شری جانکی جی شو جی کے دھنش کو کٹھور جان کر (شری رام چندر جی کو اتی کومل جان کر کہ یہ اس کٹھور دھنش کو کیسے توڑیں گے اور دھنش توڑے بنا میرا اُن کے ساتھ سنجوگ اسمبھو ہے) سیتا جی شیام شریر شری رام چندر جی کی مورتی کو ہردے میں رکھ کر من میں چنتا کرتی ہوئی چلی۔ جب پربھو شری رام چندر جی نے سکھ، پریم اور سندرتا کی کھان شری جانکی جی کو جاتے دیکھا۔

پرم پریم مئے مردو مسی کینہی۔ چارو چت بھیتیں لکھی لینہی
گئی بھوانی بھون بہوری۔ بندی چرن بولی کر جوری

پرم پریم سے کومل سیاہی بنا کر شری رگھوناتھ جی نے اپنے سندر چِت رُوپی بھِتی پر (من روپی دیوار پر) سیتا جی کی مُورتی کھینچ لی تب سیتا جی پھر پاربتی جی کے مندر میں گئیں اور انکا چرن بندن کرکے ہاتھ جوڑ کر بولیں۔

جے جے گری بر راج کسوری جے مہیس مُکھ چند چکوری
جے گج بدن شڈانن ماتا جگت جننی دامنی دُتی گاتا

ہے شریشٹھ پربت راجکماری! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ہے شوجی کے چندر مُکھ پر موہت چکوری۔ آپ کی جے ہو۔ ہے ہاتھی کے مُکھ والے گنیش اور چھ مکھوں والے سوامی کارتک جی کی ماتا! ہے جگت ماتا! ہے بجلی کی چمک کے سمان شریر والی آپکی جے ہو۔

نہیں تو آدی مدھیہ اوسانا۔ امت پربھاؤ بید نہیں جانا
بھو بھو بِبھو پرابھو کارنی۔ بسو بموہنی سوبس بہارنی

آپ کا نہ آدی ہے نہ مدھیہ اور نہ انت ہی ہے۔ آپکے اسیم (غیر محدود) پربھاؤ کو وید بھی نہیں جان سکے۔ آپ ہی سنسار کی اتپتی پالن اور پرلے کرنے والی ہیں۔ وشو کو موہنے والی اور اپنی سوتنتر اچھا سے بہار کرنے والی ہیں۔

دوہا

پتی دیوتا سُتیا مہوں ماتو پرتھم تو ریکھ
مہما امت نہ سکہیں کہی سہس سارداسیش

ہے ماتا! پتی کو اشٹ دیو ماننے والی پرم سوبھاگوتی آدرش وادی استریوں میں پہلے آپ کی ہی گنتی ہے۔ ہزاروں سیش اور سرسوتی جی بھی آپ کی اسیم (غیر محدود) مہما کا ورنن نہیں کر سکتے۔

چوپائی

سیوت توہی سُلبھ پھل چاری۔ بردائنی پرآری پیاری
دیوی پوجی پدکمل تمہارے۔ سُر نر مُنی سب ہوہیں سکھارے

ہے بھگتوں کو من چاہے ور دان دینے والی! ہے شوجی کی پیاری! آپ کی سیوا کرنے سے دھرم ارتھ کام موکش چاروں پھل سہج ہی میں مل جاتے ہیں۔ ہے دیوی! آپکے چرن کملوں کی پُوجا کرکے دیوتا۔ منش اور مُنی سب سُکھی ہو جاتے ہیں۔

مور منورتھ جانہو نیکیں۔ بسہو سدا اُر پُر سب ہی کیں
کینہوں پرگٹ نہ کارن تیہی۔ اس کہی چرن گہے بیدیہی

میرے من کی ابھلاشا کو آپ اچھی طرح سے جانتی ہیں۔ کیونکہ سب کے ہردے رُوپی پروں میں آپ کا نواس ہے۔ اس لئے ہی میں نے پرگٹ کرکے نہیں کہا ایسا کہہ کر جانکی جی نے پاربتی جی کے چرن پکڑ لئے۔

بنے پریم بس بھئی بھوانی۔ کھسی مال مُورتی مُسکانی
سادر سیاں پرساد سر دھریو۔ بولی گوری ہرش ہیاں بھریو

بھوانی جی سیتا جی کے ونے اور پریم (عاجزی اور پریم) کے وش میں ہوگئیں۔ ان کی گلے کی مالا کھسک گئی۔ اور مورتی مسکرائی سیتا جی نے دیوی کے اس پرشاد مالا کو سر پر دھرا۔ تب پاربتی جی من میں آنند سے بھرپور ہوکر بولیں۔

سُنو سیا ستیہ اسیس ہماری۔ پوجہی من کامنا تمہاری
نارد بچن سدا سچی سانچا۔ سو برو ملہی جاہیں منو راچا

ہے سیتا سُنو۔ ہماری آشیرواد ستیہ ہوگی۔ تمہاری منوکامنا پورن ہوگی۔ نارد جی کے بچن سدا ہی پوتر اور سچے ہوتے ہیں۔ جن کے پریم میں تمہارا من مگن ہو رہا ہے۔ وہی ور تمہیں ملے گا۔

چھند

منو جاہیں راچیو ملہی سو برو سہج سُندر سانورو
کرونا ندھان سجان سیلو سنیہو جانت راورو
ایہی بھانت گوری اسیس سُنی سیا سہت ہیاں ہرشی الی
تلسی بھوانی ہی پوجی پنی پنی مدت من مندر چلی

جس کے پریم میں تمہارا من مگن ہو رہا ہے۔ وہی سہج سبھاؤ

سے سندر سالونا ور تم کو ملے گا۔ وہ دیا ندھیان وسجان ور
تمہارے شیل اور پریم کو جانتا ہے۔ پاربتی جی کا آشیرواد سن کر سیتا
جی اپنی سکھیوں سمیت پرسن ہوئیں تلسی داس جی کہتے ہیں کہ اس پرکار
بار بار بھوانی جی کی پوجا کر کے سیتا جی پرسن چت ہو کر راج مندر
کو چلیں۔

سورٹھا

جانی گوری انوکول سیا ہیہ ہرش نہ جائی کہی
منجل منگل مول بام انگ پھرکن لگے

شری پاربتی جی کو پرسن جان کر سیتا جی کے من کا آنند کہا
نہیں جاتا ہے۔ اچھے منگل کے مول ان کے بائیں انگ پھڑکنے
لگے۔

چوپائی

ہردین سراہت سیا لونائی۔ گر سمیپ گونے دوؤ بھائی
رام کہا سبو کوسک پاہیں۔ سرل سبھاو چھوات چھل ناہیں

من میں سیتا جی کے سندر روپ کی سراہنا کرتے ہوئے دونوں
بھائی گرو کے پاس گئے۔ شری رامچندر جی نے سب کچھ باغ کا سماچار
وشوامتر جی کو کہہ سنایا۔ کیوں کہ وہ سرل سبھاو ہیں۔ اور چھل کپٹ
تو انہیں چھو بھی نہیں سکتا۔

سمن پائی منی پوجا کینہی۔ پنی اسیس دوہو بھائین دینہی
سپھل منورتھ ہوہو تمہارے۔ رام لکھن سنی بھے سکھارے

پھولوں کو پا کر منی نے پوجا کی۔ اور پھر دونوں بھائیوں کو آشیرواد
دیا۔ کہ تمہاری منو کامنائیں سب پوری ہوں۔ یہ سن کر رام لکشمن سکھی ہوئے۔

کری بھوجن منی بر بگیانی۔ لگے کہن کچھ کتھا پرانی
بگت دوس گرو آیسو پائی۔ سندھیا کرن چلے دوؤ بھائی

شریشٹھ وگیانی منی وشوامتر جی نے پھر بھوجن کیا اور اس
کے بعد کچھ پرانی کتھائیں کہنے لگے۔ دن بیت جانے پر گرو کی آگیا
پا کر دونو بھائی سندھیا کرنے چلے۔

پراچی دشی سسی اگیو سہاوا۔ سیا مکھ سرس دیکھی سکھ پاوا
بہوری بچار کینہہ من ماہیں۔ سیا بدن سم ہم کر ناہیں

پورب وشا میں چندرما چڑھ آیا۔ شری رام چندر جی نے سیتا
جی کے مکھ کے سمان سندر دیکھ کر سکھ مانا۔ پھر من میں وچار کی کہ یہ چندرما
سیتا جی کے مکھ کے سمان نہیں ہے۔

دوہا

جنم سندھو پنی بندھو بش دن ملین سکلنک
سیا مکھ سمتا پاو کمی چندو باپرو رنک

اس کا جنم جڑ سمندر سے ہوا ہے۔ جس کارن وش اس کا
بھائی ہے۔ دن میں یہ تیج رہت ہو جاتا ہے اور اس کے بیچ کالا
داغ اسے کلنک لگا ہوا ہے۔ یہ بے چارہ غریب چندرما بھلا سیتا
جی کے مکھ کی تلنا کیسے کر سکتا ہے۔

چوپائی

گھٹئی بڑھئی برہنی دکھدائی۔ گرسئی راہو نج سندھی ہی پائی
کوک سوک پرد پنکج دروہی۔ اوگن بہت چندرما توہی

پھر یہ گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ اور برہن استریوں کو دکھ
دینے والا ہے۔ راہو اپنی سندھی میں (دائرہ اختیار میں) پا کر اسے
گرس لیتا ہے۔ چکوے چکوی کا دکھدائی ہے۔ اور کمل کے پھولوں
کا ویری ہے۔ ہے چندرما! تجھ میں تو بہت سے دوش ہیں۔

بیدیہی مکھ پٹ تر کینہے۔ ہوئی دوش بڑ انوچت کینہے
سیا مکھ چھبی بدھو بیاج بکھانی۔ گرو پہیں چلے نسا بڑی جانی

سیتا جی کے مکھ کو تیری اپما دینا بڑا انوچت کرم کرنے کا
دوش ہے۔ اس پرکار چندرما کے بہانے سیتا جی کے مکھ کی تعریف
کر کے بڑی رات گئی جان وہ گرو کے پاس چلے۔

کری منی چرن سروج پرناما۔ آیسو پائی کینہہ بشراما
بگت نسا رگھو نائک جاگے۔ بندھو بلوکی کہن اس لاگے

منی کے چرن کملوں کو پرنام کیا اور اُن کی آگیا پا کر آرام کیا

رات سماپت ہو جانے پر شری رگھوناتھ جی جاگے اور لکشمن کو ذیل
ایسا کہنے لگے۔

اُدیو ارُن اولوکہو تاتا۔ پنکج کوک لوک سکھداتا
بولے لکھنو جوری جگ پانی۔ پربھو پربھاو سوچک مرد بانی

ہے تات! دیکھو کمل وسیکوا چکوی اور لوک کو سکھ دینے والا اُرن (شفق کی سُرخی) چڑھ آیا۔ یہ سن کر دونوں ہاتھ جوڑ کر پربھو شری رام چندر جی کے پربھاو کو پرگٹ کرنے والی کومل بانی سے لکشمن جی نے کہا۔

دوہا

اُرن اُدئیں سکچے کمد اُڈگن جوتی ملین
جمیں تمہار آگمن سنی بھئے نرپتی بل ہین

ہے سوامی! ارن اُدے ہونے سے کمدنی بند ہو گئیں اور تاراگنوں کی روشنی پھیکی پڑ گئی۔ جیسے آپ کا آنا سن کر سب راجے بل ہین ہو گئے ہیں۔

چوپائی

نرپ سب نکھت کرہیں اُجیاری۔ ٹاری نہ سکہیں چاپ تم بھاری
کمل کوک مدھو کر کھگ نانا۔ ہرشے سکل نشا اوسانا

سب راجہ روپی تارے مدھم روشنی دیتے ہیں لیکن وہ دھنش روپی بھاری اندھکار کو نہیں ہٹا سکتے۔ کمل چکوا چکوی۔ بھونرے پنچھی نانا پرکار کے جیسے رات ختم ہونے پر پرسن ہو رہے ہیں۔

ایسے ہیں پربھو سب بھگت تمہارے۔ ہوئیہیں ٹوٹیں دھنش سکھارے
اُدیو بھانو بنو شرم تم ناسا۔ دورے نکھت جگ تیج پرکاسا

ویسے ہی ہے پربھو۔ آپ کے سب بھگت دھنش ٹوٹنے پر سکھی ہوں گے۔ سورج نکل آیا بنا ہی کسی محنت سے اندھکار نشٹ ہو گیا۔ تارے سب چھپ گئے اور جگت میں تیج کا پرکاش ہوا۔

روی نج اُدے بیاج رگھورایا۔ پربھو پرتاپ سب نرپنہہ دکھایا
تو بھج بل مہما اُدگھاٹی۔ پرگٹی دھنو بگھٹن پری پاٹی

ہے رگھوناتھ جی سورج نے اپنے اُدے ہونے کے بہانے آپکے پرتاپ کو سب راجاؤں کو پرگٹ کر دکھایا ہے۔ آپکی بھجاؤں کے بل کی مہماں کو کھول کر پرگٹ کرنے کے نمت ہی دھنش توڑنے کی پرریتی (رسم) پرگٹ ہوئی ہے۔

بندھو بچن سنی پربھو مسکانے۔ ہوئی سچی سہج پنیت نہانے
نتیہ کریا کری گرو پہیں آئے۔ چرن سروج سبھگ سر نائے

لچھمن جی کے بچن سن کر پربھو مسکرائے پھر شریر آدی کر کے نہائے نتیہ کرم کر کے وہ وشوامتر گرو کے پاس آئے اور ان کے سندر چرن کملوں میں مستک نوایا۔

ستانند تب جنک بولائے۔ کوسک منی پہیں ترت پٹھائے
جنک بنے تنہہ آئی سنائی۔ ہرشے بولی لئے دوؤ بھائی

تب جنک نے اپنے پروہت ستانند کو بلایا۔ اور انہیں وشوامتر جی کو یگیہ شالا میں لے آنے کے لئے اُن کے پاس بھیجا۔ راجہ جنک کی خبر بیان تھا ستانند نے آکر جب وشوامتر جی کو سنائی۔ تب انہوں نے پرسن ہو کر دونوں راجکماروں کو اپنے پاس بلایا۔

دوہا

ستانند پد بندی پربھو بیٹھے گرو پہیں جائی
چلہو تات منی کہیو تب پٹھوا جنک بولائی

ستانند جی کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو گورو جی کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ تب وشوامتر جی نے کہا کہ ہے تات! چلو راجہ جنک جی نے بلا بھیجا ہے۔

ماس پارائن - آٹھواں وشرام

نواہن پارائن - دوسرا وشرام

چوپائی

سیا سوئمبر دیکھیے جائی۔ ایسو کاہی دھوں ویہی بڑائی
لکھن کہا جس بھاجن سوئی۔ ناتھ کرپا تو جا پر ہوئی

سیتا سوئمبر چل کر دیکھنا چاہیئے۔ دیکھیئے ایشور کس کو بڑائی دیتے ہیں۔ لچھمن جی نے کہا۔ ہے ناتھ! جس پر آپ کی کرپا ہوگی وہی اس اُتم یش کا پاتر ہوگا۔

ہرشے منی سب سُنی بر بانی۔ دینہی اسیس سبہی سکھ مانی
پُنی منی برند سمیت کرپالا۔ دیکھن چلے دھنش مکھ سالا

لچھمن جی کی ایسی اُتم بانی سُنکر سب منی پرسن ہوئے سبھی نے سکھ مان کر آشیرواد دیا۔ پھر منی سموہ کے ساتھ کرپالو شری رام چندر جی دھنش یگیہ شالا دیکھنے چلے۔

رنگ بھوُمی آئے دوؤ بھائی۔ اسی سُدھی سب پُر باسنہ پائی
چلے سکل گرہ کاج بساری۔ بال جوان جرٹھ نر ناری

دونوں بھائیوں کی رنگ بھومی میں آنے کی خبر جب نگر نواسیوں نے سُنی۔ تو سب بالک۔ جوان۔ بوڑھے۔ نر ناری اپنے گھر کے کام کاج کو جُوں کا توُں چھوڑ کر دیکھنے کو چل دیئے۔

دیکھی جنک بھیر بھئے بھاری۔ سُچی سیوک سب لئے ہنکاری
تُرت سکل لوگنہ پہیں جاہو۔ آسن اُچت دیہو سب کاہو

راجہ جنک نے دیکھا۔ کہ بہت بھیڑ ہوگئی ہے تب انہوں نے سب اُتم سیوکوں کو بُلا لیا۔ اور اُن سے کہا کہ فوراً ان سب لوگوں کے پاس جاؤ اور ہر ایک کو بیٹھنے کے لئے یتھا یوگیہ آسن دو۔

دوہا

کہی مردو بچن بنیت تنہہ بیٹھارے نر ناری
اُتم مدھیم نیچ لگھو نج نج تھل انوہاری

تب اُن سیوکوں نے کومل۔ نمر ملائم بچن کہہ کر اُتم مدھیم نیچ اور چھوٹے سبھی پرکار کے استری پرشوں کو اپنے اپنے یوگیہ ستھانوں پر بٹھلا دیا۔

چوپائی

راج کنور تیہی اوسر آئے۔ منہو منوہرتا تن چھائے
گن ساگر ناگر بر بیرا۔ سندر سیامل گور سریرا

اس سمے رام اور لچھمن دونوں راجکمار وہاں آئے۔ وہ ایسے سُندر ہیں۔ مانو منوہرتا ہی اُن کے شریروں پر چھا رہی ہے۔ گن کے سمندر چتر اور اُتم ویر ہیں۔ ایک سندر شیام شریر دھاری تو دوسرا گورے رنگ کا۔

راج سماج براجت رورے۔ اُڈگن مہوں جنو جگ بدھو پورے
تنہہ کیں رہی بھاونا جیسی۔ پربھو مورتی تنہہ دیکھی جیسی

دونو راجکمار راجاؤں کے سماج میں ایسے براجتے ہیں جیسے تارا منڈل میں دو پورن چندرما ہوں جن کی جیسی بھاونا تھی۔ پربھو شری رام چندر جی کی مورتی کو انہوں نے ویسی ہی دیکھا۔

دیکھیں روُپ مہا رن دھیرا۔ منہوں بیر رسو دھرے شریرا
ڈرے کٹل نرپ پربھوہی نہاری۔ منہوں بھیانک موُرتی بھاری

جو راجہ لوگ بھاؤنا سے شترو دیر تھے۔ اُن کو پربھو شری رام چندر جی دیرتا کی مورتی دی دکھائی دیتے تھے۔ اور جو شٹ دہو کے بازراجہ لگ تھے۔ وہ پربھو شری رام چندر جی کو ایسے دیکھ رہے تھے۔ مانو کوئی بھیانک مورتی ہو۔

رہے اُسر چھل چھونپ بلیکھا۔ تنہہ پربھو پرگٹ کال سم دیکھا
پُرباسنہہ دیکھے دوؤ بھائی۔ نربھوشن لوچن سُکھدائی

جو راکشس چھل سے راجاؤں کا بھیس بنائے وہاں بیٹھے تھے۔ انہوں نے پربھو کو ساکشات یم راج کے سمان دیکھا نگرواسیوں نے دونوں بھائیوں کو منشیوں کے بھوشن روپ اور نیتروں کو سُکھ دینے والے دیکھا۔

دوہا

ناری بلوکہیں ہرشی ہیاں۔ نج نج رچی انو روپ
جنو سوہت سنگار دھری مورتی پرم انوپ

سب استریاں من میں پرسن ہوکر اپنی اپنی مرضی کے انوسار ایسا دیکھتی ہیں۔ مانو سنگار (شرنگار) ہی وہ ساکار روپ (مجسم روپ) دھارن کیے ہوئے براجتے ہیں۔

چوپائی

بدوشنہہ پربھو براٹ مئے دیسا۔ بہو مکھ کر پگ لوچن سیسا
جنک جاتی اولوکہیں کیسیں۔ سجن سگے پریہ لاگہیں جیسیں

گیانیوں کو پربھو براٹ روپ دکھائی دیئے۔ جن کے بہت منہ، ہاتھ، پاؤں، آنکھیں اور سر ہیں۔ جنک جی کے پریوار کو پربھو ایسے دکھائی دیئے۔ مانو اُن کے پیارے سگے سمبندھی ہوں۔

سہت بدیہہ بلوکہیں رانی۔ سسو سم پریتی نہ جاتی بکھانی
جوگنہہ پرم تتو مئے بھاسا۔ سانت سُدھ سم سہج پرکاسا

جنک سمیت رانی اُنہیں بچے کے سمان دیکھ رہی ہے۔ ان کی پریتی کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ یوگیوں کو وہ پرشانت شدھ ایک رس۔ سہج پرکاش سروپ پرم تتو کے روپ میں بھاستے ہیں۔

ہری بھگتنہہ دیکھے دوؤ بھراتا۔ اشٹ دیو اِوہ سب سُکھ داتا
رام ہی چتو بھائیں جیہی سیا۔ سو سنیہہ سُکھ نہیں کتھنیا

ہری بھگتوں نے دونوں بھائیوں کو اشٹ دیو کے سمان سب سُکھوں کے دینے والے دیکھا جس بھاؤ سے سیتا جی رام جی کو دیکھ رہی ہیں۔ اس پریم اور سُکھ کا تو کتھن ہی نہیں ہو سکتا۔

اُر انوبھوتی نہ کہی سک سوؤ۔ کون پرکار کہے کوئی کوؤ
اِہی بدھی رہا جاہی جس بھاؤ۔ تیہی تس دیکھیو کوسل راؤ

اس پریم اور سُکھ کو سیتا جی بھی اپنے من میں ہی انوبھو کر رہی ہیں۔ وہ کہہ نہیں سکتیں۔ پھر بھلا کوئی کس پرکار کہے۔ اس پرکار جس کی جیسی بھاؤنا تھی اس نے اسی کے انو روپ شری رام چندر جی کو دیکھا۔

دوہا

راجت راج سماج مہوں کوسل راج کسور
سُندر سیامل گور تن بسو بلوچن چور

سندر سانولے گورے شریر والے اور سارے سنسار کی آنکھوں کو چرانے والے کوشل راج دشرتھ کمار راج سبھا میں اس پرکار براج رہے ہیں۔

چوپائی

سہج منوہر مورتی دوؤ۔ کوٹی کام اُپما لگھو سوؤ
سرد چند نندک مکھ نیکے۔ نیرج نین بھاوتے جی کے

دونو بھائیوں کی سہج سبھاؤ سے ہی ایسی موہنی مورتی ہے۔ کہ جن کو کروڑ کامدیو کی اُپما دینی بھی چھوٹی لگتی ہے۔ اُن کے سندر چہرے موسم سرما کے پورن چندرما کی سُندرتا کو لجانے والے ہیں۔ اور کمل کے پھول کے سمان من بھاؤنے وشال نیتر ہیں۔

چتونی چارو مار منوہرنی۔ بھاوتی ہردے جاتی نہیں برنی
کل کپول شرتی کنڈل لولا۔ چبک ادھر سُندر مردو بولا

جن کی چِتون سندر ہے۔ اور کامدیو کے من کو بھی ہر لینے والی ہے۔ وہ ہرونے میں ہی بھاتی ہے۔ کہتے نہیں بنتی ہے۔ اتی سندر گال ہے۔ کانوں میں چنچل کنڈل شوبھا پا رہے ہیں۔ ٹھوڑی اور ہونٹ سندر ہیں، اور بچن میٹھے کومل ہیں۔

کمُد بندھو کر نندک ہانسا۔ بھرکٹی بکٹ منوہر ناسا
بھال بسال تلک جھلکا ہیں۔ کچ بلوکی الی اولی لجا ہیں

منوہر ہنسی چندرماں کی کرنوں کو لجا رہی ہے۔ ٹیڑھی بھویں اور منوہر ناک ہے۔ چوڑے مستک پر تلک جھلملا رہے ہیں۔ سندر کالے چمکتے بالوں کو دیکھکر بھونرے شرم کے مارے پانی پانی ہو رہے ہیں۔

پیت چوتنی سِر نہی سُہائیں۔ کسُم کلیں بچ بیچ بنائیں
ریکھیں رُچِر کمبو کل گیواں۔ جنو تری بھون سُشما کی سیواں

سروں پر پیلی چوکونی ٹوپیاں سوہتی ہیں جن کے بیچ بیچ میں پھولوں کی کلیاں کاڑھی ہوئی ہیں۔ شنکھ کے سمان سندر کنٹھ ہے۔ جس میں منوہر تین ریکھائیں ہیں۔ اُن کی ایسی شوبھا ہے۔ مانو تین لوک کی سندرتا کی حد ہی ہیں۔ (ارتھات تینوں لوکوں کی شوبھا یہاں آکر ختم ہو گئی ہے)

دوہا۔

کنجر منی کنٹھا کلت۔ اُرنہی تُلسی کا مال
برشبھ کندھ کیہری ٹھونی۔ بل ندھی باہو بسال

چھاتی پر ہاتھی منی کے سُندر کنٹھے اور تلسی کی مالائیں براجتی ہیں۔ بیلوں کے سمان اونچے کندھے۔ شیر کی سی چال۔ اور بھجائیں لمبی ہیں۔ جو بل کی بھنڈار ہیں۔

چوپائی

کٹی تُونیر پیت پٹ باندھیں۔ کر سر دھنش بام بر کاندھیں
پیت یگیہ اپبیت سُہائے۔ نکھ سکھ منجو مہا چھبی چھائے

کمر میں ترکش اور پیتامبر (پیلے لبتر) باندھے ہیں ہاتھوں میں بان اور بائیں سندر کندھوں پر دھنش ہیں۔ پیلے جنیو کیا ہی شوبھا دے رہے ہیں۔ ایڑی سے لے کر چوٹی تک سب انگ اُجّل ہیں۔ اور اُن پر مہان شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

دیکھی لوگ سب بھئے سُکھارے۔ ایک ٹک لوچن چلت نہ تارے
ہرشے جنک دیکھی دوؤ بھائی۔ منی پد کمل گہے تب جائی

انہیں دیکھ کر سب ہی لوگ سُکھی ہو گئے نیتر ایک ٹک انہیں دیکھ رہے ہیں۔ اور پتلیاں حرکت کرنے سے رُک گئی ہیں۔ جنک جی دونوں بھائیوں کو دیکھ کر بہت پرسن ہوئے اور پھر جاکر مُنی وشوامتر جی کے چرن کمل پکڑ لیئے۔

کری بنتی نج کتھا سُنائی۔ رنگ اونی سب مُنی ہی دکھائی
جہاں جہاں جاہی کنور بر دوؤ۔ تہاں تہاں چکت چتو سب کوؤ

بنیتی کر کے اپنے پرن کی کتھا مُنی کو کہہ سُنائی۔ اور رنگ بھومی کی رچنا دکھلائی۔ جہاں جہاں شریشٹھ راجکمار جاتے ہیں۔ وہاں وہاں سب لوگ اشچریہ چکت ہو کر اُن کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔

نج نج رُکھ رامہی سبُو دیکھا۔ کوؤ نہ جان کچھو مرمُو بسیکھا
بھلی رچنا مُنی نرپ سن کہیو۔ راجہ مُدت مہا سُکھ لہیو

اپنی اپنی طرف ہی سب نے رام جی کو تکتے ہوئے دیکھا۔ اس گوڑھ بھید کو کوئی نہ جان سکا۔ مُنی وشوامتر جی نے راجہ جنک سے کہا کہ رنگ بھومی کی رچنا بڑی سُندر ہے۔ مُنی کے مُکھ سے یہ بچن سُن کر راجہ بڑا پرسن ہوا اور اسے مہان سُکھ کی پراپتی ہوئی۔

بال کانڈ

حصّہ چہارم

سب منچنہہ تیں منچو ایک سُندر بسید بسال
مُنی سمیت دُو بندھو تہاں بٹھائے مہی پال

سب مچانوں میں سے جو بہت سندر بل اور وشال منچ تھا اُس پر راجہ جنک نے مُنی وشوامتر سمیت دونوں راجکماروں کو بٹھایا۔

چوپائی

پربھو ہی دیکھی سب نرپ ہارے۔ جنو راکیس اُدے بھئے تارے

جیسے پُورن چندرما کے نکلتے ہی تاروں کا پرکاش پھیکا پڑ جاتا ہے۔ ویسے ہی پربھو شری رام چندر جی کو دیکھکر سوئمبر میں پدھارے ہوئے سب راجہ من میں حوصلہ چھوڑ بیٹھے اور پربھو کے سامنے اپنی ہار مان بیٹھے۔ انہیں اپنے بل پر وشواس نہ رہا۔

اسی پرتیتی سب کے من ماہیں۔ رام چاپ توڑب سکت ناہیں

اُن سب کے من میں یہ نشچے ہو گیا کہ نسندیہہ (بلاشک) رام ہی اس دھنش کو توڑیں گے۔

بنو بھنجیہوں بھو دھنش بیشالا۔ میلہی سیا رام اُر مالا
اس بچاری گون ہو گھر بھائی۔ جسو پرتاپ بلو تیج گنوائی

اگر رام سے دھنش نہ بھی ٹوٹا تو بھی سیتا رام کے گلے میں جے مالا ڈال کر انہیں ہی ورے گی یعنی جے مال پہنائے گی۔ ہے بھائی! ایسا وچار کر اپنے یش، پرتاپ بل اور تیج کو کھو کر چکے سے کان دبائے اپنے اپنے گھر سدھارو۔

ہسے اپر بھوپ سُنی بانی۔ جے ابیک اندھ ابھیمانی
توریہوں دھنش بیاہو اوگاہا۔ بنو توریں کو کنوری بیاہا

راج منڈلی میں سے جو اگیانی اور ابھیمانی راجہ تھے وہ یہ سُن کر ہنسے۔ اور کہنے لگے دھنش توڑ کر بھی بیاہ ہونا کٹھن ہے! پھر بنا دھنش توڑے تو کون راجکماری کو بیاہ سکتا ہے۔

ایک بار کالیؤ کن ہووُ۔ سیا ہت سمر جتب ہم سووُ
یہ سُن اپر بھوپ مسکانے۔ دھرم شیل ہری بھگت سیانے

کال دیو ہی کیوں نہ ہو۔ ایک بار تو سیتا کے لئے اُس کو ہم یدھ میں پچھاڑ دیں گے۔ یہ سُن کر جو راج منڈلی میں دھرم پرائن وِنیل سبھاؤ اور ہری بھگت چتر راجہ گن تھے وہ مسکرائے۔

سورٹھا

سیا بیاہی رام گرب دور ہی کری نرپنہہ کے
جیتی کو سک سنگرام دشرتھ کے رن بانکرے

اور کہنے لگے کہ ارے مُورکھو! تمہارے ابھیمان کو چور چور کر کے سیتا جی کو تو رام چندر ہی بیاہیں گے۔ لڑنے کا ابھیمان چھوڑ دو بھلا مہا راجہ دشرتھ کے رن دھیر بانکے پتروں کا یدھ میں کون مقابلہ کر سکتا ہے۔

چوپائی

بیرتھ مرہو جنی گال بجائی۔ من مودکنہہ کی بھوکھ بتائی

سکھ ہماری سُنی پرم پُنیت۔ جگ مبا جیا ہو جیساں سیتا

کیوں دیر لگا گال بجا کر موت کو دعوت دیتے ہو بھلا کہیں من کے لڈوؤں سے بھی بھوک کی تریتی ہوتی ہے؟ ہماری پرم پوتر شکشا کو سُن کر اپنے ہردے میں سیتا جی کو جگت کی ماتا سمجھو۔

جگت پتا رگھو پتی ہی بچاری۔ بھری لوچن چھبی لے ہو نہاری
سُندر سُکھد سکل گُن راسی۔ اے دوؤ بندھو سمبھو اُر باسی

او شری رگھوناتھ جی کو جگت پتا جان کر نیتروں سے جی بھر کر اُن کی شوبھا کو دیکھ لو۔ یہ سماں پھر نہیں ہاتھ آنے کا۔ سُندر سُکھ دائک۔ سارے گنوں کے بھنڈار یہ دونوں بھائی شو جی کے ہردے میں نواس کرتے ہیں۔

سُدھا سمندر سمیپ بہائی۔ مرگ جل نرکھی مرہو کت دھائی
کرہو ہائی جا کہوں جوئی بھاوا۔ ہم تو آج جنم پھل پاوا

پاس آئے ہوئے امرت کے سمندر کو چھوڑ کر تم جھوٹے مرگ جل (سراب) کو دیکھ کر کیوں دوڑے مرتے ہو۔ جس کی جیسی اچھیا ہے۔ ویسا کرو۔ ہم نے تو آج اپنے جنم کو سپھل کر لیا۔

اس کہی بھلے بھوپ انُراگے۔ رُوپ انُوپ بلوکن لاگے
دیکھیں سُر نبھ چڑھے بمانا۔ برشہیں سُمن کرہیں کل گانا

ایسا کہہ کر سادھو سبھاؤ راجہ پریم سے بھرپور ہو کر بھگوان کے انُپم رُوپ کو دیکھنے لگے۔ دیوتا لوگ آکاش پر سے۔ بمانوں پر بیٹھے ہوئے پربھو کے درشن کر رہے ہیں۔ اور سُندر گان کرتے ہوئے پھول برسا رہے ہیں۔

دوھا

جانی سُوا اوسر سیا تب پٹھئی جنک بولائی
چتر سکھیں سُندر سکل سادر چلیں لوائی

شبھ سماں جان کر راجہ جنک نے سیتا جی کو بلا بھیجا۔ سب چتر اور سُندر سکھیاں سیتا جی کو بڑے آدر سے ساتھ لے کر یگیہ شالا کی اور چل پڑیں۔

چوپائی

سیا سوبھا نہیں جائی بکھانی۔ جگد مبکا رُوپ گُن کھانی
اُپما سکل موہی لگھو لاگیں۔ پراکرت ناری انگ انُراگیں

سیتا جی کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اننت کوٹی برہمانڈوں کی ماتا ہے۔ اور سب رُوپ اور گُن اس ہی سے پرگٹ ہوتے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو کس سنسارک وستو کی اُپما دی جائے کیوں کہ سب رُوپ اور گُن تو اُن سے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی اُپما تو پراکرت استری کے انگوں کو دی جا سکتی ہے۔ (انہیں سے پرگٹ ہوئے نام روپی سنسارک وستوؤں کی اُپما دیکر کون اپنی ہنسی کروائے اور ان تُچھ وستوؤں کی اُپما سے اُن کا اپمان کر کے کون پاپ کا بھاگی بنتا پھرے۔

سیا برنیئے تیئی اُپما دیئی۔ کُکبی کہائی اجسو کو لیئی
جوں پٹ تریئے تیا سم سیا۔ جگ اسی جُبتی کہاں کمنیا

ان سنسارک وستوؤں کی سیتا جی کے ورنن میں اُپما دے کر کون اپنے آپ کو بُرا شاعر کہائے ارتھات کون اپنی شاعری کو دھبہ لگائے اور بے عزتی اور بدنامی کون مول لے۔ کوئی بھی اچھا شاعر جگت جننی سیتا جی کو تُچھ سنسارک وستوؤں کی اُپما دینے کا انوچت (نامناسب) کاریہ نہیں کرے گا۔ اگر کسی استری کی سیتا جی کی اُپما دی جائے۔ تو تینوں لوکوں میں ایسی سندر کون یوتی (جوان استری) ہے۔ جس سے کہ ان کی تُلنا کی جائے۔

گرا مکھر تن اردھ بھوانی۔ رتی اتی دُکھت اتنو پتی جانی
بِش بارُنی بندھو پریہ جیہی۔ کہیئے رما سم کِمی بدیہی

سرسوتی جی سندر تو ہیں لیکن انہیں بہت زیادہ بولنے کی عادت ہے۔ شری پاربتی جی اَدھ ناری ہیں۔ ارتھات اُن کے آدھے انگ استری کے ہیں۔ اور باقی آدھے انگ پُرش شو جی کے ہیں۔ جب سے کام دیو کے شریر کو شو جی نے بھسم کیا تب سے اُسے بنا شریر جان کر اُن کی استری رتی جو پرم سندر ہے۔ دُکھی ہوئی پھرتی ہے۔ لچھمی جی جڑ سمندر سے پیدا ہوئیں اور وِش اور شراب بھی دونوں سمندر

سے پیدا ہوئے۔ اس لئے جس لچھمی کے وِش شراب جیسے اپوتر بندھو ہوں۔ وہ بھلے ہی سُندر ہو۔ سیتا جی کی تلنا نہیں کر سکتی۔ جب یہ دیو استریاں بھی کسی نہ کسی دوش یا ترٹی کے کارن سیتا جی کی تلنا نہیں کر سکتیں تو پھر سنسارک استریوں کی تو بات ہی کیا۔

جوں چھبی سدھا پیونِدھی ہوئی۔ پرم روپ مے کچھپو سوئی
سوبھا رجو مندر و سنگارو۔ متھے پانی پنکج رِج مارو

شری لچھمی جی کے پرگٹ ہونے کی کتھا پرانوں میں اس طرح لکھی ہے۔ کہ ان کا جنم کھشیر ساگر (کھارے سمندر) سے ہوا تھا۔ اس کھشیر ساگر کو منتھن کرنے کے لئے بھگوان وشنو نے کچھوے کا روپ دھارن کیا تھا۔ مندراچل پربت سے منتھانی کا کام لیا گیا تھا۔ اس منتھانی کو گھمانے والی رسّی کی جگہ باسُکی ناگ سے رسّی کا کام لیا گیا۔ رسی کے ایک سرے کو دیوتا اور دوسرے کو دَیت پکڑ کر سمندر کو منتھن کرنے لگے۔ تو اس سمندر سے جو رتن نکلے ان میں سے ایک رتن تو یہ لچھمی جی تھیں۔ اور شراب وِش انہیں رتنوں میں سے تھے۔ شری لچھمی جی کی پیدائش کے یہ سارے کارن کچھو۔ باسکی ناگ۔ دَیت سب سبھاو سے ہی اپوتر اور اسُندر ہیں۔ اور ان کو پرگٹ کرنے میں کتنا کڑا پریشرم کرنا پڑا۔ ایسے اسندر کارنوں سے پیدا ہوئی لچھمی جی کی سیتا جی کیساتھ کیسے اپمادی جا سکتی ہے۔) کوی شرومنی کہتے ہیں۔ کہ اگر ان سبھاوک اسُندر کارنوں کی بجائے ارتھات کھارے سمندر کے ستھان پر شوبھا روپی امرت کا سمندر ہو۔ اور بھاگوان کچھو کی بجائے پرم روپ مے کچھو ہو۔ باسکی ناگ جیسی بھیانک رسّی کے ستھان پر شوبھا روپی رسّی ہو۔ اور مندراچل جیسے کٹھور پہاڑ کے ستھان پر سنگار روپی پربت کی منتھانی ہو۔ اور منتھن کرنے والے دیوتا اور دَیتوں (جن کے ہاتھ ایک دوسرے کے خون سے رنگے ہوئے ہیں) کے ستھان پر خود کامدیو اسے اپنے کر کملوں سے متھے۔

دوہا

ایہی بدھی اُپجے لچھمی جب سُندرتا سکھ مُول
تدپی سکوچ سمیت کبی کہیں سیا سم تُول

اس پرکار کا میل ملنے سے جب سندرتا اور سُکھ کا مُول لکشمی پیدا ہو تو بھی کوی لوگ سنکوچ سے ہی (تامل سے) اُسے سیتا جی کی برابری کا درجہ دیں گے (کیوں؟ کوی ایسے سُندر کارنوں سے پیدا ہوئی لکشمی کو کیوں سیتا جی کے سمان نہ کہیں گے۔ کوی نے بڑا گوڑھ دارشنک پرشن اُٹھایا ہے۔ سیتا جی بھگوان کی آنادی شکتی ہیں۔ شکتی شکتیمان سے سروتھا ابھن ہوتی ہے۔ بھگوان سدا ستیہ اپریورتن شیل اور ایک رس ہیں۔ اس لئے اُن کی شکتی میں بھی یہی گُن ہونے چاہئیں۔ اور یہ سندر کارن جو لکشمی کی پیدائش میں کلپت کئے گئے ہیں۔ سب تری گُن آتمک ہیں۔ جس سے سب انتیہ کھشن بھنگر ہیں۔ اس لئے دُکھ کے مُول ہیں اور سیتا جی نتیہ ستیہ اور سچدانند سروپ ہے۔ اس لئے ان کارنوں سے پیدا ہوئی لکشمی کی سیتا جی کو اپما دینے میں کوی سنکوچ ہی کریں گے۔)

چوپائی

چلیں سنگ لے سکھیں سیانی۔ گاوت گیت منوہر بانی
سوہ نول تنو سُندر ساری۔ جگت جننی اتولت چھبی بھاری

چتر سکھیاں سیتا جی کو ساتھ لے کر چلیں۔ کومل بانی سے سُندر گیت گاتی جاتی ہیں۔ سیتا جی کے نازک شریر پر سُندر ساڑھی بہت شوبھ رہی ہے۔ جگت ماتا کی بھاری شوبھا کی تلنا کون کر سکتا ہے۔

بھوشن سکل سُدیش سہائے۔ انگ انگ رچی سکھنہہ بنائے
رنگ بھومی جب سیا پگُو دھاری۔ دیکھی رُوپ موہے نر ناری

سب بھوشن (زیورات) اپنی اپنی جگہ شوبھا پا رہے ہیں۔ انگ انگ میں سُندر ڈھنگ سے سجا کر سکھیوں نے انہیں پہنایا ہے۔ جب سیتا جی نے رنگ بھومی میں چرن رکھے تو اُن کے دِویہ سروپ کو دیکھ کر سب نر ناری موہت ہو گئے۔

ہرشی سُر نہہ دُندُوبھیں بجائیں۔ برشی پرسُون اپچھرا گا ہیں
پانی سروج سوہ جے مالا۔ اوَچٹ چتے سکل بھوآلا

دیوتاؤں نے پرسن ہو کر نقارے بجائے پھول برسا کر

اپسرائیں گانے لگیں۔ سیتاجی کے کمل سے کومل ہاتھوں میں جے مالا شوبھا پا رہی ہے۔ سب راجاؤں نے اچانک چکت ہو کر اُن کی طرف دیکھا۔

سیا چکت چت رام ہی چاہا۔ بھئے موہ بس سب نرناہا
مُنی سمیپ دیکھے دوؤ بھائی۔ لگے للکی لوچن ندھی پائی

سیتاجی چکت چت سے شری رام چندر جی کو دیکھنے لگیں۔ سب راجہ لوگ موہ کے بس ہو گئے۔ سیتاجی نے مُنی کے پاس بیٹھے ہوئے دونو بھائیوں کو دیکھا۔ ان کے نیتر اپنے خزانے (شری رام چندر جی کو) پاکر للچا کر وہیں ستھر ہو گئے۔

دوہا

گُرجن لاج سماج بڑ دیکھی سیا سکچانی
لاگی بلوکن سکھنہہ تن رگھوبیرہی اُر آنی

پرنتو گروجنوں کی لاج سے اور بہت بڑے سماج کو دیکھ کر سیتاجی کو لجا آئی۔ وہ شری رام چندر جی کی منوہر مورتی کو اپنے ہردے میں دھار کر سکھیوں کی طرف دیکھنے لگیں۔

چوپائی

رام روپ اُر سیا چھبی دیکھے۔ نر نارنہہ پری ہری نمیشیں
سوچہیں سکل کہت سکچاہیں۔ بدھی سن بنے کرہیں من ماہیں

شری رام چندر جی کے سندر روپ اور سیتاجی کی مہان شوبھا کو دیکھ کر سب نرناریوں کی آنکھیں کھُلی کی کھُلی رہ گئیں۔ سب نرناری اپنے اپنے من میں سوچتے ہیں پر کہتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ من ہی من میں وہ سب بدھاتا سے نمر پرارتھنا کرتے ہیں۔

ہرو بدھی بیگی جنک جڑتائی۔ متی ہماری اسی دیہی سُہائی
بنو بچار پنو تجی نرناہو۔ سیا رام کر کرے بواہو

ہے بدھاتا جنک کی مورکھتا کو ہر لیجئے اور ہماری سی سُندر سوچ سمجھ اُسے دیجئے۔ کہ وہ بنا وچار کئے ہی اپنے کٹھن پرن کو چھوڑ کر سیتاجی اور شری رام چندر جی کا وواہ کر دیں۔

جگو بھل کہی ہی بھاد سب کاہو۔ ہٹھ کینہے انت ہوں اُر داہو
ایہی لالساں مگن سب لوگو۔ برُ سانورو جانکی جوگو

سنسار اس کی سراہنا ہی کرے گا۔ کیوں کہ یہی بات سب کے من کو بھاتی ہے۔ ہٹھ کرنے سے تو انت میں چھاتی ہی جلے گی۔ سب لوگ اسی لالسا میں مگن ہیں کہ سانولے رنگ کا ور تو سیتاجی کے ہی یوگیہ ہے۔

تب بندی جن جنک بولائے۔ بردا ولی کہت چلی آئے
کہہ نرپ جائی کہہو پن مورا۔ چلے بھاٹ ہیاں ہرش نہ تھورا

اتنے میں راجہ جنک نے بھاٹوں کو بلایا۔ جو اُن کے ونش کی کیرتی (خاندانی عظمت) گاتے ہوئے چلے آئے۔ راجہ نے کہا کہ میرا پرن (سوئمبر کی شرط) سب راجاؤں کو پکار کر سُنا دو۔ بھاٹ ہردے میں اتی پرسن ہو کر رنگ بھومی میں گئے۔

دوہا

بولے بندی بچن بر سُنہو سکل مہی پال
پن بدیہہ کر کہہیں ہم بھجا اُٹھائی بسال

بھاٹ شریشٹھ بچن بولے۔ ہے پرتھوی کی پالنا کرنے والے راجہ مہاراجاؤ۔ ہمارے بچن کان دے کر سنو۔ ہم اپنی وشال بھجا اُٹھا کر اپنے مہاراجہ جنک کا پرن کہتے ہیں۔

چوپائی

نرپ بھج بل بدھو سو دھنو راہو۔ گرو کٹھور بدت سب کاہو
راون بان مہا بھٹ بھارے۔ دیکھی سراسن گونہیں سدھارے

راجاؤں کا بھجا بل (قوت بازو) چندرما ہے۔ اور یہ شیو جی کا دھنش راہو ہے۔ یہ بڑا بھاری کٹھور ہے۔ اسے سب جانتے ہیں۔ راون اور بانا سُر جیسے مہا بھاری یودھا بھی اس دھنش کو دیکھ کر چپکے سے ہی چلے گئے۔ چھونے تک کی ہمت نہ ہوئی۔

سوئی پراری کو دنڈو کٹھورا۔ راج سماج آج جوئی تورا
تری بھون جے سمیت بدیہی۔ بن ہی بچار برئی ہٹھی تیہی

اُسی شِوجی کے کٹھور دھنش کو آج اس راج سماج میں جو
کوئی بھی توڑے گا، تینوں لوکوں کی وجے (فتح) کے ساتھ ہی جانکی
جی اُس کے گلے میں جےمال ڈال کر اُسے اپنا ور بغیر سوچے سمجھے بِنا روک
(نہ چاہتے ہوئے بھی) سویکار کریں گی

سُنی پن سکل بھوپ اَبھِلاشے۔ بھٹ مانی اتیسیہ من ماکھے
پری کر باندھی اُٹھے اکلائی۔ چلے اِشٹ دیو نہہ سِر نائی

جن کے من میں سوئمبر جیتنے کی ابھیلاشا تھی۔ جو اپنی ویرتا کے گھمنڈ
میں تھے: ایسا راجہ لوگ   پرن سُن کر من میں بہت ہی تلملائے
کمر کس کر اکلا کر (تڑپ کر کلیش کھا کر) اُٹھے اور اپنے اِشٹ دیوؤں
کو پرنام کر کے چلے۔

تمکی تاکی تکی سِو دھنو دھرہیں۔ اُٹھئی نہ کوٹی بھانتی بلو کرہیں
جنہہ کے کچھو بچارو من ماہیں۔ چاپ سمیپ مہیپ نہ جاہیں

وہ تمک تمک کر شِوجی کے دھنش کی اُدر تاکتے ہیں۔ اُس کی
اور ٹکٹکی لگا کر اُسے پکڑتے ہیں۔ کروڑوں پرکار سے بل کا پریوگ کرتے
ہیں۔ (طاقت آزمائی کرتے ہیں) پر وہ دھنش اُٹھتا ہی نہیں۔ جن راجاؤں
کے من میں کچھ وِچار ہے وہ تو دھنش کے نزدیک ہی نہیں جاتے۔

دوہا

تمکی دھرہیں دھنو مُوڑھ نرپ اُٹھئی نہ چلہیں لجائی
من ہوں پائی بھٹ باہُبل ادھک ادھک گرو آئی

وہ مُوڑھ راجہ تمک کر دھنش کو پکڑتے ہیں۔ پرنتو جب نہیں اُٹھتا
تو شرم کے مارے سر نیچا کر کے چل دیتے ہیں۔ مانو یودھاؤں کے بھُج بل
کو پا کر دھنش ادھک سے ادھک بھاری ہوتا جاتا ہے۔

چوپائی

بھوپ سہس دس ایک ہی بارا۔ لگے اُٹھاون ٹرئی نہ ٹارا
ڈگئی نہ سنبھو سراسن کیسیں۔ کامی بچن ستی منو جیسیں

تب دس ہزار راجہ ایک ہی ساتھ دھنش کو اُٹھانے لگے
پرنتو دھنش نہیں ہلتا۔ شِوجی کا وہ دھنش اپنی ستھتی سے کیسے

نہیں ڈگمگاتا ہے۔ جیسے کامی پُرش کے بچنوں سے ستی استری کا من
کبھی نہیں ڈگمگاتا ہے۔

سب نرپ بھئے جوگ اُپہاسی۔ جیسیں بنُو براگ سنیاسی
کیرتی بجے بیرتا بھاری۔ چلے چاپ کر برلس ہاری

سب راجہ اُپہاس کے یوگ ہو گئے۔ (یعنی مذاق کا موضوع
بن گئے) جیسے ویراگ کے بِنا سنیاسی کیول ہنسنے کے ہی یوگیہ
ہوتا ہے۔ جنم بھر کی کیرتی۔ وجے اور بڑی ویرتا ان سب کو وہ دھنش
کے ہاتھوں مجبوراً گنوا کر چلے۔

شری ہت بھئے ہاری ہِیاں راجا۔ بیٹھے نج نج جائی سماجا
نرپنہ بلوکی جنک اکلانے۔ بولے بچن روش جنو سانے

راجہ لوگ من میں ہار مان کر شوبھا ہین ہو کر اپنی اپنی سماج
میں جا بیٹھے۔ راجاؤں کی یہ دشا دیکھ کر راجہ جنک طیش کھا گئے
اور ایسے بچن بولے جو کرودھ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

دیپ دیپ کے بھوپتی نانا۔ آئے سُنی ہم جو پنُو ٹھانا
دیو دنُج دھری منُج سریرا۔ بپُل بیر آئے رن دھیرا

دیش دیش کے انیکوں راجا، بیرے کئے ہوئے پرن
کو سُن کر آئے۔ دیوتا اور راکششش بھی منش کا بھیس دھارن کر کے
آئے: ان کے علاوہ اور بھی بہت سے رن دھیر یودھا آئے۔

دوہا

کنوری منوہر بجے بڑی کیرتی اتی کمنیہ
پاونی ہار برنچی جنو رچیو نہ دھنو دمنیہ

پرنتو کسی سے دھنش نہ ہلا۔ ایسا دھیان پڑتا ہے کہ منوہر
کنیا۔ بڑی وجے اور اتی انت سندر کیرتی کو دھنش توڑ کر پراپت
کرنے والا برہما جی نے کوئی منش پیدا ہی نہیں کیا۔

چوپائی

کہو کاہی یہ لابھُو نہ بھاوا۔ کاہوں نہ سنکر چاپ چڑھاوا
رہنو چڑھاؤب توریب بھائی۔ تلو بھری بھومی نہ سکے چھڑائی

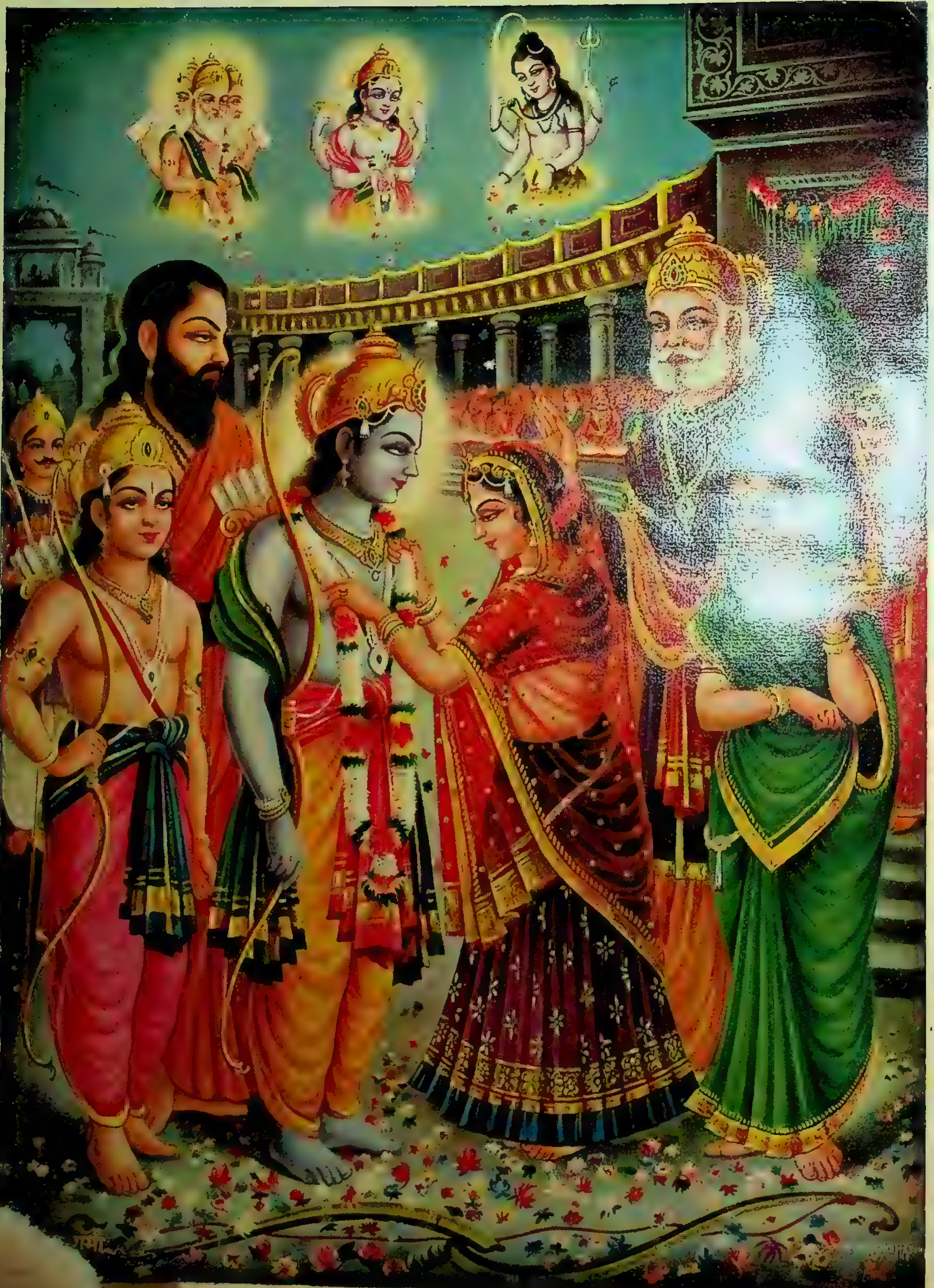

کہا۔ یہ لابہ اس کو اچھا نہیں لگا۔ پر تو کسی سے بھی شو جی کے دھنش کا چلہ نہ چڑھایا۔ تو بتاؤ دنکوئی ہاتھ ہی ٹھیک کر سکا تھا۔ سکا۔

اب جنی کوؤ ما کہے بھٹ مانی۔ بیر ہین مہی میں جانی
تجہو آس تج تج گرہ جاہو۔ لکھا نہ بدھی بیدیہی بیاہو

اب کوئی دیوتا کی ڈینگ مارنے والا اٹھا ہے۔ میں نے جان لیا کہ پرتھوی ویروں سے خالی ہو گئی ہے۔ آشا چھوڑو اور اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ بدھاتا نے سیتاجی کے بھاگیہ میں بیاہ لکھا ہی نہیں۔

سُکرت جائی جو تجوں پرن میری ہروں۔ کنواری کیاری رہیو کا کروں
جوں جنتیوں نہ ہو کبٹ کھوئی بھائی۔ تو ل نہ پُر کری ہو تیوں نہ ہنسائی

اگر پرن توڑتا ہوں۔ تو پنیہ کرموں کا ناش ہو جاتا ہے اس لئے میرا کچھ بس نہیں ہے۔ کنیا کنواری ہی رہے۔ اگر جانتا ہوتا کہ پرتھوی ویروں سے خالی ہو چکی ہے تو میں ایسی پرن کر کے اپنی ہنسی نہ کرواتا۔

جنک بچن سنی سب نرناری۔ دیکھی جانکی ہی بھئے دکھاری
ماکھے لکھن کٹل بھئیں بھوئیں۔ رد پٹ پھرکت نین رسو ہیں

جنک کے بچن سن کر سب استری پُرش جانکی جی کی اور دیکھ کر بڑے دکھی ہوئے۔ پر تو لچھمن جی تملا اٹھے۔ اُن کی بھوئیں تن گئیں ہونٹ پھڑکنے لگے اور نیتر کرودھ سے انگارہ ہو گئے۔

دوہا

کہی نہ سکت رگھو بیر ڈر لگے بچن جنو بان
نائی رام پد کمل سر بولے گرا پرمان

رام چندر جی کے ڈر کے مارے کچھ کہہ تو سکتے نہیں۔ پرنتو راجہ جنک کے بچن تو بان کے سمان لگے جو سہے نہیں جاتے ہیں۔ تب لچھمن جی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سیس جھکا کر یتھارتھ بچن بولے۔

چوپائی

رگھو بنسن مہہ جہاں کوؤ ہوئی۔ تہہیں سماج اس کہہ نہ کوئی
کہی جنک جس انوچت بانی۔ ودیمان رگھو کل منی جانی

جس سماج میں رگھو ونشیوں میں سے کوئی بھی موجود ہوتا ہے۔ اس سماج میں کوئی ایسی انوچت (نامناسب) بات نہیں کہتا۔ جیسی کہ راجہ جنک نے رگھو کل بھوشن شری رام چندر جی کی موجودگی جانتے ہوئے بھی آج کہی ہے۔

سنہو بھانو کل پنکج بھانو۔ کہوں سبھاؤ نہ کچھ ابھیمانو
جوں تمہاری انوساسن پاؤں۔ کندک اِو برہمانڈ اٹھاؤں

ہے سورج ونش روپی کمل کے سوریہ! سنئے میں سچ سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں کچھ ابھیمان نہیں کرتا ہوں اگر آپ کی آگیا پاؤں تو اس برہمانڈ کو گیند کی طرح اٹھا لوں۔

کاچے گھٹ جمی ڈاروں پھوری۔ سکوں میرو مولک جمی توری
تو پرتاپ مہما بھگوانا۔ کو بپرا پناک پرانا

اور اسے کچے گھڑے کے سمان پھوڑ ڈالوں۔ میں میرو پربت کو مولی کی طرح توڑ سکتا ہوں۔ ہے بھگوان! آپ کے پرتاپ کی مہما سے یہ بیچارا دھنش تو چیز ہی کیا ہے۔

ناتھ جانی اس آئسو ہوؤ۔ کوتک کروں بلوکئے سوؤ
کمل نال جمی چاپ چڑھاؤں۔ جوجن ست پرمان لے دھاؤں

ایسا جان کر ہے سوامی! اگر آگیا ہو تو کچھ تماشہ کروں اسے بھی دیکھئے کمل کی ڈنڈی کے سمان اس دھنش کو اٹھا کر سو یوجن دوڑ چلا جاؤں۔

دوہا

تورؤں چھترک دنڈ جمی تو پرتاپ بل ناتھ
جوں نہ کروں پربھو پد سپتھ کر نہ دھروں دھنو بھاتھ

ہے ناتھ! آپ کے پرتاپ کے بل سے برسات کی چھتری کے سمان

اس دھنش کو توڑ ڈالوں۔ اگر ایسا نہ کر سکوں تو پربھو آپ کے چرنوں کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ پھر میں دھنش اور ترکش کو کبھی ہاتھ میں بھی نہ لوں گا۔

چوپائی

لکھن سکوپ بچن جے بولے۔ ڈگمگانی مہی دگ گج ڈولے
سکل لوگ سب بھوپ ڈرانے۔ سیا ہیاں ہرش جنک سکچانے

جب ایسے کرودھ سے بھرے بچن لکشمن جی بولے۔ تب پرتھوی ڈگمگانے لگی۔ اور دشاؤں کے ہاتھی کانپنے لگے۔ سارے لوگ اور راجہ بھے بھیت ہو گئے۔ سیتا جی من میں پرسن ہوئیں اور راجہ جنک ڈر گئے

گر رگھوپتی سب منی من ماہیں۔ مدت بھئے پنی پنی پلکاہیں
سین ہیں لکھن نکٹ بولائے۔ پریم سمیت نکٹ بیٹھائے

گرو وشوامتر جی شری رگھوناتھ جی اور سب منی من میں پرسن ہو گئے اور بار بار پلکت ہونے لگے۔ شری رام چندر جی نے لکشمن جی کو اشارے سے چپ کرایا۔ اور پریم سے اپنے پاس بٹھا لیا۔

وشوامتر سمے سبھ جانی۔ بولے اتی سنیہہ مے بانی
اٹھو رام بھنج ہو بھو چاپا۔ میٹ تات جنک پری تاپا

تب وشوامتر جی نے شبھ سماں جان کر پریم سے کومل بانی سے کہا ہے رام اٹھو شو جی کے دھنش کو توڑو اور ہے تات! راجہ جنک کے سنتاپ (دکھ) کو دور کرو۔

سنی گرو بچن چرن سر ناوا۔ ہرش بشاد نہ کچھ ار آوا
ٹھاڑھے بھئے اٹھی سہج سبھائیں۔ ٹھونی جوا مرگ راج لجائیں

گرو کے بچن سن کر شری رام چندر جی نے ان کے چرنوں کو پرنام کیا۔ ان کے من میں نہ ہرش تھا نہ شوک (دکھ)۔ سہج سبھاؤ ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنی چال سے جوان شیر کو بھی لجا یا۔

دوہا

ادت ادے گری منچ پر رگھوبر بال پتنگ
بکسے سنت سروج سب ہرشے لوچن بھرنگ

منچ روپی ادے چل پر جب رگھوبر روپی بال سورج کے نکلتے ہی بھگت روپی کنول کھل اٹھے اور نیتر روپی بھونرے آنند ہو گئے۔

چوپائی

نرپنہ کیری آسا نسی ناسی۔ بچن نکھت اولی نہ پرکاسی
مانی مہیپ کمد سکچانے۔ کپٹی بھوپ الوک لکانے

راجاؤں کی آشا روپی رات نشٹ ہو گئی۔ ان کے بچن روپی تارا منڈلی چمکنے سے بند ہو گئی۔ ابھیمانی راجہ کمد کی بھانتی مرجھا گئے۔ اور کپٹی راجہ الو کی طرح کونوں میں جا چھپے۔

بھئے بسوک کوک منی دیوا۔ برکھہیں سمن جناوہیں سیوا
گر پد بندی سہت انوراگا۔ رام منہ سن آئیسو مانگا

منی اور دیوتا روپی چکوے شوک رہت ہو گئے۔ پھول برسا کر وہ اپنی سیوا پرگٹ کرنے لگے۔ بڑے پریم سے گرو کو نمسکار کر کے شری رام چندر جی نے منیوں سے آگیا مانگی۔

سہج ہیں چلے سکل جگ سوامی۔ مت منجو بر کنجر گامی
چلت رام سب پر نر ناری۔ پلک پوری تن بھئے سکھاری

جگت کے سوامی شری رام چندر جی سندر متوالے شریشٹھ ہاتھی کی سی سبھاوک چال سے چلے۔ شری رام چندر جی کو چلتے دیکھ کر نگر واسی نر ناریوں کے خوشی اور شردھا کے کارن شریر پر بال کھڑے ہو گئے۔

بندی پتر سر سکرت سنبھارے۔ جوں کچھ پنیہ پربھاو ہمارے
توں شو دھنو مرنال کی ناہیں۔ توریہوں رام گنیس گوسائیں

ان نگر واسیوں نے پتر اور دیوتاؤں کی پرارتھنا کر کے اپنے اپنے پن کرموں کو یاد کر کے کہا کہ یدی ہمارے پنیہ کرموں کا کچھ بھی پربھاو ہو تو ہے گنیش گوسائیں! اس شو جی کے دھنش کو شری رام کمل کی ڈنڈی کے سمان توڑ ڈالیں۔

دوہا

رام ہی پریم سمیت لکھی سکھنہ سمیپ بولائی

سیتا ماتو سنیہہ بس بچن کہہ آئی پچھتائی

شری رام چندر جی کو پریم کے ساتھ دیکھ کر اور سب سکھیوں کو اپنے پاس بلا کر سیتا جی کی ماتا پریم وش ہو کر یہ دکھ بھرے بچن بولی۔

چوپائی

سکھی سب کوتک دیکھن ہارے۔ جیو کہاوت ہتو ہمارے
کوؤ نہ بجھائی کہہ راؤ کیہہ پاہیں۔ اے بالک اسی ہٹھ بھل نا ہیں

ہے سکھیو! جو ہمارے بڑے ہتو (ہمدردی کرنے والے) کہلاتے ہیں وہ بھی سب تماشہ دیکھنے والے ہیں۔ کوئی بھی گرو وشوامتر کے پاس جا کر انہیں نہیں سمجھاتا کہ رام چندر جی بالک ہیں اُن کے لئے ایسا ہٹھ اچھا نہیں۔

راون بان چھوا نہیں چاپا۔ ہارے سکل بھوپ کری داپا
سو دھنو راج کنور کر دیہیں۔ بال مرال کی مندر لیہیں

راون اور بان اُسر نے جس دھنش کو ہاتھ نہیں لگایا اور جس دھنش نے بڑے بڑے ابھیمانی راجاؤں کا ابھیمان چور چور کر دیا اس دھنش کو نازک بدن راجکمار کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ بال ہنس بھی کہیں مندراچل اٹھا لیتے ہیں۔

بھوپ سیانپ سکل سرانی۔ سکھی بدھی گتی کچھ جاتی نہ جانی
بولی چتر سکھی مردو بانی۔ تیج ونت لگھو گنئے نہ رانی

گیا ودھان راجہ بھی اپنی ساری بدھی کھو بیٹھے۔ ہے سکھی! ودھاتا کی گتی کچھ جانی نہیں جاتی ہے۔ چتر سکھی کومل بچن بولی۔ ہے رانی۔ ان کو چھوٹے نہ جانیئے۔ بڑے تیجسوی اور پرتاپی ہیں

کہاں کمبھج کہاں سندھو اپارہ۔ سوشیو سجس سکل سنسارا
روی منڈل دیکھت لگھو لاگا۔ اُدے تاسو تری بھون تم بھاگا

کہاں تو کمبھ سے پیدا اگستیہ اور کہاں اپار سمندر۔ انہوں نے سمندر پی ڈالا جن کی [illegible] سارے جگ میں پھیل گئی۔

سورج منڈل دیکھنے میں تو چھوٹا لگتا ہے۔ لیکن اس کے اُدے ہوتے ہی تینوں لوکوں کا مہا اندھکار کافور ہو جاتا ہے۔

دوہا

منتر پرم لگھو جاسو بس بدھی ہری ہر سُر سرب
مہامت گج راج کہوں بس کر انکس کھرب

منتر بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے لیکن اُسکے وش میں برہما وشنو شیو ادی سبھی دیوتا ہیں۔ مہامست ہاتھی کو چھوٹا سا انکس وش میں کر لیتا ہے

چوپائی

کام کسم دھنو سایک لینے۔ سکل بھون اپنے بس کینے
دیوی تجئے سنسو اس جانی۔ بھنجب دھنش رام سنو رانی

کام دیو نے نازک پھولوں کے دھنش بان کو لے کر سارے لوکوں کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ ہے دیوی! ایسا جان کر ساری شنکا دور کرو۔ ہے رانی سُنو! رام جی دھنش کو ضرور توڑ دیں گے۔

سکھی بچن سُنی بھئے پرتیتی۔ مٹا بشاد بڑھی اتی پریتی
تب رامہی بلوکی بیدیہی۔ سبھے ہردے بنوتی جیہی تیہی

سکھی کے بچن سن کر رانی کو وشواس ہو گیا۔ سب سنتاپ مٹ گیا۔ اور رام جی کے پرتی اُن کا پریم بہت بڑھ گیا۔ سیتا جی رام چندر جی کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے من سے جس تس دیوتا کی آرادھنا کرنے لگیں۔

من ہی من مناو اکلانی۔ ہوہو پرسن مہیس بھوانی
کرہو سپھل آپنی سیوکائی۔ کری ہت ہرہو چاپ گروآئی

وہ تڑپتی ہوئی من ہی من میں دیوتاؤں کو سنانے لگی۔ ہے شیو پاربتی! مجھ پر پرسن ہو جایئے۔ میں نے جو آج تک آپ کی سیوا کی ہے اُسے سپھل کریئے۔ مجھ پر کرپا کر کے دھنش کے بھاری پن کو دور کیجئے۔

گن نایک بردایک دیوا۔ آج لگیں کینہوں تو سیوا

بار بار بنتی سُنی موری۔ کرہو جاپ گرُوتا اَتی تھوری

ہے گنوں کے سوامی اور وردان دینے والے دیوتا شری گنیش جی! میں نے اس ہی کے لئے ہی تمہاری سیوا کی ہے میری بار بار اس پرارتھنا کو سُن کر دھنش کے بھاری پن کو ہلکا کر دیجئے۔

دوہا

دیکھی دیکھی رگھُوبیر تن سُر منا و دہری دھیر
بھرے بلوچن پریم جل پُلکا ولی سریر

شری رگھوناتھ جی کے مکھ کو دیکھ کر سیتا جی دھیرج دھر کر دیوتاؤں کی آرادھنا کر رہی ہیں۔ اُن کے نیتروں میں پریم جل بھرا ہے اور شریر پُلکت ہو رہا ہے۔

چوپائی

نیکیں نرکھی نین بھری شوبھا۔ پتُو پنُو سُمرِی بہوری مَنو چھوبھا
اہ ہے تات داروُنی ہٹھ ٹھانی۔ سمجھت نہیں کچھو لابھُو نہ ہانی

بھلی پرکار نیتر بھر کر شری رام جی کی شوبھا دیکھی۔ پھر پِتا کے پرن کو یاد کر کے من میں بڑی بیاکل ہوئی۔ او ہو! پتا جی نے کیسا کٹھن پرن ٹھانا ہے۔ ایسا ہٹھ کرتے ہوئے لابھ اور ہانی کی کچھ دھیان ہی نہیں۔

سچِو سبھے سکھ دیئی نہ کوئی۔ بُدھ سماج بڑا انوچت ہوئی
کہاں دھنُو کلس بجرہِ چاہی کٹھورا۔ کہاں سیامل مِرِدُو گات کسورا

منتری بھی ڈر کے مارے انہیں کچھ نہیں سمجھاتے۔ بُدھی مانوں کی سماج میں یہ بڑا انوچت ہو رہا ہے۔ کہاں تو بجر سے بھی بڑھ کر کٹھور دھنش اور کہاں یہ کومل شریر سُندر سانولا راج کمار۔

بدھی کیہی بھانتی دھروں اُر دھیرا۔ سرس سُمن کن بیدھئے ہیرا
سکل سبھا کے متی بھئے بھوری۔ اب موہی شمبھو چاپ گتی توری

ہے بدھاتا! میں کس پرکار من میں دھیرج دھروں۔ سرس کے پھول کے کن سے کہیں ہیرے میں سوراخ ہو سکتا ہے؟ ساری سبھا کی بدھی باؤلی ہو گئی ہے۔ ہے شمبھو جی کے دھنش! اب تو مجھے ایک ماتر تیرا ہی آسرا ہے۔

نج جڑتا لوگنہ پر ڈاری۔ ہوہی ہرُو رگھُوپتی ہی نہاری
اَتی پری تاپ سیا من ماہیں۔ لَو نمیش جگ سے سم جاہیں

تم اپنی جڑتا (بھاری پن) لوگوں پر ڈال رگھوناتھ جی کے کومل شریر کو دیکھ کر ہلکے ہو جاؤ۔ سیتا جی کے من میں بہت ہی سنتاپ ہے۔ اور انہیں آنکھ جھپکنے کا سماں بھی سو یُگوں کے سمان بیت رہا ہے۔

دوہا

پربھُو ہی چتئی پنی چتو بھی راجت لوچن لول
کھیلت منسج مِین جُگ جنُو بدھُو منڈل ڈول

پہلے شری رام چندر جی کو دیکھ کر اور پھر پرتھوی کو دیکھتی ہوئی سیتا جی کے چنچل نیتر اس پرکار شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو کامدیو دو مچھلیوں کا روپ بنا کر چندر منڈل ہنڈولے میں جھولتا ہو۔

چوپائی

گرا النی مُکھ پنکج روکی۔ پرگٹ نہ لاج نسا ابلوکی
لوچن جلو رہ لوچن کونا۔ جیسیں پرم کرپن کر سوتا

اس کی بانی رُوپی بھونری کو مکھ رُوپی کمل نے روک رکھا ہے۔ بڑے پُرشوں کی لاج روپی رات کو دیکھ کر نہ کمل کھلتا ہے اور نہ بھونری اڑتی ہے۔ نیتروں کا جل نیتروں کے کونے میں ہی رہ جاتا ہے۔ جیسے کسی مہا کنجوس کا سونا کونے ہی میں گڑا رہ جاتا ہے۔

سکُچی بیاکُلتا بڑی جانی۔ دھری دھیر جو پرتیتی اُر آنی
تن من بچن مور پنو سانچا۔ رگھُوپتی پد سروج چتُو راچا
تَو بھگوان سکل اُر باسی۔ کری ہی موہی رگھُوبر کے داسی
جیہ کیں جیہی پرستیہ سنیہو۔ سو تیہی ملئی نہ کچھُو سندیہو

من میں بڑی بھاری بیاکُلتا کو دیکھ کر سیتا جی سکُچا گئیں پھر دھیرج

دھر کر من میں یہ وشواس لائیں کہ اگر تن من بچن سے میرا پرن سچا ہے۔ اور پربھو شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں میں میرا سچا پریم ہے تو بھگوان گھٹ گھٹ واسی بھگوان! مجھے شری رگھوناتھ جی کی داسی بنا لیجئے جس کا جس پر سچا پریم ہوتا ہے۔ وہ اسے مل ہی جاتا ہے۔ اس میں کچھ بھی سندیہہ نہیں۔

پربھو تن چتئی پریم تن ٹھانا۔ کرپا ندھان رام سبھو جانا
سیاہی بلوکی تکیو دھنو کیسیں۔ چتو گرڑ لگھو بیالہی جیسیں

پربھو شری رام چندر جی کی اور دیکھ کر سیتا جی نے شریر کے دوارا پریم ٹھان لیا۔ ارتھات اور سب بھروسے چھوڑ کر پربھو کے پرتی سچے پریم پر ہی ایک ماتر بھروسہ کر لیا۔ کرپا ندھان شری رام چندر جی نے یہ سب کچھ جان لیا۔ سیتا جی کو دیکھ کر انہوں نے دھنش کو ایسے تاکا جیسے پکشی راج گرڑ بہت ہی چھوٹے سے سانپ کو گھرنا کی درشٹی (نظر حقارت) سے دیکھتا ہے۔

دوھا

لکھن لکھیو رگھو بنس منی تاکیو ہر کو دنڈ !
پلکی گات بولے بچن چرن چاپی برہمانڈ !!

لکشمن جی نے جب دیکھا کہ رگھو کل منی شری رام چندر جی نے شو جی کے دھنش کی طرف تاکا ہے تو وہ شریر سے پلکت ہو کر برہمانڈ کو چرنوں سے دبا کر یہ بچن بولے۔

چوپائی

دسی کنجر ہو کمٹھ اہی کولا۔ دھرہو دھرنی دھر دھیر نہ ڈولا
رامو چہیں شنکر دھنو تورا۔ ہوہو سجگ سنی آیسو مورا

ہے دشاؤں کے ہاتھیو! ہے کچھپ! ہے شیش! ہے باراہ! دھیرج دھر کر دھرتی کو دھارن کر رکھو جس سے وہ نہ ڈولنے پائے۔ شری رام چندر جی شنکر کے دھنش کو توڑ رہے ہیں۔ میری آگیا سن کر تم سب سچیت ہو جاؤ۔

چاپ سمیپ رام جب آئے۔ نر ناری نہہ سر سکرت منائے
سب کر سنسو ار اگیانو۔ مند مہی پتہہ کر ابھمانو

بھر گو پتی کیری گرب گروائی۔ سر منی برنہہ کیری کدرائی
سیا کر سوچ جنک پچھتاوا۔ رانیہہ کر دارون دکھ داوا
سمبھو چاپ بڑ بوہتو پائی۔ چڑھے جائی سب سنگو بنائی
رام باہو بل سندھو اپارو۔ چہت پار نہیں کوؤ کنڈھارو

جب دھنش کے پاس شری رام جی آئے تو سب ناریوں نے دیوتاؤں اور اپنے پن کرموں کو منایا۔ سب کا سندیہہ اور اگیان۔ ادھم راجاؤں کا ابھیمان۔ پرشورام جی کا بھاری گھمنڈ۔ دیوتا اور شریشٹھ منیوں کا ڈر سیتا جی کی چنتا۔ جنک کا پچھتاوا اور رانیوں کے دارون دکھ کی بھیانک اگنی۔ یہ سب شو جی کے دھنش کو بڑا بھاری جہاز جان کر ایک ساتھ سب اس پر چڑھ بیٹھے یہ سب شری رام جی کے بھجا بل روپی اپار سمندر کے پار جانا چاہتے ہیں۔ پرنتو کوئی ملاح نہیں ہے۔

دوھا

رام بلوکے لوگ سب چتر لکھے سی دیکھی
چتئی سیا کرپا یتن جانی بکل بسیکھی

شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دیکھا۔ تو وہ سب چتر لکھے سے ہی دکھائی دیئے (تصویر کی سی بے حس و حرکت کی حالت میں) پھر کرپا ندھان پربھو نے سیتا جی کی طرف دیکھا تو ان کو بھی بہت ہی بیاکل جانا۔

چوپائی

دیکھی بپل بکل بیدیہی۔ نمش بہات کلپ سم تیہی
ترشت باری بنو جو تنو تیاگا۔ موئیں کرای کا سدھا تڑاگا

رام چندر جی نے جانکی جی کو بہت ہی بے چین دیکھا۔ انہیں ایک ایک پل کلپ کے سمان بیت رہا تھا۔ اگر کوئی پیاس سے بیاکل پانی کو نہ پاکر شریر تیاگ دے تو اس کے مر جانے پر امرت کے تالاب سے بھی کیا لابھ ہوگا۔

کا برشا سب کرشی سکھانیں۔ سمے چوکیں پنی کا پچھتانیں
اس جیاں جانی جانکی دیکھی۔ پربھو پلکے لکھی پریتی بسیکھی

کھیتی کے بالکل سوکھ جانے پر بارش کس کام کی یہ سمانی گھوڑ کر پھر پچھتانے سے کیا لابھ۔ من میں ایسا وچار کر پربھو شری رام چندر جی نے جانکی جی کی طرف دیکھا اور اُن کی بہت بڑی پریتی کو دیکھ کر پربھو پرسن ہو گئے۔

گرُہی پرنامو منہیں من کینہا۔ اتی لاگھو اُٹھائی دھنو لینہا
دمکیو دامنی جِمی جب لیئو۔ پُنی نبھ دھنو منڈل سم بھیو

انہوں نے من ہی من میں گرو کو پرنام کیا اور اُسے بہت ہلکی سی دستو کی طرح بڑی پھرتی سے اُٹھا لیا۔ جب ہاتھ میں لیا تو وہ دھنش بجلی کی طرح چمکا اور پھر آکاش منڈل جیسا ہو گیا۔ اور تھا ت آکاش جیسا بلکہ آکاش روپ ہو گیا۔

لیت چڑھاوت کھینچت گاڑھیں۔ کاہوں نہ لکھا دیکھ سبو ٹھاڑھیں
تیہی چھن رام مدھیہ دھنو توڑا۔ بھرے بھون دھنی گھور کٹھورا

کب اُٹھایا کب چڑھایا کب زور سے کھینچا اسے کسی نے نہیں دیکھا۔ سب نے شری رام جی کو دھنش اُٹھائے کھڑے دیکھا۔ اسی چھن شری رام جی نے دھنش کو درمیان سے توڑ دیا جس کے ٹوٹنے کی بھینکر کٹھور آواز سے سب لوک گونج اُٹھے۔

چھند

بھرے بھون گھور کٹھور رو رَبی باجی تجی مارگو چلے
چکرہیں دِگ گج ڈولَ مہی اہی کول کورم کلملے
سُر اسُر مُنی کر کان دینہے سکل بکل بچارہیں
کودنڈ کھنڈیو رام تُلسی جینتی بچن اُچارہیں

بھینکر کٹھور آواز سے تینوں لوک بھر گئے۔ سورج کے گھوڑے راستہ چھوڑ کر چلنے لگے۔ دشاؤں کے ہاتھی چنگھاڑنے لگے۔ دھرتی کانپنے لگی۔ شیش ناگ، باراہ اور کچھپ سب کلملا اُٹھے۔ دیوتا، راکشس، مُنی سب کانوں پر ہاتھ دھر کر سب بیاکل ہو کر وچارنے لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جب انہوں نے یہ حال لیا کہ دھنش کو شری رام چندر جی نے توڑ ڈالا تو سب شری رام چندر جی کی جے جے پکارنے لگے۔

سورٹھا

سنکر چاپو جہاجُو ساگر رگھو بر باہو بلو
بوڑ سو سکل سماجُو چڑھا جو پرتھم ہیں موہ بس

شو جی کا دھنش جہاز ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی بھجاؤں کا بل سمندر ہے۔ وہ سارا سماج جو موہ وش جہاز پر پہلے چڑھا تھا ڈوب گیا۔

چوپائی

پربھو دوؤ چاپ کھنڈ مہی ڈارے۔ دیکھی لوگ سب بھئے سُکھارے
کوسک روپ پیونِدھی پاون۔ پریم باری اوگا ہو سُہاون
رام روپ راکیسو نہارِی۔ بڑھت بیچی پُلکاولی بھاری
باجے نبھ گہہ گہے نِسانا۔ دیو بدھو ناچہیں کری گانا

پربھو نے دھنش کے دونوں ٹکڑوں کو زمین پر ڈال دیا۔ یہ دیکھ کر سب لوگ سکھی ہو گئے۔ وشوامتر روپی پرم پوتر سمندر ہے۔ جس میں پریم روپی سہاونا اتھاہ جل بھرا ہے۔ رام روپی پورن چندر کو دیکھ کر پلکاولی روپی (خوشی سے رونگٹے کھڑے ہونا) بھاری لہریں بڑھنے لگیں۔ آکاش میں بڑے زور زور سے نقارے بجنے لگے۔ اور دیوتاؤں کی استریاں گا گا کر ناچنے لگیں۔

برہمادِک سُر سِدھ مُنیسا۔ پربھہی پرسنسہیں دینہہیں اسیسا
برسہیں سُمن رنگ بہو مالا۔ گاوہیں کنر گیت رسالا

برہما آدی دیوتا، سدھ اور منیشور پربھو شری رام چندر جی کو آشیرواد دے کر اُن کی استتی کرتے ہیں۔ اور رنگ برنگے پھولوں کی مالائیں برسا رہے ہیں۔ کنر لوگ سُریلے گیت گا رہے ہیں۔

رہی بھون بھری جے جے بانی۔ دھنش بھنگ دھُنی جات نہ جانی
مُدِت کہہیں جہاں تہاں نر ناری۔ بھنجیو رام سمبھو دھنو بھاری

تینوں لوک جے جے کار کی آواز سے بھرپور ہو گئے۔ ایسی جے جے کار کی ارفع آواز کی گونج میں دھنش ٹوٹنے کی آواز سنائی ہی نہیں دی۔

جہاں تہاں سب نرناری پرسن من ہوکر کہہ رہے ہیں کہ شری رام چندر جی نے شوجی کے دھنش کو توڑ دیا ہے۔

دوہا

بندی ماگدھ سوت گن برود پڑہیں مت دھیر
کرہیں نچھاور لوگ سب ہئے گج دھن منی چیر

بندی جن ماگدھ اور سوت لوگ شری رگھوناتھ جی کے کیرتی کا ورنن کر رہے ہیں۔ اور سب لوگ گھوڑے، ہاتھی، دھن جواہرات اور بستر نچھاور کر رہے ہیں۔

چوپائی

جھانجھی مردنگ سنکھ سہنائی ۔ بھیری ڈھول دندبھی سہائی
باجہیں بہو باجنے سہائے ۔ جہاں تہاں جبتہہ منگل گائے

جھانجھ مردنگ سنکھ سہنائی بھیری، ڈھول اور سندر نقارے آدی وانیک پرکار کے سندر باجے بجنے لگے۔ اور جوان استریوں نے جہاں تہاں منگل گیت گائے۔

سکھن سہت ہرکھی اتی رانی ۔ سوکھت دھان پرا جنو پانی
جنک لہیو سکھ سوچ بہائی ۔ پیرت تھکت تھاہ جنو پائی

سکھیوں سمیت رانی خوشی کے مارے پھولی نہیں سماتی مانو دھان کی سوکھی کھیتی پر مینہ برسا ہو۔ جنک جی نے چنتا چھوڑ کر سکھ پراپت کیا مانو تیرتے تیرتے تھکے ہوئے پرش کو آرام کرنے کے لئے کوئی تھاہ مل گئی ہو۔

شری ہت بھئے بھوپ دھنو ٹوٹے ۔ جیسے دوس دیپ چھبی چھوٹے
سیا سکھہی برنئے کیہی بھانتی ۔ جنو چاتکی پائی جل سواتی

دھنش کے ٹوٹنے پر راجہ لوگ شوبھا ہین ہو گئے۔ جیسے دن میں دیپک شوبھا ہین ہو جاتے ہیں۔ سیتا جی کے سکھ کا ورنن کس پرکار کریں۔ مانو چاتکی (مادہ پپیہا) نے سواتی کا جل پا لیا ہو۔

رام ہی لکھنو بلوکت کیسیں ۔ سسہی چکور کسور کن جیسیں
ستانند تب آیسو دینہا ۔ سیتا گمن رام پہیں کینہا

لکشمن جی شری رام چندر جی کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے کہ چاند کو چکور کا بچہ دیکھ رہا ہو۔ ستانند پروہت نے آگیا دی اور سیتا جی رام چندر جی کے پاس چلیں۔

دوہا

سنگ سکھی سندر چتر گاوہیں منگل چار
گونی بال مرال گتی سشما انگ اپار

سندر چتر سکھیاں اُن کے ساتھ منگل گیت گاتی جا رہی ہیں۔ سیتا جی بال ہنس کی چال سے چلیں۔ انگ انگ پر اپار شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

چوپائی

سکھن مدھیہ سیا سوہتی کیسیں ۔ چھبی گن مدھیہ مہا چھبی جیسیں
کر سروج جے مال سہائی ۔ بسو بجے سوبھا جیہیں چھائی

سکھیوں کے بیچ میں سیتا جی کیسے شوبھا پا رہی ہیں جیسے بہت سی شوبھاؤں میں مہا شوبھا شوبھا پا رہی ہو۔ ہاتھ کملوں میں سندر جے مالا ہے جس پر وشو بجے کی شوبھا چھائی ہوئی ہے۔

تن سکوچ من پرم اچھاہو ۔ گوڑھ پریم لکھی پرے نہ کاہو
جائی سمیپ رام چھبی دیکھی ۔ رہی جنو کنوری چتر اور یکھی

سیتا جی کے تن میں سنکوچ ہے پرمن میں پرم اُتساہ ہے۔ اُن کا گپت پریم کسی کو جان نہیں پڑتا ہے۔ جب پاس جا کر شری رام چندر جی کی شوبھا دیکھی تب تو سیتا جی چتر لکھی سی رہ گئیں۔ یعنی ایسے کھڑی رہ گئیں جیسے دیوار پر تصویر کھنچی ہو۔

چتر سکھی لکھی کہا بجھائی ۔ پہراوہو جے مال سہائی
سنت جگل کر مال اُٹھائی ۔ پریم بیبس پہرائی نہ جائی

سیتا جی کی ایسی دشا کی سی حالت دیکھ کر چتر سکھیوں نے انہیں سمجھا کر کہا کہ سندر جے مالا شری رام کو پہنا دو۔ یہ سن کر سیتا جی نے دونوں ہاتھوں سے جے مالا اُٹھائی پر تو پریم کے وش ہونے سے وہ پہنائی نہیں جاتی۔

سوبھت جنوبگ جنگ سنا لا ۔ سیسی ہی بھیت دیت جے مالا
گاویں چھبی اولوکی سہیلی ۔ سیاں جے مال رام ادبیلی

جے مالا اُٹھائے ہوئے سیتاجی کے دونو ہاتھ ایسے شوبھا پارہے ہیں مانو ڈالیوں سمیت دو کھلے ہوئے کمل ڈرتے ڈرتے چندرما کو جے مالا دے رہے ہوں ۔ یہ شوبھا دیکھکر سکھیاں گیت گانے لگیں تب سیتاجی نے شری رام جی کے گلے میں جے مالا ڈال دی ۔

دوھا

رگھوبر اُر جے مال دیکھی دیو برسہیں سُمن
سکچے سکل بھوآل جنو بلوکی ربی کمد گن !!

شری رگھوناتھ جی کے گلے میں جے مالا دیکھ کر دیوتا پھول برسانے لگے سارے راجہ لوگ ایسے مُرجھا گئے جیسے سورج کو دیکھکر کمدوں کا سموہ مُرجھا گیا ہو ۔

چوپائی

پُر اَرُو بیوم باجنے باجے ۔ کھل بھئے ملن سادھو سب راجے
سُر کنر نر ناگ منیسا ۔ جے جے جے کہی دیہیں اسیسا

نگر اور آکاش میں باجے بجنے لگے ۔ دشٹ لوگ مُرجھا گئے اور سادھو سبھاو سجن پرسن ہو گئے ۔ دیوتا ۔ کنر ۔ منش ۔ ناگ اور منیشور جے جے کہہ کر آشیرواد دینے لگے ۔

ناچہیں گاویں بیدھو بدھوٹیں ۔ بار بار کسما نجلی چھوٹیں
جہاں تہاں بپر بید دُھنی کرہیں ۔ بندی برد اولی اُچرہیں

دیوانگنائیں آنند بھری ناچنے اور گانے لگیں اور بار بار ہاتھوں سے پھول برسانے لگیں ۔ برہمن لوگ جہاں تہاں وید دھن گانے لگے اور بھاٹ لوگ رگھو ونش کے یش گان گانے لگے ۔

مہی پاتال ناگ جس بیاپا ۔ رام بری سیا بھنجیو چاپا
کرہیں آرتی پُر نر ناری ۔ دیہیں نچھاور بت بسارِی

رام چندر جی نے دھنش کو توڑ کر سیتاجی کو بیاہ لیا ۔ یہ یش

پرتھوی پاتال اور سورگ آدی تینوں لوکوں میں پھیل گیا ۔ جنک پور کے واسی سب استری پرش رام چندر جی کی آرتی اُتار رہے ہیں ۔ اور اپنی دھن شکتی سے زیادہ دان دے رہے ہیں ۔

سوہت سیا رام کے جوری ۔ چھبی سنگار منہوں ایک ٹھوری
سکھیں کہہیں پربھو پد گہو سیتا ۔ کرتی نہ چرن پرس اتی بھیتا

اُس سمے سیتا اور شری رام کی جوڑی ایسی شوبھایمان ہو رہی ہے ۔ مانو شوبھا اور سنگار اکٹھے ہو گئے ہوں ۔ سکھیوں نے سیتاجی کو کہا کہ ہے سیتا ۔ پربھو کے چرن چھوؤ ۔ سیتاجی اتی انت بھے بھیت ہوئی ۔ ان کے چرن نہیں چھوتیں ۔ (بھے اس بات کا ہے کہ پربھو چرن چھوکر اہلیہ سکھشم کو چلی گئی تھی ۔ سیتاجی ڈرتی ہیں کہ کہیں پربھو کے چرن چھونے سے میں بھی بیکنٹھ کو نہ چلی جاؤں ۔ انہیں بھگوان کا ویوگ اسہہ ہے)

دوھا

گوتم تیہ گتی سُرتی کری نہیں پرستی پگ پانی
من بھیسے رگھو بنس منی پریتی الوکک جانی

گوتم رشی کی پتنی اہلیہ کی گتی کو یاد کر کے سیتاجی بھگوان کے چرنوں کو ہاتھ نہیں لگاتی ہیں ۔ سیتاجی کی اس الوکک پریتی کو دیکھ کر شری رام چندر جی من میں ہنسے ۔

چوپائی

تب سیا دیکھی بھوپ ابھلاشے ۔ کور کپوت موڑھ من ماکھے
اُٹھی اُٹھی پہری سناہ ابھاگے ۔ جہاں تہاں گال بجاون لاگے

تب کچھ دُشٹ ۔ کپوت ۔ مورکھ راجہ لوگ من میں طیش کھا کر سیتاجی کو پراپت کرنے کے لئے اُٹھے ۔ وہ ابھاگے اپنے آسنوں سے اُٹھ اُٹھ کر کوچ (زرہ بکتر) پہن کر گال بجا بجا کر لڑنے کے لئے للکارنے لگے ۔

لیہو چھڑائی سیا کہہ کوؤ ۔ دھری باندھو نرپ بالک دوؤ
توڑیں دھنش چاڑ نہیں سرئی ۔ جیوت ہمہی کنوری کو برئی

کوئی کہتا ہے کہ سیتا کو جبراً چھین لو۔ اور دونوں راجکماروں کو پکڑ کر باندھ لو۔ کیول دھنش توڑنے سے ہی کام نہیں چلے گا۔ ہمارے جیتے جی سیتا کو کون وہن کر سکتا ہے۔

جوں بدھیو کچھو کرے سہائی۔ جیت ہو سمر سہت دوؤ بھائی
سادھو بھوپ بولے سنی بانی۔ راج سماج ہی لاج لجانی

اگر راجہ جنک ان کی کچھ سہائتا کریں تو یدھ میں ان دونوں راجاؤں سمیت اس کو بھی جیت لو۔ یہ بچن سن کر سادھو سبھاؤ راجہ بولے۔ کہ ہے مورکھو! تم نے اس راج سبھا کی شان کو ہی بٹہ لگا دیا۔

بلو پرتاپو بیرتا بڑائی۔ ناک پناکہی سنگ سدھائی
سوئی سورتا کہ اب کہوں پائی۔ اس بدھی تو بدھی بہوں سبھی پائی

ارے نرلجو! تمہارا بل۔ پرتاپ۔ ویرتا۔ بڑائی اور مان سمان تو دھنش کے ساتھ ہی جاتا رہا۔ اب وہی ویرتا ہے یا اور کہیں سے نئی پراپت کی ہے۔ تمہاری ایسی دشٹ بدھی ہے۔ بھی تو بدھاتا نے تمہارے مکھوں پر ہی کالکھ لگا دی ہے۔

دوھا

دیکھو رام ہی نین بھری تجی ہرلشیا مدو کو ہو
لکھن روشو باد کو پربل جانی سبھ جنی ہو ہو

ایرشا (حسد) گھمنڈ اور کرودھ کو تیاگ کر جی بھر کر نیتروں سے شری رام کے درشن کر لو۔ اور لکشمن جی کے کرودھ کو پرچنڈ جوالا جان کر اس میں بھسم ہونے والے پروانے نہ بنو۔

چوپائی

بینتیہ بلی جیسے چہ کاگو۔ جیسے سسو چہے ناگہ ادی بھاگو
جیسے چہ کسل اکارن کوہی۔ سب سمپدا چہے سیو دروہی
لوبھی لولپ کل کیرتی چہہ ای۔ اکلنکتا کی کامی لہہ ای
ہری پد بمکھ پرم گتی چیا ہا۔ تس تمہار لالچو نرناہا

جیسے گرڑ کی بلی کو کوا چاہے۔ شیر کے شکار کو خرگوش چاہے۔ بیتا کا دن ہی کرودھ کرنے والا اپنی بھلائی۔ ۔۔ شیو جی دروہی سنسار میں سکھ اور ہمیشہ چاہے۔ لوبھی لالچی سندر یس۔ ۔۔ کامی پرش نشکلنگ (بے داغ جس) چاہتا ہے۔ ۔۔ کے چرنوں سے بمکھ ہو کر نش مکتی کی آشا رکھے۔ تو جیسے یہ سب ۔۔ ہے ویسے ہی سیتا کے لئے تمہارا یہ منورتھ نشپھل ہے۔

کولاہلو سنی سیاسکانی۔ سکھیں وائی گئیں جہاں رانی
رامو سبھاین چلے گرو پاہیں۔ سیا سنیہو برنت من ماہیں

شور و غل سن کر سیتا جی ڈر گئیں تب سکھیاں انہیں ان کی ماں کے پاس لے گئیں۔ شری رام چندر جی سیتا جی کے پریم کی سراہنا من ہی من میں کرتے ہوئے سہج سبھاؤ گرو وشوامتر جی کے پاس چلے

رانہہ سہت سوچ لیس بیا۔ اب عوں بدھی ہم ۔۔ دلری آ
گھوپ بچن سنی ات اتہیں۔ لکھو رام ڈر لو ۔۔ سکہیں

رانیوں کے سہت سیتا جی چنتا مگن ہوئی کہ نہ جانے بدھاتا اب کیا قہر کرنے والے ہیں۔ راجاؤں کے بچن سن کر لکشمن ادھر ادھر تاکتے ہیں۔ پرنتو رام کے ڈر کے مارے بول نہیں سکتے۔

دوھا

ارن نین بھرکٹی کٹل چتوت نرپنہ سکوپ
من ہوں مت گج گن نرکھی سنگھ کشور ہی چوپ

لال آنکھیں اور ٹیڑھی بھوئیں کر کے کرودھ سے بھرے ہوئے لکشمن جی راجاؤں کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں۔ جیسے مست ہاتھیوں کے جھنڈ کو دیکھ کر جوان شیر کو جوش آگیا ہو۔

چوپائی

کھربھرو دیکھی بکل پر ناریں۔ سب ملی دیہیں مہیپنہ گاریں
تیہیں اوسر سنی شیو دھنو بھنگا۔ آیو بھرگو کل کمل پتنگا

کھلبلی دیکھ کر نگر کی استریاں بیاکل ہو گئیں۔ اور سب مل کر راجاؤں کو گالیاں دینے لگیں اتنے میں ہی شو جی کے دھنش کے ٹوٹنے کی آواز سن کر بھرگو کل روپی کمل کے سورج پرشورام جی وہاں آ دھمکے۔

دیکھی مہیپ سکل سکچانے۔ باج جھپٹ جنو لوا اُکانے
گوری سر پرپھوی کمل بھرا جا۔ بھال بسالی تری پُنڈ براجا

اُن کو آیا دیکھکر سب راجہ لوگ دُبک گئے۔ مانو باز کی جھپٹ سے بٹیر چھپ گئے ہوں۔ گورا شریر ہے۔ اور اس پر بھسم بھلی سج رہی ہے چوڑے ماتھے پر بھسم کا تلک بہت ہی شوبھا دے رہا ہے۔

سیس جٹا سسی بدنو سہاوا۔ رِس بس کچھک ارن ہوئی آوا
بھرکٹی کٹیل نین رس راتے۔ سہجوں چتوت منہوں ساتے

سر پر جٹائیں ہیں۔ سُندر چندرما کا سا مُکھ ہے جس کی رنگت کرودھ کے مارے کچھ لال سی ہوگئی ہے۔ ترچھی بھوئیں ہیں اور آنکھیں کرودھ سے انگارہ ہو گئیں ہیں۔ جب وہ سہج سبھاو سے بھی اپنی درشٹی ڈالتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرودھ سے دیکھ رہے ہیں۔

برشبھ کندھ اُر باہو بسالا۔ چارو جنیو مال مرگ چھالا
کٹی منی بسن تنو دوئی باندھے۔ دھنو سر کر کٹھار کل کاندھے

بیل کے سمان اونچے کندھے ہیں چھاتی اور بھجائیں وشال ہیں سُندر جنیو پہنا ہوا ہے۔ گلے میں مالا ہے اور مرگ شالا لئے ہوئے ہیں۔ کمر میں منیوں کا بستر اور دو ترکش باندھے ہوئے ہیں ہاتھ میں دھنش بان اور کندھے پر پھرسا (کلہاڑا) رکھے ہوئے ہیں۔

دوھا

سانت بیتو کرنی کٹھن برنی نہ جائی سروپ
دھرِ منی تنو جنو بیر رس آئیو جہاں سب بھوپ

بھیس تو شانت ہے پرنتو کرنی (عمل) بہت کٹھن ہے ایسے سروپ کا بیان کیا جا نا۔ مانو ویر رس ہی منی کا شریر دھارن کر کے راجاؤں کی سماج میں آگیا ہو۔

چوپائی

دیکھت بھر گوتی بیش کرالا۔ اُٹھے سکل بھئے بکل بھوآلا
پتو سمیت کہی کہی نج ناما۔ لگے کرن سب ڈنڈ پرناما

پرشورام جی نے بھاری کرالا بھیس کو دیکھکر سب راجہ بھئے سے بیاکل ہو گئے۔ اور پتا سمیت اپنے اپنے نام لے لے ڈنڈوت پرنام کرنے لگے۔

جیہی سبھائن جنو ہیں ہتو جانی۔ سو جانی جنو آئی کھٹانی
جنک بہوری آئی سیر نادا۔ سیا بولائی پرنامو کراوا

بہت سمجھ کر بھی سہج سبھاؤ سے پرشورام جی جس کی اور دیکھتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے جیون کے دن پورن ہوگئے (یعنی میری موت آگئی) پھر جنک جی نے آکر سیر نوایا اور سیتا جی کو بلاکر پرشرام جی کو پرنام کروایا۔

آسِش دینہہ سکھیں ہرشانیں۔ نج سماج لے گئیں سیانیں
بسوامتر ملے پُنی آئی۔ پد سروج میلے دوؤ بھائی

پرشورام جی نے سیتا کو آشیرواد دیا۔ سکھیاں آشیرواد سن کر پرسن ہوکر سیتا جی کو اپنے سماج میں لے گئیں۔ پھر وشوامتر جی انہیں آکر ملے۔ اور انہوں نے رام اور لکشمن دونوں راجکماروں کو اُن کے چرنوں پر گرا دیا۔ اور کہا۔

رام لکھن دسرتھ کے ڈھوٹا۔ دینہہ اسیس دیکھی بھل جوٹا
رامہی چتئی رہے تھکی لوچن۔ روپ اپار مار مد موچن

یہ دونوں راجکمار رام اور لکشمن راجہ دسرتھ کے پتر ہیں۔ پرشورام جی نے سُندر جوڑی دیکھ کر انہیں آشیرواد دیا۔ کام دیو کے مد کو چور کرنے کے شری رام چندر جی کے اپار سروپ کو دیکھ کر پرشورام جی نیتر مشتعل ہو گئے۔

دوھا

بہوری بلوکی بدیہہ سن کہہ ہو کاہ اتی بھیر
پوچھت جانی اجان جمی بیاپئو کو پو سریر

پھر سب طرف دیکھکر جان بوجھ کر انجان کی طرح راجہ جنک سے پوچھتے ہیں۔ کہ کہو۔ یہ بڑی بھاری بھیڑ کیسی ہے شریر غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

چوپائی

سماچار کہی جنک سنائے ۔ جیہی کارن مہیپ سب آئے
سُنت بچن پھری انت نہارے ۔ دیکھے چاپ کھنڈ مہی ڈارے

راجہ جنک نے وہ سب سماچار کہہ سُنائے جس کارن سب راجہ وہاں آئے تھے ۔ بچن سُن کر پرشورام جی نے پھر کر دوسری طرف دیکھا ۔ تو دھنش کے ٹکڑے پرتھوی پر پڑے ہوئے دیکھے ۔

اتی رس بولے بچن کٹھورا ۔ کہو جڑ جنک دھنش کے تورا
بیگی دکھاؤ موڑھ نہ تو آجو ۔ الٹوں مہی جہاں لہی تو راجو

اتی انتنت غصے میں بھر کر وہ کٹھور بچن بولے ۔ ارے جڑ جنک ! کہو اس دھنش کو کس نے توڑا ہے ۔ اسے جلدی دکھاؤ ۔ نہیں تو اے موڑھ جہاں تک تیرا راج ہے وہاں تک کی پرتھوی اُلٹ دوں گا ۔

اتی ڈرو اُتر دیت نرپ نا ہیں ۔ کُٹل بھوپ ہرشے من ماہیں
سُر مُنی ناگ نگر نر ناری ۔ سوچیں سکل تراس اُر بھاری

ڈر کے مارے راجہ جنک کو کچھ جواب نہ بن پڑا ۔ یہ دیکھ کر بدنیت راجے من میں بڑے ہی پرسن ہوئے ۔ دیوتا منی ناگ اور نگر کے سب نر ناری من میں سہمے ہوئے بڑی چنتا کرنے لگے ۔

من پچھتاتی سیا مہتاری ۔ بدھی اب سنوری بات بگاری
بھرگو پتی کر سبھاؤ سُنی سیتا ۔ اردھ نمیش کلپ سم بیتا

سیتا جی کی ماتا من میں پچھتاتی ہیں ۔ کہ بدھاتا نے سب کام بنا کر بگاڑ دیا ہے ۔ پرشورام جی کے سبھاؤ کو سُن کر سیتا جی کو آدھا چھن بھی کلپ کے سمان بیتنے لگا (گذرنے لگا)

دوہا

سبھے بلوکے لوگ سب جانی جانکی بھیرُ
ہردے نہ ہرش وشاد کچھ بولے شری رگھو بیرُ

تب سب لوگوں کو ڈرے ہوئے اور سیتا جی کو سہمی ہوئی دیکھ کر شری رگھوناتھ جی بولے ۔ اُن کے من میں ہرش تھا نہ وشاد انتہا شانت سہج سبھاؤ ہی بولے ۔

ماس پارائن نواں وشرام

چوپائی

ناتھ سمبھو دھنش بھنجن ہارا ۔ ہوئی ہی کوؤ ایک داس تمہارا
آئیسو کاہ کہیئے کن موہی ۔ سُنی رسائی بولے مُنی کوہی

ہے سوامی ! شو جی کے دھنش کو توڑنے والا آپ ہی کا کوئی ایک سیوک ہو گا ۔ کیا آگیا ہے ۔ مجھ سے کیوں نہیں کہتے ۔؟ یہ سُن کر کرودھی مُنی غصے سے جل بھن کر بولے ۔

سیوک سو جو کرے سیوکائی ۔ اری کرنی کری کریئے لرائی
سُنہو رام جیہیں سیو دھنو توڑا ۔ سہسباہو سم سو رپو مورا

سیوک تو وہ ہوتا ہے ۔ جو سیوا کا کام کرے شترو کا کام کر کے تو لڑائی ہی کرنی چاہیئے ہے رام سُنو جس کسی نے شو جی کے دھنش کو توڑا ہے وہ سہسر باہو کے سمان میرا شترو ہے ۔

سو بلگاؤ بہائی سماجا ۔ نہ تو مارے جیہیں سب راجا
سُنی مُنی بچن لکھن مسکانے ۔ بولے پرسودھری اپمانے

سو بھی اس سماج کو چھوڑ کر الگ ہو جائے نہیں تو اس کے ساتھ سب راجہ مارے جائیں گے ۔ مُنی کے بچن سُن کر لچھمن جی مسکرائے ۔ اور پرشورام جی کا اپمان کرتے ہوئے

بہود نوپ توری بلاری کاہیں۔ کبہوں نسی رس کینہہ گوسائیں
ایہی دھنو پہ ممتا کیہی ہیتو۔ سُنی رسانی کہبھر گو کُل کیتو

ہے گوسائیں! بال پن میں ہم نے بہت سی دھنوہیاں (دھنش کا چھوٹا نام) توڑ ڈالیں۔ پرنتو ایسا کرودھ آپ نے کبھی نہ کیا تھا۔ نہ جانیں اس دھنش پر آپ کی ممتا کس ہیتو سے ہے۔ لچھمن کے ان بچنوں کو سُن کر بھرگو کُل کیتو پرشرام جی غصّے سے لال پیلے ہو کر بولے۔

دوہا

رے نرپ بالک کال بس بولت تو ہی نہ سنبھار
دھنوہی سم ترپراری دھنو بدت سکل سنسار

ارے راج پتر! کال کے وش ہونے سے تجھے بولنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔ کیا شو جی کا دھنش ان سادھارن دھنوہی کے سمان ہے۔! یہ تو سارے سنسار میں مشہور ہے۔

چوپائی

لکھن کہا ہنسی ہمرے جانا۔ سنہو دیو سب دھنش سمانا
کا چھتی لابھو جون دھنو تورے۔ دیکھا رام نین کے بھورے

لکشمن جی نے ہنس کر کہا ہے دیو! سُنیئے۔ ہماری سمجھ میں تو سبھی دھنش ایک سے ہی ہیں۔ پُرانے دھنش کو توڑنے میں کیا لابھ اور ہانی ہے! شری رام چندر جی نے تو اس کے نئے ہونے کا دھوکا اُٹھا کر دیکھا تھا۔

چھوُوت ٹوٹ رگھوپتی ہو نہ دوشو۔ مُنی بنو کاج کریئے کت روشو
بولے چتئی پرسو کی اورا۔ رے سٹھ سُنیہی سبھاؤ نہ مورا

پھر یہ تو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا۔ اس میں شری رگھوناتھ جی کا بھی کوئی دوش نہیں ہے۔ ہے مُنی! آپ بنا کارن کے ہی کیوں کرودھ کرتے ہو۔ پرشورام جی نے اپنے پھرسے کی اور دیکھ کر کہا۔ ارے دُشٹ تو نے میرا سبھاؤ نہیں سُنا۔

بالکو بولی بدھیوں نہیں توہی۔ کیول مُنی جڑ جانہی موہی
بال برہمچاری اتی کوہی۔ بسو بدت چھتری کُل دروہی

بالک جان کر میں تجھے نہیں مارتا ہوں۔ ارے مورکھ کیا تو نے مجھے نرا مُنی ہی سمجھ رکھا ہے۔ میں بال برہمچاری اور انت کرودھی ہوں۔ چھتریوں کے ونش کا سنہار کرنے والا سنسار بھر میں مشہور ہوں۔

بھج بل بھومی بھوپ بنو کینہی۔ بپُل بار مہی دیوں دینہی
سہسبا ہو بھج چھید نہارا۔ پرسو بلوکو مہیپ کمارا

اپنے بھجا بل سے (قوت بازو سے) میں نے پرتھوی کو راجاؤں سے خالی کر دیا۔ اور بہت بار برہمنوں کو اُسے دے ڈالا۔ سہسرباہو کی بھجاؤں کو کاٹنے والے میرے اس پھرسے کو دیکھ۔ راجکمار! تو دیکھ۔

دوہا

ماتو پتا جنی سوچ بس کرسی مہیس کسور
گربھنہ کے اربھک دلن پرسو مور اتی گھور

ہے راجکمار! تو اپنے ماتا پتا کو سوچ میں مت ڈال۔ میرا یہ پھرسا اتی انت بھیانک ہے۔ جو گربھ کے بچوں کا بھی ناش کرنے والا ہے۔

چوپائی

بہسی لکھن بولے مردو بانی۔ اہو مُنیسو مہا بھٹ مانی
پُنی پُنی موہی دیکھاو کُٹھارو۔ چہت اُڑاون پھونکی پہارو

لکشمن جی ہنس کر کومل بچن بولے۔ اہو مُنیشور کیا تو اپنے بڑا بھاری یودھا ہونے کا ابھیمان ہے۔ مجھے بار بار کُٹھار دکھا رہے ہیں۔ مانو پھونک سے پہاڑ اُڑانا چاہتے ہیں۔

اہاں کمہڑ بتیاں کوؤ ناہیں۔ جے ترجنی دیکھی مری جاہیں
دیکھی کُٹھار وسنراسن بانا۔ میں کچھو کہا سہت ابھیمانا

یہاں کوئی کمہڑے کی بتیاں (چھوٹا کچا پھل) نہیں ہیں جو انگلی کو دیکھتے ہی مُرجھا جاتی ہیں۔ کُٹھار اور دھنش بان کو دیکھ کر ہی میں نے کچھ

الکیبان سہت کہا تھا۔

بھرگوسنت سمجھی جنبیو بلوکی ۔ جو گمچنیو کہو سہیوا) بِرسا ئی
شہر مہی سہر سہر گیئن اروگا ئی ۔ ہمر پی کُل ان) پرنہ سُرا ئی

بھرگو نشی سمجھ کر اور گئے ہیں جنیو دیکھ کر جو کچھ آپ نے کہا
وہ (ان) لے غصہ کو بند کر کے سب سہن کر لیا۔ دیوتا برہمن انگو ان کے
بھگت اور گائے۔ ان پر رگھو کل میں بہادری نہیں دکھائی جاتی۔

بدھیں پاپو اکیرتی ہاریں ۔ مارتہو پاپرئے تمہاریں
کوٹی کلپس سم بچنو تمہارا ۔ بیرتھا دھرہو دھنو بان کٹھارا

ان کو مارنے سے پاپ لگتا ہے۔ اور ان سے ہار جانے پر
اپ یش (بدنامی ۔ رسوائی) ہوتا ہے۔ آپ کا تو ایک ایک بچن ہی کروڑوں
بجروں کے سمان ہے۔ پھر یہ دھنش بان اور کُلہاڑے کا ویرتھ
بوجھ کیوں اٹھائے پھرتے ہو۔

دوہا

جو بلوکی انُچت کہیوں چھمہو مہا منی دھیر
سُنی سروش بھرگو نبس منی) بولے گرا گمبھیر

آپ کے اس طرح کے شستر دھاری بھیس کو دیکھ کر میں نے
اگر کچھ نامناسب بات کہہ دی ہو تو اُسے ہے دھیر منی! چھما کیجئے
یہ سُن کر بھرگو ونش منی پرشو رام جی کرودھ بھری گمبھیر بانی بولے۔

چوپائی

کوشک سنہو مند یہو بالکو ۔ کُٹل کال بس نج کل گھالکو
بھانو بنس راکیس کلنکو ۔ نپٹ نرنکس ابُدھ اسنکو

ہے وشوامتر سنو۔ یہ بالک بڑا موڑھ متی ہے۔ کُٹل ہے
کال کے وش ہو کر یہ اپنے کُل کا ناش کرنے والا ہے۔ سورج ونشی
چندر ما میں کلنک ہے۔ یہ اندھ (نڈر کی پرواہ نہ کرنے والا) بدھی
ہین اور نڈر ہے۔

کال کولُو ہو یہی چھن ماہیں ۔ کہیوں پکاری کھوری موہی ناہیں
تمہہ ہٹکیو جو چہہو اُبارا ۔ کہی پرتاپو بلُو روشو ہمارا

گنش بھر میں یہ موت کا نوالہ ہو جائے گا۔ میں پکار کر کہتا ہوں۔
پھر مجھے دوش نہ دینا۔ تم اگر اس کو بچانا چاہتے ہو تو ہمارے پرتاپ
بل اور کرودھ کو جتلا کر اُسے منع کر دو۔

لکھن کہیو منی سجسُو تمہارا ۔ تمہی اچھت کو برنے پارا
اپنے منہ تمہہ آپنی کرنی ۔ بار انیک بھانتی بہو برنی

لکشمن جی نے کہا ہے منی آپ کے ہوتے ہوئے آپ کے
سُیش کا ورنن اور دوسرا کون کر سکتا ہے۔؟ آپ نے اپنے مکھ
سے ہی اپنی کرنی کا انیک بار بہت بھانت سے ورنن کیا ہے۔

نہیں سنتوشو تاں پُنی کچھو کہہو ۔ جنی رس روکی دُسہہ دکھ سہو
بیر برتی تمہہ دھیر اچھوبھا ۔ گاری دیت نہ پاؤ ہو شوبھا

اگر پھر بھی دل کو سنتوش (صبر) نہیں تو پھر کچھ کہہ ڈالئے من
میں کرودھ کو دبا کر اسہہ پیڑا کو مت سہن کیجئے آپ ویر برت دھاری
ستھر بدھی اور دھیرج وان ہیں۔ گالیاں دینے میں آپکی شوبھا
نہیں ہے۔

دوہا

سُور سمر کرنی کرہیں کہی نہ جناوہیں آپو
ودیمان رن پائی رپو کائر کتھہیں پرتاپو

شور ویر تو یدھ میں اڑا کرتے ہیں کیول بانی کا بکواد کر کے
ہی اپنے آپ کو ویر نہیں بتلاتے۔ یدھ بھومی میں شترو کو حاضر پاکر
کائر ہی اپنی ویرتا کی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔

چوپائی

تمہہ تو کال ہانک جنو لاوا ۔ بار بار موہی لاگی بولاوا
سُنت لکھن کے بچن کٹھورا ۔ پرشو سُدھاری دھریو کر گھورا

آپ بار بار مرتیو کو بلاتے ہیں۔ مانو مرتیو دیو آپ کی ہانک پر
لگا ہوا ہے (یعنی آپ مجھے بار بار مارنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اور
مجھے کال وش ہوا بتلاتے ہیں۔ کیا کال دیو آپ کے اشارے پر ناچتا ہے۔
جسے میرے لئے جب بھی چاہو ہانک لگا کر بلا لو) لکشمن جی کے ان کٹھور

بچنوں کو سُن کر پرشورام جی نے پھیا اک پھرسے کو سمبھال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بول اُٹھے

اب جنی ہوئی دوس موہی لوگو ۔ کٹو بادی بالکو بدھو جوگو
یہاں بلوکی بہت میں بانچا ۔ اب یہو مرنی ہار کھا سائیں

ہے لوگو ! مجھے اب کوئی دوش نہ دینا یہ کڑوے بچن بولنے والا بالک مار ڈالنے کے ہی یوگیہ ہے ۔ بالک جان کر میں نے اسے بہت بچایا ۔ پر اب تو نشچے ہی یہ موت کے مُنہ میں آگیا ہے ۔

کوسک کہا چھمیئے اپرادھو ۔ بال دوش گن گنہیں نہ سادھو
کھر کٹھار میں اکرُن کوہی ۔ آگیں اپرادھی گُرو دروہی
اُتر دیت چھوڑوں بنو ماریں ۔ کیول کوسک سیل تمہاریں
نہ تا لہیہی کاٹی کٹھار کٹھورئیں ۔ گرہی اُدن ہو تپیوں شرم تھوریں

وشوامتر جی نے کہا ! اپرادھ کشما کیجیئے ۔ سادھو لوگ بالک کے گُن اور دوش نہیں گنتے ہیں ۔ پرشورام جی بولے تیز دھار کا کُہاڑا میں نِردیہ اور کرودھی ۔ اور یہ میرے گُرو کا دروہی (مخالف ۔ دشمن ۔ بُرائی کرنے والا) اور اپرادھی میرے سامنے کھڑا ہے اور اُتر پر اُتر دیئے جا رہا ہے ۔ پھر بھی میں اسے بنا مارے چھوڑتا ہوں سو ہے وشوامتر ! کیول یہ آپ کا ہی لحاظ ہے ۔ نہیں تو اِس تیز دھار کٹھور کُہاڑے سے کاٹ کر سہج ہی میں گُرو کے رِن سے مکت ہو جاتا ۔ (یعنی گرو سمبندھی اپنے کرتویہ کا پالن کر کے اُن کا قرضہ چُکا دیتا ۔

دوہا

گادھی سُونو کہہ ہردے ہنسی مُنی ہی ہریری اُرنی سوجھ
اَیمیہ کھانڈ نہ اُکھمیہ اجہوں نہ بوجھ ابوجھ !

وشوامتر جی من ہی من میں ہنس کر کہتے ہیں کہ مُنی کو ہر طرف ہرا ہی ہرا نظر آرہی ہے ۔ (یعنی یہ رام لکشمن کو بھی سادھارن کشتریوں کی طرح آسانی سے جیتنا سمجھ رہے ہیں ۔ کنتو یہ فولاد کا کھانڈا ہے رس کی کھانڈ نہیں ہے کہ آسانی سے منہ میں گھل جائے ۔ افسوس ہے کہ اپنے سامنے شونی کے نِبھور

دکھشنا کو اُن کے دوارہ تو ناہوا جان کر جی ۔ لیکھہ منی نے ان کے پربھاؤ کو نہیں سمجھا ۔

چوپائی

کہو لکھن مُنی سیل تمہارا ۔ کو نہیں جان بدت سنسارا
ماتا پتہی اُرنی بھلے نیکیں ۔ گرو رِن رہا سوچ بڑجی کیں

لکشمن جی نے کہا ہے مُنی ۔ آپ کے شیل کو کون نہیں جانتا ۔ آپ ماتا پتا کے رِن سے تو بھلی پرکار مکت ہو چکے (پرشورام جی نے اپنے باپ کی آگیا سے اپنی ماتا کو مار دیا تھا ۔ لکشمن جی اس گھٹنا کو شکایت کر کے مُنی کو چڑا رہے ہیں ۔ کہ آپ نے ماتا پتا کے رِن کو بھلی بھانت چکایا ہے) اب کیول گرو کا رِن چکانا باقی ہے ۔ بسواس کے من میں بڑی چنتا (فکر) ہوتی ہے ۔

سو جنو ہمرے ہی ماتھے کاڑھا ۔ دن چل گئے بیاج بڑ باڑھا
اب آنئے بیوہر یا بولی ۔ تُرت دیوں میں تھیلی کھولی

سو وہ گرو کا قرضہ آپ نے ہمارے ذمہ لگا دیا ہے بہت دن بیت گئے اس لیے بیاج بھی بہت بڑھ گیا ہوگا ۔ اب کسی حساب کرنے والے کو بلا لیجئے تو میں تُرنت ہی تھیلی کھول کر ادا کر دوں گا ۔

سُنی کٹو بچن کٹھار سُدھارا ۔ ہائے ہائے سب سبھا پکارا
بھرگو بر پرسو دکھاوہو موہی ۔ بپر بچار بچوں نرپ دروہی

لکشمن جی کے ان کڑوے بچنوں کو سُن کر پرشورام جی نے کُہاڑا سنبھالا ۔ سب سبھا ہائے ہائے پکار اُٹھی ۔ لکشمن جی نے کہا ہے بھرگو شریشٹھ ! کیا آپ مجھے پھرسا دکھا رہے ہیں ؟ ہے کھشتری راجاؤں کے دشمن میں آپ کو براہمن سمجھ کر طرح دے رہا ہوں ۔

ملے نہ کبہوں سُبھٹ رن گاڑھے ۔ دوج دیوتا گھری کے باڑھے
انوچت کہی سب لوگ پکارے ۔ رگھو پتی سین ہی لکھن نوارے

آپ کو کبھی شورویر یودھاؤں سے واسطہ نہیں پڑا ہے ۔ برہمن دیوتا ! آپ اپنے گھر ہی میں بڑے یودھا بنے پھرتے ہیں ۔ یہ سُن کر سب پُکار اُٹھے کہ یہ انوچت کہا (یعنی ایسا کہنا نامناسب ہے)

تب شری رام چندر جی نے اشارے سے لکشمن جی کو بولنے سے منع کر دیا۔

دوہا

لکھن اُتر آہوتی سرس بھرگو بر کوپ کرسانو
بڑھت دیکھی جل سم بچن بولے رگھو کل بھانو

لکشمن جی کے اُتر اگنی میں ڈالی جانے والی آہوتی کے سمان ہیں جس سے بھرگو کل شریشٹھ شری پرشورام جی کی کرودھ روپی اگنی کو پرچنڈ ہوتے دیکھ کر سوریہ ونش کے سوریہ شری رام چندر جی جل کے سمان شانت کرنے والے بچن بولے۔

چوپائی

ناتھ کرہو بالک پر چھوہو۔ سودھ دودھ مکھ کریئے نہ کوہو
جوں پے پربھو پربھاو کچھ جانا۔ توں کی برابری کرت ایانا

ہے سوامی! بالک پر دیا کیجئے۔ بھولے بھالے دودھ مکھ بچے پر کرودھ نہ کیجئے۔ یدی یہ آپ کے پربھاو کو کچھ بھی جانتا تو یہ نادان کیا کبھی آپکی برابری کرنے کا حوصلہ کرتا۔؟

جوں لریکا کچھ اچگری کرہیں۔ گر پتو ماتو مود من بھرہیں
کریئے کرپا سسو سیوک جانی۔ تمہ سم سیل دھیر منی گیانی

یدی بالک کچھ ڈھٹائی بھی کرے تو بھی گرو پتا ماتا من میں آنند سے بھر جاتے ہیں۔ آپ بچے کو اپنا سیوک جان کر کرپا کیجئے۔ آپ تو سم درشی سوشیل ستھر بدھی اور گیانی منی ہیں۔

رام بچن سن کچھک جڑانے۔ کہی کچھو لکھنو بہو دی مسکانے
ہنست دیکھی نکھ سکھ رس بیاپی۔ رام تور بھراتا بڑ پاپی

رام چندر جی کے بچن سن کر پرشورام جی کچھ ٹھنڈے ہوئے اتنے میں لکشمن جی پھر کچھ کہہ کر مسکرائے۔ اُن کو ہنستے ہوئے دیکھ کر پرشورام جی کے سارے شریر میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک کرودھ اگنی بھڑک اٹھی۔ انہوں نے کہا۔ ہے رام! تمہارا بھائی مہا پاپی ہے۔

گور شریر سیام من ماہیں۔ کال کوٹ مکھ پیئے مکھ ناہیں

بیچ بیئر ھا تو ہرئی نہ توہی۔ نیچ میچو سم دیکھ نہ موہی

یہ شریر کا گورا ہے۔ پر من کا کالا ہے۔ زہر مکھ ہے دودھ مکھ نہیں جیسا ویسے ہی تیز ہوا ہے۔ تمہارا انویائی نہیں یعنی تمہارے جیسے شیل سبھاؤ کا نہیں۔ یہ نیچ مجھے موت کے روپ میں نہیں دیکھتا۔

دوہا

لکھن کہیو ہنسی سنہو منی کرودھ پاپ کر مول
جیہی بس جن انوچت کرہیں چرہیں بسو پرتی کول

لکشمن جی نے کہا ہے منی! سنیئے۔ کرودھ پاپ کا مول ہے جس کے وش میں ہو کر منش انوچت کرم کر بیٹھتے ہیں۔ اور وشو دروہی بن کر وچرتے ہیں۔

چوپائی

میں تمہار انوچر منی رایا۔ پری ہری کوپ کریئے اب دایا
ٹوٹ چاپ نہیں جری ہی رسانے۔ بیٹھئے ہوئی ہیں پائے پرانے

ہے منیشور! میں تو آپ کا سیوک ہوں۔ اب کرودھ چھوڑ کر دیا کیجئے۔ کرودھ کرنے سے ٹوٹا ہوا دھنش نہیں جڑ سکے گا۔ بیٹھ جائیے۔ کھڑے کھڑے پاؤں دکھنے لگ گئے ہوں گے۔

جوں اتی پریہ تو کریئے اپائی۔ جوریئے کوؤ بڑ گنی بلائی
بولت لکھنہیں جنک ڈراہیں۔ مشٹ کرہو انوچت بھل ناہیں

یدی دھنش بہت ہی پیارا ہے۔ تو اس کے جوڑنے کا اپائے کیجئے کسی کاریگر کو بلوا کر جڑوا لیجئے۔ لکشمن جی کے بولنے سے جنک جی ڈر گئے اور کہنے لگے بس چپ۔ رہو۔ انوچت بچن بولنا اچھا نہیں۔

تھر تھر کانپہیں پر نر ناری۔ چھوٹ کمار کھوٹ بڑ بھاری
بھرگو پتی سنی سنی نربھے بانی۔ رس تن جری ہوئی بل ہانی

نگر کے سب استری پرش تھر تھر کانپ رہے ہیں۔ اور من ہی من میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ چھوٹا راجکمار بڑا کھوٹا ہے۔ پرشورام جی لکشمن جی کے نڈر بچنوں کو سن سن کر کرودھ کے مارے آگ بگولا ہو رہے ہیں۔

اور اُن کے بل کی ہانی ہو رہی ہے۔

بولے راہی دینہی نہورا۔ بچیوں بچاری بندھو تورا
منُو ملین تنُو سندر کیسیں۔ بکھ رس بھرا کناک گھٹو جیسیں

پھر رامچندر جی کو اُلاہنا دے کر پرشورام جی بولے تیرا چھوٹا بھائی جان کریں اسے چھوڑ رہا ہُوں۔ یہ من کا میلا اور تن کا اُجلا کیسا ہے جیسا کہ سونے کا گھڑا وِش سے بھرا ہُوا ہے۔

سُنی لچھمن بہسے بہوری نین تریرے رام
دوہا گرُ سمیپ گونے سکچی پری ہری بانی بام

تب لکشمن جی پھر ہنسے تب شری رامچندر جی نے اُنکی طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھا۔ تب وہ ڈر کر گرو جی کے پاس چلے گئے۔ اور جو کچھ ہنسکر اُلٹی سیدھی بات کہنے لگے تھے اُسے اندر ہی روک لیا۔

چوپائی

اتی بنیت مرِدُو سیتل بانی۔ بولے رامُو جوری جُگ پانی
سُنہُو ناتھ تمہہ سہج سُجانا۔ بالک بچنُو کریئے نہیں کانا

شری رام چندر جی دونوں ہاتھ جوڑ کر بڑی نمرتا سے کومل شیتل بچن بولے۔ ہے ناتھ! سُنئے۔ آپ تو سبھاؤ سے ہی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ بالک بچنوں پر کان نہ دیجئے۔

برّرے بالکو ایکو سبھاو۔ اِنہی نہ سنت بدُوشہیں کاؤ
تیہیں ناہیں کچھو کاج بگارا۔ اپرادھی میں ناتھ تمہارا

کیڑے مکوڑے اور بالک کا ایک ہی سبھاؤ ہے۔ سنت لوگ اِنہیں کبھی بھی دوشی نہیں ٹھہراتے لکشمن نے تو کچھ کام بھی نہیں بگاڑا ہے۔ آپکے گرو کے دھنش توڑنے کا اپرادھی تو میں ہوں۔

کرِپا کوپُو بدھو بندھب گوسائیں۔ مو پر کریئے داس کی نائیں
کہیئے بیگی جیہی بدھی رِس جائی۔ مُنی نایک سوئی کروں اُپائی

اسلئے ہے سوامی! کرپا۔ کرودھ۔ بدھ (مارنا) اور بندھن جو کچھ کرنا چاہو۔ وہ مجھ سیوک پر کیجئے۔ جلدی کہیئے جس اُپائے سے آپکا کرودھ شانت ہو جائے۔ وہ اُپائے میں کروں گا۔

کہہ مُنی رام جائی رِس کیسیں۔ اجہُو انُج تو چِتوا نیسیں
اِیہی کے کنٹھ کُٹھارُ نہ دینہا۔ تو میں کاہ کوپُو کری کینہا

مُنی نے کہا۔ ہے رام! میرا کرودھ کیسے شانت ہو۔ اب بھی تیرا چھوٹا بھائی مجھے گھُور کر دیکھ رہا ہے۔ اس کی گردن پر میں نے اگر کُٹھار نہ چلائی تو ویرتھ کرودھ کر کے کیا لابھ اُٹھایا۔!

گربھ سروہیں اونپ رَونی سُنی کُٹھار گتی گھور
دوہا پرسُو اچھت دیکھیوں جئیت بیری بھُوپ کِسور

میرے جس بھیانک کُٹھار کی کرنی کو سُن کر کے گر جاتے ہیں۔ اُس پھرسے کے ہوتے ہوئے میں اس شترو راجکمار کو جیتا دیکھ رہا ہُوں۔

چوپائی

بہئی نہ ہاتھُو دہئی رِس چھاتی۔ بھا کُٹھارُو کُنٹھت نرپ گھاتی
بھیو بام بدھی پھرِیو سبھاؤ۔ مورے ہردے کرِپا کسی کاؤ

چھاتی کرودھ سے جل رہی ہے۔ پر اِس بالک پر ہاتھ نہیں اُٹھتا۔ راجاؤں کا گھاتک یہ کُٹھار بھی کُند ہو گیا بدھاتا میرے وِپریت ہو گئے۔ اس سے میرا سبھاؤ بدل گیا نہیں تو میرے من میں کسی سمے بھی کرپا کیسی۔

آجُو دیا دُکھُو دُسہہ سہاوا۔ سُنی سومتری بہسی سرُو ناوا
باؤ کرِپا مورتی انُو کوُلا۔ بولت بچن جھرت جنُو پھولا

آج دیا نے مجھے یہ دُسہہ دُکھ سہن کرنے پر ووش کر دیا ہے۔ یہ سنکر سومترا نندن شری لکشمن جی ہنس کر سر نیچے کر کے کہا۔ واہ ری کرپا۔ واہ ری کرپا کے انکُول مورتی بچن بولتے ہیں۔ مانو پھول جھڑتے ہیں۔

جوں پے کرِپا کرِہیں مُنی گاتا۔ کرودھ بھئیں تنُو راکھ بدھاتا
دیکھُو جنک ہٹھی بالکُو ایہو۔ کینہہ چہت جڑ جم پر گیہو

ہے مُنی! یدی کرپا کرنے سے بھی آپ کا شریر جلا جاتا ہے۔ تو کرودھ کرنے سے تو شریر کی رکھشا بدھاتا ہی کریں گے۔ پرشو رام جی بولے۔ ہے جنک! دیکھو یہ ہٹھیلا بالک اپنی مورکھتا وش یم پوری میں اپنا ڈیرہ ڈالا چاہتا ہے۔

بیکلی کر ہو گن آنا بھنہہ اوٹا۔ بھیت چھوٹ کھوٹ نرپ ڈھوٹا
بہسے لکھنو کہا من ماہیں۔ موندیں آنکھی کتہوں کوؤ ناہیں

اس کو جلدی ہی میری آنکھوں سے دور کرو۔ یہ راجکمار دیکھنے میں تو چھوٹا ہے پر تو ہے بڑا کھوٹا۔ لکشمن جی نے ہنس کر من ہی من میں کہا۔ اپنی آنکھیں بند کر لیجئے۔ پھر آپ کی درشٹی میں کوئی کہیں بھی نہیں ہے۔

دوہا

پرشو رامو تب رام پرتی بولے اُراتی کرودھو
سمبھو سراسن تورسی سٹھ کر سہی ہمار پر بودھو

پرشو رام جی من میں اتی انت کرودھ کر کے شری رام جی سے بولے اے شٹھ! (دُشٹ) تو شو جی کا دھنش توڑ کر اُلٹا ہمیں ہی گیان سکھاتا ہے۔

چوپائی

بندھو کہئی کٹو سمت تورے۔ تو چھل بنے کر ہسی کر جورے
کرو پری توشو مور سنگراما۔ ناہیں تا چھاڑ کہاوب راما

تیرا چھوٹا بھائی تیری شہہ سے ہی کٹھور بچن بولتا ہے اور تو دونوں ہاتھ جوڑ کر نمرتا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ یا تو یدھ میں مجھے سنتشٹ کر نہیں تو رام کہلانا چھوڑ دے۔

چھل تجی کر ہی سمر وسیو دروہی۔ بندھو سہت نات مار یوں توہی
بھر گو پتی بکہیں کٹھار اُٹھائیں۔ من مسکاہیں رامو سر ناہیں

ہے شو دروہی چھل چھوڑ کر میرے ساتھ یدھ کر۔ نہیں تو سمیت تمہارے چھوٹے بھائی کے تجھے مار ڈالوں گا پرشو رام جی کٹھار اُٹھائے بکواد کر رہے ہیں۔ اور شری رام چندر جی سر جھکائے من ہی من میں مسکرا رہے ہیں۔

گنہہ لکھن کرہم پر روشو۔ کتہوں سدھا یہو تے بڑ دوشو
ٹیڑھ جانی سب بندئی کاہو۔ بکر چندر ہی گرہسئی نہ راہو

شری رام چندر جی من ہی من میں کہتے ہیں کہ دوش تو لچھمن کا ہے۔ اور کرودھ مجھ پر کر رہے ہیں۔ کہیں کہیں سدھائی (سیدھا پن سرلتا بھی مانستا) سے بھی بڑا دوش ہوتا ہے۔ ٹیڑھا جان کر سب لوگ کسی کی بندنا کرتے ہیں۔ ٹیڑھے چندرما کو تو راہو بھی نہیں ستاتا

رام کہیو رس تجئیے منیشا۔ کر کٹھارو آگیں یہ سیسا
جہیں رس جائی کریئے سوئی سوامی۔ موہی جانیئے آپن انوگامی

شری رام چندر جی نے کہا ہے منیشور! کرودھ چھوڑ دیجئے۔ آپ کے ہاتھ میں کٹھار ہے۔ اور اس کے آگے میرا یہ سر ہے۔ ہے سوامی جس پرکار آپ کا کرودھ شانت ہو وہی کیجئے اور مجھے اپنا سیوک جانیئے۔

دوہا

پربھوہی سیوک ہی سمرو کس تجہو بپر بررو سو
بیشو بلو گنہیں کہیسی کچھو بالکہو نہیں دو سو

سوامی اور سیوک میں یدھ کیسا؟ ہے منی شریشٹھ غصہ کو تیاگ دیجئے۔ آپ کے بھیس کو دیکھ کر بالک نے کچھ بُرا بھلا کہہ ڈالا ہے۔ واستو میں تو اس کا بھی کوئی دوش نہیں ہے۔

چوپائی

دیکھی کٹھار بان دھنو دھاری۔ بھئے لرکی ہی رس بیرو بچاری
نام موجانت لیے تمہہ ہی نہ چینہا۔ بنس سبھاین اُترو تیہیں دینہا

کٹھار دھنش بان دھارن کئے دیکھ کر اس لڑکے نے آپ کو ویر سمجھ کر کرودھ کیا۔ وہ آپ کا نام تو جانتا تھا۔ پرنتو اس نے آپ کو پہچانا نہیں۔ اپنے کل کے سبھاو انوسار اس نے اُتر دیا۔

جوں تمہہ اُتیہو منی کی نائیں۔ پد رج سر سسو دھرت گوسائیں
چھمہو چوک انجانت کیری۔ چہئے بپر اُر کرپا گھنیری

ہے گوسائیں! یدی آپ منی بھیس میں آتے تو بالک آپ کے چرنوں کی رج کو اپنے مستک پر دھرتا۔ انجان پن میں جو بھول ہوئی۔ اسے کشما کیجئے۔ برہمنوں کے ہردے میں تو بہت دیا ہونی چاہئے

ہم ہی تمہہ ہی سری بری کسی ناتھا۔ کہو نہ کہاں چرن کہاں ماتھا

رام ماتر لگھو نام ہمارا۔ پرسو سہت بڑ نام تو ہارا

ہے ناتھ! ہماری اور آپ کی برابری کیسے ہو سکتی ہے۔ کہو تو بھلا کہاں چرن اور کہاں مستک کہاں میرا چھوٹا سا نام کیول رام اور کہاں آپ کا بڑا نام پرشو سہت رام (یعنی پرشورام)

دیوایکو گنو دھنش ہمارے۔ نوگن پرم پنیت تمہارے

سب پرکار ہم تمہہ سن ہارے۔ چھمہو بپر اپرادھ ہمارے

ہے دیو۔ ہم میں تو کیول ایک دھنش ہی گن ہے اور آپ میں پرم پوتر (شم۔ دم۔ تپ۔ شوچ۔ کشما۔ سرلتا۔ گیان اور وگیان اور آستکتا) نو گن ہیں۔ ہم تو سب پرکار ہی آپ سے ہار چکے ہیں برہمن! ہمارے اپرادھ کشما کیجئے۔

دوہا

بار بار منی بپر بر کہا رام سن رام

بولے بھرگوپتی سرش ہسی تہوں بندھو سم بام

شری رام چندر جی نے پرشورام جی کو بار بار منی اور برہمن شریشٹھ کہہ کر سمبودھت (مخاطب) کیا تب پرشورام جی کرودھ کی ہنسی ہنس کر بولے۔ تو بھی اپنے بھائی کے سمان کھوٹا ہے۔

چوپائی

نپٹہیں دوج کری جانہی موہی۔ میں جس بپر سناؤں توہی

چاپ سرُوا سر آہوتی جانو۔ کوپو مور اتی گھور کرسانو

تو مجھے صرف برہمن ہی سمجھتا ہے۔ میں جیسا برہمن ہوں سو تجھیں سناتا ہوں۔ میرے دھنش کو سروا جانو۔ بان آہوتی ہے۔ اور میرا کرودھ یگیہ کی پرچنڈ جوالا ہے۔

سمدھ سین چترنگ سہائی۔ مہا مہیپ بھئے پشو آئی

میں یہی پرسو کاٹ بلی دینہے۔ سمر جگیہ جپ کوٹنہہ کینہے

چترنگی سینا یگیہ کی سامگری ہے۔ اس یگیہ میں بلی کے پشو عرب بڑے راجہ لوگ آئے ہیں۔ جن کو اس پھرسے سے کاٹ کر میں نے بلی دی ہے۔

ایسے کروڑوں یدھ یگیہ میں نے پکار پکار کر راجاؤں کی بلی دے کر کئے ہیں۔

مور پربھاؤ بدت نہیں تورین۔ بولسی ندری بپر کے بھورین

بھنجیو چاپ داپو بڑ باڑھا۔ اہم اتی منہوں جیتی جگو ٹھاڑھا

تو میرے پربھاؤ کو نہیں جانتا۔ اس لئے برہمن شبد سے سمبودھن کر کے تو دھوکا کھا کر میرا اپمان کر رہا ہے۔ دھنش کو توڑ کر تیرا گھمنڈ بڑا بڑھ گیا ہے۔ ایسا اہنکار ہے مانو سارے سنسار کو ہی جیت کر دم لیا ہے۔

رام کہا منی کہہو بچاری۔ رس اتی بڑی لگھو چوک ہماری

چھوئت ہیں ٹوٹ پناک پرانا۔ میں کیہی ہیتو کروں ابھیمانا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے منی! وچار کر بولیے۔ ہماری بھول تو چھوٹی سی ہے۔ پرنتو اس پر آپ اتنا کرودھ کیوں کر رہے ہو۔ یہ بیچارہ پرانا دھنش تو ہاتھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا۔ تو پھر بھلا میرے ابھیمان کرنے کا کیا کارن رہا ہے۔

دوہا

جوں ہم ندرہیں بپر بدی ستیہ سنہو بھرگو ناتھ

تو اس کو جگ سبھٹو جیہی بھئے بس ناوہیں ماتھ

ہے بھرگو ناتھ! یدی ہم آپ کو برہمن کہہ کر بھی نرادر کرتے ہیں۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں سنئے! ایسا سنسار بھر میں کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔ ڈر کر جس کے آگے ہم مستک جھکائیں۔

چوپائی

دیو دنج بھوپتی بھٹ نانا۔ سم بل ادھک ہوؤ بلوانا

جوں رن ہمہی پچارے کوؤ۔ لرہیں سکھیں کالو کن ہوؤ

دیوتا۔ دیتیہ۔ راجہ یا اور بہت سے یودھا بھلے ہی وہ ہمارے برابر کا بل رکھتے ہوں یا ہمارے سے زیادہ شکتی شالی ہوں۔ جو بھی یدھ بھومی میں ہمیں لڑنے کے لئے للکارے بھلے ہی وہ سویم کال ہی ہو۔ ہم سکھ پوروک اس کے ساتھ لڑیں گے۔

چھتری تنو دھری سمر سکانا۔ کل کلنکو تیہیں پانور آنا

کہیوں سبھاؤ نہ کلہی پرشنسی۔ کالہو ڈرہیں نہ رن رگھو بنسی

کھشتری ہوکر جو بیدھ سے ڈرتا ہے وہ یچ اپنے کُل کو کلنک کرتا ہے۔ میں سچ سبھاوہی یہ بات کہتا ہوں۔ اپنے کُل کی بڑائی نہیں کرتا کہ رگھوونشی یدّھ بھومی میں کال سے بھی نہیں ڈرتے۔

بپر بنس کے اسی پربھتائی۔ ابھے ہوئی جو تمہہ ہی ڈیرائی
سُنی مرِدو گوڑھ بچن رگھوپتی کے۔ اُگھرے پٹل پرسُو دھر متی کے

برہمن ونش کی ایسی ہی بڑائی ہے۔ کہ جو آپ سے ڈرتا ہے۔ وہ نربھے ہو جاتا ہے۔ (یا اس کا یہ بھی ارتھ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی کتنا بھی نربھے کیوں نہ ہو وہ بھی برہمن کے ناطے آپ سے ڈرتا ہے) شری رگھوناتھ جی کے کومل گوڑھ بچنوں کو سُن کر پرشورام جی کے عقل کے پردے کھل گئے۔ (ہوش ٹھکانے آ گئے)

رام رماپتی کر دھنُو لیہو۔ کھینچہو مٹے مور سندیہو
دیت چاپ آپہی چلی گیؤ۔ پرسورام من بسمیہ بھیؤ

پرشورام جی نے کہا ہے رام اے لکشمی پتی وشنو کے دھنش کو لیجئے اور اس کا چلّہ چڑھائیے۔ تب میرا سندیہہ مٹ جائیگا۔ پرشورام جی دھنش دینے لگے پرنتو وہ آپ ہی چلا گیا تب پرشورام جی کے من میں بڑا آشچریہ ہوا۔

دوہا

جانا رام پربھاؤ تب پلک پرپھلت گات
جوری پانی بولے بچن ہرد یاں نہ پریم سماتْ

تب شری رام جی کے پربھاو کو جان کر پرشورام جی کے شریر کے روئیں کھڑے ہوئے اور من میں آنند بھر آیا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر یہ بچن بولے اُن کے ہردے میں اتھاہ پریم تھا۔

چوپائی

جے رگھوبنس بنج بن بھانو۔ گہن دنج کُل دہن کرسانو
جے سُر بپر دھینو ہتکاری۔ جے مدموہ کوہ بھرم ہاری

ہے رگھوونش کمل بن کے سورج! ہے راکششوں کے کُل روپی بن کو بھسم کرنے والے اگنی روپ! ہے دیوتا برہمن اور گؤ کے کلیان

ہے موہ کرودھ اور اگیان کو ہرنے والے! آپکی جے ہوئے ہو۔

بنے سیل کرونا گُن ساگر۔ جیتی بچن رچنا اتی ناگر
سیوک سکھد سبھگ سب انگا۔ جے سریر چھبی کوٹی انتگا

ہے نمرتا! شیل اور دیا آدی گنوں کے سمندر! ہے بچن رچنا کرنے میں اتی کشل ہے سکھدائیک! ہے سب انگوں سے سُندر! اور شریر میں کروڑوں ہی کامدیووں کی شوبھا دھارن کیئے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے جے ہو۔

کروں کاہ مُکھ ایک پرسنسا۔ جے مہیس من مانس ہنسا
انوچت بہت کہیوں اگیاتا۔ چھمہو چھما مندر دوؤ بھراتا

میں اپنے ایک مُنہ سے آپکی کیا استتی کروں۔ ہے شوجی کے من روپی سمُدر کے ہنس! آپ کی جے ہو میں نے آپ کو اگیان وش بہت بُرا بھلا کہا۔ آپ دونو بھائی کشما کے مندر ہیں سو مجھے کشما کیجئے

کہی جے جے جے رگھوکل کیتو۔ بھرگو پتی گئے بنہی تپ ہیتو
اپ بھئیں گُٹل مہیپ ڈیرانے۔ جہاں تہاں کائر گونہیں پرانے

ہے رگھوکل کیتو شری رام چندر جی۔ آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا جیکار کرتے ہوئے پرشورام جی بن میں تپ کرنے چلے گئے۔ دُشٹ راجے اپنے من کے ہی ڈر سے بھے بھیت ہو گئے۔ اور کائرتا دکھا کر چپکے سے جہاں تہاں بھاگ گئے۔

دوہا

دیون دینہیں دُندبھیں پربھو پر برشہیں پھول
ہرشے پور نر ناری سب مٹی موہ مے سُول

دیوتاؤں نے نقارے بجائے اور پربھو پر پھول برشا کرنے لگے۔ نگر کے سب نر ناری پرسن ہو گئے۔ اور انکا سارا موہ تاپ مٹ گیا

چوپائی

اتی گہگہے باجنے باجے۔ سبہیں منوہر منگل ساجے
جُوتھ جُوتھ ملی سُمکھی سُنینیں۔ کریں گان کل کوکل بینیں

جنک پور میں خوب دھوم دھام سے باجے بجنے لگے سب نے منگل ساج سجائے۔ سندر نیتروں والی اور کویل کے سمان سریلے سُر والی استریوں کے سموہ کے سموہ مل کر سندر گیت گانے لگیں۔

سُکھُو بلیہہ کر برتی نہ جائی۔ جنم دردری منہوں ندھی پائی
جگت تراس بھئی سیا سُکھاری۔ جنُو بِدھو اُدیُں چکور کماری

جنک جی کے سُکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو کسی جنم کے غریب نِرش کو دھن کا خزانہ ہاتھ آگیا ہو۔ سیتا جی کا ڈُکھ دُور ہو گیا۔ اور وہ بہت پرسن ہو گئیں۔ جیسے چندرما کے چڑھنے سے چکور کی کنیا پرسن ہو جاتی ہے۔

جنک کینہہ کوسِک ہی پرناما۔ پربھو پرساد دھنو بھنجیو راما
موہی کرت کرتکیہہ دُوں بھائیں۔ اب جو اچِت سو کہیے گوسائیں

جنک جی نے وشوامتر جی کو پرنام کر کے کہا کہ ہے پربھو! آپ کی کرپا سے ہی رام نے دھنش کو توڑا ہے۔ دونوں بھائیوں نے مجھے کرتارتھ (نہال) کر دیا۔ اب جو کرنے یوگیہ کرتویہ ہے سو مجھے کہیے۔

کہہ منی سُنو نرناتھ پربینا۔ رہا بیاہو چاپ آدھینا
ٹوٹت ہی دھنو بھیو بیاہو۔ سُر نر ناگ بدِت سب کاہو

مُنی وشوامتر جی بولے! ہے گیان وان نریش سُنو۔ بیاہ تو دھنش کے ادھین تھا۔ دھنش کے ٹوٹتے ہی بیاہ ہو گیا۔ دیوتا۔ منش ناگ سب کوئی اسے جان گئے۔

دوہا

تدپی جائی تم کرہو اب جتھا بنس بیوہارُو
بوجھی بپر کُل برِدھ گُر بید بدِت آچارُو

تو بھی تم جا کر اپنے کل کا جیسا بیوہار ہو۔ کرو۔ اپنے یہاں کے پنڈت۔ کل کے بڑے بوڑھے اور گرو سے پوچھ کر جیسا بھی وید میں کہا گیا آچار ہو۔ وہ کرو۔

چوپائی

دُوت اودھ پُر پٹھو ہو جائی۔ آنہیں نرپ دسرتھ ہی بلائی

مُدت راؤ کہی بھلیہیں کرپالا۔ پٹھئے دُوت بولی تیہی کالا

پہلے تو جا کر اجودھیا کو دُوت بھیجو۔ جو راجہ دشرتھ کو بُلا لاوے راجہ نے پرسن ہو کر کہا ہے کرپالو! بہت اچھا اور اسی سمے دوتوں کو بلا کر بھیج دیا۔

بہوری مہاجن سکل بولائے۔ آئی سبنہی سادر سِر نائے
ہاٹ باٹ مندر سُر باسا۔ نگرو سنوارہو چارہی پاسا

پھر راجہ نے جنک پور کے سارے بڑے بڑے آدمیوں کو بلایا۔ سب نے آکر راجہ کو آدر پوروک سر نوایا۔ راجہ نے انہیں کہا کہ بازار راستے مندر اور دیو بھون اور سارے نگر کو چاروں طرف سے سجاؤ۔

ہرشی چلے نج نج گرہ آئے۔ پُنی پرچارک بولی پٹھائے
رچہو بچتر بتان بنائی۔ سِر دھری بچن چلے سچُو پائی

وہ سب بڑے آدمی پرسن ہو کر اپنے اپنے گھر آئے پھر راجہ نے سیوکوں کو بُلا بھیجا۔ اور انہیں آگیا دی کہ وچتر منڈپ کی رچنا رچو۔ راجہ کے بچنوں کو سر دھر وہ سیوک سُکھ پا کر چلے۔

پٹھئے بولی گُنی تنہہ نانا۔ جے بتان بِدھی کُسل سُجانا
بِدھی ہی بندی تنہہ کینہہ آرمبھا۔ بِرچے کنک کدلی کے کھمبھا

انہوں نے بہت سے کاریگروں کو بلوایا جو کہ منڈپ بنانے میں بہت تجربہ کار اور چتر تھے۔ انہوں نے برہما جی کو نمسکار کر کے منڈپ کو بنانا شروع کیا۔ اور پہلے سونے کے کیلوں کے ستون بنائے۔

دوہا

ہرت منہہ کے پتر پھل پدُم راگ کے پھول
رچنا دیکھی بچتر اتی منُو برنچی کر بھُول

ہری ہری منیوں کے پتے اور پھل بنائے اور لال منیوں کے پھول بنائے۔ منڈپ کی اتی وچتر رچنا کو دیکھ کر برہما جی کی بھی موہت ہو گئے۔

چوپائی

بینو ہرت منی مئے سب کینہے ۔ بَرَل بُرپ پرہیں ناہیں چینہے
کنک کلیتا ہی بیلی بنائی ۔ لکھی نہیں پرَدی سپرن سُہائی

بانس ہری مینوں کے بنائے جو سیدھے اور ایسے گانٹھوں سے یکمُشت تھے۔ کہ پہچان ہی نہیں پڑتے تھے۔ کہ یہ ساعھارن بانس ہیں یا مینوں کے ہیں۔ سونے کی ایسی ناگ بیل بنائی جو پتیوں سمیت ایسی معلوم ہوتی تھی کہ پہچانی نہیں جاتی تھی۔

تیہی کے رچی کچی بندھ بنائے ۔ بیچ بیچ مُکتا دام سُہائے
مانک مرکت کُلِس پیروہا ۔ ہیری کوری کچی رچے سروجا

اسی ناگ بیل کے رچ کر اور پچکاری کر کے بندھن بنائے بیچ بیچ موتیوں کی سُندر جھالریں لگائیں۔ مانک۔ پنّے۔ ہیرے اور فیروزے ان چار رتنوں کو چیر کر کھود کر اور پچکاری کر کے انہیں کے رنگ والے چار رنگوں کے کمل بنائے۔

کئے بھرنگ بہو رنگ بہنگا ۔ گو نجہیں کو جہیں پون پرسنگا
سُر پرتیما کھمبھن گڈھی کاڈھیں ۔ منگل دربیہ لیئیں سب ٹھاڈھیں

بھونرے اور رنگ برنگے پنچھی بنائے۔ جو ہوا لگنے سے گونجتے اور بولتے تھے کھمبوں پر دیوتاؤں کی پرتمائیں (مورتیاں) گڑھ گڑھ کر نکالیں۔ جو شگون والی وستوئیں اُٹھائی کھڑی تھیں۔

چوکیں بھانتی انیک پُرائیں ۔ سِندھر منی مے سہج سُہائیں

بہت پرکار کے چوک پُرائے گئے جو گج مکتاؤں کے تھے اور سبھاؤ سے ہی سُندر تھے۔

دوہا

سُور نیل پتی ہریت مُکت کئے نیل منی کوری
ہیم اور مرکت گھوری لسنت پاٹ مئے ڈوری

بہت ہی سُندر آم کے پتے نیل منی کو کھود کر بنائے۔ سونے کے بور اور ریشم کی ڈوری سے بندھے ہوئے پتے کے بنے ہوئے پھولوں کے گچھے شوبھا یمان تھے۔

چوپائی

رچے رُچر بر بند نوارے ۔ منہوں منوبھو پھند سنوارے
منگل کلس انیک بنائے ۔ دھوج پتاک پٹ چمر سُہائے

سندر لوار ایسے سُہاونے اور اتم بنائے مانو کامدیو نے پھندے لگائے ہوں۔ بہت سے منگل کلش (گھڑے) اور سندر دھوجا۔ پتاکا (جھنڈے) پردے اور چنور بنائے۔

دیپ منوہر منی مئے نانا ۔ جائی نہ برنی بچتر بتانا
جہیں منڈپ دُلہنی بیدیہی ۔ سو برنے اسی متی کبی کیہی

سُندر منوہر منیوں کے دیپک پرکاشمان ہیں۔ ایسے وچتر منڈپ کی رچنا کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ جس منڈپ میں شری سیتا جی دُلہن ہوں گی۔ ایسی بڑی بدھی سے یکت کون کوی ہے جو اس کا ورنن کر سکے۔

دولھو رام روپ گُن ساگر ۔ سو بتانو تہوں لوک اُجاگر
جنک بھون کے سوبھا جیسی ۔ گرہ گرہ پرتی پُر دیکھیے تیسی

جس منڈپ میں دولھا سب روپ اور گنوں کے سمندر شری رام چندر جی ہوں گے۔ وہ منڈپ تو تینوں لوکوں میں اُجاگر ہوگا ہی جیسی شوبھا جنک جی کے راج مندر کی ہے۔ ویسی ہی شوبھا جنک پور کے ہر ایک گھر گھر کی دکھائی دیتی ہے۔

جہیں تیرہُتی تیہی سمے نہاری ۔ تیہی لگھو لگہیں بھون دس چاری
جو سمپدا نیچ گرہ سوہا ۔ سو بلوکی سُر نائک موہا

اُس سمے جس کسی نے تِرہُت نگر کو دیکھا۔ اُسے چودہ لوک تُچھ جان پڑے۔ جو شوبھا نگر کے چھوٹے سے چھوٹے گھرانے میں تھی۔ اُسے ہی دیکھ کر دیوا اندر موہت ہو جاتے تھے بڑے گھرانوں کی شوبھا کا تو کہنا ہی کیا۔

دوہا

بسئی نگر جہیں لچھمی کری کپٹ ناری بر بیش
تیہی پُر کے شوبھا کہت سکچہیں سارد سیش

شری لکشمی جی کپٹ سے استری کا سندر روپ بنا کر جس نگر میں براجتی ہیں۔ اس نگر کی شوبھا کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی اور شیش ناگ جی بھی لجاتے ہیں۔

چوپائی

پہنچے دُوت رام پُر پاون۔ ہرشے نگر بلوکی سُہاون
بھوپ دوار تنہہ خبر جنائی۔ دسرتھ نرپ سُنی لئے بولائی

جنک جی کے بھیجے ہوئے دُوت پرم پوتر پُری شری ایودھیا جی میں پہنچے۔ اور نگر کی سندرتا کو دیکھکر بڑے پرسن ہوئے۔ انہوں نے راج دوار میں جا کر اپنے آنے کی خبر دی۔ سُنکر راجہ دسرتھ جی نے اُنہیں اپنے پاس بُلا لیا۔

کری پرنامُو تنہہ پاتی دینہی۔ مُدت مہیپ آپُو اُٹھی لینہی
باری بلوچن باچت پاتی۔ پُلک گات آئی بھری چھاتی

دُوتوں نے راجہ کو نمسکار کر کے پتر دیا۔ راجہ دسرتھ نے پرسن ہو کر سویم اُٹھ کر پتر پکڑا۔ پتر کو پڑھتے ہی اُن کی آنکھوں میں آنند جل بھر آیا۔ اور شریر پُلکت ہو گیا۔ ہردے میں اُن کے آنند سماتا نہ تھا

رامُو لکھن اُر کر بر چیٹھی۔ رہی گئے کہت نہ کھاٹی میٹھی
پُنی دھری دھیر پتر کا باچی۔ ہرشی سبھا بات سُنی ساچی

رام اور لکشمن ہردے میں ہیں۔ اور سندر چیٹھی ہاتھ میں ہے۔ پریم میں مگن وہ جیسے کے تیسے رہ گئے۔ اور چیٹھی کی کھٹی میٹھی بات کچھ نہ کہہ سکے۔ پھر دھیرج پکڑ کر چیٹھی پڑھی۔ سچے منگل مے سماچار سُنکر ساری سبھا بڑی پرسن ہوئی۔

کھیلت رہے تہاں سُدھی پائی۔ آئے بھرتُو سہت ہت بھائی
پُوچھت اتی سنیہہ سکچائی۔ تات کہاں تیں پاتی آئی

بھرت جی جہاں کھیلتے تھے وہاں یہ خبر سُن کر اپنے مِتروں اور چھوٹے بھائی شترگھن سمیت راج دربار میں آئے۔ اور بڑے پریم سے لجاتے ہوئے راجہ دسرتھ سے پوچھا۔ تات! یہ پتر کہاں سے آئی ہے۔

دوہا

کُسل پران پریہ بندھو دوؤ ہیں کہو کہیں دیس
سُنی سنیہہ سانے بچن باچی بہوری نریس

ہمارے پران پیارے دونوں بھائی کُشل تو ہیں کہیے وہ کس دیش میں ہیں۔ پریم سے بھری پوری بھرت جی کے بچنوں کو سُنکر راجہ دسرتھ نے اُنہیں پھر چیٹھی پڑھ کر سُنائی۔

چوپائی

سُنی پاتی پُلکے دوؤ بھراتا۔ ادھک سنیہہ [illegible] گاتا
پریتی پُنیت بھرت کے دیکھی۔ سکل سبھاں سُکھ [illegible] لیکھی

چیٹھی کو سُن کر آنند کے مارے دونوں بھائیوں [illegible] کھڑے ہو گئے۔ پریم کی باڑھ شریر میں سماتی ہی نہ تھی۔ بھرت جی کی پوتر پریتی کو دیکھکر ساری سبھا نے بہت ہی سُکھ مانا۔

تب نرپ دُوت نکٹ بیٹھائے۔ مدھر منوہر بچن اُچارے
بھیا کہو کُسل دوؤ بارے۔ تمہہ نیکیں نج نین نہارے

تب راجہ نے دُوتوں کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور اُن کو میٹھی منوہر بانی سے کہا۔ بھیا! کہو دونوں راجکمار کُشل تو ہیں؟ کیا تم نے اُنہیں اپنی آنکھوں سے اچھی طرح دیکھا بھی ہے۔ ؟

سیامل گور دھرے دھنو بھاتھا۔ بئے کسور کوسک مُنی ساتھا
پہچانہو تمہہ کہو سُبھاؤ۔ پریم بِبس پُنی پُنی کہہ راؤ

سانولے اور گورے رنگ کے ہیں۔ دھنش اور ترکش دھارن کئے رہتے ہیں۔ کسور (چڑھتی جوانی) اوستھا کے ہیں۔ اور وشوامتر جی مُنی کے ساتھ ہیں یدی تم اُنکو پہچانتے ہو تو اُن کے سُبھاؤ کو تو کہو۔ پریم کے وش ہوئے راجہ دسرتھ بار بار اس پرکار پوچھتے ہیں۔

جا دن تیں مُنی گئے لوائی۔ تب تیں آج سانچی سُدھی پائی
کہہو بدیہہ کون بدھی جانے۔ سُنی پریہ بچن دُوت مسکانے

جس دن سے مُنی اُنہیں اپنے ساتھ لے گئے اس دن سے

آج ہی ہم کو بھی سچی خبر ملی ہے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ راجہ جنک نے انہیں کس طرح جانا۔ راجہ کے پریم بھرے بچن سن کر دُوت مُسکرائے

دوھا

سُنہو مہی پتی مُکٹ منی تمہہ سم دھنیہ نہ کوؤ
رام لکھن جنہہ کے تنیہہ بسو بھوشن دوؤ

ہے راجاؤں کے مُکٹ منی! سُنئیے۔ آپ کے سمان سنسار میں کس کا ایسا سوبھاگیہ ہے جن کے گھر رام اور لکشمن جیسے پتو کے بھوشن پُتر ہیں۔

چوپائی

پُوچھن جوگو نہ تنیہ تمہارے۔ پُرش سنگھ تہو پُر اُجیارے
جنہہ کے جس پرتاپ کیں آگے۔ سسی ملین رو سیتل لاگے

آپ کے پُتر پوچھنے یوگیہ نہیں ہیں۔ وہ [illegible] تینوں لوکوں کو پرکاش مان کرنے والے ہیں۔ جو [illegible] کے سامنے چندرما کا روپ اور [illegible]

تنہہ کہن کہیئے ناتھ کیسے چینہے [illegible]
میا سو ئمبر بھوپ انیکا۔ [illegible] ایکا
سمبھو سراسن کاہوں نہ ٹارا۔ ہارے سکل بیر برئ آرا
تینی لوک مہوں جے بھٹ مانی۔ سبھ کے سکتی سمبھو دھنو بھانی

اُن کے سمبندھ میں آپ کہہ رہے ہیں کہ راجہ جنک نے اُن کو کیسے پہچانا۔ کیا کہیں سورج دیو کو دیکھنے کے لئے بھی دیپک کی ضرورت پڑتی ہے؟ سیتا جی کے سوئمبر میں انیکو راجہ جو بلی ہیں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ اکٹھے ہوئے۔ پرنتو شوجی کا دھنش کسی سے نہ ہلایا جا سکا۔ سارے بڑے بڑے ویر ہار گئے۔ تینوں لوکوں میں جن ویروں کو اپنی ویرتا کا گھمنڈ تھا۔ ان سب کی شکتی کو شوجی کے دھنش نے چُور چُور کر دیا۔

سکئی اُٹھائی سراسر میرو۔ سوؤ ہیاں ہاری گیو کری پھیرو
جیہیں کوتک سو سیل اُٹھاوا۔ سوؤ تہی سبھاں پراجھو پاوا

بانا سُر جیسے بلوان جو اپنی شکتی سے سُمیر و پربت کو بھی اُٹھا سکتے تھے۔ وہ بھی ہردے میں ہار مان کر چکر سے ہی چلے گئے۔ جس راون نے کھیل تماشے میں ہی کیلاش کو اُٹھا لیا تھا۔ اس کی بھی اُس سبھا میں ہار ہوئی۔

دوھا

تہاں رام رگھوبنس منی سُنئیے مہا مہی پال
بھنجیو چاپ پرپاس بنو جمی گج پنکج نال

ہے مہاراج! سُنئیے۔ اس سبھا میں رگھوبنس منی شری رام چندر جی نے بنا ہی زور لگائے شوجی کے دھنش کو ایسے ہی توڑ ڈالا جیسے ہاتھی کمل کی ڈنڈی کو توڑ ڈالتا ہے۔

چوپائی

سُنی سروش بھرگو نائک آئے۔ بہت بھانتی تنہہ آنکھی دکھائے
دیکھی رام بلو نج دھنو دینہا۔ کری بہو بنئے گوتون کینہا

شوجی کے دھنش کے ٹوٹنے کا سماچار سُن کر پرشو رام جی کرودھ سے لال پیلے ہو کر آئے اور انہوں نے بہت پرکار سے دھمکیاں دیں۔ انہوں نے شری رام چندر جی کے بل کو دیکھ کر اپنا دھنش اُنہیں دیدیا۔ اور بہت طرح سے اُن کی بنتی کر کے بن کو چلے گئے۔

راجن رام اتُل بل جیسیں۔ تیج ندھان لکھن پُنی تیسیں
کمپہی بھوپ بلوکت جاکیں۔ جمیں گج ہری کسور کے تاکیں

ہے راجن! شری رام چندر جی جیسے اتلنیہ (لاثانی) بلوان ہیں۔ ویسے ہی لکشمن جی بھی تیج کے ندھان (خزانہ) ہیں جن کو دیکھ کر راجہ لوگ ایسے کانپتے ہیں۔ جیسے کہ ہاتھی جوان شیر کو دیکھ کر کانپ اُٹھتے ہیں۔

دیو دیکھی تو بالک دوؤ۔ اب نہ آنکھی تراوت کوؤ
دُوت بچن رچنا پریہ لاگی۔ پریم پرتاپ بیر رس پاگی

ہے دیو! آپ کے راجکماروں کو دیکھ کر اب ہماری آنکھوں کو کوئی بھی پُرش نہیں جچتا (ارتھات ہماری نظر میں

کوئی پرش چڑھتا ہی نہیں) دُوتوں کی پریم پرتاپ اور ویر رس سے بھرپور بچنوں کی رچنا سب کو بہت پیاری لگی۔

سبھا سمیت رُاو انُو رلگے ۔ دُوتنہہ دین نچھاوری لاگے
کہی انیت تے مُوندیں کانا ۔ دھرمُو بچاری سبہیں سُکھ مانا

سبھا سمیت راجہ پریم مگن ہو گئے اور دُوتوں کو نچھاور دینے لگے۔ یہ نیتی کے ورودھ ہے۔ کہہ کر دُوتوں نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔ دھرم کو وچار کر سبھی نے سُکھ مانا۔

دوہا

تب اُٹھی بھوپ بسشٹ کہوں دینہہ پتر کا جائی
کتھا سُنائی گرہی سب سادر دُوت بولائی

تب راجہ اُٹھ کر وسشٹ جی کے پاس گئے۔ اور انہیں چٹھی دکھائی اور آدر سے دُوتوں کو بُلا کر گرو جی کی ساری کتھا سُنا دی

چوپائی

سُنی بولے گُر اتی سُکھ پائی ۔ پُنیہ پُرش کہوں مہی سُکھ چھائی
جمی سرتا ساگر مہوں جاہیں ۔ جدپی تاہی کامنا ناہیں
تمیں سُکھ سمپتی بن ہیں بولائیں ۔ دھرم سیل پہیں جائیں سُبھائیں
تمہہ گُر بپر دھینو سُر سیوی ۔ تسی پُنیت کوسلیا دیوی

یہ سماچار سُن کر گورو وسشٹ جی اتی پرسن ہو کر بولے کہ پُنیہ آتما پرشوں کے لیئے سدا ہی پرتھوی سکھوں سے چھائی رہتی ہے۔ جیسے ندی بھی سمندر کو کوئی کامنا نہیں ہے۔ تو بھی ندیاں سمندر میں ہی پرویش کرتی ہیں۔ ایسے ہی دھرم پرائن پرشوں کے پاس سُکھ سمپتی بن بلائے سہج سبھاو سے ہی چلی آتی ہے۔ تم گورو برہمن گائے اور دیوتاؤں کی سیوا کرنے والے ہو۔ اور ایسی ہی پوتر کوشلیا دیوی جی ہیں۔

سُکرتی تمہہ سمان جگ ماہیں ۔ بھیئو نہ ہے کوؤ ہونیو ناہیں
تمہہ تے ادھک پُنیہ بڑ کاکیں ۔ راجن رام سرس سُت جاکیں

سنسار میں تمہارے سمان نہ کوئی پُنیہ آتما ہے نہ ہوا ہے۔ اور نہ بھوشیہ میں ہوگا۔ ہے راجن! تم سے اَدھک پُنیہ اور کس کا ہوگا۔ جس کے رام چندر جیسے پُتر ہیں۔

بیر بنیت دھرم برت دھاری ۔ گُن ساگر بر بالک چاری
تمہہ کہوں سرب کال کلیانا ۔ سجہو برات بجائی نسانا

جس کے چاروں بالک ویر۔ نمرتا شیل و دھرم کا برت دھارن کرنے والے اور شریشٹھ گنوں کے سمندر ہیں تمہارے لیے سبھی کال منگل مئے ہیں۔ (سدا ہی تمہارا کلیان ہے) اب تم باجہ بجا کر برات سجاؤ۔

دوہا

چلہو بیگی سُنی گُر بچن بھلیہیں ناتھ سرو نائی
بھوپتی گونے بھون تب دُوتنہہ باسو دیوائی

اور جلدی چلنے کی تیاری کرو۔ گرو جی کی آگیا پاکر۔ ہے ناتھ! بہت اچھا کہہ کر راجہ دشرتھ ڈنڈوت کر کے اور دُوتوں کو رہنے کی جگہ دے کر رنواس میں گئے۔

چوپائی

راجہ سب رنیواس بولائی ۔ جنک پتر کا باچ سُنائی
سُنی سندیس سکل ہرشانی ۔ اپر کتھا سب بھوپ بکھانی

راجہ نے سارے رنیواس (رانیوں) کو بُلا کر راجہ جنک کی چٹھی پڑھ کر سُنائی۔ سماچار سُن کر سب رانیاں پرسن ہو گئیں۔ اور پھر راجہ نے ساری باتیں جو کہ دُوتوں سے سُنی تھیں۔ رانیوں کو سُنائیں۔

پریم پرپھلت راجہیں رانی ۔ منہو سکھینی سُنی بارد بانی
مُدت اسیس دیہیں گُر ناریں ۔ اتی آنند مگن مہتاریں

پریم میں آنند مگن رانیاں ایسی براجتی ہیں جیسے مورنی بادلوں کی گرج کو سُن کر آنند مگن ہو جاتی ہے۔ گرو جنوں کی استریاں پرسن ہو کر آشیرواد دے رہی ہیں۔ اور ماتائیں اتی انت

آنند میں مگن ہیں۔

لیہیں پرسپر اَتی پریہ پاتی۔ ہرمیاں لگائی جڑا وہیں چھاتی
رام لکھن کے کیرتی کرنی۔ بارہیں بار بھوپ بر برنی

اس پیاری چٹھی کو لے لیہیں لے کر سب رانیاں ہردے سے لگا کر کلیجہ ٹھنڈا کرتی ہیں۔ شری شریشٹھ مہاراج دشرتھ نے بار بار شری رام لکشمن کی کیرتی اور کرنی کا ورنن کیا۔

منی پرساد کہہ دوار سدھائے۔ رانیہہ تب مہی دیو بولائے
دیئے دان آنند سمیتا۔ چلے بپر بر آسشش دیتا

" یہ سب منی وشوامتر جی کی کرپا ہے " ایسا کہکر راجہ راج دربار کو چلے آئے۔ تب رانیوں نے برہمنوں کو بلایا۔ اور پرسن من سے انہیں دان دیا۔ سریشٹھ برہمن آشیرواد دیتے ہوئے چلے۔

سورٹھا

جاچک لیے ہنکاری دینہہ نچھاوری کوٹی بدھی
چرو جیو ہوں ست چاری چکروتی دسرتھ کے

پھر جاچکوں (مانگنے والے بھکاری) کو بلوا کر انہیں کروڑوں پرکار کی نچھاوریں دیں " چکروتی راجہ دشرتھ کے چاروں پتر چرنجیو ہوں "

چوپائی

کہت چلے پہریں پٹ نانا۔ ہرشی ہنے گہہ گہے نسانا
سماچار سب لوگنہہ پائے۔ لاگے گھر گھر ہون بدھائے

یوں کہتے ہوئے وہ بھانت بھانت کے بستر پہنے ہوئے چلے۔ پرسن ہو کر نقارے والوں نے بڑی دھوم دھام سے نقارے بجائے لوگوں نے جب یہ سماچار سنا تو گھر گھر بدھاوے بٹنے لگے۔

بھون چاری دس بھرا اچھاہو۔ جنک ستا رگھوبیر بیاہو
سنی سبھ کتھا لوگ انوراگے۔ مگ گرہ گلیں سنوارن لاگے

جو وہ لوگوں میں اتساہ بھر گیا کہ شری جنک کماری سیتا جی کا و شری رگھوناتھ جی کا وواہ ہوگا۔ اس شبھ کتھا کو سنکر لوگ پریم میں مگن ہو کر راستے۔ گھر اور گلی کوچے سجانے لگے۔

جدپی اودھ سدیو سہاونی۔ رام پری منگل مے پاؤنی
تدپی پریتی کے پریتی سہائی۔ منگل رچنا رچی بنائی

یدپی اودھ پری سدا ہی سندر ہے۔ کیونکہ وہ رام جی کی کلیان مئی پوتر نگری ہے۔ تو بھی پریتی پر پریتی ہونے سے وہ سندر منگل رچنا سے سجائی گئی۔

دھوج پتاک پٹ چامر چارو۔ چھاوا پرم بچتر بجارو
کنک کلس تورن منی جالا۔ ہرد دوب ودھی چھیت مالا

دھوجا۔ پتاکا۔ پردے اور سندر چنواروں سے سارا بازار بہت ہی وچتر چھایا ہوا ہے۔ سونے کے کلش تورن منیوں کی جھالریں۔ ہلدی۔ دوب۔ دہی اور نہ مرجھانے والے پھولوں کی مالاؤں سے۔

دوہا

منگل مئے نج نج بھون لوگنہہ رچے بنائی
بیتھیں سینچی چتر سم چوکیں چارو پرائی

لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو سندر رچنا سے منگل مئے بنا لیا۔ نگر کی گلیاں (سگندھ) سے سینچی گئیں اور سندر چوک پرائے گئے۔ (چندن۔ کیسر۔ کستوری۔ کپور سے بنی ہوئی سگندھت وستو کو چتر سم کہتے ہیں)

چوپائی

جہاں تہاں جوتھ جوتھ ملی بھامنی۔ سجی نو سپت سکل دوتی دامنی
بدھو بدنیں مرگ ساوک لوچنی۔ نج سروپ رتی مانو بموچنی
گاوہیں منگل منجل بانی۔ سنی کل رو کلکنٹھی لجانی
بھوپ بھون کمیں جائی بکھانا۔ بسو موہن رچیو پتانا

بجلی کی سی چمکیں اور چندرما کے سمان سُندر مکھ والی بالا مرگ نینی اور اپنے سُندر روپ سے کام دیو کی استری رتی کے گھمنڈ کو بھی چُور کرنے والی سہاگن استریاں [illegible] سولہ سنگار سجا کر جہاں تہاں مل کر منوہر بانی سے منگل گیت گا رہی ہیں۔ جن کی نرتیا ناٹ دیکھ کر کوئلیں بھی لجا رہی ہیں۔ راج محل کی شوبھا کا ورنن کیسے کیا جائے۔ جہاں سارے سنسار کو موہت کرنے والا منڈپ سجایا گیا ہے۔

[illegible] منگل دربیہ منوہر نانا۔ راجت باجت بپل نشانا

کنہوں پر [illegible] انیک پائیں۔ کتہوں بید دھنی بھو سُر کرہیں

انیک پرکار کے منوہر شگون مئے پدارتھ براج رہے ہیں۔ دور دُور سے نقارے بج رہے ہیں کہیں بھاٹ لوگ رگھو کل کی کیرتی کا گان کر رہے ہیں۔ اور کہیں پنڈت لوگ وید دھنی گا رہے ہیں۔

گاوہیں سُندری منگل گیتا۔ لے لے نام رام اور سیتا

بہت اچھاہ دھام اتی تھورا۔ مانہوں اُمگی چلا چہوں اورا

سُندر استریاں رام اور سیتا کا نام لے لے کر منگل گان کر رہی ہیں۔ اُتساہ بہت ہے اور محل بہت چھوٹا ہے۔ اس لئے وہ محل نہ سماتا ہوا مانو چاروں طرف اُمڈ پڑا ہے اور باہر بہہ نکلا ہے

دوھا

سوبھا دسرتھ بھون کہہ کو کبی برنئے پار

جہاں سکل سُر سیس مُنی رام لینہہ اوتار

جہاں سارے دیوتاؤں کے شرومنی شری رام چندر جی نے اوتار لیا ہے۔ دسرتھ کے اس محل کی شوبھا کا ورنن کرنے کا کون کوی ساہس (حوصلہ) کر سکتا ہے

چوپائی

بھوپ بھرت پُنی لئے بلائی۔ ہئے گئے سیندن ساجہو جائی

چلہو بیگی رگھوبیر براتا۔ سُنت پُلک پُورے دوؤ بھراتا

پھر راجہ نے بھرت کو بلایا اور کہا۔ کہ جا کر گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجاؤ۔ اور جلدی شری رگھوناتھ جی کی برات میں چلو۔ یہ سُن کر دونوں بھائی بھرت اور شترگھن آنند کی اُمنگوں سے بھرپور ہو گئے۔

بھرت سکل ساہنی بولائے۔ آیسو دینہہ مُدت اُٹھی دھائے

رُچی رُچی جین تُرگ تنہہ ساجے۔ برن برن بر باجی براجے

بھرت نے سارے ساہنی (اصطبل کے کار مختار) بُلائے اُن کو گھوڑے سجانے کا حکم دیا۔ وہ بڑے پرسن ہو کر دوڑے اُنہوں نے بڑھیا بڑھیا زین کس کر گھوڑے سجائے رنگ رنگ کے اُتم گھوڑے شوبھا دینے لگے۔

سُبھگ سکل سبھی چنچل کرنی۔ ایسے اور ترت دھرت پگ دھرنی

ناما جاتی نہ جاہیں بکھانے۔ ندری پون جنو چہت اُڑانے

سارے گھوڑے بڑے ہی سُندر ہیں۔ چنچل چال کے ہیں۔ پرتھوی پر پاؤں دھرتے ہیں۔ مانو تپے ہوئے لوہے پر پاؤں دھرتے ہوں۔ (ارتھات پرتھوی پر اُن کا پاؤں لگتا ہی نہیں) بہت سی جاتیوں کے ہیں۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ دوڑتے ہیں تو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ اپنی تیز اُڑان سے وایو کو بھی لجاتے ہیں۔

تنہہ سب چھیل بھئے اسوارا۔ بھرت سرس سب راجکمارا

سب سُندر سب بھوشن دھاری۔ کر سر چاپ تون کٹی بھاری

بھرت جی کی اوستھا کے سُندر چھیل چھبیلے راجکمار اُن گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ سبھی سُندر ہیں۔ اور سبھی بھوشن پہنے ہوئے ہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں بان اور دھنش ہیں۔ اور کمر پر بھاری ترکش باندھے ہوئے ہیں۔

دوھا

چھرے چھبیلے چھیل سب سُور سُجان نبین

جُگ پد چرا اسوار پرتی جے اسی کلا پربین

سبھی چھریرے چھیل چھبیلے۔ شور بیر، چُنچل اور نوجوان ہیں ہر ایک اسوار کے ساتھ دو دو پیادہ ہیں۔ جو کہ نانا ہتھیار چلانے کے فن کے بڑے ماہر ہیں۔

چوپائی

باندھیں بردھ بیرن گاڑھے۔ بکسی بھیے پُر باہیر ٹھاڑھے
پھیر میں چُتر تُرگ گتی نانا۔ ہرشہیں سُنی سُنی پنولسانا

وہ ویر ان بانکے نوجوان دیرتا کا بانا دھارن کیئے نگر سے باہر نکل کر کھڑے ہوئے۔ وہ چتر گھوڑوں کو بُہت سی چالوں سے چلا رہے ہیں اور بھیری اور نقارے کی آواز سُن سُن کر پرتن ہو رہے ہیں۔

رکھ سارتھیوں نے چتر بنا سئے۔ دھوج پتاک منی بھوشن لائے
چنور چارو گھنگنی دھنی کرہیں۔ بھانوجان سوبھا اپہرہیں

رکھوالوں نے دھوج پتاک منی بھوشنوں سے رتھوں کو سجا کر ویچتر بنا دیا ہے اُن میں سُندر چنور لگے ہیں اور گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ یہ رتھ اپنی شوبھا میں سورج دیو کے رتھ کی شوبھا کو بھی لجا رہے ہیں۔

سانور کرن اگنت ہیے ہوتے۔ تے تینہہ رتھنہہ سارتھنہہ جوتے
سندر سکل النکرت سوہے۔ جنہہ ہی بلوکت مُنی من موہے

جو اگنت شیام کرن گھوڑے تھے۔ اُن کو رکھوالوں نے رتھوں میں جوت دیا ہے۔ رتھ سارتھی بھی سُندر ہیں اور گہنوں سے سجے ہوئے ہیں۔ اُن کی شوبھا کو دیکھ کر منی جنوں کے من بھی موہت ہو جاتے ہیں۔

جے جل چلہیں تھل کی نائیں۔ ٹاپ نہ بوڑ بیگ ادھکائیں
استر سستر سبو ساج بنائی۔ رتھی سارتھنہہ لیئے بولائی

جو پانی پر بھی خشکی کی طرح ہی چلتے ہیں۔ اُن کی تیز چال سے اُن کی ٹاپ بھی پانی میں نہیں ڈوبتی۔ استر ستر ادک سب ساج سجا کر رکھوالوں نے رتھیوں (رتھ پر چڑھنے والے) کو بُلا لیا۔

دوہا

چڑھی چڑھی رتھ باہر نگر لاگی جُرن بارات
ہوت سگن سُندر سبہی جو جیہی کارج جات

رتھوں پر چڑھ چڑھ کر برات نگر کے باہر اکٹھی ہونے لگی۔ جو جس کام کو جاتا ہے سبھی کو سُندر شگن ہوتے ہیں۔

چوپائی

کلت کری برنہہ برپ انبارہیں۔ کہی نہ جاہیں جیہی بھانتی سنوارہیں
چلے مت گج گھنٹ براجی۔ منہوں سُبھگ ساون گھن راجی

سُندر ہاتھیوں پر سُندر عماریاں سجی ہوئی ہیں۔ جن کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مست ہاتھی گھنٹوں سے ... ہو کر چلے۔ مانو ساون کی سُندر گھٹا گرجتی جا رہی۔

باہن اپر انیک بدھانا۔ سبکا سُکھ آسن جانا
تنہہ چڑھی چلے بیپر بر برندا۔ جنو تنو دھرے سکل شرتی چھندا

سُندر پالکیاں جن میں آرام سے بیٹھنے کیلئے سُندر کُرسی کی شکل کے آسن ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی انیک پرکار کی سواریاں ہیں۔ ان پر شریشٹھ برہمنوں کے سموہ چڑھ کر چلے۔ انو ویدوں کے چھند ہی مورت مان ہوئے جا رہے ہوں۔

ماگدھ سوت بندی گن۔ نانک چلے جان چڑھی جو جیہیں لائک
بے سر اونٹ برکھ بہو جاتی۔ چلے بستو بھری اگنت بھانتی

مگدھ، سوت اور بھاٹ سب اپنے اپنے لائق سواریوں پر چڑھ کر چلے۔ خچر، اونٹ، بیل ... کی باربرداری کے لئے بھانت بھانت کی وستوئیں لادے ہوئے چلے۔

کوٹنہہ کانوری چلے کہارا۔ بیدھ بیدھ بستو کو برنے پارا
چلے سکل سیوک سمودائی۔ نج نج ساج سماج بنائی

کروڑوں کانورے لے کر کہار چلے جن ... وستوئیں کہی نہیں کیا جا سکتا۔ سیوکوں کی ٹولیاں ...

اپنا سماج سجا کر چلیں۔

دوہا

سب کے اُر نربھر ہرش پُورت پُلک سریر
کب ہیں دیکھی بے نین بھری اُمولکھنو دوؤ بیر

من میں پھولے نہیں سماتے۔ اور آنند سے پری پورن شریر ہیں۔ کہ کب پہنچ کر جی بھر کر نیتروں سے رام لکشمن جی دونوں بھائیوں کے درشن کریں۔

چوپائی

گرجہیں گج گھنٹا دھنی گھورا۔ رتھ رو باجی ہنس چہو اورا
نِدری گھنہی گھوم رہیا نساتا۔ نج پرائی کچھو سنئیے نہ کانا

ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اُن کے گھنٹے گھور شبد کر رہے ہیں رتھوں کی گھڑ گھڑاہٹ اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ چاروں طرف ہو رہی ہے۔ نقارے اپنے گھور شبدوں سے میگھوں کو لجا رہے ہیں۔ اپنی پرائی کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

مہا بھیر بھوپتی کے دوارین رج ہوئی جائی پشان پبارین
چڑھی اٹارنہہ دیکھہیں ناریں۔ لئیں آرتی منگل تھاریں

راج دوار پر ایسی بڑی بھیڑ جمع ہے کہ اگر پتھر بھی پھینکیں تو وہ بھی پس کر دھول ہو جائے۔ نگر کی استریاں اٹاریوں پر چڑھی بھات دیکھ رہی ہیں۔ اور منگل تھالوں میں آرتی سجائی ہوئی ہے۔

گاوہیں گیت منوہر نانا۔ اتی آنند و نہ جائی بکھانا
تب سُمنتر دوئی سپندن ساجی۔ جوتے رَبی ہئے نندک باجی

نانا پرکار کے وہ سُندر منوہر گیت گا رہی ہیں۔ اُن کے آنند کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ تب سومنتر جی نے (۲) دو رتھ سجائے۔ جن میں سورج کے گھوڑوں کو بھی مات کرنے والے سُندر گھوڑے جُتے۔

دوؤ رتھ رُچر بھوپ پہیں آنے۔ نہیں سارد پہیں جاہیں بکھانے
راج سماج ایک رتھ ساجا۔ دوسر تیج پُنج اتی بھراجا

دونوں سُندر رتھ وہ راجہ دشرتھ جی کے پاس لے آئے۔ اُن کی شوبھا کا ورنن تو سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتیں۔ اُن میں سے ایک رتھ پر راج سماج سجا ہوا ہے۔ اور دوسرا جو تیج کا پُنج اور اتی انت سندر تھا۔

دوہا

تیہیں رتھ رُچر بسشٹ کہوں ہرشی چڑھائی نرسیو
آپو چڑھیو سپندن سُمری ہر گر گوری گنیش

اس سُندر رتھ پر راجہ نے اپنے کُل گرو وسشٹ جی کو پرسن چت ہو کر چڑھایا۔ اور آپ شو۔ گرو۔ پاربتی اور گنیش جی کا سمرن کر کے دوسرے رتھ پر چڑھے۔

چوپائی

سہت بسشٹ سوہ نرپ کیسیں۔ سُر گُر سنگ پُرندر جیسیں
کری کُل ریتی بید بدھی راؤ۔ دیکھی سبہی سب بھانتی بناؤ
سُمری رام گُر آیسو پائی۔ چلے مہی پتی سنکھ بجائی
ہرشے بیبُدھ بلوکی براتا۔ برشہیں سُمن سُمنگل داتا

راجہ دشرتھ وسشٹ جی کے ساتھ ایسے شوبھا پا رہے تھے۔ جیسے دیوا اندر اپنے گرو برہسپتی کے ساتھ شوبھا پا رہے ہیں۔ وید بدھی انوسار اور اپنے کُل کی مریادا انوسار سب کاریہ کر کے اور سب کو سب پرکار سے سجے دیکھ کر شری رام چندر جی کا سمرن کر کے گرو کی آگیا پا کر راجہ دشرتھ شنکھ بجا کر چلے۔ برات دیکھ کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے اور منگل سندر پھولوں کی برشا کرنے لگے۔

بھیو کولاہل ہئے گے گاجے۔ بیوم برات باجنے باجے
سُر نر ناری سُمنگل گائیں۔ سرس راگ باجہیں سہنائیں

جب برات چلی۔ تو بڑا شور مچا۔ ہاتھی گرجے گھوڑے ہنہنائے۔ آکاش و برات میں باجے بجنے لگے دیوتا گانے لگے اور استریاں سندر منگل گیت گانے لگیں اور سریلے راگ سے شہنائی بجنے لگی۔

گھنٹ گھنٹی دھنی برنی نہ جاہیں۔ سرو کرہیں پائک پھہراہیں

کہیں پدوشک کو نگ نانا۔ اہی کشل کل گان سجا نا گھنٹے گھنٹیوں کی گھور آواز کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ پیدل چلنے والے سیوک گن کسرت کے کھیل کر رہے ہیں اور جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ مسخرے نانا پرکار کے تماشے کرتے جا رہے ہیں۔ وہ ہنسی کھیل کرنے میں بڑے کشل (ماہر) اور گگلنے بجانے میں بڑے چتر ہیں۔

دوہا

ترگ نچاوہیں کنور بر اکنی مرد نگ نسان
ناگر نٹ چتوہیں چکیت ڈگہی نہ تال بندھان

مردنگ۔ اور نقارے کے شبد سُن کر شریشٹھ راجکمار اپنے گھوڑوں کو انہیں شبدوں کے انوسار اس پرکار ناچ نچا رہے ہیں کہ وہ گھوڑے تال کے بندھن سے ذرا بھی نہیں چوکتے۔ ناگر نٹ (چتر نٹ) بھی اُن کی چال کو دیکھ کر آشچریہ چکیت ہو رہے ہیں۔

چوپائی

بنئی نہ برنت بنی براتا۔ ہوہیں سگن سُندر سُبھ داتا
چارا چاشو بام دسی لیئی۔ منہوں سکل منگل کہی دیئی

برات ایسی سجی ہے کہ جس کا ورنن کرتے نہیں بنتا۔ راستے میں سُندر اور منگل مئے شگن ہو رہے ہیں۔ نیل کنٹھ پچھی بائیں طرف چارہ چُنتا ہے۔ مانو یہ کہہ رہا ہو۔ کہ سب منگل ہی منگل ہے۔

داہن کاگ سکھیت سُہاوا۔ نکل درسو سب کاہوں پاوا
سانو کول بہہ تری بادہ بیاری۔ سگھٹ سبال آو بر ناری

داہنے طرف کو اسندر کھیت میں شو کھا پا رہا ہے بنیولے کا درشن بھی سب کسی نے کیا۔ تین پرکار کی شیتل مند اور سو گندھ ہوا انوکول دشا میں چل رہی ہے۔ شریشٹھ استریاں سر پہ سُندر گھڑا اٹھائے اور گودی میں بچے لیئے آ رہی ہیں۔

لووا پھری پھری درسو دیکھاوا۔ سُرہی سنمکھ سسو ہی پیاوا
مرگ مالا پھری داہنی آئی۔ منگل گن جنو دینہہ دکھائی

لومڑی بار بار پھر پھر کے دکھا رہی ہے۔ سُندر گائیں سامنے کھڑی بچھڑوں کو دودھ پلا رہی ہیں۔ ہرنیوں کی ڈار گھوم کر داہنی طرف کو آئی۔ مانو منگل اور آنند کی سماج ہی دکھ پڑی ہو۔

چھیم کری کہہ چھیم بسیشی۔ سیاما بام ستر و پر دیکھی
سنمکھ آئیو ددھی ارو مینا۔ کر پُستک دوئی بپر پربینا

سفید سر والی چیل مانو وشیش کلیان کی سوچنا دے رہی ہے۔ بائیں طرف سُندر درخت پر شیاما دکھائی دی۔ سامنے سے دہی اور مچھلی آتے دیکھی۔ ہاتھوں میں پُستک اٹھائے ہوئے دو ودوان برہمنوں کا درشن ہوا۔

دوہا

منگل مئے کلیان مئے ابھمت پھل داتار
جنو سب سانچے ہون ہت بھئے سگن ایک بار

منگل مئے و کلیان مئے اور من چاہے پھل دینے والے شگن مانو سچے ہونے کے نمت ایک ہی بار ہو گئے ہیں۔

چوپائی

منگل سگن سُگم سب تاکیں۔ سگن برہم سُندر سُت جاکیں
رام سرس بر دُولہنی سیتا۔ سمدھی دسرتھ جنکو پُنیتا
سُنی اس بیاہو سگن سب ناچے۔ اب کینہے برنچی ہم سانچیں
ایہی بدھی کینہہ برات پیانا۔ ہئے گئے گاجہیں ہنے نسانا

سگن برہم شری رام چندر جی جن کے پُتر ہیں اُن کے لئے تو سب منگل شگن سُگم (سہج ہی) ہیں۔ رام جیسا ور اور سیتا جیسی دُولہن و پرم پوتر دسرتھ و جنک جیسے سمبندھی جہاں ہوں ایسا ودّاہ سُن کر شگن سب ناچ اُٹھے مانو مکھا دبند سے کہہ رہے ہوں کہ ہے برہما! آپ نے ہمیں سچا کر دکھایا۔ اس طرح برات نے کوچ کیا۔ گھوڑے۔ ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اور نقارے پر چوٹ پر چوٹ پڑ رہی ہے۔

آوت جانی بھانو کل کیتو۔ سرتنہہ جنک بندھائے سیتو
بیچ بیچ بر باس بنائے۔ سُر پُر سرس سنمپدا چھائے

سُوریہ کل کے پِتا کا سوروپ دشرتھ جی کو آتے ہوئے جان کر
راجہ جنک نے ندیوں پر پُل بنا دیئے۔ بیچ بیچ میں سُندر پڑاؤ بنائے گئے
جن میں دیولوک کے سمان سمپدا (خوشحالی) چھائی ہوئی ہے۔

اسن سیئن بر بُس سُہائے۔ پاہیں سب نج نج من بھائے
نت نُوتن سُکھ لکھی انکُولے۔ سکل براتنہہ مندر بھُولے

جن میں سب براتی اپنی اپنی پسند کے اُتّم بھوجن۔ سُندر
بستر اور بستر پاتے ہیں۔ ایسے نت نئے سُکھ پاکر اپنی پسند کے
مطابق پاکر سب براتی اپنے گھروں کے سُکھ کو بھُول گئے۔

دوھا

آوت جانی برات بر سُنی گہہ گہے لِنسان
سجی گج رتھ پد چر تُرگ لین چلے اگوان

زور سے بجتے ہوئے نقاروں کی آواز سُنکر سندر برات آئی جان کر
اپنے اپنے ہاتھی گھوڑے رتھ سجا کر اور پیدل بھی اگوائی (پیشوائی) کرنے
والے لوگ برات کی اگوائی (پیشوائی) کرنے کیلئے کو چلے۔

ماس پارائن دسواں وشرام

کنک کلس بھری کوپر تھارا۔ بھاجن لَلِت انیک پرکارا
بھرے سُدھا سم سب پکوانے۔ نانا بھانتی نہ جائی بکھانے
پھل انیک بر بستو سُہائیں۔ ہرشی بھینٹ ہت بھوپ پٹھائیں
بھوشن بسن مہامنی نانا۔ کھگ مرگ ہے گے بہو بِدھی جانا
منگل سگن سُگندھ سُہائے۔ بہت بھانتی مہی پال پٹھائے
ددھی چیورا اُپہار اپارا۔ بھری بھری کانوری چلے کہارا

سونے کے گھڑے۔ برات: تھال آدی انیک پرکار کے
سُندر برتن امرت کے سمان پکوانوں سے بھرے ہوئے جن کا ورنن
کیا ہی نہیں جا سکتا وانیک پھل اور دوسری سُندر وستوئیں پرسن
ہوکر راجہ جنک نے بھینٹ کے لیے بھیجیں۔ گہنے کپڑے اور
نانا پرکار کے رتن وبیش قیمتی بستو۔ گھوڑے۔ ہاتھی اور بہت طرح
کی سواریاں اور منگل درو یہ اور سُوہاونے سگندھ بہت پرکار کے
راجہ جنک نے بھیجیں دہی چیوڑا اور اگنت ناشتے کی چیزیں
بہنگیوں میں بھر بھر کر کہار چلے۔

اگوانہہ جب دیکھی براتا۔ اُر آنند پُلک بھر گاتا
دیکھی بناؤ سہت اگوانا۔ مُدِت براتنہہ ہنے نِسانا

اگوانیوں نے (پیشوائی کرنے والوں نے) جب برات
دیکھی۔ تو مارے آنند کے وہ پھولے نہیں سماتے۔ اگوانیوں کو
ٹھاٹ باٹھ کے ساتھ آتے دیکھ کر پرسن ہوکر براتیوں نے نقارے
بجائے۔

دوھا

ہرشی پرسپر مِلن ہت کچھُک چلے بگ میل
جنو آنند سمُدر دوئی مِلت بہائی سُبیل

کچھ لوگ آپس میں ملنے کے لئے اس پرکار بے لگام ہوکر
دوڑے مانو آنند کے دو سمُندر اپنی مریادا کو چھوڑ کر ملنے کو اُمڈ
پڑے ہوں۔

چوپائی

برشی سُمن سُر سُندری گاوہیں۔ مُدِت دیو دُندُبھی بجاوہیں
بستو سکل راکھیں نرپ آگیں۔ بنے کینہہ تیہہ اَتی انوراگیں

دیو انگنائیں پھولوں کی برشا کر کے گیت گانے لگیں
دیوتاؤں نے پرسن ہو کر نقارے بجائے۔ اگوانیوں نے سب سَنتوش

راجہ دشرتھ کے آگے رکھ دیں۔ اور اتی انت پریم سے بنیتی کی

پریم سمیت راؤ سب لینہا۔ بھے بکسیس جاچکنہہ دینہا
کری پوجا مانیت بڑائی۔ جن باسے کہوں چلے لوائی

راجہ دشرتھ نے بڑے پریم سے سب پدارتھ سویکار کیئے اور جاچکوں (بھکاریوں) کو بخششیں دیں۔ پوجا مان سمان کر کے اگوانی لوگ برات کو جنواسے کی اور ساتھ لے چلے۔

بسن بچتر پانوڑے پرہیں۔ دیکھی دھند دھن مد پرہریں
اتی سندر دینہو جنواسا۔ جہاں سب کہوں سب بھانتی سپاسا

وہاں کیسے رنگ برنگ کے بچتر کپڑوں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر کبیر بھی اپنے دھن کے اہنکار کو چھوڑ دیتے ہیں۔ بہت ہی سندر جنواسا دیا گیا۔ جہاں سب کو سب پرکار کی سودھا (سہولیات) تھیں۔

جانی سیاں برات پر آئی۔ کچھو نج مہما پرگٹی جنائی
ہردیاں سمری سب سدھی بولائیں۔ بھوپ پہونی کرن پٹھائیں

برات کو آئی جان کر سیتا جی نے بھی اپنی کچھ مہما پرگٹ کر کے دکھلائی۔ ہردے میں سمرن کر کے سب سدھیاں بلائیں اور راجہ دسرتھ جی کی مہمانی کرنے کو جنواسے میں بھیجیں۔

دوہا

سدھی سب سیا آیسو اکنی گئیں جہاں جنواس
لئیں سمپدا سکل سکھ سر پر بھوگ بلاس

سیتا جی کی آگیا پا کر سب سدھیاں سمپدا۔ اور دیو لوک کے سارے سکھ بھوگ ولاس کو ساتھ لے کر جنواسے کو گئیں۔

چوپائی

نج نج باس کی براتی۔ سر سکھ سکل سلبھ سب بھانتی
بھید کچھو کوؤ نہ جانا۔ سکل جنک کر کریں بکھانا

سب براتی اپنے ٹھہرنے کے ستھان میں سارے دوتیہ

سکھوں کو سب پرکار سلبھ پا کر سب راجہ جنک کی بڑائی کرنے لگے۔ اور اس ایشوریہ کے بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔

سیا مہما رگھونائک جانی۔ ہرشے ہردیاں ہیتو پہچانی
پتو اگمنو سنت دوؤ بھائی۔ ہردیاں نہ اتی آنند اماتی

رگھوناتھ جی نے سیتا جی کی اس مہماں کو جان لیا۔ اور انکا پریم پہچان کر من میں بڑے پرسن ہوئے۔ پتا جی کے آنے کی خبر سن کر دونوں بھائیوں کے ہردے میں مہان آنند سماتا نہ تھا۔

سکچنہہ کہی نہ سکت گر پاہیں۔ پتو درسن لالچو من ماہیں
بسوامتر بنے بڑی دیکھی۔ اپجا ار سنتو شو بیشی

ان کا من پتا جی کے درشن کرنے کو بہت ہی للچاتا ہے۔ پرنتو سنکوچ وش گورو وشوامتر جی سے نہیں کہتے وشوامتر جی نے جب ان کی ایسی بڑی آدھینتا (عاجزی) دیکھی تو وہ من میں بہت ہی پرسن ہوئے۔

ہرشی بندھو دوؤ ہردیاں لگائے۔ پلک انگ انیک جل چھائے
چلے جہاں دشرتھو جنواسے۔ منہوں سرور تکیئو پیاسے

پرسن ہو کر انہوں نے دونوں راجکماروں کو ہردے سے لگا لیا۔ پریم وش شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔ وہ دشرتھ جی کے جنواسے کی اور چلے۔ مانو سروور کی اور تاک کر کوئی بڑا پیاسا بڑھا چلا جا رہا ہو۔

دوہا

بھوپ بلوکے جبہیں منی آوت ستنہہ سمیت
اٹھے ہرشی سکھ سندھو مہوں چلے تھاہ سی لیت

راجہ نے جب وشوامتر جی کو دونوں پتروں سمیت آتے دیکھا تب وہ پرسن ہو کر اٹھے۔ اور سکھ کے سمندر میں تھاہ سی لیتے ہوئے چلے۔

چوپائی

منی ہی ونڈوت کینہہ مہیسا۔ بلدبار پدرج دھری سیسا

کوسِک راؤ لئے اُر لائی ۔ کہی اسیس پوچھی کسلائی

راجہ نے مستک ٹیک کر مُنی کو پرنام کیا ۔ اور بار بار اُن کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھرا ۔ وشوامتر جی نے راجہ کو چھاتی سے لگا لیا ۔ اور آشیرواد دی ۔ اور پھر اُنکی کشل پوچھی ۔

پُنی دنڈوت کرت دوؤ بھائی ۔ دیکھی نرپتی اُر سکھو نہ سمائی
سُت ہیاں لائی دُسہہ دُکھ میٹے ۔ مرتک سریر پران جنو بھینٹے

پھر دونوں بھائیوں نے راجہ کو ڈنڈوت پرنام کیا ۔ اُنہیں دیکھ کر راجہ دشرتھ پھولے نہ سمائے ۔ پتروں کو کلیجہ سے لگا کر دُیوگ کے اسہہ دُکھ کو شانت کیا ۔ مانو مردہ شریر میں جان آ گئی ہو ۔

پُنی بسشٹ پد سر تنہہ نائے ۔ پریم مدِت مُنی بر اُر لائے
بپر برند بندے دوؤ بھائی ۔ من بھاوتی اسیسیں پائیں

پھر اُنہوں نے وسشٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا پریم مگن ہو مُنی شریشٹھ نے اُن کو اپنی چھاتی سے لگا لیا ۔ پھر دونوں بھائیوں نے برہمن منڈلی کی بندنا کی ۔ اور من بھائے آشیرواد لیئے ۔

بھرت سہانج کینہہ پرنا ما ۔ لئے اُٹھائی لائی اُر راما
ہرشے لکھن دیکھی دوؤ بھراتا ۔ ملے پریم پری پورت گاتا

بھرت اور شترگھن نے شری رام چندر جی کو پرنام کیا شری رام چندر جی نے اُن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا ۔ لکشمن جی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پرسن ہوئے ۔ اور پریم سے بھرپور شریر سے اُن سے ملے ۔

دوھا

پُرجن پرجن جاتی جن جاچک منتری میت ۔
ملے جتھا بدھی سب ہی پربھو پرم کرپال بنیت

پرم کرپالو اور کومل سبھاؤ پربھو رام چندر جی جنک پور واسیوں ۔ کٹمبیوں ۔ جاتی کے لوگوں ۔ جاچکوں ۔ منتریوں اور متروں سے یتھا یوگیہ ملے ۔

چوپائی

رام ہی دیکھی برات جڑانی ۔ پرتی کی ریتی نہ جاتی بکھانی
نرپ سمیپ سوہیں سُت چاری ۔ جنو دھن دھرم آدک تنو دھاری

شری رام چندر جی کو دیکھ کر برات کے من شیتل ہو گئے ۔ پریم کی تو ریت ہی الگ ہے ۔ اس کا ورنن نہیں ہو سکتا ۔ راجہ سمیت چاروں راجکمار ایسے شوبھا پا رہے ہیں جیسے دھرم ارتھ کام اور موکش مورتی مان ہوئے بیٹھے ہوں ۔

سُتنہہ سمیت دسرتھ ہی دیکھی ۔ مدِت نگر نرناری بسیکھی
سُمن برسی سُر ہنہیں نسانا ۔ ناک نٹیں ناچہیں کری گانا

پتروں سمیت راجہ دسرتھ کو دیکھ کر نگر کے استری پُرش بہت ہی پرسن ہوئے ۔ دیوتا پھولوں کی برشا کرنے لگے ۔ اور اپسرائیں گا گا کر ناچنے لگیں ۔

ستانند اُو بپر سچو گن ۔ ماگدھ سوت بدش بندی جن
سہت برات راؤ سنمانا ۔ آئیسو مانگی پھرے اگوانا

جنک جی کے پروہت ستانند جی ۔ دوسرے برہمن اور منتری لوگ ۔ ماگدھ سوت ۔ ودوان اور بھاٹوں نے برات سمیت راجہ کا سنمان کیا ۔ اور پھر آگیا مانگ کر یہ سب اگوانی لینے والے لوگ واپس لوٹے ۔

پرتھم برات لگن تیں آئی ۔ تاتیں پُر پرمود ادھکائی
برہمانند لوگ سب لہہیں ۔ بڑھہوں دوس نسی بدھی سن کہہیں

یہ بات سُن کر کہ برات لگن کے ٹائم سے پہلے آ گئی ہے نگریا میں بڑا ہی آنند چھا گیا ۔ سب لوگ برہم آنند پراپت کر رہے ہیں ۔ اور برہما جی سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ ہے بدھاتا ! دن اور رات بڑے ہو جائیں ۔

دوھا

رامُو سیا سوبھا اودھی سکرت اودھی دوؤ راج
جہاں تہاں پُرجن کہہیں اس ملی نرناری سماج

جہاں تہاں جنک پور واسی استری پرش یہ کہہ رہے ہیں کہ
شری رام اور سیتا جی تو شوبھا کی سیما دھد ہیں، اور راجہ جنک
اور راجہ دشرتھ دونوں پن کی سیما ہیں

چوپائی

جنک سکرت مورتی بیدیہی دسرتھ سکرت رام دھر دیہی
انہہ سم کاہو نہ سیو اورادھے کاہو نہ انہہ سمان پھل لاد ھے

سیتا جی تو راجہ جنک جی کے پن کرموں کا سار روپ ہے اور شری
دشرتھ جی کے پن کرم شری رام چندر جی کا روپ دھارن کرکے
پرگٹ ہوئے ان دونو راجاؤں کے سمان نہ تو کسی نے شو جی کی
آرادھنا کی اور نہ ہی ان کے سمان کسی نے پھل پایا
انہہ سم کوئنہ بھیو جگ ماہیں ہے نہیں کتہوں ہونیونا ہیں

ہم سب سکل سکرت کے راسی بھئے جگ جنم جنک پور باسی

ان کے سمان کوئی سنسار میں نہیں ہے نہ ہوا ہے اور نہ کوئی ہوگا
ہی اور ہم بھی سارے پنیوں کی راشی ہیں جو سنسار
میں جنم لے کر جنک پور کے باسی ہوئے۔
جنہہ جانکی رام چھبی دیکھی کو سکرتی ہم سرس بسیکھی
پنی دیکھب رگھوبیر بیاہو لیب بھلی بدھی لوچن لاہو
ہمارے سمان کوئی پنیاتما ہوگا جنہوں نے رام اور
سیتا جی کی شوبھا دیکھی اب شری رگھو ناتھ جی کا وواہ دیکھیں
گے اور اچھی طرح آنکھوں کا لابھ اٹھائیں گے۔
کہہیں پرسپر کوکل بینی ایہی بیاہوں بڑ لابھ سنینی
بڑے بھاگ بدھی بات بنائی ہیں آتھی ہر ئیہہ دوؤ بھائی

کوئل کے سمان مدھر سُر والی استریاں آپس میں کہہ رہی
ہیں کہ ہے سندر نیتروں والی بڑے بھاگ سے دیو نے یہ بات بنائی ہے
یہ دونوں بھائی ہمارے نیتروں کے اتھتی ہوا کریں گے

دوہا

بار ہیں بار سنیہہ بس جنک بلاؤب سیا
لین آہہیں بندھو دوؤ کوٹی کام کمنیا

راجہ جنک پریم وش سیتا جی کو بار بار بلایا کریں گے اور یہ
کروڑا دن کامدیوں کے سمان سندر بھائی ان کو لینے آیا کریں گے

چوپائی

بیدھ بھانتی ہوگی پہونائی۔ پریہ نہ کاہی اس سا سرائی
تب تب رام لکھن نہاری۔ ہوئہیں سب پُر لوگ سکھاری

تب ان کی بہت پرکار سے مہمانی ہوا کرے گی بھلا ایسا سسرال
کس کو نہ پیارا لگے گا تب تب ہم نگر واسی لوگ رام لکشمن کو دیکھ دیکھ
کر پرسن اور سکھی ہو کریں گے۔
سکھی جیس رام لکھن کر جوٹا تیسیئی بھوپ سنگ دوئی ڈھوٹا

شیام گور سب انگ سہائے سب کہیں دیکھی جے آئے
ہے سکھی! جیسی رام لکشمن کی جوڑی ہے تیسی ہی راجہ کے سنگ دو
راجکمار بھی ہیں جن لوگوں نے دیکھا ہے وہ سب یہ کہتے ہیں کہ ان میں
سے بھی ایک سانولے رنگ کا ہے اور دوسرا گورے رنگ
کا ہے
کہا ایک میں آج نہارے۔ جنوں برنچی نج ہاتھ سنوارے
بھرت رام ہی کی انوہاری سہسا لکھی نہ سکہیں نر ناری

ایک نے کہا میں نے آج ہی انہیں دیکھا ہے اتنے سندر ہیں
مانو برہما جی نے اپنے ہی ہاتھ سے سنوارے ہیں بھرت
جی تو صورت میں رام چندر جی سے اتنے ملتے ہیں کہ کوئی بھی
استری پرش آسانی سے ان دونوں کو پہچان نہیں سکتا
لکھن سترو سودن ایک روپا نکھ سکھ تے سب انگ انوپا

من بھاؤ ہیں مکھ برنی نہ جاہیں اُپما کہہ تری بھون کوؤ ناہیں
لچھمن اور شترگھن دونو کا ایک سا ہی روپ ہے ایڑی سے لے کر
چوٹی تک دونوں کے سب ہی انگ انوپم بے مثال ہیں،

من کو ہی بھاتے ہیں۔ یہ تو لکھ ان کی شبھ بھا کا ورنن کرتے ہیں
اسمرتھ ہے تینوں لوکوں میں ایسی کوئی وستو نہیں جن کی ان کو اپما
دکھا ہیت ادپما ہے

چھند

اپمانہ کو کہہ داس تلسی کبھی کو بدکہیں
بل بنئے بدیا سیل سو بھا سندھو انہہ سے ایہی ہیں
پرنا ری سکل پسا ری انچل بدھی ہی کچن سناد ہیں
بیاہیہوں چارئیو بھائی اہیں پر ہم سُمنگل کا دہیں

تلسی داس جی دین بھاؤ سے کہتے ہیں کہ کوئی اور دقوان سب
کہتے ہیں کہ ان کی اپما کہیں کوئی نہیں ہے بل نمرتا ددیا۔ شیل
شو بھا کے سمندر ان کے سمان یہ سوم ہی ہیں نگر کی سب
ناریاں آنچل پھیلا کر بدھاتا سے یہ پرارتھنا کر رہی ہیں کہ ان
چاروں بھائیوں کا وداہ اس نگر میں ہی ہو جائے اور ہم
سب سُند منگل گائیں

سورٹھا

کہہیں پرسپر ناری باری بلو چن پلک تن
سکھی سبو کرب پراری ینیر پونڈھی بھوپ دُود

نیتروں میں پریم آنسو بھرے اور پلکت شریر سے استریاں
آپس میں یہ کہہ رہی ہیں کہ ہے سکھی۔ دونوں راجہ پنیہ کے سمندر ہیں
تریرا ری شمبھو جی ہماری منو کامنا کو پوری کریں گے

چوپائی

ایہی بدھی سکل منورتھ کرہیں۔ آنند اُمگی اُمگی اُر بھرہیں
جے نرپ سیا سو نمبر آئے۔ دیکھی بندھو سب تنہہ سکھ پائے

اس پرکار سب منورتھ کر رہی ہیں اور امنگوں سے ہردے
کو بھر پور ر بھائیوں کو دیکھ کر سکھ کو پراپت ہوئے

کہت رام جسو لسبد بسالا۔ ہج ہج بھون گئے مہی پالا

گئے بیتی کچھ دن ایہی بھانتی۔ پر مُدت پر جن سکل براتی
شری رام جی کی نرمل اور وشال کیرتی کا ورنن کرتے ہوئے
راجہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے اس پرکار کچھ دن بیت گئے جنک
پُر واسی اور سارے براتی بڑے ہی پرسن ہیں

منگل مول لگن دن آوا۔ ہم رتو اگہن ماس سُہاوا
گرہ تتھی نکھشتر جوگ برار و۔ لگن سودھی بدھی کینہہ بچار و

منگلوں کا مول لگن کا دن آگیا ہیمنت رتو خوب صورتی کے
پرکاش سے جگمگاتے ہیں اور رستے آنے خبر دیتے ہوئے ہیں) ہے سہاونہ
کیشو ماس (اگہن مہینہ) ہے گرہ تتھی نکھشتر یوگ اور وار سب
اتم تھے مہورت شودھ کر برہما جی نے اس پر وچار کیا

پٹھے دینہہ نارد سن سوئی۔ گنی جنک کے گنکنہہ جوئی
سنی سکل لوگنہہ یہ باتا۔ کہہیں جوتشی آہیں بدھاتا

اور شودھ کر نارد کے ہاتھ جنک جی کے پاس بھیجا راجہ جنک
کے جوتشیوں نے بھی وہی گنا کر رکھی تھی۔ سب لوگوں نے یہ بات سنی
اور کہنے لگے کہ یہاں کے تو جوتشی جی بھی سوئم برہما ہیں۔

دوہا

دھینو دھوری بیلا بمل سکل سمنگل مول
بپر نہہ کہیو بدیہہ سن جانی سگن انوکول

نرمل سب منگلوں کا مول گؤ دھوری پوتر بیلا وقت
آگیا اور انوکول شگن ہوتے ہوئے جان کر برہمنوں نے راجہ جنک
جی سے جا کر کہا

چوپائی

اپرو ہت ہی کہیو نرناہا۔ اب بلمب کر کارن کاہا
ستانند تب سچو بولائے۔ منگل سکل ساج سب لیائے

تب راجہ جنک نے اپنے راج پروہت ستانند
جی سے کہا کہ اب دیر کرنے کا کیا کارن ہے تب ستانند جی

دریودھن کو بلایا وہ سب منگل سماج سجا کر گئے

سکھ نسان شوبھ جاتے۔ منگل کلس سگن شبھ ساجے

سہک سیاستی گاوہیں گیتا۔ کر ہیں ہید دھنی بیر بنیتا

شگن شاستر انھی مگھل ادر تنسمیہ بہت کئے منگل کلش ادر

ادھیہ نگلمی سے سیابھاگ سہاگن سندر استریاں گیت گانے لگیں اور

ادھر ہی لوگ وید دھنی کرنے لگے

نین چلے سادہی باتی گئے جہاں جنواس براتی

کوسل پتی کر دیکھی سماجو۔ اتی لگو لاگ تنہیں مہاراجو

اس پرکار کچھ لوگ لیکر روک برات کو لینے چلے جہاں

براتی ٹھہرے ہوئے تھے وہاں گئے مہاراج دشرتھ کے سماج کی شان

وشوکت کو دیکھ کر دیوراج اندر کا سماج بھی ہیچ لگنے لگا

جیہہ سے اب دھار ئیے پاؤ۔ یہ سنی پر انسا نہیں لگاؤ

گرہی بوجھی کری گل بدھی رلیا چلے سنگ منی سادھو سماجا

انہوں نے جا کر دشرتھ مہاراج سے کہا کہ اب سمے ہو گیا ہے

آپ برات سمیت چرن دھریئے یہ سنتے ہی نقارے پر چوٹ پڑی

گرو وششٹ جی سے پوچھ کر اور سب کی ریت کر مہاراجہ دشرتھ

منی اور سادھو لوگوں کی سماج کو ساتھ لئے چلے

دوہا

بھاگ بھیو ودھیس کر دیکھی دیو ہرشادی

لگے سراہن سہس مکھ جانی جنم سبھ بادی

اودھ نریش دشرتھ جی کے بھاگیہ اور ٹھاٹ باٹ کو دیکھ کر

برہما آدی دیوتا ان کی ہزاروں مکھوں سے سراہنا کرنے لگے اور

اپنے جنم کو دیرتھ سمجھنے لگے۔

چوپائی

سُر نہہ سمنگل اوسر جانا۔ برشہیں سمن بجائی نساتا

سو بہا آدک بیدھ بُرد تھا چڑھے بماننہی نانا جو تھا

دیوتا ڈنکے بجا کر پھول برساتے ہیں مت سمے جان کر نقارے بجا بجا کر پھول

برساتے شیو برہما جی آدی دیوتاؤں کے سمودائے بمانوں پر چڑھے

پریم پلک تن ہردے ہنگ اچھاہو چلے بلوکن رام بیاہو

دیکھی جنک سر پہر سُرا انوار لگے نج نج لوک سبہیں لگو لاگے

پریم سے پلکت شریر اور من میں آنند امنگ، بھر کر وہ

دیو سمودائے شری رام جی کے بیاہ کو دیکھنے چلے جنک پوری کو دیکھ کر وہ

اتنے آسکت ہو گئے کہ انہیں اس کے آگے اپنے اپنے لوک تچھ دکھائی

دینے لگے۔

چتو ہیں چکت بچتر بتانا رچنا سکل الوکک نانا

نگر ناری نر روپ ندھانا سگھڑ سدھرم سوسیل سجانا

وہ وچتر منڈپ کو اور نانا پرکار کی دیویہ رچنا کو آشچریہ چکت

ہو کر دیکھ رہے ہیں نگر کے استری پرش روپ کا بھنڈار ہیں

سگھڑ دھرم شیل دھرم پرائن سوشیل اور چتر ہیں

تنہہی دیکھی سب سُر سر ناری بھئے نکھت جنو بدھ اُجیاری

بدھی ہی بھیو آچرج بسیکھی نج کرنی کچھو کتہوں نہ دیکھی

ان نگر واسیوں کو دیکھ کر دیوتا اور دیو انگنائیں ایسے مدھم

پڑ گئے جیسے کہ چندرما کی روشنی میں تارگن مدھم پڑ جاتے ہیں برہما

جی کو تو بہت ہی آشچریہ ہوا اور انہوں نے اپنی رچنا کو کہیں نہ

دیکھا

دوہا

سو سمجھائے دیو سب جنی آچرج بھُلاہو

ہر دیاں بچار ہو دھیر دھری سیا رگھو بیر بیاہو

جب شیو جی نے دیوتاؤں کو سمجھایا کہ حیران مت ہو وہ ہردے میں

دھیرج دھر کر وچار دو تو سہی۔ کہ یہ سرو شیور شری رام چند

اور ان کی انادی شکتی شری سیتا جی کا درداہ ہے

چوپائی

جنہہ کرنا مولیت جگ ماہیں سکل منگل مول نسا ہیں

کرتل ہو ہیں پدارتھ چاری تیہی سیا رامو کہیو کا ناری

سنسار میں سارے اشبھ کی جڑ جن کے نام لینے سے کٹ جاتی ہیں اور دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھ ہاتھ کی ہتھیلی پر آجاتے ہیں یہ وہی سیتا رام جی ہیں ایسا کام دیو کو بھسم کرنے والے شری شو جی نے کہا

ایہی بدھی سمبھو سُر نہ سمجھاوا نہتا آ گیں پرسبہہ چلاوا

دیونہہ دیکھے دسر تھو جاتا مہا مودمن پلکت گاتا

اس پرکار شری شو جی نے دیوتاؤں کو سمجھایا اور پھر اپنا اُتم تندی بیل کو آگے چلایا دیوتاؤں نے راجا دشرتھ کو بڑے ہی پرسن چت اور پلکت شریر سے جاتے دیکھا

سادھو سماج سنگ مہی دیوا جنو تنو دھر کیہیں سکھ سیوا

سوہت ساتھ سبھگ ستہ چاری جنو اپبرگ سکل تنو دھاری

ان کے ساتھ سادھوؤں اور برہمنوں کی منڈلی ہے مانو سارے سکھ روپ میں پرگٹ ہو کر ان کی سیوا کر رہے ہیں ان کے ساتھ سندر چاروں راجکمار ایسے شوبھا پا رہے ہیں مانو چاروں پرکار کی مکتی مورتی مان ہو کر پرگٹ ہو گئی ہو (۱) سالوکیہ یعنی برہم لوک میں جانا (۲) سامیپیہ یعنی برہم کے نکٹ جانا (۳) سارودپیہ یعنی انہیں کا سا ہو جانا۔ سایجیہ یعنی ان میں مل جانا یہ چاروں پرکار کی موکش ہے)

مرکت کنک برن برجوری دیکھی سرنہہ بھئی پریتی نہ تھوری

پنی رام ہی بلوکی ہیاں ہرشے سر ہی سراہی سمن تہہ برسے

مرکت منی اور سورن کے رنگ کی سندر جوڑیوں کو دیکھ کر دیوتا من میں بہت ہی پرسن ہوئے اور رام دشرتھ کے بھاگ کی سراہنا کر کے پھول برسانے لگے۔

دوہا

رام روپ نکھ سکھ سبھگ بار ہیں بار نہاری

پلک گات لوچن سجل اُما سمیت پراری

رام جی کے ایڑی سے لے کر چوٹی تک سندر روپ کو بار بار دیکھ کر شو جی سمیت پاربتی کا شریر پلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

چوپائی

کیکی کنٹھ دُتی سیامل انگا تڑت بندک بسن سر رنگا

بیاہ ببھوکھن ببدھ بنائے منگل سب سب بھانتی سہائے

مور کے کنٹھ کی سی چمک والا سانولا شری رام چندر کا شریر ہے اور اپنے پرکاش سے بجلی کو بھی لجانے والے سندر پیلے رنگ کے وستر پہنے ہیں اور بیاہ کے سب سندر اور منگل مے دکھنے والے گہنے شریر پر شوبھا پا رہے ہیں

سرد بمل بدھو بدن سہاون نین نول راجیو لجاون

سکل الوکک سندرتائی کہہ نہ جائی من ہی من بھائی

ان کا سہاونا مکھ تو شرد رتو کے پورن نرمل چندرما کے سمان ہے اور نیتر نئے کھلے ہوئے کمل کے پھول کو لجاتے ہیں ان کی سندرتائی کا ورنن مکھ سے نہیں کیا جا سکتا وہ من ہی من میں پریہ لگتی ہے کیونکہ وہ سب پرکار سے دنیاوی لوگ نہیں

بندھو منوہر سوہہیں سنگا جات نچاوت چپل ترنگا

راج کنور بر باجی دیکھا وہیں بنس پرسنسک بہر سنا وہیں

ساتھ میں بھرت لکشمن شتروگھن تینوں بھائی منوہر روپ شوبھا پا رہے ہیں جو اپنے چنچل گھوڑوں کو نچاتے ہوئے جا رہے ہیں اور راجکمار اپنے اپنے گھوڑوں کی چالیں نکال کر دکھلا رہے ہیں اور رگھوکل کی کیرتی رچنا کا بکھان کرنے والے بھاٹ آدی ان کی دکھیر تاکا گان کر رہے ہیں۔

چھبی ترنگ پر راسو ہر ایسے گتی بلو کی کھنگ ناگنگ لاجے
کہی نہ جائی سب بھانتی سہادا۔ باجی بشیو جیو کام بناوا

جس گھوڑے پر شری رام چندر براجتے ہیں اس کی سندر چال کو دیکھ کر گرڑ جی بھی شرمندہ ہوتے ہیں وہ سب پرکار سے سندر ہے کہ جس کا ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا مانو کامدیو نے ہی گھوڑے کا شریر دھارن کر لیا ہے

چھند

جنُو باجی بشیو بنائی من سجو[illegible] آتی سوہائی
انہیں بنے بل روپ گن گتی سکل بھون بموہا ای
جگمگت جینو جراو جیوتی سموتی منی مانک لگے
کنکنی للام لگا للت بلو کی سُر نر منی ٹھگے

مانو شری رام چندر جی کے نمت کام دیو گھوڑے کا شریر دھار کر کے اتی ہنت خوبصورت ہو رہا ہے جو اپنی استھا دی روپ و گُن اور سندر چال سے سارے سنسار کو موہ رہا ہے سندر موتی منی اور مانکوں سے جڑی ہوئی زین جیوتی سے جگمگا رہی ہے جس کی سندر گھونگرو سے [illegible] لگام کو دیکھ کر سب دیوتا منش اور منی ٹھگے جاتے ہیں۔

دوہا

پربھو منشہیں لے لین مشو چلت باجی چھبی پاد
بھوشت اڑگن ترت گھنو جنو سر مہ ہی نچاو

پربھو شری رام چندر جی کی اچھا میں لولین گھوڑا چلتا ہوا بڑی خوبصورت سجا پا رہا ہے مانو ستارگنوں اور بجلی سے شرنگار کر کے سجا ہوا میگھ سندر مور کو نچا رہا ہے۔

چوپائی

جیہیں بر باجی راسو اسوارا تیہی سارد ہو نہ برنے پارا
سنکر رام روپ انوراگے [illegible] اتی پریہ لاگے

جس سندر گھوڑے پر شری رام چندر جی سوار ہیں اس کی

سندرتا کا ورنن تو سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتی شری شو جی بھگوان شری رام چندر جی کے روپ میں ایسے مگن ہو گئے کہ انہیں اپنے پندرہ نیتر سے بہت ہی پیارے لگنے لگے۔

ہری ہت سہت رام جب جوہے رما سمیت رماپتی موہے
نرکھی رام چھبی بدھی ہرشانے۔ اٹھی نین جانی پچھتانے

وشنو بھگوان نے جب پریم سہت شری رام جی کو دیکھا تو وہ سمیت لکشمی کے لکشمی پتی بھگوان وشنو موہت ہو گئے شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر برہما جی بہت ہی پرسن ہوئے پرنتو اپنے آٹھ نیتر جان کر پچھتانے لگے۔

سرسینپ ار بہت اچھاہو۔ بدھی سن دو پورہ لوچن لاہو
رام ہی چتو سر لیس سجانا۔ گوتم شراپ پرم ہت مانا

دیوتاؤں کے سیناپتی سوامی کارتک کے من میں بڑا اُلاس ہے کہ وہ برہما جی سے ڈیڑھ گنا ادھک نیتروں دوارا سے رام جی کو دیکھ کر گوتم رشی کے شراپ کو بھی اپنے لئے پرم لابھدایک مان رہے ہیں۔ شری گوتم کے شراپ سے اندر کے ہزار آسن ہو گئے تھے پرنتو اب ان ہزاروں نیتروں سے شری رام جی کو دیکھ رہے ہیں اور گوتم کے شراپ کو بھی وردان ہی سمجھ رہے ہیں۔

دیو سکل سرپتی ہی سہاہیں آج پرندر سم کو ؤ ناہیں
مدت دیو گن رام ہی دیکھی نرپ سماج دہوں ہرش بسیکھی

سارے دیوتا دیو اندر سے ایرشا حسد کر رہے ہیں کہ ان کے سمان سوبھاگیہ آج کس کا ہے جو ہزار نیتروں سے بھگوان کے درشن کر رہے ہیں۔ دیوتا سب شری رام چندر جی کو دیکھ کر بڑے پرسن ہیں اور دونو راجاؤں کے سماج میں بڑا ہی آنند چھا گیا

چھند

اتی ہرش راج سماج دہو دسی دندبھیں باجہیں گھنی
برشہیں سمن سُر ہرشی کہی جے جے تی جے رگھو کل منی

اسی بجائی جاتی برات آدت باجتے بہو باجہیں
رانی سیانی بولی پترہچنی رچتو منگل ساجہیں

دونوں راجاؤں کے سماج میں بڑا ہی آنند چھایا ہوا ہے نقارے دھڑا دھڑ بج رہے ہیں دیوتا گن لوگ پال منی شری رامچندر جی کی بیاہ ہوا ایسا کار کرتے ہوئے پھولوں کی ورشا کر رہے ہیں اس پرکار برات کو آتی جان کر بہت پرکار کے باجے بجنے لگے سہاگن استریوں کو بلا کر رانی پرچھن کا منگل ساج سجانے لگی

دوہا

سجی آرتی انیک بدھی منگل سکل سنواری
چلی مدت پرچھنی کرن گج گامنی بر ناری

انیک پرکار کی آرتی سجا کر اور سارے منگل ساج سجا کر من میں اتیانت پرسن ہو کر ہاتھی کی سی مست چال سے شریشٹھ استریاں پرچھن کے لئے چلیں

چوپائی

بدھو بدنی سب سب مرگ لوچنی سب نج تن چھبی رتی مدموچنی
پہرین برن برن بر چیرا سکل بھوشن سجیں سریرا

چندرما کے سمان ان کے سندر مکھ ہیں ہرن کے سے نیتروں کے سمان ان کے نیتر ہیں سب اپنے شریر کے سوندریہ (خوبصورتی) سے کام دیو کی استری رتی کے گھمنڈ کو چور کر رہی ہیں بھانت بھانت رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور گہنوں سے ان کے شریر سجے ہوئے ہیں

سکل سمنگل انگ بنائیں۔ کرہیں گان کل کنٹھی لجائیں
کنکن کنکنی نوپر باجہیں۔ چال بلوکی کام گج لاجہیں

سارے انگوں کو سندر اور منگلی پدارتھوں سے سجا کر گیت گا رہی ہیں اور اپنی میٹھی تان سے کوئل کو بھی لجا رہی ہیں کنگن کردھنی اور نوپر (زیوروں کے نام) جھن جھن کر رہے ہیں اور ان کی چال کو دیکھ کر کام دیو کے ہاتھی بھی شرمندہ ہوتے ہیں

باجہیں باجنے بیدھ پرکارا۔ نبھ اور نگر سمنگل چارا

سجی ساندار باجوائی جیسر تیاسجی سہج سیانی
کپٹ ناری برشش بنائی بہیں سکل ریواس رہی جانی
کرہیں گان کل منگل بانی - ہرش بس سب کاہو نا جانی

انیک پرکار کے باجے بجنے لگے آکاش میں اور جنک پور میں سندر منگلاچار ہو رہے تھے اندرانی وسرسوتی جی و لکشمی جی دیوار بتی اور جو سبھی سبھاؤ سے ہی پوتر اور پتر دیو استریاں تھیں وہ سب کپٹ سے سندر استریوں کا نا بھیس بنا کے استری سماج میں جا ملیں اور اپنی اتم بانی سے منگل گیت گانے لگیں آنند وش کے دشا میں ہونے کے کارن انہیں کوئی پہچانتا نہیں

چھند

کو جانکہی آنند بس سب برہم برپہچتہ چلی
کل گان مدھر نسان برہیں سمن سر سو بھا بھلی
آنند کند بلوکی دولہہ سکل ہیاں ہرشت بھئی
امبہوج اسک انبو اُمگی انگ پلکا دلی چھئی

برہم روپ دولہا بنے ہوئے ہیں اس کا پرچھن کرنے جا رہی ہیں بھلا اس آنند میں کون کس کو پہچانے منگل گان ہو رہے ہیں مدھر نقارے بج رہے ہیں دیوتا پھول برسا رہے ہیں کیا ہی سماں ہے۔ آنند کند دولہا کو دیکھ کر استریاں من میں بڑی ہی پرسن ہوئی ہیں ان کے کمل کے سمان سندر نیتروں میں پریم آنسو امڈ پڑے اور آنند کے مارے ان کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

دوہا

جو سکھ بھا سیا ماتو من دیکھی رام بر بیش
سو نہ سکہیں کہی کلپ ست سہس سارداسیش

شری رام جی کے سندر بھیس کو دیکھ کر جیسا سکھ و آنند سیتا جی کی ماتا کو ہوا اس کا ورنن لاکھوں سرسوتی اور شیش لاکھوں کلپوں میں بھی نہیں کر سکتے

چوپائی

نین نیر ہٹی منگل جانی۔ پرچھن کرہیں مدت من رانی

بید بہت ارو کل اچار رو۔ لبہ بھلی بدھی سہر تہ بار رو
شیما اولنگن کا سال جاں کر پتر دلہ کے بہم آلسو دن
کورو بک کر بڑے پرسن من سہ رانی پرچھن کر کے لگیں بیدھ سلیے انوسار اور اپنے کل ریتی انوسار سبھی بیوہار رانی نے بھلی بھانت کیے

پنچ سبد۔ دُھنی منگل گانا ۔ پٹ پانڑے سبھی بدھی نانا
کری آرتی ارگھ تبہو دیہا ۔ رام گنو منڈپ تب کیہا

پنچ سبد شتری تاں وجانا ... دھوتی پانچ پکار کے باجوں کے شبد پنچ دھونی ... ویدھونی ... دھونی ... منگل گان ہو رہے ہیں۔ نانا پرکار کے بستروں کے پانوڑے بچھ رہے ہیں۔ رانی نے آرتی کر کے ارگھ دیا کر تب شری رام چندر جی نے منڈپ میں پرویش کیا۔

دسرتھ سہت سماج براجے ۔ بیبھو بلوکی لوک پتی لاجے
سمیں سمیں سر برسہیں پھولا ۔ سانتی پڑھیں مہی سر انکولا

دسرتھ اپنے سماج سمیت براجمان ہو گئے ان کے ٹھاٹھ باٹھ کو دیکھ کر لوکپال بھی شرمندہ ہو گئے۔ سمے سمے پر دیوتا لوگ پھول برساتے ہیں اور برہمن لوگ سمے کے انوکول شانتی کر رہے ہیں

نبھ اور نگر کولاہل ہوئی ۔ آپنی پر کچھ سُنئی نہ کوئی
ایہی بدھ رام منڈپہیں آئے ۔ ارگھ دیئی آسن بیٹھائے

آکاش میں اور نگر بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ اپنی پرائی بات نہیں سن پاتی۔ اس پرکار شری رام چندر جی منڈپ میں آئے اور ارگھ دے کر آسن پر بٹھائے گئے

چھند

بیٹھاری آسن آرتی کری نرکھی بر سکھ پاویں
منی لبست بھوسن بھوری وارہیں ناری منگل گاویں
برہماد کی سُر بر بپر بیش بنائی کوتک دیکھیں
اولوکی رگھو کل کمل روی چھبی سپھل جیون لیکھیں

آسن پر بٹھا کر ان کی آرتی اتاری گئی۔ دولہے کو دیکھ کر استریاں بہت ہی سکھ پا رہی ہیں اور اس آنند کے وش میں ہو کر منی بستر دھن نچھاور کر کے سب استریاں منگل گیت گا رہی ہیں۔ برہما آدی دیوتا شریشٹھ برہمنوں کا بھیس بنا کے بھگوان کی اس لیلا کو دیکھ رہے ہیں اور رگھو کل کمل کے سورج شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر اپنے جیون کو سپھل جان رہے ہیں

دوہا

ناو باری بھاٹ نٹ رام نچھاور پائی
مدت اسیس ہیں ناکی سر ہر شو نہ ہردیاں سمائی

نائی۔ باری، بھاٹ اور نٹ شری رام چندر جی کی نچھاور پا کر پرسن ہو کر سر نوا کر آشیش دیتے ہیں وہ سب خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے

چوپائی

ملے جنکو دسرتھ اتی پریتیں ۔ کری بیدک لوکک سب ریتیں
ملت مہا دو راج براجے ۔ اپما کھوجی کھوجی کوی لاجے

دونوں سمدھی راجہ جنک اور مہاراجہ دسرتھ لوک اور وید کے انوسار سب ریتیاں ادا کر کے بڑی پریت سے ایک دوسرے کو ملے۔ دونوں مہاراج ملتے ہوئے ایسی شوبھا پا رہے ہیں جن کی اپما ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر کوی شرمندہ ہو گئے

لہی نہ کتہوں ہارے من مانی ۔ اِنہہ سم ایہی اُپما اُر آنی
سامدھ دیکھی دیو انو راگے ۔ سمن برشی جس گاون لاگے

کوئی اپما نہ پا کر من میں ہار مان بیٹھے۔ آخر انہوں نے من میں یہ نچھے کر لیا کہ یہ اپنی مثال آپ ہی ہیں دونوں سمدھیوں کو ملتے دیکھ کر دیوتا پریم وش ہو گئے اور پھول برسا برسا کر جس گان کرنے لگے

جگ برنچی اپجا جب تیں ۔ دیکھے سُنے بیاہ بہو تب تیں

سکل بھانتی سم سماجو۔ سم سمدھی دیکھے ہم آجو

وہ دیوتا آپس میں کہہ رہے ہیں کہ جب سے برہما جی نے اس سرشٹی کی رچنا کی ہے تب سے لے کر اب تک بہت سے بیاہ دیکھے سنے ہیں پرنتو سب پرکار سے سماج سمیت دونوں ایک جیسے سمدھی تو آج ہی دیکھنے میں آئے ہیں

دیو گرمی سند سانچی پرتی الوکک دہروسی راچی

دیت پانوڑے رگھو سہائے ساد رجن کو منڈپ میں لیائے

دیوتاؤں کے ان شبد اور سچے بچنوں کو سن کر دونو طرف دھیہ پریم جھایا شبد پانوڑے اور ارگھ دیتے ہوئے راجہ دسرتھ کو جنک جی منڈپ میں لے آئے

چھند

منڈپ بلوکی بچتر رچنا رچی رتاں منی من ہرے

نج پانی جنک سجان سب کہوں آنی سنگھاسن دہرے

کل اشٹ سرس بسشٹ پوجے بنے کری آسش لہی۔

کوسک ہی پوجت پرم پریتی کہ ریتی تو نہ پرے کہی

منڈپ کی وچتر رچنا اور سندرتا کو دیکھ کر منی جیوں کے من موہت ہوگئے اپنے ہاتھ سے چتر جنک جی نے سب کے لئے آسن لا لاکر دھرے اپنے کل کے اشٹ دیو کے سمان وسشٹ جی کی پوجا کی اور پرنام کر کے ان سے آشیرواد لی وشوامتر جی کا پوجن کر کے جس پریم کو چھپایا اس کی توریتی کہی نہیں جا سکتی۔

دوہا

بام دیو آدک رشیاں پوجے مدت مہیس

دئے دیو آسن سبہی سب سن لہی اسیس

بڑے پریم کے من سے راجہ جنک جی نے بام دیو ادک رشیوں کا پوجن کیا اور سب کو دیو یہ سندر آسن دے کر سب سے آشیرواد پراپت کی۔

چوپائی

بہوری کینہی کوسل پتی پوجا۔ جانی ایس سم بھاؤ نہ دوجا

کینہی جوری کر بنے بڑائی کہی نج بھاگیہ بھبھو بہتائی

پھر اودھیا نریش شری دسرتھ جی کو من میں کوئی اور بھاؤ نہ لا کر کیوں انہیں ایشور سروپ سمجھ کر ان کی پوجا کی اور ان جیسے سمدھی کو پا کر اپنے بھاگیہ کی اتینت ہی سراہنا کر کے دونوں ہاتھ جوڑ کر بنتی اور بڑائی کی

پوجے بھوپتی سکل براتی۔ سمدھی سم سادر سب بھانتی

آسن اچت دے سب کاہو کہوں کا کہ ایک اچھاہو

راجہ جنک نے سب براتیوں کا سمدھی دسرتھ کے سمان ہی سب بھانت آدر ستکار کیا۔ اور سب کو یوگیہ آسن دیئے تلسی داس جی کہتے ہیں کہ میں ایک مکھ سے اس اتساہ کا کیا ورنن کر سکتا ہوں

سکل برات جنک سنمانی۔ دان مان بنتی بر بانی۔

بدھی ہری ہر دسی پتی دن رائی جے جانہیں رگھوبیر پربھائی

کپٹ بپر بر بیش بنائیں کوتک دیکھیں اتی سچو پائیں

پوجے جنک دیو سم جانیں۔ دیئے سآسن بن پہچانیں

دان مان آدر تا اور شریشٹھ بانی سے راجہ جنک جی نے ساری برات کا سنمان کیا برہما وشنو شیو دگپال اور سورج جو شری رگھوناتھ جی کے پربھاؤ کو جانتے ہیں وہ سب کپٹ سے شریشٹھ برہمنوں کا بھیس بنا کے بڑا سکھ مانتے ہوئے تماشا دیکھ رہے ہیں

راجہ جنک جی نے ان دیوتا سمان برہمنوں کا پوجن کیا اور بنا پہچانے ہی سندر آسن دیئے۔

چھند

پہچان کو کیہی جان سب ہی اپان سدھی ری بھی

آنند کند بلوکی دولہو بھیے دسی آنند مئی

سُر سُکھے رام سُجان پوجے مانسِک آسن دیئے
ابلوکی سِیئو سُبھاو پربھو کو پیدھ من مُدت بھیئے

سب کو اپنی ہی سُدھ بُدھ بُھولی ہوئی ہے کون کس کو جانے پہچانے؟ آنند کند دولھا کو دیکھکر دونو اور آنند چھا گیا ہے انتر یامی بھگوان نے سب دیوتاؤں کو دیکھ لیا. اور ان کی من ہی من میں پوجا کر کے اُنہیں اپنے من میں ہی آسن دیا۔ بھگوان کے اس شیل سبھاو کو دیکھکر دیوتا من میں بہت ہی پرسن ہوئے.

دوہا

رام چندر مُکھ چندر چھبی لوچن چارو چکور
کرت پان سادر سکل پریم پرمود نہ تھور

شری رام چندر جی کے چندر مُکھ کی شوبھا کا سب سے سُندر نیتر روپی چکور آدر پوروک پان کر رہے ہیں۔ پریم اور آنند تھوڑا نہیں تھا۔ (یعنی اتھاہ تھا)

چوپائی

سمو بلوکی بسشٹ بولائے۔ سادر ستانند و سُنی آئے
بیگی کنوری اب آنہو جائی۔ چلے مُدت مُنی آئیسو پائی

شُبھ اوسر جان کر بسشٹ جی نے جنک جی کے راج پروہت ستانند جی کو بلوایا۔ وہ سُن کر آدر پوروک آئے۔ بسشٹ جی نے اُن سے کہا۔ کہ اب جا کر راجکماری کو جلدی لے آئیے۔ مُنی کی آگیا پا کر پرسن چت ہو کر ستانند جی چلے۔

رانی سُنی اپروہت بانی۔ پرمُدت سکھن سمیت سیانی
بیپر بدھو کُل بردھ بولائیں۔ کری کُل ریتی سُمنگل گائیں

چتر رانی سمیت سکھیوں کے پروہت کے بچن سُن کر بڑی ہی پرسن ہوئیں۔ برہمنوں کی استریوں اور کُل کی بوڑھی استریوں کو بلا کر اپنی کُل کی ریتی کر کے سُندر منگل گیت گائے۔

ناری بیش جے سُر بر باما۔ سکل سبھائ سُندری سیاما
تنہہ ہی دیکھی سکھو پاوہیں ناریں۔ بنو پہچانی پرانہو تے پیاریں

شری لکشمی دیو انگنائیں جو سب سہج سبھاؤ سے ہی سُندر اور سولہ برس کی اوستھا والی سُندریاں ناری کا بھیس دھارن کیئے ہوئے ہیں۔ اُن کو دیکھکر سب استریاں سُکھ مان رہی ہیں اور بنا پہچانے ہی وہ سب کو پرانوں سے ادھک پیاری لگتی ہیں۔

بار بار سنمانہیں رانی۔ اُما رما سارد سم جانی
سیا سنواری سماجو بنائی۔ مُدت منڈپ ہیں چلیں لوائی

پاربتی۔ لکشمی جی اور سرسوتی جی کے سمان اُن کو جان کر رانی بار بار اُن کا آدر ستکار کرتی ہے۔ وہ اور رنواس کی استریاں اور سکھیاں سیتا جی کا شرنگار کر کے منڈلی بنا کر بڑے پرسن چت ہو کر سیتا جی کو منڈپ کی طرف لے چلیں۔

چھند

چلیں لیائی سیتہی سکھیں سادر سجی سُمنگل بھامنی
نو سپت سا جیں سُندریں سب متّ کُنجر گامنیں
کل گان سُنی مُنی دھیان تیاگہیں کام کوکل لاجہیں
منجیر نوپر کلت کنکن تال گتی بر باجہیں

سبھی سُندریاں سولہ شرنگار ------------
کیئے مست ہاتھی کی چال سے جھوم جھوم کر چلی آتی ہیں۔ اُن کے سُندر سُریلے گیت کو سُن کر مُنی جنوں کے دھیان چھوٹ گئے اور کام دیو کی کوئل شرمندہ ہو گئی۔ جھانجھ۔ گھنگھرو اور کنگن تال ہی کی گتی سے انوسار بڑے ہی سُندر بجتے چلے آتے ہیں۔

دوہا

سوہتی بنیتا برند مہوں سہج سُہاونی سیا
چھبی للناگن مدھ جنو سُشما تیا کمنیا

اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سُندر سیتا جی استری سماج میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں۔ مانو شوبھا روپی للناؤں (بہیوں چھوٹی چھوٹی کنیاؤں) کی منڈلی میں تہارا شوبھا روپی استری شوبھا پا رہی ہو۔

چوپائی

سیا سُندرتا برنی نہ جائی ۔ گھومتی بہت منوہر تائی

آوت دیکھی براتنہہ سیتا ۔ رُوپ راسی سب بھانسی پُنیتا

سب ہی من ہی من کئیے پرناما ۔ دیکھی رام بھئے پورن کاما

ہرشے دسرتھ سُتنہہ سمیتا ۔ کہی نہ جائی اُر آنند جیتا

سیتاجی کی سُندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ بدھی بہت چھوٹی ہے ۔ اور منوہرتائی بہت بڑی ہے ۔ براتیوں نے جب رُوپ کی راشی اور سب پرکار پوتر اُجّل سیتاجی کو آتے دیکھا تو سب نے من ہی من میں اُنھیں پرنام کیا ۔ اور شری رام چندر جی تو سیتاجی کو دیکھ کر اپنے منورتھ (کرت کرتیہ) ہو گئے ۔ دسرتھ جی اپنے پُتروں سمیت بہت ہی پرسن ہوئے ۔ اُن کے من میں جتنا آنند تھا وہ کہنے میں نہیں آ سکتا ۔

سُر پرنام کری برسہیں پھولا ۔ مُنی اسیس دُھنی منگل مُولا

گان نسان کولاہلو بھاری ۔ پریم پرمود مگن نرناری

دیوتا پرنام کر کے پھول برسانے لگے ۔ اور مُنیوں کی منگلو کی مُول آشیرواد کی آواز آنے لگی گانو ں اور نقارے بجنے سے بڑی دھوم دھام مچ گئی ۔ سب استریاں اور پُرش پریم اور آنند مگن ہو گئے ۔

ایہی بدھی سیا منڈپہیں آئی ۔ پرمُت ساتی پڑھہیں مُنی رائی

تیہی اوسر کر بدھی بیوہارو ۔ دُہوں کُل گُر سب کینہہ اچارو

اس پرکار سیتاجی منڈپ میں پدھاریں منیشور پرسن ہو کر شانتی پاٹھ کرنے لگے ۔ اس سمے کی ساری ریتی بیوہار اور کل اچار دونوں کُل گروؤں نے کئے ۔

چھند

آچار کری گُر گوری گن پتی مُدت بپر پُجاوہیں

سُر پرگٹی پُوجا لیہیں دیہیں اسیس اتی سُکھ پاوہیں

مادھو پرک منگل دربیہ جو جیہی سمے مُنی من مہوں چہیں

بھرے کنک کوپر کلس سو تب لئیے ہیں پرچارک رہیں

کُل آچار کر کے گرو جی پرسن ہو کر برہمنوں سے پاربتی جی گنیش جی کی پوجا کروا رہے ہیں ۔ دیوتا پرگٹ ہو کر پوجا لیتے ہیں ۔ آشیرواد دیتے ہیں ۔ اور سکھ پاتے ہیں ۔ مادھوپرک (کانسی کے برتن میں دہی شہد گھی ملی ہوئی منگل میئے پدارتھ) آدی جس کسی بھی منگل پدارتھ کی مُنی جی من میں چاہ ماتر کرتے ہیں سونے کی پراتوں اور کلسوں میں بھر کر اُن پدارتھوں کو لئے سیوک گن اسی سمے تیار کھڑے رہتے ہیں ۔

کُل ریتی پریتی سمیت روی کہی دیت سب سادر کیو

ایہی بھانتی دیو پُجائی سیتہی سُبھگ سنگھاسن دیو

سیا رام اولوکنی پرسپر پریم کا ہو نہ لکھی پرے

من بدھی بر بانی اگوچر پرگٹ کبی کیسیں کرے

پریم پوروک سُوریہ دیو اپنے کُل کی سب ریتیاں (رواج) بتا دیتے ہیں ۔ اور وہی آدر سمیت کی جا رہی ہیں ۔ اس پرکار دیوتاؤں کی پوجا کر کے سیتاجی کو سُندر سنگھاسن دیا گیا ۔ شری سیتاجی اور شری رام چندر کا آپس میں پریم سے ایک دوسرے کو دیکھنا کسی کو دکھائی نہیں پڑتا ہے ۔ جو پریم شریشٹھ من بدھی اور بانی کی پہنچ سے پرے ہے اُسے کوی کیسے پرگٹ کریں ۔

دوہا

ہوم سمے تنو دھری انلو اتی سُکھ آہوتی لیہیں

بپر بیش دھری بید سب کہی بیاہ بدھی دیہیں

ہون کے سمے شریر دھارن کر کے سوئم اگنی دیو پرسن ہو کر آہوتی لینے لگے ۔ چاروں وید برہمنوں کا بھیس دھارن کر کے وواہ کی بدھیاں بتا رہے ہیں ۔

چوپائی

جنک پاٹ مہیشی جگ جانی ۔ سیا ماتو کمہیں جائی بکھانی

سُجھوُ سُکرت سُکھ سُندرتائی ۔ سب سمیٹی بدھی رچی بنائی ۔

جنک جی کی بھگت پر سدھ پٹ رانی سینا جی کی ماتا سُنینا کے سُندر روپ کا ورنن کس طرح ہو سکتا ہے ۔ مانو برہما جی نے سندرتا، سُکھ اور سندرتا سب کو اکٹھا کر کے انہیں سنوار کر رچا ہے ۔

سمو جانی مُنی برہمہ بولائیں ۔ سُنت سُاسنی سادر لیائیں
جنک بام دِسی سوہ سُنینا ۔ ہم گری سنگ ہی جنو مینا

سماں جان کر منیشوروں نے اُن کو بلوایا ۔ سہاگن استریاں انہیں آدر سمیت لے آئیں سُنینا ۔ جنک کی بائیں طرف ایسے شوبھا پا رہی ہے ۔ مانو ہمانچل کے ساتھ مینا براج رہی ہو ۔

کنک کلس منی کو پر رُورے ۔ سُچی سگندھ منگل جل پُورے
نج کر مدِت راؤ اور رانی ۔ دھرے رام کے آگیں آنی

سونے کے گھڑے منیوں کی سندر پراتیں پوتر سُگندھ اور منگل جل سے بھرے ہوئے اپنے ہاتھوں سے لا کر پرسن من سے راجا اور رانی نے رام جی کے آگے رکھے ۔

پڑھیں بید مُنی منگل بانی ۔ گگن سُمن جھری اوسر جانی
بر ولوکی دمپتی انوراگے ۔ پائے پُنیت پکھارن لاگے

مُنی جن منگل بانی سے وید پڑھ رہے ہیں ۔ شبھ اوسر جان کر آکاش میں پھولوں کی جھڑی لگ رہی ہے ۔ دولہا کو دیکھ کر راجا اور رانی پریم میں مگدھ ہو گئے اور اُن کے پوتر چرنوں کو دھونے لگے ۔

چھند

لاگے پکھارن پائے پنکج پریم تن پُلکاولی
نبھ نگر گان نسان جے دھنی اُمگی جنو چھون دسی چلی
جے پد سروج منوج ارِی اُر سر سدیو براجہیں
جے سکرت سمرت بملتا من سکل کلی مل بھاجہیں

وہ شری رام جی کے چرن کملوں کو دھونے لگے اور پریم امنگ وش اُن کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ۔ آکاش اور جنک پُر میں گانے نقارے بجنے اور جے جے کار کی آواز مانو چاروں دِشاؤں میں اُمڈ پڑی ۔ جو چرن کمل کام دیو کے دشمن سری شنکر جی کے من رُوپی سروور میں سدا ہی براجتے ہیں جن کا ایک بار سمرن کرنے سے من شُدھ ہو جاتا ہے اور کلجگ کے سارے پاپ بھاگ جاتے ہیں ۔

جے پرسی مُنی بنتا لہی گتی رہی جو پاتک مئی
مکرند جنہہ کو سمبھو سر سُچیتا اودھی سر برنئی
کر مدھپ من مُنی جوگی جن جے سئی ابھمت گتی لہیں
تے پد پکھارت بھاگیہ بھاجن جنک جے جے سب کہیں

جن چرن کملوں کا سپرش پا کر مہا پاپی گوتم مُنی اہلیا نے بھی پرم گتی پائی جن کے مکرند رس (پاؤں کی دھوون) یعنی شری گنگا جی شو جی کے مستک پر براجتی ہے جسے دیوتا لوگ پوترتا کی سیما بتلاتے ہیں جن چرن کملوں پر مُنی اور یوگی جن اپنے منوں کو بھونرا بنا کر سیون کر کے من مانی گتی کو پراپت ہوتے ہیں ۔ ان چرنوں کو بڑ بھاگی جنک جی دھو رہے ہیں ۔ یہ دیکھ کر سب جے ہو جے ہو کہہ رہے ہیں

بر کنوری کرتل جوری ساکھوچار دوؤ کل گرو کریں
بھیو پانی گہن بلوکی بدھی سُر منج مُنی آنند بھریں
سُکھ مول دولہہ دیکھی دمپتی پُلک تن ہلسیو ہیو
کری لوک بید بدھان کنیا دان نرپ بھوشن کیو

دولہا اور دلہن دونوں کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر دونوں کُل کے گرو اپنے اپنے راجہ کے کُل کا شاکھو چار (بنشت نامہ) کرنے لگے ۔ دولہا کے ہاتھ میں دلہن کا ہاتھ لئے ہوئے دیکھ کر برہما آدی دیوتا منش اور مُنی آنند سے بھرپور ہو گئے ۔ سُکھ کے مُول دولہا کو دیکھ کر راجہ جنک اور اُن کی پٹ رانی سُنینا کے شریر پُلکت ہو گئے ۔ اور ہردے میں آنند ٹھاٹھیں مارنے لگا ۔ راجہ شرومنی شری جنک جی نے لوک اور وید ریتی انوسار کنیا دان کیا ۔

ہم ونت جمیں گریجا ہیس ہی کی ہی شری ساگر ونی
تمیں جنک رام ہی سیا سم رنی لیسو کل کیرتی سئی
کیوں کرے بنئے بدہ ہو کیو بدہ ہو ورتی سالوریا
کری ہو بدہی ت گانٹھی جوری ہون لاگیں بھانوری

جیسے ہماچل نے شوجی کو پاربتی اور کھشیر ساگر نے شری وشنو جی کو لکشمی جی دی تھیں۔ ویسے ہی راجہ جنک جی نے شری رام جی کو سیتا ارپن کر دی جس کی سنسار میں نت سندر کیرتی ہو رہی ہے۔ بدیہہ (جنک جی) بنتی کریں تو کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بھگوان شری رام چندر جی کی سالوری مورتی نے تو ان کی دیہہ میں سدھ بدھ ہی بھلا دی تھی۔ اس لئے وہ بنتی تو نہ کر سکے پرنتو ودھی پورک ہوم کر کے گانٹھ جوڑ دی۔ اور ویدی کی پرد چھنا بھانوریں ہونے لگیں۔

دوہا

جے دھنی بندی بید دھنی منگل گان لنسان
سنی ہر کہیں بر نہیں بید ہنر ترو سمن سجان

"جے ہو جے ہو" کی دھن۔ بھاٹوں کا کل کی کیرتی ورنن کا گان کرنے کی دھن۔ وید منتروں کی دھن منگل گیت گانے کی دھن اور نقاروں کے بجنے کی دھن سن کر بدھی مان دیوتا گن پرسن ہو کر کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

چوپائی

کنور کنوری کل بھانوری دینیں۔ نین لابھ سب سادر لینیں
جائی نہ برنی منوہر جوری۔ جو اپما کچھ کہوں سو تھوری

ور اور کنیا ویدی کی سندر بھانوریں دے رہے ہیں۔ سب آدر پورک نیتروں کا لابھ اٹھا رہے ہیں۔ شری رام اور شری سیتا جی کی اس منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ انکے سمان سنسار میں کونسی وستو ہے جس کی کہ ان کو اپما دی جا سکے۔ ارتھات جو کچھ اپما کہوں۔ وہ کافی نہ ہو گی۔

رام سیا سندر پرچھائیں۔ جگمگات منی کھمبھن ماہیں
منہوں مدن رتی دھر بہو روپا۔ دیکھت رام بیاہ انوپا

شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کی سندر پرچھائیں۔ (عکس) منیوں کے کھمبھوں میں جگمگاتی ہوئی ایسی شوبھا دے رہی ہیں۔ مانو کام دیو اور ان کی استری رتی بہت سے شریر دھارن کئے شری رام جی کے وواہ کے انوپم (بے مثال) اُتسو کو دیکھتے ہوں۔

درس لالسا سکچ نہ تھوری۔ پرگٹت دُرت بہوری بہوری
بھئے مگن سب دیکھنہارے۔ جنک سمان اپان بسارے

ان کام دیو اور رتی کو درشنوں کی لالسا بھی بہت ہے اور اپنی سندرتا کا گھمنڈ چور ہوا دیکھ کر لجا نے بھی بہت ہیں۔ اس لئے بار بار پرگٹ بھی ہوتے ہیں۔ اور چھپ بھی جاتے ہیں۔ دیکھنے والے سب لوگ ایسی سندر انوپم شوبھا کو دیکھ کر آنندت ہو گئے اور راجہ جنک کی طرح اپنے آپ کی سدھ کھو بیٹھے۔

پربدت منہ بھانوریں پھیریں۔ نیگ سہت سب ریتی نبیریں
رام سیا سر سیندر دیہیں۔ سوبھا کہی نہ جاتی بدھی کیہیں

اس پرکار آنند پورک منیشوروں نے بھانوریں کروا ئیں اور نیگ سمیت سب ریتیوں کو پورا کیا۔ شری رام جی سیتا جی کے سر میں سندور دے رہے ہیں۔ اس شوبھا کا کسی پرکار ورنن بھی نہیں ہو سکتا۔

ارن پراگ جلج بھری نیکیں۔ سسی ہی بھوش اہی لو بھامی کیسا
بہوری بسشٹ دینہ انوساسن۔ بر دولہنی بیٹھے ایک آسن

(شری رام جی کا سندر ہاتھ تو کمل ہے لال سندور اس کمل کا پراگ ہے۔ ان کی سانولی بھجا مانو سانپ ہے اور سیتا جی کا مکھ چندرما ہے جب شری رام چندر جی اپنی سانولی بھجا کو اٹھا کر اپنے ہاتھ کمل سے چندر مکھی سیتا جی کے سر میں سندور دے رہے ہیں تو وہ ایسی شوبھا دے رہا ہے)۔ مانو کمل کو لال پراگ سے بھلی پرکار بھر کر امرت کے لوبھ سے سانپ چندرما کو بھوشت (شرنگار)

گر رہا ہے پھر وسِشٹ جی نے آگیا دی۔ تب دُولھا اور دُلھن ایک آسن پر بیٹھے۔

چھند

بیٹھے برآسن رامُو جانکی مُدِت من دسرتھو بھئے
تنو پلک پُنی پُنی دیکھی اپنیں سُکرت سُرترو پھل نئے
بھری بھُوَن رہا اُچھا ہُو رام بیاہُو بھا سبہیں کہا
کیہی بھانتی برنی سِرات رسنا ایک ایہو منگلو مہا

شری رام اور جانکی جی سُندر آسن پر بیٹھے۔ اُن کو دیکھ کر مہاراج دسرتھ پرسن ہوئے۔ اپنے پُن کرم رُوپی کلپ برکش میں نئے پھل آئے دیکھ کر اُن کا شریر پلکت ہو رہا ہے۔ سب لوگ اُتساہ سے بھر گئے۔ سب نے کہا کہ شری رام چندر جی کا وواہ ہو گیا۔ یہ منگل کتنا مہان ہے۔ پرنتو مجھ میں جیبھ ایک ہے اس لیئے اس کا ورنن بھلی پرکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔

تب جنک پائی بسِشٹ آئسو بیاہ ساج سنواری کے
مانڈوی شرت کیرتی اُرملا کنوری لئیں ہنکاری کے
کُسکیتو کنیا پرتھم جو گن سیل سُکھ سوبھا مئی
سب ریتی پریتی سمیت کری سو بیاہی نرپ بھرت ہی دئی

وسِشٹ جی کی آگیا پاکر اور وواہ کا سارا ساج سجا کر راجہ جنک نے مانڈوی، شرت کیرتی اور اُرملا ان تینوں راج کماریوں کو بُلا لیا اور کُشدھوج نامی اپنے بھائی کی بڑی بیٹی مانڈوی جی جو کہ گن شیل سُکھ اور شوبھا کی کھان تھی۔ پریم پوروک راجہ جنک نے ودھی انوسار سب ریتی کر کے بھرت جی کو بیاہ دی۔

جانکی لگھو بھگنی سکل سُندری سرومنی جانی کے
سو تنیہہ دینہہ بیاہی لکھن ہی سکل ودھی سنمانی کے
جیہی نامُو شرت کیرتی سلوچنی سُمکھی سب گن آگری
سو دئی ریپو سودن ہی بھوپتی رُوپ سیل اُجاگری

سیتا جی کی چھوٹی بہن اُرملا جی جو کہ سب سندریوں میں شری منی تھی۔ راجہ جنک نے سب ودھی انوسار سنمان کر کے لکشمن جی کو بیاہ دی۔ اور شرت کیرتی نام والی۔ سندر نیتروں والی سب گنوں کی کھان۔ رُوپ اور شیل میں اُجاگر (مشہور) جنک جی کو راجہ جنک نے شترگھن جی سے بیاہ دیا۔

انورُوپ بر دُلہنی پرسپر لکھی سکچ ہیاں ہرشہیں
سب مُدِت سُندرتا سراہہیں سُمن سُرگن برشہیں
سُندریں سُندر برنہہ سہہ سب ایک منڈپ راجہیں
جنو جیو اُر چاریو اوستھا بِبھُن سہت براجہیں

چاروں دُولھا اور چاروں دُلہنیں اپنے اپنے انورُوپ (مطابق) جوڑی کو دیکھکر لجاتے ہوئے من میں بڑے ہی پرسن ہو رہے ہیں۔ سب لوگ پرسن ہو کر اُن کے سُندر سرُوپ کی پرشنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔ دیوتا لوگ آکاش سے پھول برسا رہے ہیں۔ سُندر دُلہنیں اپنے سُندر وروں سمیت سب ایک ہی منڈپ میں ایسے شوبھا پا رہی ہیں۔ مانو جیو کے انتہ کرن میں چاروں اوستھائیں (جاگرت۔ سوپن یعنی عالم خواب سشپتی یعنی گہری نیند۔ تریا یعنی برہم آنند مئی اوستھا) اپنے اپنے چاروں سوامیوں (وِشو۔ تیجس۔ پراگیہ اور برہم) سہت براج رہی ہیں۔ (جاگرت ابھیمانی جیو کو وِشو کہتے ہیں۔ اور اُسے ہی سوپن میں کریڑا کرنے کے کارن انتو اُس کے ہی تیج سے سوپن کا سنسار پرگٹ ہونے کے کارن اُسے تیجس کہتے ہیں۔ اور جب وہ جاگرت اور سوپن سے رہت گہری نیند میں سو جاتا ہے۔ اور جاگ کر نیند کے سُکھ کا ورنن کرتا ہے کہ میں بڑے سُکھ سے سویا رہا تب اُسے سوشپتی اوستھا کے سُکھ کا گیان ہوتا ہے۔ اس لیے سوشپتی اوستھا کے سمبندھ سے اُس جیو کو پراگیہ کہتے ہیں۔ اور جب وہ ان تینوں اوستھاؤں کا ابھیمان چھوڑ کر اپنے بھن سرُوپ کے بھرم کو تیاگ کر برہم میں لین ہو جاتا ہے تو اس کی اس اوستھا کو تُریا کہتے ہیں۔

دوہا

مُدِت اودھپتی سکل سُت بدھنہ سمیت نہاری
جنو پائے مہی پال مُنی کریہہ سہت پھل چاری

اودھ نریش راجہ دسرتھ اپنے چاروں پتروں کو بہوؤں سمیت دیکھ کر ایسے پرسن ہیں۔ مانو وہ راجاؤں کے شرومنی کریاؤں سمیت دھرم ارتھ کام موکھش چاروں پھل پا گئے ہوں۔

چوپائی

جسی رگھوبیر بیاہ بدھی برنی۔ سکل کنور بیاہے تیہی کرنی
کہی نہ جائی کچھو داج بھوری۔ رہا کنک منی منڈپ پوری

شری رام جی کے وواہ کی جیسی ودھی ورنن کی گئی ہے ویسی ہی ریتی سے سارے راجکماروں کے وواہ کئے گئے جہیز کی بڑائی تو کچھ کہی نہیں جا سکتی۔ سارا منڈپ سونے اور منیوں سے بھر گیا۔

کمبل بسن بچتر پٹورے۔ بھانتی بھانتی بہو مول نہ تھورے
گج رتھ ترگ داس اور داسی۔ دھینو النکرت کام دہا سی
بستو انیک کریے کمیں لیکھا۔ کہی نہ جائی جانہیں جنہہ دیکھا
لوکپال اولوکی سہانے۔ لینہہ اودھ پتی سب سکھ مانے

بہت سے کمبل، بستر، بھانت بھانت کے ریشمی کپڑے جو کہ بہت ہی مولیہ وان (قیمتی) تھے۔ ہاتھی، گھوڑے، داس، داسیاں (نوکر اور لونڈیاں) اور گہنوں سے سجی ہوئیں، کام دھینو کی سی گائیں آدی انیک پدارتھ ہیں۔ جن کی گنتی کرتے نہیں بنتی۔ جنہوں نے دیکھا ہے وہی جانتے ہیں۔ ان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا جس کو دیکھ کر لوک پال بھی سہا گئے (للچا گئے یا شرم سے رک گئے) راجہ دسرتھ جی نے سب کچھ سکھ اور بڑی پرسنتا پوروک گرہن کیا۔

دینہہ جاچکنہی جو جیہی بھاوا۔ اُبرا سو جنواسے ہیں آوا
تب کری جوری جنک مردوبانی۔ بولے سب برات سنمانی

جہیز کی وستوؤں پر جس یاچک کی جس وستو پر رچی دیکھی وہ اُسے دے دی۔ جو کچھ بچ رہا وہ جنواسے میں بھجوا دیا گیا۔ تب جنک جی ہاتھ جوڑ کر بڑی کومل بانی سے ساری برات کا سنمان کرتے ہوئے بولے۔

چھند

سنمانی سکل برات آدر دان بنے بڑائی کے
پرمدت مہا منی برند بندے پوجی پریم لڑائی کے
سر و نائی دیو منائی سب سن کہت کر سمپٹ کئیں
سر سادھو چاہ بھاو سندھو کی توش جل انجلی دئیں

آدر، دان، نمرتا اور بڑائی سے ساری برات کا سنمان کر راجہ جنک جی نے پرسنتا کے ساتھ پریم پوروک منی سماج کی پوجا اور بندنا کی۔ پھر سر نوا کر سب دیوتاؤں کو پرسن کر کے راجہ جنک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ دیوتا اور سادھو تو آدر بھاؤ کے ہی بھوکے ہیں۔ ان کو کچھ دے کر پرسن نہیں کیا جا سکتا۔ کیا چلو بھر پانی دینے سے کہیں سمندر سنتشٹ ہو سکتا ہے۔

کر جوری جنک بہوری بندھو سمیت کوسل رائے سوں
بولے منوہر بین سانی سنیہہ سیل سبھائے سوں
سمبندھ راجن راورے ہم بڑے اب سب بدھی بھئے
ایہی راج ساج سمیت سیوک جانیے بنو گتھ لئے

پھر راجہ جنک اپنے بھائیوں سمیت ہاتھ جوڑ کر منوہر شیل اور سندر پریم سے بھری پوری بانی سے راجہ دسرتھ کو کہنے لگے۔ کہ ہے راجن! آپ کے ساتھ سمبندھ ہونے سے ہم اب سب پرکار بڑے ہو گئے ہیں۔ ہم کو اس راج پاٹ سمیت اپنا بے دام سیوک جانیے۔

اے داریکا پریچاریکا کری پالبیں کرونا نئی
اپرادھو چھمی بولی پٹھے بہت ہوں ڈھیٹو کئی
پنی بھانو کل بھوشن سکل سنمان ندھی سمدھی کئے
کہی جاتی نہیں بنتی پرسپر پریم پریپورن ہئے

یہ ہماری کنیائیں ہیں۔ ان کو اپنی داسی جان کر نت نئی دیا درشٹی سے ان کا پالن کرنا جو ہم نے آپ کو یہاں بلانے کی ڈھٹائی کرنے کا اپرادھ کیا ہے۔ اسے کشما کرنا پھر سوریہ کل شرومنی

دشرتھ جی نے راجہ جنک کا اتنا سنمان کیا۔ کہ اُن کو سنمان کا ندھی (خزانہ) ہی کر دیا۔ دونو کے ہردے پریم سے بھری ہوئی ہیں، اُن کی آپس میں ایک دوسرے کی نمرتا بھاو کو کہا نہیں جا سکتا۔

بر ندار کا گن سمن برسہیں راؤ جنواسے ہی چلے
دُندبھی جے دھنی بید دھنی نبھ نگر کوتوہل بھلے
تب سکھیں منگل گان کرت مُنیس آیسو پائی کے
دُولہا دُلہنہ سہت سُندری چلیں کوہبر لیائی کے

دیوتا گن پھول برسا رہے ہیں۔ راجہ جنواسے کو چلے نقارے کی دھُن، جے جے کی دھُن اور وید دھُن ہو رہی ہے۔ آکاش اور نگر میں دھوم دھام مچی ہوئی ہے۔ تب منیشوروں کی آگیا پاکر

سندر سکھیاں دولہاؤں سمیت دُلہنوں کو لے کر منگل گیت گاتی ہوئیں کوہبر کو چلیں۔

دوھا

پُنی پُنی رامہی چِتو سیا سکچتی منو سکچیں نہ
ہرت منوہر مین چھبی پریم پیاسے نین

سیتا جی بار بار رام جی کی اور دیکھتی ہیں اور لجا جاتی ہیں۔ پر اُن کا من دیکھنے سے نہیں لجاتا (اکتاتا) اُن کا من بھگوان کے درشن میں لولین ہے۔ پریم کے پیاسے اُن کے نیتر چنچل مچھلی کی شوبھا کو بھی ہرتے ہیں۔

ماس پارائن گیارھواں وشرام (بال کانڈ)

چوپائی

سیام سریر سُبھائں سُہاون۔ سوبھا کوٹی منوج لجاون
جاوک جُت پد کمل سُہائے۔ مُنی من مدھپ رہت جنہہ چھائے

شری رام چندر جی کا شیام (سانولا) شریر سبھاو سے ہی سُندر ہے۔ جس کی شوبھا کو دیکھ کر کروڑوں کام دیو لجاتے ہیں۔ مہاور سے یکت اُن کے چرن کمل بہت ہی شوبھا دے رہے ہیں۔ جن پر مُنی جنوں کے من روپی بھونرے سدا ہی چھائے رہتے ہیں۔

پیت پُنیت منوہر دھوتی۔ ہرتی بال روی دامنی جوتی
کل کنکنی کٹی سُوتر منوہر۔ باہو بسال بھوشن سُندر

پیلی پوتر اور منوہر دھوتی پراتہ کال کے سورج اور بجلی کی چمک کو ہرے لیتی ہے۔ کمر میں سُندر کنکنی اور کٹی سوتر ہیں اور اُن کی لمبی بھجائیں ہیں جن میں سُندر گہنے پہنے ہوئے ہیں۔

پیت جنیو مہا چھبی دیئی۔ کر مُدرکا چوری چِتو لیئی
سوہت بیاہ ساج سب ساجے۔ اُر آیت اُر بھوشن راجے

پیلا جنیو مہا شوبھا دے رہا ہے۔ ہاتھ کی انگوٹھی چت کو چُرا لیتی ہے۔ بیاہ کے سب ساج سجے ہوئے وہ بہت شوبھا پا رہے ہیں چوڑی چھاتی پر سندر گہنے شوبھا پا رہے ہیں۔

پیئر اپرنا کاکھا سوتی۔ دُہوں آنچرنہی لگے منی موتی
نین کمل کل کنڈل کانا۔ بدن سکل سوندرج ندھانا

پیلا دوپٹہ پیلے جنیو کی طرح ہی سہاونا لگتا ہے۔ جس کے دونو آنچلوں پر منی اور موتی لگے ہوئے ہیں۔ کمل کے سمان نیتر ہیں۔ کانوں میں سندر کنڈل ہیں۔ اُن کا مکھ تو ساری سُندرتا کا خزانہ ہی ہے۔

چوپائی

سندر بھیر گنٹی منوہر ناسا۔ بھال تلکا ورچی رتنا نواسا
سوہت مورُ و منوہر ماتھے۔ منگل مئے مُکتا منی گاتھے

اتی انت سُندر ناکی بھری ہیں۔ منوہر ناک ہے مستک پر لگا ہوا تلک تو سندر رتنا کا گھر ہی ہے۔ منگل مئے منی اور موتی جڑت سُندر منوہر مور مُکٹ ماتھے پر شوبھا پا رہا ہے۔

گاتھے مہا منی مور منجل انگ سب چت چور ہیں
پُرنا ری سُر سُندریں سبھی بلو کی سب تِن تور ہیں
منی بسن بھوشن واری آرتی کرہیں منگل گاوہیں
سُر سُمن برسہیں سُوت ماگدھ بندی سُجس سناوہیں

سندر مور بہت ہی ادیہ وان (قیمتی) رتنوں سے جڑا ہوا ہے۔ سندر انگ چت کو چرائے لیتے ہیں۔ جنک پور کی استریاں اور دیو سندریاں دولہے کو دیکھکر تنکا توڑ رہی ہیں (تاکہ ان کو کسی کی بُری نظر نہ لگ جائے۔) اور منی بستر و گہنے نچھاور کرکے ان کی آرتی اُتار رہی ہیں۔ اور منگل گا رہی ہیں۔ دیوتا پھول برسا رہے ہیں۔ سوت۔ ماگدھ۔ بھاٹ سیش (کُل کی بڑائی) سنا رہے ہیں۔

کوہبر ہیں آنے کنور کنوری سُہاسنہ سُکھ پائی کے
اتی پریتی لوکک ریتی لاگیں کرن منگل گائی کے
لہکوری گوری سکھا و رام ہی سیا سن سارو کہیں
رنیواس ہاس بلاس رس بس جنم کو پھل سب لہیں

سہاگن استریاں سُکھ مان کر دولہا اور دلہنوں کو کوہبر (کُل دیوتا کے ستھان) میں لائیں منگل گان کرکے اتی انت پریم سے وہ لوکک ریتی کرنے لگیں۔ شری رام چندر جی کو شری گوری جی لہکور (دولہا دلہن کا آپس میں ایک دوسرے کو گراس دینا) سکھاتی ہیں۔ اور سرسوتی جی سیتا جی کو سکھاتی ہیں سب رنواس ہاس بلاس کے آنند میں مگن ہے۔ سبھی اپنے جنم کا پھل پراپت کر رہے ہیں۔
نج پانی منی مہوں دیکھی اتی مورتی سروپ ندھان کی

چالتی نہ بھُج بلی بلوکی بِرہ بھئے بس جانکی
کوتک بنود پرمود پریمو نہ جائی کہی جا نہیں الیں
بر کنوری سندر سکل سکھیں لوائی جنواسے ہی چلیں

سُندر روپ ندھان شری رام چندر جی کی پرچھائیں جانکی جی اپنے ہاتھ کی منیوں میں دیکھ رہی ہیں۔ اس بھئے کے کارن کہ کہیں رام جی کے درشن میں ویوگ نہ ہو جائے سیتا جی اپنی بھُج بلی کو ہلاتی نہیں اور اپنی درشٹی (نظر) کو بھی اس پرچھائیں پر برابر جمائے رکھا ہے۔ اس سمے کے ہنسی تماشے اور منگل کا آنند اور اتھاہ پریم ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُسے سکھیاں ہی جانتی ہیں۔ ور اور کنیاؤں کو سب سندر سکھیاں پھر جنواسے کو ساتھ لے چلیں۔

تبھی سمے سُنئے اسیس جہاں تہاں نگر نبھ آنند دھا
چرو جیئے ہوں جوڑی چار اُچھاو مدیت من سب ہیں کہا
جوگیندر سدھ منیس دیو بلوکی پربھو دندبھی ہنی
چلے ہرشی برشی پرسون نج نج لوک جے جے جے بھنی

اُس سمے جہاں تہاں نگر اور آکاش میں آشیرواد کی دھونی ہی سنائی دے رہی ہے۔ اور مہا آنند چھایا ہوا ہے سب نے پرسن ہو کر کہا کہ سندر چاروں جوڑیاں چرنجیوی ہیں۔ یوگی۔ راج۔ سدھ۔ اور منیشور پربھو شری رام چندر جی کو دیکھکر دندبھی بجاتے اور پرسن ہو کر پھول برساتے جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ کہتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے۔

دوہا

سہت بدھو ٹہنہ کنور سب تب آئے پتُو پاس
سوبھا منگل مود بھری امگیو جنو جنواس

چاروں راجکمار اپنی اپنی دلہنوں سمیت پتا جی کے پاس آئے تب تو شوبھا منگل اور آنند سے بھر کر مانو سب جنواسا اُمڈ ہی پڑا۔

چھوپائی

پُنی جیونار بھئی بہو بھانتی۔ پٹھئے جنک بُلائی براتی
پرت پانوڑے بسن انوپا۔ سُتنہہ سمیت گون کیو بھوپا

پھر بھانت بھانت کی رسوئی بنائی گئی جنک جی نے
براتوں کو بلا بھیجا۔ انویم بستروں کے پانوڑے پڑتے جاتے ہیں جب کہ
دسرتھ جی پیروں سہت چلے۔

سادر سب کے پاؤں پکھارے۔ جتھا جوگ پیڑھ نہ بیٹھارے
دھوئے جنک اودھیش چرنا۔ سیل سنیہو جائی نہیں برنا

آدر کے ساتھ سب کے پاؤں دھوئے گئے اور یتھا یوگیہ
پیڑھوں پر سب براتی بٹھائے گئے تب جنک جی نے اودھ نریش
دسرتھ جی کے چرن دھوئے۔ ان کا شیل اور سنیہہ پریم بھاؤ کا
ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

بہوری رام پد پنکج دھوئے۔ جے ہر ہردے کمل مہہ گوئے
تینو بھائی رام سم جانی۔ دھوئے چرن جنک نج پانی

پھر شری رام چندر جی کے جو چرن کمل شری شوجی کے ہردے
کمل میں چھپے رہتے ہیں۔ ان کو مہاراج جنک نے دھویا۔ اور پھر تینوں
بھائیوں کو رام جی کے سمان جان کر ان کے چرن راجہ جنک نے اپنے
ہاتھوں سے دھوئے۔

آسن اُچت سب ہی نرپ دینہہ۔ بولی سوپ کاری سب لینہہ
سادر لگے پرن پنواڑے۔ کنک کیل منی پان سنوارے

راجہ جنک جی نے سب کو اُچت آسن دیئے۔ پھر رسوئی پروسنے
والوں کو بلایا۔ آدر کے ساتھ پتلیں پڑنے لگیں۔ جو سندر مہاتے نیموں
کے پتوں سے سونے کی کیل لگا کر بنائی گئی تھیں۔

دوہا

سوپودن سُرگی سرپی سُندر سواد پنیت
چھن مہوں سب کے پرسی گے چتُر سوآ نبیت

چتُر اور نمرتا سے دولہے والے رسوئیے سندر سواد شٹ
(ذائقہ دار) اور پوتر دال بھات اور گائے کا گھی کشن بھر میں سب
کے سامنے پروس گئے

چوپائی

پنچ کول کری جیونن لاگے۔ گاری گان سُنی اتی انورا گے
بھانتی انیک پرے پکوانے سُدھا سرس نہیں جاہیں بکھانے

سب لوگ پانچ گراس کر کے (پرانا ئے سواہا۔ اپانائے
سواہا۔ ویانائے سواہا۔ اُدانائے سواہا۔ سمانائے سواہا۔
ان منتروں کا اُچارن کرتے ہوئے پہلے پانچ پرانوں کو گراس دینا
یہ پانچ گراس گرم کہلاتے ہیں۔) اکٹھے بھوجن کرنے لگے۔ گالی کے
گیت (ٹینچائی کی کھٹیاں) سن کر سب اتی انت پریم مگن ہو گئے
انیک پرکار کے امرت ملے پکوان پروسے گئے۔ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پروسن لگے سُوار سُجانا۔ بینجن بہودھ نام کو جا سانا
چار بھانتی بھوجن بدھی گائی۔ ایک ایک بدھی برنی نہ جائی

چتر رسوئیے بھانت بھانت کے ویبجن دکھانے والے بیار تو
مٹھائیاں۔ ادی پروسنے لگے۔ ان کا نام کون جانتا ہے چار کھانے
والے۔ چوس کر کھانے والے اور پی کر کھانے یوگیہ بھوجن اس پرکار چار
پرکار کے بھوجنوں کی بدھی کہی گئی ہے۔ ان میں سے ایک ایک
پرکار کے اتنے بیار بنائے گئے کہ جنکا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھرس رچر بینجن بہو جانی۔ ایک ایک رس اگنت بھانتی
جیونت دیہیں مدھر دھنی گاری۔ لے لے نام پرش اور ناری

چھ رس (میٹھا۔ کھٹا۔ کڑوا۔ نمکین۔ کسیلا۔ چرپرا) والے
بہت طرح کے سواد شٹ ویبجن ہیں۔ ایک ایک رس کے اگنت پرکار
کے بنے ہوئے ہیں۔ برات کے بھوجن کرتے سمے استریاں سبھی سریلی دھن سے
پرشوں اور استریوں کے نام لے لیکر گالی بھرے گیت گا رہی ہیں۔

سمے سہاونی گاری براجا۔ ہنست راؤ سُنی سہت سماجا
ایہی بدھی سب ہی بھوجن کینہا۔ آدر سہت آچمن دینہا

سمے کی سہاونی گالی بھی شوبھا پاتی ہے اسے سن کر سماج
سہت راجہ جی ہنس رہے ہیں۔ اس پرکار سب نے بھوجن کیا۔
اور تب سب کو آنند سہت ہاتھ منہ دھونے کے لیے جل دیا گیا

دوہا

دیئی پان پوجے جنک دسرتھ سہت سماج
جنواسے ہی گونے مدت سکل بھوپ سرتاج

پھر پان دے کر جنک جی نے دسرتھ جی کے سہت اُن کی ساری سماج کو پوجن کیا۔ سب راجاؤں کے سرتاج دسرتھ جی پرسن ہو کر جنواسے کو چلے۔

چوپائی

نت نوتن منگل پُر ماہیں۔ نمش سرس دن جامنی جاہیں
بڑے بھور بھوپتی منی جاگے۔ جاچک گُن گن گاون لاگے

جنک پُور میں نت نئے منگل ہو رہے ہیں۔ آنکھ کی جھلک کے سمان دن رات بیتے جا رہے ہیں۔ پراتہ کال راجاؤں کے مکٹ منی دسرتھ جی جاگے۔ یاچک (بھکاری) لوگ اُن کے گنوں کا گان کرنے لگے۔

دیکھی کنور بر بدھنہہ سمیتا۔ کمی کہی جات مود من جیتا
پرت کریا کری گے گُرو پاہیں۔ مہا پرمود پریم من ماہیں

چاروں راجکماروں کو ان بہوئیں سہت دیکھ کر ان کے من میں جو آنند ہے۔ وہ کہا نہیں جا سکتا۔ پراتہ کال کی ساری کریا کر کے وہ اپنے گُرو وشسٹ جی کے پاس گئے۔ ان کے من میں مہا آنند اور پریم بھرا ہے۔

کری پرنامُ پوجا کر جوری۔ بولے گرا امیں جنو بوری
تمہری کرپاں سُن مُنی راجا۔ بھئیوں آج میں پورن کاجا

پرنام کر کے اور اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر امرت سے بھری بانی سے راجہ دسرتھ جی نے کہا۔ ہے مُنی راج! آپ کی کرپا سے میں آج پورن کام ہو گیا ہوں۔

اب سب بپر بولائی گوسائیں۔ دیہو دھینو سب بھانتی بنائیں
سُنی گُر کری مہی پال بڑائی۔ پُنی پٹھئے مُنی برند بولائی

ہے گوسائیں! اب سب برہمنوں کو بلا کر سب بھانت سے سجا کر گائیں دیجیئے۔ یہ سُن کر وشسٹ جی نے راجہ کی بڑی بڑائی کی۔ اور پھر مُنی منڈلی کو بلوا بھیجا۔

دوہا

بام دیو اُرو دیو رِشی بالمیک جابالی
آئے مُنی بر نکر تب کوسک آدی تپسالی

تب بام دیو۔ دیو رِشی نارد، والمیک جابالی اور وشوامتر آدی تپسوی شریشٹھ مُنیوں کی منڈلیاں وہاں آئیں۔

چوپائی

دنڈ پرنام سب ہی نرپ کینہے۔ پوجی سپریم براسن دینہے
چاری لچھ بر دھینو منگائیں۔ کام سُرھی سم سیل سہائیں

راجہ نے سب کو ڈنڈوت کر کے پرنام کیا۔ پریم سے اُن کی پوجا کر کے اُنہیں اُتم آسن دیئے۔ چار لاکھ اُتم گائیں منگوائیں جو شیل اور سندرتا میں کام دھینو کے سمان تھیں۔

سب بدھی سکل النکرت کینہی۔ مدت مہیپ مہی دیونہہ دینہی
کرت بنتی بہو بدھی نر ناہو۔ لہیوں آجو جگ جیون لاہو

اُن کو سب کار کے گہنے کپڑوں سے سجا کر پرسن ہو کر برہمنوں کو راجہ دسرتھ جی نے دیا۔ راجہ بہت طرح سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ آج ہی جگت میں جینے کا لابھ میں نے اُٹھایا ہے۔

پائی اسیس مہیسُو آنندا۔ لئے بولی پُنی جاچک برندا
کنک بسن منی ہے گئے دینہے۔ دینہے بوجھی رُچی رُبی کُل نندن

برہمنوں کا آشیرواد پا کر راجہ کو بڑا آنند ہوا پھر یاچکوں کی منڈلیوں کو بلوایا۔ رگھو کل کو آنند کرنے والے دسرتھ جی نے اُن کو اُن کی پسند پوچھ کر سونا، بستر، منی، گھوڑے، ہاتھی وغیرہ دیئے۔

چلے پڑھت گاوت گُن گاتھا۔ جے جے جے دن کر کُل ناتھا
یہی بدھی رام بیاہ اُتسو بھیو۔ سکی نہ برنی سہس مکھ جیہو

وہ سب گن پڑھتے اور گاتے ہوئے چلے اور بولتے جاتے تھے ہمارا راجہ سورج کُل کا ہے ...

سبحے اور دیستے ہو۔ بنتے ہوستے چلے۔ اس پرکار شری رام چندر جی کے وواہ کا آنند ہوا جن کا ہزاروں شیش ناگ بھی نہیں ورنن کر سکتے۔

دوھا

بار بار کوسِک چرن سیس نائی کہہ راؤ
یہ سب سُکھ مُنی راج تو کرپا کٹاچھ پساؤ

تب بار بار وشوامتر جی کے چرنوں میں ڈنڈوت کر کے مہاراجہ دسرتھ نے کہا کہ ہے مُنی راج! یہ سب سُکھ آپ کی کرپا درشٹی کی ہی وجہ سے ہوا ہے۔

چوپائی

جنک سنیہو سیلو کرتوتی۔ نرپ سب بھانتی سراہ بھوتی
دن اُٹھ بِدا اودھ پتی مانگا۔ راکھیں جنک سہت انوراگا

راجہ دسرتھ جی نے جنک کے پریم شیل۔ کرنی اور ایشوریہ کی سب پرکار پرشنسا کی ہر روز سویرے اُٹھتے ہی اودھ نریش دسرتھ جی جنک سے وداع ہونے کی آگیا مانگتے ہیں۔ پرنتو راجہ جنک پریم سے انہیں رکھ لیتے ہیں۔

نت نوتن آدر ادھکائی۔ دن پرتی سہس بھانتی پہونائی
نت نو نگر آنند اچھاہو۔ دسرتھ گون سوہائی نہ کاہو

نت نیا آدر بڑھتا ہی جاتا ہے۔ ہر روز ہزاروں پرکار سے مہمانی ہوتی ہے۔ نگر میں نت نیا آنند اور اُتساہ رہتا ہے۔ دسرتھ جی کا وداع ہونا کسی کو نہیں سہاتا۔

بہت دِوس بیتے ایہی بھانتی۔ جنو سنیہ رجو بندھے براتی
کوسک ستانند تب جائی۔ کہا بِدیہ نرپ ہی سمجھائی

اس پرکار بہت سے دن بیت گئے۔ مانو پریم کی رسی سے براتی لوگ بندھے ہوئے ہیں۔ تب وشوامتر جی اور ستانند جی نے راجہ جنک کو سمجھا کر کہا۔

اب دسرتھ کہں آیسو دیہو۔ جدپی چھاڑی نہ سکہو سنیہو

کھلے ہیں ناتھ کہی سچو بولائے۔ کہی جے جیو سیس تنہہ نائے

کہ اب آپ دسرتھ جی کو وداع ہونے کی آگیا دیجئے۔ یدیپی پریم کے مارے آپ انہیں چھوڑنا نہیں چاہتے بہت اچھا سوامی! ایسا کہہ کر جناب جی نے منتریوں کو بلا لیا۔ اور جے جیو کہہ کر انہوں نے (منتریوں نے) راجہ جنک جی کو مستک نوایا۔

دوھا

اودھ ناتھ چاہت چلن بھیتر کرہو جناؤ
بھئے پریم بس سچو سُنی بپر سبھا سد راؤ

جنک جی نے اُن منتریوں سے کہا۔ کہ اودھ نریش دسرتھ جی وداع ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ رنواس میں جا کر خبر کر دو۔ سُن کر منتری برہمن درباری اور سوئم راجہ جنک جی پریم کے وش ہو گئے۔

چوپائی

پُرباسی سُنی چلی ہی براتا۔ بوجھت بِکل پرسپر باتا
ستیہ گون سُنی سب بلکھانے۔ منہوں سانجھ سرسج سکچانے

جنک پور کے لوگوں نے جب برات کے جانے کی خبر کانوں کان سُنی تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔ یہ نشچے ہو جانے پر کہ برات سچ مچ ہی جانے والی ہے۔ وہ بہت ہی اُداس ہو گئے۔ مانو شام کے وقت کمل کا پھول کملا گیا ہو۔

جہاں جہاں آوت بسے براتی۔ تہاں تہاں سدھ چلا بہو بھانتی
بِبِدھ بھانتی میوا پکوانا۔ بھوجن ساج نہ جائی بکھانا

بھری بھری بسہن اپار کہارا۔ پٹھئیں جنک انیک سسارا
ترگ لاکھ رتھ سہس پچیسا۔ سکل سنوارے نکھ اور سیسا

مت سہس دس سندھر ساجے۔ جنہہی دیکھی دسی کنجر لاجے
کنک بسن منی بھری بھری جانا۔ مہشیں دھینو بستو بدھی نانا

الودھیا سے جنک پور آتے سمے جہاں جہاں برات ٹھہرائی گئی تھی

وہاں نہال بہت پرکار رکار رسوئی کا سامان بھیجا گیا۔ انیکوں پرکار کے میوے پکوان اور بستر جن کی سامگری جن کا کر ورنن نہیں ہو سکتا۔ اگنت بیلوں اور کہاروں کے دوارہ بھر بھر کر بھیجے گئے ساتھ ہی جنک جی نے سندر پلنگ بھی بھیجے ایک لاکھ گھوڑے اور پچیس ہزار رتھ اوپر سے نیچے تک سجائے ہوئے۔ دس ہزار سجے ہوئے متوالے ہاتھی جنہیں دیکھکر دشاؤں کے ہاتھی بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ گاڑیوں میں بھر بھر کر سونا۔ بستر اور جواہرات اور گائیں۔ اس کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کی وستوئیں دیں۔

دوہا

داج اُمت نہ سکئے کہی دینہہ بدیہہ بہوری
جو اولوکت لوکپتی لوک سمپدا تھوری

جنک جی نے بہت سے جہیز دیا۔ جو کہا نہیں جا سکتا۔ جس کے آگے لوک پالوں کے لوک کی دولت بھی تھوڑی جان پڑتی تھی۔

چوپائی

سبو سماجو یہی بھانتی بنائی۔ جنک اودھ پر دینہہ پٹھائی
چلی ہی برات سُنت سب رانیں۔ بکل مین گن جیو مچھو پانیں

اس پرکار سب سامان سجا کر راجہ جنک نے اجودھیا جی کو بھیج دیا۔ برات کے جانے کی خبر سن کر رانیاں ایسے بیاکل ہو گئیں۔ مانو تھوڑے پانی میں مچھلیاں بیاکل ہو گئیں ہوں۔

پُنی پُنی سیا گودکری لیہیں۔ دیہی اسیس سکھاون دیہیں
ہوتیہو سنتت پیا ہی پیاری۔ چیرو اہی بات اسیس ہماری

وہ سب بار بار سیتا جی کو گود میں لے لیتی ہیں انہیں آشیرواد دے کر شکشا دیتی ہیں۔ کہ تم سدا اپنے پتی کی پیاری ہو۔ تمہارا سہاگ اٹل ہو۔ ہمارا یہی آشیرواد ہے

ساس سسر گرو سیوا کریہو۔ پتی رکھ لکھی آئیسو انوسریہو
اتی سینہہ بس سکھیں سیانی۔ ناری دھرم سکھویں مردو بانی

ساس سسر اور گرو کی سیوا کرنا۔ پتی کی رچی دیکھکر ان کی آگیا

انو سار چلنا۔ چتر سکھیاں اتی پریم وش ہو کر سیتا جی کو کومل بانی سے استری دھرم کی شکشا دیتی ہیں۔

سادر سکل کنوری سمجھائیں۔ رانیہہ بار بار اُر لائیں
بہوری بہوری بھیٹہیں مہتاریں۔ کہہیں برنچی رچیں کت ناریں

اس پرکار رانیوں نے سب کماریوں کو استری دھرم کی شکشا دیکر بار بار انہیں چھاتی سے لگایا۔ مائیں بار بار ان سے ملتی ہیں اور کہتی ہیں کہ برہما جی نے استریوں کو کیوں بنایا۔

دوہا

تیہی اوسر بھائیہہ سہت رامو بھانو کُل کیتو
چلے جنک مندر مدت بدا کراون ہیتو

اسی سمے سوریہ ونش کے کیتو شری رام چندر جی بھائیوں سمیت پرسن ہو کر وداع کرانے کے لئے راج محل کو چلے

چوپائی

چارئیو بھائی سبھائن سبھائے۔ نگر ناری نر دیکھن دھائے
کوؤ کہہ چلن چہت ہہیں آجو۔ کینہہ بدیہہ بدا کر ساجو

سُبھاؤ سے ہی سندر چاروں راجکماروں کو دیکھنے کے لئے جنک پُر کے استری پرش دوڑ سے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ آج جانا چاہتے ہیں۔ راجہ جنک نے وداع کرنے کا سامان سب کر لیا۔

لیہو نین بھری روپ نہاری۔ پریہ پاہنے بھوپ سُت چاری
کو جانے کیہہ سکرت سیانی۔ نین اتھی کینہے بدھی آنی

ان پیارے مہمانوں چاروں راجکماروں کے روپ کو نیتر بھر کر دیکھو یہ سب چتر پتہ نہیں۔ بدھاتا نے ہمارے کون سے پُنیہ کرموں کے پھل سروپ ان راجکماروں کو یہاں لا کر ہماری آنکھوں کا مہمان کیا ہے۔

مرن سیلو جمی پاو پیوکھا۔ سرترو لہے جنم کر بھوکھا
پاؤ ناری ہری پد جیسیں۔ انہہ کر درشن ہم کہیں تیسیں

جیسے کسی مرنے والے کو امرت مل جائے اور جنم کے زیبا کو کلپ برکش کی پراپتی ہو جائے نرک ادھیکاری کو جیسے موکش کی پراپتی ہو جائے ایسے ہی ہمارے لئے ان کا درشن درلبھ ہے۔

رنگھی رام سوبھا اُر دھر ہو۔ نج من پھنی مورتی منی کر ہو
ایہی بدھی سب نین پھل پوریتا۔ گئے کنور سب راج نکیتا

شری رام چندر جی کی شوبھا کو دیکھ کر ہردے میں دھر لو۔ اپنے من کو سانپ اور اُن کی منوہر مورتی کو منی بنا لو۔ اس پرکار سب کو نیتروں کا پھل دیتے ہوئے سب راجکمار راج محل میں جا گئے۔

دوھا

رُوپ سندھو سب بندھو لکھی ہرشی اُٹھا رنواس
کرہیں نچھاور آرتی مہا مُدت من ساس

روپ کے سمندر سب راجکماروں کو دیکھ کر رنواس میں ہرش ہوا اُٹھا ساسویں پرسن من ہو کر نچھاور اور آرتی کرتی ہیں۔

چوپائی

دیکھی رام چھبی ات انوراگیں۔ پریم بِبس پنی پُنی پد لاگیں
رہی نہ لاج پریتی اُر چھائی۔ سہج سنیہو برنی کمی جائی

شری رام جی کی سُندر شوبھا کو دیکھ کر وہ پریم میں مگن ہو گئیں۔ اور پریم کے وش میں ہو کر بار بار اُن کے چرنوں میں لگیں ہردے میں بہت ہی پریتی چھا گئی جس سے لجا بھی چھوٹ گئی۔ اُن کے سہج سبھاؤ کے پریم کا ورنن کس طرح سے کیا جا سکتا ہے۔

بھائنہ سہت اُبٹی انہوائے۔ چھرس اسن ات ہیتو جیواتے
بولے رگھو سو اوسر جانی۔ سیل سنیہہ سکچ مئے بانی

انہوں نے بھائیوں سمیت شری رام جی کو اُبٹن لگا کر اشنان کرایا اور بڑے پریم سے چھ رس والا بھوجن کھلایا۔ سُندر سمان شری رام جی نے شیل، پریم اور لجا بھری بانی سے کہا۔

راؤ اودھ پور چہت پٹھائے۔ ہم انھوں نہم اہاں پٹھائے
ماتو مُدت من آیسو دیہو۔ بالک جانی کرب نت نیہو

مہاراج اودھ پوری کو جانا چاہتے ہیں۔ ہمیں وداع لینے کے لئے انہوں نے یہاں بھیجا ہے۔ ہے ماتا! پرسن من سے ہمیں آگیا دیجئے۔ اور اپنے بالک سمجھ کر سدا پریم درشٹی رکھئے۔

سُنت بچن بلکھو رنواسو۔ بولی نہ سکہیں پریم بِبس ساسو
ہردیاں لگائی کنوری سب لینہی۔ پتنہ سونپ بنتی اتی کینہی

ان بچنوں کو سُنتے ہی سارا رنواس اُداس ہو گیا۔ ساسوئیں پریم وش بول نہیں سکتیں سب کماریوں کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور انکے پتیوں کو سونپ کر بہت پرارتھنا کی۔

چھند

کری بنے سیا راہی سمرپی جوری کرنی پُنی کہے
بلی جاؤں تات سُجان تمہ کہوں بدت گتی سب کی لہے
پری وار پرجن موہی راجہی پران پریہ سیا جانی بی
تلسیس سیل سنیہو لکھی نج کنکری کری مانی بی

پرارتھنا کر کے انہوں نے سیتا جی کو شری رام جی کو سونپ دیا اور ہاتھ جوڑ کر بار بار کہا۔ ہے تات! ہے چتر! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم سب کے دلوں کے بھید جانتے ہو پریوار، پُر واسیوں اور راجہ کو سیتا پرانوں کے سمان پیاری ہے۔ ایسا جان کر ہے تلسی کے سوامی! اس کے شیل اور پریم کو دیکھ کر اسے اپنی داسی سویکار کرنا۔

سورٹھا

تمہ پر پورن کام جان سرومنی بھاؤ پریہ
جن گن گاہک رام دوش دلن کرو نا ایتن

تم پورن کام ہو چتر شرومنی ہو۔ تمہیں پریم بھاؤ سے پریم ہے بھگتوں کے گنوں کو گرہن کرنے والے اور اُن کے دوشوں کا ناش کرنے والے آپ دیا کے دھام ہو۔

چوپائی

اس کہی رہی چرن گہی رانی۔ پریم پنک جنو گرا سمانی
سُنی سنیہہ سانی بر بانی۔ بہوبدھی رام ساسو سنمانی

ایسا کہہ کر رانی جی نوں کو پکڑ کر رہ گئی۔ اُن کی بانی تو مانو پریم کے کیچڑ میں ہی سما گئی ہو۔ پریم سے بری پورن سندر جنوں کو سن کر شری رام چندر جی نے ساس کا بہت پرکار سے سنمان کیا۔

رام بدا مانگت کر جوری۔ کینہہ پرنامو بہوری بہوری
پائی اسیس بہوری سر نائی۔ بھائینہہ سہت چلے رگھو رائی

شری رام جی نے ہاتھ جوڑ کر وداع مانگی اور بار بار پرنام کیا۔ آشیرواد لے کر اور پھر ڈنڈوت کر کے بھائیوں سمیت شری رگھوناتھ جی چلے۔

منجو مدھر مورتی اُر آنی۔ بھئیں سنیہہ سِتھل سب رانی
پُنی دھیرج دھر کُنور ہنکاریں۔ بار بار بھینٹ ہیں مہتاریں

سندرتا کی مورتی کو من میں دھارن کر کے رانیاں پریم وش سکنے کی سی حالت میں ہو گئیں پھر دھیرج پکڑ کر کماریوں کو بلا کر مائیں بار بار انہیں چھاتی سے لگاتی ہیں۔

پہنچاوہیں پھری ملہیں بہوری۔ بڑھی پرسپر پریتی نہ تھوری
پُنی پُنی ملت سکھنہہ بلگائی۔ بال بچھ جمی دھینو لوائی

کماریوں کو پہنچاتی ہیں۔ اور پلٹ کر پھر ملنے لگتی ہیں۔ آپس میں پریتی بہت بڑھتی جاتی ہے۔ بار بار ملتی ہوئی ماؤں کو سکھیوں نے الگ کر دیا۔ جیسے تازی بیائی ہوئی گائے کو اس کے بچھڑے سے الگ کر دیں۔

دوھا

پریم بِبس نرناری سب سکھنہہ سہت رنواسُو
مانہوں کینہہ بدیہہ پُر کرونا برہن نواسُو

اس سے نگر کے نرناری اور سکھیوں سمیت سارا رنواس پریم کے وش تھا ایسا بیاکل ہے اور جنک پور میں کرنا اور برہ (غم جدائی) نے ڈیرہ ڈال رکھا ہو۔

چوپائی

سُک سارِکا جانکی جیائے۔ کنک پنجرنہہ راکھی پڑھائے
بیاکل کہہیں کہاں بیدیہی۔ سُنی دھیرج پریہرئی نہ کیہی

جن طوطا اور مینا کو سیتا جی نے پالا تھا۔ اور سونے کے پنجرے میں رکھ کر پڑھایا تھا۔ وہ بیاکل ہو کر کہہ رہے ہیں جانکی جی کہاں ہیں۔ ان کے ایسے ادرشت (؟) ... کا دھیرج جاتا رہا۔

بھئے بکل کھگ مرگ ایہی بھانتی۔ منج دسا کیسیں کہی جاتی
بندھو سمیت جنک تب آئے۔ پریم امگی لوچن جل چھائے

جہاں پنچھی اور پشو ایسے بیاکل ہیں۔ وہاں کے منشیوں کی دشا کا تو پھر کہنا ہی کیا۔ تب راجہ جنک اپنے بھائی سمیت وہاں آئے پریم سے آنند کر ان کے نیتروں میں پریم جل بھر آیا۔

سیا بلوکی دھیرتا بھاگی۔ رہے کہاوت پرم براگی
لینہی رائے اُر لائی جانکی۔ مٹی مہامرجاد گیان کی

یدیپی وہ پرم ویرکت پرش کہلاتے تھے۔ تو بھی سیتا جی کو دیکھ کر ان کا دھیرج جاتا رہا انہوں نے جانکی جی کو چھاتی سے لگایا۔ اس سے ان کے سب گیان کا بندھ ٹوٹ گیا (یہاں کوی نے گیا ہی سمیت یہ بھاو پرگٹ کیا ہے۔ سیتا جی بھگوان کی ونا دی شکتی ہیں اگیان بش میں نہ تو اس انادی شکتی کے یتھارتھ سروپ کو سمجھنے کی شکتی رہنے دیتا ہے اور نہ اس کے سوائی شری رام چندر جی ساکشات برہم کی پراپتی ہونے دیتا ہے جب ہم اشدھ مٹی سے لتھڑے ہاتھوں کو شدھ مٹی سے دھو ڈالنے کے سمان گیان سے اگیان کی نورتی کر دیتے ہیں اور شدھ مٹی کی طرح ہاتھ صاف کر کے وہ گیان اگیان دور کر کے سوئم بھی نورت ہو جاتا ہے۔ تب ہم بھگوان کی انادی شکتی کے یتھارتھ سروپ کو سمجھ کر اس کا بار بار کر کے بھگوان کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یہاں کوی نے یہی بھاو دکھلایا ہے۔ کہ سیتا جی کو چھاتی سے لگاتے ہی جنک جی کے گیان کا بندھ ٹوٹ گیا)

سمجھاوت سب سچو سیا لنے۔ کینہہ بچار نہ او سر جانے
بارہیں بار سُتا اُر لائیں۔ سجی سندر پالکیں منگائیں

سیئے سیا نے شتری اُنہیں کہا تم ہی تب راجہ سنگے
پیچھا [illegible] کیا۔ بار بار کماریوں کو چھاتی سے
لگا کر [illegible]

دوہا

[illegible]

[illegible] پہنچایا۔

چوپائی

بہو بدھی کہوب سنتا سمجھائیں۔ ناری دھرم کچھ ریتی سکھائیں
داسیں داس دیئے بہوتیرے۔ شچی سیوک جے پریہ سیا کیرے

راجہ نے کنیاؤں کو بہت پرکار سے سمجھایا۔ استری دھرم اور کل ریتی کی شکشا دی۔ جو داس داسیاں سیتا جی کے پریہ اور سچے سیوک تھے۔ ایسے بہت سے داس داسیاں راجہ جنک نے دیئے۔

سیا چلت بیاکل پُرباسی۔ ہوہیں سگن شبھ منگل راسی
بھوسر سچیو سمیت سماجا۔ سنگ چلے پہنچاون راجا

سیتا جی کے چلنے سے جنک پُرواسی بہت بیاکل ہوئے منگل کی راشی شُبھ شگن ہونے لگے برہمنوں اور منتریوں سمیت راجہ جنک پہنچانے کو ساتھ ہو لیئے۔

سمے بلوکی باجنے باجے۔ رتھ گج باجی برات سہ ساجے
دسرتھ بیر لوئی سب بیننہے۔ دان مان پریپورن کینہے

سماں دیکھ کر باجے بجنے لگے۔ رتھ ہاتھی اور گھوڑے براتیوں نے سجائے۔ پھر دسرتھ جی نے برہمنوں کو بلا لیا اور انہیں دان اور مان سے بھرپور کر دیا۔

چرن سروج دھوری دھری سیسا۔ مدت مہی پتی پائی اسیسا
سمری گجانن کینہہ پیانا۔ منگل مول شگن بھئے نانا

ان کے چرن کملوں کی دھول کو مستک پر دھر کر انکا آشیرواد پاکر راجہ دسرتھ بہت ہی پرسن ہوئے اور شری گنیش جی کا سمرن کر کے وہاں سے کوچ کیا۔ منگل مول نانا پرکار کے شگن ہونے لگے۔

دوہا

سُر پرسُون برکھیں ہرکھی کرہیں اپسرا گان
چلے اودھ پتی اودھ پُر مُدت بجائی نسان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسا رہے ہیں۔ اور اپسرائیں گیت گا رہی ہیں۔ پرسن ہو کر نقارے بجا کر اودھ پتی مہاراجہ دسرتھ اَیودھیا جی کو چلے۔

چوپائی

نرپ کری بنے مہاجن پھیرے۔ سادر سکل مانگنے ٹیرے
بھوشن بسن باجی گج دینہے۔ پریم پوکھی ٹھاڈھیں سب کینہے

راجہ دسرتھ نے بنتی کر کے بڑے بڑے آدمیوں کو واپس لوٹایا۔ اور آدر کے ساتھ سب بھکاریوں کو بلایا اور انہیں گہنے کپڑے گھوڑے ہاتھی دیئے۔ اور پریم سے سب کو سنتشٹ کر کے سب بل بخشا۔

بار بار برداولی بھاشی۔ پھرے سکل رامہی اُر راکھی
بہوری بہوری کوسل پتی کہہیں۔ جنک پریم بس پھرے نہ چہہیں

وہ بار بار رگھوکل کے یش گان گاتے اور شری رام جی کی مورتی کو ہردے میں دھارن کر کے لوٹے۔ کوسل پتی دسرتھ جی راجہ جنک کو بار بار واپس لوٹ جانے کو کہتے ہیں۔ پرنتو وہ پریم وش لوٹنے کا نام نہیں لیتے۔

پنی کہہ بھوپتی بچن سُہائے۔ پھریئے مہیس دوری بڑی آئے
راؤ بہوری اتری بھئے ٹھاڑھے۔ پریم پرواہ بلوچن باڑھے

تب پھر راجہ دسرتھ جی نے سہانے بچن کہے۔ ہے راجن! اب لوٹ جائیے۔ بہت دور آ گئے۔ جب وہ پھر بھی نہ لوٹے تو راجہ دسرتھ جی رتھ سے اتر کر کھڑے ہو گئے۔ اور آنکھوں سے پریم آنسوؤں کی

تب بدیہہ بولے کری جوری۔ بچن سنیہہ سُدھا جنو بوری
کروں کون بدھی پنے بنائی۔ مہاراج موہی دینہہ بڑائی

تب جنک جی نے ہاتھ جوڑ کر اَمرت سے بری پُورن بچن کہے۔ میں کس طرح سے بنتی کروں۔ ہے مہاراج! آپ نے تو مجھکو سب طرح سے بڑا کر دیا ہے۔

دوہا

کوسل پتی سمدھی سجن سنمانے سب بھانتی
ملنی پرسپر بنئے اتی پریتی نہ ہردیاں سماتی

کوسل پتی شری دشرتھ جی نے اپنے سجن سمدھی کا سب پرکار سے سنمان کیا۔ پھر دونوں راجاؤں کے ملاپ کرنے میں ایک دوسرے سے ایسا بنتی بھاؤ اور اتی پریتی تھی۔ کہ ہردے میں سماتی تھی۔

چوپائی

مُنی منڈلی ہی جنک سر نادا۔ آسیرواد سب ہی سن پاوا
سادر پُنی بھینٹے جب ماتا۔ رُوپ سیل گن ندھی سب بھرتا

پھر جنک جی مُنی منڈلی کو دنڈوت کیا۔ اور سبھی سے آشیرواد پایا۔ پھر وہ رُوپ شیل اور گنوں کے بھنڈار چاروں راجکمار اپنے داماد وں کو ملے۔

جوری پنکرو پانی سُہائے۔ بولے بچن پریم جنو جائے
رام کروں کیہی بھانتی پرسنسا۔ مُنی مہیس من مانس ہنسا

اور سُندر ہاتھ کملوں کو جوڑ کر پریم سے پرپُورن بچن بولے۔ ہے رام! میں کس پرکار آپ کی استُتی کروں! آپ منیوں اور شیو جی کے من رُوپی مانسرودر کے ہنس ہیں۔

کرہیں جوگ جوگی جیہی لاگی۔ کوہو موہو ممتا مدو تیاگی
بیاپکو برہمو الکھو ابناسی۔ چدانند نرگن گن راسی
من سمیت جیہی جان نہ بانی۔ ترکی نہ سکہیں سکل انو مانی
مہما نگمو نیتی کہی کہئی۔ جو تینہوں کال ایک رس رہئی

جن کے لئے یوگی اوگ کرودھ موہ۔ ممتا اور مد کو تیاگ کر یوگ ابھیاس کرتے ہیں۔ جو سرو ویاپک۔ برہم۔ اویکت۔ اوناشی۔ سچدانند۔ نرگن اور گنوں کی راشی ہیں۔ جنہیں من سمیت بانی نہیں جانتی۔ اور سب کچھ انومان کرنے والے (سمجھنے والے) بھی ترک (دلیل) سے جس کا انت نہیں پا سکتے۔ جن کی مہما کو وید نیتی نیتی (یہ نہیں یہ نہیں) کہہ کر ورنن کرتے ہیں۔ جو تینوں کال میں ایک رس یعنی نروکار ہے۔

دوہا

نین بسیّئے موکہوں بھئیو سو سمست سکھ مول
سبھی لابھ جگ جیو کہن بھئیں ایسو انوکول

سو وہ ہی آپ سب سُکھوں کے مُول میری آنکھوں کے بسئے ہوئے آپ جیسے سوامی کے انوکول ہونے پر جگت میں سب پرانی جیو کو سب ہی بیں لابھ ملتے ہیں۔

چوپائی

سب ہی بھانتی موہی دینہی بڑائی۔ نج جن جانی لینہہ اپنائی
ہوہیں سہس دس سارد سیکھا۔ کریں کلپ کوٹک بھری لیکھا

آپ نے مجھے سبھی پرکار بڑائی دی ہے اور اپنا سیوک جان کر مجھے اپنا لیا ہے۔ یدی دس ہزار سرسوتی اور سیش ہوں۔ اور کروڑوں کلپوں تک بھی گنتی حساب لگایا جائے۔

مور بھاگیہ راؤر گن گاتھا۔ کہی نہ سرائیں سنہو رگھو ناتھا
میں کچھ کہوں ایک بل موریں۔ تمہہ رنجھیہو سنیہ سُٹھی تھوریں

تو بھی ہے رگھو ناتھ جی۔ میرا سوبھاگیہ اور آپ کے گنوں کی کتھا کو کہہ کر نہیں کہہ سکتے ہیں۔ جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ وہ میں اس ایک ہی بھروسہ پر کہہ رہا ہوں۔ کہ آپ بہت ہی تھوڑے پریم سے پرسن ہو جاتے ہیں۔

بار بار مانگوں کر جوریں۔ من پری ہرے چرن جنی بھوریں
سُنی بر بچن پریم جنو پوسے۔ پورن کام رام پری توسے

میں بار بار ہاتھ جوڑ کر یہ مانگتا ہوں کہ میرا من آپکے چرنوں کو کبھی بھول کر بھی نہ چھوڑے جنک جی کے پریم سے بھری پورن شبد سنکر پورن کام بھگوان شری رام چندر جی بہت پرسن ہوئے۔

کری بِنتی مُنی کوشکا نے۔ نپتو کو سب سنسٹ ہم جانے بِلی بپہو رگی بھرت پنت تپنہی۔ بھی سہر پنہی آسیش دینہی

بھگوان شری رام چندر جی نے سند بنتی کر کے اپنے پتا دشرتھ اور وسشٹھ کے سمان پوجنیہ مہان گرو وسشٹھ جی کا سنمان کیا۔ پھر جنک جی نے بھرت جی کی بہت بنتی کری اور پریم کے ساتھ مل کر پھر انہیں آشیرواد دیا۔

دوہا

ملے لکھن رپُو سودن ہی دینہہ اسیس مہیس
بھئے پرسپر پریم بس پھِر پھِر ناوہیں سیس

پھر راجہ نے شترگھن اور لکشمن جی کو مل کر آشیرواد دیا۔ وہ ایک دوسرے کے پریم کے وش ہو کر بار بار جنک جی کو ڈنڈوت کرنے لگے۔

(چوپائی)

بار بار کری بنئے بڑائی۔ رگھوپتی چلے سنگ سب بھائی
جنک گہے کوسک پد جائی۔ چرن رینو سر نینہہ لائی

بار بار راجہ جنک کی بنتی اور بڑائی کر کے شری رگھوناتھ جی بھائیوں سمیت چلے۔ تب جنک جی نے وشوامتر جی کے چرن جا پکڑے اور ان کے چرنوں کی رج کو سر اور نیتروں پر لگایا۔

سنو منیس بر درسن تورے۔ اگم نہ کچھ پرتیت من مورے
جو سکھ سجس لوک پتی چہہیں۔ کرت منورتھ سکچت اہہیں

انہوں نے کہا۔ ہے منیشور! مجھے پورن وشواس ہے کہ آپ کے درشن ماتر سے سب کچھ سنبھو ہے۔ لوک پال جو سکھ اور بڑائی چاہتے ہیں۔ اور اپنے کو ادھیکاری نہ سمجھ کر جس کا منورتھ کرتے ہوئے من میں ڈرتے ہیں۔

سو سکھ سجس سلبھ موہی سوامی۔ سب سدھی تو درسن انوگامی
کینہہ بنئے پنی پنی سر ناٸی۔ پھرے مہیس آسشا پائی

ہے سوامی! وہی سکھ اور بڑائی مجھے سہج ہی میں پراپت ہو گئی۔ ساری سدھیاں (کامیابیاں) آپ کے درشن کے پیچھے چلنے والی ہیں۔ اس پرکار بار بار بنتی کر کے اور ڈنڈوت کر کے آشیرواد پاکر راجہ جنک واپس لوٹے۔

چلی برات نسان بجائی۔ مدت چھوٹ بڑے سب سمودائی
رام ہی نرکھی گرام نر ناری۔ پائی نین پھل ہوہیں سکھاری

نقارہ بجاکر برات چلی چھوٹے بڑے سب سمودائے (گروہ منڈلیاں) پرسن ہیں۔ راستے میں گراموں کی استریاں اور پرش رام جی کو دیکھ کر اپنے نیتروں کا پھل پاکر سکھ مان رہے ہیں۔

دوہا

بیچ بیچ بر باس کری مگ لوگنہہ سکھ دیت
اودھ سمیپ پنیت دن پہنچی آئی جنیت

راستے کے بیچ پڑاؤ کرتی ہوئی۔ اور راستے کے گراموں کے لوگوں کو سکھ دیتی ہوئی وہ برات شبھ دن شبھ مہورت میں اجودھیا پوری کے نزدیک آ پہنچی۔

چوپائی

ہنے نسان پنو بر باجے۔ بھیری سنکھ دھنی ہے گے گاجے
جھانجھی برو ڈنڈھیں سہائی۔ سرس راگ باجہیں سہنائی

نقارے اور ڈھول بجنے لگے بھیری اور سنکھ کی دھن ہونے لگی۔ ہاتھی اور گھوڑے گرج رہے ہیں۔ جھانجھیں دستہادی ڈھلیاں اور سریلے سر سے شہنائی بج رہی ہے۔

پرجن آوت اکنی براتا۔ مدت سکل پلکاولی گاتا
نج نج سندر سدن سنوارے۔ ہاٹ بازار نہ ہم دوارے

نگر لوگ براتی برات کو آتی ہوئی سن کر پرسن ہو گئے اور سارے

خوشی کے شری کے مندر کے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اپنے اپنے
مندر، گھر، ہاٹ (بازاروں) گلی کوچوں اور چوراہوں اور نگر کے
دروازوں کو سجایا۔

گلیں سکل ارگجاں سینچائی ۔ جہاں تہاں چونکے چاروپرائی
رچنا بچار ونہ جائی بکھانا ۔ تورن کیتنو بتاگ بتانا

ساری گلیاں چندن سے چھڑک دی گئیں۔ جہاں تہاں چوک
چند کے پورائے گئے۔ بازار کی سجاوٹ کا تو کہنا ہی کیا۔ تورنوں دھوجا
پتاکاؤں (جھنڈے آدک) اور منڈپوں سے بہت ہی سندر
سجایا گیا۔

سپھل پوگ سپھل کدلی رسالا ۔ روپے بکل کدمب تمالا
لگے سبھگ ترو پرست دھرنی ۔ منی مئے آلبال کل کرنی

پھل بہت سہاری کیلا، آم، مولسری، کدمب اور تمال
کے درخت لگائے گئے۔ وہ لگے ہوئے سندر برکش دھرتی کو چھو رہے
ہیں ادنیوں پتوں اور پھلوں کے بوجھ سے زمین پر جھک گئے (انکے
تھانوں کے تھالے کیا ہی سندر کاریگری سے بنائے گئے ہیں۔

دوھا

بِیدھ بھانتی منگل کلس گرہ گرہ رچے سنوارِی
سُر برہمادی سہاہیں سب رگھوبر پُری نہاری

گھر گھر بھانت بھانت کے منگل کلش سجا کر بنائے گئے
برہما آدی دیوتا بھی شری رگھوناتھ جی کی شری اجودھیا پری
کو دیکھ کر سراہتے تھے۔ (ان کے مقابلے میں اپنی کاریگری سے بنی
[illegible] انہیں کچھ جان پڑتی ہے۔)

چوپائی

[illegible] اور سوبھا جہاں نکھی مدن منو موہا
منگل ساج منوہرتائی ۔ ردھی سدھی سکھ سمپدا سہائی

[illegible] ایسا ہو رہا ہے کہ جس
[illegible] کی موجودگی ہوجاتا ہے منگل سنگ شگون۔

منوہرتا (دلکشی) ردھی سدھی (جاہ و حشمت) سکھ و سہانی سمپتی

جنو اچھاہ سب سہج سُہائے ۔ تنو دھر دھری دسرتھ گریہ چھائے
دیکھن ہیتو رام بیدیہی ۔ کہہو لالسا ہوہی نہ کیہی

اور سب اُتساہ مانو سہج سبھاؤ سے ہی سندر شریر دھارن
کرکے دسرتھ جی کے گھر میں چھا گئے ہیں۔ شری رام اور شری سیتا
جی کے درشن کرنے کے لئے کہو تو بھلا کیسے لالسا نہ ہوگی۔

جُوتھ جوتھ ملی چلیں سُوآسنی ۔ نج چھبی نندر ہیں مدن بلاسنی
سکل سُمنگل سجیں آرتی ۔ گاوہیں جنو بہو بیش بھارتی

سہاگن استریوں کی ٹولیاں کی ٹولیاں مل کر راج محل کو چلیں،
وہ اپنے سوندریہ (خوبصورتی) سے کام دیو کی استری رتی کا بھی
تیرسکار کر رہی ہیں سبھی سندر منگل آرتی سجائے ہوئے ہیں۔ وہ بیٹھے
گیت گا رہی ہیں۔ مانو سب سرسوتی جی کا ہی اوتار ہوں۔

بھوپتی بھون کولاہلو ہوئی ۔ جائی نہ برنی جینو سکھو سوئی
کوسلیا آدی رام مہتاریں ۔ پریم بِبس تن دسا بِسارِیں

راج محل میں [illegible] ہے۔ اس سمے کے سکھ
اور [illegible] کا کیا ٹھکانا۔ وہ ورنن [illegible]۔ کوشلیا آدی رام
چندر جی کی مائیں پریم کے وش ہو کر تن بدن کی سدھ [illegible]

دوھا

دیئے دان بپرنھ بپل پوجی گنیس پرارِی
پرمدت پرم دریدر جنو پائی پدارتھ چارِی

گنیش جی اور شری مہادیو کی پوجا کر کے انہوں نے برہمنوں
کو انیک پرکار کا دان دیا۔ وہ ایسی پرسن ہیں مانو کسی کنگال کو دھرم
ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کی پراپتی ہو گئی۔

چوپائی

مود پرمود بِبس سب ماتا ۔ چلہیں نہ چرن سِتھل بھئے گاتا
رام درس ہت اتی انوراگیں ۔ پرچھن ساج سجن سب لاگیں

پریم اور آنند کے مارے سب ماتائیں سکتے کی سی حالت میں ہیں۔ جس کے کارن پاؤں چلتے نہیں۔ شری رام جی کو دیکھنے کے لیے وہ سب اتی انت پریم مگن ہو کر پرچھن کا سب ساج سجانے لگیں۔

بِبِدھ بِدھان باجنے باجے۔ منگل مُدت سمترا ساجے
ہرد دوب دَدھی پلّو پھولا۔ پان پوگ پھل منگل مولا

بھانت بھانت کے باجے بج رہے ہیں۔ شری سومترا جی نے پرسن ہو کر منگل ساج سجائے۔ ہلدی، دوب، دہی، پتے، پھول، پان اور سپاری آدی منگل کی مول وستو ہیں و

اچھت انکر روچن لاجا۔ منجل منجری تلسی براجا
چھُوے پُرٹ گھٹ سہج سہائے۔ مدن سکن جنو نیڑ بنائے

چاول، انکر، گو روچن، لاوا اور تلسی کی سندر منجریاں (پھول) براجتی ہیں۔ ... سونے کے گھڑے ہیں ... رنگ کے ایسے ... رہے ہیں۔ مانو کامدیو ... اپنے رہنے کے لیے گھونسلے بنائے ہیں۔

سگن سُگندھ نہ جاہیں بکھانی۔ منگل سکل سجہیں سب رانی
رچیں آرتیں بہت بدھانا۔ مُدت کریں کل منگل گانا

شُگن کی سُگندھ والی وستوؤں کا تو کہنا ہی کیا۔ سب رانیاں سُندر منگل ساج سجا رہی ہیں۔ بہت پرکار کی آرتیوں کی رچنا کر کے وہ ... منگل گیت گا رہی ہیں۔

دوہا

کنک تھار بھری منگلنہ کمل کرنہ لیے مات
چلیں مُدت پرچھن کرن پلک پلوت گات

ماتائیں کمل کے سمان سُندر ہاتھوں میں سونے کے تھال منگل ... سے بھر کر پرسن ہو کر پرچھن کرنے چلیں۔ خوشی کے مارے اُن کے شریروں کے رونگٹے کھڑے ہیں۔

دھوپ دھوم نبھ میچک بھیو۔ ساون گھن گھمنڈ جنو ٹھیو
سُر تَرو سُمن مال سُر برسہیں۔ منہوں بلاک اولی منو کرشہیں

دھوپ کے دھوئیں سے آکاش ایسا کالا ہو گیا مانو ساون کی گھنگھور گھٹا چھا گئی ہو۔ دیوتا آکاش سے کلپ برکش کی پھولوں کی مالائیں برسا رہے ہیں۔ مانو بگلوں کی قطاریں کالی گھٹاؤں میں شوبھا پا کر من کو لبھا رہی ہیں۔

منجل منی مے بندنوارے۔ منہوں پاکرپو چاپ سنوارے
پرگٹہیں دُرہیں اٹنہ پر بھامنی۔ چارو چپل جنو دمکہیں دامنی

سُندر منیوں سے بنے ہوئے بندنوار ایسے پرتیت ہوتے ہیں مانو اندر دھنش سجائے ہوں۔ اٹاریوں پر استریاں پرگٹ ہوتی ہیں اور ... ہیں۔ مانو چنچل ... چمک رہی ہے۔

دُندبھی دُھنی گھن گرجنی گھورا۔ جاچک چاتک دادُر مورا
سُر سُگندھ سُچی برسہیں باری۔ سکھی سکل سسی پُر نر ناری

نقاروں کی دھن مانو بادلوں کی گھور گرجنا ہے۔ اس گرجن کو سن کر بولنے والے پپیہے، مینڈک اور مور مانو یاچک گن (بھکاری) ہیں۔ دیوتا پوتر سُگندھ والا پانی برسا رہے ہیں جس سے کھیتی کے سمان نگر کے سب استری پُرش سُکھی ہو رہے ہیں۔

سمیو جانی گُر آیسو دینہا۔ پُر پربیسو رگھوکل منی کینہا
سُمری مہیس گوری گن راجا۔ مُدت مہی پتی سہت سماجا

سمے جان کر گرو وششٹ جی نے آگیا دی۔ اور رگھوکل منی شری رگھوناتھ جی نے ایودھیا پوری میں پرویش کیا۔ شیو جی، پاربتی جی، گنیش جی کا سمرن کر کے سماج سہت راجہ پرسن من سے ایودھیا پوری میں پرویشٹ (داخل) ہوئے۔

ہوہیں سگُن برسہیں سُمن سُر دُندبھیں بجائی
بِبُدھ بدھو ناچہیں مُدت منجل منگل گائی

منگل ہو رہے ہیں۔ نقارے بجا بجا کر دیوتا لوگ پھول برسا رہے ہیں۔ دیو انگنائیں پرسن ہو کر سُندر منگل گا گا کے ناچ رہی ہیں۔

ماگدھ سوت بندی نٹ ناگر۔ گاویں جس جوتہوں لوک اُجاگر
جے دھنی بمل بید بربانی۔ دس دسی سُنئے سمنگل سانی

ماگدھ۔ سوت۔ بندی گن یعنی بھاٹ اور چترکٹ تینوں لوگوں کے سورمہ شری رام چندر جی کا یش گا رہے ہیں۔ جے جے کار اور اُجّل سر لیشٹھ ویدبانی سندر منگل سے پری پورن دسوں ساؤں میں سنائی دے رہی ہے۔

بیکل باجنے باجن لاگے۔ نبھ سُر نگر لوگ اُنوراگے
بنے براتی برنی نہ جسا ہیں۔ مہا مُدت من سکھ نہ سماہیں

بھانت بھانت کے باجے بجنے لگے۔ آکاش میں دیوتا اور ایودھیا پوری میں استری پُرش سب پریم میں مگن ہو گئے۔ براتیوں کا بناؤ سنگار کہا نہیں جا سکتا۔ وہ سب مہا پرسن ہیں اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے ہیں۔

پُرباسنہہ تب رائے جوہارے۔ دیکھت رامہی بھئے سکھارے
کریں نچھاوری منی گن چیرا۔ باری بلوچن پُلک سریرا

تب ایودھیا واسیوں نے راجہ کو بندنا کی۔ اور رامچندر جی کو دیکھکر بہت سُکھی ہوئے۔ وہ ان پر منی اور بستر نچھاور کر رہے ہیں شریر آنند کے مارے پلکت ہیں۔ اور نیتروں میں پریم جل بھرا ہے۔

آرتی کرہیں مُدت پُر ناری۔ ہرشہیں نرکھی کنور بر چاری
سبیکا بھگ اوار اُگھاری۔ دیکھی لہنہہ بدھو ہیں سُکھاری

نگر کی استریاں پرسن ہو کر آرتی اُتار رہی ہیں۔ اور چاروں سندر راجکماروں کو دیکھکر پرسن ہو رہی ہیں۔ پالکیوں کے سُندر جھو مر (پردے) کو ہٹا ہٹا کر وہ دلہنوں کو دیکھ دیکھکر سکھی ہو رہی ہیں۔

ایہہ بدھی سب ہی دیت سُکھو آئے راج دوار
مُدت ماتو پرچھن کرہیں بدھینہہ سمیت کُمار

اس پرکار سب کو سکھ دیتے ہوئے راج دوار پر آئے ماتائیں پرسن ہو کر بہوؤں سمیت راجکماروں کی آرتی کر رہی ہیں۔

کرہیں آرتی بارہیں بارا۔ پریم پرموود کہے کو پارا
بھوشن منی پٹ نانا جاتی۔ کرہیں نچھاوری اگنت بھانتی

وہ بار بار آرتی کر رہی ہیں۔ اُن کے پریم اور مہا آنند کا پار کون پا سکتا ہے۔ انیکوں پرکار کے گہنے کپڑے اور جواہرات نچھاور کر رہی ہیں۔

بدھونہہ سمیت دیکھی سُت چاری۔ پرمانند مگن مہتاری
پُنی پُنی سیا رام چھبی دیکھی۔ مُدت سپھل جگ جیون لیکھی

بہوؤں سمیت چاروں پُتروں کو دیکھکر ماتائیں پریم آنند میں مگن ہو رہی ہیں۔ بار بار شری رام چندر جی اور سیتا جی کی سُندر شوبھا کو دیکھکر وہ پرسن ہو رہی ہیں۔ اور جگت میں اپنے جیون کو سپھل مان رہی ہیں۔

سکھیں سیا مکھ پُنی پُنی چاہی۔ گان کرہیں نج سُکرت سراہی
برشہیں سمن چھنہی چھن دیوا۔ ناچہیں گاوہیں لاوہیں سیوا

سکھیاں سیتا جی کے مکھ کو بار بار دیکھکر اپنے شبھ کرموں کی سراہنا کر رہی ہیں۔ اور گیت گا رہی ہیں۔ دیوتا لوگ چھن چھن میں پھول برسا رہے ہیں۔ وہ ناچتے ہیں گاتے ہیں۔ اور اپنی اپنی سیوا جتاتے ہیں۔

دیکھی منوہر چاریو جوری۔ سارد اُپما سکل ڈھنڈھوری
دیت نہ بنہیں نپٹ لگھو لاگیں۔ ایک ٹک رہیں روپ انوراگیں

سندر منوہر چاروں جوڑیوں کو دیکھکر سرسوتی جی نے سنسار بھر کی سب اپماؤں کو کھوج ڈالا۔ پر کوئی اُپما دیتے نہیں بنتی سب کی سب اُن کے مقابلے میں تُچھ جان پڑتی ہیں۔ تب تو شری رام جی کے روپ میں مگن ہو کر ایک ٹک ہو کر تکتی رہ گئیں۔

نگم نیتی کُل ریتی کری ارگھ پانوڑے دیت
بدھونہہ سہت سُت پرچھی سب چلیں لوائی نکیت

وید ریتی اور کُل ریتی کر کے ارگھ پانوڑے دیتی ہوئی ماتائیں بہوؤں سمیت پُتروں کا پرچھن کر کے محل کے اندر لے چلیں۔

چاری گھامن اتیج سُہائے ۔ جنمتو سوچ رُچ ہاتھ بنائے
تنہہ پر کنتو رہی کنتو ڈیلیا ہے ۔ ساوہ اپنے ٹیپت پکھارے

اتیج بھائے ہی سُنادر یادِ منگھامن تھے ۔ جو ماتو کا ماد یو سینج
ہی اپنے ہاتھ سے بنائے تھے ۔ اُن پر دولھوں کو سمیت راجکماریں
کے بٹھایا ۔ اور ماتاؤں نے آرتی کے ساتھ اُن کے پتر چرن دھوئے ۔

دھوپ دیپ نیبید بید کیا ۔ پُوجے پر دُلہنی منگل بدھی
بار ہیں بار آرتی کرہیں ۔ چَیْری چار ُچامر سیر ڈھرہیں

پھر منگل دھان ورادر دلہنوں کی ماتاؤں نے دھوپ
دیپ اور نیبید سے آرتی کے دوارا پُوجا کی ۔ وہ بار بار آرتی کرتی رہیں
اور منہ در پنکھے و چنور داریہ دولہوں کے سر پر ڈُھل رہے تھے گیا ۔

بستو انیک نچھاور ہوہیں ۔ بھری پرمود ماتو سب سوہیں
پاوا پرم تتو جنُو جوگیں ۔ امرت لہیو جنُو سنتت روگیں

انیک وستوئیں نچھاور ہو رہی ہیں ۔ ماتائیں آنند سے بھر پور
ایسے شوبھا پا رہی ہیں مانو یوگی نے پرم تتو کی پراپتی کر لی یا سدا کے
بیمار نے امرت کی پراپتی کر لی ۔

جنم رنک جنُو پارس پاوا ۔ اندھہی لوچن لابھو سُہاوا
مُوک بدن جنُو سارد چھائی ۔ مانہوں سمر سُور جے پائی

جنم کے کنگال کے ہاتھ مانو پارس سنی آ گئی ہو ۔ اندھے کو
سُندر نیتروں کا لابھ ہُوا ہو ۔ گونگے کے مُکھ میں مانو سرسوتی جی نے
نواس کیا ہو ۔ اور شور ویر نے مانو یدھ میں وجے پائی ہو ۔

ایہی سُکھ تے ست کوٹی گن پاوہیں ماتو آنند و
بھائنہ سہت بیاہی گھر آئے رگھو کُل چند و

ان سب سُکھوں سے بھی سو کروڑ گُنا سُکھ سب ماتاؤں
کو ہوا ۔ کیونکہ رگھو کُل کے چندر شری رام جی بھائیوں سمیت وواہ
کر کے گھر آئے ہیں ۔

لوک ریت جننی کرہیں ۔ بر دلہنی سکُچاہیں

سُو دہُو بلُوکی ٹر ماموں نہیں مُسکاہیں

ماتائیں لوک ریتی کر رہی ہیں ۔ دولہا دلہنیں لجا رہے ہیں ۔
اس مہان آنند اور بنود کو (موج بہار کو) دیکھ کر شری رام چندر جی من
ہی من مسکرا رہے تھے ۔

دیو پِتر پُوجے بدھی نیکی ۔ پُوجیں سکل باسنا جی کی
سبھی بندی مانگہیں بروانا ۔ بھائنہ سہت رام کلیانا

من کے سارے منورتھ پورے ہوئے جان کر ماتاؤں نے دیو
اور پتروں کی بھلی پرکار پُوجا کی ۔ سب کی بندنا کر کے ماتائیں دان
مانگ رہی ہیں کہ بھائیوں سمیت شری رام جی کا کلیان ہو ۔

انتر ہت سُر آسش دیہیں ۔ مُدت مات انچل بھری لیہیں
بھوپتی بولی براتی لیہے ۔ جان بسن منی بھوشن دینہے

آکاش میں چھپے ہوئے دیوتا آشیرواد دے رہے ہیں ماتائیں
پرسن ہو کر آنچل پھیر کر لے رہی ہیں ۔ پھر تو راجہ نے سب براتیوں کو بلا لیا
اور انہیں سواریاں ، بستر ، جواہرات اور گہنے دیئے ۔

آئسو پائی راکھی اُر راماہی ۔ مُدت گئے سب نج نج دھاماہی
پُر نرناری سکل پہرائے ۔ گھر گھر باجن لگے بدھائے

آ گیا پا کر شری رام چندر جی کی مورتی کو ہردے میں دھارن
کر کے سب براتی پرسن ہو کر اپنے گھروں کو گئے ۔ اس کے بعد
نگر کے استری پرشوں کو راجہ نے کپڑے اور گہنے پہنائے ۔ گھر گھر
بدھائی باجے بجنے لگے ۔

جاچک جن جاچہیں جوئی جوئی ۔ پرمُدت دیہیں سوئی سوئی
سیوک سکل بجنیا نانا ۔ پورن کئے دان سنمانا

یاچک لوگوں نے جو کچھ مانگا راجہ نے پرسن ہو کر دے دیا ۔
سارے سیوکوں اور باجے والوں کو راجہ نے نانا پرکار کے دان
اور سنمان سے پورن کام کیا ۔

دیہیں اسیس جوہاری سب گاوہیں گن گن گاتھ

سب پرجن بہت گرہن گو تو کینہہ نمنا ہیں

سب بندنا کر کے آشیش پاتے ہیں۔ اور گن سمبوہ کا گان کرتے ہیں۔ تب گرو اور براہمنوں سمیت راجہ دسرتھ جی نے محل میں پرویش کیا

جو بسشٹ انوساسن دینہی ۔ لوک بید بدھی سادر کینہی
بھوسر بھیر دیکھی سب رانی ۔ سادر اٹھیں بھاگیہ بڑ جانی
پائے پکھاری سکل انہوائے ۔ پوجی بھلی بدھی بھوپ جیوائے
آدر دان پریم پری پوشے ۔ دیت اسیس چلے من توشے

جو کچھ بسشٹ جی نے آگیا دی۔ اسے راجہ نے لوک اور بید ودھی کے انوسار آدر پورک کیا۔ براہمنوں کی بھیڑ دیکھ کر رانیاں آدر سے اٹھیں اور انہوں نے اسے اپنا بڑا سوبھاگیہ سمجھا۔ چرن دھو کر ان سب کو اشنان کرایا۔ اور راجہ نے بھلی پرکار ان کی پوجا کر کے انہیں بھوجن کرایا آدر۔ دان اور پریم سے راجہ نے ان کو سنتشٹ کیا۔ تو وہ سنتوش پا کر آشیرواد دیتے ہوئے چلے۔

بہو بدھی کینہی گادھی سُت پوجا ۔ ناتھ موہی سم دھنیہ نہ دوجا
کینہی پرسنسا بھوپتی بھوری ۔ رانہہ سمیت لینہی پگ دھوری

راجہ نے وشوامتر جی کی بہت پرکار سے پوجا کی اور کہا ہے سوامی! میرے سمان دھنیہ کوئی دوسرا نہیں۔ راجہ نے بہت بھانت سے ان کی استتی کی اور رانیوں سمیت ان کے چرنوں کی رج کو گرہن کیا۔

بھیتر بھون دینہہ بر باسو ۔ من جوگوت رہ نرپ رنواسو
پوجے گرپد کمل بہوری ۔ کینہی بنے ار پریتی نہ تھوری

انہیں محل کے اندر ٹھہرنے کو اتم ستھان دیا۔ جس سے راجہ اور رانیاں انکے من کو جیتے رہیں۔ انکا منورتھ پورا کرتے رہیں تاکہ انہیں آرام کا خیال رکھ سکیں۔ پھر راجہ نے گرو بسشٹ جی کے چرن کملوں کی پوجا کی اور بنتی کی۔ ایسا کرتے سمے ان کے من میں گرو جی کے پرتی اتی ادھک پریتی تھی۔

بدھونہہ سمیت کمار سب رانہہ سہت مہیسو!
پنی پنی بندت گرچرن دیت اسیس منیسو!!

بہوؤں سمیت سب راجکمار اور رانیوں سمیت راجہ بار بار گرو جی کے چرنوں کی بندنا کرتے ہیں۔ اور گرو جی انہیں آشیرواد دیتے ہیں۔

بنے کینہی ار اتی انوراگیں ۔ ست سمپدا راکھی سب آگیں
نیگو ماگی منی نائک لینہا ۔ آسیرواد بہت بدھی دینہا

پتر اور ساری سمپتی کو گرو جی کے سامنے رکھ کر پریم بھرے ہردے سے راجہ نے ان کی بنتی کی۔ بسشٹ جی نے اپنا نیگ (حق) مانگ لیا۔ اور بہت طرح سے راجہ کو آشیرواد دی۔

اُر دھری رامہی سیئے سمیتا ۔ ہرشی کینہہ گر گون نکیتا
بپر بدھو سب بھوپ بولائیں ۔ چیل چارو بھوشن پہرائیں

شری رام چندر جی کو سیتا سمیت اپنے ہردے میں رکھ کر پرسن ہو کر بسشٹ جی نے اپنے گھر کو گمن کیا۔ پھر راجہ نے سب براہمنوں کی استریوں کو بلایا اور انہیں سندر بستر اور گہنے پہننے کو دئے۔

بہوری بولائی سواسنی لینہی ۔ رچی بچاری پہراونی دینہی
نیگی نیگ جوگ سب لیہیں ۔ رچی انوروپ بھوپ منی دیہیں

پھر راجہ نے نگر کی سہاگنی استریوں کو بلا لیا۔ اور انکی رچی کے مطابق انہیں سندر پوشاکیں دیں۔ لوگ سب اپنا اپنا نیگ لینے لگے اور بادشاہوں میں شرومنی راجہ دسرتھ جی ان کی اچھا کے انوسار انہیں دیتے ہیں۔

پریہ پاہنے پوجیہ جے جانے ۔ بھوپتی بھلی بھانتی سنمانے
دیو دیکھی رگھوبیر بیاہو ۔ برشی پرسون پرسنسی اچھاہو

جن مہمانوں کو راجہ نے پریہ اور پوجنے جانا ان کا بھلی بھانت آدر ستکار کیا۔ دیوتا لوگ شری رام جی کے وواہ کو دیکھ کر پھول برساتے ہوئے اور اس وواہ اُتسو کی استتی کرتے ہوئے۔

چلے نسان بجائی سُرت ریچ پُر سکھ پائی
کہت پرسپر رام جسو پریم نہ ہرڑیاں سمائی

نقارے بجاتے ہوئے اور پریم سُکھ کو پایت کر کے اپنے اپنے لوک کو گئے۔ وہ آپس میں شری رام جی کے یش کا ورنن کرتے جا رہے ہیں۔ اور پریم کے مارے من میں پھولے نہیں سماتے۔

سب بدھی سب ہی سمدی نرناہو۔ رہا ہرڑیاں بھری پوری اُچھاہو
جہاں رنیو اسُو تہاں لگو دھالے۔ سہت بہو سُتہہ کنور تہارے

سب پرکار سے سب کا بھلی بہانت آدر ستکار کر لینے پر راجہ دشرتھ جی کا ہردے اتساہ سے پری پورن ہو گیا۔ پھر وہ رنواس میں گئے اور اپنے پتروں کو بہوئیں سمیت دیکھا۔

لئے گود کری مود سمیتا۔ کو کہی سکئی بھیو سکھ جیتا
بدھو سپریم گود بیٹھاریں۔ بار بار ہیاں ہرشی دُلاریں

پھر راجہ نے بڑے آنند کے ساتھ راجکماروں کو گود میں لے لیا۔ اس سمے راجہ کو جو سکھ ہوا اس کا پار کون پا سکتا ہے! پھر بہوؤں کو پریم سے اپنی گودی میں بٹھایا۔ اور بار بار من میں پرسن ہو کر ان کا لاڈ چاؤ کیا۔

دیکھی سماجو مدت رنیو اسُو۔ سب کے اُر آنند کیو باسُو
کہیو بھوپ جمی بھیو بیاہو۔ سُنی سُنی ہرش ہوت سب کاہو

یہ سماج دیکھ کر جیسی راجہ کو اپنے پتروں اور بہوؤں کا سنیت لاڈ چاؤ کرتے دیکھ کر رانیاں بڑی پرسن ہوئیں سب کے ہردے میں آنند نے گھر کر لیا۔ پھر راجہ نے وواہ کا سارا سماچار کہہ سنایا جسے سُن کر سبھی پرسن ہو گئے۔

جنک راج گن سیلو بڑائی۔ پریتی ریتی سمپد اسُہائی
بہو بدھی بھوپ بھاٹ جمی برنی۔ رانی سب پرمدت سُنی کرنی

بھاٹ کی طرح راجہ دشرتھ نے راجہ جنک کے گن شیل بھاؤ، نیش، پریتی، وہیوہار اور ان کی سندر سہانی سمپدا کا ورنن بہت پرکار سے کیا۔ ان کو

سن کر سبھی رانیاں پرسن ہوئیں۔

سُتنہہ سمیت نہائی نرپ بولی بیپر گر گیاتی
بھوجن کینہہ انیک بدھی گھری پنچ گئی راتی

پتروں سمیت اشنان کر کے راجہ نے برہمنوں گرو اور کٹمبیوں کو بلا کر انیک بھانت کے بھوجن کئے۔ یہ سب کرتے کرتے پانچ گھڑی رات بیت گئی

منگل گان کرہیں برتیاہی۔ بھئے سکھ مُول منوہر داہی
انچی پان سب کاہوں پائے۔ سرگ سگندھ بھوشت چھبی چھائے

سندر استریاں منگل گیت گا رہی ہیں۔ اس سمے وہ منوہر رات سکھ کی مُول ہو رہی ہے۔ ہاتھ منہ دھو کر پھر سب نے پان کھائے اور پھولوں کی مالا و سگندھت دروئیہ آدی سے سج دھج کر سب شوبھا سے چھا گئے۔

راتہی دیکھی رجا لیسو پائی۔ سج نج بھون چلے سر نائی
پریم پرمود و بنود بڑائی۔ سمیو سماجو منوہر تائی

کہی نہ سکہیں سیت سارد سیسو۔ بیا پرنچی مہیس گنیسو
سو میں کہوں کون بدھی برنی۔ بھومی ناگو سر دھرنی کہ دھرنی

شری رام چندر جی کو دیکھ کر اور راجہ کی آگیا پا کر سب سر نوا کر اپنے اپنے گھر چلے۔ وہاں کے پریم و آنند اور موج بہار اور بڑائی۔ سمال۔ سماج۔ اور منوہرتا کو سینکڑوں سرسوتی اور شیش۔ برہما۔ مہادیو اور گنیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ پھر بھلا میں اُسے کس پرکار سے ورنن کروں کہیں پرتھوی پر رہنے والے سانپ بھی پرتھوی کو اُٹھا سکتے ہیں۔

نرپ سب بھانتی سب ہی سنمانی۔ کہی مرد و بچن بولائیں رانی
بدھو لرکنیں پر گھر آئیں۔ راکھیہو نین پلک کی نائیں

سب کا سب پرکار سے آدر کر کے راجہ نے کومل بچن کہہ کر رانیوں کو بلا لیا۔ اور کہا بہوئیں ابھی چھوٹی عمر کی کنیائیں ہیں۔ پرائے

گھر آئی ہیں جیسے پلکیں نیتروں کی رکشا کرتی ہے۔ اور انہیں سُکھ پہنچاتی ہیں۔ ویسے ہی تم بھی انہیں سُکھ پہنچانا۔

ترپت کاتر م سہت انیندبس ٹیس کراو ہُو بھائی
اُس کہی کے بشرام گرہیں رام چرن چت لائی

لڑکے بھی تھکے ہوئے اونگھ رہے ہیں۔ انہیں لے جا کر سُلاؤ۔ ایسا کہہ کر شری رام چندر جی کے چرنوں میں من لگا کر اپنے وشرام بھون میں چلے گئے۔

بھوپ بچن سُنی سہج سُہائے۔ جڑت کنک منی پلنگ ڈسائے
سُبھگ سُرَبھی پے پھین سمانا۔ کومل کلت سُپیتیں نانا

راجہ کے سہج سہاونے بچن سن کر رانیوں نے منی جڑت سورن کے پلنگ بچھائے۔ ان پر گائے کے دودھ کے پھین کے سمان سُندر، کومل انیکوں سفید چادریں بچھائیں۔

اُپبرہنا بر برنی نہ جاہیں۔ سرگ سگندھ منی مندر ماہیں
رتن دیپ سُٹھی چارو چندووا۔ کہت نہ بنئی جان جیہی جووا

سندر تکیوں کا تو ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ منی جڑت محلوں میں پھولوں کی مالائیں اور سُگندھ دویہ سجے ہوئے ہیں۔ سندر رتنوں کے دیپکوں کا پرکاش اور سندر چندووے کی شوبھا کہی نہیں جا سکتی۔ [illegible] ہیں جس نے کہ انہیں دیکھا ہے۔

سیج رُچر رچی رام اُٹھائے۔ پریم سمیت پلنگ پوڈھائے
اگیا پنی پنی بھائنہ دینہی۔ نج نج سیج سین تنہہ کینہی

اس پرکار سندر سیج سجا کر ماتاؤں نے شری رام چندر جی کو اُٹھا کر پریم سے پلنگ پر بٹھایا۔ اور شری رام جی نے بار بار بھائیوں کو آگیا دی۔ تب وہ بھی اپنی اپنی سیج پر سو گئے۔

دیکھی سیام مردو منجل گاتا۔ کہہیں سپریم بچن سب ماتا
مارگ جات بھیاونی بھاری۔ کیہی بدھی تات تاڑکا ماری

شری رام چندر جی کے سانولے کومل اور سندر انگوں کو دیکھ کر سب ماتائیں پریم سمیت بچن کہہ رہی ہیں ہے تات! مارگ میں جاتے ہوئے تم نے بڑے ہی بھیانک ڈراونی تاڑکا راکشسی کو کس طرح مارا۔

گھور نساچر بکٹ بھٹ سمر گنہہ نہیں کاہو
مارے سہت سہائے کیمی کھل ماریچ سباہو

بڑے گھور راکشس، جو بڑے ہی یودھا تھے، اور [illegible] میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ ان دُشٹ ماریچ اور سباہو کو ان کے سہائکوں سمیت تم نے کیسے مارا!

مُنی پرساد بلی تات تمہاری۔ ایس انیک کر دیپ نہاری
مکھ رکھوا کری گرو آئیں۔ گرو پرساد سب بدیا پائیں

[illegible] کی کرپا سے ایشور نے تمہاری [illegible] کی رکشا کر کے تم دونوں بھائیوں نے گرو کی کرپا سے سب ودیا پراپت کیں۔

مُنی تیا تری لگت پگ دھوری۔ کیرتی رہی بھون بھری پوری
کمٹھ پیٹھ پبی کوٹ کٹھورا۔ نرپ سماج مہں سِو دھنو توڑا

تمہارے چرنوں کی دھول کا سپرش کرتے ہی منی پتنی اہلیہ کی [illegible] سب سنسار میں پھیل گئی۔ کچھوے کی پیٹھ اور بجر [illegible] کٹھور شیو جی کے دھنش کو راجاؤں کے سماج میں تم نے توڑ ڈالا۔

بسو بجے جسو جانکی پائی۔ آئے بھون بیاہی سب بھائی
سکل امانُش کرم تمہارے۔ کیول کوسک کرپا سدھارے

سنسار کو جیتنے کا یش اور جانکی جی کو پا کر، اور سب بھائیوں کو بیاہ کر گھر آئے۔ تمہارے سب ہی کرم منش کی شکتی سے باہر ہیں جنہیں کیول وشوامتر جی کی کرپا سے سدھارا ہے۔

آج سپھل جگ جنم ہمارا۔ دیکھی تات بدھو بدن تمہارا
جے دن گئے تمہہ بنُ دیکھے۔ تے برنچی جنی پارہیں لیکھے

ہے تات! تمہارا چندر مکھ دیکھکر آج ہمارا سنسار میں جنم لینا سپھل ہوا جتنے دن ہم نے تمہارے درشنوں بغیر گذارے ہیں بدھاتا انہیں ہماری عمر کے حساب میں نہ گنے۔

رام پرتوشیں ماتو سب کہی بنیت بر بین
سمرِ سمبھو گر بپر پد کئے نیند بس نین

اتی کومل سندر بچن کہکر رام چندر جی نے ماتاؤں کو پرسن کیا پھر شوجی۔ گرو اور برہمنوں کے چرنوں کا سمرن کرکے سو گئے۔

نیندؤں بدن سوہ سُٹھی لونا۔ منہوں سانجھ سرسیرُدہ سونا
گھر گھر کرہیں جاگرن ناریں۔ دیہیں پرسپر منگل گاریں

نیند میں بھی شری رام چندر جی کا سندر نازک مکھڑا ایسا شوبھایمان تھا۔ مانو شام کے وقت کا لال کمل شوبھا پا رہا ہو۔ ایودھیا پوری میں گھر گھر استریاں جاگ رہی ہیں۔ اور آپس میں خوشی سے ادے ایک دوسری کو منگل مئی گالیاں دے رہی ہیں۔

پُری براجتی راجتی رجنی۔ رانیں کہہیں بلوکہو سجنی
سندر بدھوہنہ سیا سوئے سوئیں۔ پھنی کنہ جنو سر منی اُرگوئیں

رانیاں کہتی ہیں ہے سجنی! دیکھو کیسی سہاونی رات ہے جس سے ایودھیا پوری کتنی وشیش (زیادہ۔ بڑی) شوبھا پا رہی ہے سندر بہوؤں کو ساسوئیں لے کر سو گئیں مانو سرپوں نے اپنے مستک کی منیوں کو اپنے ہردے میں چھپا لیا ہو۔

پرات پنیت کال پربھو جاگے۔ ارن چوڑ بر بولن لاگے
بندی ماگدھنہی گن گن گائے۔ پرجن دوار جوہارن آئے

پراتہ کال پوتر سمے جبکہ سندر مرغے بولنے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی جاگ پڑے۔ ماگدھوں اور بھاٹوں نے گنوں کے سموہ کا گان کیا۔ اور نگر کے لوگ پربھو کے درشن کرنے کے لئے راج دوار پر آ گئے۔

بندی بپر سر گر پتو ماتا۔ پائی اسیس مدت سب بھراتا
جننہ سادر بدن نہارے۔ بھوپتی سنگ دوار پگو دھارے

برہمنوں۔ دیوتاؤں۔ گرو اور ماتا پتا کی بندنا کرکے آشیرواد پاکر سب بھائی پرسن ہوئے۔ ماتاؤں نے آدر کے ساتھ انکے مکھوں کو دیکھا۔ پھر وہ راجہ کے ساتھ دروازے پر آ گئے۔

کینہی سوچ سب سہج سُچی سرت پنیت نہائی
پرات کریا کری تات پہیں آئے چاری بھائی

سبھاؤ سے ہی پوتر بھائیوں نے شوچ آدی سے فارغ ہوکر پوتر سرجو ندی میں اشنان کیا۔ اور پراتہ کال کی سب کریائیں سندھیا آدی کرکے وہ پتا کے پاس آ گئے۔

*

نواہن پارائن تیسرا وشرام

بھوپ بلوکی لئے اُر لائی۔ بیٹھے ہرشی رجایسو پائی
دیکھی رامو سب سبھا جڑانی۔ لوچن لابھ اودھی انومانی

راجہ نے دیکھکر انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ تب وہ پتا کی آگیا پاکر پرسن ہوکر بیٹھ گئے شری رام چندر جی کو دیکھکر ساری سبھا کے ہردے شیتل ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے یہ جان لیا۔ کہ پربھو شری رام چندر جی کے درشن کرنا نیتروں کے لابھ کی انتم سیما ہے (یعنی نیتروں سے دیکھ کر جو لابھ ہو سکتا ہے بھگوان کے درشن اس لابھ کی حد ہے۔)

پُنی بسشٹ منی کوسِک آئے۔ سبھگ آسنہ منی بیٹھائے
سُتنہ سمیت پوجی پد لاگے۔ نرکھی رامو دوؤ گر انوراگے

پھر وششٹ جی اور منی وشوامتر جی آئے۔ راجہ نے انہیں سندر آسنوں

پر بٹھایا۔ پتروں سمیت راجہ نے اُن کی پوجا کر کے چرن بندنا کی
شری رام چندر جی کو دیکھکر دونو گرو پریم میں مگن ہو گئے۔

کہہں بسشٹ دہرم اتہاسا۔ سُنہیں مہیش سہت رنیواسا
مُنی من اگم گادھی سُت کرنی۔ مُدت بسشٹ بپل بدھی برنی

وسشٹ جی نے دہرم کے اتہاس کہہ رہے ہیں۔ اور راجہ رنواس سمیت سُن رہے ہیں۔ وسشٹ جی نے مُنی وشوامتر جی کی کرنی کا جو کہ مُنیوں کا بھی اگم (جس کا پار مُنی بھی نہیں پا سکتے۔) ہے۔ پرسن ہو کر انیک پرکار سے ورنن کیا۔

بولے بامدیو سب ساچی۔ کیرتی کلت لوک تہوں ماچی
سُنی آنند وبھو سب کاہو۔ رام لکھن اُر ادھک اُچھاہو

بامدیو جی بولے۔ کہ یہ سب سچی باتیں ہیں۔ وشوامتر جی کی سُندر کیرتی تینوں لوک میں چھائی ہوئی ہے۔ سب کو ہی سُن کر آنند ہُوا۔ اور شری رام اور لکشمن کے من میں تو بڑا ہی اُتساہ تھا۔

دوہا۔ منگل مُود اُچھاہ نت جاہیں دوس ایہی بھانتی
اُمگی اودھ انند بھری ادھک ادھک ادھکاتی

منگل آنند اور اُتسو نت ہو رہے ہیں۔ اس طرح آنند میں سماں گذرتا جا رہا ہے۔ آنند سے بھرپور ہو کر ایودھیا اُمڈ رہی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ آنند بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

سُدن سودھی کل کنکن چھورے۔ منگل مُود بنود نہ تھورے
نت نو سکھ سُر دیکھی سہاہیں۔ اودھ جنم جاچہیں بدھی پاہیں

شُبھ دن شودھ کر سُندر کنگن کھیلے گئے۔ بہت ہی منگل آنند اور بہار ہوئی اس پرکار نت نئے سکھ کو دیکھکر دیوتا سہلاتے ہیں اور ایودھیا میں جنم لینے کے لئے بار بار برہما جی سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

بسوامتر چلن نت چہیں۔ رام سپریم بنئے بس رہہیں
دن دن سئے گن بھوپتی بھاؤ۔ دیکھی سراہ مہا مُنی راؤ

ہر روز وشوامتر جی واپس آشرم لوٹنا چاہتے ہیں۔ پرنتو شری رام جی کے سُندر پریم اور نمرتا بھاؤ کے وش ہو کر رُک جاتے ہیں۔ دن پرتی دن راجہ کا سو گنا پریم دیکھکر مہامُنی وشوامتر جی اُن کی بڑی ہی پرشنسا کرتے ہیں۔

مانگت بدا راؤ انوراگے۔ سُتنہہ سمیت ٹھاڑھ بھے آگے
ناتھ سکل سمپدا تمہاری۔ میں سیوک سمیت سُت ناری

ندان (آخرکار) جب وشوامتر جی نے وداع مانگی جب راجہ پریم سے بیاکل ہو گئے۔ اور پتروں سمیت اُن کے آگے کھڑے ہو کر بولے۔ ہے ناتھ! یہ ساری سمپدا آپ کی ہے۔ میں اپنے پتروں اور رانیوں سمیت آپکا سیوک ہوں۔

کرب سدا لرکن پر چھوہو۔ درسُو دیت رہت مُنی موہو
اس کہی راؤ سہت سُت رانی۔ پریو چرن مُکھ آو نہ بانی

ہے مُنی! میرے ان پتروں پر سدا پریم کرتے رہنا اور مجھے بھی درشن دیتے رہنا۔ ایسا کہہ کر پتروں اور رانیوں سمیت راجہ وشوامتر جی کے چرنوں پر گر پڑے۔ اور پریم وش مکھ سے کچھ بچن نہ نکلتا تھا۔

دینہی اسیس بہو بہو بھانتی۔ چلے نہ پریتی ریتی کہی جاتی
رامُو سپریم سنگ سب بھائی۔ آئیسُو پائی پھرے پہنچائی

وشوامتر جی نے بہت پرکار سے آشیرواد دیئے۔ اور پھر وہ چل پڑے۔ پریم کی ریت کہی نہیں جاتی ہے۔ پریم کے ساتھ شری رامچندر جی سمیت باقی بھائیوں کے انہیں کچھ دور تک پہنچا کر اُنکی آگیا پا کر واپس لوٹے۔

دوہا۔ رام رُوپ بھوپتی بھگتی بیاہ اُچھاہ آنند و
جات سراہت من ہی من مُدت گادھی کل چند و

شری رام چندر جی کے سندر رُوپ۔ راجہ دشرتھ کا بھگتی بھاو بیاہ اُتسو اور ان کا آنند ان سب کی من ہی من سراہنا کرتے ہوئے پرسن من ہو کر گادھی کل کے چندرما شری وشوامتر جی جا رہے ہیں۔

باںدیو رگھو کُل گرُو گیانی ۔ بہوری گادھی سُت کتھا بکھانی
سُنی مُنی سُجس من ہی من راوٗ ۔ برنت آپن پُنیہ پربھاوٗ

باںدیو اور رگھو کُل کے گرُو گیانی وسِشٹ جی نے پھر وشوامتر جی کی کتھا کا ورنن کیا۔ مُنی جی کے یش کی مہاتم کر راجہ دشرتھ من ہی من میں اپنے پُن کرموں کے پربھاوٗ کا ورنن کرتے ہیں۔

بہولے لوگ رجا لیسو بھیئو ۔ سُتنہ سمیت نرپتی گرہہ گیئو
جہاں تہاں رام بیاہ سُبو گاوا ۔ سُجسو پُنیت لوک تہوں چھاوا

پھر راجہ کی آگیا پا کر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ راجہ دشرتھ بھی پُتروں سمیت محل میں گئے۔ جہاں تہاں شری رام جی کے بیاہ کا یش گایا جا رہا ہے۔ اور یہ پرم پوتر یش تینوں لوکوں میں پھیل گیا۔

آئے بیاہی رامو گھر جب تیں ۔ بسئی آنند اودھ سب تب تیں
پربھو بیاہ جس بھیئو اُچھاہُو ۔ سکہیں نہ برنی گرا اہی ناہو

جب سے شری رام جی بیاہ کر گھر آئے۔ تب سے ایودھیا میں سب آنند کرنے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی کے وواہ میں جیسا آنند اور اُتساہ ہُوا ہے۔ اُسے شری سرسوتی جی اور ناگ راج شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔

کبی کُل جیونو پاون جانی ۔ رام سیا جسُو منگل کھانی
تیہی تے میں کچھُ کہا بکھانی ۔ کرن پُنیت ہیتُو رج بانی

کوی کُل (شاعروں کے خاندان) کے جیون کو پوتر کرنے والا اور منگلوں کی کھان شری رام چندر جی کے یش کو جان کر ہی میں نے

اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے اس کا کچھ تھوڑا سا ورنن کیا ہے۔

رنج گرا باوٗنی کرن کارن رام جسُو تلسیں کہیوٗ
رگھُوبیر چرت اپار بارِدھی پارُ کبی کَونیں لہیوٗ
اُپبیت بیاہ اُچھاہ منگل سُنی جے سادر گاوہیں
بیدیہی رام پرسادتے جن سربدا سُکھو پاوہیں

تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ اپنی بانی کو پوتر کرنے کے لئے ہی میں نے شری رام جی کے یش کا ورنن کیا نہیں تو شری رگھوناتھ جی کا چرتر تو اتھاہ سمندر ہے اس کا پار کس کوی نے پایا ہے۔ جو لوگ اُنکے یگیوپویت (جنیو دھارن کرنیکی رسم) اور وواہ کے منگل اُتسو کا آدر کے ساتھ شروَن کرینگے۔ وہ لوگ شری سیتا جی اور رام جی کی کرپا سے سدا سُکھ پاویں گے۔

سیا رگھوبیر بیاہُ جے سپریم گاوہیں سُنہیں
تنہہ کو سدا اُچھاہُو منگلائتن رام جسُو

شری سیتا جی اور رام جی کے وواہ کو جو لوگ پریم کے ساتھ گاویں سُنیں گے اُن کے لئے سدا ہی آنند اور منگل ہے۔ کیونکہ شری رگھوناتھ جی کا یش تو منگل کا ہی گھر ہے۔

(کلجُگ کے پاپوں کا ناش کرنے والا شری رام چرت مانس کا یہ پہلا سوپان سماپت ہُوا۔)

(بال کانڈ سماپت)

دوسرا سوپان۔ ایودھیا کانڈ

شلوک:۔

یسیہ آنکے چا وبھاتی بھودھرستا دیوا پگا مستکے
بھالے بال ودھو گلے چا گرلم یسیہ اُرسی ویال راٹ

سوایم بھوتی بھوشنہ سُرورہ سروادھی پا سروَدا
شروہ سرو گتہ شوہ ششی نبھہ شری شنکرہ پاتو مام

جن کی گود میں پربت راج کماری شری پاربتی جی و مستک پر شری گنگا جی و ماتھے پر بال چندرما و گلے میں ہلاہل وِش اور ہردے پر بھجنگ راج شیش ناگ جی براجتے ہیں۔ وہ بھوتی سے سجے ہوئے دیوتاؤں میں شریشٹھ سب کے سوامی پرلے سروپ ہمہ ویاپک سکھ سروپ چندرورن شری شنکر جی سدا میری رکشا کریں۔

پرسنّتام یا نہ گتا بھشیکتس تتھا نہ ممّلے بنباس دکھ تہ
مکھامبج شری رگھونندنسیہ مے سدا استو سا منجل منگل پردا

جو راج تلک کی بات سن کر نہ پرسنتا (خوشی) کو پراپت ہوا اور نہ بن باس کے دکھ سے مرجھایا رگھونندن شری رام چندر جی کے ایسی مکھ کمل کی شوبھا سدا میرے لئے سُندر منگلوں کی دینے والی ہو۔

نیل امبج شیامل کومل انگم سیتا سماروپت بام بھاگم
پانو مہا سایک چارو چاپم نمامی رامم رگھووَنش ناتھم

نیل کمل جیسے شیام کومل جن کے انگ ہیں۔ اور شری سیتا جی جن کے بائیں طرف براجتی ہیں۔ ہاتھوں میں جن کے اموگھ بان اور سُندر دھنش ہے۔ ان رگھوکل کے سوامی شری رام چندر جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

- - - - ؛ - - - -

شری گرو چرن سروج رج نج منو مکر سدھاری
برنؤں رگھوبر بمل جسو جو دایک پھل چاری

شری گرو کے چرن کملوں کی دھول سے اپنے من روپی شیشے کو اجّل کر کے میں شری رگھوناتھ جی کے نرمل یش کا ورنن کرتا ہوں جو دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھوں کو دینے والا ہے۔

جب تیں رام بیاہ گھر آئے۔ نت نو منگل مود بدھائے
بھون چاری دس بھودھر بھاری۔ سکرت میگھ برشہیں سکھ باری

جب سے رامچندر جی بیاہ کر کے گھر آئے۔ تب سے ایودھیا جی میں نت نئے منگل آنند کے بدھاوے ہو رہے ہیں۔ چودہ لوک روپی بھاری پہاڑوں پر پن روپی میگھ سکھ روپی جل کی بارش کر رہے ہیں۔

رِدھی سِدھی سمپتی ندیں سہائی۔ امگی اودھ امبودھی کہوں آئی
منی گن پُر نر ناری سجاتی۔ سچی امول سُندر سب بھانتی

رِدھی سِدھی سمپتی روپی ندی ان پہاڑوں سے امڈ امڈ کر ایودھیا روپی سمندر میں آ ملی۔ ایودھیا کے استری پرش اس سمندر میں امولیہ رتن ہیں۔ جو سب پرکار سے سُندر اور اتّم جاتی کے ہیں۔

کہی نہ جائی کچھ نگر بھبوتی۔ جنو ایتنئی برنچی کرتوتی
سب بدھی سب پُر لوک سکھاری۔ رام چند مکھ چند نہاری

نگر کی سمپدا (خوشحالی۔ دھن ایشوریہ) تو کچھ کہی ہی نہیں جاتی ہے۔ مانو برہما جی کی کاریگری بس یہاں پر ہی سب سماپت ہو گئی ہے۔ نگر کے لوگ سب پرکار سکھی ہیں۔ اور شری رامچندر جی کے چندر مکھ کو دیکھ کر سدا آنند مگن رہتے ہیں۔

مدت ماتو سب سکھیں سہیلی۔ پھلت بلوکی منورتھ بیلی
رام روپ گن سیل سبھاؤ۔ پرمدت ہوئی دیکھی سنی راؤ

کوشلیا آدی سب ماتائیں سکھی سہیلیوں سمیت اپنے منورتھوں کی بیل کو پھلی پھولی دیکھ کر سدا پرسن رہتی ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے سندر روپ ۔ گن ۔ شیل اور سبھاؤ کو دیکھ کر اور وچن سے سُن کر راجہ دشرتھ بڑے پرسن رہتے ہیں۔

دوہا

سب کیں اُر ابھیلاش اس کہہیں مناتی مہیسو
آپ اچھت یوراج پد راماہی دیہو نریسو

سب کے من میں یہ بڑی ابھیلاشا ہے ۔ اور سب شیو جی مہاراج کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ راجہ اپنے جیتے جی شری رام چندر جی کو یوراج پد (ولیعہدی) دیدیں۔

چوپائی

ایک سمے سب سہت سماجا ۔ راج سبھاں رگھوراج براجا
سکل سُکرت مورتی نرناہو ۔ رام سجسو سُنی اتی ہی اچھاہو

ایک سمے راج سبھا میں اپنی ساری سماج (منتری سینا پتی ۔ آدک) سہت رگھوکل کے راجہ دشرتھ جی براج رہے تھے۔ مہاراج سمست پنیوں کی مورتی ہیں۔ انہیں شری رامچندر جی کا یش سُن کر بڑا ہی آنند ہو رہا ہے۔

نرپ سب رہیں کرپا ابھیلاشیں ۔ لوکپ کرہیں پریتی رُکھ راکھیں
تری بھون تین کال جگ ماہیں ۔ بھوری بھاگ دسرتھ سم ناہیں

سب راجہ اُنکی کرپا کی ابھیلاشا رکھتے ہیں۔ لوکپال گن (اندر ۔ ورن ۔ کبیر ۔ یمراج آدک) اُن کے انوکول ہو کر اُن سے پریتی کرتے ہیں۔ تینوں لوکوں (سورگ ۔ پرتھوی ۔ پاتال) اور تینوں کالوں (بھوت بھوشیہ اور ورتمان) میں دشرتھ کے سمان سوبھاگیہ شالی دوسرا کوئی نہیں ہے۔

منگل مول رام سُت جاسو ۔ جو کچھ کہیئے تھوڑ سب تاسو
رائے سُبھائیں مُکر کر لینہا ۔ بدن بلوکی مکٹ سم کینہا

تو ایسے پتر شری رامچندر جی منگلوں کے مول ہیں۔ اُن کے لئے جو کچھ کہیئے سب تھوڑا ہی ہے۔ (ارتھات اُن کے آنند اور سُکھ کا کیا ٹھکانہ) سبھا میں مہاراج دشرتھ جی نے سہج سبھاؤ ہی شیشہ ہاتھ میں لے لیا ۔ اور اُس میں اپنا مُنہ دیکھ کر مکٹ کو سیدھا کیا۔

شرون سمیپ بھئے سِت کیسا ۔ منہوں جرٹھ پن اس اُپدیسا
نرپ یوراج رام کہوں دیہو ۔ جیون جنم لاہو کن لیہو !!

مکٹ سیدھا کرتے ہوئے ۔ کانوں کے پاس سفید بال دیکھے مانو بڑھاپا راجہ کو یہ اپدیش دے رہا ہو ۔ کہ ہے راجن ! شری رام جی کو یوراج بنا کر اپنے جنم اور جیون کا لاہا کیوں نہیں لیتے۔

دوہا ۔ یہ بچار اُر آنی نرپ سُدن سُو اوسر پائی
پریم پُلکی تن مدت من گُرہی سنایو جائی

من میں رام جی کو یوراج پد دینے کا درڑھ نشچے کر کے راجہ دشرتھ جی نے شبھ دن اور شبھ سماں پاکر پریم سے پُلکت شریر اور پرسن من ہو کر گرو وسشٹ جی کو ساری بات کہہ سنائی۔

کہی بھوال سُنئے مُنی نائک ۔ بھئے رام سب بدھی سب لائک
سیوک سچو سکل پُرباسی ۔ جے ہمارے اری متر اداسی

سبھی رامو پریہ جیہی بدھی موہی ۔ پربھو اسیس جنو تنو دھری سوہی
بپر سہت پریوار گوسائیں ۔ کرہیں چھوہو سب رورے ناہیں

راجہ نے کہا ۔ ہے منیشور سُنئے ! شری رام چندر جی سب طرح سے یوگیہ ہو گئے ہیں۔ سیوک ۔ منتری ۔ سب نگر واسی ۔ ہمارے شتر اور دشمن یا اُداسین (نرپکش) جو ہیں سبھی کو شری رام چندر جی ویسے ہی پریہ لگتے ہیں۔ جیسے کہ مجھے لگتے ہیں۔ مانو آپ کا آشیرواد ہی رام کا روپ دھارن کر کے براج رہا ہو ۔ ہے سوامی ! سارے برہمن پریوار سہت آپ کے سمان ہی اُن سے پریتی رکھتے ہیں۔

جے گُر چرن رینو سر دھرہیں ۔ تے جنو سکل بھبو بس کرہیں
موہی سم یہو انبھیو نہ دوجیں ۔ سب پایئو رج پاون پوجیں

جو کوئی گرو کی چرن رج کو اپنے مستک پر رکھتا ہے۔ وہ مانو

سدب وچن والیشودیہ کو اپنے وش میں کر لیتا ہے میرے سمان ایسا انوبھو (تجربہ) کسی دوسرے کو نہیں ہے۔ آپ کے چرنن کی پوتر رج کو پاکر میں نے سب کچھ پراپت کر لیا ہے۔

اَب ابھیلاشو ایک من موریں۔ پوجہیں ناتھ انوگرہ توریں
مُنی پرسن لکھی سہج سنیہو۔ کہیؤ نریس ربابیسو دیہو

اب میرے من میں ایک ابھیلاشا ہے سو وہ بھی آپکی کرپا سے پوری ہوگی۔ راجہ کا سہج پریم دیکھکر وسشٹ جی بڑے پرسن ہوئے اور کہا۔ ہے نریش! کہیئے کیا ابھیلاشا ہے۔

راجن راؤر نامو جسو سب ابھیمت داتار
دوھا: پھل انوگامی مہیپ منی من ابھیلاشو تمہار

ہے راجن! آپ کا نام اور یش ہی سب منو کامناؤں کے دینے والا ہے۔ ہے راجاؤں کے مُکٹ منی آپ کے من کی ابھیلاشا پھل کا انوسرن کرتی ہے۔ (یعنی پھل پہلے پیدا ہوتا ہے۔ اور ابھیلاشا پھل کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔)

سب بدھی گرو پرسن جیاں جانی۔ بولیؤ راؤ رہنسی ہرد بانی
ناتھ رامو کریئے یوراجو۔ کہیئے کرپا کری کریئے سماجو

سب پرکار سے گرو کو پرسن چت جان کر راجہ پرسن ہو کر کومل بچن بولے ہے سوامی! شری رام جی کو یوراج کیجئے۔ کرپا کر کے آگیا دیجئے۔ تو تیاری کیجائے۔

موہی جیت یہو ہوئی اُچھاہو۔ لہہیں لوگ سب لوچن لاہو
پربھو پرساد سو سبئی نباہیں۔ یہ لالسا ایک من ماہیں

میرے جیتے جی یہ اُتسو بھی سمپورن ہو جائے۔ تو سب لوگ اپنے نیتروں کا لابھ اُٹھائیں۔ ہے پربھو آپ کی کرپا سے شیو جی نے بھلی پرکار میرا سب کچھ نباہ کر دیا ہے۔ بس یہی ایک لالسا من میں رہ گئی ہے۔

پنی نہ سوچ تنو رہیؤ کی جاؤ۔ جیہیں نہ ہوئی پاچھیں پچھتاؤ
سُنی منی دسرتھ بچن سہائے۔ منگل مود مول من بھائے

ایسا ہو جانے پر پھر مجھے کوئی چنتا نہ رہے گی۔ یہ شریر رہے یا نہ رہے جس سے مجھے پیچھے سے پچھتاوا نہ ہو۔ راجہ دشرتھ کے سہاونے منگل اور آنند کے بچنوں کو سُن کر وسشٹ جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔

سُنو نرپ جاسو بمکھ پچھتاہیں۔ جاسو بھجن بنو جرنی نہ جاہی
بھیؤ تمہار تنہہ سوئی سوامی۔ رامو پنیت پریم انوگامی

وسشٹ جی نے کہا کہ ہے راجن سُنئے۔ جن کے بمکھ ہو کر لوگ پچھتاتے ہیں۔ اور جن کا بھجن کئے بنا ہردے کا سنتاپ نہیں مٹتا۔ وہی ایشور شری رام چندر جی آپ کے پتر ہوئے ہیں۔ وہ پرم پوتر ہیں اور اپنے پریمیوں کے سیوک ہیں۔

بیگی بلمبو نہ کریئے نرپ ساجیئے سبوئی سماجو
دوہا: سُدن سُمنگل تبہیں جب رام ہوہیں یوراجو

ہے راجن! جلدی ہی سارا سامان تیار کرو۔ دیر نہ کرو جب شری رام چندر جی یوراج ہو جائیں۔ وہ دن شُبھ اور سمان منگل مئے ہی ہے۔

مُدِت مہی پتی مندر آئے۔ سیوک سچو سُمنتر بولائے
کہی جے جیو سیس تنہہ نائے۔ بھوپ سُمنگل بچن سنائے

مہاراجہ دشرتھ پرسن ہو کر راج محل میں آئے۔ اور اپنے سیوکوں اور سومنتر وزیر کو بُلایا وہ سب آئے۔ اور مہاراج کو جے جیو کہکر سر نوایا۔ پھر راجہ نے اُن کو سب منگل سماچار سنائے۔

پرمدِت موہی کہیؤ گر آجو۔ رامہی راج دیو جب راجو
جوں پانچہی مت لاگے نیکا۔ کرہو ہرشی ہیاں رام ہی ٹیکا

آج مجھ سے پرسن ہو کر گرو دیو نے کہا ہے کہ ہے راجن! اب تم رامچندر جی کو راج دے دو۔ یدی یہ مت (صلاح) تم سب پنچوں کو اچھا لگے تو پرسن چت سے شری رام کو راج تلک کیجئے۔

منتری مُدِت سُنت پریہ بانی۔ ابھیمت برول پرئیو جنو پانی
بنتی سچو کرہیں کر جوری۔ جیئے ہو جگت پتی برس کروری

راجہ کے یہ پریہ بچن سُن کر منتری بڑے پرسن ہوئے۔ مانو اُن کے منو کامنا

رُوپی پودے برجل پڑگیا ہو وہ منتری ہاتھ جوڑ کر راجہ سے بنتی کرتے ہیں۔ کہ ہے جگت کے سوامی! آپ کروڑوں برس جیتے رہیں۔

جگ منگل بھل کاجُو بچارا۔ بیگیئے ناتھ نہ لایئے بارا
نرپ ہی مودُ سُنی سچو سبھا شا۔ بڑھت بوند جنُو لہی سُساکھا

آپ نے سنسار بھر کی بھلائی کرنے والا بڑا اچھا کام سوچا ہے۔ ہے ناتھ۔ جلدی کیجئے۔ دیر نہ کیجئے۔ منتریوں کے سُندر بچنوں کو سُن کر راجہ ایسا پرسن اور آنند مگن ہُوا۔ مانو بڑھتی ہوئی بیل کو برکش کی سندر شاخ کا آسترہ مل گیا ہو۔

دوہا: کہیُو بھُوپ مُنی راج کر جوئی جوئی آیسُو ہوئی
رام راج ابھیشیک ہت بیگی کرہو سوئی سوئی

راجہ نے کہا! کہ رام کو راج تلک دینے کے نمت ادھ مُنی راج وسشٹ جی جو جو آگیا دیں۔ آپ لوگ ترنت اُن کی آگیا کا پالن کریں۔

ہرشی مُنیس کہیُو مردُو بانی۔ آنہُو سکل سُتیرتھ پانی
اوشدھ مُول پھُول پھل پانا۔ کہے نام گنی منگل نانا

وسشٹ جی نے پرسن ہوکر کومل بانی سے کہا۔ کہ سب اُتم تیرتھوں کا جل منگواؤ۔ پھر انہوں نے انیک پرکار کی اوشدھی مول۔ پھول۔ پھل۔ اور پتر آدی انیک منگل مے پدارتھوں کے نام گن کر بتائے۔

چامر چرم بسن بہو بھانتی۔ روم پاٹ پٹ اگنت جاتی
مُنی گن منگل بستُو انیکا۔ جو جگ جوگ بھُوپ ابھیشیکا

چنور۔ مرگ چرم۔ بہت پرکار کے بستر۔ بے شمار قسموں کے اونی اور ریشمی کپڑے۔ بہت سے رتن۔ آدک بہت سی منگل بستوئیں منگوانے کے لئے انہوں نے آگیا دی۔ جو راج تلک کے یوگیہ ہوتی ہیں۔

بید بدت کہی سکل بدھانا۔ کہیُو رچہو پُر بیبدھ بتانا
سپھل رسال پوگ پھل کیرا۔ روپہو بیتھنہ پُر چہو پھیرا

وسشٹ جی نے ساری وید ودھی کہی۔ اور کہا کہ نگر میں بہت سے منڈپ رچاؤ۔ پھلوں سمیت آم۔ سپاری اور کیلے کے برکش چاروں طرف شہر کے گلیوں میں لگا دو۔

رچہو منجو مُنی چوکیں چارُو۔ کہہو بناون بیگی بجارُو
پُوجہو گن پتی گرو کُل دیوا۔ سب بدھی کرہو بھُومی سُر سیوا

سُندر مُنی جڑت چوکیں بنوائے جائیں۔ اور بازار شہر کے ترنت سجائے جائیں۔ شری گنیش جی گرو۔ اور کُل دیوتا کی پوجا کرو۔ اور سب پرکار برہمنوں کی سیوا کرو۔

دوہا: دھوج پتاک تورن کلس سجہو ترگ رتھ ناگ
سر دھری مُنی بر بچن سبُو نج نج کاجہیں لاگ

دھوجا۔ پتاکا۔ تورن۔ کلش۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی سب کو سجاؤ۔ سرشیشٹھ مُنی وسشٹ جی کے بچنوں کو سر ماتھے پر رکھ کر سب اپنے اپنے کام میں لگے۔

جو مُنیس جیہی آیسُو دینہا۔ سو تیہیں کاجُو پرتھم جنُو کینہا
بپر سادھو سُر پُوجت راجا۔ کرت رام ہت منگل کاجا

مُنیشور وسشٹ جی نے جس کسی کو جو آگیا دی۔ اس کا اُس نے اتنی جلدی پالن کیا۔ مانو کہ وہ کام اُن کی آگیا دینے سے پہلے ہی کر رکھا تھا۔ راجہ برہمنوں۔ سادھوؤں۔ دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے ہت ارتھ سب منگل کارج کرتے ہیں۔

سُنت رام ابھیشیک سُہاوا۔ باج گہاگہہ اودھ بدھاوا
رام سیا تن سگُن جنائے۔ پھرکہیں منگل انگ سُہائے

شری رام چندر جی کے راج تلک کی سُہاونی خبر سنتے ہی اودھ پوری میں بڑی دھوم دھام سے بدھاوے بجنے لگے۔ سیتا جی اور شری رام چندر جی کے شریر میں بھی شُبھ شگن پرتیت ہونے لگے اور اُن کے سُندر منگل انگ پھڑکنے لگے۔

پُلکی سپریم پرسپر کہہیں۔ بھرت آگمنُو سُوچک اہہیں

بھئے بہت دن اتی اوسیری ۔ سگن پرتیتی بھینٹ پریہ کیری

پریم سے پُلکت ہوکر وہ دونو آپس میں کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ سب شبھ شگن۔ سندر منگل انگوں کا پھڑکنا بھرت جی کے آنے کی خبر کی سُوچنا دے رہے ہیں۔ اُن کو ننہال گئے بہت دن بیت گئے ہیں۔ ان کے ملنے کے لئے من میں بڑی ہی چاہ ہے۔ ان شگونوں سے یہ پرتیت ہوتا ہے کہ اُن سے ملاپ ہونیوالا ہے۔

بھرت سرس پریہ کو جگ ماہیں ۔ اِہی سگن پھل دُوسر ناہیں

رامہی بندھو سوچ دِن راتی ۔ انڈنہی کمٹھ ہردے جیہی بھانتی

بھرت کے سمان سنسار میں اور کون پیارا ہے۔ شگن کا یہی پھل ہے۔ دوسرا نہیں۔ شری رام چندر جی کو اپنے بھائی بھرت کی دن رات سوچ رہتی ہے۔ جیسے کچھوے کا من انڈوں میں رہتا ہے۔

ایہی اوسر منگل پرم سُنی رہنسیو رنیواس
دوھا: سوبھت لکھی بدھو بڑھت جنو باردھی بیچی بلاس

اس سمے پرم منگل سماچار سن کر سارا رنواس آنندت ہو اٹھا جیسے چندرما کو دیکھ کر سمندر کی لہروں کی موج شوبھا پاتی ہے۔

پرتھم جائی جنہہ بچن سُنائے ۔ بھوشن بسن بھوری تنہہ پائے

پریم پُلکی تن من انوراگیں ۔ منگل کلس سجن سب لاگیں

سب سے پہلے جنہوں نے یہ سندر منگل سماچار جا کر رانیوں کو سُنایا۔ انہوں نے بہت سے گہنے اور کپڑے پائے۔ رانیوں کا شریر پریم سے پُلکت ہو اُٹھا۔ اور پریتی اور سنیہہ بہت بڑھ گیا۔ سب منگل کلش سجانے لگیں۔

چوکیں چارو سُمترا پُوری ۔ منی مئے بِبدھ بھانتی اتی رُوری

آنند مگن رام مہتاری ۔ دئیے دان بہو بپر ہنکاری

سُمترا جی نے رتنوں کے بہت پرکار کے سُندر اور منوہر چوک پورے۔ شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی نے برہمنوں کو بُلا کر بہت سا دان دیا۔

پُوجیں گرام دیوی سُر ناگا ۔ کہیو بہوری دین بلی بھاگا

جیہی بدھی ہوئی رام کلیانو ۔ دیہو دیا کری سو بر دانو

انہوں نے گرام دیووں۔ دیوتاؤں اور ناگوں کی پوجا کی اور ان کو بلی بھینٹ دینے کی منوتی مانی اور بنتی کی کہ دیا کر کے وہ ور دان دیجئے کہ جس سے شری رام جی کا کلیان ہو۔

بار بار گنپتی ہی نہورا ۔ کیجے سپھل منورتھ مورا

گاویں منگل کوکل بینی ۔ بدھو بدنیں مرگ ساوک نینیں

بار بار گنیش جی کی بنتی کی۔ کہ میرے منورتھ کو سپھل کیجئے کوئل کے سے میٹھے بول والی چندر مکھی۔ ہرن کے بال بچے کے سے نیتروں والی استریاں منگل گان کرنے لگیں۔

رام راج ابھشیکو سُنی ہیاں ہرشے نر ناری
دوھا: لگے سُمنگل سجن سب بدھی انوکول بچاری

شری رام چندر جی کے راج تلک کی خبر سُن کر نگرواسی استری پُرش من میں بڑے پرسن ہوئے۔ بدھاتا کو اپنے انوکول پا کر سب سندر منگل ساج سجانے لگے۔

تب نر ناہن بسشٹ بولائے ۔ رام دھام سکھ دین پٹھائے

گُر آگمنو سُنت رگھوناتھا ۔ دوار آئی پد نائیو ماتھا

تب راجہ نے وسشٹ جی کو بُلایا اور انہیں شری رام چندر جی کے محل میں اُپدیش دینے کے لئے بھیجا۔ گرو کا آنا سُن کر شری رام چندر جی دروازے پر آئے۔ اور اُن کے چرنوں میں مستک جھکایا۔

سادر ارگھ دئی گھر آنے ۔ سورہ بھانتی پُوجی سنمانے

گہے چرن سیا سہت بہوری ۔ بولے رامو کمل کر جوری

آدر کے ساتھ ارگھ دے کر شری رام جی انہیں محل کے بھیتر لے گئے اور سولہ پرکار سے اُن کی پوجا کر کے اُن کا بڑا آدر ستکار کیا۔ پھر سیتا جی سمیت اُن کے چرن پکڑے اور ہاتھ کملوں کو جوڑ کر شری رام جی بولے۔

سیوک سدن سوامی آگمنو۔ منگل مُول امنگل دِمنو
تدپی اُچت جنو بولی سپریتی۔ پٹھیئے کاج ناتھ اسی نیتی

سوامی کا سیوک کے گھر پدھارنا اگرچہ منگلوں کا مُول اور امنگلوں کے ناش کرنے والا ہوتا ہے۔ تو بھی لے سوامی! یہی مناسب تھا۔ کہ آپ پریم پُوروک سیوک کو ہی اگر کوئی کام تھا۔ بلا بھیجتے۔ ایسی ہی نیتی ہے

پربھتا تجی پربھو کینہہ سنیہو۔ بھیو پنیت آج یہ گیہو
آیسُو ہوئی سو کروں گوسائیں۔ سیوک لہئی سوامی سیوکائیں

پربھو! آپ نے پربھتا (سوامی پن) کو چھوڑ کر جو پریم کیا۔ اس سے یہ گھر آج پوتر ہو گیا۔ جو آپ آگیا کریں۔ وہ میں کرونگا۔ سوامی کی سیوا کرنے میں ہی سیوک کی بھلائی ہے۔

دوہا
سُنی سنیہہ سانے بچن مُنی رگھوبر ہی پرسنس
رام کس نہ تمہہ کہہُو اس ہنس بنس او تنس

پریم سے بھرپُور بچن سُن کر گرو وششٹ جی نے شری رگھوناتھ جی کی سراہنا کرتے ہوئے کہا کہ ہے رام آپ ایسا کیوں نہ کہو۔ آپ سب ونشوں کے ہنس سورج ونش کے بھوشن جو ہو۔

برنی رام گن سیلو سبھاؤ۔ بولے پریم پُلکی مُنی راؤ
بھُوپ سجیو ابھیشیک سماجُو۔ چاہت دین تمہہ جُب راجُو

شری رام جی کے گُن شیل اور سبھاؤ کی بڑائی کر کے پریم سے آنند مگن ہوئے مُنی راج بولے۔ ہے رام! راجہ نے راج تلک کرنے کا ساج سجایا ہے۔ وہ آپ کو یوراج بنایا چاہتے ہیں۔

رام کرہُو سب سنجم آجُو۔ جوں بِدھی کُسل نباہے کاجُو
گُرو سکھ دیئی رائے پہیں گیئو۔ رام ہردیاں اس بسمے بھیوُ
جنمے ایک سنگ سب بھائی۔ بھوجن سین کیلی لرکائی
کرن بیدھ اُپبیت بیاہا۔ سنگ سنگ سب بھئے اُچھاہا

اس لئے۔ ہے رام جی! آج آپ سنیم (برت ہون آدی) کیجئے تاکہ بِدھاتا اس کام کو سپھل کر دیں۔ گورو جی پرسکشا دے کر دسرتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رام جی کے من میں یہ سماچار سُن کر ایک بات کا بڑا کھید (افسوس) ہوا۔ کہ سب بھائی ایک ہی ساتھ پیدا ہوئے۔ اور ایک ہی ساتھ کھانا، سونا۔ بال کریڑا، کن چھیدن، جنیو دھارن کرنا۔ اور وواہ آدی اُتسو ہوئے۔

بمل بنس یہہ انُوچت ایکُو۔ بندھو بہائی بڑے ہی ابھیشیکُو
پربھو سپریم پچھتانی سُہائی۔ ہرو بھگت من کے کُٹی لائی

اس نرمل ونش میں یہی ایک انُوچت ریتی (نامناسب رواج) ہے۔ کہ چھوٹے بھائیوں کو چھوڑ کر بڑے کو ہی راج تلک ہوتا ہے پربھو شری رام چندر جی کا یہ سُندر پریم بھرا پچھتاوا بھگتوں کے ہردے کی کٹلتا کو دُور کرنے والا ہے۔

دوہا
تیہی اوسر آئے لکھن مگن پریم آنند
سنمانے پریہ بچن کہی رگھوکُل کیرو چند

پریم آنند میں مگن ہوئے لکشمن جی اسی سمے وہاں آئے تو شری رام چندر جی نے جو رگھوکُل رُوپی کمُدنی کے کھلانے والے چندرما ہیں۔ پریم بھرے بچن کہہ کر اُن کا آدر سنمان کیا۔

باجہیں باجنے بِبِدھ بِدھانا۔ پُر پرمودُ نہیں جائی بکھانا
بھرت آگمنو سکل مناوہیں۔ آوہُوں بیگی نین پھل پاوہیں

بھانت بھانت کے باجے بج رہے ہیں۔ نگر بھر میں جو پریم آنند چھایا ہوا ہے۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بھرت جی کے آنے کی سب نگر نواسی لوگ باٹ جوہ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں، کہ وہ جلدی آویں۔ اور راج تلک اُتسو کو دیکھ کر نیتروں کا پھل پاویں۔

ہاٹ باٹ گھر گلیں اتھائیں۔ کہہیں پرسپر لوگ لوگائیں
کالی لگن بھلی کیتک بارا۔ پُوجہیں بِدھی ابھلاکھ ہمارا

بازاروں، راستوں میں، گھر گلی اور چبوتروں پر جہاں تہاں استری اور پُرش آپس میں یہی کہتے ہیں۔ کہ کل وہ شبھ مہورت نہ جانے کس سمے ہوگا۔ جب بِدھاتا ہمارے منورتھ پورے کرے گا۔

کنک سنگھاسن سیا سمیتا۔ بیٹھہیں رامُ ہوئی چت چیتا
سکل کہہیں کب ہوئیہی کالی۔ بِگھن مناوہیں دیو کُچالی

جب سونے کے سنگھاسن پر شری رام چندر جی سیتا سمیت براجیں گے۔

اور ہمارا من تو بھی شانت ہوگا۔ سب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ
کل کب ہوگا۔ پرنتو کچالی (بُری چال والے) دیوتا اُدھر وگھن (خلل)
منا رہے ہیں۔

تیہہ بی۔ وبائی نہ اوّدھ بدھاوا۔ چوہی چندنی راتی نہ بھاوا
سارد لوبی بنئے سمُر کرہیں۔ بار ہیں بار پلئے کے پرہیں

دیوتاؤں کو اَیودھیا کا آنند بدھاوا اچھا نہیں لگا جیسے چور کو
چاندنی رات اچھی نہیں لگتی ہے۔ سرسوتی جی کو دیوتاؤں نے بلایا سب نے
اُن سے پرارتھنا کی اور بار بار اُن کے چرنوں پر گرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔

بپتی ہماری بلوکی اُبری ماتو کر بئے سوئی آجو
رامو جاہیں بن راجو تجی ہوئی سکل سُر کاجو

کہ ہے ماتا۔ ہماری بپتا کو دیکھکر آج آپ کوئی ایسا اُپائے کیجئے۔
کہ جس سے شری رام چندر جی راج چھوڑ کر بن کو چلے جائیں۔ تو ہمارا سارا
کام سدھ ہو جائے۔

سُنی سُر بنتی ٹھاڑھی پچھتاتی۔ بھیوں سروج بپن ہِمراتی
دیکھی دیو پُنی کہہیں سُہوری۔ ماتو توہی نہیں تھوریو کھوری

دیوتاؤں کی پرارتھنا سُن کر سرسوتی جی پچھتاتی ہیں۔ کہ میں کمل
کے لئے ہیمنت رتو کی رات ہوئی۔ انہیں اس طرح دیکھکر دیوتا
پھر پرارتھنا کر کے کہنے لگے۔ کہ ہے ماتا۔ آپکو اس میں
کچھ بھی دوش نہیں لگے گا۔

بسمئے ہرش رہت رگھوراؤ۔ تمہہ جانہو سب رام پربھاؤ
جیو کرم بس سکھ دُکھ بھاگی۔ جائیے اودھ دیو ہت لاگی

شری رگھوناتھ جی تو دُکھ سُکھ سے رہت ہیں۔ آپ تو اُنکے
سب پربھاؤ کو جانتی ہو۔ جیو اپنے کرموں کے وش ہی ہو کر دُکھ سُکھ
بھوگتے ہیں۔ اس لئے آپ دیوتاؤں کے ہت اَیودھیا پوری کو جائیے

بار بار گہی چرن سنکوچی۔ چلی بچاری بُدھ مَتی پوچی
اُوچ نواس نیچ کرتوتی۔ دیکھی نہ سکہیں پرائی بِبھوتی

بار بار دیوتاؤں نے پرارتھنا کر کے سرسوتی جی کو سوچ اور چنتا میں
ڈال دیا۔ ... کہ دیوتاؤں کا
نواس ... اور ان کی یہ چیشٹا کتنی نیچ ہے۔ کہ یہ
کے جیون داشیوریہ کو نہیں دیکھ سکتے۔

آگل کاجو بچاری بہوری۔ کرہہیں چاہ کُشل کبی موری
ہرشی ہردیاں دسرتھ پُر آئی۔ جنو گرہ دسا دُسہ دکھ دائی

پھر آگے کا کام وچار کر کے کہ بن میں شری رگھوناتھ جی چرتر کریں گے
اُنکا ورنن کرنے کے لئے پھر کوی میری چاہ کیا کریں گے۔ ہردے میں پرسن
ہو کر دسرتھ جی کی پُری شری اَیودھیا جی میں آئی۔ مانو دُسہ دکھ (ناقابل
برداشت دُکھ) دینے والی کوئی گرہ دشا آئی ہو۔

نامو منتھرا مند متی چیری کیکئی کیری
اجس پیطاری تاہی کری گئی گرہ متی پھیری

کیکئی کی منتھرا نامی مند بُدھی ایک داسی تھی اُسے بدی
کی پٹاری بنا کر اس کی بُدھی کو اُلٹی کر کے سرسوتی جی چلی گئیں۔

دیکھ منتھرا نگرو بناوا۔ منجُل منگل باج بدھاوا
پوچھیسی لوگنہہ کاہ اُچھاہو۔ رام تلکو سُنی بھا اُر داہو

نگر کو سجے ہوئے اور سُندر منگل باجے بجتے دیکھکر
منتھرا نے لوگوں سے پوچھا کہ آج کیا اُتساہ ہے؟ شری رام جی
کے راج تلک کی بات سنتے ہی اُس کا ہردہ جل اُٹھا۔

کرئی بچار کُبُدھی کُجاتی۔ ہوئی اکاجو کونی بدھی راتی
دیکھی لاگی مدھو کُٹل کراتی۔ جمی گوں تکی لیئوں کیہی بھانتی

وہ بہت ہی مند بُدھی اور نیچ جاتی والی داسی یہ سوچنے لگی
کہ کس پرکار سے یہ بنا بنایا کام رات ہی رات میں بگڑ جائے۔ جیسے
کوئی کُٹل بھیلنی شہد کا چھتہ لگا ہوا دیکھکر گھات لگاتی ہے۔ کہ اسے
کس پرکار اُتار لوں۔

بھرت ماتو پہیں گئی بلکھاتی۔ کا اَن منی ہسی کہہ ہنسی راتی
اُترو دیئی نہ لیئی اُساسو۔ ناری چرت کری ڈھارئی آنسو

وہ بُرا سا منہ بنا کر بھرت جی کی ماتا کیکئی کے پاس گئی۔ رانی کیکئی
اسکی طرف دیکھکر ہنسی اور کہا۔ کہ تو آج اُداس کیوں ہے منتھرا نے کوئی اُتّر

نہ دیا۔ کیول گہری سانسیں بھرنے لگی۔ اور استری چرتر کرکے آنسو بہانے لگی۔

ہنسی کہہ رانی گالو بڑ توریں۔ دینہہ لکھن سکھ اس من موریں
تبہو بات بول چیری بڑی پاپنی۔ چھاڑئی سواس کاری جنہو سانپنی

تب رانی نے پھر ہنس کر کہا کہ تو بہت بڑبولی (بازبان) ہے۔ کچھ کسی کو کہہ بیٹھی ہوگی۔ میرے خیال میں لچھمن نے تمہیں کچھ ڈنڈ دیا ہوگا۔ تب بھی اس مہا پاپنی نے کچھ اُتر نہ دیا۔ اور ناگن کی طرح لمبی سانس چھوڑنے لگی۔

سبھئے رانی کہہ کہسی کن کسل رامو ہہی پالو
لکھنو بھرت ردپو منو سُنی بھا کبری اُرسالو

تب تو رانی گھبرا کر کہنے لگی۔ کہ تو کہتی کیوں نہیں! شری رام چندر راجہ، لکشمن، بھرت اور شتروگن کشل سے تو ہیں۔ یہ سُن کر کبڑی منتھرا کے من میں بڑا ہی دُکھ ہوا۔

کت سکھ دیئی ہہی کوؤ مائی۔ گالو کرب کیہی کر کھلو پائی
رام ہی چھاڑی کشل کیہی آجو۔ جیہی جنیسو دیہی جُب راجو

وہ جل بھُن کر کہنے لگی۔ کہ ہے مائی! مجھے کوئی شکشا کیوں نہیں دیگا۔ اور میں کس بل بوتے پر کسی سے بڑھ کر بول بولوں گی۔ رام چندر کے سوائے آج اور کس کی کشل ہے جنہیں راجہ راج تلک دے رہے ہیں۔

بھیو کوسلہی بدھی اتی داہن۔ دیکھت گرب بہت اُر ناہن
دیکھو کسن جائی سب سوبھا۔ جو او لوکی مور منو چھوبھا

آج کوشلیا پر بدھاتا کی بڑی ہی کرپا ہو رہی ہے۔ جن کے گرب (غرور) کو دیکھ کر میرا کلیجہ ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ سب شوبھا تم خود جا کر کیوں نہیں دیکھ لیتی۔ جسے دیکھ کر میرے من میں بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے۔

پوتو بدیس نہ سوچ تمہاریں۔ جانتی ہو بس ناہو ہماریں
نیند بہت پیاری سیج ترائی۔ لکھہو نہ بھوپ کپٹ چترائی

تمہارا پتر پردیس میں ہے۔ تمہیں کچھ سوچ نہیں ہے تم تو یہ جانتی ہے کہ راجہ ہمارے وش میں ہیں۔ تمہیں تو توشک پلنگ پر پڑے پڑے نیند کے کھراٹے لینا ہی بہت پیارا لگتا ہے۔ راجہ کی کپٹ بھری چترائی کو تو نہیں دیکھتی ہے۔

سُنتی پریہ بچن ملن منو جانی۔ جھکی رانی اب رہو ارگانی
پُنی اس کبہوں کہسی گھر پھوری۔ تب دھری جیبھ کڈھا وُں توری

منتھرا کے یہ بچن سُن کر پرنتو اُسے من کی میلی جان کر رانی نے اُس کو ڈانٹ کر کہا کہ بس چُپ رہ۔ یہ گھر میں نفاق ڈالنے والی۔ جو تو پھر کبھی ایسے بچن کہے گی۔ تو تیری جیبھ پکڑ کر نکلوا دوں گی

کانے کھورے کبرے کُٹل کچالی جان
تیا بسیشی پُنی چیری کہی بھرت ماتو مُسکان

کانوں (جن کی ایک آنکھ ناکارہ ہو) لنگڑوں، کبڑوں کو کُٹل اور کچالی (ٹیڑے چلن والا) جاننا چاہئے۔ اُن میں بھی استری اور استری ہونے پر بھی داسی! اتنا کہہ کر بھرت جی کی ماتا کیکئی مُسکرانے لگی۔ اور بولی۔

پریہ بادنی سکھ دینہو توہی۔ سُپنے ہوں تو پر کوپو نہ موہی
سُدن سُمنگل دایکو سوئی۔ تور کہا پھر جیہی دن ہوئی

ہے پریہ بچن کہنے والی منتھرا! میں نے تجھے شکشا دینے کیلئے اتنی بات کہی ہے۔ نہیں تو تجھ پر مجھے سپنے میں بھی کرودھ نہیں ہے۔ جس دن تیرا کہنا سچا ہوگا۔ ارتھات شری رام جی کا راج تلک ہوگا۔ وہ دن سندر منگل دینے والا شبھ دن ہوگا۔

جیٹھ سوامی سیوک لگھو بھائی۔ یہ دن کر کُل ریتی سہائی
رام تلک جوں سانچہو کالی۔ دیوں مانگو من بھاوت آلی

سوریہ ونش کی یہ سُندر ریتی ہے کہ بڑا بھائی سوامی اور چھوٹا سیوک ہوتا ہے۔ اگر سچ مچ ہی کل شری رام کا راج تلک ہوتا ہے تو ہے سکھی! میں تجھے تیری من مانی دستو دوں گی۔

کوسلیا سم سب مہتاری۔ رامہی سہج سُبھائین پیاری
موپر کرہیں سنیہو بسیشی۔ میں کر دیکھی پرتیت پرکھیا دیکھی

شری رام چندر جی کو سہج سبھاؤ سے ہی کوشلیا کے سمان سب ماتائیں پیاری ہیں۔ اور مجھ پر تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے اُن کے پریم کی پریکشا کر کے دیکھ لی۔

جَوں بدھی جنم دیئی کری چھوہو۔ ہوہوں رام سیا پوت پتوہو
پران تیں ادھک رام پریہ مورے۔ تنہ کیں تلک چھوبھ کس تورے

میں تو پرارتھنا کرتی ہوں۔ کہ یدی بدھاتا دوبارہ مجھے جنم دیں تو شری رام جی میرے پُتر اور سیتا بہو ہو۔ شری رام مجھے پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ اُن کے راج تلک کے اُتسو پر تیرے من کو سنتاپ کیوں نہ ہوا۔

بھرت سپتھ توہی ستیہ کہو پریہری کپٹ دراؤ
ہرش سمے بسمو کرسی کارن موہی سناؤ

تجھے بھرت کی سوگندھ لگے۔ سچ سچ کہو۔ چھل کپٹ کو چھوڑ دو تو اس آنند کے سمے میں بھی شوک کر رہی ہے۔ اس کا کیا کارن ہے۔ سچ سچ سناؤ۔

ایک ہیں بار آس سب پوجی۔ اب کچھو کہب جیبھ کری دوجی
پھوریے جوگو کپار ابھاگا۔ بھلیو کہت دکھ راؤرہی لاگا

منتھرا بولی۔ میری تو ساری آشائیں ایک ہی بار پوری ہو گئیں اب تو دوسری جیبھ لگا کر ہی کچھ کہوں گی۔ میرا ابھاگا کپال تو پھوڑنے ہی کے یوگیہ ہے۔ کیونکہ بھلا کہنے پر بھی آپ نے برا مان کر دکھ پایا۔

کہہ جھوٹی پھری بات بنائی۔ تے پریہ تمہہ کروئی میں مائی
ہمہوں کہب اب ٹھکر سہاتی۔ ناہیں تے مون رہب دن راتی

ہے مائی! تمہیں تو وہ ہی پیارے لگتے ہیں۔ جو جھوٹی سچی باتیں بنا بنا کر کہتے ہیں۔ میں تو تمہیں کڑوی لگتی ہوں۔ اب میں بھی منہ دیکھی کوئی بات کہہ دیا کروں گی نہیں تو دن رات چپ رہا کروں گی۔

کری کروپ بدھی پربس کینہا۔ بوا سو لنیئے لہئے جو دینہا
کوؤ نرپ ہو ہمہی کا ہانی۔ چیری چھاڑی اب ہوب کہ رانی

بدھاتا نے کروپ بنا کر مجھے پروش کر دیا۔ جو بویا سو کاٹا۔ جو دیا سو لیا۔ کوئی راجہ بنے ہماری کیا ہانی ہے؟ داسی چھوڑ کر رانی بننے سے تو رہی۔

جلے جوگ سبھاؤ ہمارا۔ ان بھل دیکھی نہ جائی تمہارا
تاتیں کچھک بات انوساری۔ چھمیئے دیبی بڑی چوک ہماری

ہمارا سبھاؤ تو جلانے کے ہی یوگیہ ہے۔ کیونکہ تمہارا اہت مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ اس لئے کچھ بات منہ سے نکل گئی۔ بڑی غلطی ہوئی۔ ہے دیوی! کشما کیجئے۔

گوڑھ کپٹ پریہ بچن سُنی تیا ادھر بدھی رانی
سُر مایا وش بیرنی ہی سہرد جانی پتی آنی

استری جاتی سبھاؤ سے ہی چنچل ہونے کے کارن اور دیوتاؤں کی مایا سے موہت رانی کیکئی نے گوڑھ کپٹ بھرے پریہ بچنوں کو سن کر ویرن منتھرا کو اپنی ہت کرنے والی جان کر اُس کی باتوں پر بھروسہ کر لیا۔

سادر پُنی پُنی پوچھتی اوہی۔ سبری گان مرگی جنو موہی
تسی متی پھری اہی جسی بھاوی۔ رہسی چیری گھات جنو پھاوی

بڑے آدر سے بار بار رانی کیکئی منتھرا کو پوچھ رہی تھی۔ مانو بھیلنی کے گانے سے ہرنی موہت ہو گئی ہو۔ جیسی ہونہار ہے۔ ویسی ہی اُس کی بدھی بھی پھر گئی۔ اپنے گھات میں رانی کو پھنسی ہوئی دیکھ کر منتھرا بڑی پرسن ہوئی۔

تمہ پوچھہو میں کہت ڈراؤں۔ دھریہو مور گھر پھوری ناؤں
سجی پرتیتی بہو بدھی گڑھی چھولی۔ اودھ ساڑھ ساتی تب بولی

تم پوچھتی ہو۔ پر میں کہتے ڈرتی ہوں۔ کیونکہ میرا نام تو تم نے پہلے ہی گھر پھوڑی رکھ دیا ہے۔ بہت طرح سے گھڑ چھول کر اور بہت الٹی سیدھی باتیں بنا کر۔ رانی کو پورا بھروسہ دلا ایودھیا کو دکھ دینے والی سنیچر کی ساڑھ ستی دشا کے سمان منتھرا یہ بچن بولی۔

پریہ سیا رام کہا تمہ رانی۔ رامہی تمہ پریہ سو پھری بانی
رہا پرتھم اب تے دن بیتے۔ سمے پھرے ریپو ہوہیں پریتے

ہے رانی! تم جو کہتی ہو۔ کہ سیتا اور رام چندر تمہیں پیارے ہیں اور تم اُنکو پیاری ہو۔ یہ بات سچی ہے پرنتو جو دن پہلے تھے سو دن بیت گئے۔ سماں پلٹنے پر پریتی کرنے والے بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔

بھانو کمل کُل پوشنہارا۔ بنو جل جاری کری سوئی چھارا

جری تمہاری چہ سوتی اُکھاری۔ رُندھہو کری اُپاؤ برباری

سُورج کملوں کے کُل کا پالن کرنے والا ہے۔ پر جل کے بغیر وُہی سورج اُن کملوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ سوت کوشلیا تمہاری جڑ اُکھاڑنا چاہتی ہیں۔ اس لئے اُپائے کے جل بند لگا کر اُسے سورکھشت (بحفاظت) کر دو۔

تمہہی نہ سوچ سوہاگ بل نج بس جانہو راؤ
من ملین مُوہ میٹھ نرپ راؤر سرل سبھاؤ

تمہیں تو اپنے سُہاگ کے بل پر کچھ بھی سوچ نہیں ہے راجہ کو اپنے وش میں کرنا چاہتی ہو۔ راجہ زبان کے تو میٹھے ہیں لیکن من کے میلے ہیں۔ تم سرل سبھاؤ (سیدھی سادی) ہو۔ اس لئے راجہ کے چھل کپٹ کو نہیں جانتی۔

چتر گمبھیر رام مہتاری۔ بیچ پائی نج بات سنواری
پٹھئے بھرت بھوپ ننی اوریں۔ رام ماتو مت جانب ور یں

رام کی ماتا کوشلیا بڑی چتر اور گمبھیر ہے۔ جس نے سماں پا کر اپنا کاریہ سدھ کر لیا۔ بھرت کو جو نانا کے گھر بھیج دیا ہے۔ اس میں آپ کوشلیا کی ہی صلاح سمجھیئے۔

سیویں سکل سوتی موہی نیکیں۔ گربت بھرت ماتو بل پی کیں
ساتو تمہار کوشلہی مائی۔ کپٹ چتر نہیں ہوئی جنائی

کوشلیا نے من میں یہ وچار کیا ہے کہ سوتیں میری اچھی طرح سے سیوا کرتی ہے۔ ایک بھرت کی ماتا ہی پتی کے بل پر گھمنڈ میں رہتی ہے۔ اسی لئے ہے مائی! تم کوشلیا کو کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہو۔ وہ کپٹ میں چتر ہے۔ اس کے من کے بھاو کو کوئی نہیں جان سکتا۔

راجہی تمہہ پر پریم وسیشی۔ سوتی سبھاؤ سکئی نہیں دیکھی
رچی پرپنچ بھوپ ہی اپنائی۔ رام تلک ہت لگن دھرائی

راجہ تم سے بہت پریم کرتے ہیں۔ اس لئے کوشلیا سوت سبھاؤ سے نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے اس نے کپٹ جال رچ کر راجہ کو وش میں کر کے رام چندر کے راج تلک کے لئے لگن ٹھہرائی ہے۔

یہ کُل اُچت رام کہوں ٹیکا۔ سبھ ہی سوہائی موہی سُٹھی نیکا
اگلی بات سمجھو ڈرو موہی۔ دیو دیو پھری سو پھلو اوہی

رام کو راج تلک دینا تو رگھو کُل کی ریتی کے انوسار اُچت ہی ہے۔ یہ بات سبھی کو اچھی لگتی ہے اور مجھے تو بہت ہی اچھی لگتی ہے۔ پرنتو مجھے تو آگے کی بات وچار کر ڈر لگتا ہے۔ بھگوان اُلٹے کر اس کا پھل اُسی کو دے۔

رچی پچی کوٹک کُٹل پن کینہسی کپٹ پربودھو
کہی سی کتھا سُت سوتی کے جیہی بدھی باڑھ بِرودھو

اس طرح کروڑوں کُٹل پن رچ رچ کر منتھرا نے کیکئی کو اُلٹا سیدھا سمجھایا اور سینکڑوں سوتوں کی کہانیاں سُنائیں۔ کہ جس سے آپس میں ورودھ (مخالفت) بڑھ جائے۔

بھاوی بس پرتیتی اُر آئی۔ پوچھ رانی پُنی سپتھ دلوائی
کا پوچھہو تمہیں اب ہوں نہ جانا۔ نج ہت ان ہت پشو پہچانا

ہونہار وش کیکئی کے من میں وشواش ہو گیا۔ رانی اُسے سوگند (قسم) دلا کر پوچھنے لگی۔ منتھرا بولی۔ کیا پوچھتی ہو! کیا اب بھی نہیں سمجھی اپنی لابھ ہانی اور مِتر دشمن کو تو پشو بھی پہچانتے ہیں۔

بھیو پاکھ دن سجت سماجو۔ تمہ پائی سُدھی موہی سن آجو
کھائیے پہریئے راج تمہارے۔ ستیہ کہیں نہیں دوش ہمارے

راج تلک کی سامگری سجاتے پندرہ دن ہو گئے ہیں۔ اور تم نے آج مجھ سے خبر پائی ہے۔ میں تمہارے راج میں کھاتی پہنتی ہوں۔ اس لئے سچ کہنے میں مجھے کوئی دوش نہیں ہے۔

جوں اتیہ کچھو کہب بنائی۔ توں بدھی دیہی ہم ہی سجائی

راگھو تلک کالی جوں بھیئو۔ مہہ کہوں بنتی بچو بدھی بیوُ

یدی میں کچھ جھوٹ کو سچ بنا کر کہوں تو بدھاتا مجھے دنڈ دیں یدی رام کو کل راج تلک ہو گیا۔ تو سمجھو بدھاتا نے تمہارے لئے بپتا کا بیج بو دیا۔

ریکھ کھنچائی کہوں بلو بھاشی۔ بھامنی بھئی ہو دودھ کئی ماکھی

جوں سُت سہت کرہو سیو کائی۔ تو گھر رہ ہو نہ آن اپائی

میں تمہارے سے لکیر کھینچ کر (دنکے کی چوٹ سے یا بلند آواز سے) کہتی ہوں۔ کہ ہے رانی! تم دودھ میں پڑی ہوئی مکھی کے سمان باہر نکال کر پھینک دی جاؤ گی۔ اگر بھرت سمیت کوشلیا اور رام چندر کی سیوا کرو گی تو گھر رہ سکو گی نہیں تو اور کوئی اپائے نہیں ہے۔

کدروں بنت ہی دینہہ دکھو تمہہ ہی کوسلاں دیب

بھرت بندی گرہ سیئیہیں لکھن رام کے نیب

سانپوں کی ماتا کدرو نے گرڑ کی ماتا ونتا کو جو کہ اُس کی سوت تھی دُکھ دیا تھا۔ ویسے ہی کوشلیا تمہیں دُکھ دے گی۔ بھرت جی جیل خانے کی ہوا کھائیں گے۔ لکشمن رام کے نائب ہوں گے۔

کیکئی سُنا سُنت کٹو بانی۔ کہہ نہ سکئی کچھ سہمی سکھانی

تن پسیو کدلی جمی کانپی۔ کبری دسن جیبھ تب چانپی

کیکئی منتھرا کے کڑوے بچنوں کو سنتے ہی ہم کر سوکھ گئی (اُس کا چہرہ مرجھا گیا) اُس کے مُکھ سے کوئی شبد نہ نکلا شریر میں پسینہ آ گیا اور وہ کیلے کی طرح کانپنے لگی۔ یہ دیکھ کر کہ رانی بھئے کے مارے اپیت ہو رہی ہے منتھرا نے اپنی جیبھ کو دانتوں تلے دبا لیا۔

کہی کہی کوٹک کپٹ کہانی۔ دھیرج دھرہو پربودھسی رانی

پھر اکر موہر یہ لاگی لُبھانی۔ بھئی سر انجی مانی ہرانی

پھر کپٹ بھری کروڑوں کہانیاں کہہ کہہ کر اس نے رانی کو خوب سمجھایا۔ اور ساتھ ہی دھیرج بھی دی۔ کیکئی کے کرم اُلٹے پھر گئے اسے

کُبجا بھی منتھرا ہی پیاری لگنے لگی۔ وہ بگلی کو ہنسنی مان کر اُس بات ونا ش کاری وش کو بھی امرت سمجھ کر اس کی سراہنا کرنے لگی۔

سُنو منتھرا بات پھُری توری۔ دہنی آنکھ نت پھرکئی موری

دن پرتی دیکھوں راتی کُسپنے۔ کہوں نہ توہی موہ بس اپنے

کاہ کروں سکھی سُودہ سبھاؤ۔ داہنی بام نہ جانوں کاؤ

کیکئی کہنے لگی۔ ہے منتھرا! تیری بات بالکل سچی ہے۔ میری داہنی آنکھ سدا پھڑکتی رہتی ہے۔ میں ہر روز رات کو بُرے بُرے سپنے دیکھا کرتی ہوں۔ پرنتو موہ وش تم سے کہتی نہیں۔ ہے سکھی! کیا کروں۔ میرا تو سبھاؤ سیدھا سادہ ہے۔ مجھے کسی پرکار کا ہیر پھیر کرنا ہی نہیں آتا۔

اپنیں چلیت نہ آجو لگی آن بھل کا باب کینہہ

کیہیں اگھا ایک ہی بار موہی دیو دسہہ دکھو دینہہ

ہے سکھی! آج تک میں نے اپنی ہوش میں کسی کا بُرا آج تک نہیں کیا۔ پھر نہ جانے ایکا ایک بدھاتا نے مجھے کس پاپ کے تہمت دیا ہے۔

نیہر جنمو بھرب بروُ جائی۔ جیت نہ کرب سوتی سیو کائی

ارِی بس دیو جیاوت جاہی۔ مرن نیک تیہی جیون چاہی

میں میکے میں جا کر اپنا جیون بسر کرنا منظور کروں گی لیکن جیتے جی سوت کی کبھی سیوا نہیں کروں گی۔ بدھاتا جسے شتروں کے وش میں کر جلاتا ہے۔ اس کے لئے تو ایسے جیون سے مرنا کہیں اچھا ہے۔

دین بچن کہہ بہو بدھی رانی۔ سُنی کُبری تیا مایا ٹھانی

اس کس کہہ تم مانی من اونا۔ سکھو سہاگ تم کہوں دن دونا

جب کیکئی رانی نے بہت سے دین بچن کہے تو انہیں سُن کر منتھرا نے استری چرتر رچا یا اور کہا۔ تم اپنے من میں اپنے آپ کو لاچار سمجھ کر دین بچن کیوں کہہ رہی ہو۔ تمہارا سُکھ سہاگ دن دُگنا ہوگا۔

جیہہ راؤر اتی ان بھل تاکا۔ سوئی پائیہی ہو پھلو پرپاکا

جب تیں کُمت سُنا میں سوامنی۔ بھوکھ نہ باسر نیند نہ جامنی

جس نے تمہارا انشٹ (برائی) کرنے کا نسچے کیا ہے۔ وہی اس کا یکا پھل پاوے گا۔ ہے سوامی! جب سے میں نے اس بری صلاح کو سنا ہے۔ تب سے مجھے نہ تو دن میں کچھ بھوک لگتی ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔

پوچھیوں گنہیہ ریکھ تنہہ کھانچی۔ بھرت بھوآل ہوہیں یہ سانچی
بھامنی کرہو تو کہوں اُپاؤ۔ ہے تمہاریں سیوا بس راؤ

میں نے جیوتشیوں سے پوچھا۔ انہوں نے حساب لگا کر بتایا کہ بھرت راجہ ہوں گے۔ بالکل سچی بات ہے۔ ایسا کرنے میں کچھ اپائے ہونا چاہیئے۔ ہے بھامنی! یدی تم کر سکو تو میں تمہیں اپائے بتلاتی ہوں۔ راجہ تو تمہاری سیوا کے آدھین ہی ہے۔

پرڈں کوپ تو بچن پر سکیوں۔ پوت پتی تیاگی
کہسی مور دکھو دیکھی بڑ کس نہ کرب بہت لاگی

کیکئی بولی۔ میں تمہارے کہنے پر کوئیں میں کود سکتی ہوں۔ اور اپنے پتر اور پتی کو تیاگ سکتی ہوں۔ جب تم میرے بڑے بھاری سنتاپ کو شانت کرنے کے نمت کچھ کہو گی تو بھلا میں وہ اپائے کیوں نہ کروں گی جس میں کہ میری بھلائی ہو۔

کبریں کری کبلی کیکئی۔ کپٹ چھری اُر پاہن ٹیئی
لکھئی نہ رانی نکٹ دکھو کیسیں۔ چرئی ہرت تن بلی پسو جیسیں

کبڑی منتھرا نے کیکئی کو اپنے پیچھے لگا کر بالکل بلیدان کا پشو بنا دیا۔ اور کپٹ کی چھری کو اپنے ہردے روپی پتھر پر تیز کیا۔ اسکے پرنام سروپ جلدی ہی کیا کیا دکھ ہونے والا ہے۔ اسے کیکئی بالکل نہیں دیکھتی جیسے بلیدان کا پشو بلیدان ہونے سے کچھ کال ہی پہلے ہری ہری گھاس چرتا ہے۔ اُسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جلدی ہی تلوار سے بلیدان کر کے اس کے جیون کا انت ہو جائے گا۔ بالکل ایسی ہی دشا کیکئی کی ہے۔

سنت بات مردو انت کٹھوری۔ دیتی منہوں مدھو ماہر گھوری
کہہ ای چیری سدھی اہی کہ نا ہیں۔ سوامنی کہی ہو کتھا موہیں یا ہیں

منتھرا کی بات سننے میں تو کومل ہے پرنتو پرنام میں وہ بڑی بھیانک ہے

مانو وہ شہد میں زہر گھول کر کیکئی کو پلا رہی ہو۔ وہ کہنے لگی۔ کہ ہے سوامنی! تمہیں وہ کتھا یاد ہے یا نہیں جو تم نے ایک بار مجھے سنائی تھی۔

دوئی بردان بھوپ سن تھاتی۔ مانگہو آج جڑاوہو چھاتی
سُت ہی راج رامہی بن باسو۔ دیہو لیہو سب سوتی ہلاسو

کہ راجہ کے پاس تمہارے دو وردان دھروہر (امانت) کے روپ میں رکھے ہیں۔ آج اُن دونوں وردانوں کو راجہ سے مانگ کر اپنے ہردے کو شانت کرو۔ بھرت کو راج اور رام کو بن باس دو۔ اس طرح اپنی سوت کے سکھ اور آرام کو ہر لو۔

بھوپتی رام سپتھ جب کرای۔ تب مانگہو جیہی بچنو نہ ٹرای
ہوئی اکاج آج نسی بیتیں۔ بچنو مور پریہ مانیہو جی تیں

جب راجہ رام کی سوگندھ کھا لیں۔ تو وردان مانگنا۔ تاکہ کہیں وہ مکر نہ جائیں۔ اگر آج کی رات بیت گئی تو پھر سارا کام بگڑ جائیگا۔ میرے ان بچنوں کو جان سے بھی پیارے سمجھنا۔

بڑ کگھات کو کریہا رکی ہیسی کوپ گرہیں جاہو
کاجو سنوار یہو سجگ سبھو سہسا جنی پتی آہو

اس پر پاپن نے بڑی بری گھات لگا کر کیکئی سے کہا۔ کہ تم کوپ بھون میں جاؤ۔ اور بڑی چترتا سے اس کام کو نباہنا۔ راجہ یا کسی اور کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آجانا۔ ارتھات کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اپنے ہٹ پر ڈٹی رہنا۔

کبری کری رانی پران پریہ جانی۔ بار بار بڑی بدھی بکھانی
توہی سم ہت نہ مور سنسارا۔ بہے جات کئی بھئی سی ادھارا

رانی نے منتھرا کو پرانوں سے بھی پیاری جان کر بار بار اس کی چترتا کی پرشنسا کی۔ اور کہا کہ ہے منتھرا! تیرے سمان میری بھلائی چاہنے والا اس سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تو نے مجھ ڈوبتی ہوئی کو سہارا دیکر سنبھال لیا ہے۔

جوں بدھی پورب منورتھو کالی۔ کروں توہی چکھ پوتری آلی
بہو بدھی چیری ہی آدرو دیئی۔ کوپ بھون گونی کیکئی

ویدی کل بدھاتا میری منو کامنا پوری کر دیں تو بے سکھی! میں تجھے آنکھوں کی پتلی بنالوں۔ اس پرکار بہت طرح سے منتھرا کا آدر کر کے کیکئی کوپ بھون میں چلی گئیں۔

بپتی بیجو برشا رِتو چیری۔ بھُئِں بھئی کُمتی کیکئی کیری
پائی کپٹ جلُو انکر جاما۔ پھَر ہوؤُ دُل دُکھ پھل پریناما

بپتا (مصیبت) بیج ہے۔ منتھرا برسات کی رِتو (موسم برسات) ہے۔ کیکئی کی مُوڑھ بُدھی بیج بونے کے لئے بھُومی ہے جس میں کپٹ روپی جل پاکر انکر پھُوٹ نکلا۔ دونو وردان اس انکر کے پتے ہیں اور پرینام سروپ جس کے (اس کے نتیجے کے طور پر) دُکھ روپی پھل لگے گا۔

کوپ سماجُو ساجی سبُو سوئی۔ راجُو کرت نج کُمتی بگوئی
راؤُر نگر کولا ہلُو ہوئی۔ یہ کچالی کچھو جان نہ کوئی

کوپ (غصہ۔ ناراضگی) کا سب ساج سجا کر کیکئی کوپ بھون میں جا کر لیٹ گئی۔ راج کرتی ہوئی وہ اپنی دُشٹ بُدھی سے نشٹ ہوگئی۔ راج محل میں اور نگر بھر میں بڑی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ پرنتو پردے کے پیچھے ہو رہی اس کچال (بُری سازش) کو کوئی کچھ نہیں جانتا۔

پرمُدت پُر نر ناری سب سجہیں سُمنگل چار
ایک پربسہیں ایک نرگمہیں بھیر بھُوپ دربار

نگر کے سب استری پُرش پرسن ہو کر شبھ منگلا چار کے ساج سجا رہے ہیں۔ راج دوار میں کوئی جاتا ہے تو کوئی باہر نکلتا ہے۔ بڑی بھیڑ ہو رہی ہے۔

بال سکھا سُنی ہیاں ہرشا ہیں۔ ملی دس پانچ رام پہیں جاہیں
پربھُو آدرہیں پریمو پہچانی۔ پوچھہیں کُشل کھیم مردو بانی

پربھُو شری رام چندر جی کے بال سکھا راج تلک کی خبر سُن سُن کر بڑے پرسن ہو گئے۔ وہ دس دس پانچ پانچ مل مل کر رام جی کے پاس جاتے ہیں۔ پربھُو پریم پہچان کر اُن کا آدر کرتے ہیں۔ اور ان سے کومل بانی سے ان کی کُشل کھیم (راضی خوشی۔ خیر و خیریت) پوچھتے ہیں۔

پھرہیں بھون پریہ آیسُو پائی۔ کرت پرسپر رام بڑائی
کو رگھو بیر سرس سنساما۔ سیل سنیہو نباہن ہارا

اپنے پیارے سکھا شری رام چندر جی کی آگیا پا کر وہ واپس گھر کو لوٹتے ہیں۔ اور آپس میں اُن کی بڑائی کرتے جاتے ہیں۔ کہ رگھو بیر کے سمان سنسار میں دوسرا اور کون ہے۔ جو اُن کی طرح شیل پریم کے نباہنے والا ہو۔

جیہیں جیہیں جونی کرم بس بھرہیں۔ تہاں تہاں ایسُو دیہو یہ ہمہیں
سیوک ہم سوامی سیا ناہو۔ ہوؤ نات یہ اور نباہو

ہم بھگوان سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ ہم اپنے کرم وش آواگون کے چکر پر چڑھے ہوئے جس جس یونی میں جائیں۔ وہاں وہاں ہم تو سیوک ہوں۔ اور سیتا پتی شری رام چندر جی ہمارے سوامی ہوں۔ ہمارا رشتہ سدا ہی بنا رہے۔

اس ابھیلاشُو نگر سب کا ہو۔ کیکیسُتا ہردیاں اتی داہو
کو نہ کُسنگتی پائی نسائی۔ رہ ای نہ نیچ متیں چترائی

نگر نواسی سب کی ایسی ہی ابھیلاشا ہے۔ ایک کیکئی کے ہردے میں ہی بھاری جلن ہو رہی ہے۔ بُرا سنگ پا کر کون نہیں نشٹ ہو جاتا۔ نیچ سبھاو والوں کے پیچھے چل کر چترائی نہیں رہ سکتی۔

سانجھ سمے سانند نرپُو گیو کیکئی گیہہ
گونُو نٹھرتا نکٹ کئے جنو دھری دیہہ سنیہہ

شام کے وقت راجہ آنند کے ساتھ کیکئی کے محل میں گئے مانو پریم ہی شریر دھارن کر کے نشٹھرتا (سنگدلی) کے پاس گیا ہو۔

کوپ بھون سُنی سکچیو راؤ۔ بھئے بس اگہڑ پرئی نہ پاؤ
سُرپتی بسئی باہُن بل جاکیں۔ نرپتی سکل رہہیں رکھ تاکیں
سُونی نپارِس گیو سکھائی۔ دیکھہو کام پرتاپ بڑائی
سُول کُلس اسی انگو نہارے۔ تے رتی ناتھ سُمن سر مارے

کوپ بھون کا نام سُن کر راجہ سہم گیا۔ ڈر کے مارے پاؤں

آگے نہیں اُٹھتا جن کی بھجاؤں کے بل کے پرتاپ سے راجہ اِندر اپنا جیون وِنتیت کرتے ہیں۔ اور سارے راجہ جن کا دُکھ دیکھتے رہتے ہیں۔ اور تمام اُن کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ وہی راجہ دسرتھ استری کو روٹھی ہوئی سُن کر سُوکھ گیا۔ دیکھو کام دیو کا کتنا پرتاپ اور مہما ہے۔ کہ جو تِرسُول۔ بجر اور تلوار کے گھاؤ ہنسی خوشی اپنے انگوں پر سہن کر لیتے ہیں۔ وہی رتی کے پتی کامدیو کے پھولوں کے بان سے مارے گئے

سبھے نرپتو پریا پہیں گیئو۔ دیکھی دسا دُکھ دارُوں بھیئو

بھُومی سیّن پٹ موٹ پُرانا۔ دیئے ڈاری تن بھوشن نانا

ڈرتے ڈرتے راجہ کیکئی کے پاس گئے۔ اُس کی دشا کو دیکھ کر اُنہیں بڑا بھاری دُکھ ہُوا۔ وہ زمین پر لیٹی پڑی ہے۔ اور بدن پر پُرانا موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہے۔ اپنے شریر کے نانا گہنوں کو اِدھر اُدھر اُتار کر پھینک رکھا ہے۔

کُمتی ہی کسی کُبیشتا پھابی۔ ان اہِوات سُوچ جیو بھابی

جائی نکٹ نرپُو کہہ مِردُو بانی۔ پران پریا کیہی ہیتو رسانی

اس سوبُدھ متی کیکئی کو وہ امنگل بھیس کیسا پھبتا ہے۔ مانو ہونہار اُس کے بِدھوا ہو جانے کی سُوچنا دے رہی ہو۔ (ارتھات اُس کا بُرا بھیس بدسواپن کا بیش خیمہ دکھائی دے رہا تھا) اُس کے پاس جا کر راجہ نے کومل بانی سے کہا۔ ہے پران پیاری! کس لئے رُوٹھ گئی ہو۔

چھند

کیہی ہیتو رانی رسانی پرست پانی پتی ہی نیوارئی

مانہوں سروش بھوانگ بھامنی بشم بھانتی نہارئی

دوؤ باسنا رسنا دسن برمرم ٹھاہر سو دیکھئی

تُلسی نرپتی بھوتبیتا بس کام کوتک لیکھئی

ہے رانی! کس لئے رُوٹھ گئی ہو! یہ کہہ کر راجہ اُسے ہاتھ سے سپرش کرتے ہیں۔ تو وہ اُن کے ہاتھ کو جھنجھوڑ کر پرے ہٹا دیتی ہے۔ وہ ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو غصّے سے لال آنکھیں کیئے ناگن کردر درشٹی سے دیکھ رہی ہو۔ دردان کی دونوں واسنائیں اُس ناگ کی دو زبانیں ہیں۔ اور دونوں وردان اُس کے دانت ہیں۔ وہ ناگن کاٹ کھانے کے لیئے مرم ستھان کو دیکھ رہی ہے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ راجہ ہونہار کے وش ہو کر اس پرکار اُس کے ہاتھ جھنجھوڑنے اور ناگنی کی طرح غصّے سے لال پیلا ہو کر دیکھنے کو بھی کامدیو کا ہی ایک چوچلا (اکر تڑا کھیل) سمجھ رہے ہیں۔ (ارتھات راجہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ناز و نخرے کر رہی ہے)

بار بار کہہ راؤ سُمکھی سُلوچنی پک بچنی

کارن موہی سناؤ گج گامنی سج کوپ کر

راجہ بار بار کہہ رہے ہیں۔ ہے سُندر مُکھی! ہے سُندر نیتروں والی۔ ہے کوئل کے سمان میٹھا بولنے والی! ہے ہاتھی کی سی مست چال چلنے والی! مجھے اپنے کرودھ کا کارن تو سُناؤ

انہت تو پریا کیں کینہا۔ کیہی دوئی سر کیہی جمو چہ لینہا

کہو کیہی رنک کروں نرپیُو۔ کہو کیہی نرپ ہی نکاسوں دیسو

ہے پریہ! کس نے تیرا انشٹ (بُرا) کیا ہے۔ کس کے دو سر ہیں۔ یمراج کس کو اپنے لوک میں لے جانا چاہتے ہیں۔ کہو کس راجہ کو کنگال بنا دوں۔ یا کس راجہ کو دیش سے نکال دوں۔

سکیُوں تور اَری امر ہوماری۔ کاہ کیٹ بپُرے نر ناری

جانسی مور سبھاؤ برورُو۔ منو تو آنن چند چکو رُو

تمہارا ویری اگر کوئی دیوتا بھی ہو تو بھی اُسے مار سکتا ہوں۔ پھر بھلا کیڑے مکوڑوں کے سمان ان استری پُرشوں کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ ہے سُندر جانگھ والی! تو میرے سبھاؤ کو تو جانتی ہی ہے۔ کہ میرا من تیرے چندر مُکھ پر مگدھ ہوا چکور ہے۔

پریا پران سُت سرنسبُو مورین۔ پرجن پرجا سکل بس تورین

جوں کچھو کہوں کپٹو کری توہی۔ بھامنی رام سپتھ ست موہی

ہے پریہ! میرے پران۔ پُتر، کُٹمبی، دھن اور مال و اور پرجا سب تیرے ہی ادھین ہے۔ بدی یہ بات میں کپٹ کر کے کہتا ہوں۔ تو ہے بھامنی! مجھے سو بار رام جی کی سوگندھ ہے۔

بھی ماگو من بھاؤنی پاتا۔ بھوشن سبھی منہ پہر گاتا
گھری گھری بھی جہاں دیکھو۔ بگی پہ پاپ کا ہر جا کھیتو

تم ہنس کر یہی من چاہی وستو مانگ لو اور اپنے منوہر انگوں کو گہنوں سے سجاؤ۔ اپنے من میں شبہ کا وچار نہ کرو۔ پیاری! اس برے بھیس کو جلدی دور کرو۔

پرسنی من گئی سیفہ بڑی بھی اٹھی منتی منہ
بھوشن سجتی بلوکی مرگو منہوں کراتی سیفتہ

راجہ کے ان بچنوں کو سن کر اور من میں راجہ کی بڑی سوگندھ کا وچار کر کے وہ موڑھ متی کیکئی ہنستی ہوئی اٹھ بیٹھی اور کہنے لگی۔ مانو کوئی بدھک شکار کو دیکھ کر پھانسنے کے لئے کوئی پھندہ تیار کر رہی ہو۔

پنی کہہ راؤ سہرد جہاں جانی۔ پریم پلکی بول مجھل بانی
بھامنی بھیو تورمن بھاؤا۔ گھر گھر نگر اننداودھاوا

اپنے من میں کیکئی کو اپنا سوہرد (اپنی بھلائی چاہنے والی) جان کر دسرتھ جی پریم سے پلکت ہو کر کومل اور سندر بانی سے پھر بولے۔ ہے بھامنی! تمہارا منورتھ پورا ہو گیا ہے۔ اجودھیا نگری میں گھر گھر بدھاوے بج رہے ہیں۔

رامہی دیوں کالی یوراجو۔ سجہی سلوچنی منگل ساجو
دلکی اٹھیو سنی ہردو کٹھورو۔ جنو چھوئی گئیو پاک برتورو

میں کل ہی رام کو یوراج پد (راج گدی) دے رہا ہوں۔ سو ہے سندر نیتروں والی! تو منگل ساج سجا۔ یہ سنتے ہی اس کا کٹھور ہردہ ایسے دکھی ہو کر تڑپنے لگا۔ جیسے پال توڑ پکا ہوا پھوڑا ہاتھ لگانے سے دکھنے لگتا ہے۔

ایسیو پیر بہسی تہیں گوئی۔ چور ناری جمی پرگٹی نہ روئی
لکھیں نہ بھوپ کپٹ چترائی۔ کوٹی کٹل منی گرو پڑھائی

وہ ایسی بھاری پیڑا کو بھی ہنس کر چھپا گئی۔ جیسے چھپ کر...

کے پیچھے سے چور کی استری کھل کر نہیں روتی ہے۔ اس کی اس کپٹ چترائی کو راجہ نہ جان سکے کیونکہ وہ کروڑوں کٹل پرشوں کی گرو منتھرا کی پڑھائی ہوئی ہے۔

جدپی نیتی نپن نر ناہو۔ ناری چرت جل ندھی اوگاہو
کپٹ سنیہو بڑھائی بہوری۔ بولی بہسی نین مونہہ موری

اگرچہ راجہ دسرتھ نیتی میں چتر ہیں۔ پرنتو ناری چرتر بھی تو اتھاہ سمندر ہے۔ پھر وہ کپٹ کھرا پریم دکھلا کر نیتر اور منہ پھیر کر بولی۔

ماگو ماگو پے کہو پیا کبہوں نہ دیہو نہ لیہو،
دین کہیو بردان دوئی تیو پاوت سندیہو

ہے پریتم! مانگ لو مانگ لو آپ ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔ پر دینے لینے کو کبھی نہیں۔ آپ نے مجھے دو وردان دینے کو کہے تھے مجھے تو ان کے ملنے کی بھی آشا نہیں۔

جانیو مرم راؤ ہنسی کہہ اکی۔ تمہہی کو ہاپ پریہ اہ اکی
تھاتی راکھی نہ مانگیہو کاؤ۔ بسری گئیو موہی بھور سبھاؤ

راجہ ہنس کر کہنے لگے۔ کہ میں اب تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں تمہیں اپنا مان کرنا بہت پیارا لگتا ہے۔ ابھی نہیں یہ بات بہت اچھی لگتی ہے کہ میں تمہاری ناز برداری کروں) ان دونوں وردانوں کو تم نے تھاتی میرے پاس دھروہر رکھا تھا۔ پر تم نے کبھی مانگا ہی نہیں۔ اور میرا بھول جانے کا سبھاؤ ہے۔ اس لئے مجھے بھی وہ وردان یاد نہ رہے۔

جھوٹھیہو ہمہی دوش جنی دیہو۔ دوئی کے چار مانگی مکو لیہو
رگھو کل ریتی سدا چلی آئی۔ پران جائیں پرو بچن نہ جائی

مجھ پر جھوٹ کا دوش نہ لگاؤ۔ دو وردان کے بدلے چار مانگ لو۔ رگھو کل میں سدا سے یہ ریت چلی آئی ہے۔ کہ پران بھلے ہی چلے جائیں پر بچن نہیں جاتا۔

نہیں استیہ سم پاتک پنجا۔ گری سم ہوئی کہ کوٹک گنجا
ستیہ مول سب سکرت سہائے۔ بید پران بدت منو گائے

چھوپٹ کے سمان ہیاہوا تھا اور کوئی ڈھیر نہیں ہے کیا کرو دو لب
گھونگھٹ گی کر بیت کے برابر ہو سکتی ہے۔ یہی سب اُتم پُن
کرموں کی جڑ ہے۔ وید پُرانوں میں ایسے ہی پرگٹ کر کے کہا گیا ہے
اور منوجی نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

تبھی پرام سینہہ کرتی آئی۔ سنسکرت سنبھہ اودھی رگھورائی
بات دردھائی انتی نفسی بولی۔ کوست کبھک کُمبہ جتو کھولی

بس یہ رام چندر جی کی سوگندھ ہو چکی ہے۔ رام چندر جی
میرے سارے پن کرموں اور پریم کی حد ہیں۔ ایسی بات پکی کر کے
مورکھ منی کیکئی ہاس کر بولی۔ مانو اُس نے بُرے اچار روپی دُشٹ
پکشیوں کو آزاد کر لے گے لیے اُن کی آنکھوں چمکی ٹوپی (ٹپّی)

کھول دی ہے۔

دوہا

کُبُدھی منورتھ سُبھگ بنو سُکھ سو ہنگ سماج
بھیلنی جمی چھاڑن چہتی بچنو بھینکرو باج

راجہ کا منورتھ سندر بن ہے جو سُکھ سندر پنچھیوں کے جھنڈ دل
سے بھرا ہوا ہے۔ کیکئی بھیلنی کی طرح اُن سُکھ اور آنند روپی
پکشیوں پر بچن روپی بھینکر باز کو چھوڑنا چاہتی ہے۔

....

(۱۳)

ماس پارائن تیرھواں شرام

سُنہو پران پریہ بھاوت جی کا۔ دیہو ایک بر بھرت ہی ٹیکا
مانگہوں دوسر بر کر جوری۔ پروہو ناتھ منورتھ موری

وہ بولی! ہے پران پیارے سنیئے۔ میرا من چاہا ایک
وردان تو یہ ہے کہ آپ بھرت کو راج تلک دیجیے۔ اور ہے
سوامی! دوسرا وردان میں ہاتھ جوڑ کر مانگتی ہوں۔ سو آپ میرے
منورتھ کو پورا کریں۔

تاپس بیش بسیلشی اُداسی۔ چودہ برس رامو بنباسی
سُنی مردو بچن بھوپ ہیاں سوکُو۔ سسی کر چھوئت بکل جمی کوکُو

وہ یہ کہ تپسویوں کے بھیس میں پریم ویراگی مُنی جنوں کی کتھا
رام چودہ سال تک بن میں واس کریں۔ کیکئی کے ان کومل کیبنوں کو
سن کر راجہ کے ہردے میں بہت ہی شوک ہوا۔ جیسے چندرماں کی
کرن کے چھونے سے چکوا بیاکل ہو جاتا ہے۔

گیہو سہمی نہیں کچھ کہی آوا۔ جنوں سچان بن جھپٹو لاوا
بیرن بھیو نپٹ نرپالو۔ دامنی ہنیو منہوں ترو تالو

راجہ سہم گئے۔ مُکھ سے شبد نہیں نکلتا۔ مانو بن میں باز نے
بٹیر پر جھپٹا مارا ہو۔ راجہ کا رنگ اُڑ گیا۔ مانو تاڑ کے پیڑ پر
بجلی گر پڑی ہو۔ اور اس کا رنگ سا اُڑ گیا ہو۔

ماتھے ہاتھ مُوندی دوؤ لوچن۔ تنو دھری سوچ لاگ جنو سوچن
موہ منورتھ سُر ترو کھولا۔ بھرت کری نی جمی ہنیو سمولا
اودھ اجاری کینہی کیکئیں۔ دینہی سی اچل بپتی کے نیئیہ

ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دونوں آنکھوں کو بند کر کے راجہ ایسے
سوچ کرنے لگے۔ مانو سوچ ہی ساکار روپ دھارن کر کے سوچ رہی ہو۔
وہ من ہی من میں کہتے ہیں کہ میرا منورتھ روپی کلپ برکش پھول چکا تھا۔
ابھی اس میں پھل لگنے ہی والے تھے کہ کیکئی روپی ہتھنی نے اُسے جڑ
سمیت اُکھاڑ کر نشٹ کر ڈالا۔ کیکئی نے ایودھیا کو اُجاڑ کر دیا۔ اور

بیتا کی درڑھ نیو (بنیاد) ڈال دی۔

دوہا

کونے اوسر کا بھیئو گیہوں ناری بسواس۔

جوگ سدھی پھل سمے جمی جتی ہی اودیا ناسن

کیا ہونا تھا پر تو کیا ہو گیا۔ جیسے یوگ سدھی سمے اگیان یوگی کا ناش کر دیتا ہے۔ ویسے ہی استری پر وشواس نے میرا ناش کر دیا ہے۔

ابہی بدھی راؤ من ہیں من جانا کھا۔ دیکھی کبھانتی کمتی من ماکھا

بھرت کی راؤ پوت نہ ہوہی۔ آنیہو مول بیساہی کہ موہی

اس پرکار راجہ نے من ہی من میں اپنے آپ کو پھٹکارا راجہ کی ایسی بری دشا دیکھ کر بدھی کیکئی کے من میں بڑا کرودھ ہوا۔ اور وہ کہنے لگی۔ کہ ہے راجہ! کیا بھرت تمہارے پتر نہیں۔ کیا آپ مجھے مول خرید لائے تھے۔

کیا آپ نے میرے ساتھ بیاہ نہیں کیا۔!

جو سنی سر و اس لاگ تمہاریں۔ کاہے نہ بولہو بچنو سنبھاریں

دیہو اتر و انو کر ہو کی ناہیں۔ ستیہ سندھ تمہہ رگھو کل ماہیں

جو میرے بچن سنتے ہی آپ کے بان سا لگا۔ آپ پہلے ہی وچار کر کیوں نہ بولے تھے۔ جواب دیجئے۔ یا تو ہاں کیجئے یا نہ کیجئے۔ آپ تو رگھو کل میں سچی پرتگیا والے مشہور ہیں۔

دین کہیو اب جنی برو دیہو۔ تجہو ستیہ جگ اپ جسو لیہو

ستیہ سراہی کہیو برو دینا۔ جانیہو لیہی ماگی چبینا

آپ ہی نے تو وردان دیئے تھے۔ اب بھلے ہی ان کو پورا نہ کرو۔ سچائی کو چھوڑ دیجئے۔ اور سنسار میں اپنی نندا کروایئے۔ آپ نے تو بڑی ہی سچائی کی تعریف کر کے وردان پورے کرنے کو کہا تھا۔ کیا اس وقت یہ سمجھا تھا کہ میں کچھ چبینا (کھانے پینے کی وستو) مانگ لوں گی

سیبی ودھیچی بلی جو کچھ بھاکھا۔ تنو دھنو تجیو بچن پن راکھا

اتی کٹو بچن کہتی کیکئی۔ مانہوں لون جرے پر دیئی

راجہ شیوی ددھیچی اور بلی نے جو کچھ کہا۔ اپنے تن من دھن کو تیاگ کر بھی انہوں نے اپنے برن کا پالن کیا۔ کیکئی نے ایسے بہت ہی جلے بھنے بچن کہے۔ مانو جلے ہوئے پر نمک چھڑک رہی ہو۔

دوہا

دھرم دھرندھر دھیر دھری نین اگھارے رائیں

سر دھنی لینہی ساس اسی مارے سی موہی کٹھائیں

دھرم دھرندھر راجہ دسرتھ نے دھیرج دھر کر۔ اپنے نیتر کھولے اور سر دھن دھن کر لمبی سانس لینے لگے۔ اور کہنے لگے کہ اس مہا دشٹ نے مجھے بری طرح مارا۔

چوپائی

آگیں دیکھی جرت رس بھاری۔ منہوں روش تروار اگھاری

موٹھی کبدھی دھار نٹھرائی۔ دھری کبری سان بنائی

آنکھیں کھولتے ہی راجہ نے کیا دیکھا۔ کہ پرچنڈ کرودھ سے دہکتی ہوئی کیکئی سامنے ہے۔ مانو کرودھ روپی تلوار ننگی کھڑی ہو۔ کیکئی کی دربدھی اس تلوار کی مٹھ ہے۔ اور وردان لینے کا ہٹ اس کی دھار ہے جو منتھرا روپی سان پر رگڑ کر تیز کی ہوئی ہے۔

لکھی مہیپ کرال کٹھورا۔ ستیہ کی جیوتو لیہی مورا

بولے راؤ کٹھن کری چھاتی۔ بانی سبنے تا سو سہاتی

راجہ نے اس بھیانک اور کٹھور تلوار کو دیکھا۔ اور سوچا کہ کیا یہ سچ میرے جیون کا انت کرے گی! تو بھی راجہ نے جگر کو تھام کر بڑی دھیرج دھر کر نمرتا کے ساتھ کیکئی کو سہاونے بچن کہے۔

پریا بچن کس کہسی کبھانتی۔ بھیر پرتیتی پریتی کری ہانتی

مورین بھرت رامو دوئی انکھی۔ ستیہ کہہوں کری سنکرو ساکھی

ہے پیاری ایریم اور وشواس کو نشٹ کر کے تو ایسے برے بچن کیسے کہہ رہی ہو۔ بھرت اور رام تو میری دونوں آنکھیں ہیں۔ یہ میں شیوجی کو ساکشی کر کے کہتا ہوں۔

اوسی دُوت پَیں ٹھپ براتا۔ بھیں سگی سُنت دوڑ بھرا نا
سدن سو دہی شُبھ ساجو سجائی۔ دیہوں بھرت کہوں راجو بجائی

براہ کال ہوتے ہی میں دُوت بھیجدوں گا۔ بھرت اور شترگھن دہ تو سنتے ہی ترنت آجاویں گے۔ شبھ دن مہورت وچار کر سب ساج سجا کر میں ڈنکا بجا کر بھرت کو راج گدی دیدوں گا۔

دوہا

لوبھو نہ راہی راجو کر بہت بھرت پر پریتی
میں بڑ چھوٹ بچاری جیاں کرت ہوں نرپ نیتی

رام کو راج کا لالچ نہیں ہے۔ اور بھرت سے تو وہ بہت ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے ہی اپنے من میں بڑے چھوٹے کا وچار کر کے راج نیتی کا پالن کرتے ہوئے شری رام کو راج تلک دینے کا نشچے کیا تھا۔

چوپائی

رام سپتھ سبت کہوں سبھاو۔ رام ماتو کچھو کہوں نہ کاو
میں سبھو کینہہ توہی بنو پوچھیں۔ تیہی تیں پریو منورتھو چھوچھیں

رام چند جی کی سو بار سوگند کھا کر میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں کہ رام کی ماتا کوشلیا نے مجھے کبھی بھی راج تلک کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا۔ میں نے تم سے بنا پوچھے یہ سب کچھ کیا۔ اس لئے میرا منورتھ برتھا ہو گیا۔

رس پرہیرو اب منگل ساجو۔ کچھو دن گئے بھرت یو راجو
ایکہی بات موہی دُکھو لاگا۔ بر دوسرا اسمنجس ماگا

کرودھ چھوڑ دو۔ اور منگل ساج سجو۔ کچھ دن بعد بھرت کو راج تلک ہو جائے گا۔ ایک ہی بات کا مجھے دکھ لگا ہے۔ کہ تو نے دوسرا وردان بڑی اڑچن کا مانگا۔

اجہوں ہر دیہو جرت تیہی آنچا۔ رس پری ہاس کی سانچہوں سانچا
کہو تج روشو رام اپرادھو۔ سب کوہ کہہ ای رامو سُٹھی سادھو

دوسرا وردان جو تو نے بے میل اور کٹھن مانگا۔ اس کی آنچ سے میرا ہردہ اب بھی جل رہا ہے۔ سو یہ کرودھ ہے یا دل لگی ہے۔ یا سچ مچ ہی واستو میں ایسا وردان مانگتی ہو؟ ذرا غصے کو چھوڑ کر رام کا قصور تو بتا۔ (جس کے کارن کہ انہیں بن میں بھیجنا چاہتی ہو) سب کوئی یہی کہتے ہیں کہ رام بڑے ہی نیک ہیں۔

تہوں سراہسی کرہی سنیہو۔ اب سُنی موہی بھیو سند یہو
جاسو سبھاؤ اری ہی انو کولا۔ سو کمی کرہی ماتو پرتیکولا

تو خود بھی رام کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی۔ اور اُن سے بڑا پریم کرتی تھی۔ آج تیرے ایسے بچن سُن کر مجھے بڑا سندیہہ ہو گیا ہے۔ جن کا سبھاؤ دشمنوں پر بھی دیا درشٹی کرتا ہے۔ وہ رام بھلا اپنی ماتا کا کبھی کسی پرکار کا ورودھ کیسے کر سکیں گے۔

دوہا

پریا ہاس رس پری ہرہی ماگو بچاری بیکو
جیہیں دیکھوں اب نین بھری بھرت راج ابھیشیکو

اے پیاری! یدی یہ دل لگی ہے۔ تو بھی چھوڑ دو۔ اور یدی کسی کرودھ وش ایسا کہہ رہی ہو۔ تو اس کرودھ کو بھی چھوڑ دو۔ خوب سوچ وچار کر اچیت وردان مانگو تاکہ میں بھی جی بھر نیتروں سے بھرت کا راج تلک دیکھ سکوں۔

چوپائی

جیئے مین برو باری بہینا۔ منی بنو پھنیکو جیئے دکھ دینا
کہوں سبھاؤ نہ چھلو من ماہیں۔ جیونو مور رام بنو ناہیں

بھلے ہی مچھلی پانی کے بغیر زندہ رہے۔ اور سانپ بھی دین دُکھی ہوا بھلے ہی منی کے بغیر جیتا رہے۔ پرنتو میرا جیون رام کے بنا نہیں رہ سکتا۔ یہ بات سب چھل چھوڑ کر میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں۔

سمجھی دیکھو جیاں پریا پربینا۔ جیونو رام درس آدھینا
سُنی مردو بچن کمتی اتی جرائی۔ منہوں انل آہوتی گھرت پرائی

ہے چتر پریہ! تو اپنے من میں اچھی طرح سے سمجھ کر دیکھ کہ میرا جیون

شری رام کے درشنوں کے آنند سے راجہ کے ان کومل بچنوں کو سن کر موڑ متی کیکئی اور بھی جلنے لگی۔ اور کہنے لگی جیسے گھی کی آہوتی پڑ گئی ہو۔

کہی کر ہو کرن کوٹی اپایا۔ ایہاں نہ لاگی ہی راؤرِی مایا
دیہو کر لیہو اب سو کری ناہیں۔ موہی نہ بہت پرپنچ سوہاہیں

کیکئی کہنے لگی! کہ اب آپ چاہے کروڑوں اپائے کیوں نہ کریں۔ آپ کی چال بازی اب یہاں نہ چلے گی۔ یا تو جو ور دان میں نے مانگے ہیں۔ وہ دیجئے نہیں تو نہ کرکے (منکر ہوکر) دنیا میں اپنی بنا کر وائیے۔ اِدھر اُدھر کے بہت سے ہیر پھیر مجھے اچھے نہیں لگتے۔

رامو سادھو تمہہ سادھو سیانے۔ رام ماتو بھلی سب پہچانے
جس کوشلیاں مور بھل تاکا۔ تس پھلو انہہ ہی ٹھوں کری ساکا

رام بھی سادھو ہیں۔ آپ اُن سے بھی سیانے سادھو ہیں! اور رام کی ماتا کوشلیا بھی نیک ہے۔ میں نے تینوں سادھوؤں کو اچھی طرح پہچان لیا ہے۔ جس پرکار کوشلیا نے میری بھلائی سوچی ہے۔ اس پرکار میں بھی اسے کبھی نہ بھولنے والا پھل دوں گی۔

دوہا

ہوت پرات منی بیش دھری جوں نہ رام بن جاہیں
مور مرن راؤر اجس نرپ سمجھئے من ماہیں

پراتہ کال ہوتے ہی اگر رام منی کا بھیس بنا کر بن کو نہ چلے تو ہے راجن آپ اپنے من میں اچھی طرح سے نشچے کر لیجئے کہ میری مرتیو ہو گی اور لوک میں آپ کی بدنامی ہو گی۔

اسی کہی کٹل بھئی اٹھی ٹھاڑھی۔ مانہوں روش ترنگنی باڑھی
پاپ پہار پرگٹ بھئی سوئی۔ بھری کرودھ جل جائی نہ جوئی

ایسا کہہ کر کٹل کیکئی اٹھ کھڑی ہوئی ہو کرودھ روپی ندی بہہ نکلی ہو۔ جو پاپ روپی پہاڑ سے پرگٹ ہوئی ہے اور کرودھ روپی جل سے بھرپور ہے۔ دیکھنے میں ایسی بھیانک دشا کہ جی نہیں چاہتی

دوؤ ور کول کٹھن ہٹھ دھارا۔ بھنور کبری بچن پرچارا
ڈھاہت بھوپ روپ ترو مولا۔ چلی بپتی بارِدھی انوکولا

دوؤ ور دان ابھی کر دو وہ روپی ندی کے دونوں کنارے ہیں کیکئی کا ہٹھ ہی اس ندی کا پرواہ ہے کبری منتھرا کے سکھائے ہوئے بچن اس ندی کا بھنور (گرداب) ہے۔ وہ کرودھ روپی ندی راجہ دشرتھ روپی برکش کی جڑ کو مول سے گراتی ہوئی بپتا روپی سمندر کی اور بہائے چلی ہے۔

چوپائی

لکھی نریس بات پھری سانچی۔ تیا مس میچ سیس پر ناچی
گہی پد بنے کینہہ بیٹھاری۔ جنی دن کر کل ہوسی کٹھاری

راجہ نے جان لیا کہ یہ کوئی دل لگی یا کرودھ میں آ کر ایسا نہیں کہہ رہی۔ بلکہ یہ بات بالکل واستو میں سچی ہے۔ استری کے بہانے میری موت ہی سر پر ناچ رہی ہے انہوں نے کیکئی کے پاؤں پکڑ کر پاس بٹھایا۔ اور پھر پرارتھنا کی۔ کہ سورج ونش کے لئے تو کلہاڑی نہ بن۔

مانگو ماتھ ابہیں دیئوں توہی۔ رام برہن جنی مارسی موہی
راکھو رام کہوں جیہی بھانتی۔ ناہیں تو جری ہی جنم بھری چھاتی

تو میرا سر مانگ لے۔ میں ابھی تجھے دے سکتا ہوں لیکن رام کے وِیوگ سے تو مجھے نہ مار۔ جیسے تیسے کسی پرکار سے تو رام چندر کو گھر میں رکھ لے۔ نہیں تو عمر بھر تیری چھاتی جلتی رہے گی۔

دوہا

دیکھی بیادھی اسادھ نرپ پریو دھرنی دھنی ماتھ
کہت پرم آرت بچن رام رام رگھو ناتھ

راجہ نے دیکھا کہ یہ روگ اسادھیہ (لا علاج) ہے۔ تب وہ بہت دکھی ہو کر ہا رام ہا رام۔ ہا رگھو ناتھ۔ ایسا آرت ناد کرتے ہوئے سر پیٹ کر زمین پر گر پڑے۔

چوپائی

بیاکل راؤ سِتھِل سب گاتا۔ کرنی کلپ ترو منہوں نپاتا
کنٹھ سوکھ مکھ آو نہ بانی۔ جنو پاٹھین دین بنو پانی

راجہ بیاکل ہو گئے۔ سارا شریر شتھل ہو گیا۔ مانو کا پتر ورکش کو ہاتھی نے اکھاڑ پھینکا ہو۔ اُن کا گلا سوکھ گیا۔ مُنہ سے بات نہیں نکلتی۔ وہ ایسے تڑپ رہے ہیں۔ جیسے پھینا ناگ مچھلی پانی کے بنا تڑپتی ہے۔

پُنی کہہ کٹو کٹھور کیکئی۔ منہوں گھائے مہوں ماہر دیئی
جوں انتہوں اس کرتو ہٹیا۔ ماگو ماگ تہہ کیہی پل کہہ دلیا

کیکئی پھیر کڑوے اور کٹھور وچن کہنے لگی۔ آپ تو زخم پر نمک چھڑکتے ہو۔ بڑی آخر کیا آپ نے یہی کرتوت کرنی تھی۔ تم نے دو مانگو دو مانگو ایسا کس بل بوتے پہ کہتے تھے۔

دوئی کہ ہوئی ایک سمے بھوآلا۔ ہنسب ٹھٹھائی پھلا سُب گالا
دانی کہاؤب اُرو کرپنائی۔ ہوئی کہ کھیم کُسل رو تائی

ہے راجہ! دونوں باتیں ایک سمے کیسے ہو سکتی ہیں۔ ٹھٹھا مار کر ہنسنا بھی چاہتے ہو پر تو دان دینے میں کنجوسی کرتے ہو۔ دان ویر راجپوت بھی کہلانا چاہتے ہو۔ پرنتو یدھ میں چوٹ لگنے سے بھی گھبراتے ہو۔ کیا ویرتا میں کُشل کشیم بھی رہ سکتی ہے۔

چھاڑہو بچنو کہ دھیرج دھرہو۔ جنی ابلا جمی کرونا کرہو
تنو تیا تے دھام دھن دھرنی۔ ستیہ سندھ کہوں ترن سم برنی

یا تو بچنوں کو چھوڑ دیجئے یا دھیرج دھارن کیجئے۔ ابلاؤں کی طرح رونے پیٹنے نہیں۔ ستیہ برت دھاری کے لئے اپنا شریر۔ استری۔ پتر۔ گھر۔ دھن اور پرتھوی سب تِنکے کے سمان کہے گئے ہیں۔

دوہا

مرم بچن سُنی راؤ کہہ کہو کچھو دوسش نہ تور
لاگیو توہی پساچ جمی کال کہاوت مور

کیکئی کے ایسے مرم بچن (دکھتی سے بھرے ہوئے اگودھ بچن) سن کر راجہ نے کہا۔ جو کچھ تیرا دل چاہتا ہے۔ کہہ اس میں تیرا کچھ دوش نہیں ہے۔ میرا کال ہی بھوت ہی بچنے چمٹ گیا ہے۔ اور وہی تمہارے منہ چڑھ کر بول رہا ہے۔

چہت نہ بھرت بھوپ تہی بھورین۔ بدھی بس کمتی بسی جئے تورین
سو سبھو مور پاپ پرینا مو۔ بھیو کُٹھاہر جہیں بدھی بامو

بھرت تو بھول کر بھی راجہ بننا نہیں چاہتے۔ ہونہار وش تمہارے ہردے میں ایسے بُرے دچار بس گئے ہیں۔ سو یہ میرے ہی پاپوں کا بُرا پھل ہے۔ جس کے کارن بے موقعہ پر ہی بدھاتا مجھ سے وپریت ہو گئے۔ (یعنی راج تلک کے سمے بدھاتا کی دیا چاہئے تھی۔ اُلٹا انہوں نے میرے گھر اجاڑنے کا نشچے کر لیا۔ اسلئے یہ وپریت ہونے کا کیسا سماں انہوں نے ڈھونڈ نکالا۔

سُبس بسی ہی پھری اودھ سُہائی۔ سب گُن دھام رام پربھتائی
کریہیں بھائی سکل سیوکائی۔ ہوئیہی تہوں پُر رام بڑائی

یہ کلیش سہہ کر بھی ایودھیا پھر بھلی بھانت بسیگی۔ اور سب گنوں کے دھام شری رام چندر جی کا ہی راج ہوگا۔ سارے بھائی اُنکی سیوا کریں گے۔ اور تینوں لوکوں میں شری رام جی کی بڑائی ہوگی۔

تور کلنکو مور پچھتاؤ۔ مئیہوں نہ مٹیہی نہ جائیہی کاؤ
اب توہی نیک لاگ کرو سوئی۔ لوچن اوٹ بیٹھ مو ہو گوئی

پرنتو تیرا کلنک اور میرا پچھتاوا مر نے پر بھی نہیں مٹے گا۔ یہ کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ اب تجھے جو اچھا لگتا ہے وہی کر منہ چھپا کر میری آنکھوں کی اوٹ ہو کر جا بیٹھ۔ (یعنی تو میرے سامنے سے ہٹ جا۔ اور مجھے اپنا منحوس چہرہ نہ دکھا۔

جب لگی جیوں کہوں کرجوری۔ تب لگی جنی کچھو کہسی بہوری
پھری پچھتیہسی انت ابھاگی۔ مارسی گائی نہارو لاگی

میں ہاتھ جوڑ کر تم سے کہتا ہوں کہ جب تک میں جیتا رہوں تب تک تم مجھ سے بالکل نہ بولنا۔ اری بدنصیب! انت میں تو پچھتائے گی۔ جو تو چمڑے کے ایک تار کے لئے گائے کو مار رہی ہے۔

دوہا

پریو راؤ کہی کوٹ بدھی کاہے کرسی نداننو
کپٹ سیانی نہ کہتی کچھو جاگتی منہوں مسانو

رانی کو کروڑوں پرکار سمجھایا۔ کہ تو کیوں اپنے ہاتھوں سے کل کا۔
ستیاناش کر رہی ہے۔ راجہ پرتھوی پر گر پڑے۔ کپٹ کرنے میں چتر کیکئی
نے کچھ اُتر نہ دیا۔ مانو وہ موِن دھارن کر کے جگا رہی ہو۔

چوپائی

رام رام رٹ بکل بھو آلو۔ جنو بنو پنکھ بہنگ بیہا لو۔
ہردیاں منا و بھور جنو ہوئی۔ راھی جائی کہے جنی کوئی

راجہ رام رام رٹ رہے ہیں۔ اور ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے کوئی پنچھی پروں کے بغیر ویاکل ہو۔ وہ اپنے ہردے میں بھگوان سے آرت پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ صبح نہ ہو۔ اور رام چندر کو جا کر کوئی یہ سماچار سنا دے۔

اُدو کرہو جنی ربی رگھو کل گرو۔ اودھ بلو کی سول ہو ئیہی اُر
بھوپ پریتی کیکئی کٹھنائی۔ اُبھے اودھی بادھی رچی بنائی

ہے رگھو کل کے آدی گرو سوریہ بھگوان! آپ اُدے نہ ہوں۔ اودھیا کو دیکھ کر آپ کے ہردے میں بڑی جلن ہو گی۔ راجہ کی پریتی اور کیکئی کے ہٹھ کو برہما نے حد تک رچ کر بنایا ہے۔ (ارتھات راجہ کے پریم کی کوئی حد نہیں اور کیکئی کے کٹھور ہٹھ کی کوئی حد نہیں)

بلپت نرپہی بھیو بھنو سارا۔ بینا بینو سنکھ دھنی دوارا
پڑھیں بھاٹ گن گاوہیں گایک۔ سنت نرپ جی جنو لاگہیں سایک

اس طرح راجہ کو ولاپ کرتے کرتے سویرا ہو گیا۔ راج دوار پر بین، بانسری اور سنکھ کی دھن ہونے لگی۔ بھاٹ لوگ رگھو کل کا یش کہہ رہے ہیں اور گویے گنوں کا گان کر رہے ہیں۔ سننے پر راجہ کو یہ سب گانا بجانا بان کے سمان لگا۔

منگل سکل سوہاہیں نہ کیسیں۔ سہگامنی ہی بھوشن جیسیں
تیہی نسی نیند پری نہیں کاہو۔ رام درس لالسا اُچھا ہو

یہ سب منگل ساج راجہ کو اچھے نہیں لگتے۔ جیسے پتی کے ساتھ ستی ہونے والی استری کو گہنے اور شرنگار اچھے نہیں لگتے۔ شری رام چندر جی کے درشن کی لالسا اور اتساہ (چاؤ چھاؤ) کے کارن اس رات کسی کو بھی نیند نہیں آئی۔

دوہا

دوار بھیر سیوک سچو کہیں اُدت ربی دیکھی
جاگیو اجہوں نا اودھ پتی کارن کو نو بسیکھی

راج دوار پر سیوک منتریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ سورج نکلا دیکھ کر وہ سب کہہ رہے ہیں۔ کہ ابھی تک اودھ پتی دشرتھ جی نہیں جاگے۔ ان کا کیا خاص کارن ہے۔

چوپائی

پچھلے پہر بھوپ نت جاگا۔ آجو ہمہی بڑ آچر جو لاگا
جاہو سمنتر جگاو ہو جائی۔ کیجیے کاجو رجا بسو پائی

ہر روز راجہ رات کو پچھلے پہر جاگ پڑتے ہیں۔ آج ایسے ضروری کام میں بھی نہ جاگے۔ یہ جان کر ہمیں بڑا آشچریہ ہو رہا ہے۔ ہے سمنتر! جاؤ جا کر راجہ کو جگاؤ۔ تا کہ اُن کی آگیا پا کر ہم سب کام کریں۔

گئے سمنتر تب راؤر ماہیں۔ دیکھی بھیاون جات ڈراہیں
دھائی کھائی جنو جائی نہ ہیرا۔ مانہوں بپتی بشاد بسیرا

تب سمنتر راج محل میں گئے۔ پر محل کی بھیانک استھتی کو دیکھ کر وہ جاتے ہوئے ڈرنے لگے۔ منگل بھون ایسا بھیانک روپ ہو گیا ہے۔ کہ سب اور سے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس کی اور تو دیکھا ہی نہیں جاتا۔ مانو ساری بپتاؤں اور وشاد (دکھ تکلیف رنج و غم) نے وہاں ڈیرہ ڈال لیا ہے۔

پوچھیں کوؤ نہ اُتر دئی۔ گئے جہیں بھون بھوپ کیکئی
کہی جے جیو بیٹھ سر نائی۔ دیکھی بھوپ گتی گیو سکھائی

پوچھنے پر کوئی جواب نہیں دیتا۔ تب تو وہ اُس گھر میں گئے۔ جہاں کہ راجہ اور کیکئی تھے۔ اُنہوں نے جے جیو کہی۔ اور سر نوا کر کے بیٹھ گئے۔ راجہ کی دشا دیکھ کر سمنتر کا چہرہ فق ہو گیا۔

سوچ بکل ہبرن مہی پریو۔ مانہوں کمل مولو پری ہر یو
سچو بھیت سکئی نہیں پوچھی۔ بولی اسبھ بھری سبھ چھو چھی

راجہ چنتا سے بیاکل ہیں چہرے کا رنگ اُڑ گیا ہے۔ اور زمین پر
جڑ سے اُکھڑ کر مُرجھائے ہوئے کمل کی بھانت پڑے ہوئے ہیں۔
منتری ڈر کے مارے اس کا کارن نہ پوچھ سکے۔ تب منگل سے خالی اور
امنگل سے پری پورن کیکئی نے کہا۔

دوہا

پری ماننہ راجہی نیند نسی ہیتو جان جگدیشو
رام رام رٹی بھور کئے کہئی نہ مرمو مہیشو

ہے سمنتر! راجہ کو رات بھر نیند نہیں آئی۔ اس کا کیا کارن ہے۔
یہ تو بھگوان ہی جانتے ہیں۔ رام رام کی رٹ لگاتے لگاتے انہوں نے
سویرا کر دیا۔ راجہ نے اس کا بھید کچھ نہیں بتایا۔

آنہو رامہی بیگی بولائی۔ سماچار تب پوچھیہو آئی
چلیو سمنتر رائے رُکھ جانی۔ لکھی کچالی کینہی کچھو رانی

تم جلدی جا کر رام کو بلا لاؤ۔ تب آ کر سارا سماچار پوچھ لینا راجہ
کا دُکھ (مرضی) جان کر سمنتر وہاں سے چلے۔ انہوں نے جان لیا۔ کہ
رانی نے کوئی بُرا کھیل کھیلا ہے۔

سوچ بکل مگ پرئی نہ پاؤ۔ رامہی بولی کہہی کا راؤ
اُر دھری دھیرج گیو دوارے۔ پوچھہیں سکل دیکھی منو مارے

سمنتر چنتا سے بیاکل ہو گئے۔ راستے پر آگے کو پاؤں نہیں اُٹھتا
من میں یہ سوچ کر رہے ہیں۔ کہ رام جی کو بلا کر راجہ کیا کہیں گے بہت
دھیرج من میں دھر کر وہ دوار پر گئے۔ سب لوگ اُن کو اداس دیکھ کر
پوچھنے لگے۔

سمادھان کری سو سب ہی کا۔ گیو جہاں دن کر کل ٹیکا
رام سمنتر ہی آوت دیکھا۔ آدر کینہہ پتا سم لیکھا

سب لوگوں کو دھیرج دیکر سمنتر وہاں گئے جہاں رگھو کل کے
تلک شری رام چندر جی تھے۔ شری رام چندر جی نے سمنتر کو آتے دیکھا۔
اور پتا سمان جان کر اُن کا آدر ستکار کیا۔

نرکھی بدن کہی بھوپ رجائی۔ رگھو کل دیپ ہی چلیو لیوائی
رام کو بھانتی سچو سنگ جاہیں۔ دیکھی لوگ جہاں تہاں بلکھاہیں

شری رام چندر کے مکھ کی طرف دیکھ کر اور راجہ کی آگیا سنا کر سمنتر
رگھو کل کے دیپک شری رام چندر جی کو اپنے ساتھ لے چلے۔ اس طرح اداسی
کی سی حالت میں سمنتر کے ساتھ رام کو جاتے دیکھ کر ادھر اُدھر نگر کے سبھی
لوگ بیاکل ہو کر تڑپنے لگے۔

دوہا

جائی دیکھ رگھو بنس منی نرپتی نپٹ کسماجو
سہمی پریئو لکھی سنگھنی ہی منہوں برِدھ گجراجو

رگھو ونش منی شری رام چندر جی نے جا کر دیکھا۔ کہ راجہ بہت ہی
بُری حالت میں پڑے ہیں۔ مانو شیرنی کو دیکھ کر کوئی بوڑھا گجراج سہم کر
گر پڑا ہو۔

سوکھہیں ادھر جری سب انگو۔ منہوں دین منی ہین بھوانگو
سروش سمیپ دیکھی کیکئی۔ مانہوں میچو گھریں گنی لیئی

راجہ کے ہونٹ سوکھ گئے ہیں۔ اور سارا شریر جل رہا ہے۔ مانو
ناگ راج منی کے چھن جانے پر دین دکھی ہو رہا ہو۔ کرودھ سے بھری
ہوئی کیکئی کو بھی پاس ہی بیٹھے دیکھا۔ مانو موت ہی جیون کی انتم گھڑیاں
گن رہی ہو۔

کرونا مئے مرِدو رام سبھاؤ۔ پرتھم دیکھ دکھو سنا نہ کاؤ
تدپی دھیر دھری سمو بچاری۔ پوچھی مدھر بچن مہتاری

شری رام جی کا سبھاؤ کرونا مئے (دیّا پیدا کرنے والا)
اور کومل ہے۔ انہوں نے پہلی بار ہی یہ دُکھ دیکھا تھا۔ پھر بھی انہوں نے
سماں وچار کر دھیرج دھر کر میٹھی بانی سے ماتا کیکئی سے پوچھا۔

موہی کہو ماتو تات دکھ کارن۔ کریئے جتن جیہیں ہوئی نوارن
سنہو رام سب کارن ایہو۔ راجہی تم پر بہت سنیہو

ہے ماتا! پتا جی کے دُکھ کا جو کارن ہے۔ مجھ سے کہئے تاکہ جس طرح
بھی ہو اُن کا دُکھ دور ہو جائے ایسا اُپائے کیا جائے۔ کیکئی نے اُتر دیا ہے
رام! سنو۔ سارا کارن یہ ہے کہ راجہ کی تم پر بہت پریتی ہے۔

دین کینہی موہی دوئی بردانا ۔ ماگیئوں جو کچھو موہی سوہانا
سوتی جیسو کھوپ اُرسو چو ۔ چھاڑی نہ سکہیں تمہار سنکوچو

رام نے مجھے دو وردان دینے کو کہا تھا۔ جو کچھ مجھے اچھا لگا۔ وہ میں نے مانگ لیا۔ اسے سُن کر راجہ کے من میں بڑی سوچ ہو رہی ہے۔ کیونکہ تمہارے ساتھ اُن کی پریتی ہونے کے کارن انہیں تمہارے یوگ کا ڈر ہے۔

دوھا

سُت سینہہ ات جتیوات سنکت پریئو نرلیسو
سکہو تو سیسو دھرم ہرپتہو کٹھن کلیسو

ادھر تو پتر کا پریم ہے۔ اور اُدھر ستیہ بچن کا پالن کرنا ہے۔ بس اسی سنکٹ میں تیرے راجہ تڑپ رہے ہیں۔ اگر تم کرسکو تو اُن کی آگیا کو سر ماتھے پر دھر کر اُن کے اس دارون دُکھ کو مٹاؤ۔

چوپائی

ندھرک بیٹھی کہہ کٹو بانی ۔ سُنت کٹھنتا اتی اکلانی
جیبھ کمان بچن سر نانا ۔ منہو مہیپ مردو چھ سمانا

بے دھڑک بیٹھی ہوئی کیکئی ایسے کڑوے بچن کہہ رہی ہے۔ کہ جیسے سن کر خود کٹھورتا بھی اتی انت بیاکل ہو جا سکے۔ اس کی جیبھ مانو دھنش ہے۔ اور اُس سے نکلے ہوئے بچن مانو تیروں کے سمان ہیں۔ اور اُن دھنش ادبان کا کومل نشانہ راجہ ہے۔

جنو کٹھور تنو دھریں سریرو ۔ سکھئی دھنش بدیا بر بیرو
سبُ پرسنگ رگھوپتہی سنائی ۔ بیٹھی منہوں تنو دھری نٹھرائی

مانو کٹھورتا ایک شریشٹھ بیر کا شریر دھارن کرکے دھنش ودیا سیکھ رہا ہو۔ شری رگھوناتھ کو سارا حال سنا کر کیکئی ایسے بیٹھی ہے۔ مانو نشٹھرتا (سنگدلی) ہی شریر دھارن کئے ہوئے ہو۔

من مسکائی بھانو کل بھانو ۔ رامو سہج آنند ندھانو
بولے بچن بگت سب دوشن ۔ مردو منجل جنو باگ بھوشن

شری رام چندر جی جو اپنے سہج سبھاؤ سے ہی آنند ندھان اور سُوریہ ہیں۔ مسکراتے ہوئے سب دوشوں سے رہت۔ کومل سندر بچن بولے جو مانو بانی کے بھوشن ہی تھے۔

سنو جننی سوئی سُت بڑبھاگی ۔ جو پتو ماتو بچن انوراگی
تنیہ ماتو پتو توشنہارا ۔ درلبھ جننی سکل سنسارا

ہے ماتا! سنئیے۔ وہ پتر بڑا ہی سوبھاگیہ شالی ہے جو پتا ماتا کی آگیا کا پالن کرنے والا ہے۔ ماتا پتا کو آنند دینے والا پتر تو ہے ماتا! سارے سنسار میں درلبھ ہے۔

دوھا

مُنی گن ملنو بسیشی بن سب ہی بھانتی ہت مور
تیہی مہن پتو آیسو بہوری سمت جننی تور!!

بن میں مجھے بہت ہی مُنی جنوں کا ست سنگ پراپت ہوگا۔ جس میں میرا سبھی پرکار سے کلیان ہے اس پر بھی پھر پتا جی کی آگیا ہے اور ہے ماتا! آپ کی بھی ایسی ہی مرضی ہے۔

چوپائی

بھرتو پران پریہ پاوہیں راجو ۔ بدھی سب بدھی موہی سنمکھ آجو
جوں نہ جاؤں بن ایسیہو کاجا ۔ پرتھم گنئے موہی موڑھ سماجا

اور پران پیارے بھراتا بھرت راج پائیں گے۔ سب پرکار سے آج بدھاتا میرے انوکول ہی ہے۔ اگر ایسے اُتم کام کے لئے بھی میں بن نہ جاؤں۔ تو مورکھوں کے سماج میں سب سے پہلے میری ہی گنتی ہوگی۔

سیوہیں ارنڈو کلپترو تیاگی ۔ پریہری امرت لیہیں بشو ماگی
تیئو نہ پائی اس سمئو چکاہیں ۔ دیکھو بچاری ماتو من ماہیں

جو کلپ برکش کو چھوڑ کر ارنڈ کو گرہن کرتے ہیں۔ اور امرت چھوڑ کر وِش مانگ لیتے ہیں۔ ہے ماتا! تم من میں وچار کر دیکھو وہ موڑھ بھی ایسا سماں پاکر کبھی نہ چوکیں گے۔

انب ایک دکھو موہی بسیشی ۔ نپٹ بکل نرنایکو دیکھی

تھوریہیں بات بت ہی دُکھ بھاری۔ ہوت پرتیتی نہ موہی مہتاری

ہے ماتا! پتاجی کو بہت ہی بیاکل دیکھ کر مجھے یہ ایک بڑا بھاری کلیش ہو رہا ہے۔ اس تھوڑی سی بات کے لئے ہی پتاجی کو اتنا بھاری دُکھ ہو رہا ہے! مجھے آپکی اس بات پر وشواش نہیں ہوتا۔

راؤ دھیر گُن اُودھی اگادھو۔ بھا موہی تیں کچھو بڑا اپرادھو
جانیں موہی نہ کہت کچھو راؤ۔ موری سپتھ توہی کہو ستی بھاؤ

مہاراج تو دھیر اور گنوں کے اتھاہ سمندر ہیں۔ مجھ سے ضرور ہی کوئی بڑا بھاری قصور ہو گیا ہے۔ جس کے کارن مہاراج میرے ساتھ بولتے نہیں ہے ماتا! تمہیں میری سوگندھ ہے تم سچ سچ کہو۔

سہج سرل رگھوبر بچن کمتی کٹل کر جان
چلئی جونک جل بکر گتی جدپی سلل سمان

شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ سے ہی سیدھے سادھے شبد لیکن بچنوں کو بھی دُربدھی کیکئی نے ٹیڑھے ہی جانا۔ جیسے اگرچہ پانی سمان ہی ہوتا ہے۔ ارتھات سیدھا ہی ہوتا ہے۔ پرنتو جونک اس میں بھی ٹیڑھی چال سے ہی چلتی ہے۔

رہسی رانی رام رُکھ پائی۔ بولی کپٹ سنیہو جنائی
سپتھ تمہار بھرت کے آنا۔ ہیتو نہ دوسر میں کچھو جانا

کیکئی رام چندر جی کو اپنے انوکول پاکر بڑی پرسن ہوئی اور کپٹ بھرا سنیہہ (پریم) دکھا کر بولی کہ ہے رام! مجھے تمہاری اور بھرت کی سوگندھ ہے۔ کہ راجہ کے دُکھ کے کبھی دوسرے کارن کا مجھے کچھ بھی پتہ نہیں۔

تمہہ اپرادھ جوگو نہیں تاتا۔ جننی جنک بندھو سکھداتا
رام ستیہ سبھو جو کچھو کہہو۔ تمہہ پتو ماتو بچن رت اہہو

ہے تات! تم کبھی بھی اپرادھ کے یوگیہ نہیں ہو۔ تم تو ماتا پتا اور بھائیوں کو سُکھ دینے والے ہو ہے رام جو کچھ تم نے کہا ہے۔ سب سچ ہے۔ تم سدا ہی ماتا پتا کے کہنے پر چلتے ہو۔

پت ہی بجھائی کہو بلی سوئی۔ چوتھیں پن جیہیں اجسو نہ ہوئی
تمہہ سم سوان سکرت جیہیں دینہے۔ اُچت نہ تاسو نرادرو کینہے

میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ پتا کو سمجھا کر وہی بات کہو جس سے کہ بڑھاپے میں اُنکی بدنامی نہ ہو۔ جن پُن کرموں کے پھل سروپ بدھاتا نے انہیں تمہارے جیسے پتر دیئے ہیں۔ اُن پُن کرموں کا نرادر کرنا اُچت نہیں ہے۔

لاگہیں کمکھ بچن سبھ کیسے۔ مگہن گیا دک تیرتھ جیسے
رامہی ماتو بچن سب بھائے۔ جمی سُرسری گت سلل سہائے

کیکئی کے بُرے مکھ میں یہ شبھ بچن کیسے لگتے ہیں۔ جیسے مگدھ دیش میں گیا آدک تیرتھ۔ شری رام چندر جی کو ماتا کے سب بچن ایسے اچھے لگے۔ جیسے گنگا جی میں جا کر ملنے سے اشدھ جل بھی شدھ اور سُندر ہو جاتا ہے۔

گئی مورچھا رام ہی سُمری نرپ پھیری کروٹ لینہے
سچو رام آگمن کہی بنئے سمے سم کینہے!!

اتنے میں راجہ کی مورچھا کھل گئی۔ انہوں نے رام رام کہہ کر پھر کر کروٹ لی منتری نے شری رام کا آنا کہہ کر سمے کے مطابق اُن سے بنتی کی۔

اونرپ اکنی رامو پگو دھارے۔ دھری دھیر جو تب نین اگھارے
سچوں سنبھاری راؤ بیٹھالے۔ چرن پرت نرپ رامو نہارے

جب راجہ نے سُنا کہ رام چندر جی پدھارے ہیں تب انہوں نے دھیرج دھر کر آنکھیں کھولیں۔ منتری نے سہارا دے کر راجہ کو اٹھا کر بٹھایا۔ اس سمے راجہ نے شری رام چندر جی کو اپنے پاؤں پڑتے دیکھا۔

لئے سنیہہ بیکل اُر لائی۔ گے منی منہوں پھنک پھری پائی
رامہی چتئی رہیو نرناہو۔ چلا بلوچن باری پرباہو

پریم سے بیاکل ہو کر راجہ نے رام کو ہردے سے لگا لیا۔ مانو سانپ نے اپنی منی کھوئی ہوئی پھر سے پا لی ہو۔ راجہ شری رام کو دیکھتے ہی رہ گئے۔ ان کی آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔

سوک مگن کچھو کہے نہ پارا۔ ہردئیں لگاوت بار ہیں بارا
بدھی بی متا دراؤ من ماہیں۔ جیہیں رگھوناتھ نہ کانن جاہیں

شوک کے وش ہونے کے کارن راجہ کے مکھ سے کوئی شبد نہ نکلا۔ وہ بار بار رام جی کو چھاتی سے لگاتے ہیں۔ اور بار بار برہما سے من میں پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ جس سے شری رگھوناتھ جی بن کو نہ جائیں۔

سمری مہیس ہی کہئی نہوری۔ بنتی سنہو سدا سِو موری
آسوتوش تمہہ اوڈھر دانی۔ آرتی ہرہو دین جنو جانی

پھر مہادیو جی کا سمرن کرتے ہوئے ان سے بنتی کرتے ہیں۔ کہ ہے شوشنکر! آپ میری بنتی سُنئے۔ آپ تو جلد ہی پرسنّ ہونے والے اور منہ مانگی وستو دینے والے ہیں۔ مجھے بھی اپنا دین سیوک جان کر میرے دُکھوں کو نوارن کیجئے۔

تمہہ پریرک سب کے ہردئیں سو متی رامہی دیہو
بچنو مور تج رہہیں گھر پری ہری سیل سنیہو

آپ سب کے ہردوں کے پریرک ہیں۔ آپ رام جی کو بھی ایسی بُدھی دیجئے۔ کہ جس سے میرے بچنوں کو تیاگ کر اور شیل اور پریم کو چھوڑ کر وہ گھر ہی میں رہ جائیں۔ اور بن کو نہ جائیں۔

اجسو ہو جگ سُجسو نساؤ۔ نرک پروں برُ سُر پرُ جاؤ
سب دکھ دُسہہ سہاوہو موہی۔ لوچن اوٹ رامو جنی ہوہی

سنسار میں بھلے ہی میری بدنامی ہو جائے اور نیک نامی مٹ جائے چاہے میں نرک میں جا کر پڑوں۔ اور سورگ مجھ سے چھن جائے یہ سب نا سہن کرنے یوگیہ دُکھ بڑھا تا آپ مجھ سے سہن کرا لیں۔ پرنتو شری رام میری آنکھوں سے اوجھل نہ ہوں۔

اس من گنئی راؤ نہیں بولا۔ پیپر پات سرس منو ڈولا
رگھوپتی پتہ ہی پریم بس جانی۔ پنی کچھو کہیہی ماتو اُو ماتی

راجہ من ہی من اس پرکار وچار کر رہے ہیں۔ مُنہ سے کچھ نہیں کہتے پیپل کے پتے کے سمان اُن کا من ڈول رہا ہے۔ شری رگھوناتھ جی نے

پتا کو پریم وش جان کر اور یہ وچار کر کے۔ کہ ماتا پھر کچھ کہے گی۔

دیس کال اوسر انو ساری۔ بولے بچن بنیت بچاری
تات کہوں کچھ کروں ڈھٹھائی۔ انوچت چھمب جانی لریکائی

دیش، کال، اور سمے کے انوکول وچار کر بڑے نمرتا بھاو سے بولے۔ ہے تات! میں کچھ ڈھٹھائی کر کے آپ کے پیچھے بنا کہتا ہوں۔ لڑکپن سمجھ کر آپ میرے اس انوچت کام پر مجھے کشما کریں۔

اتی لگھو بات لاگی دُکھ پاوا۔ کاہوں نہ موہی کہی پرتھم جناوا
دیکھی گوسائیں ہی پوچھوں ماتا۔ سُنی پرسنگو بھئے سیتل گاتا

اس بالکل ہی تچھ بات کے لئے آپ نے اتنا کشٹ پایا۔ کسی نے بھی پہلے مجھے یہ بات نہیں جتلائی ہے سوامی! آپ کی اس دشا کو دیکھ کر جب ماتا جی سے میں نے پوچھا تو اُن سے سارا حال سُن کر میرا شریر شیتل ہو گیا۔

منگل سمے سنیہہ بس سوچ پریہرئے تات
آئیسو دیئے ہرشی ہیاں کہی پلکے پربھو گات

ہے تات! آپ اس منگل سمے موہ کے وش ہو کر سوچ کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور مجھے پرسن چت ہو کر آگیا دیجئے۔ یہ کہہ کر شری رام جی کے سب انگ پُلکت ہو گئے۔

دھنیہ جنمو جگتیتل تاسو۔ پتہی پربودھ چرت سُنی جاسو
چاری پدارتھ کرتل تاکیں۔ پریہ پتو ماتو پران سم جاکیں

اس پرتھوی تل پر اس کا جنم دھنیہ ہے۔ جس کے چرتر کو سُن کر پتا کو آنند ہو۔ جس پتر کو اپنے ماتا پتا پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ چاروں پدارتھ دھرم ارتھ کام موکش اُس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں۔

آئیسو پالی جنم پھلو پائی۔ ایہوں بیگی ہیں ہوہو رجائی
بدا ماتو سن آودں ماگی۔ چلیہوں بنہی بہوری پگ لاگی

آپ کی آگیا کو پورا کر کے اور جیون کا پھل پا کر میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا۔ کرپا کر کے آپ آگیا دیجئے۔ پہلے ماتا سے وداع مانگ آتا ہوں پھر آپ کے

چرن چھوکر بن کو چلوں گا۔

اَس کہی رام گونُو تب کینہا ۔ بھُوپ سوک بس اُتر نہ دینہا
نگر بیاپی گئی بات سُتیچھی ۔ چھُوآت چڑھی جنُو سب بیچھی

ایسا کہہ کر شری رام چندر جی وہاں سے چلے۔ راجہ نے دُکھ کے مارے کوئی اُتر نہ دیا۔ یہ تیکھی (جگر کو چھیلنے والی) بات سارے نگر بھر میں اتنی تیزی سے پھیلی جیسے بچھو کے چھُوتے ہی اُس کی زہر فوراً سارے شریر میں چڑھ جاتی ہے۔

سُنی بھئے بیکل سکل نر ناری ۔ بیلی بٹپ جمی دیکھی دواری
جو جہن سُنئی دھُنئی سر وسوئی ۔ بڑ بِشادُو نہیں دھیر جو ہوئی

اس بات کو سُنتے ہی نگر کے سب استری پُرش ایسے بیاکل ہو گئے۔ جیسے بن میں آگ لگی ہوئی دیکھ کر بیلیں اور برکش مارے دُکھ کے جلنے لگتے ہیں۔ جس نے جہاں سُنا وہ وہیں سر پیٹ کر رہ گیا۔ مہا کلیش کے مارے اُسے چین ہی نہیں پڑتی۔

مُکھ سُکھاہِں لوچن سُروہِیں سوکو نہ ہردیاں سمائی
منہوں کرُون رس کٹ گئی اُتری اودھ بجائی

سب کے چہرے فق ہو گئے۔ آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ اور شوک ہردے سے پھُوٹ کر بہہ نکلا۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے مانو دُکھ اور شوک کی سینا ڈنکا بجا کر اودھ پر چڑھ دوڑی ہو۔

ملیہی ماجھ بدھی بات بیگاری ۔ جہاں تہاں دیہیں کیکئی گاری
ایہی پاپنی ہی دُوجھی کا پر ہیُو ۔ چھائی بھون پر پاؤ کو دھر یُو

دیکھو بدھاتا نے سب بھانت بات بنا کر بگاڑ دی ادھر اُدھر لوگ کیکئی کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ اس مہا پاپن کیکئی کو کیا سوجھی جو تیار ہوئے گھر پر آگ رکھ دی۔

نج کر نین کاڈھی چہہ دیکھا ۔ ڈاری سُدھا بِشو چاہت چیکھا
کُٹل کٹھور کبُدھی ابھاگی ۔ بھئی رگھُو بنس بینُو بن آگی

لینے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کو پھوڑ کر دیکھنا چاہتی ہے امرت کو

تیاگ کر وِش پان کرنا چاہتی ہے۔ یہ کٹل کٹھور اور مہا مورکھ ابھاگنی کیکئی رگھُو ونش رُوپی بن کے بھسم کرنے کے لئے اگنی ہو گئی ہے۔

پالو بیٹھی پیڑ ایہیں کاٹا ۔ سُکھ مہوں سوک ٹھاٹو دھری ٹھاٹا
سدا رامُو ایہی پران سمانا ۔ کارن کون کُٹل پنُو ٹھانا

اس نے پتّے پر بیٹھ کر برکش کو کاٹ ڈالا سُکھ میں دُکھ کا ٹھاٹھ لگا رہا ہے۔ اس کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیارے تھے۔ یہ جانے کیا کارن ہے کہ جو اس نے ایسا کٹل پرن (بُری ترغیبا) ٹھانا ہے۔

ستیہ کہہیں کوی ناری سبھاؤ ۔ سب بدھی اگہو اگادھ دراؤ
نج پرتی بمبو بُرو گہی جائی ۔ جانی نہ جائی ناری گتی بھائی

کوی سچ ہی کہتے ہیں۔ کہ استری کا سبھاؤ سب پرکار سے اگم (جو پکڑنے میں نہ آسکے) اتھاہ اور رہسیہ مئے (پُر اسرار) ہوتا ہے۔ اپنا پرتی بمب (عکس) بھلے ہی پکڑا جائے پر تو ہے بھائی! استری کی گتی تو کسی پرکار جانی ہی نہیں جاتی۔

کاہ نہ پاؤکو جاری سک کا نہ سمُدر سمائی
کا نہ کرے ابلا پربل کیہی جگ کالُو نہ کھائی

ایسی کونسی وستُو ہے۔ جسے اگنی نہ جلا سکے۔ اور جسے سمُندر نہ سما سکے۔ یہ ابلا (جس میں بل نہ ہو) کہانے والی پربل استری ایسا کونسا کرم ہے جو نہ کر سکے۔ اور ایسی کونسی سنسار میں وستُو ہے جسے کال نہ ڈکار سکے۔

کا سُنائی بدھی کاہ سُناوا ۔ کا دکھائی چہہ کاہ دکھاوا
ایک کہہیں بھل بھُوپ نہ کینہا ۔ برُو بچاری نہیں کُمتی ہی دینہا

بدھاتا نے کیسی منگل مئے خبر سُنا کر اب یہ دُکھ بھری خبر سُنا دی۔ کیسا اُتسو دکھا کر یہ کیسا بھیانک درِش دکھایا۔ کوئی ایک کہتے ہیں۔ کہ راجہ نے اچھا نہیں کیا۔ جو سوچ کے کیکئی کو وچار کر ور دان نہیں دیا۔

جو ہٹھی بھیُو سکل دُکھ بھاجنُو ۔ ابلا بس گیان گُن گا جنُو
ایک دھرم پرم اتی پہچانے ۔ نرپ یہی دوشُو نہیں دیہیں سیانے

اور اس اُشٹ کیکئی کے ور دان کو پُورا کرنے کا ہٹھ کر کے سویم دُکھ کا پاتر ہو گئے۔ مانو استری کے وش میں ہو کر اُن کا سارا گیان اور گُن جاتا رہا۔ کوئی ایک سیانے پُرش جو دھرم کی ریتی کو جانتے ہیں۔ وہ راجہ کو دوش نہیں دیتے۔

رشی ددھیچی ہری چند کہانی۔ ایک ایک سن کہہیں بکھانی
ایک بھرت کر سمت کہہیں۔ ایک اُداس بھائن سُنی رہہیں

وہ راجہ شوی، ددھیچی اور ہریش چندر کی کتھائیں ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ کوئی ایک اس میں بھرت کی بھی صلاح کہتے ہیں۔ کوئی ایک سُن کر اُداسین بھاو سے رہ جاتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں کہتے۔

کان مُوندی کر رَد گہی جیہا۔ ایک کہہ ہیں یہ بات الیہا
سُکرت جاہیں ایس کہت تمہارے۔ رامُو بھرت کہُوں پران پیارے

کوئی کانوں پر ہاتھ دھر کر اور جیبھ کو دانتوں تلے دبا کر کہتے ہیں کہ یہ بات جھوٹ ہے۔ بھرت پر ایسا دوش لگانے سے تمہارے پُن کرم نشٹ ہو جائیں گے۔ بھرت جی کو رام چندر پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

چندُ چوُے بَرُو انل کن سُدھا ہوئی بِش تُول
سپنہُوں کبہُوں نہ کریں کچھُو بھرتُ رام پرتیکول

چندرماں چاہے آگ کی چنگاریاں برسانے لگے۔ اور امرت چاہے وش کے سمان ہو جائے (ارتھات ناممکن ممکن ہو جائے) پرنتو بھرت تو سپنے میں بھی کبھی شری رام چندر جی کا ورودھ نہیں کریں گے۔

ایک بدھاتا ہی دُوشنُ دیہیں۔ سُدھا دکھائی دینہ بشُو جیہیں
کھر بھرُ نگر سوچُ سب کاہُو۔ دُسہہ داہُو اُر مٹا اُچھاہُو

کوئی ایک بدھاتا کو دوش دیتے ہیں۔ کہ جس نے امرت دکھا کر وش دے دیا۔ نگر بھر میں کھلبلی مچ گئی۔ اور سبھی سوچ مگن ہیں۔ آنند اُتساہ جاتا رہا۔ اور سب ہی کے ہردے میں دُسہہ (نہ سہن کئے جانے والی) جلن ہو رہی ہے۔

بپر بدھُو کُل مانیہ جٹھیری۔ جے پریہ پرم کیکئی کیری
لگیں دین سکھ سیلُو سراہیں۔ بچن بان سم لاگہیں تاہیں

برہمنوں کی استریاں اور کُل پُوجیہ بڑی بوڑھی استریاں جو کیکئی کی پریم پریہ تھیں۔ وہ سب کیکئی کے شیل کی پرشنسا کر کے اُسے اُپدیش کرنے لگیں۔ پر اُن کے بچن کیکئی کو بانوں کے سمان لگتے ہیں۔

بھرتُو نہ موہی پریہ رام سمانا۔ سدا کہہُو یہُو سبُو جگُو جانا
کرہُو رام پر سہج سنیہُو۔ کیہیں اپرادھ آجُو بنُو دیہُو

وہ سب سیانی استریاں کیکئی سے کہہ رہی ہیں۔ ہے کیکئی تم تو سدا یہی کہتی تھی۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان مجھے بھرت بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بات کو ساری دُنیا جانتی ہے۔ شری رام چندر جی پر تو تمہارا سبھاوک ہی پریم تھا پھر کس اپرادھ کے کارن آج انہیں بن باس دے رہی ہو۔

کبہُوں نہ کِئے ہُو سوتی آریسُو۔ پریتی پرتیتی جان سبُو دیسُو
کوسلیاں اب کاہ بگارا۔ تمہ جیہی لاگی بجر پُر پارا

تم نے تو کبھی بھی سوتیا ڈاہ نہیں کیا تھا۔ تمہارے پریم اور وشواس کو سارا سنسار جانتا ہے۔ اب کوشلیا نے تمہارا کیا بگاڑ دیا ہے۔ جس کے کارن تم نے سارے نگر پر بجر گرا دیا ہے۔

سیا کہ سیا سنگُو پری ہری لکھنُو کہ رہہیں دھام
راجُو کہ بھُنجب بھرت پر نرپُو کہ جیئے ہی بنُو رام

کیا سیتا اپنے پتی شری رام چندر جی کا ساتھ چھوڑ دیگی۔ کیا اُنکے بنا لکشمن گھر رہ سکیں گے؟ کیا رام کے بنا بھرت راج بھوگ سکیں گے؟ کیا راجہ رام کے بنا زندہ رہ سکیں گے۔؟

اس بچاری اُر چھاڑہُو کر ہُو۔ سوک کلنک کوٹھی جنی ہو ہُو
بھرت ہی اَوسی دیہُو جُبب راجُو۔ کانن کاہ رام کر کاجُو

ہردے میں ایسا وچار کر کے کرودھ چھوڑ دو۔ شوک اور کلنک کا گھر نہ بنو۔ بھرت کو ضرور راج تلک کراؤ۔ پر شری رام چندر جی کا بن میں کیا کام ہے۔

ناہن رامُو راج کے بھُوکے۔ دھرم دُھرین بِشے رس رُوکھے
گُر گرہ بسہُوں رامُو تجی گیہُو۔ نرپ سن اس برُو دوسر لیہُو

شری رام چندر جی راج تلک کے بھوگی نہیں ہیں۔ وہ دھرم دھرندھر اور وشئے آسکتی سے رہت ہیں۔ تم راجہ سے دوسرا وردان یہ مانگ لو۔ کہ رام چندر جی گھر چھوڑ کر گروُ کے گھر جا کر رہیں (کیونکہ اس سے بھرت کے راج میں کوئی وگھن نہ ڈال سکیں گے۔ اگر تمہیں یہ تسند کا ہے۔ تو دوسرا وردان ایسا مانگ لو۔)

جوں نہیں لگی ہٹھ کہیں ہمارے۔ نہیں لاگہی کچھو ہاتھ تمہارے
جوں پریہاس کینہہی کچھو ہوئی۔ تو کہی پرگٹ جناو ہو سوئی

تو بیکی ہمارا کہنا نہ مانے گی۔ تو تمہارے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ یدی تم نے کچھ دل لگی کی ہو تو اُسے پرگٹ کہہ کے جتلا دو۔

رام سرس سُت کانن جوگو۔ کاہ کہیہی سُنی تمہہ کہُوں لوگوُ
اُٹھہو بیگی سوئی کرہو اُپائی۔ جیہی بدھی سوکو کلنکو نسائی

رام چندر جیسے پتر کیا بن کے جوگیہ ہیں! یہ سُن کر لوگ تمہیں کیا کہیں گے۔ جلدی اُٹھکر وہی اُپائے کرو۔ جس سے کہ کسی پرکار یہ شوک اور کلنک دُور ہو۔

چھند

جیہی بھانتی سوکو کلنکو جائی اُپائے کری کُل پال ہی
ہٹھی پھیر رامہی جات بن جنی بات دوسری چال ہی
جمی بھانو بنو دِن پُران بنو چند بنو جمی جامنی
تمی اودھ تُلسیداس پربھو بنو سمجھی دھوں جیاں بھامنی

جس اُپائے سے یہ سارا شوک اور کلنک مٹے۔ وہی اُپائے کرکے اپنے کل کا پالن کرو۔ اور ہٹھ کرکے شری رام کو بن جانے سے روک لو۔ دوسری کوئی بھی بات نہ چلاؤ۔ تُلسیداس جی کہتے ہیں۔ کہ جیسے سُورج بنا دن شوبھا ہین ہوتا ہے۔ پران بنا شریر مُردہ بے جان ہوتا ہے۔ اور چندرما بنا رات ڈراونی اندھیری اور سنسان ہوتی ہے۔ ایسے ہی پربھو شری رام چندر جی کے بنا ایودھیا۔ شوبھا ہین۔ سنسان اور رس ہین ہو جائے گی۔ ہے کیکئی تو من میں اس بات کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر تو دیکھ۔

سورٹھا

سکھینہہ سِکھاوَن دینہہ سُنت مدھر پرینام ہِت
تیئیں کچھو کان نہ کینہہ کُٹِل پربودھی کُبری

اس پرکار سکھیوں نے کیکئی کو سمجھایا۔ اُن کے میٹھے اور انت میں بھلا کرنے والے بچن سُن کر کیکئی نے ذرا بھی کان نہیں دیئے۔ کیونکہ وہ تو کُٹل منتھرا کی اچھی طرح سے سکھائی پڑھائی ہوئی تھی۔

اُتر و نہ دیہی دُسہہ رِس رُوکھی۔ مرگنہہ چِتو جنو باگھنی بھوکھی
بیادھی اسادھی جانی تنہہ تیاگی۔ چلیں کہت متی مند ابھاگی

سکھیوں کو وُہ کوئی اُتر نہیں دیتی۔ اور دُسہہ کرودھ کے کارن رُوکھی (بے لحاظ) ہو رہی ہے۔ وہ اُن کی طرف ایسے دیکھ رہی ہے مانو باگھن ہرنیوں کی طرف دیکھ رہی ہو۔ سب سکھیوں نے اس روگ کو لاعلاج جان کر چھوڑ دیا۔ اور اُسے مند بُدھی۔ بُرے نصیب والی کہتی ہوئی چلی گئیں۔

راجو کرت یہ دیو بگوئی۔ کینہیسی اس جس کرئی نہ کوئی
ایہی بدھی بلپہیں پُر نر ناری۔ دیہیں کچالی ہی کوٹک گاری

راج کرتے کرتے کیکئی کو بدھاتا نے کیسے نشٹ کر دیا۔ اس نے جو کچھ کیا وہ کوئی بھی دوسرا نہیں کرے گا۔ اس پرکار نگر کے استری پرش ولاپ کر رہے ہیں۔ اور اس کچالنی کیکئی کو کروڑوں گالیاں دے رہے ہیں۔

جرہیں بشم جر لیہیں اُساسا۔ کونی رام بنو جیون آسا
بپُل بیوگ پرجا اکلانی۔ جنو جل چر گن سوکھت پانی

نگر نواسی لوگ اس بھیانک دُکھ کی جوالا میں جل رہے ہیں۔ اور سرد آہیں بھرتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ رام بنا جینے کی کیا آشا ہے۔ شری رام جی کے بچھوڑے سے پرجا ایسی گھبرائی ہوئی ہے۔ جیسے جل میں رہنے والے جیو جل کے سوکھ جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔

اتی بشاد بس لوگ لوگائیں۔ گئے ماتو پہیں رامو گوسائیں
مُکھ پرسن چِت چوگن چاوُ۔ مٹا سوچ جنی راکھے راوُ

ایودھیا پوری کے پرش اور استریاں بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں۔ اُسی

سمے شری رام اپنی ماتا کوشلیا کے پاس گئے۔ اُن کا مُکھ پرسن ہے۔ اور اُن کے من میں چوگنا چاؤ ہے۔ اُنہیں جو یہ سوچ تھی ہوئی تھی۔ کہ پتا جی کہیں مُجھے بن جانے سے روک نہیں۔ وہ سوچ مٹ گئی۔ کیونکہ اب انہیں پورا وشواش تھا کہ پتاجی اور ماتا کیکئی کی آگیا سے وہ بن میں جا کر رشی منیوں کے درشن سے لابھ اُٹھائیں گے۔ اور اس طرح بن میں جا کر پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہُوئے۔ وہ پتاجی کی اس طرح سیوا کر کے کرت کرتیہ ہوں گے۔)

دوہا

نوگیندُو رگھوبیر منُو راجُو الان سمان
چھُوٹ جانی بن گونو سُنی اُر آنندُو ادھیکان

شری رام چندر جی کا من جوان ہاتھی کے سمان ہے۔ اور راج تِلک اس ہاتھی کو باندھنے والی لوہے کی زنجیر کے سمان ہے۔ بن میں جانے پر اس زنجیر کے بندھن سے اپنے آپ کو چھُوٹا ہوا جان کر اُن کے ہردے میں بہت ہی آنند ہُوا۔

رگھوکُل تِلک جوری دوؤ ہاتھا۔ مُدِت ماتو پد نایئو ماتھا
دینہی اسیس لائی اُر لینہے۔ بھُوشن بسن نچھاوری دینہے

رگھوکُل تِلک شری رام چندر جی نے دونو ہاتھ جوڑ کر پرسن ہو کر ماتا کے چرنوں میں سر نوایا۔ ماتا نے آشیرواد دیا۔ اور اُنہیں چھاتی سے لگایا اور گہنے اور کپڑے اُن پر نچھاور کئے۔

بار بار مُکھ چُمبتی ماتا۔ نین نیہہ جل پُلکت گاتا
گود راکھی پُنی ہردیاں لگائے۔ سروت پریم رس پیَد سہائے

ماتا بار بار شری رام چندر جی کا مُکھ چومتی ہے نیتروں میں پریم کے آنسو بھرے ہُوئے ہیں۔ اور سب انگ پُلکت ہیں۔ گود میں لیکر ماتا نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اور سُندر چھاتی سے پریم رس (دودھ) بہنے لگا۔

پریم پرمود نہ کچھُو کہی جائے۔ رنک دھند پدوی جنو پائی
سادر سُندر بدنُو نہاری۔ بولی مدھر بچن مہتاری

کوشلیا جی کے پریم اور آنند کا تو کہنا ہی کیا۔ مانو کنگال نے کُبیر کا پد پراپت کر لیا ہو۔ بڑے آدر سے شری رام چندر جی کا سُندر مُکھ دیکھ کر ماتا کومل اور میٹھے بچن بولی۔

کہہو تات جننی بلہاری۔ کب ہیں لگن مُد منگل کاری
سُکرت سیل سُکھ سیوا سُہائی۔ جنم لابھ کئی اودھی اگھائی

ہے تات! بلہاری جاتی ہے۔ کہئے وہ آنند منگل کاری لگن راج تِلک ہونے کا کب سمے ہے۔ جو پُن شیل اور سُکھ کی سُندر سیما (حد) ہے۔ اور جنم لابھ کی پرم سیما (سب سے پرے کی حد) ہے۔

جیہی چاہت نرناری سب اتی آرت ایہی بھانتی
دوہا: جمی چاتک چاتکی ترشت برشتی سرد رتُو سواتی

جس لگن کو میری طرح نگر بھر کے سب استری پُرش بہت ہی بیاکلتا سے اس پرکار چاہتے ہیں جیسے پپیہا اور پپیہی پیاس سے بیاکل ہو کر سرد رتُو کے سواتی نچھتر کی برشا کو چاہتے ہیں۔

تات جاؤں بلی بیگی نہاہُو۔ جو من بھاؤ مدھر کچھُو کھاہُو
پتُو سمیپ تب جائیہو بھیا۔ بھئی بڑی بار جائی بلی میّا

ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم جلدی اشنان کر لو۔ اور جو کچھ اچھا لگے۔ وہ مٹھیائی کھوجن کھا لو۔ تب ہے بھیا۔ پھر پتا کے پاس جانا۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔ ماتا بلہاری جاتی ہے۔

ماتُو بچن سُنی اتی انُوکُولا۔ جنُو سنیہہ سُرترو کے پھُولا
سُکھ مکرند بھرے شری مُولا۔ نرکھی رام منُو بھنورُ نہ بھُولا

ماتا کے یہ انوکول بچن ایسے تھے۔ جیسے پریم رُوپی کلپ برکش کے پھول ہوں۔ جو سُکھ رُوپی پھُولوں کے رس سے بھرے ہُوئے اور کلیان کے مُول تھے۔ ایسے بچن رُوپی پھُولوں کو دیکھ کر شری رام جی کا من رُوپی بھنورا اُن پر بالکل موہت نہیں ہُوا۔

دھرم دُھرین دھرم گتی جانی۔ کہیو ماتُو سن اتی مردُو بانی
پتا دینہہ موہی کانن راجُو۔ جہاں سب بھانتی مور بڑ کاجُو

دھرم دھرندھر شری رام چندر جی نے دھرم کی گتی جان کر ماتا سے بہت

ہی کومل بانی سے کہا۔ ہے ماتا! شبھ پتا جی نے مجھے بن کا راج دیا ہے۔ جہاں سب طرح کا میرا بڑا ہی کلیان ہوگا۔

آیسُو دیہی مُدِت من ماتا۔ جیہیں مُد منگل کانن جاتا
جنی سنیہہ بس ڈرپسی بھور ہیں۔ آنند انب انو گرہ تورہیں

ہے ماتا! پرسن من سے تو مجھے آگیا دے۔ جس سے بنباس میں بھی مجھے آنند اور منگل کی پراپتی ہو۔ میرے پریم وش ہو کر بھول کر بھی نہیں ڈرنا۔ تمہاری کرپا سے مجھے بن میں بھی آنند ہوگا۔

دوہا

برش چاری دس بپن بسی کری پتو بچن پرمان
آئی پائے پُنی دیکھہوں منو جنی کرسی ملان

چودہ برس بن میں رہ کر پتا جی کے بچنوں کو پورا کر کے پھر تمہارے چرنوں کے آکر درشن کروں گا۔ تم من میں کسی پرکار کی چنتا نہ کرنا۔

بچن بنیت مدھر رگھو بر کے۔ سر سم لگے ماتو اُر کر کے
سہمی سوکھی سنی سیتلی بانی۔ جمی جواس پریا پاوس پانی

شری رام جی کے بہت ہی نمر اور میٹھے بچن ماتا کی چھاتی میں تیر کے سمان لگے۔ اور کھٹکے۔ وہ اس شیتل بانی کو سن کر سہم کر سوکھ گئی جیسے برسات کے پانی سے جواسا سوکھ جاتا ہے۔

کہی نہ جائی کچھو ہردے بشادو۔ منہوں مرگی سُنی کیہری نادُو
نین سجل تن تھر تھر کانپی۔ ماجہی کھائی مین جنو ماپی

ماتا کے ہردے میں جو سنتاپ بڑھا۔ وہ کہا نہیں جا سکتا ہے۔ مانو شیر کی گرج سن کر ہرنی سہم گئی ہو۔ نیتروں میں آنسو بھر آئے۔ اور شریر تھر تھر کانپنے لگا۔ مانو مچھلی برکھا کے نئے پانی کا میلا پھین کھا کر بیہوش ہو گئی ہو۔

دھری دھیر جو سُت بدن نہاری۔ گدگد بچن کہتی مہتاری
تات پتہی تمہہ پران پیاری۔ دیکھی مُدت نت چرت تمہاری

دھیرج دھر کر پتر کا مکھ دیکھ کر ماتا گدگد بچن بولی۔ ہے تات! پتا کو تم پرانوں کے سمان پیارے ہو۔ اور تمہارے چرتروں کو دیکھ کر راجہ سدا

پرسن رہتے ہیں۔

راجو دین کہوں سُبھ دِن سادھا۔ کہیو جان بن کیہیں اپرادھا
تات سناوہو موہی ندانو۔ کو دِن کر کُل بھیو کرسانو

تمہیں راج تلک دینے کے لیے راجہ نے شودھ دھار کر آج کا دن مقرر کیا۔ پھر اب کس قصور کے کارن تمہیں بن جانے کی اگیا دی ہے۔ ہے تات! مجھے اس کا کارن سنایئے۔ رگھو بنش کے جلانے کے لئے اگنی روپ کس نے دھارن کیا۔

دوہا

نرکھی رام رُکھ سچو سُت کارنو کہیو بجھائی
سُنی پرسنگو رہی موک جمی دسا برنی نہیں جائی

تب شری رام چندر جی کی اچھیا جان کر منتری کے پتر نے سب کارن سمجھا کر ماتا کو کہے۔ اس پرسنگ کو سن کر ماتا گونگی سی رہ گئیں۔ ان کی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

راکھی نہ سکئی نہ کہی سک جاہو۔ دوہوں بھانتی اُر دارون داہو
لکھت سُدھا کر گا لکھی راہو۔ بدھی گتی بام سدا سب کاہو

ماتا نہ تو شری رام جی کو بن جانے سے روک سکتی ہے اور ممتا وش نہ انہیں یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ بن کو چلے جاؤ۔ دونوں ہی طرح اُن کے ہردے میں بھاری سنتاپ ہو رہا ہے۔ بدھاتا کی گتی سب کے لئے سدا ٹیڑھی ہی ہوتی ہے۔ لکھنے تو لگے تھے۔ چندرما اور لکھا گیا راہو۔

دھرم سنیہہ اُبھیں متی گھیری۔ بھی گتی سانپ چھچھوندری کیری
راکھیہ بانِ سُت کراؤں پرودھو۔ دھرم جائی اُرو بندھو برودھو

ایک طرف دھرم ہے اور دوسری طرف پتر کی ممتا۔ دونوں نے کوشلیا جی کی بدھی کو سنکٹ میں ڈال دیا ہے۔ ان کی دشا سانپ اور چھچھوندر کی سی ہو گئی۔ یدی وہ ہٹھ کر کے پتر کو بن جانے سے روک لیتی ہے۔ تو یہ دھرم کی ہانی ہوتی ہے۔ اور بھائیوں بھائیوں میں ویر بھاؤ بڑھتا ہے۔

کہیوں جان بن تو بڑی ہانی۔ سنکٹ سوچ بیس بھئی رانی
بہوری سمجھی تیا دھرم سیانی۔ رامو بھرت دوؤ سُت سم جانی

اور یدی رام جی کو بن جانے کی آگیا دیتی ہے۔ تو بڑی ہانی ہوتی ہے
اس پرکار سنکٹ میں پڑکر سوچ کے مارے ماتا بیاکل ہو گئی۔ پھر تو چتر کوشلیا
نے پتی برت دھرم کو سمجھکر اور رام اور بھرت دونوں پتروں کو سمان
جان کر۔

سرل سبھاؤ رام مہتاری۔ بولی بچن دھیر دھری بھاری
تات جاؤں بلی کینہے نیکا۔ پتو آیسو سب دھرم ک ٹیکا

سرل سبھاؤ کوشلیا جی بڑی دھیرج دھر کر کہنے لگی۔ ہے تات! میں
تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم نے اچھا کیا۔ پتا جی کی آگیا کا پالن کرنا
ہی سب سے بڑا دھرم ہے۔

دوھا

راجو دین کہی دینہہ بنو موہی نہ سو دکھ لیسو
تمہہ بنو بھرت ہی بھوپہی پرجہی پرچنڈ کلیسو

راج دینے کو کہکر بن باس دے دیا۔ اس کا تو مجھے ذرا بھی
دکھ نہیں۔ پرنتو ایک ماتر یہی چنتا لگی ہوئی ہے کہ تمہارے بنا بھرت کو۔
راجہ کو اور پرجا کو بڑا بھاری کلیش ہوگا۔

جوں کیول پتو آیسو تاتا۔ تو جنی جاہو جانی بڑی ماتا
جوں پتو ماتو کہیو بن جانا۔ تو کانن ست اودھ سمانا

ہے تات! اگر صرف بن جانے کی آگیا پتا جی کی ہے تو ماتا کو پتا
جی سے بڑی جان کر بن کو مت جاؤ (منو بھگوان نے لکھا ہے کہ ماتا کا درجہ
پتا سے سینکڑوں گنا بڑا ہے۔) لیکن اگر ماتا پتا دونوں نے ہی بن جانے
کی آگیا دی ہے تو تمہارے لئے بن سو اجودھیا کے سمان ہے۔

پتو بن دیو ماتو بن دیوی۔ کھگ مرگ چرن سروج سیوی
انت ہوں اچت نرپہی بن باسو۔ بئے بلوکی ہیاں ہوئی ہراسو

بن کے دیوتا تمہارے پتا ہوں گے۔ اور بن دیویاں تمہاری ماتا ہوں گی
وہاں کے پشو پکھی تمہارے چرن کملوں کے سیوک ہوں گے۔ آخری
اوستھا میں تو راجاؤں کے لئے بن میں جانا اچت ہی ہے۔ پرنتو تمہاری
اوستھا دیکھکر ہردے میں دکھ ہوتا ہے۔

بڑبھاگی بنو اودھ ابھاگی۔ جو رگھوونس تلک تمہہ تیاگی
جوں ست کہوں سنگ موہی لیہو۔ تمہرے ہردیاں ہوئی سندیہو

ہے رگھوکل تلک! بن کا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ اور اجودھیا کا بڑا
ہی دربھاگیہ ہے۔ جسے تم چھوڑ رہے ہو۔ ہے پتر! یدی میں تمہیں
یہ کہوں کہ مجھے بھی بن میں ساتھ لے چلو تو تمہارے ہردے میں یہ سندیہ
ہوگا۔ کہ ماتا اس طرح پریم کے وش ہوکر مجھے بن جانے سے روکنا چاہتی ہے۔

پوت پرم پریہ تمہہ سب ہی کے۔ پران پران کے جیون جی کے
تے تمہہ کہہو ماتو بن جاؤں۔ میں سنی بچن بیٹھی پچھتاؤں

ہے پتر! تم سب ہی کے پرم پیارے ہو۔ پرانوں کے پران اور
ہردے کے جیون ہو۔ وہی تم میرے پرانوں کے بھی پران کہتے ہو کہ ماتا!
میں بن کو جاؤں اور میں تمہارے ان بچنوں کو سن کر بیٹھی پچھتاتی ہوں۔
اکو شلیا جی یہ کہتی ہیں کہ تم میرے پران اور جیون ہو اور تم بن جانے کو کہہ
رہے ہو۔ جیسے پران بنا کوئی زندہ نہیں رہ سکتا ویسے تمہارے جانے
کی خبر سن کر بھی میں زندہ بیٹھی ہوں۔ اس لئے مانو میرا تم میں سچا پریم نہیں ہے۔

یہ بچاری نہیں کروں ہٹھ جھوٹھ سنیہو بڑھائی
مانی ماتو کر نات بلی سرتی بسری جنی جائی

یہ وچار کر جھوٹا پریم بڑھا کر میں ہٹھ نہیں کرتی۔ بیٹا میں تمہارے
بلہاری جاتی ہوں۔ ماتا کا ناطہ مان کر تم میری سدھ بھول نہ جانا۔

دیو پتر سب تمہہ ہی گوسائیں۔ راکھہوں پلک نین کی نائیں
اودھی انبو پریہ پرجن مینا۔ تمہہ کرونا کر دھر دھر بینا

ہے گوسائیں! جیسے پلکیں آنکھوں کی رکھشا کرتی ہیں۔ ویسے ہی سب
دیو اور پتر تمہاری رکشا کریں۔ تمہارے بن باس کی چودہ سالہ میعاد جل ہے
اور سب پریوار اور متر پیارے مچھلیاں ہیں۔ تم دیا کے بھنڈار اور دھرم
دھر بندر ہو۔

اس بچاری سوئی کر ہو اپائی۔ سب ہی جیت جیہیں بھینٹ ہو آئی
جاہو سکھین بن ہی بلی جاؤں۔ کری اناتھ جن پرجن گاؤں

ایسا وچار کر تم وہی اپائے کرنا جس سے سب کے جیتے جی تم سب آملو۔

میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ کہ اپنے پریوار والوں کو اور نگر نواسیوں کو اناتھ (یتیم) کر کے تم سُکھ پوروک بن کو جاؤ۔

سب کر آسو سُکرت پھل بیتا ۔ بھیئو کرال کال وِپریتا

بہو بدھی بلپی چرن لپٹانی ۔ پرم ابھاگنی آپو ہی جانی

آج سب کے پُن کرموں کا پھل ختم ہوگیا۔ اور وکرال کال ہم سب کے اُلٹ ہوگیا۔ اس پرکار بہت پرکار ولاپ کر کے ماتا کوشلیا شری رام جی کے چرنوں سے لپٹ گئی۔ اور اپنے آپ کو بڑی ابھاگنی جانا۔

دارُون دُسہہ داہُو اربیاپا ۔ برنی نہ جاہِں بلاپ کلاپا

رام اُٹھائی ماتُو اُر لائی ۔ کہی مرِدُو بچن بہوری سمجھائی

ہردے میں دُکھ کے کارن بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے۔ اس سمے کے ولاپوں کے سموہ کا کچھ بھی ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ رام چندر جی نے ماتا کو اُٹھا کر اپنے ہردے سے لگا لیا۔ اور کومل بچن کہہ کہہ کر ماتا کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوہا

سماچار تیہی سمے سُنی سیا اُٹھی اکلائی
جائی ساسُو پد کمل جُگ بندی بیٹھی سِر نائی

اس سمے سارا سماچار سُن کر سیتا جی بھی گھبرا گئیں، اور ساس کوشلیا کے چرن کملوں کی دونوں ہاتھ جوڑ کر بندنا کر کے سر جھکا کر بیٹھ گئیں۔

دینہی اسیس ساسُو مرِدُو بانی ۔ اتی سُکماری دیکھی اکلانی

بیٹھی نمت مُکھ سوچتی سیتا ۔ رُوپ راسی پتی پریم پنیتا

کوشلیا جی نے کومل بانی سے سیتا جی کو آشیرواد دی۔ اور ان کی چھوٹی اوستھا کو دیکھ کر ویاکُل ہو گئیں۔ روپ کی راشی اور پتی ورتی پریم والی سیتا جی منہ جھکائے بیٹھی سوچ رہی ہیں۔

چلن چہت بن جیون ناتھو ۔ کیہی سُکرتی سن ہوئیہی ساتھو

کی تنُو پران کہ کیول پرانا ۔ بدھی کرتبُو کچھو جائی نہ جانا

پران ناتھ بن کو جانا چاہتے ہیں۔ ایسا میرا کونسا پُن کرم ہے جس کے پھل سروپ مجھے اُن کا ساتھ پراپت ہوگا۔ کیا شریر اور پران دونوں اُن کے

ساتھ جائیں گے۔ یا صرف پران ہی جائیں گے۔ بدھاتا کی کرنی کچھ جانی نہیں جاتی۔

چارُو چرن نکھ لیکھتی دھرنی ۔ نُوپُر مُکھر مدھُر کبی برنی

منہُوں پریم بس بنتی کرہیں ۔ ہم ہی سیا پد جنی پرہرہیں

سیتا جی اپنے سُندر چرنوں کے ناخنوں سے زمین کُرید رہی ہیں ایسا کرتے سمے نُوپُر (گھونگھرو۔ گہنوں کے اوپر جو جھنکار کرتے ہیں) کی میٹھی آواز کا کوی لوگ اس طرح ورنن کرتے ہیں۔ کہ مانو پریم بس ہو کر نُوپُر سیتا جی کے چرنوں سے بنتی کر رہے ہیں۔ کہ آپ ہم کو نہ چھوڑ جائیے ارتھات اپنے ساتھ ہی لے چلیئے۔

منجُو بلوچن موچتی باری ۔ بولی دیکھی رام مہتاری

تات سُنہو سیا اتی سُکماری ۔ ساس سُسر پریجن ہی پیاری

سیتا جی کی سُندر آنکھوں سے جل بہہ رہا ہے۔ ایسی اُن کی دشا دیکھ کر کوشلیا جی شری رام چندر جی سے کہنے لگیں! ہے تات سُنو سیتا بہت ہی نازک بدن ہے۔ اور ساس سُسر اور کُٹمبیوں سبھی کو پیاری ہے۔

پِتا جنک بھوپال منی سسُر بھانُو کُل بھانُو
پتی روی کُل کیرو بپن بدھُو گُن رُوپ ندھانُو

راجاؤں کے سرومنی راجہ جنک تو اُن کے پتا ہیں۔ اور سوریہ ونش کے سُورج (شری مہاراج دسرتھ) اُن کے سُسر ہیں، اور سارے گُن اور رُوپ کے بھنڈار سُوریہ ونش رُوپی کُمُدبن کو کھلانے والے چندرما اُن کے پتی ہیں۔

میں پُنی پُتر بدھُو پریہ پائی ۔ روپ راسی گُن سیل سُہائی

نین پُتری کری پریتی بڑھائی ۔ راکھیوں پران جانکی ہیں لائی

پھر میں نے روپ کی راشی۔ سُندر گُن اور شیل والی پیاری بہو پائی ہے میں نے جانکی جی کو اپنے نیتروں کی پتلی بنا کر ان سے پریتی بڑھائی ہے۔ اور ان میں اپنے پران لگا رکھے ہیں۔

کلپ بیلی جمی بہو بدھی لالی ۔ سینچی سنیہہ سلل پرتی پالی

پھُولت پھلت بھیئو بدھی باما ۔ جانی نہ جائی کاہ پرینا ما

کلپ بیل کے سمان بہت پرکار سے لاڈ چاؤ کر کے پریم رُوپی جل سے سینچ کر اُن کو پالا ہے۔ جب اس بیل کے پھلنے پھولنے کا سماں آیا تو بدھاتا ہمارے اُلٹ ہو گئے اب پتہ نہیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

پلنگ پیٹھ تجی گود ہنت ڈورا ۔ سیئن نہ دینہہ مگو اوُنی کٹھورا

جیئن مُوری جمی جوگ نت رہیوں ۔ دیپ باتی نہیں ٹارن کہیوں

پلنگ ۔ گود اور ہنڈلے کو چھوڑ کر سیتا جی نے کبھی بھی کٹھور پرتھوی پر پاؤں نہیں رکھا ہے۔ سنجیونی بوٹی کے سمان میں سدا اُنہیں دیکھتی ہی رہی ہوں) اور میں نے کبھی اُنہیں دیپک تک کی بتی ہٹانے کو بھی نہیں کہا۔

سوئی سیا چلن چہتی بن ساتھا۔ آئیسو کاہ ہوئی رگھوُ ناتھا

چند کرن رس رسک چکوری ۔ روی رُکھ نین سکئی کمی جوری

وہی نازک بدن سیتا اب تمہارے ساتھ بن کو جانا چاہتی ہے ہے رگھوناتھ! آپ کیا آگیا دیتے ہیں؟ چندرما کی رس پان کرنے والی چکوری بھلا کس پرکار سورج کی طرف آنکھ ملا سکتی ہے (مطلب یہ کہ اتنی نازک بدن سیتا بن میں کیسے رہ سکے گی۔!)

دوہا

کری کیہری نسیچر چرہیں دُشٹ جنتو بن بھوری

بش باٹکاں کہ سوہ سُت سُبھگ سنجیونی موری

جس بن میں ہاتھی، شیر، راکشس وغیرہ انیک دُشٹ جیو رہتے ہیں۔ ہے پُتر! اس وش باٹکا میں سندر سنجیونی بوٹی کیا شوبھا پا سکتی ہے۔

بن ہت کول کرات کسوری ۔ رچیں برنچی لشے سکھ بھوری

پاہن کرمی جمی کٹھن سُبھاؤ ۔ تنہہ ہی کلیس نہ کانن کاؤ

بن میں نواس کرنے کے لئے بدھاتا نے کول اور بھیلوں کی لڑکیوں کو پیدا کیا ہے۔ جو کہ وشے سکھ میں بھولی ہوتی ہیں۔ پتھر میں رہنے والے کیڑوں کے سمان جن کا کٹھور سبھاو ہے۔ اُن کو بن میں کبھی کلیش نہیں ہوتا۔

کے تاپس تیا کانن جو گو ۔ جنہہ تپ ہیتو تجا سب بھوگو

سیا بن بسیہی تات کیہی بھانتی ۔ چترلکھت کپی دیکھی ڈیراتی

یا تپسیوں کی استریاں بن میں رہنے یوگیہ ہیں۔ جنہوں نے تپ کے لئے سب وشے بھوگوں کا تیاگ کر دیا ہے۔ ہے تات! سیتا بن میں کس طرح رہے گی۔ وہ بندر کی تصویر دیکھ کر ہی ڈر جاتی ہے

سُر سر سُبھگ بنج بن چاری ۔ ڈابر جوگ کہ ہنس کماری

اس بچاری جس آئیسو ہوئی ۔ میں سکھ دیئوں جانکی ہی سوئی

دیو سروور کے سُندر کمل بن میں بہار کرنے والی ہنسنی کیا گڑھوں میں رہنے کے یوگیہ ہو سکتی ہے۔؟ ایسا وچار کر جیسی آگیا ہو ویسے۔ میں جانکی جی کو وہی اُپدیش کروں۔

جوں سیا بھون رہے کہہ انبا ۔ موہی کہن ہوئی بہت اولمبا

سُنی رگھو بیر ماتُو پریہ بانی ۔ سیل سنیہہ سُدھاں جنو سانی

ماتا کہتی ہے کہ اگر سیتا گھر پر رہے تو مجھے بہت ہی آشرہ ہو جائے شری رگھوناتھ جی نے ماتا کے پریہ بچنوں کو سُن کر جو مانو شیل اور پریم روُپی امرت سے پری پُورن تھے۔

دوہا

کہی پریہ بچن بیبیک مئے کینہی ماتُو پرتیوش

لگے پربودھن جانکی ہی پرگٹ بپن گُن دوش

وچار پُورک پریہ بچن کہہ کر ماتا کو سنتشٹ کیا۔ پھر جانکی جی کو بن کے سارے گُن اور دوش بتلا کر سمجھا دیئے

═══ ❋ ═══

(۱۴) ماس پارائن۔ چودھواں وشرام (ایودھیا کانڈ)

ماتُو سمیپ کہت سکچاہیں۔ بولے سمئو سمجھی من ماہیں
راجکماری سِکھاون سُنہو۔ آن بھانتی جیاں جنی کچھو گنہو

ماتا جی کے سامنے سیتا جی کو کچھ کہنے سے شری رام جی لجاتے ہیں پرمن میں وچار کر کے کہ یہ ایسا ہی سماں ہے۔ وہ بولے! اے راجکماری! میرے اُپدیش کو سُنو۔ من میں کچھ اور کسی قسم کا خیال نہ کر لینا۔

آپن مور نیک جوں چہہو۔ بچن ہماری مانو گرہ رہہو
آیسو مور ساسو سیوکائی۔ سب بدھی بھامنی بھون بھلائی

اگر تم اپنی اور میری بھلائی چاہتی ہو۔ تو میرا کہنا مان کر گھر میں ہی رہو۔ ہے پیاری! اس پرکار میری آگیا کا پالن بھی ہو گا۔ اور ساس کی سیوا بھی ہو سکے گی۔ سب پرکار سے گھر رہنے میں ہی بھلائی ہے۔

ایہی تے ادھک دھرم نہیں دوجا۔ سادر ساسو سسر پد پوجا
جب جب ماتو کریہی سُدھی موری۔ ہوئیہی پریم بکل متی بھوری
تب تب تمہہ کہی کتھا پُرانی۔ سُندری سمجھائیہو مردو بانی
کہوں سبھائین سپتھ سب موہی۔ سُمُکھی ماتو ہت راکھیوں توہی

آدر کے ساتھ ساس سسر کے چرنوں کی پوجا کرنے سے بڑھ کر اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ جب جب ماتا میری یاد کیا کریں گی۔ اور میرے پریم کے وش ہو کر بیاکل ہوئے۔ شُدھ بُدھ کھو بیٹھے گی۔ اس سمے تم انہیں پرانی کتھائیں سنا دمیٹھی بانی سے کہہ کر دھیرج دینا۔ ہے سندری! میں سو سو سوگندھ کھا کر سہج سبھاؤ سے ہی تمہیں کہتا ہوں۔ کہ صرف ماتا جی کے لئے ہی میں تجھے گھر رہنے کو کہتا ہوں۔

گر شُرتی سمت دھرم پھل پایئے بن ہی کلیس
ہٹھ بس سب سنکٹ سہے گالو نہش نریس

اس طرح میری آگیا کا پالن کرنے سے گرو جنوں اور ویدوں کی مت پر چلنے سے جو دھرم ہوتا ہے۔ اس کا پھل تمہیں بنا کسی کلیش کے ہی مل جائے گا۔ پر ہٹھ کرنے سے تو گالو منی اور راجہ نہش آدی سب نے جو سنکٹ سہے ہیں۔ ویسے ہی تمہیں بھی سہن کرنے ہوں گے۔

میں پُنی کری پروان پتُہ بانی۔ بیگی پھرب سُنو سُمکھی سیانی
دوس جات نہیں لاگہی بارا۔ سُندری سکھو سُنہو ہمارا

ہے سندر مکھی! اے چتر! سنو میں پتا کے بچنوں کا پالن کر کے جلد ہی لوٹ آؤں گا۔ دن جاتے دیر نہیں لگتی۔ ہے سندری! میری شکشا کو سُنو۔

جوں ہٹھ کرہو پریم بس باما۔ تو تمہہ دکھو پاؤب پری ناما
کانن کٹھن بھینکر بھاری۔ گھور گھامو ہم باری بیاری

ہے پیاری! یدی پریم وش تم جانے کا ہٹھ کرو گی۔ تو پھل سروپ (نتیجے کے طور پر) بہت دکھ پاؤ گی۔ بن بڑا کٹھن اور بھینکر ہے۔ وہاں کی دھوپ۔ جاڑا۔ بارش۔ اور ہوا سب ہی بھیانک ہیں۔

کس کنٹک مگ کانکر نانا۔ چلب پیادے ہی بنو پد تراناّ
چرن کمل مردو منجو تمہارے۔ مارگ اگم بھومی دھر بھارے

راستے میں کُش۔ کانٹے اور بہت سے کنکر ہیں۔ جن پر بغیر جوتے کے چلنا پڑے گا۔ تمہارے چرن کمل بڑے سندر اور کومل ہیں۔ اور راستے میں بڑے بڑے دُرگم (دشوار گزار) پہاڑ ہیں۔

کندر کھوہ ندیں ند نارے۔ اگم اگادھ نہ جاہیں نہارے
بھالو باگھ برک کیہری ناگا۔ کریں ناد سُنی دھیر جو بھاگا

پہاڑوں کی گپھائیں۔ غار۔ ندیاں اور نالے اتنے گہرے اور اگم (دشوار گزار) ہیں کہ ان کی طرف دیکھا تک نہیں جاتا۔ ریچھ۔ باگھ۔ بھیڑیے

دشیر ہاتھی - ایسی بھیانک گرجنا کرتے ہیں۔ کہ جسے سُن کر سب حوصلہ چھوٹ جاتا ہے۔

بھومی سین پل کل بسن اسنو کند پھل مُول
تے کہ سدا سب دِن مل ہیں سبھی سمے انوکُول

زمین پر سونا پڑے گا۔ درختوں کی چھال کے بستر پہننے ہونگے اور کند، مُول، پھل کا بھوجن کرنے کو ملے گا۔ یہ وستوئیں بھی سدا سب دن نہیں ملیں گی۔ سب کچھ اپنے اپنے سمے کے انوسار ہی مل سکے گا۔

نرآہار رجنی چر چرہیں۔ کپٹ بیش بدھی کوٹک کرہیں
لاگئی اتی پہاڑ کر پانی۔ بپن بپتی نہیں جائی بکھانی

آدم خور راکشس بن میں پھرتے رہتے ہیں۔ وہ کروڑوں پرکار کے کپٹ رُوپ بنا کر گھومتے ہیں۔ پھر بن میں پہاڑوں کا پانی بہت لگتا ہے۔ (ارتھات راستے میں بہت سے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہیں) اس پرکار بن میں انیک پرکار کی بپتائیں ہیں۔ جو سب کہی نہیں جا سکتیں۔

بیال کرال بہگ بن گھورا۔ نسی چر نکر ناری نر چورا
ڈرپہیں دھیر گہن سُدھی آئیں۔ مرگ لوچنی تمہہ بھیرو سُبھائیں

بن میں بڑے بڑے بھینکر سانپ اور پکشی رہتے ہیں اِستری پُرشوں کو اُٹھا کر لے جانے والے راکشسوں کے جھُنڈ کے جھُنڈ بن میں رہتے ہیں۔ بن کی اِس ڈراؤنی حالت کی صرف یاد آنے سے ہی بڑے بڑے حوصلہ والوں کے حوصلے چھوٹ جاتے ہیں۔ پھر ہے مرگ نینی! تم تو سبھاؤ سے ہی ڈرپوک ہو۔

ہنس گونی تمہہ نہیں بن جوگو۔ سُنی اپجسو موہی دیہی لوگو
مانس سلل سُدھاں پرتی پالی۔ جئے کہ لون پیودھی مرالی

ہے ہنس کی چال چلنے والی! تُم بن کے یوگیہ نہیں ہو تم کو بن جاتے سُن کر لوگ مجھے بُرا کہیں گے۔ جو ہنسنی مانسروور کے امرت جل سے پالی ہوئی ہے۔ وہ بھلا نمک کے سمندر میں کیسے زندہ رہ سکتی ہے۔

نو رسال بن بہرن سیلا۔ سوہ کہ کوکل بپن کریلا
رہہو بھون اس ہرِیاں بچاری۔ چند بدنی دُکھو کانن بھاری

نئے رسیلے آم کے بن میں بہار کرنے والی کوئل کیا کریل کے بن میں شوبھا پائے گی! ہے چندر مکھی! بن میں بڑے بھاری کشٹ ہیں۔ اس لئے ہردے میں خوب اچھی طرح سے ان سب کا وچار کر کے تم گھر پر ہی رہو۔

سہج سُوہرد گُرو سوامی سکھ جو نہ کرئی سرمانی
سو پچھتائی اگھائی اُر اوسی ہوئی ہِت ہانی

سہج سبھاؤ سے ہی بھلائی چاہنے والے گُرو اور سوامی کی شکشا کو جو سر ماتھے پر نہیں دھرتا۔ وہ انت میں پیٹ بھر پچھتاتا ہے۔ اور اس کے ہِت کی ضرور ہانی ہوتی ہے۔

سُنی مردُو بچن منوہر پیا کے۔ لوچن للت بھرے جل سیا کے
سیتل سکھ بھئی کیسے۔ چکئی ہی سرد چند نسی جیسے

سوامی کے ایسے کومل اور منوہر بچن سُن کر سیتا جی کی سُندر آنکھوں میں جل بھر آیا۔ ان کی شیتل شکشا سیتا جی کو کیسی جلانے والی ہوئی جیسے چکوی کو موسم سرما کی چاندنی رات۔

اُتر و نہ آو بکل بیدیہی۔ تجن چہت سُچی سوامی سنیہی
برس روکی بلوچن باری۔ دھری دھیر جو اُر اوَنی کماری
لاگی سا سُو پگ کہہ کر جوری۔ چھمبی دیبی بڑی ابنیہ موری
دینہہ پران پتی موہی سکھ سوئی۔ جیہی بدھی مور پرم ہِت ہوئی
میں پُنی سمجھی دیکھی من ماہیں۔ پیا بیوگ سم دُکھو جگ ناہیں

یہ جان کر کہ میرے پوِتر اور پریمی سوامی مجھے گھر پر چھوڑ جانا چاہتے ہیں۔ سیتا جی بہت ہی بیاکُل ہوئیں۔ کوئی جواب دیتے نہیں بنتا۔ آنکھوں کے آنسوؤں کو زبردستی روک کر اور من میں دھیرج دھر کر پرتھوی کی کنیا ہاتھ جوڑ کر ساس کے پاؤں پڑ کر کہنے لگی۔ کہ ہے دیوی! میری اس بڑی بھاری ڈھٹائی کو کشما کرنا۔ پران ناتھ نے مجھے وہی اپدیش کیا ہے جس سے کہ میری بہت ہی بھلائی ہو۔ پرنتو میں نے من میں اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر یہ نشچے کیا ہے۔ کہ پتی کے ویوگ کے برابر اس سنسار میں اور کوئی دُکھ نہیں ہے۔

پران ناتھ کرونائتن سُندر سُکھد سُجان

تمہہ بنو رگھو کل کمد بدھو شہر نرک سمان

ہے پران ناتھ! ہے دیا ندھان! ہے سندر! ہے سکھ داتا ہے انترجامی! ہے رگھو کل روپی کمد کے کھلانے والے چندرما! آپ کے بنا مجھے سورگ بھی نرک کے سمان ہے۔

ماتو پتا بھگنی پریہ بھائی۔ پریہ پریوار سہرد سمدائی
ساس سسر گرو سجن سہائی۔ سُت سندر سشیل سکھ دائی
جہاں لگی ناتھ نیہہ ارو ناتے۔ پیہ بنو تیاہی ترنی ہو تے تاتے
تنو دھنو دھامو دھرنی پر راجو۔ پتی بہین سب سوک سماجو

ماتا پتا۔ بہن۔ پیارے بھائی۔ پیارا پریوار۔ متر دوست۔ ساس۔ سسر۔ گورو۔ بندھو جن۔ سہایک (مددگار) اور سندر سشیل سکھ دینے والے پتر۔ یہ سب ہے سوامی یہاں تک کے پریم اور ناطے ہیں۔ پتی کے بنا استری کو سورج سے بھی بڑھ کر تپانے والے جان پڑتے ہیں۔ شریر دھن اور مال۔ گھر۔ زمین۔ نگر اور راج پتی کے بنا استری کے لئے سب دُکھ کی سامگری ہے۔

بھوگ روگ سم بھوشن بھارو۔ جم جاتنا سرس سنسارو
پران ناتھ تمہہ بنو جگ ماہیں۔ موکہوں سکھد کتہوں کچھو ناہیں

بھوگ ولاس روگ کے سمان ہیں۔ زیور سب بوجھ ہو جاتے ہیں۔ اور سنسار نرک کی سزا جزا کے سمان ہے۔ ہے سوامی! آپ کے بنا سنسار میں مجھے کہیں کچھ بھی سکھ دائک نہیں ہے۔

جیا بنو دیہہ ندی بنو باری۔ تیسئے ناتھ پرش بنو ناری
ناتھ سکل سکھ ساتھ تمہاریں۔ سرد بمل بدھو بدنو نہاریں

جیسے پران کے بنا شریر اور پانی کے بنا استری ہوتی ہے۔ ہے ناتھ! آپ کے ساتھ رہ کر آپ کا نرمل چندر مکھ دیکھ کر مجھے سارے سکھ پراپت ہوں گے۔

کھگ مرگ پریجن نگرو بنو بل کل بمل دکول
ناتھ ساتھ سُر سدن سم پرن سال سکھ مول

ہے ناتھ آپ کے ساتھ پشو اور پنچھی ہی میرے کٹمبی ہوں گے بن ہی نگر ہوگا۔ پتوں گھاس پھوس کی جھونپڑی ہی میرے لئے دیو بھون کے سمان سب سکھوں کی مول ہوگی۔

بن دیبی بن دیو اُدارا۔ کرہہیں ساس سسر سم سارا
کس کسل لیہ سا تھری سہائی۔ پربھو سنگ منجو منوج ترائی

اُدار دل بن دیوی اور بن دیوتا ساس اور سسر کے سمان میری رکھشا کرینگے۔ کُشا اور پتوں کا سندر بچھونا ہی ہے سوامی! آپ کے ساتھ کام دیو کی سندر توشک کے سمان ہوگا۔

کند مول پھل امئے اہارو۔ اودھ سودھ ست سرس پہارو
چھنو چھنو پربھو پد کمل بلوکی۔ رہہوں مدت دوس جمی کوکی

کند مول اور پھلوں کا بھوجن میرے لئے امرت کے سمان ہوگا۔ اور بن کے پہاڑ ایودھیا کے سینکڑوں راج مندروں کے سمان ہوں گے۔ پل پل پربھو کے چرن کملوں کو دیکھ کر میں ایسی پرسن رہا کروں گی۔ جیسے کہ دن میں چکوی رہتی ہے۔

بن دکھ ناتھ کہے بہو تیرے۔ بھئے بشاد پریتاپ گھنیرے
پربھو بیوگ لولیس سمانا۔ سب ملی ہوہیں نہ کرپا ندھانا

ہے ناتھ! آپ نے بن کے بہت سے دُکھ بھئے کلیش اور سنتاپ کہے۔ پرنتو ہے کرپا ندھان! یہ سب دُکھ مل کر بھی آپ کے وِیوگ کے دُکھ کا انش ماتر بھی نہیں۔

اس جیاں جانی سجان سرومنی۔ لیئیے سنگ موہی چھاڑئیے جنی
بنتی بہت کروں کا سوامی۔ کرونامئے اُر انترجامی

ہے چتر شرومنی! ایسا من میں وچار کر مجھے یہاں نہ چھوڑ جائیے کنتو اپنے ساتھ لے چلئے۔ ہے سوامی! اور میں زیادہ بنتی کیا کروں۔ آپ دیا کے دھام ہیں۔ اور سب کے ہردوں کے بھید کی جاننے والے ہیں۔

دوہا

راکھئے اودھ جو اودھی لگی رہت نہ جنئے ہی پران
دین بندھو سندر سکھد سیل سنیہہ ندھان

ہے دین بندھو (غریب نواز)! ہے سندر! ہے سکھ داتا!

ہے شیل اور پریم کے بھنڈار! یدی آپ بنباس کے خاتمہ تک مجھ
اودھ میں چھوڑ جائیں گے۔ تو یقین جانئے کہ تب تک میرے پران نہیں
رہیں گے۔

موہی مگ چلت نہ ہوئہی ہاری۔ چھن چھن چرن سروج نہاری
سبہی بھانتی پری سیوا کریہوں۔ مارگ جنت سکل شرم ہریہوں

پل پل آپ کے چرن کملوں کو دیکھتے ہوئے مجھے راستے میں
چلنے میں تھکاوٹ نہ ہوگی۔ ہے پران ناتھ! میں سب پرکار آپکی سیوا
کروں گی۔ اور آپ کی سیوا کے پرتاپ سے راستے میں ہونے والی تھکاوٹ
کو دور کر لیا کرونگی۔

پائے پکھاری بیٹھی ترو چھاہیں۔ کریہوں باؤ مدت من ماہیں
شرم کن سہت سیام تنو دیکھیں۔ کہن دکھ سمؤ پران پتی پیکھیں

آپ کے چرن دھوکر درختوں کی چھایا تلے بیٹھ کر من ہی پرسن
ہوکر میں آپکو پنکھے سے ہوا کیا کروں گی۔ آپ کے سانولے شریر کو پسینے
کے قطروں سمیت دیکھ کر پران پتی کو دیکھتے ہوئے دکھ کو آنے کے لئے سماں
ہی کہاں ملے گا۔

سم مہی ترن ترو پلو ڈاسی۔ پائے پلوٹی ہی سب نسی داسی
بار بار مردو مورتی جوہی۔ لاگہی تات بیاری نہ موہی

ہموار زمین پر درختوں کے پتّے اور گھاس بچھا کر یہ داسی
رات بھر آپ کے چرن دباتی رہے گی۔ بار بار آپ کی کومل مورتی کو
دیکھ کر مجھکو ذرا بھر بھی آنچ نہ لگے گی۔

کو پربھو سنگ موہی چتونہارا۔ سنگھ بدھوہی جمی سسک سیارا
میں سکماری ناتھ بن جوگو۔ تمہہ اُچت تپ موکہوں بھوگو

پربھو جب ساتھ ہوں گے تو میری طرف کون بری نگاہ سے
دیکھنے والا ہے۔ جیسے شیر کی شیرنی کو خرگوش اور گیدڑ نہیں دیکھ سکتے
ہے ناتھ مجھے تو آپ نازک بدن سمجھتے ہیں۔ اور بن کے یوگیہ نہیں مانتے
کیا آپ بن کے یوگیہ ہیں؟ جب آپ کے لئے بن میں جاکر تپسیا کا جیون
بسر کرنا اچت ہے۔ تو میرے لئے راج محل کے سکھ بھوگ کیسے اُچت

ہو سکتے ہیں۔

ایسیئو بچن کٹھور سنی جو نہ ہردو بلگان
تو پربھو بشم بیوگ دکھ سہیہیں پانور پران

ایسے کٹھور بچن سن کر بھی جو میرا ہردہ نہیں پھٹا۔ تو ہے پربھو ایسا
جان پڑتا ہے۔ کہ یہ پامر پران آپ کے ویوگ کا بھاری دکھ سہن
کریں گے۔

اس کہی سیا بکل بھئی بھاری۔ بچن بیوگ نہ سکی سنبھاری
دیکھی دسا رگھوپتی جیاں جانا۔ ہٹھی راکھیں نہیں راکھہیں پرانا

ایسا کہہ کر سیتا جی بہت ہی بیاکل ہو گئیں۔ وہ کہنے ماتر کا ویوگ
بھی نہ سہہ سکی۔ شری رگھوناتھ جی نے اس کی ایسی دشا دیکھ کر اپنے
من میں یہ وچار کیا کہ یدی ہٹھ کر کے انہیں گھر پر چھوڑا گیا۔ تو سیتا
جی اپنے پرانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی۔

کہیؤ کرپال بھانو کل ناتھا۔ پرہری سوچ چلہو بن ساتھا
نہیں بشاد کر اوسر آجو۔ بیگی کرہو بن گون سماجو

تب کرپالو؛ بھگوان شری رگھوناتھ جی نے کہا۔ کہ سوچ کو
چھوڑ کر میرے ساتھ بن کو چلو۔ آج دکھی ہونے کا سماں نہیں ہے
جلدی بن چلنے کی تیاری کرو۔

کہی پریہ بچن پریا سمجھائی۔ لگے ماتو پد آسش پائی
بیگی پرجا دکھ میٹب آئی۔ جننی نٹھر بسری جنی جائی

شری رامچندر جی نے پریہ بچن کہہ کر سیتا جی کو سمجھایا پھر ماتا
کے پاؤں پڑ کر آشیرواد پراپت کیا۔ ماتا نے کہا۔ ہے پتر! جلدی
آکر پرجا کے دکھ کو مٹانا۔ اور اپنی نٹھر دل ماتا کو بھول نہ جانا۔

پھری ہی دسا بدھی بہوری کہ موری۔ دیکھہوں نین منوہر جوری
سدن سگن گھری تات لگن موہی۔ تیرتھہی بیت بلن بدھو جوہی

ہے بدھاتا! کیا میری قسمت پھر پلٹے گی؟ کیا میں اپنے نیتروں
سے اس منوہر جوڑی کے درشن کر سکوں گی۔ وہ شبھ دن اور شبھ گھڑی

کونسی ہوگی۔ جبکہ تمہاری ماتا بیٹے جی تمہارا ساتھ دینگی

بھوری پچھ کہی لالو کہی رگھوپتی رگھو نندن تات
کیہیں بولائی لگائی ہیاں سرتی ترکھیوں گات

ہے تات! میں تمہیں پھر کب کر بلا کر گودی کر کر کب
ہردے سے لگاؤں گی۔ اور پرسن ہو کر تمہارے مکھ کو دیکھوں گی۔

لکھی سنیہہ کاتر کی بھاری ... بھگتی کی بھاری
رام پر دیکھو کھیہہ بدھی ماتا ... تتو سنیہو سب جگو تا
چتر کی استھ کے مارے ماتا گھبرائی ہوئی دیکھ کر جو بھی بھاری
دیاکلتا کے کارن جن کے منہ سے شبد تک نہیں نکلتا۔ شری رام چندر
جی نے بہت پرکار سے انہیں سمجھایا۔ اُس سمے کے پریم کا ورنن
نہیں کیا جا سکتا۔

تب جانکی ساسو پد لاگی ... سُنئے مات میں پرم ابھاگی
سیوا سمے دیو بن دینہا ... مور منورتھ سپھل نہ کینہا

تب سیتا جی کوشلیا جی کے چرنوں پر پڑیں۔ اور کہا کہ ہے
ماتا! سنیئے میرا ابھاگ بڑا ہی ہے کہ آپ کی سیوا کرنے کے سمے
بدھاتا نے مجھے بن باس دیدیا۔ اور میرا منورتھ سپھل نہ کیا۔

تجب چھوبھ جنی چھاڑیئے چھوہ۔ کرم کٹھن کچھ دوس نہ موہ
سُنی سیا بچن ساسو اکلانی ... دسا کونی بدھی کہوں بکھانی

تو بھی ہے ماتا! دیاکلتا کو چھوڑ دیجئے۔ لیکن کرپا نہ چھوڑئیے میری کوئی
دوش نہیں ہے کرم گتی بڑی کٹھن ہے سیتا جی کے بچن سن کر ماتا کوشلیا
بہت ویاکل ہوئی ان کی دشا کا ورنن میں کس پرکار کروں۔

بار ہیں بار لائی ار لینہی ... دھری دھیرج سکھ آسش دینہی
اچل ہو ہی اہی واتو تمہارا ... جب لگ گنگ جمن جل دھارا

انہوں نے سیتا جی کو بار بار چھاتی سے لگا اور دھیرج دھر کر
شکشا دی۔ اور آشیرواد دیا۔ کہ جب تک گنگا جی اور جمنا جی میں
پانی کی دھار ہے۔ تب تک تمہارا سوہاگ اٹل رہے۔

سیت ہی ساسو اسیس سکھ دینہی انیک پرکار
چلی نائی پد پدم سر اتی ہت بار ہیں بار

اس پرکار سیتا جی کو آشیرباد اور انیک پرکار کی شکشا
کوشلیا جی نے دی۔ تب اُن کے چرن کملوں میں پریم سے بار بار سر نوا
کر سیتا جی چلیں۔

سماچار جب لچھمن پائے ... بیاکل بلکھ بدن اٹھی دھائے
کمپ پُلک تن نین سنیرا ... گہے چرن اتی پریم ادھیرا

جب لکشمن جی نے سب سماچار سنا۔ تو وہ ویاکل ہو کر اداس
منہ اٹھ دوڑے۔ شریر کانپ رہا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں
اور نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور پریم سے بہت ہی بے
ہو کر شری رام چندر جی کے چرنوں پر گر پڑے۔

کہی نہ سکت کچھ چتوت ٹھاڑے ... مینو دین جنو جل تیں کاڑھے
سوچ ہردیاں بدھی کا ہو نہارا ... سب سکھ سکرت سراں ہمارا

لکشمن جی کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی
وہ ایسے دکھی ہیں۔ مانو پانی سے نکالی ہوئی مچھلی دین اور دکھی ہو
وہ من میں سوچ رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! نہ جانے کیا ہونے والا ہے
کیا ہمارا سب سکھ اور پن سماپت ہو گیا۔

موکہوں کاہ کہب رگھوناتھا۔ رکھیہیں بھون کہ لیہیں ساتھا
رام بلوکی بندھو کر جوریں۔ دیہہ گیہہ سب سن ترن توریں

مجھے شری رگھوناتھ جی کیا کیا کہیں گے۔ کیا گھر چھوڑ جائیں
گے۔ شری رام چندر جی نے بھائی لکشمن جی کو ہاتھ جوڑے اور شریر
اور گھر سے ناطہ توڑے ہوئے کھڑے دیکھا۔

بولے بچن رام نئے ناگر ... سیل سنیہہ سرل سکھ ساگر
تات پریم بس جنی کدرا ہو ... سمجھی ہردیاں پرنام اچھا ہو

شری رام چندر جی جو شیل۔ پریم۔ سرلتا سکھ کے سمندر اور
نیتی نپن دما ہر ہیں لکشمن جی سے کہنے لگے کہ ہے تات! پریم کے بس ہو کر

دیاکل نہ ہووو۔ تمہیں گھر رہنے پر اُس کے پریام سُروپ جو تمہیں سکھ اور آنند ملیگا۔ اس کا بھی من میں وچار کرو۔

ماتُو پتا گرُو سوامی سکھ سِر دھری کرہیں سبھایئ
لہیَو لابھو تنہہ جنم کر نتر و جنمُو جگ جایئ

ماتا پتا۔ گرو۔ اور سوامی کی شکشا کو جو لوگ سر ماتھے پر رکھ کر سبھاوک ہی اس کا پالن کرتے ہیں۔ وہ اپنے جنم لینے کا لابھ پراپت کر لیتے ہیں۔ ہنیں تو جنم نشپھل ہی جاتا ہے۔

اس جیاں جانی سنہو سُکر بھائی۔ کرہو ماتُو پتہ پد سیوکائی
بھَون بھرتو رپُوسُودنو ناھیں۔ راؤ برِدھ مم دُکھو من ماہیں

ہے بھائی! من میں ایسا وچار کر تم میری شکشا کو سنو۔ ماتا پتا کے چرنوں کی سیوا کرو۔ بھرت۔ شترو گھن بھی گھر پر نہیں ہیں۔ راجہ بوڑھے ہیں۔ اور میرے بن جانے کے دکھ سے من میں بہت دکھی ہیں۔

میں بن جاؤں تمہہ ہی لیئی ساتھا۔ ہوئی سب ہی بدھی اودھ اناتھا
گرُو پتو مات پرجا پریوارُو۔ سب کہوں پری دسہ دکھ بھارُو

اس حالت میں اگر میں تمہیں بن کو ساتھ لے چلوں۔ تو سب پرکار سے ایودھیا اناتھ ہو جائیگی۔ گرو۔ پتا۔ ماتا۔ پرجا اور پریوار سب پر دسہ دکھ کا بوجھ پڑیگا۔

رہہو کرہو سب کر پرتوشو۔ نتر و تات ہوئی بڑ دوشو
جاسو راج پریہ پرجا دکھاری۔ سو نرپ اوسی نرک ادھیکاری

گھر پر رہ کر تم سب کی دھیرج بندھاتے رہنا۔ ہنیں تو ہے تات! بڑا بھاری دوش ہوگا جس کے راج میں پیاری پرجا دکھی رہتی ہے۔ وہ راجہ ضرور ہی نرک کا ادھیکاری ہوتا ہے۔

رہہو تات اسی نیتی بچاری۔ سُنت لکھنو بھئے بیاکل بھاری
سیرین بچن سُوکھی گئے کیسیں۔ پرسّت تہن تام رگھو جیسیں!

اس لئے ہے تات! ایسی نیتی وچار کر تم گھر ہی رہو پربھو کے ان بچنوں کو سن کر لکشمن جی بہت بیاکل ہو گئے ان شیتل بچنوں سے لکشمن جی ویسے ہی سوکھ گئے۔ جیسے کہ جاڑے کے سپرش سے کمل سوکھ جاتا ہے۔

اُتر و نہ آوت پریم بس گہے چرن اکلائی
ناتھ داسو میں سوامی تمہہ تجہو تو کاہ بسائی

پریم کے مارے لکشمن جی سے کچھ جواب نہ بن پڑا۔ بیاکل ہو کر انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا۔ ہے سوامی! میں آپ کا داس ہوں۔ آپ میرے سوامی ہیں۔ اگر آپ مجھے ساتھ نہ لے جاویں تو میرا کیا وش ہے۔

دینہی موہی سکھ نیکی گوسائیں۔ لاگی اگم اپنی کدرائیں
نر بر دھیر دھرم دھُر دھاری۔ نگم نیتی کہوں تے ادھیکاری

ہے گوسائیں! آپ نے مجھے اچھی شکشا دی ہے پرنتو اپنی بے ہمتی سے مجھ کو یہ بہت ہی کٹھن لگتی ہے۔ اس کا پالن کرنا میری پہنچ سے باہر ہے۔ جو اتم پرش دھیر بدھی اور دھرم دھُرندھر ہوں۔ وہی شاستر اور نیتی کے ادھیکاری ہیں۔

میں سسُو پربھو سنیہیں پرتی پالا۔ مندرُو میرو کہ لیہیں مرالا
گرو پتو ماتو نہ جانوں کاہو۔ کہوں سبھاؤ ناتھ پتیائی آہو

ہے پربھو! میں تو آپ کے پریم میں پلا ہوا بالک ہوں میں بھلا شاستر اور نیتی کیا جانوں۔ کیا ہنس بھی کہیں مندراچل پربت کو اٹھا سکتے ہیں۔ ہے ناتھ! میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں۔ آپ یقین کیجئے کہ میں آپ کے بنا گرو۔ پتا۔ ماتا کسی کو بھی نہیں جانتا ہوں (یا میں آپ کو ہی گرو۔ پتا۔ ماتا مانتا ہوں دوسرے کو نہیں)

جہں لگی جگت سنیہہ سگائی۔ پریتی پرتیتی نگم نجُو گائی
مورین سبھی ایک تمہہ سوامی۔ دین بندھو اُر انترجامی

ویدوں نے سنسار کے جتنے رشتے ناطے پریم اور وشواش کا ورنن کیا ہے۔ سو وہ سب میرے تو ایک ماتر آپ ہی ہیں۔ ہے سوامی! ہے دین بندھو! آپ تو سب کے ہردے کی جاننے والے ہی ہیں۔

دہرم نیتی اُپدیشے تاہی ۔ کیرتی بھوتی سُگتی پریہ جاہی
من کرم بچن چرن رت ہوئی ۔ کرپاندھو پری ہے پئے کر سوئی

دہرم اور نیتی کا اپدیش تو اُس پرش کو کرنا چاہئے جو دھن مان دھن اور کیرتی ۔ سُندر گتی وغیرہ کی پریم کرتا ہو ۔ پرنتو جو من بچن کرم سے آپ کے چرنوں کا ہی پریمی ہو رہے کرپا ندھان اُسکا اسے چھوڑنا چاہئے ۔

کرونا سندھو سبندھو کے سُنی مردو بچن بنیت
سمجھائے اُر لائی پربھو جانی سنیہیں سبھیت

دیا کے سمندر شری رام چندر جی نے لکشمن کے کومل اور مدھر بچنوں کو سن کر اور پریم کے کارن ڈرا ہوا جان کر کہ بھگوان کہیں گھر نہ چھوڑ جائیں ۔ چھاتی سے لگا لیا ۔ اور سمجھا کر کہنے لگے

ماگہو بدا ماتو سن جائی ۔ آوہو بیگی چلہو بن بھائی
مدت بھئے سنی رگھوبر بانی ۔ بھئیو لابھ بڑ گئی بڑی ہانی

ہے بھائی ! ماتا سے وداع مانگ آؤ اور جب لدی بن کو چلو ۔ شری رگھوناتھ جی کے ان بچنوں کو سن کر لکشمن جی بڑے پرسن ہوئے مانو بہت بڑے لابھ کی پراپتی ہوئی ہو ۔ اور بڑی ہانی نہ ہوئی

ہرشت ہردیہ ماتو پہیں آئے ۔ منہو اندھ پھر لوچن پائے
جائی جننی پگ ناید ماتھا ۔ منو رگھونندن جانکی ساتھا

لکشمن جی پرسن من ہو کر ماتا کے پاس آئے ۔ مانو اندھے کو دو آنکھیں مل گئی ہوں ۔ انہوں نے ماتا کے چرنوں میں جا کر سر جھکایا پرنتو ان کا من رگھونندن شری رام چندر جی اور سیتا جی کے ساتھ تھا

پوچھے ماتو ملن من دیکھی ۔ لکھن کہی سب کتھا بسیشی
گئی سہمی سنی بچن کٹھورا ۔ مرگی دیکھی دو جنو چہو اورا

ماتا نے اداس من دیکھ کر لکشمن جی سے اس کا کارن پوچھا ۔ انہوں نے سارا سماچار کہہ سنایا ۔ ان کٹھور بچنوں کو سن کر ماتا سہم گئی ۔ مانو بن میں چاروں طرف آگ لگی ہوئی دیکھ کر ہرنی سہم گئی ہو ۔

لکھن لکھیو بھا انرتھ آجو ۔ ایہیں سنیہہ بس کرب اکاجو
مانگت بدا سبھے سکچاہیں ۔ جائی سنگ بدھی کہی ہی کہ ناہیں

لکشمن جی نے دیکھا ۔ کہ آج بڑا انرتھ ہی ہوا ۔ ماتا مارے ممتا کے کام بگاڑ دے گی ۔ یعنی بن کو جانے نہ دیگی ۔ اس لئے وداع مانگتے ہوئے لکشمن جی ڈرتے ہیں ۔ اور من میں سوچتے ہیں کہ ہے بدھاتا ! نہ جانے ماتا ساتھ جانے کی آگیا دے یا نہ دے ۔

سمجھی سمترا رام سیا روپ سسیلو سبھاؤ
نرپ سنیہہ لکھی دھنیو سر پاپنی دینہی کداؤ

سمترا شری رام اور سیتا جی کے روپ ۔ شیل اور سبھاؤ پر وچار کر کے اور ان کی پرتی راجہ کی پریتی کو دیکھ کر سر پیٹنے لگیں ۔ کہ مہا پاپن کیکئی نے بُری طرح گھات لگایا ۔

دھیرج دھری اوسر جانی ۔ سہج سوہرد بولی مردو بانی
تات تمہاری ماتو بیدیہی ۔ پتا رام سب بھانتی سنیہی

بُرا سماں جان کر سمترا جی نے دھیرج کیا ۔ اور سہج سبھاؤ سے ہی بھلائی دینے والی کومل بانی بولیں ۔ ہے تات ! سیتا جی تمہاری ماتا ہے ۔ اور سب طرح سے پیار کرنے والے شری رام چندر جی تمہارے پتا ہیں ۔

اودھ تہاں جہاں رام نواسو ۔ تہاں دیوس جہاں بھانو پرکاسو
جو پے سیا رام بن جاہیں ۔ اودھ تمہار کاج کچھو ناہیں

جہاں شری رام چندر جی کا نواس ہو وہی ستھان تمہارے لئے اجودھیا ہے کیونکہ دن تو وہاں ہی ہوگا ۔ جہاں کہ سورج کا پرکاش ہے ۔ جب نشچے ہی سیتا جی اور رام چندر جی بن کو جاتے ہیں تو اجودھیا میں رہنے کا تمہارا کچھ بھی کام نہیں ہے ۔

گرو پتو ماتا بندھو سر سائیں ۔ سیئیں سکل پران کی نائیں
رامو پران پریہ جیون جی کے ۔ سوارتھ رہت سکھا سبہی کے

گرو پتا ماتا بھائی دیوتا اور سوامی ان سب کی سیوا پرانوں
کے سمان کرنی چاہیئے۔ پھر رام تو پرانوں کے بھی پیارے اور جیون
کے جیون ہیں۔ اور نشکام بھاؤ سے سب کے متر ہیں۔

پوجنیہ پریہ پرم جہاں تیں۔ سب ماننے ہیں رام کے نا تیں
اُس جیاں جانی سنگ بن جاہو لیہو تات جگ جیون لاہو

جگت میں جتنے پرم پیارے پوجنے یوگیہ ناطے ہیں وہ سب
ایک ماتر شری رام جی کے ناطے سے ہی پوجنیہ اور پریم پیارے
ہیں من میں ایسا وچار کر کے ہے تات ان میں جاؤ اور سنسار میں
جینے کا لابھ اُٹھاؤ۔

بھوری بھاگ بھاجن بھیو موہی سمیت بلی جاؤں
جوں تمہریں من چھاڑی چھل کینہہ رام پد ٹھاؤں

ہے لکشمن! میں تم پر بلہاری جاؤں۔ تم مجھ سمیت بڑے
ہی بھاگیہ کے پاتر ہو جو تمہارے من نے چھل چھوڑ کر ایک ماتر شری
رام جی کے ہی چرنوں کی شرن لی ہے۔

پتروتی جُبتی جگ سوئی رگھوپتی بھگتو جاسو سُت ہوئی
نتر بانجھ بھلی بادی بیانی رام بمکھ سُت تیں ہت جانی

سنسار میں وہی جوان استری پتروتی ہے جس کا پتر
شری رگھوناتھ جی کا بھگت ہے۔ نہیں تو جو استری رام سے
بمکھ پتر سے اپنا بھلا جانتی ہے۔ وہ تو بانجھ ہی اچھی پشوؤں
کی بھانت اس کا پتر پیدا کرنا دیرتھ ہی ہے۔

سو جنتی جنے تاں بھگت جن یا داتا یا سور
نہیں تو پھر وہ بانجھ رہے کاہے گنواوے نور

تمہرے ہیں بھاگ رام بن جاہیں۔ دوسر ہیتو تات کچھو ناہیں
سکل سُکرت کر بڑ پھل ایہو۔ رام سیا پد سہج سنیہو

تمہارے ہی ہت ارتھ رام بن کو جا رہے ہیں۔ ہے تات!
اُن کے بن جانے کا کوئی دوسرا کارن نہیں ہے۔ سمپورن پُنیہ
کرموں کا سب سے اُتم پھل یہی ہے کہ شری سیتا جی اور شری رام جی

کے چرنوں میں سواؤک پریم ہو۔

راگ روش اِرشا مد موہو۔ جنی سپنے ہوں انہہ کے بس ہو
سکل پرکار بکار بہائی۔ من کرم بچن کرہو سیوکائی

راگ (آسکتی) کرودھ، حسد، مد اور موہ اُن کے وش
سپنے میں بھی نہ ہونا۔ سب پرکار کے وکاروں کا تیاگ کر کے من
بچن کرم سے شری رگھوناتھ و سیتا جی کی سیوا کرنا۔

تمہہ کہوں بن سب بھانتی سپاسو۔ سنگ پتو ماتو رام سیا جاسو
جہیں نہ رام بن لہیں کلیسو۔ سُت سوئی کرہو اہی اپدیسو

جب سیتا جی ماتا اور رام جیسے پتا تمہارے ساتھ ہیں تو تمہارے
لئے بن میں سب پرکار سے آنند ہی ہے۔ ہے پتر تمہارے لئے
میرا مُکھیہ اپدیش یہی ہے۔ کہ تم وہی کچھ کرنا جس سے کہ شری رامچند
جی کو بن میں کوئی کلیش نہ ہو۔

اپدیس یہہ جیہی تات تمہرے رام سیا سُکھ پاوہیں
پتو مات پریہ پریوار پُر سُکھ سُرتی بن بسرا وہیں
تلسی پربھو ہی سکھ دئی آیسو دینہہ پُنی آسش دئی
رتی ہوؤ اوِرل امل سیا رگھوبیر پد نت نت نئی

ہے تات! میرا یہی اُپدیش ہے۔ کہ تم وہی کچھ کرنا جس سے بن
میں تمہارے کارن شری سیتا رام جی سُکھ پاویں۔ اور پتا ماتا پیارے
پریوار اور نگر کے سُکھوں کی یاد بھول جاویں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں
کہ اس طرح شری سمترا جی نے پربھو لکشمن جی کو سِکشا دے کر بن جانے
کی آگیا دی۔ اور پھر آشیرواد دیا کہ شری سیتا جی اور
شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں تمہارا نرمل اور اننیہ پریم ہر روز بڑھتا رہے۔

ماتو چرن سرُ ناۓ چلے ترت سنکت ہردے میں
باگر بکٹ کورنگ جنوں بھاگ ورگ بھاگ بس

[illegible]

سے اس طرح جل رہے ہیں جیسے کوئی مرگ سو بھاگیہ وش کسی کٹھن پھندے کو توڑ کر بھاگ چلا ہو۔

گئے لکھنو جہاں جانکی ناتھو ۔ بھے من مدت پائی پریہ ساتھو

بندی رام سیا چرن سہائے ۔ چلے سنگ نرپ مندر آئے

لکشمن جی وہاں گئے جہاں شری رام چندر جی تھے۔ ۵۰

پیارے پربھو کا ساتھ پاکر من میں بہت ہی پرسن ہوئے شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کے سندر چرنوں کی بندنا کر کے وہ ان کے ساتھ ہو لئے اور راج محل میں آ گئے۔

کہیں پرسپر پر نر ناری ۔ بھلی بنائی بدھی بات بگاڑی

تن کرس من دکھ بدن ملینے ۔ بکل منہو مکھی مدھو چھینے

ایودھیا پوری کے استری پرش آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا نے سب بات بنا کر بگاڑ دی۔ ان کے تن دبلے ہو گئے ہیں۔ اور من سب کے دکھی ہیں۔ منہ پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں۔ اور ایسے دیاکل ہیں۔ جیسے شہد چھین لئے جانے پر شہد کی مکھیاں دیاکل ہوں۔

کر مچے ہیں سر دھنی پچھتا ہیں۔ جنو بن پنکھ بہنگ اکلا ہیں

بھئی بڑی بھیر بھوپ دوارہ ۔ برنی نہ جائی بشاد اپارہ

وہ ہاتھ ملتے ہیں۔ سر پیٹتے ہیں۔ اور پچھتاتے ہیں۔ مانو بنا پروں کے پنچھی دیاکل ہو رہا ہو۔ راج دوار پر بڑی بھیڑ ہو رہی ہے اس سمے کے اتھاہ دکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

سچوں اٹھائی راؤ بیٹھارے ۔ کہی پریہ بچن رامو گو دھارے

سیا سمیت دوؤ تنیہ تمہاری ۔ بیاکل بھیشو بھومی پتی بھاری

منتری نے پیارے بچن کہہ کر "رام آ گئے ہیں" راجہ کو اٹھا کر بٹھایا۔ دونوں راجکماروں اور سیتا جی بہت بن کے لئے تیار دیکھ کر راجہ بہت ہی دیاکل ہو گئے۔

سیا سمیت سُت سنگ سو دو دیکھی دیکھی اکلائی
بار ہی بار سنیہ بس راؤ لیئی اُر لائی

سیتا جی سمیت دونوں سندر راجکماروں کو دیکھ دیکھ کر راجہ

ترپ رہے ہیں۔ اور پریم وش بار بار انہیں چھاتی سے لگا لیتے ہیں

سکئی نہ بولی بکل نرناہو ۔ سوک جنت اُر داروں داہو

ناتی سیس پد اتی انوراگا ۔ اٹھی رگھو ویر بدا تب ماگا

دیاکلتا کے مارے راجہ کچھ بول نہیں سکتے۔ دکھ کے مارے دل میں بھیانک سنتاپ ہے۔ تب شری رام چندر جی نے بڑے پریم سے ان کے چرنوں میں سیس نوا کر اور اٹھ کر وداع مانگی۔

پتو اسیس آیسو موہی دیجئے ۔ ہرش سمے بسمو کت کیجئے

تات کہیں پریم پرماد ۔ جسو جگ جائی ہوئی اپواد

پتا جی! مجھے بن جانے کی آگیا اور آشیرواد دیجئے۔ اس سکھ کے سمے دکھ نہ مانئے۔ ہے تات! پیارے کے پریم وش ہو کر اپنے کرتویہ کا پالن کرنے کی پرواہ (لاپرواہی) کرنے سے سنسار میں نامی بربھی ہے اور نیک نامی جاتی رہتی ہے۔

سُنی سنیہہ بس نرناہ ۔ بیٹھارے رگھو پتی گہی باہاں

سنہو تات تمہ کہوں مُنی کہہیں ۔ رامو چراچر نایک اہہیں

یہ سن کر پریم کے وش ہو کر راجہ دسرتھ جی اٹھ کر شری رگھو ناتھ جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بٹھا لیا۔ اور کہا کہ ہے تات!

سنو منی لوگ کہتے ہیں کہ تم ہی اچر چر جگت کے سوامی ہو۔

سبھ اُرو اسبھ کرم انوہاری ۔ ایسو دئی پھل ہردیہ بچاری

کرئی جو کرم پاو پھل سوئی ۔ نگم نیتی اسی کہہ سبو کوئی

اچھے اور برے کرم کے مطابق ایشور ہردے میں وچار کر پھل دیتا ہے۔ جو جیسا کرم کرتا ہے وہ ویسا ہی پھل پاتا ہے ویدوں کی ایسی ہی نیتی ہے۔ یہ سب کوئی کہتے ہیں۔

اورو کرے اپرادھ کو اور پاو پھل بھوگ
اتی بچتر بھگونت گتی کو جگ جانے جوگ

اپرادھ کوئی اور کرے اور اس کا پھل کسی دوسرے کو بھگتنا پڑے ۔ یہ تو ایشور کی وچتر لیلا ہے۔ اس کے جاننے کی سامرتھ

کون رکھتا ہے

رانی رام راکھن بہت لاگی ۔ بہت اُپائے کئے چھاڑو نیاگی
لکھی ارام رُکھو رہت نہ جانی ۔ دھرم دُھر ندھر دھیر سیانی

شری رام چندر جی کو رکھنے کے لئے سبھی چھوڑ کر (ارتھات سرل سبھاؤ سے) راجہ نے اس پرکار بہت سے جتن کئے پر جب انہوں نے دھرم کی دھوری کو دھارن کرنے والے دھیرج دان اور [illegible] شری رام جی کا رُکھ دیکھ لیا اور گھر رہتے ہوئے نہ جان پڑے

تب نرپ سیا لائی اُر لینہی ۔ اَتی ہت بہت بھانتی سکھ دینہی
کہی بن کے دُکھ دُسہ سنائے ۔ [illegible] سمجھائے

تب راجہ نے سیتا کو چھاتی سے لگا لیا ۔ اور بڑے پریم سے بہت پرکار کا اُپدیش کیا ۔ پھر انہیں بن کے دُسہہ دُکھ کہہ کر سنائے ۔ پھر ساس سسر [illegible] پاس ۔ رہنے کی سکھ سمجھا لئے ۔

سیا منو رام چرن انوراگا ۔ گھر نہ سُگم بن بشم نہ لاگا
اور ڈُ سبہیں سیا سمجھائی ۔ کہی کہی بپن بپتی ادھیکائی

سیتا جی کا من تو شری رام جی کے چرنوں میں لوٹین تھا ۔ اس لئے انہیں نہ تو گھر اچھا لگا ۔ اور نہ بن ہی [illegible] جان پڑا ۔ پھر اور سب لوگوں نے بھی بن کے کشٹوں کو بڑھا چڑھا کر ورنن کر کے سیتا جی کو سمجھایا ۔

سچوناری گُر ناری سیانی ۔ سہت سنیہہ کہہیں مردو بانی
تمہہ کہوں تو نہ دیہن بانُو ۔ کرہو [illegible] سسر گُر سا ہو

منتری کی استری اور گرو [illegible] جی کی استری اور دوسری عقلمند اور چتر استریاں پریم بھرے کومل وانی سے کہتی ہیں کہ تم کو تو راجہ نے بن باس نہیں دیا ۔ اس لئے جو کچھ سسر ساس اور گرو کہتے ہیں وہی کرو ۔

سکھ سیتل بہت مدھُر مردُ بانی سنی سیتہی سہانی
سرد چندر چاندنی لگت جنو چکئی اکلانی

شیتل مٹھی ۔ اور کومل سکت سیتا جی کے من کو اچھی نہ لگی ۔ مانو موسم سرما کی پورن چندرما کے چاندنی لگتے ہی چکوی بیاکل ہو گئی ہو ۔

سیا سنکوچ بس اُتر نہ دیہی ۔ سو سُنی تمکی اُٹھی کیکئی
مُنی پٹ بھوشن بھاجن آنی ۔ اگیں دھری بولی مردو بانی!

لجا کے مارے سیتا جی نے کوئی اُتر نہ دیا ۔ یہ باتیں سن کر کیکئی تمتما کر اٹھی ۔ منیوں کے بستر ۔ بھوشن (مالا وغیرہ) اور برتن (کمنڈل وغیرہ) لا کر شری رام چندر جی کے آگے رکھ کر کیکئی کومل بانی سے بولی

نرپہہ پران پریہ تمہہ رگھو بیرا ۔ سیل سنیہ نہ چھاڑی ہی بھیرا
سکرت سجس پرلوک نسائی ۔ تمہہ ہی جان بن کہہی نہ کاؤ

ہے رگھو بیر! راجہ کو تم پرانوں کے سمان پیارے ہو ۔ تمہارے پریم بس راجہ کا ہردہ دُربل ہو چکا ہے ۔ اس لئے وہ تمہارے شیل اور پریم کو چھوڑ نہیں سکتے ہیں ۔ چاہے کرم ۔ نیک نامی اور پرلوک بے شک نشٹ ہو جاوے ۔ پر راجہ تمہیں بن جانے کو کبھی نہ کہیں گے

اس بچاری ہوئی کہہ جو بھاوا ۔ رام جننی سکھ سُنی سکھو پاوا
بھوپہہ بچن بان سم لاگے ۔ کرہیں نہ پران پیان ابھاگے

یہ بچار کر جو تمہیں اچھا لگے وہی کرو ۔ ماتا کی ایسی سکشا سن کر رام چندر جی نے بڑا سکھ پایا ۔ پرنتو یہ سن کر بڑے پرسن ہوئے پرنتو کیکئی کے یہ بچن راجہ کو تیر کے مانند لگے ۔ وہ من ہی من میں سوچ رہے ہیں کہ میرے ابھاگے پران کیوں نہیں نکل جاتے ۔

لوگ بکل مورچھت نرناہو ۔ کاہ کریئے کچھ سُوجھ نہ کاہو
رام تُرت مُنی بھیس بنائی ۔ چلے جنک جننہی سر نائی

دُکھ کے مارے مہاراج اچیت (بے ہوش) ہو گئے ۔ لوگ بیاکل ہیں ۔ کسی کو کچھ نہیں سوجھتا کہ کیا کیا جائے ۔ شری رام چندر جی تُرنت ہی منی کا بھیس دھارن کیا اور پتا ماتا دونوں کو ڈنڈوت کر کے چلے ۔

سجی بن ساج سماج سب بنتا بندھو سمیت
بندی بپر گُر چرن پربھو چلے کری سب اچیت

بن کے سب سامان درست کر کے ۔ اور ساتھ لے کر سیتا جی اور لکشمن

سہت برہمنوں۔ گرو کے چرنوں کی بندنا کر کے پھر شری رام چندر جی سب کو اُچیت کر کے چلے۔

جیسی بسشٹ دوار بھیڑ ٹھاڑھے۔ دیکھی لوگ برہ دو دواڑھے
کہی پریہ بچن سکل سمجھاستے۔ پھر پرندا رگھوبیر لوائے

گھر سے چل کر شری رام چندر جی بسشٹ جی کے دروازے پر جا کھڑے ہوتے۔ وہاں سب کو اپنے وِیوگ کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھا۔ پربھو نے سب کو پیار سے ہر طرح سمجھایا۔ پھر بہت سے لوگوں کو بلایا۔

گرو سن کہی برشا سن دینہے۔ آدر دان بہت بس کینہے
جاچک دان مان سنتوشے۔ میت پنیت پریم پرتوشے

گرو جی سے کہہ کر سب برہمنوں کو سال بھر کا بھوجن بسا کر دیا۔ اور آدر۔ دان اور نمرتا سے ان برہمنوں کے دل کو جیت لیا۔ بھکاریوں کو دان اور مان دے کر سنتشٹ کیا۔ مترو سکھا لوگوں کو اپنے پوتر پریم سے پرسن کر دیا۔

داسیں داس بولائی بہوری۔ گروہی سوں پی بولے کر جوری
سب کے سار سنبھار گوسائیں۔ کرپی جنک جننی کی نائیں

پھر داس اور داسیوں کو بلا کر گرو جی کو سونپ کر ہاتھ جوڑ کر کہا ہے گوسائیں اپنا اور ماتا کی طرح ان کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔

بار ہیں بار جوری جگ پانی۔ کہت رام سب سن مردو بانی
سوئی سب بھانتی مور ہتکاری۔ جیہہ تیں رہے بھوآل سکھاری

بار بار دونوں ہاتھ جوڑ کر شری رام چندر جی کومل بانی سے سب کو کہنے لگے کہ میں آپ کو ہی اپنا بھلائی چاہنے والا سمجھوں گا۔ جو اپنی چیشٹا سے مہاراج کو سکھی رکھے۔

ماتو سکل مورے برہ جیہیں نہ ہوئیں دُکھ دین
سوئی اُپاؤ تم کریہو سب پرجن پرم پربین

ہے پرم چتر نگر نواسی بھائیو آپ سب ویسے ہی اپائے کرنا جس سے میری سب ماتائیں میرے وِیوگ کو کھو کر دین دُکھی نہ ہوں۔

ایہی بدھی رام سب ہی سمجھاوا۔ گرو پد پدم ہرشی سر ناوا
گن پتی گوری گریش منا ئی۔ چلے اسیس پائی رگھورائی

اس پرکار شری رام چندر جی نے سب کو سمجھایا۔ اور پھر پرسن ہو کر گرو وششٹ جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ گنیش جی۔ پاربتی جی اور کیلاش کے سوامی شیو جی کو منا کر شری رگھوناتھ جی آشیرواد پا کر

رام چلت اتی بھیو وِشادو۔ سُنی نہ جائی پر آرت نادو
کُشگن لنک اودھ اتی سوکو۔ ہرش وشاد بیس سرلوکو

شری رام چندر جی کے چلتے ہی اجودھیا میں ہاہاکار مچ گیا۔ نگر میں ایسا کہرام مچا کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لنکا میں برے شگن ہونے لگے۔ اجودھیا میں بہت ہی اداسی چھا گئی۔ دیو لوک میں سب دیوتا خوشی اور غمی کے بس میں ہو گئے۔ خوشی اس بات کی کہ راکشس مارے جائیں گے اور غمی اس بات کی کہ اجودھیا کے لوگوں کی چیخ پکار سنی نہیں جاتی۔

گئی مورچھا تب بھوپتی جاگے۔ بولی سمنتر کہن اس لاگے
رام چلے بن پران نہ جاہیں۔ کیہی سکھ لاگی رہت تن ماہیں

راجہ کی مورچھا کھلی تب راجہ جاگے۔ اور سمنتر کو بلا کر کہا کہنے لگے۔ کہ شری رام تو بن کو چلے گئے۔ پھر بھی میرے پران نہیں نکلے۔ نہ جانے اس شریر میں کونسے سکھ کی پراپتی کیلئے پران اٹکے ہوئے ہیں۔

ایہی تے کون بیتھا بلوانا۔ جو دکھ پائی تجہیں تن پرانا
پنی دھری دھیر کہی نرناہو۔ لے رتھ سنگ سکھا تم جاہو

شری رام چندر جی کے ویوگ کے دکھ سے بڑھ کر اور کیا دکھ ہوگا۔ جس کو پا کر میرے پران اس شریر کو چھوڑ دیں گے۔ پھر دھیرج پکڑ راجہ نے سمنتر کو کہا۔ ہے سکھا! تم رتھ لے کر ان کے ساتھ جاؤ۔

سُنی سُکمار کمار دوؤ جنک ستا سکماری
رتھ چڑھائی دکھرائی بن پھر آئیہو گئے دن چاری

راجکار دونوں نازک بدن ہیں۔ اور جانکی جی بھی نازک بدن ہے
تم اُن کو رتھ میں چڑھا کر بن میں گھما کر چار دن کے بعد واپس لوٹا لانا۔

جوں نہیں بھر ہیں دھیرج دھو بھائی۔ ستیہ سندھ دردھ برت رگھورائی
تو تم بنے کر بہو کر جوری۔ پھر یئے پر بھو مٹتھلیس کسوری

اگر دھیرج وان (مستقل مزاج) دونوں بھائی لوٹ کر گھر نہ آئے۔ شری رگھو ناتھ جی تو ستیہ برت کا درڑھتا سے پالن کرنے والے ہیں۔ تو تم ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنا کہ ہے پربھو! جانکی جی کو تو واپس بھیج دیجئے۔

جب سیا کانن دیکھی ڈیرائی۔ کہیہو موری سکھ اوسر پائی
ساسو سُسر اس کہیو سندیسو۔ پتری پھریئے بن بہت کلیسو

جب سیتا بن کو دیکھ کر ڈر جائیں۔ تو ایسے موقع پر میری سکشا اُن سے کہنا۔ کہ تمہارے ساس اور سُسر نے تمہیں یہ سندیس کہلا بھیجا ہے کہ بیٹی! تم گھر واپس لوٹ آؤ۔ بن میں بہت طرح کے کلیش ہیں

پتو گرہ کبہوں کبہوں سُرایسی۔ رہیہو جہاں رُچی ہوئی تہا کا
ایہی بدھی کر یہو اپائے کدمبا۔ پھرئی تو ہوئی پران اولمبا

کبھی پتا کے گھر اور کبھی سُسرال میں جہاں تمہاری اچھا ہو رہنا اس پرکار تم بہت سے جتن کرنا اگر سیتا جی بھی واپس چلی آئیں تو میرے پرانوں کو سہارا ہو جائے گا۔

ناہیں تو مور مرن پریناما۔ کچھ نہ بسائی بھئیں بدھی باما
اس کہی مُورچھی پرا مہی راؤ۔ رامو لکھمنو سیا آنی دکھاؤ

نہیں تو پھر میرا مرنا تو ہوگا ہی جب بدھاتا ورپریت ہے تو کچھ بس نہیں چلتا۔ ایسا کہہ کر ”رام لکشمن سیتا کو لا کر مجھ دکھاؤ۔“ راجہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

پائی رجا بسُو نائی سُر دور مفوالی بیگ بنائی
گیئو جہاں باہیر نگر سیتا سمیت دوؤ بھائی

راجہ کی آگیا پا کر اور سر نوا کر جلدی سے تیار کر کے شہر کے باہر جہاں پر کہ شری رام چندر جی سمیت سیتا اور لکشمن کے پہنچے

تب سمنتر نرپ بچن سنائے۔ کری بنتی رتھ رامو چڑھائے
چڑھی رتھ سیا سہت دوؤ بھائی۔ چلے ہردی اودھی سر نائی

تب سمنتر جی نے وہاں پہنچ کر راجہ کے بچن شری رام چندر جی کو سنائے۔ اور بنتی کر کے انہیں رتھ پر چڑھایا ہوئے ہیں اجودھیا جی کو سر نوا کر دونوں بھائی سیتا جی سمیت رتھ پر بیٹھ کر چلے۔

چلت رامو لکھی اودھ اناتھا۔ بکل لوگ سب لاگے ساتھا
کرپا سندھو بہو بدھی سمجھاوہیں۔ پھرہیں پریم بس پُنی پھری آوہیں

شری رام چندر جی کے چلتے ہی اجودھیا کو اناتھ دیکھ کر سب لوگ ویاکل ہو کر ساتھ ہو لئے۔ کرپا ساگر شری رام چندر جی انہیں بہت طرح سمجھاتے ہیں۔ تو وہ پلٹ جاتے ہیں پھر پریم وش پھر لوٹ آنے میں

لاگتی اودھ بھیاونی بھاری۔ مانہوں کال راتی اندھیاری
گھور جنتو سم پُر نر ناری۔ ڈرپہیں ایک ہی ایک نہاری

انہیں اجودھیا پوری بھیانک کالی راتری کے سمان ڈراؤنی لگتی ہے۔ نگر کے استری پُرش بھیانک جیووں کے سمان ایک دوسرے کو دیکھ کر ڈر رہے ہیں۔

گھر مسان پریجن جنو بھوتا۔ سُت ہت میت منہوں جم دوتا
باگنہ بٹپ بیلی کمہی لاہیں۔ سرت سرو درد دیکھی نہ جاہیں

گھر تو مسان کے سمان جان پڑتے ہیں۔ اور اپنے کٹمبی بھوتوں کے سمان لگتے ہیں۔ اور سُت ہت میت مانو یم دوت ہی جان پڑتے ہیں۔ باغیچوں کے پیڑ اور لتائیں اور بیلیں کملا گئیں ندی اور تالاب کی طرف دیکھا بھی نہیں جاتا۔ مانو کاٹ کھانے کو آ رہے ہیں۔

کوٹی بجّی کوٹی کہیں رتھ گھوڑے۔ پشو چاتک مور
پِک رتھانگ سُک ساریکا سارس ہنس چکور

کروڑوں گھوڑے ہاتھی اور کھیلنے کے لئے پالے ہوئے ہرن وغیرہ جن کے پاس آدمی بیٹھے ہیں۔ مور کوئل چکوے طوطے مینا سارس ہنس اور چکور۔

رام بیوگ بِکل سب ٹھاڑے۔ جہاں تہاں منہو چتر لکھی کاڑھے
نگر وسیھل بنو گہبر بھاری۔ کھگ مرگ بِپل سکل نر ناری

شری رام جی کے وِیوگ میں سب دیاکل کھڑے ہیں۔ سانو وہ جاندار نہیں بے جان تصویریں بنی ہوئی ہوں۔ ایودھیا پُری مانو پھلوں سے لدا ہوا بن ہو۔ اور اُس کے نواسی استری پُرش مانو اُس بن میں وچرنے والے پشو پنچھی ہوں۔

بدھی کیکئی کرا تنی گینہی۔ جیہیں دو دُسہہ دہوں دِسی دینہی
سہی نہ سکے رگھوبر برہا گی۔ چلے لوگ سب بیاکل بھاگی

کیکئی کو بدھاتا نے مانو بھیلنی بنایا جس نے اس ایودھیا رُپی پھلوں سے بھرپور بن میں دسوں دشاؤں سے بھیانک آگ لگا دی شری رگھوناتھ جی کی اس دیوگ رُوپی اگنی کی تپش کو نگر واسی لوگ سہہ نہ سکے۔ اس لیئے دیاکل ہو کر بھگوان شری رام چندر جی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے۔

سبہیں بچار و کینہہ من ماہیں۔ رام لکھن سیتا بنو سُکھ ناہیں
جہاں رامو تہاں سبئی سماجو۔ بنو رگھوبیر اودھ نہیں کاجو

سب نے من میں یہ وِچار کر کہ رام لکشمن اور سیتا کے بغیر سُکھ نہیں ہے جہاں رام رہیں گے وہاں ساری سماج رہے گی۔ شری رگھوناتھ جی کے بغیر ایودھیا پُری سے ہمیں کیا مطلب ہے۔

چلے ساتھ اَس منتر دِڑھائی۔ سُر دُرلبھ سُکھ سدن بہائی
رام چرن پنکج پریہ جنہہ ہی۔ بشئے بھوگ بس کریہں کہ تہہ ہی

ایسا دِڑھ نشچے کر کے دیو دُرلبھ سُکھوں سے پورن گھر وں کا تیاگ کر کے سب ساتھ ہو لئے جن کی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں پریتی ہے۔ انہیں وِشئے بھوگ وش میں نہیں کر سکتے۔

بالک برِدھ بہائی گرہہن لگے لوگ سب ساتھ
تمسا تیر نواسُ کیئے پرتھم دِوس رگھو ناتھ

بچوں اور بوڑھوں [illegible]

پہلے دِن شری رگھوناتھ جی نے تمسا ندی کے کنارے نواس کیا۔

رگھوپتی پرجا پریم بس دیکھی۔ سدے ہردیاں دُکھو بھیو بیشی
کرنا میئے رگھوناتھ گوسائیں۔ بیگی پاییئے ایں پیر پرائی

پرجا کو پریم کے وش دیکھا۔ شری رگھوناتھ جی کے دیاوان ہردے میں بہت ہی دُکھ ہوا۔ پربھو شری رام چندر جی دیا کے بھنڈار ہیں۔ پر دوسروں کی پیڑا کو دیکھکر وہ فوراً ہی دُکھی ہو جاتے ہیں۔

کہی سپریم مرِدو بچن سُہائے۔ بہو بِدھی رام لوگ سمجھائے
کیئے دھرم اُپدیش گھنیرے۔ لوگ پریم بس پھرہیں نہ پھیرے

پریم بھرے سُندر کومل بچن کہہ کر شری رام چندر جی نے لوگوں کو بہت طرح سمجھایا۔ انہیں بہت طرح کے دھرم اپدیش کئے لیکن پریم کے مارے لوگ لوٹانے لوٹتے نہیں۔

سیلو سنیہو چھاڑی نہیں جائی۔ اسمنجس بس بھے رگھو رائی
لوگ سوگ شرم بس گئے سوئی۔ کچھیک دیو مایاں متی موئی

پربھو شری رام چندر جی سے پرجا کا سنیہہ اور شیل چھوڑا نہیں جاتا۔ وہ بڑی پس و پیش میں پڑ گئے۔ لوگ شوک اور تھکاوٹ کے مارے سو گئے۔ اور کچھ دیو مایا نے اُن کی بدھی کو موہت کر دیا۔

جبہیں جام جُگ جامنی بیتی۔ رام سچو سن کہیو سپریتی
کھوج ماری رتھ ہانکہو تاتا۔ آن اُپایاں بنی ہی نہیں باتا

جب دو پہر رات بیت گئی۔ تو شری رام چندر جی نے منتری سے پریم پُورک کہا۔ کہ رتھ کے کھوج مار کر (اِدھر اُدھر سب طرف سے پہیوں کے نشان کو چھپا دو) تاکہ لوگوں کو جاگنے پر یہ پتہ نہ چلے کہ رتھ کدھر کو گیا) رتھ کو ہانکو۔ اور کسی اُپائے سے یہ بات نہیں بنے گی۔

رام لکھن سیا جان چڑھی سمبھو چرن سِر و نائی
سچو چلائیو ترت رتھو اِت اُت کھوج دُرائی

شو جی کے چرنوں کو سیس جُھکا کر رام لکشمن اور سیتا جی رتھ پر چڑھ گئے منتری نے فوراً ہی اِدھر اُدھر کھوج چھپا کر رتھ کو ہانک دیا۔

جاگے سکل لوگ بھئیں بھور و۔ گے رگھوناتھ بھیو اتی سور و
رکھ کر کھوج کتہوں نہیں پاوئیں۔ رام رام کہی چہوں دسی دھاویں

سویرا ہوتے ہی سارے لوگ جاگے۔ تو رام چلے گئے۔ رام چلے گئے۔ ایسا شور مچ گیا۔ رتھ کی کہیں کھوج نہیں ملتی وہ "رام رام" پکارتے چاروں دشاؤں میں دوڑ رہے ہیں۔

منہوں باری ندھی بوڑ جہاجو۔ بھیو بکل بڑ بنک سماجو
ایکہی ایک دیہیں اپدیسو۔ تجے رام ہم جانی کلیسو

مانو سمندر میں جہاز ڈوب گیا ہو۔ جس سے بیوپاریوں کا سماج بڑا ہی ویاکل ہو گیا ہو۔ وہ سب ایک دوسرے کو اپدیش دیتے ہیں۔ کہ شری رام چندر جی نے یہ جان کر کہ پرجا کو بن میں دکھ ہوگا ہمیں چھوڑ دیا ہے۔

نندہیں آپو سراہہیں مینا۔ دھگ جیون رگھوبیر بہینا
جوں پے پریہ بیوگو بدھی کینہا۔ تو کس مرن نہ مانگیں دینہا

وہ لوگ اپنی نندا کرتے ہیں۔ اور مچھلیوں کی سراہنا کرتے ہیں مچھلی کی سراہنا اس لئے کہ وہ اپنے پریتم جل کے بنا زندہ نہیں رہتی۔ ارتھات جل سے اس کا پریم سچا ہے۔ اور اپنی نندا اس لئے کہ رام کے بنا وہ سب زندہ ہیں۔ ان کا پریم سچا نہیں۔ شری رامچندر جی کے بغیر ہمارے زندہ رہنے کو دھکار ہے اگر بدھاتا نے پریتم کا ویوگ ہی رچا تھا تو پھر وہ مانگنے پر مرتیو کیوں نہیں دیتے۔

ایہی بدھی کرت پرلاپ کلاپا۔ آئے اودھ بھرے پریتاپا
بشم بیوگو نہ جائی بکھانا۔ اودھی آس سب راکھہیں پرانا

اس پرکار بہت طرح کے ولاپ کرتے ہوئے مہا دکھی ہوئے وہ ایودھیا جی میں آئے۔ شری رامچندر جی کے وِیوگ سے ان کی جو بری دکھ بھری دشا ہو رہی ہے۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ وہ تو اب چودہ برس کی میعاد کے بعد بھگوان کے درشن ہوں گے۔ اس آشا پر اپنے پرانوں کو رکھ رہے ہیں۔

دوہا

رام درسہی بہت نیم برت لگے کرن نرناری

منہوں کوک کوکی کمل دین بہین تماری

شری رام جی کے درشن کے لئے نگر کے استری پرش نیم اور برت کرنے لگے۔ مانو چکوا چکوی اور کمل کا پھول سورج کے بنا دین ہو گئے ہوں۔

سیتا سچو سہت دو و بھائی۔ سرنگبیر پر پہنچے جائی
اترے رام دیو سری دیکھی۔ کینہہ دنڈوت ہرشو بسیشی

سیتا جی اور منتری سہت دونو بھائی سرنگ ویر پر جا پہنچے۔ شری رام جی نے رتھ سے اتر کر دیو ندی گنگا جی کو دیکھا۔ اور بہت ہی پرسن ہو کر انہیں ڈنڈوت کیا۔

لکھن سچو سیاں کئے پرناما۔ سب ہی سہت سکھو پایو راما
گنگ سکل مد منگل مولا۔ سب سکھ کرنی ہرنی سب سولا

لکشمن جی سمنتر اور سیتا جی نے بھی گنگا جی کو پرنام کیا۔ سب کے سہت شری رام چندر جی نے سکھ پایا۔ گنگا جی سمپورن آنندوں اور منگلوں کی مول ہے۔ اور سب سکھوں کے دینے والی اور سب دکھوں کے ہرنے والی ہے۔

کہی کہی کوٹک کتھا پرسنگا۔ رام بلو کہیں گنگ ترنگا
سچوہی انج ہی پریہی سنائی۔ بیدھ ندی مہما ادھکائی

انیک پرکار کی کتھاؤں کے پرسنگ کہہ کہہ کر شری رام جی گنگا جی کی لہروں کو دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے شری لکشمن جی کو اور سیتا جی کو دیو ندی گنگا کی بہت پرکار سے مہما سنائی۔

مجن کینہہ پنتھ سرم گیئو۔ سچی جلو پیت مدت من بھیئو
سمرت جاہی مٹئی سرم بھارو۔ تیہی سرم یہ لوکک بیوہارو

سب نے گنگا جی میں اشنان کیا۔ جس سے راستے کی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی۔ پوتر جل کو پی کر من پرسن ہوا۔ جن کے نام کا سمرن کر کے جنم مرن کی بھاری تھکاوٹ بھی دور ہو جاتی ہے۔ ان بھگوان کو تھکاوٹ کیسی یہ تو انھی بہلاوے کے لئے نرلیلا ہے۔

سُدھ سچدانند مئے کرت بھانو کُل کیتو
چرت کرت نراؤ ہرت سنسرتی ساگر سیتو

شُدھ سچدانند آنند کند سوریہ کُل کے دھوجا سروپ بھگوان شری رام چندر جی منشیوں کے سمان وہی لیلا کرتے ہیں، جو سنسار ساگر کے پار کرنے کے لئے پُل ہے۔

یہ سُدھی گُہ نشادھپ پائی۔ مُدت لئے پریہ بندھو بولائی
لئے پھل مُول بھینٹ بھر بھارا۔ ملن چلیو ہیاں ہرش اپارا

جب شری رام چندر جی کے آنے کی خبر نشاد راج گوہ نے سُنی تب پرسن ہو کر اس نے اپنے پریوار والوں اور جاتی بندھوؤں کو بلا لیا۔ اور بھینٹ دینے کے لئے بہت سے پھل پھول لیکر من میں بہت ہی پرسن ہو کر پربھو شری رام چندر جی سے ملنے کے لئے چلا۔

کری ڈنڈوت بھینٹ دھری آگیں۔ پربھو ہی بلوکت اتی انوراگیں
سہج سنیہہ بیبس رگھو رائی۔ پوچھی کُسل نکٹ بیٹھائی

ڈنڈوت کر کے بھینٹ آگے دھر دی۔ اور بڑے ہی پریم سے شری رام چندر جی کو دیکھنے لگا۔ شری رگھو ناتھ جی نے سبھاوک پریم کے وش ہو کر اُنہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور انکی کُشل (خیریت) پوچھی۔

ناتھ کُسل پد پنکج دیکھیں۔ بھیئوں بھاگ بھاجن جن لیکھیں
دیو دھرنی دھن دھام تمہارا۔ میں جن نیچ سہت پریوارا

ہے ناتھ! آپ کے چرن کملوں کے درشن کرنے سے ہی کُشل ہے۔ آپ کے سیوکوں کی گنتی میں میں بھی بھاگ کا پاتر ہو گیا ہے دیو۔ یہ زمین، دھن اور گھر سب آپ کا ہی ہے۔ میں تو پریوار سمیت آپ کا ایک ادنیٰ سیوک ہوں۔

کرپا کریئے پُر دھاریئے پاؤ۔ تھاپئے جن سب لوگو سہاؤ
کہیو ستیہ سب سکھا سجانا۔ موہی دینہ پتو آئیسو آنا

آپ کرپا کر کے شرنگ ویرپور میں چلئے اور سیوک کی پرتشٹھا (عزت۔ بڑھائی) بڑھایئے۔ جس سے سب لوگوں میں میری بڑی واہ واہ ہو جائے۔

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے چتر سکھا! تم نے جو کچھ کہا۔ وہ سب سچ ہے۔ پرنتو پتا جی نے مجھ کو اور ہی آگیا دی ہے۔

برش چاری دس باس بن منی برت بیش اہارو
گرام باس نہیں اُچت سُنی گُہہ ہی بھیو دکھو بھارو

اُن کی آگیا انوسار مجھے چودہ برس کے لئے منی بھیس دھارن کر کے اور منیوں کا سا تپ جیون اور آہار گرہن کرتے ہوئے بن میں رہنا ہے۔ گاؤں کے بھیتر رہنا میرے لئے اُچت نہیں۔ یہ سن کر نشاد راج گوہ کو بڑا ہی دُکھ ہوا۔

رام لکھن سیا رُوپ نہاری۔ کہیں سپریم گرام نر ناری
تے پتو ماتو کہو سکھی کیسے۔ جنہ پٹھئے بن بالک ایسے

رام، لکشمن اور سیتا جی کے سُندر رُوپ کو دیکھ کر گاؤں کے استری پُرش آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماتا پتا کیسے کٹھور دل ہیں، جنہوں نے ایسے سُندر بالکوں کو بن واس دیا ہے۔

ایک کہیں بھل بھوپتی کینہا۔ لوین لاہو ہم ہی ودھی دینہا
تب نشادپتی اُر انُو مانا۔ ترو سنسپا منوہر جانا

کوئی ایک کہتی ہے۔ کہ راجہ نے اچھا ہی کیا۔ برہما جی نے ہمیں بھی نیتروں کا لابھ دیا۔ تب نشاد راج نے من میں وچار کیا۔ تو اشوک کے ایک پیڑ کو اُن کے ٹھہرنے کے لئے منوہر سمجھا۔

لئے رگھو ناتھ ہی ٹھاؤں دکھاوا۔ کہیو رام سب بھانتی سہاوا
پُرجن کری جوہارُ گھر آئے۔ رگھوبر سندھیا کرن سدھائے

نشاد راج گوہ نے وہ استھان شری رام جی کو لے جا کر دکھایا شری رام جی نے دیکھ کر کہا کہ یہ سب پرکار سُندر ہے۔ شرنگ ویرپور کے لوگ بندنا کر کے اپنے اپنے گھر لوٹے اور شری رگھو ناتھ جی سندھیا کرنے کے گئے۔

گُوہ سنواری ساتھری ڈسائی۔ کُس کسلیہ مئے مردل سہائی
سُچی پھل مُول مدھر مردُو جانی۔ دونا بھری بھری راکھیسی پانی

گوہ نے کُشا اور کومل پتوں کی کومل اور سُندر ساتھری سجا کر بچھا دی اور پوتر میٹھے اور سُندر کومل پھل پھولوں کو دیکھ کر ان کو دونوں میں اپنے ہاتھوں سے بھر بھر کر رکھ دیئے۔

سیا سُمنتر بھراتا سہت کند مول پھل کھائی
سیَن بینہہ رگھو بنش منی پائے پلوٹت بھائی

سیتا جی سُمنتر جی اور بھائی لکشمن جی سمیت کند مول پھل کھا کر رگھوکل منی شری رام چندر جی لیٹ گئے۔ بھائی لکشمن جی اُن کے چرن دبانے لگے۔

اُٹھے لکھن پربھو سووت جانی کہی سچِوہی سووَن مردو بانی
کچھک دوری سجی بان سراسن جاگن لگے بیٹھی بیراسن

پربھو شری رام چندر جی کو سوتے جان کر لکشمن جی اُٹھے اور کومل بانی سے سمنتر جی کو بھی سونے کے لئے کہا۔ وہاں سے کچھ دور ہی پر دھنش بان سجا کر ویر آسن بیٹھ کر جاگنے لگے۔

گوہن بولائی پاہرو پرتیتی ٹھاؤں ٹھاؤں راکھے اتی پریتی
آپو لکھن پہیں بیٹھیو جائی کٹی بھاتھی سر چاپ چڑھائی

راج گوہ نے معتبر پہرہ داروں کو بلایا اور انہیں بڑے پریم سے جہاں تہاں بٹھا دیا۔ آپ کمر میں ترکش باندھ کر اور دھنش پر تیر چڑھا کر لکشمن جی کے پاس جا بیٹھے۔

سووت پربھوہی نہاری نشادو بھیئو پریم بس ہردیاں بشادو
تنو پُلکت جلو لوچن بہئی بچن سپریم لکھن سن کہئی

پربھو کو زمین پر سوتے دیکھ کر پریم کے مارے نشاد راج کے من میں بڑا کلیش ہوا۔ اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ پریم سہت لکشمن جی سے یہ بچن کہنے لگے۔

بھوپتی بھون سبھائے سُہاوا سُرپتی سدن نہ پٹ تر پاوا
منی مے رچت چارو چوبارے جنو رتی پتی نج ہاتھ سنوارے

مہاراج دسرتھ جی کا راج محل تو سبھاؤ سے ہی سُندر ہے جسکے سمان دیو اندر کا محل بھی نہیں۔ اس میں منی جڑت سندر چوبارے ہیں۔ مانو کام دیو نے اپنے ہاتھوں سے ہی تیار بنائے ہوں۔

سُچی سبچتر سُبھوگ مے سُمن سگندھ سُباس
پلنگ منجو منی دیپ جہاں سب بدھی سکل سُپاس

بہت ہی انوکھا اور پوتر۔ سندر سنبھوگ پدارتھوں سے بھرا ہوا اور پھولوں کی سگندھ سے مہکتا ہے۔ جہاں سندر پلنگ اور منیوں کے دیپک ہیں۔ اور جہاں سب پرکار کا پورا پورا آرام ہے۔

بِبِدھ بسن اُپدھان تُرائیں چھیر پھین مردو بسد سُہائیں
تہاں سیا رامو سیئن نسی کرہیں نج چھبی رتی منوج مدو ہرہیں

جہاں انیکوں بستر تکئے اور گدے ہیں۔ جو دودھ کے جھاگ کے سمان اُجلے کومل اور سندر ہیں۔ وہاں شری سیتا جی اور شری رام چندر جی رات کو آرام کیا کرتے تھے۔ اور اپنی شوبھا سے کام دیو اور رتی کے گھمنڈ کو چور چور کیا کرتے تھے۔

تے سیا رام ساتھری سوئے شرمت بسن بنو جاہیں نہ جوئے
ماتو پتا پریجن پُرباسی سکھا سُسیل داس اور داسی

وہی سیتا جی اور رام چندر جی آج تھکے ہوئے بغیر بستروں کے گھاس پھوس کی سیج پر سوئے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ مجھ سے دیکھے نہیں جاتے۔ ماتا پتا۔ کٹمبھی۔ پرجا۔ متر اچھے نیک سبھاؤ داس۔ اور داسیاں۔

جوگوہیں جنہہی پران کی ناہیں تے سووت مہی رام گوسائیں
پتا جنک جگ بدت پربھاؤ سسر سُریس سکھا رگھوراؤ

سب جنکی اپنے پرانوں کے سمان دیکھ بھال رکھتے تھے۔ وہی پربھو شری رام چندر جی آج زمین پر سوئے پڑے ہیں۔ جنکے جگت میں پرسدھ پربھاؤ شالی پتا جنک جی ہیں۔ اور دیو اندر کے سکھا دسرتھ جی جن کے سسُر ہیں۔

رام چندر پتی سو بیدیہی سووت مہی بدھی بام نہ کیہی
سیا رگھو بیر کی کانن جوگو کرم پردھان ستیہ کہہ لوگو

اور شری رام چندر جی جن کے پتی ہیں۔ وہی سیتا جی آج زمین پر سوئی پڑی ہے۔ بدھاتا کس کے ویریت نہیں ہوتے؟ کیا سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی بن کے یوگیہ ہیں؟ لوگ سچ کہتے ہیں کہ کرم ہی پردھان ہے۔

کیکے نندنی مندمتی کٹھن کٹل پنو کینہہ
جیہیں رگھونندن جانکی ہی سُکھ اوسر دُکھ دینہہ

مورکھ متی کیکئی نے بڑا ہی کٹل پن کیا ہے جس نے شری رگھوناتھ جی اور جانکی جی کو سُکھ کے سمے دُکھ دیا۔

بھجئی ذِن کر کُل بِٹپ کُٹھاری ۔ کُمتی کینہہ سب بِسوُ کُھاری
بھبیٹو لِشاد وِلشاد ہی کُھاری ۔ رام سیا ہی سیئن نِہاری

وہ سورج وِنش رُوپی برکش کیلئے کُلہاڑی ہوگئی ۔ اس کیدھی نے سارے سنسار کو دکھی کر دیا ۔ شری رام چندر کو زمین پر لیٹے دیکھ نشاد راج گوہ کو بڑا ہی دُکھ ہوا ۔

بولے لکھمن مدھر مردُو بانی ۔ گیان براگ بھگتی رس سانی
کاہو نہ کوؤ سُکھ دُکھ کر داتا ۔ نج کرت کرم بھوگ سب بھراتا

تب لکشمن گیان ویراگ اور بھگتی سے بھری ہوئی پُرن میٹھی کومل بانی بولے ۔ ہے بھراتا ! کوئی کسی کو سُکھ دُکھ دینے والا نہیں ہے ۔ سب اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھلوں کو بھوگتے ہیں ۔

جوگ بیوگ بھوگ بھل مندا ہِت انہِت مدھیم بھرم پھندا
جنم مرن جہاں لگی جگ جالو ۔ سمپتی بپتی کرم اور کالو
دھرنی دھام دھن پُر پریوارو ۔ سرگ نرک جہاں لگی بیوہارو
دیکھیے سُنئے گُنئے من ماہیں ۔ موہ مول پرمارتھ ناہیں

ملاپ ۔ بچھوڑا ۔ بھلے بُرے بھوگ ۔ دوست دُشمن ۔ اُداسین یہ سبھی بھرم جال ہے ۔ جنم مرن ۔ خوشحالی ۔ بدحالی کرم اور کال جہاں تک کہ سنسار کا جال ہے ۔ دھرتی ۔ گھر ۔ دھن ۔ نگر ۔ پریوار ۔ سورگ اور نرک یہاں تک کہ بیوہار ہیں اور جو کچھ دیکھنے سُننے اور سوچنے میں آتا ہے ۔ وہ سب اگیان جنیہ ہیں ۔ اس لئے متھیا ہیں اَستیہ ہیں ۔

سپنے ہوئی بھکھاری نرپ رنک ناک پتی ہوئی
جاگیں لابھ نہ ہانی کچھو تمی پرپنچ جیاں جوئی

جیسے سوپن میں کوئی راجہ کنگال ہو جائے اور کنگال سورگ کا راجہ ہو جائے ۔ تو جیسے جاگنے پر راجہ کو کوئی ہانی نہیں اور کنگال کو کوئی لابھ نہیں ہوتا ۔ ویسے ہی اس درشیہ جگت کو ہردے سے دیکھنا چاہئے ۔

اس بچاری نہیں کیجئے روسو ۔ کاہو ہی بادی نہ دیجئے دوسو
موہ نساں سب سووَن ہارا ۔ دیکھئے سپن انیک پرکارا

ایسا وچار کر من میں کرودھ نہیں کرنا چاہئے ۔ اور نہ کسی کو ہرتھا دوش ہی دینا چاہئے ۔ سب لوگ اگیان رُوپی راتری میں سونے والے ہیں ۔ اور انیک پرکار کے سپنے دیکھتے ہیں ۔

ایہیں جگت جامنی جاگہیں جوگی ۔ پرمارتھی پرپنچ بیوگی
جانئے تب ہیں جیو جگ جاگا ۔ جب سب بِشے بلاس براگا

اسی سنسار رُوپی راتری میں یوگی لوگ جاگتے ہیں ۔ جو پرمارتھ مارگ پر چلنے والے ہیں اور درشیہ جگت کے موہ سے رہت ہیں ۔ اس جیو کو سنسار میں تب ہی جاگا ہوا جانئے جب یہ سب بھوگ ولاس سے ویرکت ہو گیا ہو ۔ نہیں تو اس کا جاگنا بھی واستو میں گویا نیند ہی ہے ۔

ہوئی بِبیک موہ بھرم بھاگا ۔ تب رگھو ناتھ چرن انوراگا
سکھا پرم پرمارتھ ایہو ۔ من کرم بچن رام پد نیہو

وویک (وچار) ہونے پر موہ بھرم بھاگ جاتا ہے تب گیان کا پرکاش ہونے سے شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں میں پریم ہوتا ہے ۔ ہے سکھا ! سب سے اُتم پرمارتھ یہی ہے کہ من بچن کرم سے شری رام جی کے چرنوں میں پریم رہو ۔

رام برہم پرمارتھ رُوپا ۔ ابگت الکھ انادی انوپا
سکل بکار رہت گت بھیدا ۔ کہی نت نیتی نروپہیں بیدا

شری رام جی پرمارتھ سرُوپ ہیں پربرہم ہیں وہ جاننے میں نہ آنے والے اور اندریوں کا وشیہ نہیں ۔ ان کا کوئی کارن نہیں وہ سوئم اپنا آپ کارن ہیں ۔ وہ ادوتیہ ہیں اور اُنکے بنا سارا جگت متھیا ہے ۔ (جنمنا ۔ مرنا ۔ گھٹنا بڑھنا آدی چھ وکار شریر کے دھرم ہیں ۔ آتما نروکار ہے برہم میں بھید بھاؤ نے متھیا مایا کی اُپادی سے پرتیت ہوتا ہے ۔ اور اُپادھی کے دوش سے سینہ وستو دوشت نہیں ہو جاتی ۔ اسلئے برہم بھید بھاؤ سے رہت اکھنڈ سرُوپ ہے) برہم مایا سے رہت اس لئے وید بھی نہیں ۔ ایسا کہہ کر انکا نروپن کرتے ہیں ۔

بھگت بھومی بھوسُر سُربھی سُر ہت لاگی کرپال
کرت چرت دھری منج تن سُنت مِٹہیں جگ جال

وہی کرپالو شری رام چندر جی بھگت ۔ پرتھوی ۔ برہمن ۔ گائے اور

دیوتاؤں کے کلیان کے تمت منش شریر دھارن کرکے لیلائیں
کرتے ہیں۔ اُن کی کتھائیں سنکر سنسار کے سارے جنجال ہٹ جاتے ہیں۔

ماس پارائن ۔ پندھرواں شرام

سکھا سمجھی اُس پریہری موہو ۔ سیار گھو بیر چرن رت ہوہو
کہت رام گُن بھا بھنو سارا ۔ جاگے جگ منگل سُکھدارا

ہے سکھا! ایسا سمجھکر موہ کو تیاگ کر شری بھگوان رام جی کے چرنوں میں پریم کرو۔ اس پرکار رام جی کے گُن گان کرتے سویرا ہوگیا۔ تب سنسار کا کلیان کرنے والے اور اُسے سُکھ دینے والے بھگوان شری رام جی جاگے۔

سکل شوچ کری رام نہاوا ۔ سُچی سُجان بٹ چھیر منگاوا
انج سہت سر جٹا بنائے ۔ دیکھی سمنتر نین جل چھائے

شوچ آدک کریا کرکے شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ پھر پریم پوتر پربھو نے بڑ کا دودھ منگوایا۔ اس دودھ سے بھائی لکشمن سہت شری رام چندر جی نے سر پر جٹا بنائیں۔ یہ دیکھ کر سمنتر کی آنکھوں میں آنسو بھرآئے۔

ہردیاں داہو اتی بدن ملینا ۔ کہہ کر جوری بچن اتی دینا
ناتھ کہیو اس کوسل ناتھا ۔ لئے رتھ جاہو رام کیں ساتھا

اُن کا ہردہ اتی انت جلنے لگا۔ چہرہ مُرجھا گیا۔ ہاتھ جوڑکر انہوں نے بہت ہی دین بچن کہے۔ ہے ناتھ! مجھے کوشل پتی دسرتھ جی نے کہا تھا کہ رتھ لے کر تم شری رام جی کے ساتھ جاؤ۔

بن دیکھائی سُرسری انہوائی ۔ آنیہو پھیری بیگی دوو بھائی
لکھن رام سیا آنیہو پھیری ۔ سنسیہ سکل سنکوچ نبیری

اور بن دکھا کر گنگا جی میں اشنان کرواکر دونو بھائیوں کو جلدی واپس لے آنا۔ سب سنشے (شک وشبہات) اور سنکوچ کو دُور کرکے لکشمن سیتا اور رام کو پھرا لانا۔

نرپ اس کہیو گوسائیں جس کہی کروں بلی سوئی

کرہی بنتی پانیہہ پریہو نہہ بال جمی روئی

مہاراج نے تو مجھے ایسا ہی کہا تھا۔ اب ہے سوامی! جیسا آپ کہیں میں وُہی کروں۔ میں آپ پر بلہاری جاتا ہوں۔ اسی بنتی کرکے سمنتر جی پربھو کے چرنوں سے لپٹ گئے اور بالک کی طرح رونے لگے۔

تات کرپا کری کیجئے سوئی ۔ جاتیں اودھ اناتھ نہ ہوئی
منتریہی رام اٹھائی پربودھا ۔ تات دھرم متو تمہہ سبھ سودھا

ہے تات! کرپا کرکے وہی کچھ کیجئے جس سے کہ اجودھیا اناتھ (لاوارث۔ یتیم) نہ ہو۔ یہ سُنکر شری رام جی نے سمنتر کو اُٹھایا اور سمجھاکر کہا۔ کہ ہے تات! دھرم کے سدھانتوں کی آپ نے اچھی طرح چھان بین کی ہوئی ہے۔

سبی ددھیچی ہریچند نریسا ۔ سہے دھرم ہت کوٹی کلیسا
رنتی دیو بلی بھوپ سجانا ۔ دھرم دھریؤ سہی سنکٹ نانا

شبی۔ ددھیچی اور راجہ ہریشچندر نے دھرم کے لئے کروڑوں دُکھ اُٹھائے۔ رنتی دیو اور چتر راجہ بلی نے بہت طرح کے سنکٹ سہن کرکے دھرم کو دھارن کئے رکھا۔

دھرم نہ دوسر ستیہ سمانا ۔ آگم نگم پُران بکھانا
میں سوئی دھرم سُلبھ کری پاوا ۔ تجیں تہوں پُر اپجسو چھاوا

ستیہ کے برابر اور کوئی دھرم نہیں ہے۔ یہ بات وید شاستر اور پُرانوں میں پرسدھ ہے۔ میں نے اسی دھرم کو بڑی آسانی سے پالیا ہے۔ اس کا تیاگ کرنے سے تینوں لوکوں میں بدنامی ہوگی۔

سمبھاوت کہوں اپجس لاہو ۔ مرن کوٹی سم دارون داہو
تمہہ سن تات بہت کا کہوں ۔ دئیں اُتر پھری پاتکو لہوں

سنمانیہ پُرش (عزّت دار آدمی) کے لئے بدنامی بہایت کنا کروڑوں دفعہ مرنے کے سمان بھیانک دُکھ دینے والی ہے ہے تات! میں آپ سے زیادہ کیا کہوں۔ تمہیں جواب دیتے بھی مجھ کو بڑا پاپ ہوتا ہے۔

تمہہ پُنی پتو سم اتی ہت موریں۔ بنتی کرؤں تات کر جوریں
سب بدھی سوئی کرتو یہ تہاریں۔ دُکھ نہ پاؤ پتو سوچ ہماریں

آپ بھی پتاجی کے سمان میرے بڑے ہتکاری ہیں اس لئے ہاتھ جوڑ کر آپ سے بنتی کرتا ہوں۔ کہ آپ کو بھی سب پرکار سے وہی کچھ کرنا چاہئیے جس سے پتاجی ہم لوگوں کی یاد میں دُکھ نہ پاویں۔

سُنی رگھوناتھ سچو سمبادُو۔ بھیئو سپرجن بکل نشادوُ
پُنی کچھو لکھن کہی کٹو بانی۔ پربھو برجے بڑ انوچت جانی

شری رگھوناتھ جی اور سمنتر کی آپس میں اس بات چیت کو سُنکر نشادراج سمیت اپنے پریوار کے بڑا ہی دیاکل ہُوا۔ پھر لکشمن جی نے مہاراجہ دشرتھ کو کچھ کٹھور شبد کہے پربھو نے بڑا انوچت (نامناسب) سمجھ کر انہیں کچھ کہنے سے روک دیا۔

سکچی رام سپتھ دیوائی۔ لکھن سندیسو کہئے جنی جائی
کہہ سمنتر پُنی بھوپ سندیسو۔ سہی نہ سکیہی سیا بپن کلیسو

شری رام چندر جی نے سکچا کر (لجا کے مارے) سمنتر کو اپنی سوگند دلا کر کہا کہ آپ لکشمن جی کے اس سندیش کو پتاجی کو نہ کہنا سمنتر نے پھر راجہ کا سندیش سنایا۔ کہ سیتاجی بن کے کلیش نہ سہہ سکیں گی

جیہی بدھی اودھ آو پھری سیا۔ سوئی رگھوبرہی تمہہ ہی کرنیا
نتر دنپٹ اولمب بہینا۔ میں نہ جئیب جمی جل بنو مینا

اور جس طرح سیتا ایودھیا کو واپس لوٹ آویں تم کو (سمنتر کو) اور شری رام چندر جی کو وہی اُپائے کرنا چاہئے نہیں تو میں (راجہ دسرتھ) بالکل ہی نرآشرہ ہو کر جل بن مین کے سمان زندہ نہ رہ سکوں گا۔

میکیں سسُر سکل سُکھ جبہیں جہاں منوماں
تہاں تب رہہی سکھین سیا جب لگی بپتی بہاں

سیتاجی کے لئے میکے میں اور سسرال میں سب پرکار کا سُکھ ہے جب تک بپتا ختم نہیں ہو جاتی تب تک اس کا جہاں جی چاہے سُکھ پوروک رہے۔

بنتی بھوپ کینہہ جیہی بھانتی۔ آرتی پریتی نہ سو کہی جاتی
پتو سندیسو سُنی کرپاندھانا۔ سیاہی دنہہ سکھ کوٹی بدھانا

جس ادھینتا اور پریم سے راجہ نے بنتی کی ہے وہ مجھ سے کسی پرکار بھی کہی نہیں جاتی ہے۔ کرپا دھان شری رام چندر جی نے پتاجی کے سندیش کو سُنکر سیتاجی کو کروڑوں پرکار سے سمجھا کر کہا۔

ساسُو سسُر گرو پریہ پریوارُو۔ پھر ہُو تو سب کر مٹے کھبھارُو
سُنی پتی بچن کہتی بیدیہی۔ سنہو پران پتی پرم سنیہی

اگر تم گھر لوٹ جاؤ تو ساس سسر گرو اور پریوار سب کا دُکھ ہٹ جائے۔ پتی کے ان بچنوں کو سیتاجی کہنے لگیں ہے پران ناتھ۔ ہے پرم پیارے! سُنئے۔

پربھو کرونا مئے پرم بیبکی۔ تنو تجی رہت چھایا کمی چھیکی
پربھا جائی کہن بھانو بہائی۔ کہن چندر کا چندر و تجی جائی

ہے پربھو! آپ دیا کے بھنڈار اور پرم گیان وان ہیں۔ ذرا وچار تو کیجئے کہ شریر کو چھوڑ کر اس کی چھایا کیسے الگ کرکے رکھی جا سکتی ہے۔ اور نہ کہ جہاں شریر ہوگا وہاں ہی چھایا ساتھ رہیگی۔ سوریہ کو چھوڑ کر اس کا پرکاش کہاں جا سکتا ہے؟ چندرما کی چاندنی چندرما کو چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہے۔

پتی ہی پریم مئے بنئے سُنائی۔ کہتی سچو سن گر اسُہائی
تمہہ پتو سسُر سرس ہتکاری۔ اُترو دیئوں پھری انوچت بھاری

پتی کو اس پرکار پریم سے بھری ہوئی بنتی سُنا کر سیتاجی سمنتر سے سُندر بچن کہنے لگیں۔ کہ آپ میرے پتا اور سسُر کے سمان میری بھلائی چاہنے والے ہیں۔ آپ کو میں پلٹ کر اُتر دیتی ہوں یہ بہت انوچت ہے،

آرتی بس سنمکھ بھیئوں بلگو نہ مانب تات
آرج سُت پد کمل بنو بادی جہاں لگی نات

پرنتو پھر بھی یہ بات ہیں بیٹا کی اولاد آپ کے سامنے ہونے
پرورش ہوئی. جب گرانہ مانتا سوامی کے چرن کمل کے بنا سنسار
میں جہاں تک رشتے ناطے ہیں. وہ سب میرے لئے دیرتھ ہیں۔

پتو بیھو بلاس میں دیٹھا ۔ نرپ ہی مکٹ ملت پد پیٹھا
سکھ ندھان اس پتو گرہ مورین ۔ پیا بہین من بھاو نہ بھورین

میں نے اپنے پتا کے ٹھاٹھ باٹھ کو والاس (جاہ وحشمت) اپنی
آنکھوں سے دیکھا ہے جن کے چرنوں کی چوکی سے سب شرومنی اپنا
مکٹ ملاتے ہیں۔ انقلت جن کے چرنوں میں سب شرومنی راجہ مرتھکا
کر پرنام کرتے ہیں. میرے ماتا پتا جی کا گھر سب پرکار سے سکھ کا بھنڈار
ہے پرنتو پتی کے بنا وہ بھول کر مجھے اچھا نہیں لگتا۔

سسر چکوئی کوسل راؤ ۔ بھون چاری دس پرگٹ پربھاؤ
اگیں ہوئی جیہی سرپتی لیئی ۔ اردھ سنگھاسن آسنو دیئی

میرے سسر کوشل راج چکرورتی مہاراجہ ادھیراج ہیں۔ چودہ
لوکوں میں جنکا پربھاؤ پرگٹ ہے جنکا سواگت راجہ اندر بھی آگے
بڑھکر کرتے ہیں. اور اپنا آدھا سنگھاسن انہیں بیٹھنے کے لئے دیتے ہیں.

سسر وایتا درس اودھ بواسو ۔ پریہ پریوار ماتو سم ساسو
بنو رگھو پتی پد پدم پراگا ۔ موہی کیو سپنے ہوں کھد لاگا

ایسے چکرورتی سسر اور ایودھیا پوری میں نواس کرنا۔ پیارا
پریوار اور ماتا کے سمان پیاری ساسوئیں۔ یہ سبھی پدارتھ شری رگھو
ناتھ جی کے چرن کملوں کی رج کے بغیر مجھے سپنے میں بھی سکھدائی
پرتیت نہیں ہوتے۔

اگم پنتھ بن بھومی پہارا ۔ کری کیہری سر سرت اپارا
کول کرات کرنگ بہنگا ۔ موہی سب سکھد پران پتی سنگا

دُرگم راستے (دشوار گذار راستے) جنگلی زمین۔ پہاڑ۔ ہاتھی شیر بھور
اور اتھاہ ندیاں۔ کول (جاتی کا نام) بھیل۔ ہرن اور پنچھی یہ سب
پران ناتھ کے ساتھ رہنے سے میرے لئے سکھدائی ہوں گے۔

ساسو سسر سن موری ہنتی بنے کربی پری پائن
مور سوچو جنی کریئے کچھو میں بن سکھی سبھائن

میری طرف سے آپ ساس اور سسر کے پاؤں پڑ بنتی کرنا
کہ میری بالکل چنتا نہ کریں۔ میں بن میں سبھاؤ سے ہی سکھی ہوں۔

پران ناتھ پریہ دیور ساتھا ۔ بیر دھرین دھرے دھنو بھاتھا
نہیں مگ شرم بھرم دکھ من مورین ۔ موہی لگی سوچ کرئیے جنی بھورین

دیرول میں شرومنی پران ناتھ اور پریہ دیور دھنش اور تیروں سے
بھرے ترکش دھارن کئے میرے ساتھ ہیں. انکے ساتھ نہ مجھے راستے
کی تھکاوٹ ہے۔ نہ کسی بات کا سندیہہ ہے. اور نہ ہی میرے من میں
کسی پرکار کی کوئی چنتا ہے۔ آپ لوگ بھول کر بھی میری چنتا نہ کریں۔

سنی سمنتر سیا سیتلی بانی ۔ بھیو بکل جنو پھنی منی ہانی
نین سوجھ نہیں سنئی نہ کانا ۔ کہی نہ سکئی کچھو اتی اکلانا

سمنتر سیتا جی کی شیتل بانی کو سنکر ایسے وہاکل ہو گئے مانو سانپ
منی چھن جانے پر ویاکل ہو گیا ہو۔ آنکھوں سے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔
اور نہ کانوں سے سنائی دیتا ہے۔ وہ ایسے ویاکل ہو گئے کہ کچھ کہہ نہیں سکتے۔

رام پربودھ کیہو بہو بھانتی ۔ تدپی ہوتی نہیں سیتل چھاتی
جتن انیک ساتھ ہت کینہے ۔ اچت اُتر رگھونندن دینہے

شری رام چندر جی نے بہت پرکار سے سمنتر جی کو سمجھایا تو بھی منتری
کی چھاتی ٹھنڈی نہ ہوئی۔ ان کو ساتھ لیجانے کے لئے منتری نے انیک
جتن کئے۔ پرنتو شری رگھوناتھ جی انکا یتھارتھ اُتر دیتے تھے۔

میٹی جائی نہیں رام رجائی ۔ کٹھن کرم گتی کچھ نہ بسائی
رام لکھن سیا پد سر نائی ۔ پھر ہیو بنک جمی مور گنوائی

شری رام جی کی آگیا اٹل ہے۔ وہ مٹائی نہیں جا سکتی۔ کرم گتی
بڑی کٹھن ہے۔ اس کے آگے کسی کا کوئی چارہ نہیں چلتا۔ رام لکشمن
اور سیتا جی کے چرنوں میں سر نواکر اس پرکار سمنتر لوٹ چلے جیسے کوئی
بیوپاری اپنی پونجی لٹاکر۔

رتھ ہانکیؤ ہئے رام تن ہیری ہیری ہنہنا ہیں
دیکھی نشاد بشاد بس دھنہیں سیس پچھتا ہیں

سمنتر نے رتھ ہانکا۔ گھوڑے رام جی کی طرف دیکھکر ہنہنانے لگے۔ یہ دیکھکر نشاد راج بڑے دکھی ہوئے اور سر پیٹ پیٹ کر پچھتانے لگے۔

جاسو بیوگ بکل پشو ایسیں۔ پرجا ماتو پتو جئے ہیں کیسیں

برس رام سمنتر و پٹھائے۔ سُر سری تیر آپ تب آئے

جن کے وِیوگ میں پشو ایسے ویاکل ہو گئے۔ اُن کے وِیوگ میں پرجا ماتا اور پتا کیسے زندہ رہیں گے۔ شری رام چندر جی نے سمنتر کو زبردستی واپس کیا۔ اور آپ گنگا جی کے کنارے پر آ گئے

مانگی ناؤ نہ کیوٹ آنا۔ کہئی تمہار مرمو میں جانا

چرن کمل رج کہوں سب کہئی۔ مانش کرنی موری کچھو اہئی

شری رام جی نے ملاح سے ناؤ مانگی پر ملاح ناؤ نہیں لاتا وہ کہنے لگا میں نے تمہارا سارا بھید جان لیا ہے۔ سبھی لوگ کہتے ہیں کہ آپکے چرن کملوں کی دھول پتھر تک کو بھی منش بنا دینے والی کوئی جڑی بوٹی ہے۔

چھُوئت سلا بھئی ناری سہائی۔ پاہن تیں نہ کاٹھ کٹھنائی

ترنیو منی گھرنی ہوئی جائی۔ باٹ پرئی موری ناو اڑائی

جس کے چھوتے ہی پتھر کی شلا بھی سندر استری ہو گئی۔ یہ ناؤ تو کاٹھ کی ہے۔ کاٹھ پتھر سے تو نرم ہی ہوتا ہے۔ کہیں یہ میری ناؤ بھی آپکے چرن کملوں کی دھول کا سپرش پا کر اُڑ جائے اور مُنی کی استری ہو جائے۔ تو مجھ غریب کی روزی ہی ماری گئی۔ میں تو لٹ گیا۔ اس لئے میں ناؤ لانے سے ڈرتا ہوں۔

ایہیں پرتی پالیوں سب پریوارو۔ نہیں جانوں کچھو اور کبارو

جوں پربھو پار اوسی گا چہہ ہُو۔ موہی پد پدم پکھارن کہہ ہو

اس ناؤ کے سہارے ہی میں اپنے پریوار کا پالن پوشن کرتا ہوں۔ دوسرا کوئی کاروبار مجھے کرنا نہیں آتا۔ اگر تم ضرور ہی گنگا پار کرنا چاہتے ہو تو پہلے آپ مجھے اپنے چرن کمل دھو لینے کی آگیا دیجیئے

پدکمل دھوئی چڑھائی ناؤ نہ ناتھ اُترائی چہوں

موہی رام راؤری آن سہ تھ سپتھ سب ساچی کہوں

برو تیر مارہوں لکھنو پے جب لگی نہ پائے پکھار ہوں

تب لگی نہ تلسی داس ناتھ کرپال پار اُتار ہوں

ہے ناتھ! آپکے چرن کمل دھو کر میں آپکو ناؤ پر چڑھا لوں گا۔ اس کے بدلے میں اُترائی کچھ نہ لوں گا۔ ہے رام! مجھے آپکی اور مہاراج دسرتھ کی سوگند ہے کہ میں سب سچی سچی بات کہتا ہوں۔ لکشمن جی بھلے ہی مجھے تیر ماریں۔ پر جب تک میں آپ کے پاؤں نہ دھو لوں تب تک ہے تلسی داس کے سوامی! ہے کرپالو پربھو! میں آپ کو پار نہیں اُتاروں گا۔

سُنی کیوٹ کے بین پریم لپیٹے اٹ پٹے

بہسے کرونا این چتئی جانکی لکھن تن

ملاح کے ایسے پریم بھرے اٹ پٹے بچن سنکر دیا ندھان شری رام چندر جی سیتا اور لکشمن کی طرف دیکھ کر ہنسے۔

کرپا سندھو بولے مسکائی۔ سوئی کرو جیہیں تو ناؤ نہ جائی

بیگی آنو جل پائے پکھارو۔ ہوت بلمب اُتار ہی پارو

کرپا ساگر بھگوان مسکرا کر بولے ہے بھائی تو وہی کر جس سے کہ تیری ناؤ نہ اُڑ جائے۔ جلدی پانی لا کر پاؤں دھو لے دیر ہو رہی ہے۔ ہمیں جلدی پار لگا۔

جاسو نام سمرت ایک بارا۔ اُتر ہیں نر بھو سندھو اپارا

سوئی کرپالو کیوٹ ہی نہورا۔ جیہیں جگ کئے تہوں پگہو تھورا

جن کے نام کا ایک بار سمرن کرنے سے منش اس اتھاہ بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ وہی کرپالو بھگوان جنہوں نے اپنے تین قدموں سے بھی جگت کو چھوٹا کر دیا تھا۔ اوتار دھارن کر کے دو ہی قدموں میں ترلوکی کو ناپ لیا تھا۔ وہی اب گنگا جی سے پار اُترنے کیلئے ملاح سے بنتی کر رہے ہیں۔ بھگوان نے کیسی اوبھت لیلا ہے۔

پد نکھ نرکھی دیو سری ہرشی۔ سُنی پربھو بچن موہ متی کرشی

کیوٹ رام رجائیسو پاوا۔ پانی کٹھوتا بھر کر لئی آوا

پربھوجی کے ان بچنوں کو سن کر گنگاجی کی بدھی بھرم میں پڑ گئی۔ ملاح سے اس طرح پار اتارنے کی بنیتی کرتے دیکھ گنگاجی کو سروشکتیمان پربھو کی شکتی پر سندیہہ ہوگیا۔ پرنتو جب اُس نے پربھو کے پاؤں کے ناخنوں کو دیکھا تو اپنے اُتپتی ستھان کو پہچان کر گنگاجی یہ وچار کرکے کہ کیول لیلا ہے۔ بہت پرسن ہوئیں۔ ملاح شری رام چندر جی کی آگیا پاکر کٹھوتے میں جل بھر کرلے آیا۔

اتی آنند اُمگی اُنوراگا۔ چرن سروج پکھارن لاگا

برشی سُمن سُر سکل سہاہیں۔ ایہی سم پُنیہ پُنج کوؤ ناہیں

اتی انت پریم اور آنند کی اُمنگ سے شری رام چندر جی کے چرن کملوں کو ملاح دھونے لگے۔ سب دیوتا پھول برسا کر اس پر رشک کرنے لگے۔ کہ اس کے سمان پُنیہ کی راشی دوسرا کوئی نہیں ہے جیسے کہ پربھو کے چرن کملوں کو دھونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔

پد پکھاری جل پان کری آپو سہت پریوار
پتر پار و کری پربھو ہی پُنی مُدِت گیو لئی پار

ملاح نے پربھو کے پاؤں دھوکر اپنے پریوار سمیت وہ چرنامرت پیا۔ اس پرکار پہلے اپنے پِتروں کو سنسار ساگر سے پار کرکے وہ پرسن ہوکر پربھو شری رام چندر جی کو گنگاجی کے پار لے گیا۔

اُتری ٹھاڑھ بھئے سُرسری ریتا۔ سیا رامُو گُہہ لکھن سمیتا

کیوٹ اُتری دنڈوت کینہا۔ پربھُو ہی سکچ ایہی نہیں کچھ دینہا

شری سیتاجی اور شری رام چندر جی لکشمن اور نشاد راج گُہہ کے سمیت اُتر کر گنگاجی کی ریت میں کھڑے ہو گئے۔ تب ملاح نے اُتر کر ڈنڈوت کی۔ اس کو ڈنڈوت کرتے دیکھ پربھو شری رام چندر جی لجا گئے کہ اسے اُترائی کچھ نہیں دی گئی۔

پیا ہیا کی سیا جانن ہاری۔ مُنی مُدری مَن مُدت اُتاری

کہیو کرپال لیہی اُترائی۔ کیوٹ چرن گہے اکلائی

پتی کے ہردے کی جاننے والی سیتاجی نے منی جڑت انگوٹھی پرسن من سے اپنی انگلی سے اتار دی کرپالو بھگوان شری رام چندر جی نے ملاح سے کہا کہ اپنی اُترائی لے لیجئے۔ ملاح نے بیاکل ہوکر پربھو کے چرن پکڑ لئے۔

ناتھ آجُو میں کاہ نہ پاوا۔ مٹے دوش دُکھ دارِد داوا

بہت کال میں کینہی مجُوری۔ آجُو دینہی بِدھی بنی بھلی بھوری

ملاح نے کہا۔ ہے ناتھ! ایسا کونسا پدارتھ ہے جو میں نے آج نہ پایا ہو۔ میرے دوش۔ دُکھ اور کنگالی کی جلن آج مٹ گئی ہے۔ میں نے بہت سمے تک مزدوری کی آج بدھاتا نے مجھے بھرپور مزدوری دی ہے۔

اب کچھو ناتھ نہ چاہئے موریں۔ دین دیال اُنوگرہ توریں

پھرتی بار موہی جو دیوا۔ سو پرساد میں سر دھری لیوا

ہے ناتھ! ہے دین دیال! آپ کی کرپا سے اب مجھے اور کچھ نہیں چاہئے۔ واپس لوٹتے سمے آپ مجھے جو کچھ دیں گے وہ پرشاد سر ماتھے پر دھر لوں گا۔

بہُت کینہہ پربھو لکھن سیا نہیں کچھو کیوٹ لیئی
بدا کینہہ کرونا اَیتن بھگتی بمل بر دیئی

پربھو شری رام چندر جی و لکشمن اور سیتاجی نے بہت زور لگایا۔ پرنتو کیوٹ (ملاح) نے کچھ نہ لیا۔ تب دیا کے بھنڈار بھگوان شری رام چندر جی نے اپنی نرمل بھگتی کا وردان دے کر ملاح کو وداع کیا۔

پتی دیور سنگ کُسل بہوری۔ آئی کروں جیہیں پوجا توری

سُنی سیا بچنے پریم رس ساتی۔ بھئی تب بمل باری بر بانی

وہ یہ کہیں پتی اور دیور کے ساتھ کُشل پورک لوٹ کر تمہاری پوجا کروں۔ سیتاجی کی یہ نمرتا پریم رس سے بھری ہوئی پرارتھنا سُن کر گنگاجی کے بیچ میں سے یہ سُندر بانی ہوئی۔

سُنو رگھوبیر پریا بیدیہی۔ تو پربھاؤ جگ بدت نہ کیہی

لوکپ ہوہیں بلوکت توریں۔ توہی سیوہیں سب سدھی کر جوریں

ہے شری رگھوناتھ جی کی پیاری جانکی! سُنو۔ تمہارے پربھاؤ کو سنسار میں کون نہیں جانتا۔ جن پر تم کرپا درشٹی ڈالتی ہو۔ وہ لوکپال ہو جاتے ہیں۔

سب سیدھیاں ہاتھ جوڑ کر تمہاری سیوا کرتی ہیں۔

تمہہ جو ہم ہی بڑی بنے سُنائی۔ کرپا کینہی ہو ہی دینہی بڑائی

تدپی دیبی میں دیبی اسیسا۔ سپھل ہون ہت بچ اگیسا

آپ نے مجھ کو بڑی بیلی سُنائی۔ وہ آپ نے مجھ پر کرپا کر کے بڑائی دی ہے۔ تو بھی ہے دیوی! میں اپنی بانی سپھل کرنے کے ہِت آپ کو آشیرواد دیتی ہوں۔

پران ناتھ دیور سہت کُسل کوسلا آئی

پُوجہی سب منو کامنا سُجس رہی جگ چھائی

تم اپنے پران ناتھ اور دیور سمیت کُشل پورک ایودھیا واپس لوٹو گی۔ تمہاری سب کامنائیں پوری ہوں گی۔ اور سنسار میں پھر تمہاری سُندر یش و کیرتی پھیل جائے گی۔

گنگ بچن سُنی منگل مُولا۔ مُدِت سیا سُرسری انُکولا

تب پربھو گوہ ہی کہیو گھر جاہو۔ سُنت سُوکھ مُکھ اُر داہُو

گنگا جی کے منگل مول بچن سُن کر اور دیوی کو اپنے انکول جان کر سیتا جی بہت پرسن ہوئیں۔ تب پربھو نے نشاد راج گوہ کو گھر لوٹ جانے کے لئے کہا۔ پربھو کے یہ بچن سُن کر نشاد راج کا مُنہ سوکھ گیا اور کلیجہ جلنے لگا۔

دین بچن گوہ کہہ کر جوری۔ بنے سُنہو رگھو کُل منی موری

ناتھ ساتھ رہی پنتھو دکھائی۔ کری دن چاری چرن سیوکائی

نشاد راج ہاتھ جوڑ کر دین بچن بولے۔ ہے رگھو کُل شرومنی آپ میری پرارتھنا سُنئے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر آپ کو راستہ دکھاتا جاؤں۔ اور کچھ دن آپ کے چرنوں کی سیوا کروں۔

جیہی بن جائی رہب رگھو رائی۔ پرن کُٹی میں کربی سُہائی

تب موہی کہہ جسی دیور جائی۔ سوئی کریہوں رگھو بیر دوہائی

ہے رگھوناتھ جی! جس بن میں جا کر آپ رہیں گے وہاں میں سندر پتوں کی جھونپڑی آپ کے رہنے کے لئے بنا دوں گا تب

مجھے آپ جیسی آگیا دیں گے۔ ہے رگھو بیر آپ کی دوہائی ہے میں ویسا ہی کروں گا۔

سہج سنیہہ رام لکھی تاسُو۔ سنگ لینہہ گوہ ہردیاں ہُلاسُو

پُنی گوہ گیاتی بولی سب لینہے۔ کری پری توش بدا تب کینہے

نشاد راج کا سوابھاوک پریم دیکھ شری رام چندر جی نے اُن کو ساتھ لے لیا۔ نشاد راج اس سے من میں بڑے ہی پرسن ہوئے پھر گوہ نے اپنی جاتی کے لوگوں کو بُلا لیا۔ اور سنتشٹ کر کے وداع کیا۔

تب گن پتی سو گمری پربھو نائی سُرسری ہی ماتھ

سکھا انُج سیا سہت بن گون کینہہ رگھو ناتھ

تب گنیش جی اور شو جی کا سمرن کر کے اور گنگا جی کو مستک نوا کر پربھو شری رام چندر جی نشاد راج لکشمن اور سیتا سمیت بن کو چلے۔

تیہی دن بھیو بٹپ تر باسُو۔ لکھن سکھاں سب کینہہ سُپاسُو

پرات پرات کرت کری رگھورائی۔ تیرتھ راج دیکھ پربھو جائی

اس دن تو کسی ایک برکش کے نیچے نواس ہوا۔ لکشمن جی اور نشاد راج نے سب آرام کا سامان لا کر دیا۔ پراتہ کال اُٹھ کر اور سب پراتہ کریا (شوچ سندھیا ہون آدی) کر کے شری رگھوناتھ جی نے تیرتھ راج پریاگ جا کر درشن کئے۔

سچو ستیہ شردھا پریہ ناری۔ مادھو سرس میتو ہتکاری

چاری پدارتھ بھرا بھنڈارُو۔ پُنیہ پردیس دیس اتی چارُو

اُس تیرتھ راج پریاگ کا منتری ستیہ (سچائی) ہے۔ شردھا پریہ استری ہے۔ اور شری بینو مادھو جی جیسے ہتکاری متر ہیں۔ دھرم ارتھ کام موکش ان چاروں پدارتھوں سے بھنڈار بھرا ہے۔ اور وہ پوتر دیش اُس راجہ کا سُندر دیش ہے۔

چھیتر اگم گڑھو گاڑھ سُہاوا۔ سپنے ہُوں نہیں پرتی پچھینہہ پاوا

سین سکل تیرتھ بر دیرا۔ کلش انیک دلن رن دھیرا

اس تیرتھ کا کشیتر دیکھنے ہی دُرگم ہے مضبوط اور سندر قلعہ ہے

جس کو جیتنے میں کبھی پاپ روپی کام کرودھ آدک نہیں جیت سکتے۔ ساہے تیرتھ اس راجا کی شریشٹھ ویروں کی فوج ہے۔ پاپوں کی سینا کو کچل ڈالنے والے رن دھیر یودھا ہیں۔

سنگمو سنگھاسن سو سوہا۔ چھتر اکھے بٹ منی منو موہا
چنور جمن اروگنگ ترنگا۔ دیکھی ہوہیں دکھ دارد بھنگا

گنگا جمنا اور سرسوتی کا سنگم اس کا بہت ہی سندر سنگھاسن ہے۔ اکشے بٹ اس تیرتھ راج کا چھتر ہے جو منیوں کے من کو بھی موہت کرتا ہے۔ جمنا جی اور گنگا جی کی ترنگیں اس کے چنور ہیں جن کو دیکھ کر ہی دکھ اور کنگالی نشٹ ہو جاتی ہے۔

سیوہیں سکرتی سادھو سچی پاوہی سب من کام
بندی بید پران گن کہہ ہیں بمل گن گرام

پنیہ آتما اور پوتر سادھو اس کی سیوا کر کے سب منورتھ پاتے ہیں۔ وید اور پران اس تیرتھ کے بھاٹ ہیں۔ جو اس کے نرمل گن سمودہ کا ورنن کرتے ہیں۔

کو کہی سکئی پریاگ پربھاؤ۔ کلش پنج کنجر مرگ راؤ
اس تیرتھ پتی دیکھی سہاوا۔ سکھ ساگر رگھو بر سکھ پاوا

اس تیرتھ راج پریاگ کے پربھاو کو کون کہہ سکتا ہے۔ جو کہ پاپ سمود روپی ہاتھی کے مارنے کے لئے شیر ہے۔ اس سندر تیرتھ راج کو دیکھ کر سکھ کے سمندر شری رگھوناتھ جی کو بھی سکھ ہوا۔

کہی سیا لکھنہی سکھہی سنائی۔ شری مکھ تیرتھ راج بڑائی
کری پرنام دیکھت بن باگا۔ کہت مہاتم اتی انو راگا

سیتا جی۔ لکشمن جی اور نشادراج کو اس تیرتھ راج کی بڑائی یعنی شری رام چندر جی نے اپنے شری مکھ سے کہہ کر سنائی۔ اسکے بعد پرنام کر کے باغ اور بن دیکھے اور بڑے پریم سے اُن کا مہاتم کہا۔

ایہی بدھی آئی بلوکی بینی۔ سمرت سکل سمنگل دینی
مدت نہائی کینہی سو سیوا۔ پوجی جتھا بدھی تیرتھ دیوا

اس پرکار شری رام چندر جی نے آکر تریوینی کا درشن کیا۔ جو سمرن کرنے سے ہی سب سندر منگلوں کو دینے والی ہے پرسن ہو کر اشنان کیا اور شوجی کی پوجا کی۔ اور ودھی انوسار تیرتھ دیوتاؤں کا پوجن کیا۔

تب پربھو بھردواج پہیں آئے۔ کرت دنڈوت منی اُر لائے
منی من مود نہ کچھ کہی جائی۔ برہمانند راسی جنو پائی

تب پھر پربھو شری رام چندر جی بھردواج جی کے پاس آئے انہیں دنڈوت پرنام کیا۔ بھردواج جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ بھردواج جی کے من میں جتنا آنند ہوا۔ اس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو انہیں برہم آنند کی راشی ہاتھ آگئی ہو۔

دینہی اسیس منیس اُر اتی آنند و اس جانی
لوچن گوچر سکرت پھل منہوں کئے بدھی آنی

منیشور بھردواج جی نے اُنکو آشیرواد دیا۔ بھگوان کو اُنکے پدھارنے سے بہت ہی آنند ہوا۔ کہ آج بدھاتا نے شری رام لکشمن اور سیتا جی کے روپ میں مانو اُن کے سمپورن شبھ کرموں کے پھل کو پرتیکش روپ سے لا کر اُن کی آنکھوں کے سامنے لا کر پرگٹ کر دیا ہے۔

کسل پرشن کری آسن دینہے۔ پوجی پریم پری پورن کینہے
کند مول پھل انکر نیکے۔ دیئے آنی منی منہو امی کے

کشل پوچھ کر منی نے اُن کو آسن دیا۔ اور پریم سمیت اُنکی پوجا کر کے انہیں پرسن کیا۔ پھر ایسے سندر کند مول پھل انکر لا دیئے جو کہ مانو امرت ہی تھے۔

سیا لکھن جن سہت سہائے۔ اتی رُچی رام مول پھل کھائے
بھئے بگت شرم رام سکھارے۔ بھردواج مردو بچن اچارے

سیتا جی۔ لکشمن جی اور نشادراج سمیت شری رام چندر جی نے اُن سندر کند مول پھل کو بڑے شوق سے کھایا۔ تھکاوٹ دور ہو جانے پر شری رام چندر جی بہت سکھی ہوئے تب بھردواج جی نے پربھو سے کومل بچن کہے۔

آجو سپھل تپو تیرتھ تیاگو۔ آجو سپھل جپ جوگ براگو

سپھل سکل سُبھ سادھن سا جو۔ رام تمہہ ہی اولوکت آجو

ہے رام! آج میرا تپ، تیرتھ، تواس، تیاگ سب سپھل ہوا۔ آپ کے درشن کر کے۔ جپ۔ یوگ اور ویراگ بھی سپھل ہوا ہے رام! آپ کو دیکھ کر آج میرے سارے شبھ سادھن بھی سپھل ہوئے۔

لابھ اودھی سکھ اودھی نہ دوجی۔ تمہرے درس آس سب پوجی

اب کری کرپا دیہو بر ایہو۔ نج پد سرسج سہج سنیہو

اس لوک اور پرلوک میں جتنے لابھ اور سکھ ہیں۔ آپ کے درشن بغیر اُن کی کوئی دوسری حد نہیں ہے۔ ہے رام! آپ کے درشن سے میری سب کامنائیں پوری ہو گئیں۔ اب کرپا کر کے مجھے یہی ور دان دیجئے۔ کہ آپ کے چرن کملوں میں میری سبھاوک پریتی ہو۔

کرم بچن من چھاڑی چھل جب لگی جن نہ تمہار

تب لگی سکھ سپنیہوں نہیں کئیں کوٹی اپچار

کیونکہ جب تک جیو من بچن کرم سے سب چھل کپٹ چھوڑ کر آپ کے چرنوں سے شدھ پریم نہیں کرتا۔ تب تک کروڑوں جتن کرنے سے بھی اُسے سپنے میں بھی سکھ کی پراپتی نہیں ہو سکتی۔

سُنی مُنی بچن رام سکچانے۔ بھاؤ بھگتی آنند اگھانے

تب رگھوبر مُنی سجسو سہاوا۔ کوٹی بھانتی کہی سب ہی سناوا

بھردواج مُنی کے شدھ بھگتی بھاؤ کے کارن آنند سے ترپت ہونے والے شری رام چندر جی اُن کے بچن سُنکر بیوہارک درشٹی سے لجا گئے۔ تب شری رگھوناتھ جی نے مُنی راج کے سُندر یش کو کروڑوں پرکار کہہ کر سب کو سُنایا۔

سو بڑ سو سب گُن گن گیہو۔ جیہی مُنیس تمہہ آدر دیہو

مُنی رگھوبیر پرسپر نوہیں۔ بچن اگوچر سکھ انوبھوہیں

شری رام جی بولے۔ ہے مُنی راج! وہی بڑا ہے اور وہی سب گُن گنوں کا بھنڈار ہے۔ جس کو آپ آدر دیں۔ اس پرکار مُنی راج بھردواج اور شری رگھوناتھ جی دونوں آپس میں ایک دوسرے کو ڈنڈوت کرتے ہیں۔ اور ایسے الوکک سکھ کا انوبھو کرتے ہیں۔ کہ جو کہنے میں نہیں آسکتا۔ یعنی جس کا پار بانی نہیں پاسکتی۔

یہ سُدھی پائی پریاگ نواسی۔ بٹو تاپس مُنی سدھ اُداسی

بھردواج آشرم سب آئے۔ دیکھن دسرتھ سُئن سہائے

یہ خبر سُنکر کہ شری رام لکشمن اور سیتا یہاں آئے ہیں۔ برہمچاری تپسوی۔ مُنی۔ سدھ اور اُداسی سب دسرتھ جی کے سُندر پتروں کو دیکھنے کے لئے بھردواج آشرم میں آئے۔

رام پرنام کینہہ سب کاہو۔ مُدِت بھئے لہی لوئن لاہو

دیہیں اسیس پرم سکھو پائی۔ پھرے سراہت سُندرتائی

شری رام چندر جی نے سب کو پرنام کیا۔ اُن کے درشن کر کے نیتروں کا لابھ اُٹھا کر سب پرسن ہوئے اور پرم آنند پا کر آشیرواد دیا۔ پھر شری رام جی کے سُندر روپ کی پرشنسا (تعریف) کرتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔

رام کینہہ بشرام نسی پربات پریاگ نہائی

چلے سہت سیا لکھن جن مُدِت مُنی ہی سر نائی

رات کو شری رام جی نے وہیں آرام کیا۔ صبح اُٹھ کر پریاگ راج میں اشنان کیا اور پرسن ہو کر مُنی جنوں کو ڈنڈوت پرنام کر کے سیتا لکشمن اور سیوک گوہ کے سہت آگے چلے۔

رام سپریم کہیو مُنی پاہیں۔ ناتھ کہئے ہم کیہی مگ جاہیں

مُنی من بہسی رام سن کہہیں۔ سُگم سکل مگ تمہہ کہوں اہیں

چلتے سمے شری رام جی نے بڑے پریم سے بھردواج مُنی سے کہا۔ ہے ناتھ! کہئے ہم کس مارگ سے جائیں۔ مُنی من میں ہنسے اور رام جی سے کہنے لگے۔ کہ آپ کیلئے تو سبھی مارگ سُگم ہیں۔

ساتھ لاگی مُنی شِشیہ بولائے۔ سُنی من مُدِت پچاسک آئے

سبنہہ رام پر پریم اپارا۔ سکل کہہیں مگو دیکھ ہمارا

مارگ دکھلانے کے لئے اُن کے ساتھ بھیجنے کو بھردواج نے اپنے شاگردوں کو بُلایا۔ بھگوان کے ساتھ جانے کی خبر سُنکر کوئی پچاس

شاگرد واں آگئے۔ سبھی کو شری سیتا رام جی سے اپار پریم ہے۔ سب یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے مارگ اچھی طرح سے دیکھا ہوا ہے۔

مُنی بٹُو چاری سنگ تب دینہے۔ جنہہ بہو جنم سکرت سب کینہے
کری پرنام رشی آیسُو پائی۔ پریم مُدت ہردیاں چلے رگھو رائی

اُن میں سے چار برہمچاریوں کو بھردواج جی نے رام کے ساتھ کر دیا۔ بھگوان کے ساتھ اُن چار شاگردوں کو جانے کا سوبھاگیہ پراپت ہُوا۔ جنہوں نے جنم جنمانتر میں پنیہ کرم کئے تھے پھر شری رگھو ناتھ جی نے رشی کو پرنام کیا۔ اور اُنکی آگیا پاکر پرسنّ من سے وہ چل دیئے۔

گرام نکٹ جب نکسہیں جائی۔ دیکھہیں درس ناری نر دھائی
ہوہیں سناتھ جنم پھلُو پائی۔ پھرہیں دُکھت منو سنگ پٹھائی

جب وہ کسی گاؤں کے پاس جا نکلتے ہیں۔ اُن کے درشن کرنے کے لئے استری پُرش دوڑے چلے آتے ہیں۔ وہ ناتھ رتیم۔ لبدّھ خود استری پُرش پربھو کے درشن پاکر سناتھ (بھگوان کی اوٹ پاکر) اپنے جنم سپھل پاتے ہیں۔ اُنکے من بھگوان کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ اور شریر وہیں رہ جاتے ہیں۔ جس سے وہ دُکھی ہو کر اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔

بدا کئے بٹُو بنئے کری پھرے پائی من کام
اُتری نہائے جمُن جل جو سریر سم سیام

جب جمنا کے کنارے پر پربھو پہنچے تو اُنہوں نے چاروں برہمچاریوں سے بنتی کر کے اُنہیں واپس کر دیا۔ وہ برہمچاری اپنی من چاہی وستو پاکر لوٹے۔ جمنا کے پار اتر کر پربھو شری رام چندر جی نے سمیت لکشمن سیتا اور گوہ کے جمنا جی میں اشنان کیا۔ جس کا پانی اُنکے سانولے شریر کے سمان سانولے رنگ کا تھا۔

سُنت تیر باسی نر ناری۔ دھائے نج نج کاج بساری
لکھن رام سیا سُندرتائی۔ دیکھی کرہیں نج بھاگیہ بڑائی

جمنا جی کے کنارے رہنے والے استری پُرش یہ سنکر کہ شری رام لکشمن سیتا اور گوہ سمیت یہاں آئے ہیں۔ اُن کو دیکھنے کے لئے اپنے کام دھندے چھوڑ کر دوڑ آئے۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر روپ کو دیکھکر وہ اپنے سوبھاگیہ (خوش قسمتی) کی بڑی بڑائی کرتے ہیں۔

اتی لالسا بسہیں من ماہیں۔ ناؤں گاؤں بوجھت سکچاہیں
جے تنہہ مہوں بیئے برد سیانے۔ تنہہ کری جُگتی رامو پہچانے

اُن کے من میں اتی انت لالسا ہے کہ اُنکے نام اور گاؤں کا پتہ پوچھیں۔ پرنتو ایسا کرتے ہوئے وہ سب ڈرتے ہیں۔ اُن لوگوں میں سے جو بوڑھے اور چتر تھے۔ انہوں نے جُگتی سے شری رام چندر جی کو پہچان لیا

سکل کتھا تنہہ سبہی سُنائی۔ بنہی چلے پتو آیسُو پائی
سُنی سب شوکل چھپتا ہیں۔ رانی رائن کینہہ بھل ناہیں

اُن بوڑھے اور چتر پُرشوں نے باقی سب استری پُرشوں کو ساری کتھا کہہ سنائی کہ پتا کی آگیا پاکر یہ بن کو جا رہے ہیں۔ یہ سُنکر سب کو کلیش ہوا اور وہ پچھتانے لگے۔ کہ راجا اور رانی نے ان کو ایسی آگیا دے کر اچھا نہیں کیا۔

تیہی اوسر ایک تاپسُو آوا۔ تیج پنج لگھو بیس سُہاوا
کبی الکھت گتی بیشُو براگی۔ من کرم بچن رام انوراگی

اتنے میں وہاں ایک تپسوی آیا۔ جو تیج کا پنج (خزانہ) تھا عمر جس کی چھوٹی تھی۔ اور رُوپ جس کا سُندر تھا۔ وہ کوئی گمنام کوی تھا۔ جو اپنا نام اور پتہ نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اُس نے ویرکت پُرشوں کا سا بھیس دھارن کیا ہوا تھا۔ اور وہ من بچن کرم سے بھگوان کا پریمی تھا۔

سجل نین تن پُلکی نج اِشٹ دیو پہچانی
پریو دنڈ جمی دھرنی تل سا ستہ جائی بکھانی

اپنے اشٹ دیو کو پہچان کر اُس کے نیتروں میں پریم آنسو بھر آئے دمارے پریم کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ ڈنڈے کے سمان پرتھوی پر گر پڑا۔ اس کی اس پریم دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

رام سپریم پُلکی اُر لاوا۔ پرم رنک جنُو پارسُو پاوا
منہوں پریم پرمارتھُو دوؤ۔ ملت دھرے تن کہہ سب کوؤ

شری رام چندر جی نے پریم سے پلکت ہو کر اُسے چھاتی سے لگا لیا

سے اتنا آنند ہوا۔ مانو جیسا کنگال کو پارس مل گئی ہو۔ سب کوئی کہنے لگے کہ پریم اور پرمارتھ دونوں شریر دھارن کرکے آپس میں مل رہے ہیں۔

بہوری لکھن پاینہہ سوئی لاگا۔ لینہہ اٹھائی اُمگی انوراگا
پُنی سیا چرن دھوری دھری سیسا۔ جننی جانی سسو دینہی اسیسا

پھر اس نے لکشمن جی کے چرن پکڑ لئے۔ انہوں نے پریم بھری اُمنگوں سے اُسے اُٹھا لیا۔ پھر اُس نے سیتا جی کے چرنوں کی دُھول اٹھا کر سر پر رکھی۔ سیتا جی نے اسے اپنا بچہ جان کر آشیرواد دیا۔

کینہہ نشاد دنڈوت تیہی۔ ملیو مُدت لکھی رام سنیہی
پِیت نین پُٹ روپ پیوش ا۔ مُدت سسن پائی جمی بھوکھا

نشاد راج نے اس تپسوی کو دنڈوت پرنام کیا۔ وہ رام جی کا پریمی جان کر نشاد راج سے بڑا پرسن ہو کر ملا۔ وہ تپسوی اپنے نیتر رُوپی دونوں سے شری رام کے سُندر رُوپ رُوپی امرت کو پی پی کر اتنا آنندت ہوا۔ مانو بھوکے کو کوئی ذائقہ دار لذیذ بھوجن مل گیا ہو۔

تے پِتو ماتو کہہو سکھی کیسے۔ جنہہ پٹھئے بن بالک ایسے
رام لکھن سیا رُوپ نہاری۔ ہوہیں سنیہہ بیکل نر ناری

اُدھر گاؤں کی استریاں آپس میں بات چیت کر رہی ہیں۔ ایک دُوسری سے کہنے لگی۔ ہے سکھی! کہو تو وہ ماتا پتا کتنے پتھر دل ہونگے جنہوں نے ان نازک بالکوں کو بن میں بھیج دیا۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے رُوپ کو دیکھ کر سب استری پرش پریم وش ویاکل ہو گئے۔

تب رگھوبیر انیک بدھی سکھی سکھاولو دینہہ
رام رجائسو سیس دھری بھون گونو تیس کینہہ

تب رگھو ناتھ جی نے بہت طرح سے نشاد راج کو سمجھایا۔ اُس نے بھگوان کی آگیا کو سر ماتھے پر رکھ کر اپنے گھر کی طرف کو کُوچ کیا۔

پُنی سیا رام لکھن کر جوری۔ جمنہی کینہہ پرنامو بہوری
چلے سسی سیا مُدت دوؤ بھائی۔ رَوِی تنوجا کئی کرت بڑائی

تب سیتا جی۔ شری رام چندر جی اور لکشمن جی تینوں نے ہاتھ جوڑ کر جمنا جی کو پھر پرنام کیا۔ اور سورج کنیا جمنا جی کی مہما کا ورنن کرتے ہوئے پرسن ہو کر سیتا جی سمیت دونوں بھائی آگے چلے۔

پتھک انیک ملہیں مگ جاتا۔ کہہیں سپریم دیکھی دوؤ بھراتا
راج لکھن سب انگ تمہارے۔ دیکھی سوچ اتی ہردیہ ہمارے

راستے میں جاتے ہوئے بہت سے مسافر ملتے ہیں۔ وہ دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پریم پوروک کہتے ہیں۔ کہ تمہارے انگ انگ سے راج لکشن (نشانی) ہی دکھائی دیتے ہیں۔

مارگ چلہو پیادہہی پائیں۔ جیوتش جھوٹھ ہمارے بھائیں
اگمو پنتھ گری کانن بھاری۔ تیہی مہن ساتھ ناری سکماری

تم لوگ راج کُمار ہوتے ہوئے بھی راستے میں پیدل جا رہے ہو۔ اس سے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ جوتش شاستر سب جھوٹا ہی ہے۔ یہ ایسے بڑے پہاڑی اور اگم (دشوار گذار) راستے ہیں۔ کیسا بھیانک بن ہے۔ تس پر تمہارے ساتھ نازک بدن استری بھی ہے۔

کری کیہری بن جائی نہ جوئی۔ ہم سنگ چلہیں جو آیسو ہوئی
جاب جہاں لگی تہاں پہنچائی۔ پھر ب بہوری تمہہی سر نائی

ہاتھی اور شیروں سے بھرا ہوا یہ بن اتنا بھیانک ہے کہ دیکھا تک نہیں جاتا۔ اگر آپ آگیا دیں تو ہم آپ کے ساتھ چلیں۔ آپ جہاں تک جائیں گے وہاں پہنچا کر ہم آپ کو پرنام کرکے لوٹ آئیں گے۔

ایہی بدھی پوچھہیں پریم بس پُلک گات جل نین
کرپا سندھو پھیرہیں تنہہی کہی بنیت مردو بین!!

اس پرکار پریم وش ہو کر مسافر پُلکت شریر ہو کر اور نیتروں میں پریم کے آنسو بھر کر اُن سے پوچھتے ہیں۔ کرپا ساگر بھگوان پریم بھرے کومل نمر پوروک بچن کہہ کر انہیں لوٹا دیتے ہیں۔

جے پر گانو بسہیں مگ ماہیں۔ تنہہی ناگ سُر نگر سہاہیں
کیہہ سکرتیں کیہی گھریں بسائیں۔ دھنیہ پُنیہ مے پرم سُہائیں

بھگوان جس راستے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اُس راہ میں جو گاؤں اور قصبے بسے ہوئے ہیں۔ اُن کے سوبھاگیہ کو دیکھ کر ناگ اور دیوتاؤں کے گاؤں اور شہر اُن کی سراہنا کرتے ہیں۔ اور رشک کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ کس پنیہ آتما نے کس شبھ گھڑی میں ان گاؤں اور قصبوں کو بسایا تھا۔ جو آج اتنے سوبھاگیہ شالی۔ پنیہ مئے اور پرم سُندر ہو رہے ہیں۔

جہاں جہاں رام چرن چلی جاہیں۔ تنہہ سمان امراوتی ناہیں
پُنیہ پُنج مگ نکٹ نواسی۔ تنہہ ہی سراہیں سُرپُر باسی

جہاں جہاں پربھو شری رام چندر جی کے چرن پڑتے ہیں اُن کے سمان اندر پُری بھی نہیں ہے۔ راستے کے پاس رہنے والے استری پُرش بھی پنیہ کی راشی ہیں۔ جن کے بھاگ کی سراہنا دیولوک کے رہنے والے دیوتا بھی کرتے ہیں۔

جے بھری نین بلوکہیں رام ہی۔ سیتا لکھن سہت گھن سیام ہی
جے سر سرت رام اوگاہیں۔ تنہہ ہی دیو سر سرت سراہیں

جو نیتر بھر کر سیتا لکشمن سہت گھن شیام شری رام چندر جی کے درشن کرتے ہیں۔ جن سروروں (تالابوں) ندیوں میں شری رام چندر جی اشنان کرتے اور پار کر کے آگے بڑھتے ہیں۔ دیوتاؤں کے تالاب اور ندیاں بھی اُن کی سراہنا کرتے ہیں۔

جیہی ترو تر پربھو بیٹھہیں جائی۔ کرہیں کلپترو تاسو بڑائی
پرسی رام پد پدم پراگا۔ مانتی بھومی بھوری نج بھاگا

جس برکش کے تلے پربھو شری رام چندر جی بیٹھ کر آرام کرتے ہیں کلپ برکش بھی اس برکش کی پرشنسا کرتے ہیں۔ بھگوان کے چرن کملوں کی رج کا سپرش کر کے دھرتی بھی اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتی ہے۔

چھاہ کرہیں گھن بِبُدھ گن برشہیں سمن سہاہیں
دیکھت گری بن بہگ مرگ رامو چلے مگ جاہیں

راستے میں بادل چھایا کر رہے ہیں۔ دیوتا گن پھول برسا رہے ہیں

اور رشک کر رہے ہیں۔ بھگوان شری رام چندر جی پہاڑ۔ جن۔ پنچھی پشوؤں کو دیکھتے ہوئے راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

سیتا لکھن سہت رگھو رائی۔ گاؤں نکٹ جب نکسہیں جائی
سُنی سب بال بردھ نر ناری۔ چلہیں ترت گرہ کاج بساری

سیتا لکشمن کے سہت شری رگھوناتھ جی جس گاؤں کے پاس جا نکلتے ہیں۔ تب اُن کے آنے کی خبر سن کر بال بوڑھے استری پُرش اپنے گھر کے کام دھندے چھوڑ کر اُن کے درشن کے لیے چل پڑتے ہیں۔

رام لکھن سیا روپ نہاری۔ پائی نین پھل ہوہیں سکھاری
سجل بلوچن پلک سریرا۔ سب بھئے مگن دیکھی دوؤ بیرا

رام لکشمن اور سیتا جی کے سندر روپ کو دیکھ کر وہ نیتروں کا پھل پا کر سکھی ہوتے ہیں۔ اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ شریر پلکت ہو گیا دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سب پریم مگن ہو گئے۔

برنی نہ جائی دسا تنہہ کیری۔ لہی جنو رنکنہہ سُرمنی ڈھیری
ایکنہہ ایک بولی سکھ دیہیں۔ لوچن لاہو لیہو چھن ایہیں

اُن کی دشا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ مانو کنگال کو چنتامنی کی ڈھیر ہاتھ آ گئی ہو۔ وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر شکشا دیتے ہیں کہ اسی چھن نیتروں کا لابھ اُٹھاؤ۔

رامہی دیکھی ایک انوراگے۔ چتوت چلے جاہیں سنگ لاگے
ایک نین مگ چھبی اُر آنی۔ ہوہیں سِتھل تن من بر بانی

کوئی تو رام جی کے سندر روپ پر مست ہوا۔ انہیں دیکھتا ہوا اُن کے ساتھ چلا جا رہا ہے۔ تو کوئی نیتر مارگ سے اُن کی شوبھا کو ہردے میں لے جا کر شریر من اور بانی سے سکتے کی سی حالت میں ہو جاتا ہے۔

ایک دیکھی بٹ چھاہ بھلی ڈاسی مردل ترن پات
کہہیں گنوائیے چھنک شرم گونب بیگہیں کہ پرات

کوئی ایک سندر بڑ کا سایہ دیکھ کر سندر کومل گھاس اور پتے بچھا کر کہتا ہے کہ چھا ماتا جی پل بھر یہاں بیٹھ کر تھکان دور کیجئے۔ پھر من چاہے تو ابھی

جانا یا پھر سویرے اُٹھ کر چلے جانا۔

ایک کلس کھری) (تھیں پانی۔ ا پچھّے ناتھ کہیں بھر دو پانی
سُنی پریہ بچن پرتی اتی دیکھی۔ رام کرپال سوسیل بسیکھی

کوئی پانی کا گھڑا بھر کر لے آتا ہے۔ اور کومل بانی سے کہتا ہے۔ ہے ناتھ! آچمن کر لیجیے۔ اُن کے پریم بچن سُنکر اور اُن کی بہت ہی پریتی دیکھکر کرپالو اور پرم سوشیل شری رام چندر جی نے

جانی شرمت سیا من ماہیں۔ گھرک بلمبو کینہہ بٹ چھاہیں
مُدت ناری نر دیکھہیں سوبھا۔ رُوپ انُوپ نین من لوبھا

من میں سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر گھڑی بھر کے لئے برگد کے سایہ کے تلے آرام کیا۔ استری پُرش پرسن ہو کر ان کی شوبھا دیکھ رہے ہیں۔ اُن کے انوپم (لاثانی) روپ کو دیکھکر سب کے من گدگد ہو گئے۔

ایک ٹک سب سوہہیں چہوں اورا۔ رام چندر مکھ چند چکورا
ترُن تمال برن تنو سوہا۔ دیکھت کوٹی مدن منو موہا

سب لوگ ٹکٹکی لگائے چاروں طرف سے شوبھا پاتے ہوئے چکور کی طرح شری رام چندر جی کے چندر مکھ کو دیکھ رہے ہیں۔ جوان تمال برکش کے رنگ جیسا شری رام جی کا سانولا شریر اتنی شوبھا پا رہا ہے۔ جسے دیکھ کر کروڑوں کام دیو کے من موہت ہو جاتے ہیں۔

دامنی برن لکھن سُٹھی نیکے۔ نکھ سکھ سُبھگ بھاؤتے جی کے
مُنی پٹ کٹنہہ کسیں تُونیرا۔ سوہہیں کر کملنی دھنو تیرا

بجلی کے سے تیجومے رنگ کے لکشمن بہت ہی سُندر معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ایڑی سے لے کر چوٹی تک سُندر ہیں اور من کو موہنے والے ہیں۔ دونو بھائی مُنیوں کے بستر پہنے ہوئے ہیں۔ اور کمر میں ترکش کسے ہوئے ہیں۔ کمل جیسے سُندر ہاتھوں میں دھنش اور بان شوبھا پاتے ہیں۔

جٹا مُکٹ سیسنی سُبھگ اُر بھج نین بسال
مہر دیر بد بدھو بدن براست سوید کن جال

اُن کے مہروں پر سُندر جٹاؤں کے مُکٹ ہیں۔ چھاتی، بُھجائیں

اور نیتر خوشنما ہیں۔ سرد رِتو کے پورنماشی کے چندرماں کے سمان سندر مکھوں پر پسینے کے بوندوں کے سموہ شوبھا پا رہے ہیں۔

برنی نہ جائی منوہر جوری۔ سوبھا بہت تھوری متی موری
رام لکھن سیا سُندر تائی۔ سب چتوہیں چت من متی لائی

ایسے سُندر دونو بھائیوں کی منوہر جوڑی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اُن کی شوبھا اپار اور میری بُدھی بہت ہی تھوڑی ہے۔ رام لکشمن اور سیتا جی کے سُندر روپ کو سب لوگ من بُدھی اور چت لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

تھکے ناری نر پریم پیاسے۔ منہوں مرگی مرگ دیکھی دیا سے
سیا سمیپ گرام تیا جاہیں۔ پوچھت اتی سنیہاں سکچا ہیں

گاؤں کی شری رام چندر جی کے پریم کے پیاسے استری پرشوں کی اُن کے سُندر روپ کو دیکھ کر ایسی دشا ہو گئی۔ مانو دیپک کی لاٹ کو دیکھکر ہرن اور ہرنی بے سکتہ طاری ہو گیا ہو۔ ازبسکہ اُن کے ٹکٹکی لگا کر سندر روپ کو دیکھتے دیکھتے سب انگ شتھل ہو گئے۔ گاؤں کی استریاں سیتا جی کے پاس جاتی ہیں۔ پرنتو اُنکے پرتی اتی انت پریم کے کارن ان سے کچھ پوچھنے میں لجاتی ہیں۔

بار بار سب لاگہیں پائیں۔ کہہیں بچن مرُدو سرل سُبھائیں
راجکماری بنئے ہم کرہیں۔ تیا سبھائے کچھ پوچھت ڈرہیں

بار بار سب اُنکے پاؤں پڑتی ہیں اور سبھاؤ سے ہی سیدھے سادے کومل بچن کہتی ہیں۔ پرنتو استری سبھاؤ کے کارن کچھ پوچھتے ہوئے ڈرتی بھی ہیں۔

سوامنی اُبنئے چھمبی ہماری۔ بلگو نہ مانب جانی گنواری
راج کنور دوؤ سہج سلونے۔ انہہ تیں لہی دُتی مرکت سونے

ہے سوامنی! ہماری گُستاخی معاف۔ ہمیں گاؤں کی گنواری استریاں جان کر غصہ نہ کرنا۔ یہ دونو راجکمار سبھاؤ سے ہی پرم سُندر ہیں۔ اور نیلمنی اور سونے نے ان دونوں سے ہی سندرتا اور چمک لے کر شوبھا پائی ہے۔

سیامل گور کسور بر سُندر سُشما این

سرد سر بساری ناتھ لکھو سرد سروڑہ نین
ایک کا سانولا اور دوسرے کا گورا رنگ ہے۔

چڑھتی ہوئی جوانی کی اوستھا ہے۔ دونوں ہی پرم شوبھا کے بھنڈار ہیں۔ سرد ندو کے پورن چندرما کے سمان سندر اُنکے چہرے ہیں۔ اور سرد رتو کے کمل کے سمان سندر اُن کی آنکھیں ہیں۔

ماس پاراین سولھواں وشرام

نواہن پاراین چوتھا وشرام

کوٹی منوج لجاونہارے۔ سُمکھی کہہو کو آہی تُمہارے
سُنی سنیہہ مئے منجُل بانی۔ سکچی سیا من مہوں مُسکانی

یہ دونو کروڑوں کام دیووں کو بھی اپنے سُندر روپ سے لجانے والے ہیں۔ تب سُندر مُکھی یہ تو کہو کہ تمہارا ان سے کیا رشتہ ہے۔ انکی ایسی پریم بھری سندر بانی کو سُنکر سیتا جی لجا گئیں اور من ہی من مسکرائیں۔

تنہہ بلوکی بلوکتی دھرنی۔ دُہوں سکوچ سکچتی بربرنی
سکچی سپریم بال مرگ نینی۔ بولی مدھر بچن پکبینی

اُن استریوں کو دیکھکر سیتا جی زمین کی طرف آنکھیں نیچی کرکے دیکھنے لگیں۔ دونو طرف ہی سنکوچ ہے۔ یدی وہ اُن کو اتر دیتی ہیں، تو انہیں رشتہ بتانے میں استری سبھاو کے کارن لجا آتی ہے۔ اور یدی وہ اُن کی بات کا اُتر نہ دے تو گاؤں کی شُدھ ہردے والی استریاں نراش ہو جائیں گی۔ اسلئے سیتا جی پس و پیش میں پڑ گئیں۔ آخر بال مرگ نینی اور کوئل کے سمان مدھر بانی والی سیتا جی پریم سہت لجاتی ہوئی میٹھے بچن بولیں۔

سہج سبھائے سبھگ تن گورے۔ نامُو لکھنُو لگھو دیور مورے
بہوری بدنو بدھو آنچل ڈھانکی۔ پیا تن چتئی بھونہہ کری بانکی
کھنجن منجو ترتیچھے نینی۔ نج پتی کہہو تنہہ ہی سیا سینی

بھئیں مُدِت سب گرام بدھوٹیں۔ رنکنہہ رائے راسی جنُو لوٹیں

یہ جو سہج سبھاؤ سے ہی سندر اور گورے شریر کے ہیں اُنکا نام لکشمن ہے۔ یہ میرے چھوٹے دیور ہیں۔ پھر اپنے چندر مُکھ کو آنچل سے ڈھاک کر شری رام چندر جی کی اور دیکھ کر بھویں ترچھی کرکے کھنجن پکشی کے سے سُندر نیتروں کو ترچھے کرکے سیتا جی نے شری رام جی کی اور اشارہ کرکے انہیں کہا کہ یہ میرے پتی ہیں۔ یہ جان کر گاؤں کی سب جوان استریاں پرسن ہو گئیں۔ مانو کنگالوں نے دھن کے ڈھیر لوٹ لئے ہوں۔

اتی سپریم سیا پاین پری۔ بہو بدھی دیہیں اسیس
سدا سوہاگنی ہوہو تُم۔ جب لگی مہی اہی سیس

وہ اتی انت پریم سے سیتا جی کے پاؤں پکڑ کر بہت پرکار سے اُنہیں آشیش (دُعا) دیتی ہیں کہ جب تک یہ پرتھوی شیشناگ جی کے سر پر ہے۔ تب تک تمہارا سہاگ اٹل رہے۔

پاربتی سم پتی پریہ ہوہو۔ دیبی نہ ہم پر چھاڑب چھوہو
پُنی پُنی بنے کرئیے کر جوری۔ جوں ایہی ملاگ پھریئے بہوری
درسنو دیب جانی نج داسی۔ لکھیں سیاں سب پریم پیاسی
مدھر بچن کہی کہی پرتیوشیں۔ جنو کمدنیں کو مدیا پوشیں

پاربتی کے سمان تُم اپنے پتی کی سدا پیاری بنی رہو۔ ہم پر سدا ہی کرپا

درشٹی رکھنا۔ ہم بار بار ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہیں۔ کہ اگر آپ واپسی کے سمے اس مارگ سے لوٹیں تو ہمیں اپنی داسی جان کر درشن دیتے جانا۔ سیتاجی نے سب کو پریم کی پیاسی دیکھکر میٹھے بچن کہہ کہہ کر اُنہیں سنتشٹ کیا۔ مانو چاندنی نے کمدنیوں کو کھلاکر اُن کا پالن کیا ہو۔

تب ہیں لکھن رگھو بیر رُکھ جانی۔ پوچھیو مگو لوگنہی مردو بانی

سنت ناری نر بھیئے دُکھاری۔ پُلکت گات بلوچن باری

تب شری رام چندرجی کی اچھا دیکھ کر لکشمن جی نے لوگوں سے کومل بانی سے راستہ پوچھا۔ یہ سنتے ہی سب استری پُرش دُکھی ہو گئے۔ اُن کے شریر پُلکت ہو گئے۔ اور آنکھوں میں ویوگ کے مارے پریم آنسو بھر آئے

مِٹا مودُو من بھئے ملینے۔ بدھی ندھی دینہہ لیت جنو چھینے

سمجھی کرم گتی دھیر جو کینہا۔ سودھی سُگم مگو تنہہ کہی دینہا

ان کا آنند مٹ گیا۔ من اُداس ہو گیا۔ مانو بدھاتا نے خزانہ دیکر چھین لیا ہو۔ کرم گتی سمجھکر انہوں نے دھیرج دھری اور اچھی طرح نشچے کر کے آسان راستہ اُنہیں بتلا دیا۔

لکھن جانکی سہت تب گونو کینہہ رگھو ناتھ

پھیرے سب پریہ بچن کہی لئے لائی من ساتھ

تب شری رام چندرجی نے لکشمن اور سیتا سہت وہاں سے کوچ کیا۔ اور سب لوگوں کو پیارے بچن کہہ کر واپس لوٹایا پرنتو اُن کے من بھگوان کے ساتھ ہی چلے گئے۔

پھرت ناری نر اتی پچھتا ہیں۔ دیوہی دوش دیہہ من ماہیں

سہت بشاد پرسپر کہہیں۔ بدھی کرتب اُلٹے سب اہہیں

واپس لوٹتے ہوئے وہ استری پُرش بڑا ہی پچھتاتے ہیں۔ اور من ہی من دیو کو دوش دیتے ہیں۔ اور بڑے ہی دُکھ کے ساتھ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا کے سب کھیل اُلٹے ہیں۔

نپٹ نرنکش نٹھر نسنکو۔ جیہہ سسی کینہہ سرج سکلنکو

رُوکھ کلپترو ساگر کھارا۔ تیہیں پٹھئے بن راج کمارا

بدھاتا بالکل ہی نرنکش، نردئی اور نڈر ہے۔ جس نے چندرما کو روگی اور کلنکت کر دیا ہے (روگی اس لئے کہ وہ گھٹتا بڑھتا ہے۔ اور کلنکت اس لئے کہ اس میں سیاہ داغ ہے) سب کامناؤں کو پورا کرنے والے کلپ برکش کو جڑ پیڑ بنا دیا۔ اور سمندر کو کھاری بنایا۔ اس نے ہی ان سندر راج کماروں کو بن میں بھیجا ہے۔

جوں پے انہہ ہی دینہہ بنباسو۔ کینہہ بادی بدھی بھوگ بلاسو

اے بچرہیں مگ بنو پد تراناں۔ رچے بادی بدھی باہن ناناں

جب بدھاتا نے ایسے سندر راجکماروں کو بنباس دے دیا۔ تو اُس نے بھوگ ولاس کس کے لئے بنائے! ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔ جب ایسے سندر نازک بدن راجکمار بن میں ننگے پاؤں چل رہے ہیں تو بدھاتا نے انیکوں پرکار کی سواریاں کس مطلب کے لئے بنائیں۔ ارتھات اُنکی رچنا ویرتھ ہی ہے۔

اے مہی پرہیں ڈاسی کُس پاتا۔ سُبھگ سیج کت سرجت بدھاتا

تروبر باس انہہ کی بدھی دینہا۔ دھول دھام رچی رچی شرم کینہا

جب یہ سندر راج کمار گھاس اور پتوں کا بچھونا کر کے زمین پر سوتے ہیں۔ تو سندر سیج بدھاتا نے کس لئے بنائی ہے؟ جب بدھاتا نے اُن کو برکشوں کے سایہ تلے نواس دیا ہے تو بڑے بڑے سندر محلوں کی رچنا کر کے مفت میں اتنی محنت کس لئے کی۔؟

جوں اے مُنی پٹ دھر جٹل سُندر سُٹھی سکمار

بیبدھ بھانتی بھوشن بسن بادی کئے کرتار

جب یہ سندر اور بالکل ہی نازک بدن ہو کر بھی منیوں کے بستر پہنتے اور سر پر جٹا دھارن کرتے ہیں تو بھانت بھانت کے گہنے کپڑے بدھاتا نے کس مطلب کے لئے بنائے۔؟ ارتھات ویرتھ ہی بنائے۔

جوں اے کند مول پھل کھاہیں۔ بادی سُدھا دی اسن جگ ماہیں

ایک کہہ ہیں اے سہج سُہائے۔ آپو پرگٹ بھئے بدھی نہ بنائے

جب یہ کند مول پھل کھاتے ہیں۔ تو سنسار بھر میں امرت آدی بھوجن ویرتھ بنائے گئے ہیں۔ کوئی ایک کہتے ہیں کہ اسے ضیافی! یہ

اپنے سہج سبھاؤ سے ہی سُندر ہیں۔ یہ اپنے آپ ہی پرگٹ ہوئے بدھاتا کے بنائے نہیں ہیں۔

جہاں لگی بید کہی بدھی کرنی۔ شرون نین من گوچر برنی
دیکھہو کھوجی بھُون دس چاری۔ کہاں اس پُرش کہاں اسی ناری

سننے۔ دیکھنے اور سوچنے میں آنے والی بدھاتا کی جو کرنی وید ودوانوں نے کہی ہے۔ وہاں تک چودہ لوکوں میں ڈھونڈ کر دیکھئے۔ کہیں بھی ان راجکماروں جیسے پُرش اور سیتا جیسی استری نہیں ہے۔ اس لئے یہ تینوں الوکک ہیں۔

انہہ دیکھی بدھی منُو انوُراگا۔ پٹتر جوگ بنانے لاگا
کینہہ بہت شرم ایک نہ آئے۔ تیہہیں ایرشا ان دُرائے

انہیں دیکھ کر بدھاتا کا من مُگدھ ہو گیا۔ تب وہ بھی اُن کے مقابلے کے دوسرے استری پُرش بنانے لگا۔ اس نے بہت زور لگایا۔ پر تو اُن کے مقابلے کا ایک بھی پُرش نہ بنا۔ اسی حسد کے مارے اُس نے اُن کو یہاں لا کر چھپا دیا۔

ایک کہہیں ہم بہت نہ جانہیں۔ آپہو پرم دھنیہ کری مانہیں
تے پنی پُنیہ پنج ہم لیکھے۔ جے دیکھہیں دیکھہیں جنہہ دیکھے

کوئی ایک کہنے لگے کہ ہم بہت نہیں جانتے۔ ہاں ہم اپنا بڑا ہی سوبھاگیہ سمجھتے ہیں۔ جو ہمیں اُن کے درشن ہوئے۔ اور ہماری سمجھ میں تو جنہوں نے انہیں دیکھا ہے۔ جو دیکھ رہے ہیں اور جو آئندہ دیکھیں گے وہ سب بڑے ہی پُنیہ آتما ہیں۔

ایہی بدھی کہی کہی بچن پر یہ لیہیں نین بھری نیر
کِمی چلیہیں مارگ اگم سُٹھی سُکمار سریر

اس پرکار سب لوگ پیارے بچن کہہ کہہ کر نیتروں میں آنسو بھر لیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ سُندر کومل بدن کیسے کٹھن راستے پر چلیں گے۔

ناری سنیہہ بکل بس ہوہیں۔ چکیں سانجھ سمے جنُو سوہیں
مرد پد کمل کٹھن مگو جانی۔ گہبری ہردیاں کہہیں بر بانی

استریاں تو پریم کے مارے وہاکل ہو رہی ہیں۔ مانو شام کے وقت چکوی ویوگ کی پیڑا سے دُکھی ہو گئی ہو۔ راستے کو کٹھن اور شری رام لکشمن اور سیتا جی کے چرن کملوں کو کومل جان کر وہاکل ہردے سے کومل بانی سے کہتی ہیں۔

پرست مردُل چرن اُرونا رے۔ سکچتی مہی جمی ہردے ہمارے
جوں جگدیش انہہ بن دینہا۔ کس نہ سمن مے مارگ کینہا

اُن کے کومل اور لال لال چرنوں کو چھوتے ہی پرتھوی اپنے سخت سبھاؤ کے کارن اپنے آپ کو اِن کومل چرنوں کی سپرش کے ایوگیہ سمجھ کر ویسے ہی لجاتی ہے۔ جیسے کہ ہمارے ہردے اپنے آپ کو انکے الوکک ورشنوں کے ایوگیہ سمجھ کر شرمندہ ہوتے ہیں۔ یا ری جگدیش نے انہیں بنباس ہی دینا تھا تو اُن کے لئے کٹھن راستوں میں پھول کیوں نہ بچھا دیئے۔

جوں ماگا پایئے بدھی ماہیں۔ اے رکھیہیں سکھی آکھنہہ ماہیں
جے نرناری نہ اوسر آئے۔ تنہہ سیا رامُو نہ دیکھن پائے

اے سکھی! اگر بدھاتا ہمیں اپنی منہ مانگی مراد دے دیں تو ہم اُن سے مانگ کر ان تینوں کو اپنی آنکھوں میں رکھیں۔ جو استری پُرش کسی کارن وش موقع پر حاضر نہ تھے اور انہوں نے سیتا اور رام جی کو نہیں دیکھا۔

سُنی سرُوپ بوجھہیں اکلائی۔ اب لگی گئے کہاں لگی بھائی
سمرتھ دھائی بلوکہیں جائی۔ پرمُدِت پھرہیں جنم پھل پائی

وہ اُن کے سُندر سرُوپ کو کانوں سے سُن کر ہی وہاکل ہوتے پوچھتے ہیں۔ کہ ہے بھائی! اب تک وہ کتنی دُور تک نکل گئے ہوں گے! سامرتھ ہوتے تو دوڑ کر اُن کے درشن کر کے جنم کا پھل پا کر پرسن ہوتے واپس لوٹ آتے ہیں۔

ابلا بالک بردھ جن کر میجہیں پچھتا ہیں
ہوہیں پریم بس لوگ امی رامُو جہاں جہاں جاہیں

جن میں دوڑنے کی شکتی نہیں وہ ابلا استریاں۔ بالک اور بوڑھے

ہاتھ مل مل کر پچھتاتے ہیں۔ اس پرکار جہاں جہاں سے بھی بھگوان گذر جاتے ہیں۔ وہاں وہاں لوگ اس طرح پریم کے وش میں جاتے ہیں۔

گاؤں گاؤں اس ہوئی آنندو۔ دیکھی بھانو کُل کیرو چندو
جے کچھو سماچار سُنی پاوہیں۔ تے نرپ رانی ہی دوسو لگاوہیں

سوریہ ونش روپی کُمُدنی کے کھلانے اور پوشن کرنے والے چندر سروپ شری رام چندر جی کو دیکھکر گاؤں گاؤں میں ایسا ہی آنند ہو رہا ہے۔ جو کوئی اُن کے بن جانے کی ساری کتھا کو سُن پاتے ہیں۔ وہ راجہ دشرتھ اور رانی کیکیئی کو دوش لگاتے ہیں۔

کہہیں ایک اتی بھل نرناہو۔ دینہہ ہمہی جوئی لوچن لاہو
کہہیں پرسپر لوگ، لوگائیں۔ باتیں سرل سنیہہ سُہائیں

کوئی ایک کہتے ہیں کہ راجہ نے بہت ہی اچھا کیا۔ جنہوں نے ہمیں نیتروں کا لابھ دیا۔ استری پُرش آپس میں سیدھی سادی پریم بھری سندر باتیں کر رہے ہیں۔

تے پِتُو ماتُو دھنیہ جنہہ جائے۔ دھنیہ سو نگرو جہاں تے آئے
دھنیہ سو دیسُو سیلُو بن گاؤں۔ جہاں جہاں جاہیں دھنیہ سوئی ٹھاؤ

وہ ماتا پتا دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے انہیں جنم دیا۔ وہ نگر دھنیہ ہے۔ جہاں سے یہ آئے ہیں۔ وہ دیش پربت بن اور گاؤں دھنیہ ہے اور وہ ستھان بھی دھنیہ ہے جہاں جہاں یہ جاویں گے۔

سُکھو پائیو برنچی رچی تیہی۔ اے جیہی کے سب بھانتی سنیہی
رام لکھن پتھی کتھا سُہائی۔ رہی سکل مگ کانن چھائی

برہما جی نے بھی اس پرُش کو رچ کر سُکھ پایا ہے۔ جس کے سب پرکار سے شری رام چندر جی ہتکاری ہیں۔ شری رام اور لکشمن نامی یاتریوں کی یہ سُندر سُہاونی کتھا سارے بن اور راستوں میں چھا گئی ہے۔

ایہی بدھی رگھو کُل کمل رَبی مگ لوگنہہ سکھ دیت
جاہیں چلے دیکھت بپن سیا سومتر سمیت

اس پرکار رگھو کُل روپی کمل کے سوریہ شری رام چندر جی راستے کے لوگوں کو سُکھ دیتے ہوئے اور بن کو دیکھتے ہوئے سیتا لکشمن سمیت جا رہے ہیں۔

آگیں رامو لکھنُو بنے پاچھیں۔ تاپس بیش براجت کاچھیں
اُبھئے بیچ سیا سوہتی کیسیں۔ برہم جیو بیچ مایا جیسیں

آگے شری رام چندر جی ہیں۔ پیچھے لکشمن جی شوبھا پا رہے ہیں دونو تپسیوں کا بھیس دھارن کئے بڑی ہی شوبھا پا رہے ہیں اُنکے بیچ میں سیتا جی کیسے شوبھا پا رہی ہیں۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شوبھا پا رہی ہو۔

بہوری کہوں چھبی جسی من بسئی۔ جنو مدھو مدن مدھیہ رتی لسئی
اُپما بہوری کہوں جیاں جوہی۔ جنو بدھ بدھو روہنی سوہی

پھر جیسی شوبھا میرے من میں بس رہی ہے۔ اُسی کو کہتا ہوں۔ مانو بسنت رتو اور کام دیو کے بیچ میں رتی شوبھا پا رہی ہو۔ پھر اپنے ہردے کو کھوج کر اُپما کہتا ہوں مانو بُدھ اور چندرما کے بیچ روہنی شوبھا پا رہی ہو۔

پربھو پد ریکھ بیچ بیچ سیتا۔ دھرتی چرن مگ چلتی سبھیتا
سیا رام پد انک برائیں۔ لکھن چلہیں مگو داہن لائیں

پربھو شری رام چندر جی کے زمین پر لگتے ہوئے پاؤں کے نشانوں کو بچا بچا کر ڈر کے مارے کہ کہیں اُن کے اوپر پاؤں دھرنے سے دوش نہ جائیں۔ سیتا جی اُن کے بیچ بیچ میں پاؤں رکھتی ہوئی چل رہی ہیں اور لکشمن جی دونوں کے پاؤں کی ریکھ نشان، کو بچا بچا کر اپنے پاؤں سے اُن کے پاؤں کی ریکھا کو دائیں طرف رکھتے ہوئے جا رہے ہیں۔

رام لکھن سیا پریتی سُہائی۔ بچن اگوچر کمی کہی جاتی
کھگ مرگ مگن دیکھی چھبی ہوہیں۔ لئے چوری چت رام بٹوہیں

رام لکشمن اور سیتا جی کی سُندر پریتی کا ورنن کرنا بانی کی شکتی سے باہر ہے۔ اس لئے کہی نہیں جا سکتی۔ پشو اور پنچھی اُن کی شوبھا کو دیکھکر مگن ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی نامی مسافر نے اُن کے من کو چُرا لیا ہے۔

جنہہ جنہہ دیکھے پتھک پر یہ پیا سمیت دوؤ بھائی
بھوبگوا آگمو آنند تیئی بنو شرم رہے سرائی

جن مُنیہ آتما پُرشوں نے سیتا سمیت دونو بھائی ان تینوں پیارے مُسافروں کو راہ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بنا کسی جپ تپ آدی محنت کے اس وکٹ سنسار مارگ کو آنند پوروک کرلیا۔ ارتھات وہ جنم مرن روپی سنسار چکّر سے سدا کے لئے مکت ہو گئے۔

اجہوں جاسُو اُرسپنے ہوں کاؤ۔ بسہوں لکھن سیا رام بٹاؤ
رام دھام پتھ پا یہی سوئی۔ جو پتھ پاو کبہوں مُنی کوئی

اُس سمے کی تو بات ہی کیا ہے پرنتو اگر اس گھور کلجگ میں بھی کسی منیہ آتما کے ہردے میں سپنے میں بھی سیتا۔ رام اور لکشمن نامی مسافر آبسیں۔ تو وہ شری رام جی کے اُس پرم دھام کو پراپت ہو جاتا ہے جس کی پراپتی کسی ورلے مُنی کو ہی ہوئی ہے۔

تب رگھوبیر شرمت سیا جانی۔ دیکھی نکٹ بٹو سیتل پانی
تہاں بسی کند مُول پھل کھائی۔ پرات نہائی چلے رگھو رائی

تب شری رام چندر جی نے سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر پاس ہی ایک برگد کا درخت اور ٹھنڈا پانی دیکھ کر اُس دن وہاں ہی پڑاؤ کیا۔ کند مُول پھل کھا کر وہاں رات بسر کی اور پراتہ کال اشنان کر کے شری رگھوناتھ جی سمیت سیتا اور لکشمن کے آگے چلے۔

دیکھت بن سر سیل سُہائے۔ بالمیک آشرم پربھو آئے
رام دیکھی مُنی باسُو سہاون۔ سُندر گری کانن جل پاون

سُندر بن۔ سروور اور پربت دیکھتے ہوئے پربھو شری رام چندر جی والمیک آشرم میں آئے۔ شری رام چندر جی نے دیکھا کہ آشرم بہت ہی سُہاونا ہے۔ جہاں سُندر پہاڑ۔ بن اور پوتر جل ہے۔

سرنی سروج بٹپ بن پھُولے۔ گو گُنجت منجو مدھپ رس بھُولے
کھگ مرگ بپل کولاہل کرہیں۔ برہت بیر مُدت من چرہیں

سروووروں میں کمل اور بن میں درخت پھُول رہے ہیں۔ پھُولوں کے رس میں مست بھونرے سُندر گنجار کر رہے ہیں۔ بہت سے پشو اور پنچھی شور و غل مچا رہے ہیں۔ اور آپس کے ویر بھاؤ کو چھوڑ کر بن میں ہنستے وچر رہے ہیں۔

سُچی سُندر آشرم مُو نرکھی ہرشے راجو نین
سُنی رگھوبر آگمنو مُنی آگیں آیہو لین

کمل نین شری رام چندر جی سُندر پوتر آشرم کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ والمیک مُنی اُن کے آنے کی خبر سُن کر اُن کا سواگت کرنے کے لئے آگے آئے۔

مُنی کہوں رام ڈنڈوت کینہا۔ آسیرباد بیپر ور دینہا
دیکھی رام چھبی نین جُڑانے۔ کری سنمانو آشرم ہی آنے

شری رام چندر جی نے والمیک مُنی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ برہمنوں میں اتم والمیک جی نے اُنہیں آشیرواد دیا۔ شری رام جی کی سُندر شوبھا کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔ اُن کا آدر سنتکار کر کے مُنی اُنہیں آشرم میں لے آئے۔

مُنی برا تتھی پران پریہ پائے۔ کند مول پھل مدھر منگائے
سیا سومتری رام پھل کھائے۔ تب مُنی آشرم دیئے سُہائے

پرانوں کے سمان پیارے مہمانوں کو پا کر مُنی شریشٹھ والمیک جی نے میٹھے کند مول پھل منگوائے۔ سیتا جی۔ لکشمن جی اور شری رام چندر جی نے پھل کھائے۔ تب مُنی نے آرام کرنے کے لئے اُنہیں سُندر آشرم دیا۔

والمیکی من آنند بھاری۔ منگل مُورتی نین نہاری
تب کر کمل جوری رگھو رائی۔ بولے بچن شرون سکھدائی

شری رام چندر جی کی منگل مُورتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر والمیک جی کے من میں بڑا بھاری آنند ہوا۔ تب ہاتھ جوڑ کر شری رگھوناتھ جی کانوں کو سُکھ دینے والے سُندر بچن بولے۔

تمہہ ترکال درسی مُنی ناتھا۔ بسو بدر جیمی تمہرے ہاتھا
اس کہہ پربھو کتھا بکھانی۔ جیہی جیہی بھانتی دینہہ بنو رانی

ہے ینیشور! آپ ترکال درشی ہیں (حال۔ ماضی اور مستقبل تینوں کال کا حال جاننے والے) آپ کے لئے یہ سارا سنسار ہاتھ پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے۔ ارتھات آپ سارے سنسار کا حال اپنی یوگ شکتی سے جانتے ہو۔ ایسا کہہ کر پربھو شری رام چندر جی نے وہ ساری کتھا کہہ سنائی جس طرح سے کہ کیکئی نے اُن کو بنباس دیا۔

تات بچن پنی ماتو ہت بھائی بھرت اس راؤ
موکہوں درس تمہار پربھو سبو مم پنیہ پربھاؤ

ہے پربھو! میرے بن آنے سے پتا جی کے بچنوں کا ستیہ پالن ہوا۔ ماتا جی کی بھلائی ہوئی بھرت جیسے پرم پریہ بھراتا کو راج ملا اور مجھے آپ جیسے پربھو کے درشن ہوئے۔ ان سب منگلوں کی پراپتی میرے پنیہ کرموں کا ہی پربھاو ہے۔

دیکھی پائے منی رائے تمہارے۔ بھئے سکرت سب سپھل ہمارے
اب جہاں رائر آیسو ہوئی۔ منی اُدبیگ نہ پاوئے کوئی

ہے منی راج! آپ کے چرنوں کو دیکھکر مجھے اپنے سارے پنیہ کرموں کا پھل مل گیا۔ اب جہاں آپ کی آگیا ہو اور کوئی منی ہماری وجہ سے کشٹ نہ پاوے۔

منی تاپس جنہہ تے دکھ لہہیں۔ تے نریس بنو پاوک دہہیں
منگل مول بپر پری توشو۔ دہئی کوٹی کل بھو سر روشو

تپسوی اور منی جن راجاؤں سے کشٹ پاتے ہیں۔ وہ راجہ اپنے اس پاپ کرم سے بغیر اگنی کے ہی بھسم ہو جاتے ہیں۔ ویدوان برہمنوں کا سنتشٹ ہونا سارے کلیان کا مول ہے۔ اور ان کا کرودھ کروڑوں کلوں کو بھسم کرتا ہے۔

اس جیاں جانی کہئے سوئی ٹھاؤں۔ سیا سومتری سہت جہاں جاؤں
تہاں رچی رچر پرن ترن سالا۔ باس کروں کچھ کال کرپالا

ہے کرپالو! ہر دے میں ایسا وچار کر کے آپ مجھے ایسی جگہ بتلایئے جہاں میں سیتا جی اور لکشمن سمیت جاؤں اور وہاں سندر پتوں اور گھاس پھوس کا گھر بنا کر کچھ کال نواس کروں۔

سہج سرل سُنی رگھوبر بانی۔ سادھو سادھو بولے منی گیانی
کس نہ کہہو اس رگھو کل کیتو۔ تمہہ پالک سنتت شرتی سیتو

شری رام چندر جی کی سبھاوک سرل بانی کو سُنکر گیانی منی والمیک جی بولے۔ ہے رگھو کل کیتو! دھنیہ ہو آپ دھنیہ ہو۔ آپ ایسا کیوں نہ کہیں؟ ارتھات آپ کو ایسا کہنا ہی سُہاتا ہے۔ کیونکہ آپ سدا ہی ویدکی مریادا کا پالن کرنے والے ہیں۔

شرتی سیتو پالک رام تمہہ جگدیس مایا جانکی
جو سرجتی جگو پالتی ہرتی رکھ پائی کرپا ندھان کی
جو سہس سیس اہیسو مہی دھرو لکھنو سچراچر دھنی
سُر کاج دھری نرراج تنو چلے دلن کھل نسچرانی

ہے رام! آپ وید مریادا کا پالن کرنے والے جگت کے سوامی ہیں۔ اور سیتا جی آپ کی من موہنی مایا ہے۔ جو آپ کرپا ندھان کی پریرنا سے جگت کی اُتپتی پالن اور سنگھار کرتی ہے۔ جو ہزار سر والے شیش ناگ جی پرتھوی کو اپنے سر پر دھارن کرنے والے ہیں۔ وہ چراچر جگت کے سوامی شری لکشمن جی ہیں۔ دیوتاؤں کے کام کے لئے آپ راجہ کا شریر دھارن کئے راکشسوں کی سینا کا ناش کرنے جا رہے ہیں۔

رام سروپ تمہار بچن اگوچر بدھی پر
ابگت اکتھ اپار نیتی نیتی نت نگم کہہ

ہے رام! آپ کا سروپ بانی کے اگوچر (یعنی جس کی تھاہ بانی نہیں پا سکتی۔ ارتھات جس کا ورنن کرنا بانی کی شکتی سے باہر ہے) اور بدھی سے پرے ہے۔ جو جاننے میں نہیں آتا۔ اکتھنیہ اور اپار ہے۔ اس لئے وید "یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر اُسکا ورنن کرتے ہیں۔

جگو پیکھن تمہہ دیکھنہارے۔ بدھی ہری سمبھو نچاونہارے
تیئو نہ جانہیں مرمو تمہارا۔ اور وتمہہ ہی کو جاننہارا

ہے رام! جگت درشیہ ہے (یعنی دکھائی دینے والا) اور آپ اس کے دیکھنے والے (درشٹا) ہیں۔ آپ برہما۔ وشنو اور شو جی کو اپنی

اچھیا پر چلانے والے ہیں۔ جب وہ بھی آپ کا بھید نہ جان سکے تو دوسرے سادھارن جن سمودائے کا تو کہنا ہی کیا۔

سوئی جانئی جیہی دیہو جنائی۔ جانت تمہہی تمہی ہوئی جائی
تمہری ہی کرپا تمہہ رگھونندن۔ جانہیں بھگت بھگت اُر چندن

ہے رگھوور! وہی آپ کو جانتا ہے۔ جسے آپ ہی جاننے کی شکتی پردان کریں۔ آپکو جان کر جیو آپ کا ہی سروپ بن جاتا ہے۔

(دوہا - کبیر جی)

لالی میرے لال کی جت تت دیکھو لال
لالی دیکھن میں گئی ہو گئی میں بھی لال

ہے رگھونندن! ہے بھگتوں کے من کو شیتل کرنے والے چندرما آپ کی کرپا سے بھگت جن آپ کو جان پاتے ہیں۔

چدانند مئے دیہہ تمہاری۔ بگت برکار جان ادھیکاری
نر تنو دھر ہیو سنت سر کاجا۔ کہہو کرہو جس پراکرت راجا

آپ کا یہ شریر تین گنوں ست رج تم کا کاریہ نہیں ہے۔ کنتو چیتن اور آنند سروپ ہے۔ جو پرکرتی کے چھہ وکاروں گھٹنا۔ بڑھنا جنما دنا آدی سے رہت ہے۔ اس بھید کو کہ آپکے شریر اور سادھارن جن سمودائے کے شریروں میں کیا انتر ہے۔ ادھیکاری پُرش (اُتم درم آدی سادھنوں سے یکت) ہی جانتے ہیں۔ سادھو پُرشوں کے ہت ارتھ آپ نے اپنی دویہ درشٹی سے (اچھے اور بُرے کرموں کے پرنام سروپ نہیں) نر شریر دھارن کیا ہے۔ اور سادھارن راجاؤں کی سی آپ لیلا کرتے ہیں۔

رام دیکھی سنی چرت تمہارے۔ جڑ موہہیں بدھ ہوہیں سکھارے
تمہہ جو کہہو کرہو سبو سانچا۔ جس کاچھے تس چاہئے ناچا

ہے رام جی! آپ کی دویہ لیلا کو دیکھ کر اور سن کر مُوڑھ پُرش تو بھرم میں پڑ جاتے ہیں۔ (ارتھات یہ ترک وترک کرنے لگتے ہیں کہ اجنما برہم کیسے جنم دھارن کر سکتا ہے۔ پراکرت پُرشوں کی طرح وہ روتا ہے دوڑتا اور کھاتا پیتا کیوں ہے)۔ اور گیانی جن سُکھی ہوتے ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں وہ سب ستیہ ہے۔ کیونکہ جیسا سوانگ بنا رکھا ہو ویسا ناچنا بھی تو چاہئے۔ (جیسے تھیٹر میں جو ویکتی راجا بنا ہوا ہوتا ہے۔ وہ راجاؤں کا سا پارٹ کرتا ہے۔ اور جو نوکر بنا ہوا ہو وہ نوکر کا سا پارٹ کرتا ہے۔ پرنتو واستو میں نہ پہلا ویکتی کسی دیش کا راجہ بن جاتا ہے اور نہ دوسرا نوکر۔ وہ اپنے ویکتی گت سروپ میں وہی کے وُہی رہتے ہیں۔ ویسے ہی لیلا کرنے ماتر سے بھگوان کے اجنما۔ نروکار۔ اوناشی اور سچدانند سروپ میں کوئی بادھا نہیں پڑتی وہ اکھنڈ ایک رس نروکار اور ستیہ برہم سدا اپنے واستوک سروپ میں اچل رہتے ہیں) ارتھات آپ کا اس سمے سروگیہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے یہ پوچھنا کہ کس ستھان میں جا کر نواس کروں۔ نر لیلا کی درشٹی سے اُچت ہی ہے۔

پوچھیہو موہی کہ رہوں کہاں میں پوچھت سکچاؤں
جہاں نہ ہو تو تہاں دیہو کہی تمہہ ہی دکھاوؤں ٹھاؤں

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کہاں نواس کروں۔ پرنتو آپ سے پوچھتے ہوئے میں ہچکچاتا ہوں۔ کہ جہاں آپ نہ ہوں وہ جگہ مجھے بتلا دیجئے۔ تب میں آپ کے رہنے کے لئے ستھان بتلا دوں گا۔ ارتھات آپ سرو ویاپک ہیں۔ گھٹ گھٹ کے واسی ہیں۔ کونسی جگہ ہے جہاں بھگوان موجود نہیں۔ پھر میں ایسی جگہ کہاں بتاؤں۔ جہاں آپ کا پہلا نواس نہ ہو۔ اور اب جا کر جہاں آپ نواس کرنا چاہتے ہوں۔

سُنی مُنی بچن پریم رس سانے۔ سکچی رام من مہوں مسکانے
بالمیکی ہنسی کہہیں بہوری۔ بانی مدھر امیئے رس بوری

مُنی والمیک جی کے پریم رس سے بھرپور بچن سنکر شری رام چندر جی لجا یکت ہو کر من میں مسکرائے۔ پھر والمیک جی نے ہنس کر میٹھی امرت رس سے بھری پورن بانی سے کہا۔

سنہو رام اب کہوں نکیتا۔ جہاں بسہو سیا لکھن سمیتا
جنہہ کے شرون سمدر سمانا۔ کتھا تمہاری سبھگ سری نانا
بھریں نرنتر ہوہیں نہ پورے۔ تنہہ کے ہیاں تمہہ کہوں گرہ رُوڑے
لوچن چاتک جنہہ کری راکھے۔ رہہیں درس جل دھر ابھلاشے

ہے رام! سنئے۔ اب میں آپ کو وہ جگہ بتلاتا ہوں۔ جہاں جاکر آپ سیتا لچھمن سمیت نواس کریں۔ جن کے کان سمندر کی طرح آپ کی کتھا روپی انیک سندر ندیوں سے بھرتے رہتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی تریپت نہیں ہوتے۔ اور جن کا ادھک ادھک جن کی چیشٹا آپ کی کتھاؤں کو سننے کے لئے بڑھتی ہے۔ جنہوں نے اپنے نیتروں کو چکور بنا رکھا ہے۔ جو آپ کے درشن روپی میگھ کے لئے سدا للچایا کرتے ہیں۔

ندی یا سمرت سندر ھوس بھاری۔ روپ بندو جل ہو ہی سکھاری
تنہکے ہردے سدن سکھدائک۔ بسہو بندھو سیا سہہ رگھو نائک

اور جو نیر کی بوند ... زبوں سمندروں اور سروورں کا نرادر کرکے آپ کے سندر روپ کی ایک بوند جل سے سکھی ہو جاتے ہیں۔ ہے رگھو نائک جی! ان لوگوں کے ہردے آپکے رہنے کے لئے سکھدائک گھر ہیں۔ آپ بھائی لچھمن اور سیتا جی سمیت وہاں نواس کیجئے۔

جسو تمہار مانس بمل ہنسنی جیہا جاسو
مکتا آہل گن گن چننی رام بسہو ہیاں تاسو

جن کی جیبھا آپ کے گنوں روپی موتیوں کو چگتی رہتی ہے۔ ہے رام جی۔ آپ ان کے ہردے میں نواس کیجئے۔

پربھو پرساد شچی سبھگ سباسا۔ سادر جاسو لہی نت ناسا
تمہہی نیویدت بھوجن کرہیں۔ پربھو پرساد پٹ بھوشن دھرہیں

جن کی ناک سدا آپ کے سندر پوتر اور سگندھت (خوشبودار) پرساد کو نت آدر سہت سونگھتی ہے۔ اور جو آپ کو پہلے بھوجن ارپن کرتے ہیں۔ اور پھر آپ کھاتے ہیں۔ اور آپ کے پرساد روپ ہی بستر اور گہنے پہنتے ہیں۔ (ارتھات جو کسی وستو کا اہنکار نہیں کرتے۔ بستر زیور بھوجن آدک سب کچھ پربھو کا ہے اور وہ آپ کی ان وستوؤں میں سے شریر یاترا ارتھات وستوئیں گرہن کرتے ہیں۔ پرنتو پھر بھی ان کو اپنی نہیں سمجھتے سب کچھ پربھو آپ کا ہے۔

لیلا سمجھتے ہیں)۔

سیس نوہیں سر گرو دوج دیکھی۔ پریتی سہت کرے بنئے بسیکھی
کر نت کرہیں رام پد پوجا۔ رام بھروس ہردیاں نہیں دوجا

دیوتا۔ گرو۔ اور ویدوان برہمن کو دیکھکر جن کے سر سپریم اور بڑی نمرتا سے جھک جاتے ہیں۔ جن کے ہاتھ ہے رام! آپکے چرنوں کی پوجا کرتے ہیں۔ جن کے ہردے پر آپ کے سوا اور کسی کا بھروسہ نہیں۔

چرن رام تیرتھ چلی جاہیں۔ رام بسہو تنہہ کے من ماہیں
منتر راج نت جپہیں تمہارا۔ پوجہیں تمہہی سہت پریوارا

جن کے چرن آپ کے تیرتھوں میں چل کر جاتے ہیں۔ ہے رام آپ ان کے من میں نواس کیجئے۔ جو نت آپکے رام نام روپی منتر کا جپ کرتے ہیں۔ اور اپنے پریوار سمیت آپکی پوجا کرتے ہیں۔

ترپن ہوم کرہیں بدھی نانا۔ بپر جیوائیں دیہیں بہو دانا
تمہہ تیں ادھک گرہی جیاں جانی۔ سکل بھائیں سیوہیں سنمانی

جو انیک پرکار سے ترپن اور ہوم کرتے ہیں۔ اور برہمنوں کو بھوجن کھلا کر بہت دکشنا دیتے ہیں۔ جو آپ سے بھی بڑھکر گرو کو ہردے سے جان کر سرو بھاو سے آدر ستکار کرکے ان کی سیوا کرتے ہیں۔

سب کری مانگہیں ایک پھل رام چرن رتی ہوؤ
تنہکے من مندر بسہو سیا رگھو نندن دوؤ

اور اپنے ان (اوپر کہے گئے) سب کرموں کا پھل صرف یہی مانگتے ہیں کہ رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو۔ ان لوگوں کے من مندر میں رگھو نندن! آپ اور سیتا جی دونوں نواس کریں۔

کام کوہ مد مان نہ موہا۔ لوبھ نہ چھوبھ نہ راگ نہ دروہا
جنہکیں کپٹ دمبھ نہیں مایا۔ تنہکیں ہردے بسہو رگھو رایا

کام کرودھ مد ابھیمان اور موہ جن کے نہیں ہے اور نہ لوبھ۔ چھوبھ۔ راگ اور دویش ہی ہے۔ نہ کپٹ۔ دمبھ (جھوٹی دکھاوٹ)

بھرو پیہ پن ماور مایا بھی نہیں ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ
اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔

سب کے پریہ سب کے ہتکاری۔ دُکھ سُکھ سریس پرشنسا گاری

کہیں ستیہ پریہ بچن بچاری۔ جاگت سووت سرن تمہاری

جو سب کے پیارے اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔
دُکھ سُکھ مان اپمان میں سم بھاو رکھتے ہیں۔ جو سوچکر سچے اور میٹھے
بچن بولتے ہیں۔ اور جاگتے سوتے آپ کی ہی شرن میں رہتے ہیں۔

تمہہ ہی چھاڑ گتی دوسری ناہیں۔ رام بسہو تنہہ کے من ماہیں

جننی سم جانہیں پر ناری۔ دھن پرایا وِش تیں وِش بھاری

آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا آسرہ نہیں تکتے ہے رام!
آپ اُن کے ہردے میں نواس کیجئے۔ جو پرائی استری کو اپنی ماتا کے
سمان جانتے ہیں۔ اور پرائے دھن کو زہر سے بھی بڑھکر زہریلا
سمجھتے ہیں۔

جے ہرکھہیں پر سمپتی دیکھی۔ دُکھت ہوہیں پر بپتی بسیکھی

جنہہی رام تم پران پیارے۔ تنہہ کے من پربھو سدن تمہارے

جو دوسرے کی سمپتی (خوشحالی) دیکھ کر خوش ہوتے ہیں
اور دوسرے کی مصیبت دیکھ کر بہت ہی دُکھی ہوتے ہیں۔ ہے رام!
جو آپ سے پرانوں کے سمان پیار کرتے ہیں۔ ہے پربھو! اُن کے
من آپ کے نواس کرنے کے لئے سُندر گھر ہیں۔

سوامی سکھا پتو ماتو گُر جنہہ کے سب تمہہ تات

من مندر تنہہ کے بسہو سیا سہت دوؤ بھرات!!

ہے تات! سوامی متر پتا ماتا گرو جن کے سب کچھ
آپ ہی ہیں۔ اُن کے من مندر میں آپ سیتا جی سمیت
دونوں بھائی نواس کریں۔

اوگن تجی سب کے گُن گہہیں۔ بپر دھینو ہت سنکٹ سہہیں

نیتی نپُن جنہہ کئی جگ لیکا۔ گھر تمہار تنہہ کر منو نیکا

جو دوسروں کے دوشوں کو نہ دیکھکر سب کے گُن گرہن کرتے
ہیں۔ برہمن اور گائے کی بھلائی کے لئے جو کشٹ سہتے ہیں۔
سیتہ بچن بولنے میں جو بہتر ہیں اور جن کے آچرن کو ساری دنیا پرمان
مانتی ہیں۔ ہے رام جی! اُن کا شدھ من آپ کا گھر ہے۔

گُن تمہار سمجھئی نج دوسا۔ جیہی سب بھانتی تمہار بھروسا

رام بھگت پریہ لاگہیں جیہی۔ تیہی اُر بسہو سہت بیدیہی

جو اپنے گنوں کے سمبندھ میں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب گن
پربھو کے (آپ کے) ہیں اور جو الٹے دوش ہیں اُنکو وہ اپنی
کمزوری سمجھتے ہیں۔ جن کو سب پرکار سے ایک ماتر آپ کا ہی بھروسہ
ہے۔ جنہیں رام بھگت ہی پیارے لگتے ہیں۔ ہے رام جی!
آپ جانکی جی سمیت اُن کے ہردے میں نواس کریں۔

جاتی پاتی دھن دھرم بڑائی۔ پریہ پریوار سدن سکھدائی

سب تجی تمہہ رہئی اُر لائی۔ تیہی کے ہردیاں رہہو رگھورائی

جاتی پات دھن دھرم بڑائی۔ پیارا پریوار اور سکھ دینے والا
گھر سب کا خیال چھوڑکر جو ہردے میں آپ کا دھیان کئے رہتا
ہے۔ ہے رگھوناتھ جی۔ آپ اُس کے ہردے میں نواس کیجئے۔

سرگ نرک اپبرگ سمانا۔ جہاں تہاں دیکھ دھرے دھنو بانا

کرم بچن من راؤر چیرا۔ رام کرہو تیہی کے اُر ڈیرا

سورگ نرک اور موکشش کو جو سمان دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ
سب اور دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ کے سروپ کو دیکھتا
ہے۔ اور ساتھ سرو تر آپکے دھنش دھاری سروپ کو دیکھنے کے
علاوہ وہ کسی دوسری وستو پر درشٹی ڈالتا ہی نہیں۔ اور من بچن
کرم سے آپکا داس ہے ہے رام جی! اُس کے ہردے میں آپ ڈیرہ
ڈالئے۔

جاہی نہ چاہئے کبہوں کچھو تمہہ سن سہج سنیہو

بسہو نرنتر تاسو من سو راؤر نج گیہو

جس کا آپ سے سوابھاوک پریم ہے۔ اور آپ کے پریم کے

بغیر تم کچھ اور جانتا ہی نہیں۔ ہے رام! آپ اُس کے من میں سدا نواس کیجئے۔ وہ آپ کا نجی گھر ہے۔

اسی پرکار مُنی بر [illegible] دکھائے۔ بچن سپریم رام من بھائے
کہہ مُنی سُنہو بھانو کُل نایک۔ آشرم کہوں سمے سکھ دایک

اس پرکار مُنی راج والمیک جی نے رام چندر جی کو نواس استھان دکھائے۔ اُن کے پریم بھرے بچن رام جی کے من کو بہت ہی بھائے پھر مُنی نے کہا۔ ہے رگھوکل کے سوامی سُنیئے۔ اب میں آپ کے لیئے سکھ دایک نواس استھان کا پتہ بتلاتا ہوں۔

چترکوٹ گری کرہو نواسو۔ تہاں تمہار سب بھانتی سپاسو
سیلو سُہاون کانن چارُو۔ کری کیہری مرگ بہنگ بہارو

آپ چترکوٹ پربت پر نواس کیجئے۔ وہاں تمہارے لئے سب پرکار کا آرام ہے۔ سُہاونا پربت اور سُندر بن ہے ہاتھی سنگھ ہرن اور پنچھیوں کے بہار کرنے کا استھان ہے۔

ندی پُنیت پُران بکھانی۔ اتری پریا نج تپ بل آنی
سُرسری دھار نام مندا کنی۔ جو سب پاتک پوتک ڈاکنی

وہاں پوتر ندی ہے۔ جس کا پُرانوں نے وستار سے ورنن کیا ہے اتری رِشی کی دھرم پتنی انسویا جی اپنے تپ بل سے اس ندی کو لائی تھیں۔ وہ ندی گنگا جی کی دھارا ہے۔ نام اُس کا مندا کنی ہے۔ اور وہ سب پاپ روپی بچوں کا گراس کر لینے والی ڈائن روپ ہے۔

اتری آدی مُنی بر بہو بسہیں۔ کرہیں جوگ جپ تپ تن کسہیں
چلہو سپھل شرم سب کر کرہو۔ رام دیہو گورو گری بر ہو

اتری آدی بہت سے شریشٹھ مُنی وہاں نواس کرتے ہیں۔ جو لوگ جپ اور تپ کرتے ہوئے شریروں کو کشٹ دیتے ہیں ارتھات اُتم نرودھ کرتے ہیں۔ ہے رام! وہاں جا کر سب کی محنتوں کو سپھل کیجئے۔ اور بہت شریشٹھ چترکوٹ کو بھی وہاں نواس کرکے بڑائی دیجئے۔

چترکوٹ مہما امت کہی مہا مُنی گائی۔
آئی نہائے سرت بر سیا سمیت دوؤ بھائی

مہا مُنی والمیک جی نے چترکوٹ کی اپار مہما وستار سے کہہ کر سُنائی۔ تب سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے آکر اُتم ندی مندا کنی میں اشنان کیا۔

رگھوبر کہیو لکھن بھل گھاٹو۔ کرہو کتہوں اب ٹھاہر ٹھاٹو
لکھن دیکھ پے اُتر کرارا۔ چہوں دِسی پھرئیو دھنش جیمی نارا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے لکشمن! یہ گھاٹ تو بہت سُندر ہے۔ اب یہاں کہیں ٹھہرنے کا انتظام کرو۔ تب لکشمن جی نے اُس پوتر ندی کے اُتر کے اونچے کنارے کو دیکھ کر کہا کہ اس کے چاروں طرف دھنش کی شکل میں ایک نالہ پھرا ہوا ہے۔

ندی پنچ سر سم دم داتا۔ سکل کلش کلی ساوج ناتا
چترکوٹ جنو اچل اہیری۔ چکئی نہ گھات مارُ مُٹھ بھیری

ندی مندا کنی مانو اُس دھنش کی ڈوری ہے۔ شم دم دان بان ہیں۔ کلجگ کے سارے پاپ مانو شیر چیتے آدک درندے ہیں۔ چترکوٹ مانو اچل شکاری ہے۔ جس کا نشانہ کبھی نہیں چوکتا۔ اور وہ سامنے سے مارتا ہے۔

اس کہی لکھن ٹھاؤں دکھرایو۔ تھل بلوکی رگھوبر سکھ پایو
رمیو رام منو دیون جانا۔ چلے سہت سُر تھپتی پردھانا

ایسا کہہ کر لکشمن جی نے استھان دکھلایا۔ استھان کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے سُکھ پایا۔ چترکوٹ میں شری رام جی کے من کو رما ہوا جان کر دیوتا لوگ شلپ کار وشوکرما کے سہت چترکوٹ چلے گئے۔

کول کرات بیش سب آئے۔ رچے پرن ترن سدن سُہائے
برنی نہ جاہیں منجو دُوئی سالا۔ ایک للت لگھو ایک بسالا

سب دیوتا کول اور بھیلوں کے بھیس میں آئے۔ انہوں نے گھاس پھوس کے سُندر گھر بنا دیئے۔ وہ ایسی سُندر کُٹیاں بنائیں کہ جن کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ ان میں سے ایک بڑی سُندر چھوٹی سی تھی اور دوسری بڑی تھی۔

لکھن جانکی سہت پربھو راجت اُرجہ نکیت
سوہ بدنو مُنی بیش جنو رتی ریتو راج سمیت

لکشمن جی اور جانکی جی سمیت پربھو شری رام چندر جی

سُندر گھاس پھوس کے گھر میں ایسے براج رہے ہیں۔ مانو کامدیو شوبھا کا بھیس دھارن کئے اپنی استری (رتی) اور بسنت رتو کے ساتھ شوبھا پا رہا ہو۔

ماس پارائن ستر ہواں وشرام

امر ناگ کِنّر دِسی پالا۔ چترکوٹ آئے تیہی کالا
رام پرنامُو کینہہ سب کاہُو۔ مُدِت دیو لہی لوچن لاہُو

دیوتا، ناگ، کِنّر اور دِگ پال اُسی سمے چترکوٹ میں آئے شری رام جی نے سب کو پرنام کیا۔ نیتروں کا لابھ پا کر دیوتا بڑے پرسن ہوئے۔

برشی سُمن کہہ دیو سماجُو۔ ناتھ سناتھ بھئے ہم آجُو
کری بنتی دکھ دُسہہ سُنائے۔ ہرشت نج نج سدن سدھائے

پھول برسا کر دیو منڈلی کہنے لگی کہ ہے ناتھ! آج ہم سناتھ (وارث والے) ہو گئے ہیں۔ پھر بنتی کر کے انہوں نے اپنے دُسہہ دکھ (ناقابل برداشت دکھ) سنائے اور پرسن ہو کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔

چترکوٹ رگھونند نو چھائے۔ سماچار سُنی سُنی مُنی آئے
آوت دیکھی مُدِت مُنی برندا۔ کینہہ دنڈوت رگھو کُل چندا

چترکوٹ میں شری رام چندر جی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ سماچار سن کر بہت سے مُنی آئے۔ پرسن ہو کر آتے ہوئے مُنی منڈلی کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے دنڈوت پرنام کیا۔

مُنی رگھوبرہی لائی اُر لیہیں۔ سپھل ہون ہت آسش دیہیں
سیا سومِترِ رام چھبی دیکھہیں۔ سادھن سکل سپھل کری لیکھہیں

مُنی لوگوں نے شری رگھوناتھ جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور سپھل ہونے کے لئے آشیرواد دیا۔ وہ شری رام چندر جی، سیتا جی اور لکشمن جی کی شوبھا کو دیکھ کر اپنے سارے سادھنوں کو سپھل مانتے ہیں۔

جتھا جوگ سنمانی پربھو بدا کئے مُنی برندا
کرہیں جوگ جپ جاگ تپ نج آشرمنہی سُچھندا

پربھو شری رام چندر جی نے یتھا یوگیہ سب کا آدر ستکار کر کے مُنی منڈلی کو وداع کیا۔ تب وہ اپنے اپنے آشرموں میں جا کر یوگ، جپ، یگیہ اور تپ بے کھٹکے ہو کر کرنے لگے۔

یہ سدھی کول کرا تنہہ پائی۔ ہرشے جنُو نو ندھی گھر آئی
کند مُول پھل بھری بھری دونا۔ چلے رنک جنُو لُوٹن سونا

جب شری رام جی کے آنے کی خبر کول اور بھیلوں نے سنی۔ وہ بڑے پرسن ہوئے۔ مانو نو ندھیاں اُن کے گھر میں آ گئی ہوں۔ کند مول پھل دونوں میں بھر بھر کر وہ شری رام جی کے درشن کرنے کو چلے مانو کنگال سونا (دھن) لوٹنے چلا ہو۔

تنہہ مہں جنہہ دیکھے دوؤ بھراتا۔ اپر تنہہ ہی پوچھہیں مگو جاتا
کہت سُنت رگھوبیر نکائی۔ آئی سبنہہ دیکھے رگھو رائی

ان میں سے جو دونو بھائیوں کو دیکھ چکے تھے۔ درشن کرنے کے لئے راستے میں آتے ہوئے دوسرے لوگ ان سے پوچھ رہے ہیں۔ اس پرکار رام چندر جی کی بڑائی کرتے سنتے سبھی نے آ کر اُنکے درشن کئے۔

کرہیں جوہار بھینٹ دھری آگے۔ پربھہی بلوکہیں اتی انورا گے

چتر لیجے جنو جہاں تہاں رکھا دیے ۔ پلک سریر نین جل باڈھے
بھینٹ آگے دھر دھر کر وہ لوگ جوہار (بندنا) کرتے ہیں اور بہت ہی پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ گدگد ہوئے مورتیوں کی بھانت کھڑے ہیں۔ اُن کا شریر پلکت ہے۔ اور نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔

رام سنیہہ مگن سب جانے ۔ کہی پریہ بچن سکل سنمانے
پربھوہی جوہاری بہوری بہوری ۔ بچن بنیت کہہیں کر جوری

شری رام جی نے اُن سب کو پریم میں مگن جانا۔ اور پیارے بچن کہہ کر سب کا سنمان کیا۔ وہ بار بار پربھو شری رام چندر جی کو جوہار کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہنے لگے۔

اب ہم ناتھ سناتھ سب بھئے دیکھی پربھو پائے
بھاگ ہمارے آگمن راؤر کوسل رائے

ہے ناتھ! آپ کے چرنوں کے درشن پا کر ہم سب سناتھ ہو گئے۔ ہے کوسل راج! ہمارے ہی بھاگیہ سے آپکا یہاں مبارک آنا ہوا۔

دھنیہ بھومی بن پنتھ پہارا ۔ جہاں جہاں ناتھ پاؤ تم دھارا
دھنیہ بہگ مرگ کانن چاری ۔ سپھل جنم بھئے تمہہی نہاری

ہے ناتھ! وہ بھومی دھنیہ ہے۔ وہ بن دھنیہ ہے۔ وہ مارگ اور پہاڑ دھنیہ ہیں۔ جہاں جہاں کہ آپ نے پاؤں رکھے۔ وہ بن میں وچرنے والے سندر پنچھی اور پشو دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے آپکے درشن پا کر اپنا جنم سپھل کیا۔

ہم سب دھنیہ سہت پریوارا ۔ دیکھ درس بھری نین تمہارا
کینہہ باس بھل ٹھاؤں بچاری ۔ ایہاں سکل رتو رہب سکھاری

ہم سب بھی اپنے پریوار سمیت دھنیہ ہیں۔ جنہوں نے نیتر بھر کے آپ کے درشن کئے۔ آپ نے وچار کر بڑی اچھی جگہ نواس کیا ہے۔ یہاں سارے موسموں میں آپ سُکھی رہیں گے۔

ہم سب بھانتی کرب سیوکائی ۔ کری کیہری اہی باگھ برائی
بن بیہڑ گری کندر کھوہا ۔ سب ہمار پربھو پگ پگ جوہا

ہم سب پرکار ہاتھی شیر سانپ اور بگھوں سے بچا کر آپ کی سیوا کریں گے۔ بیہڑ بن۔ پہاڑ گپھائیں اور غار ہے پربھو! سب ہمارا چپہ چپہ دیکھا ہوا ہے۔

تہاں تہاں تمہہی آہیر کھلائب ۔ سر نرجھر جل ٹھاؤں دیکھائب
ہم سیوک پریوار سمیتا ۔ ناتھ نہ سکچب آیسو دیتا

وہاں وہاں ہم آپ کو شکار کھلا دیں گے۔ اور تالاب جھرنا اور انیک جل ستھانوں کو دکھلائیں گے۔ ہے سوامی! ہم پریوار سمیت آپ کے سیوک ہیں۔ اس لئے ہمیں آگیا دیتے سمے کسی پرکار کی پس و پیش نہ کرنا۔

بید بچن منی من اگم تے پربھو کرونا ایَن
بچن کراتنہہ کے سنت جمی پتو بالک بین

جو وید کے بچن اور منیشوری کے من سے بھی اگم (جس کا پار نہ پایا جا سکے۔) ہیں وہ کرپا دھان پربھو بھیلوں کے بچنوں کو اس پرکار سن رہے ہیں۔ جیسے پتا بالک کے بچن سنتا ہے۔

رامہی کیول پریم پیارا ۔ جانی لیہو جو جانن ہارا
رام سکل بن چر تب توشے ۔ کہی مردو بچن پریم پری پوشے

شری رام چندر جی کو تو کیول پریم ہی پیارا ہے۔ جو جاننے والا ہو وہ جان لے۔ تب شری رام چندر جی نے پریم اور کومل بچن کہہ کر بن میں رہنے والے اُن سب لوگوں کو سنتشٹ کیا۔

بدا کئے سر نائی سدھائے ۔ پربھو گن کہت سنت گھر آئے
ایہی بدھی سیا سمیت دوؤ بھائی ۔ بسہیں بپن سر منی سکھدائی

پربھو شری رام چندر جی نے اُنہیں روانہ کیا۔ وہ سر نوا کر چلے۔ اور پربھو کی مہما کے گن کہتے سنتے گھر آئے۔ اسی پرکار سیتا جی سمیت دونوں بھائی جو دیوتاؤں اور منیوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ بن میں رہنے لگے۔

جب تیں آئی رہے رگھو نائک ۔ تب تیں بھیو بن منگل دائک
پھولہیں پھلہیں بٹپ بدھی نانا ۔ منجو بلت بر بیلی بتانا

جب سے شری رگھو ناتھ جی بن میں آ کر رہے تب سے وہ بن منگل دائک ہو گیا۔

بھانت بھانت کے برکش پھلنے پھولنے لگے جن کے اوپر لپٹی ہوئی سندر بیلوں کے منڈپ بنے ہوئے ہیں۔

سُرترُو سرس سُبھائیں سُہائے۔ منہوں بسنت بن شری کا ہر گہنا آئے
گنج منجُو تر مدھُو کر شرینی۔ تری بار بیاری بہی سُکھ دینی

وہ برکش کلپ برکش کی طرح سبھاؤ سے ہی سندر ہیں۔ مانو وہ دیو بن کو چھوڑ کر آئے ہوں۔ بھونروں کی قطاروں کی قطاریں بہت ہی سندر گونجار کر رہی ہیں۔ شیتل مند سوگندھت تین پرکار کی سکھ دینے والی وایو چلتی رہتی ہے۔

نیل کنٹھ کل کنٹھ سُک چاتک چک چکور
بھانتی بھانتی بولہیں بہگ شروَن سکھد چت چور

نیل کنٹھ۔ کوئل۔ طوطے۔ پپیہے۔ چکوے اور چکور آدی پنچھی سُننے میں سکھ دائک اور چت کو چرانے والی بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں۔

کری کیہری کپی کول کرنگا۔ بگت بیر بچرہیں سب سنگا
پھرت اہیر رام چھبی دیکھی۔ ہوہیں مدت مرگ برند بسیکھی

ہاتھی۔ شیر۔ بندر۔ سور اور ہرن اپنے پرسپرک (باہمی) ویر بھاؤ کو چھوڑ کر سب اکٹھے ہو کر گھومتے ہیں۔ شکار کھیلتے ہوئے شری رام چندر کی شوبھا کو دیکھ کر مرگوں کے جھنڈ بہت ہی پرسن ہوتے ہیں۔

بِبُدھ بپن جہاں لگی جگ ماہیں۔ دیکھی رام بنو سکل سہاہیں
سُرسری سرسُتی دن کر کنیا۔ میکل سُتا گوداوری دھنیا
سب سر سندھُو ندیں ند نانا۔ منداکنی کر کرہیں بکھانا
اُدے استبگری اور کیلاسُو۔ مندر میرو سکل سُر باسُو
سیل ہِماچل آدک جیتے۔ چترکوٹ جسُو گاویں تیتے
بندھی مدت من سُکھو نہ سمائی۔ شرم بنو سیل بڑائی پائی

سنسار بھر میں جتنے بن ہیں۔ رام بن کو دیکھ کر وہ سبھی بن رشک کرتے ہیں۔ گنگا۔ سرسوتی۔ سورج کی کنیا جمنا۔ نربدا۔ گوداوری آدی پوتر اور سوبھاگیہ شالی ندیاں۔ سارے تالاب۔ سمندر اور سب ندی نالے منداکنی کے گن گاتے ہیں۔ اُدے چل۔ استاچل۔ کیلاش۔ مندراچل اور سمیرو آدی سب پربت جو دیوتاؤں کے رہنے کے استھان ہیں۔ اور ہمالیہ آدی بھی جتنے پہاڑ ہیں۔ وہ سب چترکوٹ کا یش گاتے ہیں۔ بندھیاچل پربت تو اتنا پرسن ہے۔ کہ من میں پھولا ہی نہیں سماتا۔ کیونکہ اس نے بغیر کسی کشٹ کے بہت بڑی بڑائی پائی ہے۔ (کیونکہ چترکوٹ میں بھگوان کا نواس ہے اور وہ بندھیاچل کی ہی ایک چوٹی ہے)

چترکوٹ کے بہگ مرگ بیلی بٹپ ترن جاتی
پُنیہ پُنج سب دھنیہ اس کہہیں دیو دن راتی

دیوتا لوگ دن رات ایسا کہہ رہے ہیں۔ کہ چترکوٹ کے پشو پنچھی۔ بیلیں۔ درخت اور گھاس پھوس وغیرہ سب جاتیاں پُنیہ کی راشی ہیں۔ اور دھنیہ بھاگیہ ہیں۔

سو بنو سیل سُبھائیں سُہاون۔ منگل مئے اتی پاون پاون
مہما کہیئے کون بدھی تاسُو۔ سکھ ساگر جہاں کینہ نواسُو

وہ بن اور پربت سبھاؤ سے سندر منگل مئے اور اتی انت پوتر کو بھی پوتر کرنے والا ہے۔ اس کی مہما کا کس پرکار ورنن کیا جائے۔ جہاں پر کہ سکھ کے سمندر شری رگھوناتھ جی نواس کرتے ہیں۔

پئے پیودھی تجی اودھ بہائی۔ جہاں سیا لکھنو رگھو رائی آئی
کہی نہ سکہیں سُشما جسی کانن۔ جوں ست سہس ہوئیں سہسانن

کھشیر ساگر کا تیاگ کر کے اور اودھ کو چھوڑ کر جہاں سیتا جی اور شری رام چندر جی آ کر رہے۔ اس بن کی مہما کا ورنن تو ہزار مکھ والے لاکھ شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔

سو میں برنی کہوں بدھی کیہیں۔ ڈابر کمٹھ کہ مندر لیہیں
سیوہیں لکھنو کرم من بانی۔ جائی نہ سیلو سنیہ بکھانی

اُس کا ورنن بھلا میں کس پرکار کروں۔ کیا تالاب کے کچھوے بھی بھلا مندراچل اُٹھا سکتے ہیں۔ لکشمن جی من بچن کرم سے شری رام چندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جن کے شیل اور پریم کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھنو چھنو لکھی سیا رام پد جانی آپو پر نیہو
کرت نہ سپنے ہُوں لکھنو چتو بندھو ماتو پتو گیہو

پل پل شری رام چندر جی اور سیتا جی کے چرنوں کو دیکھکر اور اپنے ادب اُن کا پریم جان کر لکشمن جی کبھائیوں ۔ ماتا پتا اور گھر کا خیال سپنے میں بھی نہیں کرتے ۔

رام سنگ سیا رہتی سُکھاری ۔ پُر پریجن گرہ سُرتی بساری
چھِنو چھِنو پیا بدھو بدن نہاری ۔ پرمُدِت منہُوں چکور کماری

شری رام چندر جی کے ساتھ سیتا جی آنند پوروک رہتی ہیں انہوں نے نگر، پریوار گھر سب کی یاد بھلادی ہے ۔ پل پل پتی کے چندر مکھ کو دیکھتی ہوئی وہ بال چکور کے سمان بہت ہی پرسن رہتی ہیں ۔

ناہ نیہُو نِت بڑھت بلوکی ۔ ہرشت رہت دوس جِمی کوکی
سیا منُو رام چرن انُوراگا ۔ اودھ سہس سم بنُو پریہ لاگا

جیسے دن میں چکوی پرسن رہتی ہے ۔ ویسے ہی اپنے پتی شری رام چندر جی کے نت بڑھتے ہوئے پریم کو دیکھکر سیتا جی پرسن رہتی ہیں ۔ سیتا جی کا من شری رام جی کے چرنوں میں پریم کے مارے ایسا مگن ہو گیا ہے ۔ کہ اُسے ہزاروں ایودھیا کے سمان بن پیارا لگتا ہے ۔

پرن کُٹی پریہ پریتم سنگا ۔ پریہ پریوار کُرنگ بہنگا
ساسُو سسُر سم مُنی تیا مُنی بر ۔ اسنُو امیءِ سم کند مُول پھل

پریتم شری رام چندر جی کے ساتھ رہنے سے پتوں کی جھونپڑی بہت ہی پیاری لگتی ہے ۔ بن کے مرگ اور پنچھی پریوار کے سمان پیارے لگتے ہیں ۔ بن کے کند مول پھلوں سے یکت بھوجن امرت کے سمان لذیذ لگتا ہے ۔

ناتھ ساتھ سانتھری سُہائی ۔ مین سین جن سم سُکھدائی
لوکپ ہوہیں بلوکت جاسُو ۔ تیہی کہ موہی سک بشے بلاسُو

سوامی کے ساتھ پتوں کی سُندر سیج کامدیو کی سیج کے سمان سکھ دینے والی ہے جن کی کرپا درشٹی سے جیو لوکپال ہو جاتے ہیں ۔ اُن سیتا جی کو بھلا یہ تچھ بھوگ ولاس کیسے موہ سکتے ہیں ۔

سُمرت رامہی تجہیں جن ترن سم بشے بلاسُو
رام پریا جگ جننی سیا کچھو نہ آچرج تاسُو

جو جیو شری رام جی کا سمرن کرتے ہیں ۔ وہ بھگت جی تنکے کے سمان تچھ سمجھ کر دوشٹے بھوگوں کا تیاگ کر دیتے ہیں ۔ پھر سیتا جی تو جگت کی ماتا اور شری رام جی کی پریتنی ہے ۔ یدی اُن کے پاس بھوگ ولاس پھٹکتے نہیں تو اسمیں تو آشچریہ ہی کیا ہے ؟

سیا لکھن جیہی بدھی سُکھو لہہیں ۔ سوئی رگھوناتھ کریں سوئی کہہیں
کہہیں پُراتن کتھا کہانی ۔ سُنہیں لکھنُو سیا اتی سُکھ مانی

بھگوان شری رام چندر بھی وہی کچھ کہتے اور کرتے ہیں ۔ جس سے کہ سیتا جی اور لکشمن جی کو سکھ ملے ۔ وہ پراچین کتھا بارتا کہتے ہیں ۔ اور لکشمن اور سیتا جی بہت آنند پوروک اُن کتھاؤں کو سنتے ہیں ۔

جب جب رامُو اودھ سُدھی کرہیں ۔ تب تب باری بلوچن بھرہیں
سُمری ماتو پتو پریجن بھائی ۔ بھرت سنیہُو سیلُو سیو کائی

جب شری رام چندر جی کو کبھی ایودھیا کی یاد آجاتی ہے ۔ تو اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں ۔ ماتا ۔ پتا ۔ پریوار اور بھائیوں ، خاص کر بھرت کے پریم شیل اور سیوا کو یاد کر کے ۔

کرپا سندھُو پربھو ہوہیں دُکھاری ۔ دھیر دھرہیں کُسمو بچاری
لکھی سیا لکھنُو بیکل ہوئی جاہیں ۔ جمی پُرشہی انُوسر پرچھاہیں

کرپا کے سمندر پربھو شری رام چندر جی دکھی ہو جاتے ہیں ۔ پھر اپنے دھولنے کا سما اور پاکر من میں وچار کر کے دھیرج دھارن کرتے ہیں ۔ جس طرح پرش کا سایہ اپنے آدھار سروپ پُرش کی طرح ہی چیشٹا (نقل و حرکت) کرتا ہے ۔ ویسے ہی سیتا جی اور لکشمن جی اپنے سوامی شری رام چندر جی کو دُکھی ہوا جان کر ویاکل ہو جاتے ہیں ۔

پریا بندھُو گتی لکھی رگھونندنُو ۔ دھیر کرپال بھگت اُر چندنُو
لگے کہن کچھو کتھا پُنیتا ۔ سُنی سُکھو لہہیں لکھنُو اُرو سیتا

اپنی پیاری پتنی سیتا جی اور بھائی لکشمن جی کی ویاکل دشا کو دیکھ کر دھیر کرپالو بھگتوں کے ہردے کو شانت کرنے والے چندر سروپ رگھو نندن شری رام چندر جی کچھ پوتر کتھا کہنے لگتے ہیں جس کو سُنکر لکشمن جی

اور سیتا جی لکشمن کو پیاری ہوتے ہیں۔

راکھو لکھن سیتا سہت سوہت پرن نکیت
جمی باسو بس امر پر سچی جینت سمیت

شری رامچندر جی لکشمن اور سیتا کے سمیت اس پتوں کی کٹیا میں ایسے براج رہے ہیں۔ جیسے امراوتی میں دیو اندر اپنی پتنی سچی اور پتر جینت کے سمیت بستا ہے۔

جوگوہیں پربھو سیا لکھن کیسیں۔ پلک بوچن گولک جیسیں
سیوہیں لکھنو سیا رگھوبیرہی۔ جمی ابیبکی پرش سریرہی

پربھو شری رام جی سیتا جی اور لکشمن جی کی ایسے دیکھ بھال رکھتے ہیں۔ جیسے پلکیں آنکھوں کی پتلیوں کی۔ لکشمن جی سیتا جی اور رام چندر جی کی سیوا کرتے ہیں۔ جیسے اگیانی پرش اپنے شریر کی کرتے ہیں۔

ایہی بدھی پربھو بن بسہیں سکھاری۔ کھگ مرگ سرپس بتکاری
کہیوں رام بن گون سہاوا۔ سنہو سمنتر اودھ جیمی آوا

اس پرکار پربھو سکھ پوروک بن میں رہ رہے ہیں۔ وہ پشو پنچھی دیوتا اور تپسویوں کے ہتکاری ہیں (بھی خواہ ہیں) تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جہاں تک میں نے پربھو کے بن جانے کی سندر کتھا کہی اب وہ ورتانت بھی سنیئے۔ کہ جس طرح سمنتر واپس لوٹ کر اجودھیا آیا۔

پھرئو نشاد پربھو ہی پہنچائی۔ سچو سہت رتھ دیکھیسی آئی
منتری بکل بلوکی نشادو۔ کہی نہ جائی جس بھیو بشادو

پربھو شری رام چندر جی کو پہنچا کر نشاد راج گوہ جب واپس پلٹا تب اس نے رتھ سمیت سمنتر کو دیکھا۔ منتری بہت دیاکل تھا۔ جسکی دیاکلتا کو دیکھ کر نشاد راج کو اتنا دکھ ہوا کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

رام رام سیا لکھن پکاری۔ پریئو دھرنی تل بیاکل بھاری
دیکھی دکھن دسی ہئے ہنہنا ہیں۔ جنو بنو پنکھ بہگ اکلا ہیں

جب سمنتر نے نشاد راج کو اکیلے آتے ہوئے دیکھا۔ تو ہا رام! ہا رام! ہا سیتا! ہا لکشمن پکارتے ہوئے سمنتر بے حد بیاکل ہوکر زمین پر گر پڑے۔ جدھر کو شری رام چندر جی گئے تھے۔ اس دشا کی اور دیکھ دیکھ کر رتھ کے گھوڑے ہنہناتے ہیں۔ مانو پروں کے بنا پنچھی تڑپ رہے ہوں۔

نہیں ترن چرہیں نہ پیئے ہیں جلو موچہیں لوچن باری
بیاکل بھئے نشاد سب رگھوبر باجی نہاری

گھوڑے نہ چارہ کھاتے ہیں نہ پانی پیتے ہیں۔ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کے گھوڑوں کو اس دیاکل دشا میں دیکھ کر سب نشاد دیاکل ہو گئے۔

دھری دھیر تب کہئی نشادو۔ اب سمنتر پریہرہو بشادو
تمہہ پنڈت پرمارتھ گیاتا۔ دھرہو دھیر لکھی بمکھ بدھاتا

دھیرج دھر کر تب نشادراج نے کہا۔ ہے سمنتر! اب رونے دھونے کو چھوڑ دیجیئے۔ آپ ودوان اور پرمارتھ تتو کو جاننے والے ہیں۔ بدھاتا کو اپنے پرتیکول جان کر دھیرج دھارن کیجیئے۔

بببدھی کتھا کہی کہی مردو بانی۔ رتھ بیٹھاریئو برپس آنی
سوک سیتھل رتھ سکئی نہ ہانکی۔ رگھوبر برہ پیر ار بانکی

کومل بانی سے انیک پرکار کی کتھائیں کہہ کہہ کر سمنتر کو زبردستی لاکر رتھ پر بیٹھایا۔ پرنتو شوک کے کارن ان کا شریر سیتھل ہو گیا تھا۔ وہ رتھ کو ہانک نہ سکے۔ ان کے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے ویوگ کی پرچنڈ جوالا جل رہی ہے۔ جس سے ان کا ہردہ جلا جا رہا ہے۔

چرپھراہیں مگ چلہیں نہ گھوڑے۔ بن مرگ منہوں آنی رتھ جوڑے
اڈھکی پرہیں پھری ہیرہیں پیچھے۔ رام بیوگ بکل دکھ تیچھے

گھوڑے تڑپھڑاتے ہیں۔ اور ٹھیک راستے پر نہیں چلتے مانو جنگلی گھوڑوں (نا سدھائے ہوئے) کو رتھ میں جوڑ دیا گیا ہو۔ وہ کبھی ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں۔ کبھی مڑ کر پیچھے کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔ وہ شری رام چندر جی کے ویوگ کے دکھ سے دیاکل ہیں۔

جو کہہ رام لکھن بیدیہی۔ ہنکری ہنکری ہت ہیرہیں تیہی
باجی برہ گتی کہی کیمی جاتی۔ بنو منی پھنگ بکل جیہی بھاتی

جو کوئی رام لکشمن یا سیتا کا نام لیتا ہے گھوڑے ہنہنا ہنہنا کر اس

کی اوڑ پیار سے دیکھنے لگتے ہیں۔ گھوڑوں کی اس ویوگ دشا کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔ وہ ایسے ویاکل ہیں۔ مانو منی چھن جانے پر سانپ ویاکل ہو گیا ہو۔

کھبیئو نشادو بشاد بس دیکھت سچو ترنگ

بولی سُسیوک چاری تب دیئے سارتھی سنگ

منتری اور گھوڑوں کی اس ویاکل دشا کو دیکھکر نشاد راج کو بہت ہی دُکھ ہوا۔ تب اپنے چار معتبر سیوکوں کو بُلا کر سارتھی سُمنتر کے ساتھ کر دیئے۔

گُوہ سارتھی ہی پھیر پٹھائی۔ برہ بشادو برنی نہیں جائی

چلے اودھ لیئے رتھی نشادا۔ ہوہیں چھنہیں چھن مگن بشادا

نشاد راج گُوہ سارتھی سُمنتر کو کچھ دُور تک پہنچا کر لوٹا۔ رام جی کے ویوگ سے اُسے جو بھا دُکھ ہو رہا تھا۔ اُس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ نشاد راج کے بھیجے ہوئے چاروں سیوک رتھ کو ہانک کر اودھ کی طرف چلے۔ سُمنتر اور گھوڑوں کی ویاکل دشا کو دیکھ کر پل پل وہ دُکھ میں ڈوبے جاتے ہیں۔

سُوچ سُمنتر بیکل دُکھ دینا۔ دھگ جیون رگھوبیر بہینا

رہیہی نہ انتہوں ادھم سریرو۔ جسُونہ لہیو بچھُورت رگھو بیرو

سُمنتر بہت ہی ویاکل اور دین دُکھی ہیں۔ من ہی من میں سوچ رہے ہیں۔ کہ شری رگھوویر کے بنا جیون کو دھکار ہے۔ آخر اس ادھم (ناپاک) شریر کا ایک دن انت تو ہونا ہی ہے۔ پھر رگھوویر کے ویوگ میں اس شریر نے اپنا تیاگ کر کے لیش پراپت کیوں نہ کیا۔

بھئے اجس اگھ بھاجن پرانا۔ کون ہیتو نہیں کرت پیانا

اہہ مت مندو اوسر چُوکا۔ اجہُوں نہ ہردہ ہوت دُوئی ٹوکا

یہ پران آج بدنامی اور پاپ کے پاتر ہو گئے۔ یہ ا۔ ب کس کارن وش شریر سے نہیں نکلتے! ہے موڑھ من! تُو نے بڑا اچھا موقع کھو دیا۔ اب بھی تُو پھٹ کر ہردے کے دو ٹکڑے نہیں ہو جاتے۔

میجی ہاتھ سر دُھنی پچھتائی۔ منہو کرپن دھن راسی گنوائی

برد باندھی بر بیرو کہائی۔ چلیؤ سمر جنو سُبھٹ پرائی

وہ ہاتھ مَل مَل کر سر پیٹ کر پچھتاتے تھے۔ مانو کوئی کنجوس دھن کا خزانہ کھو بیٹھا ہو۔ وہ اس پرکار پچھتاتے ہوئے چلے۔ مانو ویر کا بانا دھارن کئے شُور بیر کہلا کر یدھ بھُومی سے بھاگ چلا ہو۔

بیپر بیبکی بید بد سمّت سادھو سجاتی

جیمی دھوکیں مدپان کر سچو سوچ تیہی بھانتی

جیسے کوئی وچاروان۔ وید جاننے والا۔ سرو مانیہ شُدھ آچار بیوہار والا اور اُتم کُل کا کوئی برہمن دھوکے سے شراب پی لے اور پھر ہاتھ مَل مَل کر پچھتائے۔ ویسی ہی دشا سمنتر کی ہے۔

جیمی کُلین تیا سادھو سیانی۔ پتی دیوتا کرم من بانی

رہے کرم بس پریہری ناہو۔ سچو ہردیاں تہی دارُون داہو

جیسے کسی اُتم گھرانے کی استری۔ نیک سبھاو والی جتندرامد من بچن کرم سے پتی کو دیوتا ماننے والی دُربھاگیہ وش کبھی پتی سے الگ رہنے پر مجبور ہو جائے۔ اُس سمے اس کے ہردے میں جیسی جلن تڑپ اور بھا دُکھ ہوتا ہے۔ ٹھیک ویسی دشا سمنتر کی ہے۔

لوچن سجل ڈیٹھی بھئی تھوری۔ سُنئی نہ شروَن بیکل متی بھوری

سُوکھہیں ادھر لاگی مُنہہ لاٹی۔ جیو نہ جائی اُر اودھی کپاٹی

آنکھوں میں جل بھرا ہے۔ نظر گھٹ گئی ہے۔ کانوں سے سُنائی نہیں دیتا۔ بدھی ویاکل ہوئی۔ بیتھا رتھ سوچنے میں سمرتھ نہیں ہونٹ سوکھ رہے ہیں۔ مُکھ میں لاسا لگ گیا ہے۔ کنتو مرتیو کے سب لکشن ہوتے ہوئے بھی پران نہیں نکلتے۔ کیونکہ ہردے میں میعاد کے کواڑ لگے ہیں۔ وہ پرانوں کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ اوقات چودہ برس بعد بھگوان لوٹیں گے۔ پرانوں کو یہ جھانکی لگی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ اس آشا میں لٹکے ہوئے ہیں۔

بببرن بھیئو نہ جائی نہاری۔ مارسی منہوں پتا مہتاری

ہانی گلانی بپل من بیاپی۔ جمم پُر پنتھ سوچ جمی پاپی

مُنہ کا رنگ فق ہو گیا ہے۔ جو دیکھا نہیں جاتا۔ مانو اُنہوں نے

ماتا پتا کو مار ڈالنے کا مہا اپرادھ کیا ہو۔ شری رام جی کے ویوگ کی ہانی سے اُنکے سارے شریر میں پیڑا چھا رہی ہے۔ اُن کو ایسی سوچ لگی ہوئی ہے۔ مانو نرک کو جاتا ہوا پاپی راہ میں سوچ کرتا ہوا جا رہا ہو۔

بچنو نہ آو ہردیاں پچھتائی ۔ اودھ کاہ میں دیکھب جائی

رام رہت رتھ دیکھیہی جوئی ۔ سکچہی موہی بلوکت سوئی

مُکھ سے کوئی شبد نہیں نکلتا۔ من ہی من میں پچھتاتے ہیں کہ میں اجودھیا میں جا کر کیا دیکھوں گا۔ جو بھی رتھ کو رام چندر جی سے خالی دیکھے گا۔ وہ میرا مُنہ دیکھنے میں سنکوچ کرے گا۔ ارتھات پھٹکار ڈالے گا۔ کہ رام کے بنا تم نرلج جیتے کیسے چلے آئے۔

دھائی پوچھہیں موہی جب بکل نگر نر ناری

اُترو دیب میں سب ہی تب ہردیاں بجر و بیٹھاری

نگر کے ویاکل استری پُرش جب دوڑ کر مجھ سے پوچھیں گے کہ کہو رام لکشمن سیتا کو کہاں چھوڑ آئے۔ تو مجھے چھاتی پر پتھر رکھ کر اُتر دینا ہوگا۔

پوچھہیں دین دُکھت سب ماتا ۔ کہب کاہ میں تنہہ ہی بار دھاتا

پوچھیہی جب بکل لکھن مہتاری ۔ کہہوں کون سندیس سکھاری

جب دین دُکھی ماتائیں مجھ سے پوچھیں گی تو میں اُنہیں کیا اُتر دونگا! جب سمترا ماتا مجھ سے پوچھیں گی تو اُسے میں کونسا سُکھ بھرا پیغام دونگا۔

رام جننی جب آئیہی دھائی ۔ سُمری بچھ جمی دھینو لوائی

پوچھت اُتر دیب میں تیہی ۔ گئے بنوں رام لکھن بیدیہی

بچھڑے کو یاد کر کے دوڑی آتی ہوئی نئی بیائی ہوئی گائے کی بھانت جب رام کی ماتا اِس پرکار دوڑی آکر مجھ سے پوچھے گی۔ تو میں اُنہیں یہ اُتر دوں گا۔ کہ سیتا۔ رام۔ اور لکشمن بن کو چلے گئے۔

جوئی پوچھہی تیہی اُترو دیبا ۔ جائی اودھ اب یہو سکھو لیبا

پوچھیہی جبہیں راؤ دُکھ دینا ۔ جو تو جا سور گھو ناتھ ادھینا

دیہوں اترو کو نو مُہو لائی ۔ آئیوں کُسل کنور پہنچائی

سُنت لکھن سیا رام سندیسو ۔ ترن جمی تنو پریہری ہی نریسو

جو بھی پوچھے گا اُسے یہی اُتر دینا پڑے گا۔ ہائے! اجودھیا میں جا کر اب مجھے یہی سُکھ لینا ہوگا۔ جب دین دُکھی راجہ جن کا جیون ہی رام جی کے ادھین ہے۔ مجھ سے پوچھیں گے۔ تو میں کونسا مُنہ لے کر اُنہیں اُتر دوں گا۔ کہ میں راجکماروں کو کُشل پوروک (صحیح وسلامت) بن میں پہنچا آیا ہوں۔ لکشمن سیتا۔ رام چندر جی کے سندیش کو سُنکر مہاراج تنکے کی طرح شریر کو تیاگ دیں گے۔

ہردو نہ بدریو پنک جیمی بچھرت پریتم نیرو

جانت ہوں موہی دینہہ بدھی یہو جاتنا سریرو

جیسے پانی کے الگ ہوتے ہی کیچڑ پھٹ جاتا ہے۔ ویسے پریتم (شری رام چندر جی) کے الگ ہو جانے پر میرا ہردہ پھٹ کیوں نہیں گیا! اس سے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بدھاتا نے مجھے یہ یاتنا شریر (جو شریر پاپی جیووں کو نرک بھوگنے کے لئے ملتا ہے) ہی دیا ہے۔

ایہی بدھی کرت پنتھ پچھتاوا ۔ تمسا تیر ترت رتھو آوا

بداکئے کری بنئے نشاوا ۔ پھرے پاین پری بکل بشادا

راستے میں رتھ میں بیٹھے اس پرکار پچھتاوا کرتے کرتے رتھ فوراً تمسا ندی کے تٹ پر آ پہنچا۔ سُمنتر نے تب بنتی کر کے چاروں نشادوں کو وداع کیا۔ وہ دُکھ سے مہا ویاکل ہوئے سُمنتر کے پاؤں پڑ کر چلے۔

پیٹھت نگر سچو سکچائی ۔ جنو ماریسی گر براہمن گائی

بیٹھی بٹپ تر دوس گنواوا ۔ سانجھ سمے تب اوسرو پاوا

نگر میں پرویش کرتے ہوئے سُمنتر ایسے ڈرتے ہیں۔ مانو گرو برہمن یا گائے کو مار کر آئے ہوں۔ اُنہوں نے دن کا سماں ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھ کر گذارا۔ جب سندھیا کا سماں آیا۔ تب انہیں نگر کے بھیتر جانے کا موقع ملا۔

اودھ پربیسو کینہہ اندھیارے ۔ پیٹھ بھون رتھو راکھی دوارے

جنہہ جنہہ سماچار سُنی پائے ۔ بھوپ دوار رتھو دیکھن آئے

اندھیرا ہو جانے پر سُمنتر نے اجودھیا میں پرویش کیا۔ رتھ کو دروازے پر کھڑا کر کے وہ محل میں گئے۔ جن جن لوگوں نے سُمنتر کے

آنے کی خبر سُنی ۔ وہ سبھی رتھ دیکھنے کو راج دوار پر آ گئے ۔

رتھو پہچانی بکل بلکھی گھوڑے ۔ گرہیں گات جمی آتپ اوڑے
نگر ناری تر بیاکُل کیسیں ۔ نگھٹت نیر مین گُن جیسیں

رتھ کو پہچان کر اور گھوڑوں کو ویاکل دیکھکر اُن کے شریر مارے غم کے ایسے گھلنے لگے ۔ جیسے دھوپ میں اولے گھل جاتے ہیں ۔ نگر بھر کے استری پُرش ایسے ویاکل ہیں ۔ جیسے جل کے سُوکھ جلنے پر مچھلیاں ویاکل ہوتی ہیں ۔

سچوا گمنو سُنت سُبکل ۔ بھیو رنیواس
بھون بھینکر لاگ تیہی مانہوں پربیت نواس

منتری اکیلے ہی آئے ہیں ۔ یہ سُن کر سارا رنواس ویاکل ہو گیا ۔ راج محل اتنا بھیانک جان پڑتا ہے ۔ مانو پریتوں کا نواس ستھان شمشان بھومی ہو ۔ جو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے ۔

اتی آرتی سب پوچھیں رانی ۔ اُتر نہ آو بکل بھئی بانی
سُنئی نہ شروَن نین نہیں سُوجھا ۔ کہہ سُچو کہاں نرپ تیہی پوچھا

اتی انت دُکھی ہو کر رانیاں پوچھتی ہیں ۔ پر سُمنتر کو کچھ جواب نہیں آتا ہے ۔ اُن کی بانی رُک گئی ۔ نہ کانوں سے سُنائی دیتا ہے ۔ اور آنکھوں سے بھی کچھ نہیں سُوجھتا ۔ وہ جہاں تہاں سب سے پوچھتے ہیں کہ کہو راجہ کہاں ہیں ۔

داسنہہ دیکھ سچو بکلائی ۔ کوسلیا گرہ ہیں گئیں لوائی
جائی سُمنتر دیکھ کس راجا ۔ امئے رہت جنو چندو براجا

سُمنتر کو ویاکل دیکھکر داسیاں اُنہیں اپنے ساتھ کوشلیا جی کے محل میں لے گئیں ۔ سُمنتر نے جا کر راجا کو کیسی حالت میں دیکھا مانو امرت کے بِنا چندر رہا ہو ۔

آسن سین بھوشن بہینا ۔ پریو بھومی تل نپٹ ملینا
لیئی اُساسو سوچ ایہی بھانتی ۔ سُرپر تیں جنو کھسیو ججاتی

آسن سیج گہنوں سے رہت راجہ بالکل ننگی زمین پر پڑے ہیں ۔ وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اس کا پرکار سوچ رہے ہیں مانو ییاتی سورگ سے گر کر سوچ رہا ہو ۔

لیت سوچ بھری چھنو چھن چھاتی ۔ جنو جری پنکھ پریو سمپاتی
رام رام کہہ رام سنیہی ۔ پُنی کہہ رام لکھن بیدیہی

پل پل بعد راجہ سوچ سے چھاتی بھر لیتے ہیں ۔ انکی دشا ایسی ویاکل ہے ۔ مانو گیدھ راج جٹایو کا بھائی سمپاتی سورج دوارا اپنے پر جھلس جانیپر ویاکل ہو کر گرا تڑپ رہا ہو ۔ "رام" "رام" "ہے پیارے رام" راجہ بار بار ایسا کہہ رہے ہیں ۔ پھر کبھی "ہا رام لکشمن جانکی" ایسا بھی کہنے لگتے ہیں ۔

دیکھی سچو جے جیو کہی کینہیو دنڈ پرنامو
سُنت اُٹھیو بیاکُل نرپتی کہو سُمنتر کہاں رامو

راجہ کو دیکھکر سُمنتر نے جے جیو کہہ کر ڈنڈوت پرنام کیا ۔ سُنتے ہی راجہ ویاکل ہو کر اُٹھ بیٹھے ۔ اور بولے سُمنتر! کہو رام کہاں ہیں ۔

بھوپ سُمنتر لینہہ اُر لائی ۔ بوڑت کچھ ادھار جنو پائی
سہت سنیہہ نکٹ بیٹھاری ۔ پوچھت راؤ نین بھری باری

راجہ نے سُمنتر کو چھاتی سے لگا لیا ۔ ڈوبتے ہوئے پُرش کو مانو تنکے کا سہارا مل گیا ہو ۔ پریم کے ساتھ منتری کو اپنے پاس بٹھا کر راجہ نیتروں میں جل بھر کر بولے ۔

رام کُسل کہو سکھا سنیہی ۔ کہاں رگھوناتھ لکھن بیدیہی
آنے پھیری کہ بن ہی سدھائے ۔ سُنت سچو لوچن جل چھائے

ہے پیارے سکھا! شری رام جی کی کُشل کہو ۔ سیتا رام اور لکشمن کہاں ہیں؟ انہیں واپس لوٹا لائے ہو یا بن کو چلے گئے ۔ یہ سُنتے ہی سُمنتر کی آنکھوں میں پانی بھر آیا ۔

سوک بکل پُنی پوچھ نرپیسو ۔ کہو سیا رام لکھن سندیسو
رام روپ گن سیل سبھاؤ ۔ سُمری سُمری ار سوچت راؤ

شوک سے ویاکل راجہ پھر پوچھتے ہیں ۔ سیتا رام اور لکشمن کا

کچھ سندیش تو کہو. شری رام چندر جی کے رُوپ گُن شیل اور سبھاؤ کو یاد کرکے راجہ من میں سوچ کرتے ہیں.

راؤ سُنائی دینہہ بنباسُو ۔ سُنی من بھیئو نہ ہرشُو ہرانسُو
سو سُت بچھرت گئے نہ پرانا ۔ کو پاپی بڑ موہی سمانا

میں نے راج تلک کی بات سُنا کر بنباس دیدیا ۔ یہ سُن کر بھی جس رام کو نہ ہرش ہوا نہ شوک ۔ ایسے پُتر کے ویوگ سے بھی پران نہیں نکلے ۔ تو میرے سمان اور بڑا پاپی کون ہوگا ۔ !

سکھا رامُ سیا لکھن جہاں تہاں موہی پہنچاؤ
ناہیں تو چاہت چلن اب پران کہُوں ستی بھاؤ

ہے سکھا ! جہاں رام سیتا اور لکشمن ہیں وہاں مجھے پہنچا دو ۔ نہیں تو میں سچ سچ کہتا ہوں ۔ کہ میرے پران نکلا ہی چاہتے ہیں ۔

پُنی پُنی پوچھت منتری ہی راؤ ۔ پریتم سُتین سندیس سناؤ
کرہی سکھا سوئی بیگی اُپاؤ ۔ رامُو لکھنُو سیا نین دیکھاؤ

راجہ بار بار منتری سے پوچھتے ہیں میرے پرم پیارے پتروں کا سندیسہ سناؤ ۔ ہے سکھا ! جلدی کوئی ایسا اُپائے کیجیے جس سے میں اپنی آنکھوں سے سیتا اور لکشمن کو دیکھ لوں ۔

سچو دھیر دھر وکہہ مرُوو بانی ۔ مہاراج تمہہ پنڈت گیانی
بیر سُدھیر دھُرندھر دیوا ۔ سادھو سماجُو سدا تمہہ سیوا

دھیرج دھر کر سُمنتر نے کومل بانی سے کہا ۔ مہاراج ! آپ ودوان ہیں بھور ویر اور شریشٹھ پُرشوں میں آپ شریشٹھ ہیں ۔ ہے دیو آپ نے سدا ہی مہاتما پُرشوں کا ستیہ سنگ کیا ہے ۔

جنم مرن سب دُکھ سُکھ بھوگا ۔ ہانی لابھُو پریہ ملن بیوگا
کال کرم بس ہوہیں گوسائیں ۔ برس راتی دِوس کی نائیں

جنم مرن سب سُکھ دُکھ کے بھوگ ہانی لابھ ۔ پیاروں کا سنجوگ ویوگ یہ سب ہے سوامی ! دن رات کی بھانت کال اور کرم کے آدھین زبردستی ہوتے رہتے ہیں ۔

سُکھ ہرشہیں جڑ دُکھ بلکھائیں ۔ دوؤ سم دھیر دھرہیں من مائیں
دھیرج دھر ہو بیکو بچاری ۔ چھاڑیے سوچ سکل ہتکاری

سُکھ میں خوش ہونا اور دُکھ میں چیخنا چلانا یہ مورکھ لوگوں کا کام ہے ۔ دھیر پُرش تو اپنے من میں سُکھ دُکھ دونوں کو سمان ہی جانتے ہیں ۔ اس لیے گیان وچار کرکے آپ من میں دھیرج دھریئے ۔ اور ہے سب کی بھلائی چاہنے والے سوامی ! شوک کا تیاگ کر دیجیے ۔

پرتھم باسُو تمسا بھیئو دُوسر سُرسری تیر
نہائی رہے جل پانو کری سیا سمیت دوؤ بیر

شری رام جی کا پہلا مقام تمسا ندی کے کنارے ہوا ۔ دُوسرا گنگا کے گھاٹ پر ہوا ۔ جہاں سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے اشنان کر کے اُس دن صرف جل پان ہی کیا ۔

کیوٹ کینہی بہت سیوکائی ۔ سو جامنی سنگ یور گنوائی
ہوت پرات بٹ چھیر منگاوا ۔ جٹا مُکٹ نج سیس بناوا

وہاں کیوٹ نشاد راج نے بہت سیوا کی ۔ وہ رات انہوں نے شرنگ ویرپُر میں گذاری ۔ صبح ہوتے ہی بڑھ کا دُودھ منگوایا اور اس سے دونو راجکماروں نے اپنے سروں پر جٹوں کے مکٹ بنائے ۔

رام سکھاں تب ناؤ منگائی ۔ پریا چڑائی چڑھے رگھُو رائی
لکھن بان دھنو دھرے بنائی ۔ آپُو چڑھے پربھُو آئیسُو پائی

تب رام جی کے متر نشاد راج نے ناؤ منگوائی سیتا جی کو اُس پر چڑھا کر پھر رگھوناتھ جی آپ چڑھے ۔ لکشمن جی نے دھنش بان سجا کر رکھے اور وہ بھی پربھُو شری رام چندر جی کی آگیا پا کر ناؤ پر چڑھے ۔

بکل بلوکی موہی رگھُو بیرا ۔ بولے مدھر بچن دھری دھیرا
تات پرنامو تات سن کیہیوُ ۔ بار بار پد پنکج گہیوُ

مجھ کو وِیاکل دیکھ کر شری رام چندر جی نے دھیرج دھر کر یہ میٹھے بچن کہے ۔ کہ ہے تات ! مہاراج سے جا کر میرا پرنام کہنا اور میری طرف سے بار بار اُن کے چرن کملوں کی بندنا کرنا ۔

کربی پایاں پری بنئے بھوری ۔ تات کریئے جنی چنتا موری
بن مگ منگل کسُل ہمارییا ۔ کرپا انوگرہ پُنیہ تمہاری

پھر میری طرف سے اُن کے پاؤں پکڑ کر بنتی کرنا۔ کہ ہے تات! میری چنتا نہ کرنا۔ آپ کی کرپا، پرتاپ، اور پُنیہ سے بن اور راستے میں ہمارے لیئے سب کُشل منگل ہی ہے۔

تمہریں انوگرہ تات کانن جات سب سُکھ پایہوں
پرتی پالی آیسُو کُسل دیکھیں پائے پُنی پھری آیہوں
جننی سکل پریتوشی پری پری پایاں کری بنتی گھنی
تُلسی کریہو سوئی جتنو جیہیں کُسلی رہہیں کوسل دھنی

ہے تات! آپ کی کرپا سے بن میں جاتے ہوئے سب پرکار کا سکھ پاؤں گا۔ آپکی آگیا کا پالن کر کے آپکے چرنوں کا درشن کرنے کے لیئے کُشل پوروک پھر واپس لوٹ آؤنگا۔ میری طرف سے ماتاؤں کے چرن پکڑ پکڑ کر اُن کی دھیرج بندھا کر یہ غمر بنتی کرنا کہ وُہ وہی اُپائے کریں جس سے کہ کوشل راج پِتا جی کُشل رہیں۔

گُرُن کہب سندیسُو بار بار پد پدم گہی
کرب سوئی اُپایسُو جیہیں نہ سوچ موہی اودھ پتی

شری رام جی لنے یہ بھی سندیش دیا کہ میری طرف سے بار بار گرو جی کے چرن کمل کو پکڑ کر میرا یہ سندیش کہنا کہ وُہ ایسا اُپدیش کریں۔ جس سے اودھ پتی پِتا جی کو میری چنتا نہ ہو۔

پُرجن پرجن سکل نہوری ۔ تات سنائیہو بنتی موری
سوئی سب بھانتی مور ہتکاری ۔ جاتیں رہ ترنا ہو سُکھاری

ہے تات! نگر نواسیوں اور پریوار والوں سے میری طرف سے بنتی کر کے کہنا۔ کہ وہی پُرش میرا سب پرکار سے ہتکاری ہوگا۔ جس کی چیشٹا سے مہاراج سکھی رہیں۔

کہب سندیسُو بھرت کے آئیں نیتی نہ تجئے راج پد پائیں
پالیسُہو پرجہی کرم من بانی سیئُہو ماتو سکل سم جانی

بھرت جب آئیں تو اُن سے میرا یہ سندیسہ کہنا۔ کہ راج تلک پا کر نیتی کو نہ چھوڑ دیویں۔ من بچن کرم سے پرجا کا پالن کرنا اور سب ماتاؤں کو سم درشٹی سے دیکھنا۔ اور سمان بھاو سے اُن کی سیوا کرنا۔

اور پِتا ہیسُو بھاسیب بھائی کری پتو ماتو سُجن سیوکائی
تات بھانتی تیہی راکھب راؤ سوچ موہیں جیہیں کیسے نہ کاؤ

اور ہے بھائی! پِتا ماتا اور اپنے پیارے ہتکاری سجنوں کی سیوا کر کے بھراتری بھاو کو آخری دم تک نباہنا۔ ہے تات! مہاراج کو آدر ستکار کر کے اس پرکار رکھنا کہ انہیں کبھی بھی میری یاد نہ آئے۔

لکھن کہے کچھُو بچن کٹھورا برجی رام پُنی موہی نہورا
بار بار نج سپتھ دیوائی کہبی نہ تات لکھن لرکائی

لکشمن جی لنے کچھ کٹھور بچن کہے۔ رام چندر جی لنے اُنھیں ایسا کہنے سے روک دیا۔ اور پھر مجھ سے بنتی کر کے کہا اور بار بار اپنی سوگند دلائی۔ کہ ہے تات! لکشمن کی یہ بالکپن کی بات مہاراج سے نہ کہنا۔

کہی پرنام کچھُو کہن لئے سیا بھئی شتھل سنیہہ
تھکت بچن لوچن سجل پُلک پلوت دیہہ

پرنام کر کے سیتا جی بھی کچھ کہنا چاہتی تھیں پرنتو پریم وش وہ شتھل ہو گئیں۔ اُن کی بانی رُک گئی نیتروں میں آنسو بھر آئے اور شریر میں رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

تیہی اوسر رگھُوبر رُکھ پائی کیوٹ پارہی ناو چلائی
رگھُوکل تلک چلے اہی بھانتی دیکھیُو ٹھاڑھ کُلس دھر چھاتی

اُس سمے شری رام چندر جی کا رُخ پا کر ملاح لنے پار جانے کے لیۓ ناؤ چلا دی۔ اس پرکار رگھوکل تلک شری رام چندر جی تو چل دیئے اور میں ابھاگا چھاتی پر پتھر رکھے وہیں کھڑا مُنہ دیکھتا رہ گیا۔

میں آپن کیہی کہوں کلیسُو جیئت پھر سیوں لیئی رام سندیسُو
اس کہی سچِو بچن رہی گیئو ہانی گلانی سوچ بس بھئیو

میں اپنے کلیش کو کیسے کہوں۔ جو میں شری رام چندر جی کا سندیسہ لے کر زندہ لوٹ آیا۔ اتنا کہہ کر سُمنتر سے آگے بولا نہیں جاتا۔ زبان رُک گئی۔

پربھو کے ویوگ کی پیڑا سے شریر ویاکل ہو گیا اور وہ گہری سوچ میں پڑ گئے۔

سُنت بچن سُنت ہیں نرناہو۔ پریو دھرنی اُرد ارن داہو

تلپھت وشم موہ من ماپا۔ ماجا منہوں میں کھوں بیاپا

منتری کے بچن سُنتے ہی راجہ دھرتی پر گر پڑے۔ چھاتی جلنے لگی۔ اُن کا من مہاکٹھن موہ سے تڑپنے لگا۔ مانو مچھلیوں کو برسات کا پہلا پانی لگ گیا ہو۔

کری بلاپ سب روہیں رانی مہا بپتی کیمی جائی بکھ نی

سُنی بلاپ دُکھہو دُکھ لاگا دھیر جہو کر دھیر جو بھاگا

سب رانیاں ولاپ کر کے رو رہی ہیں۔ اس بپتے کی مہان بپتا کا ورنن کیسے کیا جائے۔ اُنکے ولاپ کو سُن کر دکھ بھی دُکھی ہو گیا اور خود دھیرج کا حوصلہ چھوٹ گیا۔

بھیو کولا ہلو اودھ اتی سُنی نرپ رائر سور و

بپُل بہگ بن پریو نسی مانہوں کُلس کٹھور و

راج محل میں رونے پیٹنے کا شور سُن کر ساری ایودھیا میں بڑا بھاری کہرام مچ گیا۔ ایسا جان پڑتا تھا کہ مانو پنچھیوں کے وشال بن پر رات کے وقت بھیانک بجلی گر گئی ہو۔

پران کنٹھ گت بھیو بھوآلو منی بہین جنو بیاکلو بیالو

اندریں سکل بکل بھئیں بھاری جنو سر سرسج بنو بنواری

راجہ کے پران گلے میں آ گئے۔ مانو منی کھوئی جانے سے سانپ دُکھ کے مارے مرا جا رہا ہو۔ ساری اندریاں دُکھ کے مارے تڑپ رہی ہیں۔ مانو کملوں کا بن تالاب میں بغیر پانی کے مرجھا گیا ہو۔

کوسلیاں نرپ دیکھ ملانا ربی کل ربی انتھیوں جیاں جانا

اُردھری دھیر رام مہتاری۔ بولی بچن سمے انوساری

راجہ کی اس دُکھ بھری نازک حالت کو دیکھکر کوشلیا جی نے اپنے من میں جان لیا۔ کہ سوریہ ونش کا سورج غروب ہو چلا۔

تب شری کوشلیا جی نے من میں دھیرج دھر کر وقت کے مطابق یہ بچن کہے

ناتھ سمجھی من کریئے بچارو۔ رام بیوگ پیودھی اپارو

کرن دھار تم اودھ جہاجو۔ چڑھیو سکل پریہ تھک سماجو

ہے ناتھ! آپ من میں سمجھ کر وچار کیجئے۔ رام کے ویوگ روپی جہاز پڑا ہے سارا پریوار اور پرجا اس جہاز میں بیٹھے ہوئے مسافر ہیں! اور آپ اس جہاز کے ملاح ہو۔

دھیر جو دھریئے تو پاردو۔ ناہیں تو بوڑھی سب پریوارو

جوں جیاں دھریئے بنئے پیتو ری۔ رام لکھن سیا ملہیں بہوری

اگر آپ حوصلہ رکھیں تو سب پار ہو جائیں گے نہیں تو سارا پریوار ڈوب جائے گا۔ اگر آپ میری بنتی کو ہوئے میں دھارن کریں تو ہے سوامی! رام لکشمن اور سیتا پھر آملیں گے۔

پریا بچن مردو سُنت نرپ چیتیو آنکھی اُگھاری

تلپھت مین ملین جنو سینچت سیتل باری!

اپنی پیاری پتنی کوشلیا جی کے کومل بچن سُن کر راجہ نے نینر کھولے مانو تڑپتی ہوئی ملین مچھلی پر کوئی شیتل جل چھڑک رہا ہو۔

دھری دھیر جو اُٹھی بیٹھ بھوآلو۔ کہو سُمنتری کہاں رام کرپالو!

کہاں لکھنو کہاں رامو سینہی کہاں پریہ پُتر بدھو بیدیہی!!

دھیرج دھر کر راجہ اُٹھ بیٹھے۔ اور کہنے لگے کہ ہے سُمنتر! کہو کرپالو رام کہاں ہیں۔ لکشمن کہاں ہیں۔ پیارے رام کہاں ہیں! اور میری پُتر بدھو (بہو) پیاری جانکی جی کہاں ہے۔!

بلپکت راؤ بکل بہو بھانتی بھئی جگ سرس سرائی نہ راتی

تاپس اندھ ساپ سُدھی آئی کوشلیا ہی سب کتھا سُنائی

راجہ ویاکل ہوئے اس پرکار بہت طرح سے ولاپ کرتے ہیں! رات یگ کے سمان ہو گئی۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ راجہ کو شرون کمار کے پتا اندھے تپسوی کے شاپ (بد دُعا) کی یاد آ گئی اور انہوں نے کوشلیا کو سب کتھا کہہ سنائی۔

بھییُو بِکل برِنت اِتہاسا۔ رام رہت دھگ جیون آسا
سو تنو راکھی کرب میں کاہا۔ جیہیں نہ پریم نیم مور نباہا

یہ اتہاس کہتے ہوئے راجہ ویاکل ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ رام جی کے بنا جینے کی آشا رکھنے پر دھکار ہے۔ ایسے شریر کو رکھکر میں کیا کروں گا جس نے میرے پریم کے پرن کو نہیں نباہا۔

ہا رگھونندن پران پریتے۔ تمہ بنو جیئت بہُت دن بیتے
ہا جانکی لکھن ہا رگھوبر ہا۔ پِتُو ہت چِت چاتک جل دھر

ہائے رگھونندن ہائے پران پیارے رام! تمہارے بنا جیتے ہوئے مجھے بہت دن بیت گئے۔ ہا جانکی لکشمن! ہا رگھوبیر! ہا میرے چِت رُوپی پپیہے کے ہت کرنے والے میگھ۔

دوہا
رام رام کہی رام کہی رام رام کہی رام
تنو پرہری رگھوبر برہن راؤ گیئو سُر دھام

رام رام کہہ کر پھر رام رام کہہ پھر رام رام کہہ کر اور پھر رام رام کہہ کر راجہ شری رام جی کے ویوگ میں شریر کو چھوڑ کر دیو لوک کو سدھار گئے

جیئن مرن پھلو دسرتھ پاوا۔ انڈ انیک امل جسو چھاوا
جیئت رام بدھو بدنو نہارا۔ رام برہ کری مرنو سنوارا

جینے اور مرنے کا پھل تو دشرتھ جی نے ہی پایا۔ انیک برہمانڈوں میں اُن کا نرمل یش چھا گیا۔ جیتے جی تو انہوں نے شری رام چندر جی کے چندر مُکھ کو دیکھا۔ اور رام جی کے ویوگ کے نمت اپنا شریر تیاگ کر مرنا سُدھار لیا۔

سوک بِکل تب رودہیں رانی۔ رُوپ سیلو بلو تیجُو بکھانی
کرہیں بلاپ انیک پرکارا۔ پرہیں بھُومی تل بارہیں بارا

شوک کے مارے بیاکُل ہو کر رانیاں رونے لگیں اور راجہ کے رُوپ شیل بل اور تیج کو یاد کر کر کے انیکوں پرکار کے ولاپ کرنے لگیں۔ اور بار بار مارے غم کے زمین پر گرنے لگیں۔

بلپہیں بِکل داس اُرو داسی۔ گھر گھر رُودن کرہیں پُر باسی
اتھئیو آجُو بھانُو کُل بھانُو۔ دھرم اودھی گُن رُوپ ندھانُو

داس اور داسیاں بیاکُل ہوئی اور لاپ کر رہی ہیں۔ نگر واسی گھر گھر رو رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ آج سُورج کُل کا سُورج غروب ہو گیا۔ جو دھرم کی آخری حد اور گُن اور رُوپ کے بھنڈار تھے۔

گاریں سکل کیکئی دیہیں۔ نین بہین کینہہ جگ جیہیں
ایہی بدھی بلپت رین بہانی۔ آئے سکل مہا مُنی گیانی

سب کیکئی کو گالیاں دیتے ہیں۔ جس نے سنسار کو آنکھوں سے رہت کر دیا۔ اس پرکار ولاپ کرتے رات گذر گئی۔ اور صبح ہوتے ہی سارے بڑے بڑے مُنی اور گیانی لوگ اکٹھے ہوئے۔

تب بسشٹ مُنی سمے سم کہی انیک اتہاس
سوک نیوارئیو سب ہی کر نج بگیان پرکاس

تب مُنی وسشٹ جی نے وقت کے مطابق بہت سے اتہاس کہہ کر اپنے وگیان کے پرکاش سے سب کا شوک دُور کیا۔

تیل ناؤ بھری نرپ تنو راکھا۔ دُوت بولائی بہُوری اس بھاکھا
دھاوہو بیگی بھرت پہیں جاہو۔ نرپ سُدھی کتہوں کہہو جنی کاہو

تیل سے ناؤ بھر کر راجہ کا شریر اُس میں رکھوا دیا گیا۔ پھر دوتوں کو بلوا کر وسشٹ جی نے اُن سے ایسے کہا کہ فوراً بھرت جی کے پاس دوڑے جاؤ۔ راجہ کے پرلوک گمن کی خبر کسی سے بھی نہ کہنا۔

ایتنی کہیہو بھرت سن جائی۔ گُر بولائی پٹھئیو دوؤ بھائی
سُن مُنی آیسو دھاون دھائے۔ چلے بیگ بر باجی لجائے

بھرت سے جا کر صرف یہی بات کہنا کہ تم دونوں بھائیوں کو گرو جی نے بلایا ہے۔ مُنی کی آگیا پا کر وہ دُوت دوڑے اور اپنی تیز چال سے گھوڑوں کو بھی لجاتے ہوئے چلے۔

انرتھو اودھ ارمبھیو جب تیں۔ کُسگن ہوہیں بھرت کہوں تب تیں

دیکھہیں راتی بھیانک سپنا ۔ جاگی کرہیں کٹو کوٹی کلپنا

جب سے ایودھیا میں انرتھ شروع ہوا تھا تب سے ہی بھرت کو بُرے بُرے شگن ہو رہے تھے ۔ رات کو وہ ڈراؤنے سپنے دیکھا کرتے اور جاگ کر ان سپنوں کے سمبندھ میں طرح طرح کی امنگل کلپنائیں کیا کرتے تھے ۔

بپر جیوائیں دیہیں دن داتا ۔ سو ابھیشیک کرہیں بدھی نانا
ماگہیں ہردیاں مہیس منائی ۔ کُسل ماتو پتو پرجن بھائی

وُہ امنگل کے بھے سے برہمنوں کو بھوجن کرا کر بہتی دن دان دیتے ہیں ۔ اور مُدر دیوتا کی نانا پرکار سے پوجا کرتے ہیں ۔ شوجی کو ہردے میں منا کر ماتا پتا بھائی اور کٹمبیوں کے منگل کے لیئے پرارتھنا کرتے ہیں ۔

ایہی بدھی سوچت بھرت من دھاون پہنچے آئی
گرو انوشاسن شرون سُنی چلے گنیسو منائی

بھرت جی اس پرکار من میں سوچ کر رہے تھے کہ اتنے میں دوت آ پہنچے ۔ گرو کی آگیا کو کانوں سے سُن کر وہ گنیش جی کو منا کر چلے ۔

چلے سمیر بیگ ہئے ہانکے ۔ ناگھت سرت سیل بن بانکے
ہردیاں سوچ بڑ کچھو نہ سوہائی ۔ اس جانہیں جہاں دیاؤں اڑائی

ہوا کی طرح گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے وہ بانکے بن پہاڑ اور ندیوں کو عبور کرتے ہوئے چلے ۔ ہردے میں بڑی سوچ لگی ہوئی ہے ۔ کچھ نہیں سوجھتا جی ایسا چاہتا ہے کہ ایودھیا میں اُڑ کر پہنچ جاویں ۔

ایک نمیش برش سم جائی ۔ ایہی بدھی بھرت نگر نیارائی
اسگن ہوہیں نگر بیٹھارا ۔ رٹہیں کُبھانی کُکھیت کرارا

ایک ایک پل برس کے سمان گذر رہا ہے ۔ اس پرکار بھرت ایودھیا پوری کے نزدیک پہنچے ۔ نگر میں داخل ہوتے ہی بُرے بُرے شگن ہونے لگے ۔ بُری جگہ پر بیٹھے کوّے بُری طرح سے کاں کاں کی رٹ لگا رہے ہیں ۔

کھر سیار بولہیں پرتیکولا ۔ سُنی سُنی ہوئی بھرت من سُولا
شری ہت سر سر تا بن باگا ۔ نگر بسیسی بھیاون لاگا

گدھے اور گیدڑ برخلاف بول رہے ہیں ۔ یہ سب سُن کر بھرت جی کے کلیجے میں ہوک اُٹھتی ہے ۔ تالاب ندی بن اور باغ شوبھا رہت ہو گئے ہیں ۔ نگر تو مانو کاٹ کھانے کو ہی آتا ہے ۔

کھگ مرگ ہئے گئے جاہِں نہ جوہے ۔ رام ہوگ کروگ بگوئے
نگر ناری نرنپٹ دُکھاری ۔ منہوں سبنہ سب سمپتی ہاری

شری رام چندر جی کے وِیوگ روپی بھیانک روگ سے پشو پنچھی گھوڑے ہاتھی دُکھ کے مارے ایسے تڑپ رہے ہیں کہ دیکھے نہیں جاتے ۔ نگر کے استری پُرش بہت ہی دُکھی ہو رہے ہیں ۔ مانو سب کا سب دھن دولت لُٹ گیا ہو ۔

پُرجن ملہیں نہ کہہیں کچھو گوہیں جوہار ہیں جاہیں
بھرت کُسل پوچھی نہ سکہیں بھے بشاد من ماہیں

راستے میں نگر کے لوگ جو ملتے ہیں وُہ چُپ چاپ بھرت جی کو بندنا کر کے گذر جاتے ہیں منہ سے کوئی کچھ نہیں بولتا ۔ بھرت جی کے من میں ڈر اور چنتا چھا رہی ہے اس لیئے وہ بھی کسی سے کُشل پوچھنے کا حوصلہ نہ کر سکے ۔

ہاٹ باٹ نہیں جائی نہوری ۔ جنو پُر دس دسی لاگی دواری
آوت سُت سُنی کیکئی نندنی ۔ ہرشی روی کل جل رُہ چندنی

بازار اور راستوں کی دُردشا دیکھی نہیں جاتی ۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ نگر میں دسوں طرفوں سے بھیانک آگ لگی ہوئی ہے ۔ بھرت جی کے آنے کی خبر سُن کر کیکئی بڑا ہی پرسن ہوئی ۔ جو سورج ونش کے کمل کا ناش کرنے والی چاندنی کے سمان ہے ۔

سجی آرتی مُدت اُٹھی دھائی ۔ دوارہیں بھینٹی بھون لیئی آئی
بھرت دُکھت پریوار نہارا ۔ مانہوں تُہن بنج بن مارا

وُہ پرسن ہو کر آرتی سجا کے اُٹھ دوڑی ۔ دروازے پر ہی بھرت جی کو مل کر محل کے بھیتر لے آئی ۔ بھرت جی نے سارے پریوار کو دُکھی

دیکھا مانو کہ کملوں کے بن پر کہر پڑ گئی ہو۔

کیکئی ہرشت ایہی بھانتی۔ منہوں مدت دولانی کراتی
سُت ہی سنوچ کچھی منواریں۔ پوچھی نیہر کسُل ہماریں

صرف ایک کیکئی ہی خوش نظر آتی ہے۔ مانو بھیلنی جنگل کو آگ لگا کر خوشی کے مارے پھولا نہ سماتی ہو۔ پتر کو سوچ میں پڑا ہوا اور من میلا اداس جاکر کیکئی نے پوچھا کہو تمہارے ننہال میں سب کشل تو ہیں!

سکل کشل کہی بھرت سنائی۔ پوچھی نج کل کشل بھلائی
کہو کہاں تات کہاں سب ماتا۔ کہاں سیا رام لکھن پریہ بھراتا

بھرت جی نے ساری کشل کہہ سنائی۔ پھر اپنے کل کی کشل چھیم (خیر و عافیت) پوچھی۔ اور کہا کہو پتا جی کہاں ہیں! میری دوسری دونو ماتائیں کہاں! سیتا جی اور پیارے بھراتا رام اور لکشمن کہاں ہیں!

سُنی سُت بچن سنیہہ میں کپٹ نیر بھری نین
بھرت شرون من سول سم پاپنی بولی بین

پتر کے پریم بھرے بچن سنکر آنکھوں میں کپٹ کے آنسو بھر کر کیکئی بھرت جی کے من میں شول کے سمان چبھنے والے بچن بولی۔

تات بات میں سکل سنواری۔ بھئے منتھرا سہائے بچاری
کچھک کاج بدھی بیچ بگاریو۔ بھوپتی سُرپتی پور پگ دھاریو

ہے تات! میں نے سب بات بنالی تھی بھلا ہو منتھرا کا جو موقع پر میری سہایک (مددگار) ہوئی پر بدھاتا نے تھوڑا سا کام بگاڑ دیا ہے، وہ یہ کہ راجہ دیولوک کو سدھار گئے۔

سُنت بھرت بھئے بیبس بشادا۔ جنو سہمیو کری کیہری نادا
تات تات ہا تات پکاری۔ پرے بھومی تل بیاکل بھاری

بھرت یہ خبر سُن کر دکھ کے مارے دیاکل ہو گئے مانو شیر کی گرج سن کر ہاتھی سہم گیا ہو۔ وہ ہائے پتا ہائے پتا ہائے تات ایسا پکار کر بہت دیاکل ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

چلت نہ دیکھن پائیوں توہی۔ تات نہ رامہی سونپیہو موہی
بہوری دھیر دھری اٹھے سنبھاری۔ کہو پتو مرن ہیتو مہتاری

بھرت جی ولاپ کر رہے ہیں ہے تات! میں آپ کے انتم درشن بھی نہ کر سکا۔ ہائے آپ مجھے اپنے ہاتھوں شری رام چندر جی کو کیوں نہ سونپ گئے۔ پھر دھیرج دھر کر سنبھل کر اٹھ بیٹھے۔ اور ماتا سے پوچھنے لگے کہ ہے ماتا! پتا جی کے مرنے کا کارن تو کہو۔

سُنی سُت بچن کہتی کیکئی۔ مرم پانچھی جنو ماہر دیئی
آدیہو تیں سب آپنی کرنی۔ کُٹل کٹھور مدت من برنی

پتر کے بچن سن کر کیکئی کہنے لگی۔ مانو گھاؤ کے ستھان کو چھیکر نشتر لگا کر اس میں زہر بھر رہی ہو۔ شروع سے لے کر آخر تک اپنی ساری کرتوت کٹل اور کٹھور دل کیکئی نے بڑے پرسن من سے سنادی۔

بھرت ہی بسریو پتو مرن سُنت رام بن گونو
ہیتو اپنپو جانی جیاں تھکت رہے دھری مونو

شری رام چندر جی کے بن جانے کی خبر سن کر بھرت جی کو پتا جی کا مرن بھول گیا۔ بن جانے میں اس سارے کلیش کا مول کارن (ذمہ دار) اپنے آپ کو جان کر بھرت جی پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔

بکل بلوکی سُت ہی سمجھاوتی۔ منہوں جرے پر لون لگاوتی
تات راؤ نہیں سوچے جوگو۔ بڑھئی سکرت جس کینہیو بھوگو

پتر کو دیاکل دیکھ کر کیکئی سمجھانے لگی۔ مانو جلے پر نمک لگا رہی ہو۔ ہے تات! راجہ کا شوک نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے پُنیہ اور یش بڑھا کر اپنی پوری عمر بھر بھوگ بھوگے۔

جیوت سکل جنم پھل پائے۔ انت امر پتی سدن سدھائے
اس انومانی سوچ پریہر ہو۔ سہت سماج راج پر کر ہو

جیتے جی تو انہوں نے جنم کے سمپورن پھل پائے اور مرنے پر وہ دیولوک کو چلے گئے۔ ایسا وچار کر کے شوک کرنا چھوڑ دو اور سماج سہت آنند سے اجودھیا کا راج کرو۔

سُنی سُٹھی سہمیُو راجکمارُو۔ پاکیں جھت جنُو لاگ انگارُو

دھیرج دھری بھری بھیہرِ سانسا۔ پاپنی سب ہی بھانتی کُل ناسا

کیکئی کے یہ بچن سُنکر راجکمار بھرت بہت ہی سہم گئے۔ مانو پکے ہوئے پھوڑے پر انگارا رکھ دیا گیا ہو۔ اُنہوں نے دھیرج دھر کر لمبی سانس لی۔ اور کہا۔ اری پاپنی! تو نے سب پرکار کُل کا ناش کر دیا ہے۔

جوں پے کُرُچی رہی اتی توہی۔ جنمت کاہے نہ مارے موہی
پیڑ کاٹی تَیں پالیو سینچا۔ مین جیون ہِت باری اُلیچا

ہائے! اگر تیری ایسی ہی دُشٹ چیشٹا تھی تو تو نے جنمتے ہی میرا گلا کیوں نہ گھونٹ دیا۔ برکش کو کاٹ کر تو نے پتے کو سینچا ہے۔ اور مچھلی کے جینے کے لئے پانی کو اُلیچ ڈالا۔ ارتھات جو میرے پرانوں کے پران تھے۔ اُن کو مجھ سے الگ کر کے تو اب مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہے۔ میری بھلائی کرتے ہوئے تو نے اُلٹا میرا ناش کر دیا ہے۔

ہنس بنس دسرتھ جن کو رام لکھن سے بھائی
جننی توں جننی بھئی بدھی سن کچھو نہ بسائی

سُوریہ ونش جیسے اُتم کل میں تو میرا جنم ہُوا ہو۔ دسرتھ جیسے دھرم دھرندھر پتا ہوں۔ رام لکشمن جیسے سداچاری جس کے بھرا ہوں۔ وہاں ہے پاپنی! مجھے جنم دینے والی ماتا تو ہے۔ سچ کہتے ہیں بدھاتا کے آگے کسی کا کچھ زور نہیں چلتا۔

جب تیں کُمتی کُمت جیاں ٹھیّو۔ کھنڈ کھنڈ ہوئی ہِردیو نہ گیوُ
برمانگت من بھئی نہیں پیرا۔ گری نہ جیبھ مُنھ پرِیو کیرا

اری کُمتی! جب تو نے ایسا وچار ہردے میں ٹھانا اس سمے تیرا ہردہ پھٹ کیوں نہ گیا! ایسے وردان مانگتے سمے تیری چھاتی میں ذرا بھی جلن نہ ہوئی! تیری زبان کیوں نہ گل گئی تیرے مُنہ میں کیڑے کیوں نہ پڑ گئے!

بھوپ پرتیتی توری کیمی کینھی۔ مرن کال بدھی متی ہری لینھی
بدھی ہوں نہ ناری ہردے گتی جانی۔ سکل کپٹ اگھ اوگن کھانی

اُسچریہ تو یہ ہے کہ راجہ نے تیرا وشواش کیسے کر لیا؟ کیا مرتے سمے

بدھاتا نے اُنکی بدھی ہر لی تھی۔ ! استریوں کے ہردے کی گتی کو بدھاتا بھی نہیں جان سکے۔ کہ وہ سب کپٹ۔ پاپ اور اوگنوں کی کھان ہوتی ہیں۔

سرل سوسیل دھرم رت راؤ۔ سو کِمی جانے تیا سبھاؤ
اس کو جیو جنتو جگ ماہیں۔ جیہی رگھوناتھ پران پریہ ناہیں

راجہ سرل سبھاؤ سوشیل اور دھرماتما تھے۔ وہ استری سبھاو کو بھلا کیا جانیں۔ جگت میں ایسا کونسا جیو جنتو ہے۔ جسے شری رگھوناتھ جی پرانوں کے سمان پیارے نہیں ہیں۔

بھے اتی اہت رامُو تیُو توہی۔ کو تو اہسی سیتہ کہو موہی
جو ہسی سو ہسی مُنہ ہسی لائی۔ آنکھی اوٹ اُٹھی بیٹھی ہی جائی

سب جگت کے پران پیارے شری رام چندر جی بھی تجھے دشمن جان پڑے! سچ سچ کہہ تو کون ہے! جو تو ہے۔ سو ہے! اب مُنہ میں کالکھ لگا کر میری آنکھوں سے دُور ہو جا اور مجھے اپنا مُنہ نہ دکھا۔

رام بِرودھی ہردے تیں پرگٹ کینھ بدھی موہی
مو سمان کو پاتکی بادی کہوں کچھو توہی

بدھاتا نے ہی مجھے شری رام چندر جی سے ورودھ کرنے والے تیرے ہردے (کوکھ) سے پیدا کیا۔ تجھے تو کچھ کہنا بھی ویرتھ ہے میرے سمان بڑا پاپی دوسرا اور کون ہے۔

سُنی شترگھن ماتُو کُٹلائی۔ جرہیں گات رس کچھو نہ بسائی
تیہی اوسر کُبری تہاں آئی۔ بسن بھوشن بیبدھ بنائی

ماتا کی کُٹلتا کو سُن کر شترگھن جی کے سارے شریر کے انگ مارے کرودھ کے جلنے لگے۔ اسی سمے کُبری سُندر البستر اور انیک پرکار کے گہنوں سے سج دھج کر وہاں آ نکلی۔

لکھی رِس بھرِیو لکھن لگھُو بھائی۔ برت انل گھرت آہوتی پائی
ہُمگی لات تکی کوبر مارا۔ پری مُنہ بھر مہی کرت پُکارا

اُسے جیتے کپڑوں سے سجی دیکھ کر لکشمن جی کے چھوٹے

بھائی شترگھن جی کرودھ سے جل بھن گئے کرودھ روپی اگنی سے تو وہ پہلے ہی جل رہے تھے۔ منتھرا کے آنے پر تو مانو اس جلتی ہوئی آگ کو گھی کی آہوتی مل گئی ہو۔ انھوں نے زور سے تاک کر کُبڑی کے ایک لات ماری۔ وہ چلاتی ہوئی اوندھے مُنھ زمین پر گر پڑی۔

کُبر ٹوٹیو پھوٹ کپار و۔ دلت دسن مُکھ رُدھر پرچارو

آہ دیئے میں کاہ نسادا ۔ کرت نیک پھل اَن اِس پاوا

اُس کا کُبڑ ٹوٹ گیا۔ کپال پھوٹ گیا۔ دانت ٹوٹ گئے اور مُنھ سے خون بہنے لگا۔ وہ چیختی چلاتی ہوئی بولی۔ آہ دیو! میں نے کیا بگاڑا جو بھلا کرتے ہوئے بھی مجھے یہ بُرا پھل ملا۔

سُنی رِپو ہن لکھی نکھ سکھ کھوٹی۔ لگے گھسیٹن دھری دھری جھونٹی

بھرت دیا ندھی دِیْنھی چھڑائی۔ کوسلیا پہیں گئے دوؤ بھائی

اُس کی یہ بات سُنکر شترگھن جی اُسے ایڑی سے چوٹی تک دُشٹ دیکھ کر اسے جھونٹے (سر کے بل) سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹنے لگے۔ تب دیا کے بھنڈار بھرت جی نے اُسے چھڑا دیا۔ پھر دونوں بھائی کوشلیا کے پاس گئے۔

ملن بسن بیرن بکل کرس شریر دُکھ بھار

(دوہا) کنک کلپ بر بیلی بن مانہوں ہنی تسار

کوشلیا جی میلے بستر پہنے ہوئے ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد پڑ گیا ہے۔ ویاکل ہو رہی ہے دُکھ کے بوجھ سے دُبلی ہو گئی ہے۔ ایسا جان پڑتا ہے جیسے سونے کی سُندر کلپ بیل کو کہر اور پالے نے سُکھا دیا ہو۔

بھرت ہی دیکھی ماتو اٹھی دھائی۔ مُرچھیت اَونی پری جھائیں آئی

دیکھت بھرت و بکل بھئے بھاری۔ پرے چرن تن دسا بسا ری

بھرت کو دیکھ کر ماتا اُٹھ دوڑی۔ پر چکر کھا زمین پر اچیت ہو کر گر پڑی۔ یہ دیکھکر بھرت جی بہت ویاکل ہوئے۔ اور شریر کی سُدھ بُدھ بھول کر اُن کے چرنوں پر گر پڑے۔

ماتو تات کہاں دیہی دکھائی۔ کہاں سیا رامو لکھنو دوؤ بھائی

کیکئی کت جنمی جگ ماجھا۔ جو جنمی تو بھئی کا ہے نہ بانجھا

بھرت جی بولے۔ ہے ماتا! پتا جی کہاں ہیں۔ اُنھیں دکھاؤ! سیتا رام اور لکشمن کہاں ہیں! کیکئی سنسار میں کیوں پیدا ہوئی! پیدا ہو کر پھر بانجھ کیوں نہ رہی!

کُل کلنکو جیہیں جنمیو موہی۔ اپجس بھاجن پر یہ جن دروہی

کو تیبھون موہی سرس ابھاگی۔ گتی اسی توری ماتو جیہی لاگی

جس نے مجھ جیسے کُل کلنکی۔ نندا کے پاتر۔ پریوار اور پرجا کے دروہی (غدار) پُتر کو جنم دیا۔ میرے سمان تینوں لوکوں میں ابھاگا۔ پرانی بھلا دوسرا اور کون ہوگا! جس کے کارن سے ماتا! آپکی یہ دُردشا ہوئی ہے۔

پتُو سُرپُر بن رگھو بر کیتو۔ میں کیول سب انرتھ ہیتو

دھگ موہی بھیوں بینو بن آگی۔ دُسہہ داہ دُکھ دُوشن بھاگی

پتا جی سورگ لوک سدھار گئے۔ شری رام چندر جی بن کو چلے گئے۔ میں ہی اب سب انرتھوں کا مُول کارن ہوں۔ مجھے دھکار ہے۔ میں رگھو کُل روپی بانس کے بن میں اگنی روپ پیدا ہوا۔ اور کٹھن داہ۔ دُکھ اور دوشوں کا بھاگی بنا۔

ماتو بھرت کے بچن مردو سُنی پُنی اُٹھی سمبھاری

لیئے اُٹھائی لگائی اُر لوچن موچتی باری

بھرت جی کے کومل بچن سُنکر کوشلیا جی اپنے آپ سمبھال کر اُٹھ بیٹھیں۔ اُنھوں نے بھرت کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

سرل سُبھائے مائیں ہیاں لائے۔ اتی ہت منہو رام پھری آئے

بھینٹیو بہوری لکھن لگھو بھائی۔ سوک سنیہو نہ ہردیاں سمائی

سرل سبھاؤ ماتا نے بڑے پریم سے بھرت جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو شری رام جی ہی بن سے لوٹ آئے ہوں۔ پھر

لکشمن جی کے چھوٹے بھائی شتروگھن کو چھاتی سے لگایا۔
شوک اور پریم کوشلیا جی کے ہردے میں سماتا نہ تھا۔

دیکھی سبھاؤ کہت سبُو کوئی۔ رام ماتو اس کا ہے نہ ہوئی
ماتاں بھرت گود بیٹھارے۔ آنسو پونچھی مرود بچن اُچارے

کوشلیا کے سبھاؤ کو دیکھکر سب کوئی کہتے ہیں کہ شری رام جیسے پُتر کی ماں کا ایسا سرل کپٹ رہت سبھاؤ کیوں نہ ہو۔ ماتا نے بھرت جی کو گود میں بٹھا لیا۔ اُن کے آنسو پونچھ کومل سے کومل بچن بولیں۔

اجہوں بچھ بلی دھیرج دھرہو۔ کسمیؤ سمجھی سوک پری ہرہو
جنی مانہو ہیاں ہانی گلانی۔ کال کرم گتی اگھٹت جانی

ہے بیٹا! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں تم اب بھی دھیرج دھرو۔ یہ شوک کرنے کا سماں نہیں شوک مت کرو۔ اپنے من میں کسی پرکار کی اپنی ہانی اور اس سے ہونے والی پیڑا کو نہ مانو کال اور کرم کا چکر کبھی ہٹایا نہیں جا سکتا۔

کاہو ہی دوس دیہو جنی تاتا۔ بھاموہی سب بدھی بام بدھاتا
جو اتی ہہو ں دکھ موہی جیاوا۔ اجہوں کو جانئی کا تہہی بھاوا

ہے تات! کسی کو دوشی کیوں ٹھہراتے ہو۔ سب پرکار سے بدھاتا ہی مجھ سے اُلٹے ہو گئے۔ جو اتنا مہا کشٹ ہوتے ہوئے بھی میرے پرانوں کو نہیں نکالتے۔ اب بھی کیسے معلوم ہے۔ کہ بدھاتا کو کیا منظور ہے۔

پتو آئس بھوشن بسن تات تجے رگھو بیر
بسمیؤ ہرش نہ ہردیاں کچھو پہرے بل کل چیر

ہے تات! پتا کی آگیا سے شری رگھو بیر نے بستر اور بھوشن تیاگ دیئے اور بلکل بستر تپسویوں کے بستر پہن لیئے۔ اُن کے ہردے میں نہ کچھ دکھ تھا اور نہ سکھ۔ وہ شانت اور اچل ہے۔

مکھ پرسن من رنگ نہ روشو۔ سب کر سب بدھی کری پرتیشو
چلے بپن سنی سیا سنگ لاگی۔ رہی نہ رام چرن انوراگی

اُنکا مکھ پرسن تھا من میں نہ کچھ لالسا تھی اور کسی کے پرتی کچھ گھرنا بھی تھا۔ سب کو سب پرکار سے دھیرج دے کر وہ بن کو چلے گئے یہ سن کر سیتا جی بھی اُنکے ساتھ چلی گئیں۔ وہ شری رام جی کے چرنوں کے اپنے سچے پریم کے کارن ایودھیا میں رہ نہ سکیں۔

سنت ہی لکھنو چلے اُٹھی ساتھا۔ رہہی نہ جتن کیئے رگھو ناتھا
تب رگھو پتی سب ہی سرو ناتی۔ چلے سنگ سیا اُو لگھو بھائی

سنتے ہی لکشمن بھی ساتھ ہو لیے۔ شری رگھو ناتھ جی نے انہیں گھر پر رکھنے کے لیئے بہت سے جتن کیئے پر وہ نہ رہے۔ تب شری رگھو ناتھ جی سب کو سر نوا کر سیتا اور لکشمن کو ساتھ لے کر بن کو چلے گئے۔

رامو لکھنو سیا بن ہی سدھائے
گئیوں نہ سنگ نہ پران پٹھائے

یہو سبُو بھا انہہ آنکھنہ آگیں
تیئو نہ تجا تنو جیو ابھاگیں

شری رام لکشمن اور سیتا بن کو چلے گئے۔ میں نہ تو ساتھ ہی گئی اور نہ میرے پران ہی اُنکے ساتھ گئے۔ یہ سب انہی آنکھوں کے سامنے ہوا۔ تو بھی اس ابھاگے جیو نے شریر نہ چھوڑا۔

موہی نہ لاج نج نیہو نہاری۔ رام سریس سُت میں مہتاری
جیئے مرے بھل بھوپتی جانا۔ مور ہردے سست کلش سمانا

اپنے پریم کو دیکھ کر مجھے لاج بھی تو نہیں آتی۔ شری رام جیسے پُتر کی میں ماتا! جینے اور مرنے کا پورا ڈھنگ تو راجہ نے ہی خوب جانا۔ میرا ہردے تو بجر سے بھی سو گنا کٹھور ہے۔

کوسلیا کے بچن سُنی بھرت سہت رنیواسُو
بیاکُل وِلپت راج گرہ مانہوں سوک نیواسُو

کوشلیا جی کے بچنوں کو سُن کر بھرت سمیت سارا رنواس بیاکل ہو کر ولاپ کرنے لگا۔ راج محل تو مانو شوک کدہ ہی بن گیا۔

ہوئیں بکل بھرت دوؤ بھائی۔ کوسلیاں لئے ہردیاں لگائی

بھاتی انیک بھرتو سمجھائے ۔ ہری جیک لئے پچی سنائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی ویاکل ہو کر ولاپ کرنے لگے۔ تب کوشلیا جی نے اُن کو ہردے سے لگا لیا۔ انیک پرکار سے بھرت جی کو کوشلیا جی نے سمجھایا۔ اور بہت سی گیان وچار کی باتیں کہہ کر سنائیں۔

بھرت ہوں ماتو سکل سمجھائیں۔ کہی پران شرتی کتھا سہائیں
چھل ہین سُچی سرل سبانی۔ بولے بھرت جوڑ جگ پانی

بھرت جی نے بھی ماتاؤں کو پُرانوں اور ویدوں کی کتھائیں کہہ کر سمجھایا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر بھرت جی نشکپٹ چھل رہت سرل اور پوتر بانی بولے۔

جے اگھ ماتو پتا سُت مارین۔ گائی گوٹھ مہی سُر پُر جارین
جے اگھ تیا بالک بدھ کینہیں۔ میت مہی پتی ماہر دینہیں

جو پاپ ماتا پتا اور پُتر کو مارنے سے ہوتا ہے اور برہمنوں کے نگر جلانے سے اور گؤشالا جلانے سے جو پاپ ہوتا ہے۔ استری اور بالک کی ہتیا کرنے سے ہوتے ہیں۔ اور جو مِتر اور راجہ کو زہر دینے سے ہوتے ہیں۔

جے پاتک اُپ پاتک اہہیں۔ کرم بچن من بھو کبی کہہیں
تے پاتک موہی ہوہوں بدھاتا۔ جوں یہ ہوئی موہی سموت ماتا

اور کوی لوگوں نے جو چھوٹے بڑے پاپ من بچن اور کرم سے ہونے والے کہے ہیں۔ اگر اس کام میں میری ذرا بھر بھی صلاح ہو تو ہے ماتا! یہ سارے پاپ مجھے لگ جائیں۔

جے پری ہری ہری ہر چرن۔ بھجہیں بھوت گن گھور
تیہی کئی گتی موہی دیئو بدھی جوں جننی مت مور

جو لوگ وشنو بھگوان اور شو بھگوان کے چرنوں کو چھوڑ کر ڈراونے بھوت اور پریتوں کی پوجا کرتے ہیں ہے ماتا! یدی اس کام میں میری صلاح ہو تو بدھاتا میری اُن بھوت پریتوں کے جیسی دُردشا کریں۔

بیچہیں بید دھرم دوہی لیہیں۔
پشُن پرائے پاپ کہی دیہیں
کپٹی کٹل کلہہ پریہ کرودھی۔
بید بدوشک بسو برودھی۔

جو لوگ یوگیہ ایوگیہ (ادھیکاری آن ادھیکاری) کا خیال کئے بغیر کیول چند ٹکوں پر برہم ودیا کو پڑھاتے سُناتے ہیں۔ اور اپنے آپ ہی اپنے مُنہ اپنے آپ کو دھرماتما ظاہر کرتے ہیں چغلخور ہیں۔ دوسرے کے پاپوں کو کہکر آپ پاپ بھاگی ہوتے ہیں۔ جو کپٹی کٹل لڑائی کے اور کرودھی ہیں۔ اور جو ویدوں کی نندا کرنے والے اور وشو بھر کے ورودھی (مخالف ہیں)

لوبھی لمپٹ لولپ چارا۔ جے تاکہیں پر دھن پردارا
پاؤوں میں تنہہ کے گتی گھورا۔ جوں جننی یہو سمت مورا

جو لوبھی۔ کامی اور لالچیوں کا آچرن کرنیوالے ہیں۔ جو دوسرے کے دھن اور استری پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اگر میری اسمیں کچھ صلاح ہو تو ہے ماتا میری ان جیسی بھیانک گتی ہو۔

جے نہیں سادھو سنگ انوراگے۔ پرمارتھ پتھ بمکھ ابھاگے
جے نہ بھجہیں ہری نرتنو پائی۔ جنہہ ہی نہ ہری ہر سجس سوہائی
تجی شرتی پنتھو بام پتھ چلہیں۔ بنچک برچی بیش جگ چھلہیں
تنہہ کے گتی موہی سنکر دیئو۔ جننی جوں یہو جانو بھیئو

جنہیں ست سنگ سے پریم نہیں۔ جو ابھاگے کلیان مارگ سے بمکھ ہیں۔ جو منش شریر پاکر بھی بھگوان کا بھجن نہیں کرتے۔ جنکو وشنو بھگوان اور شو جی کی مہما کا گُن گان اچھا نہیں لگتا۔ جو وید مارگ کو چھوڑ کر وپریت مارگ پر چلتے ہیں جو ٹھگ سادھو بھیس بنا کر لوگوں کو ٹھگتے ہیں۔ ہے ماتا! اگر مجھے اس بھید کا ذرا سا بھی پتہ ہو تو شو جی مہاراج مجھے اُن لوگوں کی گتی دیں۔

ماتو بھرت کے بچن سُنی سانچے سرل سُبھا بن
کہتی رام پریہ تات تمہہ سدا بچن من کاین

کوشلیا جی بھرت کے بھاؤ سے ہی سچے اور سیدھے سادھے بچنوں کو سُنکر کہنے لگی۔ ہے تات! تم تو تن من اور بچن سے سدا شری رام چندر جی کے پیارے ہو۔

چوپائی

رام پرانہو تیں پران تمہارے
تمہہ رگھوپتی ہی پرانہو تیں پیارے
بدھو بِش چوے سروی ہہو آگی
ہوئی باری چر باری براگی
بھئی گیانو برو مٹے نہ موہو
تمہہ راہی پرتیکول نہ ہوہو
مت تمہار یہو جو جگ کہہیں
سو سپنے ہوں سُکھ سُگتی نہ لہہیں

تمہیں رام پرانوں سے بھی بڑھکر پیارے ہیں۔ اور تم شری رگھوناتھ جی کو پرانوں سے بڑھکر پیارے ہو۔ چندرما بھلے ہی زہر برسانے لگے۔ اور پالا بھلے ہی آگ برسانے لگے۔ جل چر جیو بھلے ہی جل کا تیاگ کر دیں (ارتھات ناممکن ممکن ہو جائے) گیان ہو جانے پر بھلے ہی بھرم نہ مٹے یہ سب کچھ ناممکن بھی اگر ممکن مان لیا جائے۔ پرنتو تم کبھی بھی شری رام چندر جی کے پرتیکول نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ تم پر یہ الزام لگاتے ہیں انھیں سپنے میں بھی سُکھ اور شُبھ گتی نہیں ملے گی۔

اس کہی ماتو بھرت ہیاں لائے۔ تھن پے سروہیں نین جل چھائے
کرت بلاپ بہت یہی بھانتی۔ بیٹھہیں بیتی گئی سب راتی

ایسا کہہ کر ماتا نے بھرت کو چھاتی سے لگا لیا۔ پستانوں سے دودھ بہنے لگا۔ اور نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔ اس پرکار بہت ولاپ کرتے کرتے ساری رات بیٹھے ہی بیٹھے گذر گئی۔

بام دیو بشسٹ تب آئے۔ سچو مہاجن سکل بلائے
مُنی بہو بھانتی بھرت اُپدیسیو۔ کہی پرمارتھ بچن سُدیسیو

تب رشی بام دیو اور وششٹ مُنی آئے۔ انہوں نے سب منتریوں اور پرتشٹھت پُرشوں کو بلا لیا۔ پھر مُنی وششٹ جی نے وقت کے مطابق بہت پرکار سے بھرت جی کو گیان اُپدیش دیا۔

تات ہردیاں دھیر جو دھر ہُو کرہو جو اوسر آج ہو
اُٹھے بھرت گُر بچن سُنی کرن کہیو سبُو ساجُو

وششٹ جی نے کہا۔ ہے تات! من میں دھیرج دھر کر آج جس کام کے کرنے کا موقع ہے اُسے کرو۔ گرو جی کے بچن سُنکر بھرت جی اُٹھے اور انھوں نے سب تیاری کرنے کے لئے کہا۔

نرپ تنو بید بدت انہوادا۔ پرم بچتر بمانو بنا وا
گہی پد بھرت ماتو سب راکھی۔ رہیں رانی درسن ابھلاشی

ویدوں میں بتلائی ودھی انوسار راجہ کے شریر کو نہلایا گیا۔ اور پرم بچتر (عجیب و غریب) بمان بنایا گیا۔ بھرت جی نے پاؤں پکڑ کر سب ماتاؤں کو ستی ہونے سے روک لیا۔ وہ شری رام چندر جی کے درشن کرنیکی ابھلاشا سے رُک گئیں۔

چندن اگر بھار بہو آئے۔ امت انیک سُگندھ سُہائے
سرجو تیر رچی چتا بنائی۔ جنو سُر پُر سوپان سُہائی

چندن اگر کے علاوہ اور بھی انیک پرکار کے اپار سُگندھت دروّیوں (خوشبودار چیزوں) کے بہت سے بوجھ کے بوجھ (گٹھر کے گٹھر) آئے۔ سرجو ندی کے تٹ پر سُندر چتا بنائی گئی مانو وہ چتا سورگ کی سُندر سیڑھی ہو۔

ایہی بدھی داہ کریا سب کینہی۔ بدھی وت نہائی تلانجلی دینہی
سودھی سمرتی سب بید پُرانا۔ کینہ بھرت دس گات بدھانا

اس پرکار سب داہ کرم سنسکار کیا گیا۔ سب نے ودھی پورک اشنان کر کے تلانجلی دی۔ پھر وید پُران اور سمرتی ان سب کا مت

نشچت کرکے بھرت جی نے راجہ کا دش گاتر بدھان کیا۔

جہاں جس مُنی بتایو سُو دینہا۔ تہاں تس سہس بھانتی سو کینہا
بھے بِسُدھ دیئے سب دانا۔ دھینو باجی گج باہن نانا

جہاں جس پرکار مُنی دششٹ جی نے آگیا دی۔ وہاں ویسا ہی بھرت جی نے ہزاروں پرکار سے کیا شُدھ ہوجانے پر سب دان دیئے۔ گائے گھوڑے ہاتھی۔ اور بھانت بھانت کی سواریاں دان میں دیں۔

سنگھاسن بھوشن بسن آن دھرنی دھن دھام
دیئے بھرت لہی بھومی سُر بھے پری پُورن کام

سنگھاسن گہنے۔ بستر آن دھرتی دھن اور مکان بھرت جی نے برہمنوں کو دان میں دیئے۔ دان پاکر برہمن لوگ۔ پورن کام ہوگئے۔

پتُو ہت بھرت کینہی جسی کرنی۔ سو مُکھ لاکھ جائی نہیں برنی
سُدنُ سُودھی مُنی برنب آئے۔ سچو مہاجن سکل بُلائے

پِتا کے نمت بھرت جی نے کریاکرم آدک جس شُبھ اور سُندر ریتی سے کئے اُس کا ورنن تو سینکڑوں زبانوں سے بھی نہیں کیا جا سکتا۔ شُبھ دن وچار کر شریشٹھ مُنی دششٹ جی آئے۔ انہوں نے سب منتریوں اور مہاجنوں کو بُلایا۔

بیٹھے راج سبھاں سب جائی۔ پٹھے بولی بھرت دوؤ بھائی
بھرتُو بشِشٹ نکٹ بیٹھارے۔ نیتی دھرم مے بچن اُچارے

سب لوگ راج سبھا میں جاکر بیٹھ گئے۔ تب مُنی نے بھرت اور شترگھن دونوں بھائیوں کو بُلا بھیجا۔ دششٹ جی کو اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور راج نیتی۔ اور دھرم سے بھرے ہوئے بچن کہے۔

پرتھم کتھا سب مُنی برنی۔ کیکئی کُٹل کینہی جسی کرنی
بھوپ دھرم برتُو ستیہ سراہا۔ جیہیں تنُو پریہری پریم نباہا

کُٹل کیکئی نے جیسی کرتوت کی تھی۔ پہلے تو مُنی شریشٹھ دششٹھ جی نے وہی کتھا کہی۔ پھر راجہ کے ستیہ اور دھرم برت کی بڑی تعریف کی۔ جس نے کہ شریر تیاگ کرکے پریم کا پالن کیا۔

کہت رام گُن سیل سبھاؤ۔ سجل نین پُلکیو مُنی راؤ
بہوری لکھن سیا پریتی بکھانی۔ سوک سنہہ مگن مُنی گیانی

شری رام جی کے گنوں اور شیل سبھاؤ کو کہتے کہتے مُنی راج دششٹ جی کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ اور شریر پُلکت ہوگیا۔ پھر لکشمن جی اور سیتا جی کے پریم کا ورنن کیا۔ ایسا کرتے ہوئے گیانی مُنی شوک اور پریم میں مگن ہوگئے۔

سُنہو بھرت بھاوی پربل بلکھی کہیو مُنی ناتھ
ہانی لابھو جیوں مرن جسو اپجسو بِدھی ہاتھ

پھر مُنی نے دُکھی ہوکر کہا۔ ہے بھرت سُنئیے! ہونہار بڑی بلوان ہے۔ ہانی و لابھ جنم مرن نیک نامی اور بدنامی یہ سب ودھاتا کے ہاتھ ہے۔

اس بچاری کیہی دیئے دوسُو۔ بِرتھا کاہی پر کیجے روسُو
تات بچار کرہو من ماہیں۔ سوچ جوگُو دسرتھو نرپو ناہیں

ایسا وچار کر کسے دوش دیا جائے؟ ویرتھ ہی کسی پر کیوں کرودھ کیا جائے! ہے تات! من میں ایسا وچار کرو مہاراجہ دسرتھ شوک کرنے کے یوگیہ نہیں ہیں۔

سوچیئے بپر جو بید بہینا۔ تجی نج دھرم بشے لے لینا
سوچیئے نرپتی جو نیتی نہ جانا۔ جیہی نہ پرجا پریہ پران سمانا

ایسا برہمن سوچ کرنے کے یوگیہ ہے۔ جو وید و ودیا نہیں جانتا اور اپنا برہم دھرم چھوڑ وشے بھوگ میں لولین ہے۔ و کشتری راجہ سوچ کرنے کے یوگیہ ہے۔ جو راج نیتی نہیں جانتا۔ اور جسکو اپنی پرجا پرانوں کے سمان پیاری نہیں ہے۔

سوچیئے بیسو کرپن دھن وانُو۔ جو نہ اتتھی سو بھگتی سجانُو!
سوچیئے سودر بپر اپمانی۔ مُکھر مان پریہ گیان گمانی

اس ویش کا بھی سوچ کرنا چاہیئے جو امیر ہوکر بھی کنجوس ہے۔

جو اتیتھی کی سیوا اور شوجی کی بھگتی کرتے ہیں چتر پروین جیسی ہے اُس شودر کا بھی سوچ کرنا چاہئے تو برہمنوں کا اپمان کرنے والا۔ بکواسی مان سنمان کا بھوکا اور گیان کا گھمنڈ رکھنے والا ہے۔

سوچئے پُنی پتی ونچک ناری ۔ کٹل کلہہ پریہ اچھا چاری
سوچئے بٹو نج برت پریہری ۔ جو نہیں گرو آئیسو انوسری

پھر اُس ناری کا سوچ کرنا چاہئے تو پتی کو ٹھگنے والی۔ کٹل لڑاکی اور من مانا آچرن کرنے والی ہے۔ اس برہمچاری کا سوچ کرنا چاہئے جو اپنے برت کو توڑ دیتا ہے اور گرو کی آگیا کا پالن نہیں کرتا۔

سوچئے گرہی جو موہ بس کری کرم پتھ تیاگ
سوچئے جتی پرپنچ رت بگت بیویک براگ

اس گرہستی کا بھی سوچ کرنا چاہئے جو موہ وش کرم مارگ کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اس سنیاسی کا بھی سوچ کرنا چاہئے۔ جو ویراگ سے رہت ہو کر سنسار میں پھنس گیا ہے۔

بیکھانس ہوئی سوچئے جو گو ۔ تپ ہائی جہی بھاوی بھوگو
سوچئے پُسن اکارن کرودھی ۔ جننی جنک گرو بندھو برودھی

وہ بان پرستی بھی سوچ کرنے یوگیہ ہے۔ جو تپ کو چھوڑ کر بھوگ ولاس میں رمن کرے چغل خور کا سوچ کرنا چاہئے جو بغیر کسی کارن کے ہی کرودھ کرنے والا ہو وہ پُرش بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔ اور جو ماتا پتا گرو اور بھائی بندھوؤں کے ساتھ ویر ورودھ کرنیوالا ہو وہ بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔

سب بدھی سوچئے پر اپکاری ۔ نج تنو پوشک نردئے بھاری
سوچنیہ سبہیں بدھی سوئی ۔ جو نہ چھاڑی چھل ہری جن ہوئی

سب پرکار سے اُس کا سوچ کرنا چاہئے جو دوسروں کی بُرائی کرنے والا ہو۔ اور اپنے ہی پیٹ کے پالنے والا اور بڑا اتیاچاری نردئی (ظالم) ہو اُس پُرش کا بھی سبھی پرکار سے سوچ کرنا چاہئے۔ جو چھل کپٹ چھوڑ کر بھگوان کا بھگت نہیں ہوتا۔

سوچنیہ نہیں کوسل راؤ ۔ بھون چاری دس پرگٹ پربھاؤ
بھیؤ نہ اہی نہ اب ہونہارا ۔ بھوپ بھرت جس پتا تمہارا

کوشل پتی مہاراجہ دسرتھ جی سوچ کرنے یوگیہ نہیں ہیں۔ جنکا پربھاؤ چودہ لوک میں پرگٹ ہے۔ ہے بھرت! اُن جیسا راجہ نہ کوئی ہوا ہے نہ اب ہے اور نہ آئندہ کوئی ہوگا ہی۔

بدھی ہری ہر سُرپتی دسی ناتھا ۔ برنہیں سب دسرتھ گن گاتھا

برہما۔ وشنو۔ شو اندر اور دشاؤں کے سوامی سبھی دسرتھ جی کے گنوں کی کتھاؤں کا ورنن کیا کرتے ہیں۔

کہہُو تات کیہی بھانتی کوؤ کریہی بڑائی تاسو
رام لکھن تمہہ شترُوہن سرس سُئین سُچی جاسو

ہے تات کہو اُنکی بڑائی بھلائی کوئی کس پرکار کر سکتا ہے۔ جن کے شُدھ رام اور لکشمن تم اور شترگھن جیسے پُتر ہیں۔

سب پرکار بھوپتی بڑ بھاگی ۔ بادی بشاد کریئے تیہی لاگی
یہ سُنی سمجھی سوچ پریہرہو ۔ سر دھری راج رجایسو کرہو

راجہ سب پرکار سے بڑبھاگی تھے۔ اُن کے لئے شوک کرنا ویرتھ ہے۔ یہ سُن کر اور سمجھ کر سوچ تیاگ دو۔ اُنکی آگیا کو سر پر دھر کر اُنکی آگیا کا پالن کرو۔

رائیں راج پدُو تمہہ کہوں دیہا ۔ پتا بچن پھر چاہیئے کیہا
تجے رام جیہیں بچن ہی لاگی ۔ تنو پریہر یو رام برہا گی

راجہ نے راج پد تم کو دیا ہے۔ پتا کے بچنوں کا سچا پالن کرنا چاہئے جنہوں نے اپنے بچنوں کا پالن کرتے ہوئے شری رام چندر جی کا تیاگ کر دیا اور اُنکے ویوگ کی پیڑا سے اپنا شریر تیاگ دیا۔

نرپ ہی بچن پریہ نہیں پریہ پرانا ۔ کرہو تات پتُو بچن پروانا
کریو سیس دھری بھوپ رجائی ۔ ہی تمہ کہاں سب بھانت بھلائی

راجہ کو بچن پیارے تھے ۔ بہان پیارے نہیں تھے ۔ اس لئے

ہے تات! اپنے پتا کے بچنوں کو پرمان کرو۔ راجہ کی آگیا کا پالن سر چڑھا کر کرو۔ اس میں ہی تمہاری سب پرکار سے بھلائی ہے!

پر سو رام پتو آگیا راکھی　　مار ہتی تو لوک سب ساکھی
تنہ جھاتی ہی جو بنو دیتو　　پتو آگیان اکھ اجبونہ بھیٹو

پرنتو رام جی نے پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اپنی ماتا کو مار ڈالا۔ سب لوگ اس بات کے گواہ ہیں راجہ ییاتی کے پُتر نے اپنے پتا کو اپنی جوانی دیدی۔ پتا کی آگیا کا پالن کرنے سے انہیں نہ تو کوئی پاپ لگا اور نہ بدنامی ہی ہوئی۔

الوچت اچت بچار و تجی جے پالہیں پتو بین
تے بھاجن سکھ سجس کے بسہیں امرپتی این

جو انوچت اور اچت دمناسب اور نامناسب کا وچار چھوڑ کر پتا کے بچنوں کا پالن کرتے ہیں وہ سکھ اور نیک نامی کے پاتر ہو کر انت میں دیولوک میں بستے ہیں۔

اوسی نرلیس بچن پھر کر ہو　　پالہو پرجا سوک پرہیر ہو
سر پرنرپو پاپہی پرتیو شو　　تمہہ کہوں سکرتو نہیں دو

راجہ کے بچن کو ضرور پورا کرو۔ پرجا کا پالن کرو اور شوک کرنا چھوڑ دو۔ ایسا نہ کرنے سے دیولوک میں راجہ سکھ اور سنتوش پائنگے تمہیں یش اور نیک نامی ملے گی اور کوئی پاپ نہیں لگے گا

بید بدت سمت سب ہی کا، جیہی پتو دیئی سو پاوی ٹیکا
کرہو راج پرہٹیر ہو گلانی، مانہو مو بچن ہت جانی

وید بھی یہی کہتے ہیں اور سب لوگوں کی بھی ایسی ہی صلاح ہے کہ جس کو پتا دے وہی راج تلک پاتا ہے اس لئے تم شوک اور ودرہتھ بانی کی چنتا کرنا چھوڑ دو۔ میرے بچنوں کو اپنی بھلائی میں ہی سمجھو

سنی سکھو لہب رام بیدیہی　　انوچت کہب نہ پنڈت کیہی
کوسلیا آدمی سکل مہتاری　　تیتو پرجا سکھ ہوہیں سکھاری

اس بات کو سن کر شری رام سیتا جی سکھ پا دینگے کوئی بھی بدھیمان اسے انوچت نہیں کہے گا کوشلیا آدمی تمہاری سب ماتائیں پرجا کے سکھی ہونے سے سکھی ہوں گی۔

پرم تمہار رام کر جانیہی، سو سب بدھی تمہ سن بھل مانیہی
سونپے ہو راجہ رام کے ائیں، سیوا کریہو سینہ سہائیں

تمہارے اور شری رام چندرجی کے آپس کے پریم کو سبھی جانتے ہیں وہ سب پرکار سے تمہیں بھلا ہی مانیں گے رام چندرجی کے آنے پر انہیں راج سونپ دینا اور پریم پوروک ان کی سیوا کرنا۔

کیجے گرآلیسو اوسی کہیں سچو کر جوری
رگھوپتی آئیں اچت جس تس تب کرب بہوری

یہ سن کر سب منتری ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ گرو جی کی آگیا کا پالن ضرور کیجئے۔ شری رگھوناتھ جی کے واپس لوٹ آنے پر جیسا بھی مناسب سمجھو ویسا ہی کر لینا۔

کوسلیا دھری دھیر جو کہی، پوت پتھیہ گرآلیسو اہی
سو آدریئے کریئے ہت مانی تجئے بشاد و کال گتی جانی

کوشلیا جی نے دھیرج دھر کر بھرت جی سے کہاہے پُتر گرو جی کی آگیا کو ٹھیک سمجھ کر گرہن کرنا چاہیے اس میں ہی اپنی بھلائی مان کر اس کا ادر پوروک پالن کرنا چاہیئے کال کی گتی کو اپنے الٹ جانکر شوک کا تیاگ کر دینا چاہیئے۔

بن رگھوپتی سرپتی نرنا ہو　　تمہ ایہی بھانتی تات کدراہو
پرجن پرجا سچو سب انبا　　تمہ ہی ست سب کہن اولمبا

شری رگھوناتھ جی تو بن میں ہیں راجہ دیولوک کا راج کرنے چلے گئے۔ اور تم اس پرکار شوک سے کاتر ہو رہے ہو یہ تیرا پریوار، پرجا۔ منتری اور سب ماتاؤں کے ایک ماتر اب تم ہی سہارا ہو۔

لکھی بدھی بام کالو کٹھنائی　　دھیر جو دھیر ہو ماتو بلی جائی
سر دھر گرآلیسو انو سرہو　　پرجا پالی پریجن دکھ ہرہو

بدھاتا کو اپنے الٹے اور کال گتی کو کٹھن جان کر دھیرج دھرو ماتا تمہاری بلہاری جاتی ہے گرو کی آگیا کو سر ملتھے پر دھر کر اس کے انوسار کر تو پرجا کا پالن کرو پرجا کا پالن کر کے اپنے پریوار والوں کے دکھ نوارن کرو

گرکے بچن سچوا بھیندلو بھرت ہیئے ہت جنو چیندلو
سنی بہوری ماتو مردِ بانی سیل ستیہہ سرل رس سانی

بھرت جی نے گرو کے بچن اور منتریوں کی سراہنا سن کر بھرت بھرت جی کے ہردے کو ستیں کاری چندن کے سمان لگی اور ماتا کوشلیا کی کومل بانی جو شیل پریم۔ اور سرلتا کے رس سے پریپورن تھی سنی۔

(چھند)

سانی سرل رس ماتو بانی بھرتو بیاکل بھئے
لوچن سرورہ سردت پیچت برہ ارانکر بھئے
سو وسا دیکھت سمے تیہی بسری سب ہی سدھی دیہہ کی
تلسی سراہت سکل سادر سیواں سہج سنیہہ کی

ماتا کوشلیا کی سرل رس سے بھرپور بانی کو سن کر بھرت جی دیاکل ہو گئے۔ ان کے نیتر کملوں سے آنسو بہنے لگے آنسوؤں کی اس دھارا سے ان کے ہردے کا دیوگ روپی نیا پودا سینچا جانے لگا۔ ارتھات ان کا برہ دکھ بڑھ گیا ان کی اس دشا کو دیکھ کر سب لوگ اپنے شریروں کی سدھ بدھ بھول گئے تلسی داس جی کہتے ہیں کہ سبھاوک پریم کی سیما (حد) شری بھرت جی کی سب لوگ بڑے آدر کے ساتھ پرشنسا کرنے لگے

سورٹھا

بھرتو کمل کر جوری دھیر دھر ندھیر دھری
بچن انئیں جنو بوری دیت اچت اتر سب ہی

دھیر دُھرندھر بھرت جی دھیرج دھر کر اور ہاتھ کملوں کو جوڑ کر امرت رس سے بھرپور بچنوں سے سب کو اچت اتر دینے لگے۔

ماس پارائن اٹھارھواں وشرام

موہی اپدیسو دینہہ گرو نیکا پرجا سچو سمت سب ہی کا
ماتو اچت دھری ایسو دینہا اوسی سیس دھری چاہیو کینہا

گرو جی نے مجھے بہت ہی سندر اپدیش دیا پرجا اور منتری بھی ایسا ہی چاہتے ہیں ماتا جی نے بھی مناسب سمجھ کر یہی آگیا دی ہے اور میں تو بھی اس کو سر چڑھا کر ویسا ہی کرنا چاہتا ہوں

گرو پتا ماتو سوامی ہت بانی سنی من مدت کیئے بھلی جانی
اچت کہ انوچت کیں بچارو دھرم جائی سر پاتک بھارو

گرو پتا ماتا سوامی اور ہتیشی کی بانی سن کر اسے کلیان مے جان کر پرتن من سے اس کے انوسار برتنا چاہیئے اچت انوچت کا وچار نہ کرنے سے دھرم جاتا ہے اور سر پر پاپ کا بھاری چڑھتا ہے۔

تمہ تو دیہو سرل سکھ ہوئی جو آچرت مور بھل ہوئی
جدپی یہ سمجھت ہٹو نیکیں تدپی ہوت پرتیو شو نہ جی کیں

آپ تو مجھے وہی سرل اپدیش دے رہے ہیں جس کے انوسار برتنے سے میرا بھلا ہوگا اگرچہ اس اپدیش کو میں بھلی بھانت سمجھتا ہوں تو بھی میرے من کو صبر نہیں آتا۔

اب تمہ بنے موری سن لیہو۔ موہی انوسر سکھاونو دیہو۔
اترو دیو چھمب اپرادھو دکھت دوش گن گنہی سادھو

اب تم میری بنتی سن لیجئے - اور سری ستھتی کے انکول مجھے شکشا دیجئے - آپ جیسے پوجنیہ بزرگوں کو اتر دینے کا جو اپرادھ میں کرتا ہوں دو کشما کیجئے سادھو پرش دکھی پرش کے گن اور دوش کو خاطر میں نہیں لاتے

پتو سر پر سیارا موہن کرن کہو موہی راجو
ابھی تمیں جانہو مور ہت کے آپن بڑ کاجو

پتاجی تو پرلوک میں سیتا اور شری رامچندر جی بن میں ہیں اور مجھے آپ راج کرنے کی آگیا دے رہے ہیں ایسا کرنے میں آپ میرا کلیان سمجھتے ہیں یا اپنا کوئی بڑا کاریہ سدھ کرنا چاہتے ہیں

چوپائی

ہت ہمارے سیاپتی سیوکائی - سو ہری لینہ ماتو کٹلائی
میں انومانی دیکھیہ من ماہیں آن اُپایان مور ہت ناہیں

یدی آپ کو میری بھلائی منظور ہے تو میرا کلیان تو سیتا پتی شری رامچندر جی کی سیوا کرنے میں ہے سو اسے ماتا کی کٹلتا نے مجھ سے چھین لیا ہے میں نے اپنے من میں اچھی طرح وچار کر کسی پرکار سے میرا کلیان نہیں ہے -

سوک سماج راج کیہی لیکھیں لکھن رام سیا بنو پد دیکھیں
بادی بسن بنو بھوشن بھارو بادی برتی بنو برہم بچارو

شری رام لکشمن اور سیتا جی کے چرنوں کے درشن بغیر یہ شوک کا سماج دھرم کا مجموعہ، ایودھیا کا راج بھلا میرے لئے کس گنتی میں ہے جیسے بستروں کے بغیر گہنوں کا بوجھ اٹھانا ویرتھ ہی ہے

جا ورام ہیں آپسو دینہو ایک ہی آنک مور ہت ایہو
موہی نرپ کری بھل آپن چہو سو دیتھہ جڑتا بس کہو -

اس لئے اب آپ مجھے شری رامچندر جی کے پاس جانے کی آگیا دیجئے بس ایک ماتر اسی ایک بات میں ہی میری بھلائی ہے جو آپ مجھے راجہ بنا کر اپنا بھلا چاہتے ہو سو وہ بھی آپ موہ کے وش ہو کر ایسا کہہ رہے ہو -

کیکئی سٹے کٹل متی رام بمکھ گت لاج ! -
تمہہ چاہت سکھ موہ بس موہی سے ادھم کے راج

کیکئی کا کو کہلا نے جیسے ہوتے مجھ کٹل بدھی، رام بمکھ اور نرلج کے راج میں آپ موہ وش ہو کر سکھ چاہتے ہیں دارتمات مجھ جیسے ادھم رام بمکھ کے راجہ بننے سے آپ کو کوئی سکھ نہ مل سکے گا ایسی آشا رکھنا ہی بھول کی بات ہے - کہوں سانچ سب سنی پتی آہو چاہیئے دھرم سیل نرنا ہو موہی راجو سیٹھی دیہو جینہیں

رسا رسائل جائیہی تب ہیں

میں سچ کہتا ہوں - سب میری بات پر یقین کریں کہ راجہ دھرم شیل ہی ہونا چاہیئے آپ مجھے ہٹ پور وک جوں ہی راج دیں گے توں ہی پرتھوی پاتال میں دھنس جائے گی

چوپائی

موہی سماں کا پاپ نواسو جیہی لگی سیا رام بن باسو
رائن رام کہوں کانو دینہا بچھرت گمنو امر پر لینہا

میرے سماں پاپوں کا گھر اور کون ہو گا جس کے کارن سیتا جی اور رام چندر جی کو بن جانے ہی دکھ لوگ کے مارے شریر تیاگ کر خود راجہ دیولوک میں چلے گئے

چوپائی

میں سٹھو سب انرتھ کر ہیتو - بیٹھ بات سب سنہیں سچیتو
بنو رگھو بیر بلوکی اباسو رہے پران سہی جگ اپہاسو

میں دشٹ سب انرتھوں کا کارن سچیت بیٹھا یہ سب باتیں سن رہا ہوں شری رگھوناتھ جی کے بنا گھر کو دیکھ کر اور جگت کی ہنسی سہہ کر بھی میرے پران ابھی تک نکلے نہیں -

چوپائی

رام پنیت بشئے رس روکھے لولپ بھومی بھوگ کے بھوکے
کہاں لگی کہوں ہردے کٹھنائی ندری کلیہو جسیں لہی بڑائی

بس اس کا یہی کارن ہے کہ شری رام رگھو پتر اس سے
وہ بکہ ہیں اور لالچی بھومی اور بھوگوں کے بھوکے ہیں میں
اپنے ہردے کی کٹھورتا دنگ دلی، کہاں تک کہوں؟ جس نے
کٹھورتا میں بجر کو بھی لجا کر بڑائی پراپت کی ہے
دار تھات میرا دل بجر کو بھی کٹھورتا میں مات کر گیا۔ ہے،

دوھا

کارن تیں کارج کٹھن ہوئی دوسو نہیں مور
کلس استھی تیں اپل لوکرال کٹھور

کارن سے کارج کٹھن ہوتا ہی ہے اس میں میرا کیا دوش
ہے ہڈی سے بجر اور پتھر سے لوہا بھیانک اور کٹھور ہوتا ہے۔

چوپائی

کیکئی بھو تنو انور اگے پانور پران اگھائی ابھاگے
جوں پریہ برہن پریہ لگے دیکھب سنب بہت اب آگے

میرے یہ پامر اور سب پر کار ابھاگے پران کیکئی سے
پیدا ہوئے اس شریر سے پریم کرنے والے ہیں جب پریتم کے
دیوگ میں بھی مجھے پران پیارے لگ رہے ہیں تب تو ابھی
نا معلوم مجھے کتنے بھاری دکھ دیکھنے اور سننے ہوں گے۔

چوپائی

لکھن رام سیا کہوں بنو دینہا پٹھی امر پرتی ہت کینہا
لینہہ بدھو پن اپجو آپو دینہو پرجہی سوکو سنتاپو

لکشمن رام اور سیتا جی کو توبن باس دیا اور دیو لوک
میں بھیج کر پتی کا بھلا کیا آپ رنڈاپا اور بدنامی لی پرجا کو
شوک اور سنتاپ دیا۔

چوپائی

موہی دینہہ سکھو سجو سراجو کینہہ کیکئیں سب کر کاجو
اہی تیں مور کاہ اب نیکا تیہی پر دین کہہو تمہہ ٹیکا

اور مجھے سکھ نیک نامی اور اتم راج دیا کیکئی نے سب
کے کام بنا دیئے اس سے بڑھکر اور میرا بھلا کیا ہوگا؟
اس پر بھی آپ لوگ مجھے تلک دینے کو کہتے ہیں۔

چوپائی

کیکئی جٹھر جنمی جگ ناہیں یہ موہی کہن کچھ انوچت ناہیں
موری بات سب بدھی ہتی بنائی، پرجا پانچ کت کرہو سہائی

سو کیکئی کے پیٹ سے جنم لے کر یہ راج تلک بھی میرے لئے
انوچت نہیں ہے۔ میرے سب کام بدھاتا نے ہی بنا دیئے
ہیں پھر آپ سب پرجا اور سبھا کے لوگ کیوں میری سہائتا
کرنے کا کشٹ اٹھا رہے ہو؟

دوہا

گرہ گرہیت پنی بات لس تیہی پنی بجھی مار
تیہی پیا یئے بارنی کہو کاہ انپچار

جس کو گرہ نے گھیر لیا ہو یا اور سنپات کے روگ سے
دکھی پھر اوپر سے اسے بچھو نے کاٹ کھایا ہو ایسے پرش کو اگر
شراب پلائی جائے تو کہئے یہ کونسا علاج ہے۔

چوپائی

کیکئی سیں جو کچھ جگ جوئی چتر برنچی دینہہ موہی سوئی
دسرتھ تنہیہ رام لگھو بھائی دینہی موہی بدھی بادی بڑائی

کیکئی کے پتر کے لئے سنسار میں جو کچھ یوگیہ تھا بدھیان بدھاتا
نے وہی مجھے دیدیا ہے پرو شرتھ جی کا پتر اور شری رام چندر
کے چھوٹے بھائی ہونے کی بڑائی بدھاتا نے مجھے ویرتھ ہی
دی

چوپائی

تمہہ سب کہہو کڈھاون ٹیکا راتے جائیو سب کہن نیکا
اترو دیئوں کیہی بدھی کیہی کہہو سکھیں تمہارچی جیہی

آپ سب لوگ مجھے راج تلک دینے کو کہہ رہے ہو راجہ
کی آگیا سب کے لئے ہی کلیان کاری ہے میں کس کس کو کس

بس پر کالا تر دوبن ۔ جس کی جیسی پسند ہو جسکو جو روگ ہے روگ
ڈگ کہنا جانئے ۔

چوپائی

موہی کماتو سمیت بہائی ۔ کہو کہیں کے کیفیہہ بھلائی

مونہوکو سچراچر ماہیں ۔ جیہی سیارامو پران پریہ ناہیں

میری کماتا کیکئی سمیت مجھے چھوڑ کر کہئیے اور کون کہیگا کو بڑے بھائی کو بن بھجوا کر آپ راجہ بن کر بھرت نے اچھا کام کیا ۔ جڑ چیتن جگت میں میرے سوا اور کون ہے جس کو شری سیتا رام جی پرانوں کے سمان پیارے نہ ہوں ۔

چوپائی

پرم ہانی سب کہن بڑ لاہو ۔ ادنو مور نہیا اردش کاہو

سنیہہ نسیل پریم بس اہہو ۔ جبلی اچت سب جو کچھ کہہو

میری جو سب سے بڑی ہانی ہے اسے آپ بڑا لابھ کہہ رہے ہیں ۔ آپکو کیا دوش ہے یہ میرا ہی دربھاگیہ ہے ۔ آپ سب جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب اچت ہی ہے ۔ کیوں کہ آپ لوگ سنتشٹ شیل اور پریم کے دش ہو ۔

دوہا

رام ماتو ستی سرل چت موپر پریم بسیشی

کہئی سبھائے سنیہہ بس موری دینتا دیکھی

شری رام چندر جی کی ماتا تو بہت ہی سرل سبھاو اور مجھ سے بہت ہی پریم کرنے والی ہے اس لئے میری بے چارگی دیکھکر انہوں نے بھی سبھاوک پریم وش ہو کر مجھے ایسی آگیا دی ہے ۔

چوپائی

گر بیک ساگر جگو جانا ۔ جنہہ ہی بسو کر بدر سمانا

موکہن تلک ساج سج سوؤ ۔ بھیئیں بدھی بکھ بسو کو ؤ

گرو جی تو گیان کے سمندر ہیں ۔ جنہیں سارا سنسار جانتا ہے جن کے لئے سارا وشو ہتھیلی پر رکھے ہوئے بیر کے سمان ہے ۔ وہ بھی میرے لئے راج تلک کا ساج سجا رہے ہیں ۔ سچ کہتے ہیں کر تقدیر کے الٹ جانے پر سبھی الٹ جاتے ہیں ۔

چوپائی

پری ہری رامو سیا جگ ماہیں ۔ کو ونہ کہہی مور مت ناہیں

سو میں سنب سہت سکھو مانی ۔ انت ہوں سچ بہان جہاں پانی

سنسار میں سیتا جی اور رام چندر جی کے بغیر کوئی اس بات کو نہیں مانے گا کہ اس انرتھ میں میری صلاح نہیں ہے ۔ میں اسے سکھ مان کر سنوں گا اور سہن کروں گا ۔ کیوں کہ جہاں پانی ہوتا ہے وہاں انت میں کیچڑ ہوتا ہی ہے ۔

چوپائی

ڈرونہ موہی جگ کہہی کہ پوچو ۔ پرلوک ہو کر ناہن سوچو

ایکی اُر بس دسہہ دواری ۔ موہی لگی بھے سیارامو دکھاری

مجھے اس بات کا بالکل ڈر نہیں کہ سنسار مجھے برا کہیگا ۔ نہ مجھے پرلوک کا ہی کچھ سوچ ہے ۔ میرے ہردے میں بس یہ ایک ہی دسہہ (ناقابل برداشت) آگنی دہک رہی ہے

چوپائی

جیون لاہو لکھن بھل پادا ۔ سبو تجی رام چرن ملو لادا

مور جنم رگھوبر بن لاگی ۔ جھوٹھ کاہ پچھتاؤں ابھاگی

جیون کا سب سے بڑھ کر لابھ تو لکشمن جی نے پایا ۔ جنہوں نے سب کچھ تیاگ کر شری رام جی کے چرنوں میں من لگایا ۔ مجھ ابھاگے کا جنم تو صرف شری رام چندر جی کو بن باس دلانے کے لئے ہی ہوا تھا ۔ پھر اب اس پر میرا پچھتانا جھوٹا ہی ہے ۔

دوہا

آپنی دارن دینتا کہہوں ہوں سبھی سر نائی

دیکھیں بنو رگھوناتھ پد جیئے کے جرنی نہ جائی

سب کو سر نوا کر میں دارن دینتا (بے بسی ۔ بے چارگی) سے کہتا ہوں ۔ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کے دیکھے بنا میرے

دے کی نہیں رہنے دی ۔

چوپائی

اَن اپاوٗ موہی نہیں سوجھا ۔ کوجیا کے رگھوبر بنو بوجھا

ایکہیں آنک اسپی من ماہیں ۔ پراتہ کال چلیہوں پربھو پاہیں

مجھے اور کوئی اپائے نہیں سوجھتا ہے ۔ شری رام جی کے بغیر میرے پردے کی بات کون جان سکتا ہے ۔ ہاں میرے من میں بس یہ ایک ہی نشچہ بسا ہوا ہے کہ پراتہ کال پربھو شری رام چندر جی کے پاس چلوں گا ۔

چوپائی

جدپی من انبھل ایرا دھی ۔ بھے موہی کارن سکل اپادھی

تدپی سرن سن مکھ موہی دیکھی ۔ چھمی سب کریہیں کرپا بسیشی

اگرچہ میں برا اور قصوروار ہوں ۔ اور میری وجہ سے ہی یہ سب اپدرو ہوا ہے تو بھی سامنے شرن میں آتا ہوا دیکھ کر رام چندر جی میرے سب قصوروں کو معاف کر کے میرے اوپر بہت ہی کرپا کریں گے ۔

سیل سکچ سٹھی سرل سبھاؤ ۔ کرپا سنیہہ سدن رگھو راؤ

اری ہک ان بھل کینہہ نہ راما ۔ میں سسو سیوک جدپی باما

شری رگھوناتھ جی تو شیل ، شرمیلے ، بہت ہی سرل سبھاؤ کر اور سیرتی کے بھنڈار ہیں شری رام جی نے تو کبھی کسی شترو کا بھی برا نہیں کیا ۔ میں اگرچہ ٹیڑھا ہوں لیکن ان کا بچہ اور سیوک تو ہوں

تمہہ پے پانچ مور بھل مانی ۔ آیسو آسس دیہو سبانی

جیہیں سنی بنئے موہی جنو جانی ۔ آدہیں بہوری راہو رجدھانی

آپ سب لوگ بھی اس بات میں میری بھلائی جان کر مجھے اپنی سندر بانی سے آگیا اور آشیرواد دیجئے جس سے میری بنتی سن کر اور مجھے اپنا داس جان کر شری رام چندر جی اجودھیا کو واپس لوٹ آویں ۔

دوھا

جدپی جنموکماتو تیں میں سٹھو سدا سدوش !

آپن جانی نہ تیاگیہیں موہی رگھوبیر بھروس

اگرچہ میرا جنم دشٹ ماتا سے ہوا ہے اور میں بھی دشٹ اور سدا سے ہی دوشی ہوں تو بھی مجھے شری رام چندر جی کا بھروسہ ہے کہ وہ مجھے اپنا داس جان کر میرا تیاگ نہیں کریں گے ۔

بھرت بچن سب کہیں پریہ لاگے ۔ رام سنیہہ سدھاں جنو پاگے !

لوگ بیوگ بشم بش داگے ۔ منتر سبیج سنت جنو جاگے

بھرت جی کے بچن سب کو پیارے لگے ۔ مانو وہ رام جی کے پریم روپی امرت سے پوری پورن تھے ۔ سب لوگ شری رام جی کے ویوگ روپی زہر سے جلے ہوئے تھے سو وہ مانو بیج سہت منتر کو سنتے ہی جاگ اٹھے

ماتو سچو گرپر نر ناری ۔ سکل سنیہاں بکل بھئے بھاری

بھرت ہی کہیں سراہی سراہی ۔ رام پریم مورتی تنو آہی

ماتا ، منتری ، گرو ، نگر واسی استری پرش سب پریم کے کارن بہت ہی ویاکل ہو گئے ۔ سب بھرت جی کی سراہنا کر رہے ہیں کہ آپ کا شریر تو شری رام جی کے پریم کی ساکشات مورتی ہی ہے

تات بھرت اس کاہے نہ کہہو ۔ پرانی سمان رام پریہ اہو

جو پانور اپنی جڑتا تمہیں ۔ سب کلپ سب نرک نکیتا

ایہی الگو اوگن نہیں منی گہئی ۔ ہری گرل دکھ دارد وہی

ہے تات بھرت ! آپ ایسا کیوں نہ کہیں ؟ شری رام چندر جی کو آپ پرانوں کے سمان پیارے ہیں ۔ جو نیچ اپنی مورکھتا کے کارن تمہاری ماتا کی کنکلتا لے کر آپ پر کوئی دوش لگائے گا وہ دشٹ کروڑوں پشت سمیت سو کلپوں تک نرک کے گھر میں نواس کرے گا ۔ بلکہ سانپ کے دوش اور پاپوں کو منی نہیں گرہن کرتی ہے بلکہ سانپ کے کاٹنے ہوئے کے زہر کو دور کرتی ہے اور دکھ درد تا کو بھی تقسیم کر دیتی ہے ۔

دوہا

ادسی چلیئے بن رامو جہاں بھرت منتر و بھل کینہہ
سوک سندھو نورت سب ہی تہہ اَلمبنو دینہہ

ہے بھرت جی۔ آپ ضرور بن کو چلیئے۔ جہاں کہ شری رام چندر جی ہیں۔ آپ نے یہ بہت اچھی صلاح کی ہے شوک سمندر میں ڈوبتے ہوئے ہم سب کو آپ نے بڑا سہارا دے دیا۔

بھا سب کے من مود نہ تھورا جنو گھن دھنی سنی چاتک مورا
چلت پرات لکھی نر نیؔو نیکے بھرت پران پران پریہ جی کے

بھرت جی کے بچن سنتے ہی سب کے من میں ایسا بڑا آنند ہوا مانوں بادلوں کے گرجنے کی آواز سن کر پپیہے اور مور خوش ہو رہے ہوں پراتہ کال شری رام چندر جی کے پاس چلیں گے یہ نرنے دیکھ کر بھرت جی سب کے پران پیارے ہو گئے

منی ہی بندی بھرت ہی سر ناۓ چلے سکل گھر بدا کرائی
دھنیہ بھرت جیون جگ مانہیں سیل سنیہ سراہت جائیں

منی وششٹ جی کو بندنا کر کے اور بھرت جی کو نمسکار کر کے سب لوگ وداع مانگ کر گھر کو چلے۔ بھرت کا جینا جگت میں دھنیہ ہے۔ اس پرکار کہتے ہوئے وہ سب ان کے شیل اور پریم کی سراہنا کرتے جاتے ہیں۔

کہیں پرسپر بھا بڑ کاجو سکل چلے کر ساجہیں ساجو
جیہی راکھہیں رہو گھر رکھواری سو جانی جنو گردنی ماری

وہ سب آپس میں کہہ رہے ہیں کہ یہ بہت ہی اچھا کام ہوا سبھی چلنے کی تیاری کرنے لگے جس کو بھی پیچھے سے گھر کی رکھوالی کے لیے چھوڑنا چاہتے ہیں وہ سمجھتا ہے مانو میری گردن پر چھری چل گئی

کو کہہ رہن کہتے نہیں کاہو کو نہ چہئے جگ جیون لاہو

کوئی کوئی کہنے لگے کہ کسی کو پیچھے رہنے کے لئے نہ کہو جگت میں جیون کا لابھ کون نہیں چاہتا ہے۔

دوہا

جرو سو سمپتی سدن سکھوں سہرو ماتو پتو بھائی
سنمکھ ہوت جو رام کرے نہ سہس سہائی

وہ سمپتی گھر سکھ متر ماتا پتا اور بھائی جل جائیں جو شری رام جی کے چرنوں کے سنمکھ ہونے سے پرسن من سے سہاتا نہ کریں

گھر گھر ساجہیں باہن نانا ہرشو ہردیاں پربھات پیانا
بھرت جائی گھر کنہہ بچارو نگر باجی گج بھنڈ اردو۔

گھر گھر لوگ انیک پرکار کی سواریاں سجا رہے ہیں من میں یہ خوشی ہے کہ کل پراتہ کال چلنا ہے بھرت جی نے گھر جا کر وچار کیا کہ نگر گھوڑے ہاتھی محل خزانہ وغیرہ

سمپتی سب رگھوپتی کے آہی جوں بنو جتن چلوں تجی تاہی
تو پرنام نہ موری بھلائی پاپ سرومنی سائیں دوہائی

سب سمپتی شری رگھوناتھ جی کی ہے یدی اس کا انتظام کئے بغیر اسے چھوڑ کر چلا جاؤں تو انت میں میری بھلائی نہ ہو گی کیوں کہ سوامی کو ہانی پہنچانا سب پاپوں میں سے بڑھ کر پاپ ہے ارتھات مہا پاپ ہے

کری سوامی ہت سیوکو سوئی دوشن کوٹی دیئی کن کوئی
اس بچاری سچی سیوک بولے جے سپنیہوں نج دھرم نہ ڈولے

سیوک وہی ہے جو سوامی کا ہت کرے چاہے کوئی کروڑوں دوش کیوں نہ دے بھرت جی نے ایسا وچار کر معتبر سیوکوں کو بلایا جو کبھی سپنے میں بھی اپنے دھرم سے نہیں گر سکتے تھے

کہی سب مرمو دھرمو بھل بھاشا، جو جیہی لائک سو تیہیں راکھا
کری سب جتنو راکھی رکھوالے، رام ماتو پہیں بھرت سدھارے

بھرت جی نے ان کو سب بھید اور سب دھرم کہہ کر سنایا جو جس یوگیہ تھا اسے اسی کام پر لگا دیا۔ سب انتظام کر کے پہرے لگا

کو بھرت جی کوشلیا جی کے پاس گئے

دوہا

آرت جننی جانی سب بھرت سنیہہ سجان
کہیو بنا دن پالکیں سجن سکھاسن جان

پریم کرنے میں چتر بھرت جی نے ماؤں کو دکھی جان کر ان کے لئے پالکیاں اور سکھ آسن دکھ پال، سجانے کیلئے کہا

چک چکی جمی پُر ناری چہت پرات ار آرت بھاری
جاگت سب نسی بھیو بہانا بھرت بولائے سچو سجانا

نگر کے مرد ناری چکوی کے بھانت پراتہ کال کا انتظار نہایت بے تابی سے کر رہے ہیں ساری رات جاگتے جاگتے سویرا ہوگیا تب بھرت جی نے چتر منتریوں کو بلایا۔

کہیو لیہو سب تلک سماجو بن ہیں دیب منی رامہی راجو
بیگی چلہو سنی سچو جوہارے ترت ترت تھناگ سنوارے

اور کہا راج تلک دینے کا سب سامان ساتھ لے چلو بن میں ہی منی وششٹ جی رام چندر جی کو راج دیں گے جلدی چلو یہ سن کر منتریوں نے بندنا کی اور ترنت گھوڑے ہاتھی اور رتھ سجا دیئے گئے۔

ارندھتی اُرو آگنی سماؤ رتھ چڑھی چلے پرتھم منی راؤ
بپر برند چڑھی باہن نانا چلے سکل تپ تیج ندھانا

سب سے پہلے منی راج وششٹ جی اپنی استری ارندھتی سمیت اگنی ہوتر کی سب سامگری ساتھ لئے رتھ پر سوار ہو کر چلے پھر برہمن منڈلی جو سب کے سب تپ اور تیج کے بھنڈار تھے ان کو سواریوں پر چڑھ کر چلے

نگر لوگ سب سجی سجی جانا چتر کوٹ کہنہ کنیہ پیانا۔
سبی کا سبھگ نہ جاہیں بکھانی چڑھی چڑھی چلت بھیں سب رانی

نگر کے سب لوگ چتر کوٹ کو چل پڑے۔ جن سندر پالکیوں پر چڑھ کر رانیاں چلیں ان پالکیوں کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا

دوہا

سونپی نگر سچی سیوکنی سادر سکل چلائی
سمری رام سیا چرن تب چلے بھرت دو بھائی

نگر کو معتبر سیوکوں کے حوالے کر کے اور سب کو آدر پورک روانہ کر کے شری رام چندر جی کے چرنوں کا سمرن کر کے بھرت اور شترگھن دونوں بھائی چلے۔

رام درس بس سب نر ناری۔ جنو کری کرنی چلے تکی باری
بن سیا رامو سمجھی من ماہیں ساجخ بھرت پیادہیں جاہیں

شری رام چندر جی کے درشن کے پیاسے استری پرش ایسے تیزی سے چلے جاتے ہیں جیسے پیاس سے بیاکل ہاتھی اور ہتھنی پانی کو دیکھ کر دوڑتے ہیں سیتا رام اور لکشمن بن میں سب سکھوں کو چھوڑ کر پیدل ہی ننگے پاؤں گھومتے ہوں گے یہ وچار کر کے بھرت اور شترگھن پیدل ہی چلے جا رہے ہیں

دیکھی سنیہو لوگ انوراگے اتری چلے ہئے گئے رتھ تیاگے
جائی سمیپ راکھی نج ڈولی رام ماتو مہر دو بانی بولی

بھرت اور شترگھن دونوں بھائیوں کے پریم کو دیکھ کر لوگ پریم میں مگن ہو گئے۔ اور وہ سب گھوڑے ہاتھی اور رتھ کو چھوڑ کر ان سے اتر کر پیدل ہی چلنے لگے۔ بھرت جی کے پاس اپنی پالکی رکھوا کر کوشلیا جی ان سے کومل بانی سے بولیں۔

تات چڑھہو رتھ بلی مہتاری - ہوئیہی پریہ پریوار دکھاری
تمہریں چلت چلیہی سب لوگو۔ سکل سوک کرس نہیں مگ جوگو

ہے تات! میں تمہارے بلہاری جاتی ہوں۔ تم رتھ پر سوار ہو جاؤ۔ نہیں تو سارا پریوار دکھی ہو جائیگا۔ تمہارے پیدل چلنے سے سبھی لوگ پیدل چلیں گے۔ سب رام کے دیوگ دکھ کے مارے نربل ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی پیدل چلنے میں سمرتھ نہیں۔

سر دھری بچن چرن سُر و نائی ۔ رتھ چڑھی چلت بھئے دوؤ بھائی
تمسا پر کھم دوس کری باسو ۔ دُوسر گومتی تیر نواسو

ماتا کے بچنوں کو سر ماتھے پر دھر کر اور اُن کے چرنوں میں سر نوا کر دونوں بھائی رتھ پر سوار ہو کر چلنے لگے ۔ پہلے دِن تمسا ندی کے کنارے اور دوسرے دِن گومتی کے کنارے مقام کیا ۔

دوھا

پے آہار پھل اسن ایک نسی بھوجن ایک لوگ
کرت رام ہت نیم برت پرہری بُھوشن بھوگ

کوئی تو صرف دودھ ہی پیتا ہے ۔ کوئی پھل کھا کر ہی رہ جاتا ہے ۔ کوئی رات کو ہی صرف ایک بار بھوجن کرتا ہے ۔ اس پرکار سب پُر واسی لوگ شری رام چندر جی کے لئے بھوگ و اِلاس کو چھوڑ کر نیم اور برت کرتے ہیں ۔

سئی تیر بسی چلے بِہانے ۔ سرنگ بیر پُر سب نیارانے
سماچار سب سُنے نشادا ۔ ہردے وِچار کرئی سبشادا

رات بھر سئی ندی کے کنارے رہ کر سویرے وہاں سے چل دیئے ۔ اور شرنگ ویر پُر کے نزدیک جا پہنچے نشاد راج نے سب سماچار سُنے ۔ تو وہ دُکھی ہو کر من میں سوچنے لگا ۔

کارن کون بھرت بن جاہیں ۔ ہے کچھ کپٹ بھاؤ من ماہیں
جوں پے جیاں نہ ہوتی کُٹلائی ۔ توں کت لینہ سنگ کٹکائی

بھرت کے بن جانے کا کیا کارن ہے ؟ ان کے من میں کچھ کپٹ بھاؤ ضرور ہے ۔ اگر اُن کے من میں کپٹ نہ ہوتا ۔ تو اپنے ساتھ سینا کیوں لے جا رہے ہیں ۔

جانہیں ساتھ سمیت سُکھاری ۔ کرہوں اکنٹک راج سُکھاری
بھرت نہ راج نیتی اُر آنی ۔ تب کلنک اب جیون ہانی

بھرت یہ جانتے ہیں کہ چھوٹے بھائی لکشمن سمیت شری رام جی کو مار کر بے کھٹکے ہو کر سُکھ سے راج کروں گا ۔ بھرت نے راج نیتی من میں نہیں وچاری ۔ شری رام کو بن باس دلا کر پہلے تو بد نام ہی ہوئے تھے ۔ اب تو جیون سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا ۔

سکل سُر اسُر جُریں جُجھارا ۔ رامہی سمر نہ جیتن ہارا
کا اچرج بھرت اس کرہیں ۔ نہیں وِش بیلی امئے پھل پھرہیں

سارے دیوتا اور راکشش ویر بھی اکٹھے ہو کر یدھ کے لئے جُٹ جائیں ۔ تو بھی یدھ میں شری رام جی کو جیتنے والا کوئی نہیں ہے بھرت کے ایسا کرنے میں آشچریہ ہی کیا ہے کیونکہ زہریلی بیل کو امرت پھل کبھی نہیں لگتے ۔ (ارتھات جیسا ماتا نے کیا ویسا اگر یہ بھی کریں ، تو اس میں آشچریہ کیا ہے ۔ کیونکہ جیسی بُری ماتا ویسے ہی اس کا بیٹا)

اس بچار گُوہ گیاتی سن کہیو سجگ سب ہوہو
ہتھوا سنہو بورہو ترنی کیجئے گھاٹا روہو

نشاد راج نے ایسا وچار کر اپنے جاتی والوں سے کہا کہ سب لوگ ہوشیار ہو جاؤ ۔ ساری ناؤوں کو اپنے قابو کر کے انہیں پانی میں ڈبو دو ۔ اور سبھی گھاٹ روک لو ۔ کوئی پار نہ اُترنے پائے ۔

ہوہو سجوئیل روک ہو گھاٹا ۔ ٹھاٹ ہو سکل مرے کے ٹھاٹا
سنمکھ لوہ بھرت سن لیئوں ۔ جیت نہ سُر سری اُترن دیئوں

مسلح ہو کر گھاٹوں کو روک لو سب لوگ مرنے کے ساج سجا لو ارتھات بھرت سے یدھ لڑ کر مر مٹنے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ میں خود بھرت جی کے ساتھ سامنے ہو کر لوہا لوں گا ۔ اور جیتے جی انہیں گنگا پار اُترنے نہ دوں گا ۔

سمر مرن پنی سُر سری تیرا ۔ رام کاج چھن بھنگو سریرا
بھرت بھائی نرپ میں جن نیچو ۔ بڑیں بھاگ اسی پایئے میچو

یدھ بھومی میں مرنا اور وہ بھی گنگا جی کے کنارے ۔ اور وہ بھی رام چندر جی کے نمت اس ناشوان شریر کو پا کر ۔ ادھر میں ایک ام

جی کا ادنے سیوک اُدھر اُن کے بھائی راجہ بھرت۔ اگر میں اُن کے ہاتھ سے مارا جاؤں۔ تو ایسی موت دُرلبھ ہے۔

سوامی کاج کر میہوں رن راری۔ جس دھولہیوں بھوبن دس چاری
تجیوں پران رگھوناتھ نہورییا۔ دُہوں ہاتھ مُد موُدک موریں

میں اپنے سوامی شری رام چندر جی کے لئے رن میں لڑائی کرونگا اور چودہ لوک میں اُجّل لیش پاؤں گا۔ یدی جیت گیا تو سوامی کا کاریہ سدھ ہوگا۔ اور یدی اُن کے نمت پران تیاگ دوں گا۔ تو اُن کی اس پرکار سیوا کر کے کرت کرتیہ ہو جاؤں گا۔ میرے تو دونوں ہاتھوں میں ہی آنند کے لڈو ہیں۔

سادھو سماج نہ جاکر لیکھا۔ رام بھگت مہوں جاسو نہ ریکھا
جائیں جئیت جگ سو مہی بھارو۔ جلنی جوبن بٹپ کٹھارو

نیک پُرشوں کی سماج میں جس پُرش کی گنتی نہیں اور رام جی کے بھگتوں میں جس کی کوئی جگہ نہیں۔ اس کا جیون ویرتھ ہے۔ وہ تو پرتھوی کے لئے بوجھ ہے۔ اور اپنی ماتا کے جوبن روپی برکش کو کاٹنے والے کلہاڑے کے سمان ہے۔

بگت لیشاد نشادپتی سب ہی بڑائی اُچھاہو
سُمری رام مانگیو ترُت ترکس دھنش سنہاہو

اس پرکار نشچے کر کے نشادراج نے پرسن ہو کر سب جاتی بھائیوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اور رام جی کا سمرن کر کے ترکش دھنش اور کوچ (زرہ بکتر) مانگا۔

بیگہو بھائیہو سجہو سنجوؤ۔ سُنی رجائی کدرائی نہ کوؤ
بھلیہیں ناتھ سب کہہیں سہرشا۔ ایکہیں ایک بڑھاوئی کرشا

نشادراج نے کہا۔ ہے بھائیو! جلدی تم سب لڑائی کا سامان تیار کرو۔ میرے حکم کو سن کر کوئی ڈرنے نہ پائے۔ سب نے آنند پوروک کہا۔ ہے ناتھ! بہت اچھا۔ اور سب آپس میں ایک دوسرے کا جوش بڑھانے لگے۔

چلے نشاد جوہاری جوہاری۔ سور سکل رن روچئی راری

سُمری رام پد پنکج پن ہیں۔ بھاتیں باندھی چڑھاہنی دھنہیں

سب نشاد اپنے سوامی گوہ کو بندنا کر کے چلے۔ وہ بھی شوُرویر ہیں۔ اور رن میں لڑنا انہیں بہت بھاتا ہے۔ شری رام چندر جی کے چرن کملوں کا سمرن کر کے وہ سب اپنے اپنے ترکشوں کو باندھکر دھنش کو چڑھانے لگے۔

انگری پہری کوُنڑی سر دھرہیں۔ پھر سا بالس سیل سم کرہیں
ایک کُسل اتی اوڑن کھانڑے۔ کوُدہیں گگن منہوں چھتی چھانڑے

کوچ پہن کر سر پر لوہے کا ٹوپ رکھتے ہیں۔ اور پھر سے۔ بھالے اور برچھیوں کو سیدھا کر رہے ہیں۔ ارتھات سنوار رہے ہیں کوئی تلوار کا وار روکنے میں بہت ماہر ہیں۔ وہ تو مانو خوشی کے مارے زمین کو چھوڑ کر آکاش میں کود رہے ہیں۔

نج نج ساجو سماجو بنائی۔ گوہ راؤتہی جوہارے جائی
دیکھی سبھٹ سب لایک جانے۔ لئے لے نام سکل سنمانے

اس پرکار اپنا اپنا لڑائی کا سامان سجا کر اور دل بندی کر کے انہوں نے جا کر نشادراج گوہ کو نمسکار کیا۔ نشادراج نے سب یودھاؤں کو دیکھا۔ اور سب کو ہی لائق جانا۔ اور نام لے لے کر سب کا آدر کیا۔

بھائیہو لاوہو دھوکھ۔ جنی آجو کاجو بڑ موہی
سُنی سروش بولے سبھٹ بیر ادھیر نہ ہوہی

نشادراج نے کہا۔ ہے بھائیو! دھوکا نہ دینا۔ آج میرا بڑا بھاری کام ہے۔ یہ سن کر سب یودھا جوش میں آکر بول اُٹھے۔ ہے ویر! ادھیر نہ ہو (ارتھات حوصلہ نہ چھوڑو)

رام پرتاپ ناتھ بل تورے۔ کرہیں کٹکو بنو بھٹ بنو گھورے
جیوت پاؤ نہ پاچھیں دھرہیں۔ رُنڈ مُنڈ مئے میدنی کرہیں

ہے ناتھ! شری رام جی کی کرپا سے اور آپ کے بل سے ہم سب سینا کو بنا ویروں کے اور گھوڑوں کے کر دیں گے۔ ارتھات

سب ویر اور گھوڑوں کا سفایا کر دیں گے۔ جیتے جی پاؤں پیچھے نہیں رکھیں گے۔ اور رُنڈ مُنڈوں سے دھرتی بھر دیں گے۔

دیکھ نِشاد ناتھ بھَل ٹو لُو ۔ کہیو بجاؤ جُجھاؤ ڈھولُو
اِتنا کہت چھینک بھئی باہیں ۔ کہیو سگنیہ کھیت سہائیں

نشادراج نے ویروں کی بڑھیا سینا دیکھ کر کہا۔ کہ لڑائی کا ڈھول بجاؤ۔ اتنا کہتے ہی بائیں طرف چھینک ہوئی۔ شگن وچارنے والوں نے کہا۔ کہ یہ چھینک اچھے ستھان پر ہوئی ہے۔

بُوڑھا ایکو کہہ شگن بچاری ۔ بھرت ہی ملیئے نہ ہوئی راڑی
رامہی بھرتُو مناون جا ہیں ۔ سگن کہئی اس بگرہُو ناہیں

ایک بزرگ نے شگن وچار کر کہا۔ کہ بھرت سے مل لیجیے لڑائی نہیں ہوگی۔ بھرت جی رام جی کو منانے جا رہے ہیں۔ شگن ایسا کہہ رہا ہے کہ اُن کے من میں ویر بھاؤ نہیں ہے۔

سُنی گوہ کہئی نیک کہہ بُوڑھا ۔ سہسا کری پچھتا ہیں مُوڑھا
بھرت سُبھاؤ سیل بِنُو بُوجھیں ۔ بڑی ہت ہانی جانی بِنُو جُوجھیں

یہ سُن کر نشادراج گوہ نے کہا۔ بزرگ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جلد بازی کر کے مُوڑھ لوگ پچھتاتے ہیں۔ بھرت جی کے شیل اور سبھاؤ کو جانے بغیر اور بنا وچارے ہی لڑائی کرنے میں بجائے لابھ کے ہانی ہے۔

گہہو گھاٹ بھٹ سمٹی سب لیئوں مرم ملی جائی
بُوجھی متر اری مدھیہ گتی تس تب کر ہیہوں آئی

اس لئے ویرو! تم لوگ سب اکٹھے ہو کر گھاٹوں کو روک لو۔ میں بھرت جی سے مل کر بھید نکالتا ہوں۔ وہ رام جی کے متر ہیں یا دشمن یا اُداسین۔ ان کا سب بھاؤ جان کر جیسا بھی مناسب ہوگا۔ میں پربندھ کروں گا۔

لکھب سنیہُو سُبھائیں سُہائیں ۔ بیرُو پریتی نہیں دُرئیں دُرائیں
اس کہی بھینٹ سنجوون لاگے ۔ کند مُول پھل کھگ مرگ مانگے

اُن کے سندر سبھاؤ کو دیکھ کر اُن کے پریم کا پتہ چل جائے گا۔ ویر اور محبت چھپائے نہیں چھپتے۔ ایسا کہہ کر بھینٹ کے سامان اکٹھا کرنے لگے۔ کند مُول پھل کھانے کے لئے اور کھیلنے کے لئے ہرن اور پکشی منگوائے گئے۔

مِین پین پاٹھین پُرانے ۔ بھری بھری بھار کہار نہ آنے
مِلن ساجُو سجی مِلن سدھائے ۔ منگل مُول سگن شُبھ پائے

کہار لوگ پرانی اور موٹی موٹی مچھلیوں کے بھار بھر بھر کر لائے۔ بھینٹ کا سامان اکٹھا کر کے جب ملنے کے لئے چلے تو منگل مُول شبھ شگن ہونے لگے۔

دیکھی دُوری تیں کہی نج نامُو ۔ کینہہ مُنی سہی ڈنڈ پرنامُو
جانی رام پریہ دینہی اسیسا ۔ بھرت ہی کہیو بجھائی مُنیسا

مُنی وششٹ کو دور سے ہی دیکھ کر اپنا نام اُچارن کر کے نشادراج نے ڈنڈوت پرنام کیا۔ رام کا پیارا سمجھ کر منیشور وششٹ جی نے اُسے آشیرواد دیا اور بھرت جی سے بھی اُن کا تعارف کرایا۔

رام سکھا سُنی سندنُو تیاگا ۔ چلے اُتری اُمگت انُوراگا
گاؤں جاتی گوہ ناؤں سُنائی ۔ کینہہ جوہار ماتھ مہی لائی

"یہ سری رام جی کا متر ہے" یہ سن کر بھرت جی رتھ کو چھوڑ کر اس سے نیچے اُتر کر پریم اُمنگ سے بھرے ہوئے چلے۔ نشادراج گوہ نے اپنا گاؤں جاتی اور نام بتلا کر دھرتی پر ماتھا ٹیک کر بھرت جی کی بندنا کی۔

کرت ڈنڈوت دیکھی تیہی بھرت لینہہ اُر لائی
منہوں لکھن سن بھینٹ بھئی پریمُو نہ ہردے سمائی

نشادراج کو ڈنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بھرت جی نے اُس کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو خود لکشمن جی سے بھینٹ ہو گئی ہو۔ بھرت جی کے ہردے میں پریم سماتا نہیں تھا۔

بھینٹت بھرتُو تاہی اتی پریتی ۔ لوگ سہاہیں پریم کے ریتی
دھنیہ دھنیہ دھنی منگل مُولا ۔ سُر سراہی تیہی بر ہیں پھُولا

بھرت جی نشاد راج کو بڑی پریتی سے گلے لگا رہے ہیں۔ پریم کی ریتی کو دیکھکر سب لوگ رشک کرنے لگے۔ منگل کی مُول "دھنیہ ہو دھنیہ ہو،" کی دھن کرکے دیوتا اُنکی پرشنسا کرتے ہیں۔ اور پھول برسا رہے ہیں۔

لوک بید سب بھانتی ہی نیچا۔ جاسُو چھاں چھُئی لیئے سینچا
تیہی بھری انک رام لگھو بھراتا۔ ملت پلک پریپورت گاتا

جو لوک اور وید دونو میں سب پرکار سے نیچ مانا جاتا ہے۔ جس کے شریر کی چھایا چھو جانے سے بھی اشنان کرنا پڑتا ہے۔ اُسی نشاد راج کو بازوؤں میں لے کر چھاتی سے لگا کر رام جی کے چھوٹے بھائی بھرت پُلکت شریر سے آنند پورک رل رہے ہیں۔

رام رام کہی جے جمُو ہا ہیں۔ تنہہی نہ پاپ پنج سمو ہاہیں
یہ تو رام لائی اُرلینہا۔ کُل سمیت جگ پاون کینہا

جمہائی لیتے وقت بھی جن کے مُنہ سے رام رام کا شبد نکل جاتا ہے۔ اُن کے سامنے بھی پاپوں کے سمُوہ نہیں آتے۔ پھر نشاد راج کا تو کہنا ہی کیا۔ جیسے خود شری رام چندر جی نے اپنی چھاتی سے لگا کر کُل سمیت سنسار کو پوتر کرنے والے بنا دیا۔

کرم ناس جلُو سُرسری پرئی۔ تیہی کو کہہو سیس نہیں دھرئی
اُلٹا نام جپت جگ جانا۔ بالمیکی بھئے برہم سمانا

کرم ناشا ندی کا جل جب گنگا جی میں مل جاتا ہے۔ تب کہیئے اُسے کون سر پر نہیں دھرتا؟ سارا سنسار جانتا ہے۔ کہ رام کا اُلٹا نام مرا مرا جپتے جپتے بالمیک جی برہم روپ ہو گئے۔

سوپچ سبر کھس جمن جڑ پانور کول کرات
رام کہت پاون پرم ہوت بھُون وکھیات

مُورکھ اور پامر چنڈال شبر کھس (پہاڑ پر رہنے والی نیچ جاتیاں) یون۔ کول اور بھیل بھی رام نام کا سمرن کرکے پرم پوتر اور تینوں لوکوں میں مشہور ہو جاتے ہیں۔

نہیں اچرج جُگ جُگ چلی آئی۔ کیہی نہ دینہی رگھوبیر بڑائی
رام نام مہما سُر کہہیں۔ سُنی سُنی اودھ لوگ سُکھ لہہیں

اس میں کوئی حیرانگی کی بات نہیں۔ یُگ یُگانتر یہی ریتی چلی آئی ہے۔ شری رگھوناتھ جی نے کس کو بڑائی نہیں دی؟ اس پرکار دیوگن رام نام کی مہما کہہ رہے ہیں۔ اور جسے سُن کر اودھ کے لوگ سُکھی ہو رہے ہیں۔

رام سکہی ملی بھرت سپریما۔ پُوچھی کُسل سمنگل کھیما
دیکھی بھرت کر سیل سنیہو۔ بھا نشاد تیہی سمیے بدیہو

نشاد راج کو مل کر بھرت جی نے اُس سے کُشل منگل کھشیم (خیر و خیریت) پوچھی۔ بھرت جی کے شیل اور پریم کو دیکھکر نشاد راج گوہ کو ایسا آنند ہوا۔ کہ وہ اپنے شریر کی سُدھ بُدھ بھول گیا۔

سکچ سنیہو موہ من باڑھا۔ بھرتہی چتوت ایک ٹک ٹھاڑھا
دھری دھیر پد بندی بہوری۔ بنئے سپریم کرت کر جوری

نشاد راج کے من میں سنکوچ (اس بات کی شرمندگی کہ اگیان پن میں اُن پر دوش لگاتا رہا۔) پریم اور آنند اتنا بڑھ گیا۔ کہ وہ ٹکٹکی لگا کر بھرت جی کو کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر دھیرج دھر کر بھرت جی کی چرن بندنا کی۔ اور پریم کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنے لگا۔

کُسل مُول پد پنکج پیکھی۔ میں تہوں کال کُسل نج لیکھی
اب پربھو پرم انوگرہ تورین۔ سہت کوٹی کُل منگل مورین

ہے پربھو! آپ کے کُشل کے مُول چرن کملوں کو دیکھکر میں تینوں کال میں اپنی کُشل جانتا ہوں۔ اب آپ کی پرم کرپا سے کروڑوں پُشتوں سہت میرا کلیان ہو گیا۔

سمجھی موری کرتوتی کُلو پربھو مہما جیاں جوئی
جو نہ بھجئی رگھوبیر پد جگ بدھی بنچت سوئی

میرے نیچ کرم اور نیچ جاتی کو اور پربھو شری رام جی کی مہما کو من میں وچار کر بھی جو شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا۔

وہ جگت میں دیو (قسمت) دوارا ٹھگا گیا ہے۔ اربھات کہاں تو میں نیچ کرم کرنے والا۔ نیچ جاتی میں پیدا جیو اور کہاں بھگوان شری رام چندر جی اننت کوٹی برہمانڈوں کے سوامی۔ پرنتو انہوں نے مجھے اپنی کرپا کا پاتر سمجھ کر گلے لگایا۔ سو آج مجھے اُن کے بھائی۔ آپ جیسے اُتم کل اُتپن سادھو سبھاو راجہ سے بغلگیر ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے۔ اتنی بڑائی مان پرتشٹھا مجھ نیچ پرانی کو صرف پربھو کی کرپا سے پراپت ہوئی۔ یہ سب کچھ جان کر بھی جو بھگوان کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا اُس کی تو ماتو تقدیر ہی اُلٹی ہے۔

کپٹی کاتر کمتی کجاتی۔ لوک بید باہیر سب بھانتی
رام کینہہ آپن جبہیں تیں۔ بھئیوں بھون بھوشن تب ہی تیں

میں کپٹی کاتر لے عقل اور نیچ جاتی کا ہوں لوک اور وید دونو سے سب پرکار باہر ہوں۔ لیکن جب سے شری رام چندر جی نے مجھے اپنایا ہے تب سے وشو کا بھوشن ہو گیا ہوں۔

دیکھی پریتی سُنی بنئے سہائی۔ ملیو بہوری بھرت لگھو بھائی
کہی نشادر نج نام سُہا نیں۔ سادر سکل جوہاریں رانیں

نشادراج کے پریم کو دیکھ کر اور اُنکی سُندر بنیتی کو سُنکر پھر شترگھن جی اس سے ملے۔ اس کے بعد نشادراج نے سندر بانی سے اپنا نام لے لے کر آدر کے ساتھ ساری رانیوں کو نمسکار کیا۔

جانی لکھن سم دیہیں اسیسا۔ جیئے ہو سُکھی سے لاکھ برلیسا
نرکھی نشادو نگر نر ناری۔ بھئے سُکھی جنو لکھن نہاری

اس کو لکشمن جی کے بمان جان کر رانیاں اُنہیں آشیرواد دیتی ہیں کہ تم سو لاکھ برس تک آنند پورک جیو۔ نگر کے استری پُرش نشادراج کو دیکھ کر ایسے پرسن ہوئے۔ مانو لکشمن جی کو دیکھ رہے ہوں۔

کہہیں لہیو ایہیں جیون لاہو۔ بھینٹیو رام بھدر بھری باہو
سُنی نشادو نج بھاگ بڑائی۔ پرمدت من لئی چلیو لیوائی

سب کہہ رہے ہیں۔ کہ جیون کا لابھ تو اسی نے پایا ہے جس کو رام چندر جی نے بغل میں لے کر چھاتی سے لگایا ہے۔ نشادراج اپنے بھاگ کی بڑائی سُن کر پرسن من سے سب کو اپنے ساتھ لے چلا۔

سن کارے سیوک سکل چلے سوامی رُکھ پائی
گھر ترو تر سر باگ بن باس بنائین جائی

سب سیوکوں کو نشادراج نے اشارہ کر کے کہا۔ وہ اپنے سوامی کی مرضی پا کر چلے اور انہوں نے ابو دھیا واسیوں کے لئے گھروں میں۔ درختوں کے نیچے۔ تالابوں پر اور باغیچوں اور جنگلوں میں ٹھہرنے کے لئے جگہ بنا دی۔

سرنگ بیر پر بھرت دیکھ جب۔ بھے سنہیں سب انگ ستھل تب
سوہت دیئیں نشاد ہی لاگو۔ جنو تنو دھریں بنئے انورا گو

بھرت جی نے جب سرنگ وبیر پُر کو دیکھا تب اُن کے سارے انگ پریم کے مارے ستھل ہو گئے۔ بھرت جی نشادراج کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ایسی شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو بنیتی اور پریم شریر دھارن کر کے پرگٹ ہو گئے ہوں۔

ایہی بار ہی بھرت سینو سبو سنگا۔ دیکھی جائی جگ پاونی گنگا
رام گھاٹ کہہ کینہہ پرنامو۔ بھا منو مگنو ملے جنو رامو

اس پرکار ساری سینا سمیت بھرت جی نے جگت کو پوتر کرنے والی گنگا جی کے درشن کئے۔ جس گھاٹ پر شری رام چندر جی نے اشنان اور سندھیا کی تھی۔ اس رام گھاٹ کو بھرت جی نے پرنام کیا۔ اُن کا من ایسا پرسنا ہو گیا۔ مانو خود شری رام چندر جی مل گئے ہوں۔

کرہیں پرنام نگر نر ناری۔ مُدت برہم مئے باری نہاری
کری مجنو مانگہیں کر جوری۔ رام چندر پد پریتی نہ تھوری

نگر کے استری پُرش پرنام کر رہے ہیں۔ گنگا جی کے برہم مئے جل کو دیکھ کر سبھی پرسن ہو رہے ہیں۔ گنگا جی میں اشنان کر کے سب

یہی وردان مانگتے ہیں کہ شری رام چندر جی کے چرنوں میں ہمارا پریم نت بڑھتا ہی رہے۔

بھرت کہیو سُرسری تو رینو۔ سکل سُکھد سیوک سُر دھینو
جوری پانی برماگیئوں ایہو۔ سیا رام پد سہج سنیہو

بھرت جی نے کہا۔ ہے گنگا! آپ کی رج سب کو سُکھ دینے والی اور سیوکوں کے لئے تو کام دھینو ہی ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے یہ وردان مانگتا ہوں۔ کہ سیتا رام جی کے چرنوں میں میرا سبھاوک ہی پریم ہو۔

ایہی بدھی مجّن بھرت کری گرو انو ساسن پائی
ماتُو نہانیں جانی سب ڈیرا چلے لوائی

اس پرکار اشنان کر کے بھرت جی گرو کی آگیا پاکر اور یہ جان کر کہ سب مائیں نہا چکی ہیں۔ وہاں سے ڈیرا اُٹھائے چلے۔

جہاں تہاں لوگنہہ ڈیرا کینہا۔ بھرت سودھو سب ہی کر لینہا
سُر سیوا کری آیسو پائی۔ رام ماتُو پہیں گئے دوؤ بھائی

لوگوں نے جہاں تہاں ڈیرا ڈال دیا۔ بھرت جی نے سبھی کی خبر گیری کی۔ پھر دیو پوجا کر کے آگیا پاکر دونو بھائی بھرت اور شترگھن شری رام چندر جی کی ماتا کوشلیا جی کے پاس گئے۔

چرن چاپی کہی کہی مردُو بانی۔ جننیں سکل بھرت سنمانی
بھائیہی سونپی ماتُو سیوکائی۔ آپُو نشاد ہی لینہہ بولائی

چرن دبا کر اور کومل باتیں کہہ کر بھرت جی نے ساری ماتاؤں کا آدر ستکار کیا۔ پھر ماتاؤں کی سیوا کا کام شترگھن کو سونپ کر بھرت جی نے نشاد راج کو بُلا لیا۔

چلے سکھا کر سوں کر جوریں۔ سیتھل سریر سنیہہ نہ تھوریں
پوچھت سکھہی سو ٹھاؤں دیکھاؤ۔ نیکُو نین من جرنی جُڑاؤ

سکھا نشاد راج کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بھرت جی چلے۔ بہت ادھک پریم کے کارن اُن کا شریر شتھل ہو رہا ہے۔ بھرت جی نشاد راج سے پوچھتے ہیں۔ کہ مجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ اور میری آنکھوں اور من کی جلن کو شیتل کرو۔

جہاں سیا رامُو لکھنو نسی سوئے۔ کہت بھرے جل لوچن کوئے
بھرت بچن سُنی بھیئو بِشادُو۔ ترت تہاں لئی گیئو نشادُو

جہاں سیتا رام اور لکشمن جی رات کو سوئے تھے۔ ایسا کہتے ہی اُن کے نیتروں میں جل بھر آیا۔ بھرت جی کے بچن سُن کر نشاد راج کو بڑا دُکھ ہوا۔ وہ ترنت ہی انہیں وہاں لے گئے۔

جہاں سنسپا پُنیت تر رگھوبر کئے بسرامُو
اتی سنیہہ سیادر بھرت کینہیو دنڈ پرنامُو

جہاں پوتر اشوک کے برکش کے نیچے شری رگھو ناتھ جی نے رات کو آرام کیا تھا۔ وہاں بھرت جی نے بڑے پریم اور آدر کے ساتھ ڈنڈوت پرنام کیا۔

کُس سانتھری نہاری سُہائی۔ کینہہ پرنامُو پردچھن جائی
چرن ریکھ رج آنکھنہہ لائی۔ بنئی نہ کہت پریتی ادھیکائی

کُشا کی سُندر سیج دیکھ کر اُس کی پرکرما کر کے بھرت جی نے پرنام کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی کے چرنوں کی ریکھا کی مٹی کو بھرت جی نے آنکھوں میں لگایا۔ اس سمے کی بڑی پریتی کہی نہیں جا سکتی۔

کنک بندُو دوئی چارک دیکھے۔ راکھے سیس سیا سم لیکھے
سجل بلوچن ہردے گلانی۔ کہت سکھا سن بچن سُبانی

شری سیتا جی کے کپڑوں کے دو چار سونے کے ستارے گرے ہوئے وہاں بھرت جی کی نظر پڑے۔ بھرت جی نے اُن کو سیتا جی کے سمان سمجھ کر سر پر رکھ لئے۔ اُن کے نیتر آنسوؤں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ہردے میں پیڑا ہو رہی ہے۔ وہ نشاد راج سے سُندر بانی سے کہنے لگے۔

شری ہت سیا برہن دُتی ہینا۔ جتھا اودھ نر ناری بلینا
پتا جنک دیؤں پٹتر کیہی۔ کرتل بھوگ جوگ جگ جیہی

وہ سورن کے سنار سے سیتا جی کے ویوگ میں شوبھا رہت اور چمک رہت ہو گئے۔ جیسے کہ اودھ کے استری پرش شری رام جی کے ویوگ میں شوک کے کارن گھلے جا رہے ہیں۔ جن کے پتا شری جنک جی ہیں۔ سنساری بھوگ اور یوگ جن کے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہیں۔ اور جن کا ثانی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔

سسر بھانو کل بھانو بھوآلو۔ جیہی سہات امراوتی پالو

پران ناتھ رگھو ناتھ گوسائیں۔ جو بڑ ہوت سو رام بڑائیں

سوریہ ونش کے سورج راجہ دشرتھ جن کے سسر ہیں۔ جن کے دھن اور اشیور کو دیکھ کر دیو ادھار بھی اُن سے رشک کرتے ہیں۔ جن کے پتی پربھو شری رگھو ناتھ جی ہیں۔ جن کی بڑائی سے ہی دنیا میں سب لوگ بڑائی پاتے ہیں۔

پتی دیوتا سُتی منی سیا ساتھری دیکھی

بہرت ہردیو نہ ہہری ہریں تیں کٹھن بسیکھی

بہرت شیٹھ پتی برتا استریوں میں شرومنی (سرتاج) سیتا جی کی گشتا سیج کو دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں پھٹی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا ہردہ پتھر سے بھی ادھک کٹھور ہے۔

لالن جوگو لکھن لگھو لونے۔ بھے نہ بھائی اس اہہیں نہ ہونے

پُرجن پریہ پتُو ماتو دُلارے۔ سیا رگھو بیر ہی پران پیارے

لاڈ پیار کرنے کے یوگیہ میرے بھائی لکشمن جی بہت ہی سلونے ہیں۔ ایسے بھائی نہ تو کسی کے ہوئے۔ نہ ہیں اور نہ آیندہ ہوں گے ہی۔ وہ لکشمن ایودھیا پُری کے لوگوں کے پیارے اور ماتا کے دُلارے ہیں۔ اور سیتا جی اور رگھو ناتھ جی کے تو پران پیارے ہیں۔

مردو مورتی سکمار سبھاؤ۔ تات باؤ تن لاگ نہ کاؤ

تے بن سہیں بپتی سب بھانتی۔ نڈرے کوٹی کلس اہیں چھاتی

اور جو لکشمن جی کومل مورتی اور نازک سبھاؤ ہیں۔ جن کے شریر کو کبھی گرم ہوا بھی نہیں لگی۔ وہ لکشمن بن میں سب پرکار کی تکلیفیں سہن کر رہے ہیں۔ ہائے یہ سب کچھ دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں پھٹتی اس نے اپنی کٹھورتا سے تو کروڑوں بجروں کو بھی مات کر دیا ہے

رام جنمی جگو کینہہ اُجاگر۔ روپ سیل سکھ سب گن ساگر

پُرجن پریجن گرُ پتُو ماتا۔ رام سبھاؤ سبھی سکھداتا

شری رام جی نے جنم لے کر سارے سنسار کو پرکاشمان کر دیا ہے وہ روپ شیل سکھ اور سارے گنوں کے سمندر ہیں۔ نگر نواسی کٹمبھی گرو پتا اور ماتا سبھی کو شری رام جی سبھاوک سکھ دینے والے ہیں۔

بَیری رام بڑائی کرہیں۔ بولنی ملنی بنئے من ہرہیں

سارد کوٹی کوٹی ست سیشا۔ کری نہ سکہیں پربھو گن گن لیکھا

شترو بھی شری رام جی کی بڑائی کرتے ہیں۔ جو اپنی بول چال میل ملاپ اور نمرتا سے من کو ہر لیتے ہیں۔ کروڑوں سرسوتی اور سو کروڑ سیش جی بھی پربھو شری رام چندر جی کے اننت گنوں کی گنتی نہیں کر سکتے۔

سکھ سوروپ رگھو بنس منی منگل مود ندھان

تے سووت کش ڈاسی مہی بدھی گتی اتی بلوان

جو سکھ سروپ رگھو کل شرومنی منگل اور آنند کے بھنڈار شری رام چندر جی ہیں۔ وہ دھرتی پر کشا کا بچھونا کر کے سوتے ہیں اور ہو بدھاتا کی گتی کتنی بلوان ہے۔

رام سنا دکھو کان نہ کاؤ۔ جیون ترو جیمی جوگئی راؤ

پالک نین پھنی منی جیہی بھانتی۔ جوگو ہیں جننی سکل دن راتی

شری رام جی نے تو کبھی کانوں سے دُکھ کا نام تک نہیں سُنا۔ راجہ جیون کے بوٹے کے سمان اُنکی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔ جیسے پلکیں نیتروں کی اور سانپ منی کی رکھشا کرتے ہیں۔ ویسے ہی ساری ماتائیں دن رات رام جی کی سار سنبھال رکھتی تھیں۔

تے اب پھرت بپن پد چاری۔ کند مول پھل پھول اہاری

دھگ کیکئی امنگل مولا۔ بھئیسی پران پریتم پرتیکولا

وہی شری رام چندر جی بن میں پیدل گھومتے ہیں اور کند مُول پھل پھول کھاتے ہیں ۔ منگل کی جڑ کیکئی کو لعنت ہے ۔ جو اپنے پران پیارے پتی (راجہ دسرتھ) کے بھی برخلاف ہو گئی ۔

ییں دھگ دھگ اگھ اُودھی ابھاگی ۔ سبُو اُتپات بھیٔو جیہی لاگی
کُل کلنکُو کری سرجیٔو بدھاتاں ۔ سائیں دروہ موہی کینہ کُماتاں

مجھ پاپی کے سمندر اور ابھاگے کو لعنت ہے جس کی وجہ سے یہ سب اُپدرو ہوئے ۔ مجھے بدھاتا نے کل کا کلنک بنا کر ہی پیدا کیا ۔ اور دُشٹ ماتا نے مجھے سوامی کا شترو بنا دیا ۔

سُنی سپریم بھاوت ناد دُو ۔ ناتھ کرہیٔے کت یادی بشاد دُو
رام تمہہ ہی پریہ تمہہ پریہ راگھی ۔ یہ نرجوسُو دوسُو بدھی باہی

بھرت جی کی آرت بانی سُنکر نشاد راج سمجھانے لگے ہے ناتھ ! آپ ویرتھ ورلاپ کس لئے کرتے ہو ! شری رام جی کو آپ پیارے ہیں ۔ اور آپ کو شری رام جی پیارے ہیں ۔ ہونہار بلوان ہے ۔ یہ دوش بدھاتا کے پرتی کول ہو جانے کا ہے ۔ یہ نسندیہہ سچ ہے ۔ (آپ کا یا آپ کی ماتا کا اس میں کوئی دوش نہیں)

بدھی بام کی کرنی کٹھن جیہیں ماتُو کینہی باوری
تیہی راتی پُنی پُنی کرہیں پربھو سادر سرہنا اوری
تُلسی نہ تمہہ سو رام پریتم کہتُو ہوں سوہیں کیئیں
پرینام منگل جانی اپنے آنئے دھیر جو ہیہیں

پرتی کول بدھاتا کی کرنی بڑی کٹھن ہے جس نے ماتا کیکئی کو باؤلی بنا دیا ۔ اُس رات کو پربھو شری رام جی بار بار آدر کیساتھ آپ کی بڑی سراہنا کرتے رہے ۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں (نشاد راج بھرت سے کہہ رہے ہیں) شری رام جی کو آپ کے سمان پرم پیارا اور دوسرا کوئی نہیں ہے ۔ میں سوگند کھا کر کہتا ہوں ۔ پرینام میں منگل ہو گا ۔ یہ جان کر آپ اپنے من میں دھیرج دھریں ۔

انتر جامی رامُو سکچ سپریم کرپا یتن
چلیئے کریئے بسرامُو یہ بچاری درڑھ آنی من

شری رام چندر جی انتریامی ۔ سنکوچ (شرمیلا سبھاؤ) پریم اور دیا کے بھنڈار ہیں ۔ من میں یہ درڑھ وشواس کر کے آپ اب چلئے اور آرام کیجیئے ۔

سکھا بچن سُنی اُر دھری دھیرا ۔ باس چلے سُمرت رگھُو بیرا
یہ سُدھی پائی نگر نر ناری ۔ چلے بلوکن آرت بھاری

نشاد راج کے بچن سُن کر اور ہردے میں دھیرج دھر کر شری رگھُو ناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی ڈیرے کو چلے ۔ نگر کے سارے استری پُرش یہ سماچار سُن کر بڑے بھاری دُکھ کے ساتھ اس استھان کو دیکھنے چلے جہاں پر کہ پربھو شری رام چندر جی نے رات کو سیتا سمیت آرام کیا تھا ۔

پردکھنا کری کرہیں پرناما ۔ دیہیں کیکئی ہی کھوری نکاما
بھری بھری باری بلوچن لیہیں ۔ بام بدھاتا ہی دوشن دیہیں

وہ اس ستھان کی پرکرما کر کے پرنام کرتے ہیں ۔ اور کیکئی کو بہت دوش دیتے ہیں ۔ آنکھوں میں جل بھر لیتے ہیں ۔ اور پرتی کول بدھاتا کو دوش دیتے ہیں ۔

ایک سراہیں بھرت سنیہو ۔ کوؤ کہہ نرپتی نباہیو نیہو
نندہیں آپو سراہی نشادہی ۔ کو کہی سکئی بموہ بشادہی

کوئی بھرت جی کے پریم کی سراہنا کرتے ہیں ۔ کوئی کہتے ہیں ۔ کہ راجہ نے اپنا پریم خوب نباہا ۔ سب اپنی نندا کر کے نشاد راج کی سراہنا کرتے ہیں ۔ اس سمے کے پریم اور دُکھ کا ورنن کون کر سکتا ہے ۔

ایہی بدھی راتی لوگُو سبُو جاگا ۔ بھا بھنُو سار گدارا لاگا
گُرہی سناوُن چڑھائی سُہائیں ۔ نئی ناؤ سب ماتُو چڑھائیں

اس پرکار باتیں کرتے کرتے سب لوگ رات بھر جاگتے رہے ۔ صبح ہوتے ہی ناؤ پانی میں ڈال دی گئیں ۔ پہلے سُندر سہاونی ناؤ پر وششٹ جی کو چڑھایا اور پھر نئی ناؤ پر سب ماتاؤں کو چڑھایا

دنڈ چاری جہن بھا سبُو بارا ۔ اُتری بھرت تب سبھی سنبھارا

چار گھڑی میں سب گنگا پار اُتر گئے۔ تب بھرت جی نے سب کو سنبھال لیا۔

پرات کریا کری ماتُو پد بندی گرُوہی سر ُو نائی
آگیں کئے نشاد گن دِنہُو کٹکُو چلائی

پراتہ کال کی سب کریا کر کے ماتا کے چرنوں کی بندنا کر کے اور گرُو کو سر نوا کر نشاد راج کو آگے کر کے ساری سینا سمیت بھرت جی نے کوچ کیا۔

کیئو نشاد ناتھو اگوائیں۔ ماتُو پالکیں سکل چلائیں
ساتھ بولائی بھائی لگھو دینہا۔ بِپر نہہ سہت گونُو گرُ کینہا

نشاد راج کو آگے کر کے اُس کے پیچھے ماتاؤں کی سب پالکیاں چلائیں۔ چھوٹے بھائی شترگھن جی کو اُن کے ساتھ کر دیا۔ پھر برہمنوں سمیت گرُو جی نے روانگی کی

آپو سُرسری ہی کینہہ پرنامو۔ سُمرے لکھن سہت سیارامو
گونے بھرت پیادیہیں پائے۔ کوتل سنگ جاہیں ڈوری آئے

اسکے بعد بھرت جی نے گنگا جی کو پرنام کیا۔ اور لکشمن سہت سیتارام جی کو سمرن کیا۔ بھرت جی پیدل ہی چل دیئے۔ خالی ہی گھوڑے ڈوری سے بندھے ہوئے اُن کے ساتھ ہی چلے جا رہے ہیں۔

کہہیں سو سیوک بارہیں بارا۔ ہوئیے ناتھ اسو اسوارا
رامُو پیادیہی پائیں سِدھائے۔ ہم کہن رتھ گج باجی بنائے

اچھے سیوک لوگ بار بار کہتے ہیں۔ کہ ہے ناتھ! اب گھوڑے پر چڑھ چلیئے۔ بھرت جی کہتے لگے شری رامچندر جی بھی تو پیدل ہی گئے۔ اور ہمارے لئے رتھ ہاتھی گھوڑے بنائے گئے ہیں۔

سر بھر جاؤں اُچت اس مورا۔ سب تیں سیوک دھرمو کٹھورا
دیکھی بھرت گتی سُنی مرِدُو بانی۔ سب سیوک گن گرہیں گلانی

میرے لئے مناسب تو یہ ہے کہ میں سر کے بل چل کر جاؤں۔ سیوک کا دھرم سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بھرت جی کی ایسی دشا دیکھ کر اور اُن کی کومل بانی کو سُن کر سب سیوک لوگ دُکھ کے مارے گھلے جا رہے ہیں۔

بھرت تیسرے پہر کہں کینہہ پربیسُو پریاگ
کہت رام سیارام سیا اُمگی اُمگی انوراگ

اس پرکار بھرت جی پیدل ہی تیسرے پہر پریاگ راج میں جا پہنچے۔ سیتارام سیتارام کہہ رہے ہیں۔ اور من پریم کی امنگوں سے اُچھل رہا ہے۔

جھلکا جھلکات پائنہہ کیسیں۔ پنکج کوس اوس کن جیسیں
بھرت پیادیہیں آئے آجُو۔ بھئیو دُکھت سُنی سکل سماجُو

بھرت کے چرنوں کے چھالے کیسے چمکتے ہیں جیسے کمل کی کلی پر اوس کی بوند چمکتی ہے۔ آج بھرت پیدل چل کر ہی آئے ہیں۔ یہ سُن کر سب لوگ دُکھی ہو گئے۔

خبر لینہہ سب لوگ نہائے۔ کینہہ پرنامُو تربینی ہیں آئے
بِدھی ستاسِت نیر نہانے۔ دیئے دان مہی سُر سنمانے

یہ خبر پا کر سب لوگ نہا چکے ہیں۔ بھرت جی نے تروینی پر آ کر پرنام کیا۔ پھر ودھی پوروک گنگا اور جمنا کے سفید جل میں اشنان کیا۔ اور برہمنوں کو دان دے کر انکا سنمان کیا۔

دیکھت سیامل دھول ہلورے۔ پلکی سریر بھرت کر جورے
سکل کام پرد تیرتھ راؤ۔ بید بدت جگ پرگٹ پربھاؤ

سانولی اور سفید لہروں کو دیکھ کر بھرت جی کا شریر پُلکت ہو گیا۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے تیرتھ راج! آپ ساری کامناؤں کو پوری کرنیوالے ہیں۔ آپ کا پربھاؤ ویدوں میں اور جگت میں پرسِدھ ہے۔

مانگیوں بھیکھ تیاگی نج دھرمو۔ آرت کاہ نہ کرئی کُکرمو
اس جیاں جانی سُجان سُدانی۔ سپھل کرہیں جگ جاچک بانی

یدپی میں کھشتری ہوں۔ اور مانگنا میرا دھرم نہیں۔ تتھاپی اپنا دہرم چھوڑکر بھی میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں۔ کیونکہ دُکھی لوگ کُنی نہ کرنے یوگیہ کرم بھی دُکھ کے مارے کر لیتے ہیں۔ ایسا ہردہ میں وچار کر جو چتر اُتم داتا لوگ ہیں۔ وہ مانگنے والوں کی بانی کو سپھل کیا کرتے ہیں۔

ارتھ نہ دھرم نہ کام رُچی گتی۔ نہ چہیئوں نربان
جنم جنم رتی رام پد یہ بردانو نہ آن

میں دھرم ارتھ کام اور موکھش کچھ نہیں چاہتا۔ میں آپ سے کیوں ایک ہی بردان مانگتا ہوں کہ جنم جنمانتر میرا شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہو۔

جانہو رامو کٹل کری موہی۔ لوگ کہیو گر ساہب دروہی
سیتا رام چرن رتی موریں۔ انو دن بڑھیو انوگرہ توریں

خواہ شری رام چندر جی مجھے دُشٹ سمجھیں اور لوگ مجھے گرو دروہی اور سوامی دروہی بھلے ہی کہیں۔ پر شری سیتا رام جی کے چرنوں میں میری بھگتی دن بدن آپ کی کرپا سے بڑھتی ہی رہے۔

جلدُ جنم بھری سُرتی بسار ئیو۔ جاچت جلو پسی پاہن ڈار ئیو
چاتکو رٹنی گھٹیں گھٹی جائی۔ بڑھیں پریم سب بھانتی بھلائی

بادل خواہ جنم بھر پپیہے کی سدھ بھلا دے اُس کے جل مانگنے پر تو خواہ وہ بجلی اور اولے برسائے۔ لیکن پپیہے کی رٹ گھٹنے سے تو بادل کی مہا گھٹ جاتی ہے۔ اُس کی تو پریم بڑھانے میں ہی بھلائی ہے۔

کنک ہی بان چڑھی جیمی دائیں۔ تمی پریتم پد نیم نباہیں
بھرت بچن سُنی ماجھ تری بینی۔ بھئی مرد وبانی سُمنگل دینی

جیسے آگ میں تپانے سے سونے کی چمک بڑھ جاتی ہے۔ ویسے ہی پریتم کے چرنوں میں پریم نباہ کر سیوک کا تیج بڑھ جاتا ہے۔ بھرت جی کے بچن سُن کر تروینی کے بیچ سے منگل دینے والی کومل بانی ہوئی۔

تات بھرت تمہہ سب بدھی سادھو۔ رام چرن انو راگ اگادھو
بادی گلانی کرہو من ماہیں۔ تمہہ سم رامہی کوؤ پریہ ناہیں

ہے تات بھرت! آپ سب پرکار سادھو پرش ہیں۔ رام جی کے چرنوں میں آپکا آگادھ پریم ہے۔ آپ ویرتھ ہی من میں دُکھی ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کو تمہارے سمان کوئی پیارا نہیں ہے۔

تنو پلکیو ہیاں ہرشو سُنی بینی بچن انوکول
بھرت دھنیہ کہی دھنیہ سُر ہرشت برشہیں پھول

تروینی جی کے ایسے کرپا کے بچن سُنکر بھرت جی کے ہردے میں آنند ہوا۔ اور خوشی کے مارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آکاش سے دیوتا لوگ بھرت "تو دھنیہ۔ ہے تو دھنیہ ہے" کہہ کر پرسن ہوکر پھول برسانے لگے۔

پرمدت تیرتھ راج نواسی۔ بیکھانس بٹو گرہی اُداسی
کہہیں پرسپر ملی دس پانچا۔ بھرت سنیہو سیلو سچی سانچا

تیرتھ راج پریاگ میں نواس کرنے والے بان پرستی، برہمچاری، گرہستی اور سنیاسی پرسن ہوکر دس دس پانچ پانچ مل کر آپس میں بات چیت کر رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کا پریم اور شیل سچا اور پوتر ہے۔

سُنت رام گن گرام سُہائے۔ بھردواج مُنی برپہیں آئے
دنڈ پرنام کرت مُنی دیکھے۔ مورتی منت بھاگیہ نج لیکھے

شری رام چندر جی کے سُندر اننت گنوں کو سُنتے ہوئے بھرت جی مُنی سرشیٹھ بھردواج جی کے پاس آئے۔ بھردواج جی نے بھرت کو دنڈوت پرنام کرتے دیکھا۔ اور انہیں اپنا مورتی مان (مجسم) سوبھاگیہ سمجھا۔

دھائی اُٹھائی لائی اُر لیتھے۔ دینہے اسیس کرتارتھ کینھے
آسنو دینہہ نائی سرو بیٹھے۔ چہت سکچ گرہاں جنو بھجی بیٹھے

انہوں نے دوڑکر بھرت جی کو اٹھاکر چھاتی سے لگا لیا۔ اور

اور آشیرواد دے کر کرتارتھ کیا منی بھردواج جی نے انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ بھرت جی سر نوا کر اس طرح بیٹھے مانو بھاگ کر سنکوچ کے گھر لیجا کے گھسا جانا چاہتے ہوں۔

مُنی پُوچھب کچھُو یہ بڑ سوچُو۔ بولے رشی لکھی سیلُو سنکوچُو
سُنہُو بھرت ہم سب سُدھی پائی۔ بدھی کرتب پر کچھُو نہ بسائی

بھرت جی کے من میں یہ بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کہ مُنی کچھ پوچھیں گے۔ تو میں کیا جواب دُوں گا۔ بھردواج جی بھرت کے سیل اور ہچکچاہٹ کو دیکھ کر بولے۔ بھرت! سنو ہم سب خبر پا چکے ہیں بدھاتا کی کرنی پر کسی کا کچھ چارہ نہیں چلتا۔

تمہہ گلانی جیاں جنی کرہُو سمجھی ماتُو کر تُوتی
تات کیکئی ہی دوشُو نہیں گئی گرا متی دھُوتی

اپنی ماتا کی کرتوت کو یاد کر کے من میں سوچ مت کرو۔ ہے تات! کیکئی کا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ سرسوتی جی نے اس کی بُدھی کو پھیر دیا تھا۔

سیہُو کہت بھل کہہی نہ کوؤ۔ لوکُو بیدُ بُدھ سمّت دوؤ
تات تمہار امل جسُو گائی۔ پائیہی لوکتُو بیدُو بڑائی

ایسا کہنے پر بھی تو کوئی لوک میں بھلا نہ کہے گا۔ کیوں کہ لوک اور وید دونو کے مت کو ہی پنڈت لوگ مانتے ہیں۔ کنتو ہے تات! تمہارا نرمل یش گا کر لوک اور وید دونوں بڑائی پائیں گے۔

لوک بید سمّت سبُو کہئی۔ جیہی پتُو دیہی راجُو سو لہئی
راؤ ستیہ برت تمہہ ہی بولائی۔ دیت راجُو سکھُو دھرمُو بڑائی

کیوں کہ اس بات پر تو وید اور لوک دونو متفق ہیں۔ کہ جسے پتا راج دیں۔ وہی راج پاتا ہے راجہ ستیہ برتی ہے تم کو بُلا کر راج دیتے تو سکھ دھرم اور بڑائی کی پراپتی ہوتی۔

رام گونُو بن انرتھ مُولا۔ جو سُنی سکل بسُو بھئی سُولا
سو بھاوی بس رانی ایانی۔ کری کچالی انتہوں پچھتانی

رام جی کا بن باس میں جانا ہی سارے انرتھ کا مُول ہے۔ جس کو سن کر سارے سنسار کو دُکھ ہوا۔ بن باس کبھی جو تمہارا دوش ہوا انجان رانی تو بھاوی کے وش ہو کر یہ کُچال کر کے بعد میں پچھتائی ہے۔

تہنہُو تمہار الپ اپرادھُو۔ کہے سو ادھم ایان اسادھُو
کرتیہُو راجُو تو تمہہ ہی نہ دوشُو۔ رامہی ہوت سُنت سنتوشُو

اس بات میں تمہیں ذرا سا بھی الزام لگائے تو وہ نیچ ہے۔ مورکھ اور دُشٹ ہے۔ اگر تم راج کرتے تو بھی تمہیں کوئی دوش نہ تھا۔ بلکہ شری رام چندر جی کو تو سُن کر سنتوش ہی ہوتا۔

اب اتی کینہیو بھرت بھل تمہہ ہی اُچت مت ایہُو
سکل سُمنگل مُول جاگ رگھوبر چرن سنیہُو

ہے بھرت! اب تو تم نے بہت ہی اچھا کیا۔ تم کو ایسا کرنا ہی اُچت تھا۔ شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریم ہونا ہی سنسار میں سارے سُندر منگلوں کی جڑ ہے۔

سو تمہار دھنُو جیونُو پرانا۔ بھوری بھاگ کو تمہہ ہی سمانا
یہ تمہار آچرجُو نہ تاتا۔ دسرتھ سُون رام پریہ بھراتا

سو رام پریم ہی تمہارا جیون دھن اور پران ہے۔ تمہارے سمان سوبھاگیہ شالی (خوش قسمت) دوسرا بھلا اور کون ہے؟ ہے تات! تمہارا یہ پریم کچھ آچرج کی بات نہیں کیوں کہ تم دسرتھ جی کے پُتر اور شری رام چندر جی کے پیارے بھائی ہو۔

سُنہُو بھرت رگھوبر من ماہیں۔ پریم پاترُو تمہہ سم کوؤ ناہیں
لکھن رام سیتہ ہی اتی پریتی۔ نسی سب تمہہ ہی سراہت بیتی

ہے بھرت سُنو! شری رگھوناتھ جی کے من میں تمہارے سمان پریم کا پاتر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ شری رام لکشمن اور سیتا جی کو وہ رات بڑی پریت سے تمہاری سراہنا کرتے ہوئے گذری۔

جانا مرمُو نہات پریاگا۔ مگن ہوہیں تمہرہیں انُوراگا
تمہہ پر اس سنیہُو رگھوبر کے۔ سکھ جیون جگ جس جڑ نر کے

پریاگ میں اُن کے نہاتے سمے مجھ پر یہ بھید کھُلا۔ کہ وہ تینوں تمہارے پریم میں مگن ہو رہے تھے۔ تمہارے ساتھ شری رام چندر جی کو اتنی پریتی ہے۔ جتنی اگیانی پُرشوں کو سنسار میں عیش و عشرت بھرے جیون سے ہوتی ہے۔

یہ نہ ادھک رگھوبیر بڑائی۔ پرنت کُٹمبھ پال رگھو رائی
تمہہ تو بھرت مور مت ایہو۔ دھریں دیہہ جنُو رام سنیہو

یہ شری رگھوناتھ جی کی بہت بڑائی نہیں ہے۔ کیوں کہ شری رگھوناتھ جی تو شرناگتوں کے پریوار بھر کو پالنے والے ہیں۔ میری سمجھ میں تو ہے بھرت! تُم شری رام چندر جی کی پریم مورتی ہو۔

تمہہ کہں بھرت کلنک یہ ہم سب کہں اُپدیشُو
رام بھگتی رس سدھی ہت بھا یہ سمیو گنیشُو

ہے بھرت! تمہاری سمجھ میں تو یہ کلنک ہے۔ لیکن ہم سب کے لئے تو یہ اُپدیش ہے شری رام جی کی بھگتی رس کے نمت یہ سماں بڑا ہی شُبھ ہُوا ہے۔

نو بدھو بمل تات جسُو تورا۔ رگھو بر کنکر کمُد چکورا
اُدت سدا انتھئیہی کبہوں نا۔ گھٹیہی نہ جگ نبھ دن دن دُونا

ہے بھرت جی! تمہارا نرمل یش تو ایک اوکھت (نرالا) چندرما ہے۔ اور شری رام چندر جی کے سیوک مانو کمُد اور چکور ہیں آکاش پر کے اور آپ کے نرمل یش رُوپی چندرما میں یہ انتر ہے کہ آپکا نرمل یش روپی چندرما کبھی آکاش پر کے چندرما کی بھانت نہ است ہوگا۔ اور نہ گھٹے گا ہی۔ بلکہ سنسار بھر میں دن پرتی دن دُوگنا ہوتا جائے گا۔ جس سے رام جی کے سیوک گنؔ روپی کمُد اور چکور کو سدا ہی آنند رہے گا۔

کوک تلوک پریتی اتی کریہی۔ پربھو پرتاپ روی چھبیہی نہ ہری ہی
نسی دن سُکھد سدا سب کاہو۔ گریہی نہ کیکیئی کرتو راہو

تینوں لوک رُوپی چکر اہی آپ کے یش رُوپی چندرما پرا تی پریتی کرتا رہے گا۔ اور آکاش پر کے سوریہ کی بھانت پربھو شری رام جی کا پرتاپ رُوپی سُوریہ آپ کے یش رُوپی چندرما کی شوبھا کو ہرن نہیں کرے گا۔ یہ چندرما رات دن سب کے لئے سُکھدایک ہوگا کیکئی کا کرتوت رُوپی راہو اس آپکے یش رُوپی چندرما کا گراس نہیں کرے گا۔

پُورن رام سپریم پیُوشا۔ گرُ اپمان دوش نہیں دُوشا
رام بھگت اب امیئیں اگھاہُوں۔ کینہہُو سُلبھ سُدھا بسُودھاہُوں

آپ کا یہ نرمل یش رُوپی چندرما شری رام جی کے پریم امرت سے پری پورن ہے۔ گرو کے اپمان کا دوش بھی اس کو نہیں لگ سکتا۔ اس لئے اب پرتھوی پر لبسنے والے جیوُں (خاکی بندوں) کے لئے بھی رام بھگت رس رُوپی امرت کے اتھاہ سمندر کو سلبھ کر دیا ہے۔

بھُوپ بھاگیرتھ سُرسری آنی۔ سمرت سکل سُمنگل کھانی
دسرتھ گُن گن برنی نہ جاہیں۔ ادھکو کہا جیہی سم جگ ناہیں

راجہ بھاگیرتھ گنگا جی کو لائے۔ جس گنگا جی کا سمرن سارے سُند منگلوں کی کھان ہے۔ دسرتھ جی کے گُن گن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُن سے بڑھ کر تو کوئی کیا ہوگا۔ اُن کے سمان بھی سنسار بھر میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔

جاسُو سنیہہ سکوچ بس رام پرگٹ بھئے آئی
جے ہر ہئے نینی کبہوں نرکھے نہیں اگھائی

جن کے پریم اور شیل سبھاؤ کے وش میں ہو کر بھگوان شری رام چندر جی پرگٹ ہوئے۔ جن شری رام چندر جی کو اپنے ہردے کے نیتروں سے دیکھتے دیکھتے شری مہادیو جی کبھی تھکتے ہی نہیں۔ اُن کو دیکھنے کی لالسا اُن میں برابر ہی رہتی ہے۔ وہی رام دسرتھ جی کے گھر پُتر رُوپ میں پرگٹ ہوئے۔ اس لئے دسرتھ جی کی برابری دُوسرا کون کر سکتا ہے!

کیرتی بدھُو تمہہ کینہہ انوپا۔ جہہ بس رام پریم مرگ رُوپا
تات گلانی کرہُو جیاں جائیں۔ ڈرہُو درِدرہ پارس پاہیں

تم نے کیرتی رُوپی اَنُوپم (لاثانی) چندرما کو پیدا کیا ہے جس
میں رام پریم ہرن کا رُوپ کئے بستا ہے۔ ہے تات! من میں کسی
پرکار کی سوچ نہ کرو۔ پارس پا کر کنگالی کا ڈر کیسا ؟

سُنہو بھرت ہم جھوٹھ نہ کہہیں۔ اُداسین تاپس بن رہہیں
سب سادھن کر سپھل سہاوا۔ لکھن رام سیا درسنو پاوا

ہے بھرت! ہم اُداسین تپسوی اور بن میں رہنے والے ہیں۔
اس لئے نرپکش ہو کر ہم یہ سچ سچ کہتے ہیں۔ کہ سیتارام اور لکشمن کا
درشن پا کر ہم نے مانو سب سادھنوں کا اُتم پھل پالیا ہے۔

تیہی پھل کر پھلو درس تمہارا۔ سہت پیاگ سُبھاگ ہمارا
بھرت دھنیہ تمہہ جسو جگو جیتو۔ کہی اس پریم مگن مُنی بھیئو

اس پھل کا بھی پریم پھل تمہارا درشن ہے۔ پریاگ راج سمیت
ہمارا سوبھاگیہ ہے۔ جو تمہارے درشن پائے۔ ہے بھرت! تم دھنیہ ہو۔
تم نے اپنے یش سے جگت کو جیت لیا ہے۔ ایسا کہہ کر مُنی بھردواج
پریم میں مگن ہو گئے۔

سُنی مُنی بچن سبھاسد ہرشے۔ سادھو سراہی سُمن سُر برشے
دھنیہ دھنیہ دُھنی گگن پیاگا۔ سُنی سُنی بھرتُو مگن انورا گا

بھردواج مُنی کے بچن سُنکر سبھاسد سب پرسن ہوئے "سنیہ ہے"!
ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوگن پھول برسانے لگے۔ آکاش اور پریاگ راج
دونوں میں دھنیہ دھنیہ کی دُھن سُن کر بھرت جی پریم میں مگن ہو گئے۔

پُلک گات ہیاں رامو سیا سجل سُروہ نین
کری پرنامُو مُنی منڈلی ہی بولے گد گد بین

پریم کے مارے بھرت جی کا شریر پلکت ہے۔ ہردے میں
سیتارام ہیں اور کمل کے سمان سُندر نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔
وہ مُنیوں کی منڈلی کو پرنام کر کے گد گد بچن بولے۔

مُنی سماجُو اَرُو تیرتھ راجُو۔ ساچہوں سپتھ اگھائی اکاجُو
اہیں تھل جوں کچھو کہئے بنائی۔ ایہی سم ادھ نہ اگھ ادھمائی

مُنیوں کا سماج ہے۔ اور پریاگ راج تیرتھ ہے۔ یہاں سچی سوگندھ کھانے
سے بھی بھاری ہانی ہوتی ہے۔ اِس تیرتھ استھان میں اگر کچھ جھوٹ موٹ بات بنا کر
کہی جائے تو اِس سے بڑھ کر پاپ اور نیچ کرم اور کوئی نہیں ہے۔

تمہہ سرتگیہ کہوں ستی بھاؤ۔ اُر انتر جامی رگھو راؤ
موہی نہ ماتو کرتب کر سوچو۔ نہیں دُکھو جیاں جگو جانیہی پوچو

میں سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ سروگیہ ہیں۔ اور شری
رگھوناتھ جی کے ہردے کی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ مجھے اپنی
ماتا کی بُری کرتوت کا کچھ بھی سوچ نہیں ہے۔ نہ میرے من میں اِس
بات کا دُکھ ہے۔ کہ دُنیا مجھے بُرا کہے گی۔

ناہن ڈرو بگریہی پرلوکو۔ پتہو مرن کر موہی نہ سوکو
سُکرت سُجس بھری بھُون سُہائے۔ لچھمن رام سرس سُت پائے

نہ ہی مجھے پرلوک بگڑنے کا ڈر ہے۔ پتا جی کے مرنے کا بھی
مجھے شوک نہیں۔ کیونکہ اُن کے سُندر پُنیہ کرم اور اُتم یش
سنسار بھر میں شوبھا پا رہے ہیں۔ جنہوں نے شری رام اور لکشمن جیسے
پُتر پائے۔

رام برہن تجی تنو چھن بھنگو۔ بھوپ سوچ کر کون پرسنگو
رام لکھن سیا بنُو پاگ پن ہیں۔ کری مُنی بیش پھرہیں بن بن ہیں

اور جنہوں نے شری رام چندر جی کے دیوگ میں اپنے کشن
بھنگر شریر کو تیاگ دیا۔ ایسے راجہ کی مرتیو پر شوک کرنے کا کیا کارن
ہے ؟ مجھے سوچ تو کیول اسی ایک بات کا ہے کہ سیتارام اور
لکشمن ننگے پاؤں مُنیوں کے بھیس بنائے بن بن میں گھومتے ہیں۔

اجن بسن پھل اسن مہی سین ڈاسی کس پات
بسی ترو تر نت سہت ہم آتپ برشا بات

وہ مرگ چھالا اوڑھتے ہیں۔ پھلوں کا بھوجن کرتے ہیں۔ کُشا
کے اور پتوں کے بچھونے پر سوتے ہیں۔ اور برکشوں کے نیچے نواس
کر کے ہر روز سردی۔ گرمی۔ بارش اور آندھیوں کو سہن کرتے ہیں۔

ایہی دُکھ داہن دہی دن چھاتی۔ بھوکھ نہ باسر نید نہ راتی
ایہی کروگ کر اوشد ھو ناہیں۔ سود ھیئوں سکل بسو من ماہیں

میری چھاتی لگاتار اسی دُکھ کی جلن سے جلتی رہتی ہے۔
نہ مجھے دن میں بھوک لگتی ہے۔ اور نہ ہی رات کو نیند آتی ہے۔ میں

نے اپنے من میں سارے سنسار کو وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ اس مہا روگ کی کوئی دوائی نہیں ہے۔

ماتو کمت بڑھئی الگھ مولا۔ تیہیں ہمار ہت کینہہ بسولا
کلی کر کاٹھ کر کینہہ کنجتر و۔ گاڑی اودھی پڑھی کٹھن کمنتر و

ماتا جی کی بُری چیشٹا پاپوں کی جڑ بڑھئی ہے جیسے ہمارے بہت ارتھ راج تلک روپی بسولا بنایا۔ اس بسولے سے کلیش روپی منحوس لکڑی کا شری رام بن باس روپی بُرا جنتر بنایا۔ اور چودہ برس کی میعاد روپی بُرا منتر پڑھکر اس بُرے جنتر کو گاڑ دیا۔

موہی لاگی یہو کُٹھا ٹو تیہیں ٹھاٹ گھا لیسی سب جگو بارہ باٹا
مٹئی کجو گو رام پھری آیئں۔ بسئی اودھ نہیں آن اپائیں

میرے نمت اُس لئے یہ سارا ٹھاٹھ باٹ سجایا جس نے سارے سنسار کو تتر بتر کر کے گھائل کر دیا۔ یہ بُرا ساج تبھی مٹ سکتا ہے۔ جب شری رام چندر جی لوٹ آویں۔ اس کے بغیر اودھ کے بسنے کا اور کوئی دوسرا اُپائے نہیں ہے۔

بھرت بچن سُنی مُنی اسُکھ پائی۔ سبہیں کینہی بہو بھانتی بڑائی
تات کرہو جنی سوچ بسیکھی۔ سب دکھ مٹیہی رام پگ دیکھی

بھرت جی کے بچن سُنکر مُنی بھردواج جی نے سُکھ پایا۔ سب نے ہی بہت پرکار بھرت جی کی بڑائی کی۔ اور کہا ہے تات! زیادہ سوچ نہ کرو۔ شری رامچندر جی کے چرنوں کے درشن کر کے تمہارا سارا کلیش مٹ جائیگا۔

کری پربودھو مُنی برکہیو اتتھی پریم پریہ ہوہو
کند مول پھل پھول ہم دیہیں لیہی کری چھوہو

اس پرکار بھرت جی کو سمجھا کر مُنی سریشٹھ کہنے لگے۔ کہ ہے بھرت! اب آپ سب ہمارے پریم پیارے مہمان بنئے۔ اور کند مول پھل پھول جو کچھ ہم بھینٹ کریں وہ کرپا کر کے سویکار کریئے۔

سُنی مُنی بچن بھرت ہیاں سوچو۔ بھیئو کواوسر کٹھن سنکوچو
جانی گروئی گر گرا بہوری۔ چرن بندی بولے کر جوری

مُنی بھردواج کے بچن سُنکر بھرت جی کے من میں یہ بڑا سوچ ہوا۔ کہ بے موقع ہی یہ کٹھن سنکوچ (پس و پیش۔ ہچکچاہٹ) آپڑا۔ پھر گرو بھردواج کی بانی کو پوجنیہ جان کر اُن کی چرن بندنا کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

سر دھری آیسو کریئے تمہارا۔ پرم دھرم یہو ناتھ ہمارا
بھرت بچن مُنی بر من بھائے۔ سُچی سیوک سش نکٹ بولائے

ہے ناتھ! آپ کی آگیا سر ماتھے پر دھارن کرنا ہی ہمارا پرم کرتویہ ہے۔ بھرت جی کے بچن مُنی سریشٹھ بھردواج جی کے من کو بہت بھائے۔ انہوں نے معتبر سیوک اور شاگردوں کو اپنے پاس بُلایا۔

چاہیے کینہی بھرت پہو نائی۔ کند مول پھل آنہو جا ئی
بھلیہی ناتھ کہی تنہہ سر نائے۔ پر مُدت نج نج کاج سدھائے

اور انہوں نے کہا۔ کہ بھرت جی کی مہمان نوازی کرنی چاہیئے تم سب جا کر کند مول اور پھل لے آؤ۔ ہے ناتھ! بہت اچھا۔ ایسا کہہ کر سب نے سر نوایا۔ اور پرسن ہو کر اپنے اپنے کام کو چلے۔

مُنی ہی سوچ پاہُن بڑ نیوتا۔ تسی پوجا چاہیئے جس دیوتا
سُنی ردھی سدھی انیما دک آئیں۔ آیسو ہوئی سو کرہیں گوسائیں

مُنی بھردواج جی سوچ نے لگے کہ ہم نے بہت بڑے مہمان کو دعوت دی ہے۔ جیسا دیوتا ہو اُس کی ویسی ہی پوجا ہونی چاہیئے یہ سُن کر انیما آدی ردھی سدھیاں آگئیں اور بولیں۔ ہے سوامی! جو آپ آگیا دیں سو ہم کریں۔

رام بِرہ بیاکل بھرت سانج سہت سماج
پہو نائی کری ہرہو شرم کہا مُدت مُنی راج

مُنی بھردواج پرسن ہو کر کہنے لگے۔ کہ رام جی کے ویوگ میں بھرت جی اپنے چھوٹے بھائی شترگھن اور سارے سماج سہت بیاکل

ہے۔ اُن کی مہمان نوازی کر کے اُنکی تھکاوٹ کو دُور کرو۔

ردھی سدھی سر دھری مُنی بربانی۔ بڑبھاگنی آپُہی انومانی!
کہیں پرسپر سدھی سمُوداَئی۔ اُتلت اتھتی رام لگھو بھائی

رِدھی سدھی نے مُنی شریشٹھ کے بچنوں کو اپنے سر پر دھر کر اپنے آپ کو بڑا ہی بڑبھاگی (خوش قسمت) سمجھا۔ سب سدھیاں آپسمیں کہنے لگیں۔ کہ رام جی کے چھوٹے بھراتا بھرت ہمارے لاثانی مہمان ہیں۔

مُنی پد بندی کریئے سوئی کاجُو۔ ہوئی سُکھی سب راج سماجُو
اس کہی رچیئو رچر گرہ نانا۔ جیہی بلوکی بلکھاہیں بمانا

اس لئے مُنی بھردواج جی کے چرنوں کی بندنا کر کے آج وہی کچھ کرنا چاہیئے جس سے سارا راج سماج سُکھی ہو جائے ایسا کہہ کر انہوں نے بہت سُندر گھروں کی رچنا کی جنہیں دیکھکر بمان بھی شرمندہ ہوتے تھے۔

بھوگ بِبھوتی بھوری بھری راکھے۔ دیکھت جنہہ ہی امر ابھیلاکھے
داسیں داس ساجُو سب لینہیں۔ جوگ وُت رہہیں منہیں مُنو دینہے

اُن گھروں کو طرح طرح کے عیش و آرام کے سامان سے بھر دیا۔ جن کو دیکھکر دیوتاؤں کے مُنہ میں بھی پانی بھر آیا۔ داسی اور سیوک گن سب پرکار کا ساج سامان لیئے ہوئے دیکھتے رہتے ہیں۔ کسی کو کس وقت کونسی وستو کی ضرورت ہے۔

سب سماجُو سجی سدھی پل ماہیں۔ جے سُکھ سُرپر سپنہوں ناہیں
پرتھم ہی باس دیئے سب کینہی۔ سُندر سُکھد جتھا رُچی جیہی

سدھیوں نے پل بھر میں ہی سب سامان سجا دیئے۔ ایسی عیش و آرام کی وستوئیں تو سپنے میں بھی سورگ میں دیکھنے میں نہیں آئیں۔ پہلے تو جیسے کسی کی پسند تھی اس کو ویسا ہی سُندر اور سُکھدائیک نواس ستھان دیئے۔

بہوری سپر جن بھرت کہوں رشی اس آئیسُو دینہہ
بدھی بسمئے دائیکُو بھوُ مُنی برتپ بل کینہہ

پھر رشی بھردواج جی کی آگیا انوسار پریوار سہت بھرت جی کو نواس ستھان دیا۔ مُنی سریشٹھ نے اپنے تپ کی شکتی سے ایسا ٹھاٹ باٹ رچایا کہ جسے دیکھ کر برہما جی بھی حیران ہو جائیں۔

مُنی پربھاؤ جب بھرت بلوکا۔ سب لگھُو لگے لوک تپی لوکا
سُکھ سماجُو نہیں جائی بکھانی۔ دیکھت برتی بسارہیں گیانی

بھرت جی نے جب مُنی کا پربھاو دیکھا۔ تو اس کے سامنے انہیں لوکپالوں کے لوک بھی ہیچ دکھائی دینے لگے۔ سُکھ کے سامان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ جس کو دیکھکر گیانی پُرش بھی ویرکت بھاؤ کو کھو بیٹھتے ہیں۔

آسن سین سُبسن بیتانا۔ بن باٹکا بہگ مِرگ نانا
سُربھی پھُول پھل امئے سمانا۔ بمل جلاسیئے بیبدھ بدھانا

آسن پان سُچی امئے امی سے۔ دیکھی لوگ سکچات جمی سے
سُر سُربھی سُرتروُ سب ہی کیں۔ لکھی ابھیلاشو سُرپتی سچی کیں

آسن سیج۔ سُندر بستر۔ چندوے۔ بن باغیچے پشُو پنچھی نانا پرکار کے سُگندھت پھُول اور امرت کے سمان پھل کوئیں۔ تالاب آدک نرمل جل استھان بہت پرکار کے اور امرت کے بھی امرت پوتر کھانے پینے کے پدارتھ تھے جنہیں دیکھ کر سب لوگ ویرکت وان پُرشوں کی طرح لیش و پیش کر رہے ہیں۔ کام دھینُو اور کلپ برکش سبھی کے گھروں میں ہیں جسکو دیکھ کر اندر اور اندرانی کے مُنہ میں بھی پانی بھر آیا۔

رِتو بسنت بہہ تری بدھ بیاری۔ سب کہوں سُلبھ پدارتھ چاری
سرک چندن بنتا دک بھوگا۔ دیکھی ہرش بسمئے بس لوگا۔

بسنت کا موسم ہے شیتل مند سگندھ ان تین پرکار کی ہوا چل رہی ہے۔ دھرم ارتھ کام موکش چاروں پدارتھ سبھی کو سُلبھ ہیں۔ مالا چندن استری آدک بھوگوں کو دیکھکر سبھی لوگ مست ہو رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ انہیں رشی آشرم میں نانا پرکار کے

بھوگ ولاس دیکھ کر حیرانی بھی ہو رہی ہے۔

سمپتی چکئی بھرتُو چک مُنی آئیس کھیل وار

تیہی نسی آشرم پنجراں راکھے بھا بھنُو سار

سارا ٹھاٹھ باٹھ کا سامان مانو چکوی ہے۔ اور بھرت مانو چکوا ہیں۔ اور مُنی کی آگیا کھلاڑی ہے۔ جس نے رات کو ان دونوں کو آشرم رُوپی پنجرہ میں بند کر رکھا۔ اور ایسے ہی سویرا ہو گیا۔ دار لھات جیسے چکوا چکوی رات کو ایک ہی پنجرے میں اکٹھے رہنے پر بھی ایک دوسرے کو سپرش نہیں کرتے ویسے ہی نانا پرکار بھوگ ولاس میں رہتے ہوئے بھی بھرت جی نے اُنکا سپرش تک نہ کیا۔

ماس پاراین اُنیسواں وِشرام

کینہہ نجنُو تیرتھ راجا۔ نائی مُنی ہی سر و سہت سماجا

رشی آئیسُو آسیس سر راکھی۔ کری ڈنڈوت بنئے بہو بھاکی

پھر بھرت جی نے تیرتھ راج میں اشنان کیا۔ اور سماج سہت مُنی کو سر نوا کر اور اُنکی آگیا اور آشیرواد کو سر پر دھر کر ڈنڈوت کر کے بہت بنتی کی۔

پتھ گتی کسُل ساتھ سب لینہے چلے چترکُوٹ ہیں جتو دینہے

رام سکھا کر دینہیں لاگو۔ چلت دیہہ دھری جنو انوراگو

بن کے راستوں کے بھیدیوں کو ساتھ لئے بھرت جی سہت سب لوگوں کے من میں چترکوٹ کی دھارنا کئے ہوئے چلے۔ نشاد راج گوہ کے ہاتھ میں ہاتھ دئے۔ بھرت جی ایسے چلے جا رہے ہیں۔ مانو ساکشات پریم کی مورتی ہوں۔

نہیں پد تران سیس نہیں چھایا۔ پریمُو نیمُو برتُو دھرمُو امایا

لکھن رام سیا پنتھ کہانی۔ پُوچھت سب ہی کہت مِردُو بانی

بھرت جی کے پاؤں میں جوتے نہیں سر پر سایہ نہیں۔ اُن کا پریم اور نیم برت اور دھرم سب چھل کپٹ رہت (سچا) ہے۔ وہ نشاد راج سے سیتا رام اور لکشمن کی بن جاتے ہوئے جو بات جیت ہوئی وہ سب کہانی پُوچھ رہے ہیں۔ اور نشاد راج کومل بانی سے کہہ رہا ہے۔

رام باس تھل بٹپ بلوکیں۔ اُر انوراگ رہت نہیں روکیں

دیکھی دسا سُر برسہیں پھُولا۔ بھئی مردُو مہی مگو منگل مُولا

شری رام چندر جی کے آرام کرنے کی جگہوں اور برکشوں کو دیکھ کر اُن کے ہردے میں پریم روکنے سے رکتا ہی نہیں ہے۔ بھرت جی کی یہ پریم دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھُول برسانے لگے۔ پرتھوی کومل ہو گئی۔ اور مارگ منگل کا مُول بن گیا۔

کئے جاہیں چھایا جلد سُکھد بہئی بر بات

تس مگو بھیئو نہ رام کہن جس بھا بھرت ہی جات

بادل سایہ کئے جا رہے ہیں۔ سُکھ دینے والی سُندر وایو چل رہی ہے۔ ایسا سُکھ دینے والا راستہ شری رام چندر جی کو بھی ہُوا تھا جیسا جاتے سمے بھرت جی کو ہُوا۔

جڑ چیتن مگ جیو گھنیرے۔ جے چتئے پربھو جنیہہ پربھو ہیرے

تے سب بھئے پرم پد جوگو۔ بھرت درس میٹا بھو روگو

راستے میں بے شمار جو جڑ چیتن جیو تھے جن کو شری رام چندر جی نے بن کو جاتے سمے دیکھا تھا اور انھوں نے پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا تھا بھگوان شری رام کے درشن سے وہ اس سمے پرم پد کے ادھیکاری ہی ہو چکے تھے۔ پرنتو بھرت جی کے درشن کر کے تو اُن کا بھو ارتھات جنم مرن

رُدپی شول مٹ گیا۔ اَرتھات اُنہیں پریم پیڑ کی پراپتی ہی ہوگئی۔

یہ بڑی بات بھرت کئی ناہیں۔ سُمرت جنہی رامُو مَن ماہیں
بارک رامو کہت جگت جیہو۔ ہوت ترن تارن نرتیہو

بھرت جی کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ جنہیں سوئم شری رام چندر جی اپنے من میں سمرن کرتے رہتے ہیں۔ جگت میں جو بھی منش ایک بار "رام" کہہ دیتا ہے وہ بھی ترنے اور ترانے والا ہو جاتا ہے۔

بھرتو رام پریہ پُنی لگھو بھراتا۔ کس نہ ہوئی مگو منگل داتا
سدھ سادھو منی براتن کہا ہیں۔ بھرت ہی نرکھی ہرشو ہیاں لہہیں

پھر بھرت جی شری رام چندر جی کے پیارے اور اُنکے چھوٹے بھائی ہیں۔ تب بھلا اُن کیلئے راستہ منگل دینے والا کیوں نہ ہو۔ سدھ۔ سادھو اور سریشٹھ مُنی جن ایسا کہتے ہیں۔ اور بھرت جی کو دیکھکر من میں بڑا پرسن ہوتے ہیں۔

دیکھی پربھاؤ سُرلیس ہی سوچو۔ جگُ بھل بھلیہی پوچ کہوں پوچو
گُرسن کہئو کرئیے پربھو سوئی۔ رامہی بھرت ہی بھینٹ نہ ہوئی

بھرت جی کے پریم بھاؤ کو دیکھ کر دیوراج اندر کو سوچ ہو گئی۔ بھلے پُرش کو سنسار بھلا اور بُرے کو بُرا بھاسنے لگتا ہے۔ اُس نے گُرو برہسپتی سے کہا۔ ہے پربھو آپ کوئی ایسا جتن کیجئے جس سے شری رام چندر جی اور بھرت جی کا مِلاپ نہ ہو۔

رامُو سنکوچی پریم بس بھرت سپریم پیودھی
بنی بات بگرن چہتی کریئے جتنو چھلو سودھی

شری رام چندر جی تو سنکوچی (شرمیلا سبھاؤ) اور پریم کے وش میں ہیں۔ اور بھرت جی پریم کے سمندر ہیں۔ بنی بنائی بات بگڑا چاہتی ہے۔ (اندر کو ڈر ہے کہ کہیں بھرت جی اپنے پریم بل سے رام چندر جی کو واپس نہ لوٹا لائیں۔ اور اس طرح دیوتاؤں کا کام پورا ہونے سے رہ جائے) اس لئے کچھ چھل ڈھونڈ کر اس کا جتن کیجئے۔

بچن سُنت سُر گُرو مُسکانے۔ سہس نین بنو لوچن جانے
مایاپتی سیوک سن مایا۔ کری تاں اُلٹی پرئی سُر رایا

دیوتاؤں کے گرو برہسپتی جی دیو اندر کے بچن سُنکر مُسکرائے۔ انہوں نے ہزار نینوں والے اندر کو بغیر گیان کی آنکھوں کے جانا۔ اور کہا ہے دیوتاؤں کے سوامی! مایاپتی شری رام چندر جی کے سیوک کے ساتھ جو کوئی مایا (چھل۔ دھوکہ بازی) کرتا ہے۔ وہ اُلٹ کر اپنے ہی اوپر آپڑتی ہے۔

تب کچھو کینہہ رام رُکھ جانی۔ اب کُچالی کری ہوئیہی ہانی
سُنُو سُریس رگھوناتھ سبھاؤ۔ نج اپرادھ رسائیں نہ کاؤ

اس سے پہلے تو شری رام چندر جی کی مرضی پاکر کچھ کیا تھا۔ مگر اب کوئی چھل کپٹ دی کچالی کی گئی تو ہانی ہوگی۔ ہے دیوراج اندر شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو سنو۔ جو کوئی اُن کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ اُس پر غصے نہیں ہوتے۔

جو اپرادھو بھگت کر کرئی۔ رام روش پاوک سو جرئی
لوکہوں بید بدت اتہاسا۔ یہ مہما جانہیں دُرباسا

بھرت سرس کو رام سنیہی۔ جگُو جپ رام رامُو جپ جیہی

پر جو کوئی اُن کے بھگت کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ رام جی کی کرودھ اگنی میں بھسم ہو جاتا ہے۔ لوک اور وید میں ایسی کتھائیں پرسدھ ہیں۔ بھگوان کی اس مہما کو دُرباسا جی جانتے ہیں۔ ساری دُنیا شری رام چندر جی کو جپتی ہے۔ وہ شری رام جی بھرت کو جپتے ہیں۔ تو پھر اُن بھرت جی کے سمان شری رام چندر جی کا پریمی اور کون ہوگا۔

منہوں نہ آنئے امرپتی رگھوبر بھگت اکاجُو
اجسُو لوک پرلوک دُکھ دن دن سوک سماجُو

ہے دیوراج! شری رگھوناتھ جی کے بھگت کو ہانی پہنچانے کا خیال بھول کر بھی من میں نہ لانا۔ اس سے لوک میں نندا اور پرلوک میں دُکھ ہوگا اور دن پرتی دن دُکھ کی سامگری بڑھتی ہی جائیگی۔

سُنُو سُریس اُپدیسُو ہمارا۔ رامہی سیوکو پرم پیارا
مانت سُکھو سیوک سیوکائیں۔ سیوک بیر بیرو ادھکائیں

ہے دیوتاؤں کے سوامی ہمارا اُپدیس سُنئے شری رام چندر جی کو اپنا

سیوک پرم پیارا ہے۔ سیوک کی سیوا سے پربھو سکھ مانتے ہیں۔ اور سیوک کے ساتھ ویر کرنے سے بڑا بھاری ویر مانتے ہیں۔

جدپی سم نہیں راگ نہ روشو۔ گہہیں نہ پاپ پونو گن دوشو
کرم پردھان بسو کری راکھا۔ جو جس کرئی سو تس پھل چاکھا

اگرچہ شری رام چندر جی سم بھاؤ رکھتے ہیں۔ اُن میں نہ راگ ہے نہ غصہ۔ اور نہ وہ کسی کے پن پاپ اور گن دوش کو ہی گرہن کرتے ہیں۔ انہوں نے سنسار کا کرم ہی سنسار کا پردھان کر رکھا ہے۔ جو جیسا کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل بھوگتا ہے۔

تدپی کرہیں سم بشم بہارا۔ بھگت ابھگت ہردے انوسارا
اگن الیپ امان ایک رس۔ رامو سگن بھئے بھگت پریم بس

تو بھی وہ بھگت اور ابھگت (جو بھگت نہیں) کے ہردے (منو بھاونا) کے انوسار سم (یکساں) اور بشم (امتیازی) بیوہار کرتے ہیں۔ جو شری رام اپنے پرمارتھ سروپ میں نرگن نرلیپ مان رہت اور ایک رس ہیں۔ وہ بھگت کے پریم کے وش میں ہوکر سگن روپ میں اوتار لے کر پرگٹ ہوئے ہیں۔

رام سدا سیوک رچی راکھی۔ بید پران سادھو سر ساکھی
اس جیئں جانی تجہو کٹلائی۔ کرہو بھرت پد پریتی سہائی

شری رام چندر جی سدا اپنے سیوکوں کی کامنا کی پورتی کرتے ہیں وید پران سادھو اور دیوتا اس کے ساکشی ہیں۔ من میں ایسا وشواس کر کے کٹلتا چھوڑ دو اور بھگت جی کے چرنوں میں سچا پریم کرو۔

رام بھگت پرہت نرت پر دکھ دکھی دیال
بھگت سرومنی بھرت تیں جنی ڈرہو سرپال

ہے دیوتاؤں کے سوامی اندر! رام جی کے بھگت دوسروں کی بھلائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دکھ سے دکھی ہوتے ہیں۔ اور نشکام بھاو سے دوسروں پر دیا کرتے ہیں۔ پھر بھرت جی تو بھگتوں کے سرتاج ہیں وہ آپ کی بھلا کیوں کر ہانی کریں گے؟ اس لئے اُن سے بالکل نہ ڈرو۔

ستیہ سندھ پربھو سر ہتکاری۔ بھرت رام آئس انوساری
سوارتھ بیبس بکل تمہہ ہوہو۔ بھرت دوشو نہیں رائر موہو

شری رام چندر جی تو ستیہ سنکلپ والے اور دیوتاؤں کے ہتکاری ہیں۔ بھرت جی اُن کی آگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ تم ویرتھ ہی سوارتھ کے وش ہو کر گھبرا رہے ہو۔ اس میں بھرت جی کا تو کوئی دوش نہیں اُلٹا تمہارا اپنا ہی موہ تمہاری اس ویاکلتا کا کارن ہے۔

سنی سربر سرگر بر بانی۔ بھا پرمودو من مٹی گلانی
برشی پرسون ہرشی سر راؤ۔ لگے سراہن بھرت سبھاؤ

دیو اندر اپنے گرو برہسپتی کی سریشٹھ بانی سن کر بڑے پرسن ہوئے اُن کی ساری سوچ مٹ گئی تب آنندت ہو کر دیو اندر پھولوں کی برشا کر کے بھرت جی کے سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔

ایہی بدھی بھرت چلے مگ جاہیں۔ دسا دیکھی منی سدھ سہاہیں
جبہیں رامو کہی لیہیں اُساسا۔ امگت پریمو منہوں چہو پاسا

اس پرکار بھرت جی مارگ میں چلے جا رہے ہیں۔ اُنکی پریم دشا کو دیکھ کر منی اور سدھ لوگ رشک کرتے ہیں۔ بھرت جی جب سرد آہ بھر کر رام" کہتے ہیں۔ تبھی مانو چاروں طرف پریم اُمڈ پڑتا ہے۔

دروہیں بچن سنی کلس پشانا۔ پرجن پریمو نہ جائی بکھانا
بیچ باس کری جمنہیں آئے۔ نرکھی نیرو لوچن جل چھائے

بھرت جی کے ان دین بچنوں کو سن کر بجر اور پتھر بھی پگھل جاتے ہیں۔ ایودھیا کے نواسیوں کا پریم کہتے نہیں بنتا۔ بیچ میں مقام کرتے ہوئے جمنا جی کے جل کو دیکھ کر اُنکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

رگھوبر برن بلوکی برباری سمیت سماج
ہوت مگن بارِدھی برہ چڑھے بیبک جہاج

شری رگھوناتھ جی کے شیام رنگ جیسے جمنا جی کے شیام رنگ والے جل کو دیکھ کر بھرت جی سمیت ساری سماج کے رام جی کے ویوگ روپی سمندر میں ڈوبتے ڈوبتے وویک روپی جہاز پر چڑھ بیٹھے۔ (ارتھات جمنا جی کے شیام جل کو دیکھ کر سب لوگ شیام بدن شری

رام چندر جی کے ویوگ کی پیڑا سے وِیاکل ہو گئے۔ اور یہ وچار کر کے کہ جلدی ہی اُنکے درشن ہونے والے ہیں۔ اُنکے من شانت ہوئے۔)

جمن تیر تیہی دِن کری باسُو۔ بھیئُو سمے سم سب ہی سُپاسُو
راتی ہیں گھاٹ گھاٹ کی ترنی۔ آئیں اگنت جاہیں نہ برنی

اُس دِن جمنا کے گھاٹ پر ہی مقام کیا۔ سمے انُوسار سب کیلئے کھانے پینے کی سہولیت رہی۔ رات ہی رات گھاٹ گھاٹ پرانیک ناویں آگئیں۔ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

پرات پار بھئے ایکے ہی کھیواں۔ توشے رام سکھا کی سیواں
چلے نہائی ندی ہیں سِہر نائی۔ ساتھ نشادناتھ دوؤ بھائی

پراتہ کال ہوتے ہی وہ سب ہی پُورے جمنا پار ہو گئے اور رام جی کے سکھا نشادراج کی اس سیوا سے سب ہی سنتشٹ ہوئے۔ پھر جمنا جی میں اشنان کر کے اور سِہر نوا کر نشادراج کے ساتھ دونوں بھائی بھرت اور شترو گھن نے کوچ کیا۔

آگیں مُنی بر باہن آچھیں۔ راج سماج جائی سبُو پاچھیں
تیہی پاچھیں دوؤ بندھو پیادیں۔ بھوشن بسن بیش سُٹھی سادیں

سب سے آگے سندر سواریوں پر شریشٹھ مُنی ہیں۔ اُنکے پیچھے سارا راج سماج جا رہا ہے۔ اُن سب کے پیچھے بھرت اور شترو گھن بدھے سادے بستر اور گہنے پہنے ہوئے پیدل جا رہے ہیں۔

سیوک سہرد سچوسُت ساتھا۔ سُمرت لکھنو سیا رگھوناتھا
جہاں جہاں رام باس بشرا ما۔ تہاں تہاں کرہیں سپریم پرناما

سیوک، مِتر اور منتریوں کے پُتر اُن کے ساتھ ہیں سب لکشمن سیتارام کا سمرن کرتے جا رہے ہیں۔ جہاں جہاں جاتے وقت شری رام چندر جی نے مقام کیا تھا۔ وہاں وہاں وہ بڑی شردھا سے پرنام کرتے ہیں۔

مگ باسی نرناری سُنی دھام کام تجی دھائی
دیکھی سرُوپ سنیہہ سب مُدت جنم پھلُو پائی

راہ میں رہنے والے گاؤں کے نرناری یہ سُن کر گھر کے کام کاج چھوڑ کر دوڑے آئے اور اُن کے سُندر رُوپ اور پریتی کو دیکھ کر اپنے جنم کا پھل پا کر وہ سب بہت ہی پرسن ہوئے۔

کہہیں سپریم ایک ایک پاہیں۔ رامُو لکھنو سکھی ہوہیں کہ ناہیں
بئے بپُو برن رُوپُو سوئی آلی۔ سیلُو سنیہُو سرس سم چالی

گاؤں کی استریاں ایک دوسری سے بڑے پریم کے ساتھ کہتی ہیں ہے سکھی۔ دیکھو تو یہ رام لکشمن ہیں یا نہیں۔ ہے سکھی! انکی عمر۔ شریر اور رنگ رُوپ تو اُن جیسا ہے شیل پریم اور چال سب اُن کے سمان ہی ہے۔

بیشُو نہ سو سکھی سیا نہ سنگا۔ آگیں انی چلی چتُر نگا۔
نہیں پرسّن مُکھ مانس کھیدا۔ سکھی سندیہُو ہوئی ایہیں بھیدا

پرنتو اُن کے شریر پر اُن جیسے بستر نہیں سیتا جی اُن کے ساتھ نہیں۔ اور اُنکے آگے چترنگی سینا چلی جا رہی ہے۔ مُکھ ان کے پرسن نہیں۔ من میں اِن کے بڑا دُکھ ہے۔ ان بھیدوں سے ہے سکھی یہ شک ہوتا ہے۔ کہ یہ وہ نہیں۔

تاسُو ترک تیاگن من مانی۔ کہہیں سکل تیہی سم نہ سیانی
تیہی سراہی بانی پھُری پُوجی۔ بولی مدھر بچن تیا دُوجی

اُس سکھی کی یہ دلیل سبھی استریوں کے من میں جچ گئی۔ سب کہنے لگیں کہ اس کے سمان کوئی چتر نہیں۔ اُسکی چترتا کی سراہنا کر کے کہ "تمہارا کہنا سچ ہے۔" اس پرکار اُس کا آدر کر کے دوسری استری مدھر بچن بولی۔

کہی سپریم سب کتھا پرسنگو۔ جیہی بدھی رام راج رس بھنگو
بھرت ہی بہوری سراہن لاگی۔ سیل سنیہہ سبھائے سبھاگی

شری رام چندر جی کے راج تلک کا رس (مزا) جس پرکار بھنگ ہوا تھا وہ سب کتھا کا پرسنگ اس نے پریم سہت کہا۔ پھر بھرت جی کے شیل پریم اور سوبھاگیہ کی پرشنسا (تعریف) کرنے لگی۔

چلت پیادیں کھات پھل پتا دینہہ تجی راجو
جات مناون رگھوبر ہی بھرت سرس کو آجو

ہے سکھی! دیکھو۔ بھرت جی پتا کے دیئے ہوئے راج کا تیاگ

کرکے پیدل چلتے اور دُکھ اُٹھاتے ہوئے شری رام چندر جی کو منانے کے لئے جا رہے ہیں۔ اُن کے سمان دوسرا آج کون ہے۔!

بھائپ بھگتی بھرت آچر نو۔ کہت سُنت دُکھ دُوش ہر نو۔
جو کچھ کہب تھور سکھی سوئی۔ رام بندھو اس کا ہے نہ ہوئی۔

بھرت جی کا بھراتری بھاؤ بھگتی اور اُن کا آچرن کہنے اور سُننے سے دُکھ اور دوشوں کے ہرنے والے ہیں۔ ہے سکھی! جو کچھ بھی کہا جائے تھوڑا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو! شری رام چندر جی کے بھائی جو ٹھہرے۔

ہم سب سانُج بھرت ہی دیکھیں۔ بھئینہ دھنیہ جُبتی جن لیکھیں۔
سُنی گُن دیکھی دسا پچھتاہیں۔ کیکئی جننی جوگ سُتو ناہیں۔

ہم سب بھرت اور اُنکے چھوٹے بھائی شترُگھن جی کو دیکھکر آج سوبھاگیہ وان استریوں کی گنتی میں آگئیں۔ اس پرکار بھرت جی کے گُنوں کو اور اُنکی دشا کو دیکھکر سب استریاں پچھتاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ کہ یہ پُتر کیکئی جیسی ماتا کے یوگیہ نہیں ہے۔

کو و کہہ دُوش رانی ہی ناہن۔ بدھی سبُو کینہہ ہمہی جو داہن۔
کہاں ہم لوک بید بدھی ہینی۔ لگھو تیا کل کرتوتی ملینی۔
بسہیں کُدیس کُگاؤں کُباما۔ کہاں یہ درسو پُنیہ پرینا ما۔
اس آنند اچرج پرتی گراما۔ جنو مُروبھومی کلپتُر و جیاما۔

کوئی کہتی ہے کہ اس میں کیکئی کا کوئی دوش نہیں۔ بدھاتا آج ہمارے انکول (مطابق) ہیں جنہوں نے یہ سنجوگ کر دیا۔ کہاں ہم لوگ۔ دید ودھی ہین۔ جو جنگلی علاقے اور گنوار گاؤں میں بستی ہیں اور استریوں میں ادھم استریاں ہیں۔ اور کہاں شبھ کرموں کا پرنام سروپ اُنکا درشن۔ ایسا آنند اور آشچریہ گاؤں گاؤں میں ہو رہا ہے۔ مانو کلپ برکش رتیلی بھومی میں اُگ گیا ہو۔

بھرت درسو دیکھت کھلیو مگ لوگنہ کر بھاگو۔
جنو سنگھل باسنہہ بھیو بدھی لیس سلبھ پریاگو۔

بھرت جی کے درشن کرتے ہی راستے میں رہنے والے لوگوں کے بھاگ کھل گئے مانو سنگھل دیپ کے رہنے والوں کو دیو یوگ سے تیرتھ راج پریاگ کی آسانی سے پراپتی ہو گئی ہو۔ (سنگھل دیپ دُور ہونے کے کارن وہاں کے لوگوں کا پریاگ راج میں آکر اشنان کرنا ممکن نہیں۔)

نج گن سہت رام گن گاتھا۔ سُنت جاہیں سمرت رگھوناتھا۔
تیرتھ مُنی آشرم سُر دھاما۔ نرکھی نمجہیں کرہیں پرناما۔

اس پرکار اپنے گن سمیت شری رگھوناتھ جی کے گنوں کی کتھا سُنتے ہوئے اور شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے بھرت جی جا رہے ہیں۔ راستے میں کے تیرتھوں میں اشنان کرتے ہوئے مُنی آشرم دیو مندروں کو دیکھ کر پرنام کرتے ہیں۔

من ہیں من مانگہیں بر ایہو۔ سیا رام پد پدم سنیہو۔
ملہیں کرات کول بن باسی۔ بیکھانس بٹو جتی اُداسی۔

اور من ہی من یہ وردان مانگتے ہیں کہ شری سیتا رام جی کے چرن کملوں میں میری پریتی ہو۔ راستے میں بھیل۔ کول وغیرہ بن میں رہنے والے اور بان پرستھی برہمچاری جتی اور سنیاسی ملتے ہیں۔

کری پرنام پوچھہیں جیہی تیہی۔ کیہی بن لکھن رام بیدیہی۔
تے پربھو سماچار سب کہہیں۔ بھرتہی دیکھی جنم پھل لہہیں۔

اُن میں سے ہر ایک کو پرنام کرکے پوچھتے ہیں۔ کہ سیتا رام اور لکشمن کس بن میں ہیں! وہ پربھو کے سب سماچار بھرت جی کو کہتے ہیں۔ اور اُنہیں دیکھ کر جنم کا پھل پاتے ہیں۔

جے جن کہہیں کُسل ہم دیکھے۔ تے پریہ رام لکھن سم لیکھے۔
ایہی بدھی بوجھت سبہی سُبانی۔ سُنت رام بن باس کہانی۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اُن کو کُشل پوروک دیکھا ہے۔ اُن کو وہ رام لکشمن کے سمان ہی پیارے جانتے ہیں۔ اس پرکار سب سے سُندر بانی سے پوچھتے اور شری رام جی کے بن جانے کی کتھا سُنتے جاتے ہیں۔

تیہی باسر بسی پراتہیں چلے سمر رگھوناتھ۔
رام درس کی لالسا بھرت سرس سب ساتھ۔

اس دن وہاں ٹھہر کر دوسرے دن سویرے ہی شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے چلے۔ ساتھ میں جانے والے سب لوگوں کو بھی شری رام جی کے درشن کرنے کی اچھا اتنا بھرت ہی کے سمان ہے

منگل سگن ہوہیں سب کاہو۔ پھرکہیں سُکھد بلوچن باہو
بھرت ہی سہت سماج اُچھاہو۔ ملہیں رامو مٹہی دکھ داہو

سب کو منگل شگون ہو رہے ہیں۔ سکھ دینے والے (پرشوں کے داہنے اور استریوں کے بائیں) نیتر اور بازو پھڑک رہے ہیں۔ سارے سماج سہت بھرت جی کے من میں اُتساہ (حوصلہ) ہے۔ کہ شری رام جی کے ملنے سے سب دکھ درد مٹ جائے گا۔

کرت منورتھ جس جیاں جاکے۔ جاہیں سنیہہ سُرا سب چھاکے
سِتھل انگ پگ مگ ڈگی ڈولہیں۔ بہبل بچن پیم لبس بولہیں

جو جس کے من میں ہے وہ ویسا ہی منورتھ کرتا ہے۔ سب پریم کی شراب میں متوالے ہوئے جا رہے ہیں۔ سب کے انگ سِتھل ہیں اور راستے میں قدم دھرتے ہوئے اُن کے پاؤں ڈگمگا رہے ہیں۔ پریم کے وش ہوئے سب گد گد بچن بول رہے ہیں۔

رام سکھاں تیہی سمے دکھاوا۔ سیل سرومنی سہج سُہاوا
جاسو سمیپ سرت پئے تیرا۔ سیا سمیت جہیں دوؤ بیرا

نشاد راج گوہ نے اُسی سمے پربتوں میں سرتاج سبھاؤ سے ہی سُندر کامدگری دکھلایا۔ جس کے نزدیک ہی پیسونی ندی کے کنارے سیتا جی سمیت دونوں بھائی نواس کرتے ہیں۔

دیکھی کرہیں سب دنڈ پرناما۔ کہی جے جانکی جیون راما
پریم مگن اس راج سماجو۔ جنو پھری اودھ چلے رگھوراجو

سب لوگ اُس پربت کو دیکھ کر دنڈوت پرنام کرنے لگے۔ اور جانکی جیون شری رامچندر جی کی جے ہو۔ ایسا جیکار کرنے لگے۔ سارا راج سماج پریم میں ایسا مگن ہے۔ مانو شری رگھوناتھ جی اجودھیا کو واپس لوٹ چلے ہوں۔

بھرت پریم تیہی سمے جس تس کہی سکئی نہ سیشو
کبی ہی اگم جیمی برہم سُکھ اہ مم ملن جنیشو

اس سمے بھرت جی کا جیسا پریم تھا۔ اس کا ورنن شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ کوی کے لئے تو اس کا ورنن کرنا ایسے ہی مہا کٹھن ہے جیسے اہنکار اور ممتا سے ملین چت والے منشوں کے لئے برہم سکھ کی پراپتی۔

سکل سنیہہ سِتھل رگھوبر کیں۔ گئے کوس دوئی دن کر ڈھر کیں
جل تھل دیکھی بسے نسی بیتیں۔ کینہہ گون رگھوناتھ پریتیں

شری رگھوناتھ جی کے پریم کے مارے سِتھل ہونے کے کارن سورج غروب ہونے تک سب لوگ صرف دو کوس ہی چل سکے! اور اچھی جگہ اور پانی کا آرام دیکھ کر رات بسر کرنے کیلئے وہاں ہی ٹھہر گئے رات کے بیت جانے پر شری رگھوناتھ جی کے پریمی بھرت جی نے آگے کوچ کیا۔

اُہاں رامو رجنی اوسیشا۔ جاگے سیاں سپن اس دیکھا
سہت سماج بھرت جنو آئے۔ ناتھ بیوگ تاپ تن تائے۔

اُدھر شری رامچندر جی جب جاگے تو ابھی کچھ رات باقی تھی۔ رات کو سیتا جی نے ایسا سپنا دیکھا مانو سماج سہت بھرت جی وہاں آئے۔ وہ پربھو کے ویوگ کی آگ میں جل رہے ہیں۔

سکل ملین من دین دکھاری۔ دیکھیں ساسو آن انوہاری
سُنی سیا سپن بھرے جل لوچن۔ بھئے سوچ لبس سوچ بموچن

سب ہی من میں اُداس اور دین دکھی ہیں۔ ساسوں کو دوسری ہی شکل میں دین دکھی دیکھا۔ سیتا جی کے سپنے کو سن کر شری رام جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے سب کی چنتا کو دور کرنے والے بھگوان سویم چنتا میں مگن ہو گئے۔ دیکھو کیسی وچتر اُن کی لیلا ہے۔

لکھن سپن یہ نیک نہ ہوئی۔ کٹھن کچاہ سناہیی کوئی
اس کہی بندھو سمیت نہانے۔ پوجی پراری سادھو سنمانے

پربھو شری لکشمن جی سے کہنے لگے۔ کہ ہے لکشمن! اس سپنے کا پرنام اچھا نہ ہوگا۔ کوئی بری خبر سنائے گا۔ ایسا کہہ کر بھائی سمیت شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ اور شو جی کی پوجا کی۔ اور سادھوؤں کا آدر ستکار کیا۔

چمند ستمانی سُر مُنی بندی بیٹھے اُتردسی دیکھت بھئے
نبھ دھوری کھگ مرگ بھوری بھاگے بکل پربھو آشرم گئے
تُلسی اُٹھے اولوکی کارنو کاہ چت سچکت رہے
سب سماچار کرات کولنہی آئی یہی اوسر کہے

دیوتاؤں کا سنمان اور مُنی جنوں کو بند نا کر کے شری رام چندر جی بیٹھ گئے اور اُتر دشا (شمال کیجانب) کی طرف دیکھنے لگے۔ آکاش میں دھول چھا رہی ہے۔ بہت سے پشو پنچھی گھبرائے ہوئے پربھو کے آشرم کی طرف بھاگے آ رہے ہیں۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ پربھو یہ سب کچھ دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے کہ اس کا کیا کارن ہے! من میں وہ بڑے حیران تھے۔ اتنے میں کول اور بھیلوں نے آ کر سب سماچار سُنایا۔

سُنت سُمنگل بَین من پرمود تن پُلک۔ بھر
سورٹھا
سرد سروُرہ نین تُلسی بھرے سنیہہ جل

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سُندر منگل بچن سُن کر پربھو شری رام چندر جی کا شریر پُلکت ہو گیا۔ من میں بڑا آنند ہوا۔ اور موسم سرما کے کمل کے سمان سُندر نیتر پریم جل سے بھر گئے۔

بہوری سوچ بس بھے سیارونو۔ کارن کون بھرت آگونو
ایک آئی اس کہا بہوری۔ سین سنگ چتر نگ نہ تھوری

سیتا پتی شری رام چندر جی پھر چنتا مگن ہو گئے کہ بھرت جی کے آنے کا کیا کارن ہے! پھر کسی ایک نے آ کر کہا۔ کہ بھرت جی کے ساتھ بڑی بھاری چتر نگنی سینا بھی ہے۔

سو سُنی رامہی بھا اتی سوچو۔ اِت پتو بچ اِت بندھو سکوچو
بھرت سبھاؤ سمجھی من ماہیں۔ پربھو چت ہت تھتی پاوت ناہیں

یہ سُنکر شری رام چندر جی بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔ ادھر پتا جی کے بچنوں کا پالن اُدھر بھرت جی کا راج سنبھالنے میں سنکوچ ہونے کے کارن انہیں منانے کے لئے آنا۔ بھرت جی کے سبھاؤ کو من میں جان کر پربھو شری رام چندر جی کا من ٹھہرنے کیلئے کوئی ٹھکانا ہی نہیں پاتا۔

سمادھان تب بھا یہ جانے۔ بھرت کہے مہُوں سادھو سیانے
لکھن لکھیو پربھو ہردے کھبھارو۔ کہت سمے سم نیتی بچارو

تب یہ جان کر انہیں سمادھان (تسلی) ہو گیا کہ بھرت سادھو سبھاو اور چتر ہے۔ اور میرے کہنے میں ہے۔ لکشمن جی نے پربھو شری رام چندر جی کے من کو چنتا مگن دیکھا۔ تو وہ سمے کے انوسار نیتی بھرے بچن کہنے لگے

بنُو پوچھیں کچھو کہیوں گوسائیں۔ سیوکو سمیں نہ ڈھیٹھ ڈھٹھائیں
تمہہ سروگیہ سرومنی سوامی۔ آپنی سمجھی کہیوں انوگامی

ہے سوامی! میں آپ سے پوچھے بغیر ہی کچھ کہنے لگا ہوں کیونکہ سیوک کسی اُچت کال میں ڈھٹھائی کرنے سے ڈھیٹھ نہیں سمجھا جاتا۔ ہے سوامی! آپ سروگیہ شرومنی ہیں۔ میں تو اپنی بدھی کے انوسار کہتا ہوں۔

ناتھ سُہرد سُٹھی سرل چت سیل سنیہہ ندھان
سب پر پریتی پرتیتی جیاں جانئے آپو سمان

ہے ناتھ! آپ سب کا بنا ہی کارن پرم ہت کرنے والے ہیں۔ آپ سرل سبھاو شیل اور پریم کے بھنڈار ہیں۔ آپ کو سبھی سے پریم اور سبھی پر وشواس ہے۔ آپ اپنے ہردے میں سب کو اپنے سمان جانتے ہیں۔

بسئی جیو پائی پربھو تائی۔ مُوڑھ موہ بس ہوہیں جنائی
بھرت نیتی رت سادھو سجانا۔ پربھو پد پریم سکل جگ جانا

لیکن وشئے بھوگ میں آسکت موڑھ جیو پربھتا (سوامی پن) پا کر موہ وش اپنے اصلی روپ میں ننگے ہو جاتے ہیں۔ بھرت نیتی نپن و سادھو سبھاؤ اور چتر ہے۔ آپکے چرنوں میں اس کا پریم ہے۔ اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے۔

تیؤ آجو راج پد پائی۔ چلے دھرم مرجاد مٹائی
کٹل کنبدھ کو اوسر تاکی۔ جانی رام بن باس ایکاکی
کری کمنتر و من ساجی سماجو۔ آئے کرے اکنٹک راجو

کوئی پرکار کلپی کٹلائی ۔ آئے دل بھوری دوؤ بھائی

وہ بھرت بھی آج آپ کے ادھیکار کو پلکر دھرم کی مریادا بھنگ کرکے چلے ہیں۔ کُٹِل کھوٹے بھائی آپ پر بپت کال کا سمے دیکھکر اور یہ جان کر کہ آپ بن میں بغیر کسی مددگار کے اکیلے ہیں من میں بُرا وچار کرکے سماج کو سجا کر آپ کو ٹھکانے لگا کر راج کو لے کھٹکے کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں۔ انیک پرکار کے کپٹ اور کُگھتا من میں لے کر سینا اکٹھی کرکے دونوں بھائی چڑھ دوڑے ہیں۔

جوں جیاں ہوتی نہ کپٹ کُچالی ۔ کیہی سوہاتی رتھ باجی گجالی
بھرت ہی دوشو دیئی کو جائیں ۔ جگ بورائی راج پد پائیں

اگر اُنکے من کپٹ اور کچال نہ ہوتی تو رتھ گھوڑے اور ہاتھی کیسے اچھے لگتے بھرت جی کو بھی کیا دوش دیا جائے۔ راج پد پا جانے پر سنساد میں سبھی مد میں اندھے ہو جاتے ہیں۔

سسی گرو تیا گامی نگھشو چڑھیو بھومی سُرجان
لوک بید تیں بمکھ بھا ادھم نہ بین سمان

دیکھو! چندرما نے گرو کی استری سے بھوگ کیا۔ راجہ نہُش برہمنوں کی پالکی پر چڑھا۔ راجہ بین جیسا تو کوئی نیچ اور نہیں ہوگا۔ جو لوک اور وید دونوں سے بمکھ ہو گیا۔

سہسباہو سُر ناتھو تری سنکو ۔ کیہی نہ راج مد دینہہ کلنکو
بھرت کینہہ یہ اُچت اُپاؤ ۔ رپو رن ریچ نہ راکھب کاؤ

سہسرباہو، دیوراج اندر اور تری شنکو آدی کس کس کو راج کے گھمنڈ نے کلنکت نہیں کیا۔ بھرت جی نے یہ اُپائے ٹھیک ہی کیا کیونکہ شترو اور قرضے کے کسی انش کو بھی باقی نہیں رہنے دینا چاہیے۔

ایک کنیہی نہیں بھرت بھلائی ۔ ندرے رامُو جانی اسہائی
سمجھی پریہی ہو اُ آجو بسیشی ۔ سمر سروش رام مکھو پیکھی

بھرت جی نے ایک کام اچھا نہیں کیا۔ جو آپکو بن میں بے یار و مددگار پاکر آپکا نرادر کیا۔ جب وہ یدھ میں آپکے کرودھ سے بھرپور مکھ کو دیکھیں گے۔ تو وہ اس نیچ کرم کا مزہ بھی اچھی طرح سے چکھ لیں گے

اتنا کہت نیتی رس بھولا ۔ رن رس بٹپو پُلک مس پھولا
پربھو پد بندی سیس رج راکھی ۔ بولے ستیہ سہج بلُو بھاشی

اتنا کہتے ہی لکشمن جی نیتی رس تو بھول گئے۔ اور یدھ رس روپی برکش پلکاولی کے بہانے سے پھول اُٹھا! ارتھات (نیتی کی باتیں) تو انہیں بھول گئیں۔ اور ویرتا نے اندر ہی اندر جوش مارا) پھر پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں کی بندنا کر کے اُن کے چرنوں کی دھول سر پر رکھ کر اور اپنا سچا اور سبھاوک بل کہتے ہوئے بولے۔

اُنوچت ناتھ نہ مانب مورا ۔ بھرت ہم ہی اُپچار نہ تھورا
کہن لگی سہیئے رہیئے منُو ماریں ۔ ناتھ ساتھ دھنو ہاتھ ہماریں

ہے ناتھ! میرا کہنا انوچت (نامناسب) نہ مانیے۔ بھرت نے ہمارے ساتھ کچھ کم چھیڑ خانی نہیں کی ہے۔ ارتھات ہمارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ آخر کہاں تک من کو مار کر اُنکی زیادتی سہتے جائیں۔ دھنش ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور ہے ناتھ! آپ ہمارے ساتھ ہیں۔

چھتری جاتی رگھو کُل جنمو ۔ رام انوگ جگو جان
لات ہوں ماریں چڑھتی سر ۔ نیچ کو دھوری سمان

کھشتری جاتی۔ رگھو کُل میں جنم اور آپکا سیوک ہوں۔ سارا سنسار اسے جانتا ہے۔ پھر بھلا زیادتی کیسے سہن کرتا جاؤں۔ دھول کے سمان نیچ اور کون ہے۔ پرنتو لات مارنے پر وہ بھی سر ہی چڑھتی ہے۔

اُٹھی کر جوری رجایسو ماگا ۔ منہوں بیر رس سوت جاگا
باندھی جٹا سر کسی کٹی بھاتھا ۔ ساجی سر اسنو ساپکو ہاتھا

ایسا کہہ کر کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے پربھو سے آگیا مانگی۔ مانو ویر رس نیند سے جاگ اُٹھا ہو۔ سر پر جٹا باندھکر کمر میں ترکش کس کر اور دھنش کو سجا کر بان کو ہاتھ میں لے کر کہا۔

آجو رام سیوک جسُو لیئوں ۔ بھرت ہی سمر سکھاون دیئوں
رام نرادر کر پھلو پائی ۔ سوؤھوں سمر سیج دوؤ بھائی

ہے پربھو! آج میں آپ کے سیوک ہونے کا یش لوں گا۔

اور یدھ میں بھرت کو شکست دُونگا۔ آپ کے نرادر کرنے کا پھل پاکر دونو بھائی یدھ سیج پر چین سے سوئیں گے۔

آئی بناپھل سکل سماجُو۔ پرگٹ کرئیوں رس پاچھل آجوُ
جیمی کری نکر دلئی مرگ راجُو۔ لیئی لپیٹی لوا جیمی باجوُ
تیسیہیں بھرت ہی سین سمیتا۔ سانج نُدری نپاتئوں کھیتا
جوں سہائے کر شنکرو آئی۔ توں مارئیوں رن رام دوہائی

اچھا ہُوا جو سارا سماج اکٹھے ہوکر چڑھ آیا۔ آج میں پہلا ہمارا کرودھ پرگٹ کروں گا۔ جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ کو شیر کچل سکتا ہے۔ اور باز لوا پچھی کو جیسے لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ویسے ہی بھرت کو ساری سینا سمیت اور شترو گھن سمیت نرادر کر کے انہیں یدھ میں پراست کر دوں گا۔ اگر خود شوجی مہاراج بھی اُن کی سہاتا کو آئیں۔ تو بھی رام آپکی دوہائی" میں انہیں یدھ میں مار دونگا کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

اتی سروش ماکھے لکھنوُ لکھی سُنی سپتھ پروان
سبھے لوگ سب لوکپتی چاہت بھبھری بھگان

لکشمن جی کو کرودھ سے لال پیلا ہُوا دیکھکر اور اُنکی سچی پرتگیا کو سُن کر سب لوگ ڈر گئے۔ اور لوک پال ڈر کے مارے گھبرائے ہُوئے بھاگنا چاہتے ہیں۔

جگو بھے مگن گگن بھئی بانی۔ لکھن باہو بل بپُل بکھانی
تات پرتاپ پربھاؤ تمہارا۔ کو کہی سکئی کو جانن ہارا

سارا سنسار ڈر میں مگن ہو گیا۔ لکشمن جی کے اپار باہو بل (قوت بازو) کی پرشنسا کرتی ہوئی آکاش بانی ہوئی۔ کہ ہے تات! تمہارے پرتاپ کے پربھاو کو کون کہہ سکتا ہے۔ اور کون جان سکتا ہے۔

انوچت اُچت کاجُو کچھ ہوُو۔ سمجھی کرئیے بھل کہہ سبُو کوُو
سہسا کری پاچھیں پچھتاہیں۔ کہہیں بید بُدھ تے بُدھ ناہیں

پرنتو جو کچھ بھی کرنا ہو۔ پہلے اُس کے سمبندھ میں اُچت انوچت (مناسب اور نامناسب) کا خوب اچھی طرح سے وچار کرنا چاہیئے سوچ سمجھ کر وچار پوروک جو کام کیا جائے اُسے سبھی بھلا کہتے ہیں۔ وید اور پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ جو جلد بازی کر کے بعد میں پچھتاتے ہیں وہ بدھی مان نہیں ہیں۔

سُنی سُر بچن لکھن سکچانے۔ رام سیاں سادر سنمانے
کہی تات تمہہ نیتی سُہائی۔ سب تیں کٹھن راج مدُو بھائی

دیو بانی سُن کر لکشمن جی لجا گئے۔ شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ اُن کا سنمان کیا۔ ہے تات! تم نے بڑی سُندر نیتی کہی ہے۔ راج کا مد (گھمنڈ) سب سے کٹھن ہوتا ہے۔

جو اچوّنت نرپ ماتہیں تیہی۔ ناہن سادھو سبھا جیہیں سیئی
سُنہو لکھن بھل بھرت سریسا۔ بدھی پرپنچ مہں سُنا نہ دیسا

پرنتو راج کے مد کا آچمن کر کے وہی راجہ متوالے ہو جاتے ہیں۔ جنہوں نے سادھوں کی سبھا کا ست سنگ نہیں کیا ہے لکشمن سُنو! بھرت جی کے سمان اُتم پرش برہما جی کی رچائی ہوئی سرشٹی میں نہ کہیں سُنا ہے اور نہ کہیں دیکھنے میں آیا ہے۔

بھرت ہی ہوئی نہ راج مدُو بدھی ہری ہر پد پائی
کبہوں کہ کانجی سیکرنی چھیر سندھو بن سائی

اجودھیا کے راج کی تو بات کیا ہے۔ برہما وشنو اور شو جی کا پد پاکر بھی بھرت کو کبھی راج مد نہیں ہو گا۔ کیا کبھی کھٹائی کی بوندوں سے کشیر ساگر پھٹ سکتا ہے۔

تمسر ترُن تری ہی گلو گلئی۔ گگن مگن مکو میگھہیں ملئی
گوپد جل بوڑہیں گھٹ جونی۔ سہج چھما برو چھاڑے چھوٹی

اندھیرا چاہے دوپہر کے سورج کو نگل جائے آکاش چاہے بادلوں میں مل کر لین ہو جائے۔ اگست منی گائے کے کھر جتنے جل میں بھلے ہی ڈوب جائیں۔ اور پرتھوی چاہے اپنی سبھاوک سہن شیلتا (قوت برداشت) کو چھوڑ دے۔

مساک پھونک مکو میرو اُڑائی۔ ہوئی نہ نرپ مدُو بھرت ہی بھائی
لکھن تمہار سپتھ پتو آنا۔ سُچی سبندھو نہیں بھرت سمانا

مچھر چاہے اپنی پھونک سے سمیرو پربت کو اُڑا دے۔ یہ سب ناممکن باتیں ممکن ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہے بھائی! بھرت کو راج مد کبھی نہیں

ہو سکتا ہے لکشمن میں تمہاری اور پتا جی کی سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کے سمان کوئی پوتر اور اتم بھائی سنسار میں نہیں ہے۔

سگنو کھیر واوگن جل تانا۔ ملئی رچی پرپنچو بدھا تا
بھرت ہنس روی بنس تڑا گا۔ جنمی کینہہ گن دوش بھا گا

شبھ گنوں سے یکت جل اِن دونوں کو ملا کر بدھاتا اس ورشیہ جگت کی رچنا کرتا ہے۔ ادتھات ساری سرشٹی گنوں اور اوگنوں سے ملی جلی ہے) بھرت جی نے تو سورج ونس روپی تالاب میں ہنس روپ سے جنم لے کر گن اور دوشوں کو الگ الگ کر دیا ہے۔

گہی گن پے تجی اوگن باری۔ نج جس جگت لینہی اُجیاری
کہت بھرت گن سیلو سبھاؤ۔ پریم پیودھی مگن رگھو راؤ

گن روپی دودھ کو گرہن کر کے اور اوگن روپی جل کا تیاگ کر کے بھرت جی نے اپنے یش سے سنسار کو روشن کر دیا ہے۔ بھرت جی کے گن شیل سبھاؤ کو کہتے کہتے شری رگھوناتھ جی پریم ساگر میں مگن ہو گئے۔

سنی رگھوبر بانی بِبُدھ دیکھی بھرت پر ہیتو
سکل سراہت رام سو پربھو کو کرپا نکیتو

دیوتا لوگ شری رام چندر جی کی بانی سن کر اور بھرت کے تئیں اُنکی پریتی دیکھ کر سراہنا کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان کرپا نِدھان پربھو اور کون ہے!

جوں نہ ہوت جگ جنم بھرت کو۔ سکل دھرم دُھر دھرنی دھرت کو
کبی کُل اگم بھرت گُن گا تھا۔ کو جانئی تمہہ بنو رگھو ناتھا

اگر سنسار میں بھرت جی کا جنم نہ ہوتا تو پرتھوی پر دھرم کی دھُری کو کون دھارن کرتا۔؟ کوی سماج کے لئے بھرت جی کے گنوں کی کتھا اگم ہے۔ (ادتھات کوی لوگ اس کا پار نہیں پا سکتا ہے رگھوناتھ! آپ کے بغیر اسے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔

لکھن رام سیاں سنی سُر بانی۔ اتی سکھو لہیو نہ جائی بکھانی
اہاں بھرت سب سہت سہائے۔ منداکنیں پنیت نہائے

لکشمن رام اور سیتا جی نے دیوتاؤں کی بانی سن کر بہت ہی سکھ پایا۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ادھر بھرت جی نے سارے سماج کے سہت منداکنی کے پوتر جل میں اشنان کیا۔

سرت سمیپ راکھی سب لوگا۔ ماگی مانو گر سچو نیوگا
چلے بھرت جہاں سیا رگھو رائی۔ ساتھ نشادناتھ لگھو بھائی

ندی کے کنارے باقی سب سماج کو ٹھہرا کر ماتا گرو اور منتری کی آگیا پا کر بھرت جی شترگھن اور نشاد راج کو ساتھ لے کر وہاں کو چلے جہاں پر کہ شری سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی براجمان تھے۔

سمجھی ماتو کرتب سکچا ہیں۔ کرت کترک کوٹی من ماہیں
رامو لکھنو سیا سُنی مم ناؤں۔ اٹھی جنی انت جاہیں تجی ٹھاؤں

بھرت جی اپنی ماتا کی کرتوت کو من میں یاد کر کے آگے بڑھنے میں ہچکچاتے ہیں۔ اور اپنے من میں کروڑوں کو ترک (اعتراض۔ شک شبہات) کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ میرا نام سن کر رام لکشمن اور سیتا جی ستھان چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ اٹھ کر نہ چلے جائیں۔

ماتُو متے مہوں مانی موہی۔ جو کچھو کرہیں سو تھور
اگھ اوگن چھمی آدر ہیں سمجھی اپنی اور

میری ماتا کی کرتوت پر وچار کر کے اور مجھے اُس کا بیٹا جان کر وہ جو کچھ بھی میرے ساتھ کریں۔ سو تھوڑا ہے۔ پر وہ اپنی طرف سمجھ کر ادتھات مجھے اپنا چھوٹا بھائی اور سیوک جان کر اس سمبندھ کی درشٹی سے وہ میرے پاپوں اور دوشوں کو کشما کر کے میرا ہی آدر کریں گے

جوں پرہریں ملن منو جانی۔ جوں سنمانہیں سیوکو مانی
مورے سرن رامہی کی پنہی۔ رام سسوامی دوس سب جن ہی

خواہ مجھ کو ملین من جان کر تیاگ دیں خواہ اپنا سیوک مان کر میرا سنمان کریں۔ میں تو اُنکی جوتیوں کی شرن ہوں۔ شری رام جی تو بڑے اُتم سوامی ہیں۔ دوش تو سب داس کا ہی ہے۔

جگ جس بھاجن جاتک مینا۔ نیم پیم رت نیمن نبین
اس من گُنت چلے مگ جاتا۔ سکچ سنیہہ سِتھل سب گاتا

سنسار میں یش کے پاتر تو پپیہے اور مچھلی ہیں جو اپنے نیم اور پریم کو

نت نیا بنا رکھنے میں لگے ہیں۔ ایسا من میں سوچتے ہوئے بھرت جی راستے میں چلے جا رہے ہیں۔ اُن کے شریر کے سب انگ سنکوچ اور پریم کے مارے شتھل ہو رہے ہیں۔

پھیرتی منہوں مانو کرت کھوری۔ چلت بھگتی بل دھیرج دھوری
جب سمجھت رگھوناتھ سبھاؤ۔ تب پتھ پرت اُتاٹل پاؤ

ماتا کی بُری کرتوت کو یاد کر کے اُن کے پاؤں پیچھے کو ہٹتے ہیں۔ پر دھیرج کی دُھری کو دھارن کرنے والے بھرت جی اپنے بھگتی بل سے آگے بڑھے جاتے ہیں۔ جب وہ شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو سمرن کرتے ہیں۔ تب راستے میں اُن کے قدم تیزی سے اُٹھنے لگتے ہیں۔

بھرت دسا تیہی اوسر کیسی۔ جل پرواہن جل انی گتی جیسی
دیکھی بھرت کر سوچو سنیہو۔ بھا نشاد تیہی سمے بدیہو

اس سمے بھرت جی کی دشا ایسی ہے۔ جیسی جل کے پرواہ میں جل کے بھنور کی گتی ہوتی ہے۔ بھرت جی کے پریم اور چنتا کو دیکھ کر اس سمے نشاد راج اپنے شریر کی سُدھ بُدھ کھو بیٹھے۔

لگے ہون منگل سگن سُنی گُنی کہت نشادُ
مٹہی سوچو ہوئی ہرشو پُنی پرنام بشادُ

منگل شگن ہونے لگے۔ انہیں سُن کر اور اُن پر وچار کر کے نشاد راج کہنے لگا۔ کہ چنتا دُور ہو گی اور خوشی ہو گی۔ پر آخیر میں پھر دُکھ ہو گا

سیوک بچن ستیہ سب جانے۔ آشرم نکٹ جائی نیارانے
بھرت دیکھ بن سیل سماجو۔ مُدت چھُدھت جنو پائی سُناجو

بھرت جی نے سیوک گوہ کے سب بچن سچ جانے۔ اتنے میں وہ آشرم کے نزدیک جا پہنچے۔ وہاں کے بن اور پربتوں کے سلسلوں کو دیکھ کر تو بھرت جی اتنے پرسن ہوئے مانو کسی بھوکے کو لذیذ بھوجن کی پراپتی ہو گئی ہو۔

ایتی بھیتی جنو پرجا دُکھاری۔ تری بدھ تاپ پیڑت گرہ ماری
جائی سُراج سُدیس سُکھاری۔ ہوہیں بھرت گتی تیہی انوہاری

جیسے کچھ پرکار کی آفت کے بھے سے ڈری ہوئی دکھی پرجا تینوں تاپوں (ادھیاتمک ادھی دیوک اور ادھی بھوتک) سے پیڑت اور بُرے بھاری گرہوں سے ستائی ہوئی کسی اُتم دیش اور اُتم راج میں جا کر سُکھی ہو جائے۔ بھرت جی کی ٹھیک ویسی دشا ہو رہی ہے (بہت زیادہ بارش کا ہونا۔ بالکل بارش کا نہ ہونا۔ چوہوں کا بہت بڑھ جانا۔ ٹڈی دل کا فصل کا صفایا کر دینا۔ طوطوں کا کھیتوں کو اُجاڑ دینا۔ اور کسی دشمن کی فوج کا کھیتوں اور فصلوں کو برباد کر دینا۔ ان چھ آفتوں کو ایتی کہتے ہیں)

رام باس بن سمپتی بھراجا۔ سُکھی پرجا جنو پائی سُراجا
سچو براگو ببیکو نریسو۔ بپن سہاون پاون دیسو

شری رام جی کے رہنے سے بن باس کی سمپتی ایسی شوبھا پا رہی ہے۔ مانو اچھے راج کو پا کر پرجا سُکھی ہو گئی۔ وہ ایک راجہ ہے۔ اور ویراگ منتری ہے۔ اور سُندر سہاونا بن پوتر دیش ہے۔

بھٹ جم نیم سیل رجدھانی۔ سانتی سُمتی سُچی سُندر رانی
سکل انگ سمپن سُراؤ۔ رام چرن آشرت چت چاؤ

یم جی (اہنسا ستیہ۔ استیہ (چوری نہ کرنا)۔ برہمچریہ اور اپری گرہ (کسی وستو پر میرے پن کا ابھیمان نہ کرنا) اور نیم (شوچ یعنی پوترتا سنتوش تپ۔ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ اور ایشور پرشردھا اس راجہ کے مشہور یودھا ہیں۔ پربت راج دھانی ہے۔ شانتی اور سریشٹھ بُدھی اس راجہ کی سُندر اور پوتر رانیاں ہیں۔ وہ سریشٹھ راجہ راج کے سب انگوں سے پورن ہے۔ اور راجہ رام چندر جی کے چرنوں کے آشرت رہنے سے اس کے من میں بڑا بھاری اُتساہ ہے۔

جیتی موہ مہی پالو دل سہت بیویک بھوپالو
کرت اکنٹک راجو پُرسُکھ سمپدا سکالو

سو وہ روپی راجہ کو اس کی فوج سمیت جیت کر یہ وویک روپی راجہ بے کھٹکے راج کر رہا ہے۔ اس کے نگر میں سُکھ سمپتی اور سکال (اناج کی بہتات و خوشی کا ہونا) چھایا ہوا ہے۔

بن پردیس مُنی باس گھنیرے۔ جنو پُر نگر گاؤں گن کھیرے
بپُل بچتر بہگ مرگ نانا۔ پرجا سماجو نہ جائی بکھانا

ان بن اُروپی پرانت میں جو منی لوگوں کے آشرم ہیں۔ وہ مانو شہر نگر گاؤں اور کھیڑوں کا سموہ ہے۔ بہت سے نرالے پشو پنچھی جو انیک پرکار کے وہاں وچرتے ہیں۔ وہ مانو پرجا لوگ ہیں جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

کھگ ہاکری ہری باگھ براہا۔ نرکھی مہشی برش ساجو سراہا

بیرو بہائی چرہیں ایک سنگا۔ جہاں تہاں منہوں سین چتر نگا

گینڈا۔ ہاتھی، شیر، باگھ، سوّر و بھینسے اور بیلوں کو دیکھکر راجہ کے اس ساج کی سراہنا کرتے ہی بنتی ہے۔ جو آپسیں ویربھاو چھوڑکر ایک ساتھ ہی ادھر اُدھر وچرتے ہیں۔ مانو چتر نگی سینا ہو۔

جھرنا جھرہیں مت گج گاجہیں۔ منہوں نسان بہودھی بدھ باجہیں

چک چکور چاتک شک پک گن۔ کوجت منجو مرال مُدت من

پانی کے جھرنے جھر رہے ہیں مست ہاتھی گرج رہے ہیں۔ مانو انیک پرکار کے نقارے بج رہے ہوں۔ چکوا، چکور، پپیہے، طوطا اور کوئلوں کے جھنڈ اور سندر ہنس پرسن من ہوکر کوج رہے ہیں۔

البگن گاوت ناچت مورا۔ جنو سراج منگل چہوُ اورا

بیلی برٹپ ترن سپھل سپھولا۔ سب سماجو مد منگل مولا

بھونروں کے جھنڈ گنجار کر رہے ہیں۔ مور ناچ رہے ہیں۔ مانو اس وبک روپی راجہ کے سندر راج میں چاروں طرف منگل ہی منگل ہے۔ بیل و برکش، گھاس سب پھل اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ سب سماج آنند اور منگل کا مول ہے۔

رام سیل سوبھا نرکھی بھرت ہردے اتی پیمو

تاپس تپ پھلو پائی جمی سکھی سرانیں نیمو

شری رام جی کے پربت کی شوبھا دیکھ کر بھرت جی کے ہردے میں بہت ہی پریم اُمڈا۔ جیسے کوئی تپسوی تپ کے نیم کے پورا ہو جانے پر تپ کا پھل پاکر سکھی ہوتا ہے۔

ماس پارائن بیسواں وشرام

نواہن پارائن۔ پانچواں وشرام

تب کیوٹ اُونچے چڑھی دھائی۔ کہیو بھرت سن بھجا اٹھائی

ناتھ دیکھئے ہی بٹپ بسالا۔ پاکری جمبو رسال تمالا

تب نشادراج کسی اُونچے ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اور ہاتھ اُٹھاکر بھرت جی سے کہنے لگا۔ ہے ناتھ یہ جو بڑے بڑے بھاری درخت پاکر، جامن آم اور تمالن کے دکھائی دیتے ہیں۔

جنہ تروبرنہہ مدھیہ بٹو سوہا۔ منجو بسال دیکھی منو موہا

نیل سگھن پلو پھل لالا۔ ابرل چھانہہ سکھد سب کالا

ماہنوں تمر ارون مئے راسی۔ برچی بدھی سنکیلی سشماسی

اے تروسرت سمیپ گوسائیں۔ رگھوبر پرن کٹی جہاں چھائی

جن سندر برکشوں کے درمیان میں بڑکا وشال اور سندر برکش شوبھا پا رہا ہے۔ جس کو دیکھکر من موہت ہوتا ہے۔ اس بڑکے برکش کے پتے نیلے رنگ کے اور گھنے ہیں۔ اور اس میں لال پھل لگے ہوئے ہیں۔ اس کا گھنا سایہ سب موسموں میں سکھ دینے والا ہے۔ اس کا سایہ ایسا ہے۔ مانو بدھاتا نے اندھکار اور لالی کی راشی اکٹھی کر رکھی ہی

رچ دی ہو۔ ہے سوامی! یہ بڑ برکش ندی کے نزدیک ہے۔ جہاں شری رام جی کی پتوں کی بنی ہوئی کُٹیا چھائی ہوئی ہے۔

تُلسی ترور بِبِدھ سُہائے۔ کہُوں کہُوں سیا کہُوں لکھن لگائے
بٹ چھایاں بیدی کا بنائی۔ سیا نج پانی سروج سُہائی

وہاں تُلسی جی کے بہت سے پیڑ شوبھا پا رہے ہیں جو کہیں کہیں سیتا جی اور لکشمن جی نے لگا رکھے ہیں۔ اسی بڑ برکش کے سایہ میں سیتا جی نے اپنے کر کملوں سے سُندر ویدی بنائی ہے۔

جہاں بیٹھی مُنی گن سہت نت سیا رامُو سُجان
سُنہیں کتھا اتہاس سب آگم نگم پُران

جہاں چتر شری سیتا رام جی مُنی جنوں کے ساتھ بیٹھ کر ہر روز شاستر وید اور پُران کی کتھا اتہاس سُنتے ہیں۔

سکھا بچن سُنی بٹپ نہاری۔ اُمگے بھرت بلوچن باری
کریت پرنام چلے دوؤ بھائی۔ کہت پریتی سارد سکچائی

نشاد راج کے بچنوں کو سُن کر اور برکشوں کو دیکھ کر بھرت جی کے نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے۔ دونوں بھائی پرنام کر کے آگے چلے۔ اُنکی پریتی کا ورنن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی بھی ہچکچاتی ہیں۔

ہرشہیں نرکھی رام پد انکا۔ مانہوں پارسُو پائیسو رنکا
رج سر دھری ہیاں نینہی لاوہیں۔ رگھوبر ملن سرس سُکھ پاوہیں

شری رام جی کے چرنوں کے نشانوں کو دیکھکر دونو بھائی ایسے پرسن ہوئے۔ مانو کسی کنگال کو پارس منی مل گئی ہو۔ وہاں کی مٹی کو اُٹھاکر وہ سر پر رکھ کر چھاتی اور آنکھوں پر لگاتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے وہ ایسا سُکھ پا رہے ہیں۔ مانو خود شری رام جی سے ملے ہوں۔

دیکھی بھرت گتی اکتھ اتیوا۔ پریم مگن مرگ کھگ جڑ جیوا
سکھہی سنیہہ بیبس مگ بھُولا۔ کہی سُپنتھ سُر برشہیں پھُولا

بھرت جی کی ایسی اتیوا کتھنیہ (کہنے سے نہایت ہی باہر کی حالت) دشا کو دیکھکر پشو پکشی اور جڑ جیو بھی پریم میں مگن ہو گئے۔

نشاد راج بھی پریم کے بہت ہی وش ہو کر راستہ بھُول گئے۔ تب دیوتا لوگ سُندر راستہ بتلا کر پھُول برسانے لگے۔

نرکھی سِدھ سادھک انُوراگے۔ سہج سنیہُو سراہن لاگے
ہوت نہ بھُوتل بھاؤ بھرت کو۔ اچر سچر چر اچر کرت کو

بھرت جی کی پریم دشا کو دیکھ کر سِدھ اور سادھک لوگ بھی پریم میں مگن ہو گئے۔ اور وہ بھرت جی کے سہج سبھاوک پریم کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ اگر پرتھوی تل پر بھرت جی کا ایسا پریم بھاؤ نہ ہوتا تو جڑ کو چیتن اور چیتن کو جڑ کون کرتا۔

دوہا
پریم امیئے مندر بِرہُو بھرت پیودھی گمبھیر
متھی پرگٹیو سُر سادھو ہت کرپا سندھو رگھوبیر

پریم امرت ہے۔ مندراچل پربت شری رام جی کا وِیوگ ہے بھرت جی گہرے سمُندر ہیں۔ کرپا کے ساگر شری رگھوبیر جی نے دیوتاؤں اور سادھوؤں کی بھلائی کے لئے اس بھرت رُوپی گہرے سمُندر کو اپنے وِیوگ رُوپی متھانی سے منتھن کر کے ایسا پریم امرت کو پرگٹ کیا ہے۔

سکھا سمیت منوہر جوٹا۔ لکھیو نہ لکھن سگھن بن اوٹا
بھرت دیکھ پربھو آشرم پاون۔ سکل سُمنگل سدنُو سُہاون

نشاد راج جی کے ساتھ بھرت اور شترگھن کی سُندر جوڑی کو گھنے بن کی اوٹ کے کارن لکشمن جی دیکھ نہ سکے۔ بھرت جی نے پربھو شری رام جی کے پوِتر اور سارے منگلوں کے بھنڈار سُندر آشرم کو دیکھا۔

کرت پرسیں مٹے دُکھ داوا۔ جنو جوگیں پرمارتھو پاوا
دیکھے بھرت لکھن پربھو آگے۔ پُوچھے بچن کہت انُوراگے

آشرم میں پرویش کرتے ہی بھرت جی کی جلن اور دُکھ مٹ گیا۔ جیسے یوگی کو پرمارتھ تتو کی پراپتی ہو گئی ہو۔ بھرت جی کیا دیکھتے ہیں۔ کہ لکشمن جی پربھو شری رام جی کے آگے کھڑے ہیں۔ اور جو کچھ پربھو شری رام چندر جی اُنہیں پوچھ رہے ہیں۔ اس کا وہ پریم کے ساتھ اُتر دے رہے ہیں۔

سیس جٹا کٹی مُنی پٹ باندھیں۔ تُون کسیں کر سرُ دھنو کاندھیں

بید جی پرمنی سا دھو سماجو۔ بیا سہت راجت رگھو راجو

سر پر جٹا ہے کمر میں منیوں کے بستر مرگ چھالا باندھی ہوئی ہے۔ اس میں ہی ترکش باندھ رکھا ہے۔ ہاتھ میں بان اور کاندھے پر دھنش ہے۔ ویدی پر منی اور سادھوؤں کی منڈلی بیٹھی ہے۔ شری رگھوناتھ جی بھی سیتا جی سمیت وہاں ہی شوبھا پا رہے ہیں۔

بلکل بسن جٹل تنو سیاما۔ جنو منی بیش کینہہ رتی کاما
کر کملنی دھنو سایکو پھیرت۔ جئے کی جرنی ہرت ہنسی ہیرت

شری رام جی کے تن پر مرگ چھالا ہے۔ سر پر جٹائیں ہیں۔ شریر سانولا ہے۔ وہ سیتا جی سمیت ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو رتی اور کامدیو منیوں کا بھیس دھارن کئے بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں سے دھنش بان پھیر رہے ہیں۔ اور اپنے ہنس مکھ سے جس کی اور بھی دیکھتے ہیں۔ اس کے ہردے کی جلن مٹ کر اسے پرم شانتی مل جاتی ہے۔

(دوہا)

لست منجو منی منڈلی مدھیہ سیا رگھو چندو
گیان سبھاں جنو تنو دھرین بھگتی سچدانندو

اُتم منڈلی کے درمیان میں سیتا جی اور شری رگھو کل کے چندرما شری رام چندر جی ایسے براج رہے ہیں۔ مانوں گیان کی سبھا میں بھگتی اور برہم مورتی مان ہوئے شوبھا پا رہے ہوں۔

سانج سکھا سمیت مگن من۔ بسرے ہرش سوک سکھ دکھ گن
پاہی ناتھ کہی پاہی گوسائیں۔ بھوتل پرے لکٹ کی نائیں

شترگھن اور نشاد راج سمیت بھرت جی کا من پریم میں مگن ہوا۔ سب سکھ دکھ۔ خوشی غمی بھول گیا۔ ہے ناتھ! "رکھشا کیجیئے۔ ہے ناتھ! رکھشا کیجیئے"۔ ایسا کہتے ہوئے بھرت جی ڈنڈ کے سمان پرتھوی پر گر پڑے۔

بچن سپریم لکھن پہچانے۔ کرت پرنامو بھرت جیاں جانے
بندھو سنیہہ سرس ایہی اورا۔ اُت ساہب سیوا بس جورا
ملی نہ جائی نہیں گدرت بنئی۔ سکبی لکھن من کی گتی بھنئی
رہے راکھی سیوا پر بھارو۔ چڑھی چنگ جنو کھینچ کھیلارو

پریم بھرے بچنوں سے لکشمن جی نے پہچان لیا اور من میں جان لیا کہ بھرت جی پرنام کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو بہت دنوں کے بچھڑے ہوئے بھائی کے ملنے کا پریم اُمڈ رہا ہے! اور دوسرے اور سوامی کی سیوا کی بہت ہی پربلتا (بہت ہی زور) ہے۔ نہ تو ملتے ہی بنتا ہے۔ اور نہ چھوڑتے ہی۔ کوئی شریشٹھ کوی ہی لکشمن جی کی اس وقت کی بس و پیش کی حالت کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ آخر انہوں نے سیوا کو ہی ترجیح دی۔ مانو پتنگ چڑھانے والے کھلاڑی نے پتنگ چڑھی ہوئی کو کھینچ لیا ہو۔

کہت سپریم ناہی مہی ماتھا۔ بھرت پرنام کرت رگھو ناتھا
اُٹھے رامو سنی پیم ادھیرا۔ کہوں پٹ کہوں نشنگ دھنو تیرا

لکشمن جی نے پریم کے ساتھ دھرتی پر مستک ٹیک کر کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! بھرت جی پرنام کر رہے ہیں۔ یہ سن کر شری رام جی پریم میں بے صبر ہو کر اُٹھے۔ اُن کا بستر کہیں گر گیا۔ کہیں ترکش دھنش اور بان گر گئے۔

برنبس لئے اُٹھائی اُر لائے کرپا ندھان
بھرت رام کی ملنی لکھی بسرے سب ہی اپان

کرپا ساگر شری رام چندر جی نے زبردستی بھرت جی کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ بھرت اور رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر سب اپنی سدھ بدھ بھول گئے۔

ملنی پریتی کیمی جائی بکھانی۔ کبی کل اگم کرم من بانی
پرم پیم پورن دوؤ بھائی۔ من بدھی چت اہم اتی بسرائی

اُن کے ملاپ کی پریتی کا کس طرح سے ورنن کیا جا سکتا ہے! کوی منڈلی کے لئے تو وہ کرم من اور بانی سے اگوچر ہے شری رام اور بھرت جی دونوں بھائی من بدھی چت اور اہنکار کو بھلا کر پریم سے پری پورن ہو رہے ہیں۔

کہہو سپیم پرگٹ کو کرئی۔ کیہی چھایا کبی متی انوسرئی
کبی ہی ارتھ آکھر بلو سانچا۔ انوہری تال گتی ہی نٹو ناچا

کہو اُتم پریم کو کون پرگٹ کرے! کوی کی بدھی کس کی چھایا کا انوسرن (پیروی) کرے۔ کوی کے پاس تو ارتھ اور اکھشر کی سچی

شکتی ہے۔ نٹ تال کی گنتی کے انکو سار ہی ناچتا ہے۔

اگم سنیہہ بھرت رگھوبر کو۔ جہاں جائی منو بدھی ہری ہر کو
سو میں کس تی کہوں کیہی بھانتی۔ باج سُرا گ کہ گا ندر تانتی

بھرت جی اور شری رگھوناتھ جی کا پریم ورنن ہیں تچھ عقل والا بھلا کس طرح کروں کیا گھاس کی جڑ کی تانت سے بھی کہیں سندر راگ بج سکتا ہے۔

ملنی بلوکی بھرت رگھوبر کی۔ سُرگن سبھے دھکد ھکی دھر کی
سمجھائے سُر گُر جڑ جاگے۔ برشی پرسون پرسنن لاگے

بھرت جی اور شری رام جی کے ملاپ کو دیکھکر دیوتا بھے بھیت (ڈر) گئے اور انکی چھاتی دھڑکنے لگی۔ دیوگرو برہسپتی جی نے ان کو سمجھایا تب کہیں جاکر اُنکے ہوش ٹھکانے آئے۔ اور پھر تو پھول برساکر پرشنسا کرنے لگے۔

ملی سپریم ریپو سودنہی کیوتو بھینٹیو رام
بھوری بھاین بھینٹے بھرت لچھمن کرت پرنام

پھر شری رام چندر جی بڑے پریم کے ساتھ شترگھن جی سے ملے اور اُس کے بعد نشادراج سے ملے۔ تب بھرت جی لکشمن جی کو پرنام کرتے دیکھ کر ان سے بڑے پریم سے ملے۔

بھینٹیو لکھن للکی لگھو بھائی۔ بہوری نشادو لینہہ اُر لائی
پُنی منی گن دوہوں بھائن بندے۔ ابھیمت آسش پائی آنندے

تب لکشمن جی بڑی اُمنگ کے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی شترگھن جی سے ملے۔ پھر انہوں نے نشادراج کو ہردے سے لگا لیا۔ پھر بھرت اور شترگھن نے منیوں کو پرنام کیا۔ اور من چاہی آشیرواد پاکر پرسن ہوئے۔

سانج بھرت اُمگی انوراگا۔ دھری سر سیا پد پدم پراگا
پُنی پُنی کرت پرنام اُٹھائے۔ سر کر کمل پرسی بیٹھائے

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے سیتا جی کے چرن کملوں کی دھول سر پر دھارن کرکے بار بار پرنام کرنے لگے۔ سیتا جی نے اُن کے سروں پر پیار کا ہاتھ پھیرا۔ اور پھر دونو کو بٹھایا۔

سیاں آسیس دینی من ماہیں۔ مگن سنیہن دیہہ سُدھی ناہیں
سب بدھی سانوکول لکھی سیتا۔ بھے نسوچ اُر اپڈر بیتا

سیتا جی نے من ہی من میں آشیرواد دیا۔ کیوں کہ وہ دونو تو پریم میں ایسے مگن ہیں کہ اُنہیں اپنی دیہہ کی بھی سدھ بدھ نہیں۔ سیتا جی کو سب پرکار سے اپنے انوکول جان کر بھرت جی کا سوچ جاتا رہا۔ اور اُن کے من کا ڈر سب دور ہو گیا۔

کوو کچھو کہی نہ کوو کچھو پوچھا۔ پریم بھرا من نج گتی چھوچھا
تیہی اوسر کیوٹو دھیر تُو دھری۔ جوری پانی پُن وت پرنام کری

اُس سمے نہ تو کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نہ کوئی کچھ پوچھتا ہے۔ من پریم سے پری پورن ہے۔ اور سنکلپ وکلپ سے رہت ہے اس سمے نشادراج نے دھیرج دھر کر اور ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور بنتی کر کے کہا۔

ناتھ ساتھ منی ناتھ کے ماتو سکل پر لوگ
سیوک سینپ سچو سب آئے بکل بیوگ

ہے ناتھ! منیشور وسشٹھ جی اور اُنکے ساتھ سب ماتائیں نگر کے لوگ وسیوک سیناپتی اور منتری آپکے وِیوگ سے ویاکل ہو کر آئے ہیں۔

سیل سندھو سُنی گرو آگونو۔ سیا سمیپ راکھے رپو دونو
چلے سبیگ رام تیہی کالا۔ دھیر دھرم دھر دین دیالا

گرو کا آنا سن کر شترگھن جی کو سیتا جی کے پاس چھوڑ کر شیل کے سمندر۔ دھیرج وان دھرم دھرندھر اور دین دیال پربھو شری رام چندر جی بڑی تیزی کے ساتھ گرو جی کو لینے چل پڑے۔

گرہی دیکھی سانج انوراگے۔ دنڈ پرنام کرن پربھو لاگے
منی بر دھائی لئے اُر لائی۔ پریم اُمگی بھینٹے دوؤ بھائی

گرو جی کو دیکھکر لکشمن سہت شری رام چندر جی پریم سے ڈنڈوت پرنام کرنے لگے منی سریشٹھ وسشٹھ جی نے دوڑ کر انہیں

چھاتی سے لگا لیا۔ اور پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے وہ دونوں بھائیوں سے ملے۔

پریم پُلکی کیوٹ کہی نامُو۔ کینہہ دُوری تیں دنڈ پرنامُو
رام سکھا رشی برس بھینٹا۔ جنُو مہی لُٹھت سنیہہ سمیٹا

پریم سے پُلکت ہو کر پھر نشاد راج نے اپنا نام لے کر دُور سے ہی وسشٹ جی کو ڈنڈوت پرنام کیا۔ رشی وسشٹ جی نے رام چندر جی کا متر جان کر اُنہیں زبردستی چھاتی سے لگا لیا۔ مانو زمین پر بکھرے ہوئے پریم کو سمیٹ لیا ہو۔

رگھوپتی بھگتی سُمنگل مُولا۔ نبھ سراہی سُر برسہیں پھُولا
ایہی سم نپٹ نیچ کوؤ ناہیں۔ بڑ بسشٹ سم کو جگ ماہیں

شری رگھوناتھ جی کی بھگتی سندر منگلوں کی مُول ہے۔ اس پرکار کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے دیوتا لوگ آکاش سے پھُول برسا رہے ہیں۔ اور کہنے لگے۔ کہ دیکھو۔ کہ جگت میں اس کے سمان کوئی نیچ نہیں۔ اور منی وسشٹ جی کے سمان کوئی بڑا نہیں۔

جیہی لکھی لکھنہو تیں ادھک ملے مُدت مُنی راؤ
سو سیتا پتی بھجن کو پرگٹ پرتاپ پربھاؤ

جس نشاد کو دیکھ کر وسشٹ جی لکشمن جی سے بھی زیادہ پرسن ہو کر اس سے ملے۔ تو یہ سب سیتا پتی شری رگھوناتھ جی کے بھجن کا پرگٹ پرتاپ اور پربھاؤ ہے۔

آرت لوگ رام سب جانا۔ کرُونا کر سُجان بھگوانا
جو جیہی بھاین رہا ابھلاشی۔ تیہی تیہی کے تسی تسی رُکھ راکھی
سانج ملی پل ہیں سب کاہُو۔ کینہہ دُوری دُکھ دارُن داہُو
یہ بڑی بات رام کے ناہیں۔ جمی گھٹ کوٹی ایک روی چھاہیں

دیا کے بھنڈار سرو انترجامی بھگوان شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دُکھی اور اپنے وِیوگ سے ویاکُل جانا۔ تب تو جس کی جس بھاو سے پربھو کو ملنے کی ابھلاشا (خواہش) تھی۔ اُس اُس کا اُس اُس پرکار رُخ دیکھتے ہوئے لکشمن جی سمیت پل بھر میں سب کسی کو مل کر اس کا دُکھ اور مہا جلن دُور کر نا کوئی بڑی بات نہیں۔ جیسے سورج کے لئے ایک ہوتے ہُوئے بھی کروڑوں گھڑوں میں اپنی کروڑوں چھایاؤں (پرتی بمبوں) کو ایک ساتھ پرگٹ کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

ملی کیوٹ ہی اُمگی انوراگا۔ پرجن سکل سراہیں بھاگا
دیکھیں رام دُکھت مہتاریں۔ جنو سُبیلی اولیں ہم ماریں

ایودھیا واسی پریم اُمنگوں سے بھرے ہوئے نشاد راج سے مل کر اُس کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرتے ہیں۔ شری رام جی نے سب ماتاؤں کو دُکھی دیکھا، مانو سُندر بیلوں کی قطاروں کو کہر مار گیا ہو۔

پرتھم رام بھینٹی کیکئی۔ سرل سُبھائے بھگتی متی بھیئی
پگ پری کینہہ پربودھُو بہوری۔ کال کرم بدھی سر دھری کھوری

سب سے پہلے شری رام چندر جی کیکئی سے ملے۔ اور اپنے سرل سبھاو سے اور بھگتی بھاو سے اس کی بُدھی کو تر کر دیا۔ پھر اس کے چرنوں میں گر کر کال کرم اور بدھاتا کو دوشی ٹھہرا کر شری رام چندر جی نے اُسے دھیرج دیا۔

بھینٹی رگھوبر ماتُو سب کری پربودھُو پری توشُو
انب ایس آدھین جگ کاہو نہ دیئے دوشُو

پھر شری رگھوبر جی سب ماتاؤں سے ملے۔ اور سب کو سمجھا کر سنتشٹ کیا۔ کہ ہے ماتا! سارا وشو ایشور کے آدھین ہے۔ کسی کو بھی دوش نہیں دینا چاہیئے۔

گُر تیا پد بندے دوؤ بھائی۔ سہت بپر تیا جے سنگ آئی
گنگ گوری سم سب سنمانی۔ دیہیں اسیس مُدت مردُو بانی

پھر دونوں بھائیوں نے گرو وسشٹ جی کی پتنی اور برہمنوں کی استریاں جو ساتھ آئی تھیں انکے چرنوں کی بندنا کی۔ اور ان سب کا گنگا اور گوری (پاربتی) جی کے سمان آدر ستکار کیا۔ وہ سب پرسن ہو کر کومل بانی سے آشیرواد دینے لگیں۔

گہی پد لگے سُمترا انکا۔ جنو بھینٹی سمپتی اتی رنکا

پھی مُنِنی چرنتی دوُو بھراتا ۔ پرے پیم بیاکل سب گاتا

سُمِترا جی کے چرن پکڑ کر دونو بھائی اُس کی گود میں جا بیٹھے
مانو کسی مہاکنگال کو پارس منی ہاتھ آگئی ہو۔ پھر دونو بھائی کوشلیا جی
کے چرنوں میں گر پڑے۔ پریم کے مارے اُن کے سب انگ بیاکل
ہیں۔

اتی انوراگ انب اُرلائے۔ نین سنیہہ سلل انہوائے
تیہی اوسر کر ہرش بشادو۔ کیمی کہی کہے مُوک جیمی سوادو

بہت ہی پریم سے ماتا نے اُن کو چھاتی سے لگایا۔ اور اپنے
نیتروں کے پریم جل سے دونوں بھائیوں کو نہلا دیا۔ اِس سمے کے
ہرش اور بشاد (خوشی اور غمی) کو کوئی کیسے کہے! جیسے گونگا سواد کو
کیسے بتا دے؟

ملی جننی ہی ساںج رگھوراؤ۔ گرسن کہیو کہ دھاریئے پاؤ
پرُجن پائی مُنیس نیو گوُ۔ جل تھل ملی اُتر یتُو لو گوُ

شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت کوشلیا جی
سے مل کر گرو وشِشٹ جی سے کہا۔ کہ آپ آشرم پر پدھاریئے۔
منیشور وشِشٹ جی کی آگیا پا کر نگر کے سبھی لوگوں نے جل اور بھی صاف
سُتھری جگہ کا آرام دیکھ کر جہاں تہاں ڈیرہ ڈال دیا۔

مہی سُر منتری ماتو گُرُ گنے لوگ۔ لئے ساتھ
پاون آشرم گونو کیا بھرت لکھن رگھوُ ناتھ

برہمن۔ منتری، ماتائیں، گرو اور چیدہ چیدہ لوگوں کو ساتھ
لئے ہوئے بھرت جی، لکشمن جی اور رگھوناتھ جی پوتر آشرم کو چلے۔

سیا آئی مُنی بریگ لاگی۔ اُچت اسیس لہی من ماگی
گرو پتنیہی مُنی تیئنہہ سمیتا۔ ملی پیمو کہی جائی نہ جیتا

سیتا جی نے آکر مُنی شریشٹھ وشِشٹ جی کے چرن چھوئے۔
اور من مانی اُچت آسیس پائی۔ پھر مُنی جنوں کی استریوں سمیت گرو
پتنی اروندھتی جی سے ملیں۔ اُس سمے کے پریم کا ورنن کیا نہیں جا سکتا۔

بندی بندی پگ سیا سب ہی کے۔ آسِرچن لہے ہریہ جی کے
ساسُو سکل جب سیاں نہاریں۔ مُوندے نین سہمی سُکماریں

سیتا جی نے سبھی کے چرنوں کی بندنا کر کے من بھاتی آشیرواد
پائیں۔ سب ساسوؤں کو دیکھ کر نازک سیتا جی نے سہم کر آنکھیں
موند لیں۔

پریں بدھک بس منہوں مرالی۔ کاہ کینہہ کرتار کچالی
تنہہ سیا نرکھی نیپٹ دکھو پاوا۔ سو سبُو سہیئے جو دیو سہاوا

ساسوؤں کی ایسی ویاکل دشا ہے۔ مانو راج ہنسنیاں شکاری
کے وش میں پڑ گئی ہوں۔ وہ من میں سوچنے لگیں۔ کہ بدھاتا
تو نے یہ کچال (کرتوت) کر ڈالی۔ ساسوؤں نے بھی سیتا جی کو
دیکھ کر بڑا دُکھ پایا۔ اور کہنے لگیں۔ کہ جو کچھ بدھاتا کو منظور ہے
وہ سب سہنا ہی پڑتا ہے۔

جنک سُتا تب اُر دھری دھیرا۔ نیل نلن لوین بھری نیرا
ملی سکل ساسنہہ سیا جائی۔ تیہی اوسر کرونا مہی چھائی

تب جانکی جی اپنے من میں دھیرج دھر کر نیل کمل کے
سمان نیتروں میں جل بھر کر سب ساسوؤں سے جا کر ملیں۔
اُس سمے پرتھوی پر کرونا (رحم۔ ترس۔ دیا) چھا گئی۔

لاگی لاگی پگ سبنی سیا بھینٹتی اتی انوراگ
ہردے اسیس ہیں پیم بس رہئے ہو بھری سُہاگ

سب کے چرنوں کو چھو چھو کر سیتا جی بہت ہی پریم کے
ساتھ مل رہی ہیں۔ اور سب ساسوئیں پریم وش ہو کر سچے ہردے
سے آشیرواد دے رہی ہیں۔ کہ تیرا سُہاگ اٹل ہے۔

بکل سنیہن سیا سب رانیں۔ بیٹھن سب ہی کہیو گرو گیانیں
کہی جگ گتی مایک مُنی ناتھا۔ کہے کچھک پرمارتھ گاتھا

سیتا جی اور سب رانیاں پریم کے مارے ویاکل ہو گئیں۔
تب گیانی گرو وشِشٹ جی نے سب کو بیٹھ جانے کے لئے کہا۔
منیشور نے جگت کی گتی کو مایک (التفات جگت مِتھیا ہے ستیہ
نہیں۔ یہ ایک سپنا کی بھانت ہے۔ جو کیول اگیان کے کارن ہی
بھاستا ہے۔ واستو میں اس کی ستا کچھ نہیں۔ رسی میں سانپ
کی بھانت یہ اگیان ہی دُکھ سُکھ کا کارن بنتا ہے۔ اِس لئے

بتھیا ہے ا کہہ کر کچھ پرمارتھ کی باتیں کہیں۔

نرپ کر سُر پُر گو نُو سناوا۔ سُنی رگھوناتھ دُسہہ دُکھو پاوا
مرن ہیتو نج نیہہ بچیاری۔ بھے اتی بکل دھیر دُھر دھاری

اس کے بعد منیشور وششٹ جی نے راجہ دشرتھ کے پرلوک کو سدھارنے کا شوک سماچار سُنایا۔ جس کو سُن کر شری رگھوناتھ جی نے دُسہہ دُکھ پایا۔ اور یہ وچار کر کہ میرے پرتی جو اُن کا پریم تھا وہی اُنکی مرتیو کا کارن ہوا۔ دھیر دُھر دھر شری رام چندر جی مہا دُوپاکل ہو گئے۔

کُلس کٹھور سُنت کٹو بانی۔ بلپت لکھن سیا سب رانی
سوک بکل اتی سکل سماجو۔ مانہوں راجو اکاجیو آجو

بجر کے سمان کٹھور کڑوی بانی سُن کر لکشمن جی سیتا جی اور سب رانیاں ولاپ کرنے لگیں۔ سارا سماج شوک سے مہا ویاکل ہو گیا۔ مانو راجہ کی آج ہی مرتیو ہوئی ہو۔

مُنی بہر بہوری رام سمجھائے۔ سہت سماج سُسرت نہائے
برت نرمبو تیہی دن پرکھو کینہا۔ مُنی ہو کہیں جلو کاہوں نہ لینہا

پھر مُنی شریشٹھ نے رام جی کو سمجھایا۔ تب انہوں نے ساری سماج کے ساتھ مندا کنی میں اشنان کیا۔ اس دن پربھو شری رام چندر جی نے نرجل برت کیا۔ مُنی وششٹ جی کے کہنے پر بھی کسی نے پانی نہیں پیا۔

بھور بھئیں رگھونندن ہی جو مُنی آئسو دینہہ
شردھا بھگتی سمیت پربھو سو سب سادر کینہہ

دُوسرے دن سویرا ہوتے پر شری رام چندر جی کو مُنی وششٹ جی نے جو جو آگیا دی۔ شردھا بھگتی اور پریم کے ساتھ پربھو شری رام چندر جی نے آدر کے ساتھ اُن سب آگیاؤں کا پالن کیا۔

کری پتُو کریا بید جسی برنی۔ بھے پُنیت پاتک تم ترنی
جاسو نام پاوک اگھ تُولا۔ سُمرت سکل سُمنگل مُولا
سُدھ سو بھیو سادھو سمت اس۔ تیرتھ آواہن سُرسری جس
سُدھ بھئیں دُوئی باسر بیتے۔ بولے گُرسن رام پریتے

نریدہ دھی انوسار پتا جی کا کریا کرم کر کے پاپ روپی اندھیرے کو نشٹ کرنے والے سورج روپ شری رام چندر جی پوتر ہوئے۔ جن کا نام پاپ روپی روئی کے لیے اگنی ہے اور جن کا سمرن سارے شُبھ منگلوں کا مُول ہے۔ وہ سبھاؤ سے ہی نیتہ شُدھ بھگوان شری رام جی بھی شُدھ ہوئے۔ یہ لوک اُکتی ہے سادھوؤں کا ایسا مت ہے کہ اُن کا شُدھ ہونا ویسے ہی ہے۔ جیسے تیرتھوں کے آواہن سے گنگا جی کا شُدھ ہونا (جیسے گنگا جی تو سبھاؤ سے ہی شُدھ ہے اُن میں جن تیرتھوں کا آواہن کیا جاتا ہے۔ وہ گنگا جی کو کیا شُدھ کریں گے۔ اُلٹا اس کے سنگ سے وہ خود پوتر ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی پربھو رام چندر جی کا سنگ پاکر کرم پوتر ہو گئے) اس کے بعد ادکھات شرادھ ہوتے کے دو دن بعد شری رام چندر جی گرو جی سے پریم کے ساتھ بولے۔

ناتھ لوگ سب نپٹ دُکھاری۔ کند مُول پھل انبو اہاری
سانج بھرتو انج سب ماتا۔ دیکھی موہی پل جیمی جگ جاتا

ہے ناتھ! سب لوگ یہاں پر بہت ہی دُکھی ہیں۔ کند مُول پھل کھا کر اور جل پی کر دن کاٹتے ہیں۔ بھائی شترُوگھن اور بھرت کو منتریوں اور ماتاؤں کو دیکھ کر مجھے ایک ایک پل ایک ایک یگ کے سمان بیت رہا ہے۔

سب سمیت پُر دھاریئے پاؤ دھارئے۔ آپو اِیہاں امراوتی راؤ
بہت کہیوں سب کیئوں ڈھٹھائی۔ اُچت ہوئی تس کریئے گوسائیں

اس لیے آپ سب کو ساتھ لے کر ایودھیا پوری کو لوٹ جائیے آپ یہاں ہیں۔ راجہ دیولوک کو چلے گئے۔ ایودھیا سُونی ہے۔ میں نے بہت کچھ کہنے کی ڈھٹھائی کی ہے۔ آپ جیسا اُچت ہو ویسا کریں۔

دھرم سیتو کرونا یتن کس نہ کہیو اس رام
لوگ دُکھت دن دُوئی درس دیکھی لہیوں بشرام

وششٹ جی نے کہا۔ ہے رام! تم دھرم کے سیتو (پل) ہو۔ دیا کے بھنڈار ہو۔ تم بھلا ایسا کیوں نہ کہو۔ اور تھات تمہارا ایسا کہنا بجا ہی ہے۔ لوگ سب دُکھی ہیں۔ دو دن تمہارے درشن کر کے شانتی لابھ کریں۔

رام لکھن سنی سیجھے سماجو۔ جنو جل ندھی مہن بکل جہاجو
سنی گرہ گرا سمنگل مولا۔ بھیو منہوں مارت انو کولا

شری رام چندر جی کے بچن سن کر سارا سماج ڈر گیا۔ مانو سمندر کے بیچ جہاز ڈگمگا رہا ہو۔ گرو کی سندر منگل مئے بانی سن کر مانو اس جہاز کو انو کول دشا (موافق سمت) کی ہوا ابل گئی ہو۔

پاون پئین تیہوں کال نہاہیں۔ جو بلوکی اگھ اودھ نساہیں
منگل مورتی لوچن بھری بھری۔ نرکھیں ہرشی دنڈوت کری کری

سب لوگ پوتر مندا کنی ندی میں تینوں وقت نہاتے ہیں۔ جس ندی کے درشن سے ہی پاپوں کے سموہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور شری رام جی منگل مورتی کو آنکھیں بھر بھر کر دیکھتے ہیں۔ اور پرسن ہو کر دنڈوت اور پرنام کرتے ہیں۔

رام سیل بن دیکھن جاہیں۔ جہاں سکھ سکل سکل دکھ ناہیں
جھرنا جھربیں سدھا سم باری۔ تری بدھ تاپ ہر تری بدھ باری

تب شری رام چندر جی کے کامد گری پربت کو دیکھنے جاتے ہیں۔ جہاں سکھ ہی سکھ ہے۔ اور دکھ کوئی بھی نہیں۔ امرت کے سمان جل کے جھرنے جھرتے ہیں۔ اور تین پرکار کی شیتل مند اور سوگندھ ہوا تینوں پرکار کے ادھیاتمک (من کی ویاکلتا) ادھی دیوک (بارش، دھوپ، بجلی آدی سے جو تکلیف پہنچتی ہے) ادھی بھوتک (پشو درندوں اور ظالم منشوں یعنی بھوتک شریروں سے جو دکھ ہوتا ہے) تاپوں کو ہر لیتی ہے۔

بٹپ بیلی ترن اگنت جاتی۔ پھل پرسون پلو بہو بھانتی
سندر سلا سکھد ترو چھاہیں۔ جائی برنی بن چھبی کیہی پاہیں

بے شمار قسموں کے برکش بیلیں اور گھاس ہیں اور بہت پرکار کے پھل پھول اور پتے ہیں۔ سندر سندر پربت ہیں۔ درختوں کا سکھ دینے والا سایہ ہے۔ بن کی ساری شوبھا کو کوئی بھی ورنن نہیں کر سکتا۔

سرنی سرورہ جل بہاگ کوجت گنجت بھرنگ

بیر بگت بہرت بہن مرگ بہنگ بھونر ناگ

تالابوں میں کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل پر جل بھونرے گونج رہے ہیں۔ بھونرے گنجار رہے ہیں۔ اور بہت رنگوں کے پشو اور پنچھی اپنا ویر بھاو چھوڑ کر بن میں وچر رہے ہیں۔

کول کرات بھل بن باسی۔ مدھو شچی سندر سوادو سدھا سی
بھری بھری پرن پٹیں رچی رری۔ کند مول پھل انکر جوری
سبہی دیہیں کری بنتی پرناما۔ کہی کہی سواد بھید گن ناما
دیہیں لوگ بہو مول نہ لیہیں۔ پھیرت رام دوہائی دیہیں

کول کرات اور بھیل وغیرہ بن کے رہنے والے لوگ سندر پوتر اور امرت کے سمان میٹھے شہد کو پتوں کے بنے ہوئے سندر ڈونوں میں بھر بھر کر اور کند مول پھل اور انکر وغیرہ کی جوڑیوں کو سب کو نمرتا پورو ک پرنام کر کے دیتے ہیں۔ اور ان چیزوں کے سواد، بھید، گن اور ناموں کو الگ الگ کہہ کر بتلاتے ہیں۔ ایودھیا لوگ اسی ان کو بہت دام دیتے ہیں۔ پر وہ نہیں لیتے اور لوٹاتے سمے کہتے ہیں۔ کہ رام جی کی دوہائی ہم دام نہ لیں گے۔

کہہیں سنیہہ مگن مرد و بانی۔ مانت سادھو پریم پہچانی
تمہہ سکرتی ہم نیچ نشادا۔ پاوا درسنو رام پرسادا

پریم میں مگن ہوئے وہ کومل بانی سے کہتے ہیں۔ کہ سادھو لوگ تو پریم کو پہچان کر اس کا سمان کرتے ہیں (ارتھات ہم آپ کو یہ وستوئیں دام لینے کے لئے نہیں دے رہے۔ جہاں پریم ہے وہاں دام کا کیا کام۔ آپ سادھو لوگ ہیں۔ اس لئے ہمارے پریم کو داموں سے تول کر اس پریم کا نرادر نہ کیجئے) آپ تو بڑے پنیہ آتما ہیں۔ ہم نیچ نشاد ہیں۔ رام جی کی کرپا سے ہمیں آپکے درشنوں کا لابھ ہوا ہے۔

ہم ہی اگم اتی درسو تمہارا۔ جس مرو دھرنی دیو دھنی دھارا
رام کرپال نشاد نیوا جا۔ پرجن پرجیو چہئے جس راجا

ہم جیسے نیچ نشادوں کو آپکا درشن درلبھ ہے۔ جیسے صحرا کی (ریتلی زمین) کے لئے گنگا جی کی دھارا درلبھ ہے۔ کرپالو پربھو

شری رام جی نے نشاد راج پر کیسی کرپا کی ہے۔ جیسا راجہ ہے ویسا ہی برتاؤ اُس کے پریوار اور پرجا کا بھی ہونا چاہیئے۔

یہ جیاں جانی سنکوچو تجی کریئے چھوہ ہو لکھی نیہو
ہم ہی کر تارتھ کرن لگی پھل ترن انکر لیہو

ہردے میں ایسا وچار کر سب لیس ویش چھوڑ کر اور ہماری پریتی کو دیکھکر ہم پر کرپا کیجیئے۔ ہم کو کرتارتھ کرنے کے لئے ہی آپ پھل ترن (ساگ وغیرہ) اور انکر لیجیئے۔

تمہہ پریہ پاہنے بن پگو دھارے سیوا جوگو نہ بھاگ ہمارے
دیب کاہ ہم تمہہ ہی گوسائیں۔ ایندھنو پات کرات متائیں

آپ جیسے پیارے مہمان اس بن میں پدھارے ہیں۔ ہمارا یہ سوبھاگیہ کہاں کہ ہم آپ کی سیوا کرنے یوگیہ ہوں۔ ہے سوامی! ہم آپکو کیا دے سکتے ہیں بھیلوں کی دوستی تو بس لکڑی اور پتوں تک ہی ہے۔

یہ ہماری اتی بڑی سیوا کائی۔ لیہیں نہ باسن بسن چورائی
ہم جڑ جیو جیو گن گھاتی۔ کٹل کچالی کمتی کجاتی

ہماری تو یہی سب سے بڑی سیوا ہے۔ کہ ہم آپ کے کپڑے اور برتن نہیں چُرا لیتے ہیں ہم لوگ موڑھ جیو ہیں۔ اور جیوؤں کے مار ڈالنے والے کٹل کچالی موڑھ بدھی اور نیچ جاتی ہیں

پاپ کرت نسی باسر جاہیں۔ نہیں پٹ کٹی نہیں پیٹ اگھاہیں
سپنیہ دھرم بدھی کس کاؤ۔ یہ رگھو نندن درس پربھاؤ

ہمارے دن رات پاپ کرتے ہی گذرتے ہیں نہ تو تن کو کپڑا ملتا ہے اور نہ پیٹ ہی بھرتا ہے۔ ہم میں تو کبھی سپنے میں بھی دھرم وچار نہیں آتا۔ یہ سب شری رام چندر جی کا پرتاپ ہے۔

جب تیں پربھو پد پدم نہارے۔ مٹے دُسہہ دُکھ دوش ہمارے
بچن سُنت پُرجن انوراگے۔ تنہہ کے بھاگ سراہن لاگے

جب سے ہم نے پربھو کے چرن کملوں کو دیکھا ہے تب سے ہمارے دُسہہ دُکھ اور پاپ سب مٹ گئے ہیں۔ اُن بھیلوں کے بچن

سُن کر ایودھیا نواسی لوگ اُن کے پریم سے کھچ گئے۔ اور اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔

لاگے سراہن بھاگ سب انوراگ بچن سُناوہیں
بولنی ملنی سیا رام چرن سنیہو لکھی سُکھو پاوہیں
نر ناری نندر ہیں سنیہو نج سُنی کول بھلنی کی گرا
تُلسی کرپا رگھو بنس منی کی لوہ لے لو کا ترا

سب اُن کے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔ اور اُنہیں پریم بھرے بچن سُنانے لگے۔ اُنکی بول چال میل ملاپ کا ڈھنگ اور سیتا رام جی کے چرنوں میں اُنکی پریتی ان سب کو دیکھکر ایودھیا نواسی استری پُرش اپنے پریم کو دھکار دیتے ہیں۔ ارتھات یہ کہتے ہیں کہ اُنکے مقابلہ میں ہمارا پریم تُچھ ہے۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ دیکھو! یہ شری رگھو ونش منی شری رام چندر جی کی کرپا ہے کہ لوہا ناؤ کو اپنے اوپر لے کر تیر گیا ہے۔

بہر ہیں بن چھوا اور پرتی دن پرمدت لوگ سب
جل جیوں داور مور بھئے پین پاوس پرتھم

ہر روز سب لوگ بن کے چاروں طرف پرسن ہوئے گھومتے ہیں۔ جیسے پہلی بارش کے جل سے مینڈک اور مور موٹے ہو جاتے ہیں۔ اور پرسن ہوکر ناچتے کودتے ہیں۔

پرجن ناری مگن اتی پریتی۔ باسر جاہیں پلک سم بیتی
سیا ساسو پرتی بیش بنائی۔ سادر کرنی سرس سیوکائی

ایودھیا پُرواسی استری پُرش سبھی پریم میں بہت ہی مگن ہو رہے ہیں۔ اُن کے دن آنکھ کی جھپک کے سمان گذرتے جاتے ہیں۔ جتنی ساسوئیں تھیں۔ سیتا جی اُتنے ہی روپ دھارن کرکے اُن سب کی برابر ہی سیوا کرتی ہیں۔

لکھا نہ مرم رام بنو کا ہو۔ مایا سب سیا مایا ماہوں
سیا ساسو سیوا بس کینہی۔ تنہہ لہی سکھ سکھ آسیش دینہی

شری رام جی کے بغیر اس بھید کو کسی نے نہ جانا۔ سنسار کی سب

مایائیں (کھیں) سیتاجی کی مہامایائیں ہیں۔ سیتاجی نے ساری ساسوؤں کو سیوا سے اپنے وش میں کر لیا۔ انہوں نے سکھ پا کر شکشا اور آشیرواد دی۔

لکھی سیا سہت سرل دوؤ بھائی۔ کٹل رانی پچھتانی اگھائی
اونی جم جاچتی کیکئی۔ مہی نہ بیچو بدھی میچو نہ دیئی

سیتاجی سہت رام اور لکشمن دونو بھائیوں کو سرل سبھاؤ دیکھ کر کٹل رانی کیکئی جی بھر کر پچھتائی۔ کیکئی دھرتی اور یم راج سے یاچنا کرتی (مانگتی ہے) ہے۔ لیکن دھرتی اپنے بیچ سما جانے کے لئے اُسے جگہ نہیں دیتی۔ اور بدھاتا موت نہیں دیتے۔

لوکہوں بید بدت کبی کہہیں۔ رام بمکھ تھلو نرک نہ لہہیں
یہہ سنسیو سب کے من ماہیں۔ رام گونو بدھی اودھ کہ ناہیں

لوک اور وید میں پرسدھ ہے۔ اور کوی (عارف) بھی کہتے ہیں۔ کہ رام جی کے بمکھ مہاپاپی جیو کو نرک میں بھی جگہ نہیں ملتی۔ سب کے من میں یہ شک ہے۔ کہ ہے بدھاتا! شری رام واپس ایودھیا کو اب جائیں گے۔ یا نہیں۔

کسی نہ نیند نہیں بھوکھ دن بھرتو بکل سچی سوچ
نیچ کیچ وچ مگن جس مین ہی سلل سنکوچ

بھرت جی کو نہ تو رات کو نیند آتی ہے اور نہ دن میں بھوک لگتی ہے۔ وہ پوتر سوچ میں ایسے ویاکل ہیں۔ جیسے نیچے کے کیچڑ میں ڈوبی ہوئی مچھلی پانی سوکھ جانے سے ویاکل ہوتی ہے۔

کینہی ماتو مس کال کچالی۔ ایتی بھیتی جس پاکت سالی
کیہی بدھی ہوئی رام ابھیشیکو۔ موہی اوکلت اپاؤ نہ ایکو

بھرت جی سوچتے ہیں۔ کہ ماتا کو نمت بنا کر کال نے کچال (شری رام کو بن میں بھیجنے کا انیائے) کی ہے۔ جیسے دھان پکتے سمے ایتی (حد سے زیادہ بارش۔ بالکل نہ بارش ہونا۔ چوہوں طوطوں ٹڈی دل کا پیدا ہونا اور راجہ کی فوج کا بھے) کا ڈر اُن گھیرتا ہے۔ شری [illegible] کس پرکار ہو۔ مجھے تو ایسا کوئی اپائے نظر نہیں

آتا ہے۔

اوسی پھر ہیں گرو آیسو مانی۔ منی پنی کہب رام رخ جاتی
ماتو کیہو بہرہیں رگھو راؤ۔ رام جننی ہٹھ کربی کہ کاؤ

گرو جی کی آگیا مان کر تو شری رام جی ضرور ہی ایودھیا کو لوٹ چلیں گے۔ لیکن گرو وششٹ جی بھی تو شری رام جی کی مرضی جان کر ہی کچھ کہیں گے۔ ماتا کوشلیا جی کے کہنے پر بھی شری رگھو ناتھ جی کی ماتا کبھی ہٹ نہیں کرے گی۔

موہی انوچر کر کو تاک یاتا۔ تیہی مہں کسمیو بام بدھاتا
جوں ہٹھ کر یوں تو نپٹ ککرمو۔ ہرگری تیں گرو سیوک دھرمو

مجھ داس کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ میرے تو دن ہی گردش کے ہیں تقدیر کھوٹی ہے۔ اگر میں ہٹھ بھی کروں۔ تو یہ سب ہی برا کرم ہوگا۔ کیوں کہ سیوک کا دھرم تو شو جی کے کیلاش پربت سے بھی بھاری ہے۔

ایکیو جگتی نہ من ٹھہرانی۔ سوچت بھرت ہی رینی بہانی
پرات نہائی پربھو ہی سرنائی۔ بیٹھت پٹھے رشیس بولائی

بھرت جی کے من میں کوئی بھی یکتی (تدبیر) نہیں ٹھہرتی۔ سوچتے سوچتے رات گذر گئی۔ پراتہ کال نہا کر پربھو شری رام چندر جی کو نمسکار کیا۔ اُن کے پاس نمسکار کر کے ابھی وہ بیٹھے ہی تھے۔ کہ انہیں رشی وششٹ جی نے بُلا بھیجا۔

گرو پد کمل پرنامو کری بیٹھے آیسو پائی
بپر مہاجن سچو سب جُرے سبھاسد آئی

گرو جی کے چرن کملوں کو پرنام کر کے انکی آگیا پا کر بھرت جی بیٹھ گئے۔ برہمن۔ مہاجن منتری اُس سمے سب سبھاسد آ کر اکٹھے ہو گئے۔

بولے منی بر سمے سمانا۔ سنہو سبھاسد بھرت سجانا
دھرم دھرین بھانو کل بھانو۔ راجا رامو سوبس بھگوانو

منی شریشٹھ وششٹ جی وقت کے مطابق بولے۔ ہے سبھاسدو! اور ہے چتر بھرت! سنو۔ سوریہ ونش کے سوریہ شری رام چندر جی دھرم دھرندھر اور پرم سوتنتر (آزاد مطلق) بھگوان

ہیں۔

سیتہ سندھ پالک شرتی سیتو۔ رام جنمو جگت منگل ہیتو
گرہیتو مانو بچن الوسار کی۔ کھل دلو دلن دیو ہتکاری

وہ سچی پرتگیا والے، اور وید مریادا کے رکھشک (محافظ) ہیں۔ رام جی کا جنم ہی سنسار کے منگل کے لئے ہوا ہے۔ گرو پِتا ماتا کی آگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ دُشٹ راکششوں کے دلوں کا ناش کرنے والے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والے ہیں۔

نیتی پریتی پرمارتھ سوارتھو۔ کوؤ نہ رام سم جان جتھارتھو
بدھی ہر ہر سسی ربی دِسی پالا۔ مایا جیو کرم کلی کالا
اہپ مہپ جہاں لگی پربھتائی۔ جوگ سدھی نگما گم گائی
کری بچار جیاں دیکھہو نیکیں۔ رام رجائی سیس سب ہی کیں

نیتی، پریم، پرمارتھ، سوارتھ کو شری رام جی کے سمان یتھارتھ کوئی بھی نہیں جانتا۔ برہما، وشنو، شیو، چندرما، سورج، دگ پال، مایا، جیو، کل کرم اور کال، ششیش جی اور سبھی راجہ وغیرہ جہاں تک پربھتا (بڑاپن بسواسی پن) ہے۔ اور وید شاستروں میں کہی ہوئی لوگ سدھیاں جو ہیں۔ اچھی طرح سے اپنے من میں وچار کر دیکھو۔ تو اچھی طرح سے سمجھ جاؤ گے۔ کہ شری رام جی کی آگیا سب کے سر پر ہے۔

راکھیں رام رجائی رُکھ ہم سب کر ہت ہوئی
سمجھی سیانے کرہو اب سب ملی سمت سوئی

اس لئے شری رام چندر جی کی مرضی اور اُن کا رُخ رکھنے میں ہی (علاوہ ازیں اُنکی مرضی کو سب سے مقدم سمجھتے ہوئے) ہم سب کی بھلائی ہے۔ اب آپ چتر لوگ سب کی نیک صلاح سے جو کچھ سمجھ میں آوے سو کرو۔

سب کہوں سکھد رام ابھیشیکو۔ منگل مود مول مگ ایکو
کیہی بدھی اودھ چلہیں رگھوراؤ۔ کہہو سمجھی سوئی کریئے اپاؤ

شری رام جی کا راج تلک سب کے لئے سُکھد ایک ہے۔ کلیان اور آنند کا مول بس یہی ایک مارگ ہے۔ شری رامچندر جی کس پرکار اجودھیا کو واپس لوٹیں؟ آپ سوچ سمجھ کر کوئی اُپائے بتلائیے۔ تاکہ ہم وہی اُپائے

کریں۔

سب ساوَر سُنی مُنی بر بانی۔ نئے پرمارتھ سوارتھ سانی
اُتر دِیہ آؤ لوگ، بھئے بھورے۔ تب سرُ نائی بھرت کر جورے

مُنی شریشٹھ کی سُندر بانی سب نے آدر سے سُنی۔ جو کہ نیتی، پرمارتھ اور سوارتھ سے ملی جُلی تھی۔ پر کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا سب لوگ گُم سُم ہو چکے تھے۔ تب بھرت جی نے سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر بنیتی کی۔

بھانو بنس بھئے بھوپ گھنیرے۔ ادھک ایک تیں ایک بڑیرے
جنم ہیتو سب کہں پِتو ماتا۔ کرم سُبھا سُبھ دیئی بدھاتا

سورج ونش میں بہت سے راجہ ہو چکے ہیں۔ وہ سب ایک سے ایک بڑے تھے۔ سب کے جنم کے کارن ماتا پِتا ہیں۔ اور شُبھ اور اشُبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل بدھاتا دیتے ہیں۔

دلی دُکھ سجئی سکل کلیانا۔ اس اسیس راؤری جگو جانا
سو گوسائیں بدھی گتی جیہیں چھینکی۔ سکئی کو ٹاری ٹیک جو ٹیکی

یہ سارا جگت جانتا ہے۔ کہ آپکی آشیرواد ہی ایک ایسی وستو ہے۔ جو دُکھوں کا ناش کر کے کلیان کا ساج سجا دیتی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے برہما جی کے ودھان کو بھی روک دیا تھا۔ آپ نے جو ٹیک ٹیک دی (ارتھات جو مصمم ارادہ کر لیا) پھر بھلا کون ہے جو اُسے ٹال سکے۔!

بو جھیئے موہی اپاؤ اب سو سب مور ابھاگو
سُنی سنیہہ مئے بچن گرو اُر اُمگا انورا گو

اب آپ جیسے شکتی سمپن منیشور مجھ جیسے ادھم سیوک سے اُپاؤ پوچھتے ہیں۔ تو سمجھو کہ میرا دُربھاگیہ ہے۔ بھرت جی کے پریم بھرے بچنوں کو سُن کر گرو وسشٹ جی کے من میں پریم اُمڈ آیا۔

تات بات پھری رام کر پاہیں۔ رام بمکھ سدھی سپنے ہوں ناہیں
سکچیوں تات کہت ایک باتا۔ اردھ تجہیں بدھ سربس جاتا

وشسشٹ جی کہنے لگے کہ ہے تات! جو کچھ تم نے کہا سب سچ ہے۔ پرنتو مجھے یہ سمرتھ صرف شری رام جی کی کرپا سے ملا ہے۔ رام جی کے بمکھ ہو کر تو سپنے میں بھی سپھلتا نہیں ہو سکتی۔ ہے تات! میں تمہیں ایک

بات کہنا چاہتا ہوں۔ پرسیں وپیش میں پڑا ہوا ہوں۔ بدھیمان لوگ جب سارا دھن نشٹ ہوتا دیکھتے ہیں۔ تو آدھا بانٹ دیا کرتے ہیں۔

تمہہ کانن گونہو دوؤ بھائی۔ پھیریہیں لکھن سیا رگھورائی
سُنی سُبچن ہرشے دوؤ بھراتا۔ بھے پرمود پریپورن گاتا

اُن کے بدلے تم دونو بھائی بن کو جاؤ تو لکشمن سیتا اور شری رگھوناتھ جی کو ایودھیا لوٹا دیا جائے۔ یہ سُندر بچن سُن کر دونوں بھائی بھرت اور شتروگھن پرسن ہوئے۔ اُن کے سارے انگ آنند سے بھرپور ہو گئے۔

من پرسن تن تیج بِراجا۔ جنو جیا راؤ رامو بھئے راجا
بہُت لابھ لوگنہہ لگھو ہانی۔ سم دُکھ سُکھ سب روؤہیں رانی

اُن کا من پرسن ہو گیا۔ شریر میں تیج شوبھا پانے لگا۔ مانو راجہ دشرتھ زندہ ہو گئے ہوں۔ اور شری رام چندر جی ایودھیا کے راجہ بن گئے ہوں۔ دوسرے لوگوں نے شری رام لکشمن اور سیتا جی کے بدلے بھرت اور شتروگھن جی کے بن میں رہنے میں زیادہ لابھ اور کم ہانی سمجھی۔ پرنتو ماتاؤں کو دُکھ سُکھ سمان ہی تھے۔ (کیوں کہ اُنکے تو دونوں ہی صورتوں میں دو پُتر بن میں رہیں گے۔ رام لکشمن نہ سہی۔ ارتھات اُن کے دل کی جلن نہ مٹی) یہ جان کر وہ سب رونے لگیں۔

کہہیں بھرت مُنی کہا سو کینہے۔ پھلو جگ جیونہہ ابھمیت دینہے
کانن کرؤں جنم بھری باسو۔ ایہی تیں ادھک نہ مور سپاسو

بھرت جی نے کہا۔ کہ ہے ناتھ! جو کچھ آپ نے کہا۔ وہ کیجئے۔ اس سے سبھی جیوؤں کو جگت میں من چاہی وستو دینے کا پھل ہوگا۔ میں تو جنم بھر بن میں رہنے کو تیار ہوں میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی سُکھ نہیں ہے۔

انترجامی رامو سیا تمہہ سربگیہ سُجان
جوں پھر کہہو تو ناتھ رچ کیجئے بچنو پروان

شری رام اور سیتا جی انتریامی ہیں۔ اور آپ سروگیہ اور چتر ہیں۔ ہے ناتھ! اگر آپ نے یہ بات سچ مچ کہی ہے۔ تو اسے سچی کر دکھلایئے۔ (ارتھات مجھے اور شتروگھن کو بن میں رہنے کی آگیا دیجیئے اور شری رام سیتا اور لکشمن کو ایودھیا کو لوٹایئے)

بھرت بچن سُنی دیکھی سنیہو۔ سبھا سہت مُنی بھئے بدیہو
بھرت مہا مہما جل راسی۔ مُنی متی ٹھاڈھی تیر ابلا سی

بھرت جی کے بچن سُن کر اور اُنکے پریم کو دیکھ کر ساری سبھا سہت مُنی وسِشٹ جی اپنی دیہہ کی سُدھ بُدھ بھول گئے۔ بھرت کی مہا مہما سمُندر ہے۔ اور مُنی وشِشٹ جی کی بُدھی اُس کے کنارے پر نربل استری کے سمان بے بس کھڑی ہے۔

گا چہہ پار جتنو ہیاں ہیرا۔ پاوتی ناو نہ بوہتو بیرا
اور کرہی کو بھرت بڑائی۔ سرسی سیپی کی سندھو سمائی

وہ بھرت جی کی مہا روُپی سمُندر کے پار جانا چاہتی ہے۔ ہردے میں پار جانے کے انیک اُپائے ڈھونڈھتی ہے۔ پر اُسے نہ تو کوئی ناؤ ملی نہ جہاز اور نہ کوئی بیڑا ہی ملا۔ جب مُنی وشِشٹ جی کی بُدھی کا یہ حال اور بے بسی ہے تو اُنکی بڑائی کرنے میں بھلا اور کون کرنے میں سمرتھ ہے۔ کیا تالاب کی سیپ میں کبھی سمُندر سما سکتا ہے!

بھرتو مُنی ہی من بھیتر بھائے۔ سہت سماج رام پہیں آئے
پربھو پرنامو کری دینہہ سو آسنو۔ بیٹھے سب سُنی مُنی انوساسنو

مُنی کے من کو بھرت جی بہت ہی اچھے لگے۔ وہ ساری سماج سہت رام جی کے پاس آئے پربھو شری رام چندر جی نے اُنہیں پرنام کر کے بیٹھنے کے لیئے سُندر آسن دیا۔ مُنی وشِشٹ جی کی آگیا پا کر سب لوگ وہاں بیٹھ گئے۔

بولے مُنی برو بچن بچاری۔ دیس کال اوسر انوہاری
سُنہو رام سربگیہ سُجانا۔ دھرم نیتی گُن گیان ندھانا

مُنی شریشٹھ دیش، کال اور موقع کے مطابق وچار کر کے بچن بولے۔ ہے سروگیہ! ہے انتریامی! ہے دھرم نیتی گُن اور گیان کے بھنڈار رام! سُنیئے۔

سب کے اُر انتر بسہو جانہو بھاؤ کُبھاؤ

پُرجن جننی بھرت ہت ہوئی سو کہئے اُپاؤ
آپ سب کے ہردے کے بھید لیتے ہیں۔ اور سب کے
اچھے بُرے بھاؤ کو جانتے ہیں۔ جن میں ایودھیا نواسیوں، ماتاؤں
اور بھرت کی بھلائی ہو وہی اُپائے بتلایئے۔

آرت کہہیں بچاری نہ کاؤ۔ سوجھ جُیا ریہی آپن داؤ
سُنی مُنی بچن کہت راگھوراؤ۔ ناتھ تمہارہی ہاتھ اُپاؤ

دُکھی لوگ کبھی وچار کر نہیں کہتے۔ جواری کو اپنا ہی داؤ سوجھتا
ہے۔ مُنی وششٹ جی کے بچن سُن کر شری رگھو ناتھ جی کہنے لگے۔
کہ ہے ناتھ! سب اُپائے تو آپ ہی کے ہاتھ ہے۔

سب کر ہت رکھ رائر راکھیں۔ آیسو کیئیں مُدِت پھر بھاشیں
پرتھم جو آیسو مو کہُوں ہوئی۔ ماتھیں مانی کروں سکھ سوئی

آپ کی مرضی انُوسار آپ کی آگیا کو سچ کہہ کر پرسن من سے
پالن کرنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔ پہلے تو جو مجھے آگیا ہو۔ میں
اُسی اُپدیش کو سر ماتھے پر دھر کر کروں۔

پُنی جیہی کہہ جس کہب گوسائیں۔ سو سب بھانتی گھٹیہی سیوکائیں
کہہ مُنی رام ستیہ تمہہ بھاشا۔ بھرت سنیہیں بچارو نہ راکھا

پھر ہے گوسائیں! آپ جن کو جیسا کہیں گے وہ سب طرح
سے سیوا میں لگ جائے گا۔ مُنی وششٹ جی کہنے لگے۔ ہے رام!
تم نے سچ ہی کہا ہے۔ لیکن بھرت کے پریم نے وچار کو رہنے
ہی نہیں دیا۔

تیہی تیں کہئیوں بہوری بہوری۔ بھرت بھگتی بس بھئی مَتی موری
موریں جان بھرت رُچی راکھی۔ جو کیجیے سو سُبھ سِو ساکھی

اس لئے ہی میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کی بھگتی کے
وش میری بُدھی ہو گئی ہے۔ میری سمجھ میں تو جو کچھ بھی آپ بھرت
جی کی رُچی رکھ کر (پسند مطابق) کریں گے۔ وہ شُبھ ہی ہوگا شوجی
اس کے ساکشی ہیں۔

بھرت بینئے سادر سُنئے کریئے بچارو بہوری
کرب سادھو مت لوک مت نرپ نئے نگم نچوری

پہلے بھرت کی بنتی آدر کے ساتھ سُنئے پھر اُس پر وچار کیجئے۔
تب سادھو مت، لوک مت راج نیتی اور ویدوں کا نچوڑ نکال کر
اُسی کے انوسار کیجئے۔

گرُ انُوراگو بھرت پر دیکھی۔ رام ہردیاں آنند وِسیشی
بھرت ہی دھرم دھرندر جانی۔ نج سیوک تن مانس بانی

بھرت جی پر گرُو جی کا پریم دیکھ کر شری رامچندر جی کے ہردے
میں بہت ہی آنند ہُوا۔ بھرت جی کو دھرم دھرندر جان کر اور تن من
بچن سے اپنا سیوک جان کر۔

بولے گُور آئیس انُو کُولا۔ بچن منجو مردو منگل مُولا
ناتھ سپتھ پتو چرن دوہائی۔ بھیو نہ بھوئن بھرت سم بھائی

شری رام چندر جی گرُو کی آگیا انُوسار سُندر کومل اور منگل کے
مُول بچن بولے۔ ہے ناتھ! آپ کی سوگند اور پتا جی کے چرنوں کی دُہائی
ہے۔ کہ وشو بھر میں بھرت کے سمان کوئی نیک بھائی ہوا ہی نہیں۔

جے گُر پد انبج انُو راگی۔ تے لوکہُوں بیدیں بڑ بھاگی
رائر جا پر اس انُو راگو۔ کو کہی سکئی بھرت کر بھاگو

جو لوگ گرُو جی کے چرن کملوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ وہ
لوک دِرشٹی سے (دُنیاوی نکتہ نگاہ سے) اور ویدوں کی درشٹی سے
(پرماتما کی درشٹی سے) بھی بڑبھاگی (خوش نصیب) ہوتے ہیں۔
جس پر آپ کا ایسا پریم ہے۔ اُس بھرت کے سوبھاگیہ کی کون سراہنا
کر سکتا ہے؟!

لکھی لگھو بندھو بُدھی سکچائی۔ کرت بدن پر بھرت بڑائی
بھرتو کہہیں سوئی کیئیں بھلائی۔ اس کہی رام رہے ارگائی

چھوٹا بھائی جان کر بھرت کے مُنہ پر اس کی بڑائی کرنے میں
میری بُدھی سنکوچ (پس و پیش) کرتی ہے۔ بھرت جی جو کچھ کہیں۔
وہی کچھ کرنے میں بھلائی ہے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی چُپ ہو رہے۔

تب مُنی بولے بھرت سن سب سنکوچ تجی تات
کرپا سندھو پریہ بندھو سن کہہو ہردے کے بات

تب مُنی وششٹ جی بھرت جی سے بولے۔ ہے تات! سب

سنکوچ چھوڑ کر کرپا ساگر اپنے پیارے بھائی سے اپنے من کی بات کہو۔

منی بچن رام رُکھ پائی۔ گرو صاحب انو کول اگھائی

لکھی اپنے سر سبو چھر و بھارو۔ کہی نہ سکہیں کچھ کر ہیں بچارو

مُنی کے بچن سُن کر اور شری رام جی کی مرضی جان کر گرو اور سوامی کو اپنے حق میں پاکر سدا بوجھ اپنے ہی سر پر جان کر بھرت جی کچھ نہ کر سکے۔ وہ وچار کرنے لگے۔

پلکی سریر سبھاں بھئے ٹھاڈھے۔ نیرج نین نیہہ جل باڈھے

کہب مور مُنی ناتھ ہنباہا۔ ایہی تیں ادھک کہوں میں کاہا

پلکت شریر ہو کر وہ سبھا میں کھڑے ہوئے کمل جیسے سُندر نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ وُہ بولے۔ ہے ناتھ! میرا کہنا تو مُنی ناتھ نے ہی نباہ دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں اور کیا کہوں

میں جانیئوں نج ناتھ سبھاؤ۔ اپرادھی ہو پر کوہ نہ کاؤ

مو پر کرپا سنیہو بسیشی۔ کھیلت کھُنس نہ کبہوں دیکھی

میں اپنے سوامی کا سبھاو جانتا ہُوں۔ وہ اپرادھی پر بھی کبھی غصہ نہیں کرتے۔ مجھ پر تو اُن کی اپار کرپا اور پریم ہے کھیل میں بھی کبھی انہوں نے مجھ پر غصہ نہیں کیا۔

سسُو پن تیں پریہریوں نہ سنگو۔ کبہوں نہ کینہہ مور من بھنگو

میں پربھو کرپا ریتی جیاں جوہی۔ ہارہوں کھیل جتاوہیں موہی

بال اوستھا سے ہی میں نے کبھی اُن کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور انہوں نے بھی کبھی میرے من کو توڑا نہیں۔ میں نے پربھو کی ریتی کو اپنے من میں اچھی طرح سے دیکھا ہے۔ وہ کھیل میں ہار کھا جانے پر بھی مجھے جتاتے رہے ہیں۔

مہوں سنیہہ سکوچ بس سنمکھ کہی نہ بین
درسن ترپتی نہ آج لگی پیم پیاسے نین

میں نے بھی پریم اور لجا کے وش اُن کے سامنے آج تک مُنہ نہیں کھولا۔ میرے پریم کے پیاسے نیتر اُن کے درشن کرتے کرتے کبھی ترپت نہیں ہوئے۔

بدھی نہ سکیو سہی مور دلار۔ نیچ بیچو جننی مِس پارا

یہو کہت موہی آجو نہ سوبھا۔ اپنیں سمجھی سادھو سُچی کو بھا

بدھاتا میرے اس پریم کو سہہ نہ سکے انہوں نے نیچ ماتا کو نمت بنا کر میرے اور سوامی کے بیچ بہت فرق ڈال دیا ہے۔ یہ کہنا بھی آج مجھ کو شوبھا نہیں دیتا۔ کیونکہ اپنی زبانی اپنے آپ کو نیک اور پاک باز کہنے سے کوئی نیک اور پاک باز نہیں بن جاتا۔

ماتو مندی میں سادھو سُچالی۔ اُر اس آنت کوٹی کچالی

پھرئی کہ کودو بالی سُسالی۔ مکتا پرسو کہ سنبُک کالی

میری ماتا نیچ ہے۔ اور میں اچھے چال چلن والا نیک پُرش ہُوں من میں ایسا وچار کرنا ہی کروڑوں نیچ کرموں کے برابر ہے۔ کیا نیچ کودو کی بالی اُتم دھان پھل سکتی ہے۔ کیا گھونگی موتی پیدا کر سکتی ہے۔

سپنیہوں دوس لیسو نہ کاہو۔ مور ابھاگ اُددھی اوگا ہو

بنو سمجھیں نج اگھ پری پاکو۔ جار ہوں جائیں جننی کہی کاکو

سپنے میں بھی کسی کو دوش کا لیش ماتر بھی نہیں ہے میرا دُربھاگیہ (بُری تقدیر) ہی اتھاہ سمندر ہے۔ اپنے پاپوں کے انجام کو سمجھے بغیر ہی میں نے ماتا کو کڑوے بچن کہہ کر بڑتھا ہی جلایا ہے۔

ہرداں ہیری ہاریوں سب اوڑا۔ ایک ہی بھانتی بھلیہی بھل مورا

گرگوسائیں صاحب سیارامو۔ لاگت موہی نیک پر نیامو

ہردے میں میں سب طرف ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہار گیا ہُوں۔ مجھے کوئی اُپائے ہاتھ نہیں آیا۔ اب ایک ہی طرف سے نشچے ہی (یقیناً) میرا بھلا ہوگا۔ وہ یہ کہ گرو مہاراج پرم دیالو اور سرو سامرتھ ہیں۔ اور شری سیتا رام جی میرے سوامی ہیں۔ اس سے مجھے جان پڑتا ہے کہ انت میں میرا ہی بھلا ہوگا۔

سادھو سبھاں گر پربھو نکٹ کہہُوں سُتھل ستی بھاؤ

پریم پرپنچو کہ جھوٹھ پھر جانہیں مُنی رگھو راؤ

سادھو کی سبھا میں گرو جی اور سوامی جی کے نزدیک اس تیرتھ

ستھان میں یہی سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ یہ پریم ہے یا چھل ہے۔ جھوٹ ہے یا سچ ہے۔ اس کو منی وسشٹ جی اور شری رگھوناتھ جی ہی جانتے ہیں۔

بھوپتی مرن پریم پن راکھی۔ جننی کمتی جگت سب ساکھی
دیکھی نہ جاہیں بکل مہتاری۔ جرہیں دسہہ جرپر نرناری

پریم پرن کو نباہ کر پتا جی کا مرن ہوا۔ اس کو اور ماتا کی بری عقل کو سب جگت جانتا ہے۔ ماتائیں اتنی بہا دکھی ہیں کہ دیکھی نہیں جاتیں۔ ایودھیا پوری کے استری پرش دسہہ تاپ کے مارے جل رہے ہیں

مہیں سکل انرتھ کر مولا۔ سو سنی سمجھی سہیوں سب سولا
سنی بن گون کینہہ رگھوناتھا۔ کری منی بیش لکھن سیا ساتھا
بنو پانہنہ پیادیہہ پاؤں۔ سنکر ساکھی رہیوں ایہی گھائیں
بہوری نہاری نشاد سنیہو۔ کلس کٹھن ار بھیو نہ بیہو

میں ان سارے انرتھوں کی جڑ ہوں۔ یہ سن کر اور سمجھ کر میں نے سب دکھ سہن کر لیا ہے۔ یہ سن کر کہ شری رام چندر جی منی کا سا بھیس دھارن کر کے سیتا کو اور لکشمن کو ساتھ لے کر ننگے پاؤں پیدل ہی بن کو چل دیئے شو جی ساکھشی ہیں۔ کہ ایسے گھاؤ سے بھی میں زندہ رہ گیا۔ پھر نشاد راج کا پریم دیکھ کر بجر سے بھی سخت ہردہ پھٹ نہیں گیا۔

اب سب آنکھنہہ دیکھیوں آئی۔ جیئت جیو جڑ سبئی سہائی
جنہہ ہی نرکھی مگ سانپنی بیچھی۔ تجہوں سشم بشو تامس تیچھی

اب جہاں آ کر سب آنکھوں سے دیکھ لیا یہ جڑ جیو (یعنی میں) جیتا رہ کر سب کچھ سہن کرے گا۔ جن کو دیکھ کر راستے کی سانپنی اور بچھو بھی اپنی تیز زہر کو تیاگ دیتی ہیں۔ اور غصے سے پھنکارتی ہوئیں اپنے غصہ کو چھوڑ دیتی ہیں۔

تیئی رگھونندن لکھن سیا انہت لاگے جاہی
تاسو تنیہ تجی دسہہ دکھ دیو سہاوئی کاہی

ایسے شری رگھوناتھ لکشمن اور سیتا جی کو بھی جس کیکئی نے اپنے دشمن سمجھا۔ اس کیکئی کے پتر مجھ کو چھوڑ کر بدھاتا دسہہ دکھ اور کس کو دے؟

سنی اتی بکل بھرت بر بانی۔ آرتی پریتی بنے نئے سانی
سوک مگن سب سبھاں کھبھارو۔ منہوں کمل بن پریو تسارو

بھرت جی کی سندر بانی جو دیا کلتا دکھ پریم نمرتا نیتی سے بھری پورن تھی کو سن کر سب لوگ شوک کے سمندر میں ڈوب گئے۔ ساری سبھا میں ایسا کلیش چھا گیا۔ مانو کمل کے بن میں کہر پڑ گئی ہو۔

کہی انیک بدھی کتھا پرانی۔ بھرت پربودھو کینہہ منی گیانی
بولے اچت بچن رگھونندو۔ دن کر کل کیرو بن چندو

تب گیانی منی وسشٹ جی نے انیک پرکار کی پرانی کتھائیں کہہ کر بھرت جی کا سمادھان کیا۔ (تسلی تشفی کی) پھر سوریہ کل رُوپی کمد بن کے کھلانے والے چندرما شری رگھونندن اچت بچن بولے۔

تات جاہاں جیاں کرہو گلانی۔ ایس ادھین جیو گتی جانی
تینہی کال تیہو لن منتا موہیں۔ پنیہ سلوک تات تر توریں

ہے تات اس میں تم ویرتھ ہی سوچ کرتے ہو۔ جیو پرمیشر کے ادھین ہے۔ اس کی ساری گتی کو ایشور کے ادھین سمجھو۔ میرے مت میں تو بھوت بھوشیہ اور ورتمان تینوں کالوں (ماضی مستقبل اور حال) اور پرتھوی سورگ پاتال تینوں لوکوں کے سب پنیہ آتما سکرمی لوگ تم سے نیچے ہیں۔

اُر آنت تمہہ پر کٹلائی۔ جائی لوکو پرلوکو نسائی
دوسو دیہیں جننی جڑ تیہی۔ جنہہ گرو سادھو سبھا نہیں سیئی

من میں بھی تم پر کٹل پن کا دوش بھاونے سے یہ لوک اور پرلوک دونوں نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ماتا کیکئی کو وہی مورکھ لوگ دوشی ٹھہراتے ہیں جنہوں نے گرو اور سادھوؤں کی سبھا کا کبھی ست سنگ نہیں کیا۔

مٹہہیں پاپ پرپنچ سب اکھل امنگل بھار

لوک سبجھُو پرلوک سُکھُو سُمرت نامُو تُمہار

ہے بھرت تمہارے نام کا سمرن کرتے ہی سب پاپ، اگیان اور سب امنگلوں کا بھار (سب آفتوں کا بوجھ) مٹ جائے گا۔ اور لوک میں نیک نامی ہوگی اور پرلوک میں سُکھ کی پراپتی ہوگی۔

کہیُوں سبھاؤ ستیہ سِو ساکھی۔ بھرت بھُومی رہ راؔئرِی راکھی

تات کُترک کرہُو جنی جائیں۔ بیر پریم نہیں دُرئی دُرائیں

ہے بھرت! شوجی ساکشی ہیں۔ میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ پرتھوی تمہارے ہی ستیہ دھرم اور بھگتی بھاؤ کے آشرے ٹھہری ہوئی ہے۔ ہے تات! تم وِیرتھ کو ترک نہ کرو۔ ویر اور پریم چھپانے سے نہیں چھپا سکتے۔

مُنی گن نِکٹ بہگ مرگ جاہیں۔ بادھک بدھک بلوکی پراہیں

ہِت انہِت پشُو پچھیُو جانا۔ مانُش تنُو گن گیان ندھانا

پشُو اور پنچھی بھی بے دھڑک منیوں کے پاس چلے آتے ہیں۔ پر ہنسا کرنے والے شکاریوں کو دیکھتے ہی وہ بھاگ جاتے ہیں۔ پشُو پنچھی دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔ پھر منش شریر کا تو کہنا ہی کیا! وہ تو گُن اور گیان کا بھنڈار ہی ہے۔

تات تُمہہ ہی میں جانیُوں نیکیں کرُوں کاہ اسمنجس جی کیں

راکھیُو رائیں ستیہ موہی تیاگی تنُو پریہرہُو پریم پن لاگی

ہے تات! تمہیں میں بھلی بھانت جانتا ہوں۔ پر کیا کروں۔ من میں بڑا اسمنجس (پس و پیش کی حالت جب کہ دو باتوں میں سے ایک کا بے توک نشچے نہ ہو جائے اس دشا کو اسمنجس کہتے ہیں) ہے۔ راجہ نے مجھے تیاگ کر ستیہ دھرم کا پالن کیا۔ اور اپنے پریم کے پرن کو نباہتے ہوئے پران تیاگ دیئے۔

تاسُو بچن میٹت من سوچُو۔ تیہی تیں ادھک تُمہار سنکوچُو

تا پر گُر موہی آیسُو دینہا۔ اوسی جو کہہُو چہہوں سوئی کینہا

ان کے بچنوں کو مٹاتے ہوئے میرے من میں سوچ ہوتا ہے۔ پر تو اس سے بڑھ کر مجھے تمہارا سنکوچ ہے (تمہارے پریم کا ڈر۔ یعنی تمہارے پریم میں کوئی بادھا نہ آ جائے اس بات کا ڈر ہے)۔ اس پر بھی گرو جی نے مجھے آگیا دی ہے۔ اس لئے اب تم جو کچھ کہو وہ میں اوشیہ ہی کرنا چاہتا ہوں۔

مَنُو پرسن کری سکیچ تجی کہہُو کروں سوئی آجُو

ستیہ سندھ رگھوبر بچن سُنی بھا سُکھی سماجُو

تم من کو پرسن کر کے اور سنکوچ کو تیاگ کر جو کچھ کہو میں آج وہی کروں گا۔ ستیہ برت دھاری شری رگھوبیر جی کے بچن سُن کر سارا سماج سُکھی ہو گیا۔

سُر گن سہت سبھے سُرراجُو۔ سوچہیں چاہت ہون اکاجُو

بنت اُپاؤ کرت کچھُو ناہیں۔ رام سرن سب کے من ماہیں

دیوتاؤں سمیت دیوراج اندر ڈر کر سوچنے لگے کہ بس اب بنا بنایا کام بگڑا ہی چاہتا ہے۔ اُپائے کرتے کچھ بنتا نہیں تب تو وہ اپنے من سے شری رام چندر جی کی شرن گئے۔

بہوری بچاری پرسپر کہہیں۔ رگھُوپتی بھگت بھگتی بس اہہیں

سُدھی کری انبرش دُرباسا۔ بھے سُر سُرپتی نپٹ نراسا

پھر سب دیوتا گن وچار کر کے آپس میں کہنے لگے۔ کہ شری رگھوناتھ جی تو بھگتوں کی بھگتی کے وش میں ہیں۔ امبریش اور دُرباسا کی یاد آتے ہی دیوتا اور دیوراج اندر بالکل ہی نراش (مایوس) ہو گئے۔

سہے سُرنہ بہُو کال بِشادا۔ نرہری کیئے پرگٹ پرہلادا

لگی لگی کان کہہیں دُھنی ماتھا۔ اب سُر کاج بھرت کے ہاتھا

پہلے دیوتاؤں نے بہت کال تک کلیش سہے۔ تب بھگت شرومنی پرہلاد نے نرسنگھ بھگوان کو پرگٹ کیا تھا۔ سب دیوتا سر دھن کر کانا پھوسی کرتے ہیں کہ اب دیوتاؤں کا کام بھرت جی کے ہاتھ ہے۔

آن اُپاؤ نہ دیکھئے دیوا۔ مانت رامُو سُسیوک سیوا

ہیان سپریم سُمرہو سب بھرت ہی۔ نج گُن سیل رام بس کرت ہی

ہے دیوگن! اور اُپائے کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ شری رام جی اپنے اُتم سیوک کی سیوا کو مانتے ہیں۔ اس لئے اپنے من سے سچے پریم بھاؤ سے اپنے گُن شیل سے شری رام جی کو وش میں کرنے والے بھرت جی کا سمرن کرو۔

سُنی سُرمت سُرگُرکہیو بھل تُمہار بڑ بھاگو
سکل سُمنگل مُول جگ بھرت چرن اُنوراگو

دیوتاؤں کے گرو برہسپتی جی اُن کے ایسے مت کو سُن کر کہنے لگے کہ ہے دیوتاؤ! تمھارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ جو تم نے ایسا اچھا وچار کیا۔ بھرت جی کے چرنوں کی پریتی سنسار میں سارے سُندر منگلوں کا مُول ہے۔

سیتاپتی سیوک سیوکائی۔ کام دھینُو سیئے سرس سُہائی
بھرت بھگتی تُمہرے من آئی۔ تجہو سوچ بدھی بات بنائی

سیتاپتی شری رام جی کے سیوک بھرت جی کی سیوا سینکڑوں کام دھینوؤں کے سمان اُتم ہے۔ تمہارے من میں بھرت جی کے پرتی جو اب بھگتی بھاؤ پرگٹ ہو گیا ہے سو اب تم سوچ چھوڑ دو۔ یقین جانو کہ بدھاتا نے سب بات بنا دی ہے۔

دیکھو دیوپتی بھرت پربھاؤ۔ سہج سُبھائیں بسیں رگھوراؤ
من تھرکر ہو دیو ڈرو ناہیں۔ بھرت ہی جانی رام پرچھاہیں

ہے دیوراج اندر! کل بھرت جی کا پربھاؤ تو دیکھو۔ کہ جن کے سبھاوک پریم کے وش میں شری رگھوناتھ جی ہیں۔ اپنے من کو ستھر کرو ڈرو نہیں۔ بھرت جی کو شری رام چندر جی کی پرچھائیں (سایہ) جانو (جیسے سایہ منش کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اُس کی مرضی کا اُلنگھن نہیں کرتا ویسے ہی بھرت جی بھی شری رام جی کی اچھا انوسار ہی چلیں گے۔ جو شری رام جی کی مرضی ہوگی بھرت جی بھی وہ ہی کچھ کریں گے اور کہیں گے۔

سُنی سُر گُر سُر سمّت سوچو۔ انترجامی پربھوہی سکوچو
نج سر بھار بھرت جیاں جانا۔ کرت کوٹی بدھی اُر انومانا

دیوتاؤں اور دیو گرو برہسپتی جی کی آپس میں بات چیت کو سُن کر انتریامی پربھو شری رام چندر جی کو بڑا سنکوچ ہوا۔ جب بھرت جی نے جان لیا کہ پربھو نے ساری ذمہ داری کا بھار مجھ پر ہی ڈال دیا ہے۔ اتھوا میری اچھا کو ہی پردھان مان لیا ہے تو وہ اپنے من میں کروڑوں پرکار کے وچار کرنے لگے۔

کری بچارُو من دینہی ٹھیکا۔ رام رجائیس آپن نیکا
نج پن تجی راکھیو پن مورا۔ چھوہو سنیہو کینہہ نہیں تھورا

سب طرف وچار کر کے انت میں بھرت جی نے من میں یہی فیصلہ کیا کہ شری رام جی کی آگیا میں ہی میرا کلیان ہے۔ انہوں نے اپنا پرن چھوڑ کر میرا پرن رکھا ہے۔ یہ ان کی مجھ پر اپار کرپا اور اگاہ پریم ہے۔

کینہہ انوگرہ امت اتی سب بدھی سیتا ناتھ
کری پرنامُو بولے بھرت جوری جلج جگ ہاتھ

سب پرکار سیتاپتی شری رگھوناتھ جی نے مجھ پر اپار کرپا کی ہے۔ یہ سب کچھ وچار کر کے بھرت جی اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں کو جوڑ کر پرنام کر کے بولے۔

کہوں کہاؤں کا اب سوامی۔ کرپا انبُدھی انترجامی
گُر پرسنّ ساہب انوکُولا۔ مٹی ملن من کلپت سُولا

ہے کرپا کے سمندر! ہے انتریامی! ہے سوامی! اب میں کیا کہوں اور کیا کہاؤں۔ گرو دیو مجھ پر پرسن ہیں۔ اور آپ سوامی میرے انوکول (حق میں) ہیں۔ یہ جان کر میرے من کی کلپت ملین پیڑا مٹ گئی ہے۔

اپڈر ڈرسیوں نہ سوچ سمولیں۔ روی ہی دوسود لیو دسی بھولیں
موراابھاگو ماتو کٹلائی۔ بدھی گتی بشم کال کٹھنائی

پاؤ روپی سب ملی سوہی گھالا۔ پرنتپال پن آپن پالا
یہ نئی ریتی نہ رائری ہوئی۔ لوک ہوں بید بدت نہیں گوئی

میں جھوٹے ڈر سے ہی ڈر گیا تھا۔ میری سوچ کا کوئی کارن ہی

نہ تھا! ہے دیو۔ یدی کوئی دشا کھوُل جائے تو اس میں سُورج کا کیا دوش ہے۔ میری بُری تقدیر ماتا کی کٹلتا ودھاتا کی گتی اور کال کی کٹھنتا ان سب نے مل کر پاؤں پھیلا کر مجھے نشٹ کرنا چاہا تھا سو ہے پرنتپال (شرن میں آئے ہُوئے کی رکشا کرنے والے) سوامی آپ نے اپنا پرن سنباہ کر مجھے بچا لیا۔ یہ آپ کی کوئی نئی ریتی نہیں ہے۔ یہ لوک اور وید میں پرسدھ ہے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

جگو اَنبھل بھل ایکو گوسائیں۔ کہیے ہوئی بھل کاسُو بھلائیں
دیو دیوتر وُ سرس سبھاؤ۔ سنمکھ بمکھ نہ کاہو کا ڈ۔

سارا جگت تیرے گُن آتمک ہونے کے کارن گُنوں اور دوشوں سے بنا ہُوا ہے۔ اس لیے پورن رُوپ سے کوئی بھی نردوش نہیں ایک آپ ہی گن اتیت ہونے کے کارن بھلے ہیں پھر آپ جیسے سوامی کی شرن میں آ کر اگر میری بھلائی نہ ہوتی تو اور کس کے دوارا بھلائی کی جانے پر میری بھلائی ہو سکتی تھی؟ ہے دیو! آپ کا سبھاؤ کلپ برکش کے سمان ہے۔ وہ نہ کسی کا کبھی شترو ہے۔ اور نہ متر سب کے لئے سمان ہے۔

جائی نکٹ پہچانی تَرو چھاہ سمنی سب سوچ
ماگت اَبھیمت پاؤ جگ راؤ رنک بھل پوچ

اس کلپ برکش کو پہچان کر جو اس کے پاس جائے۔ تو اُس کا سایہ ساری چنتاؤں کو ناش کر دیتا ہے۔ راجہ، کنگال، بھلے بُرے سنسار میں سبھی اس سے مانگتے ہی من چاہی وستو پاتے ہیں۔

لکھی سب بدھی گرُ سوامی سنیہو۔ مٹیو چھوبھ نہیں من سندیہو
اب کرُونا کر کیجیے سوئی۔ جن ہت پربھو چت چھوبھ نہ ہوئی

میں گرو اور سوامی کا سب پرکار اپنے پرتی سنیہ دیکھ کر شانت چت ہو گیا ہوں۔ من کی ساری ویاکلتا مٹ گئی ہے۔ ہے دیا کے بھنڈار! اب آپ وہی کچھ کیجیے جس سے پربھو کے آپ کے چت میں اشانتی نہ ہو۔

جو سیوکو سُوامی ہی سنکوچی۔ نج ہت چہئی تاسُو متی پوچی
سیوک ہت صاحب سیوکائی۔ کرے سکل سُکھ لوبھ بہائی

جو سیوک سوامی کو سنکوچ میں (پس و پیش میں) ڈالکر اپنی بھلائی کرنی چاہتا ہے۔ اُس کی بدھی نیچ ہے سیوک کا بھلا تو سوامی کی سیوا کرنے میں ہی ہے۔ وہ سیوا سارے سُکھوں اور لوبھوں کو چھوڑ کر کرنی چاہیے۔

سوارتھ ناتھ پھرے سب ہی کا۔ کئیں رجائی کوٹی بدھی نیکا
یہ سوارتھ پرمارتھ سارو۔ سکل سُکرت پھل سگتی سنگارو

ہے ناتھ! آپ کے ایودھیا واپس لوٹنے میں سبھی کا سوارتھ اور پرمارتھ کا نچوڑ ہے۔ اور سارے پُن کرموں کا پھل اور سندر گتیوں کا سنگار ہے۔ (ارتھات سب سے اوتم گتی یہی ہے۔)

دیو ایک بنتی سُنی موری۔ اُچت ہوئی تس کرب بہوری
تلک سماجو ساجی سبو آنا۔ کرئیے سپھل پربھو جوں منو مانا

ہے دیو! میری ایک بنتی سُنئیے! پھر جیسا مناسب ہو ویسا ہی کر لینا۔ راج تلک کا سارا سامان سجا کر لایا گیا ہے۔ یدی آپ کا من مانے تو سپھل کیجیے۔

سانج پٹھئی موہی بن کیجیے سب ہی سناتھ
نتر و پھیری ہیں بندھو دوؤ ناتھ چلوں مَیں ساتھ

چھوٹے بھائی شترو گھن سمیت آپ مجھے بن باس دیجیے اور آپ ایودھیا لوٹ کر سب کو سناتھ (یتیمی کو دُور کرنا) کیجیے نہیں تو ہے ناتھ! لکشمن اور شترو گھن دو تو بھائیوں کو لوٹا دیجیے۔ میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔

نتر جاہیں بن تینیو بھائی۔ بہوریے سیا سہت رگھو رائی
جیہی بدھی پربھو پرسن من ہوئی۔ کرونا ساگر کیجیے سوئی

تاہم تینوں بھائی بن میں جائیں اور آپ ہے رگھوناتھ جی! سیتا جی سمیت ایودھیا لوٹ جائیے۔ ہے پربھو! جس پرکار بھی آپ کا من پرسن ہو ہے دیا کے سمندر! آپ وہی کیجیے۔

دیو دین سبھو موہی ابھارو۔ مورین نیتی نہ دھرم بچارو
کہیوں بچن سب سوارتھ ہیتو۔ رہت نہ آرت کیں چت چیتو

ہے دیو! آپ نے سب ذمہ داری مجھ پر ہی ڈال دی ہے۔
پر مجھ میں نہ تو نیتی ہے نہ دھرم اور نہ وچار ہی ہے۔ جو بھی بچن کہہ رہا ہوں وہ سب سوارتھ کے لئے کہہ رہا ہوں۔ دُکھی مَنش کے من میں سوچ وچار کی شکتی نہیں رہتی ہے۔

آئسُ دیہی سُنی سوامی سہائی۔ سو سیوک لکھی لاج لجائی
اس میں اوگُن اُددھی اگادھُو۔ سوامی سنیہہ سراہت سادھو

سوامی کی آگیا کو سُن کر جو جواب دیتا ہے۔ ایسے سیوک کو دیکھ کر شرم کو بھی شرم آتی ہے۔ چونکہ میں بھی آپ کو جواب دے رہا ہوں۔ اس لئے ایسا نیچ سیوک اوگنوں کا اتھاہ سمندر میں ہی ہوں۔ ہے سوامی! آپ کا مجھ پر ایسا پریم ہے کہ آپ پھر بھی مجھے سادھو پُرش کہہ کر میری سراہنا کرتے ہیں۔

اب کرپال موہی سو مت بھاوا۔ سکچ سوامی من جائیں نہ پاوا
پربھو پد سپتھ کہیوں ستی بھاؤ۔ جگ منگل ہت ایک اُپاؤ

ہے کرپالو! اب تو مجھے وہی بات من کو بھاتی ہے جس سے آپ کے من میں کسی طرح کا سنکوچ نہ ہو۔ پربھو! آپ کے چرنوں کی سوگند ہے میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جگت کے کلیان کے لئے ایک ہی اُپائے ہے۔

پربھو پرسن من سکچ تجی جو جیہی آئیسو دیب
سو سر دھری دھری کریہی سبھو میٹہی انٹ اوریب

پرسن من سے سنکوچ چھوڑ کر ہے پربھو! آپ جسے جو آگیا دیں گے۔ اُسے سب لوگ آدر پوروک سر ماتھے پر دھر کر کرینگے اور سب اُپدرو اور الجھنیں مٹ جائیں گی۔

بھرت بچن سُچی سُنی سُر ہرشے۔ سادھو سراہی سُمن سُر برشے
اسمنجس بس اودھ لوا سی۔ پرمُدت من تاپس بنباسی

بھرت جی کے سُندر بچن سُن کر دیوتا لوگ پرسن ہوئے۔ اور "ٹھیک کہا ٹھیک" ایسا کہہ کر سراہنا کرتے ہوئے پھول برسانے لگے۔ ایودھیا نواسی سخت بے چین ہو گئے کہ دیکھیں اب شری رامچند

کیا کہتے ہیں۔ بن میں رہنے والے تپسوی لوگ من میں یہ آشا رکھ کر کہ بھگوان بن میں ہی رہیں گے بہت ہی پرسن چت ہو گئے۔

چُپ ہیں رہے رگھوناتھ سنکوچی۔ پربھو گتی دیکھی سبھا سب سوچی
جنک دُوت تیہی اوسر آئے۔ مُنی بسشٹھن سُنی بیگی بولائے

شری رگھوناتھ جی سنکوچ کے وش ہوئے چُپ ہو رہے ہیں۔ پربھو کی یہ دشا دیکھ کر ساری سبھا سوچ کے وش ہو گئی۔ اُسی سمے وہاں جنک جی کے دُوت آئے۔ اُن کا آنا سُن کر مُنی وششٹ جی نے اُنہیں فوراً بُلا لیا۔

کری پرنامو تنہہ رامو نہارے۔ بیشو دیکھی بھئے نپٹ دکھارے
دُوتنہہ مُنی بر بوجھی باتا۔ کہہو بدیہہ بھوپ کسلاتا

وہ دُوت شری رگھوناتھ جی کو پرنام کر کے اور اُن کو مرگ شالا اوڑھے ہوئے دیکھ کر بہت ہی دُکھی ہوئے۔ مُنی شریشٹھ وششٹ جی نے دُوتوں سے پوچھا کہ کہو! راجہ جنک کُشل تو ہیں؟

سُنی سکچائی ناہی ہی ماتھا۔ بولے چر بر جوریں ہاتھا
بوجھب رائر سادر سائیں۔ کُشل ہیتو سو بھیئو گوسائیں

مُنی کے پرشن کو سُن کر بڑے ادب سے لجاتے ہوئے دھرتی پر مستک ٹیک کر ہاتھ جوڑ کر وہ شریشٹھ دُوت بولے۔ ہے سوامی! آپکا آدر کے ساتھ کُشل پوچھنا ہی ہے گوسائیں! کُشل کا کارن ہو گیا۔

ناہیں تے کوسل ناتھ کیں ساتھ کُشل گئی ناتھ
متھلا اودھ بسیش تیں جگ سب بھیئو اناتھ

نہیں تو ہے ناتھ! کوشل پتی شری دشرتھ جی کے ساتھ ہی کُوشل چلی گئی۔ اُن کے دیولوک جانے سے سب جگت ہی اناتھ ہو گیا ہے۔ پرنتو متھلا اور اودھ تو خاص کر بے آسرے ہو گئے۔

کوسل پتی گتی سُنی جنکورا۔ بھے سب لوک سوک بس بورا
جیہیں دیکھے تیہی سمے بدیہو۔ نامو ستیہ اس لاگ نہ کیہو

کوشل پتی دشرتھ جی کی مرتیو کا سماچار سُن کر جنک پُروا سی

سبھی لوگ شوک کے مارے پاگل ہو گئے۔ جنہوں نے اُس سمے بدیہہ راج جنک کو دیکھا ہے۔ وہ اس شنک میں پڑ گئے۔ کہ ان کا بدیہہ نام سچا ہے۔ (ارتھات بدیہہ راج جنک جی کو دیہہ ابھیمان رہت ہونے کے کارن شوک ہونا نہیں چاہیئے۔ تھا لیکن دشرتھ جی کے مرنے کی خبر سُن کر اُن کو اتنا شوک ہوا۔ کہ لوگوں کو یہ شنک گذرا کہ یہ بدیہہ کہاں؟ ان کا جھوٹا ہی نام بدیہہ رکھدیا ہے۔ کیونکہ بدیہہ ابھیمان رہت بدیہہ کو شوک کیسا۔؟)

رانی کُچالی سُنت نرپالہی۔ سُوجھ نہ کچھو جس مَنی بِنو بیالہی
بھرت راج رگھوبر بنباسُو۔ بھا متھلیسہی ہردیاں ہراسُو

رانی کیکئی کی اس بُری کرتوت کو سُن کر راجہ کو کچھ نہ سُوجھا۔ جیسے سانپ کو منی کے بنا کچھ نہیں سوجھتا ہے۔ پھر بھرت کو راج تلک اور شری رامچندر جی کو بن باس سُن کر تو متھلا نریش جنک جی کے من میں بہت ہی دُکھ ہوا۔

نرپ بُوجھے بُدھ سچو سماجُو۔ کہہُو بچاری اُچت کا آجُو
سمجھی اودھ اسمنجس دوؤُ۔ چلیئے کہ رہیئے نہ کہہ کچھو کوؤُ

راجہ نے تب پنڈتوں اور منتریوں سے پُوچھا کہ اب کیا کرنا چاہیئے؟ ایودھیا جانا چاہیئے یا نہ جانا چاہیئے۔" من میں اس بات کا نشچے کوئی نہ کر سکا۔ اس لئے سب ہی لیس و پیش میں پڑ گئے۔ اور اُتر نہ دے سکنے کے کارن چُپ رہے۔

نرپہیں دھیر دھری ہردیاں بچاری۔ پٹھئے اودھ چتر چرچاری
بُوجھی بھرت ستی بھاؤ کبھاؤُ۔ آئیہُو بیگی نہ ہوئی لکھاؤُ

جب کسی نے کوئی بھی صلاح نہ دی۔ تو راجہ نے من میں دھیر دھر کر اور سوچ سمجھ کر ایودھیا کو چار جاسُوس بھیجے۔ اُنہیں یہ ہدایت کی گئی کہ جا کر دیکھ آؤ کہ بھرت جی کی شری رام چندر جی کے پرتی کیسی بھاؤنا ہے۔ وہ اُن کے سمبندھ میں اچھا بھاؤ رکھتے ہیں یا بُرا۔ ایسا پتہ کر کے جلدی لوٹ آنا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایودھیا میں پہچان لیوے۔

گئے اودھ چر بھرت گتی بُوجھی دیکھی کرتوتی
چلے چترکوٹ ہی بھر تو چار چلے ترہُوتی

جاسُوس ایودھیا کو چلے گئے۔ اور بھرت جی کا بھاؤ دیکھ کر اور اُن کی اُتم کرنی کو جان کر جیسے ہی بھرت جی چترکوٹ کو چلے وہ متھلا کو چل دیئے۔

دوتنہہ آئی بھرت کئی کرنی۔ جنک سماج جتھامتی برنی
سُنی گُر پرجن سچو مہی پتی۔ بھے سب سوچ سنیہہ بکل اتی

جاسُوسوں نے جنک پور آ کر جنک سبھا میں اپنی بُدھی انوسار بھرت جی کی اُتم کرنی کا ورنن کیا۔ جس کو سُن کر گُرو کُٹمبھی منتری اور راجہ سب سوچ اور پریم کے ادھین ویاکل ہو گئے۔

دھری دھیر جو کری بھرت بڑائی۔ لیئے سُبھٹ ساہنی بولائی
گھر پُر دیس راکھی رکھوارے۔ ہیئے گئے رتھ بہو جان سنوارے

پھر جنک جی نے دھیر دھر کر بھرت جی کی بڑی پرشنسا کی اور شریشٹھ یودھا اور سینا پتیوں کو بلایا۔ گھر نگر اور دیش میں رکھشکوں کو رکھ کر (گھر نگر اور دیش کی حفاظت کا پربندھ کر کے) گھوڑے ہاتھی رتھ وغیرہ بہت سی سواریاں تیار کیں۔

دُگھری سادھی چلے تت کالا۔ کیئے لشرام نہ مگ مہی پالا
بھورہیں آجو نہائی پریاگا۔ چلے جمن اُترن سبُو لاگا

وہ دُگھڑیا مہورت سادھ کر اُسی سمے چل دیئے۔ راستے میں راجہ جنک نے کسی جگہ بھی مقام نہیں کیا۔ آج ہی سویرے پریاگ راج میں نہا کر چلے ہیں۔ جب سب راج سماج جمنا جی کے پار اُترنے لگا۔

خبری لین ہم پٹھئے ناتھا۔ تنہہ کہی اس مہی ناٹیو ماتھا
ساتھ کرات چھ سانک دینھے۔ مُنی برشرت بدا چر کینھے

تب ہے ناتھ! ہمیں خبر لینے کے لئے بھیجا اُنہوں نے ایسا کہہ کر پرتھوی پر ستک ٹیکا۔ مُنی شریشٹھ وسشٹ جی نے چھ سات بھیلوں کو ساتھ دے کر دوتوں کو فوراً وداع کر دیا۔

سُنت جنک آگو نو سیوہر شیئو اودھ سماجُو
رگھونندن ہی سکوچو بڑ سوچ بِبس سُر راجُو

ایودھیا کے لوگ جنک جی کے آنے کی خبر سُن کر بہت ہی ہو گئے

شری رام جی کو بڑا سنکوچ ہوا۔ اور دیوراج اندر تو بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔

گرئی گلانی کٹل کیکئی۔ کاہی کہے کیہی دوشنو دیہی
اس من آنی مدت نرناری۔ بھیئو بہوری رہیب دن چاری

کیکئی شرم کے مارے مری جاتی ہے۔ کس کو کہے۔ اور کس کو دوش دے؟ ایودھیا کے استری پُرش من ہیں یہ سوچ کر پرسن ہو رہے ہیں۔ کہ اب جنک جی کے آنے پر ہمیں دو چار دن اور ٹھہرنے کا موقع مل جائے۔

ایہی پرکار گت باسر سو دُپرات نہان لاگ سبُو کوؤ
کری مجن پوجہیں نرناری۔ گنپ گوری تریراری تماری

اس پرکار وہ دن بھی بیت گیا۔ پراتہ کال اُٹھ کر سب اشنان کرنے لگے۔ اشنان کر کے سب استری پرش گنیش، پاربتی، شوجی اور سوریہ بھگوان کی پوجا کرنے لگے۔

رما رمن پد بندی بہوری۔ بنوہیں انجل انجل جوری
راجا رامُو جانکی رانی۔ آنند اودھی اودھ رجدھانی
سُبس بسو پھری سہت سماجا۔ بھرت ہی رامُو کرہُو جُب راجا
ایہی سکھ سُدھا سینچی سب کاہو۔ دیو دیہو جگ جیون لاہو

پھر لکشمی کے دامی شری وشنو بھگوان کے چرنوں کی بندنا کر کے دونو ہاتھ جوڑ کر اور آنچل پسار کر بنتی کرتے ہیں۔ کہ شری رام چندر جی راجہ ہوں اور جانکی جی رانی ہوں۔ اور راجدھانی اودھ آنند کی حد ہو کر سماج سمیت پھر سُکھ اور شانتی سے بسے۔ شری رام چندر جی بھرت جی کو یوراج بنائیں۔ اور اس سُکھ امرت سے پرکی پورن کر کے ہے دیو! ہمیں سنسار میں جیون کا لابھ دیجئے۔

گر سماج بھائینہہ سہت رام راجُ پرہ ہو ؤ
اچھت رام راجا اودھ مریئے مانگ سبُو کوؤ

گرو سماج بھائیوں سمیت شری رام جی کا راج ایودھیا پری میں ہو اور رام جی کے راجہ ہوتے ہی ہم لوگ ایودھیا میں مریں

سب کوئی یہی مانگتے ہیں۔

سُنی سنیہہ مئے پُرجن بانی۔ نندہیں جوگ برتی مُنی گیانی
ایہی بدھی نتیہ کرم کری پُرجن۔ رامہی کرہیں پرنام پُلکی تن

ایودھیا پُری کے لوگوں کی پریم مئے بانی کو سُن کر گیانی مُنی بھی اپنے یوگ اور ویراگ کو اُن کے پریم کے مقابلے میں تُچھ سمجھتے ہیں۔ اس پرکار اودھ نواسی نتیہ کرم کر کے پُلکت شریر ہو کر شری رام جی کو پرنام کرتے ہیں۔

اونچ نیچ مدھیم نرناری۔ لہہیں درسُ نج نج انوہاری
ساودھان سب ہی سنمانہیں۔ سکل سراہت کرپا ندھانہیں

اونچ نیچ درمیانی سبھی جاتیوں کے استری پرش اپنی اپنی بھاونا کے انوسار شری رام جی کا درشن کرتے ہیں۔ شری رام جی ساودھانی (پورے غور کے ساتھ) کے ساتھ سب کا آدر کرتے ہیں۔ اور سبھی استری پرش کرپا کے بھنڈار شری رام چندر جی کی سراہنا کرتے ہیں۔

لرکائی ہی تیں رگھوبر بانی۔ پالت نیتی پریتی پہچانی
سیل سکوچ سندھو رگھوراؤ۔ سُمکھ سُلوچن سرل سبھاؤ

کہ شری رام چندر جی کی تو بچپن سے ہی یہ عادت ہے۔ کہ وہ پریم کو پہچان کر نیتی کا پالن کرتے ہیں۔ شری رگھوناتھ تو شیل اور سنکوچ کے سمندر ہیں۔ سُندر مکھ والے، سُندر نیترں والے اور سرل سبھاؤ ہیں۔

کہت رام گُن گن انورا گے۔ سب نج بھاگ سراہن لاگے
ہم سم پُنیہ پنج جگ تھورے۔ جنہہ ہی رامُو جانت کری مورے

وہ سب رام کے گُن گان کرتے ہوئے پریم میں مگن ہو گئے اور سب اپنے اپنے سوبھاگیہ کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ ہمارے سمان پُنیہ کی راشی پرش تھوڑے ہی ہوں گے۔ جن کو شری رام چندر جی اپنا کر کے جانتے ہیں۔

پریم مگن تیہی سمے سب سُنی آوت متھلیسُو۔
سہت سبھا سمبھرم اُٹھیو روی کُل کمل دنیسُو۔

اس سمے سب پریم میں مگن ہو گئے۔ اتنے میں راجہ جنک جی کے آنے کی خبر سنی۔ سوریہ ونش روپی کمل کے سوریہ شری رام چندر جی ساری سماج سمیت تیزی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

بھائی سچو گرُو پرجن ساتھا۔ آگیں گو نو کیتہہ رگھو ناتھا
گری بر دیکھ جنک پتی جب ہیں۔ کری پرنام رتھ تیاگیو تب ہی

بھائی منتری گرو اور ایودھیا واسیوں کو ساتھ لئے شری رگھوناتھ جی جنک جی کا سواگت کرنے کے لئے آگے چلے۔ جنک جی نے جوں ہی پربتوں کے سرتاج کامتاناتھ کو دیکھا، توں ہی پرنام کرنے کے لئے انہوں نے رتھ چھوڑ کر پیدل چلنا شروع کیا۔

رام درس لالسا اچھا ہو۔ پتھ شرم لیسو کلیسو نہ کاہو
من تہاں جہاں رگھو بر بیدیہی۔ بنو من تن دکھ سکھ سدھی کیہی

شری رام چندر جی کے درشن کی لالسا اور چاؤ کے کارن کسی کو راستے کی تکان اور کلیش ذرا بھی نہیں ہے۔ من تو وہاں ہے جہاں شری رگھوناتھ اور جانکی جی ہیں۔ بغیر من کے بغیر شریر کے سُکھ دُکھ کا احساس کون کرے۔

آوت جنکو چلے ایہی بھانتی۔ سہت سماج پریم متی ماتی
آئے نکٹ دیکھی انُو راگے۔ سادر ملن پرسپر لاگے

جنک جی اس پرکار چلے آ رہے ہیں۔ سماج سمیت اُنکی بدھی پریم میں متوالی ہو رہی ہے۔ نزدیک آئے دیکھ کر سب پریم میں مگن ہو گئے اور آدر کے ساتھ آپس میں ملنے لگے۔

لگے جنک منی جن پد بندن۔ رشنہہ پرنامو کیہہ رگھونندن
بھائیہہ سہت اُمو ملی راجہی۔ چلے لوائی سمیت سماج ہی

جنک جی منی جنوں کے چرنوں کی بندنا کرنے لگے۔ شری رام چندر جی نے جنک جی کے ساتھ میں آئے ہوئے شتانند آدی جنک پرودہت رشیوں کو پرنام کیا۔ شری رام جی سارے بھائیوں سمیت جنک جی سے ملے اور اُن کو سماج سمیت ساتھ لے چلے۔

آشرم ساگر شانت رس پورن پاون پاتھو
سین منہوں کرونا سرت لئیں جائیں رگھوناتھو

شری رام چندر جی کا آشرم مانو شانت رس سے بھری پورن پوتر سمندر ہے۔ جنک جی کا سماج مانو کرونا کی (دُکھ کی) ندی ہے۔ جس کو شری رام چندر جی اس شانت رس روپی سمندر میں ملانے کے لئے ساتھ لئے جا رہے ہیں۔

بوڑتی گیان براگ کرارے۔ بچن سسوک ملت ندنارے
سوچ اُساس سمیر ترنگا۔ دھیرج تٹ ترو بر کر بھنگا

یہ کرونا کی ندی اپنی باڑھ سے گیان اور براگ روپی کناروں کو توڑتے جا رہی ہے۔ شوک بھرے بچن ندی اور نالے ہیں جو اسی ندی میں ملتے ہیں۔ سوچ آہیں ہوا کی لہریں ہیں۔ جو دھیرج روپی کنارے پر کے اُتم درختوں کو توڑ مروڑ رہی ہے۔

بکھم بشاد توراوتی دھارا۔ بھے بھرم بھنور ابرت اپارا
کیوٹ بدھ بدیا بڑی ناوا۔ سکہیں نہ کھیئی ایک نہیں آوا

بھیانک دُکھ ہی اس ندی کی دھارا ہے بھے بھرم اس کے بے شمار بھنور اور گرداب ہیں۔ ودوان لوگ ملاح ہیں۔ ودیا ہی بڑی ناؤ ہے۔ پرنتو مہا شوک کے کارن ویاکل ہوئے وہ ملاح اس ودیا روپی ناؤ کو کام میں نہیں لا سکتے ہیں۔ اُن کے ہوش و حواس گم ہیں۔ اُنہیں کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

بن چر کول کرات بچارے۔ تھکے بلوکی پتھک ہیاں ہارے
آشرم اودھی ملی جب جائی۔ منہو اُٹھیو انبدھ اکلائی

بن میں بچرنے والے کول کرات بیچارے یاتری مسافر ہیں۔ جو اُس ندی کو دیکھ کر من میں ہار مان کر تھک گئے ہیں۔ یہ کرونا کی ندی جب آشرم روپی سمندر میں جا کر ملی۔ تو مانو وہ سمندر بھی تڑپ اُٹھا۔

سوک بکل دوؤ راج سماجا۔ رہا نہ گیان نہ دھیرج لاجا
بھوپ روپ گُن سیل سراہیں۔ رووہیں سوک سندھو اوگاہیں

دونو راج سماج شوک کے مارے ویاکُل ہو گئے ہیں۔ اُن میں نہ گیان رہا نہ دھیرج ہی رہی اور نہ لجّا ہی رہی۔ راجہ دشرتھ جی کے رُوپ گُن اور شیل سبھاو کی سراہنا کر کے رو رہے ہیں اور دُکھ کے سمُندر میں غوطہ لگا رہے ہیں۔

اوگاہی سوک سمُدر سوچہیں ناری نر بیاکُل مہا
دئے دوش سکل سروش پولہیں بام بِدھی کینہو کہا
سُر سِدّھ تاپس جوگی جن مُنی دیکھی سا بدیہہ کی
تُلسی نہ سمرتھو کوؤ جو تری سکے سرت سینہہ کی

شوک کے سمُندر میں غوطہ لگاتے ہوئے استری پُرش مہا ویاکُل ہوئے سوچ رہے ہیں۔ وہ سب بِدھاتا کو دوش دیتے ہوئے غصّے سے بھرے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ بام بِدھاتا (پرتیکُول بِدھاتا) نے یہ کیا کیا؟ دیوتا سِدّھ تپسوی یوگی لوگ اور مُنی جنوں میں بِدیہہ (راجہ جنک) کی دشا دیکھ کر کوئی بھی سمرتھ نہیں جو پریم رُوپی ندی کو پار کر سکے۔ ارتھات وہ سب پریم رُوپی ندی میں ڈوبے ہی رہ گئے۔

کئے امِت اُپدیس جہاں تہاں لوگنہہ مُنی برتہہ
دھیرج دھریے نرپیس کہیو بسشٹ بدیہہ سن

جہاں تہاں شریشٹھ مُنیوں نے لوگوں کو بہت اُپدیش کئے وششٹ جی نے جنک جی سے کہا کہ ہے راجن! آپ من میں دھیرج دھارن کیجئے۔

جاسُو گیان روِی بھوَنِسی ناسا۔ بچن کرن مُنی کمل بِکاسا
تیہی کہ موہ ممتا نیارائی۔ یہ سیا رام سنیہہ بڑائی

جن راجہ جنک کے گیان کے سورج کے سامنے سنسار رُوپی راتری کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور جن کی بچن رُوپی کرنیں مُنی رُوپی کملوں کو کھِلا دیتی ہیں۔ اُن کے نزدیک بھی کیا یہ موہ اور ممتا پھٹک سکتی ہے! یہ تو شری رام چندر جی کے پریم کی مہما ہے۔

بِشئی سادھک سِدّھ سیانے۔ تری بِدھ جیو جگ بید بکھانے
رام سنیہہ سرس من جاسُو۔ سادھو سبھاں بڑ آدر تاسُو

بھوگ وِلاس کرنے والے مُکت پُرش اور گیانی کی اچھیا رکھنے والے جگیاسُو پُرش یہ جگت میں تین پرکار کے جیو ویدوں نے بتلائے ہیں۔ ان تینوں میں جس کا چِت شری رام جی کے پریم سرووَر میں لگا رہتا ہے۔ سادھوؤں کی سماج میں اُسی پُرش کا بڑا آدر ہوتا ہے۔

سوہ نہ رام پیم بِنُو گیانُو۔ کرن دھار بِنُو جیمی جل جانُو
مُنی بہُو بِدھی بِدیہو سمجھائے۔ رام گھاٹ سب لوگ نہائے

شری رام جی کے پریم بِنا گیان شوبھا نہیں پاتا جیسے ملّاح کے بِنا ناؤ پار نہیں ہو سکتی ہے۔ مُنی وششٹ جی نے بِدیہہ راج جنک جی کو بہت سمجھایا۔ اس کے بعد سب لوگوں نے رام گھاٹ پر اشنان کیا۔

سکل سوک سنکُل نر ناری۔ سو باسرُو بیتیو بِنُو باری
پسُو کھگ مرگنہہ نہ کینہہ اہارُو۔ پریہ پرجن کر کون بچارُو

سب استری پُرش شوک سے بھرپور تھے وہ دِن بِنا جل پان کئے ہی بیت گیا۔ پشُو، پنچھی اور ہرنوں تک نے بھی کچھ بھوجن نہ کیا۔ پیارے کُٹمبیوں کے شوک کا تو ٹھکانا ہی کیا۔

دوؤ سماج نِمی راجو رگھو راجو نہانے پرات
بیٹھے سب بٹ بِٹپ تر من ملین کرس گات

دونو سماج سمیت نِمی راج جنک اور رگھو راج شری رام چندر جی نے پراتہ کال اشنان کیا۔ پھر سب درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ سب کے شریر دُبلے اور من اُداس تھے۔

جے مہی سُر دسرتھ پُر باسی۔ جے متھلاپتی نگر نواسی
ہنس بنس گُر جنک پُرودھا۔ جنہہ جگ مگُو پرمارتھُو سودھا
لگے کہن اُپدیس انیکا۔ سہت دھرم نیے برتی بِبیکا
کوسِک کہی کہی کتھا پُرانیں۔ سمجھائی سب سبھا سُبانی

ایودھیا پُری کے رہنے والے سریشٹھ برہمن اور جنک پُور کے رہنے والے شریشٹھ برہمن۔ سوریہ بنش کے گرو وششٹ جی اور جنک جی کے پروہت شتانند جی جنہوں نے اس سنسار میں پرمارتھ مارگ کی چھان بین کر ڈالی تھی۔ وہ سب انیک پرکار کے دھرم نیتی ویراگ اور وِویک کے لئے اُپدیش دینے لگے۔ وشوامتر جی

نے سندر بانی سے پُرانی کتھائیں کہہ کر سب سبھا کو سمجھایا۔

تب رگھوناتھ کوسک ہی کہہُو۔ ناتھ کالی جل بُوسبُو رہیئو
مُنی کہہ اچِت کہت رگھُورائی۔ گییُو بیتی دِن پہر اڈُھائی

تب رگھوناتھ جی نے وشوامتر جی سے کہا۔ ہے ناتھ! کل سب لوگ بنا جل پان کئے ہی رہے ہیں۔ اب کچھ آہار کرنا چاہئے مُنی وشوامتر جی نے کہا۔ کہ ہے رگھوناتھ جی! آپ نے ٹھیک ہی کہا۔ آج بھی اڑھائی پہر دن بیت گیا ہے۔

رشی رُکھ لکھی کہہ تیرہُتی راجُو۔ ایہاں اُچت نہیں اسن اناجُو
کہا بھوپ بھل سب ہی سوہانا۔ پائی رجا ئیسُو چلے نہانا

رشی وشوامتر جی کا رُخ دیکھ کر جنک جی نے کہا۔ کہ یہاں اَن کھانا ٹھیک نہیں ہے۔ راجہ کے سندر بچن سبھی کے منوں کو اچھے لگے۔ سب لوگ آگیا پاکر نہانے لگے۔

تیہی اوسر پھل پھُول دل مُول انیک پرکار
لئی آیے بن چر بپل بھری بھری کانوری بھار

بن باسی کول بھیل ادھک انیک پرکار کے پھُول پھل پتے مُول آدی بہنگوں اور بوجھوں میں بھر بھر اُسی سمے لے آئے

کامد بھئے گری رام پرسادا۔ اولوکت اپہرت بشادا
سر سرِتا بن بھُومی بھاگا۔ جنو اُمگت آنند انُوراگا

شری رام چندر جی کی کرپا سے سب پربت سب کاموں کی پورتی کرنے والے ہو گئے۔ وُہ صرف دیکھنے ماتر سے ہی دُکھوں کو بالکل ہر لیتے تھے۔ وہاں کے تالابوں۔ ندیوں۔ بن اور پرتھوی کے سبھی حصوں میں مانو آنند اور پریم اُمڈ رہا ہے۔

بیلی برچھ سب سپھل سپھُولا۔ بولت کھگ مرگ الی انُوکُولا
تیہی اوسر بن ادھک اُچھاہُو۔ تری بدھ سمیر سُکھد سب کاہُو

بیلیں اور درخت سب پھل پھولوں سے لد گئے۔ پشو پنچھی اور بھونرے انُوکُول بولنے لگے اس سمے بن میں بہت آنند چھا گیا

تھا تینوں قسم کی (شیتل۔ منداور سوگندھ) تین پرکار کی سب کے لئے سُکھد ایک ہوا چل رہی تھی۔

جائی نہ برنی منوہرتائی۔ جنو مہی کرتی جنک پہونائی
تب سب لوگ نہائی نہائی۔ رام جنک مُنی آئیسُو پائی
دیکھی دیکھی ترُوبر انُوراگے۔ جہاں تہاں پُرجن اُترن لاگے
دل پھل مُول کند بدھی نانا۔ پاون سُندر سُدھا سماتا

بن کی سندرتا کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔ مانو پرتھوی راجہ جنک کی مہمان نوازی کر رہی ہو۔ تب سب لوگ اشنان کر کے رام چندر جی، جنک جی اور مُنی وشسٹ جی کی آگیا پاکر سُندر برکشوں کو دیکھ دیکھ کر پریم میں مگن ہوئے۔ ادھر اُدھر ڈیرہ ڈالنے لگے۔ پتے و پھل پھُول و مُول و کند انیکوں پرکار کے امرت کے سمان بیٹھے۔

سادر سب کہن رام گُر پٹھئے بھری بھری بھار
پوجی پتر سُر اتتھی گُر لگے کرن پھر ہار

شری رام چندر جی کے گرُو وشسٹ جی نے سب کو بوجھ بھر بھر کر بڑے آدر کے ساتھ بھیجے۔ وہ سب پِتر و گرُو دیو اور اتتھی پوجا کر کے پھل آہار کرنے لگے۔

ایہی بدھی باسر بیتے چاری۔ رامُو نرکھی نر ناری سُکھاری
دُہُو سماج اسی رُچی من ماہیں۔ بِنُو سیارام پھرب بھل ناہیں

اس پرکار چار دن گذر گئے۔ سب استری پُرش شری رام جی کو دیکھ کر سُکھی ہیں۔ دونوں طرف کے سماج کے من میں ایسی اچھیا ہے۔ کہ سیتا اور رام جی کے ایودھیا جی کو واپس لوٹ جانے کے بغیر ہمارا لوٹ جانا اچھا نہیں ہے۔

سیتا رام سنگ بنبا سُو۔ کوٹی امر پُر سرس سُپاسُو
پرہری لکھن رامُو بیدیہی۔ جیہی گھرُو بھاوہ بام بدھی تیہی

سیتا جی اور رام جی کے ساتھ بن میں نواس کرنا دیولوک کے سُکھوں سے کروڑوں گُنا سُکھد ایک ہے۔ لکشمن جی۔ رام چندر جی اور سیتا جی کو چھوڑ کر جس کو گھر اچھا لگے مانو بدھاتا اس کے

الٹ ہے
دارن او سہیو ہوئی جب سب ہی۔ رام سمیپ بسیئے بن نب ہی
منداکنی مجّن تیہوں کالا۔ رام درشن مد منگل مالا
اٹنو رام گری بن تاپس تھل۔ اسنو امیئے سم کند مول پھل
سکھ سمیت سنبت دُئی ساتا۔ پل سم ہوہیں نہ جنیہیں جاتا

جب بدھاتا سب کے حق میں ہو (جب قسمت اچھی ہو) تب ہی شری رام جی کے پاس بن میں نواس ہو سکتا ہے۔ تینوں وقت منداکنی ندی میں اشنان کرنا اور آنند۔ اور منگل کا سموہ شری رام جی کا درشن کرنا۔ شری رام جی کے کامدناتھ پربت اور بن اور تپسیوں کی آشرموں میں گھومنا اور کند مول پھل پھول جو کہ امرت کے سمان میٹھے ہیں کا بھوجن کرنے سے چودہ برس سکھ کے ساتھ پل کے سمان گذرتے ہوئے معلوم بھی نہ ہوں گے۔

ایہی سکھ جوگ نہ لوگ سب کہہیں کہاں اس بھاگو
سہج سبھائیں سماج دُہو رام چرن انو راگو

سب لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم اس سکھ کے یوگیہ نہیں۔ ہمارا ایسا بھاگ کہاں جو ہمیں بن میں شری رام جی کے ساتھ رہنے کا اوسر پراپت ہو۔ دونو طرفوں کے سماج کا شری رام جی کے چرنوں میں سبھاوک پریم ہے۔

ایہی بدھی سکل منورتھ کرہیں۔ بچن سپریم سُنت من ہرہیں
سیا ماتو تیہی سمے پٹھائیں۔ داسیں دیکھی سُواوسُر آئیں

سب اس پرکار منورتھ کر رہے ہیں۔ ان کے پریم بھرے بچن سنتے ہی من موہت ہو جاتا ہے۔ اسی سمے سیتا جی کی ماتا کی بھیجی ہوئی داسیاں رانیوں کا فرصت کا سمے دیکھ کر آئیں۔

ساوکاس سُنی سب سیا ساسو۔ آئیو جنک راج رنیوا سو
کوسلیاں سادر سنمانی۔ آسن دیئے سمے سم دیانی

ان داسیوں سے سن کر کہ سیتا جی کی ساری ساسوئیں اس سمے فرصت میں ہیں جنک جی کا رنواس ان سے ملنے آیا۔ کوشلیا جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔ اور موقع کے مطابق اُنہیں بیٹھنے کو سندر آسن دیئے۔

سیکو سنیہو سکل دُہو اورا۔ درویں دیکھی سُنی کلس کٹھورا
پلک سیتھل تن باری بلوچن۔ مہی نکھ لکھن لگیں سب سوچن

دونوں طرفوں کے رنواس کے شیل پریم کو دیکھ کر اور سُن کر کٹھور بجر بھی پگھل جاتے ہیں۔ شریر پلکت اور سِتھل ہے۔ آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ سب اپنے ناخنوں سے زمین کریدتی ہوئی سوچنے لگیں۔

سب سیارام پریتی کی سی مُورتی۔ جنو کرونا بہو بیش بسُورتی
سیا ماتو کہہ بدھی بدھی بانکی۔ جو پئے پھینو پھوڑیہی ٹانکی

سبھی مانو سیتا رام جی کے پریم کی مانو مورت ہی ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ خود کرونا ہی بہت سے روپ دھارن کر کے بسُور رہی ہو۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی کہ بدھاتا کی بدھی بڑی ٹیڑھی ہے۔ جو دودھ کے پھین جیسی کوملِ وستو کو بجر کی ٹانکی سے پھوڑ رہا ہے۔

سُنئیے سُدھا دیکھہیں گرل سب کرتوتی کرال
جہاں تہاں کاک اُلوک بک مانس سکرت مرال

امرت تو کیول سننے میں ہی آتا ہے۔ زہر عام دکھائی دیتا ہے۔ بدھاتا کی سب کرنی ہی اُلٹی ہے! اور انوکھی ہے۔ کوّے اُلّو بگلے تو ادھر اُدھر عام دکھائی دیتے ہیں پرنتو ہنس تو کہیں ایک مانسروور میں ہی ہے۔

سُنی سسوچ کہہ دیبی سُمترا۔ بدھی گتی بڑی بپریت بچترا
جو سرجی پالئی ہرئی بہوری۔ بال کیلی سم بدھی متی بھوری

یہ سُن کر دیوی سُمترا شوک کے ساتھ کہنے لگی کہ بدھاتا کی گتی بڑی اُلٹی ہے اور انوکھی ہے۔ جو پہلے تو سرشٹی کی پیدائش اور پرورش کرتا ہے۔ اور پھر نشٹ کر ڈالتا ہے۔ بدھاتا کی بُدھی تو لڑکوں کے کھیل کے سمان بھولی بھالی ہے۔

کوسلیا کہہ دوسُو نہ کاہو۔ کرم بیبس دُکھ سُکھ چھتی لاہو

کٹھن کرم گتی جان بدھاتا۔ جو سُبھ اسُبھ سکل پھل داتا

کوشلیا جی نے کہا۔ کسی کا کوئی دوش نہیں ہے۔ دُکھ سُکھ لابھ ہانی سب کرموں کے وش ہے۔ کرم کی گتی بڑی کٹھن ہے اسے تو بدھاتا ہی بچارکھ جانتے ہیں۔ جو سارے شبھ اشبھ (نیک و بد) کرموں کا پھل دینے والے ہیں۔

ایس رجاؤ سیس سب ہی کیں۔ اُتپتی تھتی لے لِشہوامی کے
دیبی موہ بس سوچئے بادی۔ بدھی پرپنچ اس اچل انادی

ایشور کی آگیا سبھی کے سر پر ہے۔ پیدائش قیام اور فناہ امرت اور وِش سب اُسی کے آدھین ہیں۔ ہے دیوی! اگیان وش شوک کرنا ویرتھ ہے۔ بدھاتا کی سرشٹی ایسی ہی اچل اور انادی ہے۔

بھوپتی جیب مرب اُر آنی۔ سوچئے سکھی لکھی نج ہت ہانی
سیا ماتو کہہ ستیہ سبانی۔ سُکرتی اودھی اودھ پتی رانی

مہاراج (دسرتھ) کے مرنے اور جینے کی بات کو من میں یاد کر کے جو ہم چنتا کرتی ہیں وہ تو ہے سکھی! ہم اپنے ہی ہت کی ہانی دیکھ کر (ارتھات اپنی ہی غرض کے مارے) کرتی ہیں۔ سیتا جی کی ماتا کہنے لگی۔ آپ نے ستیہ اور اُتم کہا۔ آپ نیکیوں کی حد اودھ پتی کی ہی تو رانی ہیں۔ پھر بھلا آپ ایسی اُتم بات کیوں نہ کہو۔

لکھنُ رام سیا جاہوں بن بھل پرنام نہ پوچھو
گہبر ہیاں کہہ کوسلیا موہی بھرت کر سوچو

دُکھ بھرے ہردے سے کوشلیا جی نے کہا شری رام لکشمن اور سیتا بن میں بھلے ہی جائیں۔ انت میں اس سے بھلائی ہی ہوگی بدھاتا کی کرنی کوئی بھی بُری نہیں ہوتی۔ مجھے تو ایک بھرت کی چنتا ہے۔

ایس پرساد اسیس تمہاری۔ سُت سُت بدھو دیوسری باری
رام سپتھ میں کینہی نہ کاؤ۔ سو کری کہیوں سکھی ستی بھاؤ

ایشور کی کرپا اور آپکی آشیرواد سے میرے پُتر اور بہوئیں گنگا جی کے جل کے سمان نرمل ہیں۔ میں نے کبھی شری رام جی کی سوگند نہیں کھائی۔ سو ہے سکھی! آج شری رام جی کی سوگند کھا کر بالکل سچے بھاؤ سے کہتی ہوں۔

بھرت سیل گن بنئے بڑائی۔ بھایپ بھگتی بھروس بھلائی
کہت سارد ہو کر متی ہیچے۔ ساگر سیپ کہ جاہیں اُلیچے

کہ بھرت جی کے شیل گُن نمرتا بڑائی بھراتری بھاو بھگتی شردھا اور نیکی کا ورنن کرنے میں سرسوتی کی بدھی بھی ہچکچاتی ہے۔ کیا سیپ سے سمندر خالی کئے جا سکتے ہیں۔

جانیوں سدا بھرت کُل دیپا۔ بار بار موہی کہیو مہیپا
کسیں کنکو منی پارکھی پاہیں۔ پُرش پرکھیئے سمیں سُبھاہیں

میں بھرت کو سدا سے اپنے کُل کا دیپک مانتی ہوں۔ مہاراج نے بھی بار بار مجھے یہی کہا تھا۔ سونے کے کھرے اور کھوٹے کی پہچان کسوٹی پر کسے جانے پر ہوتی ہے اور رتن کے اصل اور نقل کی پہچان جوہری کے ملنے پر ہی ہوتی ہے۔

انوچت آج کہب اس مورا۔ سوک سنیہہ سیانپ تھورا
سُنی سُرسری سم پاونی بانی۔ بھئیں سنیہہ بکل سب رانی

کنتو آج میرا ایسا کہنا بھی انوچت ہے۔ شوک اور موہ میں وچار شکتی گھٹ جاتی ہے۔ کوشلیا جی کی گنگا جی کے سمان پوتر کرنے والی بانی سُن کر سب رانیاں پریم کے مارے ویاکُل ہو گئیں۔

کوسلیا کہہ دھیر دھری سنہو دیبی متھلیسی
کو بببیک ندھی بلبھہی تمہہی سکئی اُپدیسی

کوشلیا جی نے پھر دھیرج دھر کر کہا۔ ہے دیوی متھلیشوری! سُنئے۔ آپ گیان کے بھنڈار شری جنک جی کی پتنی ہیں۔ بھلا آپ کو کون اُپدیش دے سکتا ہے؟

رانی رائے سن اوسر پائی۔ اپنی بھانتی کہب سمجھائی
رکھیئہیں لکھن بھرت گوہی بن۔ جوں یہ مت مانئے مہیپ من

ہے رانی! موقع پا کر آپ راجہ کو اپنی طرف سے جہاں تک

ہو سکے سمجھا کر کہنا کہ لکشمن جی کو گھر رکھ لیا جائے۔ اور بھرت بن کو جائیں اگر یہ صلاح راجہ کے من میں ٹھیک بیٹھ جائے۔

تو بھل جتن کر ب سنبھاری۔ موریں سوچ بھرت کر بھاری
گوڑھ سنیہہ بھرت من ماہیں۔ رہیں نیک موہی لاگت ناہیں

تو خوب وچار کر کے بھلی بھانت ایسا جتن کریں مجھے بھرت کی بہت چنتا لگی ہوئی ہے۔ بھرت جی کے من میں گوڑھ پریم ہے۔ اُن کے گھر رہنے پر مجھے بھلائی نظر نہیں آتی (ایسا نہ ہو کہ پریم کے مارے وہ اپنے پرانوں کو ہی نہ تیاگ دیں)

لکھی سبھاؤ سنی سرل سُبانی۔ سب بھئی مگن کرن رس رانی
نبھ پرسُون جھری دھنیہ دھنیہ دھنی۔ سِتھل سنیہہ سِدھ جوگی مُنی

کوشلیا جی کا سبھاؤ دیکھ کر اور اُنکی سرل اور سُندر بانی کو سُن کر سبھی رانیاں کرونا رس میں مگن ہو گئیں۔ آکاش سے پھولوں کی بارش کی جھڑی لگ گئی۔ اور دھنیہ دھنیہ کی دُھن ہونے لگی۔ سِدھ یوگی اور مُنی لوگ پریم کے مارے سِتھل ہو گئے۔

سبہو رنواسُو بِتھکی لکھی رہیؤ۔ تب دھیر دھر سُمترا کہیؤ
دیبی دنڈ جُگ جامنی بیتی۔ رام مانو سُنی اُٹھی سپریتی

سارا رنواس دیکھ کر سِتھل ہو گیا تب سُمترا جی نے دھیرج دھر کر کہا کہ ہے دیوی! دو گھڑی رات بیت چکی ہے۔ یہ سُن کر شری رام جی کی ماتا کوشلیا جی پریم پوروک اُٹھی۔

بیگی پاؤ دھاریئے تھلہی کہہ سنیہہ سَتی بھائے
ہمرے توں اب ایس گتی کے متھلیس سہائے

اور بڑے پریم سے ستیہ بھاؤ سے بولی۔ اب جلدی تو اپنا ستھان کو جائیے۔ ہمارے تو اب ایشور ہی گتی ہے (اب تو ہمیں تو ایک ماتر ایشور کا ہی بھروسہ ہے) یا متھلا نریش جنک جی سہایک ہیں۔

لکھی سنیہہ سُنی بچن بنیتا۔ جنک پریا گہہ پائے پُنیتا
دیبی اچت اسی بنئے تمہاری۔ دسرتھ گھرنی رام مہتاری

کوشلیا جی کے پریم کو دیکھ کر اور اُن کے نمر بچن سُن کر جنک جی کی پیاری پتنی نے اُن کے پوتر چرن پکڑ لئے۔ ہے دیوی! آپ دسرتھ جی کی پتنی اور شری رام جی کی ماتا ہیں۔ آپ کی ایسی نمرتا اُچت ہی ہے۔

پربھو اپنے نیچہو آدر ہیں۔ اگنی دھوم گری سر تِنو دھر ہیں
سیوک راؤ کرم من بانی۔ سدا سہائے مہیسو بھوانی

پربھو اپنے نیچ سیوکوں کا بھی آدر کرتے ہیں اگنی دھوئیں کو اور پربت گھاس پھوس کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔ ہمارے راجہ (جنک جی) تو من بچن کرم سے آپ کے سیوک ہیں۔ پرنتو سدا سہائتا کرنے والے تو ایک ماتر شری شو جی اور پاربتی جی ہیں۔

رورے انگ جو گو جگ کو ہے۔ دیپ سہائے کہ دن کر سوہے
راؤ جائی بن کری سُر کاجو۔ اچل اودھ پُر کر ہیں راجو

آپکا سہایک (مددگار) ہونے یوگیہ سنسار بھر میں بھلا اور کون ہے! دیپک سورج کی سہائتا کرنے کا دعویٰ کر کے کہیں شوبھا پا سکتا ہے! شری رام چندر جی بن میں جا کر دیوتاؤں کا کارج کرینگے۔ اور اس کے بعد اودھ پُری میں جا کر اچل راج کریں گے۔

امر ناگ نر رام باہو بل۔ سُکھ بسیہیں اپنیں اپنیں تھل
یہ سب جاگ بلک کہی راکھا۔ دیبی نہ ہوئی مُدھا مُنی بھاکھا

دیوتا، ناگ اور منش سب شری رام چندر جی کے بھجا بل کے آشرت اپنے اپنے لوکوں میں سُکھ سے نواس کریں گے۔ یہ سب یگیہ ولک جی نے پہلے سے ہی کہہ رکھا ہے۔ ہے دیوی! مُنی کی بات متھیا نہیں ہو سکتی۔

اس کہی پگ پری پریم اتی سیا ہت بنئے سُنائی
سیا سمیت سیا ماتو تب چلی سُجا سیسُو پائی

ایسا کہہ کر بہت ہی پریم سے پاؤں پڑ کر سیتا جی کو اپنے ساتھ لینے نواس میں لے جانے کے لئے بنتی کی۔ اور کوشلیا جی کی آگیا پا کر سیتا جی کو ساتھ لئے سیتا جی کی ماتا اپنے نواس ستھان کو چلی۔

پریہ پرجن ہی ملی بیدیہی ۔ جو جیہی جو گوبھائی بنیہی تیہی
تاپس بیش جانکی دیکھی ۔ بھا سُبو بِکل پِتا دیسیشی

سیتاجی اپنے پیارے پریوار کو جو جیسا ہو گیا تھا اس کو اسی پرکار سے ملیں ۔ سیتاجی کو تپسیوں کے بھیس میں دیکھ کر سبھی پریوار والے بہت ویاکل ہو گئے ۔

جنک رام گرو آئیسو پائی ۔ چلے تھلہی سیا دیکھی آئی
لینہی لائی اُر جنک جانکی ۔ پاہُنی پاون پریم پران کی

جنک جی رام جی کے گرو وششٹ جی کی آگیا پا کر اپنے ڈیرے کو چلے ۔ اور وہاں جا کر انہوں نے سیتاجی کو دیکھا ۔ جنک جی نے اپنے پوتر پریم اور پرانوں کی مہمان جانکی جی کو چھاتی سے لگا لیا ۔

اُر امگیو امبودھی انوراگو ۔ بھیو بھوپ منو منہوں پیاگو
سیا سنیہہ بٹو باڑھت جوہا ۔ تاپر رام پریم سِسُو سوہا

اس سمے راجہ کے ہردے میں پریم کا سمندر اُمڈ پڑا ۔ راجہ کا من مانو پریاگ ہو گیا ۔ اس سمندر کے اندر انہوں نے سیتاجی کے پریم روپی کلپ برکش کو بڑھتے ہوئے دیکھا ۔ اس برکش پر شری رام جی کا پریم مانو بالک روپ سے شوبھا پا رہا ہے ۔

چرجیوی مُنی گیان بِکل جنو ۔ بوڑت لہیو بال اولمبنو
موہ مگن متی نہیں بدیہہ کی ۔ مہما سیا رگھوبر سنیہہ کی ۔

جنک جی کا برہم گیان مانو چرنجیوی مارکنڈے مُنی ہیں ۔ جو ویاکل ہو کر ڈوبتے جاتے ہوئے اس رام پریم روپی بالک کا سہارا پکڑ کر بچ گئے ۔ بدیہہ راج جنک جی کی بدھی موہ میں مگن نہیں ہے ۔ یہ تو سیتاجی اور شری رگھوناتھ جی کے الوکک پریم کی مہما ہے ۔

سیا پتو مات سنیہہ بس بِکل نہ سکی سنبھاری
دھرنی سُتاں دھیرُ دھرو سمیو سُدھرم بچاری

اپنے ماتا پتا کے پریم کے کارن سیتاجی ایسی ویاکل ہو گئیں کہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکیں پرنتو پرتھوی کی پتری دھرتی کنیا سیتاجی نے سماں اور اُتم دھرم کا وچار کر کے دھیرج دھری ۔

تاپس بیش جنک سیا دیکھی ۔ بھیو پیمو پرتیو شو بسیشی
پُتری پوتر کیئے کل دوؤ ۔ سجس دھول جگ کہہ سبو کوؤ

سیتاجی کو تپسوی بھیس میں دیکھ کر جنک جی کو بڑا ہی پریم اور سنتوش ہوا ۔ تب وہ کہنے لگے بیٹی ! تو نے دونو کل پوتر کر دیئے تیرے اُتم یش سے سارا سنسار اُجول ہو رہا ہے سب کوئی ایسا کہتے ہیں ۔

جِتی سُرسری کیرتی سری توری ۔ گونو کینہہ بدھی انڈ کروری
گنگ اودنی تھل تینی بڈیرے ۔ اِیہیں کیئے سادھو سماج گھنیرے

تیری کیرتی روپی ندی دیوندی گنگا جی کو جیت کر کروڑوں برہمانڈوں میں بہہ نکلی ہے ۔ گنگا جی نے تو پرتھوی پر تین ہی تھانوں (ہردوار پریاگ راج اور گنگا ساگر) کو بڑائی دی ہے ۔ پر اس تیری کیرتی روپی ندی نے بہت سے سنت سماج روپی تیرتھوں کو بڑا کیا ہے ۔

پتو کہہ سنیہہ سنیہہ سُبانی ۔ سیا سکچ مہُوں منہوں سمانی
پُنی پتو مات لینہی اُر لائی ۔ سکھ آسش ہت دینہی سُہائی

پتا نے تو پریم سے بھری ہوئی سچی بانی کہی پرنتو سیتاجی اپنی بڑائی سن کر لجا گئی ۔ پتا ماتا نے انہیں پھر ہردے سے لگا لیا ۔ اور انہیں سندر ہت بھری شکشا اور آشیرواد دی ۔

کہتی نہ سیا سکچ من ماہیں ۔ ایہاں بسب رجنیں بھل ناہیں
لکھی رُخ رانی جنایئو راؤ ۔ ہردے سراہت سیل سبھاؤ

سیتاجی کچھ نہیں کہتی ہے ۔ وہ پتا ماتا کو یہ کہنے میں پس وپیش میں پڑی ہوئی ہے ۔ کہ رات میں یہاں رہنا اچت نہیں ۔ سیتاجی کی ماتا نے ان کا رُخ دیکھ کر راجہ کو جتلا دیا ۔ تب دونو اپنے ہردے میں سیتاجی کے شیل اور سبھاؤ کی سراہنا کرنے لگے ۔

بار بار ملی بھینٹی سیا بدا کینہی سنمانی
کہی سمے سر بھرت گتی رانی سُبانی سیانی

راجہ رانی نے بار بار ملکر اور گلے لگا کر سیتا جی کو آدر کے ساتھ وداع کیا۔ پھر بہتر رانی نے موقع پا کر راجہ کو بھرت جی کی دشا سنائی۔

سُنی بھوپال بھرت بیوہارُو۔ سون سُگندھ سُدھا سسی سارُو
مُوندے سجل نین پُلکے تن۔ سُجسُو سراہن لگے مُدِت من

سونے اور سوگندھ اور چندرما کے سمان امرت میٔے بھرت جی کے بیوہار کو سُن کر راجہ جنک نے اپنے آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کو مُوند لیا۔ اُن کا شریر پُلکت ہو گیا وہ پرسن من ہو کر بھرت جی کے سُندر یش کی سراہنا کرنے لگے۔

ساودھان سُنو سُمکھی سُلوچنی۔ بھرت کتھا بھو بندھ بموچنی
دھرم راج نئیے برہم بچارُو۔ ایہاں جتھا متی مور پرچارو

کہ ہے سُندر مُکھی! ہے سُندر نیتروں والی! ساودھان ہو کر سُنو! بھرت جی کی کتھا سنسار بندھن سے چھڑانے والی ہے۔ دھرم راج نیتی اور برہم وچار ان تینوں میں میری بدھی کی تھوڑی بہت پہنچ ہے (ادھکات میں ان تینوں کو تھوڑا بہت جانتا ہوں)

سو متی موری بھرت مہما ہی۔ کہے کاہ چھل چھوتی نہ چھاہی
بدھی گن پتی اہی پتی بسوسارد۔ کوی کووید بُدھ بدھی بسارد
بھرت چرت کیرتی کرتوتی۔ دھرم سیل گُن بمل بِبھوتی
سمجھت سُنت سُکھد سب کاہو۔ سُچی سُرسری رُچی ندر سُدھا ہو

سو ایسی میری بُدھی بھرت جی کی مہما کا ورنن تو کیا کرے گی۔ کنتو وہ چھل کر کے بھی اُس کے سایہ تک کو بھی نہیں چھو سکتی۔ برہما گنیش شیش شو اور سرسوتی جی۔ کوی پنڈت گیانی اور بدھیمان سب کسی کو بھرت جی کے چرتر کیرتی کرنی دھرم شیل گُن نرمل بڑائی سمجھنے سے اور سُننے سے سُکھ دینے والے ہیں۔ پوترتا میں گنگا جی کے سمان اور مٹھاس میں امرت کے سمان ہیں۔

نرودھی گُن نرُپم پُرشو بھرتُو بھرت سم جانی
کہیے سُمیرو کہ سیر سم کبی کُل متی سکچانی

بھرت جی کے گُنوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ ایک لاثانی پُرش ہیں۔ اُن کے سمان اور کوئی نہیں ہیں۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ سمیرو پربت کو سیر کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے انہیں اُپما (تشبیہ) دینے میں کوی لوگوں کی بدھی بھی شرمندہ ہو گئی۔

اگم سب ہی برنت برہرنی۔ جمی جل ہین مین گمو دھرنی
بھرت امت مہما سُنو رانی۔ جانہیں رامُو نہ سکہیں بکھانی

ہے اتم ورن والی! بھرت جی کی مہما کا پار پانا سبھی کے لئے ایسے ہی اگم ہے۔ جیسے جل رہت دھرتی پر مچھلی کا چلنا۔ ہے رانی! سُنو بھرت جی کی امت (جس کا ناپ نہ کیا جا سکے) مہما کو صرف شری رام چندر ہی جانتے ہیں۔ اور اس مہما کا ورنن تو وہ بھی نہیں کر سکتے۔

برنی سپریم بھرت انُو بھاؤ۔ تیا جیا کی رُچی لکھی کہہ راؤ
بہرہیں لکھنو بھرتو بن جاہیں۔ سب کر بھل سب کے من ماہیں

اس پرکار پریم کے ساتھ بھرت جی کے سبھاؤ کا ورنن کر کے اپنی رانی کے من کی رُچی جان کر راجہ جنک جی نے کہا۔ لکشمن جی گھر لوٹ جائیں اور بھرت جی بن میں جائیں۔ سب کا اس میں بھلا ہے۔ اور سب کے من میں بھی یہی ہے۔

دیبی پرنتُو بھرت رگھوبر کی۔ پریتی پرتیتی جائی نہیں ترکی
بھرتو اودھی سنیہہ ممتا کی۔ جدپی رامُو سیم سمتا کی

ہے دیوی! بھرت جی اور رام چندر جی کا آپس میں پریم اور ایک دوسرے پر وشواش کا ورنن کرنا بدھی کی شکتی سے باہر ہے۔ بھرت جی تو پریم اور ممتا کی حد ہیں۔ اور شری رام چندر جی سمتا (سب کو سمان بھاو سے دیکھنا) کی حد ہیں۔

پرمارتھ سوارتھ سُکھ سارے۔ بھرت نہ سپنیہوں منہوں نہارے
سادھن سدھی رام پگ نیہو۔ موہی لکھی پرت بھرت مت ایہو

شری رام جی کے تئیں شردھا اور پریم کے بغیر بھرت جی نے پرمارتھ سوارتھ اور سُکھوں کی طرف تو سپنے میں بھی بھول کر من سے

بھی نہیں تا کا ہے۔ اُن کے سادھن اور سِدّھی تو ایک ماتر رام جی کے چرنوں کا پریم ہی ہے۔ مجھے تو بھرت جی کا یہی مت جان پڑتا ہے۔

بھور ہیہُوں بھرت نہ پیلیہیں منسہُوں رام رجائی
کریئے نہ سوچُو سنہیہ بس کہیو بھُوپ بلکھائی

راجہ جنک نے پریم سے گدگد بانی سے کہا کہ بھرت جی تو بھول کر بھی رام جی کی آگیا کو من سے بھی نہیں ٹالیں گے۔ اس لئے پریم کے وش ہو کر سوچ نہیں کرنی چاہیئے۔

رام بھرت گُن گنت سپرتی۔ نسی دمپتی ہی پلک سم بیتی
راؤ سماج پرات جُگ جاگے۔ نہائی نہائی سُر پوجن لاگے

اس پرکار رام جی اور بھرت جی کے گنوں کو پریم سے کہتے کہتے راجہ رانی کو رات پلک کے سمان بِیت گئی۔ دونوں راج سماج سویرا ہوتے ہی جاگے۔ اور اشنان کر کے دیو پوجا کرنے لگے۔

گئے نہائی گُر پہیں رگھو رائی۔ بندی چرن بولے دُکھ پائی
ناتھ بھرت پُرجن مہتاری۔ سوک بکل بن باس دُکھاری

شری رگھوناتھ جی اشنان کر کے گرو وشسٹ جی کے پاس گئے۔ اُن کی چرن بندنا کر کے انکار یا کر بولے۔ ہے ناتھ! بھرت نگر نواسی اور ماتائیں شوک سے دیاکل اور بن میں رہنے سے دُکھی ہیں۔

سہت سماج راؤ متھلیشُو۔ بہت دِوس بھئے سہت کلیشُو
اُچت ہوئی سوئی کیجئے ناتھا۔ ہت سب ہی کر رورے ہاتھا

اپنی ساری سماج سہت متھلا نریش جنک جی کو بھی دُکھ اور کشٹ سہتے سہتے بہت دن بیت گئے۔ ہے ناتھ! جو مناسب ہو وہ کیجئے۔ سب کی بھلائی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

اس کہی اتی سکچے رگھو راؤ۔ مُنی پُلکے لکھی سِیلو سبھاؤ
تمہہ بنو رام سکل سُکھ ساجا۔ نرک سرس دُہو راج سماجا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی سکچا (سکڑ گئے یعنی لجا گئے) گئے۔ وسشٹ جی ان کے شیل سبھاؤ کو دیکھ کر آنند کے مارے پلکت ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہے رام! دونوں طرف کی راج سماج کے لئے تمہارے بغیر سب سکھ کا سامان نرک کے سمان دُکھدائک ہے۔

پران پران کے جیو کے جیو سُکھ کے سُکھ رام
تمہہ تجی تات سُہات گرہ جنہیں تنہیں بِدھی بام

ہے رام! سب کے پرانوں کے تم پران ہو سب کی آتماؤں کے تم آتما ہو۔ اور سب کے سکھوں کے تم سکھ ہو۔ تمہیں چھوڑ کر ہے تات! جس کو گھر اچھا لگتا ہے۔ بدھاتا اس کے برخلاف ہے

سو سُکھ کرم دھرم جری جاؤ۔ جہاں نہ رام پد پنکج بھاؤ
جوگ کُجوگ گیان اگیانو۔ جہاں نہیں رام پریم پردھانو

جہاں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے۔ وہ سُکھ کرم اور دھرم سب بھسم ہو جائے۔ جس یوگ اور گیان میں شری رام جی کے پریم کی پردھانتا نہیں وہ یوگ کجوگ اور گیان اگیان ہی ہے۔

تمہہ بنو دُکھی سُکھی تمہہ تیہی۔ تمہہ جانہُو جیا جو جیہی کیہی
رائر آئیسُو سِر سب ہی کیں۔ بدِت کرپالہی گتی سب نیکیں

ہے رام! یہ سارا سماج تمہارے بنا دُکھی ہے۔ یہ تمہارے ہی پاس رہنے سے سکھی ہے۔ جو جس کے دل میں ہے۔ وہ سب آپ جانتے ہی ہو۔ سب آپ کی آگیا کے آدھین ہیں۔ ہے کرپالو! آپ کو سب کی گتی اچھی طرح سے پرگٹ ہے۔

آپو آشرم ہی دھریے پاؤ۔ بھیو سنیہہ ستھل مُنی راؤ
کری پرنام تب رام سدھائے۔ رِشی دھری دھیر جنک پہیں آئے

آپ آشرم کو پدھاریئے۔ ایسا کہہ کر مُنی راج وشسٹ جی پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ تب شری رام چندر جی پرنام کر کے چل دیئے رِشی دھیرج دھر کر جنک کے پاس آئے۔

رام بچن گرو نرپ ہی سنائے۔ سیل سنیہہ سبھائے سہائے
مہاراج اب کیجئے سوئی۔ سب کر دھرم سہت ہت ہوئی

گرو وششٹ جی نے شری رام چندر جی کے شیل پریم سے
بھاو سے ہی سندر بچن جنک جی کو سنائے۔ اور کہا ہے مہاراج
! اب آپ وہی کیجئے جس میں سب کا دھرم سمیت بھلا ہو۔

گیان ندھان سجان شچی دھرم دھیر نرپال
تمہہ بنو اسمجس سمن کو سمرتھ ایہی کال

ہے راجن! تم گیان کے بھنڈار، چتر، پوتر اور دھرم اور دھیرج دھارن کرنیوالے ہیں ہمیں آپ کے سوائے اس دُبدھا دیس وییس کی سی حالت، جب کرتو یہ اور اکرتو یہ کا نشچے نہ ہو سکے، کو دُور کر لینے میں اور کوئی سمرتھ نہیں۔

سُنی مُنی بچن جنک انُرا گے۔ لکھی گتی گیان بیراگو براگے
شتھل سنیہہ گُنت من ماہیں۔ آئے ایہاں کینہہ بھل ناہیں

مُنی وششٹ جی کے بچن سُن کر جنک جی پریم میں مگن ہو گئے اُنکی دشا کو دیکھ کر اُن کے گیان اور ویراگ کو بھی ویراگ ہو گیا۔ وہ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔ اور من ہی من میں وچار کرنے لگے۔ کہ یہاں ہمارا آنا ہی ٹھیک نہیں تھا۔

رامہی رائے کہیو بن جانا۔ کینہہ آپو پریہ پریم پرمانا
ہم اب بن میں بن ہی پٹھائی۔ پرمُدت پھرب بیبیک بڑائی

راجہ دشرتھ جی نے بن جانے کے لئے آگیا دی۔ اور اپنے آپ کو ان کے پریم پر نچھاور کر دیا۔ ہم اب اُن شری رام جی کو اس بن سے بھی آگے گھنے بن میں بھیج کر اور اپنے گیان وچار سے پرسن ہوتے ہوئے واپس لوٹیں۔ تو ہمارے ایسے گیان اور جینے پر لعنت ہے۔

تاپس مُنی مہی سُر سُنی دیکھی۔ بھئے پریم بس بکل بسیشی
سمو سمجھی دھری دھیر جو راجا۔ چلے بھرت پہیں سہت سماجا

تپسوی مُنی اور برہمن یہ سب کچھ سُن کر اور دیکھ کر پریم کے وش ہو کر بہت ہی ویاکل ہو گئے۔ وقت وچار کر راجہ جنک نے دھیرج دھری اور وہ اپنی ساری سماج کے ساتھ بھرت جی کے پاس آئے۔

بھرت آئی آگیں بھئی لینے۔ اوسر سرس سو آسن دینے
تات بھرت کہہ تیرہت رائو۔ تمہہ ہی بدت رگھوبیر سبھاؤ

بھرت جی نے آگے بڑھ کر اُن کا سواگت کیا۔ اور موقع کے مطابق اُنہیں سندر آسن دیئے۔ تب جنک جی نے کہا۔ ہے تات! تم شری رگھوناتھ جی کے سبھاؤ کو جانتے ہو۔

رام ستیہ برت دھرم رت سب کر سیلو سنیہو
سنکٹ سہت سکوچ بس کہئے جو آیسو دیہو

شری رام چندر جی ستیہ برت دھاری اور دھرم میں رمن کرنیوالے اور سب کے شیل اور پریم کو رکھنے والے ہیں۔ اس لئے سنکوچ وش سنکٹ سہہ رہے ہیں۔ اب تم جو آگیا دو وہی اُن سے کہا جائے۔

سُنی تن پلکی نین بھری باری۔ بولے بھرتو دھیر دھری بھاری
پربھو پریہ پوجیہ پتا سم آپو۔ کُل گرو سم ہت مائے نہ باپو

یہ سُن کر بھرت جی کا شریر پلکت ہو گیا۔ اُنکے نیتروں میں آنسو اُمڈ آئے۔ وہ بڑی بھاری دھیر دھر کر بولے۔ ہے پربھو! آپ ہمارے پتا جی کے سمان پیارے اور پوجنیہ ہو۔ اور کُل گرو وششٹ جی کے سمان ہماری بھلائی کرنے والا دوسرا کوئی نہیں۔ جیسے کہ ماتا پتا بھی نہیں۔

کوسکادی مُنی سچو سماجو۔ گیان امبو ندھی آپنو آجو
سسو سیوکو آئیسو انوگا جی۔ جانی موہی سکھ دیئیے سوامی

وشوامتر جی جیسے رِکھی، تپسوی منیوں اور منتریوں کا یہ سماج ہے اور آپ گیان کے بھنڈار بھی آج موجود ہیں۔ ہے سوامی! مجھے اپنا شاگرد سیوک اور پیرو جان کر سکشا دیجئے۔

ایہیں سماج تھل بوجھب رائرو۔ مون ملن میں بولب بائرو
چھوٹے بدن کہیوں بڑی باتا۔ چھمب تات لکھی بام بدھاتا

ایسے سماج اور تیرتھ استھان میں آپ جیسے گیانی اور پوجیہ

جیا آننا کون کا مجھ سے پوچھنا ٹھیک نہیں دیتا۔ اگر میں جواب نہ دوں تو برا سمجھا جاؤں گا۔ اور اگر جواب دوں تو یہ پاگل پن ہے۔ تو بھی میں چھوٹے منہ بڑی بات کہتا ہوں۔ ہے تات! میرے دن گردش میں ہیں جان کر آپ مجھے کشما کریں۔

آگم نگم پرسدھ پرانا۔ سیوا دھرم کٹھن جگ جانا
سوامی دھرم سوارتھ ہر ودھو۔ بیر اندھ پریم ہی نہ پربودھو

وید شاستر اور پرانوں میں پرسدھ ہے اور عام دنیا جانتی ہے کہ سیوا دھرم کتنا کٹھن ہے۔ سوامی دھرم اور سوارتھ میں آپس میں ورودھ (دشمنی) ہے۔ ویر اندھا ہوتا ہے اور پریم میں گیان نہیں رہتا۔ اس لئے میں پریم وش کہوں یا سوارتھ وش مجھ سے دونوں صورتوں میں بھول ہو گی۔ کیونکہ اگیان ہی دونوں صورتوں میں پردھان ہے۔

راکھی رام رخ دھرم برت پرادھین موہی جانی
سب کیں سمت سرب ہت کرئیے پریم پہچانی

اس لئے آپ مجھے بے بس جان کر اور شری رام جی کے رخ دھرم برت کا خیال رکھتے ہوئے جو سب کو منظور ہو اور واستو میں (دراصل) جس سے سب کا کلیان ہو۔ آپ سب کا پریم پہچان کر وہی کیجئے۔

بھرت بچن سنی دیکھی سبھاؤ۔ سہت سماج سراہت راؤ
سگم اگم مردو منجو کٹھورے۔ ارتھ امت اتی آکھر تھورے

بھرت جی کے بچن سن کر اور ان کا سبھاؤ دیکھ کر سماج سہت راجہ جنک ان کی سراہنا کرنے لگے۔ بھرت جی کے بچن سننے میں بہت آسان پرنتو ارتھ سمجھنے میں بہا کٹھن۔ دیکھنے ماتر میں سندر اور کومل لیکن واستو میں بڑے کٹھور ہیں۔ اگرچہ ان بچنوں میں اکشر بالکل تھوڑے ہیں۔ پرنتو ان کے ارتھ کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں۔

جیوں مکھ مکر مکر نج پانی۔ گہی نہ جائی اس ادبھت بانی
بھوپ بھرت منی سہت سماجو۔ گے جہاں بِبُدھ کمد دوج راجو

جیسے چہرے کا عکس شیشے میں پڑتا ہے اور شیشہ ہاتھ میں ہوتا ہے پرنتو تو بھی وہ عکس پکڑا نہیں جاتا۔ ایسے ہی بھرت جی کی ادبھت بانی پکڑی نہیں جاتی۔ راجہ جنک، بھرت، وششٹھ جی اور ساری سماج سہت وہاں گئے جہاں دیوتا روپی کمد کے کھلانے والے چندرما شری رام چندر جی تھے۔

سنی سدھی سوچ بکل سب لوگا۔ منہوں مین گن نو جل جوگا
دیو پرتھم کل گرو گتی دیکھی۔ نرکھی بدیہہ سنیہہ بسیشی

یہ سماچار پا کر سب لوگ سوچ میں ویاکل ہو گئے۔ جیسے نئے بارش کے جل سے (پہلی بارش کے جل سے) سنجوگ پا کر مچھلیاں ویاکل ہو جاتی ہیں۔ دیوتاؤں نے پہلے گرو وششٹ جی کی پریم سنی دشا دیکھی پھر راجہ جنک جی کے بڑھے ہوئے پریم کو دیکھا۔

رام بھگتی مئے بھرت نہارے۔ سر سوارتھی ہہری ہیاں ہارے
سب کوؤ رام پریم مئے پیکھا۔ بھئے الیکھ سوچ بس لیکھا

اور تب بھرت جی کو رام جی کی بھگتی سے پری پورن دیکھا۔ ان سب کو دیکھ کر خود غرض دیوتا من میں ہار مان گئے۔ انہوں نے سب کو ہی شری رام جی کے پریم میں ڈوبا ہوا دیکھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر دیوتا لوگ بے انت سوچ کے وش ہو گئے۔ اتنی سوچ کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔

رام سنیہہ سکوچ بس کہہ سسوچ سر راجو
رچہو پرپنچہی پنچ ملی ناہیں تے بھیو اکاجو

دیوراج اندر سوچ کے وش ہو کر کہنے لگے کہ شری رام چندر جی تو بھگتوں کے پریم اور سنکوچ (ادب لجا) کے وش ہیں۔ اس لئے آپ سب لوگ مل کر کوئی مایا کا کھیل رچائیے نہیں تو کام تو بگڑا ہی چاہتا ہے۔

سرنہ سمری شاردا سراہی۔ دیوی دیو سرناگت پاہی
پھیری بھرت متی کری نج مایا۔ پالو بِبُدھ کل کری چھل چھایا

دیوتاؤں نے سرسوتی جی کا سمرن کیا اور انکی بڑی استتی کی۔ اور کہا ہے دیوی! ہم دیوتا آپکی شرن میں آئے ہیں۔ کرپا کر کے ہماری رکشا کیجئے۔ اپنی مایا رچا کر بھرت جی کی بدھی کو پھیر دیجئے اور

اس پرکار چھل کپٹ کرکے دیوکل کی پالنا کیجئے۔

بِبُدھ بینے سُنی دیبی سیانی۔ بولی سُرسوارتھ جڑ جانی
مو سن کہہُ بھرت متی پھیرو۔ لوچن سہس نہ سوجھ سمیرو

دیوتاؤں کی نمرتا پرارتھنا سُن کر اور اُن کو غرض کے اندھے جان کر چتر سرسوتی جی بولیں یہ مجھ سے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کی بدھی میں پھیر دوں! افسوس تمہیں اپنی ہزار آنکھوں سے بھی سمیرو نظر نہیں آتا۔

بدھی ہری ہر مایا بڑی بھاری۔ سوؤ نہ بھرت متی سکئی نہاری
سو متی موہی کہت کرو بھوری۔ چندنی کر کہ چنڈ کر چوری

برہما، وشنو اور مہادیو جی کی مایا بڑی بلوان ہے وہ بھی بھرت جی کی بدھی کی طرف آنکھ نہیں کر سکتی۔ آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میں بھرت جی کی بدھی کو بھولی کر دوں۔ کیا چاندنی کہیں کرنوں والے سورج کو چرا سکتی ہے!

بھرت ہردے سیا رام نواسو۔ تہاں کہ تمر جہاں ترنی پرکاسو
اس کہی سارد گئی بدھی لوکا۔ بِبُدھ بِکل نسی مانہوں کوکا

بھرت جی کے ہردے میں سیتا رام جی کا نواس ہے۔ جہاں سورج کا پرکاش ہے۔ وہاں بھی کہیں اندھیرا رہ سکتا ہے ایسا کہہ کر سرسوتی جی برہم لوک میں چلی گئیں۔ دیوتا لوگ ایسے ویاکل ہو گئے۔ جیسے رات کو چکوا بیاکل ہوتا ہے۔

سُرسوارتھی ملین من کینہہ کمنتر کُٹھا لو
رچی پرپنچ مایا پربل بھے بھرم آرتی اُچا لو

ملین من والے خود غرض دیوتاؤں نے بُرا وچار کر کے بُرا ٹھاٹ رچ دیا۔ بہت ہی بل شالی مایا جال رچ کر بھے بھرم گھبراہٹ اور اُچاٹ یعنی اُداسی سب کے منوں میں بھر دی۔

کری کُچالی سوچت سُرراجو۔ بھرت ہاتھ سبو کاجو اکاجو
گئے جنک رگھوناتھ سمیپا۔ سنمانے سب ربی کل دیپا

ایسی کُچال (بُری چال) کر کے دیوراج اندر پھر سوچنے لگے۔ کہ کام کا بگڑنا اور بننا تو سب بھرت جی کے ہی ہاتھ ہے ادھر راجہ جنک جی شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ سورج کل کے دیپک شری رام چندر جی نے اُن کا آدر ستکار کیا۔

سمے سماج دھرم ابیرودھا۔ بولے تب رگھوونس پرودھا
جنک بھرت سمباد سُنائی۔ بھرت کہاؤتی کہی سُہائی

تب رگھوکُل کے پروہت شری وششٹ جی وقت سماج اور دھرم کے مطابق بچن بولے انہوں نے پہلے جنک جی اور بھرت جی کی آپس کی بات چیت سُنائی اور بھرت جی کی کہی ہوئی سُندر بانی کہہ سُنائی۔

تات رام جس آیسو دیہو۔ سو سبو کرے مور مت ایہو
سُنی رگھوناتھ جوری جگ پانی۔ بولے ستیہ سرل مردو بانی

وششٹ جی پھر بولے۔ ہے تات رام! آپ جیسی آگیا دیں ویسا ہی سب کریں میری تو یہی صلاح ہے۔ یہ سُن کر شری رگھوناتھ جی دونو ہاتھ جوڑ کر ستیہ سرل اور کومل بانی بولے۔

ودیاوان آپنی متھلیشو۔ مور کہب سب بھانتی بھدیسو
رائر رائے رجابیسو ہوئی۔ رائری سپتھ سہی سر سوئی

آپ کے اور متھلا نریش جنک جی کی موجودگی میں مجھے آگیا دینے کے لئے کہنا انوچت ہی ہے۔ آپ کی اور مہاراج جنک جی کی جو آگیا ہو گی۔ میں آپ کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں۔ کہ وہ سب کے لئے بڑے آدر سے قابل قبول ہو گی۔

رام سپتھ سُنی مُنی جنکو سکچے سبھا سمیت
سکل بلوکت بھرت تو مکھو بنئی نہ اُترو دیت

رام جی کی سوگندھ سُن کر ساری سبھا سمیت مُنی وششٹ جی اور جنک جی پر سکتہ طاری ہو گیا کسی کو کچھ جواب دیتے نہ بنا۔ سب لوگ جواب کے لئے بھرت جی کے مُنہ کی طرف دیکھنے لگے۔

سبھا سکچ بس بھرت نہاری۔ رام بندھو دھری دھیرج بھاری
کسمیو دیکھی سنہو سمبھارا۔ بڑھت بندھی جمی گھٹج نوارا

بھرت جی نے ساری سبھا کو سکتے کی حالت میں دیکھا۔ انہوں نے بڑی بھاری دھیرج دھارن کرکے بے موقع دیکھکر اپنے بڑھتے ہوئے پریم کو تھام لیا۔ جیسے بڑھتے ہوئے بندھیاچل اگست جی نے تھام لیا تھا۔

سوک کنک لوچن متی چھونی۔ ہری بمل گن گن جگ جونی

بھرت بِبیک براہ بِسالا۔ انایاس اُدھری تیہی کالا

شوک روپی ہرنیاکش نے سب نرمل گنوں والی جگت کے پیدا کرنے والی بدھی روپی پرتھوی کو ہر لیا۔ بھرت جی کے ودیک روپی (گیان روپی) وشال براہ اوتار نے شوک روپی ہرنیاکش کو نشٹ کرکے بنا کسی سخت محنت کے ہی اس کا اُدھار کردیا۔

کری پرنامُو سب کہن کر جورے۔ رامُو راؤ گرُ سادھو نہورے

چھمب آجو اتی اُنوچت مورا۔ کہیوں بدن مردو بچن کٹھورا

بھرت جی نے پرنام کرکے سب کے آگے ہاتھ جوڑے اور رام چندر جی، جنک جی، وششٹ جی اور سادھو لوگوں سے بنتی کی۔ اور بولے آج میں کومل مکھ سے کٹھور (کرخت) بچن کہتا ہوں۔ اس نامناسب کرم کے لئے مجھے کشما کریں۔

ہیئے سُمِری سارَدا سُہائی۔ مانس تیں مکھ پنکج آئی

بمل بِبیک دھرم نئے سالی۔ بھرت بھارتی منجُو مرالی

انہوں نے ہردے میں سندر سرسوتی جی کا سمرن کیا۔ وہ من روپی مانسرودر سے نکل کر مکھ کمل پر آ گئی۔ نرمل وویک، دھرم نیتی سے بھرپور بھرت جی کی بانی سندر ہنسنی ہے۔ جو گنوں کو دوش سے الگ کردینے والی ہے۔

نِرکھی بِبیک بلوچن ہی سِتھِل سنیہہ سماجُو

کری پرنامُو بولے بھرتُو سُمِری سیا رگھو راجُو

بھرت جی نے اپنے گیان کے نیتروں سے سب راج سماج کو جب پریم کے مارے شتھل دیکھا۔ تو سب کو پرنام کرکے شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرکے بھرت جی بولے۔

پربھو پِتُو ماتُو سُہرد گُر سوامی۔ پوجیہ پرم ہت انتر جامی

سرل سُساہِبُو سیل ندھانو۔ پرنتپال سربگیہ سُجانو

ہے پربھو! آپ پتا، ماتا، مِتر، گرو، سوامی، پوجیہ، پرم ہتکاری اور انتر جامی ہیں۔ سرل سبھاؤ، اُتم سوامی، شیل کے بھنڈار، شرن پڑے کی رکھشا کرنے والے، سروگیہ، چتر۔

سمرتھ سرناگت ہتکاری۔ گُن گاہکُو اوگُن اگھ ہاری

سوامی گوسائیں ہی سرس گوسائیں۔ موہی سمان میں سائیں دوہائیں

سمرتھ۔ شرن میں آئے ہوئے کا بھلا چاہنے والے گنوں کے گاہک اور دوشوں کو ہرنے والے ہیں۔ ہے گوسائیں! آپ کے سمان سوامی تو آپ ہی ہیں (اور کمالات آپ ہی ان گنوں سے یکت ایک واحد سوامی ہیں۔ اور میرے سمان سوامی کے ساتھ دھوکہ کرنے والا سیوک بھی میں ہی ہوں۔

پربھو پِتو بچن موہ بس پیلی۔ آئیوں اِہاں سماجُو سکیلی

جگ بھل پوچ اونچ اُرو نیچُو۔ امیئ امرپد ماہرُو میچُو

رام رجائی میٹ من ماہیں۔ دیکھا سُنا کتہوں کوؤ ناہیں

سو میں سب بدھی کنہی ڈھٹھائی۔ پربھو مانی سنیہہ سیوکائی

ہے پربھو! میں آپ کی اور پتا جی کی آگیا کو بھنگ کرکے سماج کو اکٹھی کرکے یہاں آیا ہوں۔ سنسار میں بھلے برے اونچ اور نیچ، امرت اور امر پد (دیوتاؤں کا رتبہ) وش اور موت وغیرہ۔ ان میں سے کسی کو بھی من سے آپکی آگیا کو بھنگ کرتے نہ دیکھا گیا ہے۔ اور نہ سنا ہی گیا ہے۔ لیکن میں نے سب پرکار آپکی آگیا کو مٹانے کی ڈھٹھائی کی ہے۔ اور پربھو نے اس میری ڈھٹھائی کو بھی پریم اور سیوا ہی سمجھ لیا ہے۔

کرپا بھلائی آپنی ناتھ کینہہ بھل مور

دُوشن بھے بھوشن سرس سُجسُو چارُو چہو اور

ہے ناتھ! آپ نے اپنی کرپا اور بھلائی سے میرا بھلا کیا جس سے میرے دوش بھی گنوں کے سمان ہو گئے۔ اور چاروں طرف میرا سندر یش

پچھا گیا۔

وانڈی ریتی سبانی بڑائی ۔ جگت بدت نگما گم گائی
کرکُٹِل کھل کُمتی کلنکی ۔ نیچ نشِیل نریس نستکی
تیئو سُنی سرن سامُویں آئے ۔ سکرت پرنام کھیں اپنائے
دیکھی دوش کبھُوں نہ ار آنے ۔ سُنی گُن سادھُو سماج بکھانے

آپکی ایسی سندر ریتی اور سُندر بانی کی بڑائی سنسار میں پرگٹ ہے۔ اور وید شاستروں نے بھی اس کا گان کیا ہے۔ جو کرُور (نِردیا) کُٹِل، دُشٹ، موڑھ بدھی، کلنکی، نیچ وشیل رہت ۔ نڈر ہیں۔ انہیں بھی سامنے شرن میں آئے بن کر ایک بار پرنام کرنے پر ہی آپ نے اپنا لیا۔ اُن کے دوش کو دیکھکر بھی آپ اپنے من میں نہیں لائے۔ اور اُن کے گُنوں کو سُن کر سادھو سماج میں آپ ہی تانے اُن کا ورنن کیا۔

کو ساہِب سیوک ہی نیواج۔ آپُ سماج ساج سب ساجی
نج کرتُوتی نہ سمجھے سپنیں۔ سیوک سکچ سوچُ اُر اپنیں

سیوک پر ایسی کرپا کرنے والا سوامی اور کون ہے! جو آپ ہی سیوک کا سارا ساج سامان سج دے۔ اور اپنی کرنی کا تو کبھی سپنے میں بھی خیال نہ کرے۔ کِنتُو سیوک کے سنکوچ (شرمساری) کا سوچ سدا اپنے من میں رکھّے۔

سو گوسائیں نہیں دُوسر کوپی ۔ بھُجا اُٹھائی کہیُوں پن روپی
پشُو ناچت سُک پاٹھ پربینا ۔ گُن گتی نٹ پاٹھک آدھینا

ایسا سوامی آپ کے بنا اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔ میں بھُجا اُٹھا کر اور پران باندھ کر (بڑی دڑھتا سے) کہتا ہوں۔ بندر آدک پشُو ناچتے ہیں۔ اور طوطے بھی سکھائے جانے پر پڑھنے میں ماہر ہو جاتے ہیں۔ پرنتو طوطے میں پڑھنے کا جو گُن ہے۔ اور پشُو میں ناچنے والے کے بالترتیب آدھین ہے۔

یوں سُدھاری سنمانی جن کئے سادھُو سرمور
کو کرپال بِنُو پالیہے برداولی برجور

اس پرکار اپنے سیوکوں کی بگڑی بات سُدھار کر اور آدر سے آپ نے انہیں سادھوؤں کا سرتاج بنا دیا ہے۔ ہے کرپالو! آپکے بنا اپنی وِرداولی (کُل کا یش و کیرتی) کا اور کون زبردستی پالن کریگا الغات کون زبردستی اپنے وَنش کے یش و کیرتی بڑھاوے گا۔؟

سوک سنیہہ کہ بال سبھائیں ۔ آئیُوں لائی رجائیسُو بائیں
تبہُوں کرپال ہیری نج اورا ۔ سب ہی بھانتی بھل مانیو مورا

میں شوک کے مارے یا پریم کے مارے یا اپنے بالک پن کے سبھاؤ کے کارن پتا کی آگیا کو بھنگ کرکے آپکے پاس چلا آیا۔ تو بھی ہے کرپالو! آپ نے اپنی طرف دیکھکر سبھی پرکار سے میرا بھلا ہی مانا (ارتھات میرے سبھی دوشوں کو بھی گُن ہی سمجھا)

دیکھیُوں پائے سُمنگل مُولا ۔ جانیُوں سوامی سہج انُوکولا
بڑیں سماج بلوکیئُوں بھاگُو ۔ بڑیں چُوک صاحب انُو راگُو

میں نے آپکے سُندر منگلوں کے مُول چرنوں کا درشن کیا۔ اور یہ بھی جان لیا۔ کہ سوامی مجھ پر سبھاو سے ہی پرسن ہیں۔ اس بڑے سماج میں میں نے اپنے سوبھاگیہ کو دیکھا کہ اتنی بڑی بھاری غلطی ہونے پر بھی سوامی کا مجھ پر کتنا پریم اور کرپا ہے۔

کرپا انُوگرہ انگُو اگھائی ۔ کینہی کرپاندھی سب ادھیکائی
راکھا مور دُلار گوسائیں ۔ اپنے سیل سُبھائے بھلائیں

ہے کرپاندھان! آپ نے مجھ پر سروانگوں سے پُورن کرپا اور دیا بڑھ چڑھ کر کی ہے۔ ہے سوامی! آپ نے اپنے شیل سبھاو اور بھلائی سے میرا لاڈ چاؤ ہی کیا۔

ناتھ نپٹ میں کینہی ڈھٹھائی ۔ سوامی سماج سکوچ بہائی
اپنے چتے جتھا رچی بانی ۔ تیمی ہی نیوائی آرتی جانی

ہے ناتھ! میں نے سوامی اور سماج کے سامنے سب پرکار شرم و حیا چھوڑ کر نِڈر کٹھور جیسے بھی جی میں آیا کہہ دیا ہے۔ ہے دیو! مجھے بہت ہی دُکھی جان کر معاف کرنا۔

سہرد سُجان سُسا ہیب ہی بہت کہت بڑی کھوری
آیسُو دیہئے دیو اب سبئی سُدھاری موری

ھتکاری بدھیمان اور اُتم سوامی سے بہت کہنے میں بڑا دوش ہے۔ اس لیئے ہے دیو! اب آپ مجھے آگیا دیجیئے آپ نے میری سب بگڑی ہوئی دشا کو سُدھار دیا ہے۔

پرکھو پدپدم پراگ دوہائی۔ ستیہ سکرت سُکھ سیما سُہائی
سو کری کہہُوں ہیئے اپنے کی۔ رُچی جاگت سووت سپنے کی

ہے پربھو! آپ کے چرن کملوں کی رج جو ستیہ پُن اور سُکھ کی سندر حد ہے کی سوگند کھا کر میں اپنے ہردے کی بات کہتا ہوں وہ یہ کہ جاگتے سوتے اور سپنے میں بھی میرے من میں یہ اچھیا بنی رہے کہ۔

سہج سنیہہ سوامی سیو کائی۔ سوارتھ چھل پھل چاری بہائی
اگیا سم نہ سُساہیب سیوا۔ سو پرساد جن پاؤں دیوا

کپٹ، خود غرضی اور دھرم ارتھ کام موکش چاروں پھلوں کو چھوڑ کر سبھاوک پریم سے سوامی کی سیوا کرتا رہوں۔ سوامی کی آگیا کا پالن کرنا ہی اُتکی سب سے بڑی سیوا ہے۔ سو آپ ہے دیو! مجھے وہی آگیا دینے کی کرپا کریں۔

اس کہہ پریم بیبس بھئے بھاری۔ پُلک سریر بلوچن باری
پربھو پد کمل گہے اکلائی۔ سمؤ سنیہہ نہ سو کہہ جائی

ایسا کہہ کر بھرت جی بہت ہی پریم کے وش ہو گئے۔ شریر پُلکت ہو گیا۔ اور آنکھوں میں پریم آنسو بھر آئے۔ انہوں نے وِیاکُل ہو کر پربھو شری رام چندر جی کے چرن کمل پکڑ لیئے۔ اُس سمے کے پریم کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

کرپا سندھو سنمانی سُبانی۔ بیٹھائے سمیپ گہی پانی
بھرت بنے سُنی دیکھی سبھاؤ۔ سیتھل سنیہہ سبھا رگھو راؤ

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے سندر بچنوں سے بھرت جی کا آدر کر کے پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔ بھرت جی کی بنتی سن کر اور اُن کے پریم بھرے سبھاؤ کو دیکھ کر ساری سماج اور شری رگھوناتھ جی پریم سے شِتھل ہو گئے۔

رگھو راؤ شتھل سنیہہ سادھو سماج مُنی متھلا دھنی
من مہہُوں سراہت بھرت بھایپ بھگتی کی مہما گھنی
بھرتہی پرسنست بِبُدھ برشت سُمن مانس ملن سے
تُلسی بکل سب لوگ سُن سکچے نِسا گم نلن سے

شری رگھوناتھ جی، سادھوؤں کی منڈلی مُنی وشسشٹ جی، اور متھلا نریش جنک جی پریم کے مارے شِتھل ہو گئے۔ وہ سب من میں بھرت جی کے بھراتری بھاؤ اور بھگتی کی مہما کی سراہنا کرنے لگے۔ اور اُس من سے بھرت جی کی تعریف کرتے ہوئے دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سب لوگ بھرت جی کے بچن سُن کر بیاکُل ہو گئے۔ اور وہ ایسے سکڑ گئے جیسے رات کے آنے پر کمل مرجھا جاتے ہیں۔

دیکھی دُکھاری دین دُہو سماج نر ناری سب
مگھوا مہا ملین مُئے ماری منگل چہت۔

اُسی سمے دونو راجاؤں کے سماج کے سب استری پُرشوں کو دین دُکھی دیکھ کر مہا ملین من والا اندر مرے ہوؤں کو مار کر اپنا کلیان چاہتا ہے۔

کپٹ کُچالی سیما سُر راجو۔ پر اکاج پریہ آپن کاجو
کاک سمان پاک رِپو ریتی۔ چھلی ملین کتہوں نہ پرتیتی

دیوراج اندر کپٹ اور کچال کی حد ہے اُسے تو اپنے لابھ سے ہی پیار ہے۔ دوسروں کی بھلے ہی ہانی ہو جائے۔ اندر کا سبھاؤ کوے جیسا ہے۔ وہ چھل کرنے والا اور میلے من کا ہے۔ وہ کسی پر بھی وشواس نہیں کرتا۔

پرتھم کُمت کر کپٹ سنکیلا۔ سو اُچاٹو سب کیں سر میلا
سُر مایا سب لوگ بموہے۔ رام پریم اتیسیہ نہ بچھوہے

پہلے تو دیو اندر نے بُرا وچار کر کے کپٹ کا سارا ساج سجا دیا

تھا۔ پھر وہ کپٹ سے پیدا ہوئی اُچاٹ سب لوگوں کے سر پر ڈال دی تھی۔ اب اس نے دیو مایا سے سب لوگوں کو موہت کر دیا لیکن پھر بھی شری رام چندر جی کے پریم سے اُن کا بالکل ہی ویراگ نہیں ہوا۔ ارتھات اُن کے من میں شری رام جی کا پریم کچھ تو بنا ہی رہا۔

بھے اُچاٹ لبس من تھر نا ہیں۔ چھن بن رُچی چھن سدن سوہا ہیں
دُبدھا متو گتی پرجا دُکھاری۔ سرِت سندھو سنگم جنو باری

بھے اور اُچاٹ کے کارن کسی کا من ستھر نہیں ہے۔ اُنہیں چھن بھر میں تو رہنے کے لئے بن اچھا لگتا ہے اور چھن میں گھر کی یاد آ کر اچھے لگتے ہیں۔ من کی اس دو بدھا کے کارن پرجا دُکھی ہو رہی ہے۔ انو ندی اور سمندر کے سنگم کا جل بے قرار ہو اُٹھا ہو۔

دُچت کتہوں پرتیو شو نہ ہا ہیں۔ ایک ایک سن مرمو نہ کہہیں
لکھی ہیہ ہنسی کہہ کرپا ندھا نو۔ سرّس سوان مگھوان جبُا نو

دونو طرف چت کے بھٹکنے کے کارن اُنہیں ذرا بھی سنتوش نہیں ہوتا۔ وہ سب ایک دوسرے سے اپنا اپنا بھید بھی نہیں کہتے۔ اُن کے من کی دشا دیکھ کر کرپا ندھان شری رام چندر جی من میں ہنس کر کہنے لگے۔ کہ کتے اندر اور کامی پرش کا ایک ہی سبھاؤ ہے۔

بھرتو جنکو مُنی جن سچو سادھو سچیت بہائی
لاگی دیو مایا سب ہی جتھا جوگو جنو پائی

بھرت جی، جنک جی، مُنی جن، منتری اور گیان وان سادھو پرشوں کو چھوڑ کر دیگی سب استری پرشوں پر اُن کے اپنے سبھاؤ اَدھیکار کے انوسار۔ دیو مایا کا پربھاؤ پڑ گیا۔

کرپا سندھو لکھی لوگ دُکھارے۔ رِیچ سنیہہ سُرتی چھل بھارے
سبھا راؤ گُر مہی سُر منتری۔ بھرت بھگتی سب کے متی جنتری

کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے لوگوں کو اپنے پریم اور دیوراج اندر کے بھاری چھل سے دُکھی پایا۔ سبھا، راجہ جنک، گرو وششٹھ جی، برہمن اور منتری آدی سبھی بدھیاں بھرت جی کی بھگتی کے ہاتھ کا جنتر بن گئیں۔

راہی بھرتی جیتو جنتر بکھے سے۔ سکچت بولت بچن سکھے سے
بھرت سا پرتی نتی بہنے۔ بڑائی۔ سُنت سُکھد برنت کٹھنائی

سب لوگ پریم کے مارے موہت کی بھانت شری رام چندر جی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وہ لجاتے ہوئے سکھائے ہوئے سے بچن بولتے ہیں۔ بھرت جی کی پریتی، نمرتا اور ونے بھاؤ اور بڑائی سُننے میں تو سُکھ دینے والی ہے پر کہنے میں کٹھن ہے۔

جاسو بلو کی بھگتی لو لیسو۔ پریم مگن مُنی گن متھلیسو
مہما تاسو کہے کمی تلسی۔ بھگتی سبھاو سُمتی ہیہ ہُلسی

جن کی بھگتی کے تھوڑے سے انش کو دیکھ کر مُنی گن اور متھلا نریش جنک جی پریم میں مگن ہو گئے۔ اُس بھرت جی کی مہما کو میں تُلسی داس کیسے کہوں! اُن کی بھگتی اور سندر بھاؤ سے میرے ہردے میں (کوی کے ہردے میں) اچھی بُدھی کا وکاس ہو رہا ہے

آپو چھوٹی مہما بڑی جانی۔ کبی کُل کانی مانی سکچانی
کہہ نہ سکتی گن رُچی ادھیکائی۔ متی گتی بال بچن کی نائی

میری بُدھی چھوٹی ہے اور مہما بڑی ہے۔ ایسا جان کر میری بدھی کوی کُل کی مریادا کو مان کر سکچا گئی۔ ارتھات اُسے اس مہما کا ورنن کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ بُدھی کی گنوں میں رُچی تو بڑھ چڑھ کر ہے۔ پرنتو اُنہیں کہنے میں یہ اسمرتھ ہے۔ بُدھی کی گتی بالک کے بچنوں کی طرح ہو گئی (ارتھات جیسے بالک توتلی زبان میں بولتا ہے صاف صاف نہیں بول سکتا! ایسے ہی بدھی کی حالت ہو گئی۔ وہ مہما کا ورنن کس طرح کرے۔)

بھرت امل جس بمل بدھو سُمتی چکور کماری
اُدت بمل جن ہردے نبھ ایک ٹک رہی نہاری

بھرت جی کا نرمل یش نرمل چندرما ہے۔ اور میری سندر بُدھی بالی چکوری ہے۔ جو بھگتوں کے نرمل ہردے آکاش میں اُس چندرما (بھرت جی کا نرمل یش روپی چندرما) کو چڑھا ہوا دیکھ کر ٹکٹکی لگائے دیکھتی ہی رہ گئی ہے۔ پھر بھلا وہ ورنن کیسے کرے۔!

بھرت سبھاؤ نہ سُگم نگمہوں۔ لگھو متی چاپلتا کبی چھمہوں
کہت سُنت ستی بھاؤ بھرت کو۔ سیا رام پد ہوئی نہ رت کو

بھرت جی کے سبھاؤ کا درنن کرنا تو ویدوں کے لیے بھی آسان نہیں ہے۔ اس لئے میری تُچھ بدھی کی ڈھٹھائی کی کوی لوگ کشما کریں۔ بھرت جی کے سدبھاؤ کہتے سُننے کون ایسا منش ہے جو سیتا رام جی کے چرنوں میں لولین نہ ہو جائے۔

سُمرت بھرت ہی پریمو رام کو۔ جیہی نہ سُلبھ تیہی سرس بام کو
دیکھ دیال دسا سب ہی کی۔ رام سُجان جانی جن جی کی

بھرت جی کا سمرن کرنے سے بھی جس کو رام جی کا پریم آسانی سے پراپت نہ ہوا ہو۔ مانو اس کے سمان ابھاگا پرانی اور کون ہے! دیالو اور انتریامی بھگوان شری رام چندر جی سب کی دشا دیکھکر اور بھگت بھرت جی کے ہردے کی گتی جان کر۔

دھرم دُھرین دھیر نیے ناگر۔ ستیہ سنیہہ سیل سکھ ساگر
دیسو کالو لکھی سمیو سماجو۔ نیتی پریتی پالک رگھو راجو
بولے بچن بانی سربسو سے۔ ہت پرینام سُنت سسی رسو سے
تات بھرت تمہ دھرم دُھرینا۔ لوک بید بد پریم پرَبینا

دھرم دھرندھر، دھیر، نیتی میں ماہر، ستیہ، پریم، رشیل، سکھ کے سمندر، نیتی اور پریم کا پالن کرنے والے شری رگھوناتھ جی دیش کال اور موقع اور سماج کو دیکھکر ایسے بچن بولے جو ان کی بانی کا سارا سرمایہ ہی تھے۔ انہوں نے کہا ہے تات بھرت! تم دھرم دھرندھر ہو۔ لوک اور وید دونو کو جاننے والے ہو۔ اور پریم کرنے میں تم سے ماہر ہو۔

کرم بچن مانس بمل تمہ سمان تمہ تات
گر سماج لگھو بندھو گن کُسمے کمی کہی جات

ہے بھرت! من بچن کرم سے نرمل تم اپنی مثال آپ ہی ہو۔ گرو سماج میں اور ایسے بے وقت میں چھوٹے بھائی کے گُنوں کا درنن کس پرکار کیا جائے!

جانہو تات ترنی کُل ریتی۔ ستیہ سندھ پتو کیرتی پریتی
سمئو سماجو لاج گُرو جن کی۔ اُداسین ہت انہت من کی

ہے تات! تم سورج کُل کی ریتی کو ستیہ سندھ باپ پتا جی کی کیرتی اور پریم کو، سمے سماج اور گُرو جنوں کی لاج اور اداسین (نرپکش) متر اور دشمن سب کے من کی بات کو جانتے ہو۔

تمہہ ہی بدت سب ہی کر کرمو۔ آپن مور پرم ہت دھرمو
موہی سب بھانت بھروس تمہارا۔ تاپی کہیوں اوسر انو سارا

تم سب کے کرتویہ کو اور اپنے اور میرے پرم ہتکاری دھرم کو جانتے ہو۔ اگرچہ مجھے سب پرکار سے تمہارا بھروسہ ہے تو بھی موقع کے مطابق کچھ کہتا ہوں۔

تات تات بنو بات ہماری۔ کیول گُر کُل کرپا سنبھاری
نترو پرجا پرجن پریوارو۔ ہم ہی سہت سبھو ہوت کھوارو

ہے تات! پتا جی کے بعد ہماری بات صرف کُل گرو وششٹ جی کی کرپا نے ہی سنبھال رکھی ہے۔ نہیں تو ہمارے ساتھ ہماری پرجا کُٹمب اور پریوار سب ہی خوار (ذلیل) ہوتے۔

جوں بنو اوسر اتھوا دنیسو۔ جگ کیہی کہہو نہ ہوی کلیسو
تس اُتپات تات بدھی کینہا۔ مُنی متھلیس راکھی سبو لینہا

اگر سورج اپنے اصلی وقت سے پہلے ہی غروب ہو جائے تو کہو جگت میں کس کو تکلیف نہ ہوگا۔ ہے تات! اسی پرکار پتا جی کو بے وقت ہم سے سدا کے لئے جدا کر کے ودھاتا نے غضب ڈھایا ہے۔ لیکن منی وششٹ جی نے اور جنک جی نے ہم سب کو بچا لیا ہے۔

راج کاج سب لاج پتی دھرم دھرنی دھن دھام
گُر پربھاو پالیہی سب ہی بھل ہوئیہی پرینام

راج کا کام کاج۔ لجا عزت دھرم، دھرتی دھن اور گھر ان سبھی کا پالن گرو جی کا پربھاو (روحانی بل) ہی کرے گا۔ اور انت میں ہماری سب کی بھلائی ہی ہوگی۔

سہت سماج تمہار ہمارا۔ گھر بن گُر پرساد رکھوارا
ماتو پتا گُر سوامی ندیسو۔ سکل دھرم دھرنی دھر سیسو

گھر میں اور بن میں سماج سہت تمہاری اور ہماری رکھشا گرو جی کی کرپا ہی کرے گی۔ ماتا پتا گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن سارے دھرم روپی پرتھوی کا دھارن کرنے میں شیش ناگ جی کے سمان ہے۔

سو تم کرہو کراوہو موہو۔ مات ترنی کل پالک ہوہو
سادھک ایک سکل سدھی دینا۔ کیرتی سگتی بھوتی مے بینی

ہے ناتھ! تم ماتا پتا کی گرو اور سوامی کی آگیا کا پالن کرو اور مجھ سے بھی کرواؤ۔ اور سورج ونش کے پالنے والے بنو۔ یہ آگیا پالن روپی سادھنا سادھک کے لئے سمپورن سدھیوں کی دینا ہے! اور کیرتی، سدگتی اور دھن و مال ان تینوں کی یہ تروینی ہے۔

سو بچار سہہ سنکٹو بھاری۔ کرہو پرجا پریوارو سکھاری
بانٹی بپتی سبھیں موہی بھائی۔ تمہہ ہی اودھی بھر بڑی کٹھنائی

اسے وچار کر بھاری کشٹ سہہ کر بھی پرجا اور پریوار کو سکھی کرو۔ ہے بھائی! میری مصیبت کو سبھی نے بانٹ لیا ہے۔ پر اُن سب سے بڑھ کر تمہارے لئے تو چودہ برس تک بڑی کٹھنائی ہے۔

جان تمہہ ہی مردو کہیوں کٹھورا۔ کسمے نات نہ انوچت مورا
ہوہیں کٹھائے سبندھو سہائے۔ اوڑیہیں ہاتھ اسنیہو کے گھائے

تمہیں نازک سبھاؤ جان کر بھی میں کٹھور بچن کہہ رہا ہوں۔ ہے تات! مصیبت کے وقت میں ایسا کہنا میرے لئے نامناسب نہیں ہے۔ بپتا کال میں اُتم بھائی ہی مددگار ہوتے ہیں۔ تلوار کے جھلاک وار کو ہاتھ ہی روکتے ہیں۔

سیوک کر پد نین سے مکھ سو صاحب ہو ہوئی
تلسی پریتی کی ریتی سن سکبی سراہیں سوئی

سیوک ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کے سمان اور سوامی مکھ کے سمان ہونا چاہیئے۔ تلسی کہتے ہیں۔ کہ سیوک سوامی کی ایسی پریتی کی ریتی کو سن کر شریشٹھ کوی اس کی سراہنا کرتے ہیں۔

سبھا سکل سن رگھوبر بانی۔ پریم پیودھی امیں جنو سانی
سنتھل سماج سینہہ سمادھی۔ دیکھی دسا چپ سارد سادی

شری رگھوناتھ جی کی بانی سن کر جو پریم ساگر سے نکلے ہوئے امرت رس سے پری پورن تھی۔ سارے سماج پر سکتہ طاری ہو گیا۔ سب کی پریم سمادھی لگ گئی۔ انکی اس دشا کو دیکھ کر سرسوتی جی نے چپ سی سادھ لی۔

بھرت ہی بھیو پرم سنتوشو۔ سنمکھ سوامی بمکھ دکھ دوشو
مکھ پرسن من مٹا بشادو۔ بھا جنو گونگے ہی گرا پرسادو

یہ سن کر بھرت جی بڑے سنتشٹ ہوئے سوامی کے سامنے ہوتے ہی ان کے سارے دکھ اور دوش منہ موڑ گئے۔ ان کے من کا کلیش مٹ گیا۔ چہرہ پرسن ہو گیا مانو کسی گونگے پر سرسوتی جی کی کرپا ہو گئی ہو۔ (اتفاقات گونگے کو قوت گویائی مل گئی)

کینہہ سپریم پرنامو بہوری۔ بولے پانی پنکروہ جوری
ناتھ بھیو سکھو ساتھ گئے کو۔ لہیوں لاہو جگ جنمو بھئے کو

انہوں نے پھر بڑے پریم کے ساتھ شری رام چندر جی کو پرنام کیا۔ اور اپنے کمل کے سمان سندر ہاتھوں کو جوڑ کر بولے۔ ہے ناتھ! میں نے آپکے ساتھ جانے کا سکھ پراپت کر لیا ہے۔ اتفاقات بن میں آپکے ساتھ جانے سے آپکی سیوا کرنے سے مجھے جتنا سکھ ملنا تھا اتنا ہی سکھ میں نے اب پراپت کر لیا ہے۔ اور میں نے سنسار میں جنم لینے کا لابھ بھی پراپت کر لیا ہے۔

اب کرپال جس آئیسو ہوئی۔ کروں سیس دھر سادر سوئی
سو اولمب دیو موہی دیئی۔ اودھی پار وپاوں جیہی سیئی

ہے کرپالو! اب جیسی بھی آگیا ہو۔ اس کو سر ماتھے پر رکھ کر آدر کے ساتھ کروں گا۔ آپ مجھے اب کوئی ایسا سہارا دیجئے جس کا سہارا کر کے میں اس چودہ سال کی میعاد کو گزار سکوں۔

دیو دیو ابھیشیک ہت گرو انوساسنو پائی
آنیو سب تیرتھ سلِلو تیہی کہہ کاہ رجائی

ہے دیو! آپ کے راج تلک کے لئے گرو جی کی آگیا پاکر میں سب تیرتھوں کا جل لیتا آیا ہوں۔ اس کے لئے آپ کی کیا آگیا ہے

ایکو منورتھ بڑ من ماہیں۔ سبھے سکوچ جات کہہ ناہیں
کہہو تات پربھو آیسو پائی۔ بولے بانی سنیہہ سہائی

ہے ناتھ! میرے من میں ایک اور بڑی خواہش ہے۔ مجھے اور لجا کے کارن وہ کہی نہیں جا سکتی۔ شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے بھائی! کہو بھرت جی نے پربھو کی آگیا پاکر پریم بھری سندر بانی سے کہا

چترکوٹ منی تھل تیرتھ بن۔ کھگ مرگ سر سری نرجھر گری گن
پربھو پد انکت ادنی بسیشی۔ آیسو ہوئی تو آوؤں دیکھی

چترکوٹ کے پوتر ستھان، تیرتھ، بن، پکشی، پشو، تالاب ندی، جھرنے، اور پربتوں کے سلسلے اور خاص کر آپ کے چرنوں کے نشان والی زمین ان سب کو یدی آپ آگیا دیں۔ تو میں دیکھ آؤں

اوسی اتری آیسو سر دھرہو۔ تات بگت بھے کانن چرہو
منی پرساد بنو منگل داتا۔ پاون پرم سہاون بھراتا

شری رگھوناتھ جی بولے۔ ضرور اتری رشی کی آگیا سر پر دھارن کرو۔ اور نربھے ہوکر بن میں گھومو۔ اتری منی کی کرپا سے یہ بن سب منگلوں کا دینے والا پرم پوتر اور سندر ہے۔

رشی نایک جہنہ آیسو دیہیں۔ راکھیہو تیرتھ جل تھل تیہیں
سنی پربھو بچن بھرت سکھ پاوا۔ منی پد کمل مدت سر ناوا

رشی راج اتری جی جہاں آگیا دیں، وہاں ہی تیرتھوں کا جل جو تم لائے ہو۔ بھر کر رکھ دینا۔ پربھو شری رام چندر جی کے بچن سنکر بھرت جی نے سکھ پایا۔ اور پرسن ہوکر منی اتری کے چرن کملوں میں سر نوایا۔

بھرت رام سمبادو سن سکل سمنگل مول
سر سوارتھی سراہی کل برشت سر تر پھول

بھرت جی اور شری رام چندر جی کے سنواد (مکالمہ، بات چیت) سن کر جو سارے سندر منگلوں کا مول ہے۔ خود غرض دیوتا سورج ونش کی استتی کرکے کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

دھنیہ بھرت جے رام گوسائیں۔ کہت دیو ہرشت برپائیں
منی متھلیس سبھا سب کاہو۔ بھرت بچن سن بھیو اچھاہو

"بھرت جی دھنیہ ہیں" سوامی رام جی کی جے ہو، ایسا کہتے ہوئے دیوتا لوگ بہت ہی پرسن ہو رہے ہیں۔ بھرت جی کے بچن سن کر منی وششٹ جی، متھلا نریش جنک جی، اور ساری سبھا میں سب کسی کو بڑا ہی آنند ہوا۔

بھرت رام گن گرام سنیہو۔ پلک پرسنت راؤ بدیہو
سیوک سوامی سبھاؤ سہاون۔ نیم پیم اتی پاون پاون

جنک جی پلکت ہوکر بھرت جی اور شری رام چندر جی کے گنوں اور انکے آپس کے پریم کی تعریف کر رہے ہیں۔ کہ سیوک اور سوامی دونو کا کیسا سندر سبھاؤ ہے۔ اور ان کے نیم اور آپس کا پریم پوترتا کو بھی ادھک پوتر کرنے والے ہیں۔

منی انوسار سراہن لاگے۔ سچو سبھاسد سب انوراگے
سن سن رام بھرت سمبادو۔ دہو سماج ہیہ ہرش بشادو

منتری اور سبھاسد پریم میں مگن ہوئے۔ اپنی اپنی بدھی انوسار سراہنا کرنے لگے۔ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے سنواد کو سن سن کر دونو طرف کی سماج کو خوشی بھی ہوئی اور غمی بھی ہوئی (بھرت جی کے سندر سبھاؤ اور پریم کو دیکھ کر خوشی اور یہ جان کر کہ پربھو واپس ایودھیا نہیں لوٹیں گے غمی ہوئی۔

رام ماتو دکھ سکھ سم جانی۔ کہہ گن رام پربودھی رانی
ایک کہہیں رگھوبیر بڑائی۔ ایک سراہت بھرت بھلائی

کوشلیا جی نے دکھ سکھ کو برابر جان کر شری رام جی کے گنوں کا ورنن کر کے دوسری رانیوں کو سمجھایا۔ کوئی تو شری رام چندر جی کی بڑائی کرتی ہے۔ اور کوئی بھرت جی کی نیکی کی تعریف کرتی ہے۔

اتری کہیو تب بھرت سن سیل سمیپ سکوپ
راکھیے تیرتھ تو یہ تہہ پاون امیئے انوپ

تب اتری جی نے بھرت جی سے کہا۔ کہ پربت کے نزدیک ایک سندر کوآں ہے وہاں اُس کوئیں میں پوتر لائی ہوئی اور امرت جیسے تیرتھ جل کو رکھدو۔

بھرت اتری انوساسن پائی۔ جل بھاجن سب دیئے چلائی
سانج آپو اتری مُنی سادھو۔ سہت گئے جہنہ کوُپ اگادھو

بھرت جی نے اتری مُنی کی آگیا پاکر پانی کے سب برتن آگے بھیجدیئے۔ اور چھوٹے بھائی شترگھن اتری مُنی اور سادھوؤں کے ساتھ آپ وہاں گئے۔ جہاں کہ وُہ اتھاہ کوآں تھا۔

پاون پاتھ پنیہ تھل راکھا۔ پرمُدِت پیم اتری اس بھاشا
تات انادی سدھ تھل ایہو۔ لوپیو کال پدت نہیں کیہو

تیرتھوں کے اس پوتر جل کو اُس کوئیں کی پنیہ بھومی میں رکھ دیا۔ پریم سے مگن ہوئے اتری مُنی نے کہا ہے تات! یہ ستھان سدا سے ہی سدھ ہے۔ کال چکر سے یہ چھُپ گیا تھا۔ اس لئے کوئی اسے نہیں جانتا تھا۔

تب سیوکنہ سرس تھلُو دیکھا۔ کینہہ سجُل ہِت کوُپ بسیشا
بِدھی بس بھیو بسو اُپکارُو۔ سُگم اگم اتی دھرم بچارُو

تب بھرت جی کے سیوکوں نے اُس جل بھرے ستھان کو دیکھا۔ اور اس سندر جل کے لئے ایک خاص کوآں بنا لیا۔ دیویوگ سے وشو بھر کا اُپکار (بھلا بہتری) ہوگیا۔ دھرم کا دِچار جو بہت ہی کٹھن ہے اس کوئیں کی وجہ سے آسان ہوگیا۔

بھرت کوُپ اب کہیہیں لوگا۔ اتی پاون تیرتھ جل جوگا
پریم سنیم نمجت پرانی۔ ہوئیہیں بمل کرم من بانی

اب آج سے اس کو لوگ بھرت جی کا کوآں کہیں گے۔ تیرتھوں کے جل کے مِلاپ سے تو یہ بہت ہی پوتر ہوگیا ہے۔ اس میں پریم اور نیم پوروک نہانے سے پرانی من بچن کرم سے شُدھ ہو جائیں گے۔

کہت کوُپ مہما سکل گئے جہاں رگھوراؤ
اتری سُنایو رگھوبرہی تیرتھ پنیہ پربھاؤ

کوئیں کی مہما کہہ کر سب لوگ شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رگھوناتھ جی کو اتری جی نے اس تیرتھ کے پُن کے پربھو کو کہہ سُنایا۔

کہت دھرم اتہاس سپریتی۔ بھیئو بھور نسی سو سُکھ بیتی
نِتیہ نباہی بھرت دوؤ بھائی۔ رام اتری گرُو آیسو پائی
سہت سماج ساج سب سادیں۔ چلے رام بن اٹن پیادیں
کومل چرن چلت بنو پن ہیں۔ بھئی مرِدو بھومی سکچی من ماہیں

پریم سے دھرم اتہاس کہتے کہتے وہ رات سُکھ سے گذر گئی۔ اور سویرا ہو گیا۔ بھرت اور شترگھن دونو نِتیہ کرم کرکے شری رام چندر جی گرُو وشِشٹ جی اور اتری مُنی کی آگیا پاکر سماج سہت سارے ساز و سامان سے رام بن میں گھومنے کے لئے پیدل ہی چلے۔ اُن کے نازک پاؤں ہیں۔ اور جوتے کے بنا ننگے ہی چل رہے ہیں۔ دیکھ کر پرتھوی من ہی من میں شرمندہ ہوکر کومل (نرم) ہوگئی۔

کُش کنٹک کانکریں کُرائیں۔ کٹکو کٹھور کُبستو دُرائیں
مہی منجُل مِردُو مارگ کینہے۔ بہت سمیر تری بِدھ سُکھ لینہے

کانٹے، کنکر اور گڑھوں آدی کڑوی سخت اور بھدی چیزوں کو پرتھوی نے چھپا لیا۔ اور اُن کے لئے سندر کومل راستے بنا دیئے۔ شیتل مند اور سگندھ تین پرکار کی سکھدائک ہوا چلنے لگی۔

سُمن برشی سُر گھن کر چھاہیں۔ بٹپ پھول پھل ترن مِردتائیں
مرِگ بلوک کھگ بول سُبانی۔ سیوہیں سکل رام پریہ جانی

دیوتا پھُول برساکر، بادل سایہ کرکے، درخت پھوُل پھل کر گھاس پھوس اپنی کوملتا سے۔ پشو دیکھکر اور پنچھی چہچہا کر سبھی بھرت جی کی۔ شری رام جی کا پیارا جان کر سیوا کرتے ہیں۔

سُلبھ سِدھی سب پراکرت ہو رام کہت جمہات
رام پران پریہ بھرت کہوں یہ نہ ہوئی بڑی بات

جب سادھارن منشوں کو بھی جمائی لینے سے رام کہنے سے سب سِدھیاں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ تو رام چندر جی کے پران پیارے

بھرت جی کے لئے پرتھوی آدک کا سندر اور کومل مارگ بنانا اور بادلوں کا سایہ کرنا وغیرہ انوکول سدھبوں کا پراپت ہونا کون سی بڑی بات ہے۔

ایہی بدھی بھرت بن ماہیں۔ نیم پریم لکھی منی سکچائیں
پنیہ جل آشرم بھوی بسیھا گا۔ کھگ مرگ تر ترن گری بن باگا
چارو وچتر پوتر بسیشی۔ بوجھت بھرت دبیہ سب دیکھی
سنی من مدت کہت رشی راؤ۔ ہیتو نام گن پنیہ پربھاؤ

اس پرکار بھرت جی بن میں گھوم رہے ہیں۔ اُن کے نیم اور پریم کو دیکھ کر منی لوگ شرمندہ ہوتے ہیں۔ پوتر جل استھان، پرتھوی کے الگ الگ حصے (بھومی)، پشو، گھاس، پربت بن اور باغیچے ان سب کو بہت ہی سندر شوبھا والے، پوتر اور دِوّیہ دیکھ کر بھرت جی پوچھتے ہیں۔ رشی راج اتری جی من میں پرسن ہو کر اُن سب کے کارن، نام، گُن اور اُتم پربھاو کو کہتے ہیں۔

کتہوں نمجن کتہوں پرناما۔ کتہوں بلوکت من ابھیراما
کتہوں بیٹھی منی آیسو پائی۔ سمرت سیا سہت دوؤ بھائی

بھرت جی کہیں اشنان کرتے ہیں اور کہیں پرنام کرتے ہیں کہیں دل کش جگہوں کو دیکھتے ہیں، کہیں منی کی آگیا پا کر بیٹھ کر سیتا جی سمیت شری رام اور لکشمن کا سمرن کرتے ہیں۔

دیکھی سبھاؤ سنیہ سسیوا۔ دیہیں اسیس مدت بن دیوا
پھرہیں گئیں دن پہر اڑھائی۔ پربھو پد کمل بلوکہیں آئی

اُن کے سبھاؤ، پریم اور اُتم سیوا کو دیکھ کر بن دیوتا پرسن ہو کر آشیرواد دیتے ہیں۔ جُوں گھوم کر اڑھائی پہر دن گزر جاتے ہیں، لوٹ پڑتے ہیں۔ اور آ کر پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کا درشن کرتے ہیں۔

دیکھے تھل تیرتھ سکل بھرت پانچ دن ماجھ
کہت سنت ہری ہر جسو گیو دِوس بھی سانجھ

سارے تیرتھ استھانوں کو بھرت جی نے پانچ دنوں میں دیکھ لیا۔ بھگوان وشنو اور شیو جی کے سندر یش کو کہتے سنتے وہ دن بھی گذر گیا۔ اور شام ہو گئی۔

بھور نہائے سبو جرا سماجو۔ بھرت بھومی سر تیرہُتی راجو
بھل دن آجو جانی من ماہیں۔ رام کرپال کہت سکچا ہیں

اگلے دن سویرے نہا کر سب سماج بھرت جی، برہمن اور راجہ جنک سمیت اکٹھا ہو گیا۔ آج یاترا کے لئے شبھ دن ہے من میں یہ وچار کر بھی کرپالو بھگوان شری رام چندر جی کہتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔

گرنرپ بھرت سبھا اولوکی۔ سکچی رام پھر اوَنی بلوکی
سیل سراہی سبھا سب سوچی۔ کہوں نہ رام سم سوامی سنکوچی

شری رام چندر جی نے گرو وشسٹ، راجہ جنک، بھرت اور ساری سبھا کو دیکھا۔ پھر سکچا کر (شرمیلے پن سے) وہ پرتھوی کی طرف دیکھنے لگے۔ سب سبھا اُن کے شیل کی سراہنا کر کے سوچتی ہے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان سنکوچی (شرمیلے سبھاو والا) سوامی کہیں نہیں ہے۔

بھرت سجان رام رکھ دیکھی۔ اُٹھی سپریم دھر دھیر بسیشی
کر ڈنڈوت کہت کر جوری۔ راکھیں ناتھ سکل رچی موری

چتر بھرت جی رام چندر جی کے رُخ کو دیکھ کر بڑی دھیرج دھر کر پریم پورک اُٹھے، ڈنڈوت پرنام کر کے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔ آپ نے میری سب اچھاؤں کو پورن کیا ہے۔

موہی لگ سہیو سبہیں سنتاپو۔ بہت بھانت دُکھ پاوا آپو
اب گوسائیں موہی دیئو رجائی۔ سیوؤں اودھ اودھی بھر جائی

میرے کارن سب نے تکلیف دُکھ سہے، اور آپ نے بھی بہت پرکار سے دُکھ پایا۔ اب ہے سوامی! مجھے آگیا دیجئے۔ تاکہ میں جا کر چودہ برس تک ایودھیا پُری کا سیون کروں۔

جیہیں اپائے پنی پائے جنو دیکھے دین دیال
سو سکھ دیئے اودھی لگ کوسل پال کرپال

ہے دین دیال! ہے کرپالو! ہے کوشل ناتھ! جس اُپائے سے

داس آپ کے چرنوں کا پھر درشن کر سکے. چودہ برس کی میعاد بھر کے لئے مجھے وہی اُپدیش دیجئے.

پُرجن پرجن پرجا گوسائیں. سب شُچی سرس سنیہہ گوسائیں
دائرُ بدی پھل کبھو دُکھ دا ہو. پربھو ہنو بادر بیرم پد لاہو

ہے ناتھ! اودھ پُر کے نواسی، کٹمبی اور پرجا سبھی آپ کے پوتر پریم رس سے بھرپور ہیں آپ کے واسطے تو مرے ۔لئے جنم مرن کی آگ میں جلنا بھی اچھا ہے! اور ہے پربھو! آپ کے بنا مکتی کی پراپتی بھی دیرتھ ہے.

سوامی سمجھا نو جان سبہا کی. رُچی لالسا رہنی جن جی کی
پرنت پالو پالیہی سب کا ہو. دیُو دُہو دِسی اور نباہو

ہے سوامی! آپ انتریامی ہیں. سب کے ہردے کی جانتے ہیں. مجھ سیوک کے ہردے کی رُچی، لالسا اور رہنی جان کر ہے شرناگتوں کے سوامی! آپ سب کا پالن کریں گے اور ہے دیو! دونوں طرفوں کی (بن کی بھی اور اودھ پُری کی بھی) اور نباہ دیں گے. (ارتھات آپ چودہ برس بن میں رہ کر پتا جی کی آگیا کا پالن بھی کریں گے. اور اپنی کرپا سے چودہ برس تک اودھ پُری کا سیون کرنے میں بھی مجھے سمرتھ کریں گے

اس موہی سب بدھی بھور بھروسو. کئیں بچارو نہ سوچ کھرو سو
آرتی مور ناتھ کر چھوہو. دُہوں مِل کینہہ ڈیٹھو سٹھ موہو

مجھے سب پرکار سے ایسا بھاری بھروسہ ہے وچار کرنے پر تنکے کے برابر بھی سوچ نہیں رہ جاتا. ہے ناتھ! میری دینتا (بے چارگی بے بسی) اور آپ سوامی کے پریم ان دونوں نے مل کر مجھے زبردستی ڈھیٹھ بنا دیا ہے.

یہ بڑ دوش دُور کر سوامی. تج سنکوچ سکھئے انوگامی
بھرت بنے بِن سبہیں پرسنسی. کھیر نیر بیبرن گتی ہنسی

ہے سوامی! اس مہا اپرادھ کو کشما کر کے اور سنکوچ کو چھوڑ کر آپ مجھ سیوک کو اُپدیش دیجئے. دودھ اور جل کو الگ الگ کر دینے میں ہنس کے سمان سبھاؤ والے بھرت جی کی بینتی سُن کر اُس کی سبھی نے تعریف کی.

تات تُمہاری موری پرجن کی. چنتا گرُہی نرپہی گھر بن کی
ماتھے پر گرُ مُنی متھلیسو. ہم ہی تمہہ ہی سپنیہوں کلیسو

ہے تات! تمہاری میری اور پریوار کی اور گھر کی اور بن کی ساری چنتا گرو وششٹھ جی اور مہاراج جنک جی کو ہے. جب تک ہمارے سر پر گرو وششٹھ جی اور مُنی وشوامتر جی اور متھلا پتی جنک جی کا سایہ ہے. ہمیں اور تمہیں سپنے میں بھی کسی پرکار کا دُکھ نہیں ہے.

مور تمہار پرم پُرشارتھو. سوارتھو سجسو دھرمو پرمارتھو
پتو آیسو پالہیں دوہو بھائی. لوک بید بھل بھوپ بھلائی

میرا تمہارا سب سے بڑا پُرشارتھ، سوارتھ، سُندر یش، دھرم اور پرمارتھ اتنا ہی ہے کہ ہم دونو بھائی پتا جی کی آگیا کا پالن کریں. پتا جی کے کلیان سے ہی (ارتھات اس پرکار اُن کی پرتگیا کو پرمان کر کے) لوک اور وید دونو میں بھلا ہے.

گر پِتو ماتو سوامی سکھ پالیں. چلیہوں کُمگ پگ پرہیں کھالیں
اس بچار سب سوچ بہائی. پالہو اودھ اودھی بھر جائی

گرو پتا ماتا اور سوامی کی آگیا کا پالن کرنے سے اگر بھی راستے سے بھٹک بھی جائیں تو بھی ہانی نہیں ہوتی. ایسا وچار کر کے سب سوچ چھوڑ کر چودہ برس تک جا کر اودھ کا پالن کرو.

دیسو کوسُو پرجن پریوارُو. گُر پد رجہیں لاگ چھرو بھارُو
تمہہ مُنی ماتو سچیو سکھ مانی. پالیہو پُہومی پرجا رجدھانی

دیش. خزانہ، کٹمبی اور پریوار ان سب کا بھار تو گرو جی کے چرنوں کی رج پر ہے. تم تو مُنی وششٹھ جی، ماتا جی اور منتریوں کی شکشا مان کر پرجا اور راجدھانی کا چودہ برس تک پالن کرتے رہنا.

مُکھیا مکھو سو چاہیئے کھان پان کہوں ایک

پالئی پوشئی سکل انگ تلسی سہت ببیک

تلسی داس جی کہتے ہیں، کہ شری رام چندر جی نے کہا) مکھیا (چودھری۔ مالک) مکھ کے سمان رہنا چاہیے۔ جو کھانے پینے کو ایک ہی ہے لیکن وچار کر سب انگوں کا پالن کرتا ہے (جو جس قابل ہو) پالن کرتا ہے۔

راج دھرم سربسُو اتینوئی۔ جیمے من ماہہ منورتھ گوئی
بندھو پربودھ کینہہ بہو بھانتی۔ بنُو ادھار من توشُو نہ سانتی

راج دھرم تو بس اتنا ہی ہے۔ جیسے ایک ہی من میں سب منورتھ چھپے رہتے ہیں۔ شری رام چندر جی نے بہت پرکار بھرت جی کو سمجھایا۔ لیکن بغیر کسی آدھار کی پراپتی کے اُن کے من میں نہ سنتوش ہُوا اور نہ شانتی۔

بھرت سیل گرُو سچو سماجو۔ سکچ سنیہہ بیبس رگھوراجو
پربھو کر کرپا پانوریں دینہیں۔ سادر بھرت سیس دھر لینہیں

بھرت جی کے پریم اور گرُو منتری اور سماج کی حاضری دیکھ کر شری رگھوناتھ جی سنکوچ اور پریم کے وش میں ہو گئے (ارتھات پربھو شری رام چندر جی اور بھرت جی کے پریم کو دیکھ کر انہیں آدھار کے روپ میں اپنی کھڑاؤں دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ پوجنیہ گرُو اور سماج کے بڑے بوڑھوں کے سامنے شرم کھاتے ہیں۔ اس لئے وہ پریم اور سنکوچ کے وش ہو گئے) آخر پربھو شری رام چندر جی نے بھرت جی کو کھڑاؤں دے دیں۔ اور بھرت جی نے انہیں آدر کے ساتھ سر پر رکھ لیا۔

چرن پیٹھ کرُونا ندھان کے۔ جنو جُگ جامک پرجا پران کے
سنپٹ بھرت سنیہہ رتن کے۔ آکھر جُگ جنو جیو جتن کے

کرپا ندھان شری رام چندر جی کی دونو کھڑاویں مانوں پرجا کے پران کی رکھشا کیلئے دو پہریدار ہیں۔ بھرت جی کے پریم روپی رتن کے لئے مانو ڈبیا ہیں۔ اور جیووں کے موکش پانے کے لئے مانو رام نام کے دو اکھشر ہیں۔

کل کپاٹ کر کُسل کرم کے۔ بمل نین سیوا سُدھرم کے
بھرت مُدت اولمب لہے تیں۔ اس سُکھ جس سیارام رہے تیں

یہ دونو کھڑاویں رگھو کل کی رکھشا کے لئے مانو دونو کواڑ ہیں۔ سب اُتم کرم کرنے کیلئے مانو دونو ہاتھ ہیں۔ اور سیوا اور دھرم کے تو مانو دو نو گیان کے نرمل نیتر ہیں۔ بھرت جی اس آدھار (کھڑاؤں) کو لے کر بہت پرسن ہوتے انہیں ان کو سر پر دھارن کر کے اتنا سُکھ ہُوا۔ جتنا کہ شری رام چندر و سیتا جی کے رہنے سے ہوتا۔

ماگیؤ بداپرنامُو کر رام لئے اُر لائی
لوگ اُچاٹے امرپتی کُٹل کواوسرُو پائی

بھرت جی نے پرنام کر کے وداع مانگی۔ تب شری رام چندر جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اُدھر کُٹل دیو راج اندر نے بُرا وقت پا کر لوگوں کے منوں کو اُچاٹ کر دیا۔

سو کُچال سب کہنہ بھئی نیکی۔ اودھی آس سم جیونی جی کی
نتر لکھن سیارام وبوگا۔ ہہری مرت سب لوگ کروگا

دیو اندر کی وہ کُچال (بُری چال) بھی سب لوگوں کے لئے سکھدائک ہی ہوئی۔ جیسے چودہ برس کے بعد پھر بھگوان ایودھیا میں پدھار کر ہم سب کو درشن دیں گے،، یہ آشا لوگوں کا پران آدھار تھی۔ ویسے ہی اندر کی یہ بُری چال بھی لوگوں کے لئے سنجیونی (اکسیر) ہو گئی۔ نہیں تو اگر ایودھیا نواسیوں کے من میں اُچاٹ نہ ہوتی تو وہ لکشمن جی، سیتا جی اور رام چندر جی کے ویوگ روپی بھاری روگ سے ہائے ہائے کر کے تڑپ کر ہی مر جاتے۔

رام کرپا اوریب سُدھاری۔ بببُدھ دھار بھئی گُن د گو ہاری
بھینٹت بھج بھر بھائی بھرت سو۔ رام پریم رسُو کہہ نہ پرت سو

شری رام جی کی کرپا نے یہ اُلجھن سُلجھا دی۔ دیوتاؤں کی سینا آئی تو تھی لوٹ مار کرنے کے لئے، لیکن اُلٹا وہ ہتکاری اور سہائک (مددگار) بن گئی۔ شری رام جی بڑے پریم سے بھرت جی کو بازوؤں میں لے کر بغل گیر ہوئے۔ رام جی کے اس پریم رس کا ورنن کیا ہی نہیں جا سکتا۔

تن من بچن اُمگ انُوراگا۔ دھیر دھرندھر دھیر جو تیاگا۔
بارج لوچن موچت باری۔ دیکھی دسا سُر سبھا دُکھاری

تن من بچن تینوں سے ایسا پریم اُمڈ پڑا۔ کہ دھیر دھر نُدھر شری رام چندر جی نے بھی دھیرج کو تیاگ دیا۔ اُن کے کمل نیتروں سے پانی کی دھار بہہ نکلی۔ اُنکی دشا کو دیکھ کر دیوتاؤں کی سبھا بہت دُکھی ہو گئی۔

مُنی گن گرُ دھُر دھیر جنک سے۔ گیان انل من کسیں کنک سے
جے برنچی نرلیپ اُپائے۔ پدم پتر جمی جگ جل جائے

مُنی گن، گرُو وشِشٹ جی اور جنک جی جیسے دھیر دھُرندھر جو اپنے منوں کو گیان اگنی میں سونے کے سمان کس چکے تھے (ارتھات جیسے اگنی میں میلا پن جل جانے کے بعد سونا کندن بن کر نکلتا ہے۔ ویسے ہی وہ من کی آسکتی موہ وغیرہ میل کو گیان اگنی میں دگدھ کر کے پرم ویراگی بن چکے تھے۔) جن کو برہما جی نے نرلیپ ہی پیدا کیا۔ جو جگت میں جل میں پیدا ہوئے کمل کے سمان نر آسکت پیدا ہوئے (جیسے کمل پانی میں رہتے ہوئے بھی بھیگتا نہیں۔ پانی سے سنگ نہیں پاتا ویسے ہی جو جگت میں سب بیوہار کرتے ہوئے نرلیپ تھے)

تیئو بلوک رگھُوبر بھرت پریتی انوپ اپار
بھئے مگن من تن بچن سہت براگ بچار

وہ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے لاثانی اپار (غیر محدود) پریم کو دیکھ کر ویراگ اور وچار کے ہوتے ہوئے بھی تن من بچن سے پریم میں مگن ہو گئے۔

جہاں جنک گرُ گتی متی بھوری۔ پراکرت پریتی کہت بڑی کھوری
برنت رگھُوبر بھرت بیوگو۔ سُن کٹھور کوی جانہی لوگو

جہاں جنک جی اور گرُو وشِشٹ جی کی بدھی کی گتی بھی بھولی ہو گئی۔ اس الوکک پریتی کو لوکک موہ کہنے پر بڑا دوش ہے۔ شری رگھوناتھ جی اور بھرت جی کے دیوگ کا ورنن اگر میں کروں۔ تو لوگ مجھے پتھر دل کوی کہیں گے۔

سو سکوچ رس اکتھ سُبانی۔ سمیو سنیہو سمر سُکچانی
بھینٹ بھرتو رگھُوبر سمجھائے۔ پُنی رپُو دونو ہرش ہیہ لائے

وہ سنکوچ رس اکتھنیہ ہے۔ اس لئے کوی کی سُندر بانی

اس سمے اس کے پریم کا سمرن کر کے سکچا گئی (سکڑ گئی) بھرت جی کو مل کر پربھو شری رام چندر جی نے سمجھایا۔ پھر پرسن ہو کر شترو گھن جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

سیوک سچو بھرت رُکھ پائی۔ نج نج کاج لگے سب جائی
سُن دارُن دُکھو دہُوں سماجا۔ لگے چلن کے ساجن ساجا

سیوک اور منتریوں نے بھرت جی کا رُخ پا کر وداع ہونے کی تیاری کرنی شروع کر دی۔ یہ سُن کر دونو سماجوں میں بڑا ہی دُکھ چھا گیا۔ وہ سب واپس چلنے کے لئے ساج سجانے لگے۔ ارتھات سواریاں پالکیاں وغیرہ تیار کرنے لگے۔

پربھو پد پدم بندی دوؤ بھائی۔ چلے سیس دھر رام رجائی
مُنی تاپس بن دیو نہوری۔ سب سنمان بہوری بہوری

پربھو شری رام چندر جی کے چرن کملوں کی بندنا کر کے دونو بھائی بھرت اور شترو گھن اُن کی آگیا کو سر پر رکھ کر چلے۔ مُنی، تپسوی اور بن دیوتا سب کا بار بار سنمان کر کے بھرت جی اور شترو گھن جی نے اُن کی بنیتی کی۔

لکھن ہی بھینٹ پرنام کر سر دھر سیا پد دھور
چلے سپریم اسیس سُنی سکل سمنگل مور

پھر دونو بھائی لکشمن جی کو مل کر اور انہیں پرنام کر کے اور سیتا جی کے چرنوں کی دھول کو سر پر دھارن کر کے سمپورن منگلوں کی مول آشیرواد پا کر بڑے سپریم کے ساتھ ایودھیا جی کو چل پڑے۔

سانُج رام نرپ ہی سر نائی۔ کینہی بہت بدھی بنے بڑائی
دیو دیا بس بڑ دکھو پائیو۔ سہت سماج کانن ہی آئیو

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام چندر جی نے راجہ جنک جی کو سر نوا کر اُن کی بہت پرکار سے بنیتی کی اور بڑائی کی۔ اور کہا۔ ہے دیو! آپ نے ہم پر دیا کر کے بڑا دُکھ اُٹھایا۔ آپ سماج سہت بن میں آئے۔

پُرجنگوُ دھاریئے دیجئی اسیسا ۔ کینہہ دھیر دھر گوُ نو مہیسا
مُنی ہی جی دیوسادھوُ سنمانے ۔ بِداکئے ہری ہر سم جانے

اب آشیرواد دے کر نگر کو پدھاریئے۔ یہ سُن کر راجہ جنک جی نے دھیرج دھر کر اپنے دیش کو پرستھان کیا (روانگی کی) پھر شری رام جی نے منی برہمن اور سادھوؤں کا سنمان کیا۔ اور انہیں بھگوان وشنو اور شوجی کا روپ سمجھتے ہوئے آدر کے ساتھ وداع کیا۔

ساسُو سمیپ گئے دوؤ بھائی ۔ پھرے بندی پگ آسش پائی
کوشک بامدیو جابالی ۔ پرجن پرجن سچو سچالی

تب شری رام جی اور لکشمن جی دیبی ساس کے پاس گئے اور اُنکے چرنوں کی بندنا کر کے آشیرواد پا کر لوٹ آئے۔ شری وشوامتر بامدیو اور جابالی اور سدا چاری نگر نواسی کٹمبھی اور منتری

جتھاجوگوُ کر بنے پرنا ۔ بداکئے سب سانج راما
نامی پُرش لگھو مدھیہ بڈیرے ۔ سب سنمانی کرپاندھی پھیرے

ان سب کو یتھا یوگیہ بینتی اور پرنام کر کے شری رام جی اور لکشمن جی نے وداع کیا۔ پھر چھوٹے درمیانے اور بڑے سبھی اوستھاؤں کے استری پُرشوں کو آدر ستکار کر کے کرپاندھان شری رام چندر جی نے وداع کیا۔

بھرت ماتُو پد بندی پربھوُ سُچی سنیہہ مل بھینٹ
بداکینہہ سج پالکی سکچ سوچ سب میٹ

پھر بھرت جی کی ماتا کیکئی جی کے چرنوں کی بندنا کر کے پربھو شری رام چندر جی پوتر پریم کے ساتھ انہیں ملے۔ اُنکی شرمندگی اور سوچ کو سب پرکار سے دور کر کے پالکی سجا کر اُن کو بھی وداع کیا۔

پری جن ماتو پتہی مل سیتا ۔ پھری پرانپریہ پریم پنیتا
کری پرنامُو بھینٹی سب ساسوُ ۔ پریتی کہت کبی ہیئے نہ ہلاسوُ

وہ سیتا جی جن کو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ اور جو اُن سے سچا پریم کرنے والی ہیں۔ اپنے کٹمبھیوں اور ماتا

پتا سے مل کر لوٹ آئیں۔ پھر پرنام کر کے سب ساسوؤں سے سیتا جی ملیں۔ اُنکی پریتی کا ورنن کرنے کے لیئے کوی کے ہردے میں جرأت ہی نہیں ہوتی۔

سُنی سکھ بھینٹ آسش پائی ۔ رہی سیا دُہُو پریتی سمائی
رگھُوپتی پٹو پالکیں منگائیں ۔ کری پربودھُو سب ماتُو چڑھائیں

اُن کی شکشا سُن کر سیتا جی نے من بھاتی آشیرواد پائیں۔ وہ دونو طرفوں کی یعنی سسرال کی طرف کی اور میکے کی طرف کی پریتی میں مگن ہو گئیں۔ پھر شری رام چندر جی نے پردہ دار پالکیں منگوائیں۔ اور سب ماتاؤں کو دھیرج بندھا کر اُن پر چڑھایا۔

بار بار ہلمی پلی دُہُو بھائیں ۔ سم سنیہہ جننیں پہنچائیں
ساجی باجی گج باہن نانا ۔ بھرت بھوپ دل کینہہ پیانا

بار بار دونوں بھائی ماتاؤں سے سمان پریم سے مل جل کر اُن کو دور تک پہنچا کر واپس لوٹ آئے۔ بھرت جی اور راجہ جنک جی کی سماجوں نے گھوڑے ہاتھی اور بھانت بھانت کی سواریاں سجا کر کوچ کیا۔

ہردے رامُو سیا لکھن سمیتا ۔ چلے جاہیں سب لوگ اچیتا
بسہہ باجی گج پسُو ہیہ ہاریں ۔ چلے جاہیں پربس من ماریں

سب لوگ اپنے ہردوں میں شری رام سیتا رام اور لکشمن جی کو رکھ کر سکتے کی سی حالت میں چلے جا رہے ہیں۔ بیل گھوڑے ہاتھی اور پشو من میں ہارے ہوئے ہٹھ سے اپنے من کو مار کر چلے جا رہے ہیں۔

گرُ گرُ تیا پد بندی پربھُو سیتا لکھن سمیت
پھرے ہرش بسمے سہت آئے پرن نکیت

سیتا جی اور لکشمن جی کے سمیت پربھو شری رام چندر جی نے گرو وششٹ جی اور گرو پتنی ارندھتی جی کے چرنوں کی بندنا کی اُن کو وداع کر کے وہ خوشی اور غمی کی ملی جلی حالت میں پرن کٹی پر لوٹ آئے۔

بداکینہہ سنمانی نشادو ۔ چلیئو ہردہ بڑ برہ بشادو
کول کرات بھیل بن چاری ۔ پھرے پھرے جوہاری جوہاری

پھر بڑے آدر کے ساتھ نشادراج کو وداع کیا۔ وہ اپنے بھروے میں شری رام جی کے دیوگ کی پیڑا کو ساتھ لے کر چلا۔ پھر کول کرات بھیل وغیرہ بن میں رہنے والے لوگوں کو وداع کیا۔ وہ سب بار بار بندنا کر کے اپنے ٹھکانوں کو چلے۔

پربھو سیا لکھن بیٹھی بٹ چھاہیں ۔ پریہ پرجن بیوگ بلکھاہیں
بھرت سینہہ سبھاؤ سباتی ۔ پریا انج سن کہت بکھانی

تب شری رام چندر جی سیتاجی اور لکشمن جی بڑ کے سایہ میں بیٹھ کر پیارے پریوار کے ویوگ میں تڑپنے لگے۔ بھرت جی کے پریم سبھاؤ اور پریم بھری بانی کا بار بار ورنن کر کے شری رام چندر جی لکشمن جی اور سیتاجی سے کہنے لگے۔

پریتی پرتیتی بچن من کرنی ۔ شری مکھ رام پریم بس برنی
تیہی اوسر کھگ مرگ جل مینا ۔ چترکوٹ چیر اچر ملینا

من بچن کرم سے بھرت جی کے پریم اور وشواس کا ورنن شری رام چندر جی نے اپنے مکھ سے پریم وش ہو کر کیا۔ اس سمے پشو پنچھی اور جل کی مچھلیاں اور چترکوٹ کے سبھی جڑ چیتن، جیو دکھی ہو گئے۔

بیبدھ بلوک دسا رگھوبر کی ۔ برش سمن کہہ گتی گھر گھر کی
پربھو پرنام کر دینہہ بھروسو ۔ چلے مدت من ڈر نہ کھروسو

شری رگھوناتھ جی کی ایسی دشا دیکھ کر دیوتا لوگ پھولوں کی بارش کر کے اپنے اپنے گھر کی دشا کہنے لگے۔ ارتھات اپنے اپنے دکھڑے رونے لگے۔ پربھو شری رام چندر جی نے ان کو پرنام کر کے حوصلہ دیا۔ ان کے من میں ذرا سا بھی ڈر نہ رہا۔ پرسن من سے وہ اپنے گھروں کو چلے۔

سانج سیا سمیت پربھو راجت پرن کٹیر
بھگتی گیان بیراگیہ جنو سوہت دھرے سریر

چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتاجی سمیت پربھو شری رام چندر جی اپنی پتوں کی کٹیا میں ایسے براجمان ہیں مانو بھگتی گیان اور ویراگ ساکار روپ دھارن کر کے شوبھا پا رہے ہوں۔

منی مہی سر گر بھرت بھوآلو ۔ رام برہ سبو ساجو بہالو
پربھو گن گرام گنت من ماہیں ۔ سب چپ چاپ چلے مگ جاہیں

منی جن، برہمن، گرو وششٹ جی، بھرت اور راجہ جنک شری رام جی کے پریم میں سمست سارے سماج کے بہا دیا کل ہیں۔ پربھو کے گنوں کا من میں سمرن کرتے ہوئے سب لوگ چپ چاپ راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

جمنا اتر پار سبو بھیئو ۔ سو باسر بنو بھوجن گیئو
اتر دیو سری دوسر باسو ۔ رام سکھا سب کینہہ سپاسو

پہلے دن سب لوگ جمنا اتر کر پار ہو گئے۔ وہ دن بغیر کھائے ہی گذر گیا۔ دوسرے دن گنگا جی پار اتر کر شرنگ ویر پر میں مقام کیا۔ وہاں رام سکھا نشادراج نے سب پرکار کے آرام کے سادھن بہت پرستت کر دیئے۔

سئی اتر گومتیں نہائے ۔ چوتھیں دوس اودھ پر آئے
جنکو رہے پر باسر چاری ۔ راج کاج سب ساج سنبھاری

پھر سئی اتر کر گومتی جی میں نہائے اور چوتھے دن سب ایودھیا پری میں پہنچ گئے۔ جنک جی ایودھیا پری میں چار دن رہے۔ اور راج کاج سمبندھی سب بندوبست کیا۔

سونپ سچو گر بھرت ہی راجو ۔ تیرہت چلے ساج سب ساجو
نگر ناری نر گر سکھ مانی ۔ بسے سکھین رام رجدھانی

پھر منتری، گرو وششٹ جی اور بھرت جی کو راج سونپ کر سارا ساز و سامان ٹھیک کر کے جنک پور کو چلے۔ نگر کے لوگ گرو وششٹ جی کی شکھشا (آگیا) مان کر شری رام جی کی راجدھانی ایودھیا پری میں سکھ سے بسنے لگے۔

رام درس لگ لوگ سب کرت نیم اپباس
تج تج بھوشن بھوگ سکھ جیئت اودھی کی آس

رام جی کے درشن کے نمت سب لوگ نیم اور برت کرنے لگے۔

وہ سب زیوروں اور بھوگ ولاس کو چھوڑ کر اس آستا پر جی رہے ہیں۔ کہ چودہ برس کی میعاد ختم ہونے پر شری رام جی کے درشن ہوں گے۔

سیوک سیوسوک بھرت پربودھے۔ نج نج کاج پائے سکھ اودھے
پنی سکھ دینہی بول لگھو بھائی۔ سونپی سکل ماتو سیوکائی

منتریوں اور اُتم سیوکوں کو بھرت جی نے سمجھایا۔ وہ سب سیکھ (ہدایت) پاکر اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔ پھر چھوٹے بھائی شترگھن جی کو بلا کر شکشا دی اور سب ماتاؤں کی سیوا کا کام انہیں سنبھال دیا۔

بھوسر بول بھرت کر جورے۔ کر پرنام بیئے پنے نہورے
اونچ نیچ کارج بھل پوچو۔ آیسو دیب نہ کرب سنکوچو

براہمنوں کو بلا کر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا۔ اور انکی استھا کے انوسار بنتی اور بندنا کی کہ آپ لوگ چھوٹا بڑا بھلا برا کوئی بھی کام ہو اس کے لئے مجھے آگیا دینے میں کسی پرکار کا سنکوچ (لجا) ہچکچاہٹ، پس وپیش) نہ کرنا۔

پرجن پرجن پرجا بولائے۔ سمادھان کر سبس بسائے
سانج گے گرگیہہ بہوری۔ کر ڈنڈوت کہت کر جوری

پھر بھرت جی نے نگر نواسیوں کو اور پریوار کے لوگوں کو سب پرجا کو بلا کر انکی دھیرج بندھائی اور ان کو سُکھ پورک بسنے کی سہولیات دیں۔ پھر چھوٹے بھائی شترگھن جی سمیت وہ گرو جی کے گھر گئے اور ڈنڈوت پرنام کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔

آئیس ہوئے تو رہوں سنیما۔ بولے منی تن پلک سپیما
سمجھب کہب کرب تمہہ جوئی۔ دھرم سار جگ ہوئیہی سوئی

اگر آپ آگیا دیں۔ تو میں بھی نیم سے رہوں! یہ سن کر منی وششٹ جی کا شریر پلکت ہو گیا۔ اور وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔ ہے تات! تم جو ہی سمجھو گے وہی کہو گے اور وہی کرو گے جو سنسار میں دھرم کا سار ہوگا۔

سُن سکھ پائے اسیس مُڑ گنک۔ بول زائے سادھ

سنگھاسن پر پربھو پادُکا۔ بیٹھارے نر اُپادھ

گرو جی کی شکشا اور بڑی آشیرواد پاکر بھرت جی نے جوتشیوں کو بلایا اور شبھ دن اور شبھ مہورت سادھ کر پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کو بغیر کسی الجھن کے سنگھاسن پر براجت کر دیا۔

رام مات گرو پد سرو نائی۔ پربھو پد پیٹھ رجائیس پائی
نندی گرام کریہ پرن کٹیرا۔ کینہہ نواس دھرم دھر دھیرا

پربھو شری رام چندر جی کی ماتا کوشلیا جی کے اور گرو وششٹ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کی آگیا پاکر دھرم دھرندھر شری بھرت جی نے نندی گرام میں پتوں کی کٹیا بنائی۔ اور اس کٹیا میں نواس کیا۔

جٹا جوٹ سر منی پٹ دھاری۔ مہی کھن کس ساتھری سنواری
اسن بسن باسن برت نیما۔ کرت کٹھن رشی دھرم سپریما

سر پر جٹاؤں کا جوڑا بنا لیا۔ منیوں کے سے مرگ چھالا اوک بستر دھارن کئے۔ زمین کو کھود کر کُشا کا بچھونا بنایا۔ بھوجن۔ بستر، برتن برت نیم ان سبھی باتوں میں پریم کے ساتھ رشیوں کے کٹھن دھرم کا پالن کرنے لگے۔

بھوشن بسن بھوگ سکھ بھوری۔ من تن بچن تجے تن توری
اودھ راج سر راج سہائی۔ دسرتھ دھن سن دھنند لجائی
تیہہ پر بست بھرت نہوراگا۔ چنچریک جمی چمپک باگا
رہ بلاس رام انو راگی۔ تجت بمن جمی جن بڑ بھاگی

بھرت جی نے گہنے کپڑے، بھوگ، اور سب سکھوں کو من تن بچن سے تنکے کی طرح تیاگ دیا۔ جس اودھ کے راج کو دیو راج اندر بھی للچا کر رشک کرتے تھے۔ اور راجہ دسرتھ جی کی مال و دولت کو سن کر کبیر بھی پانی پانی ہو جاتے تھے۔ اس اودھ پوری میں بھرت جی ویرکت ہوئے بستے ہیں۔ مانو جیسے چمپا کے باغ میں بھونرا رہتا ہے۔ شری رام چندر جی کے پیارے بڑ بھاگی بھگت کتنی کے بھوگ ولاس اور دھن دولت کو ترک کرتے کی بہانت تیاگ دیتے ہیں۔

رام نیم بھاجن بھرت بڑے سنہہ ایہی کر توتی

چاتک ہنس سراہیت ٹیک بیبیک بھوتی

پھر بھرت جی تو خود شری رام چندر جی کے پریم کے پاتر ہیں۔ اُن کے لئے ایسی کرنی کون سی بڑی بات ہے! ارتھات اُن کا ایسے نیم برتوں کا پالن کرنا ایک سادھارن سی بات ہے۔ پریتھوی کا جل نہ پینے کا ہٹھ کرنے سے پپیہے کی اور دودھ کو پانی سے الگ کر دینے کی کلا سے ہنس کی بھی سراہنا ہوتی ہے۔ (بھرت جی کی سراہنا صرف نیم اور برت کا پالن کرنے سے ہی نہیں ہوتی بلکہ اُن کی سراہنا تو شری رام جی کے پرتی سچے پریم کے کارن ہوتی ہے۔ ہٹھ یوگ کئی پرکار کے برتوں کا پالن تو لیشو پنچھی اور دُشٹ منش بھی کر پاتے ہیں)

دیہہ دنہوں دن دوُبر ہوئی۔ گھٹے تیج بل مکھ چھبی سوئی
نت نو رام پریم پُن پینا۔ بڑھت دھرم دل مَن نہ ملینا

بھرت جی کا شریر دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ بیرتو تیج اور بل نہیں گھٹتا ہے۔ چہرے کی آب ویسے ہی بنی ہوئی ہے۔ شری رام چندر جی کے پریم کا پرن نت پرتی نیا اور درڑھ ہوتا جاتا ہے۔ دھرم کا ایک بڑھتا ہے۔ اور من کبھی اُداس نہیں ہوتا۔

جمے جل گھٹت سرد پرکاسے۔ بلست بیتس نیج بکاسے
سم دم سنیم نیم اُپاسا۔ نکھت بھرت ہیہ بمل اکاسا

جیسے موسم سرما کے آنے پر جل گھٹتا ہے۔ کنتو بیت شوبھا پاتے ہیں۔ اور کمل کھلتے ہیں۔ شم دم سنیم نیم اور برت آدی بھرت جی کے نرمل ہردے آکاش کے تارا گن ہیں۔

دھرو وشواس اودھی راکا سی۔ سوامی سُرتی سُر بیتھی بکاسی
رام پریم بدھو اچل ادوشا۔ سہت سماج سوہ نت چوکھا

وشواس ہی اُس آکاش میں دُھرو تارا ہے۔ چودہ برس کی میعاد کا دھیان پورنماشی کے سمان ہے۔ اور سوامی شری رام جی کی سمرتی کہکشاں ہے۔ شری رام جی کا پریم اچل اور دوش رہت (چندرما میں جو سیاہی اُس سے رہت) چندرما ہے۔ جو اپنی سماج سمیت نت بڑی سُندر شوبھا پا رہا ہے۔

بھرت رہنی سمجھن کرتوتی۔ بھگتی برتی گُن بمل بھبوتی
برنت سکل سُکبی سکچاہیں۔ سیس گنیش گرا گم ناہیں

بھرت جی کا رہن سہن و سمجھ، کرنی، بھگتی، ویرکت بھاو، گُن اور نرمل بڑائی۔ ان سب کا ورنن کرنے میں سبھی کوی ہچکچاتے ہیں۔ کیوں کہ اُنکی مہما کا ورنن کرنے میں تو شیش، گنیش، اور سرسوتی جی کو بھی پہنچ نہیں۔ پھر پراکرت کویوں کی تو بات ہی کیا۔

نت پوجت پربھو پانوری پریتی نہ ہردے سمات
مانگ مانگ آیس کرت راج کاج بہو بھانت

وہ ہر روز پربھو شری رام چندر جی کی کھڑاؤں کا پوجن کرتے ہیں۔ اُنکے ہردے میں پریم سماتا نہیں ہے۔ کھڑاؤں سے آگیا مانگ کر وہ سب پرکار سے راج کا کام کرتے ہیں۔

پلک گات ہیہ سیا رگھو بیرو۔ جیہہ نام جپ لوچن نیرو
لکھن رام سیا کانن بسہیں۔ بھرت بھون بس تپ تن کسہیں

بھرت جی کا شریر پریم کے مارے سدا پُلکت رہتا ہے۔ ہردے میں سدا سیتا رام جی براجتے ہیں۔ جیبھ سدا رام نام جپتی رہتی ہے۔ نیتروں میں پریم آنسو چھائے رہتے ہیں۔ لکشمن، سیتا اور رام جی تو بن میں رہتے ہیں۔ لیکن بھرت جی گھر میں ہی رہ کر تپ کا جیون بسر کر کے شریر کو سکھاتے ہیں۔

دوؤ دِسی سمجھ کہت سب لوگو۔ سب بدھی بھرت سراہن جوگو
سُن برت نیم سادھو سکچاہیں۔ دیکھ دسا مُنی راج لجاہیں

دونو طرف کی دشا پر وچار کر کے سب لوگ کہتے ہیں۔ کہ بھرت جی سب پرکار سے سراہنے کے یوگیہ ہیں۔ اُنکے برت اور نیم کو دیکھ کر سادھو لوگ بھی لجاتے ہیں۔ اور اُنکی دشا کو دیکھ کر منیشور بھی شرماتے ہیں۔

پرم پنیت بھرت آچرنو۔ مدھر منج مد منگل کرنو
ہرن کٹھن کلی کلش کلیشو۔ مہا موہ رجنی دلن دنیسو

بھرت جی کا پرم پوتر آچار بہت مدھر، سُندر اور آنند منگل کرنے والا ہے۔ کلجگ کے کٹھن پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ اور مہا موہ روپی رات کی

کا ناش کرنے والا مانو سُورج ہے

پاپ پُنج کُنجر مرگ راجُو۔ سمن سکل سنتاپ سماجُو
جن رنجن بھنجن بھوبھارُو۔ رام سنیہہ سُدھا کر سارُو

(بھرت جی کا آچرن) پاپ رُوپی ہاتھیوں کے جھنڈوں کو مار بھگانے والا سنگھ رُوپ ہے۔ سب دکھوں کے سماج کا ناش کرنے والا ہے بھگتوں کو شانتی دینے والا اور سنسار کے دُکھوں کو دُور بھگانے والا ہے۔ اور شری رام جی کے پریم رُوپی چندرما کا سار (آبِ حیات) ہے۔

سیارام پریم پیُوش پُورن ہوت جنم نہ بھرت کو
مُنی من اگم جم نیم سم دم کٹھن برت آچرت کو
دُکھ داہ دارِد دمبھ دُوشن سُجس مس اپہرت کو
کلی کال تُلسی سے سٹھنہہ ہٹھ رام سنمُکھ کرت کو

اگر شری سیتا رام جی کے پریم امرت سے پری پُورن بھرت جی کا جنم اس سنسار میں نہ ہوتا تو جو یم نیم اور شم دم آدی کٹھن برت ہیں اور جن کا پالن کرنا مُنی جنوں کے لئے بھی سہج نہیں۔ ایسے برتوں کا پالن پھر کون کرتا؟ اپنے سُندر یش کے بہانے دُکھ سنتاپ دردِ ورتا آدی دمبھ آدی دوشوں کو کون ہرن کرتا؟ اور کلجُگ میں مجھ تُلسی داس جیسے ادھم جیووں کو کون ہٹھ پُورک شری رام جی کی شرن میں لے آتا؟

بھرت چرت کر نیم تُلسی جو سادر سُنہیں
سیارام پد پریم اوس ہوئے بھو رس برتی

تُلسی داس جی کہتے ہیں۔ جو بھرت جی کے چرت کو نیم سے آدر کے ساتھ (شردھا پُورک) سُنیں گے۔ اُن کو سنسار کے وِشے بھوگوں سے ویراگ ہو گا۔ اور شری سیتا رام جی کے چرنوں میں پریم ہو گا۔

ماس پارائن۔ اکیسواں وشرام۔ ایودھیا کانڈ سماپت ہُوا
تُلسی رامائن انک حصّہ اول سماپت ہُوا

مہابھارت اُردو (مجلد باتصویر) جس کی مانگ پندرہ سال سے جاری تھی، کارکنانِ اوم نے زرِ کثیر خرچ کر کے اسکو ابھی ابھی چھپوایا ہے مہابھارت ہندو ساہتیہ میں سنسکرت کا ایک اُتّم اُتّم اور وِستِرت گرنتھ ہے۔ اسکے لگ بھگ ایک لاکھ شلوک ہیں جو اٹھارہ پربوں میں بٹے ہوئے ہیں، مہابھارت جو پانچواں وید بھی کہا جاتا ہے اس گرنتھ میں کیول کورو پانڈوں کے یدھ کا ہی ذکر نہیں ہے بلکہ اس میں دھرم اور نیتی کا ورنن نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں مفصل کیا گیا ہے۔ اس گرنتھ کی رچنا بھگوان ویدویاس جی نے کی ہے بھگوت گیتا جو کہ تمام سنسار میں پرسدھ ہے وہ بھی اسی مہابھارت کے بھیشم پرب کا ایک حصّہ ہے۔ ہر دھرم پریمی کو ضرور منگوانا چاہیئے۔
حصّہ اول صفحات ۷۲۰ خوبصورت مضبوط جلد میں ملبوس قیمت ۵/۵/۔ روپیہ

شریمد بھگوت گیتا انک

یہ رسالہ "اوم" ۱۹۵۳ء کا سالانہ نمبر ہے۔ سنسکرت کے شلوک بمعہ ارتھ اور مفصل تشریح درج ہے اس کا ترجمہ پروفیسر نرمل چند جی نے کیا ہے۔ اردو میں ایسی لاجواب گیتا آپکو نہیں مل سکتی۔ کاغذ اعلیٰ سفید ۲۴ پونڈ مضبوط جلد میں ملبوس، بیسیوں تصاویر سے مزیّن۔ قیمت مجلد ۵/۸/۔

دفتر رسالہ اوم اندرون اجمیری گیٹ دہلی سے منگوائیں ۔

شری رگھوناتھ چالیسہ

لیکھک کوی لوک ناتھ ورل۔

دوہا

جے شری رگھوکل مکٹ منی راگھویندر رگھوناتھ
بسو ہردیہ میں جگت میا جنک للی کے ساتھ

دوہا

سکھ سروپ انوپ پربھو سکھ ساگر سکھ دھام
من وانچھت پھل دیجیے رگھوپتی راجہ رام

چوپائی

جے جے رگھوونش دلارے۔ رگھوکل مکٹ منی اجیالے
بھوسندھو سے تارن ہارے۔ بھگت جنوں کے پرم سہارے

جے جے جے شری رگھوکل بھوشن۔ جانکی ولبھ جانکی جیون
جے جے سرنر منی من رنجن۔ بھو بھنجن ہاری کھل دل گنجن

جے جے مریادا پرشوتم۔ نارائن نرپتی نرو تم
رگھوکل شوبھا رگھوکل چندن۔ دشرتھ ست دس دوش نکندن

جے رگھوناتھ کنور اودھیشور۔ جے رگھوویر سریہ کر نیشور
جے سرپتی سر بھوپ منوہر۔ سندر روپ انوپ منوہر

جے سیا پت پتی سرنایک۔ جے سکھ ساگر جے سکھ دایک
جے پرن پالک ہتو سہایک۔ تم رکھشا ہم جن سرنایک

پنکج سدرش نین تمہارے۔ کارے کجرارے متوارے
مدھر منوہر ادبھت نیارے۔ کرونا رس برساون ہارے

نیل امبج سم ورن تمہارا۔ نیل منی سدرش اجیارا
مکراکرت کنڈل اتی سندر۔ رتن جڑت منی جھجت منوہر

اُر میں گج مکتا ولی سوہے۔ گھٹنوں تاک رتناولی سوہے
شبھ وجینتی مال سہاوے۔ نرکھ اندر کا دھنش لجاوے

تلک للاٹ پہ شوبھا پاوے۔ جیوں آکاش پہ چندر سہاوے
شانتی کھشما دیا کے ساگر۔ شبھ گن آگر وشوا وجاگر

مات پتا کے آگیا کاری۔ گئو براہمن رکھشا ورت دھاری
تاڑکا مارسبا ہو مارا۔ وکٹ نساچر دل سنگھارا

سنگ شلا کے چرن چھوہایا۔ کی پروان ناری کی کایا
ترن سمان شیو دھنش اٹھایا۔ پرشورام کا مان مٹایا

رگھوکل ریتی پہ پشپ چڑھائے۔ وچن نبھایا بن کو دھائے
کھبوٹ چمن ادھوٹے ہرشایا۔ پردھن بھنے درشن دھن پایا

اگن بان جب چلے تمہارے۔ سنگھ سمان جب تم للکارے
کھشن میں کھر دوکھشن سنگھارے۔ جے بن باسی راج دلارے

جب ماریچ نے جال بچھایا۔ راون نے ہرلی چھا مایا
کر پر بھگت کھگیس جلایا۔ کرونا کر نج دھام بٹھایا

پمپا سر پر شبوری تاری ۔ ہوتی وپر سے بھینٹ تماری
کپسکن دھا سگر یو ابھارا ۔ سرپتی سست بالی سنگھارا

بھگت بھبھیکشن شرن میں آیا ۔ سو تم کنٹھ سے اُسے لگایا
یودھا کمبھ کرن کو مارا ۔ مہابلی راون کو سنگھارا

نل نیل ہنومنت کے سوامی ۔ انگد جامونت کے سوامی
تم ہو بندت ویدوں دوارا ۔ تم دینوں کا پرم سہارا

ویدروپی سندھو متھنے سے ۔ تم رتّی کُل میں رُوپ میں چمکے
جے جے رتّی کُل کے اُجیارے ۔ وندنیہ پریہ اِشٹ ہمارے

تم نے بھینٹ جنوں کو تارا ۔ دُکھی جنوں نے تمہیں پکارا
کہت کومی دل سانچ سکارے ۔ کرپا کرو رگھو ونش دولارے

دوہا ۔ نینوں میں بس جائیے کوشلیش اودھیش
کرونا درشٹی کیجیئے کرونا ندھی کرونیش

آرتی

(لیکھک کومی دل)

جے رگھوناتھ ہرے ۔ جے جے رگھوناتھ ہرے
نام کا رس جو پیوے ۔ بھوسندھو سے ترے جے جے

جے رگھوکل اُجیارے جے رگھوکل بھوشن
دشرتھ راج دولارے کوشلیا نندن جے جے

رگھوبیندر رگھوناتک رگھوکل تلک ہتی
رگھوپتی رگھوور راگھو یودھا ۔ جگپتی جے جے

کنچن مکٹ سسوبھت رتن جٹت سندر
کانن کنڈل ادھ بھت اُر مالا من ہر جے جے

نینن کی شوبھا پر روی ششی بلہاری
پریہ مکھ کی پریہ چھبی پر کوٹی مدن واری

کوئل کر کملوں میں دھنش بان ساجے
شری متھلیش کماری وام انگ ساجے جے جے

دینا ناتھ دیا نِدھی دینن ہت کاری
دین دیال دیا ندھی دانو سنگھاری جے جے

نینن ابھاگے چکورے چندر کی تم جیوتی
انچل میں بھر لائے شردھا کے سنہہ موتی جے جے

نردھن کے انچل میں بھگتی رتن بھر دو
کہت کومی دل نندن کرونا درشٹی کرو

جے جے جے

آرنیہ کانڈ

मूलं धर्मतरोर्विवेक जलधेः पूर्णेन्दुमानन्ददं
वैराग्याम्बुज भास्करं ह्यघघन ध्वान्तापहं तापहम्
मोहाम्भधर पूग पाटन विधौ स्वः सम्भवं शंकरं
वन्दे ब्रह्म कुलं कलङ्क शमनं श्रीराम भूप प्रियम्
॥ १ ॥

شلوک ۱

مُولم دھرم ترو ویک جلدھیہ پورن اندم آنندم
ویراگیہ امبج بھاسکرم ہی اگھگھن دھنوان تاپہم تاپہم
موہ ابھودھر پگ پاٹن ودھو سو سمبھوم شنکرم
بندے برہم کُلم کلنک شمنم شری رام بھوپ پریم

ترجمہ

دھرم برکش کے مُول۔ وویک روپی سمندر کی امنگ بڑھانے والے پورن چندرما ویراگ روپی کمل بن کے کھلانے والے سُوریہ دیو۔ پاپ سے اندھکار کا ناش کرنے والے تینوں تاپوں (ادھیاتمک آدی دیوک۔ ادہی بھوتک) کو ہرنے والے۔ موہ رُوپی۔ بادلوں کی گھٹاؤ کو چھن بھن کرنے کی کریا میں آکاش سے پیدا ہوئی۔ وایو سرُوپ برہما جی کی کُل میں پیدا ہونے والے اور کلنک کا ناش کرنے والے مہاراج رام جی کے پیارے شری شنکر جی کی میں بندنا کرتا ہُوں۔

मान्द्रानन्दपयोद सौभ गतनु पीताम्बरं सुन्दरं
पाणौ बाण शरासनं कटिलसतूणीर भारं वरम
राजीवाय तलोचनं धृतजटा जूटेन संशोभितं
सीता लक्ष्मण संयुतं पथिगतं रामाभिरामं भजे
॥ २ ॥

شلوک ۲

ساندر آنند پیود سوبھگ تنُم پیتامبرم سُندرم
پانو بان شراسنم کٹی لست تونیر بھارم ورم
راجی وایت لوچنم دھرت جٹا جوٹین سنشوبھتم
سیتا لکشمن سنیُتم پتھیگتم رام ابھیرامم بھجے۔

ترجمہ

جن کا شریر جل سہت گھنے میگھ کے سمان سندر اور آنند گھن ہے۔ جو سندر پیتامبر دھارن کئے ہیں۔ جن کے ہاتھوں میں دھنش اور بان ہیں۔ کہ اُتم ترکش کے بوجھ سے شوبھا پا رہی ہے کمل کے سمان وشال جن کے نیتر ہیں مستک پر جٹا جوٹ دھارن کئے ہیں۔ اُن شوبھائمان شری سیتا جی اور لکشمن جی سمیت مارگ پر چلے جاتے ہوئے آنند دینے والے شری رام چندر جی کو میں بھجتا ہوں۔

سورٹھا

اُما رام گُن گوڑھ پنڈت مُنی پاویں برتی
پاویں موہ بموڑھ جے ہری بمکھ نہ دھرم رتی
ہے پاربتی! شری رام جی کے گُن گوڑھ ہیں پنڈت اور مُنی

رگ مُن گنو٘ں کو سمجھ کر ویراگ پراپت کرتے ہیں۔ جو بھگوان سے بمُکھ ہیں اور جن کی دھرم میں پریتی نہیں ہے۔ وہ مہا مُوڑھ بھگوان کے گنو٘ں کو سُن کر موہ کو پراپت ہوتے ہیں۔

چوپائی

پُرنر بھرت پریتی میں گائی۔ متی انُوروپ انُوپ سہائی
اب پربھو چرت سنہو اتی پاون۔ کرت جے بن سُر نر منی بھاون

میں نے اپنی بدھی کے انُوسار پُر واسیوں اور بھرت جی کے لاثانی اور سُندر پریم کا گان کیا ہے۔ اب پربھو رام چندر جی کے پرم پوتر چرتر کو سُنو جو وہ بن میں کر رہے ہیں۔ وہ چرتر دیوتا منش اور منیوں کے من بھانے والے ہیں۔

ایک بار چُن کُسُم سہائے۔ نج کر بھوشن رام بنائے
سیتہہ پہرائے پربھو سادر۔ بیٹھے پھٹک سلا پر سُندر

شری رام جی نے ایک بار اپنے ہاتھوں سے سُندر پھول چُن کر طرح طرح کے گہنے بنائے اور سُندر شفاف شلا پر بیٹھے ہوئے پربھو نے بڑے پریم کے ساتھ وہ گہنے سیتا جی کو پہنا دیئے۔

۲
سُرپتی سُت دھر بایس بیشا۔ سٹھ چاہت رگھوپتی بل دیکھا
جمی پپیلیکا ساگر تھاہا۔ مہا مند متی پاون چاہا

دیوراج اندر کے مہا نیچ جینت نامی پتر نے کوے کا شریر دھارن کر کے پربھو شری رام چندر جی کے بل کی پریکشا کرنے کی چیشٹا کی (بُرا ارادہ من میں ٹھانا) جیسے مہا مُوڑھ چیونٹی سمندر کا تھاہ پانا چاہتی ہے۔

۳
سیتا چرن چونچ ہتِ بھاگا۔ مُوڑھ مند متی کارن کاگا
چلا رُدھر رگھونایک جانا۔ سینک دھنُش سایک سندھانا

وہ مُوڑھ مند متی پربھو کے بل کی پریکشا کرنے کیلئے بنا ہوا کوا سیتا جی کے چرنوں میں چونچ مار کر بھاگا۔ جب خون بہہ نکلا تب شری رگھوناتھ نے جانا اور دھنُش پر سرکنڈے کا بان چڑھایا۔

اتی کرپال رگھونایک سدا دین پر نیہہ
دوہا تا سن آئے کینہہ چھل مُورکھ اوگن گیہہ

دیکھو۔ جو پرم کرپالو شری رگھوناتھ جی سدا ہی دین دکھیوں سے پریم کرتے ہیں۔ اُن سے بھی اُس دوشوں کے بھنڈار مورکھ جینت نے آ کر چھل کیا۔

پریرت منتر برہم سر دھاوا۔ چلا بھاج بایس بھے پاوا
دھر نج روپ گیؤ پت پاہیں۔ رام بمُکھ راکھا تیہہ ناہیں

منتر سے پریرا ہُوا وہ برہم بان دوڑا۔ کوّا ڈرتا ہوا بھاگ چلا۔ وہ اپنا اصلی رُوپ دھارن کر کے اپنے پتا کے پاس گیا۔ لیکن شری رام جی کا ورودھی جان کر (مخالف جان کر) دیوراج اندر نے اُسے پناہ نہ دی۔

بھا نراس اپجی من تراسا۔ جتھا چکر بھے رشی دُرباسا
برہم دھام سوپُر سب لوکا۔ پھرا شرمت بیاکُل بھے سوکا

تب وہ نراش ہو گیا۔ اُس کے من میں بہت ڈر پیدا ہو گیا۔ جیسے راجہ امبریکھ کو ستانے کے کارن دشنو بھگوان کے چکر کے ڈر کے مارے منی دُرباسا بھے بھیت ہوئے تھے وہ برہم لوک و شِولوک آدی سب لوکوں میں تھکا ماندہ بھے شوک سے مہا بیاکُل ہوا بھاگتا پھرا۔

۲
کاہوں بیٹھن کہا نہ اوہی۔ راکھ کو سکئے رام کر دروہی
ماتو مرتیو پتو سمن سمانا۔ سُدھا ہوئے بِش سُنو ہری جانا

پرنتو کسی نے اس کو بیٹھنے تک کو بھی نہ کہا شری رام جی کے دروہی کو بھلا کون پناہ دے سکتا ہے۔ کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرُڑ! سُنیئے۔ رام دروہی کے لئے اُس کی ماتا تو موت بن جاتی ہے۔ اور پتا اس کا کال دیو (یم راج) کے سمان بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے امرت بھی زہر بن جاتا ہے۔

۳
متر کرے سعت رپو کے کرنی۔ تاں کہتہ بیبُدھ ندی بیترنی

سب جگ تاہی انلھو تے تاتا۔ جو رگھوبیر بمکھ سُنو بھراتا

اس کا ہتر سینکڑوں دشمنوں کی سی کرنی کرنے لگتا ہے اس کے لیئے دیونذی گنگا جی یم پُر کی ویترنی ندی کے سمان ہو جاتی ہے۔ ہے بھائی! سُنیئے۔ جو شری رگھو ناتھ جی سے بمکھ ہوتا ہے۔ اس کے لیئے سارا جگت اگنی سے بڑھ کر داہ کارک ہو جاتا ہے۔

(دوہا)

چھم چھم بھاجنت شکرسُت بیاکُل آرت دین
تم تھم دھاوسنا رام شرپا چھے پرم پربین

جیسے جیسے اندر کا پتر جینت مہا ویاکل اور بہت ہی دین دُکھی ہوا کہا گتا جاتا ہے۔ تیسے تیسے پرم پروین رام بان اس کے پیچھے پیچھے لگا چلا آتا ہے۔

نارو دیکھا بکل جینتا۔ لاگ دیا کومل چیت سنتا[۱]
دُور ہی تے پرکھُو سکھُس سناوا۔ کیچ جات بہو بدھی سمجھاوا

نارد جی نے جینت کو مہا ویاکُل دیکھا۔ انہیں دیا آگئی۔ کیونکہ سادھو سنتوں کے چیت بڑے کومل ہوتے ہیں۔ انہوں نے دُور ہی سے جینت کو شری رام جی کا سن رتبش کہہ سُنایا۔ اور اُسے بھاگتے ہوئے کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

بھوا ترُت رام پہیں تاہی۔ کہیسی پکار پرنت ہت پاہی
سُن ہتی بچن نائے پدماتھا۔ آؤا جہینہ کرپال رگھو ناتھا

نارد جی نے سمجھا کر اُسے تُرنت شری رام چندر جی کے پاس بھیج دیا۔ اور اُسے سمجھایا کہ جا پکار کر یہ کہنا کہ ہے شرناگتوں کے رکھشک! میں آپکی شرن میں آیا ہوں۔ میری رکھشا کیجئے جینت نے مُنی نارد کے بچن سُن کر سیس نوایا اور وہ وہاں گیا۔ جہاں کہ شری رگھو ناتھ جی کرپالو بھگوان براجمان تھے۔

اتُر سہے گہسی پدجائی۔ ترا ہی ترا ہی دیال رگھو رائی[۳]
اتلت بل اتلت پربھتائی۔ میں متی مند جانی نہیں پائی

بہت ہی دُکھی اور ڈرے ہوئے جینت نے جا کر شری رام جی کے چرن پکڑ لیئے۔ اور کہا۔ ہے دیالو رگھو ناتھ جی! رکھشا کیجئے۔ آپ کے بے پناہ بل اور بے پناہ پربھاؤ کو میں مند بدھی جان نہیں پاتا تھا۔

نج کرت کرم جنت پھل پایہوں۔ اب پربھو پاہی شرن تاک آیہوں[۴]
سُن کرپال اتی آرت بانی۔ ایک نین کر تجا بھوانی

میں نے اپنی کرتوت کا پھل پالیا ہے۔ ہے پربھو! میں آپکی شرن آیا ہوں۔ میری رکھشا کیجئے۔ ہے پاربتی! کرپالو بھگوان شری رام چندر جی نے اس کی دُکھ بھری فریاد کو سُن کر اُسے ایک آنکھ سے کانا کر کے چھوڑ دیا۔

سورٹھا

کینہہ موہ بس دروہ جدپی تیہی کر بدھ اُچت
پربھو چھاڑیو کر چھوہ کو کرپال رگھوبیر سم

اس نے اگیان وش پربھو سے دروہ کیا تھا۔ اگرچہ اُس کو مار دینا ہی چاہیئے تھا۔ تو بھی پربھو شری رام چندر جی نے کرپا کر کے اُسے چھوڑ دیا۔ شری رگھوبیر جی کے سمان کرپالو اور کون ہوگا۔

رگھوپتی چترکوٹ بس ناتا۔ چرت کیئے شرتی سُدھا سماناتا[۱]
بہوری رام اس من انُومانا۔ ہوئیہیں بھیر سب ہی موہی جانا

چترکوٹ میں رہ کر شری رگھو ناتھ جی نے بہت سے چرتر کئے جو کانوں کو سُکھ دائک اور امرت کے سمان پرم منوہر تھے پھر کچھ سمے بعد شری رام چندر جی نے من میں وچار کیا۔ کہ مجھے سب لوگ جان گئے ہیں۔ ایودھیا نواسی اور جنک پوری نواسی بھی ہمارے ٹھکانے کو دیکھ گئے ہیں) اس لئے یہاں لوگوں کے آنے جانے کے کارن بڑی بھیڑ رہا کریگی۔

سکل مُنسنہ سن بداکرائی۔ سیتا سہت چلے دوؤ بھائی[۲]
اتری کے آشرم جب پربھو گیئو۔ سُنت مہامُنی ہرشت بھیئو

اس لئے سب مُنیوں سے وداع مانگ کر سیتا جی سمیت دونو بھائی وہاں سے چل دیئے جب مُنی اتری جی کے آشرم میں

پربھو گئے تو ان کے آنے کی خبر سن کر مہا منی اتری جی بڑے پرسن ہوئے۔

۳

پلکت گات اتری اُٹھ دھائے ۔ دیکھ رام آتر چلِ آئے
کرت دنڈوت مُنی اُر لائے ۔ پریم باری دوؤ جن انہوائے

پُلکت شریر ہو کر اتری جی اُٹھ دوڑے انہیں دوڑے آتے دیکھ کر شری رام چندر جی بھی تیزی سے ۔ ڈنڈوت پرنام کرتے ہوئے ہی شری رام جی کو مُنی اتری نے چھاتی سے لگا لیا ۔ اور پریم آنسوؤں کے جل سے دونو بھائیوں کو تر بہتر کر دیا ۔

۴

بچھ رام چھبی نین جُڑا نے ۔ سادر نج آشرم تب آنے
کری پُوجا کہہ بچن سُہا ئے ۔ دیئے مُول پھل پربھو من بھائے

شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر مُنی جی کے نیتر شیتل ہو گئے ۔ تب وہ اُن کو آدر ستکار کر کے اپنے آشرم میں لے آئے ۔ اُن کی پُوجا کر کے مُنی اتری نے سُندر بچن کہہ کر پربھو کو کند مُول پھل دیئے ۔ جو پربھو شری رام چندر جی کے من کو بہت بھائے ۔

سورٹھا

پربھو آسن آسین بھر لوچن شوبھا نرکھ
مُنی بر پرم پربین جوری پانی استتی کرت

پربھو آسن پر بیٹھے ہیں ۔ اُن کی شوبھا کو جی بھر کر آنکھوں سے دیکھ کر پرم چتر منیشور ۔ اتری جی ہاتھ جوڑ کر استتی کرنے لگے ۔

چھند (۱)

نمامی بھگت وتسلم ۔ کرپالو شیل کو ملم
بھجامی تے پدامبوجم ۔ اکامنام سودھام دم

ہے بھگت وتسل : ہے کرپالو ! ہے کومل سبھاؤ میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں ۔ ہے نشکام بھگتوں کو موکش پد دینے والے ! میں آپ کے چرن کملوں کو بھجتا ہوں ۔

۲

نکام شیام سندرم ۔ بھوامبو ناتھ مندرم
پرپھل کنج لوچنم ۔ مدآدی دوش موچنم

آپ اتی انت شیام سندر ہیں ۔ بھو ساگر کو متھن کرنے کے لئے مندراچل روپ ہیں کھلے ہوئے کمل کے سمان آپکے نیتر ہیں اور آپ اہنکار آدی دوشوں کا ناش کرنیوالے ہیں ۔

۳

پرلمب باہو بکرمم ۔ پربھو اپرمیئے ویبھوم
نشنگ چاپ سایکم ۔ دھرنگ ترلوک نایکم

آپکی لمبی بھجاؤں کا بل اور آپ کا بدھی سے اگوچر ایشوریہ (ٹھاٹھ باٹھ) ہے آپ ترکش دھنش بان دھارن کرنے والے تینوں لوکوں کے سوامی ہیں ۔

۴

دنیش بنش منڈنم ۔ مہیش چاپ کھنڈنم
منیندر سنت رنجنم ۔ سُراری برند بھنجنم

سُوریہ ونش کو شوبھا دینے والے اور شو جی کے دھنش کو توڑنے والے ہیں ۔ منیشوروں اور سنتوں کو آنند دینے والے اور دیوتاؤں کے شترُوؤں کی سینا کا ناش کرنے والے ہیں ۔

۵

منوج ویری وندتم ۔ اجادی دیو سیوتم
وشدھ بودھ وگرہم ۔ سمست دوش ناپہم

کام دیو کے شترُو شو جی آپ کی بندنا کرتے ہیں ۔ برہما آدی سب دیوتا آپ کی سیوا کرتے ہیں ۔ شدھ گیان بھوشن ہیں اور سارے دوشوں کا ناش کرنیوالے ہیں ۔

۶

نمامی اندرا پتم ۔ سُکھاکرم ستاں گتم
بھجے ساشکتی سانوجم ۔ شچی پتی پریا نوجم

ہے لکشمی پتی ! ہے سُکھوں کے بھنڈار ! ہے سنت پُرشوں کی گتی : میں آپکو نمسکار کرتا ہوں ہے شچی پتی اندر کے چھوٹے بھائی بامن جی آپکی آدی شکتی سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن سمیت آپ کو میں بھجتا ہوں ۔

श्री राम स्तुति

नमामि भक्त वत्सलं । कृपालु शील कोमलं ॥
भजामी ते पदाम्बुजं । अकामिनां स्वधामदं ॥ १ ॥
निकाम श्याम सुन्दरं । भवाम्बुनाथ मन्दरं ॥
प्रफुल्ल कंजँ लोचनँ । मदादि दोष मोचनँ ॥ २ ॥
प्रलंब बाहु विक्रमं । प्रभोऽप्रमेय वैभवं ॥
निषंग चाप सायकं । धरं त्रिलोक नायकं ॥ ३ ॥
दिनेश वंश मंडनं । महेश चाप खंडनं ॥
मुनीन्द्र संत रँजनं । सुरारि वृंद भँजनँ ॥ ४ ॥
मनोज वैरि वँदितँ । अजादि देव सेवितँ ॥
विशुद्ध बोध विग्रहँ । समस्त दूषणापहँ ॥ ५ ॥
नमामि इँदिरा पतिं । सुखाकरँ सताँ गतिं ॥
भजे सशक्ति सानुजँ । शची पति प्रियानुजँ ॥ ६ ॥
त्वदँघ्रि मूल ये नराः । भजँति हीन मत्सराः ॥
पतँति नो भवार्णवे । वितर्क वीचि सँकुले ॥ ७ ॥
विविक्त वासिनः सदा । भजँति मुक्तये मुदा ॥
निरस्य इन्द्रियादिकँ । प्रयान्ति ते गतिं स्वकँ ॥ ८ ॥
तमेकमद्भुतँ प्रभुँ । निरीहमीश्वरँ विभुँ ॥
जगद्गुरुँ च शाश्वतँ । तुरीयमेव केवलँ ॥ ९ ॥
भजामि भाव वल्लभँ । कुयोगिनाँ सुदुर्लभँ ॥
स्वभक्त कल्प पादपँ । समँ सुसेव्यमन्वहँ ॥ १० ॥
अनूप रूप भूपतिं । नतोऽहमुर्विजापतिं ॥
प्रसीद मे नमामि ते । पदाब्ज भक्ति देहि मे ॥ ११ ॥
पठँति ये स्तवँ इदँ । नरादरेण ते पदँ ॥
व्रजँति नात्र सँशयँ । त्वदीय भक्ति सँयुताः ॥ १२ ॥

تود بھر مُول یے نراہ ۷ بھجنتی ہین متسراہ
پتنتی نو بھواہو نوے ۔ وِترک بیج سنکلے

آپ کے چرنوں کو جو لوگ حسد رہت ہوکر بھجتے ہیں وہ ترک وترک (انیک پرکار کے شک) رُوپی ترنگوں سے پورن سنسار رُوپی سمندر میں نہیں گرتے۔ (ارتھات وہ پرم پد کو پراپت ہوجاتے ہیں۔

بِوِکت واسنہہ سدا۔ بھجنتی مُکتئے مُدا
نرسیہ اندریں آدکم ۔ پریانتی تے گتم سوکم

جو ایکانت واسی گوشہ نشین . تنہائی میں رہنے والے پُرش مُکتی کے لئے پرسن من ہوکر ۶ اندریوں کو جیت کر آپ کو بھجتے ہیں ۔ وہ اپنے آتم سروپ کو پراپت ہوتے ہیں ۔

۹

تمُ ایکم ادبھُوتم پربھُم ۔ نریہم ایشورم وبھُم
جگدگُرم چا شاشوتم ۔ تُریکم ایو کیولم

آپ ایک ہی ادبھوت پرکرتی سے پرے ، پربھو ہیں ۔ سب سنکلپوں سے رہت ، اور سب کے سوامی ہیں ، سروویاپک اور جگت کے گرو ہیں ۔ آدانت رہت ، تینوں گنوں سے پرے ارتھات نرگُن ہیں ۔ اور آپ اپنی ہی مہما میں پرتشٹھت ہیں ۔

۱۰

بھجامی بھاو ولبھم ۔ کُیوگینام سُدُرلبھم
سوبھگت کلپ پادپم ۔ سمم سُسیوم انوہم ۔

آپ بھاؤ کے پیارے ہیں (ارتھات آپ شردھا کے بھوکے ہیں) اور وشے بھوگوں میں لین پُرشوں کے لئے آپکی پراپتی اسمبھو ہے ۔ اپنے بھگتوں کے لئے اُن کی سب کامناؤں کی پورتی کرنے والے کلپ برکش ہیں پکشپات رہت ارتھات سم بھاو سے سب کو دیکھنے والے ہیں ۔ اور سدا سُکھ پوروک سیون کرنے یوگیہ ہیں ۔ ارتھات آپکی بڑی آسانی سے سیوا کی جاسکتی ہے ۔ آپ کو میں سدا بھجتا ہوں ۔

۱۱

انوُپ رُوپ بھُو پتم ۔ نتواہم اُروجا ہم
پرسیدمے نماسی نے ۔ پدابج بھکتی دیہی مے

ہے لاثانی رُوپ والے ! ہے پرتھوی کے سوامی ! ہے سیتاپتی ! میں آپ کو پرنام کرتا ہوں ۔ مجھ پر پرسن ہوجائیے ۔ میں آپکو نمسکار کرتا ہوں ۔ مجھے اپنے چرن کملوں کی بھگتی دیجیئے ۔

۱۲

پٹھنتی یے ستونگ ادم ۔ نرآدرین تے پدم
برجنتی نانترسنشیم ۔ تو دئیہ بھکتی سنیتاہ

جو منش اس استتی کو آدر کے ساتھ (شردھا پوروک) پڑھتے ہیں ۔ وہ آپکی بھگتی میں لین ہوئے نسندیہہ (یقیناً) آپکے پرم پد کو پراپت ہوجاتے ہیں ۔

دوہا

بنتی کر مُنی نائے سر کہہ کر جور بہوری
چرن سروُرہ ناتھ جن کبہُوں تجے متی موری

مُنی نے بنتی کرکے اور پھر سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر کہا ۔ ہے ناتھ ! میری بُدھی آپکے چرن کملوں کو کبھی نہ چھوڑے ۔

چوپائی

انسوئیا کے پد گہی سیتا ۔ ملی بہور سُسیل بنیتا
رشی پتنی من سُکھ ادھیکائی ۔ آسش دینہ نکٹ بیٹھائی

پھر سُشیل اور نمرتا سمپن سیتا جی اتری جی کی پتنی ستی شرومنی انسویا جی کے چرن پکڑ کر اُن سے ملیں ۔ رشی کی پتنی انسویا جی کے من میں بڑا ہی آنند ہُوا ۔ انہوں نے سیتا جی کو آشیش دے کر اپنے پاس بٹھالیا ۔

۲

دِویہ بسن بھُوشن پہرائے ۔ جے نت نوتن امل سُہائے
کہہ رشی بدھو سرس مرد بانی ۔ ناری دہرم کچھو بیاج بکھانی

اور سیتا جی کو برہم لوک کے بستر اور گہنے پہنائے ۔ جو نت نئے نرمل اور سُندر بنے رہتے ہیں ۔ اسکے بعد رشی پتنی انسویا جی میٹھی اور کومل بانی سے سیتا جی کو نمت بنا کر استری دہرم کا کچھ ورنن کرنے لگیں ۔

۳

ماتُ پِتا بھراتا ہِتکاری ۔ مِت پرد سب سُنو راجکماری

امِت دانِ بھرتا بیدیہی ۔ ادھم سو ناری جو سیو نہ تیہی

ہے راجکماری! ماتا پِتا اور بھراتا یہ سب تھوڑی دُور تک ہی بھلائی کرنیوالے ہیں پرنتو ہے جانکی! پتی تو موکھش رُوپی اننت سُکھ دینے والا ہے۔ وہ استری نیچ ہے جو پتی کی سیوا نہیں کرتی۔

۴

دھیرج دھرم مِتر ارُ ناری ۔ آپد کال پرکھئیہیں چاری

برِدھ روگ بس جڑ دھن ہینا ۔ اندھ بدھر کرودھی اتی دینا

دھیرج (استقلال) دھرم مِتر اور استری یہ چاروں مصیبت کے وقت ہی پرکھے جاتے ہیں۔ اگر پتی بوڑھا۔ روگی۔ مُورکھ و کنگال۔ اندھا۔ بہرہ۔ کرودھی۔ اور بہت لاچار بھی ہو

۵

ایسیہو پتی کر کئیں اپمانا ۔ ناری پاو جم پُر دُکھ نانا

ایک دھرم ایک برت نیما ۔ کایا بچن من پتی پد پریما

تو ایسے پتی کا بھی اپمان کرنے سے استری نرک میں گر کر طرح طرح کے دُکھ پاتی ہے۔ تن بچن اور من سے پتی کے چرنوں میں سچا پریم کرنا ہی استری کا ایک ماتر دھرم ہے یہی ایک برت ہے۔ اور استری کے لئے یہی ایک نیم ہے۔ (علاوہ پتی کی سیوا کے بغیر استری کے لئے اور کوئی کرتویہ نہیں)

۶

جگ پتی برتا چار بدھی اہہیں ۔ بید پُران سنت سب کہہیں

اُتم کے اس بس من ماہیں ۔ سپنے ہُوں آن پُرش جگ ناہیں

سنسار میں پتی برتا استریاں چار پرکار کی ہیں۔ وید پُران اور سادھو مہاتما بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ اُتم پتی برتا استری وہ ہے جس کے من میں سدا ایسا بھاؤ بسا رہتا ہے کہ میرے پتی کے بغیر سپنے میں بھی دوسرا پُرش نہیں ہے (اس کا من تو سدا پتی کے چرنوں میں پریم وش لین رہتا ہے۔ پھر اُسے دوسرے پُرشوں کی پرتیتی کس طرح ہو۔ کیوں کہ من ہی کی پریرنا سے اندریاں اپنے اپنے وشیوں میں پرورت ہوتی ہیں۔ اور من ایک ہی ہے۔ اور وہ پتی کے چرنوں میں مگدھ ہو چکا ہے پھر اُسے اپنے پتی کے علاوہ کسی دوسرے پُرش کی پرتیتی کس طرح ہو سکتی ہے۔

۷

مدھیم پرپتی دیکھئے کیسیں ۔ بھراتا پِتا پُتر نج جیسیں

دھرم بچار سمجھ کُل رہہی ۔ سو نکرِشٹ تریہ شُرتی اس کہہی

مدھیم (درمیانہ درجہ کی) پرکار کی پتی برتا استری پرائے پرش کو ایسے دیکھتی ہے۔ جیسے وہ اُس کے بھائی۔ پتا اور پُتر ہوں۔ (علاوہ ازیں) اپنے برابر کے پُرشوں کو بھائی سمجھتی ہے اپنی عمر سے کم والوں کو اپنے پُتر کے سمان اور اپنی عمر سے بڑے پُرشوں کو اپنے پتا کے سمان سمجھتی ہے۔ تیسرے درجے کی پتی برتا استری وہ ہے۔ جو دھرم کا وچار کر کے اور اپنے کُل کی مریادا نہ ٹوٹ جانے اس بھے کے کارن بچی رہتی ہے۔ وہ ان دو پرکار کی پتی برتا استریوں سے گھٹیا درجہ کی استری ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

۸

بنُو اوسر بھیے رہیں رہ جوئی ۔ جانیہو ادھم ناری جگ سوئی

پتی بنچک پرپتی رتی کرئی ۔ رورو نرک کلپ ست پرئی

جو استری من بچن کرم سے پتی کے چرنوں میں پریم نہیں کرتی پرنتو موقع نہ ملنے پر یا کسی پرکار کے بھے کے کارن دوسرے پُرشوں کے سنگ سے بچ کر پتی برتا بنی رہتی ہے۔ وہ جگت میں پتی برتا استریوں میں سے سب سے گھٹیا درجہ کی استری ہے۔ پتی کو دھوکہ دینے والی استری جو پرائے پتی سے وشے آنند لوٹتی ہے۔ وہ تو سو کلپ تک رورو نرک میں پڑی رہتی ہے۔

۹

چھن سکھ لاگ جنم ست کوٹی ۔ دُکھ نہ سمجھ تیہی سم کو کھوٹی

بنُو شرم ناری پرم گتی لہہی ۔ پتی برت دھرم چھاڑ چھل گہہی

جو تھوڑی دیر کے آنند کے لئے سو کروڑ جنم جنمانتر کے دُکھوں پر وچار نہیں کرتی۔ وہ استری سماج میں سب سے نیچ استری ہے۔ چھل چھوڑ کر پتی برت دھرم کو گرہن کرنے والی استری بنا ہی کسی سخت محنت (جپ تپ یوگ) کے موکھش کو پراپت کرتی ہے

(۱۰)

پتی پرتیکول جنم جہہ جائی ۔ بدھوا ہوئے پائے ترونائی

استری پتی کے پرتیکول چلتی ہے (ارتھات پتی جو آگیا دیتا ہے۔ اس سے بالکل اُلٹ کرتی ہے۔ سدا ہی پتی کی آگیا کا النگھن کرتی ہے) وہ جہاں بھی جا کر جنم لیتی ہے۔ وہیں پوری جوانی میں ودھوا ہو جاتی ہے۔

سورٹھا

سہج اپاون ناری پتی سیوت سبھ گتی لہئی
جس گاوت شرتی چاری اجھوں تلسی کا ہری ہی پریہ

سبھاؤ سے ہی اشدھ استری پتی کی سیوا کرکے سہج ہی اُتم گتی کو پراپت کر لیتی ہے۔ پتی برت دھرم کا پالن کرنیکے کارن ہی آج بھی تلسی جی بھگوان کو پیاری ہے۔ چار وید اُس تلسی جی کا یش گاتے ہیں۔

کبیر جی

پتی برتا میلی بھلی کالی کچیل کروپ
پتی برتا کے روپ پر وارُوں کوٹی سروپ

سُنو سیتا تو نام سمر ناری پتی برت کرہیں
توہی پران پریہ رام کہیو کتھا سنسار ہت

ہے سیتا! تمہارے نام کا سمرن کرکے استریاں پتی برت دھرم کا پالن کریں گی۔ تم کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پریہ ہیں۔ یہ کتھا تو تیرے بہانے میں نے سنسار کی بھلائی کے لئے کہی ہے۔

سُن جانکیں پرم سکھ پاوا۔ سادر تاسو چرن سر ناوا
تب مُنی سن کہہ کرپا ندھانا۔ آیسو ہوئے جاؤں بن آنا

جانکی جی نے انسویا جی کے اُپدیش کو سُن کر بہت ہی سکھ پایا بڑے آدر کے ساتھ انہوں نے انسویا جی کو سر نوایا۔ تب مُنی اتری سے کرپا ندھان شری رام جی نے کہا۔ کہ آگیا ہو تو دوسرے بن میں جاؤں۔

۲

سنتت موپر کرپا کریہو۔ سیوک جان تجیہو جن نیہو
دھرم دھُرندھر پربھو کے باتی۔ سُنی سپریم بولے مُنی گیانی

مجھ پر آپ سدا کرپا کرتے رہنا اور سیوک جان کر پریتی نہ چھوڑنا۔ دھرم دھُرندھر پربھو شری رام چندر جی کی باتی سُن کر گیانی مُنی پریم کے ساتھ بولے۔

۳

جاسُ کرپا اج سو سنکادی۔ چہت سکل پرمارتھ بادی
تے تمہہ رام اکام پیارے۔ دین بندھو مردو بچن اُچارے

جن کی کرپا کو برہما شیو اور سنک آدی تتو ودیا چاہتے ہیں۔ ہے رام جی! سو آپ نشکام پرشوں کے بھی پیارے اور دین بندھو بھگوان مجھ سے اس پرکار کومل بچن کہہ رہے ہیں۔

۴

اب جانی میں شری چترائی۔ بھجی تمہہی سب دیو بہائی
جیہی سمان اتیسہ نہیں کوئی۔ تا کر سیل کس نہ اس ہوئی

اب میں نے لکشمی جی کی چترائی سمجھی۔ جنہوں نے سب دیوتاؤں کو چھوڑ کر آپ کو ہی بھجا۔ جس (آپ) کے سمان اتنا بڑا اور کوئی نہیں ہے۔ اُن کا ایسا شیل سوبھاؤ بھلا کیوں نہ ہو۔

۵

کیہہ بدھی کہوں جاہو اب سوامی۔ کہو ناتھ تمہہ انتر جامی
اس کہہ پربھو بلوک مُنی دھیرا۔ لوچن جل بہہ پلک سریرا

ہے سوامی! میں آپکو جانے کے لئے کس پرکار کہوں؟ ہے ناتھ آپ انتر یامی ہیں۔ آپ ہی کہئے! ایسا کہہ دھیر مُنی پربھو کو دیکھنے لگے۔ اُن کا شریر پلکت ہو گیا۔ اور نیتروں سے پریم جل بہہ نکلا۔

چھند

تن پلک نربھر پریم پورن نین مکھ پنکج دیئے
من گیان گن گوتیت پربھو میں دیکھ جپ تپ کا کیئے
جپ جوگ دھرم سموہ تیں نر بھگتی انوپم پاوئی
رگھوبیر چرت پنیت نس دن داس تلسی گاوئی

مُنی اتری جی کا شریر پلکت ہے۔ وہ پورن پریم پر نربھر ہیں۔ ارتھات وہ اتی انت پریم سے بھری پورن ہیں۔ اور نیتروں کو شری رام جی کے مکھ کمل میں لگائے ہوئے ہیں۔ مُنی من میں

سوچ رہے ہیں۔ کہ ہیں نے ایسے کون سے جپ تپ کیے ہیں جن کے پھل سروپ گیان اور گنوں سے انیت پربھو کے درشن ہوئے منش اس لاثانی بھگتی کو جپ یوگ اور دہرم سموہ سے پاتا ہے۔ شری رام چندر جی کے پوتر چرتر کو دن رات تلسی داس گاتا ہے۔

دوہا

کلی مل سمن دمن من رام سجس سکھ مول
سادر سنہیں جے تنہہ پر رام رہہیں انوکول

شری رام چندر جی کا سندر یش کلجگ کے پاپوں کو ناش کرنے والا دمن کو قابو میں کرنے والا۔ اور سکھ کا مول ہے۔ شری رام جی ان پر پرسن رہتے ہیں۔ جو لوگ آدر کے ساتھ ان کے نرمل یش کو سنتے ہیں۔

سورٹھا

کٹھن کال مل کوس دہرم نہ گیان نہ جوگ جپ
پرہر سکل بھروس رام ہی بھجہیں تے چتر نر

یہ کٹھن کل جگ کا سماں پاپوں کا خزانہ ہے۔ اس میں نہ دہرم ہے۔ نہ گیان ہے۔ اور نہ یوگ اور جپ ہی ہے۔ سارے بھروسے کو چھوڑ کر اس کل جگ میں جو لوگ شری رام جی کا ہی ایک ماتر بھجن کرتے ہیں۔ وہ لوگ ہی چتر ہیں۔

چوپائی

منی پد کمل نائے کر سیسا۔ چلے بن ہی سر نر منی ایسا
آگیں رام انج پنی پاچھیں۔ منی بر بیش بنے اتی کاچھیں

منی اتری جی کے چرن کملوں میں سیس نوا کر دیوتاؤں منشوں اور منیوں کے سوامی بن کو چل دیئے۔ آگے شری رام جی ہیں۔ اور پیچھے ان کے چھوٹے بھائی لکشمن جی ہیں۔ دونوں ہی منیوں کا اتم بھیس بنائے بہت ہی شوبھا پا رہے ہیں۔

۲

ابھئے بیچ شری سوہے کیسی۔ برہم جیو بیچ مایا جیسی
سرتا بن گری اوگھٹ گھاٹا۔ پتی پہچان دیہیں بر باٹا

ان دونوں کے بیچ سیتا جی اس پرکار شوبھا پا رہی ہیں۔ جیسے برہم اور جیو کے بیچ مایا شوبھا پاتی ہے۔ ندی۔ بن۔ پربت اور درگم (دشوار گذار) گھاٹیاں سب اپنے مالک شری رام چندر جی کو پہچان کر سندر راستہ دے دیتے ہیں۔

۳

جنہہ جنہہ جاہیں دیو رگھورایا۔ کرہیں میگھ تہنہ تہنہ نبھ چھایا
ملا اسر براذھ مگ جاتا۔ آوت ہیں رگھوبیر نپاتا

جہاں جہاں شری رام چندر جی جاتے ہیں۔ وہاں وہاں بادل آکاش پر چھایا کرتے جاتے ہیں۔ براذھ نامی راکشش رستے میں جاتے ہوئے ملا۔ سامنے آتے ہی بھگوان شری رام چندر جی نے اسے مار گرایا۔

۴

ترت ہیں رچیر روپ تیہیں پاوا۔ دیکھ دکھی تج دھام پٹھاوا
پنی آئے جہہ منی سربھنگا۔ سندر انج جانکی سنگا

مرتے ہی اس راکشش نے فوراً سندر دویہ روپ دھارن کر لیا۔ اس کو دکھی دیکھ کر شری رام جی نے اسے پرم دھام کو بھیج دیا۔ پھر وہ چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی جی کے ساتھ سربھنگ منی کے آشرم میں آئے۔

دوہا

دیکھ رام مکھ پنکج منی بر لوچن بھرنگ
سادر پان کرت اتی دھنیہ جنم سربھنگ

منی شریشٹھ کے نیتر روپی بھونرے شری رام جی کے مکھ کمل کو دیکھ کر اس کا شردھا سے پریم رس پان کر رہے ہیں۔ سربھنگ منی کا جنم دھنیہ ہے۔

چوپائی

کہہ منی سنو رگھبیر کرپالا۔ سنکر مانس راج مرالا
جات رہیوں برنچی کے دھاما۔ سنیوں شرون بن ایہیں راما

منی نے کہا ہے کرپالو رگھبیر! ہے شو جی کے من رُوپی مانسروور کے راج ہنس! سنیئے میں برہم لوک کو جا رہا تھا۔ کہ اپنے کانوں سے سنا کہ شری رام جی بن کو آویں گے۔

۲

چتوت پنتھ رہیوں دن راتی۔ اب پربھو دیکھ جڑانی چھاتی
ناتھ سکل سادھن میں ہینا۔ کینہی کرپا جان جن دینا

تب سے میں دن رات آپ کی راہ دیکھتا رہا ہوں۔ آج آپکو دیکھکر میری چھاتی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ ہے سوامی! میں سارے سادھنوں سے ہین ہوں۔ مجھے اپنا سیوک جان کر آپ نے آج مجھ پر بڑی کرپا کی ہے۔

۳

سو کچھو دیو نہ موہی نہورا۔ نج پن راکھیو جن من چورا
تب لگ رہہو دین ہت لاگی۔ جب لگ ملوں تمہہ ہی تن تیاگی

ہے دیو! مجھ دین سیوک پر کرپا کر کے آپ نے اپنے برن کا پالن کیا ہے۔ مجھ پر یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ ہے بھگتوں کے من کو چرانے والے! اب آپ مجھ دین کے ہت ارتھ تب تک یہاں ٹھہریئے جب تک کہ میں اپنا شریر چھوڑ کر آپ کو نہ آملوں۔

۴

جوگ جگیہ جپ تپ برت کینہا۔ پربھو کہنہ دیئی بھگتی بر لینہا
ایہی بدھی سر رچی منی سربھنگا۔ بیٹھے ہردے چھاڑ سب سنگا

یوگ۔ یگیہ۔ جپ۔ تپ اور جو کچھ برت وغیرہ منی نے کیا تھا۔ سب بھگونت ارپن کر کے اس کے بدلے میں بھگتی کا وردان لے کر منی سربھنگ چتا کی رچنا کر کے من سے ساری واسناؤں کا تیاگ کر کے اس چتا پر جا بیٹھے۔

دوہا

سیتا انج سمیت پربھو نیل جلد تنو سیام
مم ہیہ بسہو نرنتر سگن روپ شری رام

ہے نیل میگھ کے سمان شیام شریر والے پربھو! ہے سگن روپ شری رام جی! سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت آپ میرے ہردے میں نواس کیجیے۔

چوپائی

اس کہہ جوگ اگنی تنو جارا۔ رام کرپا بیکنٹھ سدھارا
تاتے منی ہر لین نہ بھئیو۔ پرتھمہیں بھید بھگتی بر لیئو

ایسا کہہ کر سربھنگ منی نے یوگ اگنی سے اپنے شریر کو بھسم کر ڈالا۔ اور شری رام جی کی کرپا سے بیکنٹھ کو چلے گئے۔ منی بھگوان میں اس کارن لین نہ ہوئے۔ کہ انہوں نے پہلے ہی بھید بھگتی کا وردان لیا تھا۔

۲

رشی نکاے منی بر گتی دیکھی۔ سکھی بھئے نج ہردہ بسیشی
استتی کرہیں سکل منی بریندا۔ جیتی پرنت ہت کرونا کندا

اس ستھان میں رہنے والے رشی سموہ نے شربھنگ منی کی اتم گتی کو دیکھا۔ وہ دیکھ کر اپنے ہردے میں بہت ہی پرسن ہوئے۔ ساری منڈلی شری رام جی کی استتی کر کے کہہ رہی ہے۔ کہ ہے! شرناگتوں کے ہتکاری دیا کے بھنڈار پربھو شری رام جی۔ آپ کی جے ہو۔

۳

پنی رگھوناتھ چلے بن آگے۔ منی بر برند بپل سنگ لاگے
استھی سموہ دیکھ رگھورایا۔ پوچھی منیہہ لاگ اتی دایا

پھر شری رگھوناتھ جی آگے بن میں چلے شریشٹھ منیوں کی منڈلی ان کے ساتھ ہو لی۔ وہاں ایک جگہ پر ہڈیوں کے ڈھیر کو دیکھ کر شری رام جی کو بڑی دیا آئی! انہوں نے منی لوگوں سے ہڈیوں کے اس ڈھیر کی بابت پوچھا۔

۴

جانت ہوں پوچھیے کس سوامی۔ سبدرسی تمہہ انتر جامی
نسچر نکر سکل منی کھائے۔ سن رگھوبیر نین جل چھائے

منیوں نے کہا۔ ہے سوامی! آپ تو جانتے ہی ہیں۔ پھر ہم سے کیا پوچھ رہے ہیں۔ آپ سب کچھ جاننے والے ہیں اور سب کے ہردوں کے گپت بھاو کو بھی جاننے والے ہیں۔ راکششوں کے گروہوں نے ان منیوں کو کھا ڈالا ہے! اور یہ انہیں منیوں کی ہڈیاں ہیں۔ یہ سنتے ہی شری رگھوبیر جی کی آنکھوں میں دیا کے آنسو بھر آئے۔

(دوہا)

نسچر ہین کروں مہی بھج اٹھائے پن کینہہ
سکل منیہہ کے آشرمن جائے جائے سکھ دینہہ

شری رام چندر جی نے بھجا اٹھا کر پرتگیا کی کہ میں پرتھوی کو راکششوں سے خالی کر دوں گا۔ پھر سب منیوں کے آشرموں میں جا جا کر انہیں سکھ دیا۔

۱

مُنی اگست کر سِشیہ سُجانا ۔ نام سُتیکھشن رتی بھگوانا
من کرم بچن رام پد سیوک ۔ سپنے ہُوں آن بھروس نہ دیوک

مُنی اگست جی کے ایک گیانی شِشیہ تھے اُن کا نام سُتیکشن تھا ۔ اور اُنکی بھگوان میں پریتی تھی ۔ من بچن کرم سے وہ رام جی کے چرنوں کے سیوک تھے ۔ اُنہیں سپنے میں بھی بھگوان کے بغیر کسی دوسرے دیوتا پر بھروسہ نہ تھا ۔

۲

پربھو آگوَنُ شَروَن سُن پاوا ۔ کرت منورتھ آتُر دھاوا
ہے بِدھی دین بندھو رگھُورایا ۔ موسے سٹھ پر کرہیں دایا

جوں ہی اگست جی کے شِشیہ سُتیکشن جی نے پربھو شری رام چندر کے آنے کی خبر کانوں سے سنی ۔ توں ہی من میں انیک پرکار کے منورتھ کیئے وہ ویاکل ہوکر دوڑ پڑے ۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے ۔ ہے بدھاتا کیا دین بندھو شری رگھوناتھ جی مجھ سے ادھم پُرش پر بھی دیا کریں گے ۔

۳

سہِت انُج موہی رام گوسائیں ۔ ملیہیں نج سیوک کی نائیں
موڑے جیہ بھروس دِڑھ ناہیں ۔ بھگتی برتی نہ گیان من ماہیں

کیا چھوٹے بھائی سمیت شری رام جی میرے سوامی مجھ سے اپنے سیوک کی طرح ملیں گے ۔ میرے من میں تو پکا بھروسہ نہیں ہے کیونکہ میرے من میں نہ بھگتی ہے ۔ نہ ویراگ اور نہ ہی گیان ہے ۔

۴

نہیں ست سنگ جوگ جپ جاگا ۔ نہیں دِڑھ چرن کمل انوراگا
ایک بانی کرونا ندھان کی ۔ سو پریہ جاکیں گتی نہ آن کی

میں نے نہ کبھی ست سنگ ہی کیا ہے ۔ نہ کبھی یوگ جپ یا یگیہ ہی کیئے ہیں ۔ اور نہ ہی بھگوان کے چرنوں میں میری دِڑھ پریتی ہے ۔ ہاں دیا کے بھنڈار پربھو کا یہ ایک سبھاو ہے کہ بھگوان کے سوائے جسکو کسی اور کا سہارا نہیں ہے ۔ وہ پُرش بھگوان کو پیارا ہوتا ہے ۔

۵

ہوئیہیں سپھل آج مم لوچن ۔ دیکھ بدن پنکج بھو موچن
نِربھر پریم مگن منی گیانی ۔ کہہ نہ جائے سو دسا بھوانی

آہا ! سنسار کے بندھن سے چھڑانے والے پربھو کے مُکھ کمل کو دیکھکر آج میرے نیتر سپھل ہوں گے ۔ شوجی کہتے ہیں ۔ ہے بھوانی ! گیانی مُنی پریم میں پوری طرح مگن ہیں ۔ اُن کی دشا کا ورنن نہیں کیا جاسکتا ۔

۶

دِسی اُرو بِدِسی پنتھ نہیں سُوجھا ۔ کو میں چلیئوں کہاں نہیں بُوجھا
کبہوں کہ پھر پاچھیں پُنی جائی ۔ کبہوں کہ نرتیہ کرے گُن گائی

اُنہیں دِشا بدِشا اور راستہ کچھ بھی نہیں سُوجھتا ہے ۔ میں کون ہُوں ۔ کہاں جا رہا ہُوں ۔ اس کا بھی انہیں گیان نہیں رہا ۔ وہ کبھی پیچھے گھوم کر پھر آگے چلنے لگتے ہیں ۔ اور کبھی پربھو کے گُن گاتے گاتے پریم میں مگن ناچنے لگتے ہیں ۔

۷

اَبِرل پریم بھگتی مُنی پائی ۔ پربھو دیکھیں ترو اوٹ لُکائی
اَتِسیہ پریتی دیکھ رگھُوبیرا ۔ پرگٹے ہردے ہرن بھو بھیرا

مُنی نے گوڑھ پریم کی بھگتی پراپت کرلی ۔ پربھو شری رام جی بھگتی کے متوالے مُنی کی دشا درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے ہیں ۔ انکی اتی پریتی کو دیکھ کر جنم مرن سنسار چکر کے بھے کو ہرنے والے شری رگھوناتھ جی اُن کے ہردے میں پرگٹ ہو گئے ۔

۸

مُنی مگ ماجھ اچل ہوئے بیسا ۔ پُلک سریر پنس پھل جیسا
تب رگھُوناتھ نکٹ چل آئے ۔ دیکھ دسا نج جن من بھائے

اپنے ہردے میں سوامی کے درشن پاکر مُنی راستے کے بیچ ستھر ہوکر بیٹھ گئے ۔ کٹہل کے پھل کے سمان اُن کے شریر میں روئیں کھڑے ہو گئے ۔ تب شری رگھوناتھ جی اُن کے پاس چلے آئے اور اپنے سیوک کے پریم کو دیکھکر وہ من میں بہت ہی خوش ہوئے ۔

۹

مُنی ہی رام بہُو بھانت جگاوا ۔ جاگ نہ دھیان جنِت سُکھ پاوا
بھوپ روپ تب رام دُراوا ۔ ہردے چتُربھج روپ دکھاوا

شری رام چندر جی نے پریم سمادھی میں بیٹھے ہوئے مُنی کو بہت پرکار سے جگایا پر مُنی نہیں جاگے ۔ پربھو کے دھیان میں انہیں آنند آرہا تھا تب شری رام جی نے اپنے راج روپ کو چھپا لیا ۔ اور

اُنکے ہردے میں اپنا چتر بھج روپ پرگٹ کیا۔

مُنی اکلائے اُٹھا تب کیسے۔ بکل ہین مُنی پھنی بر جیسے
آگیں دیکھ رام تن سیاما۔ سیتا انج سہت سُکھ دھاما

پربھو کے چتر بھج رُوپ کے درشن کرکے مُنی کیسے ویاکل ہوکر اُٹھے۔ جیسے سرپوں میں سریشٹھ مُنی دھر سرپ منی کے بنا ویاکل ہو جاتا ہے۔ اپنے سامنے سیتا جی اور لکشمن جی سہت شیام شریر سُکھ ندھان پربھو شری رام چندر جی کو دیکھا۔

11

پربھو لکٹ اد چرمنھ لاگی۔ پریم مگن مُنی بربھاگی
بھج بسال گہہ لئے اُٹھائی۔ پرم پریتی راکھے اُر لائی

پریم میں مگن ہو گیا وہ شریشٹھ مُنی لاٹھی کی طرح گر کر شری رام جی کے چرنوں میں لگ گئے۔ شری رام جی نے انہیں اپنے لمبے بازوؤں سے پکڑ کر اُٹھا لیا۔ اور بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگالیا۔

12

مُنی ہی ملت اس سوہ کرپالا۔ کنک ترو ہی جنو بھینٹ تمالا
رام بدن بلوک مُنی ٹھاڈھا۔ مانہوں چتر ماجھ لکھ کاڑھا

کرپالو بھگوان شری رام چندر جی مُنی کو ملتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو سونے کے برکش سے تمال کا برکش لگ کر مل رہا ہو۔ مُنی سکتے کی حالت میں مورتی بنے ہوئے شری رام جی کے مکھاربند کو کھڑے دیکھ رہے ہیں۔

دوہا

تب مُنی ہردے دھیر دھر گہہ پد بار ہیں بار
نج آشرم پربھو آن کر پوجا بببدھ پرکار

تب مُنی نے ہردے میں دھیرج دھر کر پربھو کے چرنوں کو بار بار پکڑا۔ پھر پربھو کو اپنے آشرم میں لاکر بہت پرکار پوجن کیا۔

(چوپائی)

کہہ مُنی پربھو سُنو بنتی موری۔ استتی کروں کون بدھی توری
مہما امت موری مت تھوری۔ روی سنمکھ کھدیوت انجوری

مُنی کہنے لگے! ہے پربھو! میری بنتی سُنئے میں کس پرکار آپکی استتی کروں۔ آپ کی مہما اگم اپار ہے اور میری بدھی تھوڑی ہے۔ بھلا جگنو اپنی تھوڑی روشنی سے سورج کے آگے پرکاش کا بادہ کیسے پا سکتا ہے۔

2

شیام تام رس دام شریرم۔ جٹا مکٹ پریدھن مُنی چیرم
پانی چاپ سر کٹی تونیرم۔ نومی نرنتر شری رگھوبیرم

ہے نیلے کمل کے سمان سُندر شیام شریر والے! ہے جٹاؤں کا مکٹ اور مُنیوں کے مرگ چھالا آدی بستر پہنے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان اور کمر میں ترکش ڈالے ہوئے شری رام جی! میں آپکو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

3

موہ بپن گھن دہن کرشانو۔ سنت سروہ کانن بھانو
نشی چر کری وروتھ مرگ آج۔ تراتُ سدا نو بھو کھگ باجہ

آپ موہ رُوپی (اگیان مئے) گھنے بن کو دگدھ کرنے کیلئے اگنی ہیں۔ سنت رُوپی کمل بن کو کھلانے کے لئے سورج ہیں۔ راکھشش رُوپی ہاتھیوں کے دلوں کو بھگانے کے لئے شیر ہیں۔ اور جنم مرن سنسار چکر رُوپی پنچھی کے مارنے کے لئے باز ہیں۔ ہے پربھو آپ ہماری سدا رکھشا کریں۔

4

ارُن نین راجیو سُبیشم۔ سیتا نین چکور نشیشم
ہر ہردی مانس بال مرالم۔ نومی رام اُر باہو بشالم

ہے لال کمل کے سمان سُندر نیتروں والے سُندر بھیس دھاری! سیتا جی کے نیتر رُوپی چکور کے چندرما! ہے شیو جی کے من رُوپی مانسروور کے بال ہنس وشال ہردے اور بھجا والے شری رام چندر جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

5

سنشیہ سرپ گرسن اُرگادہ۔ شمن سُکرکش ترک بشادہ
بھو بھنجن رنجن سُر یُوتھا۔ تراتُ سدا نو کرپا وروتھا

آپ سنشے رُوپی سرپ کا گراس کرنے (کھا لینے) والے گروڑ جی ہیں اور زیادہ سے بڑھنے والے کلیش کا ناش کرنے والے ہیں۔ سنسار کے جنم مرن رُوپی دُکھ کو مٹانے والے ہیں۔

آپ کو پاپ کے پھندے سے سدا ہماری رکھشا کریں۔

نرگن سگن بشم سم روپم ۔ گیان گرا گوتیت انوپم
املم اکھلم انودیم اپارم ۔ نومی رام بھنجن مہی بھارم

پرکرتی کے گنوں سے آپ سدا الگ رہتے ہیں۔ اسلئے آپ نرگن ہیں۔ بھگتوں کو سکھ دینے والے اور دشٹوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ (امتیازی سلوک کرنے والے) ہیں۔ سادھو اور دشٹ اونچ اور نیچ جو بھی آپکی شرن میں آجائے۔ اُن سب کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ اس لیے سم روپ (یکساں روپ) ہیں گیان وانی اور اندریوں سے اتیت ہیں۔ نرمل سمپورن دوش رہت اور اننت ہیں۔ ہے پرتھوی کا بھار اُتارنے والے شری رام جی! میں آپکو نمسکار کرتا ہوں۔

۷

بھگت کلپ پادپ آرامہ ۔ ترجن کرودھ لوبھ مد کامہ
اتی ناگر بھو ساگر سیتو ۔ تراتُ سدا دن کر کل کیتو

بھگتوں کے لئے آپ کلپ برکش کی پھلواڑی ہیں۔ کرودھ۔ لوبھ اہنکار اور کام کو بھے دینے والے ہیں۔ آپ بہا چتر ہیں۔ سنسار روپی ساگر کے پار اترنے کیلئے پل ہیں۔ ہے سوریہ کل کی دھوجا شری رام چندر جی! آپ میری رکھشا کریں۔

۸

اتُلت بھج پرتاپ بل دھامہ ۔ کلی مل بپل وبھنجن نامہ
دھرم ورم نرمد گن گرامہ ۔ سنتت شم تنوتُ مم رامہ

جن کی بھجاؤں کا پرتاپ لاثانی ہے۔ جو بل کے دھام ہیں۔ جن کا نام کلجگ کے بڑے بھاری پاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ جو دھرم کے رکھشک ہیں۔ جن کے گن سموہ آنند دینے والے ہیں۔ وہ شری رام جی سدا میرے کلیان میں اضافہ کریں۔

۹

جدپی برج ویاپک ابناشی ۔ سب کے ہردے نرنتر باسی
تدپی انج شری سہت کھراری ۔ بستو منسی مم کانن چاری

یہ اپی (اگرچہ) آپ نرمل، ویاپک، ابناشی اور سب کے ہردے میں سدا نواس کرنے والے ہیں تو بھی ہے شری رامچندر جی

آپ سیتا جی اور چھوٹے بھائی لکشمن سمیت بن میں وچرنے والے روپ میں میرے من میں نواس کریں۔

۱۰

جے جانہیں تے جانہو سوامی ۔ سگن اگن اُر انترجامی
جو کوسل پتی راجو نینا ۔ کرہو سو رام ہردے مم اینا

آپ نرگن ہیں۔ سگن ہیں یا انتریامی ہیں۔ ایسا کرکے جو لوگ آپکو جانتے ہیں۔ وہ جانا کریں۔ مجھے اس واد وواد سے کچھ مطلب نہیں۔ جو اودھ پتی کمل نیتر شری رام جی ہیں۔ میرے ہردے میں تو آپ ہی اپنا نواس ستھان بنائیں۔

۱۱

اس ابھیمان جائے جنی بھورے ۔ میں سیوک رگھوپتی پتی مورے
سُن منی بچن رام من بھائے ۔ بہوری ہرشی منی بر اُر لائے

میں سیوک ہوں اور شری رگھوناتھ جی میرے سوامی ہیں۔ یہ ابھیمان میرا کبھی نہ چھوٹے۔ ارتھات سدا بنا رہے۔ منی کے بچن سن کر شری رام جی من میں بہت پرسن ہوئے! اور انہوں نے پرسن ہوکر سریشٹھ منی کو چھاتی سے لگا لیا۔

۱۲

پرم پرسن جان منی موہی ۔ جو بر مانگہو دیوں سو توہی
منی کہہ میں بر کبہوں نہ جاچا ۔ سمجھی نہ پرے جھوٹھ کا سانچا

اور کہا۔ ہے منی! میں تم پر بہت پرسن ہوں ایسا جان کر جو ورمانگو وہی میں تمہیں دوں۔ منی سُتیکشن جی نے کہا۔ میں نے تو ور کبھی مانگا ہی نہیں۔ نہ ہی مجھے معلوم ہے۔ کہ کون سا ور جھوٹا ہے اور کون سا سچا!

۱۳

تمہہ ہی نیک لاگے رگھورائی ۔ سو موہی دیہو داس سکھدائی
ابرل بھگتی برتی بگیانا ۔ ہوہو سکل گن گیان ندھانا

اس لئے ہے رگھوناتھ جی! آپکو جو اچھا لگے ہے سیوکوں کے سکھ داتا! مجھے وہی ور دیجئے۔ شری رامچندر جی نے کہا کہ تم گوڑھ بھگتی ویراگیہ وگیان اور سمپورن گنوں اور گیان کے بھنڈار ہو جاؤ۔

۱۴

پربھو جو دینہہ سو برو میں پاوا ۔ اب سو دیہو موہی جو بھاوا

تب مُنی بولے۔ پربھو نے جو وردان دیا۔ وہ تو میں نے پا لیا
اب مجھے جو اچھا لگتا ہے۔ وہ دیجئے۔

دوہا

انج جانکی سہت پربھو چاپ بان دھر رام
مم ہیہ گگن اندو اِو بسہو سدا نہکام

ہے پربھو شری رام جی! چھوٹے بھائی لکشمن اور جانکی جی سہت دھنش اور بان دھارن کئے آپ نشکام ہو کر میرے ہردے آکاش میں چندرما کی بھانت سدا نواس کیجئے۔

چوپائی

ایوم استو کر رما نواسا۔ ہرش چلے کمبھج رشی پاسا
بہت دوس گرو درشن پائے۔ بھئے موہی ایہیں آشرم آئے

"ایسا ہی ہو"، یہ کہہ کر لکشمی نواس شری رام چندر جی پرسن ہو کر اگست رشی کے پاس چلے تب ستیکھشن جی نے کہا۔ کہ گرو اگست جی کے درشن کئے مجھے بھی بہت سمے گذر گیا ہے۔ جب سے میں اس آشرم میں آیا ہوں۔ تب سے پھر اُن کے پاس نہیں گیا ہوں۔

۲

اب پربھو سنگ جاؤں گُرپاہیں۔ تمہہ کہنہ ناتھ نہورا ناہیں
دیکھ کرپاندھی مُنی چترائی۔ لئے سنگ بہسے دوؤ بھائی

ہے پربھو! اب میں بھی آپ کے ساتھ گرو جی کے پاس چلتا ہوں۔ ہے ناتھ! یہ میں آپ پر کوئی احسان نہیں کر رہا ہوں۔ کرپاندھان شری رام جی نے مُنی کی چترتا دیکھ کر اُنہیں ساتھ لے لیا۔ اور دونوں بھائی شری رام اور لکشمن جی ہنسنے لگے۔

۳

پنتھ کہت نج بھگتی انوپا۔ مُنی آشرم پہنچے سُر بھوپا
ترت ستیکھشن گرو پہیں گیؤ۔ کر دنڈوت کہت اس بھیؤ

راستے میں اپنی لاثانی بھگتی کا ورنن کرتے ہوئے دیوتاؤں کے راجہ شری رام چندر جی اگست مُنی کے آشرم میں پہنچے ستیکھشن جلد ہی گرو کے پاس گئے۔ اور ڈنڈوت پرنام کر کے ایسا کہنے لگے۔

ناتھ کوسلادھیس کمارا۔ آئے ملن جگت آدھارا
رام انج سمیت بیدیہی۔ نس دن دیو جپت ہو جیہی

ہے ناتھ! اودھ پتی شری دشرتھ جی کے راجکمار جگت کے آدھار شری رام چندر جی چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں جن کو ہے دیو! آپ رات دن جپا کرتے ہیں۔

۵

سنت اگست ترت اٹھ دھائے۔ ہری بلوک لوچن جل چھائے
مُنی پد کمل پرے دوؤ بھائی۔ رشی اتی پریتی لئے اُرلائی

یہ سنتے ہی اگست رشی جی فوراً اٹھ دوڑے بھگوان کو دیکھتے ہی اُن کی آنکھوں میں پریم آنسو چھا گئے۔ دونوں بھائی مُنی جی کے چرن کملوں پر گر پڑے۔ رشی اگست نے بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔

۶

سادر کُسل پوچھ مُنی گیانی۔ آسن بر بیٹھارے آنی
پُنی کر بہو پرکار پربھو پوجا۔ موہی سم بھاگیہ ونت نہیں دوجا

مُنی اگست جی نے بڑے آدر کے ساتھ اُنکی کُشل پوچھ کر اُن کو سندر آسن پر لا بٹھایا۔ پھر بہت پرکار سے پربھو شری رام چندر جی کی پوجا کر کے کہا۔ ہے ناتھ! آج میرے سمان سوبھاگیہ وان (خوش نصیب) اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔

۷

جہہ لگ رہے اپر مُنی برندا۔ ہرشے سب بلوک سکھ کندا

اگست آشرم کے ارد گرد جتنے مُنی رہتے تھے۔ وہ سب مُنی گن شری رام چندر جی آنند کند کو دیکھ کر پرسن ہو گئے۔

دوہا

مُنی سموہ مہہ بیٹھے سنمکھ سب کی اور
سرد اِندو تن چتوت مانہو نکر چکور

منیشوروں کی منڈلی میں شری رام چندر جی سب کی طرف سامنے ہی براجتے ہیں۔ ایسا معلوم پڑتا ہے۔ مانو موسم سرما کے چندرما کے مکھ کو چکوروں کے جھنڈ دیکھ رہے ہوں۔

چوپائی

تب رگھوبیر کہا مُنی پاہیں۔ تمہہ سن پربھو دُراو کچھو ناہیں
تمہہ جانہو جیہی کارن آئیوں۔ تاتے تات نہ کہہ سمجھائیوں،

تب شری رگھوناتھ جی نے مُنی اگست جی سے کہا۔ کہ ہے پربھو!

آپ سے کچھ چھپا ہوا نہیں اس لیئے میں نے آپ سے سمجھا کر کچھ نہیں کہا۔

۲

اَب سو منتر دیہہ پربھو موہی۔ جیہی پرکار ماروں مُنی دروہی
مُنی مسکانے سُن پربھو بانی۔ پوچھیہو ناتھ موہی کا جانی

ہے پربھو! اب آپ مجھے ایسی صلاح دیجیئے جس پرکار میں منیوں کے شتر و راکششوں کو ماروں۔ پربھو شری رام چندر جی کی بانی سن کر منی مسکرائے اور بولے۔ ہے ناتھ! مجھ دس کو کیا سمجھ کر آپ نے یہ پرشن کیا ہے۔

۳

تمہرین بھجن پربھاو اگھاری۔ جانیوں مہما کچھک تمہاری
اُومر ترو بسال تو مایا۔ پھل برہمانڈ انیک نکایا

ہے پاپ ناشک! آپکے بھجن کے پربھاو سے ہی میں آپکی کچھ تھوڑی سی مہما کو جانتا ہوں۔ آپکی مایا گولر کے بڑے بھاری درخت کے سمان ہے۔ انیک برہمانڈوں کے سموہ اس درخت کے پھل ہیں۔

۴

جیو چراچر جنتو سمانا۔ بھیتر بسہیں نہ جانہیں آنا
تے پھل بھچھک کٹھن کرالا۔ تو بھے ڈرت سدا سوؤ کالا

سب چراچر جیو (چر وہ جو چلتے پھرتے ہیں۔ مثلاً پشو۔ منش آدی۔ اچر درخت پتھر آدی) اس مایا روپی گولر برکش کے پھل کے اندر رہنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے سمان ہیں جو ان برہمانڈ روپی پھل میں بستے ہیں۔ اور اس چھوٹے سے جگت کے سوا دوسرا کچھ نہیں جانتے۔ ان برہمانڈ روپی پھلوں کو کھانے والا کٹھن اور بھینکر کال ہے۔ وہ ایسا بل شالی کال بھی آپ سے سدا ڈرتا رہتا ہے۔

۵

تے تمہہ سکل لوک پتی سائیں۔ پوچھیہو موہی منج کی نائیں
یہ بر ماگیوں کرپا نکیت۔ بسہو ہردے شری انج سمیتا

آپ وہ سارے برہمانڈوں کے سوامی ہو کر بھی مجھ سے منش کی طرح پرشن کر رہے ہیں۔ ہے کرپا ندھان! میں آپ سے یہ ور مانگتا ہوں۔ کہ آپ میرے ہردے میں شری سیتا جی اور لکشمن سمیت نواس کیجیئے۔

۶

ابرل بھگتی برتی ست سنگا۔ چرن سروره پریتی ابھنگا
جدپی برہم اکھنڈ اننتا۔ انو بھو گمیہ بھجہیں جیہی سنتا

انیہ بھگتی ویراگ، ست سنگ، اور آپ کے چرنوں میں اٹوٹ پریم ان سب کی مجھکو پراپتی ہو۔ یدپی آپ برہم اکھنڈ اور اننت ہیں۔ جو انوبھو سے جانے جاتے ہیں۔ اور جن کو سنت جن بھجتے ہیں۔

۷

اس تو روپ بکھانیوں جانیہوں۔ پھر پھر سگن برہم رتی مانیوں
سنتت داس دیہو بڑائی۔ تاتیں موہی پوچھیہو رگھو رائی

یدپی میں آپ کے ایسے روپ کو جانتا ہوں اور اس کا ورنن بھی کرتا ہوں۔ تو بھی لوٹ لوٹ کر میں آپ کے اس سندر سگن روپ میں ہی پریم جانتا ہوں۔ آپ سدا ہی اپنے سیوکوں کو بڑائی دیتے ہیں۔ اسی سے ہے رگھو ناتھ جی! آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔

۸

ہے پربھو پرم منوہر ٹھاؤں۔ پاون پنچ وٹی تیہی ناؤں
ڈنڈک بن پنیت پربھو کرہو۔ اگر ساپ منی برکمر ہرہو

ہے پربھو! پنچ وٹی نام کا ایک پرم منوہر اور پوتر ستھان ہے۔ وہاں آپ نواس کر کے ڈنڈک بن کو پوتر کیجیئے۔ اور سریشٹھ منی گوتم جی کے کٹھور شاپ کو دور کیجیئے (ڈنڈک بن گوتم جی کے شاپ سے سوکھ چکا تھا۔)

۹

باس کرہو تہہ رگھو کل رایا۔ کیجے سکل منہہ پر دایا
چلے رام منی آئسو پائی۔ ترت ہی پنچ وٹی نیارائی

ہے شری رگھو ناتھ جی۔ آپ وہاں نواس کر کے سب منیوں پر دیا کیجیئے۔ منی جی کی آگیا پاکر شری رام چندر جی وہاں سے چل دیئے اور جلدی ہی پنچ وٹی کے نزدیک پہنچ گئے۔

دوہا

گیدھ راج سے بھینٹ بھئی بہو بدھی پرتی بڑہائی
گوداوری نکٹ پربھو رہے پرن گرہہ چھائی

وہاں گیدھ راج جٹایو جی سے ملاقات ہوئی اُس کے ساتھ بہت پرکار سے پریم بڑھا کر گوداوری کے نزدیک پربھو شری رام چندر جی پتوں کی کٹیا بنا کر رہنے لگے۔

جب تے رام کینہہ تہنہ باسا۔ سکھی بھئے منی بیتی ترا سا
گری بن ندیں تال چھبی چھائے۔ دن دن پرتی اتی ہوئی سہائے

جب سے شری رام چندر جی نے وہاں رہنا شروع کیا تب سے منی لوگ بے خوف ہو کر سکھی ہو گئے۔ پربت، بن، ندی اور تالاب شوبھا سے چھا گئے۔ اور دن پرتی دن اُن کی شوبھا بڑھنے ہی لگی۔

کھگ مرگ برند آنندت رہہیں۔ مدھپ مدھر گنجت چھبی لہہیں
سو بن برنی نہ سک اہی راجا۔ جہاں پرگٹ رگھوبیر براجا

پکشی اور پشوؤں کے جھنڈ وہاں آنند سے رہنے لگے۔ بھونرے میٹھی گنجار کرتے ہوئے شوبھا پانے لگے۔ جہاں شری رگھوناتھ جی براجتے رہے ہیں۔ اس بن کی شوبھا کا ورنن شیش ناگ جی بھی نہیں کر سکتے۔

ایک بار پربھو سکھ آسینا۔ لچھمن بچن کہے چھل ہینا
سُر نر منی سچر اچر سائیں۔ میں پوچھوں نج پربھو کی نائیں

ایک بار بیٹھے شری رام جی سکھ سے بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت لکشمن جی نے اُن سے سرل بچن کہے۔ ہے دیوتاؤں، منشوں اور منیوں اور چراچر کے سوامی! میں آپ کو اپنا سوامی سمجھ کر آپ سے پوچھتا ہوں۔

موہی سمجھائے کہو سوئے دیوا۔ سب تج کروں چرن رج سیوا
کہو گیان براگ ارو مایا۔ کہو سو بھگتی کرو جیہیں دایا

ہے دیو! مجھے سمجھا کر وہی اُپدیش کہئے جس سے سب کچھ چھوڑ کر میں آپ کی چرن رج کی ہی سیوا کروں۔ گیان ویراگ اور مایا کا پورا ورنن کیجئے اور اس بھگتی کا بھی ورنن کیجئے جس کے کارن آپ بھگتوں پر دیا کرتے ہیں۔

ایشور جیو بھید پربھو سکل کہو سمجھائے
جاتیں ہوئے چرن رتی سوک موہ بھرم جائے

ہے پربھو! جو ایشور اور جیو میں بھید ہے وہ سارا سمجھا کر کہئے جس سے آپ کے چرنوں میں داس کا پریم ہو اور ہر دے کے شوک موہ اور بھرم کا ناش ہو۔

تھوریہی مہہ سب کہوں بجھائی۔ سنہو تات مت من چت لائی
میں ارو مور تور تیں مایا۔ جیہیں بس کینہے جیو نکایا

شری رام جی نے کہا۔ ہے تات! میں مختصر طور پر ہی آپ کو سب سمجھا دیتا ہوں۔ تم من بدھی اور چیت کو ایکاگر کر کے سنو۔ میں اور میرا "تو" اور تیرا" یہی مایا ہے جس نے جیو سمودائے کو اپنے وش میں کر رکھا ہے۔ یہ سرشٹی دو پرکار کی ہے۔ ایشور سرشٹی اور جیو سرشٹی۔ میں اور میرا تو اور تیرا" یہ جیو سرشٹی ہے یہ ہی مایا کہتے ہیں۔ یہ جیو سرشٹی ہی دُکھ کا کارن ہے۔ اس کے علاوہ جو سرشٹی ہے اُسے ایشور سرشٹی کہتے ہیں۔ مثلاً پرکرتی جیسی والی اور جتنے منش استری اتیادی سبھی چراچر جگت ایشور کے سنکلپ دوارا رچا گیا ہے۔ اس لئے یہ سب ایشور سرشٹی ہے۔ ایشور سرشٹی میں کوئی دُکھ سکھ نہیں اور جب ہم ایشور سرشٹی میں اہم بھاو کر لیتے ہیں اور میرے "تو" اور تیرے کی کلپنا کر لیتے ہیں تو یہ جیو سرشٹی ہی ہمارے لئے دُکھ کا کارن بن جاتی ہے۔ ایشور سرشٹی سب کے لئے ایک جیسی ہے۔ لیکن جیو سرشٹی ہر ایک جیو کے سنکلپ کے بھید سے الگ الگ ہے۔ مثال کے طور پر ایشور کے سنکلپ سے رچی ہوئی ایک استری ہے سب کو ہی وہ استری روپ سے پرتیت ہوتی ہے۔ پرنتو کوئی اس میں ماتا کا اہم بھاو کر کے اسے اپنی ماتا کے روپ میں دیکھتا ہے تو دوسرا اسے بہن کے روپ میں تیسرا پتنی کے روپ میں اتیادی اپنے اپنے سنکلپ کے

بھید سے اُسی ایک ہی ایشور رچت سرشٹی میں گئی یہ کاروکی منو ممے سرشٹیاں بن گئیں اور اگر وہ استری مرجائے۔ تو جن کا اس استری میں میرے پن کا بھاؤ ہے۔ اُن کو ہی شوک ہوگا۔ دوسروں کو نہیں۔ اس لئے یہ میرا اور تیرا بھاؤ ہی دُکھ کا مول ہے۔ اور یہی مایا ہے۔

۲

گو گوچر جہہ لگ من جائی۔ سو سب مایا جانیہو بھائی
تیہی کر بھید سنہو تمہہ سوؤ۔ بدیا اپر اودیا دوؤ

شبد سپرش روپ رس گندھ آدی جہاں تک اندریوں کے وشئے ہیں۔ اور جہاں تک من کی دوڑ ہے۔ ہے بھائی۔ اس سب کو مایا جاننا۔ اس مایا کے بدیا اور اودیا دو بھید ہیں۔ اُن بھیدوں کو بھی سنو۔

۳

ایک دُشٹ اتیسہ دُکھ روپا۔ جا بس جیو پرا بھو کوپا
ایک رچے جگ گن بس جاکیں۔ پربھو پریرت نہیں نج بل تاکیں

ایک (اودیا جیو سرشٹی) دوشوں سے یکت ہے اور بہت ہی دُکھ روپ ہے۔ جس کے موہ میں پڑ کر جیو سنسار روپی اندھیرے کوئیں میں پڑا ہوا ہے۔ اور دوسری (ودیا۔ ایشور سنکلپ یا شدھ مایا) جس کے بس میں گن ہیں اور جو سارے جگت کی رچنا کرتی ہے۔ وہ پربھو سے ہی پریرت ہوتی ہے۔ اس کا اپنا بل کچھ بھی نہیں۔ (پربھو اُس کے آدھار چیشٹا ہیں اور وہ آدھیہ چیشٹا ہے اور کچھ کرنے میں پربھو کی پریرنا بغیر اسمرتھ ہے۔

۴

گیان مان جہہ ایکو نا ہیں۔ دیکھ برہم سمان سب ماہیں
کہیے تات سو پرم براگی۔ ترن سم سدھی تین گن تیاگی

گیان وہ ہے جس کا منش میں پرکاش ہونے سے وہ اہنکار سے رہت ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب کچھ چراچر جگت میں سمان روپ سے برہم کو سروویاپک دیکھتا ہے۔ اس کی درشٹی میں سب کچھ برہم ہی برہم ہے۔ ہے تات! جس نے سب سدھیوں اور تینوں گنوں کو تنکے کے سمان تیاگ دیا ہے۔ وہ پُرش پرم ویراگیہ وان ہے ۔

"مان اور اہنکار سے رہت۔ اہنسا، کشما، سرلتا، گرو سیوا پوترتا، ستھرتا (مستقل مزاجی) اپنے آپ کو قابو میں رکھنا۔ (ضبط) اندریوں کے وشیوں میں ویراگ اہم بھاؤ کا تیاگ، جنم موت بڑھاپا اور بیماری ان چاروں میں باربار دوش دیکھنا، کامنا رہت ہونا، پتر استری گھر وغیرہ میں لپت نہ ہونا۔ اور ہانی اور لابھ میں سم چت رہنا بھگوان میں اننیہ یوگ سے اٹوٹ بھگتی و ایکانت ستھان کا سیون لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے پرے رہنا۔ نتیہ آتما میں ستھتی اور نرنتر تتو وچار کرنا۔ یہ سب گیان ہے۔ (گیتا ادھیائے ۱۳ شلوک ۷ سے ۱۱)

دوہا

مایا ایس نہ آپ کہوں جان کہئیے سو جیو
بندھ موکش پرد سرب پر مایا پریرک سیو

جو مایا کو۔ ایشور کو اور نہ اپنے پارتھ سروپ کو جانتا ہے اُسے جیو کہنا چاہئے۔ جو جیو کے اپنے اپنے کرم انوسار بندھن اور موکش کو دینے والا۔ سب سے پرے اور مایا کا پریرک ہے۔ وہ ایشور ہے ۔

چوپائی ۱

دھرم تیں برتی جوگ تیں گیانا۔ گیان موکش پرد بید بکھانا
جاتیں بیگ دروؤں میں بھائی۔ سو مم بھگتی بھگت سکھدائی

دھرم میں رُچی ہونے سے ویراگ ہوتا ہے اور یوگ (ادتھات شم دم نیم آسن آدی اشٹانگ یوگ یا پھل کی آشا چھوڑ کر بھگوت ارتھ کرم کرنا روپی کرم یوگ) سے گیان ہوتا ہے۔ یہ گیان ہی مکتی دینے والا ہے۔ (بندھ اگیان جنیہ ہے اس لئے اس کی نِورتی گیان سے ہو سکتی ہے۔ اور کسی اُپائے سے نہیں۔ اور ہے بھائی! جس سے میں اُس جیو پر جلدی ہی پرسن ہو جاتا ہوں۔ وہ میری بھگتی ہے جو بھگتوں کو سکھدائک ہے۔

۲

سو سوتنتر اولمب نہ آنا۔ تیہی آدھین گیان وگیانا
بھگتی تات انوپم سکھ مولا۔ ملے جو سنت ہوئیں انوکولا

وہ بھگتی بالکل سوتنتر ہے۔ وہ اپنی سدھی کے لئے گیان و

وگیان کا آدمی کسی دوسرے سادھن کے سہارے کی ضرورت نہیں رکھتی اور گیان اور وگیان تو اُس بھگتی کے آدھین ہیں۔ ہے تات! بھگتی انوپم (جو اپنی مثال آپ ہے) اور سُکھ کی مُول ہے۔ اور وہ تبھی ملتی ہے جب جیو پر کسی سنت مہاتما کی کرپا ہوتی ہے۔

۳

بھگتی کے سادھن کہوں بکھانی۔ سُگم پنتھ موہی پاوہیں پرانی
پرتھم ہی بپر چرن اتی پریتی۔ نج نج کرم نرت شرتی ریتی

اب میں بھگتی کے سادھنوں کا ورنن کرتا ہوں بھگتی مارگ سب سے آسان مارگ ہے۔ جس سے جیو مجھکو آسانی سے ہی پراپت کر لیتے ہیں۔ پہلے تو ویدوان برہمنوں کے چرنوں میں بہت ہی پریتی ہو۔ اور وید ریتی کے انوسار اپنے اپنے ورن آشرم دھرم کا پالن کرتا رہے۔

۴

ایہی کر پھل پُنی بشے براگا۔ تب مم دھرم اُپج انوراگا
شروَن آدک نوبھگتی درڑھا ہیں۔ مم لیلا رتی اتی من ماہیں

اس کا پھل پھر وشے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ ویراگ ہونے پر میرے دھرم میں پریتی بڑھ جائے گی۔ تب شروَن آدی نو پرکار کی بھگتی درڑھ ہوگی۔ اور من میں میری لیلاؤں کے پرتی بہت پریم ہوگا۔ (شروَن۔ کیرتن۔ وشنو سمرن۔ چرنوں کی پوجا۔ ارچن۔ بندن۔ داس بھاو۔ مِیتری بھاو۔ آتم نویدن۔ یہ نو پرکار کی بھگتی شریمد بھاگوت میں کہی گئی ہے۔

۵

سنت چرن پنکج اتی پریما۔ من کرم بچن بھجن درڑھ نیما
گرو پتو ماتو بندھو پتی دیوا۔ سب موہی کہہ جانے درڑھ سیوا

سنتوں کے چرن کمل میں جس کی بہت ہی پریتی ہو اور من بچن کرم سے درڑھ نیم پوروک بھجن کرتا ہو۔ اور جو مجھکو ہی گرو پتا ماتا بھائی سوامی اور دیوتا سب کچھ جان کر سیوا میں درڑھتا سے لگا رہے۔

۶

مم گُن گاوت پُلک سریرا۔ گدگد گرا نین بہہ نیرا
کام آدی مد دمبھ نہ جاکیں۔ تات نرنتر بس میں تاکیں

میرے گُن گاتے وقت جن کے شریر میں رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بانی گدگد ہو جاتی ہے۔ نیتروں سے آنسوؤں کی دھار بہ نکلتی ہے۔ اور کام اہنکار اور پاکھنڈ آدی دوش جن میں نہیں ہیں۔ ہے بھائی میں ایسے بھگتوں کے سدا وش میں رہتا ہوں۔

دوہا

بچن کرم من موری گتی بھجن کرہیں نہ کام
تنہہ کے ہردے کمل مہں کرؤں سدا بشرام

جو کرم بچن اور من سے ایک ماتر میرے پرائن ہو چکے ہیں۔ اور جو نشکام بھاو سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ اُن کے ہردے کمل میں میں سدا نواس کیا کرتا ہوں۔

چوپائی

بھگتی یوگ سن اتی سُکھ پاوا۔ لچھمن پربھو چرنہہ سر ناوا
ایہی بدھی گئے کچھک دن بیتی۔ کہت براگ گیان گُن نیتی

اس بھگتی یوگ کو سن کر لکشمن جی بہت سکھی ہوئے! اور انہوں نے پربھو شری رام چندر جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اس پرکار ویراگ گیان گُن اور نیتی کہتے ہوئے کچھ دن بیت گئے۔

سُوپ نکھا راون کے بہنی۔ دشٹ ہردے دارن جس اہنی
پنچ وٹی سو گئی اک بارا۔ دیکھ بکل بھئی جگل کمارا

شروپ نکھا نامی راون کی ایک بہن تھی۔ وہ ناگن کے سمان ڈراونی اور دشٹ سبھاو کی تھی۔ وہ ایک دفعہ پنچ وٹی میں گئی اور دونوں راجکماروں کو دیکھ کر کام اندھ ہو کر ویاکل ہو گئی۔

۲

بھراتا پتا پُتر اُرگاری۔ پرش منوہر نرکھت ناری
ہوئے بکل سک من ہی نہ روکی۔ جیسے روی مَنی دَرو روی ہی بلوکی

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں! ہے گرڑ جی! بھراتا، پتا اور پُتر کے سمان ہی پرش چاہے کیوں نہ ہو۔ کام اندھ استری ایسے منوہر پرش کو دیکھ کر بھی کام سے ویاکل ہو جاتی ہے اور من کو نہیں روک سکتی۔ جیسے سوریہ کانت منی سوریہ کو دیکھ کر پگھل جاتی ہے۔

۴

رُچر رُوپ دھری پربھو پہیں جائی۔ بولی بچن بہت مُسکائی
تمہہ سم پُرش نہ موسم ناری۔ یہ سنجوگ بدھی رچا بچاری

وہ سُندر رُوپ دھر کر پربھو شری رام جی کے پاس آئی اور بہت مُسکرا کر بچن بولی۔ تمہارے سمان تو کوئی سُندر پُرش نہیں اور میرے سمان کوئی سُندری نہیں۔ بدھاتا نے خوب سوچ سمجھ کر میری اور تمہاری جوڑی بنائی ہے۔

مم انُوروپ پُرش جگ ماہیں۔ دیکھیوں کھوج لوک تہوں ناہیں
تاتیں اب لگ رہیوں کُماری۔ من مانا کچھ تمہیں نہاری

میں نے تینوں لوکوں میں کھوج کر دیکھ لیا ہے میرے یوگ وہ دولہا جگت بھر میں نہیں ہے۔ اس کارن وش میں ابتک کنواری ہی ہوں۔ اب تم کو دیکھ کر کچھ میرا من مانا ہے۔

سیتہہ چتے کہی پربھو باتا۔ اہے کنوار مور لگھو بھراتا
گئی لچھمن رپو بھگنی جانی۔ پربھو بلوک بولے مردو بانی

سیتا جی کی طرف دیکھ کر پربھو شری رام جی نے سروپ نکھا سے یہ بات کہی۔ کہ میرا چھوٹا بھائی کنوارا ہے۔ تب وہ لکشمن جی کے پاس گئی۔ لکشمن جی نے اُسے شترو کی بہن سمجھکر اور پربھو کی طرف دیکھکر کومل بچن کہے۔

سُندری سُنو میں اُنہہ کر داسا۔ پرادھین نہیں تور سپاسا
پربھو سمرتھ کوسل پُر راجا۔ جو کچھ کرہیں اُنہہ سب چھاجا

ہے سُندری! سُنئیے۔ میں تو اُن کا سیوک ہوں مجھ پرآدھین کے پاس رہنے سے تجھے کچھ آرام نہ ملیگا۔ وہ پربھو اور دھ پُری کے راجہ ہیں۔ اور سمرتھ ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کر لیں۔ اُن کے لئے سب جائز ہے۔

سیوک سُکھ چہہ مان بھکھاری۔ بیسنی دھن شُبھ گتی بیبھچاری
لوبھی جسُ چہہ چار گُمانی۔ نبھ دُہی دودھ چہت اے پرانی

سیوک سُکھ چاہے۔ بھکاری عزت۔ بیسنی پُرش دھن چاہے اور ویبھچاری (زناکار) شُبھ گتی چاہے۔ لوبھی یش چاہے۔ اور ابھیمانی پُرش چاروں پھل دھرم ارتھ کام موکش چاہے۔ تو یہ سب پرانی آکاش کو دُوہ کر دودھ لینا چاہتے ہیں۔ (ازلحاظ ناممکن بات کو ممکن کرنا چاہتے ہیں)

[9]
پُنی پھر رام نکٹ سو آئی۔ پربھو لچھمن پہیں بہوری پٹھائی
لچھمن کہا توہی سو برئی۔ جو ترن توڑ لاج پریہری

وہ لوٹ کر پھر شری رام جی کے پاس آئی۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُسے پھر لکشمن جی کے پاس بھیج دیا۔ لکشمن جی نے کہا۔ کہ تمہیں وہی آدمی وریگا۔ جو اپنی لاج (شرم و حیا) کو تنکے کی طرح تیاگ دیگا (ازلحاظ تمہیں کوئی بہت ہی بے شرم بیاہ سکیگا۔

[10]
تب کھسیانی رام پہیں گئی۔ رُوپ بھینکر پرگٹت بھئی
سیتہہ سبھے دیکھ رگھو رائی۔ کہا انج سن سین بجھائی

تب وہ کھسیانی ہوکر شری رامچندر جی کے پاس آئی۔ آتے ہی اُس نے بھینکر رُوپ پرگٹ کیا۔ سیتا جی کو سہمی ہوئی دیکھکر شری رگھوناتھ جی نے لکشمن جی کو اشارہ کرکے سمجھا دیا۔

دوہا

لچھمن اتی لاگھو سو ناک کان بِنُو کینہی!
تاکے کر راون کہنہ منو چنوتی دینہی!!

لچھمن جی نے بہت ہی پھرتی سے اس کے ناک اور کان کاٹ کر الگ کردیئے۔ مانو سروپ نکھا کے ہاتھوں (کے ذریعہ) راون کو چنوتی (تنبیہ، وارننگ) بھیج دی ہو۔

چوپائی

ناک کان بن بھئی بکارارا۔ جنو سرو سَیل گیرو کے دھارا
کھر دوشن پہیں گئی بلپاتا۔ دھگ دھگ تو پورش بل بھراتا

ناک اور کان کے بغیر وہ بڑی بھیانک شکل کی ہوگئی۔ اس کے مکھ پہ سے خون اس پرکار بہنے لگا۔ جیسے کالے پربت پر سے لال گیرو کی دھارا بہہ رہی ہو۔ وہ چیختی چلاتی کھر اور دوشن (اپنے بھائیوں) کے پاس گئی۔ اور بولی! ہے بھائیو! لعنت ہے تمہارے بل اور پُرشارتھ کو۔

تیہیں پوچھا سب کہیسی بُجھائی ۔ ۲ جاتُدھان سُن سین بنائی
دھائے نسیچر نکر برُوتھا ۔ جنو سپچھ کجّل گری جُوتھا

اُن کے پوچھنے پر اُس نے سارا حال کہہ سُنایا سب کچھ
سن کر راکشسوں نے فوج تیار کی راکشسوں کے گروہ کے
گروہ چڑھ دوڑے مانو پنکھ والے کاجل کے پہاڑوں کے سلسلے
دوڑے ہوئے آرہے ہیں ۔

۳
نانا باہن نانا آکارا ۔ نانا یدھ دھر گھور اپارا
سُوپ نکھا آگیں کر لینہی ۔ اسُبھ رُوپ شرتی ناسا ہینی

راکشش طرح طرح کی سواریوں پر چڑھے ہوئے ہیں ۔
اور بہت طرح کی شکلوں کے ہیں ۔ گنتی میں بے شمار ہیں ۔ اور
بے شمار بھیانک ہتھیار لگائے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے ناک اور
کان کٹی بدشکل منحوس سوروپ نکھا کو آگے کر لیا ۔

اسگن امت ہوہیں بھے کاری ۔ گنہیں نہ مرتیو بِبس سب جھاری
گرجہیں ترجہیں گگن اُڑاہیں ۔ دیکھ کٹک بھٹ اتی ہرشاہیں

بے شمار بھینکر اشگن ہو رہے ہیں ۔ پرنتو موت کے بس ہوئے
وہ سب کے سب اُن اشگنوں کو خاطر میں نہیں لاتے ۔ وہ گرجتے ہیں ۔
للکارتے ہیں ۔ اور آکاش میں اُڑتے ہیں ۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھکر
یودھا لوگ بڑے خوش ہوتے ہیں ۔

۵
کوؤ کہہ جیت دھر ہُو دوؤ بھائی ۔ دھر مارہُو تیا لیہو چھڑائی
دھور پور نبھ منڈل رہا ۔ رام بُلائے انج سن کہا

کوئی کہتا ہے دونوں بھائیوں کو زندہ باندھ لو ۔ اُن کی استری
کو چھین کر انہیں مار ڈالو ۔ آکاش منڈل گرد و غبار سے چھا گیا ۔
تب شری رام چندر جی نے لکشمن جی کو بُلا کر اُن سے کہا ۔

۶
لے جانکی جاہُو گری کندر ۔ آوا نسیچر کٹک بھینکر
رہیہو سجگ سن پربھو کے بانی ۔ چلے سہت شری سر دھنو پانی

تم جانکی جی کو لے کر کسی پربت کی غار میں چلے جاؤ ۔

راکشسوں کی بھینکر فوج آ رہی ہے خوب ہوشیار رہنا ۔
پربھو شری رامچندر جی کے بچن سن کر لکشمن جی ہاتھ میں دھنش
بان لئے شری سیتا جی سہت چلے ۔

دیکھ رام رپو دل چل آوا ۔ بہیسی کٹھن کو دنڈ چڑھاوا

شری رام جی نے دشمنوں کی فوج کو چلے آتے ہوئے دیکھکر
ہنس کر کٹھن دھنش کو چڑھایا ۔

چھند

کودنڈ کٹھن چڑھائے سر جٹ جُوٹ باندھت سوہ کیوں
مرکت سیل پر لرت دامنی کوٹی سوں جُگ بھجگ جیوں
کٹی کس نشنگ بسال بھج گہی چاپ بِسکھ سدھار کے
چتوت منہوں مرگ راج پربھو گج راج گھٹا نہار کے

کٹھن دھنش کو چڑھا کر سر پر جٹاؤں کا جوڑا باندھتے ہوئے
شری رام چندر جی کیسے شوبھا پا رہے ہیں ۔ مانو نیلمنی کے پربت
پر چمکتی ہوئی کروڑوں بجلیوں سے دو سانپ لڑ رہے ہوں ۔
کمر میں ترکش کس کر لمبے بازوؤں میں دھنش لے کر اور بان کو
سدھار کر پربھو شری رامچندر جی راکششوں کی طرف ایسے
دیکھ رہے ہیں ۔ مانو شیر متوالے ہاتھیوں کے آتے ہوئے جھنڈ کو
دیکھ رہا ہو ۔

سورٹھا

آئے گئے بگ میل دھر دھر دھاوت سُبھٹ
جتھا بلوک اکیلی بال رِبی ہی گھیرت دنج

"پکڑو، پکڑو" کا شور مچاتے ہوئے راکشش یودھا
بے لگام ہو کر دوڑتے ہوئے آئے ۔ انہوں نے پربھو شری
رام چندر جی کو چاروں طرف سے گھیر لیا ۔ جیسے نکلتے ہوئے
سورج کو اکیلا دیکھ کر مندیہہ نامی دینت گھیر لیتے ہیں ۔

چوپائی

پربھو بلوک سر سکہیں نہ ڈاری ۔ تھکت بھئی رجنی چر دھاری
سچو بول بولے کھر دوشن ۔ یہ کوؤ نرپ بالک نر بھوشن

وہ یہ منگل مورت شری رام جی کو دیکھ کر راکششوں
یودھا اُن پر تیر نہ چھوڑ سکے۔ وہ سب ٹکٹکی لگائے۔ سکتہ
کی حالت میں کھڑے اُنہیں دیکھنے لگے۔ منتریوں کو بلا کر کھر اور
دوشن نے کہا۔ یہ راجکمار تو منشیوں کا شرنگار ہیں۔

۲
ناگ اسُر سُر نر مُنی جیتے۔ دیکھے جیتے ہتے ہم کیتے
ہم بھر جنم سُنہو سب بھائی۔ دیکھی نہیں اسی سندرتائی

جتنے بھی ناگ واسُر و دیوتا منش اور مُنی ہیں۔ اُن میں سے
ہم بے شمار دیکھے جیتے اور مار ڈالے ہیں۔ پر ہے سب بھائیو!
سُنو ہم نے جنم بھر میں ایسی خوبصورتی کہیں نہیں دیکھی۔

۳
جدپی بھگنی کینہی کرُوپا۔ بدھ لایک نہیں پرش انوپا
دیہو ترت نج ناری دُرائی۔ جیئت بھون جاہو دوؤ بھائی

اگرچہ انہوں نے ہماری بہن کو بدشکل کر دیا ہے تو بھی یہ روپ
زمان لاثانی پُرش مار ڈالنے کے قابل نہیں۔ یہ اپنی چھپائی ہوئی پتنی
کو ہمیں دے دیں اور دونوں بھائی جیتے جی گھر لوٹ جاویں۔

۴
مور کہا تمہہ تاہی سُناوہو۔ تاسو بچن سُن آتر آوہو
دوتنہہ کہا رام سن جائی۔ سُنت رام بولے مُسکائی

میرا یہ کہنا تم لوگ انہیں جا کر سنا دو۔ اور اس کا جواب
سن کر جلد میرے پاس چلے آؤ۔ دوتوں نے جا کر شری رام چندر
جی کو اُن کا پیغام سُنایا۔ اُسے سن کر شری رام چندر جی مسکرا کر
بولے۔

۵
ہم چھتری مرگیا بن کرہیں۔ تم سے کھل مرگ کھوجت پھرہیں
رِپو بلونت دیکھ نہیں ڈرہیں۔ ایک بار کال ہو سن لرہیں

ہم کھشتری ہیں۔ بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں۔ اور تمہارے
جیسے دُشٹ پشوؤں کو ہم کھوجتے پھرتے ہیں۔ ہم طاقتور دشمن
کو دیکھ کر ڈرتے نہیں۔ ایک بار تو ہم کال کا بھی سامنا کر سکتے ہیں۔

۶
جدپی منج نج کُل گھالک۔ مُنی پالک کھل سالک بالک
جوں نہ ہوئے بل گھر پھر جاہو۔ سمر بمکھ میں ہتوں نہ کاہو

اگرچہ ہم منش ہیں۔ لیکن دیتیوں کے کُل کا ناش کرنے والے
ہیں۔ اور مُنیوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ ہم ہیں تو بالک۔ لیکن
دُشٹوں کو ڈنڈ دینے والے بالک ہیں۔ اگر تم میں شکتی نہیں تو گھر
کو واپس لوٹ جاؤ۔ لڑائی سے بھاگے ہوئے کو میں کبھی نہیں مارتا
ہوں۔

۷
رن چڑھ کریئے کپٹ چتُرائی۔ رپو پر کرپا پرم کدرائی
دوتنہہ جائے ترت سب کہیؤ۔ سُنی کھر دوشن اُر اتی دہیؤ

رن میں چڑھ کر کپٹ چتُرائی کرنا اور دشمن پر دیا دِکھانا
(ترس کھانا) تو بڑی بھاری بزدلی ہے۔ دوتوں نے لوٹ کر
ترت سب باتیں کھر اور دوشن کو کہہ سنائیں۔ جسے سن کر اُن کی
چھاتی جل اُٹھی۔

چھند

اُردہیو کہیو کہ دھرہو دھائے بکٹ بھٹ رجنی چرا
سر چاپ تومر شکتی شُول کرپان پرگھ پرسُو دھرا
پربھو کینہہ دھنش ٹنکور پرتھم کٹھور گھور بھیے آوہا
بھئے بدھر بیاکُل جاتودھان نہ گیان تیہی اوسر رہا

کھر دوشن کا ہردہ جل اُٹھا۔ تب انہوں نے للکار کر کہا کہ
پکڑ لو۔ بھیانک راکشش یودھا۔ بان، دھنش۔ تومر، شکتی،
شُول تلوار پرگھ اور پھر سا دھارن کئے ہوئے دوڑ پڑے۔
پربھو رام جی نے پہلے دھنش کا بڑا کٹھور و گھور اور ڈراؤنا ٹنکار
کیا۔ جسے سن کر راکشس لوگ بہرے ہو گئے۔ ویاکُلتا کے کارن
اُنہیں کچھ بھی ہوش نہ رہا۔

دوہا

ساودھان ہوئے دھائے جان سبل آراتی
لاگے برشن رام پر استر شستر بہو بھانتی

پھر وہ شترو کو مہا بلوان جان کر ساودھان ہو کر دوڑے
اور انیک پرکار کے استر شستر شری رام چندر جی پر برسانے
لگے۔

۱
تنہہ کے آیدھ تل سم کر کاٹے رگھوبیر
تان سراسن شرون لگ پُنی چھانڑے نج تیر

اُنکے ہتھیاروں کو شری رگھوبیر جی نے تِل کے سمان ٹکڑے ٹکڑے کرکے کاٹ ڈالا۔ پھر دھنش کو کان تک تان کر اپنے تیر چھوڑے۔

چھند

تب چلے بان کرال۔ پھُنکرت جنو بہو بیال
کوپیو سمر شری رام۔ چلے بسکھ نسِت نکام

تب بھیانک بان ایسے چلے مانو پھنکارتے ہوئے بہت سے سَرپ جا رہے ہوں۔ یدھ میں شری رام چندر جی بہت کرودھ میں ہو گئے۔ اور اُن کے دھنش سے بہت ہی زہریلے بان نکلے۔

۲
او لوک کھر تر تیر۔ مُر چلے لنسچر بیر
بھئے کرودھ تینو بھائی۔ جو بھاگ رن تے جائی

بھگوان کے تیز بانوں کو دیکھ کر راکشس ویر پیٹھ دکھا کر بھاگنے لگے۔ تب کھر اور دوشن اور تریشرا تینوں بھائی غصے ہو کر جوش سے بولے۔ کہ جو ویر پیٹھ دکھا کر بھاگے گا۔

۳
تیہی بدھب ہم نج پانی۔ پھرے مرن من مہہ ٹھانی
آیدھ انیک پرکار۔ سنمکھ تے کرہیں پرہار

اُس کو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ تب من میں مرنا ٹھان کر راکشس لوٹ پڑے۔ اور سامنے ہو کر انیک پرکار کے ہتھیاروں سے شری رام جی پر وار کرنے لگے۔

۴
رِپُو پرم کوپے جانی۔ پربھو دھنش سر سندھانی
چھانڑے بپل ناراچ۔ لگے کٹن بکٹ پساچ

شترو کو کرودھ سے لال پیلا جان پربھو شری رامچندر جی نے دھنش پر بان چڑھا کر بہت سے لوہے کے بان چھوڑے جن سے بھیانک راکشس کٹ کٹ کر گرنے لگے۔

۵
اُر سیس بھج کر چرن۔ جہہ تہہ لگے مہی پرن
چکرت لاگت بان۔ دھر پرت کدھر سمان

اُن کی چھاتی، سر، بھجا، ہاتھ اور پاؤں اِدھر اُدھر پرتھوی پر گرنے لگے۔ بان لگتے ہی وہ ہاتھی کی طرح چنگھاڑتے ہیں۔ پہاڑ کے سمان بھاری دھڑ اُن کے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

۶
بھٹ کٹت تن ست کھنڈ۔ پنی اُٹھت کر پاکھنڈ
نبھ اُڑت بہو بھج منڈ۔ بنو مول دھاوت رنڈ

راکشس ویروں کے شریروں کے کٹ کٹ کر سینکڑوں ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کر کے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ آکاش میں بہت سی بھجائیں اور کٹے ہوئے سر اُڑ رہے ہیں! اور بغیر سر کے دھڑ دوڑ رہے ہیں۔

۷
کھگ کنک کاک سرگال۔ کٹ کٹہیں کٹھن کرال
چیل اور کوّے آدی پنچھی اور گیدڑ کٹھن اور بھیانکر کٹ کٹ شبد کہہ رہے ہیں۔

چھند

کٹ کٹہیں جمبک بھوت پریت پساچ کھپر سنچہیں
بیتال بیر کپال تال بجائے جوگنی نچہیں
رگھوبیر بان پرچنڈ کھنڈہیں بھٹنہہ کے اُر بھج سرا
جہہ تہہ پریں اُٹھ لریں دھر دھرو کریں بھے کر گرا

گیدڑ کٹ کٹاتے ہیں۔ بھوت پریت اور چنڈال کھوپریاں بھر رہے ہیں۔ ویر بیتال ویروں کی کھوپریاں پر تال بجا رہے ہیں اور جوگنیاں ناچ رہی ہیں۔ شری رگھوبیر جی کے پرچنڈ بان یودھاؤں کی چھاتیوں بھجاؤں اور سروں کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں۔ اُن کے دھڑ اِدھر اُدھر گر کر پھر اُٹھتے اور لڑتے ہیں۔ اور "پکڑ لو پکڑ لو" کا بھیانکر شبد کرتے ہیں۔

چھند

انتاوریں گہہ اُڑت گیدھ پساچ کر گہہ دھاوہیں
سنگرام پُرباسی منہوں بہو بال گُڈی اُڑاوہیں
مارے پچھارے اُر بدارے بپل بھٹ کہرت پرے

اولوک بنچ ٹل بکل بھٹ تیسر آدی کھر دوشن پھرے

راکشس ویروں کی انتڑیوں کو گیدھ لے کر اڑتے ہیں اور اُن کے دوسرے سرے کو پکڑ کر پساچ دوڑتے ہیں۔ مانو سنگرام روپی نگر کے رہنے والے بہت سے بالک پتنگ اُڑا رہے ہوں۔ بہت سے یودھا مارے گئے ہیں۔ اور بہت سے پچھاڑ دئے گئے۔ بہت سے یودھا چھاتی میں کھائے ہوئے زخم کی پیڑا کے کارن دھرتی پر پڑے کراہ رہے ہیں۔ اپنے دل کو ویاکل دیکھکر ترسیرا کھر اور دوشن آدی یودھا شری رام جی کی طرف مُڑے

چھند

سر سکتی تومر پرشو سول کرپان ایک ہی بار ہیں
کر کوپ شری رگھوبیر پر اگنت نشاچر ڈارہیں
پربھو نمش مہہ رپو سر نوارِ پچار ڈارے سایکا
دس دس بسکھ اُر ماجھ مارے سکل نسچر نائیکا

بان، شکتی، تومر، پھرسا، شول اور تلوار لے کر بہت سے راکشس غصے سے لال پیلے ہوئے جوش سے اکٹھے ہی شری رام جی پر وار کرنے لگے۔ پربھو نے چھن بھر میں شتروؤں کے بان کاٹ کر اور للکار کر اُن پر اپنے بان چھوڑے سب راکشس سینا پتیوں کے سینے میں پربھو شری رام چندر جی نے دس دس بان مارے۔

چھند

مہی پرت اُٹھ بھٹ بھرت مرت نہ کرت مایا اتی گھنی
سر ڈرت چودہ سہس پریت بلوک ایک اودھ دھنی
سر منی سبھے پربھو دیکھ مایا ناتھ اتی کوتک کرِیو
دیکھہیں پرسپر رام کر سنگرام رپو دل لر مریو

یودھا پرتھوی پر گر پڑتے ہیں۔ پھر اُٹھ کر لڑتے ہیں۔ مرتے نہیں۔ بہت پرکار کی وچتر مایا کرتے ہیں۔ دیوتا لوگ یہ دیکھ کر کہ راکشس چودہ ہزار ہیں۔ اور شری اودھ پتی اکیلے ہیں۔ پربھو شری رام چندر جی نے دیوتاؤں اور منیوں کو بھے بھیت دیکھا۔ پھر مایا دی پربھو نے ایک وچتر لیلا رچی۔ جس کے پربھاؤ سے راکشسوں کی سینا ایک دوسرے کو رام روپ دیکھنے لگی۔ اور آپس میں یدھ کر کے کٹ کٹ مر گئی۔

دوہا

رام رام کہہ تن تجہیں پاوہیں پد نربان
کر اُپائے رپو مارے چھن مہہ کرپا ندھان

سب راکشس ایک دوسرے کو رام رام پکار کر مارتے ہیں۔ (ارتھات یہ رام ہے۔ اسے ارو اس پرکار) اور مرتے ہیں۔ اس لئے نروان پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ کرپا ندھان شری رام جی نے یہ وچتر لیلا کر کے راکشسوں کی فوج کو چھن بھر میں مار ڈالا۔

دوہا

ہرشت برشہیں سمن سر باجہیں گگن نسان
استتی کر کر سب چلے سوبھت ببدھ بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برساتے ہیں۔ آکاش میں نقارے بج رہے ہیں۔ پھر وہ سب استتی کر کے انیک پرکار کے بمانوں پر سج دھج کر چلے گئے۔

چوپائی

جب رگھو ناتھ سمر رپو جیتے۔ سُر نر منی سب کے بھے بیتے
تب لچھمن سیتا لے آئے۔ پربھو پد پرت ہرش اُر لائے

شری رگھو ناتھ جی کے یدھ میں شتروؤں کو جیت لینے پر دیوتا منش اور منی سب کے بھے دور ہو گئے۔ تب لچھمن جی سیتا جی کو لے آئے۔ اُن کو اپنے پاؤں پر پڑتے دیکھ پربھو شری رام چندر جی نے پرسن ہو کر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

سیتا چتو سیام مردو گاتا۔ پرم پریم لوچن نہ اگھاتا
پنچ وٹیں بسی شری رگھو نایک۔ کرت چرت سر منی سکھ دائک

شری رام جی کے شیام کومل شریر کو پرم پریم کے ساتھ سیتا جی دیکھ رہی ہیں۔ دیکھتے دیکھتے اُن کے نیتر سنتشٹ ہی نہیں ہوتے اس پرکار پنچ وٹی میں رہ کر شری رگھو ناتھ جی دیوتاؤں اور

دُھوآں دیکھ کھرّ دُوشن کیرا ۔ جائی سوپ نکھا تب ۳ راون پریرا
بولی بچن کرودھ کر بھاری ۔ دیس کوس کے سُرتی بساری

کھر دوشن کو بھسم ہوئے دیکھکر سورُوپ نکھا نے جاکر راون کو مشتعل کیا ۔ وہ بہت غصّے ہوکر راون کو کہنے لگی کہ تو نے تو دیش اور خزانے کی سُدھ بُھلا دی ہے ۔

۴ ۔ ۵ ۔ ۶

کرسی پان سوسی دن راتی ۔ سُدھ نہیں تو سر پر آراتی
راج نیتی بنو دھن بنو دھرما ۔ ہریہی سمرپے بنُو ست کرما
بدیا بنو بیبیک اُپجائیں ۔ شرم پھل پڑھیں کئیں اُرو پائیں
سنگ تیں جتی کمنتر تے راجا ۔ مان تے گیان پان تیں لاجا
پریتی پرنیہ بنو مدتے گُنی ۔ ناسہیں بیگ نیتی اس سُنی

شراب پی کر مست ہوا دن رات پڑا سویا رہتا ہے ۔ تجھے سُدھ ہی نہیں کہ دشمن تیرے سر پر آکھڑا ہے ۔ نیتی کے بنا راج دہرم کے بغیر دھن پراپت کرنے سے ، بھگوان کو ارپن کئے بغیر سب شبھ کرم اور وویک حاصل کئے بنا وِدّیا پڑھنے سے انت میں بغیر تھکاوٹ (مایوسی) کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا ۔ وشیوں کے سنگ سے سنیاسی ، بُری صلاح سے راجہ ، مان سے گیان ، شراب پینے سے شرم نمرتا کے بنا پریتی اور ابھیمان سے گُن وان جلدی ہی نشٹ ہو جاتے ہیں ۔ ایسی نیتی میں نے سُنی ہے ۔

سورٹھا

رِپُو رُج پاوک پاپ پربھُو اہی گنئے نہ چھوٹ کر
اس کہہ ببدھ بلاپ کر لاگی رودن کرن

دشمن ، روگ ، اگنی ، پاپ ، سوامی اور سانپ کو کبھی چھوٹا نہ سمجھنا چاہئے ۔ ایسا کہہ کر سورُوپ نکھا بہت پرکار سے ولاپ کر کے رونے لگی ۔

دوہا

سبھا ماجھ پر بیاکُل بہُہ پرکار کہہ روئی
تو ہی جیت نس کندھر مو ہی کہ اس گتی ہوئی

سبھا کے بیچ وہ ویاکل ہو کر اور بڑے زور سے گڑگڑی اور رو رو کر کہنے لگی ۔ کہ ارے دس کندھر ! تیرے جیتے جی کیا میری ایسی دشا ہونی چاہئے ۔

چوپائی

سُنت سبھا سد اُٹھے اکلائی ۔ سمجھائی گہہ بانہہ اُٹھائی
کہہ لنکیس کہسی نج باتا ۔ کئیہہ تو ناسا کان نپاتا

سورُوپ نکھا کے بچن سنتے ہی سبھا سد ویاکل ہو کر اُٹھے انہوں نے بہنجا پکڑ کر سورُوپ نکھا کو اُٹھا کر اُسے سمجھایا ۔ لنکا پتی راون نے کہا کہ اپنی بات تو بتا ۔ کہ تیرے ناک اور کان کس نے کاٹ ڈالے ۔

۲

اودھ نرپتی دسرتھ کے جائے ۔ پُرش سنگھ بن کھیلن آئے
سمجھ پری موہی اُنہہ کے کرنی ۔ رہت نسا چر کریہیں دھرنی

وہ بولی ۔ اودھ کے راجہ دسرتھ کے پُتر ہیں ۔ جو پُرشوں میں شیر ہیں بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں ۔ مجھے تو اُن کی کرتوت کو دیکھکر ایسے سمجھ پڑتی ہے ۔ کہ وہ پرتھوی کو راکشسوں سے خالی کر دیں گے

۳

جنہہ کر بھُج بل پائے دسانن ۔ ابھے بھئے بچرت مُنی کانن
دیکھت بالک کال سمانا ۔ پرم دھیر دھنوی گُن نانا

ہے دس مکھ ! جن کی بھجاؤں کا بل پا کر مُنی لوگ بن میں نربھے ہو کر وچرنے (گھومنے) لگے ہیں ۔ وہ دیکھنے میں تو بالک نظر آتے ہیں ۔ پر ہیں کال کے سمان ۔ وہ پرم دھیرج وان چتر اور انیک گُنوں سے یکت ہیں ۔

۴

اتُلت بل پرتاپ دوؤ بھراتا ۔ کھل بدھ رت سُر مُنی سُکھداتا
شوبھا دھام رام اس ناما ۔ تنہہ کے سنگ ناری اک سیاما

دونوں بھائیوں کا بل اور پرتاپ لاثانی ہے وہ راکشسوں کا بدھ کرنے میں لگے ہوئے ہیں ۔ اور مُنیوں کو سُکھ دینے والے ہیں ۔ وہ شوبھا کے گھر ہیں ۔ اُن کا نام رام ہے ۔ اُن کے ساتھ ایک جوان سندر استری ہے ۔

۵

رُوپ راسی بدھی ناری سنواری ۔ رتی ست کوٹی تاسُ بلہاری
تاسُ انج کاٹے شرتی ناسا ۔ سُن تو بھگنی کرہیں پرہاسا

بدھاتا نے اس استری کو ایسی رُوپ کی راشی بنایا ہے۔ کہ سو کروڑ رتی (کامدیو کی استری) کی سندرتا بھی اُس پر نچھاور ہے۔ اُنہیں کے چھوٹے بھائی نے میرے کان اور ناک کاٹ ڈالے ہیں۔ انہوں نے مجھے تمہاری بہن سمجھ کر ہی میرے ساتھ یہ مذاق کیا ہے۔

۶

کھر دُوشن سُن لگے پکارا۔ چھن مہہ سکل کٹک اُنہہ مارا
کھر دُوشن تِرسرا کر گھاتا۔ سُن دس سیس جرے سب گاتا

میری پکار سُن کر کھر اور دُوشن سہائتا کرنے آئے۔ پر اُنہوں نے ساری فوج کو چھن بھر میں مار دیا۔ کھر و دوشن اور ترسرا کا مرنا سُن کر راون کے سارے انگ جل اُٹھے

دوہا

سوپ نکھی سمجھائے کر بل بولیسی بہو بھانت
گیو بھون اتی سوچ بس نیند پرے نہیں رات

راون سوروپ نکھا کو سمجھا کر اور بہت پرکار سے اپنے بل کا ورنن کر کے اپنے محل میں گیا۔ اُسے بہت چنتا لگ گئی۔ اور اسی چنتا کے کارن رات بھر اُسے نیند نہ آئی۔

چوپائی

سُر نر اسُر ناگ کھگ ماہیں۔ مورے انوچر کہہ کوؤ ناہیں
کھر دوشن موہی سم بلونتا۔ تنہہ کو مارے بن بھگونتا

(راون من ہی من میں سوچ رہا ہے) دیوتاؤں اور منشوں، ناگوں اور پنچھیوں میں (میرے سمان تو کیا) میرے سیوکوں کے سمان بھی کوئی بلوان نہیں ہے۔ کھر اور دوشن تو میرے ہی برابر کے بلوان یودھا تھے۔ انہیں بھگوان کے بغیر کون مار سکتا ہے۔

۲

سُر رنجن بھنجن مہی بھارا۔ جوں بھگونت لینہہ اوتارا
تو میں جائے بَیر ہٹھ کروں۔ پربھو سر پران تجیں بھو تروں

دیوتاؤں کو سُکھ دینے والے اور پرتھوی کا بھار اُتارنے والے بھگوان نے ہی اگر اوتار دھارن کیا ہے تو میں جا کر ہٹھ کر کے اُن سے بیر بڑھا کر لڑوں گا۔ اور پربھو کے بان سے مر کر سنسار سمندر سے پار ہو جاؤں گا۔

۳

ہوئیہی بھجن نہ تامس دیہا۔ من کرم بچن منتر درڑھ ایہا
جوں نر روپ بھوپ سُت کوؤ۔ ہرہوں ناری جیت رن دوؤ

اس تامسی شریر سے پربھو کا بھجن تو ہو نہیں سکے گا بس من بچن کرم سے یہی ایک پکی صلاح ٹھہری۔ اور اگر وہ منش روپ کوئی راج کمار ہوں گے، تو اُن دونوں کو یدھ میں جیت کر اُن کی استری چھین لاؤں گا۔

۴

چلا اکیل جان چڑھ تہواں۔ بس ماریچ سندھ تٹ جہواں
ایہاں رام جس جگت بنائی۔ سنہو اما سو کتھا سہائی

ایسا وچار کر رتھ پر اکیلے ہی چڑھ کر راون وہاں چلا جہاں کہ سمندر کے کنارے ماریچ نامی راکشس رہتا تھا۔ شِو جی کہتے ہیں۔ کہ ہے پاربتی! اُدھر شری رام چندر جی نے جیسی جگتی بنائی سو اس سہاونی کتھا کو سُنو۔

دوہا

لچھمن گئے بن ہیں جب لین مول پھل کند
جنک سُتا سن بولے بہسی کرپا سکھ برند

لکشمن جی جب کند مول پھل لینے کے لئے بن میں گئے تو کرپا اور سُکھ کے بھنڈار شری رام چندر جی ہنس کر سیتا جی سے بولے۔

چوپائی

سنہو پریا برت رچر سُشیلا۔ میں کچھ کرب للت نر لیلا
تمہ پاوک مہہ کرہو نواسا۔ جو لگ کروں نسا چر ناسا

ہے پیاری! ہے پتی برتا دھرم کا پالن کرنے والی اور سُندر شیل والی! سُنو۔ میں اب کچھ منوہر منش لیلا کروں گا۔ تم اس وقت تک اگنی میں نواس کرو جب تک کہ میں راکشسوں کا ناش کروں۔

۲

جبہیں رام سب کہا بکھانی۔ پربھو پد دھر ہیہ انل سمانی
نج پرتی بمب راکھ تہہ سیتا۔ تیسے سیل رُوپ سُبنیتا

جیوں ہی شری رام جی نے سمجھا کر کہا۔ توں ہی سیتا جی پربھو کے چرنوں کا ہردے میں دھیان دھر کر اگنی میں سما گئیں سیتا جی

نے اپنی ہی چھایا مورتی وہاں رکھدی۔ سیتا جی جیسا ہی شیل روپ اور نمرتا تھا وُ اُس چھایا مورتی کا تھا۔

۳
لچھمن ہوں یہ مرم نہ جانا۔ جو کچھ چرِت رچا بھگوانا
دس مکھ گیئو جہاں مارِیچا۔ ناٹے ماتھ سوارتھ رت نیچا

بھگوان کی اِس لیلا کو لکشمن جی نے بھی نہیں جانا۔
راون وہاں گیا جہاں کہ ماریچ تھا۔ نیچ اور غرض کے اندھے راون نے ماریچ کو سر نوایا۔

۴
نون نیچ کے اتی دکھدائی۔ جِیمی انکس دھنُ اُرگ بلائی
بھے دایک کھل کے پریہ بانی۔ جِیمی اکال کے کسُم بھوانی

نیچ کی عاجزی بھی دُکھ دینے والی ہوتی ہے۔ جیسے انکس جھک کر ہاتھی کو مارتا ہے۔ دھنش جھک کر ہی نشانہ مارتا ہے سانپ جھک کر ہی کاٹتا ہے۔ اور بلی جھک کر ہی چوہے کو پکڑتی ہے۔ دشٹوں کے میٹھے بچن بھی ڈر دینے والے ہوتے ہیں۔ جیسے بغیر موسم کے پھول۔

کری پوجا ماریچ تب سادر پوچھی بات
کون ہیتو من ویگر اتی اکسر آئیہو تات

تب ماریچ نے راون کی پوجا کر کے عزت و آدر کے ساتھ اُن سے پوچھا ہے تات! اِس آنا پریشان کیوں ہے! اور آپ اکیلے کیسے آئے!

چوپائی

دس مکھ سکل کتھا تیہی آگیں۔ کہی سہت ابھیمان ابھاگیں
ہوہو کپٹ مرگ تم چھلکاری۔ جیہی بدھ ہری آنوں نرپ ناری

ابھاگے (بدقسمت) راون نے ابھیمان کے ساتھ ساری کتھا ماریچ کے سامنے کہی اور اُس سے کہا۔ کہ تم چھل کرنے والے کپٹ کے ہرن ہو جس اپائے سے میں اُس راج کماری کو ہر لاؤں۔ رام کی ناری کو ہر لاؤں۔

تیہیں پُنی کہا سُنہو دس سیسا۔ تے نر روپ چراچر ایسا
تاسوں تات بیرو نہیں کیجئے۔ مارے مریئے جیائیں جیجے۔

تب ماریچ نے کہا۔ ہے دس مکھ! سنیئے وہ منش روپ میں چراچر جگت کے ایشور ہیں۔ ہے تات! اُن سے دشمنی نہ کیجئے اُن کے مارنے سے جب جیو مرتے ہیں۔ اُنکے جلانے سے سب جیو جیتے ہیں۔ (ارتھات جگت کی پیدائش اور لے کے ایک ماتر وہی سوامی ہیں) (اُنکی اچھیا سے سنسار جیتا اور مرتا ہے)

۳
مُنی مکھ راکھن گیئو کمارا۔ بنو پھر سر رگھو پتی موہی مارا
ست جوجن آئیوں چھن ماہیں۔ تن سن بیر کئیں بھل ناہیں

یہی راج کمار منی وشوامتر جی کے یگیہ کی رکشا کرنے گئے تھے۔ اُس سمے شری رگھوناتھ جی نے بنا پھل کا بان مجھے مارا تھا۔ جس سے میں چھن بھر میں سو یوجن کی دوری پر آ گرا۔ اُن سے بیر کرنے میں بالکل بھلائی نہیں ہے۔

۴
بھئی مم کیٹ بھرنگ کی نائی۔ جہنہ تہنہ میں دیکھیوں دو بھائی
جوں نر تات تدپی اتی سورا۔ تنہہ سی بیر دھی نہ آئیہی پورا

میری دشا تو تب سے بھرنگی نام کیڑے کے منہ میں پڑے ہوئے جھینگر نامی کیڑے کی طرح ہو گئی ہے۔ اب میں جہاں جہاں شری رام اور لکشمن کو دیکھتا ہوں۔ اگر وہ منش بھی ہیں تو بھی ہے تات! وہ بہت شورویر ہیں۔ اُن سے ورودھ کر کے کبھی پورا نہ پڑے گا (ارتھات اُنکا ورودھ کر کے کبھی کامیابی نہ ہوگی)

جیہیں تاڑکا سباہو ہت کھنڈیو ہر کو دنڈ
کھر دوشن تیسرا بدھیو منج کہ اَس بریبنڈ

جس نے تاڑکا اور سباہو کو مار کر شوجی کا دھنش توڑ دیا۔ کھر دوشن اور ترشرا کا بدھ کر ڈالا۔ بھلا منش بھی کہیں ایسے بلی پرچنڈ ہوتے ہیں!

چوپائی

جاہو بھون کل کُسل بچاری۔ سُنت جرا دینہی سی بہو گاری
گرو جِمی مودہی سکھ تم لیہا۔ کہو جگت موہی سمان کو جودھا

اس لئے آپ اپنی اور اپنے کل کی کشلتا (خیر) وچار کر گھر لوٹ جائیے۔ یہ سن کر راون جل بھن گیا۔ اور اس نے ماریچ کو بہت سی گالیاں دیں۔ اور کہا۔ ارے مورکھ! تو گرو کی طرح مجھے اپدیش دے کر سمجھاتا ہے! بتا تو سہی! میرے سمان سنسار بھر میں کون شورویر ہے!

تب ماریچ ہردے انومانا۔ نوہی برودھیں نہیں کلیانا
ستری مرمی پربھو سٹھ دھنی۔ بید بندی کوی بھانس گنی

تب ماریچ نے من میں وچار کیا۔ کہ ہتھیار بند مرمی (راز دال۔ گھر کا بھیدی) سوامی۔ مورکھ۔ دھنوان۔ بید۔ حکیم۔ بھاٹ۔ کوی اور رسوئیا۔ ان نو پرشوں سے دیر کرنے میں کلیان نہیں ہوتا۔

اُبھے بھانت دیکھا نج مرنا۔ تب تاکیسی رگھو نایک سرنا
اُتر دیت موہی بدھب بھاگیں۔ کس نہ مروں گھوپتی سر لاگیں

دونو طرف ہی ماریچ کو اپنی موت دکھائی دی۔ تب اس نے شری رگھوناتھ جی کی شرن میں جانے میں ہی بھلائی سمجھی اس نے سوچا کہ اگر میں راون کا کہنا نہیں مانتا تو یہ ابھی مجھے اڑا لے گا۔ اس نیچ کے ہاتھ سے مرنے کی بجائے تو یہی بہتر ہے کہ شری رگھوناتھ جی کے تیر سے مروں۔

اس جیہ جان دسانن سنگا۔ چلا رام پد پریم ابھنگا
من اتی ہرش جناو نہ تیہی۔ آج دیکھیوں پرم سنیہی

ہردے میں ایسا وچار کر ماریچ راون کے ساتھ ہو گیا۔ شری رام جی کے چرنوں میں اس کی اٹوٹ پریتی ہے۔ اس کے من میں بہت ہی آنند ہے کہ آج میں دھنیہ ہوں جو اپنے پرم پیارے کے درشن کرنے جا رہا ہوں پرنتو اس نے دل کی امنگ کو راون پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

چھند نج پرم پریتم دیکھ لوچن سپھل کر سکھ پائہوں
شری سہت انج سمیت کرپانکیت پد من لائہوں
نربان دایک کرودھ جاکر بھگتی ابسہی بسکری
نج پانی سر سندھانی سو موہی بدھہی سکھ ساگر ہری

ماریچ من ہی من میں سوچ رہا ہے۔ کہ آج اپنے پرم پریتم کو دیکھ کر آنکھوں کو سپھل کر سکھ پاؤں گا۔ سیتا جی اور لکشمن سمیت شری رام چندر جی کے چرنوں میں من لگاؤں گا۔ جن کا کرودھ بھی مکتی دینے والا ہے۔ اور جن کی بھگتی ان سوتنتر پربھو کو بھی وش میں کرنے والی ہے۔ آہا آج میں دھنیہ ہوں۔ کہ وہی سکھ ساگر بھگوان اپنے ہاتھوں سے بان دھنش پر چڑھا کر میرا بدھ کریں گے۔

دوہا

مم پاچھیں دھر دھاوت دھرے سراسن بان
پھر پھر پربھوہی بلوکہوں دھنیہ نہ موسم آن

میں اپنے پیچھے دوڑتے ہوئے ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے پربھو کو مڑ مڑ کر دیکھوں گا۔ میرے سمان سوبھاگیہ آج اور کس کا ہے؟

چوپائی

تیہی بن نکٹ دسانن گیؤ۔ تب ماریچ کپٹ مرگ بھیو
اتی بچتر کچھ برنی نہ جائی۔ کنک دیہہ منی رچت بنائی

جہاں شری رگھوناتھ جی رہتے تھے۔ راون اس بن کے نزدیک پہنچا۔ تب ماریچ کپٹ کا ہرن بن گیا۔ وہ بہت ہی نرالا تھا۔ ایسا نرالا کہ کچھ ورنن ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا شریر سنہری تھا۔ اور منیوں سے جڑ کر بنایا ہوا تھا۔

سیتا پرم رچر مرگ دیکھا۔ انگ انگ سمنوہر بیکھا
سنہو دیو رگھوبیر کرپالا۔ ایہی مرگ کر اتی سندر چھالا

سیتا جی نے اس پرم سندر مرگ کو دیکھا۔ جس کے انگ انگ کا روپ اتی انتہ منوہر (بے حد دلکش) تھا۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگی۔ ہے دیو! ہے کرپالو رگھوبیر! سنئے۔ اس مرگ کی چھال بہت ہی سندر ہے۔

سیتہ سندھ پربھو بدھ کر ایہی۔ آنہو چرم کہت بیدیہی
تب رگھوپتی جانت سب کارن۔ اٹھے ہرش سرکاج سنوارن

جانکی جی نے کہا۔ ہے ستیہ برت دھاری پربھو جی۔ اس کو مار کر اس کا چمڑا مجھے لا دیجئے۔ تب شری رگھوناتھ جی سب

کچھ جانتے ہوئے بھی دیوتاؤں کے ہت ارتھ پرسن ہو کر اُٹھے۔

مرگ بلوک کٹی پری کر باندھا۔ کر تل چاپ رُچر سر ساندھا
پربھو لچھمن ہی کہا سمجھائیؑ۔ پھرت بپن نسیچر بُہہ بھائیؑ

ہرن کو دیکھکر شری رام چندر جی نے کمر میں ترکش باندھا اور ہاتھ میں دھنش لے کر اُس پر سندر بان چڑھایا۔ پھر پربھو رام چندر جی نے لکشمن جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بھائی! بن میں بہت سے راکشس وغیرہ گھومتے ہیں۔

۵

سیتا کیری کریہُو رکھواری۔ بُدھی ببیک بل سمے بچاری
پربھوہی بلوکی چلا مرگ بھاجی۔ دھائے رام سراسن ساجی

تم بُدھی اور وچار پُوروک وقت کو اور بل کو وچار کر سیتا جی کی رکھوالی کرنا۔ پربھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر ہرن بھاگ نکلا۔ شری رام چندر جی دھنش سنبھال کر اسکے پیچھے دوڑے۔

۶

نگم نیتی سو دھیان نہ پاوا۔ مایا مرگ پاچھیں سو دھاوا
کبھوں نکٹ پُنی دُور پرائیؑ۔ کبھوں کہ پرگٹے کبھوں چھپائیؑ

وید جن کا پار نہ پا کر نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر رہ جاتے ہیں۔ اور جن کو شو جی بھی دھیان سمادھی میں نہیں پاتے۔ ایسے تمام جو مایا کا وشے ہے اور نہ من اور بُدھی کی وہاں تک پہنچ ہے۔ وہ شری رام مایا کے بنے ہوئے جھوٹے ہرن کے پیچھے دوڑے جا رہے ہیں! وہ ہرن کبھی دور بھاگ جاتا ہے۔ کبھی ظاہر ہو جاتا ہے

پرگٹت دُرت کرت چھل بھُوری۔ ایہی بادھی پربھو گیؤ لے دوری
تب رام کٹھن سر مارا۔ دھرنی پریئو کر گھور پُکارا

اس پرکار ظاہر ہوتا ہوا اور چھپتا ہوا۔ اور بہت سے چھل کرتا ہوا وہ ہرن شری رام چندر جی کو بہت دور لے گیا۔ تب شری رام نے نشانہ تاک ایک کٹھن بان مارا۔ وہ ہرن گھور شبد کر کے دھرتی پر گر پڑا۔

۷

لچھمن کہہ پر تھمہی لے ناما۔ پاچھیں سمرےسی من مہہ راما
پران تجت پرگٹےسی نج دیہا۔ سمرےسی رام سمیت سنیہا

پہلے اُس نے زور سے پکار کر لچھمن کا نام لیا۔ اور پھر من میں شری رام جی کا سمرن کیا۔ پران تیاگ کرتے سمے اس نے اپنا راکشسی شریر پرگٹ کیا اور پریم اور شردھا کے ساتھ۔ شری رام جی کا سمرن کیا۔

۹

انتر پریم تاسو پہچانا۔ مُنی دُرلبھ گتی دینہی سُجانا

انترجامی پربھو شری رام جی نے اس کے ہردے کے سچے پریم کو پہچان کر اُسے وہ گتی دی۔ جو مُنیوں کو بھی دُرلبھ ہے۔

بپُل سُمن سُر برشہیں گاویں پربھو گُن گاتھ
نج پد دینہہ اسُر کہُنہ دین بندھو رگھو ناتھ

دیوتا بہت سے پھول برسا رہے ہیں اور پربھو کے گُنوں کی کتھائیں گا رہے ہیں۔ کہ شری رگھوناتھ جی دین بندھو بھگوان ہیں۔ اسُر کو بھی اپنا پرم پد دے دیا۔

۱

کھل بدھ تُرت پھرے رگھوبیرا۔ سوہ چاپ کر کٹی تونیرا
آرت گرا سُنی جب سیتا۔ کہہ لچھمن سن پرم سبھیتا

دُشٹ راکشس کو مار کر شری رگھوبیر جی فوراً لوٹ پڑے۔ ہاتھ میں دھنش اور کمر میں ترکش شوبھا دے رہا ہے۔ ادھر جب سیتا جی نے مرتے ہوئے ماریچ کے مُکھ سے نکلی ہوئی آواز "ہا لکشمن" سُنی تو بہت ہی ڈر کر لکشمن جی سے کہنے لگیں۔

۲

جاہُو بیگ سنکٹ اتی بھراتا۔ لچھمن بہسی کہا سنو ماتا
بھرکُٹی بلاس سرشٹی لے ہوئیؑ۔ سپنے ہُوں سنکٹ پرے کہ سوئیؑ

تم جلدی جاؤ۔ تمہارے بھائی سنکٹ میں پڑے ہوئے تمہیں پکارتے ہیں۔ لکشمن جی نے ہنس کر کہا۔ ہے ماتا! سنو۔ جن کی بھوؤں کے اشارے سے ساری دُنیا کی لَے ہو جاتی ہے۔ کیا وہ شری رام چندر جی کبھی سپنے میں بھی سنکٹ میں پڑ سکتے ہیں۔!

۳

مرم بچن جب سیتا بولا۔ ہری پریرت لچھمن من ڈولا
بن دِسی دیو سونپ سب کاہُو۔ چلے جہاں راون سسی راہُو

لکشمن جی کے جین سُن کر سیتا جی اُن سے بھلے بُرے شبد کہنے لگیں تب بھگوان کی پریرنا سے لکشمن جی کا من بھی چنچل ہو گیا۔ وہ سیتا جی کو بن اور دِشاؤں کے دیوتاؤں کو سونپ کر وہاں چلے۔ جہاں کہ راون رُوپی چندرما کے لئے راہو رُوپ شری رام جی تھے۔

۵

سُون بیچ دس کندھر دیکھا۔ آوا نکٹ جتی کے بیشا
جاکیں ڈر سُر اسُر ڈراہیں۔ نسی نہ نیند دن ان نہ کھاہیں
سو دس سیس سوان کی ناہیں۔ اِت اُت چتے چلا بھڑ یہاہیں
اِمے کُپنتھ پگ دیت کھگیسا۔ رہ نہ تیج تن بُدھی بل لیسا

جب راون نے کٹیا کو سُونی دیکھا۔ تو سنیاسی کے بھیس میں وہ سیتا جی کے نزدیک آیا۔ جس راون کے ڈر سے دیوتا اور دیتیو کو ڈر کے مارے نہ رات کو نیند آتی اور نہ دن میں وہ پیٹ بھر اَن کھاتے ہیں۔ وہی دس سروں والا راون کُتے کی طرح اِدھر اُدھر تاڑ کر جھپکے سے ولے پاؤں چوری کے لئے چلا۔ کاک بھشنڈ جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی! اس پرکار بُری راہ پر پاؤں رکھتے ہی شریر میں تیج۔ سُدھی اور نہ بل ذرہ بھر بھی نہیں رہتا

۶

آنا بدھی کر کتھا سُہائی۔ راج نیتی بھے پریتی دکھائی
کہہ سیتا سُنو جتی گوسائیں۔ بولیہو بچن دُشٹ کی نائیں

راون نے بہت پرکار کی سندر کتھائیں کہہ کر سیتا جی کو راج نیتی۔ بھے اور پریم دکھلایا۔ سیتا جی نے سب کچھ سُن کر کہا ہے جتی گوسائیں! سُنو تم تو دُشٹوں کے سے بچن بول رہے ہو۔

تب راون نج رُوپ دکھاوا۔ بھئی سبھے جب نام سُناوا
کہہ سیتا دھر دھیرج گاڑھا۔ آئے گیو پربھو رہو کھل ٹھاڑھا

تب راون نے اپنا اصلی روپ دکھایا۔ اور جب اس نے سیتا کو اپنا اصلی نام کہہ سنایا۔ تو وہ ڈر کے مارے سہم گئی۔ پھر انہوں نے گھبرا کر دھیرج دھر کر کہا۔ او دُشٹ! ذرا ٹھہر تو سہی پربھو آ گئے۔

۸

جمے ہری بدھوہی چھُدر سس چاہا۔ بھئے کال بس نسیچر ناہا

سُنت بچن دس سیس رِسانا۔ من مہنہ چرن بندی سکھ مانا

جیسے شیر کی شیرنی کو ناچیز خرگوش چاہے؛ ویسے ہی ہے راکشسوں کے راجہ تو کال کے وش ہو کر میری چاہ کر رہا ہے۔ یہ بچن سُن کر راون جل بھن گیا۔ لیکن من میں اُس نے سیتا جی کے چرنوں کی بندنا کر کے بڑا سکھ مانا۔

دوہا

کرودھ ونت تب راون لینہہ سی رتھ بیٹھائے
چلا گگن پتھ آتر بھئے رتھ ہانک نہ جائے

تب غصے ہو کر جوش میں آ کر راون نے زبردستی سیتا جی کو اُٹھا کر رتھ پر بیٹھا لیا۔ اور وہ فوراً ہی آکاش مارگ سے چلا۔ وہ ڈر کے مارے اتنا سہم گیا تھا کہ اس سے رتھ ہانکا نہیں جاتا تھا۔

چوپائی

ہا جگ ایک بیر رگھورایا۔ کیہیں اپرادھ بسارہیو دایا
آرت ہرن سرن سکھدایک۔ ہا رگھوکل سروج دن نایک

سیتا جی ولاپ کرنے لگیں۔ ہے جگت کے لاثانی ویشری رگھو ناتھ جی! آپ نے کس اپرادھ کے کارن مجھ پر دیا کرنا چھوڑ دی ہے۔ دُکھ ہیڑا کے ہرنے والے شرناگتوں کو سُکھ دینے والے! ہے رگھو کل رُوپی کمل کے کھلانے والے سورج۔

ہا لچھمن تمہار نہیں دوسا۔ سو پھل پایہوں کینہوں روسا
بِبِدھ بلاپ کرت بیدیہی۔ بھور کرپا پربھو دور سنیہی

ہے لکشمن! تمہارا اس میں کوئی دوش نہیں ہے میں نے کرودھ میں آ کر تم کو بھی بُرے بھلے بچن کہے۔ سو اُس کا پھل پالیا۔ ہائے پربھو کی کرپا تو بہت ہے پرنتو وہ پریتم پربھو بہت دُور رہ گئے ہیں۔ شری جانکی جی اس پرکار بہت ولاپ کر رہی ہیں

۳

بپتی موری کو پربھہی سُناوا۔ پُروڈاس چہہ راسبھ کھاوا
سیتا کے ولاپ سُن بھاری۔ بھئے چراچر جیو دُکھاری

میری یہ بپتا (مصیبت) سوامی کو کون جا کر سُنا دے۔ یگیہ کے سوم رس کو گدھا کھانا چاہتا ہے۔ سیتا جی کے بھاری

ولاپ کو سن کر چر چیتن سبھی جیو دکھی ہوئے۔

۴ گیدھ راج سن آرت بانی ۔ رگھو کل تلک ناری پہچانی
ادھم نساچر لینہے جائی ۔ جمے ملیچھ بس کپلا گائی

گیدھ راج جٹاؤ نے سیتا جی کی دکھ بھری بانی سنی۔ اس نے پہچان لیا کہ یہ رگھو کل تلک شری رام چندر جی کی پتنی ہیں۔ اس نے دیکھا کہ نیچ راکشس اس کو زبردستی لئے جا رہا ہے جیسے کوئی کپلا گائے کسی ملیچھ کے وش پڑ گئی ہو۔

۵ سیتے پتری کرسی جن تراسا ۔ کرہوں جاتو دھان کر ناسا
دھاوا کرودھ ونت کھگ کیسیں ۔ چھوٹے پبی پربت کہن جیسیں

وہ بولا، ہے سیتا پتری! ڈرو نہیں۔ میں دشٹ راکشس کا ناش کروں گا۔ یہ کہہ کر پنچھی جٹاؤ کرودھ سے بھر کر راون پر ایسے جھپٹا جیسے پربت پر اندر کے ہاتھ سے چھوٹا ہوا بجر گرتا ہے

۶ رے رے دشٹ ٹھاڑھ کن ہوہی ۔ نربھے چلیسی نہ جانیہی موہی
آوت دیکھ کرتانت سمانا ۔ پھر دس کندھر کر انوماتا

گیدھ راج جٹاؤ نے جوش میں آ کر للکارتے ہوئے کہا۔ او دشٹ! کھڑا کیوں نہیں ہوتا؟ نڈر ہو کر کیسے چلا جاتا ہے۔ کیا تو مجھے نہیں جانتا جٹایو کو یم راج کے سمان آتا ہوا دیکھ کر راون گھوم کر من میں سوچنے لگا۔

۷ کی میناک کہ کھگ پتی ہوئی ۔ مم بل جان سہت پتی سوئی
جانا جرٹھ جٹایو ایہا ۔ مم کر تیرتھ چھانڑہی دیہا

کہ کیا یہ میناک پربت میری طرف لپکا آ رہا ہے۔ یا پنچھی راج گرڑ بڑھا آ رہا ہے۔ پر وہ گرڑ تو اپنے سوامی وشنو سہت میرے بل کو جانتا ہے۔ کچھ پاس آنے پر راون نے پہچان لیا۔ کہ یہ تو بوڑھا جٹایو ہے۔ یہ آج میرے ہاتھ روپی تیرتھ میں اپنا شریر چھوڑے گا۔

۸ سنت گیدھ کرودھا تر دھاوا ۔ کہہ سنو راون مور سکھاوا
تجے جانکی ہی کشل گرہ جاہو ۔ ناہیں تو اس ہوہی بہو باہو

یہ سن کر گیدھ راج بڑے کرودھ سے بھر کر بڑی تیزی سے دوڑا اور بولا۔ راون! میری نصیحت کو سنو۔ جانکی جی کو چھوڑ کر کشل سے (خیر منا کر) اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ نہیں تو ہے بہت بھجاؤں والے! ایسا ہوگا کہ۔

۹ رام روش پاوک اتی گھورا ۔ ہوئیہی سکل سلبھ کل تورا
اتر و نہ دیت دسانن جودھا ۔ تب ہیں گیدھ دھاوا کرودھا

شری رام جی کے کرودھ روپی بھیانک اگنی میں تیرا سارا کل (ونش) پتنگوں کی طرح بھسم ہو جائے گا۔ یودھا راون نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ تب گیدھ راج کرودھ کر کے راون پر لپکے۔

۱۰ دھر کچ برتھ کینہہ مہی گرا ۔ سیت ہی راکھ گیدھ پنی پھرا
چونچنہہ مار بدارسی دیہی ۔ ڈنڈ ایک بھئی مورچھا تیہی

اس نے راون کے بال پکڑ کر اسے رتھ سے اتار لیا۔ راون زمین پر گر پڑا۔ گیدھ راج جٹایو سیتا جی کو ایک طرف بٹھا کر پھر واپس لوٹا۔ اور چونچیں مار مار کر اس کے شریر کو چھلنی کر ڈالا۔ اس سے گھڑی بھر کے لئے راون کو مورچھا ہو گئی۔

۱۱ تب سکرودھ نسچر کھسیانا ۔ کاڑھیسی پرم کرال کرپانا
کاٹسی پنکھ پرا کھگ دھرنی ۔ سمر رام کر ادبھت کرنی

کھسیانا ہو کر راون نے کرودھ کے ساتھ ایک بہت ہی بھیانک کٹار نکالی۔ اور اس کٹار سے مار کر کے جٹایو کے پنکھ کاٹ ڈالے تب گیدھ راج جٹایو شری رام جی کی وچتر لیلا کا سمرن کرتا ہوا پرتھوی پر گر پڑا۔

۱۲ سیت ہی جان چڑھائے بہوری ۔ چلا اتائل تراس نہ تھوری
کرت بلاپ جات نبھ سیتا ۔ بیادھ بس جنو مرگی سبھیتا

سیتا جی کو پھر رتھ پر زبردستی چڑھا کر راون بڑی تیزی کے ساتھ چلا، وہ بہت ہی زیادہ بھے بھیت تھا۔ سیتا جی آکاش میں ولاپ کرتے ہوئے جا رہی ہیں۔ مانو شکاری کے وش میں آئی ہوئی کوئی سہمی ہوئی

ہرنی پیو۔

رگھوی پر بیٹھے کپنہہ نہاری ۔ کہہ ہری نام دینہہ پٹ ڈاری
ایہی بھنتی بیت ہی سوئے گیئو ۔ بن اسوک مہنہ راکھت بھیئو

سیتا جی نے آکاش مارگ سے جاتے ہوئے پربت پر بیٹھے ہوئے کچھ بندر دیکھے۔ اور ہری نام لے کر پیتر ڈال دیا۔ اسی پرکار راون سیتا جی کو لے گیا اور انہیں اشوک باٹکا میں جا کر رکھا۔

ہار پرا کھل بہہ بدھی بھئے اُرو پرتی دکھائی
تب اسوک پادپ تر راکھیسی جتن کرائی

وہ دُشٹ سیتا جی کو بہت پرکار سے بھے اور پریتی دکھا کر ہار مان گیا تب سیتا جی کے رکھنے کے لئے اس نے ایک اشوک برکش کے نیچے بندو بست کر دیا۔

نواہن پارائن چھٹا وشرام

جیہی بدھی کپٹ کرنگ سنگ دھائے چلے شری رام
سو چھبی سیتا راکھ اُر رٹتی رہت ہری نام

جس پرکار کپٹ کے ہرن کے ساتھ شری رام جی دوڑے تھے۔ بھگوان کی اسی شوبھا کو ہردے میں دھارن کر کے وہ رام نام رٹتی رہتی ہے۔

چوپائی

رگھوپتی انج ہی آوت دیکھی ۔ باہج چنتا کینہی بسیکھی
جنک سُتا پریہر ہُو اکیلی ۔ آئیہو تات بچن مم پیلی

لکشمن جی کو آتے دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے ظاہرداری کے طور پر بہت چنتا کر کے کہا۔ ہے بھائی! تم نے جانکی جی کو اکیلی چھوڑ دیا۔ اور میری آگیا کا اُلنگھن کر کے یہاں چلے آئے۔

۲ نسیچر نکر پھر ہیں بن ماہیں ۔ مم من سیتا آشرم ناہیں
گہہ پد کمل انج کر جوری ۔ کہیو ناتھ کچھ موہی نہ کھوری

راکشسوں کے گروہ بن میں گھومتے پھرتے ہیں۔ میرے من میں ایسا آتا ہے کہ سیتا کُٹیا میں نہیں ہے۔ بھگوان شری رام جی کے چرن پکڑ کر ہاتھ جوڑ کر لکشمن جی نے کہا ہے ناتھ! میرا تو کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۳ انج سمیت گئے پربھو تہواں ۔ گوداوری تٹ آشرم جہواں
آشرم دیکھ جانکی ہینا ۔ بھئے بکل جس پراکرت دینا

لکشمن جی سمیت پربھو وہاں گئے۔ جہاں کہ گوداوری کے کنارے اُن کا آشرم تھا۔ آشرم کو جانکی جی سے خالی دیکھ کر وہ سادھارن دنیاوی دین دکھیوں کی بھانت ویاکل سے ہو گئے۔

۴ ہا گُن کھان جانکی سیتا ۔ رُوپ سیل برت نیم پنیتا
لچھمن سمجھائے بہہ بھانتی ۔ پوچھت چلے لتا ترو پانتی

ہا! گُنوں کی کھان جانکی! ہا! رُوپ سیل برت اور نیموں میں پوتر سیتا! لکشمن جی نے بہت پرکار سے سمجھایا۔ تب شری رام جی ویاکل ہوئے بیلوں اور درختوں کی قطاروں سے سیتا جی کا پتہ پوچھتے ہوئے چلے۔

۵ ہے کھگ مرگ ہے مدھکر شرینی ۔ تم دیکھی سیتا مرگ نینی
کھنجن سُک کپوت مرگ مینا ۔ مدھپ نکر کوکلا پربینا

ہے پشو پنچھیو! ہے بھونروں کی قطارو! تم نے کہیں مرگ نینی سیتا کو دیکھا ہے؟ کھنجن، طوطا، کبوتر، ہرن، مچھلی، بھونروں کے گروہ اور سریلی کوئل۔

۶-۷ کُند کلی دارم دامنی ۔ کمل سرد سسی آہہ بھامنی

برن پاس منوج دھنگ ہنسا۔ کچ کیہری ناہنچ سُنت یہ بنسا
شری پھل کنک کیلی ہرشا ہیں۔ نیک نہ سنک سکچ من ماہیں
سُنو جانکی توہی بنو آج ہرشے سکل پائے جنو راج

کنڈلی، دنار، بجلی، کمل، موسم سرما کا چندرما، ناگنی، برن کی پھانسی، کامدیو کا دھنش، ہنس، ہاتھی اور شیر یہ سب آج اپنی تعریف سن رہے ہیں۔ بیل، سونا اور کیلا پرسن ہو رہے ہیں۔ ان کے من میں ذرا بھر بھی شنکا اور شرم نہیں ہے۔ ہے جانکی سنو تمہارے بنا یہ سب آج ایسے پرسن ہیں۔ مانو ان کو راج مل گیا ہو۔

اوپر کی ان تین چوپائیوں کا بھاوارتھ یہ ہے۔ کہ ہے جانکی! تمہاری آنکھوں کے آگے ہرن مچھلی کمل سب لجاتے تھے۔ تمہاری ناک کے سامنے طوطے، آواز کے سامنے کوئل دانتوں کے سامنے کند کا کلی اور انار دانہ، رنگ اور تیج کے سامنے بجلی، مکھ کے سامنے کمل اور چندرما، بینی کے سامنے ناگن اور ہرن کی پھانسی، بھوؤں کے سامنے کام دیو کا دھنش، چال کے سامنے ہنس اور ہاتھی کمر کے سامنے شیر سب شوبھا ہین تھے۔ اب تمہاری غیر حاضری میں اپنے سمان اور کسی کی شوبھا نہ دیکھکر یہ آنند اور پرسن ہیں۔ مانو انہیں راج مل گیا ہو۔ تمہاری موجودگی میں تو کوئی انہیں پوچھتا نہیں تھا۔ لیکن آج یہ اپنی تعریف سن رہے ہیں۔

کیہے سہہ جات انکھ توہی پاہیں۔ پریا بیگ پرگٹسی کس ناہیں
ایہی بدھی کھوجت بلپت سوامی۔ منہوں مہا برہی اتی کامی

ہے جانکی! تم سے سب کی شوبھا کیسے سہی جاتی ہے؟ کیا تجھے ان کی شوبھا دیکھکر حسد نہیں ہوتا؟ ہے پیاری! تو جلدی ہی پرگٹ کیوں نہیں ہو جاتی۔ اس پرکار سوامی شری رام جی سیتا جی کو کھوجتے ہوئے ولاپ کرتے ہیں۔ مانو کوئی استری کے ویوگ سے اتی دکھی کامی پرش ہو۔

پورن کام رام سکھ راسی۔ منج چرت کر اج ابناسی
آگیں پر گیدھ پتی دیکھا۔ سُمرت رام چرن جنہہ ریکھا

پورن کام، آنند کی راشی، اجنما اور ناشی شری رام جی سادھارن جن سموداے کی بھانت چرتر کر رہے تھے۔ آگے جانے پر انہوں نے گیدھ راج جٹایو کو دیکھا۔ جو شری رام جی کے چرنوں کا سمرن کر رہا تھا۔

دوہا

کر سروج سر پرسیو کرپا سندھو رگھو بیر
نرکھہ رام چھبی دھام مکھ بگت بھئی سب پیر

کرپا ساگر شری رگھویر جی نے اپنے ہاتھ کمل سے گیدھ راج کے سر کو چھوا۔ شوبھا کے دھام شری رام جی کا مکھ دیکھ کر اس کی سب پیڑا مٹ گئی۔

چوپائی

تب کہہ گیدھ بچن دھر دھیرا۔ سنہو رام بھنجن بھو بھیرا
ناتھ دساتن یہ گتی کینہی۔ تہہ کھل جنک ستا ہر لینہی۔

تب گیدھ راج جٹایو نے دھیرج دھر کر یہ بچن کہے۔ ہے جنم مرن سنسار کے بھے کا ناش کرنے والے شری رام جی! سنئیے۔ ہے ناتھ! میری یہ دشا راون نے کی ہے۔ اسی دشٹ نے جانکی جی کو ہر لیا ہے۔

لے دچھن دشی گیو گوسائیں۔ بلپتی اتی کرری کی نائیں
درس لاگ پربھو راکھیوں پرانا۔ چلن چہت اب کرپا ندھانا

ہے گوسائیں! وہ سیتا جی کو لے کر دکشن کی اور گیا ہے۔ کونج کی طرح سیتا جی ولاپ کرتی ہوئی جا رہی تھیں ہے پربھو! میں نے آپ کے درشن کرنے کے لئے پرانوں کو روکے رکھا تھا۔ ہے کرپا کے بھنڈار! اب پران نکلا ہی چاہتے ہیں۔

رام کہا تنو راکھہو تاتا۔ مکھ مسکائے کہی تہہیں باتا
جاکر نام مرت مکھ آوا۔ ادھم مکت ہوئے شرتی گاوا

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے تات۔ اپنے شریر کو قائم رکھیئے۔ تب جٹایو نے مکھ سے مسکراتے ہوئے یہ بات کہی۔ کہ مرتے سمے جس پربھو کا نام زبان پر آجانے سے مہا پاپی پرش بھی مکت ہو جاتا ہے۔ ایسا وید کی شرتیوں نے گایا ہے۔

سو مم لوچن گوچر آگے۔ راکھوں دیہ ناتھ کیہہ کھانگے
جل بھر نین کہت رگھورائی۔ تات کرم نج تیں گتی پائی

پربرت لبس جنہ کے من ماہیں۔ تنہہ کہنہہ جگ دُرلبھ کچھ ناہیں
تن تج تات جاہو مم دھاما۔ دیہوں کاہ تمہہ پورن کاما

جن کے من میں سدا دوسروں کو بھلائی کرنے کا خیال رہتا ہے۔ اُن کے لئے اِس سنسار میں کچھ بھی دُرلبھ نہیں ہے۔ ہے تات! تم اپنا شریر چھوڑ کر میرے پرم دھام کو جاؤ۔ میں تم جیسے لوگوں کا کام کو سدھ کیا کروں؟

دوہا

سیتا ہرن تات جنی کہیو پتا سن جائی
جو میں رام تو کل سہت کہہی دسانن آئی

ہے تات! سیتا ہرن کی بات تم جا کر پتا جی سے نہ کہنا۔ یدی میں رام ہوں تو دس مکھ راون اپنے کل سہت وہاں آکر خود ہی اپنی زبان سے کہیگا۔

(چوپائی)

گیدھ دیہہ تج دھری ہری رُوپا۔ بھوشن بہہ پٹ پیت انوپا
سیام گات بسال بھج چاری۔ استتی کرت نین بھر باری

جٹایو نے گیدھ کا شریر تیاگ کر ہری رُوپ دھارن کیا۔ اور بہت سے زیور گہنے اور پیلے بستر پہن لئے شیام شریر ہے۔ وشال چار بھجائیں ہیں۔ نیتروں میں آنند کے آنسو بھر کر وہ بھگوان کی استتی کرنے لگا۔

چھند

جے رام رُوپ انوپ نرگن سگن گن پریرک سہی
دس سیس باہو پرچنڈ چنڈ سر منڈن مہی
پاتھود گات سروج مکھ راجیو آیت لوچنم
نت نومی رام کرپال باہو بسال بھو بھے موچنم

ہے رام جی! آپکی جے ہو۔ آپ کا رُوپ لاثانی ہے۔ آپ نرگن ہیں۔ سگن ہیں۔ اور مایا کے تینوں گنوں (ست رج تم) کے پریرک سروپ ہیں۔ دس سر والے راون کی پرچنڈ بھجاؤں کو کھنڈ کھنڈ کرنے کیلئے پرچنڈ بان دھارن کرنے والے اور پرتھوی کو سجانے والے (ادھات پرتھوی کا بھار دُور کرنے والے) جل بھرے میگھ کے سمان سندر شیام شریر دھاری، کمل کے سمان مکھ والے اور لال کمل کے سمان نیتروں والے، وشال بھجاؤں والے اور جنم مرن رُوپی بھے سے چھڑانے والے کرپالو شری رام جی میں آپ کو سدا نمسکار کرتا ہوں۔

چھند - ۲ -

بلم اپرمیم انادم ایم ادیتم اکیم اگوچرم
گوبندم گوپر دوند ہر گیان گھن دھرنی دھرم
جے رام منتر جپنت سنت اننت جن من رنجنم
نت نومی رام اکام پریہ کام آدی کھل دل گنجنم

آپ اتھاہ (اسیم، غیر محدود) بل والے ہیں۔ انادی، اجنما، نراکار، ادوتیہ (واحد لاشریک) من بدھی سے پرے ہیں۔ آپ پربرہم، اندریوں سے پرے۔ دُکھ سُکھ جنم مرن آدی دوندوں کو ہرنے والے۔ وگیان گھن اور پرتھوی کو دھارن کرنے والے ہیں۔ جو سنت آپ کے نام کے رام منتر کا جاپ کرتے ہیں۔ اُن اننت سیوکوں کے من کو آپ آنند دینے والے ہیں۔ آپ نشکام بھگتوں کے پیارے ہیں اور کام آدی دُشٹ پرتیوں کے دل کو ناش کرنے والے شری رام جی کو میں سدا نمسکار کرتا ہوں۔

(چھند)

جیہی شرتی نرنجن برہم بیاپک برج اج کہہ گاوہیں
کر دھیان گیان براگ جوگ انیک مُنی جیہی پاوہیں
سو پرگٹ کرونا کند سوبھا برند اگ جگ موہ ائی!
ہم ہر دہ پنکج بھرنگ انگ انگ بہہ چھبی سوہائی

جن کو ویدکی شرتیاں۔ مایا رہت، برہم، ویاپک نروکار، اجنما کہہ کر گان کرتی ہیں۔ گیان ویراگ یوگ آدی انیک سادھنوں کو انوشٹھان کر کے مُنی جن جنہیں پراپت کرتے ہیں۔ وہی دیا کے دھام، شوبھا کے دھام پرگٹ ہو کر جڑ چیتن سارے جگت کو اپنی لیلاؤں دوارا موہت کر رہے ہیں۔ میرے ہردے کمل کے بھونرا رُوپی انیک انگ میں بہت سے کام دیوؤں کی سندر شوبھا پا رہی ہے۔

جو اگم سگم سبھاو نرمل اسم سم سیتل سدا
پشینتی جم جوگی جتن کر کرت من گو بس سدا
سو رام رما نواس سنتت داس بس تری بھون دھنی
مم ار بسیو سو سمن سنسرتی جاس کیرتی پاونی

دوسرے بھوگی پرشوں کے لیے) جو اگم ہیں اور (شری مہالو بھگتوں کے لئے جن کی پراپتی) سُگم ہے۔ نرمل سبھاؤ ہیں دشٹوں کو ڈنڈ دینا اور بھگتوں کی رکھشا کرنا۔ جن کا ایسا متیازی سلوک کرنے کا سبھاؤ ہے) وہ وشنو ہیں (اور شری ناگتوں کے ساتھ بھلے ہی وہ اونچ ہوں یا نیچ وادھم ہو یا شریشٹھ سب کے ساتھ سمان بھاؤ سے برتاؤ کرتے ہیں) اس لئے سم ہیں (وہ استو میں بھگوان نرلیپ ہیں۔ سم درشی ہیں۔ انہیں نہ تو کسی سے دوش ہے۔ جیسے اگنی ترنیک آئے ہوئے ٹھٹھرتے پُرش کی سردی کو دور کر کے اُسے سکھ پہنچاتی ہے۔ اور جو پُرشوں کو نہیں اگرچہ اُسے کسی سے نہ دشمنی ہے نہ مترتا اور جو اگیان وش اس میں گر جاتے ہیں۔ اُسے بھسم بھی کر دیتی ہے۔ یا جیسے جل پیاسے کی پیاس بجھا کر ترپت کرتا ہے۔ اور اگیان وش پڑتی اس میں ڈوب کر مر جاتے ہیں۔ سارروپ یہ کہ ان سارے کرموں کا کرتا جیوؤں کا سبھاؤ ہے۔ اگنی اور پانی کا کوئی دوش نہیں۔ اور نہ ہی اس امتیازی سلوک سے اگنی اور جل میں کسی پرکار کے امتیازی (وِسمانتا) سلوک کرنے میں دوش آتا ہے۔ ویسے ہی منش کے کرموں کا کرتا اس کا اپنا سبھاؤ ہے۔ بھگوان تو اگنی اور جل کی بھانت دشٹوں کو ڈنڈ اور بھگتوں کو آنند دیتے ہوئے سدا نرلیپ اور سم ہی رہتے ہیں وہ کسی کے گُن دوش سے سنگ نہیں پاتے جیسے کہ گیتا میں بھی خود بھگوان نے کہا ہے "پرمیشور بھوت پرانیوں کے نہ کرتاپن کو اور نہ کرموں کو اور نہ کرموں کے پھل کے سنجوگ کو وستو میں رچتا ہے کنتو پرانیوں اور لوگوں کے ایشور۔ رمانواس شری رام جی سدا اپنے بھگتوں کے وش میں رہتے ہیں۔ وہ بھگوان میرے ہردے میں نواس کریں۔ جن کی پوتر کیرتی جنم مرن سنسار چکر کا انت کرنے والی ہے۔

دوہا

اببرل بھگتی مانگ بر گیدھ گیئو ہری دھام
تیہی کی کریا جتھوچت نج کر کینہی رام

اتینہ بھگتی کا ور مانگ کر گیدھ راج جٹایو پرم دھام کو سدھار گئے۔ شری رام چندر جی نے داہ کرم سنسکار آدی ڈنکی سب کریائیں اپنے ہاتھوں سے کیں۔

چوپائی

کومل چت اتی دین دیالا۔ کارن بنو رگھوناتھ کرپالا
گیدھ ادھم کھگ آمش بھوگی۔ گتی دینہی جو جاچت جوگی

شری رگھوناتھ جی بہت ہی کومل (نرم) چت والے، دین دکھیوں پر دیا کرنے والے ہیں۔ پنچھیوں میں ادھم پنچھی کو وہی شبھ گتی دی۔ جیسے یوگی لوگ مانگتے رہتے ہیں۔

۲

سنہو اُما تے لوگ ابھاگی۔ ہری تج ہوہیں بشئے انوراگی
پنی سیتہی کھوجت دوؤ بھائی۔ چلے بلوکت بن بہتائی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنو۔ اُن لوگوں کا کتنا دربھاگیہ ہے جو بھگوان کو چھوڑ کر وشے بھوگوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ پھر دونو بھائی سیتا جی کو کھوجتے ہوئے آگے چلے۔ وہ گھنے بنوں کو دیکھتے آگے بڑھے جا رہے ہیں۔

۳

سنکل لتا بٹپ گھن کانن۔ بہو کھگ مرگ تہہ گج پنچانن
آوت پنتھ کبندھ نپاتا۔ تیہیں سب کہی ساپ کے باتا

گھنا بن بیلوں اور درختوں سے اٹا پڑا ہے۔ اُس میں بہت سے پنچھی و پشو، ہاتھی اور شیر رہتے ہیں۔ راستے میں آتے ہوئے بھگوان رام چندر جی نے کبندھ نامی راکشش کو مار ڈالا۔ اس نے اپنے شاپ (بددعا) کی ساری بات شری رام جی کو کہی۔

۴

دُرباسا موہی دینہی ساپا۔ پربھو پد پیکھ مٹا سو پاپا
سنو گندھرب کہوں میں توہی۔ موہی نہ سوہائے برہم کُل دروہی

وہ کہنے لگا۔ کہ دُرواسا جی نے مجھے شاپ دیا تھا۔ پربھو کے چرن کملوں کے درشن کر کے وہ میرا پاپ مٹ گیا۔ شری رام جی نے کہا۔ ہے گندھرو! سنو۔ میں تمہیں یہ جتلا دینا چاہتا ہوں کہ برہم نیتا برہمن کُل سے ویربھاؤ کرنے والا پُرش مجھے اچھا نہیں لگتا ہے۔

دوہا

من کرم بچن کپٹ تج جو کر بھوسر سیو
موہی سمیت برنچی سوبس تا کیں سب دیو

من بچن کرم سے کپٹ چھوڑ کر جو پُرش دھرتی کے دیوتا برہم دتیا براہمنوں کی سیوا کرتا ہے۔ وہ مجھ سمیت برہما شِو آدی سب دیوتاؤں کو اپنے وش میں کر لیتا ہے۔

کہت جدھرم تاہی سمجھاوا۔ اُنج پد پریتی دیکھ من بھاوا
رگھوپتی چرن کمل سر ناوی۔ گیو گگن اپنی گتی پاوی

شری رام جی نے بھاگوت دھرم اُسے کہہ کر سمجھایا۔ اُسکی اپنے چرنوں میں پریتی دیکھ کر بھگوان شری رام جی اس پر بہت پرسن ہوئے۔ آخر شری رگھوناتھ جی کے چرن کملوں میں سر نوا کر وہ اپنے گندھرو سروپ کو پا کر آکاش میں چلا گیا۔

تاہی دیئے گتی رام اُدارا۔ سبری کے آشرم پگ دھارا
سبری دیکھ رام گرہ آئے۔ مُنی کے بچن سمجھ جیہ بھائے

اُدار (فراخدل) رام اُس کو شبھ گتی دیکر شبری کے آشرم میں پدھارے۔ شری رام جی کو گھر میں آئے دیکھ کر مُنی متنگ کے بچنوں کو یاد کر کے وہ من میں بہت ہی پرسن ہوئی۔

شبری بھیلنی تھی۔ وہ نیچ جاتی کی تھی۔ پرنتو وہ بھگوان کی شردھالو بھگت تھی۔ اس لئے بہت سا سماں ڈنڈک بن میں چھپ کر رشیوں مُنیوں کی سیوا میں گذارا تھا۔ جدھر سے رشی لوگ اشنان کرنے جاتے وہ جھاڑو لے کر رشیوں کے آنے سے پہلے پہلے راستہ صاف کر دیتی۔ پتھریلی زمین پر ریت بچھا دیتی تاکہ اُن کے پیروں میں پتھر نہ چُبھ جائیں۔ جنگل سے لکڑی کاٹ کر وہ رشیوں کے آشرم میں چھوڑ آتی۔ بہت سا کال وہ رشیوں مُنیوں کی سیوا کرتی رہی۔ آخر متنگ مُنی کو اس پر دیا آئی۔ اُنہوں نے شبری کو بھگوان کے نام کا اُپدیش کیا۔ اور اُسے اپنے آشرم میں ٹھہرنے کے لئے جگہ دی۔ برہم لوک کو جاتے ہوئے رشی اُس سے کہہ گئے کہ تو صبر سے اس آشرم میں بھگوان کا بھجن کرتی رہنا۔ بھگوان رام تیری کُٹیا پر پدھاریں گے۔ اُن کے درشن پا کر تیری جنم مرن کی پھانسی کٹ جائے گی۔ شبری بھگوان کے چرنوں کے پریم میں مگن ہو گئی۔ شری رام جی کا انتظار کرتے کرتے اُسکا بہت سا سماں بیت گیا۔ پربھو ابھی آئے ہی نہیں گے۔

کہیں اُن کے پاؤں میں کانٹا نہ لگ جائے۔ یہ سوچ کر شبری ہر روز آشرم سے دور تک راستہ جھاڑو لے کر صاف کرتی۔ اس پر پانی چھڑکتی۔ آشرم کو ہر روز گوبر سے لیپتی۔ اور مٹی گوبر کی ایک سندر ویدی بھگوان کے بیٹھنے کے لئے تیار رکھتی۔ جنگل میں جاتی۔ اور وہاں چکھ کر دیکھ کر میٹھے پھل توڑ لاتی۔ پھر اُنہیں دونوں میں بھر کر رکھتی۔ اسی طرح بہت سے دن بیت گئے بھگوان کے ویوگ میں شبری بالکوں کی بھانت بھگوان کے آنے کی انتظار کرتی رہتی۔ مُنی متنگ کے بچنوں پر کہ بھگوان تیری کُٹیا پر پدھاریں گے۔ اُسے پورن وشواس تھا۔ مہاتما لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ تیبر اچھا (انتہائی رغبت) اور سدھی (کامیابی) میں کوئی انتر نہیں۔ شبری بھگوان کے درشنوں کے لئے جل بن مین کے سمان تڑپ رہی ہے۔ انتریامی بھگوان یہ سب کچھ جانتے تھے انہوں نے جب شبری کے انتہ کرن میں اپنے پرتی سچی پریتی اور درشن کی بے حد تڑپ دیکھی۔ تو وہ لچھمن سمیت شبری کے آشرم پر آئے۔

۳

سرسج لوچن باہو بسالا۔ جٹا مکٹ سر اُر بن مالا
سیام گور سندر دوؤ بھائی۔ سبری پری چرن لپٹائی

کمل کے سمان پربھو شری رام جی کے نیتر ہیں۔ لمبی بھجائیں ہیں۔ سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ ہردے پر بن مالا پہنے ہوئے ہیں اُن شیام شریر شری رام چندر جی کے اور گور شریر لکشمن جی کے چرنوں پر شبری لپٹ گئی۔

۴

پریم مگن مکھ بچن نہ آوا۔ پُنی پُنی پد سروج سر ناوا
سادر جل لے چرن پکھارے۔ پُنی سندر آسن بیٹھارے

وہ پریم میں مگن ہو گئی۔ مکھ سے کوئی بچن نہیں نکلتا۔ وہ بار بار پربھو کے چرن کملوں میں سر نوا رہی تھی۔ پانی لے کر بڑی شردھا سے اس نے پربھو کے چرن دھوئے۔ اور پھر اُن کو سندر آسن پر بٹھلایا۔

دوہا

کند مول پھل سرس اتی دیئے رام کو آن
پریم سہت پربھو کھائے بارمبار بکھان

پھر اس نے بہت ہی میٹھے رسیلے ذائقہ دار کند مُول اور پھل لا کر شری رام جی کو دیئے۔ پربھو شری رام چندر جی نے بار بار اُنکی سراہنا کر کے پریم کے ساتھ کھائے۔

چوپائی

پان جور آگیں بھئی ٹھاڈھی۔ پربھوہی بلوک پریتی اتی باڈھی
کیہی بدھی استتی کروں تمہاری۔ ادھم جاتی میں جڑمتی بھاری

پھر شبری ہاتھ جوڑ کر شری رام جی کے آگے کھڑی ہو گئی۔ پربھو کے درشن کر کے اس کا پریم بہت ہی اُمڈ پڑا۔ وہ کہنے لگی۔ میں کس پرکار آپکی استتی کروں۔ میں نیچ جاتی اور بہت ہی موڑھ متی ہوں۔

۲

ادھم تے ادھم ادھم اتی ناری۔ تنہہ مہہ میں متی مند اگھاری
کہہ رگھوپتی سنو بھامنی باتا۔ مانیوں ایک بھگتی کر ناتا

استری ادھم سے بھی ادھم ہوتی ہے۔ اُن ادھم سے ادھم استریوں میں بھی میں اتی ادھم ہوں۔ اور اُن میں بھی پاپوں کے ناش کرنے والے پربھو! میں مند بدھی ہوں۔ شری رگھوناتھ جی نے کہا۔ ہے بھامنی! میری بات سنو۔ میں تو کیول ایک بھگتی کا ہی رشتہ مانتا ہوں۔

۳

جات پانت کل دھرم بڑائی۔ دھن بل پرجن گن چترائی
بھگتی ہین نر سوہے کیسا۔ بن جل بارد دیکھئے جیسا

ذات پات، کل، دھرم، بڑائی، دھن، بل، پریوار، گن، عقلمندی۔ ان سب کے ہونے پر بھی بھگتی سے خالی منش کیسا لگتا ہے جیسے جل سے خالی بادل دکھائی پڑتا ہے۔

۴

نودھا بھگتی کہیو توہی پاہیں۔ ساودھان سنو دھرو من ماہیں
پرتھم بھگتی سنتنہ کر سنگا۔ دوسری رتی مم کتھا پرسنگا

میں تجھ سے اب اپنی نو پرکار کی بھگتی کہتا ہوں۔ تو ساودھان ہو کر سُن! اور اپنے من میں دھارن کر۔ سنتوں کا ست سنگ کرنا پہلی بھگتی ہے۔ میری کتھاؤں کے پرسنگ میں پریم اور شردھا رکھنا یہ دوسری بھگتی ہے۔

دوہا

گرو پد پنکج سیوا تیسری بھگتی امان
چوتھی بھگتی مم گن گن کرے کپٹ تج گان

ابھیمان چھوڑ کر سرل ہردے سے گرو کے چرن کملوں کی سیوا کرنا تیسری بھگتی ہے۔ اور کپٹ چھوڑ کر میرے گن سمُوہوں کا گان کرنا چوتھی بھگتی ہے۔

چوپائی

منتر جاپ مم دڑھ بسواسا۔ پنچم بھجن سو بید پرکاسا
چھٹھ دم سیل برتی بہو کرما۔ نرت نرنتر سجن دھرما

رام نام کا جاپ اور مجھ میں دڑھ وشواس یہ پانچویں بھگتی ہے۔ جو ویدوں میں پرسدھ ہے۔ اندریوں کو قابو میں کرنا، نیک چلن ہونا، اور بہت کرموں سے ویراگ بھاؤ رکھنا اور لگاتار سجن (نیک دھرماتما) پرشوں کا سا دھرم آچرن کرنا۔ یہ چھٹی بھگتی ہے۔

۲

ساتوں سم موہی مے جگ دیکھا۔ موتیں سنت ادھک کر لیکھا
آٹھوں جتھا لابھ سنتوشا۔ سپنے ہوں نہیں دیکھے پر دوشا

سارے سنسار کو سم بھاؤ سے میرا ہی روپ سمجھنا۔ اور سنتوں کا مجھ سے بھی زیادہ آدر ستکار کرنا یہ ساتویں بھگتی ہے۔ جو کچھ مل جائے اُسی میں سنتشٹ کرنا۔ اور سپنے میں بھی دوسرے کے دوشوں کو نہ دیکھنا۔ یہ آٹھویں بھگتی ہے۔

۳

نوم سرل سب سن چھل ہینا۔ مم بھروس ہیہ ہرش نہ دینا
نو مہہ ایکیو جنہہ کیں ہوئی۔ ناری پرش سچرا چر کوئی

سرل سبھاؤ ہونا اور سب کے ساتھ کپٹ رہت پوتر برتاؤ کرنا۔ ہردے میں میرا بھروسہ رکھنا اور کسی بھی اوستھا میں ہرش (خوشی) اور دین بھاؤ (بیچارگی، بے بسی و عاجزی) کا نہ ہونا یہ نویں بھگتی ہے۔ ان نو بھگتیوں میں سے جن کے پاس ایک بھی ہوتی ہے۔ وہ چراچر استری پُرش کوئی بھی ہے۔

سوئی اتیسے پریہ بھامنی مورے۔ سکل پرکار بھگتی دڑھ تورے
جوگی برند درلبھ گتی جوئی۔ تو کہہ آج سلبھ بھئی سوئی

ہے کھامنی! مجھے وہی پریم پیارا ہے۔ پھر تم میں تو تو پرمیشور کی بھگتی زیادہ ہے۔ اس لیے جو آتم گتی یوگیوں کی منڈلی کو بھی دُرلبھ ہے۔ وہی آج تیرے لئے سلبھ ہو گئی ہے۔

۵

مم درشن پھل پرم انوپا۔ جیو پاونج سہج سروپا
جنک ستا کی سُدھ بھامنی۔ جانہی کہو کری برگامنی

میرے درشن کا سب سے لاثانی پھل یہ ہے۔ کہ جیو اپنے سہج سروپ (اپنے آتم سروپ) کو پراپت ہو جاتا ہے۔ ہے کھامنی! اب اگر تو ہاتھی کی سی سندر چال چلنے والی جانکی جی کی کچھ خبر دے سکتی ہو۔ تو بتاؤ۔

۶-۷

پمپا سرہی جاہو رگھورائی۔ تہہ ہوہی سگریو متائی
سو سب کہہی دیو رگھوبیرا۔ جانت ہوں پوچھہو متی دھیرا
بار بار پربھو پد سر ناٹی۔ پریم سہت سب کتھا سنائی

شبری نے کہا ہے رگھوناتھ جی! آپ پمپا نامی سرور کو جائیے وہاں جاکر آپکی سگریو سے متر تا (دوستی) ہوگی۔ ہے دیو! ہے رگھوبیر! وہ آپ کو سارا حال بتا دے گا۔ آپ سب کچھ جانتے ہوئے بھی مجھ سے پوچھ رہے ہو۔ بار بار پربھو شری رام جی کے چرنوں میں سر نوا کر پریم کے ساتھ شبری نے سب کتھا سنائی۔

چھند

کہہ کتھا سکل بلوک ہری مکھ ہردے پد پنکج دھرے
تج جوگ پاوک دیہہ ہری پد لین بھئی جہنہ نہیں پھرے
نر بِبِدھ کرم ادھرم بہو مت سوک پرد سب تیاگہو
بسواس کر کہہ داس تلسی رام پد انو راگہو

ساری کتھا کہہ کر بھگوان کے درشن کر کے ہردے میں اُنکے چرن کملوں کا دھیان دھر کر اور یوگ اگنی سے اپنے شریر کو تیاگ کر وہ بھگوان کے اُس پرم پد میں لین ہو گئی جہاں سے کہ واپس لوٹنا نہیں پڑتا۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ ہے منشو! بہت طرح کے کرم و ادھرم اور بہت سے مت متانتر یہ سب شوک دینے والے ہیں۔ ان کا تیاگ کر دو اور وشواس کر کے شری رام جی کے چرنوں میں پریتی کرو۔

دوہا

جاتی ہین اگھ جنم مہی مکت کینہی اسی ناری
مہا مند من سکھ چہسی ایسے پربھوہی بساری

جو نیچ جاتی کی اور پاپوں کی جنم بھومی تھی۔ ایسی استری کو بھی جنہوں نے مکت کر دیا۔ اے مہا مورکھ من! تو ایسے پربھو کو بھول کر سکھ چاہتا ہے۔! ارتھات تجھے ایسے پربھو کو بھول کر کبھی سکھ نہ ملے گا۔

چوپائی

چلے رام تیاگا بن سوؤ۔ اتلت بل نرکیہری دوؤ
برہی اِو پربھو کرت بشادا۔ کہت کتھا انیک سنبادا

شری رام جی اس بن کو بھی چھوڑ کر آگے چلے دونوں بھائیوں میں بے پناہ بل ہے۔ اور دونوں ہی منشوں میں شیر ہیں۔ پربھو استری کے وِیوگ میں دُکھی پرش کی طرح ولاپ کرتے ہیں اور بہت طرح کی کتھائیں اور سنواد (مکالمے) کہتے ہیں۔

۲

لچھمن دیکھہ بپن کی شوبھا۔ دیکھت کیہی کر من نہیں چھوبھا
ناری سہت سب کھگ مرگ برندا۔ مانہوں موری کرت ہہیں نندا

ہے لکشمن! بن کی شوبھا کو دیکھو۔ اسے دیکھ کر کس کا من بے چین نہ ہوگا۔ پکشی اور پشوؤں کے جھنڈ سب استریوں سمیت ہیں۔ مانو وہ میری نندا کر رہے ہیں۔

۳

ہم ہی دیکھہ مرگ نکر پراہیں۔ مرگیں کہہیں تمہہ کہہ بھے ناہیں
تمہہ آنند کرہو مرگ جائے۔ کنچن مرگ کھوجن اے آئے

ہمیں دیکھ جب ہرنوں کی ٹولیاں بھاگنے لگتی ہیں تو ہرنیاں اُن سے کہتی ہیں۔ کہ ڈرو نہیں تم تو سادھارن ہرنوں سے پیدا ہوئے ہو۔ اس لئے تم آنند سے وچرو۔ یہ راجکمار تو سونے کے ہرن کو ڈھونڈنے آئے ہیں۔

۴

سنگ لائے کرنی کری لیہیں۔ مانہوں موہی سکھاو نو دیہیں
ساستر سچنتت پُنی پُنی دیکھیے۔ بھوپ سبسوت بس نہیں لیکھیے

بالغنی ہتھنیوں کو ساتھ لگا لیتے ہیں۔ مانو مجھے نصیحت کر رہے ہوں۔ کہ استری کو ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہئے۔ (خوب اچھی طرح سے پڑھے ہوئے اور وچارے ہوئے شاستروں کو بھی بار بار دیکھتے رہنا چاہئے۔ اور اچھی طرح سے جس راجہ کی سیوا کی ہو۔ اُس کو وش میں نہیں سمجھنا چاہئے۔

راکھئے ناری جدپی اُر ماہیں۔ جُبتی ساستر نرپتی بس ناہیں
دیکھہو تات بسنت سُہاوا۔ پریا ہین موہی بھے اُپجاوا

استری کو چاہے ہردے میں ہی کیوں نہ رکھا جائے۔ پرنتو نوجوان استری، شاستر اور راجہ کسی کے وش میں نہیں رہتے ہے تات! دیکھو کیسی سُہاونی بسنت ہے۔ پیاری استری کے بغیر یہ بسنت بھی مجھے ڈراؤنا معلوم ہو رہا ہے۔

دوہا

برہ بکل بل ہین موہی جانیسی نپٹ اکیل!
سہت بپن مدھکر کھگ مدن کینہہ بگ میل

مجھے استری کے وِیوگ سے ویاکل، نربل اور بالکل اکیلا (تن تنہا) جان کر کامدیو نے بن بھونروں پنچھیوں کو ساتھ لے کر مجھ پر حملہ بول دیا ہے۔

دیکھ گیئو بھرا تا سہت تاسُو دُوت سُن بات
ڈیرا کینہو منہوں تب کٹک ہٹک من جات

پرنتو جب اُس کے دُوت نے یہ دیکھ لیا۔ کہ میں اکیلا نہیں میرے ساتھ میرا بھائی بھی ہے۔ تب اپنے دوت کی بات سُن کر کامدیو نے مانو اپنے لاؤ لشکر کو روک کر ڈیرا ڈال دیا ہے۔

چوپائی

بٹپ بسال لتا اُرجھانی۔ بِبدھ بتان دیئے جنو تانی
کدلی تال بر دھجا پتاکا۔ دیکھ نہ موہ دھیر من جاکا

بڑے بڑے بھاری درختوں میں بیلوں کے الجھاؤ کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو طرح طرح کے خیمے لگا دیئے ہیں۔ کیلا اور تاڑ سُندر دھوجا اور پتاکا کے سمان ہیں۔

کوئی دھیرج وان پُرش ہی ان کو دیکھ کر موہت نہ ہوگا۔

۲
بِبِدھ بھانت پھولے ترو نانا۔ جنو بانیت بنے بہو بانا
کہُنہ کہُنہ سُندر بٹپ سُہائے۔ جنو بھٹ بلگ بلگ ہو چھائے

بے شمار درخت طرح طرح کے پھولوں سے پھولے ہوئے ہیں۔ مانو علیحدہ علیحدہ وردی پہنے ہوئے بہت سے تیر انداز ہوں۔ کہیں کہیں سُندر درخت شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو یودھا لوگوں نے علیحدہ علیحدہ چھاؤنی ڈال رکھی ہو۔

۳
کوجت پک مانہوں گج ماتے۔ ڈھیک مہوکھ اونٹ بسراتے
مور چکور کیر بر باجی۔ پاراوت مرال سب تاجی

کوئلیں کوکو کر رہی ہیں۔ مانو مست جنگی ہاتھی چنگھاڑ رہے ہوں۔ ڈھیک اور مہوکھ پنچھی مانو اونٹ اور خچر ہیں۔ مور، چکور، طوطے، کبوتر اور ہنس مانو سب سُندر گھوڑے ہیں۔

۴
تیتر لاوک پدچر جوتھا۔ برن نہ جائے منوج برودھا
رتھ گری سلا دُندبھی جھرنا۔ چاتک بندی گُن گن برنا

تیتر اور بٹیر مانو پیدل سپاہیوں کی ٹولیاں ہیں۔ کامدیو کی سینا کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ پربتوں کی شلائیں رتھ ہیں اور جھرنے مانو نقارے ہیں۔ پپیہے بھاٹ ہیں۔ جو کامدیو کے کُل کے گُن سموہ کا ورنن کرتے ہیں۔

۵
مدھکر مکھر بھیری سہنائی۔ ترِبِدھ بیار بسیٹھیں آئی
چترنگنی سین سنگ لینہیں۔ بچرت سب ہی چنوتی دینہیں

بھونروں کی گنجار مانو بھیری اور شہنائی ہے۔ شیتل مند اور سُگندھت تین پرکار کی ہوا مانو دُوت بن کر آئی ہے۔ اس پرکار چترنگنی سینا کو ساتھ لئے کامدیو مانو سب کو چنوتی (اطلاع خبر دار کرتا ہوا) دیتا ہوا وچر رہا ہے۔

لچھمن دیکھت کام انیکا۔ رہہیں دھیر تنہہ کے جگ لیکا
ایہی کیں ایک پرم بل ناری۔ تیہی تیں اُبر سُبھٹ سوئے بھاری

ہے لکشمن! کام دیو کی اس سینا کو دیکھ کر جو پُرش دھیر بنے

رہتے ہیں۔ (ارتھات جن کا من چنچل نہیں ہوتا جو ستیہ مارگ سے نہیں گرتے) دُنیا میں یودھاؤں میں اُنھیں کی عزت ہوتی ہے اس کامدیو کی فوج میں استری ہی سب سے بلوان یودھا ہے۔ اس سے جو بچ جائے۔ وہی شریشٹھ یودھا ہے۔

دوہا

نات تین اتی پربل کھل کام کرودھ اور لوبھ
منی بگیان دھام من کریں نمکش مہُنہ چھوبھ

ہے نات! کام کرودھ اور لوبھ یہ تین بہت ہی بلوان دُشٹ ہیں۔ یہ رگیان کے دھام مُنیوں کے من کو بھی پل بھر میں چلائمان کر دیتے ہیں۔

دوہا

لوبھ کیں اچھا دمبھ بل کام کیں کیول ناری۔
کرودھ کیں پُرش بچن بل مُنی بر کہہیں بچاری

لوبھ کو اچھیا اور پاکھنڈ کا بل ہے۔ کام کو صرف استری کا بل ہے۔ کرودھ کو کڑوے بچنوں کا بل ہے۔ شریشٹھ مُنی وچار کر ایسا کہتے ہیں۔

چوپائی

گُناتیت سچراچر سوامی۔ رام اُما سب انترجامی۔
کامنہہ کے دیتا دکھائی۔ دھیر تنہہ کیں من برتی دڑھائی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پارتی! شری رام چندر جی پرکرتی کے تینوں گنوں ست، راج، تم سے پرے ہیں۔ وہ جڑ اور چیتن جگت کے سوامی ہیں۔ اور سب کے ہردوں کی جاننے والے ہیں۔ انہوں نے جو ... دنیاوی پرشوں کی بھانت استری کے ویوگ میں ولاپ کیا ہے۔ اس سے انہوں نے یہ دکھلایا ہے۔ کہ کامی پرش استری کے موہ میں پڑ کر کس قدر دکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں۔ اور یہی اس لیلا سے ودھیکی (ودیاوان) پرشوں کو یہ اُپدیش دیا ہے۔ کہ وہ من میں اپنے ویرکت بھاؤ کو دڑھ کریں۔ کیوں کہ اُنھوں نے دیکھ لیا ہے بلکہ کامی پرش کی موہ کے کارن کیسی درگتی (بدحالی) ہوتی ہے۔

کرودھ منوج لوبھ مد مایا۔ چھوٹہیں سکل رام کی دایا
سو نر اندرجال نہیں بھولا۔ جا پر ہوئے و نٹ انوکولا

کرودھ، کام، لوبھ، اہنکار اور مایا۔ یہ شری رام جی کی دیا سے چھوٹتے ہیں۔ (ارتھات ان سے جیو تبھی چھٹکارا پا سکتا ہے۔ جب کہ اُس پر بھگوان کی وشیش کرپا ہو) جس پُرش پر مایا دی بھگوان پرسن ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کے جال میں نہیں بھٹک سکتا۔ (ارتھات مایا اُسے گمراہ نہیں کر سکتی۔

۲

اُما کہوں میں انوبھو اپنا۔ ست ہری بھجن جگت سب سپنا
پُنی پربھو گئے سرور تیرا۔ پمپا نام سبھگ گمبھیرا

ہے پارتی! میں اپنے تجربے سے بات کہتا ہوں۔ بھگوان کا بھجن کرنا ہی ستیہ ہے۔ باقی سب جگت سپنے کی طرح متھیا ہے پھر پربھو پمپا نامی سرور جو بڑا سُندر اور گہرا تھا۔ وہاں گئے۔

۴

سنت ہردے جس نرمل باری۔ باندھے گھاٹ منوہر چاری
جہنہ تہنہ پیہیں بِبدھ مرگ نیرا۔ جنو اُدار گرہ جاچک بھیرا

اس سرور کا جل سنت مہاتماؤں کے ہردیوں کے سمان نرمل ہے من کو موہنے والے چار گھاٹ اس پر بندھے ہوئے ہیں طرح طرح کے پشو اُدھر اُدھر پانی پی رہے ہیں۔ مانو کسی مہادانی کے گھر بھکاریوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔

دوہا

پُرئینی سگھن اوٹ جل بیگ نہ پایئے مرم
مایا چھن نہ دیکھیئے جیسیں نرگن برہم

اس سرور میں گھنے کمل کے پتوں کی اوٹ میں جلدی جل کا پتہ نہیں چلتا۔ جیسے مایا سے ڈھکے رہنے کے کارن نرگن برہم نہیں نظر آتا۔

(دوہا)

سُکھی مین سب ایک رس اتی اگادھ جل مانہیں
جتھا دھرم سیلنہہ کے دن سُکھ سنجُت جاہیں

اس سرور کے بے حد گہرے پانی میں سب مچھلیاں سدا ایک سمان سکھی رہتی ہیں۔ جیسے دھرم شیل پرشوں کے سب دن سُکھ اور شانتی سے گذرتے ہیں۔

بکسے سرسج نانا رنگا۔ مدھر مکھر گُنجت بہُ بھرنگا
بولت جل ککٹ کل ہنسا۔ پربھو بلوک جنو کرت پرسنسا

اس میں بھانت بھانت رنگ کے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ جل کے مرغ اور راج ہنس بول رہے ہیں۔ مانو پربھو شری رام جی کو دیکھ کر ان کی استتی کر رہے ہوں۔

چکرباک بک کھگ سمدائی۔ دیکھت بنے برنی نہیں جائی
سندر کھگ گن گرا سہائی۔ جات پتھک جنو لیت بلائی ۲

چکرباک و بگلے آدی پنچھیوں کے گروہ دیکھتے ہی بنتے ہیں ان کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ سندر پنچھیوں کے گروہ کی بانی بڑی سہانی معلوم ہوتی ہے۔ مانو وہ راستے میں چلتے ہوئے مسافروں کو بلا رہے ہوں۔

تال سمیپ منین گرہ چھائے۔ چہو دسی کانن برچھ سہائے
چمپک بکل کدمب تمالا۔ پاٹل پنس پراس رسالا ۳

اس سرووَر کے پاس منی لوگوں نے اپنے رہنے کے لئے آشرم بنا رکھے ہیں اس کے چاروں طرف بن کے سندر برکش ہیں چمپا، مولسری، کدمب، تمال، پاٹل، کٹھل، ڈھاک اور آم وغیرہ۔

نو پلو کسمت ترو نانا۔ چنچریک پٹلی کر گانا
سیتل مند سگندھ سبھاؤ۔ سنتت بہے منوہر باؤ ۴

بہت پرکار کے برکش نئے نئے پتوں اور پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ ان پر بھونروں کی ٹولیاں گنجار رہی ہیں۔ سبھاؤ سے ہی شیتل و مند اور سگندھت تین پرکار کی ہوا چلتی رہتی ہے۔

کوہو کوہو کوکل دھنی کرہیں۔ سن رو سرس دھیان منی ٹرہیں ۵

کوئلیں کوہو کوہو کا شبد کر رہی ہیں۔ اس کی سریلی تان کو سن کر منیوں کے دھیان چھوٹ جاتے ہیں۔

پھل بھارن نمی بٹپ سب رہے بھومی نیارائے
پر اپکاری پرش جیسے نوہیں سمپتی پائے

سب درخت پھلوں کے بوجھ سے جھک کر زمین پر لگ گئے ہیں۔ جیسے پر اپکاری پرش سمپتی پاکر نمرتا سے جھک جاتا ہے۔

چوپائی

دیکھ رام اتی رچر تلاوا۔ مجن کینہ پرم سکھ پاوا
دیکھی سندر ترور برچھایا۔ بیٹھے انج سہت رگھو رایا ۱

بہت ہی منوہر تالاب کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے اشنان کیا۔ اور پرم سکھ پایا۔ ایک سندر درخت کی چھایا دیکھ کر شری رگھوناتھ جی چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت بیٹھ گئے۔

تہ پنی سکل دیو منی آئے۔ استتی کری نج دھام سدھائے
بیٹھے پرم پرسن کرپالا۔ کہت انج سن کتھا رسالا ۲

پھر وہاں سب دیوتا اور منی آئے اور پربھو شری رام چندر جی کی استتی کرکے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ کرپالو شری رام جی پرم پرسن بیٹھے ہوئے چھوٹے بھائی لکشمن جی سے رسیلی کتھائیں کہنے لگے۔

برہ ونت بھگونت ہی دیکھی۔ نارد من بھا سوچ بسیکھی
مور ساپ کر انگی کارا۔ سہت رام نانا دکھ بھارا ۳

بھگوان شری رام جی کو سیتا جی کے وِیوگ میں دکھی دیکھ کر نارد جی کے من میں بہت ہی سوچ ہوا۔ وہ من میں وچار کرنے لگے کہ میرے شاپ کو ہی لے کر بھگوان رام نانا پرکار کے دکھوں کا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔

ایسے پربھوہی بلوکیوں جائی۔ پنی نہ بنیتی اس اوسر آئی
یہ بچار نارد کر بینا۔ گئے جہاں پربھو سکھ آسینا ۴

ایسے دیالو پربھو کو جا کر دیکھوں، پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں آئے گا، ایسا وچار کرکے نارد جی ہاتھ میں بین لئے ہوئے وہاں گئے۔ جہاں کہ پربھو رام جی سکھ اور آنند سے بیٹھے ہوئے تھے۔

گاوت رام چرت مردو بانی۔ پریم سہت بہو بھانت بکھانی
کرت ڈنڈوت لئے اٹھائی۔ راکھے بہت بار ار لائی ۵

وہ پریم کے ساتھ کومل بانی سے بہت پرکار ورنن کرکے شری رام جی کے چرتر کا گان کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ ڈنڈوت کرتے ہوئے

دیکھ کر شری رام جی نے انہیں بہت دیر تک چھاتی سے لگائے رکھا۔

سوا گت پوچھی نکٹ بیٹھارے ۔ لچھمن سادر چرن پکھارے ۶

پربھو نے نارد جی کی کشل پوچھ کر اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور لکشمن جی نے بڑے آدر کے ساتھ نارد جی کے چرن دہوئے۔

دوہا

نانا بدھی بنتی کر پربھو پرسن جیہ جان
نارد بولے بچن تب جوڑ سروروہ پان

تب بہت پرکار سے بنتی کر کے پربھو کو من میں پرسن جان کر نارد جی اپنے ہاتھ کملوں کو جوڑ کر بچن بولے۔

سنہو ادار سہج رگھونایک ۔ سندر اگم سگم بر دایک
دیہو ایک بر مانگیوں سوامی ۔ جدپی جانت انتر جامی

ہے سبھاؤ سے ہی ادار دل شری رگھوناتھ جی! سنیئے۔ آپ سندر اور اگم (جن کا پار مشکل سے پایا جاتا ہے۔) ہیں اور سہج ہی بر دینے والے ہیں۔ ہے سوامی! میں آپ سے ایک ور مانگتا ہوں۔ وہ مجھے دیجئیے۔ اگرچہ آپ انتریامی ہیں۔ اور سب کچھ جانتے ہیں۔

جانہو منی تمہہ مور سبھاؤ ۔ جن سن کبہوں کہ کروں دُراؤ ۲
کون بستو اس پریہ موہی لاگی ۔ جو منی بر نہ سکہو تمہہ مانگی

شری رام جی نے کہا۔ ہے منی! تم میرے سبھاؤ کو جانتے ہی ہو۔ میں بھگت جنوں سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھتا ہوں۔ مجھے ایسی کون سی وستو پیاری لگتی ہے جو ہے منی شریشٹھ! تم مجھ سے نہیں مانگ سکتے؟

جن کہوں کچھ ادیہ نہیں مورے ۔ اس بسواس تجہو جنی بھورے ۳
تب نارد بولے ہرشائی ۔ اس بر مانگیوں کروں ڈھٹھائی

میرے پاس ایسی کوئی وستو نہیں جو میں بھگت جنوں کو نہ دے سکوں۔ ایسا وشواس بھول کر بھی نہ چھوڑنا۔ تب نارد جی پرسن ہو کر بولے۔ کہ میں یہ ور مانگنے کی ڈھٹھائی کرتا ہوں۔

جدپی پربھو کے نام انیکا ۔ شرتی کہہ ادھک ایک تیں ایکا
رام سکل نامنہہ تے ادھیکا ۔ ہوو ناتھ اگھ کھگ گن بدھیکا

اگرچہ پربھو کے بہت سے نام ہیں اور وید کہتے ہیں۔ کہ وہ سب ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ تو بھی ہے سوامی! رام سب ناموں سے بڑھ کر ہو۔ اور پاپ روپی پرندوں کے جھنڈوں کے لئے یہ جلاد کے سمان ہو۔

دوہا

راکا رجنی بھگتی تو رام نام سوئے سوم
اپر نام اڑگن بمل بسہوں بھگت اُر بیوم

آپ کی بھگتی پورنماشی کی راتری ہے۔ اس میں رام نام یہی پورن چندرما ہو کر بھگتوں کے نرمل ہردے آکاش میں نواس کریں۔

دوہا

ایوم استو منی سن کہیو کرپا سندھو رگھوناتھ
تب نارد من ہرش اتی پربھو پد نائیو ماتھ

کرپا ساگر شری رگھوناتھ جی منی نارد سے کہنے لگے۔ "ایسا ہی ہو" تب نارد جی نے من میں پرسن ہو کر پربھو کے چرنوں میں سر نوایا۔

چوپائی

اتی پرسن رگھوناتھ ہی جانی ۔ پنی نارد بولے مردو بانی
رام جبہیں پریرو نج مایا ۔ موہیہو موہی سنہو رگھورایا

شری رگھوناتھ جی کو بہت ہی پرسن جان کر شری نارد جی پھر کومل بانی سے بولے۔ ہے شری رام جی! جب آپ نے اپنی مایا کو پریرت (ترغیب) کر کے مجھے موہت کیا تھا۔

تب بیاہ میں چاہیوں کینہا ۔ پربھو کیہی کارن کرے نہ دینہا ۲
سنو منی توہی کہیوں سہروسا ۔ بھجہیں جے موہی تج سکل بھروسا

تب میں نے بیاہ کرنا چاہا تھا۔ ہے پربھو! کون سے کارن وش آپ نے مجھے بیاہ کرنے نہیں دیا؟ پربھو بولے۔ ہے منی! سنو! میں تمہیں بڑی خوشی کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ جو لوگ سب بھروسہ کو چھوڑ کر صرف مجھ کو ہی بھجتے ہیں

کروں سدا تنہہ کے رکھواری ۔ جمی بالک راکھے مہتاری ۴
گہہ سسو بچھ انل اہی دہائی ۔ تہہ راکھے جننی ارگائی

میں سدا اُنکی ویسے ہی رکھشا کرتا ہوں۔ جیسے ماں اپنے ننھے بیٹے کی رکھشا کرتی ہے جب ننھا ہنڈ کر آگ یا سانپ کو پکڑنے جاتا ہے۔ تو ماتا اُسے زبردستی الگ کرکے بچا دیتی ہے۔

۴
پروڑھ بھئیں تیہی ست پر ماتا۔ پریتی کرے نہیں پاچھِل باتا
موریں پروڑھ تنیہ سم گیانی۔ بالک ست سم داس امانی

جب ننھا سیانا ہو جاتا ہے تو اُس پر ماتا پریم تو پہلے ہی کی طرح کرتی ہے لیکن پھر وہ پہلے جیسی اس کی رکھوالی کرنے والی بات نہیں رہتی (کیوں کہ وہ اپنی رکھشا آپ کرنے لگتا ہے) گیانی تو میرے سیانے پتر کے سمان ہے اور ابھیمان رہت سیوک میرے ننھے پتر کے سمان ہے۔

۵
جنہی موربل نج بل تاہی۔ دُہوں کہنہ کام کرودھ رِپو آہی
یہ بچار پنڈت موہی بھجہیں۔ پایہوں گیان بھگتی نہیں تجہیں

میرے بھگت کو تو میرے بل کا ہی سہارا ہے۔ اور گیانی اپنے آتم بل کے آدھار ہے۔ پر کام کرودھ روپی دشمن تو دونوں کے لئے ہیں۔ (گیانی کے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ اُسے اپنے آتم بل سے ان شترؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بھگت کے لئے یہ آسانی ہے۔ کہ وہ سب کچھ بھگوان پر چھوڑ دیتا ہے ارتھات اُسکے دشمنوں کا سامنا خود بھگوان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کی رکھشا کرتے ہیں۔) ایسا وچار کرکے مجھے پنڈت لوگ بھجتے ہیں۔ اور گیان پراپت کر لینے کے بعد بھی بھگتی کو نہیں چھوڑتے۔

دوہا

کام کرودھ لوبھ آدی مد پربل موہ کے دھاری
تنہہ مہہ اتی دارن دُکھد مایا روپی ناری

کام کرودھ لوبھ اور اہنکار آدی اگیان کی بلوان فوج ہے ان میں مایا روپی استری تو بہت ہی بھیانک دُکھ دینے والی ہے۔

چوپائی

سنو منی کہہ پران شرتی سنتا۔ موہ بپن کہنہ ناری بسنتا
جپ تپ نیم جل آشرم جھاری۔ ہوئی گریشم سوشئے سب ناری

ہے منی! سنو۔ وید پران اور سنت کہتے ہیں۔ کہ موہ روپی بن میں استری بسنت رت کے سمان ہے۔ جپ تپ نیم سمپورن جل کے ستھان ہیں جن کو گرمی بن کر استری پوری طرح سکھا ڈالتی ہے۔

۲
کام کرودھ مد متسر بھیکا۔ انہہ ہرش پرد برشا ایکا
دُربا سنا کمد سُمدائی۔ تنہہ کہنہ سرد سدا سکھدائی

کام کرودھ۔ مد اور حسد آدی مینڈک ہیں۔ استری ایک ماتر موسم برسات روپ ہو کر جل برسا کر انہیں سُکھی کرنے والی ہے۔ وہ واسنائیں کمدوں کے جھنڈ ہیں۔ ان کو سدا سکھ دینے والی یہ استری ہی تو سرد رتو ہے۔

۳
دھرم سکل سرسیروہ بیہ ندا۔ ہوئی ہم تنہہی دہئے سکھ مندا
پنی ممتا جواس بہُتائی۔ پلہئے ناری سسیر رتو پائی

سارے دھرم کملوں کے جھنڈ ہیں۔ یہ وشئے بھوگوں کا چین بھر کا سکھ دینے والی استری موسم خزاں ہو کر انہیں جلا ڈالتی ہے۔ پھر ممتا روپی جو اسا کا بن استری روپی سردی کے موسم کو پا کر ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔

۴
پاپ الوک نکر سکھ کاری۔ ناری نبڑ رجنی اندھیاری
بدھی بل سیل ستیہ سب مینا۔ بنسی سم تریہ کہہیں پربینا

پاپ روپی الوؤں کے لئے یہ استری سکھ دینے والی اندھیری کالی رات ہے۔ بدھی بل شیل اور ستیہ یہ سب مچھلیاں ہیں۔ انکے لئے یہ استری (پھانسنے والی) بنسی کے سمان ہیں۔ وچاروان پرش ایسا کہتے ہیں۔

دوہا

اوگن مول سول پرد پرمدا سب دکھ کھان
تاتے کینہہ نوارن منی میں یہ جیہ جان

جوان استری اوگنوں کا مول پیڑا دینے والی اور سب دکھوں کی کھان ہے۔ اس لئے ہے منی! میں نے ایسا من میں وچار کر تم کو بیاہ کرنے سے روکا تھا۔

یہاں استری جاتی کی نندا اور گھرنا کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ کوئی تو پرمارتھ مارگ گامی پرشوں کے

لئے وشے بھوگ کی نندا کرتا ہے۔ وشے بھوگوں میں سب سے پربل وشے استری کا سنگ ہے۔ اس لئے جو پرش دن رات کام اندھ ہو کر استریوں کے ہی خواب دیکھا کرتے ہیں۔ کوی اُن کے لئے یہ کلیان کاری اپدیش کرتا ہے کہ سدا چاری گرہستیوں کی بھانت صرف پُتر اُتپتی کے لئے استری کا سنگ کریں اور زیادہ سے زیادہ برہمچریہ برت کا پالن کریں۔"

کوی تو کیوں وشے میں دوش بتلاتا ہے۔ استری جاتی میں نہیں۔ کبیر جی کہتے ہیں۔

چلو چلو سب کوئی کہے پہنچا وَرلا کوئے
اک کنک اک کامنی دُرگم گھاٹی دوئے
ناری کی جھائیں پڑت اندھا ہوت بھجنگ
کبیرا اُن کی کون گت جو نت ناری کے سنگ

مُن رگھوپتی کے بچن سہائے۔ مُنی تن پُلک نین بھر آئے
کہہو کون پربھو کے اس ریتی۔ سیوک پر ممتا اَرو پریتی

شری رگھوناتھ جی کے سندر بچن سن کر مُنی نارد کا شریر پُلکت ہو گیا اور نیتروں میں پریم آنسو اُمڈ پڑے۔ وہ من ہی من میں کہتے ہیں کہ کہو تو کس پربھو کی ایسی ریتی ہے جس کی اپنے بھگتوں پر اتنی ممتا اور پریتی ہو۔

جے نہ بھجہیں اس پربھو بھرم تیاگی۔ گیان رنک نر مند ابھاگی
پُنی سادر بولے مُنی نارد۔ سنہو رام بگیان بسارد

جو منش بھرم کو تیاگ کر پربھو رام جی کا بھجن نہیں کرتے وہ گیان سے کنگال اور ابھاگے (بدنصیب) ہیں۔ نارد مُنی جی پھر آدر کے ساتھ بولے۔ اے وگیان میں چتر شری رام جی! سنئے۔

سنتنہ کے لچھن رگھو بیرا۔ کہہو ناتھ بھو بھنجن بھیرا
سُنو مُنی سنتنہ کے گُن کہہوں۔ جنہہ تے میں اُن کے بس رہوں

اے رگھو بیر! اے جنم مرن کے بھے کو دور کرنے والے سوامی! اب آپ مجھے سنتوں کے لکشن کہئے۔ شری رام جی نے کہا، اے مُنی! سُنو۔ میں سنتوں کے گُن کہتا ہوں۔ جن گُنوں کے کارن میں سنتوں کے وش میں رہتا ہوں۔

کھٹ بکار جت انگھ اکاما۔ اچل اکنچن سُچی سُکھ دھاما
امت بودھ انیہہ مت بھوگی۔ ستیہ سار کبی کووِد جوگی
ساودھان مانَد مد ہینا۔ دھیر دھرم گتی پرم پربینا

وہ سنت کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور حسد ان چھ دشمنوں کو جیتنے ہوئے نشپاپ، نشکام، نشچل بُدھی، سرو تیاگی، شریر اور انتہ کرن دونوں سے پوتر، سُکھ کے دھام و بے حد پربھاون، نِر اچھیا و کم خور ستیہ کا پالن کرنے والا، کوی، وِدوان، یوگی، ساودھان (محتاط) دوسروں کی عزت کرنے والا، اہنکار سے رہت و دھیرج وان (مستقل مزاج) دھرم اور چلن میں چتر اور گیان وان۔

دوہا

گُن آگار سنسار دُکھ رہت بگت سندیہہ
تج مم چرن سروج پریہ تنہہ کہہ دیہہ نہ گیہہ

گُنوں کے گھر، سنسار کے دُکھوں سے رہت اور جن کی شنکائیں سب مٹ چکی ہیں۔ میرے چرن کملوں کو چھوڑ کر جیسے نہ اپنے شریر اور نہ ہی اپنے گھر سے پریتی ہوتی ہے۔

چوپائی

نج گُن شرون سُنت سکچاہیں۔ پر گُن سُنت ادھک ہرشاہیں
سم سیتل نہیں تیاگہیں نیتی۔ سرل سبھاو سبہی سن پریتی

جو کانوں سے اپنی تعریف سُننے میں شرماتے ہیں۔ اور دوسروں کے گُن سُننے سے جو بہت پرسنّ ہو جاتے ہیں۔ جو سم (شانت) اور شیتل ہیں۔ اور کبھی بھی انصاف کو نہیں چھوڑتے۔ جو سرل سبھاو ہیں اور سبھی سے سمان بھاؤ سے پریم کرتے ہیں۔

جپ تپ برت دم سنجم نیما۔ گرو گوبند بپر پد پریما
شردھا چھما میتری دایا۔ مُدتا مم پد پریتی امایا

جو تپ، جپ و برت، اندریوں کو قابو کئے ہوئے سنجم اور نیم (شرعی پابندی) کے انوسار ورتتے ہیں۔ گرو،

پرانت وِتیا اور وید وان برہمنوں کے چرنوں میں پریم رکھتے ہیں۔ جن میں شریا وِکشا متری بھاو، دیا اور سنتوش آدی گن ہیں۔ اور جو میرے چرنوں میں سچا اور پوتر پریم رکھتے ہیں۔

برتی بیبیک بنے بگیانا ۔ بودھ جتھارتھ بید پُرانا
دمبھ مان مد کرہیں نہ کاؤ ۔ بھول نہ دیہیں کمارگ پاؤ

(جن میں ویراگ، وویک، نمرتا، تتو گیان اور وید پران کا سا روپ گیان رہتا ہے جو پاکھنڈ، ابھیمان، اہنکار کبھی نہیں کرتے۔ اور کبھی بھول کر بھی بُرے مارگ پر قدم نہیں دھرتے۔

گاوہیں سنہیں سدا مم لیلا ۔ ہیتو رہت پرہت رت سیلا
منی سُنو سادھن کے گن جیتے ۔ کہہ نہ سکہیں سارد شرتی تیتے

جو سدا میری ہی کتھا جس کو گاتے اور سنتے ہیں۔
خیال سے پُرے بے ہت ہیں لگے رہنا ہی جن کا سبھاو ہے۔ ہے منی وِشتو سنتوں کے جتنے گن ہیں اُن کو سرسوتی جی اور وید بھی نہیں کہہ سکتے (ما دھو کی مہا وید نہ جانے)

چھند

کہہ سک نہ سارد سیش نارد سُنت پد پنکج گہے
اُس دین بندھو کرپال اپنے بھگت گن نج مکھ کہے
سرنائی بار ہیں بار چرن سنہہ برہم پر نارد گئے
تے دھنیہ تلسی داس آس بہائے جو ہر کی رنگ رئے

سرسوتی جی اور شیش جی سنتوں کے گنوں کا ورنن نہیں کر سکتے یہ سُن کر نارد جی نے بھگوان کے چرن کمل پکڑ لئے۔ دین بندھو (غریب نواز) کرپالو پربھو شری رام چندر جی نے اپنے مکھار بند سے اپنے بھگتوں کے گنوں کا ورنن کیا۔ بار بار بھگوان کے چرنوں میں سر نوا کر نارد جی برہم لوک کو چلے گئے تلسی داس کہتے ہیں کہ وہ پرش دھنیہ ہیں۔ جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر صرف پربھو کے رنگ میں ہی رنگے ہوئے ہیں۔

راون اری جس پاون گاوہیں سنہیں جے لوگ
دوہا
رام بھگتی دِرڑھ پاوہیں تج براگ جپ جوگ

جو لوگ راون کے دشمن شری رام جی کے پوتر یش کو گاویں گے اور سنیں گے۔ وہ ویراگ جپ اور یوگ کے بِنا ہی شری رام جی کی دِرڑھ (اننیہ) بھگتی کو پراپت کریں گے۔

دوہا
دیپ سِکھا سم جُبتی تن من جنی ہوسی پتنگ
بھجہی رام تج کام مد کرہی سدا ست سنگ

ہے من! جوان استریوں کا شریر دیپک کی لو کے سمان ہے۔ اس میں بھسم ہونے والا پتنگا نہ بن۔ کام اور اہنکار کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کر اور سادھو مہاتما پرشوں کا سدا ست سنگ کر۔

ماس پارائن۔ بائیسواں وشرام
ارنیہ کانڈ سماپت ہوا
تیسرا سوپان سماپت ہوا

چوتھا سوپان!
کشکندھا کانڈ

कुन्देन्दीवर सुन्दरावति बलौ विज्ञान धामावुभौ
शोभाढ्यौ वरधन्विनौ श्रुतिनुतौ गोविप्र वृन्दप्रियौ
मायामानुष रूपिणौ रघुवरौ सद्धर्मवर्मौ हितौ
सीतान्वेषण तत्परौ पथिगतौ भक्ति प्रदौ तौ हि नः
॥ १ ॥

شلوک

کُندا ندی ور سُندرا تی بلو وگیان دھام اُبھو
شوبھاڈھیو ور دھنو نو شرتی نتو گوبپر برند پر یو
مایا مانش رُوپنو رگھو ورو سد دھرم ورمو ہتو
سیتا انویشن تت پرو پتھگتو بھگتی پردو تو ہی نہ

کُند پھول کے سمان سُندر گور ورن لکشمن جی اور نیل کمل کے سمان سُندر شیام ورن شری رام چندر جی جو اتی انت (بے حد) بلوان ، وگیان کے دھام ، شوبھا کے دھنی و شریشٹھ دھنش دھاری ہیں۔ وید جن کی پرشنسا کرتے ہیں . گائے اور برہمنوں کے سمُوہ کے پریمی ہیں۔ جو مایا سے منش رُوپ دھارن کئے ہوئے ہیں دھرم کی رکھشا کے لئے کوچ رُوپ ، سب کی بھلائی کرنے والے اور سیتا جی کی کھوج میں لگے ہوئے راہ چلتے مسافر ، رگھوکل کے شریشٹھ شری رام اور لکشمن جی دونوں بھائی نشچے ہی ہمیں بھگتی دینے والے ہوں .

ब्रह्माम्भोधि समुद्भवं कलिमल प्रध्वंसनं चाव्ययं
श्रीमच्छम्भु मुखेन्दु सुन्दरवरे संशोभितं सर्वदा
संसारामय भेषजं सुखकरं श्री जानकी जीवनं
धन्यास्ते कृतिनः पिबन्ति सततं श्री राम नामामृतम्

برہم امبھودھی سمُدبھوم کلی مل پردھوسنم چاویم
شریمت شمبھو مکھ اندو سُندر ورے سنشوبھتم سروداَ
سنسارا مئے بھیشجم سُکھ کرم شری جانکی جیونم
دھنیہ آستے کرتنہ پبنتی ستتم شری رام نام امرتم

وید رُوپی سمُندر سے پیدا ہوئے ، کلجگ کے پاپوں کو بالکل نشٹ کر دینے والے اوناشی ، شری شوجی کے سُندر چندر مُکھ میں شوبھا پا رہے . جنم مرن رُوپی روگ کی دوائی ، سب کو سُکھ دینے والے اور شری جانکی جی کے جیون شری رام نام امرت کا جو نرنتر پان کرتے ہیں (ہمیشہ پیتے ہیں) وہ پنیہ آتما پُرش دھنیہ ہیں -

سورٹھا

مُکتی جنم مہی جانی گیان کھان اگھ ہانی کر
جہہ بس شمبھو بھوانی سو کاسی سیئے کس نہ

اس کاشی جی کا سیون کیوں نہ کیا جائے ؟ جو مُکتی کی جنم بھومی ہے ۔ گیان کی کھان اور پاپوں کا ناش کرنے والی ہے۔ جہاں شوجی اور پاربتی جی بستے ہیں۔

سورٹھا

جرت سکل سُر برند وشم گرل جیہیں پان کیئے

تبہی نہ بھجیہی من مند کو کر پال شنکر سہرس

بس بھاری ہلاہل زہر سے سب دیوتا گن جل رہے ہیں۔ اُس کو جنہوں نے پی لیا۔ اے موڑھ من۔ تو اُن شیوجی کو کیوں نہیں بھجتا! اُن کے سمان اور کرپالو کون ہے۔!

چوپائی ۱-۲

آگیں چلے بہوری رگھو رایا۔ رشی موک پربت نیارا یا
تہنہ رہ سچو سہت سگریوا۔ آوت دیکھ اتل بل سینوا
اتی سبھیت کہہ سنو ہنومانا۔ پُرش جُگل بل روپ ندہانا
دہر بٹو روپ دیکھو تیں جائی۔ کہیسو جان جیہ سین بجھائی

شری رگھوناتھ پھر آگے چلے۔ رشی موک پربت نزدیک آگیا۔ وہاں اپنے وزیر کے ساتھ سُگریو رہتے تھے۔ لاثانی بل کی حد شری رام جی اور لکشمن جی کو آتے دیکھ کر وہ بہت ہی ڈر کر ہنومان جی سے کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سنو۔ یہ دونوں پرش بل اور رُوپ کے بھنڈار ہیں۔ تم برہمچاری کا بھیس بنا کر اُن کو جا کر دیکھو۔ اُن کے یہاں آنے کا بھید پوری طرح اپنے من میں جان کر مجھے اشارے سے سمجھا کر کہہ دینا۔

۳

پٹھے بالی ہوہیں من میلا۔ بھاگوں ترت تجوں یہ سیلا
بپر رُوپ دہر کپی تہنہ گیئو۔ ماتھ نائے پوچھت اس بھیئو

اگر وہ بالی کے بھیجے ہوئے ہوں اور بُرے ارادے سے یہاں آتے ہوں تو میں فوراً ہی اس پہاڑ کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔ یہ سن کر ہنومان جی برہمن کا بھیس بنا کر اُن کے پاس گئے۔ اور سر نوا کر ایسے پوچھنے لگے۔

۴

کو تمہہ سیامل گور سریرا۔ چھتری رُوپ پھر ہو بن بیرا
کٹھن بھومی کومل پد گامی۔ کون ہیتو بچرہو بن سوامی

ہے سانولے اور گورے شریر والے چھتری رُوپ میں بن میں پھرنے والے ویرو! آپ کون ہیں؟ ہے سوامی! سخت پتھریلی زمین پر نازک پاؤں سے چلنے والے آپ کس کارن وحشی بن میں گھوم رہے

مردُل منوہر سندر گاتا۔ سہت دُسہہ بن آتپ باتا
کو تمہہ تین دیو مہہ کو وُ۔ نر نارائن کی تمہہ دووُ

آپ کے سندر کومل اور منوہر انگ ہیں۔ اور آپ بن کی ناقابل برداشت سخت دھوپ اور تیز ہوا کو سہن کر رہے ہیں۔ کیا آپ برہما، وشنو، مہیش ان تینوں دیوتاؤں میں سے کوئی ہیں۔ یا آپ دونو نر اور نارائن ہیں۔

دوہا

جگت کارن تارن بھو بھنجن دہرنی بھار
کی تمہہ اکھل بھون پتی لینہہ منج اوتار

کیا آپ جگت کے مول کارن اور سارے لوکوں کے سوامی ہیں؟ جنہوں نے پرتھوی کے بھار کو نشٹ کرنے اور لوگوں کو سنسار ساگر سے پار اُتارنے کے لیے منش اوتار دھارن کیا ہے۔

کوسلیس دسرتھ کے جائے۔ ہم پتو بچن مان بن آئے
نام رام لچھمن دوو بھائی۔ سنگ ناری سکماری سہائی

شری رام چندر جی نے کہا۔ ہم کوشل راج شری دسرتھ جی کے پُتر ہیں۔ اور پتا جی کی آگیا کا پالن کرنے کے لئے بن میں آئے ہیں۔ رام اور لچھمن ہم دونو کا نام ہے۔ ہم دونو بھائیوں کے ساتھ میں ایک سندر نازک بدن استری بھی تھی۔

۲

ایہاں ہری نسیچر بیدیہی۔ بپر پھرہیں ہم کھوجت تیہی
آپن چرت کہا ہم گائی۔ کہہو بپر نج کتھا بجھائی

"یہاں اس بیری لنتینی جانکی جی کو راکشش نے ہر لیا ہے۔ ہے برہمن! ہم اُسے ہی ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ ہم نے اپنا سارا احوال آپ سے کہہ دیا ہے۔ اب ہے برہمن۔ اپنی کتھا آپ ہمیں سمجھا کر کہیے۔

۳

پربھو پہچان پریؤ گہہ چرنا۔ سو سکھ اُما جائے نہیں برنا
پلکت تن مکھ آو نہ بچنا۔ دیکھت رچر بیش کی رچنا

پربھو شری رام جی کو پہچان کر ہنومان جی ان کے چرنوں میں

گر پڑے، شیو جی کہتے ہیں۔ کہ ہے پاربتی! ہنومان جی کے اس وقت کے سکھ کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ اُن کے شریر کے روئیں کھڑے ہیں۔ مکھ سے کچھ نہیں نکلتا۔ وہ پربھو کے سُندر بھیس کی رچنا دیکھ رہے ہیں۔

۴
پنی دھیرج دھر استتی کینہی۔ ہرش ہردے نج ناتھہی چینہی
موہنیاؤ میں پوچھا سائیں۔ تمہ پوچھہو کس نر کی نائیں

پھر ہنومان جی نے دھیرج دھر کر پربھو کی استتی کی۔ اپنے سوامی کو پہچان لینے پر اُن کے من میں بڑی خوشی ہوئی۔ وہ شری رام جی سے کہنے لگے۔ ہے سوامی! آپ سے میں نے اگر یہ پوچھ لیا کہ آپ کون ہیں؟ تو میں ایسا پوچھنے میں حق بجانب تھا۔ کیونکہ میں بانر جاتی اور جڑ بدھی ہونے کے کارن اپنے سوامی کو پہچان نہ سکا۔ لیکن سادھارن منش کی طرح انتریامی ہوتے ہوئے بھی آپ کیسے پوچھ رہے ہیں۔

۵
تو مایا بس پھرؤں بھلانا۔ تاتے میں نہیں پربھو پہچانا

میں تو آپ کی مایا سے موہت ہوا بھولا بھٹکا پھرتا ہوں اس لئے میں آپ پربھو کو نہیں پہچان سکا۔

ایک میں مند موہ بس کٹل ہردے اگیان
پنی پربھو موہی بسار یو دین بندھو بھگوان

ایک تو میں مورکھ بدھی، موہ سے موہت من کا میلا اگیانی جیو ... تس پر ہے پربھو! آپ دین بندھو بھگوان نے مجھے بھلا دیا۔ پھر میرا ٹھکانہ کہاں ہے۔

چوپائی
جدپی ناتھ بہو اوگن مورے۔ سیوک پربھوہی پرے جن بھورے
ناتھ جیو تو مایا موہا۔ سو نسترے تمہارے ہی چھوہا

ہے ناتھ! اگرچہ مجھ میں بہت سے اوگن (بری صفات) ہیں۔ تو بھی آپ سیوک کو نہ بھولئے۔ ہے ناتھ! جیو آپکی مایا سے موہت ہے۔ وہ صرف آپکی کرپا سے ہی تر سکتا ہے۔

۲

تا پر میں رگھوبیر دوہائی۔ جانیوں نہیں کچھ بھجن اپائی
سیوک سُت پتی مات بھروسیں۔ رہے اسوچ بنے پربھو پوسیں

اس پر ہے رگھوبیر! میں آپکی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں بھجن وغیرہ کچھ نہیں جانتا تھا۔ پتر ماتا کے اور سیوک سوامی کے بھروسے پر بے فکر رہتا ہے۔ پربھو کو سیوک کا پالن اور پوشن کرنا ہی پڑتا ہے۔

۳
اس کہہ پرے او چرن اکلائی۔ نج تن پرگٹ پریتی اُر چھائی
تب رگھوپتی اُٹھائے اُر لاوا۔ نج لوچن جل سینچ جڑاوا

ایسا کہہ کر ہنومان جی تڑپ کر پربھو کے چرنوں پر گر پڑے۔ انہوں نے اپنا اصلی شریر دھارن کر لیا۔ اُن کے ہردے میں پریم چھا گیا۔ تب انہیں اُٹھا کر شری رگھوناتھ جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور اپنے نیتروں کے جل سے سینچ کر ہنومان جی کو شانت کیا۔

سُنو کپی جیہ مانسی جنی اونا۔ تیں مم پریہ لچھمن تے دونا
سم درشی موہی کہہ سب کوؤ۔ سیوک پریہ اننیہ گتی سوؤ

شری رام جی نے کہا۔ ہے کپی! تم اپنے آپ کو من میں کچھ نہ سمجھو۔ مجھے تو تم لکشمن جی سے دُگنے پیارے ہو۔ سب کوئی مجھے سم درشی (سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے) کہتے ہیں پر مجھ کو اپنا بھگت پیارا ہے۔ کیونکہ وہ ایک ماتر مجھ کو ہی اپنا پرم سہارا مانتا ہے۔

دوہا
سو اننیہ جاکیں اس متی نہ ٹرے ہنومنت
میں سیوک سچراچر روپ سوامی بھگونت

اور ہے ہنومان! اننیہ گتی وہ ہے جب کہ سیوک کی سدا ایسی دھارنا بنی رہتی ہے کہ میں سیوک ہوں۔ اور یہ جڑ چیتن جگت میرے سوامی انتریامی کا روپ ہے۔

دیکھ پون سُت پتی انوکولا۔ ہردے ہرش بیتی سب سولا
ناتھ سیل پر کپی پتی رہ ای۔ سو سگریو داس تو آہی

سوامی کو پرتیکش دیکھ کر پون سُت ہنومان جی من میں بہت پرسن ہو گئے۔ اُنکی سب پریشانی مٹ گئی۔ وہ کہنے لگے۔ ہے ناتھ! اس پربت پر بانر راج سُگریو رہتے ہیں وہ بھی آپ کے سیوک ہیں۔

تیہی سن ناتھ میتری کیجے۔ دین جان تیہی ابھے کریجے
سو سیتا کر کھوج کرائی۔ جہنہ تہنہ مرکٹ کوٹ پٹھائی

اُس کے ساتھ مِل کر آپ دوستی کیجئے اور اُسے بے بس جان کر نربھے کر دیجئے۔ وہ سیتا جی کی کھوج کرا دیگا۔ اور ادہر اُدہر کروڑوں بندروں کو کھوج کرنے کے لئے بھیج دیوے گا۔

ایہی بدھی سکل کتھا سمجھائی۔ لئے دوؤ جن پیٹھ چڑھائی
جب سُگریو رام کہئہ دیکھا۔ اتی شئے جنم دھنیہ کر لیکھا

اس پرکار سب باتیں سمجھا کر شری رام اور لکشمن جی دونو کو ہنومان جی نے اپنی پیٹھ پر چڑھا لیا۔ جب سُگریو جی نے رام جی کو دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے جنم کو بہت ہی دھنیہ مانا۔

سادر ملیو نائے پد ماتھا۔ بھینٹیو انج سہت رگھو ناتھا
کپی کر من بچار ایہی ریتی۔ کرہیں بدھی موسن اے پریتی

پربھو شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر سُگریو جی اُن سے بڑے آدر سے ملے شری رگھوناتھ جی لکشمن جی سمیت بھی اُن سے بغلگیر ہوئے۔ سُگریو من میں یہ وچار کر رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! کیا یہ مجھ سے پریم بڑھائیں گے؟ (میری دوستی قبول کریں گے۔)

دوہا

تب ہنومنت اُبھے دِسی کی سب کتھا سُنائی
پاوک ساکھی دیئے کر جوری پریتی درڑائی

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی کتھا سُگریو سے اور سُگریو کی کتھا رام جی سے کہہ سنائی۔ اور اگنی دیو کی حضوری میں دونو طرفوں سے پرتگیا کروا کر اُنکی دوستی کو درڑھ (پکی) کروا دیا۔

چوپائی

کینہی پریتی کچھ بیچ نہ راکھا۔ لچھمن رام چرت سب بھاکھا
کہہ سُگریو نین بھر باری۔ ملیہی ناتھ متھلیس کماری

دونوں نے من میں کچھ بھی چھپا کر نہ رکھا۔ ایک دوسرے سے سچی پریتی کی۔ پھر لکشمن جی نے شری رام جی کا سارا چرتر سُگریو کو کہہ سُنایا۔ سُگریو نے نیتروں میں پریم آنسو بھر کر کہا۔ کہ ہے ناتھ! متھلیس کماری سیتا جی مِل جائینگی۔

منتر نہہ سہت ہاں ایک بارا۔ بیٹھے رہیوں میں کرت بچارا
گگن پنتھ دیکھی میں جاتا۔ پربس پری بہت بلپاتا

ایک دن اسی پربت پر میں اپنے منتریوں سمیت بیٹھا کچھ وچار کر رہا تھا تب میں نے پرائے وش میں پڑی چیختی چلاتی ولاپ کرتی ہوئی سیتا جی کو آکاش مارگ میں جاتے دیکھا تھا

رام رام ہا رام پکاری۔ ہمہی دیکھ دینہیؤ پٹ ڈاری
مانگا رام ترت تیہیں دینہا۔ پٹ اُر لائے سوچ اتی کینہا

وہ "ہا رام۔ ہا رام" پکار رہی تھی۔ ہمیں دیکھ کر اس نے ایک بستر گرا دیا تھا۔ شری رام جی نے بستر مانگا۔ تب سُگریو نے فوراً لے کر دیدیا۔ بستر کو چھاتی سے لگا کر پربھو رام جی بہت ہی چنتا میں پڑ گئے۔

کہہ سُگریو سُنہو رگھو بیرا۔ تجہو سوچ من آنہو دھیرا
سب پرکار کرہوں سیوکائی۔ جیہی بدھی ملیہی جانکی آئی

سُگریو نے کہا۔ ہے رگھو بیر! چنتا چھوڑ دیجئے۔ من میں دھیرج دھریئے۔ میں سب پرکار آپکی سیوا کروں گا۔ جس اپائے سے کہ جانکی جی آپکو آکر ملیں۔

دوہا

سکھا بچن سُن ہرشے کرپا سندھو بل سینو
کارن کون بسہو بن موہی کہہو سُگریو

بل کی حد اور کرپا کے سمندر شری رام جی متر سُگریو کے بچن سُن کر بہت پرسن ہوئے اور اس سے پوچھنے لگے۔ کہ ہے سُگریو! مجھے بتاؤ تمہارے بن میں رہنے کا کیا کارن ہے۔

ناتھ بالی اور میں دوؤ بھائی۔ پریتی رہی کچھ برنی نہ جائی
مے سُت ملیا دیتی تیہی ناؤں۔ آوا سو پربھو ہم پی گاؤں

سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! بالی اور میں دو بھائی ہیں۔ ہم دونو میں اتنا پریم تھا۔ کہ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ہے پربھو! ایک سمے مے دانو کا ایک مایاوی نامی پُتر ہمارے گاؤں میں آیا۔

۲ اردھ راتی پُر دوار پُکارا۔ بالی رِپو بَل سہے نہ پارا
دھاوا بالی دیکھ سو بھاگا۔ مَیں پُنی گیؤں بندھو سنگ لاگا

اس مایاوی نے آدھی رات کے وقت شہر کے دروازے پر آکر للکارا۔ بالی دشمن کے للکارتے اور بل کو برداشت نہ کر سکا۔ بالی اُس کے مقابلے کے لئے دوڑا اُسے دیکھ کر مایاوی بھاگ کھڑا ہُوا مَیں بھی بھائی کے ساتھ ہو لیا۔

۳ گری بر گُہاں بیٹھ سو جائی۔ تب بالی موہی کہا بُجھائی
پرکھیسو موہی ایک پکھوارا۔ نہیں آؤں تب جانیسو مارا

وہ مایاوی ایک اُتم پربت کی گپھا میں جا گھُسا۔ تب بالی نے مجھے سمجھا کر کہا۔ کہ پندرہ دن یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرنا۔ اگر میں ان پندرہ دنوں میں گپھا سے باہر نہ آیا تو سمجھ لینا کہ میں مارا گیا۔

۴ ماس دِوس تہاں رہیوں کھراری۔ نِسری رُدھر دھار تہاں بھاری
بالی ہتیسی موہی ماریہی آئی۔ سِلا دیئے تہاں چلیؤں پرائی

ہے شری رام جی! میں مہینہ بھر گپھا کے دوار پر بیٹھا رہا۔ تب اس گپھا میں سے بڑی بھاری خون کی دھار بہہ نکلی۔ تب میں نے سمجھا کہ مایاوی نے میرے بھائی بالی کو مار ڈالا ہے۔ اب آکر مجھے مارے گا۔ اس لئے میں اس گپھا کے دوار پر ایک بڑی بھاری پتھر کی شلا رکھ کر بھاگ آیا۔

۵ منترنہہ پُر دیکھا بِنو سائیں۔ دینہیو موہی راج بری آئیں
بالی تاہی مار گرہ آوا۔ دیکھ موہی جیہ بھید بڑھاوا

منتریوں نے نگری کو بغیر راجہ کے دیکھا تو مجھکو زبردستی راج دیدیا۔ بالی مایاوی کو مار کر گھر آ پہنچا۔ اس نے مجھے راجہ بنا دیکھ کر اپنے من میں بھید بھاؤ بڑھا لیا۔ (ارتھات اُسے یہ شک گذرا کہ سُگریو نے جان بوجھ کر راج کے لالچ سے گپھا کا دروازہ بند کر کے مجھے باہر آنے سے روکا تھا۔ تاکہ بے کھٹکے راج کرتا رہوں)۔

۶ رِپو سم موہی مارسیسی اتی بھاری۔ ہر لینہیسی سربسو اَرو ناری
تاکیں بھے رگھوبیر کرپالا۔ سکل بھون میں پھریوں بیہالا

اُس نے مجھے دشمن جان کر بہت مارا پیٹا۔ میرا سب گھر بار اور استری بھی چھین لی ہے کرپالو رگھوبیر! میں بالی کے بھے سے سارے لوکوں میں بے حال ہو کر پھرتا رہا۔

۷ اِہاں ساپ بس آوت ناہیں۔ تدپی سبھیت رہیوں من ماہیں
سُن سیوک دُکھ دین دیالا۔ پھرک اُٹھی دوؤ بھجا بسالا

یہاں رشی مُوک پربت پر بالی شراپ کے کارن نہیں آسکتا۔ تو بھی میں من میں ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہتا ہوں۔ دین دیال پربھو شری رام چندر جی کی دونو وشال بھجائیں سیوک کے دُکھ کو سن کر پھڑکنے لگیں۔

دوہا

سُنو سُگریو مارہوں بالی ایکہیں بان
برہم رُدر سرناگت گئیں نہ اُبرہیں پران

انہوں نے سُگریو کو دھیرج بندھاتے ہوئے کہا۔ ہے سُگریو! سُنو۔ میں بالی کو ایک ہی بان سے مار ڈالوں گا۔ برہما اور رُدر کے پاس شرن لینے سے بھی اُس کے پران نہ بچ سکیں گے۔

چوپائی

جے نہ متر دُکھ ہوہیں دُکھاری۔ تنہہ ہی بلوکت پاتک بھاری
نج دُکھ گری سم رج کر جانا۔ متر کے دُکھ رج میرو سمانا

جو لوگ متر کے دُکھ سے دُکھی نہیں ہوتے، اُنکی شکل دیکھنے سے بڑا بھاری پاپ لگتا ہے۔ اپنے تو پہاڑ سے دُکھ کو دھول کے سمان جانے اور متر کے دھول کے سمان دُکھ کو سمیرو پربت کے سمان جانے۔

جنہہ کیں اس متی سہج نہ آئی۔ تے سٹھ کت ہٹھ کرت متائی
کپتھ نوار سُپنتھ چلاوا۔ گُن پرگٹے اوگُنہہ دُراوا

جن پرشوں کو سبھاؤ سے ایسی بُدھی پراپت نہیں ہوئی۔ وہ

مورکھ متر تا (دوستی) کرنے کا کیول ہٹھ کرتے ہیں۔ متر کو برے مارگ سے ہٹا کر اچھے مارگ پر چلانا اور اس کے گنوں کو چھپانا ہی متر کا کرتویہ ہے۔

۳

دیت لیت من سنکٹ دھرئی۔ بل انومان سدا ہت کرئی
بپتی کال کرست گن نیہا۔ شرتی کہہ سنت متر گن ایہا

دینے لینے میں من میں شنکا نہ رکھے۔ اپنی شکتی کے مطابق ہت کا سدا چاہت ہی کرتا رہے۔ بپتا کے سمے تو ہمیشہ سے پہلے ہی سوگنا پریم، ہمدردی کرتی چاہیئے۔ دھرماتما متر کے یہ لچھن ہیں۔ وید ایسا کہتے ہیں۔

۴

آگیں کہہ مردو بچن بنائی۔ پاچھیں انہت من کٹلائی
جاکر چت اہی گتی سم بھائی۔ اس کمتر پریہرہیں بھلائی

جو منہ پر کومل بچن بنا بنا کر کہتا ہے۔ اور پیٹھ پیچھے برائی کرتا ہے اور من میں بُری بھاونا رکھتا ہے۔ ہے بھائی! جس کا چت سانپ کی چال کے سمان ٹیڑھا ہے۔ ایسے متر کو چھوڑ دینے میں ہی بھلائی ہے۔

سیوک سٹھ نرپ کرپن کناری۔ کپٹی متر سول سم چاری
سکھا سوچ تیاگہو بل موریں۔ سب بدہی کب کاج میں توریں

مورکھ سیوک، کنجوس راجہ، بدچلن استری۔ اور کپٹی متر یہ چاروں شول کے سمان دکھ دینے والے ہیں۔ ہے متر! میری شکتی پر بھروسہ رکھو اور ساری چنتا کو چھوڑ دو۔ میں ہر طرح سے تمہارے کام آؤں گا۔

۶

کہہ سگریو سنہو رگھوبیرا۔ بالی مہابل اتی رن دھیرا
دندبھی استھی تال دکھرائے۔ بنو پریاس رگھوناتھ ڈھہائے

سگریو نے کہا۔ ہے رگھوبیر! سنیئے۔ بالی مہا بلوان اور بہت ہی بھاری یودھا ہے۔ پھر سگریو نے شری رام جی کو دندبھی نامی راکشس کی ہڈیاں اور تاڑ کے برکش دکھلائے سگریو کی تسلی کے لئے بھگوان شری رام جی نے ایک ہی بان سے اُن سب برکشوں کو کاٹ کر گرا دیا۔

دیکھ امت بل باڑھی پریتی۔ بالی بدھب انہہ بھئی پرتیتی
بار بار ناوئی پد سیسا۔ پربھوہی جان من ہرش کپیسا

شری رام جی کا اتھاہ بل دیکھ کر سگریو کی پریتی بڑھ گئی اور انہیں وشواس ہو گیا کہ پربھو رام جی بالی کو مار سکیں گے۔ وہ بار بار چرنوں میں سر نوانے لگا۔ پربھو کو پہچان کر سگریو من میں بہت پرسن ہو رہے تھے۔

۸

اپجا گیان بچن تب بولا۔ ناتھ کرپا من بھیئو الولا
سکھ سمپتی پریوار بڑائی۔ سب پریہر کرہوں سیوکائی

جب سگریو کے من میں گیان بڑھا تب وہ بچن بولے کہ ہے ناتھ آپ کی کرپا سے میرا من شانت ہو گیا ہے۔ سکھ، جائداد، پریوار اور عزت شہرت سب کا تیاگ کر کے میں صرف آپ کی سیوا کروں گا۔

۹

اے سب رام بھگتی کے بادھک۔ کہہیں سنت تو پد اوراد ھک
ستر متر سکھ دکھ جگ ماہیں۔ مایا کرت پرمارتھ ناہیں

کیونکہ آپ کے چرنوں کی آرادھنا کرنے والے سنت مہاتما کہتے ہیں۔ کہ یہ سکھ سمپتی وغیرہ سب رام جی کی بھگتی کے ورودھی ہیں۔ دشمن متر سکھ دکھ آدی جگت میں جو دوند ہیں وہ سب مایا کا کھیل ہیں۔ واستو میں اُن کی ستا نہیں ہے۔

۱۰

بالی پرم ہت جاسو پرسادا۔ ملیہو رام تمہہ سمن بشادا
سپنیں جیہی سن ہوئے لرائی۔ جاگیں سمجھت من سکچائی

ہے شری رام جی! بالی تو میرا پرم ہتیشی (بڑا بھاری خیر خواہ) ہے جس کی کرپا سے آپ شوک کا ناش کرنے والے پربھو مجھے ملے اور جس کے ساتھ سپنے میں بھی لڑائی ہو۔ تو جاگنے پر اس کی یاد کر کے من میں لجا ہو گی کہ سپنے میں ناحق ہی اس سے لڑا۔

۱۱

اب پربھو کرپا کرہو یہی بھانتی۔ سب تج بھجن کروں دن راتی
سن براگ سنجت کپی بانی۔ بولے بہنسی رام دھنو پانی

ہے پربھو! اب تو آپ ایسی پرکار کرپا کیجئے کہ سب کچھ چھوڑ کر دن رات آپ کا بھجن کروں۔ سُگریو کی ویراگ بھری بانی سن کر ہاتھ میں دھنش دھارن کرنے والے شری رام مسکراتے ہوئے بولے:

۱۲
جو کچھ کہیو ستیہ سب سوئی۔ سکھا بچن مم مرشا نہ ہوئی
نٹ مرکٹ اِو سبہی نچاوت۔ رام کھگیس بید اس گاوت

ہے بہتر! تم نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے لیکن میرا بچن جھوٹا نہیں ہو سکتا (ارتھات بالی کے مارنے کی جو بات جو میں نے کہی ہے وہ ضرور پوری ہوگی۔) کاک بھشنڈی جی گرڑ سے کہتے ہیں کہ ہے پنچھی راج! بھگوان قلندر کے بندر کی طرح سب کو نچاتے ہیں وید ایسا کہتے ہیں)

۱۳
لے سُگریو سنگ رگھوناتھا۔ چلے چاپ سایک گہہ ہاتھا
تب رگھوپتی سُگریو پٹھاوا۔ گرجیسی جائے نکٹ بل پاوا

اس کے بعد شری رگھوناتھ جی ہاتھ میں دھنش بان دھارن کرکے سُگریو کو ساتھ لئے چلے۔ تب انہوں نے سُگریو کو بالی کے پاس بھیجا۔ وہ شری رام جی کے بل کے بھروسہ پر بالی کے نزدیک جاکر گرجا اور اسے یدھ کے لئے للکارا۔

۱۴
سُنت بالی کرودھ آتر دھاوا۔ گہہ کر چرن ناری سمجھاوا
سُنو پتی جنہہ ہی ملیہو سُگریوا۔ تے دوو بندھو تیج بل سیوا

سنتے ہی بالی کرودھ سے بھر کر تیزی سے دوڑا۔ اس کی استری تارا نے چرن پکڑ کر اسے سمجھانا چاہا۔ کہ ہے ناتھ! سُگریو جن سے ملے ہیں۔ وہ دونو بھائی تیج اور بل کی حد ہیں۔

۱۵
کوسلیس ست لچھمن راما۔ کالہو جیت سکہیں سنگراما

(اودھ نریش دشرتھ جی کے پتر جن سے سُگریو ملا ہے) رام اور لکشمن سنگرام میں کال کو بھی جیت سکتے ہیں۔

دوہا
کہہ بالی سنو بھیرو پریہ سمدرسی رگھوناتھ
جوں کدا چی موہی مارہیں تو پنی ہوؤں سناتھ

بالی نے کہا۔ ہے ڈرپوک تارا! سنو شری رگھوناتھ جی سم درشی ہیں۔ (سب کو سمان دیکھنے والے) اور اگر وہ مجھے مار بھی دیں گے تو میری مکتی ہو جائے گی۔

چوپائی
اس کہہ چلا مہا ابھیمانی۔ ترن سمان سُگریوہی جانی
بھرے اُبھو بالی اتی ترجا۔ مُشٹیکا مار مہا دھنی گرجا

ایسا کہہ کر ابھیمانی بالی سُگریو کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتا ہوا چلا۔ دونو بھائی گتھم گتھا ہو گئے۔ بالی نے سُگریو کو بہت دھمکایا۔ اور اس کے ایک گھونسا مار کر گرجا۔

۲۰
تب سُگریو بکل ہوئے بھاگا۔ مُشٹی پربار بجر سم لاگا
میں جو کہا رگھوبیر کرپالا۔ بندھو نہ ہوئے مور یہ کالا

تب سُگریو گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ بالی کا گھونسا اسے بجر کے سمان لگا۔ اس نے شری رگھوبیر جی سے آکر کہا۔ ہے کرپالو رگھوبیر! میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ بالی میرا بھائی نہیں۔ کنتو میرا کال ہی ہے۔

۲۱
ایک روپ تمہہ بھراتا دوؤ۔ تیہی بھرم تیں نہیں ماریوں سوؤ
کر پرسا سُگریو سریرا۔ تن بھا کلس گئی سب پیرا

شری رام جی نے کہا۔ تم دونوں بھائی ایک ہی شکل و صورت جیسے ہیں۔ اسی بھرم کے کارن میں نے بالی کو نہیں مارا (ایسا نہ ہو کہ اس کے بدلے دھوکے سے تم مارے جاؤ) پھر شری رگھوناتھ جی نے سُگریو کے شریر پر ہاتھ پھیرا جس سے اس کا شریر بجر جیسا ہو گیا۔ اور ساری پیڑا جاتی رہی۔

۲۲
میلی کنٹھ سُمن کے مالا۔ پٹھوا پنی بل دیہی بسالا
پُنی نانا بدھی بھئی لڑائی۔ بٹپ اوٹ دیکھہیں رگھورائی

تب شری رام جی نے سُگریو کے گلے میں پہچان کرنے کے لئے پھولوں کی مالا پہنا دی اور اسے بڑا بھاری بل دے کر پھر بالی کے پاس بھیجا۔ پھر سُگریو اور بالی میں بہت طرح سے لڑائی ہوئی۔ شری رگھوناتھ جی درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے تھے

دوہا

بہو چھل بل سگریو کر ہیہ ہارا بھے مان
مارا بالی رام تب ہردے ماجھ سر تان

سگریو نے بہت سے داؤ پیچ کئے۔ لیکن آخر کار وہ بھے مان کر من میں ہار گیا۔ تب شری رام جی نے تان کر بالی کی چھاتی میں بان مارا۔

پرا بکل مہی سر کے لاگیں۔ پنی اٹھ بیٹھ دیکھ پربھو آگیں
سیام گات سر جٹا بنائیں۔ ارن نین سر چاپ چڑھائیں

بان کے لگتے ہی بالی تڑپ کر پرتھوی پر گر پڑا لیکن پربھو رام جی کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر بالی پھر اٹھا۔ پربھو کا سانولا شریر ہے سر پر جٹا بنائے ہیں۔ لال نیتر ہیں اور دھنش پر بان چڑھائے ہوئے ہیں۔

۲

پنی پنی چتئے چرن چت دینھا۔ سپھل جنم مانا پربھو چینھا
ہردے پریتی مکھ بچن کٹھورا۔ بولا چتئے رام کی اورا

بار بار بالی نے شری رام جی کی طرف دیکھا۔ اور اپنے من کو اُنکے چرنوں میں لگا دیا۔ پربھو کو پہچان کر اپنے جنم کو اس نے سپھل مانا۔ اس کے ہردے میں بھگوان کے پرتی پریم ہے۔ پرنتو مکھ میں کٹھور بچن تھے۔ وہ شری رام جی کی طرف دیکھ کر بولا۔

۳

دھرم ہیتو اوتریہو گوسائیں۔ مارہو موہی بیادھ کی نائیں
میں بیری سگریو پیارا۔ اوگن کون ناتھ موہی مارا

ہے سوامی! آپ نے دھرم کی رکھشا کرنے کے لئے اوتار لیا ہے۔ پھر مجھے شکاری کی طرح دھوکے سے چھپ کر کیوں مارا؟ مجھ میں کیا دوش ہے۔ جو آپ نے دشمن سمجھ کر مجھے مار ڈالا۔ اور سگریو کو اپنا متر سمجھ کر اس کی مدد کی۔

۴

انج بدھو بھگنی ست ناری۔ سنو سٹھ کنیا سم اے چاری
انہہ ہی کدرشٹی بلوکے جوئی۔ تاہی بدھیں کچھ پاپ نہ ہوئی

شری رام جی نے کہا۔ ہے مورکھ! سنو۔ چھوٹے بھائی کی استری بہن، پتر کی استری اور کنیا، یہ چاروں سمان ہیں جو انکی طرف بری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کو مار دینے میں کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۵

موڑھ توہی اتیسہ ابھیمانا۔ ناری سکھاون کرسی نہ کانا
مم بھج بل آشرت تیہی جانی۔ مارا چہسی ادھم ابھیمانی

ہے موڑھ۔ تجھے اپنے بل پر بے حد ابھیمان ہے۔ تو نے اپنی استری کی بات بھی کان دھر کر نہیں سنی۔ سگریو کو میری بھجاؤں کے بل کی شرن میں آیا ہوا جان کر بھی۔ ہے نیچ ابھیمانی! تو نے اس کو مارنا چاہا۔

دوہا

سنہو رام سوامی سن چل نہ چاتری مور
پربھو اجہوں میں پاپی انت کال گتی تور

بالی نے کہا ہے شری رام جی سنئے۔ آپ سوامی ہیں۔ اس لئے آپ کے سامنے میری چترائی نہیں چل سکتی۔ ہے پربھو! انت کال میں آپکی شرن میں آکر بھی میں پاپی ہی رہ گیا؟

چوپائی

سنت رام اتی کومل باتی۔ بالی سیس پرسیو پرنج پانی
اچل کروں تن راکھہو پرانا۔ بالی کہا سنو کرپا ندھانا

شری رام جی نے بالی کی بہت ہی کومل بانی سن کر اسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ اور کہا میں تمہارے شریر کو اچل کر دیتا ہوں۔ تم اپنے پرانوں کو نہ چھوڑو۔ تب بالی نے کہا۔ ہے کرپا ندھان! سنئے۔

۲

جنم جنم منی جتن کراہیں۔ انت رام کہہ آوت ناہیں
جاسو نام بل شنکر کاسی۔ دیت سبہی سم گتی اویناسی

منی لوگ جنم جنمانتر انیک پرکار کے سادھن کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی مرنے کے سمے اُن کے مکھ سے رام نام نہیں نکلتا جن کے نام کے بل سے شری شیو جی کاشی میں سب کو سمان روپ سے مکتی دیتے ہیں۔

(۳)

مم لوچن گوچر سوئی آوا۔ بہوری کہ پربھو اس بنہی بناوا

وہ بھگوان رام خود میری آنکھوں کے سامنے پرگٹ ہو گئے ہیں۔ ہے پربھو! پھر ایسا شبھ اوسر ہاتھ نہ آئے گا

سوپن گیہہ جیسا سو گن نہت تمھنا شیلتی کہہ سرتی گائی یا
جیت پون من گو نرس کر منی دھیان کبہو نا ک پاوہیں
موہی جان اتی ابھیمان بس پربھو کہیو راکھو شریر ہی
اس کون سٹھ ہٹھ کاٹ سرترو بار کرہی بہوری

ویدنیتی نیتی (یہ بھی نہیں۔ یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا سدا گن گان کرتے ہیں۔ منی لوگ پران من اور اندریوں کو جیت کر اور دھیانوں سے نر آسکت کر کے دھیان کرتے ہوئے کبھی کبھار جن کی جھلک پاتے ہیں۔ وہ ہی پربھو آپ ساکشات میرے سامنے کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھے بہت ہی شریر ابھیانی جان کر کہا۔ کہ تم اپنا شریر رکھ لو۔ بھلا ایسا کون مورکھ ہوگا ہٹھ سے کلپ برکش کو اکھاڑ کر اس سے ببول کانٹے دار جھاڑی) کے درخت کو باڑ کرے گا۔

چھند

اب ناتھ کر کرونا بلوکہو دیہو جو بر مانگیوں
جیہیں جونی جنمو کرم بس تہہ رام پد انو راگیوں۔
یہہ تنیہ مم سم بنے بل کلیان پربھو دیر بھو لیجئے
گہہ باہہ سر نر نائے آپن داس انگد کیجئے۔

ہے ناتھ! اب آپ مجھ پر دیا درشٹی کیجئے۔ اور مجھے منہ مانگا وردان دیجئے۔ کہ میں اپنے کرموں کے انوسار جس بھی یونی میں جنم لوں۔ وہیں ہی شری رام جی آپ کے چرنوں میں پریم کروں۔ ہے کلیان کاری پربھو! یہ میرا بیٹا انگد ہے۔ جو نمرتا اور بل میں میرے سمان ہی ہے۔ آپ اسے سویکار کیجئے۔ اور اس کی باہہ پکڑ کر اسے اپنا سیوک بنایئے۔

دوہا
رام چرن درڑھ پریتی کر بالی کینہہ تن تیاگ
سمن مال جمی کنٹھ تے گرت نہ جانئے ناگ

جیسے ہاتھی کو اپنے گلے سے پھولوں کی مالا گرتے سمے معلوم بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ ویسے ہی شری رام جی کے چرنوں میں درڑھ پریتی کر کے بالی نے اپنے شریر کو سہج ہی تیاگ دیا۔

چوپائی - ۱ - ۲

رام بالی نج دھام پٹھاوا۔ نگر لوگ سب بیاکل دھاوا
نانا بدھی بلاپ کرتارا۔ چھوٹے کیس نہ دیہہ سنبھارا
تارا بکل دیکھ رگھورایا۔ دینہہ گیان ہر لینہی مایا
چھت جل پاوک گگن سمیرا۔ پنچ رچت اتی ادھم سریرا

شری رام جی نے بالی کو اپنے پرم دھام کو بھیج دیا۔ نگر کے لوگ سب ویاکل ہو کر دوڑے آئے۔ بالی کی استری تارا انیک پرکار سے ولاپ کرنے لگی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اور اسے اپنے شریر کی ذرا بھی سدھ نہ تھی۔

تارا کو شوک سے ویاکل دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے اسے گیان اپدیش کر کے اس کے موہ کو دور کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ پرتھوی۔ جل۔ اگنی، آکاش اور ہوا ان پانچ تتووں سے یہ بہت ہی ناچیز شریر رچا گیا ہے۔

پرگٹ سو تن تو آگے سووا۔ جیو نیتہ کیہی لگ تمہہ رووا
اپجا گیان چرن تب لاگی۔ لینہسی پرم بھگتی بر مانگی

وہ شریر تو صاف طور پر تمہارے سامنے سویا پڑا ہے۔ اور جیو آتما نتیہ اوناشی ہے۔ پھر تم کس کے لئے شوک کر رہی ہو (ارتھات جس شریر کو تم بالی سمجھ کر پتی روپ سے دیکھتی تھی۔ وہ پنچ بھوتوں سے رچا ہوا ہے۔ وہ تو تیرے ہی سامنے پڑا ہے۔ پھر تم کیوں روتی ہو؟ اور اگر اس شریر کے سوامی جیو آتما کو اپنا پتی مانتی ہو۔ تو جیو امر ہے۔ اس لئے بھی تمہارا رونا دھونا ویرتھ ہے) یہ سن کر تارا کے من میں گیان کا پرکاش ہو گیا۔ تب وہ بھگوان کے چرنوں میں گر پڑی۔ اور ان سے پرم بھگتی کا وردان مانگ لیا۔

اما دارو جوشت کی نائیں۔ سبہی نچاوت رام گوسائیں
تب سگریو ہی آئیسو دینہا۔ مرتک کرم بدھی ورت سب کینہا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی سوامی شری رام چندر جی سب

سنسار کو کٹھ پتلی کی بھانت نچاتے ہیں۔ تب شری رام جی نے سُگریو کو آگیا دی۔ تو اُس نے اپنے بھائی کا ہر تک کام کیا۔

۵

رام کہا انج ربی سمجھائی۔ راج دیہو سُگریو ہی جائی
رگھوپتی چرن نائے کر ماتھا۔ چلے سکل پرریت رگھوناتھا

تب شری رام چندر جی نے لکشمن کو سمجھا کر کہا۔ کہ تم جا کر سُگریو کو کشکندھا کا راج سنبھال دو۔ شری رگھوناتھ جی کی آگیا پا کر سب لوگ اُن کے چرنوں میں مستک نوا کر چلے۔

دوہا

لچھمن تُرت بولائے پُرجن بپر سماج
راج دیہہ سُگریو کہہ انگد کہہ جُب راج

لکشمن جی نے فوراً ہی سب نگرنواسیوں کو اور برہمنوں کے سماج کو بُلا لیا۔ اور اُنکے سامنے سُگریو کو راج پد دیدیا اور انگد کو یُوراج پد (جانشین) دیا۔

چوپائی

اُما رام سم ہت جگ ماہیں۔ گرو پت مات بندھو پربھو ناہیں
سُر نر مُنی سب کے یہ ریتی۔ سوارتھ لاگ کرہیں سب پریتی

ہے پاربتی! شری رام چندر جی کے سمان ہت کرنے والا گرو، پتا، ماتا، بھائی اور سوامی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔ دیوتا منش اور مُنی سب کی یہی ریتی ہے۔ کہ مطلب براری کے لئے سب پریم کرتے ہیں۔

۲

بالی تراس بیاکُل دن راتی۔ تن بہہ برن چنتا جر چھاتی
سوئی سُگریو کینہہ کپی راؤ۔ اتی کرپال رگھو بیر سبھاؤ

جو بالی کے بھے سے دن رات پریشان رہتا تھا۔ جس کے شریر میں بہت سے زخم ہو گئے تھے اور جس کی چھاتی چنتا سے جلتی رہتی تھی۔ اسی سُگریو کو انہوں نے بانروں کا راجہ بنا دیا۔ شری رام چندر جی کا سبھاؤ تو بہت ہی کرپالو ہے۔

۳

جانت ہوں اس پربھو پریہرہیں۔ کاہے نہ بپتی جال نر پر ہیں
پُنی سُگریو ہی لینہہ بولائی۔ بہہ پرکار نرپ نیتی سکھائی

جو لوگ جانتے ہوئے بھی ایسے پربھو کو تیاگ دیتے ہیں وہ پھر کیوں مصیبتوں کے جال میں پھنسیں؟ پھر رام جی نے سُگریو کو بلا لیا اور انہیں بہت پرکار سے راج نیتی کا اپدیش کیا۔

۴

کہہ پربھو سنو سُگریو ہر لیسا۔ پُر نہ جاؤں دس چار برسیا
گت گریشم برشا رتو آئی۔ رہہوں نکٹ سیل پر چھائی

پھر پربھو نے کہا۔ ہے بانر راج سُگریو! سنو میں چودہ برس تک گاؤں میں نہیں جاؤں گا۔ موسم گرما ختم ہو گیا ہے اور برسات کا موسم آگیا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس اس پربت پر ٹھہروں گا۔

انگد سہت کرہو تم راجو۔ سنتت ہردے دھرہو مم کاجو
جب سُگریو بھون پھر آئے۔ رام پربرشن گری پر چھائے

تم انگد سمیت راج کرو۔ اور اپنے ہردے میں میرے کام کا بھی سدا خیال رکھنا اس کے بعد سُگریو گھر لوٹ آئے تب شری رام جی پربرشن پربت پر جا ٹکے۔

دوہا

پرتھم ہیں دیونہہ گری گُہا راکھیو رُچر بنائے
رام کرپاندھی کچھ دن باس کریں گے آئے

پہلے ہی دیوتاؤں نے اس پربت میں ایک سُندر گپھا بنائی ہوئی تھی۔ انہوں نے سوچ رکھا تھا کہ کرپا ندھان۔ بھگوان شری رام چندر جی کچھ دن یہاں آکر ٹھہریں گے۔

چوپائی

سُندر بن کُسُمت اتی شوبھا۔ گنجت مدھپ نکر مدھو لوبھا
کند مُول پھل پتر سُہائے۔ بھئے بہت جب تے پربھو آئے

پھولوں سے لدا ہوا سُندر بن بڑی ہی شوبھا پا رہا ہے۔ شہد کے لالچ سے بھونروں کی ٹولیاں گنجار کر رہی ہیں۔ جب سے پربھو اس بن میں آئے ہیں تب سے بن میں سُندر کند مُول پھل اور پتے بہت زیادہ پیدا ہو گئے۔

۲

دیکھہ منوہر سیل انوپا۔ رہے تہہ انج سہت سُر بھوپا
مدھکر کھگ مرگ تن دھر دیوا۔ کرہیں سدھ مُنی پربھو کے سیوا

منوہر (دلکش) اور لاثانی مُورت کو دیکھ کر ناؤں کے راجہ شری رام جی اپنے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت وہاں ٹھہر گئے۔ دیوتا، سدھ اور منی کھنروں، پنچھیوں، پشوؤں کے شریر دھارن کر کے پربھو کی سیوا کرنے لگے۔

منگل رُوپ بھیُو بن تب تے۔ کینہ نواس رماپتی جب تے
پھٹک سلا اتی سبھر سُہائی۔ سُکھ آسین تہاں دوؤ بھائی

جب سے لکشمی پتی شری رام جی نے وہاں نواس کیا۔ تب سے وہ بن منگل روپ ہو گیا وہاں ایک سُندر چمک دار پتھر کی سِلا تھی۔ اس پر دونوں بھائی سُکھ سے بیٹھ گئے۔

کہت انُج سُن کتھا انیکا۔ بھگتی برتی نرپ نیتی بِبیکا
برشا کال میگھ نبھ چھائے۔ گرجت لاگت پرم سُہائے

شری رام چندر جی بھگتی، ویراگ، راج نیتی اور گیان سمبندھی انیک پرکار کی کتھائیں لکشمن جی سے کہنے لگے۔ برسات کے موسم میں آکاش پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ گرجتے ہوئے بہت ہی سندر لگتے ہیں۔

دوہا

لچھمن دیکھو مور گن ناچت باردپیکھ
گرہی برتی رت ہرش جس بشنو بھگت کہنہ دیکھ

ہے لکشمن! دیکھو، یہ مور گن بادلوں کو دیکھ کر کیسے خوشی میں ناچ رہے ہیں۔ جیسے ویراگ وان گرہستی کسی وشنو بھگت کو دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔

چوپائی ۱

گھن گھمنڈ نبھ گرجت گھورا۔ پریا ہین ڈرپت من مورا
دامنی دمک رہ نہ گھن ماہیں۔ کھل کے پریتی جتھا تھر ناہیں

آکاش میں بادل گھمنڈ کر کے بڑے زور سے گرج رہے ہیں۔ ان کی اس گھور گرجنا کو سُن کر پیاری سیتا جی کے بغیر میرا من ڈر رہا ہے۔ چنچل بجلی چمک کر بادلوں میں ٹھہرتی نہیں۔ اور تھوڑی ذرا سی چمکتی ہے۔ پھر چھپ جاتی ہے۔ جیسے دُشٹ سبھاؤ منش کی پریتی ٹھہرتی نہیں ہے۔

برکھہیں جلد بھومی نیارائیں۔ جتھا نوہیں بُدھ بدیا پائیں
بوند اگھات سہیں گری کیسیں۔ کھل کے بچن سنت سہہ جیسیں

بادل زمین پر جھُک جھُک کر بارش برسا رہے ہیں۔ جیسے ودیا پا کر ودوان نمرتا بھاؤ سے جھُک جاتے ہیں۔ بوندوں کی چوٹیں پربت کیسے سہن کر رہے ہیں۔ جیسے کہ سنت لوگ دُشٹوں کے مندے بچن سہن کرتے ہیں۔

چھُدر ندیں بھر چلیں تورائی۔ جس تھوریہُوں دھن کھل اترائی
بھومی پرت بھا ڈھابر پانی۔ جنو جیوہی مایا لپٹانی

چھوٹی ندیوں میں جل نہیں سما رہا۔ وہ جل سے بھر بھر کر اُچھل کر اپنے کناروں کو ڈبوتی ہوئی بہہ رہی ہیں۔ جیسے ست چت آنند سروپ شُدھ جیو مایا کے سنگ سے میلا ہو جاتا ہے۔

سمٹ سمٹ جل بھرہیں تلاوا۔ جمے سدگُن سجن پہیں آوا
سرتا جل جل ندھی مہنہ جائی۔ ہوئے اچل جمے جن ہر پائی

جل اکٹھا ہو کر تالابوں میں کیسے بھر رہا ہے جیسے شبھ گن (نیک صفات) ایک ایک کر کے نیک پُرشوں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ ندیوں کا جل سمندر میں جا کر اس پرکار شانت ہو جاتا ہے۔

دوہا

ہرت بھومی ترن سنکل سمجھ پرہیں نہیں پنتھ
جمے پاکھنڈ باد تیں گپت ہوہیں سدا گرنتھ

گھنے گھاس سے پرتھوی ہری بھری ہو گئی ہے۔ کہ راستہ ہی دکھائی نہیں پڑتا۔ جیسے پاکھنڈ مت کے پرچار سے وید آدک سچے گرنتھ چھُپ جاتے ہیں۔

چوپائی

دادر دھُن چہو دسا سُہائی۔ بید پڑھہیں جنو بٹو سمدائی
نو پلو بھئے بٹپ انیکا۔ سادھک من جس ملیں بِبیکا

مینڈکوں کی آواز چاروں طرف سے آ رہی ایسی سُہانی لگتی ہے۔ جیسے ودیارتھیوں کے گروہ وید منتر پڑھ رہے ہوں۔ انیکوں

درختوں میں نئے نئے پتّے نکل آئے ہیں جس سے وہ ایسے سرسبز ہوکر خوش نظر آتے ہیں. جیسے سادھک کا من گیان پراپت ہوجانے پر ہوجاتا ہے۔

ارک جواس پات بنو بھیئو ۔ جس سُراج کھل اُدیم گیئو ۲
کھوجت کتہوں ملے نہیں دُھوری. کرکے کرودھ جمے دہرم ہی دُوری

مدار اور جواس کے پتّے جھڑ گئے ہیں. جیسے دہرماتما راجہ کے راج میں دشٹوں کی سرگرمیاں جاتی رہتی ہیں. دھول تو کہیں دیکھنے کو بھی نہیں ملتی. جیسے کرودھ دہرم کو دور کر دیتا ہے۔

سسی سمپتن سوہ ہی کیسی ۔ اُپکاری کے سمپتی جیسی ۳
نسی تم گھن کھدیوت براجا ۔ جنو دمبھن کر ملا سماجا

اَن سے ہری بھری دھرتی کیسے شوبھا پا رہی ہے. جیسے پر اُپکاری پرش کا دھن و مال. رات کے گھنے اندھیرے میں جگنو شوبھا پا رہے ہیں ۔ مانو پاکھنڈیوں کا سماج آ جُٹا ہو۔

مہا برشٹی چل پھُوٹ کیاریں ۔ جمے سُتنتر بھئیں بگریں ناریں ۴
کرشی نراوہیں چتر کسانا ۔ جمے بدھ تجہیں موہ مد مانا

بھاری بارش سے کھیتوں کی کیاریں پھُوٹ چلی ہیں. جیسے آزاد ہوکر استریاں بگڑ جاتی ہیں. چتر کسان کھیتوں میں نلائی کر کے گھاس پھوس کو فصل سے باہر نکال کر پھینک رہے ہیں ۔ جیسے بدھیمان لوگ موہ، اہنکار اور مان کا تیاگ کر دیتے ہیں۔

دیکھیت چکرباک کھگ ناہیں. کلی ہی پائے جمے دہرم پراہیں ۵
اُوشر برشئے ترن نہیں جاما ۔ جمے ہری جن ہیہ اپج نہ کاما

چکوا چکوی پنچھی تو کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ جیسے کلجگ کو پاکر دہرم بھاگ جاتا ہے. صحرا میں بھی بارش ہوتی ہے. پر وہاں گھاس تک نہیں جمتی. جیسے ایشور بھگت کے ہردے میں کام پیدا نہیں ہوتا۔

۶
بِبِدھ جنتو سنکل مہی بھراجا ۔ پرجا بادھ جمے پائے سُراجا
جہاں تہاں رہے پتھک تھک ناناجمے اندری گن اپجیں گیانا

طرح طرح کے کیڑوں مکوڑوں سے بھری ہوئی پرتھوی کیسے شوبھا پا رہی ہے. جیسے اچھے راج کو پاکر پرجا بڑھتی ہے (خوشحال ہوتی ہے) بہت پانی کے بڑھنے سے مسافر لوگ ادھر ادھر تھک کر ٹھہر گئے ہیں. جیسے گیان وچار کے بڑھنے پر اندریوں کی وِرتیوں کی اور گتی رُک جاتی ہے۔

کبہوں پربل بہہ ماروت جہں تہں میگھ بلاہیں
دوہا جمے کپوت کے اپجیں کُل سدھرم نساہیں

کبھی کبھی بڑے زور کی ہوا چلنے لگتی ہے اور بادل ادھر اُدھر غائب ہوجاتے ہیں. جیسے دُراچاری پُتر کے پیدا ہونے سے کُل کے اتم دہرم کرم نشٹ ہوجاتے ہیں۔

کبہوں دوس مہں نبڑ تم کبہوں کپرگٹ پتنگ
دوہا بنسے اپجے گیان جمے پائے کُسنگ سُسنگ!!

گھنے بادلوں کے کارن کبھی تو دن میں ہی گھور اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور کبھی سورج پرگٹ ہوجاتا ہے. جیسے بری صحبت پاکر گیان نشٹ ہوجاتا ہے. اور اچھی صحبت (ست سنگ) پانے پر پیدا ہوتا ہے۔

چوپائی

برشا بگت سرد رِتو آئی ۔ لچھمن دیکھہو پرم سُہائی
پھولیں کاس سکل مہی چھائی ۔ جنو برشا کرت پرگٹ بُڈھائی

ہے لکشمن! دیکھو. برکھا رُت چلی گئی. اور پرم سُندر سرد رُت آ گئی. پھولے ہوئے کاس سے ساری پرتھوی چھا گئی ہے۔ مانو برکھا رُت نے کاس رُوپی سفید بالوں کو پرگٹ کر کے اپنے بڑھاپے کو جتلا دیا ہو۔

۲
اُدت اگست پنتھ جل سوشا ۔ جمے لوبھی سوشئے سنتوشا
سرتا سر نرمل جل سوہا ۔ سنت ہردے جس گت مدموہا

اگست (ستارے کا نام) نے آکاش میں چڑھتے ہی راستوں کے جل کو ایسے سُکھا ڈالا جیسے سنتوش لوبھ کو سُکھا ڈالتا ہے. ندیوں میں اور تالابوں میں نرمل جل ایسے شوبھا پا رہا ہے. جیسے اہنکار اور

اگیان سے بہت سنت مہاتماؤں کا ہردہ نربل ہوا سوہتا ہے۔

۳

رس رتن بنُو کھبر ست سریانی ۔ ممتا تیاگ کریں جمے گیانی
جان سر ت رتو کھنجن آئے ۔ پائے سمے جمے سُکرت سہائے

ندیوں اور تالابوں کا جل دھیرے دھیرے سوکھ رہا ہے۔ جیسے گیانی پُرش ممتا (موہ) کا تیاگ کرتے ہیں۔ سرد رِتُو کو جان کر کھنجن پنچھی آ گئے۔ جیسے وقت پانے پر پُن کرم اپنا پھل دینے کیلئے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔

۴

پنک نہ رینو سوہ اس دھرنی ۔ نیتی نپُن نرپ کے جس کرنی
جل سنکوچ بکل بھئیں مینا ۔ ابُدھ کُٹمبی جمے دھن ہینا

نہ کیچڑ ہے نہ دھول۔ دھرتی صاف ستھری کیسی شوبھا پا رہی ہے۔ جیسے نیتی میں ماہر راجہ کی کرنی شوبھا پاتی ہے۔ پانی کو سوکھتے دیکھکر مچھلیاں ویاکل ہو رہی ہیں۔ جیسے کوئی مورکھ گرہستی دھن کے بنا ویاکل ہوتا ہے۔

۵

بنُو گھن نربل سوہ اکاسا ۔ ہرجن اِو پرہر سب آسا
کہُنہ کہُنہ برشٹی ساردی تھوری ۔ کوؤ ایک پاؤ بھگتی جمے موری

بغیر بادلوں کے صاف آسمان ایسا شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے ایشور کا بھگت سب آشاؤں کو چھوڑ کر شوبھا پاتا ہے۔ کہیں کہیں ستھان میں سرد موسم کی کبھی تھوڑی تھوڑی بوندا باندی ہو رہی ہے۔ جیسے کوئی ہی ور لا پُرش میری بھگتی کو پاتا ہے۔

دوہا
چلے ہرش تج نگر نرپ تاپس بنک بھکھاری
جمے ہری بھگتی پائے شرم تجہیں آشرمی چار

موسم کھلا پا کر راجہ لوگ فتحیابی کے لئے، تپسوی تپ کرنے کے لئے، بیوپاری بیوپار کے لئے اور بھکاری بھکشا کے لئے اپنے اپنے ٹھکانوں سے پرسن ہو کر چل دیئے۔ جیسے بھگوان کی بھگتی پا کر چاروں آشرم والے اپنے اپنے آشرموں کے کٹھن سادھنوں کی تکلیف کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۱

سکھی مین جے نیر اگادھا ۔ جمے ہری شرن نہ ایکو بادھا

پھولیں کمل سوہ سر کیسا ۔ نرگن برہم سگن بھئیں جیسا

جو مچھلیاں اتھاہ جل (سمندر) میں ہیں۔ وہ سُکھی ہیں۔ جیسے بھگوت شرن میں آ جانے پر ایک بھی دُکھ نہیں رہتا۔ کمل کے پھولوں سے تالاب کیسے شوبھا پا رہا ہے۔ جیسے نرگن برہم سگن ہونے پر شوبھا پاتا ہے۔

۲

گنجت مدھکر مکھر انوپا ۔ سندر کھگ رو نانا روپا
چکرباک من دکھ نسی پیکھی ۔ جمے درجن پر سمپتی دیکھی

بھنورے لاثانی شبد کرتے ہوئے گونج رہے ہیں۔ اور پنچھیوں کی طرح طرح کی سندر آواز آ رہی ہے۔ چکوا چکوی رات کو دیکھکر من میں بہت دُکھی ہیں۔ جیسے دُشٹ سبھاؤ شخص دوسرں کی خوشحالی کو دیکھکر دُکھی ہوتا ہے۔

۳

چاتک رٹت ترشا اتی اوہی ۔ جمے سکھ لہے نہ سنکر دروہی
سرداتپ نسی سسی اپہرئی ۔ سنت درس جمے پاتک ٹرئی

پپیہا پی پی کی رٹ لگاتا ہے۔ اُسے بڑی پیاس ہے۔ جیسے شری شنکر جی کے دروہی (مخالف) کو کبھی سُکھ نہیں ملتا۔ وہ سُکھ کے لئے چلاتا ہے۔ رات کو چندرما سرد رتو کے تاپ کو ہر لیتا ہے۔ جیسے سنتوں کے درشن سے پاپ دور ہو جاتے ہیں۔

۴

دیکھ اندو چکور سمدائی ۔ چتوہیں جمے ہرجن ہری پائی
مسک دنش بیتے ہم تراسا ۔ جمے دوج دروہ کئیں کل ناسا

چندرما کو دیکھکر چکور منڈلی اس پرکار ٹکٹکی لگائے اُس کی اور دیکھ رہی ہے۔ جیسے بھگوان کا بھگت بھگوان کے درشن پا کر ٹکٹکی لگائے اُن کی اور دیکھتا ہے۔ مچھر اور ڈانس سردی کے بھے سے اس پرکار نشٹ ہو گئے۔ جیسے ویدوان برہمنوں کیساتھ ویر کرنے سے کُل کا ناس ہو جاتا ہے۔

دوہا
بھومی جیو سنکل رہے گئے سرد رتو پائے
سدگرو ملیں جاہیں جمے سنسے بھرم سمدائے

جیسے سچے گرو کے مل جانے پر سب تذبذب کا اور بھرم سموہ کا ناش ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی برسات میں پرتھوی پر جو کیڑے مکوڑے پیدا ہو گئے تھے۔ وہ سب سرد رُتو کے آنے پر نشٹ ہو گئے۔

کتہوں رہتو جوں جیوت ہوئی۔ [۲] تات جتن کر آنیئوں سوئی
سُگریوہوں سُدھ مور لبساری۔ پاوا راج کوس پُر ناری

سیتا جی کہیں بھی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہونگی۔ تو ہے تات! میں کوشش کر کے اُنہیں ضرور لاؤں گا۔ راج خزانہ و راجدھانی اور استری پاکر سُگریو نے بھی میری سُدھ بھلا دی۔

جیہیں سایک مارا میں بالی۔ [۳] تیہیں سر ہتئوں مُوڑھ کہنہ کالی
جاسو کر پا چھوٹہیں مدموہا۔ تاکہنہ اُماکہ سپنے ہوں کوہا

جس بان سے میں نے بالی کو مارا تھا۔ کل اسی بان سے اُس مُوڑھ سُگریو کو ماروں گا۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن کی کرپا سے ابھیمان اور موہ چھوٹ جاتے ہیں۔ اُن بھگوان کو کہیں سپنے میں بھی کرودھ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بھگوان کی نرلیلا کا ایک چمتکار ہے۔

جانہیں یہ چرت مُنی گیانی۔ جنہہ رگھو بیر چرن رتی مانی
لچھمن کرودھ ونت پربھو جانا۔ دھنش چڑھائے گہے کر بانا

بھگوان شری رگھوبیر جی کی اس لیلا کو وہ مُنی گیانی لوگ جانتے ہیں۔ جنہوں نے بھگوان کے چرنوں میں پریتی جوڑ لی ہے۔ لکشمن جی نے جب شری رام چندر جی کو غصے میں دیکھا۔ تو انہوں نے دھنش اٹھا کر بان ہاتھ میں پکڑ لیا۔

تب انج ہی سمجھاوا رگھوپتی کرونا سینو
دوہا
بھئے دیکھائے لے آؤ ہو تات سکھا سُگریو

تب دیا کی سیما (حد) شری رگھوناتھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے تات! مِتر سُگریو کو صرف ذرا دھمکا کر یہاں لے آؤ۔ (ازلغات اُسے کوئی گزشٹ نہ پہنچانا)

ایہاں پَون سُت ہِردے بچارا۔ رام کاج سُگریو بسارا
نکٹ جائے چرننہہ سر ناوا۔ چار ہو بدھی تیہی کہی سمجھاوا

اُدھر پَون کمار شری ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ سُگریو نے شری رام جی کے کام کو بھلا دیا ہے۔ اُنہوں نے سُگریو کے پاس جا کر چرنوں میں سر نوایا اور چاروں پرکار کی نیتی کہہ کر انہیں سمجھایا۔

سُن سُگریو پرم بھئے مانا۔ [۴] بشئے موہ سر لینہو گیانا
اب مارُت سُت دوت سمُوہا۔ پٹھہو جہنہ تہنہ بانر جوہا

ہنومان جی کے بچن سُن کر سُگریو بہت ڈر گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ وشیوں نے میرے گیان کو ہر لیا ہے۔ اب ہے پَون کمار! جہاں جہاں بانروں کے دَل رہتے ہیں۔ وہاں دوتوں کے سموہ کو بھیجو۔

کہہو پاکھ مہنہ آو نہ جوئی۔ [۵] مورے کر تاکر بدھ ہوئی
تب ہنومنت بلائے دوتا۔ سب کر کر سنمان بہوتا!

اور سب بانروں کے دَلوں کو کہلا بھیجا۔ کہ پندرہ دن کے اندر اندر جو نہ آئے گا۔ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ تب ہنومان جی نے دوتوں کو بُلا کر سب کا بہت آدر کیا۔

بھئے ارو پریتی نیتی دکھرائی۔ [۶] چلے سکل چرننہہ سر نائی
ایہی اوسر لچھمن پُر آئے۔ کرودھ دیکھ جہنہ تہنہ کپی دھائے

اور انہیں بھئے، پریتی اور نیتی بھی دکھلائی، سب دوت چرنوں میں سر نوا کر چلے اتنے میں لکشمن جی بھی نگر میں آ پہنچے۔ اُن کو غصے ہوا دیکھ کر بانر اِدھر اُدھر بھاگے۔

دھنش چڑھائے کہا تب جار کروں پُر چھار
دوہا
بیاکُل نگر دیکھ تب آئیو بالی کمار

لکشمن جی نے دھنش چڑھا کر کہا۔ کہ نگر کو جلا کر ابھی راکھ کئے دیتا ہوں۔ تب نگر کی گھبراہٹ دیکھ کر بالی پُتر انگد جی اُن کے پاس آئے۔

چوپائی

چرن نائے سر بنتی کینہی۔ لچھمن ابھے بانہہ تیہی دینہی
کرودھ ونت لچھمن سُن کانا۔ کہہ کپیس اتی بھئے اکُلانا

لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوا کر انگد نے بنتی کی تب

لکشمن جی نے بھجا اُٹھا کر کہا۔ تُو ڈرو نہیں۔ سُگریو نے اپنے کانوں سے لکشمن جی کو کرودھ بھرا سُن کر ڈر کے مارے گھبرا کر کہا۔

۲
سُنو ہنومنت سنگ لے تارا۔ کر بنتی سمجھاؤ کُمارا
تارا سہت جائے ہنومانا۔ چرن بندی پربھو سُجس بکھانا

ہے ہنومان! سُنو۔ تم اپنے ساتھ تارا کو لے کر لکشمن جی کے پاس جا کر بنتی کر کے سمجھا بُجھا کر انہیں شانت کرو۔ ہنومان جی نے تارا سمیت جا کر لکشمن جی کے چرنوں کی بندنا کی اور پربھو شری رام جی کے سُندر یش کا ورنن کیا۔

۳
کر بنتی مندر لے آئے۔ چرن پکھارے پلنگ بیٹھائے
تب کپیس چرنہہ سِر ناوا۔ گہہ بھُج لچھمن کنٹھ لگاوا

وہ دونو بنتی کر کے لکشمن جی کو راج محل میں لے آئے اُن کے چرن دھو کر انہیں پلنگ پر بٹھایا۔ تب سُگریو نے لکشمن جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ بھجا پکڑ کر اُسے لکشمن جی نے گلے لگا لیا

۴
ناتھ بشے سم مد کچھُ ناہیں۔ مُنی من موہ کری چھن ماہیں
سُنت بنیت بچن سُکھ پاوا۔ لچھمن تیہی بہُو بدھی سمجھاوا

سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! وشے کے برابر اور کوئی مد نہیں ہے۔ وشے تو چھن بھر میں مُنیوں کے من کو بھی موہت کر دیتا ہے سُگریو جی کے بنیتی بھرے بچنوں کو سُن کر لکشمن جی بڑے پرسنّ ہوئے۔ اور اُن کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

۵
پون تنے سب کتھا سُنائی۔ جیہی بدھی گئے دُوت سمُدائی

تب جس پرکار دُوتوں کے سموہ چاروں طرف کو بھیجے تھے۔ وہ سب سماچار ہنومان جی نے لکشمن جی کو کہہ سُنایا۔

دوہا
ہرش چلے سُگریو تب انگدادی کپی ساتھ
رام انج آگیں کر آئے جہنہ رگھُو ناتھ

تب انگد وغیرہ بانروں کو ساتھ لے کر اور شری رام چندر جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی کو آگے کر کے سُگریو

پرسنّ ہوئے چل دیئے۔ اور جہاں پر کہ شری رگھوناتھ جی تھے۔ وہاں آ پہنچے۔

چوپائی
۱
نائے چرن سِر کہہ کر جوری۔ ناتھ موہی کچھُ ناہیں کھوری
اتِسیہ پربل دیو تو مایا۔ چھُوٹے رام کرہُو جوں دایا

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر سُگریو نے کہا۔ ہے ناتھ! میرا کچھ بھی دوش نہیں ہے۔ ہے دیو! آپ کی موہنی مایا بہت ہی بلوان ہے۔ وہ تبھی چھوٹتی ہے جب آپ کی دیا درشٹی ہو۔

۲-۳
بشے بس سُر نر مُنی سوامی۔ میں پاور پشُو کپی اتی کامی
ناری نین سر جاہی نہ لاگا۔ گھور کرودھ تم نسی جو جاگا
لوبھ پاس جیہیں گر نہ بندھایا۔ سو نر تمہہ سمان رگھُورایا
یہ گُن سادھن تیں نہیں ہوئی۔ تمہری کرپا پاوے کوئی کوئی

ہے سوامی! دیوتا منش، اور مُنی سبھی وشیوں کے آدھین ہیں۔ پھر میں تو پامر پشو مہا نیچ بندر جاتی سبھاو سے ہی کام اندھ ہوں استری کا تیر نگاہ جس کو نہیں لگا۔ اور جو کرودھ روپی بھینکر اندھیری رات میں بھی جاگتا رہتا ہے۔ ارتھات جو کرودھ کے قابو میں نہیں آتا۔ اور جس کے گلے میں لوبھ روپی پھانسی نہیں پڑی۔ ارتھات جو کبھی لوبھ کے وش میں نہیں ہُوا۔ ایسا منش تو پھر آپ کا ہی روپ ہے منش میں ایسا گُن سادھنوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس پر آپ کی کرپا ہوگی۔ وہ ہزاروں میں سے کوئی اسے پراپت کرتا ہے۔

۴
تب رگھُوپتی بولے مُسکائی۔ تمہہ پریہ موہی بھرت جمی بھائی
اب سوئے جتن کرہُو من لائی۔ جیہیں بدھی سیتا کی سُدھ پائی

تب شری رگھوناتھ جی مسکرا کر بولے۔ ہے بھائی! تم مجھے بھرت جی کی طرح پیارے ہو۔ غور کر کے وہی اُپائے کرو۔ جس اُپائے سے سیتا جی کی کچھ خبر ملے۔

دوہا
ایہی بدھی ہوت تب آئے بانر جوتھ
نانا برن سکل دِسی دیکھئے کپیس برُوتھ

اس پرکار بات چیت ہو رہی تھی۔ کہ اتنے میں بانروں کے

کوہ کے گرد آ گئے۔ وہ بہت ہی رنگوں کے تھے۔ اور جدھر دیکھو سب دشاؤں میں بانروں کے دَل کے دَل دکھائی دینے لگے۔

چوپائی

بانر کٹک اُما میں دیکھا۔ سو مُورکھ جو کرن چہ لیکھا
آئے رام پد ناوہیں ماتھا۔ نرکھ بدن سب ہوہیں سناتھا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بانروں کے اُس اپار لشکر کو میں نے دیکھا تھا۔ اُس کی جو گنتی کرنا چاہے وہ مورکھ ہے۔ سب بانر آ آ کر شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ اور اُن کے سندر مکھ کو دیکھ کر اور اپنے آپ کو اُن کی شرن میں محفوظ دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔

اس کپی ایک نہ سینا ماہیں۔ رام کُشل جیہی پوچھی ناہیں
یہ کچھ نہیں پربھو کے ادھکائی۔ بسو روپ بیاپک رگھو رائی

اُس لشکر میں ایک بھی ایسا بانر نہ تھا جس سے شری رام جی نے اُس کی کُشل نہ پوچھی ہو۔ پربھو شری رام جی کے لئے یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ وشو روپ اور سرو ویاپک ہیں۔ ارتھات وہ سب روپوں میں اور سب ستھانوں میں موجود ہیں۔

ٹھاڑھے جہنہ تہنہ آیس پائی۔ کہہ سگریو سب ہی سمجھائی
رام کاج اُرو مور نہورا۔ بانر جوتھ جاہُو چہوں اورا

سب بانر آگیا پا کر اِدھر اُدھر کھڑے ہو گئے۔ تب سگریو نے سب کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بانرو! تم سیتا جی کی سدھ کے لیے چاروں طرفوں میں جاؤ۔ یہ شری رام جی کا کام ہے۔ اور مجھ پر تم لوگوں کا احسان ہے۔

جنک سُتا کہنہ کھوجہو جائی۔ ماس دوس مہنہ آیہو بھائی
اودھی میٹ جو بنو سُدھ پائیں۔ آوے بنہی سو موہی مرائیں

جانکی جی کی تلاش کرو۔ ہے بھائی! مہینے بھر میں واپس لوٹ آنا۔ جو مہینے بھر کی میعاد گذار کر بنا پتہ لگائے ہی لوٹ آئے گا اُسے مروانا ہی پڑے گا۔

دوہا

بچن سُنت سب بانر جہنہ تہنہ چلے ترنت

تب سگریو بولائے انگد نل ہنو منت

سگریو کی آگیا پاتے ہی سب بانر اِدھر اُدھر چاروں طرفوں میں چل پڑے۔ تب سگریو نے انگد نل اور ہنومان آدی مُکھیہ یودھاؤں کو بلوایا۔

چوپائی

سُنہو نیل انگد ہنومانا۔ جامونت متی دھیر سجانا
سکل سُبھٹ مل دچھن جاہو۔ سیتا سدھ پوچھیہو سب کاہو

ہے دھیر بُدھی اور چتر نیل، انگد، ہنومان اور جامونت! تم سب شریشٹھ ویر دکھن کی طرف جاؤ۔ اور جو جہاں ملے سب کسی سے سیتا جی کا پتہ پوچھو۔

من کرم بچن سو جتن بچارہو۔ رام چندر کر کاج سنوارہو
بھانو پیٹھ سیئیے اُر آگی۔ سوامی ہی سرب بھاؤ چھل تیاگی

من بچن اور کرم سے سیتا جی کا پتہ لگانے کا ہی اُپائے سوچنا۔ اس پرکار شری رام جی کے اس کام کو سپھل کرنا۔ سورج کو پیٹھ سے اور اگنی کو سامنے سے سیون کرنا چاہئے لیکن سوامی کی سیوا تو چھل چھوڑ کر من بچن کرم سب طرح سے سچے بھاؤ سے کرنی چاہئے۔

تج مایا سیئیے پرلوکا۔ مٹہیں سکل بھو سنبھو سوکا
دیہہ دھرے کر یہہ پھل بھائی۔ بھجئے رام سب کام بہائی

سنسار کے دکھ دینے والے بھوگوں اور تیاوں ...... وشئے سواد کی بھوگ ...... سوامی کی سیوا کرنا آدی ..... ساد جنوں کا ...... کرکے پرلوک کو سُدھارنا چاہئے۔ جس سے جنم مرن روپی سنسار ساگر سے پیدا ہونے سنتاپ مٹ جائیں۔ ہے بھائی! جنم لینے کا یہی اُتم پھل ہے۔ کہ سب کامناؤں کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کیا جائے۔

سوئے گُنگیہ سوئی بڑ بھاگی۔ جو رگھو بیر چرن انو راگی
آیس مانگ چرن سر ناٗئی۔ چلے ہرش سمرت رگھو رائی

وہی گُن والا ہے اور وہی سو بھاگیہ وان (خوش قسمت) ہے۔ جو شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں پریتی رکھتا ہے۔ آگیا مانگ کر اور چرنوں میں سر جھکا کر شری رگھوناتھ جی کا سمرن کرتے ہوئے۔

انگد آدی ویر پربت ہوکر چلے۔

۵
پاچھیں پون تنیہ سرُ ناوا۔ جان کاج پربھو نکٹ بلاوا
پرسا سیس سروُرہ پانی۔ کر مُدرکا دینھی جن جانی

سب کے پیچھے پون کمار شری ہنومان جی نے سر نوایا۔ شری رام جی نے کاریہ کا وچار کرکے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اپنا ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر پھیرا۔ اور انہیں اپنا سیوک جان کر اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اوتار کر دی۔

۶
بہو پرکار سیتہی سمجھائیہو۔ کہہ بل برہ بیگ تم آئیہو
ہنومنت جنم سپھل کر مانا۔ چلیئو ہردے دھر کرپا ندھانا

شری رام جی نے ودا کرتے وقت ہنومان جی کو کہا۔ کہ تم بہت پرکار سے سیتا جی کو سمجھانا۔ میرے بل کا ورنن کرکے انہیں دھیرج دینا۔ اور انکے بیوگ کی جو میری دشا ہو رہی ہے۔ وہ بھی کہہ دینا۔ یہ سب کام پورا کرکے جلدی لوٹ آنا۔ ہنومان جی نے اپنا جنم سپھل سمجھا۔ اور کرپا ندھان پربھو شری رام جی کا دھیان ہردے میں دھارن کرکے چل دیئے۔

۷
جدپی پربھو جانت سب باتا۔ راج نیتی راکھت سُر تراتا

دیوتاؤں کے دکھ دور کرنے والے پربھو انتریامی شری رام چندر جی اگرچہ سب کچھ جانتے ہیں۔ تو بھی راج نیتی کی مریادا کا پالن کرنے کے لئے وہ ادھر اُدھر بانروں کو بھیج رہے ہیں۔

دوہا

چلے سکل بن کھوجت سرتا سر گری کھوہ
رام کاج لیلین من بسرا تن کر چھوہ

سب بانر بن، ندی اور پربتوں کی غاروں میں سیتا جی کو کھوجتے چلے جا رہے ہیں۔ من شری رام جی کی سیوا میں لولین ہے (مگن ہے مستغرق ہے) کسی کو اپنے شریر کی بھی موہ نہیں ہے۔

کتہوں ہوئے نسیچر سے بھینٹا۔ پران لیہیں ایک ایک چپیٹا
بہو پرکار گری کانن ہیرہی۔ کوؤ منی ملت تاہی سب گھیرہی

راستے میں اگر کوئی راکشش مل جاتا ہے۔ تو ایک ایک تھپیڑے سے ہی اس کی جان نکال لیتے ہیں۔ پہاڑوں اور بنوں کو بہت پرکار کھوج رہے ہیں۔ کوئی منی مل جاتا ہے۔ تو اُس سے سیتا جی کا پتہ پوچھنے کے لئے گھیر لیتے ہیں۔

۲
لاگی ترشا اتیسے اکلانے۔ ملے نہ جل گھن گہن بھلانے
من ہنومان کینہہ انومانا۔ مرن چہت سب بنو جل پانا

اتنے میں سب کو بہت ہی پیاس لگ گئی۔ پیاس کے مارے سب تڑپنے لگے۔ جل کہیں نہیں ملتا۔ گھنے جنگل میں راستہ بھول گئے ہنومان جی نے من میں وچار کیا۔ کہ پانی کے بنا سب بانر مرا ہی چاہتے ہیں۔

۳
چڑھ گری سکھر چہوں دس دیکھا۔ بھومی بیہ ایک کوتک پیکھا
چکرواک بک ہنس اُڑاہیں۔ بہتک کھگ پربسہیں تاہیں

انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا۔ تو انہیں زمین کے اندر ایک گپھا میں ایک اچنبھا دکھائی دیا۔ اُسکے اوپر چکوے، بگلے اور ہنس اُڑ رہے ہیں اور بہت سے پنچھی اُس گپھا کے اندر چلے جاتے ہیں۔

۴
گری تے اتر پون ست آوا۔ سب کہہ لے سوئی بِبر دکھاوا
آگیں کے ہنومنت ہی لینہا۔ پیٹھے بِبر بلمب نہ کینہا

پون کمار شری ہنومان جی پربت سے اُتر آئے اور سب کو لے جا کر انہوں نے وہ گپھا دکھلائی۔ سب نے ہنومان جی کو آگے کر لیا۔ اور اس گپھا میں جانے میں ذرا دیر نہ کی۔

دوہا

دیکھ جائے اپون بر سر بگست بہو کنج
مندر ایک رُچر تہہ بیٹھی ناری تپ پنج

اندر جا کر انہوں نے ایک سندر باغیچہ اور تالاب دیکھا۔ جس میں کہ بہت سے کمل کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک سندر مندر ہے جس میں ایک تپ کی راشی استری بیٹھی ہے۔

چوپائی

دُور تے تاہی سبنہہ سِر ناوا۔ پُوچھیں نج برتانت سُناوا
تیہیں تب کہا کرہُو جل پانا۔ کھاہُو سُرس سُندر پھل نانا

دور سے ہی سب بانروں نے اسے سر نوایا اور اُس کے پُوچھنے پر اپنا سارا احال کہہ سُنایا۔ تب اُس نے کہا کہ تم سب جل پان کرو اور طرح طرح کے سُندر اور میٹھے پھل کھاؤ۔

مجن کینہہ مدھر پھل کھائے۔ تاسُ نکٹ پُنی سب چل آئے
تیہیں سب اپنی کتھا سُنائی۔ مَیں اب جاب جہاں رگھورائی

سب نے اشنان کر کے میٹھے پھل کھائے۔ تب سب پھر اُس کے پاس چلے آئے۔ تب اُس نے بانروں کو اپنی ساری کتھا کہہ سُنائی اور کہا کہ میں اب شری رگھوناتھ جی کے پاس جاؤں گی۔

۳ مُودہو نین بِبر تج جاہو۔ پیہو سیت ہی ان پچھتاہو
نین مُودپُنی دیکھہیں بِیرا۔ ٹھاڈھے سکل سِندھو کے تیرا

تم لوگ اپنی آنکھیں بند کر لو۔ اور گپھا کو چھوڑ کر باہر جاؤ۔ ہمت نہ ہارو۔ تم سیتا جی کو پا جاؤ گے۔ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور جب کھول کر دیکھا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ سب سمندر کے کنارے پر کھڑے ہیں۔

۴ سو پُنی گئی جہاں رگھوناتھا۔ جائے کمل پد نائے سی ماتھا
نانا بھانت بنے تیہیں کینہی۔ ان پاینی بھگتی پربھو دینہی

وہ خود شری رام جی کے پاس گئی۔ اس نے جا کر پربھو کے چرن کملوں میں سِر نوایا۔ اور بہت طرح سے بنتی کی۔ پربھو شری رام چندر جی نے اُسے اپنی اچل بھگتی دی۔

بدری بن کہنہ سو گئی پربھو آگیا دھر سیس
دوہا اُردھر رام چرن جگ جے بندت اج ایس

پربھو کی آگیا کو سر پر دھر کر اور شری رام جی کے دونوں چرنوں کا دھیان ہردے میں دھر کر جن چرنوں کی بندنا برہما اور شوجی بھی کرتے ہیں۔ وہ بدریکا آشرم کو چلی گئی۔

چوپائی

ایہاں بچارہیں کپی من ماہیں۔ بیتی اودھی کاج کچھ ناہیں
سب مل کہہیں پرسپر باتا۔ بِنو سُدھ لیئیں کرب کا بھراتا

ادہر بانر وچار کر رہے ہیں۔ کہ مہینہ تو ختم ہونے کو آیا۔ پر کام کچھ بھی نہیں ہوا۔ سب مل کر آپس میں یہ بات کرنے لگے کہ ہے بھائی! اب تو سیتا جی کا کچھ پتہ لگائے بغیر لوٹ کر بھی کیا کریں گے۔

۲ کہہ انگد لوچن بھر باری۔ دوہوں پرکار بھئی مرتو ہماری
ایہاں نہ سُدھ سیتا کے پائی۔ اہاں گئیں مارہی کپی رائی

انگد نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ کہ دونو طرح ہی ہماری موت ہے۔ ادہر تو سیتا جی کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ اور واپس جانے پر سُگریو مار ڈالیں گے۔

۳ پِتا بدھے پر مارت موہی۔ راکھا رام نہورنہ اوہی
پُنی پُنی انگد کہہ سب پاہیں۔ مرن بھیؤ کچھ سنسیہ ناہیں

سُگریو تو پتا جی کے مارے جانے پر ہی مجھے مار ڈالتے۔ پرنتو شری رام جی نے میری رکھشا کی ہے۔ اس میں مجھ پر سُگریو کا کوئی احسان نہیں ہے۔ انگد بار بار سب سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اب مرنا ہی ہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔

۴ انگد بچن سُنت کپی بِیرا۔ بول نہ سکہیں نین بہہ نیرا
چھن ایک سوچ مگن ہوئے رہے۔ پُنی اس بچن کہت سب بھئے

انگد کے بچن سن کر سب بانر ویر چپ رہ گئے۔ کچھ بول نہ سکے۔ چھن بھر کے لئے سب چنتا میں مگن ہو گئے۔ پھر سب ایسا بچن کہنے لگے۔

۵ ہم سیتا کے سُدھ لیئیں بنا۔ نہیں جیہیں جُبراج پربینا
اَس کہہ لون سِندھو تٹ جائی۔ بیٹھے کپی سب دربھ ڈسائی

ہے قابل یوراج! ہم لوگ سیتا جی کی تلاش کئے بنا واپس نہیں لوٹیں گے۔ ایسا کہہ کر سب نمکین سمندر کے کنارے پر جا کر کشا

۔بچھا کر بیٹھ گئے۔

۶ جاموَنت انگد دُکھ دیکھی ۔ کہیں کتھا اُپدیس بسیکھی
تات رام کہنہ نر جن مانہو ۔ نرگُن برہم اجت اج جانہو

جاموَنت انگد کو دُکھی دیکھ کر اُسے بہت کتھا اور اُپدیش کہنے لگے۔ ہے تات! شری رام جی کو تم سادھارن منش نہ سمجھو۔ وہ نرگُن اجے (ناقابل تسخیر) اجنما برہم ہیں۔ ایسا سمجھو۔

۷ ہم سب سیوک اتی بڑبھاگی ۔ سنتت سگُن برہم انُراگی

ہم اُن کے سیوک ہیں۔ یہ ہمارا بڑا ہی سوبھاگیہ ہے۔ کہ ہم سدا اُن کے سگُن روپ شری رام جی میں پریتی رکھتے ہیں۔

دوہا
نج اچھا پربھو اوترے سُر مہی گو دوِج لاگ
سگُن اُپاسک سنگ تہنہ رہیں موچھ سب تیاگ

اپنی اِچھیا سے پربھو۔ دیوتاؤں، پرتھوی گائے اور برہمنوں کے ہِت ارتھ اوتار لیتے ہیں۔ وہاں سگُن اُپاسک سب پرکار کے موکھش سُکھ کو تیاگ کر سدا اُن کی سیوا کے لئے ساتھ رہتے ہیں۔

چوپائی
ایہی بدھی کتھا کہہیں بہو بھانتی ۔ گری کندرا سُنی سمپاتی
باہیر ہوئے دیکھ بہو کیسا ۔ موہی آہار دینہہ جگدیسا

اس پرکار جاموَنت بہت پرکار سے کتھائیں کہہ رہے ہیں انکی سب باتیں سمپاتی نے پہاڑ کی غار میں سُنیں۔ باہر نکل کر اُس نے بہت سے بانر دیکھے۔ تب انہوں نے بھگوان کا دھنیواد کیا۔ کہ جنہوں نے اُسے بیٹھے بٹھائے کو ہی گھر پر کھانے کے لئے بھوجن بھیج دیا۔

۲ آج سب ہی کہنہ بھچھن کروں ۔ دن بہُ چلے اہار بنو مروں
کبہوں نہ مِل بھر اُدر اہارا ۔ آج دینہہ بدھی ایکہیں بارا

آج ان سب کو کھا جاؤں گا۔ بھوک کے مرتے بہت دن گزر گئے۔ پیٹ بھر کر کبھی کھانا بھی نصیب نہ ہوا۔ آج بدھاتا نے مجھے ایک بار ہی بہت سا بھوجن دے دیا۔

دُرلبھ گیدھ بچن سُن کانا ۔ اب بھا مرن ستیہ ہم جانا
کپی سب اُٹھے گیدھ کہنہ دیکھی ۔ جاموَنت من سوچ بسیکھی

گیدھ کے بچن کانوں سے سُنتے ہی سب بانر ڈر گئے۔ کہ اب سچ مچ ہی موت آ گئی۔ اُس سمپاتی گیدھ کو دیکھ کر بانر سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ جاموَنت کے من میں بہت سوچ ہوا۔

۴ کہہ انگد بچار من ماہیں ۔ دھنیہ جٹایو سم کوؤ ناہیں
رام کاج کارن تن تیاگی ۔ ہری پر گئیو پرم بڑبھاگی

انگد نے من میں وچار کر کہا۔ آہا! جٹایو کے سمان کوئی بھی دھنیہ نہیں ہے۔ شری رام جی کے کاریہ میں سیوا کرتا ہوا اپنا شریر چھوڑ کر وہ بھاگیہ شالی بھگوان کے پرم دھام کو چلا گیا۔

۵ سُن کھگ ہرش سوک جت بانی ۔ آوا نکٹ کپنہہ بھے مانی
تنہہ ہی ابھے کر پوچھیسی جائی ۔ کتھا سکل تنہہ تاہی سُنائی

خوشی اور غم سے ملے جلے بچنوں کو سُن کر سمپاتی پنچھی بانروں کے نزدیک آیا۔ بانر سب ڈر گئے۔ اُن کو تسلی دے کر اُن کا ڈر دُور کر کے اُس نے اُن سے جٹایو کا سارا حال پوچھا تب انہوں نے ساری کتھا اُسے کہہ سُنائی۔

۶ سُن سمپاتی بندھو کے کرنی ۔ رگھوپتی مہما بہو بدھی برنی

بھائی جٹایو کی اُتم کرنی کو سُن کر سمپاتی نے بہت پرکار سے شری رگھوناتھ جی کی مہما کا ورنن کیا۔

دوہا
موہی لے جاہو سندھو تٹ دیوں تلانجلی تاہی
بچن سہائے کرب میں پیہہو کھوجہو جاہی

اُس نے کہا۔ کہ مجھے تم سمندر کے کنارے لے جاؤ۔ تاکہ میں اپنے بھائی جٹایو کو تلانجلی دیدوں۔ اُس سیوا کے بدلے میں تمہاری مدد کروں گا جس سے سیتا جی کو پا جاؤ گے۔

چوپائی

اج کر پا کر ساگر تیرا۔ کہہ نج کتھا سنہو کپی ویرا
ہم دوو بندھو پرتھم ترنائی۔ گگن گئے رِبی نِکٹ اُڑائی

سمندر کے کنارے پر جا کر اپنے چھوٹے بھائی جٹایو کی کریا کر کے سمپاتی اپنی کتھا کہنے لگا ہے بانر ویرو! سنو جٹایو اور میں دونو بھائی ایک بار اپنی چڑھتی جوانی کی اوستھا میں آکاش میں اڑ کر سورج کے نزدیک چلے گئے۔

تیج نہ سہہ سک سو پھر آوا۔ میں ابھیمانی ربی نیارا وا
جرے پنکھ اتی تیج اپارا۔ پریوں بھومی کر گھور چکارا

جٹایو سورج کی گرمی کو سہہ نہ سکا۔ اس لئے وہ پیچھے کو لوٹ آیا۔ لیکن میں ابھیمانی تھا اس لئے سورج کے پاس چلا گیا۔ بے حد تپش سے میرے پر جل گئے۔ اور میں چیخ مار کر زمین پر گر پڑا۔

مُنی ایک نام چندرما اوہی۔ لاگی دیا دیکھ کر موہی
بہو پرکار تِنہیں گیان سناوا۔ دیہہ جنت ابھیمان چھڑاوا

وہاں چندرما نام کے ایک منی تھے۔ اُن کو مجھ پر دیا آئی۔ انہوں نے بہت پرکار سے مجھے گیان اپدیش کر کے میرا دیہہ کا ابھیمان چھڑا دیا۔

تریتا برہم منج تن دھرہی۔ تاسُ ناری نسیچر پتی ہرہی
تاسُ کھوج پٹھیہی پربھو دوتا۔ تنہہ ہی مِلے تیں ہوب پنیتا

انہوں نے کہا کہ تریتا یُگ میں برہم منش شریر دھارن کریں گے۔ اُن کی استری کو راکشسوں کا راجہ ہر لے جائے گا۔ اُنکی کھوج کے لئے پربھو دوت بھیجیں گے اُن سے ملنے پر تو پوتر ہو جائیگا

جمہیں پنکھ کرسی جن چنتا۔ تنہہ دکھائے دیہہ تیں سیتا
منی کی گرا ستیہ بھئی آجو۔ سن مم بچن کرہو پربھو کاجو

تیرے پر [illegible] جی کو دکھا دینا۔ منی کے وہ بچن آج سچے ہو گئے۔ اب میری بچن سن کر تم پربھو جی کا کام کرو۔

گری ترکوٹ اوپر بس لنکا۔ تہہ رہ راون سہج اسنکا
تہہ اسوک اپبن جہہ رہئی۔ سیتا بیٹھ سوچ رت اہئی

ترکوٹ پربت پر لنکا بسی ہوئی ہے۔ وہاں سبھاؤ سے ہی نڈر راون بستا ہے۔ وہاں اشوک نام کی ایک پھلواڑی ہے۔ وہاں سیتا جی رہتی ہیں۔ اس وقت سیتا جی چنتا میں مگن ہیں۔

دوہا

میں دیکھیوں تمہہ ناہیں گیدھ ہی درشٹی اپار
بوڑھ بھیئوں نہ کرتیوں کچھک سہائے تمہار

میں سیتا جی کو دیکھ رہا ہوں۔ لیکن تم نہیں دیکھ سکتے کیونکہ گیدھ کی نظر بے حد تیز ہوتی ہے۔ میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں۔ نہیں تو تمہاری اور بھی ضرور کوئی مدد کرتا۔ (چوپائی)

جو نانگھے ست جوجن ساگر۔ کرے سو رام کاج متی آگر
موہی بلوک دھرہو من دھیرا۔ رام کرپا کس بھیو سریرا

جو سو یوجن (چار سو کوس) سمندر لانگھ سکے گا اور بدھیمان ہوگا۔ وہی شری رام جی کا یہ کام کر سکے گا۔ گھبراؤ نہیں۔ میری طرف دیکھ کر حوصلہ رکھو۔ دیکھو رام جی کی کرپا سے میرا بیمار سا بغیر پَر والا شریر پر نکلنے پر کیسا تندرست ہو گیا۔

پاپیو جا کر نام سمِر ہیں۔ اتی اپار بھو ساگر تر ہیں
تاسُ دوت تمہ تج کدرائی۔ رام ہردے دھر کرہو اپائی

پاپی پرانی بھی جن کے نام کا سمرن کر کے اتھاہ سنسار ساگر کو تر جاتے ہیں تم اُن کے دوت ہو۔ اس لئے بزدلی چھوڑ کر شری رام جی کا دھیان ہردے میں دھر کر حوصلہ رکھ کر کوشش میں لگ جاؤ۔

اس کہہ گرڑ گیدھ جب گیئو۔ تنہہ کیں من اتی بسمے بھیئو
نج نج بل سب کاہو بھاکھا۔ پار جائے کر سنسے راکھا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی ایسا کہہ کر سمپاتی

چلا گیا تب اُن بانروں کے من میں تعجب ہُوا۔ سب بانر اپنا اپنا بل کہنے لگے۔ پر سمندر پار جانے میں سبھی نے پس و پیش کیا۔

جرٹھ بھیئوں اب کہئی رچھیسا۔ نہیں تن رہا پرتھم بل لیسا
جب ہیں تربکرم بھئے کھراری۔ تب میں ترن رہیوں بل بھاری

ریچھ راج جاموَنت کہنے لگے۔ میں اب بڈھا ہو گیا ہوں۔ شریر میں وہ پہلے کی طاقت نہیں رہی جب شری رام چندر جی نے بامن اوتار لیا تھا۔ تب میں جوان تھا اور مجھ میں بہت بڑا بل تھا

بل باندھت پربھو باڈھیو سو تن برنی نہ جائے
دوہا اُبھئے گھری مہں دینہیں سات پردچھن دھائے

راجہ بلی کو باندھتے وقت جب پربھو نے اپنے شریر کو اتنا بڑھایا کہ جس کی حد کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تب میں نے دو ہی گھڑی میں بھگوان کے اُس شریر کی سات پرکرما (ارد گرد گھومنا) کر لی تھیں

انگد کہے جاؤں میں پارا۔ جیہ سنسے کچھ پھرتی بارا
جاموَنت کہ تم سب لائک۔ پٹھیئے کیمی سب ہی کر نائک

انگد نے کہا۔ میں پار تو چلا جاؤں گا لیکن واپس لوٹنے میں مجھے اپنے بل پر شک ہے۔ جاموَنت نے کہا۔ کہ تم ہم سب کے سوامی ہو۔ اس لئے ہم لوگ اپنے نیتا آپ کو کیسے بھیج سکتے ہیں۔

کہے ریچھ پتی سنو ہنومانا۔ کا چپ سادھ رہیو بلوانا
پون تنیہ بل پون سمانا۔ بدھی بیبیک بگیان ندھانا

ریچھ راج جاموَنت نے ہنومان جی سے کہا۔ ہے ہنومان! ہے مہا بلوان! سنو۔ تم نے یہ کیا چپ سادھ رکھی ہے؟ تم پون کے بیٹے ہو اور بل میں پون کے سمان ہو۔ بدھیمان، وچاروان اور گیان کے بھنڈار ہو۔

کون سو کاج کٹھن جگ ماہیں۔ جو نہیں ہوئے تات تمہ پاہیں
رام کاج لگ تو اوتارا۔ سُنت ہی بھیو پربت آکارا

ہے تات دُنیا میں کوئی بھی ایسا مشکل کام نہیں۔ جو تم نہ کر سکو۔ تمہارا تو اوتار ہی شری رام جی کے کاریہ کے لئے ہُوا ہے۔ یہ سُن کر ہنومان جی پربت کے سمان بڑے بھاری شریر والے ہو گئے۔

کنک برن تن تیج براجا۔ مانہو اپر گرنہ کر راجا
سنگھ ناد کر باریں بارا۔ لیلہیں ناگھیوں جلندھی کھارا

اُن کا سُنہری رنگ ہے۔ شریر پر تیج شوبھا پا رہا ہے۔ مانو دُوسرا پربتوں کا راجہ سمیرو ہو۔ ہنومان جی نے بار بار شیر کی گرجنا کر کے کہا۔ میں اس کھارے سمندر کو کھیل ہی میں پار کر سکتا ہوں۔

۵
سہت سہائے راون ہی ماری۔ آنئیوں اہاں ترکوٹ اُپاری
جاموَنت میں پوچھیوں توہی۔ اُچت سکھاون دیجہو موہی

اور راون کو اُن کے ساتھیوں سمیت مار کر ترکوٹ پربت کو یہاں اُٹھا کر لا سکتا ہوں۔ ہے جاموَنت! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم مجھے کوئی واجب نصیحت کیجئے۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔

۶
اینا کرہو تات تمہہ جائی۔ سیتہی دیکھ کہو سُدھ آئی
تب نج بھج بل راجو نینا۔ کوتک لاگ سنگ کپی سینا

جاموَنت نے کہا۔ ہے تات! تم تو فقط اتنا ہی کام کرو۔ کہ سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ کر اُن کا حال کہہ دو۔ تب اپنی بھجاؤں کے بل سے کمل نیتر شری رام جی خود ہی راکشسوں کا خاتمہ کر کے سیتا جی کو لے آئیں گے۔ بانروں کی سینا تو اُن کے ساتھ صرف کھیل تماشہ کے لئے ہوگی۔

چھند

کپی سین سنگ سنگھار نسچر رام سیتہی آنہیں
تریلوک پاون سجس سُر منی ناردادی بکھانہیں
جو سُنت گاوت کہت سمجھت پرم پد نر پاوئی
رگھوبیر پد پاتھوج مدھکر داس تلسی گاوئی

بانروں کی فوج ساتھ لے شری رام جی راکشسوں کا سنگھار

کرکے سیتاجی کو لے آئیں گے۔ تب دیوتا اور منی نارد آدی تینوں
لوکوں کو پوتر کرنے والے بھگوان کے سندر یش کا ورنن کریں گے
جس کو سن کر، گاکر، اور کہہ کر اور سمجھ کر منش موکھش کو پاتے ہیں
اور جس کو شری رام جی کے چرن کملوں کا بھونرا سیوک تلسی داس
گاتا ہے۔

دوہا

بھوبیشج رگھوناتھ جس سنہیں جے نر اور ناری
تنہہ کر سکل منورتھ سدھ کر ہیں تر سراری

شری رگھوناتھ جی کا سندر یش جنم مرن روپی روگ کی اکسیر دوائی ہے۔ جو پرش اور استری اسے سنیں گے۔ انکے سب منورتھوں کو ترشرا راکشس کے شترو شری رام جی پورا کریں گے۔

سورٹھا

نیل اتپل تن سیام کام کوٹی شوبھا ادھک
سنئے تاس گن گرام جاس نام اگھ کھگ بدھک

نیل کمل کے سمان شیام جن کا شریر ہے۔ کروڑوں کامدیوں سے بھی بڑھ کر جن کی شوبھا ہے۔ اور جن کا نام پاپ روپی پنچھی کے مارنے کے لئے شکاری کے سمان ہے۔ ان شری رام جی کے گنوں کے سموہ کو ضرور سننا چاہیئے۔

ماس پاراین تیئیسواں وشرام۔ کشکندھا کانڈ سماپت۔ چوتھا سوپان سماپت ہوا

پنچم سوپان
سندر کانڈ

शान्तं शाश्वतम प्रमेयमनघं निर्वाण शान्ति प्रदं
ब्रह्मा शम्भु फणीन्द्र सेव्यमनिशं वेदान्त वेद्यं विभुम
रामाख्यं जगदीश्वरं सुर गुरुं माया मनुष्यं हरिं
वन्देऽहं करुणाकरं रघुवरं भूपाल चूडामणिम
॥ १ ॥

شانتم شاسوتم اپرمیم انگھم نروان شانتی پردم
برہما شمبھو پھنیندر سیوم انشم ویدانت ویدیم وبھم
راماکھیم جگدیشورم سُرگرم مایا منیشم ہرم
بندے اہم کرناکرم رگھو ورم بھوپال چوڑامنیم!

شانت، سناتن (جو سدا سے ہو) دیر مانوں سے پرے، پاپ رہت، موکھش روپ۔ پرم شانتی دینے والے برہما شیو اور شیش جی جن کی سدا سیوا میں رہتے ہیں۔ ویدانت واکیوں سے جاننے یوگیہ سرو ویاپک، رام کہلانے والے، جگت کے سوامی، دیوتاؤں میں سب سے بڑے مایا سے منش روپ دھارن کرنے والے سب پاپوں کے ہرنے والے، دیا ندھان رگھو کل میں سریشٹھ اور راجاؤں کے سرتاج شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

नान्या स्पृहा रघुपते हृदयेऽस्मदीये
सत्यं वदामि च भवानखिलान्तरात्मा
भक्तिं प्रयच्छ रघु पुङ्गव निर्भरां मे
कामादि दोषरहितं कुरु मानसं च

شلوک

نانیا سپرہا رگھوپتے ہردیے اسمدییے
ستیم بدامی چا بھوان کھل انتر آتما
بھکتم پریچھ رگھو پنگو نربھرام مے
کام آدی دوش رہتم کرو مانسم چا

ہے رگھوناتھ جی! میرے ہردے میں اس کے علاوہ اور کوئی اچھیا نہیں ہے۔ میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ اور آپ بھی سب کے انتر آتما ہونے کے ناطے سب کچھ جانتے ہی ہیں۔ وہ اچھیا یہ ہے۔ کہ ہے رگھو کل شریشٹھ! مجھے اپنی پورن بھگتی دیجئے اور میرے انتہ کرن کو کام آدی دوشوں سے رہت کیجئے۔

अतुलित बलधामं हेम शैलाभ देहं
दनुज वन कृशानुं ज्ञानिनामग्रगण्यम्
सकल गुण निधानं वानराणामधीशं
रघु पति प्रियभक्तं वातजातं नमामि
॥ ३ ॥

شلوک

اتلت بل دھامم ہیم شیل آبھ دیہم
دنج بن کرشانم گیانی نام اگر گنیم
سکل گن ندھانم بانرانام ادھیشم
رگھوپتی پریہ بھکتم وات جاتم نمامی

جو بے پناہ بل کے بھنڈار ہیں۔ سونے کے پربت کے سمان چمکتا ہوا جن کا شریر ہے۔ راکشس روپی بن کو بھسم کرنے کے لئے جو پرچنڈ اگنی روپ ہیں، گیانیوں میں جن کی سب سے پہلے گنتی ہے۔ جو سارے گنوں کے خزانہ ہیں۔ بانروں کے سوامی ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی کے پریہ بھگت ہیں اُن شری ہنومان جی کو میں پرنام کرتا ہوں۔

چوپائی

جاموتنت کے بچن سہائے۔ سن ہنومنت ہردے اتی بھائے
تب لگ موہی پرکھیہو تمہ بھائی۔ سہہ دکھ کند مول پھل کھائی

جاموتنت کے سندر بچن سن کر ہنومان جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔ وہ کہنے لگے ہے بھائی! تم لوگ دکھ سہہ کر اور کند مول پھل کھا کر تب تک یہاں رہ کر میری انتظار کرنا۔

جب لگ آوؤں سیتہے دیکھی۔ ہوئیہی کاج موہی ہرش بسیکھی
یہ کہہ نائے سبھن کہہ ماتھا۔ چلیؤ ہرش ہیہ دھر رگھو ناتھا

جب تک میں سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ نہ آؤں میرے من میں بڑا آنند ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ کٹھن کام ضرور پورا ہوگا۔ یہ کہہ کر اور سب کو مستک نوا کر من میں شری رگھوناتھ جی کا دھیان کر کے شری ہنومان جی پرسن ہو کر چلے۔

سندھو تیر ایک بھودھر سندر۔ کوتک کود چڑھیؤ تا اوپر
بار بار رگھو بیر سنبھاری۔ ترکیؤ پون تنیہ بل بھاری

سمندر کے کنارے پر ایک سندر پہاڑ تھا۔ ہنومان جی آسانی سے ہی کود کر اس کے اوپر جا چڑھے۔ پھر بار بار شری رگھوبیر جی کا سمرن کر کے مہابلوان پون کمار پہاڑ کے اوپر سے بڑے زور سے اچھلے۔

جیہیں گری چرن دیئے ہنومنتا۔ چلیؤ سو گا پاتال ترنتا
جمہ اموگھ رگھوپتی کر بانا۔ ایہی بھانت چلیؤ ہنومانا

جس پربت پر چرن دھر کر ہنومان جی کودے وہ فوراً ہی پاتال میں دھنس گیا۔ جیسے شری رگھوناتھ جی کا اموگھ بان چلتا ہے۔

اُسی تیزی کے ساتھ ہنومان جی چلے۔

۲

جل ندھی رگھوپتی دُوت بچاری۔ تیں میناک ہوہی شرم ہاری

شری رام جی کے دُوت کو پہچان کر سمندر نے اپنے اندر رہنے والے میناک نامی پربت سے کہا کہ ہے میناک! تُو ہنومان جی کی تھکاوٹ دُور کرنے والا ہو۔ ارتھات انہیں اپنے اوپر آرام کرنے دے۔

دوہا

ہنومان تیہی پرسا کر پنی کینہہ پرنام

رام کاج کینہیں بنو موہی کہاں بشرام

ہنومان جی نے اُسے ہاتھ سے چُھو کر پرنام کر کے کہا۔ ہے بھائی! شری رام جی کے کام کو پُورا کئے بغیر مجھے آرام کہاں۔

جات پون سُت دیونہہ دیکھا۔ جانیں کہنہ بل بدھی بسیکھا

سُرسا نام انہہ کے ماتا۔ پٹھنہہ آئے کہی تیہیں باتا

دیوتاؤں نے پون کمار شری ہنومان جی کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اُنکے بل اور بدھی کی پرکھ کرنے کے لئے انہوں نے سُرسا نامی سانپوں کی ماتا کو بھیجا۔ اُس نے آکر ہنومان جی سے یہ بات کہی۔

۲

آج سُرنہہ موہی دینہہ اہارا۔ سُنت بچن کہہ پون کمارا

رام کاج کر پھر میں آووں۔ سیتا کی سُدھ پربھو ہی سُناووں

آج دیوتاؤں نے مجھے آہار (بھوجن) دیا ہے اُس کے بچن سُن کر پون کمار شری ہنومان جی نے کہا۔ شری رام چندر جی کا کام کر کے میں لوٹ آؤں۔ اور سیتا جی کا پتہ پربھو کو بتا دوں۔

تب تو بدن پیٹھیوں آئی۔ ستیہ کہیوں موہی جان دے مائی

کونیہوں جتن دیئے نہیں جانا۔ گرسسی نہ موہی کہیو ہنومانا

تب میں آکر تمہارے مُنہ میں گھُس جاؤں گا۔ تم مجھے شوق سے کھا لینا۔ ہے ماتا! میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ مجھے اب جانے دے وہ ہنومان کو کسی بھی اُپائے سے جانے نہیں دیتی۔ اور ہنومان جی اُس سے پرارتھنا کر رہے ہیں۔ کہ مجھے نہ کھا۔ اور مجھے اپنا کام کر آنے

جوجن بھر تیہی بدن پسارا۔ کپی تن کینہہ دُگن بستارا

سورہ جوجن مکھ تیہیں ٹھئیو۔ ترت پون سُت بتیس بھئیو

اُس نے چار کوس میں اپنا مُنہ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے اپنے شریر کو دُگنا یعنی آٹھ کوس بڑا کر لیا۔ پھر اُس نے سولہ یوجن بھر مُکھ پھیلایا۔ ہنومان جی فوراً بتیس یوجن کے ہو گئے۔

۵

جس جس سُرسا بدن بڑھاوا۔ تاسُ دُون کپی رُوپ دکھاوا

ست جوجن تیہی آنن کینہا۔ اتی لگھو رُوپ پون سُت لینہا

جُوں جُوں سُرسا مُکھ کو پھیلاتی گئی۔ ہنومان جی بھی اُس سے دُگنا بڑا رُوپ کر دکھلاتے گئے۔ آخر اُس سرسا نے سو یوجن بھر مُکھ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا رُوپ بنا لیا۔

۶

بدن پیٹھ پُنی باہر آوا۔ ماگا بدا تاہی سر ناوا

موہی سُرنہہ جیہی لاگ پٹھاوا۔ بدھی بل مرم تور میں پاوا

اور اس کے مُکھ میں گھُس کر فوراً ہی باہر نکل آئے۔ تب اُسے سر نوا کر وداع مانگی۔ اس نے کہا جس کام کے لئے مجھے دیوتاؤں نے بھیجا تھا۔ سو وہ میں نے تمہارے بدھی بل کی پریکشا کر لی ہے۔

دوہا

رام کاج سُب کریہو تم بل بدھی ندھان

آشش دیئے گئی سو ہرش چلیئو ہنومان

ہے بل اور بدھی کے بھنڈار ہنومان! تم شری رام جی کا سب کام پورا کرو گے۔ یہ آشیرواد دے کر وہ چلی گئی۔ تب ہنومان جی پرسن ہو کر آگے چلے۔

نشیچر ایک سندھو مہنہ رہئی۔ کر مایا نبھ کے کھگ گہئی

جیو جنتو جے گگن اُڑا ہیں۔ جل بلوک تنہہ کے پرچھائیں

گہے چھانہہ سک سو نہ اُڑائی۔ ایہی بدھی سدا گگن چر کھائی

سوئے چھل ہنومان کہنہ کینہا۔ تاسُ کپٹ کپی ترت ہی چینہا

اس سمندر میں ایک راکشسی رہتی تھی۔ وہ مایا کر کے آکاش میں اُڑتے ہوئے پنچھیوں کو پکڑ لیتی تھی۔ آکاش میں جو جیو جنتو اُڑتے تھے

وہ جل میں اُن کے عکس کو دیکھ کر پکڑ لیتی تھی۔ جس سے وہ پنچھی پھر اُڑ نہ سکتے تھے اور جل میں گر جاتے تھے۔ اس پرکار وہ جل چر اُڑنے والے پنچھیوں کو سدا کھایا کرتی تھی۔ اس نے ہنومان جی سے بھی وہی چھل کیا۔ ہنومان جی نے فوراً ہی اُس کے کپٹ کو جان لیا۔

۳

تاہی مار مارُت سُت بیرا۔ باردھی پار گیئو متی دِھیرا
تہاں جائے دیکھی بن شوبھا۔ گنجت چنچریک مدھو لوبھا

اُس کو مار کر پَون کمار دھیر بدّھی ویر ہنومان سمندر کے پار چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے بن کی شوبھا دیکھی۔ شہد کے لالچی بھونرے گنجار کر رہے تھے۔

۴

نانا ترو پھل پھول سُہائے۔ کھگ مرگ برند دیکھ من بھائے
سَیل بسال دیکھ ایک آگیں۔ تا پر دھائے چڑھیو بھے تیاگیں

طرح طرح کے درخت پھل پھولوں سے لدے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔ پنچھیوں اور پشوؤں کی ٹولیوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔ سامنے ایک بھاری پہاڑی کو دیکھ کر ہنومان جی بے دھڑک اس پر دوڑ کر جا چڑھے۔

۵

اُمانہ کچھ کپی کے ادھیکائی۔ پربھو پرتاپ جو کال ہی کھائی
گِری پر چڑھ لنکا تیہیں دیکھی۔ کہہ نہ جائے اتی دُرگ بسیکھی

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! اس میں ہنومان جی کی کچھ بڑائی نہیں۔ یہ پربھو شری رام چندر جی کا ہی پرتاپ ہے۔ جو کال کو بھی کھا جاتا ہے۔ پربت پر چڑھ کر ہنومان جی نے لنکا دیکھی۔ بہت ہی بڑا قلعہ ہے۔ جس کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

۶

اتی اُتنگ جل ندھی چہوں پاسا۔ کنک کوٹ کر پرم پرکاسا

وہ قلعہ بہت ہی اونچا ہے۔ چاروں طرف سے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد سونے کی چار دیواری کا بہت ہی پرکاش ہو رہا ہے۔

چھند

کنک کوٹ بچتر منی کرت سُندر آیتنا گھنا
چوہٹّ ہٹّ سُبٹّ بیتھیں چارُ پُر بہو بدّھی بنا

گج باجی کھچّر نکر پد چر رتھ برُوتھنہ کو گنے
بہو رُوپ نسچر جوتھ اتی بل سین برنت نہیں بنے

سونے کی چار دیواری عجیب و غریب رتنوں سے جڑی ہوئی ہے۔ اس کے اندر بہت سے سُندر گھر ہیں۔ چوراہے، بازار، سڑکیں اور گلیاں بہت ہی سُندر ہیں۔ سُندر نگر بہت پرکار سے سجا ہوا ہے۔ ہاتھی گھوڑے خچروں کے جھنڈ، پیدل چلنے والوں اور رتھوں کے سموہ کی گنتی نہیں کی جا سکتی۔ طرح طرح کی شکلوں کے راکشسوں کے گروہ ہیں۔ مہابلوان راکشسی فوج کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔

چھند

بن باگ اُپبن باٹکا سر کوپ باپیں سوہہیں
نر ناگ سُر گندھرب کنیا رُوپ مُنی من موہہیں
کہُں مال دیہہ بسال سَیل سمان اتی بل گرجہیں
نانا اکھاریہہ بھِرہیں بہو بدّھی ایک ایکنہہ ترجہیں

بن، باغ، باغیچے، پھلواڑیاں، تالاب، کوئیں اور باؤلیاں شوبھا پا رہی ہیں۔ منش، ناگ، دیوتا اور گندھرو جاتی کی کنیائیں اپنی خوبصورتی سے مُنیوں کے من کو بھی موہ رہی ہیں۔ کہیں پہاڑ جیسے بھاری شریر والے بڑے ہی بلوان پہلوان گرج رہے ہیں۔ وہ انیکوں اکھاڑوں میں آپس میں کُشتیاں لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو للکار رہے ہیں۔

چھند

کر جتن بھٹ کوٹنہہ بکٹ تن نگر چہُں دسی رچھہیں
کہُں مہش مانش دھینو کھر اج کھل نسا چر بھچھہیں
ایہی لاگ تلسی داس انہہ کی کتھا کچھ ایک ہے کہی
رگھوبیر سر تیرتھ شریرنہہ تیاگ گتی پیہہیں سہی

وکرال شریر والے کروڑوں یودھا جتن کئے ہو کر چاروں طرف سے لنکا کی رکھوالی کر رہے ہیں۔ کہیں دُشٹ راکشس بھینسوں منشوں، گائیوں، گدھوں اور بکروں کو کھا رہے ہیں۔ تلسی داس جی نے راکشسوں کی تھوڑی سی کتھا اس لئے کہی ہے۔ کہ یہ سب

شری رام جی کے بان روپی تیرتھ میں اپنے شریروں کو تیاگ کر شبھ گتی پائیں گے۔

دوہا

پرُ رکھوارے دیکھ بہو کپی من کینہہ بچار
اتی لگھو روپ دھروں نسی نگر کروں پیسار

نگر کے اوپر گہرہ پہرے داروں کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھ کر ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ بہت ہی چھوٹا سا روپ دھارن کر کے رات کے وقت لنکا میں داخل ہو جاؤں

چوپائی

مسک سمان روپ کپی دھری۔ لنکہی چلیئو سمر نرہری
نام لنکنی ایک نسیچری۔ سو کہہ چلیسی موہی نندری

مچھر کے سمان چھوٹا سا روپ دھارن کر کے ہنومان جی منش روپ دھارن کرنے والے بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا کو چلے۔ لنکا کے بڑے دروازے پر لنکنی نام کی ایک راکشسی رہتی تھی۔ وہ بولی۔ تم کون ہو جو مجھ سے پوچھے بغیر بڑھے چلے جا رہے ہو۔

جانہی نہیں مرم سٹھ مورا۔ مور اہار جہاں لگ چورا۔
مٹھیکا ایک مہا کپی ہنی۔ رُدھر بمت دھرتی ڈھنمنی

ہے موُرکھ! تو نے میرا بھید نہیں جانا۔ جہاں تک جتنے بھی چور ہیں۔ وہ سب میرا بھوجن ہیں۔ مہا کپی ہنومان جی نے اُس کے گھونسہ کر ایک مُکا مارا۔ وہ خون کی الٹی کرتی ہوئی دھرتی پر گر پڑی۔

پُنی سنبھار اُٹھی سو لنکا۔ جوری پانی کر بنے سنکا
جب راون ہی برہم بر دینہا۔ چلت برنچی کہا موہی چینہا
بکل ہوسی تیں کپی کے مارے۔ تب جانیسو نسیچر سنگھارے
تات مور اتی پُنیہ بہوتا۔ دیکھیوں نین رام کر دوتا

وہ لنکنی راکشسی پھر سنبھل کر اُٹھی اور ڈرتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر ہنومان جی سے بنتی کرنے لگی۔ اور کہنے لگی کہ جب برہما جی نے راون کو وردان دیا تھا۔ تب چلتے وقت انہوں نے مجھے کہا تھا: کہ راکشسوں کے ناش کے وقت کی پہچان یہ ہے کہ جب تو بندر کے مارنے سے دیاکل ہو جائے۔ تب تو جان لینا کہ راکشسوں کا ناش ہونے والا ہے۔ ہے تات! میرے بہت ہی پُنیہ ہیں۔ جو میں اپنی آنکھوں سے آپ کو یعنی شری رام جی کے دوت کو دیکھ رہی ہوں۔

دوہا

تات سورگ اپبرگ سُکھ دھریئے تُلا ایک انگ
توُل نہ تاہی سکل مل جو سُکھ لو ست سنگ

ہے تات! سورگ اور مکتی کے سب سُکھوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے تو وہ دوسرے پلڑے میں رکھے ہوئے چھن بھر کے بھی ست سنگ سے ملے ہوئے سُکھ کی برابری نہیں کر سکتے۔

چوپائی

پربس نگر کیجے سب کاجا۔ ہردے راکھ کوسل پُر راجا
گرل سُدھا ریپو کریں متائی۔ گوپد سندھو انل سِتلائی

اپنے ہردے میں اودھ نریش شری رام جی کا دھیان دھر کر تم لنکا میں داخل ہو کر سب کام کرو۔ اس پُرش کے لئے زہر امرت بن جاتی ہے۔ دشمن مترتا کرنے لگتے ہیں۔ اور سمندر گائے کے کھر کے برابر ہو جاتا ہے۔

گرُڑ سمیر رینو سم تاہی۔ رام کرپا کر چتوا جاہی
اتی لگھو روپ دھریو ہنومانا۔ پیٹھا نگر سمر بھگوانا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرُڑ جی! اس کے لئے سُمیرو پربت مٹی کی کن کے سمان ہو جاتا ہے۔ جیسے شری رام جی نے ایک بار کرپا کر کے دیکھ لیا (اور خاص جس پر ایک دفعہ کرپا درشٹی کی) تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا روپ دھارن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی کا سمرن کر کے لنکا میں داخل ہو گئے۔

مندر مندر پرتی کر سودھا۔ دیکھے جہنہ تہنہ اگنت جودھا
گیئو دسانن مندر ماہیں۔ اتی بچتر کہہ جات سو ناہیں

انہوں نے ایک ایک محل کی تلاش کی۔ وہاں بے شمار یودھا دیکھے پھر وہ راون کے محل میں گئے۔ وہ بہت ہی نرالا تھا جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

سین کئیں دیکھا کپی تیہی۔ مندر مہنہ نہ دیکھ بیدیہی

بھون ایک پُنی دیکھ سُہاوا ۔ ہری مندر تہہ بھِن بناوا

ہنومان جی نے محل میں راون کو سوتے ہوئے دیکھا ، لیکن محل میں جانکی جی کہیں دکھائی نہ دی پھر ایک سُندر محل دکھائی دیا ۔ اس محل میں بھگوان کا ایک الگ مندر بنا ہوا تھا ۔

دوہا

رام آیُدھ انکت گرہ سوبھا برنی نہ جائے
نو تلسیکا برند تہہ دیکھ ہرش کپی رائے

اس محل پر شری رام جی کے دھنش بان کی تصویریں کھدی ہوئی تھیں ۔ اُن کی شوبھا کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۔ وہاں نئے نئے تُلسی کے لگے ہوئے بہت سے پودوں کو دیکھ کر کپی راج شری ہنومان جی بہت پرسن ہوئے ۔

لنکا نسیچر نکر نواسا ۔ اہاں کہاں سجن کر باسا
من مہہ ترک کریں کپی لاگا ۔ تیہیں سمے بھبیشن جاگا

لنکا تو راکشسوں کے سموہ کا نواس ستھان ہے (ارتھات لنکا راکشسوں کی بستی ہے) یہاں بھگوان کے بھگت کی رہائش کہاں ! ہنومان من میں اس پرکار دلیل بازی کرنے لگے ۔ اسی سمے بھبیشن جی جاگ پڑے ۔

رام رام تیہیں سمرن کینہا ۔ ہردے ہرش کپی سجن چینہا
ایہی سن ہٹھ کری ہیں پہچانی ۔ سادھو تے ہوئے نہ کارج ہانی

بھبیشن نے رام نام کا سمرن کیا ۔ ہنومان جی انہیں سادھو پُرش جان کر بڑے پرسن ہوئے ۔ ہنومان جی من میں وچار کرنے لگے ۔ کہ ان سے میں ضروری جان پہچان کروں گا ۔ کیونکہ سادھو پُرش سے کارج کی کبھی ہانی نہیں ہوتی بلکہ اُلٹا لابھ ہی ہوتا ہے ۔

بپر روپ دھر بچن سنائے ۔ سُنت بھبیشن اُٹھ تہہ آئے
کر پرنام پوچھی کُسلائی ۔ بپر کہہو نج کتھا بجھائی

برہمن کا روپ دھر کر ہنومان جی نے انہیں پکارا بھبیشن جی سُنتے ہی اُٹھ کر وہاں آ گئے ۔ پرنام کر کے اُن کی کُشل پوچھی ۔ اور کہا کہ ہے برہمن ! اپنی کتھا سمجھا کر کہئے ۔

کی تمہہ ہری داسنہہ مہہ کوئی ۔ مورے ہردے پریتی اتی ہوئی
کی تمہہ رام دین انوراگی ۔ آئیہو موہی کرن بڑبھاگی

کیا آپ کوئی بھگوان کے بھگت ہیں ۔ کیونکہ آپ کو دیکھ کر میرے ہردے میں بہت پریتی بڑھ رہی ہے ۔ یا آپ دین دُکھیوں کے پریمی خود شری رام جی ہیں ۔ جو مجھے گھر بیٹھے بٹھائے کو کرتارتھ کرنے آئے ہیں ۔

دوہا

تب ہنومنت کہی سب رام کتھا نج نام
سُنت جگل تن پُلک من مگن سُمر گن گرام

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی ساری کتھا کہہ کر اپنا نام بتایا ۔ سُنتے ہی دونوں کے شریروں کے روئیں کھڑے ہو گئے ۔ اور شری رام جی کے گُنوں کا سمرن کر کے دونوں کے من پریم میں مگن ہو گئے ۔

چوپائی

سُنہو پون سُت رہنی ہماری ۔ جمے دسنہہ مہہ جیبھ بچاری
تات کبہوں موہی جان اناتھا ۔ کریہیں کرپا بھانوکُل ناتھا

ہے پون کمار میرے رہن سہن کے ڈھنگ کو سنو ۔ میں یہاں لنکا میں ایسے ہی رہتا ہوں ۔ جیسے دانتوں کے بیچ بچاری جیبھ رہتی ہے ۔ ہے تات ! مجھے اناتھ جان کر کیا کبھی سوریہ کُل کے سوامی شری رام چندر جی مجھ پر کرپا کریں گے ۔

تامس تنُ کچھُ سادھن ناہیں ۔ پریتی نہ پد سروج من ماہیں
اب موہی بھا بھروس ہنومنتا ۔ بنو ہری کرپا ملہیں نہیں سنتا

میرا راکشس شریر ہے ۔ جس سے مجھ سے کچھ سادھن نہیں کیا جاتا اور نہ شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم ہی ہے ۔ لیکن ہے ہنومان ! اب مجھے بھروسہ ہو گیا ہے ۔ کہ شری رام جی کی مجھ پر کرپا ہوگی ۔ کیونکہ آپ جیسے سنتوں کے درشن بنا اُن کی کرپا کے نہیں ہوتے ۔

جوں رگھوبیر انُگرہ کینہا ۔ تو تمہہ موہی درس ہٹھ دینہا

سُنہُو بھبیشن پربھو کے ریتی۔ کرہیں سدا سیوک پر پریتی

جب شری رگھوناتھ جی نے مجھ پر کرپا کی ہے۔ تبھی تو آپ نے مجھے گھر بیٹھے بٹھائے کو اپنی مرضی سے آکر درشن دیئے۔ ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھبیشن جی! سُنیئے۔ پربھو کی ریتی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سیوک سے سدا ہی پریتی کیا کرتے ہیں۔

کہُو کون میں پرم کلینا۔ کپی چنچل سبہیں بدھی ہینا
پرات لیئے جو نام ہمارا۔ تیہی دِن تاہی نہ ملے آہارا

بھلا کہئے! میں کونسا اُتم پراتی ہُوں جاتی کا چنچل سبھاؤ بانر اور سب پرکار سے نیچ ہُوں۔ صبح سویرے جو ہم بانروں کا نام بھی لیتا ہے۔ اُسے سارا دن روٹی نصیب نہیں ہوتی۔

دوہا

اَس میں ادھم سکھا سُنُو موہو پر رگھُوبیر
کینہی کرپا سُمرِ گُن بھرے بلوچن نیر

ہے مِتر! سُنو۔ ایسا نیچ میں بانر ہُوں پر شری رگھوبیر جی نے تو مجھ پر بھی کرپا ہی کی ہے۔ بھگوان کے گنوں کا سمرن کرتے ہی ہنومان جی کی آنکھوں میں آنسُو اُمڈ آئے۔

جانتہُوں اَس سوامی بساری۔ پھرہیں تے کاہے نہ ہوہیں دُکھاری
ایہی بدھی کہت رام گُن گراما۔ پایا انروا چیہ بشراما

جو ایسے کرپالو شری رگھوناتھ جی جیسے سوامی کو بھلا کر سنسار میں وشے بھوگوں کے پیچھے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ پھر بھلا وہ کیوں نہ دُکھی ہوں! (ارتھات اُن کا دُکھی ہونا سبھاوک ہی ہے) اِس پرکار شری رام جی کے گن گنوں کو کہتے ہوئے ان دونو نے ایسا وِشرام پایا جس کا ورنن کرنے میں زبان اسمرتھ ہے۔

۲

پُنی سب کتھا بھبیشن کہی۔ جیہی بدھی جنک سُتا تہہ رہی
تب ہنومنت کہا سُنو بھراتا۔ دیکھی چہیوں جانکی ماتا

شری جانکی جی جس پرکار لنکا میں اپنے دن کاٹتی تھیں وہ سب سماچار بھبیشن جی نے ہنومان جی کو کہہ سنایا۔ تب ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھائی سنو۔ میں ماتا جانکی جی کے درشن کرنا چاہتا ہُوں۔

۳

جُگتی بھبیشن سکل سُنائی۔ چلیو پون سُت بدا کرائی
کر سوئی رُوپ گیئو پُنی تہواں۔ بن اسوک سیتا رہ جہواں

بھبیشن نے ہنومان جی کو سیتا جی کے درشن کا ڈھنگ بتلا دیا۔ تب ہنومان جی وداع ہو کر چلے۔ پھر وہی پہلے کا سا مچھر جتنا چھوٹا رُوپ دھر کر وہاں گئے۔ جہاں اشوک بن میں سیتا جی رہتی تھیں۔

۴

دیکھ منہی مُہنہ کینہہ پرناما۔ بیٹھہیں بیت جات نسی جاما
کرس تن سیس جٹا ایک بینی۔ جپتی ہردے رگھوپتی گُن شرینی

سیتا جی کو دیکھ کر ہنومان جی نے انہیں من ہی من میں پرنام کیا۔ انہیں بیٹھے بیٹھے رات کے چاروں پہر بیت جاتے ہیں۔ شریر بہت دُبلا ہو گیا ہے۔ سر پر جٹاؤں کی ایک لٹ ہے۔ ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے گن گنوں کا سمرن کرتی رہتی ہیں۔

دوہا

نج پد نین دیئیں من رام پد کمل لین
پرم دُکھی بھا پون سُت دیکھ جانکی دِین

شری جانکی جی اپنی آنکھوں کو اپنے چرنوں میں لگائے ہوئے ہیں (ارتھات سر جھکائے نیچے کو دیکھ رہی ہیں) اور اُن کا من شری رام جی کے چرن کملوں میں لین ہے۔ جانکی جی کو بے بس دیکھ کر پون پُتر ہنومان جی بہت ہی دُکھی ہوئے۔

چوپائی

ترو پلو مہُنہ رہا لکائی۔ کرے بچار کروں کا بھائی
تیہی اوسر راون تہنہ آوا۔ سنگ ناری بہُہ کیئیں بناوا

ہنومان جی درخت کے پتوں میں چھُپ کر بیٹھے رہے۔ وہ وچار کرنے لگے۔ کہ ہے بھائی! کیا کروں! اتنے میں راون وہاں آیا۔ اُس کے ساتھ بہت سی استریاں ہار شرنگار کئے ہوئے تھیں۔

۲۰۔۲

بہُہ بدھی کھل سیتہی سمجھاوا۔ سام دان بھے بھید دیکھاوا
کہہ راون سُنُو سُمکھی سیانی۔ مندودری آدی سب رانی
تواُنو چری کر یہُوں پن مورا۔ ایک بار بلوکُ مم اورا

ترن دھراوٹ کہت بیدیہی ۔ سُمراودھ پتی پرم سنیہی

اُس دُشٹ نے سیتاجی کو بہت پرکار سمجھایا۔ سام، دان، بھے اور بھید دکھلایا۔ راون نے کہا۔ ہے سندر مُکھی! ہے چِتر سُنو! مندودری وغیرہ سب رانیوں کو میں تمہاری داسی بناؤں گا۔ یہ میری پرتگیا ہے۔ تو ایک بار میری طرف دیکھ تو سہی! تب تنکے کی اوٹ کرکے جانکی جی نے اپنے پریتم اودھ نریش شری رام چندر جی کا سمرن کرکے راون سے کہا۔

۴
سُنو دس مُکھ کھدیوت پرکاسا۔ کبھُوں کہ نلینی کرے بکاسا
اس من سمجھ کہت جانکی ۔ کھل سُدھ نہیں رگھوبیر بان کی

ہے دس مُکھ! سُن۔ جگنو کی روشنی سے کیا کبھی کملنی کھِل سکتی ہے! تو اپنے لئے بھی ایسا ہی من میں سمجھ لے۔ جانکی جی نے پھر کہا۔ ہے دُشٹ! تجھے شری رگھوناتھ جی کے بان کی خبر نہیں۔

۵
سٹھ سُونیں ہر آنیہی موہی۔ ادھم نِلج لاج نہیں توہی

ارے پاپی! تو مجھے اکیلی دیکھ کر ہر لایا۔ ارے نیچ بے شرم! تجھے شرم نہیں آتی۔

دوہا

آپُ ہی سُن کھدیوت سم رامہی بھانو سمان
پرُش بچن سُن کاڈھ اس بولا اتی کھسیان

اپنے کو جگنو کے سمان اور شری رام جی کو سورج کے سمان سُن کر اور سیتاجی کے جگر تراش بچنوں کو سُن کر راون تلوار نکال کر شرمندہ ہُوا بڑے غصے ہو کر سیتاجی سے بولا۔

چوپائی

سیتا تیں مم کرت اپمانا۔ کٹہوں تو سر کٹھن کرپانا
ناہیں تو سپدِ مانُ مم بانی۔ سُمُکھی ہوت نہ تا جیون ہانی

سیتا! تو نے میری بے عزتی کی ہے، میں اس کٹھور تلوار سے تیرا سر کاٹ ڈالوں گا۔ نہیں تو جلدی میری بات مان لے۔ ہے سندر مُکھی! نہیں تو تیرے جیون کی ہانی ہو گی۔

سیام سروج دام سم سُندر۔ پربھُو بھج کری کر سم دسکندھر
سو بھج کنٹھ کہ تو اسی گھورا۔ سُنو سٹھ اس پروان پن مورا

سیتاجی نے کہا۔ ہے دسکندھر! پربھُو کی بھُجا کمل کی مالا کے سمان سُندر اور ہاتھی کی سونڈ کے سمان بڑی اور طاقتور ہے یا تو وہ بھُجا ہی میرے گلے میں پڑیگی یا تیری بھیانک تلوار۔ ہے دُشٹ! سُن۔ یہ میرا سچا پرن ہے۔

۳
چندرہاس ہرو مم پری تاپم ۔ رگھوپتی برہ انل سنجاتم
سیتل نسِت بہسی بر دھارا ۔ کہہ سیتا ہرو مم دُکھ بھارا

سیتاجی تلوار سے کہتی ہیں۔ ہے تلوار! شری رگھوناتھ جی کے ویوگ کی اگنی سے پیدا ہوئی میری جلن کو تو دُور کر دے۔ تیری دھار بڑی شیتل اور چمکدار اور سریشٹھ ہے۔ تو میرے دُکھ کے بوجھ کو ہر لے۔

۴
سُنت بچن پُنی مارن دھاوا۔ مئیتنیاں کہہ نیتی بجھاوا
کہیسی سکل نسیچری بولائی۔ سیتاہی بہو بدھی تراسہو جائی

سیتاجی کے بچن سنتے ہی راون مارنے کو دوڑا تب مے دانو کی پتری مندودری نے نیتی کہہ کر راون کو سمجھایا۔ تب راون نے راکشسیوں کو بلوا کر کہا کہ جا کر سیتا کو بہت پرکار سے بھے دکھلاؤ۔

۵
ماس دِوس مہُنہ کہا نہ مانا۔ تو میں مارب کاڈھ کرپانا

اگر یہ ایک مہینہ میں میرا کہنا نہ مانے گی۔ تو میں تلوار نکال کر اس کو مار دوں گا۔

دوہا

بھون گیئو دس کندھر اہاں پساچنی برند
سیتہی تراس دکھاویں دھرہیں رُوپ بہو مند

یہ کہہ کر راون راج محل کو چلا گیا۔ یہاں راکشسیوں کی منڈلی بہت سے ڈراونے رُوپ دھر کر سیتاجی کو ڈرانے لگی۔

ترجٹا نام راچھسی ایکا۔ رام چرن رتی نپن بیبیکا
سبنہو بول سُنائے سی سپنا۔ سیتہی سیئے کر ہو ہت اپنا

اس راکششی منڈلی میں ترجٹا نام کی ایک راکششی تھی۔ وہ شری رام جی کے چرنوں میں پریم رکھتی تھی۔ اور گیان وان تھی۔ اس نے سب راکششوں کو بلاکر اپنا سپنا سنایا۔ اور کہا کہ تم سب سیتا جی کی سیوا کرکے اپنا کلیان کرلو۔

۳۰۲
سپنیں بانر لنکا جاری۔ جاتُ دھان سینا سب ماری
کھر آرُوڑھ نگن دس سیسا۔ مُنڈت سر کھنڈت بھج بیسا
ایہی بدھی سو دچھن دسی جائی۔ لنکا منہوں بھیشن پائی
نگر پھری رگھوبیر دوہائی۔ تب پربھو سیتا بول پٹھائی

سنو۔ سپنے میں شری رام جی کے بھیجے ہوئے ایک بندر نے لنکا جلا ڈالی اور راکششوں کی ساری فوج کو مار دیا۔ راون سر منڈے ہوئے اپنی بیس بھجا کٹائے بالکل ننگا گدھے پر سوار ہوا دکھن (یم پُری کی طرف) کو جا رہا ہے۔ لنکا کا راج بھبیشن نے پالیا ہے۔ نگر میں شری رام جی کی دوہائی پھر گئی۔ تب پربھو نے سیتا کو بلالیا۔

۴
یہ سپنا میں کہئوں پکاری۔ ہوئہی ستیہ گئیں دن چاری
تاسُ بچن سُن تے سب ڈریں۔ جنک سُتا کے چرننہہ پڑیں

میں دعوے سے کہتی ہوں۔ کہ میرا یہ سپنا چند دنوں کے بعد سچا ہوکر رہے گا۔ اس کے بچن سُن کر سب راکششنیاں ڈر گئیں۔ اور سب جانکی جی کے چرنوں پر جا گریں۔

دوہا
جہنہ تہنہ گئیں سکل تب سیتا کر من سوچ
ماس دوس بیتیں موہی مارہی نسیچر پوچ

تب وہ راکششنیاں ادھر ادھر چلی گئیں سیتا جی من ہی میں سوچ کرنے لگیں۔ کہ ایک مہینہ گذر جانے پر نیچ راکشش مجھے مار دیگا۔

چوپائی
ترجٹا سن بولیں کر جوری۔ مات بپتی سنگنی تیں موری
تجوں دیہہ کرو بیگ اُپائی۔ دُسہہ برہ اب نہیں سہہ جائی

ہاتھ جوڑ کر سیتا جی ترجٹا سے کہنے لگیں! ہے ماتا! تو میری مصیبت کی ساتھی ہے۔ جلدی ہی کوئی ایسا اپائے کر کہ جس سے میں اپنے شریر کو چھوڑ سکوں۔ پریتم کا وِیوگ اب مجھ سے سہن نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اسہیہ (ناقابلِ برداشت) ہوگیا ہے۔

۲
آن کاٹھ رچ چتا بنائی۔ مات انل پنی دیہی لگائی
ستیہ کریہی مم پریتی سیانی۔ سُنئے کو شرون سول سم بانی

لکڑیاں لاکر چتا بنا کر سجا دے۔ ہے ماتا! پھر اس چتا میں آگ لگادے۔ میرے تئیں جو تیری پریتی ہے۔ اس کو سچا کر دکھا راون کے شول کے سمان دکھدائک بچنوں کو کانوں سے کون سُنے۔

۳
سُنت بچن پد گہہ سمجھائیسی۔ پربھو پرتاپ بل سُجس سُنائیسی
نسی نہ انل مِل سُنو سُکماری۔ اس کہہ سو نج بھون سدھاری

سیتا جی کے بچن سُن کر ترجٹا نے اُن کے چرن پکڑ کر سمجھایا اور پربھو شری رام جی کا پرتاپ بل اور سُندر یش سُنایا۔ اس نے کہا۔ ہے نازک بدن سیتا! سنو۔ رات کے وقت آگ نہیں مل سکتی۔ ایسا کہہ کر وہ اپنے گھر گئی۔

۴
کہہ سیتا بدھی بھا پرتیکولا۔ ملیہی نہ پاوک مٹہی نہ سولا
دیکھیت پرگٹ گگن انگارا۔ اون نہ آوت ایکیو تارا

سیتا جی من ہی من کہنے لگیں۔ بدھاتا ہی اُلٹ ہوگیا۔ نہ آگ ملیگی اور نہ یہ برہ پیڑا مٹے گی۔ آکاش میں انگارے صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ پرنتو زمین پر ایک بھی تارا نہیں آتا۔

۵
پاوک مئے سسی سروت نہ آگی۔ مانہوں موہی جان ہت بھاگی
سُنہی بنئے مم بٹپ اسوکا۔ ستیہ نام کرو ہرو مم سوکا

اگنی مئے چندرما بھی مجھے قسمت کی ماری جان کر آگ نہیں برساتا۔ ہے اشوک کے درخت! میری پرارتھنا سنو۔ میرا شوک ہر لو۔ اور اپنا اشوک (شوک سے رہت) نام سچا کرکے دکھلاؤ۔

۶
نوتن کسلے انل سمانا۔ دیہی اگنی جن کرہی نداناا
دیکھ پرم برہاکل سیتا۔ سو چھن کپی ہی کلپ سم بیتا

تیرے نئے نئے کومل پتے اگنی کے سمان ہیں۔ اسلئے تو مجھے اگنی دے۔ مجھ برہمن کے برہ روگ کا انت نہ دیکھ سیتاجی کو شری رام جی کے ویوگ میں پرم ویاکل دیکھ کر ہنومان جی کو وہ تھوڑا سا سماں کلپ کے سمان گذرا۔

(سورٹھا) کپی کر ہردے بچار دینہہ مدرکا ڈار تب
جنو اسوک انگار دینہہ ہرش اٹھ کر گہیو

تب ہنومان جی ہردے میں وچار کر سیتاجی کے سامنے درخت کے پتوں میں سے گرا کر انگوٹھی ڈالدی۔ مانو اشوک برکش نے سیتاجی کو من چاہا انگارہ دے دیا ہو۔ سیتاجی نے فوراً اٹھ کر پرسن ہو کر انگوٹھی کو ہاتھ میں لے لیا۔

تب دیکھی مدرکا منوہر۔ رام نام انکت اتی سندر
چکت چتو مدری پہچانی۔ ہرش بشاد ہردے اکلانی

اس منوہر انگوٹھی کو سیتاجی نے دیکھا اس پر رام نام لکھا ہوا تھا۔ سیتاجی نے انگوٹھی کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ وہ بڑی حیران ہوئیں۔ اور انگوٹھی کو دیکھکر وہ دکھ اور سکھ کے وش ہو کر تڑپ اٹھیں۔

جیت کو سکے اجے رگھو رائی۔ مایا تیں اس رچ نہیں جائی
سیتا من بچار کر نانا۔ مدھر بچن بولیو ہنومانا

وہ سوچنے لگیں کہ شری رگھوناتھ جی تو اجے (جو جیتے نہ جا سکیں) ہیں۔ انکو کون جیت سکتا ہے؟ لہٰذا یہ انگوٹھی یہاں کیسے آئی۔ رگھوناتھ جی کو جیت کر جبراً ان سے انگوٹھی چھین کر تو کوئی نہیں لا سکتا) اور کسی مایا (جادوگری) سے بھی یہ دویہ انگوٹھی بنائی نہیں جا سکتی سیتاجی من میں انیک پرکار کے وچار کر رہی ہیں۔ اتنے میں ہنومان جی میٹھے بچن بولے۔

رامچندر گن برنیں لاگا۔ سنت ہی سیتا کر دکھ بھاگا
لاگیں سنیں شرون من لائی۔ آدہو تیں سب کتھا سنائی

وہ شری رام جی کے گنوں کا ورنن کرنے لگے۔ سنتے ہی سیتاجی کی پیڑا بھاگ گئی۔ وہ من لگا کر کانوں سے پربھو کے گنوں کو سننے لگیں ہنومان جی نے شروع سے لے کر ساری کتھا سیتاجی کو کہہ سنائی۔

شرونامرت جیہیں کتھا سہائی۔ کہی سو پرگٹ ہوت کن بھائی
تب ہنومنت نکٹ چل گیؤ۔ پھر بیٹھیں من بسمے بھیؤ

سیتاجی بولیں! کانوں کے لئے امرت روپ جس نے یہ سندر کتھا کہی۔ ہے بھائی! وہ ظاہر کیوں نہیں ہوتا۔ تب ہنومان جی پاس چلے گئے۔ انہیں دیکھ کر سیتاجی پیٹھ دیکر بیٹھ گئیں۔ اور (بندر کو دیکھکر) انکے من میں بڑا تعجب ہوا۔

رام دوت میں مات جانکی۔ ستیہ سپتھ کرونا ندھان کی

یہ مدریکا مات میں آنی۔ دینہہ رام تمہ کہہ سہدانی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے جانکی ماتا! میں شری رام جی کا دوت ہوں۔ کرپا ندھان شری رام جی کی مجھے سچی قسم ہے۔ ہے ماتا! یہ انگوٹھی میں ہی لایا ہوں۔ شری رام جی نے آپکے لئے یہ بطور نشانی بھیجی ہے۔

نر بانرہی سنگ کہو کیسیں۔ کہی کتھا بھئی سنگتی جیسیں

سیتاجی نے پوچھا نر اور بانر کا میل کہو کیسے ہوا؟ تب ہنومان جی نے جیسے میل ملاپ ہوا تھا۔ وہ سب کتھا کہہ سنائی۔

(دوہا) کپی کے بچن سپریم سن اپجا من بسواس
جانا من کرم بچن یہ کرپا سندھو کر داس

ہنومان جی کے الیلے پریم بھرے بچن سیتاجی کے من میں یہ وشواس ہوا کہ من بچن اور کرم سے یہ بانر کرپا کے سمندر شری رام جی کا سیوک ہے۔

(چوپائی)
ہری جن جان پریتی اتی گاڑھی۔ سجل نین پلکاولی باڑھی
بوڑت برہ جلدھی ہنومانا۔ بھئے ہو تات موکہہ جل جانا

اسے بھگوان کا سیوک جان کر سیتاجی کو اس پر بہت گہرا پریم ہو گیا۔ نیتروں میں آنسو امڈ آئے۔ اور شریر بےحد پلکت ہو گیا۔ سیتاجی نے کہا۔ ہے تات ہنومان! رام کے ویوگ روپی سمندر میں ڈوبتی ہوئی مجھکو تم پار لگانے کے لئے جہاز ہو گئے۔

اب کہو کشل جاؤں بلہاری۔ انج سہت سکھ بھون کھراری
کومل چت کرپال رگھو رائی۔ کپی کیہی ہیتو دھری نٹھرائی

میں بلہاری جاتی ہوں۔ اب لکشمن جی سہت سکھ کے دھام کھر کے شترو شری رام جی کی کشل کہو۔ شری رگھوناتھ جی تو نرم دل اور کرپالو ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ انہوں نے مجھ سے اتنی سنگدلی اختیار کر لی ہے۔

سہج بانی سیوک سکھ دائک۔ کبہوں ک سرت کرت رگھونایک
کبہوں نین مم سیتل تاتا۔ ہوہہیں نرکھ سیام مردو گاتا

وہ اپنی سبھاوک عادت سے ہی سیوکوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ کیا شری رگھوناتھ جی کبھی میری بھی یاد کیا کرتے ہیں؟ ہے تات! کیا کبھی انکے کومل گنوں کو دیکھکر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی؟

بچن نہ آو نین بھرے باری۔ اہہ ناتھ ہوں نپٹ بساری
دیکھ پرم برہاکل سیتا۔ بولا کپی مردو بچن بنیتا

منہ سے بچن نہیں نکلتا۔ نیتروں میں ویوگ کے آنسو امڈ

پڑے۔ وہ بڑے دُکھ سے بولیں۔ ہاناتھ! آپ نے مجھے بالکل ہی بھلا دیا۔ سیتاجی کو برہ سے نہایت دُکھی دیکھ کر ہنومان جی نمر اور کومل بچن بولے۔

۵
ماتُ کُسل پربھُو انج سمیتا۔ توُ دُکھ دُکھی سُکرِپا نیکیتا
جنی جننی مانہُو جیہ اُونا۔ تمہہ تے پربھُو رام کی دُوُنا

ہے ماتا! سُندرکرپا کے دھام پربھُو شری رام جی لکشمن سمیت شریر سے تو کُشل ہیں۔ لیکن آپ کے دُکھ سے دُکھی ہیں۔ ہے ماتا! تو اپنے من میں اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھ شری رام جی کے ہردے میں آپ سے دُوگنا پریم ہے۔

دوہا
رگھوپتی کر سندیس اب سُنُو جننی دھر دھیر
اس کہہ کپی گدگد بھیئو بھرے بلوچن نیر

ہے ماتا! اب حوصلہ رکھ کر شری رگھوناتھ جی کا سندیش سُنو۔ ایسا کہہ کر شری ہنومان جی گدگد ہو گئے۔ اُن کے نیتروں میں پریم کے آنسو بھر آئے۔

چوپائی
کہیُو رام بیوگ تو سیتا۔ موکہنہ سکل بھئے بپریتا
نو ترو کسلے منہوں کر ساُنو۔ کال لنسا سم لنسی سسی بھانُو

ہنومان جی بولے کہ شری رام جی نے کہا ہے۔ ہے سیتا! تُمہارے وِیوگ میں میرے لئے سبھی پدارتھ اُلٹ ہو گئے ہیں۔ برکشوں کے نرم پتے مانو اگنی کے سمان داہ کارک ہو گئے ہیں۔ رات کال راتری کے سمان اور چندرما سوریہ کے سمان ہو گیا ہے۔

۲
کُبلیے بن کنت بن سرسا۔ باردتپت تیل جنُ برسا
جے ہِت رہے کرت تیئی پیرا۔ اُرگ سواس سم تری بدھ سمیرا

کمل کے بن بھالوں کے بن کے سمان ہو گئے ہیں۔ بادل مانو کھولتا ہُوا تیل برساتے ہیں۔ جو بھلائی کرنے والے تھے۔ وہ اب دُکھ دینے لگے ہیں۔ تین پرکار کی شیتل مند اور سگندھت وایو سانپ کے مُکھ سے نکلے ہوئے زہریلے اور گرم سانس کے سمان ہو گئی ہے۔

۳
کہیہُو تیں کچھ دُکھ گھٹ ہوئی۔ کاہی کہوں نہ جان نہ کوئی
تتو پریم کر مم اروُ تورا۔ جانت پریا ایکُ من مورا

کہنے سے بھی دُکھ کچھ گھٹ جاتا ہے۔ پر میں کس سے کہوں؟ یہ دُکھ کوئی دوسرا جانتا نہیں۔ ہے پیاری! میرے اور تیرے پریم کے تتو کو ایک صرف میرا ہی من جانتا ہے۔

۴
سو من سدا رہت تو ہی پاہیں۔ جانُ پریتی رسُ اتنے ہی ماہیں
پربھُو سندیسُ سُنت بیدیہی۔ مگن پریم تن سُدھ نہیں تیہی!

اور میرا وہ من سدا تیرے ہی پاس رہتا ہے۔ بس میرے پریم کا سار اتنے میں ہی جان لینا۔ پربھُو کے سندیش کو سُن کر شری جانکی جی پریم میں مگن ہو گئیں۔ اور انہیں اپنے شریر کی بھی سُدھ نہ رہی۔

۵
کہہ کپی ہردے دھیر دھرُو ماتا۔ سُمِرُ رام سیوک سُکھ داتا
اُر آنہو رگھوپتی پربھُتائی۔ سُن مم بچن تجہو کدرائی

ہنومان جی نے کہا ہے ماتا! من میں حوصلہ رکھو اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے پربھُو شری رام جی کا سمرن کرو۔ اپنے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کی بڑائی کو یاد کرکے اور میرے بچن سُن کر رونا دھونا چھوڑ دو۔

دوہا
نسیچر نکر پتنگ سم رگھوپتی بان کرسانُ
جننی ہردے دھیر دھرُو جرے نسیچر جان

شری رگھوناتھ جی کے بان اگنی رُوپ ہیں اور راکشسوں کے دَل اس اگنی میں بھسم ہونے والے ہیں۔ ہے ماتا! آپ من میں دھیرج رکھو اور راکشسوں کو بھسم ہُوا ہی سمجھو۔

۱
جوں رگھوبیر ہوت سُدھ پائی۔ کرتے نہیں بلمب رگھو رائی
رام بان رُبی اُئیں جانکی۔ تم بروتھ کہنہ جات نسانکی

شری رام چندر جی نے اگر تمہارے یہاں ہونے کی خبر پائی ہوتی تو وہ کبھی دیر نہ کرتے۔ ہے جانکی جی! شری رام جی کے بان رُوپی سورج کے طلوع ہونے پر راکشسوں کی فوج رُوپی اندھیرا کہاں رہ سکتا ہے!

۲ اب ہیں ماتُ میں جاؤں لوائی۔ پربھو آئیسُ نہیں رام دوہائی
کچھک دِوس جننی دھرُو دھیرا۔ کپنہ سہت آئیہیں رگھوبیرا

ہے ماتا! میں تو ابھی آپ کو یہاں سے لے جاؤں لیکن رام جی کی قسم مجھے اُن کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ ہے ماتا! کچھ دن اور حوصلہ رکھو۔ بانر فوج لے کر شری رام جی یہاں آویں گے۔

۳ نِسچر مارِ توہی لے جیہہیں۔ تہُنہ پُر نارد آدی جسُ گیہیں
ہیں سُت کپی سب تمہہی سماتا۔ جاتُ دھان اتی بھٹ بلوانا

اور راکشسوں کو مار کر آپ کو لے جاویں گے نارد آدی رشی مُنی تینوں لوکوں میں اُن کا یش گان کریں گے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے پُتر! سب بانر تمہارے ہی سمان چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ اور راکشس تو بڑے بلوان یودھا ہیں۔

۴ مورے ہردے پرم سندیہا۔ سُن کپی پرگٹ کینہی نج دیہا
کنک بھُودھر آکار سریرا۔ سمر بھینکر اتی بل بیرا

اس لئے میرے ہردے میں یہ بڑا بھاری سندیہہ ہے کہ تم بانر ان راکشسوں کو کیسے جیت سکو گے۔ یہ سُن کر ہنومان جی نے اپنا اصلی شریر پرگٹ کیا۔ سونے کے پربت جیسا چمکدار وکرال وشال شریر تھا۔ جو یُدھ میں بھینکر اور مہابلوان اور ویر تھا۔

۵ سیتا من بھروس تب بھیئو۔ پُنی لگھو رُوپ پون سُت لیئو

تب سیتا جی کے من میں تسلی ہو گئی۔ پھر ہنومان جی نے وہی اپنا چھوٹا سا رُوپ دھارن کر لیا۔

دوہا
سُنو ماتا ساکھا مرگ نہیں بل بُدھی بسال
پربھو پرتاپ تیں گرُڑہی کھائے پرم لگھو بیال

ہے ماتا! سُنئے ہم پشو بانر جاتی میں بل اور بُدھی نہیں ہوتی۔ لیکن بھگوان کے پرتاپ سے چھوٹا سا ناچیز سانپ بھی گرُڑ کو کھا سکتا ہے۔ اور کمزور بھی مہابلوان کو مار سکتا ہے۔

چوپائی

۱ من سنتوش سُنت کپی بانی۔ بھگتی پرتاپ تیج بل سانی
آسِش دِینہی رام پریہ جانا۔ ہوہُو تات بل سیل ندھانا

بھگتی پرتاپ، تیج اور بل سے پری پورن ہنومان جی کی بانی کو سُن کر سیتا جی کے من میں تسلی ہوئی۔ اُنہوں نے ہنومان جی کو شری رام جی کا پیارا جان کر آشیرواد دی۔ کہ ہے تات! تم بل اور شیل کے خزانہ ہو۔

۲ اجرامر گُن ندھی سُت ہوہُو۔ کرہُوں بہت رگھونایک چھوہُو
کرہُوں کرپا پربھو اس سُن کانا۔ نربھر پریم مگن ہنُو مانا

ہے پُتر! تم اجرامر اور گنوں کے خزانہ ہو۔ شری رگھوناتھ جی تم پر بہت کرپا کریں۔ "پربھو تم پر بہت کرپا کریں" یہ بچن کانوں سے سُن کر ہنومان جی بے حد (اننیہ) پریم میں مگن ہو گئے۔

۳ بار بار نائیسی پد سیسا۔ بولا بچن جوری کر کیسا
اب کرت کرتیہ بھیوں میں ماتا۔ آسِش تو امودھ بکھیاتا

ہنومان جی نے بار بار سیتا جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ اور پھر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے ماتا! اب میں کرتارتھ ہو گیا۔ آپ کی آشیرواد اٹل ہے یہ بات پرسدھ ہے۔

۴ سنہو مات موہی اتیسیہ بھوکھا۔ لاگ دیکھ سُندر پھل رُوکھا
سُنو سُت کریں بپن رکھوادی۔ پرم سبھٹ رجنی چر بھاری

ہے ماتا! سُنو۔ ان سُندر پھل والے درختوں کو دیکھ کر مجھے بہت ہی بھوک لگ گئی ہے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے بیٹا! سُنو اس بن کی بڑے بڑے بھاری راکشس یودھا رکھوالی کرتے ہیں۔

۵ تنہہ کر بھے ماتا موہی ناہیں۔ جوں تمہہ سُکھ مانہو من ماہیں

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اگر آپ پرسنّ ہو کر مجھے آگیا دیں تو ان راکشسوں کا تو مجھے ذرا بھر بھی ڈر نہیں ہے۔

دوہا
دیکھ بُدھی بل نپُن کپی کہیو جانکیں جاہُو
رگھوپتی چرن ہردے دھر تات مدھر پھل کھاہُو

ہنومان جی کو بدھی اور بل میں ماہر جان کر جانکی جی نے کہا۔ ہے تات۔ جاؤ۔ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کا ہردے میں دھیان کر کے میٹھے پھل کھاؤ۔

چوپائی

چلیؤ ناۓ سر پیٹھیؤ باگا۔ پھل کھائیسی ترو توریں لاگا
رہے تہاں بہو بھٹ رکھوارے۔ کچھ مارسیی کچھ جائے پکارے

ہنومان جی نے سیتا جی کو پرنام کیا اور پھر باغ میں جا گھسے۔ پھل کھانے لگے۔ اور پیڑوں کو توڑنے لگے۔ وہاں بہت سے یودھا رکھوالے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو ہنومان جی نے مار دیئے اور جو بچ نکلے۔ انہوں نے جا کر راون سے فریاد کی۔

ناتھ ایک آوا کپی بھاری۔ تیہیں اسوک باٹکا اُجاری
کھائیسی پھل اروبٹپ اُپارے۔ رچھک مردمرد مہی ڈارے

ہے ناتھ! ایک بڑا بھاری بندر آیا ہے۔ اس نے اشوک باٹکا کو اُجاڑ دیا ہے۔ اُس نے پھل کھا کر درختوں کو اُکھاڑ پھینکا ہے اور رکھوالوں کو مسل مسل کر کے زمین پر پٹک دیا ہے۔

سُن راون پٹھئے بھٹ نانا۔ تنہہ ہی دیکھ گرجیؤ ہنومانا
سب رجنی چر کپی سنگھارے۔ گئے پکارت کچھ ادھ مارے

یہ سُن کر راون نے بہت سے یودھا بھیجے۔ اُن کو دیکھ کر ہنومان جی گرجے۔ انہوں نے سب راکشسوں کو مار دیا۔ کچھ ادھ موؤں نے جا کر روتے ہوئے پھر فریاد کی۔

پُنی پٹھیو تیہیں اچھ کمارا۔ چلا سنگ لے سبھٹ اپارا
آوت دیکھ بٹپ گہہ ترجا۔ تاہی نپاتی مہا دھنی گرجا

پھر راون نے اپنے پُتر اکشے کمار کو بھیجا۔ وہ اپنے ساتھ بہت سی گنتی کے یودھاؤں کو لے کر چلا۔ اُسے آتے دیکھ کر ہنومان جی نے ہاتھ میں ایک درخت اُٹھا کر لڑنے کے لئے للکارا۔

کچھ مارسیی کچھ مردیسی کچھ ملیسی دھر دھور
دوہا: کچھ پنی جائے پکارے پربھو مرکٹ بل بھور

اُن میں سے کچھ یودھاؤں کو تو ہنومان جی نے مار دیا۔ کچھ کو مسل ڈالا۔ اور کچھ کو لاتوں سے دھول میں ملا دیا۔ کچھ بچے کھچے روتے پیٹتے ہوئے جا کر پھر راون سے فریاد کرنے لگے۔ کہ ہے سوامی! بندر بہت ہی بلوان ہے۔

سُن سُت بدھ لنکیس رسانا۔ پٹھئے سی میگھ ناد بلوانا
مارسی جنی سُت باندھیسو تاہی۔ دیکھئے کپی کہاں کر آہی

پُتر کا مرنا سُن کر راون غصے سے لال پیلا ہو گیا پھر اُس نے اپنے مہا بلوان پُتر میگھ ناد کو بھیجا۔ اور اس نے کہا کہ ہے بیٹا! اس بانر کو مارنا نہیں بلکہ باندھ کر لے آنا۔ تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ وہ کہاں کا بانر ہے۔

۲ چلا اِندرجیت اتُلت جودھا۔ بندھو ندھن سُن اُپجا کرودھا
کپی دیکھا دارُن بھٹ آوا۔ کٹکٹائے گرجا اُرو دھاوا

اندر کو جیتنے والا لاثانی یودھا میگھ ناد چلا۔ اپنے بھائی کے مارے جانے کی خبر سُن کر وہ بہت کرودھ میں تھا۔ ہنومان جی نے دیکھا کہ اب تو بڑا بھاری بھیانک یودھا آیا ہے۔ تب وہ کٹ کٹا کر (دانت پیس کر) گرجے اور دوڑے۔

۳ اتی بسال ترو ایک اُپارا۔ برتھ کینہہ لنکیس کمارا
رہے مہا بھٹ تاکے سنگا۔ گہہ گہہ کپی مردئے نج انگا

انہوں نے ایک بڑا بھاری درخت اُکھاڑ لیا۔ اور اُس سے وار کر کے میگھ ناد کو بغیر رتھ کے کر دیا۔ (اُس کا رتھ توڑ ڈالا۔ اور رتھ کے گھوڑے مار ڈالے) اس کے ساتھ جو بڑے بڑے یودھا تھے اُن کو ہنومان جی نے پکڑ پکڑ کر اپنے شریر سے مسل ڈالا۔

۴ تنہہ ہی نپات تاہی سن باجا۔ بھرے جگل مانہوں گج راجا
مُٹھیکا مار چڑھا ترو جائی۔ تاہی ایک چھن مُورچھا آئی

اُن سب کو مار کر پھر ہنومان جی میگھ ناد سے بھڑ گئے۔ مانو دو مہا بلی ہاتھی لڑ رہے ہیں۔ ہنومان جی نے میگھ ناد کے زور

سے ایک گھونسا مارا۔ اور کود کر درخت پر جا چڑھے میگھ ناتھ کو کچھ ذرا سی دیر کے لیئے مورچھا آ گئی۔

اُٹھ بہوری کینہسی بہُہ مایا۔ جیت نہ جائے پربھنجن جایا

مورچھا سے اُٹھ کر میگھ ناد نے بہت سی مایا رچی لیکن پون کمار ہنومان جی کسی پرکار بھی جیتے نہیں جاتے۔

برہم استر تیہیں سانْدھا کپی من کینہہ بچار
دوہا جوں نہ برہم سر مانیئوں مہما مٹے اپار

انت میں میگھ ناد نے تنگ آ کر برہم استر چلانے کا نسچے کر لیا تب ہنومان جی نے من میں وچار کیا کہ اگر میں برہم استر کو نہ مانوں تو اس کی اپار مہما مٹ جائیگی۔

برہم بان کپی کہُہ تیہیں مارا۔ پرتہوں بار کٹک سنگھارا
تیہیں دیکھا کپی مورچھت بھیؤ۔ ناگ پاس باندھیسی لے گیؤ

اُس نے ہنومان جی کو برہم بان مارا۔ جس کے لگتے ہی وہ زمین پر گر پڑے۔ لیکن گرتے ہوئے بھی انہوں نے بہت سی سینا مار ڈالی۔ جب اس نے ہنومان جی کو مورچھت ہوتے دیکھا۔ تب وہ اُن کو ناگ پاش میں باندھ کر اپنے پتا راون کے پاس لے گیا۔

جاسُ نام جپ سنہو بھوانی۔ بھوبندھن کاٹہیں نرگیانی
تاسُ دُوت کہ بندھ تروآوا۔ پربھو کارج لگ کپی ہیں بندھاوا

شِو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی سُنو۔ جس سوامی کا نام جپ کر گیانی لوگ مہا کٹھن بندھن روپی سنسار سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اُس سوامی کا دُوت بھلا کیسے کسی کے بندھن میں آسکتا ہے۔ ہنومان جی نے تو اپنے آپ ہی پربھو کے کاریہ کے لیئے اپنے آپ کو بندھوا لیا۔

کپی بندھن سُن نسچر دھائے۔ کوتک لاگ سبھا سب آئے
دس مکھ سبھا دیکھ کپی جائی۔ کہہ نہ جائے کچھ اتی پربھتائی

بندر کا بندھا جانا سُن کر راکشس لوگ تماشہ دیکھنے کیلیئے راج دربار میں دوڑے آئے۔ ہنومان جی نے جا کر راون کا دربار دیکھا۔ جس کے ٹھاٹھ باٹھ کا ورنن نہیں کیا جاسکتا۔

کر جوریں سُر دِسپ بنیتا۔ بھرکُٹی بلوکت سکل سبھیتا
دیکھ پرتاپ نہ کپی من سنکا۔ جیمے اہی گن مہنہ گرُڑ اسنکا

ہاتھ جوڑے ہوئے سب دِگپال ارتھات اِندر، ورُن، کبیر آدی سب دیوتا بڑی نمرتا کے ساتھ سہمے ہوئے راون کی جنبش اَبرو کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کا ایسا پرتاپ دیکھ کر بھی ہنومان جی کے من میں ذرا بھی ڈر نہ ہوا۔ وہ ایسے نڈر اور بیدھڑک ہو کر راج دربار میں کھڑے ہیں۔ جیسے سانپوں کے گروہ میں گرڑ جی نڈر ہوتے ہیں۔

کپی ہی بلوک دساسن بہسا کہہ دُر باد
دوہا سُت بدھ سُمرت کینہہ پُن اُپجا ہردے بشاد

ہنومان جی کو دیکھ کر راون گالیاں دیتا ہوا خوب ہنسا۔ پھر جب اپنے پتر اکشے کمار کی اس کے ہاتھوں مرتیو ہو جانے کی یاد آئی۔ تو اُس کے ہردے میں بہت کلیش بڑھا۔

چوپائی

کہہ لنکیس کون تیں کیسا۔ کیہی کیں بل گھالیہی بن کھیسا
کی دھوں شرون سنیہی نہیں موہی۔ دیکھوں اتی اسنگ سٹھ توہی

لنکاپتی راون نے کہا۔ ارے بندر! بتا تو کون ہے۔ کس کے بل پر تُو نے بن کو اُجاڑ کر ویران کر دیا۔ کیا کبھی تو نے میرا نام نہیں سُنا! میں تجھے بہت ہی نڈر دیکھ رہا ہوں۔

مارے نسچر کیہیں اپرادھا۔ کہُہ سٹھ توہی نہ پران کی بادھا
سُنو راون برہمانڈ نکایا۔ پائے جاسُ بل برجتی مایا

کس اپرادھ سے تو نے راکشسوں کو مارا؟ ارے مورکھ! بتا۔ کیا تجھے اپنے پرانوں کا ڈر نہیں ہے؟ ہنومان جی نے کہا۔ ہے راون! سن جن کا بل پا کر مایا اننت کوٹی برہمانڈوں کے سموہوں کو رچتی ہے۔

جاکیں بل برنچی ہری ایسا ۔ پالت سرجت ہرت دس سیسا
جابل سیس دھرت سہہ سانن ۔ دانڈکوس سمیت گری کانن

ہے راون! جن کے بل کے آدھار پر برہما وشنو مہیش سرشٹی کی پیدائش، پرورش اور فنا کرتے ہیں۔ جن کے بل پر ہزاروں مُنھ والے شیش ناگ جی پربت اور بنوں سمیت برہمانڈ کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔

دھرے جو بِوِدھ دیہہ سُرتراتا ۔ تم سے سٹھنہ سکھاون داتا
ہر کودنڈ کٹھن جیہہ بھنجا ۔ تیہی سمیت نرپ دل مدگنجا
کھر دوشن ترسرا اُرُ بالی ۔ بدھے سکل اتلت بل سالی

جو دیوتاؤں کی رکھشا کے لئے طرح طرح کے شریر دھارن کرتے ہیں۔ اور جو تمہارے جیسے مورکھوں کو نصیحت دینے والے ہیں۔ جنہوں نے شوجی کے مہا کٹھن دھنش کو توڑ ڈالا اور اس کے ساتھ ہی سارے راجاؤں کی منڈلی کا غرور بھی توڑ ڈالا۔ جنہوں نے کھر دوشن ترشرا اور بالی کو مار ڈالا۔ جو لاثانی بلوان یودھا تھے۔

دوہا
جاکے بل لَو لیس تیں جتیہو چراچر جھاری
تاس دُوت میں جاکر ہر آنیہو پریہ ناری

جن کے بل کے تھوڑے سے انش کو پاکر تم نے چراچر جگت کو جیت لیا ہے۔ اور جن کی پیاری پتنی کو تم ہر لائے ہو۔ ہے راون! میں انہیں کا دُوت ہوں۔

چوپائی
جانیوں میں تمہار پربھتائی ۔ سہس باہو بری لرائی
سمر بالی سن کر جس پاوا ۔ سُنی کپی بچن بہسی بہراوا

میں تمہاری شہرت اور برائی کو خوب جانتا ہوں۔ سہسباہو کے ساتھ تمہارا یدھ کر کے جیسا کچھ یش کر کے تم نے ہلایت کیا تھا۔ وہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ ہنومان جی کے ان طنز آمیز بچنوں کو سُن کر راون نے ان کی بات کو ہنس کر ٹال دیا۔

۳ - ۲

کھائیوں پھل پربھو لاگی بھوکھا ۔ کپی سبھاؤ تیں توریوں رُوکھا
سب کیں دیہہ پرم پریہ سوامی ۔ مارہیں موہی کمارگ گامی
جنہہ موہی مارا تے میں مارے ۔ تیہی پر باندھیوں تنے تمہارے
موہی نہ کچھ باندھے کی لاجا ۔ کینہہ چہوں نج پربھو کر کاجا

ہے راکشس راج! مجھے بھوک لگی تھی۔ اس لئے میں نے پھل کھائے۔ درختوں کو توڑنا اور مروڑنا یہ تو بندروں کا سبھاؤ ہی ہے۔ اس لئے میں درختوں کو اپنے جاتی سبھاؤ سے پرورش ہو کر توڑا۔ ہے راکشسوں کے راجہ! اپنی دیہہ سبھی کو پیاری ہوتی ہے۔ بدچلن راکشس جب مجھے مارنے لگے۔ تب انہوں نے مجھے مارا۔ اُن کو میں نے بھی مارا۔ اتنے میں تمہارے پُتر میگھناد نے مجھے باندھ لیا۔ مجھے اپنے بندھے جانے کی ذرا بھی شرم نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح بھی ہو میں تو اپنے سوامی کا کام کرنا چاہتا ہوں۔

بنتی کریوں جوری کر راون ۔ سنہو مان تج مور سکھاون
دیکھہو تمہہ نج کل ہی بچاری ۔ بھرم تج بھجو بھگت بھے ہاری

ہے راون! میں ہاتھ جوڑ کر تم سے بنتی کرتا ہوں۔ تم بھیمان چھوڑ کر میری نصیحت کو سنو۔ تم اپنے اُتم ونش کا وچار کر کے دیکھو اور بھرم کو چھوڑ کر بھگتوں کے بھے کو دور کرنے والے بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو۔

۵
جاکیں ڈراتی کال ڈیرائی ۔ جو سُر اسر چراچر کھائی
تاسوں بیرو کبھوں نہیں کیجے ۔ مورے کہیں جانکی دیجے

دیوتا، راکشس اور جڑ چیتن سارے جگت کو کھا جانے والا کال دیو بھی جن کے بھے سے ڈرتا ہے۔ اُن سے کبھی ویر نہ کرنا چاہئے۔ میرا کہنا مانو اور سیتا جی شری رام جی کو دے دو۔

دوہا
پرنتپال رگھو نایک کرونا سندھو کھراری
گئیں سرن پربھو راکھہیں تو اپرادھ بساری

کھر کے شتر شری رگھوناتھ جی تو دیا کے سمندر ہیں۔ اور شرناگتوں کے پالک ہیں۔ اُن کی شرن میں جانے پر وہ تمہیں تمہارا

قصور معاف کر کے شرن میں رکھ لیں گے۔

چوپائی

رام چرن پنکج اُر دھرہو ۔ لنکا اچل راجُ تمہہ کرہو
رشی پلست جسُ بمل مینکا ۔ تیہی سسی مہُنہ جنی ہوہو کلنکا

شری رام جی کے چرن کملوں کو اپنے ہردے میں دھارن کرو۔ اور لنکا کا اچل راج کرو۔ آپکے پُور وج رشی پلست جی کا یش نرمل چندرما کے سمان ہے۔ تم اس چندرما میں کلنک نہ بنو۔

رام نام بنو گرا نہ سوہا ۔ دیکھ بچار تیاگ مد موہا
بسن ہین نہیں سوہ سُراری ۔ سب بھوشن بھوشت بر ناری

رام نام کے بنا بانی شوبھا نہیں پاتی ۔ ابھیمان اور موہ کو تیاگ کر وچار کر دیکھو ہے دیوتاؤں کے دشمن! سب گہنوں سے سجی ہوئی استری بھی کپڑوں کے بنا شوبھا نہیں پاتی۔ ویسے ہی رام نام کے بنا بانی بھی شوبھا نہیں پاتی۔

رام بمکھ سمپتی پربھتائی ۔ جائے رہی پائی بنو پائی
سجل مُول جنہہ سرتنہہ ناہیں ۔ برش گئیں پُنی تبہیں سکھاہیں

رام بمکھ پُرش کی بڑائی اور دھن و مال رہا ہُوا بھی چلا جاتا ہے۔ اس کا پانا نہ پانے کے برابر ہے۔ جن ندیوں کے پیچھے کوئی جھیل ندھی نہیں ہے یعنی جو صرف بارش کے پانی سے ہی بہہ نکلتی ہیں۔ وہ برسات کے خاتمہ پر فوراً ہی پھر سُوکھ جاتی ہیں۔

سُنو دس کنٹھ کہئوں پن روپی ۔ بمکھ رام تراتا نہیں کوپی
شنکر سہس بشنُو اج توہی ۔ سکہیں نہ راکھ رام کر دروہی

ہے وِش مکھ! سُنو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہُوں کہ رام بمکھ کی رکھشا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ شری رام جی کے ساتھ ویر کرنے والے تُم جیسوں کو ہزاروں شنکر، وشنو اور برہما بھی نہیں بچا سکتے۔ (پھر یہ راکشس سینا تو بھلا کس گنتی میں ہے۔)

دوہا

موہ مُول بہہ سُول پرد تیاگہو تم ابھیمان
بھجہو رام رگھو نایک کرپا سندھو بھگوان

موہ ہی جس کی جڑ ہے۔ ایسے بہت دُکھ دینے والے اندھکار میں ابھیمان کو تیاگ دو۔ اور رگھو کُل کے سوامی کرپا ندھان بھگوان شری رام جی کا بھجن کرو۔

چوپائی

جدپی کہی کپی اتی ہت بانی ۔ بھگتی بیبک برتی نے سانی
بولا بہسی مہا ابھیمانی ۔ ملا ہم ہی کپی گر بڑ گیانی

اگرچہ ہنومان جی نے بہت ہی بھلے کی بات کہی۔ جو بھگتی، گیان، ویراگ اور نیتی سے پری پُورن تھی۔ تو بھی مہا ابھیمانی راون بہت ہنس کر بولا کہ ہمیں یہ بندر بڑا ہی گیانی گرو ملا ہے۔

مرتیو نکٹ آئی کھل توہی ۔ لاگیسی ادھم سکھاون موہی
اُلٹا ہوئیہی کہہ ہنو ماناں ۔ متی بھرم تور پرگٹ میں جاناں

ہے دُشٹ! تیری موت نزدیک آپہنچی ہے جو تُو مجھے نصیحت دینے لگا۔ ہنومان جی نے کہا۔ کہ میری موت نہیں کنتو تیری ہی موت آئی ہے۔ تیری بُدھی ٹھکانے نہیں رہی تجھے تو ایسا ہی جان پڑتا ہے۔ اسی لئے تُم اُلٹا سمجھ رہے ہو۔ موت کا سامان تو خود کئے بیٹھے ہو اور دوسروں کو موت کے نزدیک پہنچا ہُوا بتلاتے ہو۔

سُن کپی بچن بہت کھسیانا ۔ بیگ نہ ہرہو مُوڑھ کر پراناں
سُنت نسا چر مارن دھائے ۔ سچوں سہت بھیشن آئے

ہنومان جی کے بچن سُنکر راون بہت ہی کھسیانہ ہو گیا۔ وہ جوش میں راکشسوں کو مخاطب ہو کر بولا۔ ارے اس مُوڑھ کی جان جلدی ہی کیوں نہیں نکال لیتے۔ سنتے ہی راکشس اُسے مارنے دوڑے۔ اتنے میں منتریوں کے سمیت وہاں بھیشن جی آپہنچے۔

نائے سیس کر بنے بہوتا ۔ نیتی برودھ نہ ماریئے دُوتا
آن ڈنڈ کچھ کریئے گوسائیں ۔ سبہیں کہا منتر بھل بھائیں

اُنہوں نے سر نوا کر بہت ہی نمر بھاؤ سے راون سے کہا۔ کہ دُوت کو جان سے مارنا نیتی کی مریادا کے خلاف ہے۔ ہے سوامی! اسے کچھ اور سزا دینی چاہئے۔ سب نے کہا ہاں مہاراج!

یہ صلاح اچھی ہے۔

۵ سُنت بہسی بولا دسکندھر ۔ انگ بھنگ کر پٹھیے بندر

یہ سُنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ ٹھیک ہے بندر کو اس کا کوئی انگ کاٹ کر واپس بھیج دیا جائے۔

کپی کیں ممتا پُونچھ پر سبہی کہیوں سمجھائے
تیل بوربیٹ باندھہ پُنی پاوک دیہو لگائے

میں تُم سب کو سمجھا کر کہتا ہوں کہ بندر کی ممتا پُونچھ پر ہوتی ہے (ازلقات بندر کو اپنی پونچھ پیاری ہوتی ہے)۔ اس لئے تیل میں کپڑا بھگو کر اس کی پونچھ پر باندھ کر پھر آگ لگا دو۔

چوپائی

پُونچھ ہین بانر تہنہ جائیہی ۔ تب سٹھ نج ناتھہی لے آئیہی
جنہہ کے کینہہ سی بہت بڑائی ۔ دیکھیوں میں تنہہ کے پربھتائی

جب یہ بانر اپنی پونچھ کے بنا اپنے سوامی کے پاس جائیگا تب یہ مورکھ اپنے سوامی کو ساتھ لے آئے گا۔ جن کی اس نے بہت بڑائی کی ہے۔ میں بھی اُن کے سامرتھ کو دیکھ لُوں گا۔

۲ بچن سُنت کپی من مُسکانا ۔ بھئے سہائے سارد میں جانا
جاتُ دھان سُن راون بچنا ۔ لاگے رچیں موڑھ سوئے رچنا

ہنومان جی یہ بچن سُن کر مُسکرا دیئے اور من ہی من میں کہنے لگے کہ میں جان گیا۔ کہ سرسوتی دیوی راون کے مُنہ چڑھ کر ایسے بچن کہلوا کر میری مددگار ہوئی ہے۔ راون کے بچن سُن کر راکشس مُوڑھ لوگ پونچھ کو آگ لگانے کی تیاری کرنے لگے۔

۳ رہا نہ نگر بسن گھرت تیلا ۔ باڑھی پُونچھ کینہہ کپی کھیلا
کوتک کہنہ آئے پُر باسی ۔ مارہیں چرن کرہیں بہو ہانسی

ہنومان جی نے ایسا کھیل کیا کہ وہ اپنی پونچھ کو بڑھاتے گئے حتیٰ کہ لپیٹتے لپیٹتے نگر بھر میں سارا کپڑا اور تیل ختم ہو گیا۔ نگر واسی لوگ تماشا دیکھنے آئے۔ وہ اپنے پاؤں سے ہنومان جی کو ٹھوکر مارتے ہیں اور اُنکی بہت ہنسی اُڑاتے ہیں۔

باجہیں ڈھول دیہیں سب تاری ۔ نگر پھیر پُنی پُونچھ پرجاری
پاوک جرت دیکھ ہنومنتا ۔ بھیو پرم لگھو روپ ترنتا

ڈھول بجتے ہی سب لوگ تالیاں بجا رہے ہیں۔ سارے نگر میں گھُما کر ہنومان جی کی پونچھ کو آگ لگا دی گئی۔ آگ جلتی دیکھ کر ہنومان جی فوراً ہی چھوٹے روپ کے ہو گئے۔

۵ نبک چڑھیو کپی کنک اٹاریں ۔ بھئیں سبھیت نسا چرنا ریں

اس طرح بریم پاش سے نکل کر ہنومان جی سونے کی اٹاریوں پر جا چڑھے۔ اُن کو دیکھ کر راکشسوں کی استریاں ڈر کے مارے سہم گئیں۔

دوہا

ہری پریرت تیہی اوسر چلے مرُت اُنچاس
اٹہہاس کر گرجا کپی بڑھ لاگ اکاس

بھگوان کی پریرنا سے اُس سمے اُنچاس ہوائیں چلنے لگیں۔ ہنومان جی بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجے۔ اور بڑھ کر آکاش سے جا لگے۔

چوپائی

دیہہ بسال پرم ہرو آئی ۔ مندر تیں مندر چڑھ دھائی
جرے نگر بھالوگ بیحالا ۔ جھپٹ لپٹ بہو کوٹی کرالا

پھر وشال رُوپ ہو کر بڑی پھُرتی سے وہ ایک مکان سے کود کر دوسرے مکان پر چڑھ جاتے ہیں۔ سارا نگر جل رہا ہے۔ لوگ بے حال تڑپنے لگے۔ کروڑوں آگ کی بھینکر لپٹیں بھڑ بھڑا رہی ہیں۔

۲ تات ماتُ ہا سُنئے پکارا ۔ ایہی اوسر کو ہم ہی آ بارا
ہم جو کہا یہ کپی نہیں ہوئی ۔ بانر روپ دھریں سُر کوئی

چاروں طرف ہا ہا کار مچ گئی۔ ہا تات ہا ہا مَیا! اس وقت کون ہمیں بچائے گا۔ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بندر نہیں ہے۔ بندر کے رُوپ میں کوئی دیوتا ہے۔

۳ سادھو اوگیا کر پھل ایسا ۔ جرے نگر اناتھ کر جیسا
جارا نگر نمش ایک ماہیں ۔ ایک بھشن کر گرہ ناہیں

ساد ہو کے اناد ر کرتے کا یہ پھل ہے۔ کہ سارا نگر اس پرکار جل رہا ہے۔ جیسے کہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ ہنومان جی نے چھن بھر میں ہی ساری لنکا جلا ڈالی۔ ایک بھبیشن کا گھر بچا دیا۔

تاکر دوُت انل جیہیں سِرجا۔ جرا نہ سو تیہی کارن گر یجا
الٹ پلٹ لنکا سب جاری۔ کود پرا پُنی سِندھو مجھاری

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی جس پربھو نے اگنی کی رچنا کی۔ بھلا اُن کے دُوت ہنومان جی خود کیسے اگنی سے جلتے! اِسی باعث اُنہیں ذرا بھر سینک نہ لگا۔ ہنومان جی نے اُلٹ پلٹ کر سب لنکا جلا دی۔ اور خود پھر سمندر میں کود پڑے۔

دوہا
پوُنچھ بجھائے کھوئے شرم دھر لگھو روُپ بہور
جنک سُتا کے آگیں ٹھاڑھ بھیئو کر جور

پونچھ کی اگنی بجھا کر تھکاوٹ کو دور کر کے اور چھوٹا سا روُپ دھارن کر کے ہنومان جی شری جانکی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔

مات موہی دیجے کچھ چینہا۔ جیسیں رگھوناتھ موہی دینہا
چوڑامنی اُتار تب دیئو۔ ہرش سمیت پون سُت لیئو

(ہنومان جی نے کہا) ہے ماتا! جیسے یہاں آتے سمے شری رگھوناتھ جی نے مجھے آپکے واسطے نشانی کے طور پر انگوٹھی دی تھی۔ ویسے ہی اب یہاں سے جاتے سمے آپ بھی اُن کے لئے اپنی کوئی نشانی دیں۔ تب سیتا جی نے ہاتھ سے اُتار کر چوڑامنی دی۔ ہنومان جی نے پرسن ہو کر اُسے لے لیا۔

کہیو تات اس مور پرناما۔ سب پرکار پربھو پورن کاما
دین دیال برد سنبھاری۔ ہرہو ناتھ مم سنکٹ بھاری

ہے تات! جا کر میرا اُن سے پرنام کہنا۔ اور یہ بھی کہنا کہ آپ تو سب پرکار سے پورن کام ہیں۔ لیکن تو بھی دین دکھیوں پر دیا کرنے میں ہی آپ کی شان ہے۔ اس لئے ہے ناتھ اپنے دین دیال سبھاو کے کارن آپ میرے سنکٹ کو دور کیجئے۔

تات سکر سُت کتھا سنائیہو۔ بان پرتاپ پربھوہی سمجھائیہو
ماس دوس مہں ناتھ نہ آوا۔ تو پنی موہی جیئت نہیں پاوا

ہے تات! پران ناتھ کو جا کر اندر کے پُتر جینت کی گھٹنا (واقعہ) سُنانا اور پربھو کو اُن کے بان کے پرتاپ کی یاد دہانی کرا۔ اگر پران ناتھ ایک مہینے میں نہ آئیں گے تو پھر مجھے جیتی نہ پائیں گے۔

کہو کپی کیہی بدھی راکھوں پرانا۔ تمہ تات کہت اب جانا
تمہی دیکھ سیتل بھئی چھاتی۔ پُنی مو کہہ سوئی دِن سو راتی

ہے ہنومان! کہو میرے جینے کا کیا سہارا ہے۔ تمہیں دیکھ کر چھاتی ٹھنڈی ہوئی تھی۔ پرنتو اب تم بھی جانا چاہتے ہو مرے لئے پھر وہی غم کے دن اور آہ بھری راتیں۔

جنک سُتہی سمجھائے کر بہو بدھی دھیرج دینہہ
چرن کمل سِر نائے کپی گونو رام پہیں کینہہ

ہنومان جی نے جانکی جی کو سمجھا کر بہت پرکار سے تسلی دی۔ اور پھر اُن کے چرن کملوں میں پرنام کر کے شری رام جی کے پاس چلے۔

چلت مہا دھُنی گرجے سی بھاری۔ گربھ سروہیں سُن نسیچر ناری
ناگھ سِندھو ایہی پارہی آوا۔ سبد کلکلا کپنہہ سُنادا

چلتی بار ہنومان جی اتنی بڑی بھاری آواز سے گرجے۔ کہ اُس گرج کو سُن کر راکشسوں کی استریوں کے گربھ گرنے لگے۔ سمندر لانگھ کر وہ اُس پار آئے۔ اور انہوں نے بانروں کو کلکلا شبد سُنایا (خوشی کا شبد)

ہرشے سب بلوک ہنومانا۔ نوتن جنم کپنہہ تب جانا
مکھ پرسن تن تیج براجا۔ کینہسی رام چندر کر کاجا

ہنومان جی کو دیکھ کر سبھی بانر پرسن ہو گئے۔ سب نے دوسرا نیا جنم سمجھا۔ ہنومان جی کا چہرہ پرسن ہے۔ شریر میں تیج شوبھا پا رہا ہے۔ سب نے سمجھ لیا۔ کہ ہنومان جی رام جی کا کاریہ سپھل کر آئے ہیں۔

ملے سکل اتی بھئے سُکھاری۔ تلپھت بن پا وجے یا دی
چلے ہرش رگھوُ نائک پاسا۔ پوُچھت کہت نول اتہا سا

اُٹھ کر سب بانر ہنومان جی سے ملے اور وُہ بہت ہی سُکھی ہُوئے۔ اور جل کے بغیر تڑپتی مچھلی کو پانی مل گیا ہو سب پرسن ہو کر راہ میں نئے نئے اتہاس کہتے سُنتے وہ شری رام جی کے پاس چلے۔

تب مدھوبن بھیتر سب آئے۔ انگد سمت مدھو پھل کھائے
رکھوارے جب برجن لاگے۔ مُشٹی پرہار ہنت سب بھاگے

تب سب لوگ مدھوبن میں آئے۔ انگد کی صلاح سے سب میٹھے میٹھے پھل کھانے لگے۔ جب انہیں بن کے رکھوالوں نے روکا تو اُن کو مکّے مار مار کر بھگا دیا۔

جائے پکارے تے سب بن اُجار جُب راج
سُن سُگریو ہرش کپی کر آئے پربھوُ کاج

سب رکھوالوں نے جا کر بانر راج سُگریو سے فریاد کی۔ کہ یُوراج انگد نے سب بن اُجاڑ دیا ہے۔ یہ سُن کر سُگریو جی بڑے پرسن ہوئے۔ انہیں یہ تسلّی ہو گئی کہ بانر پربھوُ شری رام جی کا کاریہ کر آئے ہیں۔

جوں نہ ہوت سیتا سُدھ پائی۔ مادھوبن کے پھل سکہیں کہ کھائی
ایہی بدھی من بچار کر راجا۔ آئے گئے کپی سہت سماجا

اگر اُنہوں نے سیتا جی کا پتہ نہ پایا ہوتا تو کیا وہ مدھوبن کے پھل کھا سکتے تھے۔؟ اس پرکار راجہ سُگریو من میں وچار کر ہی رہے تھے کہ اتنے میں ہنومان جی سماج سہت وہاں آ پہنچے۔

آئے سبنہہ ناوا پد سیسا۔ ملیؤ سبنہہ اتی پریم کپیسا
پوُچھی کُسل کُسل پد دیکھی۔ رام کرپا بھا کاج بسیکھی

سب نے آ کر سُگریو جی کے چرنوں میں سر نوایا۔ بانر راج سُگریو سب سے پریم کے ساتھ ملے۔ اُن کی کُشل پوُچھی۔ انہوں نے کہا کہ ہے ناتھ! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر سب کُشل ہی ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے ہمیں پربھوُ کے کاج میں بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ناتھ کاج کینہیوُ ہنو مانا۔ راکھے سکل کپنہہ کے پرانا
سُن سُگریو بہوُری تیہی ملیہوُ۔ کپنہہ سہت رگھوپتی پہیں چلیوُ

ہے ناتھ! ہنومان جی نے ہی سب کاریہ سپھل کیا ہے! اور اس پرکار کاریہ سپھل کر کے ہم سب بانروں کو جیون دان دیا ہے۔ یہ سُن کر سُگریو پھر ہنومان جی سے ملے۔ اور پھر بانروں سمیت شری رگھوناتھ جی کے پاس چلے۔

رام کپنہہ جب آوت دیکھا۔ کئیں کاج من ہرش بسیکھا
پھٹک سِلا بیٹھے دوُ بھائی۔ پرے سکل کپی چرننہہ جائی

شری رام جی نے جب دیکھا۔ کہ بانر کاریہ کو سپھل کئے پرسن ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ تو انہیں بڑا آنند ہوا دونوں بھائی پتھر کی شفاف شِلا پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہاں سب بانر جا کر اُنکے چرنوں پر گر پڑے۔

پریتی سہت سب بھیٹے رگھوپتی کرُونا پُنج
پوُچھی کُسل ناتھ اب کُسل دیکھ پد کنج

دیا کے بھنڈار شری رگھوُناتھ جی پریم کے ساتھ انہیں گلے لگا کر ملے اور اُنکی کُشل پوُچھی۔ بانروں نے کہا۔ ہے ناتھ! آپکے چرن کملوں کو دیکھ کر سب کُشل ہے۔

جاموَنت کہہ سُنو رگھوُرایا۔ جا پر ناتھ کرہو تمہہ دایا
تاہی سدا سُبھ کُسل نرنتر۔ سُر نر مُنی پرسن تا اوپر

جاموَنت نے کہا۔ ہے رگھوُناتھ جی! سُنئیے۔ جس پر آپ دیا کرتے ہیں۔ اُس کے لئے سدا ہی شُبھ کلیان اور منگل ہے۔ دیوتا منش اور رشی سبھی اُس پر پرسن ہو جاتے ہیں۔

سوئی بجئی بنئی گُن ساگر۔ تاسُ سُجس ترے لوک اُجاگر
پربھوُ کی کرپا بھیئو سب کاجوُ۔ جنم ہمار سپھل بھا آجوُ

وہ ناخن ہے وہی حلیم دھرم سبھاؤ، نمرتا والا) ہے۔ اور وہی گنوں کا سمندر بن جاتا ہے۔ اُس کا سُندر یش (بڑائی عظمت) تینوں لوکوں میں روشن ہوتا ہے۔ پربھو کی کرپا سے سب کاریہ سپھل ہُوا۔ اور ہمارا بھی جنم سپھل ہوگیا۔

ناتھ پون سُت کینہہ جو کرنی۔ سہسوں مُکھ نہ جائے سو برنی
پون تینہ کے چرت سہائے۔ جاموَنت رگھوپتی ہی سُنائے

ہے ناتھ! پون کمار ہنومان جی نے جو کارنامے کیئے ہیں۔ اُن کا بیان تو ہزار زبان سے بھی نہیں ہوسکتا۔ جب جاموَنت جی نے شری رگھوناتھ جی کے سُندر چرتر سُنائے۔

سُنت کرپاندھی من اتی بھائے۔ پُنی ہنومان ہرش ہیہ لائے
کہُو تات کیہی بھانت جانکی۔ رہت کرت رچھیا سو پران کی

تو اُن کے چرتر سُن کر شری رام جی من میں بہت ہی پرسن ہوئے انہوں نے پرسن ہوکر ہنومان جی کو پھر چھاتی سے لگا لیا اور کہا۔ ہے تات! کہو۔ جانکی جی کس پرکار رہتی ہیں۔ اور راکشسوں کے گروہوں کے بیچ کس پرکار اپنی جان کی رکھشا کرتی ہیں۔

نام پاہرو دوس نسی دھیان تمہار کپاٹ
لوچن نج پد جنترت جاہیں پران کیہی باٹ

ہنومان جی نے کہا۔ کہ آپ کا نام رات دن پہرہ دینے والا ہے۔ اور آپکا دھیان ہی کواڑ ہیں۔ نیتروں کو اپنے چرنوں میں لگائے رہتی ہے۔ مانو یہی قفل ہے۔ پھر پران کس راستے سے نکلیں؟

چلت موہی چوڑامنی دینہی۔ رگھوپتی ہردے لائے سو لیتہی
ناتھ جگل لوچن بھر باری۔ بچن کہے کچھ جنک کماری

چلتے سمے جانکی جی نے مجھے چوڑامنی اُتار کر دی۔ شری رگھوناتھ جی نے اُسے لیکر ہردے سے لگا لیا۔ اور پھر دونوں آنکھوں میں آنسو بھر کر جانکی جی نے مجھے یہ بچن کہے۔

انج سمیت گہیہو پربھو چرنا۔ دین بندھو پرنتارتی ہرنا
من کرم بچن چرن انوراگی۔ کیہیں اپرادھ ناتھ ہوں تیاگی

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت پربھو کے چرن پکڑ کر میری طرف سے کہنا۔ کہ آپ دین بندھو ہیں۔ اور شرن میں آئے ہوؤں کے دُکھ کو دُور کرنے والے ہیں۔ میں من بچن کرم سے آپ کے چرنوں سے پریم کرتی ہوں۔ پھر ہے سوامی! آپ نے مجھے کس اپرادھ کے کارن تیاگ دیا ہے۔

اوگن ایک مور میں مانا۔ بچھرت پران نہ کینہہ پیانا
ناتھ سو نینہہ کو اپرادھا۔ نسرت پران کرہیں ہٹھ بادھا

ہاں! اپنا ایک دوش میں مانتی ہوں۔ کہ آپکے ویوگ ہوتے ہی میرے پران کیوں نہ نکل گئے۔ کنتو ہے ناتھ! یہ تو آنکھوں کا دوش ہے۔ جو آپکے پھر درشن کرنے کی آشا میں ہٹھ کرکے پرانوں کو نکلنے سے روک رہی ہیں۔

برہ اگنی تن تول سمیرا۔ سواس جرے چھن ماہیں سریرا
نین سروہیں جل نج ہت لاگی۔ جریں نہ پاو دیہہ برہاگی

برہ (ہجر) اگنی ہے۔ شریر روئی ہے اور سانس وایو ہے۔ اس پرکار ہوا روئی اور اگنی کا میل ہوجانے پر شریر تو چھن بھر میں بھسم ہوسکتا ہے۔ پرنتو نیتر ... ... اپنی آشا کو پُوری کرنے کے لئے اپنی بھلائی کی خاطر آنسو برساتے رہتے ہیں۔ جس سے برہ اگنی بھی شریر کو جلانے میں اسمرتھ ہوجاتی ہے۔

سیتا کے اتی بپتی بسالا۔ بنہیں کہیں بھل دین دیالا

سیتا جی کی مصیبت بہت ہی بڑی ہے اُس کا بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ سُننے سے آپ بہت دُکھی ہوں گے۔

نمش نمش کرونا ندھی جاہیں کلپ سم بیت
بیگ چلیئے پربھو آنئے بھج بل کھل دل جیت

ہے دیا ندھان پربھو! اُن کا تو ایک ایک سیکنڈ کلپ کے سمان گذرتا ہے۔ اس لئے ہے سوامی! جلدی چلیئے اور اپنی بھجا بل (قوت بازو) سے راکشسوں کے لشکر کو جیت کر سیتا جی کو لے آیئے۔

سُن سیتا دُکھ پربھو سُکھ اَینا۔ بھر آئے جل راجو نینا
بچن کایا من مم گتی جاہی۔ سُپنے ہوں لا جیئے بپتی کی تاہی

سیتا جی کے دُکھ سُن کر سُکھ دھام پربھو شری رام جی کے کمل نیتروں میں آنسو بھر آئے۔ وہ بولے۔ کہ من بچن اور کرم سے جس کا ایک ماتر میں ہی آشرہ ہوں۔ اُسے کیا کبھی سُپنے میں بھی مصیبت ہو سکتی ہے۔

کہہ ہنومنت بپتی پربھو سوئی۔ جب تو سمرن بھجن نہ ہوئی
کیتک بات پربھو جاتو دھان کی۔ پربھو جیت آنی جانکی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پربھو! مصیبت تو تب ہی ہے۔ جب کہ آپ کا بھجن سمرن نہ ہو۔ ہے پربھو! راکشس بیچارے تو کس گنتی میں ہیں۔ آپ شترو کو جیت کر جانکی جی کو لے آئے۔

سُنو کپی تو ہی سمان اُپکاری۔ نہیں کو سُر نر مُنی تن دہاری
پرتی اُپکار کروں کا تورا۔ سنمکھ ہو نہ سکت من مورا

بھگوان کہنے لگے۔ ہے ہنومان! سُنو تیرے سمان میری بھلائی کرنے والا دیوتاؤں منشوں اور مُنیوں میں کوئی بھی شریر دھاری نہیں ہے۔ میں تمہارے اس احسان کا بدلہ کس طرح چکاؤں۔ میرا تو من بھی تیرے سامنے نہیں ہو سکتا۔

سُنو سُت تو ہی اُرن میں ناہیں۔ دیکھیوں کر بچار من ماہیں
پُنی پُنی کپی ہی چتو سُر ترا تا۔ لوچن نیر پُلک اتی گاتا

ہے پُتر! میں نے اپنے من میں خوب اچھی طرح سے وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ تیرے احسان کا قرضہ میں کبھی بھی ادا نہیں کر سکتا دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو بار بار ہنومان جی کو دیکھ رہے ہیں۔ اُن کے نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور شریر بے حد پُلکت ہے۔

سُن پربھو بچن بلوک مُکھ گات ہرشی ہنومنت
چرن پریو پریما کُل تراہی تراہی بھگونت

پربھو شری رام جی کے بچن سُن کر اور اُن کے چہرے اور انگوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت ہی پرسن ہوئے اور پریم کے مارے بیاکُل ہو گئے۔ ہے پربھو میری رکھشا کرو، میری رکھشا کرو۔ ایسا کہتے ہوئے اُن کے قدموں پر گر پڑے۔

بار بار پربھو چہے اُٹھاوا۔ پریم مگن تیہی اُٹھب نہ بھاوا
پربھو کر پنکج کپی کیں سیسا۔ سُمر سو دسا مگن گوریسا

پربھو شری رام جی بار بار ہنومان جی کو اُٹھانا چاہتے ہیں۔ پرنتو پریم میں ڈوبے ہوئے ہنومان جی اُٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ پربھو کے ہاتھ کمل ہنومان جی کے سر پر ہیں۔ اس پریم دشا کو دیکھ کر شو جی پریم مگن ہو گئے۔

ساودھان من کر پُنی شنکر۔ لاگے کہن کتھا اتی سُندر
کپی اُٹھائے پربھو ہردے لگاوا۔ کر گہہ پرم نکٹ بیٹھاوا

پھر من کو سنبھال کر شو جی مہاراج بہت ہی سُندر کتھا کہنے لگے۔ ہنومان جی کو اُٹھا کر پربھو جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔

ہے ہنومان! بتاؤ جس لنکا کی رکھشا راون جیسے مہا بلی کرتے ہیں۔ اس قلعہ نما سُندر لنکا کو تم نے کس طرح جلا ڈالا۔ ہنومان جی پربھو کو پرسن ہوا جان کر ابھیمان سے رہت ہو کر بچن بولے۔

ساکھا مرگ کے بڑ منسائی۔ ساکھا تیں ساکھا پر جائی
ناگھ سندھو ہاٹک پُر جارا۔ نسیچر گن بدھ بپن اُجارا

ہے سوامی! سُنئے۔ بندر کا ایک شاخ سے کود کر دوسری شاخ پر چلے جانا ہی سب سے بڑا پُرشارتھ ہے۔ سمندر کو پھاندنا لنکا کو جلا کر خاکستر کرنا، راکشسوں کو مار کر باغ اور بن کو اُجاڑنا

سو سب تو پرتاپ گھوسائی۔ ناتھ نہ کچھ مور پربھتائی

یہ سب جو کچھ مجھ سے کرنی ہوئی ہے۔ سو ہے رگھو ناتھ جی! یہ تو آپکا ہی پرتاپ ہے۔ اس میں میری بڑائی تو کچھ بھی نہیں ہے۔ (ادھکھات میں ناچیز بانر ایسے مہان کارنامے کیسے کر سکتا ہوں)۔

ناتھ پربھو کچھُ اگم نہیں جا پر تمہہ انُ کوُل
تو پربھاو بڑوانل ہی جار سکے کھل توُل

ہے پربھو جس پر آپ کی دیا درشٹی ہو. اس کے لئے کچھُ بھی کٹھن نہیں ہے۔ آپ کے پربھاو سے رُوئی جیسی ناچیز وستو جو فوراً جل اُٹھتی ہے بھی بڑوانل (سمندر کی آگ) کو نسچے ہی جلا سکتی ہے۔ ارتھات آپ کے پرتاپ سے ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے

ناتھ بھگتی اتی سُکھدائنی۔ دیہو کرپا کر انپائنی
سُن پربھو پرم سرل کپی بانی۔ ایوم استو تب کہیو بھوانی

ہے سوامی! مجھے مہا آنند دینے والی اپنی اننیہ بھگتی کرپا کرکے دیجئے۔ ہنومان جی کے بہت ہی سیدھے سادے بچنوں کو سُنکر شری رامچندر جی نے کہا. کہ ایسا ہی ہو۔

اُمارام سُبھاو جیہیں جانا۔ تاہی بھجن تج بھاو نہ آنا
یہ سمباد جاسُ اُر آوا۔ رگھوپتی چرن بھگتی سو پاوا

ہے پاربتی! جس نے شری رام جی کے سبھاو کو جان لیا۔ اُسے اُن کا بھجن چھوڑ کر دوسری کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی۔ یہ ہنومان جی اور شری رام جی کا سمواد جس کے ہردے میں آگیا۔ مانو وہی شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی بھگتی کو پا گیا۔

سُن پربھو بچن کہیں کپی برِندا۔ جے جے جے کرپال سُکھ کندا
تب رگھوپتی کپی پتی ہی بولاوا۔ کہا چلیں کر کرہو بناوا

پربھو کے بچن سن کر بانر دل کہنے لگے۔ ہے کرپالو آنند کند شری رام جی! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ تب شری رگھوناتھ جی نے کپی راج سُگریو جی کو بلوایا اور کہا. کہ چلنے کی تیاری کرو۔

اب بلمبھ کیہی کارن کیجئے۔ تُرت کپنہہ کہنہ آئیس دیجئے
کوتک دیکھ سُمن بہہ برشی۔ نبھ تیں بھون چلے سُر ہرشی

اب دیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں. بانروں کو جلدی کوچ کا حکم دو. بھگوان کی اس لیلا کو دیکھ کر آکاش سے پھول برساتے ہوئے دیوتا لوگ من میں پرسن ہوکر اپنے اپنے لوک کو چلے۔

کپی پتی بیگ بولائے آئے جوتھپ جوتھ
نانا برن اتُل بل بانر بھالو بروتھ

بانر راج سُگریو نے جلدی ہی بانروں کو بلایا۔ دل کے جھنڈ آگئے۔ بانر اور بھالوؤں کے جھنڈ طرح طرح کے رنگوں کے ہیں اور اُن میں بے حد شکتی ہے۔

پربھو پد پنکج ناوہیں سیسا۔ گرجہیں بھالو مہابل کیسا
دیکھی رام سکل کپی سینا۔ چتئے کرپا کر راجو نینا

وُہ سب پربھو شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ مہابلوان بھالو اور بانر گرج رہے ہیں۔ شری رام جی نے بانروں کے لاؤ لشکر کو دیکھا۔ تب اپنے کمل نیتروں سے اُن پر کرپا درشٹی کی۔

رام کرپا بل پائے کپیندا۔ بھئے پچھ جُت منہُوں گِرندا
ہرش رام تب کینہہ پیانا۔ سگُن بھئے سُندر سُبھ نانا

شری رام جی کی کرپا کا بل پاکر بانر ایسے بلوان معلوم ہوتے ہیں۔ مانو پروں والے سمیرو پربت ہوں۔ تب شری رام جی نے پرسن ہوکر کوچ کیا۔ طرح طرح کے سُندر اور شُبھ منگل ہونے لگے۔

جاسُ سکل منگل مئے کیتی۔ تاسُ پیان سگُن یہ نیتی
پربھو پیان جانا بیدیہیں۔ پھرک بام انگ جنُ کہہ دیہیں

جن کی کیرتی سب منگلوں سے بھری پوُرن ہے۔ اُنکی روانگی کے وقت شُبھ شگنوں کا ہونا تو کیول لیلا ماتر ہی ہے۔ پربھو کے کوچ کرنے کو شری جانکی جی نے بھی جان لیا۔ اُنکے بائیں انگ پھڑک پھڑک کر مانو اُنہیں پربھو کے آجانے کی اطلاع دے رہے ہوں۔

جوئے جوئے سگُن جانکی ہی ہوئی۔ اسگُن بھئیو راون ہی سوئی
چلا کٹکُ کو برنے پارا۔ گرجہیں بانر بھالو اپارا

جانکی جی کو جو جو شگن ہو رہے ہیں۔ راون کو وہی اشگن

ہو رہے ہیں۔ سینا چلی۔ اُس کا ورنن کوئی نہیں کر سکتا۔ بے شمار بانر اور ریچھ گرج رہے ہیں۔

نکھ آیُدھ گری پادپ دھاری۔ چلے گگن مہی اِچھا چاری
کیہری ناد بھالو کپی کرہیں۔ ڈگمگاہیں دگ گج چکرہیں

ناخن، پربت اور درخت ہی اُنکے ہتھیار ہیں۔ وہ اپنی مرضی مطابق آکاش میں اور پرتھوی پر چلتے ہیں۔ شیر کے سمان بانر گرج رہے ہیں۔ اُنکی گرجنا سُن کر دِشاؤں کے ہاتھی ڈگمگا کر چنگھاڑ رہے ہیں۔

چکّرہیں دگ گج ڈول مہی گری لول ساگر کھربھرے
من ہرش سبھ گندھرب سُر مُنی ناگ کِنّر دُکھ ٹرے
کٹکٹہیں مرکٹ بکٹ بھٹ بہُ کوٹی کوٹِنہہ دھاوہیں
جے رام پربل پرتاپ کوسل ناتھ گُن گن گاوہیں

دِشاؤں کے ہاتھی چنگھاڑ رہے ہیں۔ پرتھوی ڈول رہی ہے۔ پربت چنچل ہو گئے (کانپنے لگے) سمندر میں کھلبلی مچ گئی۔ گندھرو، دیوتا، مُنی، ناگ اور کِنّر سب من میں پرسن ہوئے کہ اب دُکھوں کا انت ہوا ہی چاہتا ہے۔ بے شمار وکرال بانر یودھا کٹکٹا رہے ہیں۔ اور کروڑوں دوڑ رہے ہیں۔ وہ کوشل پتی شری رام جی کے پرتاپ اور بل کے گُن گان کر رہے ہیں۔ اور اُن کا جے کار پکار رہے ہیں۔

سہہ سک نہ بھار اُدار اہی پتی بار بارہیں موہ ای
گہہ دسن پُنی پُنی کمٹھ پرشٹ کٹھور سو کمے سوہ ای
رگھو بیر رُچر پریان پرستھتی جان پرم سُہاونی
جنُ کمٹھ کھرپر سرپ راج سو لکھت اِبچل پاونی

اُدار دِل سیش ناگ بھی بانر سینا کا بوجھ برداشت نہ کر سکے۔ وہ بار بار گھبرا اُٹھتے ہیں۔ وہ بار بار کچھپ کی کٹھور پیٹھ کو دانتوں سے پکڑتے ہوئے ایسا شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو شری رام چندر جی کی سُندر روانگی کو پرم سُندر جان کر اُس کی اچل پوتر کتھا تاریخ (جینیہ یگ وغیرہ) کو سیش جی کچھپ کی پیٹھ پر لکھ رہے ہوں۔

ایہی بدھی جائے کرپا ندھی اُترے ساگر تیر
جہہ تہہ لاگے کھان پھل بھالو بپُل کپی بیر

اس پرکار کرپا ندھان شری رام چندر جی سمندر کے کنارے پر جا کر سینا سمیت اُترے۔ بے شمار، بندر اور بھالو اِدھر اُدھر پھل کھانے لگے۔

اہاں نساچر رہہیں سسنکا۔ جب تیں جارِ گئیو کپی لنکا
نج نج گرہ سب کرہیں بچارا۔ نہیں نسیچر کُل کیر اُبارا

جب سے ہنومان جی لنکا کو جلا کر گئے تب سے لنکا میں رہنے والے راکشس سہم گئے۔ وہ سب اپنے اپنے گھروں میں وچار کرتے ہیں کہ اب راکشس کُل کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں رہی۔

جاسُ دُوت بل برنی نہ جائی۔ تیہی آئیں پُر کون بھلائی
دُوتنہہ سن سُن پُرجن بانی۔ مندودری ادھک اکلانی

جن کے ایک دُوت میں ہی بے پناہ بل ہے کہ جو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ سوامی جب خود لنکا پر چڑھ دوڑیں گے۔ تو پھر ہمارا کیا ٹھکانا؟ نگر کے لوگوں کی اس سہمی ہوئی حالت کو جاسوسوں سے سُن کر راون کی پٹ رانی مندودری ویاکُل ہو اُٹھی۔

رہسی جوری کر پتی پگ لاگی۔ بولی بچن نیتی رس پاگی
کنت کرش ہری سن پرہر ہُو۔ مور کہا اتی ہت ہیہ دھر ہُو

وہ ایکانت میں ہاتھ جوڑ کر پتی کے چرنوں پر گِر کر نیتی سے پوری پُورن بچن بولی۔ ہے پتی دیو! شری ہری سے دُشمنی چھوڑ دیجیئے۔ اور میرے کہنے کو بہت ہی بھلا کرنے والا جان کر اپنے من میں دھارن کیجیئے۔ (ارتھات اپنے من میں یہ نِشچے کر لیجیئے کہ میرے کہنے کے مطابق چلنے سے ہی آپکا کلیان ہو گا۔)

سمجھت جاسُ دُوت کی کرنی۔ سروہیں گربھ رجنی چر گھرنی
تاسُ ناری نج سچو بولائی۔ پٹھوہُو کنت جو چہہُو بھلائی

جن کے ایک دُوت کی کرتوت کو یاد کر کے ہی راکشسوں کی استریوں کے گربھ گر جاتے ہیں اُنکی استری کو ہے ناتھ! اپنے منتری کو بلا کر اُس کے ساتھ واپس بھیج دیجیئے۔ اسی میں ہی آپکی بھلائی ہے۔

تو کُل کمل بن دُکھ دائی۔ سیتا سیت نسا سم آئی
سنہو ناتھ سیتا ہتو دیجے۔ ہت تمہار سمبھو اج کینے

آپکے کُل رُوپی کمل کے بن کو دُکھ دینے والی سیتا جاڑے کی راتری کا روپ ہو کر آئی ہے۔ ہے ناتھ! سنئے۔ سیتا جی کو واپس بھیجے بغیر شوجی اور برہما جی کے لئے بھی آپ کا بھلا نہیں ہو سکتا۔

رام بان اہی گن سرس نکر نسا چر بھیک!
جب لگ گرست نہ تب لگ جتن کرہو تج ٹیک

شری رام جی کے بان سانپوں کے گروہ کے سمان ہیں۔ اور راکشسوں کے دل مینڈک کے سمان ہیں جب تک وہ رام بان رُوپی سانپ راکشس رُوپی مینڈکوں کو ہڑپ نہیں کر لیتے۔ تب تک آپ ہٹھ (ضد) چھوڑ کر بچاؤ کا کوئی اُپائے کر لیجئے۔

شرون سُنی سٹھ تا کر بانی۔ بہسا جگت بدت ابھیمانی
سبھے سبھاو ناری کر ساچا۔ منگل مہہ بھے من اتی کاچا

مورکھ اور دُنیا کا مشہور ابھیمانی راون اپنے کانوں سے مندودری کی بانی سُن کر ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ استری جاتی کا سبھاو سچ مچ ہی ڈرپوک ہوتا ہے۔ آنند منگل میں بھی یہ ڈرتی ہیں۔ مندودری! تمہارا دل تو بہت تھوڑا ہے۔

جوں آدے مرکٹ کٹکائی۔ جیہیں بچارے نسیچر کھائی
کمپہیں لوکپ جاکیں تراسا۔ تاسُ ناری سبھیت بڑ ہاسا

اگر یہاں بانروں کی سینا آئے گی۔ تو بچارے راکشس اُنہیں کھا کر اپنا جیون نرباہ کریں گے۔ جس کے ڈر کے مارے لوکپال تک کانپتے ہیں۔ اس کی ناری ڈرتی ہو۔ یہ بڑی ہنسی کی بات ہے۔

اس کہی بہس تاہی اُر لائی۔ چلیو سبھا ممتا ادھکائی
مندودری ہردے کر چنتا۔ بھیو کنت پر ودھی بپریتا

راون ایسا کہہ کر ہنسا اور مندودری کو چھاتی سے لگا لیا۔ پھر وہ دربار کو چلا گیا۔ اُس کے من میں بہت ہی اہنکار تھا۔ مندودری من میں سوچ کرنے لگی۔ کہ میرے پتی دیو کا ستارہ گردش میں ہے۔

بیٹھیو سبھا خبر اس پائی۔ سندھو پار سینا سب آئی
بوجھیسی سچو اچیت مت کہہو۔ تے سب ہنسے مشٹ کر رہہو

راون جونہی دربار میں جا کر بیٹھا۔ اُسے خبر ملی۔ کہ سمندر کے اُس پار بانر سینا آ گئی ہے۔ اُس نے اپنے وزیروں سے مشورہ پوچھا تب وہ سب ہنسے اور کہنے لگے۔ کہ چُپ سادھ کر بیٹھے رہو۔

جتیہو سُر اسُر تب شرم ناہیں۔ نر بانر کیہی لیکھے ماہیں

آپ نے سہج میں ہی دیوتاؤں اور راکشسوں کو جیت لیا۔ یہ بیچارے منش اور بندر تو بھلا کس گنتی میں ہیں۔

سچو بید گُرو تین جوں پریہ بولہیں بھے آس!
راج دھرم تن تین کر ہوئے بیگ ہیں ناس

وزیر، وید اور گُرو یہ تینوں اگر کسی بھے یا لوبھ کے کارن راجہ، روگی اور شاگرد کو بالترتیب اُن کی من سہاونی بات کہیں۔ (مار کھات اُن کے بچار کے ہت کو نہ دیکھ کر اُن کو خوش کرنے کے لئے اگر تینوں میٹھی میٹھی چاپلوسی کی باتیں کریں) تو سمجھو راجہ کے راج کا، شاگرد کے دھرم کا اور روگی کے شریر کا جلد ہی ناش ہو جاتا ہے۔

سوئے راون کہنہ بنی سہائی۔ استتی کرہیں سنائے سُنائی
اوسر جان بھیشن آوا۔ بھراتا چرن سیس تیہیں ناوا

راون کو بھی ایسے ہی خوشامدی منتریوں سے واسطہ پڑا ہوا ہے جو اُس کے سامنے اُسے سنا سنا کر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اتنے میں موقع غنیمت جان کر بھبھیشن جی راج دربار میں آئے۔ انہوں نے بڑے بھائی راون کے چرنوں میں سر نوایا۔

پنی سر ہو نائے بیٹھ نج آسن۔ بولا بچن پائے انوساسن
جوں کرپال پوچھیہو موہی باتا۔ متی انوروپ کہیوں ہت تاتا

دوسری بار سرنوا کر وہ اپنی جگہ پر جا بیٹھے اور آ گیا پاکر رگھو نندن بولے۔ ہے کرپالو! جب آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے، تو ہے تات! میں اپنی بدھی کے مطابق آپ کے بھلے کی بات کہتا ہوں۔

جو آپن چاہے کلیانا۔ سجس سمتی سبھ گتی سکھ نانا
سو پرناری للار گوسائیں۔ تجیو چوتھ کے چند کی نائیں

جو پرش اپنا کلیان، بڑائی، شدھ بدھی، شبھ گتی اور طرح طرح کے سکھ چاہتا ہو۔ ہے سوامی! اُسے چاہیئے کہ پرائی استری کے مُکھ کو دیکھنا چوتھ کے چندرما کی طرح دوشت سمجھ کر تیاگ دے۔

چودہ بھون ایک پتی ہوئی۔ بھوت دروہ تشٹے نہیں سوئی
گن ساگر ناگر نر جوؤ۔ الپ لوبھ بھل کہے نہ کوؤ

چودہ لوگوں کا بھی بھلے ہی کوئی راجہ کیوں نہ ہو۔ وہ بھی جیووں سے ویر کر کے رہ نہیں سکتا ہے۔ جو منش گنوں کا سمندر اور چتر ہو۔ اسے اگر تھوڑا سا بھی لالچ ہو جائے تو بھی اسے کوئی بھلا نہیں کہتا۔

کام کرودھ مد لوبھ سب ناتھ نرک کے پنتھ
سب پری ہر رگھو بیرہی بھجہو بھجہیں جیہی سنت

ہے سوامی! کام کرودھ، اہنکار اور لالچ یہ سب نرک کے دوار ہیں۔ ان سب کو چھوڑ کر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کرنا چاہیئے جن کا بھجن کر مہاتما پُرش کرتے ہیں۔

تات رام نہیں نر بھوپالا۔ بھوونیشور کالہو کر کالا
برہم اناما مج بھگونتا۔ بیاپک اجت انادی اننتا

ہے تات! شری رام چندر جی منشوں کے راجہ ہی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ سارے لوکوں کے ایشور اور کال کے بھی کال ہیں۔ وہ نروکار اجنما، ویاپک ماجے، انادی اور اننت برہم ہیں۔

گو دوج دھینو دیو ہتکاری۔ کرپا سندھو مانش تن دھاری
جن رنجن بھنجن کھل براتا۔ بید دھرم رچھک سنو بھراتا

کرپا ساگر بھگوان نے دھرتی، برہمن، گائے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے کے لئے ہی مانش شریر دھارن کیا ہے۔ ہے بھائی! سنیئے۔ وہ بھگتوں کو آنند دینے والے، دُشٹوں کے دلوں کا ناش کرنے والے اور وید مریادا کی رکھشا کرنے والے ہیں۔

تاہی بیر تج نایئے ماتھا۔ پرنت آرتی بھنجن رگھو ناتھا
دیہو ناتھ پربھو کہنہ بیدیہی۔ بھجہو رام بنو ہتیو سنیہی

ہے ناتھ! ویر تیاگ کر کے انہیں سر جھکا کر ڈنڈوت پرنام کیجیئے۔ وہ شری رام جی شرناگتوں کے دُکھوں کا ناش کرنیوالے ہیں۔ آپ جانکی جی کو انہیں سونپ دیجیئے۔ اور نشکام بھاؤ سے پریم کرنے والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کیجیئے۔

سرن گئیں پربھو تاہو نہ تیاگا۔ بسو دروہ کرت اگھ جیہی لاگا
جاسُ نام ترے تاپ نساون۔ سوئے پربھو پرگٹ سمجھ جیہ راون

جسے ساری دنیا سے دروہ (غداری و دشمنی) کرنے کا پاپ لگا ہے بھگوان کی شرن میں آئے ہوئے ایسے پامر پرانی کا بھی تیاگ نہیں کرتے جن کا نام ادھی بھوتک ادھی دیوک اور ادھیاتمک تینوں تاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ وُہ ہی پربھو شری رام جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ ہے کلیانی! ایسا من میں نشچے کیجیئے۔

بار بار پد لاگیوں بنئے کروں دس سیس
پریہر مان موہ مد بھجہو کوسلا دھیس

ہے دس مُکھ! میں بار بار آپکے پاؤں پڑتا ہوں اور پرارتھنا کرتا ہوں کہ آپ ابھیمان اہنکار، موڑھ پن کو چھوڑ کر اودھ پتی شری رام چندر جی کا بھجن کیجیئے۔

مُنی پلست نج شیشیہ سن کہہ پٹھئی یہ بات
ترت سو میں پربھو سن کہی پائے سو اوسر تات

مُنی پلست جی نے اپنے شاگرد کے ہاتھ یہ بات کہلا بھیجی ہے۔ اور موقع غنیمت جان کر وہی میں نے شری مان جی سے کہہ دی ہے۔

مالیہ ونت اتی سچو سیانا۔ تاس بچن سن اتی سکھ مانا

تات انج تُو نیتی بھبُوشن ۔ سُو اُر دھر ہو جو کہت بھبیشن

راون کا ایک مالیہ وان نامی بہت ہی بدھی مان منتری تھا۔ بھبیشن جی کے بچن سُن کر وہ بہت پرسن ہُوا۔ اس نے راون سے کہا۔ ہے تات! آپکے چھوٹے بھائی تو عدل اور انصاف کے گہنے ہیں۔ جو کچھ بھبیشن جی کہہ رہے ہیں۔ اُسے آپ ہردے میں دھارن کر لیجئے۔

رپُو اُتکرش کہت سٹھ دوؤ۔ دُور نہ کر ہُو اہاں ہے کوؤ
مالیہ ونت گرہ گیئو بہوری ۔ کہے بھبیشن پُنی کر جوری

راون نے کہا۔ ارے مورکھو! تم دونوں میرے سامنے میرے دُشمن کے پرتاپ اور بل کے گُن گان کر رہے ہو۔ یہاں کوئی ہے! جو انہیں میری آنکھوں سے دُور کر دے۔ تب یہ سُنکر مالیہ وان تو اپنے گھر چلے گئے۔ اور بھبیشن جی پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔

سُمتی کُمتی سب کیں اُر رہہیں۔ ناتھ پُران نگم اس کہہیں
جہاں سُمتی تہہ سمپتی نانا۔ جہاں کُمتی تہہ بپتی ندانا

ہے ناتھ! وید اور پرانوں کا ایسا مت ہے کہ اچھی بدھی اور بُری بدھی سب کے ہردے میں رہتی ہے۔ جہاں اچھی بدھی ہے وہاں تو طرح طرح کے سُکھ کے ساز و سامان ہوتے ہیں اور جہاں بُری بدھی ہے وہاں انت میں دُکھ ہی دُکھ ہوتا ہے۔

تو اُر کُمتی بسی بپریتا۔ ہت اَنہت مانہو رپُو پریتا
کال رات نسیچر کُل کیری۔ تیہی سیتا پر پریتی گھنیری

آپ کے ہردے میں اُلٹی بدھی بس گئی ہے جس سے آپ دوست کو دُشمن اور دُشمن کو دوست سمجھ رہے ہو۔ جو سیتا راکشسوں کے لئے کال کے سمان ہے۔ اُس سیتا پر آپکی بڑی پریتی ہے۔

تات چرن گہہ مانگیوں راکھہو مور دُلار
سیتا دیہو رام کہہ اہت نہ ہوئے تمہار

ہے تات! میں آپ کے پاؤں پڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ آپ مجھ بالک کی ضد کو مان لیجئے۔ سیتا کو شری رام جی کو سونپ دیجئے۔ بس اسی میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔

بُدھ پُران شُرتی سمت بانی۔ کہی بھبیشن نیتی بکھانی
سُنت دسانن اُٹھا رِسائی۔ کھل توہی نکٹ مرتیو اب آئی

پنڈتوں، پرانوں و ویدوں کا جو مانا ہُوا مت ہے۔ وہ سبھی نیتی بھبیشن جی نے وِستار سے کہی۔ پر اُسے سُن کر آگ بگولا ہو کر راون اُٹھا اور بولا۔ ارے دُشٹ! تیری موت نزدیک آپہنچی ہے۔

جیئسی سدا سٹھ مور جیاوا۔ رپُو کر پچھ موڑھ توہی بھاوا
کہسی نہ کھل اس کو جگ ماہیں۔ بھج بل جاہی جتا میں ناہیں

ہے مُورکھ! تو میرا اَن کھا کر جیتا ہے۔ اور دشمن کی طرفداری کرنا ہی تجھے اچھا لگتا ہے۔ ارے دُشٹ! بتا تو سہی۔ جگت بھر میں ایسا کون ہے۔ جس کو اپنی قوت بازو سے میں نے نہ جیتا ہو۔

مم پُر بس تپسن پر پریتی۔ سٹھ مل جائے تنہہ کہہ نیتی
اس کہہ کینہیسی چرن پرہارا۔ انج گہے پد بارہیں بارا

بستا تو میرے نگر میں ہے اور پریتی کرتا ہے تپسیوں سے! مورکھ کہیں کا۔ جا اُنہیں سے جا مل اور اُن کو جا کر ہی نیتی کا اپدیش کر۔ ایسا کہہ کر راون نے بھبیشن کے ایک لات ماری لیکن بھبیشن نے مار کھا کر بھی بار بار راون کے چرن پکڑے۔

اُما سنت کی اِہ بڑائی۔ مند کرت جو کرے بھلائی
تمہہ پت سرس بھلیہیں موہی مارا۔ رام بھجیں ہت ناتھ تمہارا

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنت کی یہی مہما ہے کہ وہ بُرائی کرنے والے کی بھی بھلائی کرتے ہیں۔ بھبیشن نے کہا۔ آپ میرے پتا کے سمان ہیں۔ اچھا کیا جو آپ نے مجھے مارا۔ لیکن ہے ناتھ! شری رام جی کا بھجن کرنے میں ہی آپ کی بھلائی ہے۔

سچو سنگ لے نبھ پتھ گیئو۔ سبہی سنائے کہت اس بھیئو

اتنا کہہ کر اور اپنے منتری کو ساتھ لے کر بھبیشن جی آکاش

مارگ میں گئے۔ اور سب کو سُنا کر وہ ایسا کہنے لگے۔

رامُ سَت سنکلپ پربھو سبھا کال بس توری
میں رگھوبیر سرن اب جاؤں دیہو جن کھوری

شری رام جی سَت سنکلپ پربھو ہیں اور ہے راون! تمہاری سبھا کال کے وش ہے۔ اس لئے میں اب شری رگھوناتھ جی کی شرن میں جاتا ہوں۔ مجھے دوش نہ دینا۔

اس کہہ چلا بھبیشن جبہیں۔ آیو ہین بھئے سب تبہیں
ساد ہوا و گیا تُرت بھوانی۔ کر کلیان اکھل کے ہانی

ایسا کہہ کر جوں ہی بھبیشن جی چلے توں ہی سب راکشسوں کے سر پر موت منڈلانے لگی۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سادھو کا کیا گیا اناد رسارے کلیان کا ناش کر دیتا ہے۔

راون جبہیں بھبیش تیاگا۔ بھیئو بھو بنو تبہیں ابھاگا
چلیئو ہرش رگھونایک پاہیں۔ کرت منورتھ بہہ من ماہیں

جب سے راون نے بھبیشن کو تیاگ دیا تب سے وہ ابھاگا ایشوریہ سے ہین ہو گیا۔ (ارتھات اُس کی ساری شان و شوکت جاتی رہی) بھبیشن پرسنّ ہو کر شری رگھوناتھ جی کے پاس چلے۔ راستے میں وہ من میں طرح طرح کے منورتھ کرتے آتے ہیں

دیکھہوں جائے چرن جل جاتا۔ ارُن مُردل سیوک سُکھ داتا
جے پد پرس تری رشی ناری۔ ڈنڈک کانن پاون کاری

وہ من ہی من کہہ رہے ہیں۔ کہ میں جا کر بھگوان کے کومل کمل کے سمان سُندر لال رنگ کے اور بھگتوں کو سُکھ دینے والا اُن چرنوں کے درشن کروں گا۔ جن کے چھُونے سے ہی رشی ناری اہلیہ ترگئی اور جنہوں نے ڈنڈک بن کو پوتر کر دیا۔

جے پد جنک سُتا اُر لائے۔ کپٹ کُرنگ سنگ دھر دھائے
ہر اُر سر سروج پد جیئی۔ اہو بھاگیہ میں دیکھہوں تیہی

جن چرنوں کو جانکی جی نے اپنے ہردے میں دھارن کر رکھا ہے جو کپٹ کے ہرن کے ساتھ زمین پر بھاگے تھے۔ جو چرن شری شوجی کے ہردے رُوپی سرو ور کے کمل ہیں میرا دھنیہ بھاگ ہے کہ آج میں ادھم راکشس جاتی اُن چرنوں کے درشن کروں گا۔

جنہہ پائینہہ کے پادُکنہہ بھرت رہے من لائے
تے پد آج بلوکہنوں اِنہہ نینہہ اب جائے

جن چرنوں کی کھڑاوں میں بھرت جی نے من لگا رکھا ہے۔ وہ چرن میں آج جا کر ان آنکھوں سے دیکھوں گا۔

ایہی بدھی کرت سپریم بچارا۔ آئیو سپد سندھو ایہیں پارا
کپنہہ بھبیشن آوت دیکھا۔ جانا کوؤ رپو دوت بسیشا

اس پرکار پریم کے ساتھ وچار کرتے ہوئے بھبیشن جی جلدی ہی سمندر کے پار آ گئے۔ بانروں نے بھبیشن کو آتے دیکھا تو انہوں نے جانا کہ یہ کوئی دشمن کا جاسوس ہے۔

تاہی راکھ کپیس پہیں آئے۔ سماچار سب تاہی سُنائے
کہہ سُگریو سنہو رگھو رائی۔ آوا ملن دسانن بھائی

اُنہیں پہرے داروں کے پاس سونپ کر وہ سُگریو کے پاس آئے اور انہیں سب سماچار کہہ سُنایا۔ سگریو نے شری رام جی کے پاس جا کر کہا۔ ہے رگھوناتھ جی! سُنئے۔ راون کا بھائی آپ سے ملنے آیا ہے۔

کہہ پربھو سکھا بوجھیئے کاہا۔ کہے کپیس سُنہو نر ناہا
جانی نہ جائے نِسا چر مایا۔ کام رُوپ کیہی کارن آیا

پربھو شری رام جی نے سُگریو سے کہا ہے متر! تمہارا کیا خیال ہے؟ کہ بھبیشن کس لئے یہاں آیا ہے۔ بانر راج سُگریو نے کہا۔ مہاراج! سُنئے۔ راکشسوں کی مایا وچتر ہوتی ہے۔ اُن کا جاننا بڑا کٹھن ہے اپنی اچھا سے طرح طرح کے رُوپ بدلنے میں سامرتھ یہ کپٹی راکشس نہ معلوم کس کارن یہاں آیا ہے۔

بھید ہمار لین سٹھ آوا۔ راکھیئے باندھ موہی اس بھاوا
سکھا نیتی تمہہ نیک بچاری۔ مم پن سرناگت بھئے ہاری

مجھے تو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ یہ موڑھ ہماری سینا کا بھید لینے آیا ہے۔ اس لئے میری رائے ہے کہ اُسے باندھ کر رکھا جائے شری رام جی نے کہا۔ ہے متر! تم نے نیتی تو اچھی وچاری ہے۔ پرنتو شرن میں آئے ہوؤں کے بھئے کو دُور کرنا یہ میرا استاتن پرن ہے۔

سُن پربھو بچن ہرش ہنومانا۔ سرناگت بچھل بھگوانا

پربھو کے بچن سُن کر ہنومان جی بڑے پرسن ہوئے۔ وہ من ہی من میں کہنے لگے۔ کہ پربھو شرناگتوں پر پتا کے سمان پیار کرنے والے ہیں۔

سرناگت کہنہ جے تجہیں نج انہت انو مان
تے نر پامر پاپ مئے تنہہ ہی بلوکت ہان

شری رام جی پھر بولے۔ کہ جو منش اپنی ہانی کا وچار کر کے شرن میں آئے ہوئے کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ منش پاپی اور پامر ہیں۔ ایسے پرشوں کو دیکھنے میں بھی ہانی ہے۔ (ارتھات ایسے پرش کا درشن بھی نہ کرنا چاہیئے)

کوٹ بپر بدھ لاگہیں جاہو۔ آئیں سرن تجھوں نہیں تاہو
سنمکھ ہوئے جیو موہی جبہیں۔ جنم کوٹ اگھ ناسہیں تبہیں

جیسے کروڑوں برہمنوں کے مارنے کا پاپ لگا ہو۔ شرن میں آنے پر میں اُسے کبھی نہیں تیاگتا۔ جیو جُوں ہی میرے سنمکھ (سامنے) ہو جاتا ہے۔ توں ہی اُس کے کروڑوں جنموں کے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔

پاپونت کر سہج سبھاؤ۔ بھجن مور تیہی بھاو نہ کاؤ
جوں پے دشٹ ہردے سوئے ہوئی۔ مور سنمکھ آو کہ سوئی

پاپی کا یہ سہج سبھاؤ ہوتا ہے۔ کہ اُسے میرا بھجن کبھی اچھا نہیں لگتا۔ اگر بھبیشن سچ مچ دُشٹ ہردے کا ہوتا۔ تو کیا وہ میرے سامنے آ سکتا تھا!

نرمل من جن سو موہی پاوا۔ موہی کپٹ چھل چھدر نہ بھاوا
بھید لین پٹھوا دس سیسا۔ تبہوں نہ کچھ بھے ہانی کپیسا

جو پرش شدھ من والا ہوتا ہے۔ وہی مجھے پراپت کرتا ہے

مجھے کپٹ چھل اور چھدر بالکل نہیں بھاتے۔ اگر اسے راون نے بھید لینے کے لئے بھی بھیجا ہو۔ تو بھی ہے بانر راج! اُس کے آنے میں کچھ بھے اور ہانی نہیں۔

جگ مہنہ سکھا نساچر جیتے۔ لچھمن ہنے نمش مہنہ تے تے
جوں سبھیت آوا سرنائی۔ رکھہیوں تاہی پران کی نائیں

ہے متر! سنسار بھر میں جتنے بھی راکشس ہیں لکشمن جی اُن کو چھن بھر میں مار سکتے ہیں۔ اور اگر وہ ڈر کا مارا ہوا میری شرن میں آیا ہے۔ تو میں اُسے پرانوں کے سمان رکھوں گا۔

اُبھے بھانت تیہی آنہو ہنس کہہ کرپا نکیت
جے کرپال کہہ کپی چلے انگد ہنو سمیت

کرپا کے دھام شری رام جی نے ہنس کر کہا وہ شرن میں آیا ہو۔ دونوں حالتوں میں اُسے یہاں لے آؤ۔ تب انگد اور ہنومان جی کو ساتھ لئے سُگریو جی "کرپالو شری رام جی کی جے ہو" ایسا جے کار کرتے ہوئے چلے۔

سادر تیہی آگیں کر بانر۔ چلے جہاں رگھوپتی کرُونا کر
دُور ہی تے دیکھے دوو بھراتا۔ نینا نند دان کے داتا

شری بھبیشن جی کو آگے کر کے اُن کا بڑا آدر ستکار کرتے ہوئے بانر پھر وہاں چلے، جہاں دیا کے بھنڈار شری رگھوناتھ جی تھے۔ آنکھوں کو سُکھ دینے والے دونوں بھائیوں کو بھبیشن جی نے دُور ہی سے دیکھا۔

بہوری رام چھبی دھام بلوکی۔ رہیو ٹھٹک ایک ٹک پل روکی
بھج پرلمب کنجارن لوچن۔ سیامل گات پرنت بھے موچن

پھر شوبھا کے دھام شری رام جی کو دیکھ کر تو ٹھٹک کر ٹکٹکی لگائے دیکھتے رہ گئے اُن کے لمبے بازو ہیں لال لال کمل کے سمان سندر نیتر ہیں۔ اُن کا سانولا شریر ہے۔ جو شرناگتوں کے بھے کا ناش کرنے والا ہے۔

سنگھ کندھ آیت اُر سوہا۔ آنن امت مدن من موہا

نین نیر پلکت اتی گاتا ۔ من دھر دھیر کہی مردو باتا

اُن کے کندھے شیر کے کندھوں کے سمان ہیں۔ چوڑی چھاتی بہت شوبھا دے رہی ہے۔ چہرہ لیے شمار کامدیو کے من کو موہت کرنے والا ہے۔ اُن کے روپ کو دیکھ کر بھبیشن جی کی آنکھوں میں پریم کے آنسو اُمڈ آئے اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر من میں دھیرج دھر کر بھبیشن جی کومل بچن بولے۔

ناتھ دسانن کر میں بھراتا ۔ نسیچر بنس جنم سُر تراتا

سہج پاپ پریہ تامس دیہا ۔ جتھا اُلوک ہی تم پر نیہا

ہے ناتھ! میں دس مُکھ راون کا چھوٹا بھائی ہوں۔ ہے دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پربھو! میرا جنم راکشس کُل میں ہوا ہے۔ میرا شریر تموگُن میں ہے۔ اور سبھاؤ سے ہی مجھے بُرے کاموں سے رغبت ہے۔ جیسے اُلّو کو اندھیرے سے سبھاوک پریم ہے۔

شرون سُجس سُن آئیوں پربھو بھنجن بھو بھیر

تراہی تراہی آرتی ہرن سرن سُکھد رگھوبیر

ہے پربھو! آپ جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپ کے اس سُندر یش کو کانوں سے سُن کر میں آیا ہوں۔ ہے دین دکھیوں کے دُکھوں کو دُور کرنے والے اور شرناگتوں کو سُکھ دینے والے شری رگھوبیر جی! میری رکھشا کیجیئے۔ میری رکھشا کیجیئے۔

اس کہہ کرت دنڈوت دیکھا ۔ تُرت اُٹھے پربھو ہرش بسیشا

دین بچن سُن پربھو من بھاوا ۔ بھج بسال گہہ ہردے لگاوا

یہ بچن کہہ کر بھبیشن جی نے پربھو شری رام جی کو دنڈوت پرنام کیا۔ شری رام جی اُن کو دنڈوت پرنام کرتے دیکھ کر بہت پرسن ہو کر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اُن کے دین بچن پربھو کے من کو بہت ہی بھائے۔ اُنھوں نے اپنی وشال بھجاؤں سے انہیں پکڑ کر اپنی چھاتی سے لپٹا لیا۔

انج سہت مِل ڈھگ بیٹھاری ۔ بولے بچن بھگت بھے ہاری

کہو لنکیس سہت پریوارا ۔ کُسل کُٹھاہر باس تمہارا

چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام جی بھبیشن کو گلے لگا کر ملے۔ انہیں اپنے پاس بٹھا کر بھگتوں کے بھے کو دُور کرنے والے پربھو شری رام جی یہ بچن بولے۔ کہ ہے لنکا پتی! پریوار کی اور اپنی کُشل کہو۔ بڑی تکلیف دہ جگہ پر تمہاری رہائش ہے۔

کھل منڈلیں بسہو دن راتی ۔ سکھا دھرم نبہے کیہی بھانتی

میں جانیوں تمہاری سب ریتی ۔ اتی نے نپُن نہ بھاو انیتی

تم دن رات دُشٹوں کی منڈلی میں بسنے ہو۔ ہے متر! کہو۔ تم ایسی بُری صحبت پر کیسے اپنے دھرم کا پالن کرتے ہو؟ میں تمہارے رہن سہن اور چلن کو سب جانتا ہوں۔ تم بے حد دھرم پرائن ہو۔ اور ادھرم سے تمہیں سخت نفرت ہے۔

برو بھل باس نرک کر تاتا ۔ دُشٹ سنگ جن دیئے بدھاتا

اب پد دیکھ کُسل رگھورایا ۔ جوں تم کینہ جان جن دایا

ہے تات! نرک میں رہنا دُشٹوں کے سنگ میں رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ بدھاتا کسی کو دُشٹوں کی صحبت نہ دے۔ بھبیشن جی نے کہا۔ ہے رگھوناتھ! اب آپ کے چرنوں کو دیکھ کر کُشل ہوں۔ جو آپ نے مجھے اپنا سیوک جان کر کرپا کی ہے۔

تب لگ کُسل نہ جیو کہہ سپنے ہوں من بشرام

جب لگ بھجت نہ رام کہہ سوک دھام تج کام

تب تک جیو کی نہ تو کُشل ہے اور نہ ہی اُس کے من کو سپنے میں بھی کبھی شانتی مل سکتی ہے۔ جب تک وہ دُکھ کے گھر وشے واسنا کو چھوڑ کر ہے رام جی! آپ کا بھجن نہیں کرتا۔

تب لگ ہردے بست کھل نانا ۔ لوبھ موہ مچھر مد مانا

جب لگ اُر نہ بست رگھوناتھا ۔ دھرے چاپ سایک کٹی بھاتھا

جب تک آپ دھنش بان اور کمر میں ترکش دھارن کئے ہوئے جیو کے ہردے میں نہیں بستے۔ تب تک ہے رگھوناتھ جی! لوبھ، موہ، حسد، ابھیمان، اہنکار آدی انیک پرکار کے دُشٹ جیو کے ہردے میں ڈیرہ لگائے بستے ہیں۔

ممتا ترُن تمی اندھیاری ۔ راگ دویش اُلوک سُکھ کاری
تب لگ بست جیو من ماہیں ۔ جب لگ پربھو پرتاپ رَبی ناہیں

ممتا رُوپی مہا اندھیری رات جو راگ دویش رُوپی اُلوؤں کو سُکھ دینے والی ہے۔ تبھی تک جیو کے ہردے میں بستی ہے۔ جب تک کہ پربھو آپ کا پرتاپ رُوپی سورج طلوع نہیں ہوتا۔

اب مَیں کُشل مٹے بھئے بھارے ۔ دیکھ رام پد کمل تمہارے
تمہ کرپا ل جا پر انوُ کُولا ۔ تاہی نہ بیاپ تری بدھ بھو سُولا

ہے شری رام جی! آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر میرے بھاری بھئے دُور ہو گئے ہیں. اب میں کُشل سے ہوں۔ ہے کرپالو! جس جیو پر آپ دیا درِشٹی کرتے ہیں. وہ تینوں پرکار کے سنسارک دُکھوں (ادھی بھوتک، ادھی دیوک ادھیاتمک) سے چھوٹ جاتا ہے۔

میں نسیچر اتی ادھم سبھاؤ ۔ سُبھ آچرنُ کینہہ نہیں کاؤ
جاسُ رُوپ مُنی دھیان نہ آوا ۔ تیہیں پربھو ہرشِ ہردے موہی لاوا

میں مہا نیچ سبھاو کا راکشس ہُوں۔ میں نے کبھی بھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ جن کے رُوپ کو مُنی لوگ دھیان لگا کر بھی نہیں دیکھ پاتے اُن پربھو شری رام جی! آپ نے مجھے پرسن ہو کر چھاتی سے لپٹا لیا ہے۔

اہو بھاگیہ مم امِت اتی رام کرپا سُکھ پُنج
دیکھیوُں نین برنچی سِو سبیہ جُگل پد کنج

ہے کرپا اور سُکھ کے بھنڈار شری رام جی! میرا کتنا بڑا دھنیہ بھاگ ہے. جو میں نے آپ کے دونوں چرن کملوں کے درشن پائے جن چرن کملوں کی کہ برہما اور شو جی سدا سیوا کیا کرتے ہیں۔

سُنہو سکھا نج کہیوُں سبھاؤُ ۔ جان بھُسُنڈی سمبھو گریجاؤُ
جوُ نر ہوئے چراچر دروہی ۔ آوے سبھے سرن تک موہی

ہے متر! سُنو. اب میں تمہیں اپنا سبھاو کہتا ہُوں۔ جسے کاک بھُشنڈی، شو اور پاربتی جی جانتے ہیں. جو کوئی منش چر چین

جگت کا ویری بھی ہو. اگر وہ بھی اپنے پاپ سے ڈر کر میری شرن میں آ جائے۔

تج مد موہ کپٹ چھل نانا ۔ کروُں سدیہ تیہی سادھو سمانا
جننی جنک بندھُو سُت دارا ۔ تن دھن بھون سُہرد پریوار

اور اہنکار موہ اور طرح طرح کے کپٹ چھل کو تیاگ دے. تو میں اُسے بہت ہی جلدی سادھو کے سمان کر دیتا ہُوں۔ ماتا پتا، بھائی پُتر، استری، شریر، دھن، گھر، متر اور پریوار.

سب کے ممتا تاگ بٹوری ۔ مم پد من ہی باندھ برٹوری
سم درسی اِچھّا کچھُ ناہیں ۔ ہرش سوک بھے نہیں من ماہیں

ان سب کے ممتا رُوپی تاگوں کو اکٹھا کر کے (سمیٹ کر) اور اُنکی ایک ڈوری بنا کر جو اس ڈوری سے اپنے من کو میرے چرنوں میں باندھ دیتا ہے۔ جو سم درشی ہے. جسے کچھ خواہش نہیں ہے۔ اور جس کے من میں خوشی غمی اور ڈر نہیں ہے۔

اس سجن مم اُر بس کیسیں ۔ لوبھی ہردے بسے دھن جیسیں
تمہ سارِکھے سنت پریہ مورے ۔ دھرؤں دیہہ نہیں آن نہورے

ایسا نیک پُرش میرے ہردے میں ایسا بستا ہے جیسا کہ لالچی کے ہردے میں دھن بستا ہے تمہارے جیسے سنت ہی مجھے پیارے ہیں ایسے سنتوں کے پریم کے کارن ہی میں شریر دھارن کرتا ہُوں. اس کے علاوہ میرے شریر دھارن کرنے کا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔

سگُن اُپاسک پرہت نرت نیتی درڑھ نیم
تے نر پران سمان مم جنہہ کیں دوِج پد پریم

جو برہم کے سگُن رُوپ کے اُپاسک ہیں. دوسروں کی بھلائی کرنے میں لگے رہتے ہیں. دھرم اور نیم کو پوری طرح پالن کرتے ہیں. جنہیں دھرم تشیل برہمنوں سے پریم ہے. وہ منش مجھے پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔

سُنو لنکیس سکل گن تورے ۔ تاتیں تمہ اتسیہ پریہ مورے
رام بچن سُن بانر جوُتھا ۔ سکل کہہیں جے کرپا برُوتھا

ہے لنکا پتی! سُنو۔ یہ سب گُن تم میں ہیں۔ اس لئے تم مجھے بے حد پیارے ہو۔ شری رام جی کے بچن سُن کر سب بانر دل کہنے لگے۔ ہے کرپا کے بھنڈار شری رام جی! آپ کی جے ہو۔

سُنت بھبیشن پربھو کے بانی۔ نہیں اگھات شرون امرت جانی
پد انبج گہہ بار ہیں بارا۔ ہرُدے سمات نہ پریم اپارا

پربھو کی بانی کانوں کے لئے امرت جان کر بھبیشن جی سُنتے سُنتے ترپت ہی نہیں ہوتے (ارتھات اُن کا من بھرتا ہی نہیں۔ اُنکی بانی سننے کی خواہش اُن کی بڑھتی ہی جاتی ہے) وہ بار بار پربھو کے چرن کملوں کو پکڑتے ہیں۔ اور اُن کے ہردے میں اپار پریم سماتا نہیں ہے۔

سُنہو دیو سچراچر سوامی۔ پرنت پال اُر انتر جامی
ار کچھ پرتھم باسنا رہی۔ پربھو پد پریتی سُرت سو بہی

بھبیشن جی نے کہا۔ ہے دیو! ہے چر چیتن جگت کے سوامی! ہے شرناگتوں کی پالنا کرنے والے اور سب کے ہردوں کے جاننے والے پربھو! سُنیئے۔ میرے ہردے میں پہلے کچھ واسنا تھی۔ وہ پربھو کے چرنوں کے پریم رُوپی دریا میں بہہ گئی ہے۔

اب کرپال نج بھگتی پاونی۔ دیہو سدا سو من بھاونی
ایوم اُستو کہہ پربھو رن دھیرا۔ ماگا ترت سندھو کر نیرا

اب تو ہے کرپالو! مجھے اپنی پوتر بھگتی دیجیئے۔ جو سدا شیو جی کے من کو پیاری لگتی ہے۔ "ایسا ہی ہو" کہہ کر رن دھیر پربھو شری رام جی نے فوراً سمندر کا جل لانے کو کہا۔

جدپی سکھا تو اچھا ناہیں۔ موہ درش اموگھ جگ ماہیں
اس کہہ رام تلک تیہی سارا۔ سُمن برشٹی نبھ بھئی اپارا

اور بھبیشن جی سے یوں کہنے لگے۔ کہ ہے متر! اگرچہ تمہاری کوئی خواہش نہیں ہے تو بھی میرا درشن کیا نشپھل نہیں جاتا۔ ایسا کہہ شری رام جی نے اُن کو راج تلک کر دیا۔ آکاش سے اُسی وقت پھولوں کی بھاری بارش ہوئی۔

راون کرودھ انل نج سواس سمیر پرچنڈ

جرت بھبیشن راکھیو دینہیو راج اکھنڈ

راون کا کرودھ مانو اگنی ہے اور بھبیشن کے مُکھ سے اُس کے ہت ارتھ نکلے ہوئے بچن مانو ہوا ہے۔ جس سے وُہ اگنی پرچنڈ جوالا میں جلتے ہوئے بھبیشن کو پربھو شری رام چندر جی نے بچا لیا اور انہیں لنکا کا اکھنڈ راج دیا۔

جو سمپتی سو راون ہی دینہہ دئے دس ماتھ
سوئے سمپدا بھبیشن ہی سکچ دینہہ رگھو ناتھ

جو سمپتی (جائیداد) شو جی نے راون کو اپنے دسوں سروں کا بلیدان کرنے پر دی تھی۔ وُہی سمپتی بھگوان شری رگھو ناتھ جی نے بھبیشن کو بہت شرماتے ہوئے دی۔

اس پربھو چھاڑ بھجہیں جے آنا۔ تے نر پشو بنو پوچھ بشانا
نج جن جان تاہی اپناوا۔ پربھو سبھاؤ کپی کُل من بھاوا

ایسے پریم کرپالو پربھو شری رام جی کو چھوڑ کر جو منش دوسرے دیوتاؤں کو بھجتے ہیں۔ وہ بنا سینگ اور پونچھ کے پشو ہیں۔ اپنا سیوک جان کر شری رام جی نے بھبیشن کو اپنا لیا۔ سب بانروں کے من کو پربھو کا سبھاؤ بہت ہی اچھا لگا۔

پُنی سرب گیہ سرب اُر باسی۔ سرب رُوپ سب رہت اُداسی
بولے بچن نیتی پرتی پالک۔ کارن منج دنج کُل گھالک

پھر سب کچھ جاننے والے، سب کے ہردوں میں نواس کرنے والے، سب رُوپوں میں ظاہر ہونے والے اور سب سے نرلیپ اُداسین پربھو جنہوں نے بھگتوں کی رکھشا کرنے کے نمت منش شریر دھارن کیا ہوا ہے اور جو راکشسوں کی کُل کا ناش کرنے والے ہیں۔ وُہ شری رام جی مریادا پرشوتم یہ بچن بولے۔

سُنو کپیس لنکا پتی بیرا۔ کیہی بدھی ترئیے جلدھی گمبھیری
سنکل مکر اُرگ جھش جاتی۔ اتی اگادھ دُستر سب بھانتی

ہے بانر راج سُگریو اور لنکا پتی بھبیشن! سُنو اس گہرے

سمندر کو کس طرح پار کیا جائے یہ تو بڑے بڑے مچھ، سانپ اور مچھلیوں آدی انیک بھانت کے جل جیوؤں سے بھرا پڑا ہے۔ یہ اتھاہ سمندر پار کرنے میں سب پرکار سے کٹھن ہے۔

کہہ لنکیس سنہو رگھوُنایک۔ کوٹی سندھو سوشک تو سایک
جدپی تدپی نیتی اس گائی۔ بنے کریئے ساگر سن جائی

تب بھبیشن جی بولے کہ ہے رگھوناتھ جی! سنئے۔ یوں تو آپکا بان ہی ایسے کروڑوں سمندروں کو سکھا دینے کی شکتی رکھتا ہے۔ تو بھی نیتی ایسی کہی گئی ہے کہ پہلے جا کر سمندر سے پرارتھنا کی جائے۔

پربھو تمہار کُل گرُ جلدھی کہہ ہی اُپائے بچار
بنو پریاس ساگر تریہی سکل بھالو کپی دھار

ہے پربھو! سمندر راجہ سگر کے پُتروں کا کھودا ہوا آپکا کل گرو ہے۔ وہ وچار کر آپ کو پار جانے کا کوئی ڈھنگ بتلا دیگا تب ریچھ اور بانروں کی ساری فوج بنا کسی محنت کے سمندر کے پار اُتر جائے گی۔

سکھا کہی تمہہ نیک اُپائی۔ کریئے دیو جوں ہوئے سہائی
منتر نہ یہ لچھمن من بھاوا۔ رام بچن سُن اتی دُکھ پاوا

شری رام جی نے کہا۔ ہے متر! تم نے اچھا ڈھنگ بتلایا۔ اگر بدھاتا مددگار ہوں تو یہی کیا جائے۔ یہ صلاح لکشمن جی کے من کو نہ بھائی۔ شری رام جی کے بچن سُن کر تو وہ بہت ہی بے چین ہو گئے۔

ناتھ دیو کر کون بھروسا۔ سوشیئے سندھو کریئے من روسا
کادر من کہنہ ایک ادھارا۔ دیو دیو آلسی پکارا

لکشمن جی نے کہا ہے ناتھ! بدھاتا کا کیا بھروسہ ہے۔ آپ من میں کرودھ کیجئے۔ اور سمندر کو سکھا ڈالیئے۔ دیو (بدھاتا یا قسمت) کے آدھین تو وہ ہوتا ہے۔ جو کاتر ہو اور اُس میں کام کرنے کی ہمت نہ ہو۔ کاہل آدمی ہی قسمت قسمت کی پکار کیا کرتے ہیں۔

سُنت بہسی بولے رگھوبیرا۔ ایسے ہی کرب دھرہو من دھیرا
اس کہہ پربھو انج ہی سمجھائی۔ سندھو سمیپ گئے رگھورائی

یہ سُن کر شری رگھوویر جی ہنس کر بولے ہے بھائی! من میں دھیرج رکھو ایسے ہی کیا جائے گا۔ ایسا کہہ کر چھوٹے بھائی کو سمجھا کر شری رگھوناتھ جی سمندر کے نزدیک گئے۔

پرتھم پرنام کینہہ سرُ نائی۔ بیٹھے پنی تٹ دربھ ڈسائی
جبہیں بھبیشن پربھو پہیں آئے۔ پاچھیں راون دوت پٹھائے

انہوں نے پہلے سر جھکا کر پرنام کیا۔ پھر کنارے پر کُشا بچھا کر بیٹھ گئے ادھر جونہی بھبیشن جی شری رام جی کے پاس آئے تھے۔ توں ہی راون نے اُن کے پیچھے دو جاسوس بھیجے تھے۔

سکل چرت تنہہ دیکھے دھریں کپٹ کپی دیہہ
پربھو گُن ہردے سراہیں سرناگت پر نیہہ

دھوکے سے بانر روپ دھارن کر کے انہوں نے بانر سینا کی سب لیلائیں دیکھیں۔ وہ اپنے من میں پربھو کے گنوں کی اُستتی اور شرناگتوں کے تئیں اُن کے پریم کی سراہنا کرنے لگے۔

پرگٹ بکھانہیں رام سبھاؤ۔ اتی سپریم گا بسر دُرا ؤ
رپو کے دوت کپنہہ تب جانے۔ سکل باندھ کپیس پہیں آنے

پھر وہ کھلے عام بھی بہت پریم کے ساتھ شری رام جی کے سبھاؤ کی بڑائی کرنے لگے۔ وہ پریم میں اتنے مگن ہو گئے کہ اپنے اصلی راکشس سروپ کو چھپا نہ سکے۔ انہیں کپٹ کے بھیس کی یاد ہی نہ رہی۔ تب بانروں نے اُن کو دشمن کے جاسوس سمجھ کر باندھ لیا اور سگریو کے پاس لے آئے۔

کہہ سُگریو سنہو سب بانر۔ انگ بھنگ کر پٹھوہو نسیچر
سُن سُگریو بچن کپی دھائے۔ باندھ کٹک چہو پاس پھرائے

سُگریو نے کہا سب بانرو سنو راکشس جاسوسوں کے انگ بھنگ کر کے لنکا کو بھیج دو۔ سگریو کے بچن سُن کر بانر دوڑے۔

جاسوسوں کو باندھ کر اپنی فوج کے چاروں طرف اُن کو گھمایا۔

بہو پرکار مارن کپی لاگے ۔ دین پکارت تدپی نہ تیاگے
جو ہمار ہر ناسا کانا ۔ تیہی کوسلادھیس کے آنا

بانر اُن جاسوسوں کو بہت طرح مارنے لگے۔ گرگرا کر مُنہ سے
پر بھی بانروں نے اُن کو چھوڑا نہیں۔ تب جاسوسوں نے پکار کر کہا۔
جو ہمارے ناک کان کاٹے گا۔ اُسے اودھ پتی شری رام جی کی
قسم ہے۔

سُن لچھمن سب نکٹ بولائے ۔ دیالاگ ہنس ترت چھوڑائے
راون کر دیجھو یہ پاتی ۔ لچھمن بچن باچُ کُل گھاتی

یہ سُنکر لکشمن جی نے اُن سب کو اپنے پاس بُلایا۔ اُنہیں اُن
جاسوسوں کی حالت زار دیکھ کر بڑی دیا آئی ہنس کر اُنہوں نے
بانروں کے ہاتھوں سے اُن جاسوسوں کو چھڑا دیا۔ اور انہیں کہا
کہ لنکا میں جا کر تم راون کے ہاتھ میری یہ چٹھی دے دینا۔ اور کہنا۔
ہے کُل کا ناش کرنے والے! لکشمن کے بچنوں پر وچار کرو۔

کیہو مُکھاگر مُوڑھ سن مم سندیس اُدار
سیتا دیئے ملہو نہ تو آوا کالُ تمہار

اور اپنی زبانی بھی اُس مُوڑھ سے میرا یہ بہت بھرا
پیغام کہہ دینا کہ سیتا جی کو دے کر شری رام جی سے صُلح کرو۔
نہیں تو سمجھو کہ تمہاری موت آپہنچی۔

ترت نائے لچھمن پد ماتھا ۔ چلے دُوت برنت گُن گاتھا
کہت رام جس لنکا آئے ۔ راون چرن سیس تنہہ نائے

لکشمن جی کے چرنوں میں سر جھکا کر شری رام جی کے گُن
گان کرتے ہوئے جاسوس لنکا کو چلے۔ شری رام جی کی بڑائی کرتے
کرتے وہ نگر میں پہنچے۔ اور انہوں نے راون کے چرنوں میں آکر سر جھکایا

بہس دسانن پُوچھی باتا ۔ کہس نہ سُک آپنی کُسلاتا
پُنی کہہ کھبر بھبیشن کیری ۔ جاہی مرتیو آئی اتی نیری

دس مُکھ راون نے اُن سے ہنس کر بات پوچھی۔ اے شُک!
اپنی کُشل کیوں نہیں کہتا! پھر اُس بھبیشن کا حال چال سُناؤ جس کی
موت بہت نزدیک آپہنچی ہے۔

کرت راج لنکا سٹھ تیاگی ۔ ہوئہی جو کر کیٹ ابھاگی
پُنی کہہ بھالو کیس کٹکائی ۔ کٹھن کال پریرت چل آئی

مورکھ نے راج کرتے ہوئے لنکا کو تیاگ دیا۔ اب وُہ بھی ریچھ
بانروں کے ساتھ بدنصیب گھُن کا کیڑا بنے گا۔ ارتھات جیسے جَو
کے ساتھ گھُن بھی پس جاتا ہے ویسے ہی ریچھ بندروں کے ساتھ
وہ بھی مارا جائے گا۔ کہو! بانروں اور ریچھوں کی فوج کا کیا حال ہے۔
جو کھیا تک موت کے گھیرے ہوئے یہاں چلے آئے۔

جنہہ کے جیون کر رکھوارا ۔ بھیؤ مردل چت سندھو بچارا
کہُ تپسنہہ کے بات بہوری ۔ جنہہ کے ہردے تراس اتی موری

اور جن کے جیون کا محافظ نرم دل سمُندر بیچارہ بن گیا ہے
(ارتھات اب تک راکشسوں نے اُس بانر سینا کو ڈکار جانا تھا۔
اب تک جو وہ جیتے ہیں تو سمندر کی مہربانی سے۔ کیونکہ سمندر کی
رکاوٹ کی وجہ سے راکشس اُنہیں کھا نہ سکے) پھر اُن دونو تپسیوں
بھائیوں کا حال چال سُناؤ جن کے من میں دن رات میرا بڑا
ہی ڈر بنا رہتا ہے۔

کی بھئی بھینٹ کہ پھر گئے شرون سُجس سن مور
کہسی نہ رپُو دل تیج بل بہت چکت چت تور

اُن سے تمہاری بھینٹ ہُوئی یا وہ کانوں سے میرے
پرتاپ کو سُن کر ہی لوٹ گئے تو دشمن کی فوج کے تیج اور بل کا
سماچار کیوں نہیں کہتا۔ تیرا چت تو گھبرایا ہوا معلوم پڑتا ہے۔

ناتھ کرپا کر پوچھیہو جیسیں ۔ مانہو کہا کرودھ تج تیسیں
ملا جائے جب انج تمہارا ۔ جاتہیں رام تلک تیہی سارا

جاسوس نے کہا۔ ہے ناتھ آپ نے جیسے کرپا کر کے پوچھا
ہے۔ ویسے ہی کرودھ کو شانت کر کے میرے بچنوں پر وشواس

No. 1286

सेत बन्धन

S. S. Brijbasi & Sons
Bombay-3

جب آپکا چھوٹا بھائی بھبھیشن شری رام جی سے جا کر ملا۔ تب اُس کے پہنچتے ہی شری رام جی نے اُس کو لنکا کا راج تلک کر دیا۔

راون دوت ہمہ ہی سُن کانا۔ کپتہہ باندھ دینہے دُکھ نانا
شروَن ناسکا کاٹیں لاگے۔ رام سپتھ دینہیں ہم تیاگے

جونہی بانروں نے سُنا کہ ہم راون کے جاسوس ہیں۔ تونہی انہوں نے ہمیں پکڑ کر طرح طرح کے کشٹ دیئے۔ پھر وہ ہمارے ناک اور کان کاٹنے لگے۔ آخر شری رام جی کی قسم دلانے پر انہوں نے ہم کو چھوڑا۔

پوچھہو ناتھ رام کٹکائی۔ بدن کوٹی ست برن نہ جائی
نانا برن بھالو کپی دھاری۔ بکٹانن بسال بھے کاری

ہے ناتھ! آپ نے شری رام جی کے لشکر کا حال پوچھا۔ سو وہ تو سو کروڑوں زبانوں سے بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ طرح طرح کے رنگوں کی بھالوؤں اور بانروں کی فوج ہے جو بڑے ڈراؤنی شکل والے اور کرال شریر والے ہیں۔

جیہیں پر دہیو ہتیو سُت تورا۔ سکل کپنہہ مہنہ تیہی بل تھورا
امت نام بھٹ کٹھن کرالا۔ امت ناگ بل بپل بسالا

جس بانر نے لنکا جلائی تھی اور آپکے پتر اکشے کمار کو مارا تھا وہ تو سب بانروں میں تھوڑے بل کا بندر ہے۔ بیشمار نام والے بڑے ہی وکرال بھیانک اور سخت جان یودھا ہیں۔ اُن میں بے شمار ہاتھیوں کا بل ہے۔ اور سب ہی بڑے بڑے قدآور ہیں۔

دوبد مینَد نیل نل انگد گد بکٹاسس
ددھی مکھ کیہری نسٹھ سٹھ جاموَنت بلراسِ

دوید، مینَد، نیل، نل، انگد، بکٹاسیہ۔
ددھی مکھ، کیسری، نسٹھ، سٹھ اور جاموَنت یہ سبھی یودھا بل کی راشی ہیں۔

اے کپی سب سُگریو سمانا۔ انہہ سم کوٹنہہ گنے کو نانا
رام کرپا اتُلت بل تنہہ ہیں۔ ترن سمان ترے لوک ہی گنہیں

یہ سب بانر بل میں سُگریو کے سمان ہیں اور گنتی میں ان جیسے کروڑوں ہیں۔ ان بے شمار بانروں کی گنتی بھلا کون کر سکتا ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے ان بانروں میں اتھاہ بل ہے۔ وہ لنکا تو کیا تینوں لوکوں کو تنکے کے سمان تچھ سمجھتے ہیں۔

اس میں سُنا شروَن دسکندھر۔ پدم اٹھارہ جوتھپ بندر
ناتھ کٹک مہنہ سو کپی ناہیں۔ جو نہ تمہہ ہی جیتے رن ماہیں

ہے دسکندھر! میں نے اپنے کانوں سے سُنا ہے۔ کہ اٹھارہ پدم تو اکیلے بندروں کے سیناپتی ہیں۔ ہے ناتھ! بانر سینا میں ایسا ایک بھی بندر نہیں جو آپ کو یدھ میں نہ جیت سکے۔

پرم کرودھ میجھہیں سب ہاتھا۔ آئس پے نہ دیہیں رگھو ناتھا
سوکھہیں سندھ سہت جھکھ بیالا۔ پورہیں نہ تو بھر کدھر بسالا

بانر بڑے کرودھ سے ہاتھ مل رہے ہیں کہ شری رگھو ناتھ جی ہمیں آگیا نہیں دیتے۔ جو آگیا پاویں تو اس سمندر کو مچھلیوں سانپوں سمیت سکھا ڈالیں یا بڑے بڑے پربتوں سے اس سمندر کو بھر کر پور دیویں۔

مرد گرد ملو ہیں دس سیسا۔ ایسے بچن کہہیں سب کیسا
گرجہیں ترجہیں سہج اسنکا۔ مانہوں گرسن چہت ہی لنکا

اور راون کو مسل کر خاک میں ملا دیں گے سب بانر ایسے ہی بچن کہہ رہے ہیں سب سبھاؤ سے ہی نڈر ہیں۔ گرجتے ہیں للکارتے ہیں۔ مانو وہ ابھی لنکا کو نگل ہی جانا چاہتے ہیں۔

سہج سور کپی بھالو سب پُنی سر پر پربھو رام
راون کال کوٹی کہنہ جیت سکہیں سنگرام

سب بانر اور ریچھ سبھاؤ سے ہی شور ویر ہیں۔ پھر اُنکے سر پر شری رام چندر جی ہیں۔ ہے راون! وہ یدھ میں کروڑہا کالوں کو بھی جیت سکتے ہیں۔

رام تیج بل بدھی بپلائی۔ سیش سہس سکہیں نہ گائی
سک سر ایک سوشی ست ساگر۔ تو بھرات ہی پوچھو لے ناگر

شری رام جی کے تیج اور بل بُدھی کی مہما کا ورنن تو لاکھوں شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ہی بان سے ایسے سینکڑوں سمندروں کو سُکھا سکتے ہیں۔ پر مریادا پرشوتم شری رام جی نے مریادا کی رکھشا کے لئے آپ کے بھائی بھبیشن جی سے پوچھا۔

تاسُ بچن سُن ساگر پاہیں۔ مانگت پنتھ کرپا من ماہیں
سُنت بچن بہسا دس سیسا۔ جوں اس متی سہائے کرت کیسا

بھبیشن جی کے بچن سُن کر شری رام چندر جی سمندر سے راستہ مانگ رہے ہیں۔ اُن کے من میں بڑی کرپا ہے۔ جس کے کارن وہ سمندر کی ہستی کو ملیا میٹ کرنا نہیں چاہتے۔ جاسوس کے بچن سُن کر راون خوب قہقہے لگا کر ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ جب اُنکی ایسی بُدھی ہے تبھی تو بانروں کو اپنا ساتھی بنایا ہے۔

سہج بھیرو کر بچن درڑھائی۔ ساگر سن ٹھانی مچلائی
مُوڑھ مرشا کا کرسی بڑائی۔ رپو بل بُدھی تھاہ میں پائی

سبھاؤ سے ہی بانر دل بھبیشن کے بچنوں پر وشواس کر کے اُنہوں نے سمندر سے بالکوں کی طرح ہٹھ کر کے راستہ مانگا ہے۔ ارے موڑھ! چُپ رہ۔ فضول کیوں اُنکی بڑائی کرتا ہے! بس میں نے دشمن کی بل اور بُدھی کو جان لیا ہے۔

سچو سبھیت بھبیشن جاکیں۔ بجے بھوتی کہاں جگت تاکیں
سُن کھل بچن دُوت رس باڑھی۔ سمے بچار پتر کا کاڑھی

جس کا بھبیشن جیسا ڈرپوک منتری ہو۔ اُسے دُنیا میں فتح و نصرت کہاں! دُشٹ راون کے بچن سُن کر جاسوس کو کرودھ بڑھ آیا اُس نے موقع غنیمت جان کر لچھمن جی کی چٹھی نکالی۔

رامانج دینہی یہ پاتی۔ ناتھ بچائے جُڑاوہو چھاتی
بہسی بام کر لینہی راون۔ سچو بول سٹھ لاگ بچاون

اور اُس چٹھی کو راون کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہے ناتھ! یہ رام جی کے چھوٹے بھائی لکشمن جی نے آپکو چٹھی بھیجی ہے۔ اسے پڑھ کر اپنی چھاتی ٹھنڈی کیجئے۔

راون نے ہنس کر اُس چٹھی کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ اور منتری کو بُلا کر وہ مورکھ اُسے پڑھوانے لگا۔

باتنہہ منہی رجھائے سٹھ جن گھالسی کُل کھیس
رام برودھ نہ اُبرسی شرن بشنو اج ایس

اُس چٹھی میں لکشمن جی نے راون کو لکھ بھیجا تھا۔ کہ اے مورکھ! باتوں باتوں میں ہی من میں بھول کر تو اپنے کُل کا ستیاناش نہ کر۔ شری رام جی کا ورودھ کر کے تو تُو برہما وشنو اور شوجی کی شرن گئے بھی نہیں بچنے پائے گا۔

کی تج مان انج اوپر پھو پد پنکج بھرنگ
ہوہیں کہ رام سر انل کھل کُل سہت پتنگ

یا تو ابھیمان چھوڑ کر اپنے چھوٹے بھائی بھبیشن کی طرح پربھو شری رام جی کی شرن میں آکر اُن کے چرن کملوں کا بھونرا بن جا۔ اور نہیں تو ہے دُشٹ! رام جی کی بان روپی پرچنڈ جوالا میں اپنے پریوار سمیت بھسم ہونے والا پتنگا بن جا۔

سُنت سبھے من مُکھ مُسکائی۔ کہت دسانن سب ہی سنائی
بھومی پرا کر گہت اکاسا۔ لگھو تاپس کر باگ بلاسا

چٹھی کے مضمون کو سُنتے ہی راون من میں ڈر گیا۔ لیکن بظاہر مُسکراتا ہُوا وہ اپنی سبھا کو سُنا کر کہنے لگا۔ کہ جیسے کوئی پرتھوی پر پڑا ہُوا آکاش کو باتوں سے ڈینگیں مار کر پکڑنا چاہتا ہو ویسے ہی چھوٹا تپسوی "چھوٹا مُنہ بڑی بات کرتا ہے"۔

کہہ سُک ناتھ سیتہ سب بانی۔ سمجھہو چھاڑ پرکرت ابھیمانی
سُنہو بچن مم پرہر کرودھا۔ ناتھ رام سن تجہو ورودھا

شُک جاسوس نے کہا۔ ہے ناتھ! جو کچھ چٹھی میں لکھا ہے۔ سب صحیح ہے۔ آپ اپنے سبھاؤ کہ ابھیمان کو چھوڑ کر اس پر اچھی طرح سے وچار کیجئے۔ میرے بچن سُنئے اور کرودھ کو تیاگ دیجئے ہے ناتھ! شری رام جی کے ساتھ ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔

اتی کومل رگھوبیر سبھاؤ۔ جدپی اکھل لوک کر راؤ

بِلت کرپا تمھ پر پربھو کر ہیں۔ اُر اپرادھ نہ ایکوُ دھر ہیں

اگرچہ شری رگھوبیر جی سارے لوکوں کے ایشور ہیں۔ تو بھی اُنکا سبھاو بے حد نرم ہے۔ ملتے ہی پربھو آپ پر کرپا کریں گے۔ اور اپنے من میں آپ کے ایک اپرادھ کو نہیں رکھیں گے۔

جنک سُتا رگھوناتھ ہی دیجے۔ ایتنا کہا مور پربھو کیجے

جب تیہیں کہا دین بید یہی۔ چرن پربار کینہ سٹھ تیہی

جانکی جی کو شری رگھوناتھ جی کو دے دیجئے۔ ہے پربھو! میری اِس بینتی کو مان لیجئے۔ جب اِس جاسُوس نے جانکی جی کو دینے کو کہا۔ تب دُشٹ راون نے اُس کو لات ماری۔

نائے چرن سر چلا سو تہاں۔ کرپا سندھو رگھونایک جہاں

کر پرنام نج کتھا سُنائی۔ رام کرپا اپنی گتی پائی

وہ راون سے ٹھوکریں کھاکر بھبھیشن کیطرح اُس کے چرنوں میں سر جھکا کر وہاں چلا جہاں شری رگھوناتھ جی تھے۔ اُن کو پرنام کرکے اس نے سب اپنی کتھا سُنائی۔ اور شری رام جی کی کرپا سے اپنے پورو جنم کے مُنی کے سُروپ کو پاکر اُتّم گتی پائی۔

رشی اگست کیں ساپ بھوانی۔ راچھس بھیو رہا مُنی گیانی

بندی رام پد بارہیں بارا۔ مُنی نج آشرم کہُ پگ دھارا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! وہ جاسُوس گیان وان مُنی تھا۔ اگست رشی کے شاپ سے راکشس بن گیا تھا۔ بار بار شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کرکے وہ دوبارہ مُنی ہوکر اپنے آشرم کو چلا گیا۔

بنے نہ مانت جلدھی جڑ گئے تین دن بیت

بولے رام سکوپ تب بھئے بنو ہوئے نہ پریت

اِدھر سمندر سے راستے کے لئے پرارتھنا کرتے بھگوان شری رام جی کو تین دن گذر گئے۔ لیکن جڑ سمندر بینتی نہیں مانتا۔ تب شری رام جی غصے سے بول اُٹھے۔ کہ ڈر کے بغیر پریتی نہیں ہوتی۔

(ارتھات جڑ جیو ڈر کے مارے ہی پریم کیا کرتے ہیں نہیں تو کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔)

لچھمن بان سراسن آنو۔ سوشوں باردھی بسکھ کرسانو

سٹھ سن بنے کُٹل سن پریتی۔ سہج کرپن سن سُندر نیتی

ہے لکشمن! میرا دھنش بان لاؤ۔ میں اگنی بان سے ابھی سمندر کو سکھا ڈالوں گا۔ مورکھ سے بینتی، کُٹل سے پریتی، سبھاؤ سے ہی کنجوس کو فراخدلی کا اُپدیش دینا۔

ممتارت سن گیان کہانی۔ اتی لوبھی سن برتی بکھانی

کرودھی سن سم کامی ہری کتھا۔ اوسر بیج بئیں پھل جتھا

موہ ممتا میں ڈوبے ہوئے پُرش سے گیان اُپدیش کرنا۔ مہا لالچی سے تیاگ کی باتیں کہنا۔ کرودھی سے شانتی کا اپدیش کہنا۔ اور کامی پُرش سے بھگوان کی کتھا کہنا یہ سب بنجر کھیت میں بیج ڈالنے کے سمان نشپھل جاتے ہیں۔

اس کہہ رگھوپتی چاپ چڑھاوا۔ یہ مت لچھمن کے من بھاوا

سندھانیو پربھو بسکھ کرالا۔ اُٹھی اودھی اُر انتر جوالا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے دھنش چڑھایا۔ یہ بات لکشمن جی کے من کو بہت بھائی۔ جوں ہی شری رام جی نے دھنش پر اگنی رُوپ بھیانک بان چڑھایا۔ توں ہی سمندر کے ہردے میں اگنی کی جوالا اُٹھی۔

مکر اُرگ جھش گن اکلانے۔ جرت جنتو جل نِدھی جب جانے

کنک تھار بھر منی گن نانا۔ بپر رُوپ آئیو تج مانا

مچھ، سانپ اور مچھلیوں کے گروہ تڑپ اُٹھے جب سمندر نے اپنے ہردے میں بسنے والے جیووں کو اگنی سے جلتے ہوئے دیکھا۔ تب وہ سونے کے تھال میں طرح طرح کے رتنوں کو بھر کر اہنکار چھوڑ کر برہمن کا رُوپ بنا کر شری رام جی کے پاس آیا۔

کاٹیہیں پئے کدری پھرے کوٹ جتن کوؤ سینچ

بنے نہ مان کھگیس سنو ڈاٹیہیں پئے نو نیچ دوہا

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی سُنئے۔ چاہے کوئی کروڑ

اُپائے کرکے کیلے کے پیڑ کو سینچتا پھرے لیکن وہ تو کاٹنے پر ہی پھلتا پھولتا ہے۔ نیچ بنتی نہیں مانتا۔ وہ تو ڈانٹنے سے ہی جھکتا ہے (ارتھات سختی کرنے پر ہی سیدھی راہ پر آتا ہے)

سبھے بندھو گہہ پد پربھو کیرے۔ چھمہو ناتھ سب اَوگُن میرے
گگن سمیر انل جل دھرنی۔ انہہ کی ناتھ سہج جڑ کرنی

ڈر کے مارے سمندر نے پربھو کے چرن پکڑ کر کہا۔ ہے ناتھ! آکاش، ہوا، اگنی، جل اور پرتھوی۔ ان پانچوں مہا بھوتوں کی کرنی تو سبھاؤ سے ہی جڑ ہے۔

تب پریرت مایا اُپجائے۔ سرشٹی ہیتو سب گرنتھن گائے
پربھو آئیس جیہی کہہ جس اہئی۔ سو تیہی بھانتی رہیں سکھ لہئی

آپکی پریرنا سے مایا نے ان پانچوں بھوتوں کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ پانچوں ہی جڑ سرشٹی کے کارن کہے گئے ہیں۔ ایسا ہی سبھی گرنتھوں کا مت ہے۔ جس کے لئے آپکی جیسی آگیا ہو وہ اُسی پرکار رہ کر ارتھات آپکی آگیا انوسار اپنا جیون گذارتا ہوا سُکھ پاتا ہے۔

پربھو بھل کینہہ موہی سکھ دینہی۔ مرجادا پُنی تمہری کینہی
ڈھول گنوار سودر پسو ناری۔ سکل تاڑنا کے ادھیکاری

پربھو نے اچھا کیا جو مجھے شکھشا دی لیکن ہے پربھو! جیوؤں کا سبھاو بھی تو آپ کا ہی بنایا ہوا ہے۔ ڈھول۔ گنوار، شودر، پشو اور استری یہ سب سزا کے ہی ادھیکاری ہیں۔

بہت سے شخص جو اس چوپائی کے اصلی معنوں پر دھیان نہیں دیتے۔ تُلسی داس جی پر ناری جاتی کا اپمان کرنے کا دوش لگاتے ہیں۔ لیکن یہ اُن کا دوش لگانا ویرتھ ہے۔ کیونکہ اس چوپائی سے کوی اپنی آریہ سبھیتا کا مت پرگٹ نہیں کرتے بلکہ وہ تو جڑ سمندر کے مُکھ سے یہ بات کہتے ہیں یعنی مُورکھ جاتیوں کا ایسا مت ہے۔ آریہ جاتی کا نہیں۔

پربھو پرتاپ میں جاب سکھائی۔ اُترے ہی کٹک نہ موری بڑائی
پربھو آگیا اپیل شرتی گائی۔ کروں سو بیگ جو تمہہی سوہائی

پربھو کے پرتاپ سے میں سوکھ جاؤں گا۔ اور آپکی فوج پار اُتر جائے گی۔ لیکن اس میں میری کوئی بڑائی نہ رہیگی۔ تو بھی ہے پربھو! آپکی آگیا اٹل ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔ اب آپکو جو اچھا لگے۔ میں فوراً ہی وہی کروں۔

سُنت بنیت بچن اتی کہہ کرپال مسکائے
جیہی بدھی اُترے کپی کٹک سو کہہو اُپائے

سمندر کے ایسے آرت بچن سُن کر کرپالو شری رام جی نے مُسکرا کر کہا۔ ہے تات! جس طرح بانروں کی فوج پار اُتر جائے وہ ڈھنگ بتلایئے۔

ناتھ نیل نل کپی دوؤ بھائی۔ لرکائیں رشی آسش پائی
تنہہ کیں پرس کئیں گری بھارے۔ تریہیں جلدھی پرتاپ تمہارے

سمندر نے کہا۔ ہے سوامی! نل اور نیل دو بانر بھائی ہیں۔ انہوں نے بچپن میں ہی رشی سے آشیرواد پایا تھا۔ وہ جس بھی بھاری سے بھاری پہاڑ کو چھوڑ دیں گے وہ آپ کے پرتاپ سے سمندر پر تر جائے گا۔

میں پُنی اُر دھر پربھو پربھتائی۔ کرہیوں بل انومان سہائی
ایہی بدھی ناتھ پیودھی بندھائیے۔ جیہیں یہ سُجس لوک تہوں گائیے

میں آپکی مہما کو اپنے ہردے میں دھارن کر کے اپنی شکتی انوسار آپکی جہاں تک ہو سکے سہائتا کروں گا۔ اس پرکار ہے ناتھ! اس سمندر کے اوپر پُل بندھوایئے۔ جس سے تینوں لوک میں آپکا سُندر یش گایا جاوے۔

ایہہ سر مم اُتر تٹ باسی۔ ہتہو ناتھ کھل نر اگھ راسی
سُن کرپال ساگر من پیرا۔ تُرت ہیں ہری رام رندھیرا

اس بان سے میرے دکھشنی کنارے پر بسنے والے پاپیوں کے راشی دُشٹ منشیوں کا ناش کیجئے۔ کرپالو بھگوان رندھیر شری رام جی نے سمندر کے من کی پیڑا کو سُن کر اُسے فوراً ہی ہر لیا۔

دیکھ رام بل پورش بھاری۔ ہرش پیونِدھی بھیئو سکھاری
سکل چرت کہہ پربھو ہی سناوا۔ چرن بندی پاتھودھی سدھاوا

شری رام کے بھاری بل اور پراکرم کو دیکھکر سمندر بہت ہی پرسن ہو گیا۔ اُن دُشٹوں کا سارا حال پربھو کو سُنا کر اُنکے چرنوں میں پرنام کر کے سمندر چلا گیا۔

رچ کھوَن گو تیئو بندھو شری رگھوپتی ہی یہ مت کہیا تیئو
یہ چرِت کلی مل ہر جتھامتی داس تُلسی گائیئو
سُکھ بھوَن سنسیہ شمن دوَن وِشاد رگھوپتی گن گنا
تج سکل آس بھروس گاوہی سُنہی سنتت سٹھ منا

سمندر اپنے گھر چلا گیا۔ شری رگھوناتھ جی کو اس کی یہ صلاح بہت اچھی لگی۔ یہ چرتر کلجگ کے پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ اسے تُلسی داس نے اپنی بُدھی کے انوسار گایا ہے۔ سُکھ کے دھام،

شری رگھوناتھ کا ناش کرنیوالے ہو۔ کلیشوں کو دور کرنے والے شری رگھوناتھ جی کے سموہ کو ہے مُڑھ من! تو سب آشا اور بھروسے کو چھوڑ کر سدا گا اور سُن۔

سکل سمنگل دایک رگھوُنایک گن گان
سادر سُنہیں تے ترہیں بھو سندھو بنا جل جان

شری رگھوُناتھ جی کا گُن گان سارے سُندر منگلوں کا داتا ہے۔ جو اسے آدر کے ساتھ سُنینگے وہ بنا کسی جہاز کے ہی جنم مرن سنسار ساگر سے تر جائینگے۔

اِس پاراین چوبیسواں وشرام پانچواں سوپان سماپت ہوا۔ سُندر کانڈ سماپت!

چھٹا سوپان
لنکا کانڈ

رام کام اری سیویم بھوَ بھے ہرم کال متیبھ سنگھم
یوگیندرم گیان گمیم گُن ندھِم اجِتم نرگنم نروکارم
مایا تیتم سُریشم کھل بدھ نرتم برہم ورِند یکدیوم
بندے کندا ودا تم سرسج نینم دیوم اُروِیش روپم

کام دیو کے شترو شری شوجی جن کی سیوا کرتے ہیں، جو بھے کو ہرنے والے ہیں۔ کال روپ متوالے ہاتھی کے لئے شیر روپ، یوگیوں کے سوامی، گیان سے جاننے والے گنوں کی کھان، اجے نرگن نروکار، مایا سے پرے۔ دیوتاؤں کے ایشور، راکشسوں کے سنگھار میں لگے ہوئے برہمن منڈلی کے ایک ماتر دیوتا نیل میگھ کے سمان سُندر سروپ، کمل سے نیتر والے اور پرتھوی کے راجہ کے روپ میں پرم دیو شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

شنکھ اندو آبھم اتیو سُندرتنم شاردول چرم امبرم
کال ویال کرال بھوشن دھرم گنگا ششانک پریم
کاشی ایشم کلی کلمش اوگھ شمنم کلیان کلپدرمم
نومی ایڈ گیرجا پتم گن ندھِم کندر یہم شنکرم

شنکھ اور چندرما کی چمک کے سمان بہت ہی سُندر شریر والے، شیر کی کھال کا بستر دھارن کرنے والے کال کے سمان ڈراؤنے سانپوں کو گہنوں کی طرح پہننے والے، گنگا اور چندرما کے پریمی، کاشی کے سوامی، کل یگ کے پاپوں کے سموہ کا ناش کرنیوالے، کلیان کے کلپ برکش، استتی کرنے یوگیہ، پاربتی جی کے پتی، گنوں کی کھان، کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوجی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

یہ دواتی ستام شمبھو گیو لیم اپی دُر لبھم
کھلا تام دنڈ گرت دیو سو شنکرہ شم تنوت مے

جو سیتہ پرُشوں کو بہت کُٹھنتا سے پرایت ہونے والی کیولیہ مکتی تک کو دے ڈالتے ہیں۔ اور جو دُشٹوں کو دنڈ دینے والے ہیں۔ وہ شبھو جی کلیان کاری میری شانتی کو بڑھائیں۔

لو نمیش پرماتو جُگ برش کلپ سر چنڈ
بھجسی نہ من تیہی رام کو کال جاسُ کو دنڈ

لو (کال کی بہت تھوڑی ماترا چھن) نمیش (آنکھ جھپکنے تک کا کال) پرماتو جُگ اور کلپ جن کے پرچنڈ بان ہیں۔ اور کال جن کا دھنش ہے۔ اے من! تو اُن شری رام جی کا بھجن کیوں نہیں کرتا!

سِندھو بچن سُن رام سچو بول پربھو اس کہہُو
اب بلمبُ کیہی کام کر ہُو سیتو اُترے کٹک

سمندر کے بچن سُن کر پربھو شری رام جی نے منتریوں کو بلا کر کہا۔ کہ دیر کس لئے کر رہے ہو! پُل تیار کرو۔ تاکہ فوج پار اُترے۔

سُنہُو بھانُو کُل کیتُو جاموَنت کر جور کہہ
ناتھ نام تو سیتُو نر چڑھ بھو ساگر ترہیں

تب جاموَنت نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے رگھو کُل کی کیرتی بڑھانے والے پربھو! سُنیئے۔ ہے ناتھ! پُل تو آپکا پوتر نام ہے جس پر چڑھ کر منش جنم مرن رُوپی سنسار سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

یہ لگھو جلدھی ترت کت بارا۔ اس سُن پُنی کہہ پون کمارا
پربھو پرتاپ بڑوانل بھاری۔ سوشیو پرتھم پیونِدھی باری

پھر بھلا یہ چھوٹا سا سمندر پار کرنے میں بھلا کیا دیر لگے گی! ایسا سُن کر پھر ہنومان جی نے کہا۔ کہ پربھو کا پرتاپ بھاری بڑوانل (سمندر کی آگ) ہے۔ جس نے پہلے ہی سمندر کے جل کو سُکھا دیا ہے۔

تو رِپو ناری رُدن جل دھارا۔ بھریو بہوری بھیئو تیہیں کھارا
سُن اتی اُکتی پون سُت کیری۔ ہرشے کپی رگھوپتی تن ہیری

لیکن یہ سوکھا ہوا سمندر آپ کے دشمنوں کی استریوں کے آنسوؤں کی دھارا سے پھر بھر گیا۔ اسی لئے یہ کھارا بھی ہو گیا۔ ہنومان جی کے اس ارتھ النکار کو سُن کر بانر شری رگھو ناتھ جی کی طرف دیکھ کر پرسن ہو گئے۔

جاموَنت بولے دوؤ بھائی۔ نل نیل ہی سب کتھا سنائی
رام پرتاپ سُمِر من ماہیں۔ کرہُو سیتو پریاس کچھ ناہیں

جاموَنت نے نل اور نیل دونوں بھائیوں کو بلا کر انہیں ساری کتھا کہہ سنائی۔ اور کہا کہ من میں شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے پُل تیار کرو۔ تمہیں کچھ تکلیف بھی اُٹھانی نہیں پڑیگی۔

بول لئے کپی نکر بہوری۔ سکل سُنہُو بنتی کچھ موری
رام چرن پنکج اُر دھرہُو۔ کوتک ایک بھالو کپی کرہُو

پھر انہوں نے بانروں کے گروہ کو بلا لیا اور کہا کہ آپ سب لوگ میری کچھ بنتی سُن لیجیئے! اور اپنے من میں شری رام جی کے چرن کملوں کا دھیان دھر لیجیئے۔ اور سب ریچھ اور بانر ایک تماشا کیجیئے۔

دھاوہو مرکٹ بکٹ برُوتھا۔ آنہو بٹپ گرنہ کے جوتھا
سُنی کپی بھالو چلے کر ہُوہا۔ جے رگھوبیر پرتاپ سموہا

ہے وکٹ بانروں کے جھنڈو! آپ سب دوڑ جاؤ اور درختوں اور پربتوں کو اکھاڑ لاؤ۔ یہ سُن کر بانر اور بھالو شری رگھو ناتھ جی کے پرتاپ سموہ کی جے پکارتے ہوہا کرتے ہوئے چلے۔

اتی اُتنگ گری پادپ لیلا ہیں لیہیں اُٹھائے
آن دیہیں نل نیل ہی رچہیں تے سیتو بنائے

بانر اور ریچھوں کے گروہ جھٹ پٹ کھیل تماشے کی طرح درختوں اور اونچے پربتوں کو اُکھاڑ کر اُٹھا لیتے ہیں اور نل نیل کو دیتے ہیں۔ وہ انہیں اچھی طرح ترتیب دے کر سمندر پُل بناتے ہیں۔

سَیل بسال آن کپی دیہیں۔ کندک اِو نل نیل تے لیہیں
دیکھ سیتو اتی سُندر رچنا۔ بہسی کرپاندھی بولے بچنا

بانر بڑے بڑے بھاری پربت لا کر دیتے ہیں۔ اور نل نیل گیند

کی طرح انہیں پکڑ لیتے ہیں۔ پُل کی بے حد سُندر بناوٹ کو دیکھکر کرپا ندھان شری رام چندر جی ہنس کر بچن بولے۔

پرم رمیہ اُتّم یہ دھرنی۔ مہما اَمت جائے نہیں برنی
کرہوں ایہاں سمبھُو تھاپنا۔ مورے ہردے پرم کلپنا

یہاں کی زمین بڑی ہی سُندر ہے۔ اس کی بے حد بڑائی کا بیان نہیں ہو سکتا۔ میرے ہردے میں ایک بڑی بھاری آرزو ہے۔ کہ میں یہاں شو جی کی ستھاپنا کروں۔

سُن کپیس بہو دُوت پٹھائے۔ مُنی بر سکل بول لے آئے
لنگ تھاپ بدھی وت کر پُوجا۔ سو سمان پریہ موہی نہ دُوجا

یہ سُن کر بانر راج سُگریو نے بہت سے دُوت بھیجے۔ وہ سب چیدہ چیدہ مُنیوں کو لے آئے۔ شو لنگ کی پُوجا کر کے ودھی انوسار اس کا پوجن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی نے کہا۔ کہ شو جی کے سمان مجھے دوسرا کوئی پیارا نہیں ہے۔

سِو دروہی مم بھگت کہاوا۔ سو نر سپنے ہوں موہی نہ پاوا
سنکر بمکھ بھگتی چہہ موری۔ سو نارکی مُوڑھ متی تھوری

جو شو جی سے ویر بھاو رکھتا ہوا میرا بھگت کہلاتا ہے۔ وہ سپنے میں بھی مجھے نہیں پا سکتا۔ شو جی سے بمکھ ہو کر جو میری بھگتی چاہتا ہے۔ وہ نرک گامی مُورکھ اور تھوڑی عقل کا مالک ہے۔

سنکر پریہ مم دروہی سِو دروہی مم داس
تے نر کرہیں کلپ بھر گھور نرک مہنہ باس

جن کو شو جی پریہ ہیں اور مجھ سے ویر بھاو رکھتے ہیں یا جو میرے سیوک ہیں اور شو جی سے ویر بھاو رکھتے ہیں۔ ایسے منش کلپ بھر گھور نرک میں پڑے سڑتے ہیں۔

جے رامیسور درسن کرہیں۔ تے تن تج مم لوک سدھرہیں
جو گنگا جل آن چڑھائیہی۔ سو ساجُجیہ مُکتی نر پائیہی

جو منش اس رامیشور جی کا درشن کرینگے۔ وہ شریر چھوڑ کر میرے لوک کو جائیں گے۔ اور جو گنگا جل لا کر اس پر چڑھائیں گے۔ وہ منش مجھے ابھن بھاؤ سے پراپت ہو جائیں گے۔

ہوئے اکام جو چھل تج سیہی۔ بھگتی موری تیہی سنکر دیہی
مم کرت سیتو جو درسن کریہی۔ سو بنُو شرم بھو ساگر تریہی

جو نشکام بھاؤ سے چھل کپٹ چھوڑ کر شُدھ من سے شری رامیشور جی کی سیوا کرینگے۔ انہیں شنکر جی میری بھگتی دیں گے۔ اور جو میرے بنائے ہوئے پل کا درشن کریگا۔ وہ بنا کسی محنت کے جنم مرن سنسار ساگر سے پار ہو جائے گا۔

رام بچن سب کے جیہ بھائے۔ مُنی بر نج نج آشرم آئے
گرجا رگھو پتی کے یہ ریتی۔ سنتت کرہیں پرنت پر پریتی

شری رام جی کے بچن سب کے من کو بھائے۔ اس کے بعد مُنی شریشٹھ سب اپنے اپنے آشرموں کو لوٹ آئے (شو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! شری رگھوناتھ جی کی یہ ریتی ہے۔ کہ وہ سدا شرناگتوں سے پریم کرتے ہیں۔

باندھا سیتو نیل نل ناگر۔ رام کرپا جس بھیو اُجاگر
بوڑہیں آن ہی بورہیں جیہیں۔ بھئے اُپل بوہت سم تیہی

ماہر فن نل اور نیل نے پُل باندھا۔ شری رام جی کی کرپا سے اُنکا یہ نرمل یش سب جگہ پھیل گیا۔ جو پتھر خود ڈوبتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ڈبو دیتے ہیں۔ (ارکقات جن کا سبھاوک خاصہ ہی ڈوبنا اور ڈبونا ہے) وہ پتھر جہاز کے سمان ہو گیا۔ جو کہ خود تیرتا ہے اور دوسروں کو پار لے جاتا ہے۔ دیکھو بھگوان کی کیسی وچتر لیلا ہے۔

مہما یہ نہ جلدھی کی برنی۔ پاہن گُن نہ کپنہ کی کرنی

یہ تو نہ سمندر کی بڑائی کہی گئی ہے۔ نہ پتھروں کا گُن ہے اور نہ ہی بانروں کی کوئی کاریگری ہے۔

شری رگھوبیر پرتاپ تے سندھو ترے پاکھان
تے متی مند جے رام تج بھجہیں جا ے پربھو آن

شری رگھوناتھ جی کے پرتاپ سے پتھر بھی سمندر کی سطح پر

تیر گئے۔ ایسے شری رام جی کو چھوڑ کر جو کسی دوسرے سوامی کو جا کر بھجتے ہیں۔ وہ مورکھ ہیں۔

باندھ سیتو اتی سدرڑھ بناوا۔ دیکھ کرپا ندھی کے من بھاوا
چلی سین کچھ برنی نہ جائی۔ گرجہیں مرکٹ بھٹ سمدائی

نل اور نیل نے بڑا ہی مضبوط پل باندھا کرپا ندھان شری رام جی اسے دیکھ کر بڑے پرسن ہوئے۔ سینا پل پر چلنے لگی۔ اُس کا کچھ ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ بانر یودھاؤں کے دل کے دل گرج رہے ہیں۔

سیتو بندھ ڈھگ چڑھ رگھورائی۔ چیتو کرپال سندھو بہتائی
دیکھن کہنہ پربھو کروناکندا۔ پرگٹ بھئے سب جل چر بندا

کرپالو شری رام جی سیتو (پل) بندھ کے کنارے پر چڑھ کر سمندر کی پھیلاوٹ کو دیکھنے لگے۔ دیا کے مول پربھو رام جی کو دیکھنے کیلئے سب جل میں رہنے والے جیو جنتوؤں کے گروہ جل کی سطح پر آ کر پرگٹ ہو گئے۔

مکر نکر نانا جھش بیالا۔ ست جوجن تن پرم بسالا
السیتو ایک تنہہ ہی جے کھاہیں۔ ایکنہ کیں ڈرتے پی ڈیراہیں

بہت طرح کے مگرمچھ، گھڑیال، مچھلیاں اور سانپ تھے۔ جن کے سو سو یوجن کے بہت بڑے وشال شریر تھے۔ کچھ اُن میں ایسے بھی جل چر تھے جو اُن کو بھی کھا جائیں۔ کسی کسی کے ڈر سے تو یہ بھی ڈر رہے تھے۔

پربھو ہی بلوکہیں ٹرہیں نہ ٹارے۔ من ہرشت سب بھئے سکھارے
تنہہ کی اوٹ نہ دیکھئے باری۔ مگن بھئے ہری روپ نہاری

وہ سب پربھو کے درشن کر رہے ہیں۔ ہٹانے سے وہ ہٹتے نہیں۔ سب کے من پرسن ہیں۔ اور سب ہی سکھی ہو رہے ہیں۔ وہ اتنی بڑی تعداد میں جل کی سطح پر چھائے ہوئے ہیں کہ اُن کی اوٹ میں جل دکھائی نہیں دیتا۔ وہ سب بھگوان کا روپ دیکھ کر آنند میں مگن ہو گئے۔

چلا کٹک پربھو آئیس پائی۔ کو کہہ سک کپی دل بپلائی

پربھو شری رام جی کی آگیا پا کر بانر سینا چلنے لگی۔ بانر سینا کی بے شمار تعداد کا ورنن کون کر سکتا ہے۔؟

سیتو بندھ بھئے بھیر اتی کپی نبھ پنتھ اڑاہیں
اپر جل چر نہہ اوپر چڑھ چڑھ پارہی جاہیں

پل پر بڑی بھاری بھیڑ ہو گئی۔ اس لئے کچھ بانر آکاش میں اُڑنے لگے۔ اور دوسرے کتنے ہی بانر بڑے بڑے بھاری شریر والے جل چر جیووں کی پیٹھ پر چڑھ چڑھ کر پار جا رہے ہیں۔

اس کوتک بلوک دوؤ بھائی۔ بہنسی چلے کرپال رگھورائی
سین سہت اترے رگھو بیرا۔ کہہ نہ جائے کپی جوتھپ بھیرا

کرپالو بھگوان شری رگھوناتھ جی اپنے بھائی لکشمن جی سہت یہ تماشہ دیکھ کر ہنستے ہوئے چلے۔ شری رگھو بیر جی سینا سمیت پار ہو گئے۔ بانر دل کے یودھاؤں اور سپہ سالاروں کی اتنی بھیڑ بھاڑ ہے کہ جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

سندھو پار پربھو ڈیرا کینہا۔ سکل کپنہ کہنہ آئیس دینہا
کھاہو جائے پھل مول سہائے۔ سنت بھالو کپی جہنہ تہنہ دہائے

پربھو شری رام جی نے سمندر کے پار ڈیرے ڈال دیئے۔ پھر سب بانروں کو آگیا دی کہ جا کر سندر پھل پھول کھاؤ۔ یہ سنتے ہی ریچھ بانر ادھر اُدھر کو دوڑے۔

سب ترو پھرے رام ہت لاگی۔ رت اور کرت کال گتی تیاگی
کھاہیں مدھر پھل بٹپ ہلاویں۔ لنکا سنمکھ سکھر چلاویں

شری رام جی کی بھلائی کا خیال کرتے ہوئے سب درخت موسم بے موسم وغیرہ وقت کی چال کو چھوڑ کر پھل پھولوں سے لد گئے۔ بانر دل میٹھے میٹھے پھل کھا رہے ہیں۔ اور درختوں کو ہلا رہے ہیں اور پربتوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو لنکا کی طرف پھینک رہے ہیں۔

جہنہ کہنہ پھرت لنسا چر پاوہیں۔ گھیر سکل بہہ ناچ نچاوہیں
دسنن کاٹ ناسکا کانا۔ کہہ پربھو سجس دیہیں تب جانا

اِدھر اُدھر گھومتے اگر اُن کو کوئی راکشس مل جاتا ہے۔ تو وہ سب سارے مل کر گھیر کر خوب ناچ نچاتے ہیں۔ دانتوں سے اُسکے کان اور ناک کاٹ لیتے ہیں۔ اور جب وہ شری رام جی کی بڑائی کا واسطہ دیتے ہیں تب اُن کو چھوڑ دیتے ہیں۔

جنہہ کر ناسا کان نپاتا۔ تنہہ راون ہی کہی سب باتا
سُنت شرون باردھی بندھانا۔ دس مکھ بول اُٹھا اُکلانا

جن راکشسوں کے ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے اُنہوں نے جاکر راون سے سب حال کہہ سُنایا۔ سمندر میں پل بندھ جانے کی خبر کانوں سے سن کر راون تڑپ اُٹھا۔ اور اپنے دسوں مکھوں سے بول اُٹھا۔

باندھیو بن ندھی نیر ندھی جلدھی سندھو باریش
ستیہ توینندھی کمپتی اُودھی پیودھی ندیش

بن ندھی، نیر ندھی، جلدھی، سندھو باریش، تویندھی، کمپتی، اودھی، پیودھی، ندیش (یہ سب سمندر کے نام ہیں) کو کیا سچ مچ ہی باندھ لیا۔

نج بکلتا بچار بہوری۔ ہنسی گیہو گرہ کر بھے بہوری
مندودری سُنیو پربھو آیو۔ کوتکہیں پاتھودھی بندھایو

پھر اپنی ویاکلتا پر وچار کرتا ہوا بظاہر ہنستا ہوا اور بھے کو بھلا کر راون محل میں گیا۔ جب مندودری نے سُنا کہ پربھو شری رام چندر جی آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے ہنسی کھیل میں ہی سمندر پر پل باندھ لیا ہے۔

کر گہہ پتی ہی بھون نج آنی۔ بولی پرم منوہر بانی
چرن نائے سر وانچل روپا۔ سُنہو بچن پیا پریہر کوپا

تب وہ ہاتھ پکڑ کر پتی کو اپنے محل میں لاکر پرم منوہر بچن بولی۔ چرنوں میں سر جھکا کر اس نے اپنا آنچل پھیلا دیا۔ (التجا کے لئے دامن پھیلا کر بنتی کرنے لگی) اور کہا۔ ہے پران ناتھ! کرودھ کو چھوڑ دیجئے۔ اور میرے بچنوں کو سُنیئے۔

ناتھ بیر کیجے تاہی سوں۔ بدھی بل سکیئے جیت جاہی سوں
تمہہ ہی رگھوپتی انتر کیسا۔ کھل کھدیوت دن کرہی جیسا

ہے ناتھ! دشمنائی اُس سے کرنی چاہئے جسے بدھی اور طاقت سے جیت سکیں۔ آپ میں اور شری رگھوناتھ جی میں اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا کچھ جگنو اور سورج میں۔

اتی بل مدھو کیٹبھ جیہہیں مارے۔ مہابیر دتی سُت سنگھارے
جیہہیں بل باندھ سہس بھج مارا۔ سوئے اوتریو ہرن مہی بھارا

جنہوں نے وشنو روپ میں مہابلی ان مدھو اور کیٹبھ دیتوں کو مارا۔ باراہ اور نر سنگھ روپ میں دِتی کے پُتروں ہرنیاکش اور ہرنیہ کشیپ کا سنگھار کیا۔ اور بامن روپ میں اوتار لے کر جنہوں نے راجہ بلی کو باندھا۔ اور پرشورام کے روپ میں سہسرباہو کو مارا۔ وہ ہی بھگوان پرتھوی کا بھار دور کرنے کے لئے شری رام چندر جی کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تاسُ بیر دوہ نہ کیجئے ناتھا۔ کال کرم جو جاکیں ہاتھا

ہے ناتھ! جن کے ہاتھ میں کال کرم اور جیو ہیں۔ اُن ایشور سے دروہ نہ کیجئے

دوہا
رامہی سونپ جانکی نائے کمل پد ماتھ
سُت کہنہ راج سمرپ بن جائے بھجئے رگھوناتھ

شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکا کر جانکی کو اُن کے حوالے کر دیجئے اور پُتر کو راج دے کر خود بن میں جاکر شری رگھوناتھ جی کا بھجن کیجئے۔

ناتھ دین دیال رگھورائی۔ باگھیو سنمکھ گئیں نہ کھائی
چاہیے کرن سو سب کر بیتے۔ تمہہ سُر اسُر چراچر جیتے

ہے پران ناتھ! شرن میں گئے ہوئے کو تو باگھ بھی نہیں کھاتا۔ پربھو شری رام چندر جی تو دین دیال ہیں۔ وہ ضرور آپ پر کرپا کریں گے۔ جو کچھ آپ نے کرنا تھا۔ وہ سب کچھ کر لیا۔ آپ نے سب دیوتا راکشس اور چر اچر سبھی کو جیت لیا ہے۔

سنت کہہیں اس نیتی دسانن۔ چوتھے پن جائیہی نرپ کانن
تاس بھجن کیجئے تہہ بھرتا۔ جو کرتا پالک سنگھرتا

ہے دس مکھ! مہاتما لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں۔ کہ بڑھاپے میں راجہ کو راج چھوڑ کر بن میں چلا جانا چاہیئے۔ ہے پران ناتھ۔ وہاں بن میں آپ بھگوان کا بھجن کیجئے۔ جو کہ سرشٹی کو پیدا کرتے ہیں۔ پالتے ہیں۔ پھر خود ہی اُن کا سنگھار کرتے ہیں۔

سوئی رگھو بیر پرنت انوراگی۔ بھجہو ناتھ ممتا سب تیاگی
مُنی بر جتن کرہیں جیہی لاگی۔ بھوپ راج تج ہوہیں براگی

ہے ناتھ۔ انہیں شرنا گتوں کے پریمی رگھوبیر جی کا بھجن آپ سب ممتا چھوڑ کر کیجئے۔ جن کے لئے سریشٹھ مُنی جپ یوگ آدک سادھن کرتے ہیں۔ اور راجہ راج کو چھوڑ کر ویراگی ہو جاتے ہیں۔

سوئی کوسلادھیس رگھورایا۔ آئیو کرن تو ہی پر دایا
جوں پیا مانہو مور سکھاون۔ سُجس ہوئے تہہ تریپراتی پاون

وہی اودھ پتی شری رگھوناتھ جی آپ پر دیا کرنے آئے ہیں ہے پران ناتھ! اگر آپ میری اس بنیتی کو مان لیں گے۔ تو تینوں لوکوں میں آپکا پرم پوتر اور سُندر یش پھیل جائے گا۔

اس کہہ نین نیر بھر گہہ پد کمپت گات
ناتھ بھجہو رگھو ناتھ ہی اچل ہوئے اہی وات

ایسا کہہ کر مندودری نے آنکھوں میں آنسو بھر کر پتی کے چرن پکڑ کر کانپتے ہوئے شریر سے کہا۔ ہے سوامی! اگر آپ شری رگھوناتھ جی کا بھجن کریں۔ تو میرا سُہاگ اٹل ہو جائے۔

تب راون مئے سُتا اُٹھائی۔ کہے لاگ کھل نج پربھتائی
سُنو تیں پریا بر تھا بھے مانا۔ جگ جودھا کو موہی سمانا

تب راون نے مندودری کو اُٹھایا۔ اور وہ دُشٹ پھر اُس سے اپنی بڑائی کہنے لگا۔ ہے پیاری! تُو تو ویرتھ ہی ڈرتی ہے۔ سنسار میں میرے سمان کوئی بھی یودھا نہیں ہے۔

بُرن کُبیر پون جم کالا۔ بھج بل جتیہو سکل دِگ پالا
دیو دنج نر سب بس مورین۔ کون ہیتو اُپجا بھے تو دین

ورُن۔ کبیر، پون، یم اور کال ان سبھی دِگپالوں کو میں نے اپنی قوت بازو سے جیت لیا ہے۔ دیوتے، دَیینت و مُنش سب میرے وش میں ہیں۔ پھر تمہارے ڈرنے کی کیا وجہ ہے۔

نانا بدھی تہی کہیتی بجھائی۔ سبھا بہوری بیٹھ سو جائی
مندودری ہر دے اس جانا۔ کال بسیہ اُپجا ابھیمانا

مندودری کو بہت پرکار سمجھا کر راون پھر راج دربار میں جا کر بیٹھ گیا۔ مندودری نے ہردے میں نشچے کر لیا۔ کہ کال کے وش ہونے سے پتی کو ابھیمان ہو گیا ہے۔

سبھا آئے منترنہہ تہیں پوچھا کرب کون بدھی رپو سے پوچھا
کہہیں سچو سُنو نشچر ناہا۔ بار بار پربھو پوچھہو کاہا

راج دربار میں جا کر راون نے وزیروں سے صلاح مشورہ پوچھا کہ دشمن کے ساتھ کس طرح لڑائی کرنی چاہیئے۔ منتری کہنے لگے۔ ہے راکشس راج! ہے پربھو! سُنیئے۔ آپ بار بار کیا پوچھتے ہیں۔

کہہو کون بھے کریئے بچارا۔ نر کپی بھالو اہار ہمارا

کہیئے۔ بھلا ایسا کون سا بڑا ڈر ہے جس کے کارن کہ ہم وچار کریں۔ مُنش، بندر اور ریچھ تو ہمارا بھوجن ہیں۔

سب کے بچن شرون سن کہہ پرہست کر جوری
نیتی برودھ نہ کریئے پربھو منترنہہ متی اتی تھوری

کانوں سے سب منتریوں کے بچن سُن کر راون کا پُتر پرہست ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے پربھو! نیتی کے برخلاف کچھ بھی نہیں کرنا چاہیئے یہ وزیر بہت ہی تھوڑی عقل کے مالک ہیں۔

کہہیں سچو سٹھ ٹھکر سوہاتی۔ ناتھ نہ پور آوا ایہی بھانتی
باردھی ناگھہ ایک کپی آوا۔ تاسُ چرت مَن مہہ سب گاوا

یہ سبھی مورکھ وزیر چاپلوسی اور خوشامد کر رہے ہیں۔ ہے ناتھ ان باتوں سے پورا نہیں پڑے گا۔ سمندر کو پھاند کر ایک ہی بندر آیا تھا۔ اُس کے کارنامے ابھی تک لوگ اپنے من میں یاد کیا کرتے ہیں۔

چھُدھا نہ رہی تمہہی تب کاہُو۔ جارت نگرو کس نہ دھر کھاہُو
سُنت نیک پہ آگیں دُکھ پاوا۔ سچون اس مت پربھو ہی سنا دا

جب بندر تمہاری خوراک ہی ہیں۔ تو جب ایک بندر بے دھڑک ہو کر ساری لنکا کو جلا رہا تھا۔ تو کیا اُس وقت تم میں سے کسی کو بھی بھوک نہ رہی تھی۔ ان وزیروں نے سوامی! آپ کو ایسی صلاح دی ہے جو سُننے میں ہی بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن جس سے آگے چل کر دُکھ پانا ہو گا۔

جیہیں پارِیس بندھایو ہیلا۔ اُتر یو سین سمیت سبیلا
سو بھنو منج کھاب ہم بھائی۔ بچن کہہیں سب گال پھلائی

جنہوں نے کھیل تماشے میں ہی سمندر پر پُل باندھ لیا۔ اور اپنی فوج سمیت سبیلا پربت پر ڈیرا آن جمایا۔ کہو وہ منش ہیں؟ جیسے کہتے ہو ہم کھا جائیں گے۔

تات بچن مم سُنو اتی آدر۔ جنی من گنہو موہی کر کادر
پریہ بانی جے سُنہیں جے کہہیں۔ ایسے نر نکائے جگ اہہیں

ہے تات! میرے بچنوں کو دھیان سے سُنئے۔ مجھے اپنے من میں بزدل نہ سمجھ لینا۔ سنسار میں میٹھی میٹھی باتیں کہنے اور سُننے والے پُرش بے شمار ملتے جاتے ہیں۔

بچن پرم ہت سُنت کٹھورے۔ سُنہیں جے کہہیں تے نر پربھو تھورے
پرتھم بسیٹھ پٹھیو سُنو نیتی۔ سیتا دیئے کرہُو پُنی پریتی

ہے پربھو! سُننے میں جو بچن کڑوے ہوتے ہوں لیکن انت میں وہ پرم ہتکاری ہوں۔ ایسے بچن کہنے والے اور سُننے والے منش سنسار میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ اب نیتی یہ ہے۔ کہ پہلے اپنے ایلچی کو بھیجئے اور پھر سیتا شری رام جی کے حوالے کر کے اُن کے ساتھ میل ملاپ کر لیجئے۔

ناری پائے پھر جاہیں جوں تو نہ بڑھائیے رار
ناہیں تو سنمکھ سمر مہی تات کریئے ہٹھ مار

اگر وہ استری کو پا کر بغیر لڑائی جھگڑائی کے واپس لوٹ جاویں تب تو اُن کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ بڑھائیے۔ اگر وہ نہ لوٹیں اور لڑنے پر آمادہ ہی رہیں تو یدھ بھومی میں ڈٹ کر اُن سے لڑائی کیجئے

یہ مت جوں مانہو پربھو مورا۔ اُبھے پرکار سُجس جگ تورا
سُت سن کہہ دس کنٹھ رسائی۔ اس متی سٹھ کیہیں تو ہی سکھائی

ہے پربھو! اگر آپ میری اس صلاح کو مانیں گے۔ تو لوک اور پرلوک دونوں پرکار سے ہی آپکی بڑائی ہوگی۔ راون غصے میں بھر کر اپنے پُتر سے کہنے لگا۔ ارے مورکھ! تجھے ایسا اُلٹا اُپدیش کس نے دیا ہے۔ ؟

اب ہی تے اُر سنسیہ ہوئی۔ بینو مول سُت بھیے ہو گھموئی
سُن پِت گیرا پرش اتی گھورا۔ چلا بھون کہہ بچن کٹھورا

ابھی سے تمہارے ہردے میں بھے ہو رہا ہے! ارے نالائق! تو تو بانس کی جڑ میں گھموئی جیسا تجھ پرکش پیدا ہوا۔ پتا کے بے حد کڑوے اور سخت بچنوں کو سن کر پرہست یہ کڑے بچن کہتا ہوا گھر کو چلا گیا۔

ہت مت تو ہی نہ لاگت کیسیں۔ کال بِبس کہنہ بھیشج جیسیں
سندھیا سمے جان دس سیسا۔ بھون چلیو نرکھت بھج بیسا

آپ کو بھلی صلاح ایسے ہی اچھی نہیں لگتی جیسے موت کے وش میں آئے ہوئے بیمار کو دوا نہیں لگتی۔ سندھیا کا وقت جان کر راون اپنی بیس بھجاؤں کو دیکھتا ہوا (ابھیمان سے بھرا ہوا) محل کو چلا۔

لنکا سکھر اُوپر آگارا۔ اتی بچتر تہہ ہوئے اکھارا
بیٹھ جائے تیہیں مندر راون۔ لاگے کنّر گن گن گاون

لنکا کی چوٹی پر ایک بہت ہی نرالا محل تھا وہاں ناچنے گانے

کیا لکھا پڑھا گیا تھا۔ راون اس محل میں جا کر بیٹھ گیا۔ کنّر اُن کے گن گن گان کرنے لگے۔

باجہیں تال پکھاوج بینا۔ نرت کیہ کرہیں اپچھرا پر بینا

تال مردنگ اور بین بج رہے ہیں۔ ناچ گھر میں حور اپسرائیں ناچ رہی ہیں۔

سُنا سیر سنت سہرس سوہنت کرے بلاس۔
پرم پربل رپو سیس پر تدپی سوچ نہ تراس

وہاں وہ سدا ہی سینکڑوں اندریوں کے سمان بھوگ ولاس کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ اس کے سر پر مہا بلوان دشمن کھڑا ہے۔ تو بھی نہ تو اس کو کچھ چنتا ہے اور نہ ہی کچھ ڈر ہے۔

اہاں سُبیل سیل رگھو بیرا۔ اُترے سین سہت اتی بھیرا
سکھر ایک اُتنگ اتی دیکھی۔ پرم رمیہ سم سبھر بسیشی

ادھر سُبیل پربت پر شری رگھوناتھ جی بڑی بھاری سینا کے ساتھ اُترے، پربت کی ایک بہت اونچی منوہر ہموار اور صاف چوٹی دیکھ کر۔

تہہ تروکسلے سمن سُہائے۔ لچھمن رچ نج ہاتھ ڈسائے
تا پر رُچر مرُدل مرگ چھالا۔ تیہیں آسن آسین کرپالا

وہاں لکشمن جی نے برکشوں کے نرم نرم پتّے اور سندر پھول اپنے ہاتھوں سے سنوار کر بچھا دیئے۔ اُن پر سندر اور نرم نرم مرگ چھالا بچھا دی۔ اُس آسن پر پربھو شری رام چندر جی بیٹھ گئے۔

پربھو کرت سیس کپیس اُچھنگا۔ بام دہن دسی چاپ نکھنگا
دُہُو کر کمل سُدھارت بانا۔ کہہ لنکیس منتر لاگ کانا

سُگریو کی گود میں پربھو اپنا سر رکھے ہوئے ہیں۔ بائیں طرف دھنش اور دائیں طرف ترکش رکھے ہوئے ہیں۔ اپنے ہاتھ کملوں سے وہ اپنے بانوں کو سنوار رہے ہیں۔ اور بھبھیشن اُن کے کانوں سے لگ کر آہستہ آہستہ کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔

بڑ بھاگی انگد ہنومانا۔ چرن کمل چاپت بدھی نانا
پربھو پاچھیں لچھمن بیراسن۔ کٹی نکھنگ کر بان سراسن

سو بھاگیہ وان انگد اور ہنومان پربھو کے چرن کملوں کو بہت طرح سے دبا رہے ہیں۔ لکشمن جی کمر میں ترکش کسے اور ہاتھ میں دھنش بان لئے بہادرانہ شان سے پربھو شری رام جی کے پیچھے بیٹھے ہیں۔

اہی بدھ کرپا روپ گن دھام رام آسین
دھنیہ تے نر اہیں دھیان جے رہت سدا لے لین

اس پرکار دیا، روپ اور گنوں کی کھان پربھو شری رام جی براجمان ہیں۔ وہ پُرش دھنیہ ہیں۔ جو پربھو کے اس روپ میں سدا لو لگائے رہتے ہیں۔

پورب دسا بلوک پربھو دیکھا اُدت مینک!
کہت سب ہی دیکھہو سسی ہی مرگ پتی سرس اسنک

پورب کی طرف پربھو شری رام جی نے چاند چڑھا ہوا دیکھا۔ تب وہ سب سے کہنے لگے۔ چندرما کو تو دیکھو۔ کیسے شیر کی طرح بے دھڑک ہے۔

پورب دسی گری گہا نواسی۔ پرم پرتاپ تیج بل راسی
مت ناگ تم کمبھ بدارے۔ سسی کیسری گگن بن چاری

پورب دشا روپی پربت کی گپھا میں رہنے والا یہ چندرما پرم پرتاپ وان، تیج اور بل کی راشی ہے۔ اندھکار روپی مست ہاتھی کے مستک کو پھاڑ کر یہ چندرما روپی شیر آکاش روپی بن میں بے دھڑک گھوم رہا ہے۔

بکھرے نبھ مکتاہل تارا۔ نسی سندری کیر سنگارا
کہہ پربھو سسی مہہ میچکتائی۔ کہہو کاہ نج نج متی بھائی

آکاش میں جو تارا گن اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ مانو موتیوں کے سمان ہیں، جو رات روپ سندر استری کا سنگار ہیں۔ شری رام جی نے کہا۔ بھائیو! اپنی اپنی بدھی کے انوسار وچار کر کہو کہ جو یہ چندرما میں سیاہی نظر آ رہی ہے۔ وہ کیا ہے؟

کہہ سگریو سنہو رگھورائی۔ سسی مہہ پرگٹ بھومی کے جھائی

مارِ ہیوُ راہو سسی ہی کہہ کوئی ۔ اُر مہنہ پڑی سیامتاسوئی

سُگریو نے کہا ۔ ہے رگھوناتھ جی! سُنئے چندرما میں پرتھوی کا سایہ دکھائی دے رہا ہے۔ کسی نے کہا۔ چندرماکو راہو نے مارا تھا۔ وہی چوٹ کا کالا داغ اس کی چھاتی پر پڑا ہوا ہے۔

کوؤ کہہ جب بدھی رتی مکھ کینہا ۔ سار بھاگ سسی کر ہر لینہا
چھدر سو پرگٹ اِندُو اُر ماہیں ۔ تیہی مگ دیکھئے نبھ پرچھاہیں

کوئی کہتا ہے۔ کہ جب کام دیو کی استری کے چہرے کو برہما جی نے بنایا۔ تب انہوں نے چندرما کے اُتم حصے کو نکال لیا۔ جس سے رتی کا مُکھ تو سُندر بن گیا۔ لیکن چندرما کی چھاتی میں سوراخ ہو گیا۔ وہ سوراخ چندرما کی چھاتی میں اب تک ہے۔ اور اس کے بیچ میں سے آکاش کی کالی چھایا نظر آ رہی ہے۔

پربھو کہہ گرل بندھو سسی کیرا ۔ اتی پریہ نج اُر دینہہ بسیرا
بِش سنجت کر نکر پسارِی ۔ جارت بِرہ ونت نرناری

پربھو شری رام جی نے کہا۔ زہر چندرما کا بہت پیارا بھائی ہے۔ اس لئے چندرما نے زہر کو اپنی چھاتی میں جگہ دے رکھی ہے۔ وہ زہر سے بھگی ہوئی اپنی کرنوں کے سموہ کو پھیلا کر وِیوگ سے ستائے ہوئے استری اور پُرش کو جلاتا رہتا ہے۔

کہہ ہنومنت سنہو پربھو سسی تمہار پریہ داس
تو مُورت بِدھو اُر بست سوئے سیامتا ابھاس

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پربھو! چندرما آپ کا پیارا سیوک ہے۔ آپ کی سُندر سانولی مورتی چندرما کے ہردے میں بسی ہے۔ وہی سانولے رنگ کی جھلک چندرما میں نظر آ رہی ہے۔

نواہن پارائن ساتواں وشرام

پون تنیہ کے بچن سُن بہنسے رام سُجان
دچھن دِس اولوک پربھو بولے کرپا ندھان

پون کمار ہنومان جی کے بچن سُن کر وگیہ شری رام جی ہنسے پھر دکھن کی طرف دیکھ کر کرپا ندھان شری رام جی بولے:

دیکھ بِبھیشن دچھن آسا ۔ گھن گھمنڈ دامنی بلاسا
مدھر مدھر گرجے گھن گھورا ۔ ہوئے برشٹی جن اُپل کٹھورا

ہے بِبھیشن! دیکھو دکھن کی طرف گھنے بادل کیسے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اور بجلی چمک رہی ہے۔ بادلوں کی گھنگھور گھٹائیں میٹھے میٹھے سُر سے گرج رہی ہیں۔ کہیں کٹھور اولوں کی برسات نہ ہو۔

کہت بِبھیشن سنہو کرپالا ۔ ہوئے نہ تڑت نہ بارد مالا
لنکا سِکھر اُپر آگارا ۔ تہہ دسکندھر دیکھ اکھارا

بِبھیشن بولے۔ ہے کرپالو پربھو! سُنئے یہ نہ تو بجلی ہے اور نہ بادلوں کی گھٹا ہے۔ لنکا کی چوٹی پر ایک محل ہے۔ وہاں دس مُکھ راون اکھاڑا دیکھ رہا ہے۔

چھتر میگھ ڈمبر سر دھاری ۔ سوئی جنو جلد گھٹا اتی کاری
مندودری شرون تاٹنکا ۔ سوئی پربھو جنو دامنی دمکا

ہے پربھو! راون نے سر پر جو نیلا چھتر دھارن کر رکھا ہے وہی مانو بادلوں کی نہایت کالی گھٹا ہے۔ مندودری کے کرن پھول کانوں میں ہل رہے ہیں۔ مانو وہی بجلی چمک رہی ہے۔

باجہیں تال مِردنگ انوپا۔ سوئی رَومدھر سُنہُو سُر بھُوپا
پربھُو مُسکان سمجھ ابھیمانا۔ چاپ چڑھائے بان سندھانا

ہے دیوتاؤں کے سوامی! اس اکھاڑے میں جو لاثانی تال اور مِردنگ بج رہے ہیں۔ وہی مانو بادلوں کی میٹھی میٹھی گرج ہے۔ راون کا ابھیمان سُن کر پربھو مُسکرائے اُنہوں نے دھنش سنبھال کر اس پر بان چڑھا لیا۔

چھتر مکٹ تاٹنک تب ہتے ایکہیں بان
سب کے دیکھت مہی پرے مرم نہ کوؤ جان

بھگوان نے ایک ہی بان سے راون کے چھتر مکٹ اور مندودری کے کرن پھُول کاٹ ڈالے۔ سب کے دیکھتے دیکھتے وہ زمین پر آپڑے۔ لیکن اس کا بھید کسی نے بھی نہیں جانا۔

اس کوتک کر رام سر پربیٹھو آئے نشنگ
راون سبھا سسنک سب دیکھ مہارس بھنگ

ایسا تماشہ کر کے شری رام جی کا بان پلٹ کر ترکش میں آن گھُسا۔ راون کی ساری سبھا رنگ میں بھنگ دیکھکر سہم گئی۔

کمپ نہ بھُومی نہ مرت بسیشا۔ استر سستر کچھ نین نہ دیکھا
سوچہیں سب نج ہردے مجھاری۔ اسگن بھیو بھینکر بھاری

نہ تو زمین کانپی اور نہ آندھی ہی چلی آنکھوں سے نہ کسی استر شستر کو ہی دیکھا۔ پھر یہ چھتر مکٹ اور کرن پھول کیسے کٹ کر گر پڑے۔ سب اپنے اپنے ہردوں میں سوچ رہے ہیں۔ کہ بڑا بھینکر اسگن ہوگیا ہے۔

دس مکھ دیکھ سبھا بھے پائی۔ بہسن بچن کہہ جگتی بنائی
سِرَو گرے سنتت سبھ جاسو۔ مکٹ پرے کس اسگن تاسو

سبھا کو سہمی ہوئی دیکھ کر دس مکھ راون ہنسا اور یکتی رچ کر یہ بچن کہنے لگا۔ کہ جس کے لئے سدا سروں کا کٹ کر گرنا بھی شبھ ہوتا رہا ہے۔ بھلا اس کے لئے مکٹ کا گرنا کیسے اشگن ہو سکتا ہے!

سین کرہو نج گرہ جائی۔ گونے بھون سکل سرنائی
مندودری سوچ اُر بسیو۔ جب تے شرون پُرمہی کھسیو

سب اپنے اپنے گھروں میں جاکر آرام کرو۔ یہ سُن کر سب نے سر جھکا کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ جب سے کانوں کے کرن پھول کٹ کر زمین پر گر پڑے تھے تب سے مندودری کے من میں بہت چنتا ہوگئی۔

سجل نین کہہ جُگ کر جوری۔ سُنہو پران پتی بنتی موری
کنت رام برودھ پرہرہو۔ جان منج جن ہٹھ من دھرہو

آنکھوں میں آنسو بھر کر اور دونوں ہاتھ جوڑ کر راون سے کہنے لگی۔ ہے پران ناتھ! میری پرارتھنا سُنئیے۔ ہے پتی دیو! شری رام جی سے ویر بھاو کرنا چھوڑ دیجئے۔ اُنہیں سادھارن منش سمجھ کر من میں فضول ہٹھ نہ کیجے۔

بسورُوپ رگھُو بنس منی کرہو بچن بسواسُ
لوک کلپنا بید کر انگ انگ پرتی جاسُ

میرے ان بچنوں پر یقین کیجئے۔ کہ رگھُو کل کے سرتاج شری رام جی وشو رُوپ بھگوان ہیں۔ وید اُن کے سمبندھ میں یہ کلپنا کرتے ہیں۔ کہ سب لوک اُن کا ایک ایک انگ ہے۔

پد پاتال سیس اج دھاما۔ اپر لوک انگ انگ بشراما
بھرکُٹی بلاس بھینکر کالا۔ نین دِواکر کچ گھن مالا

پاتال اُس وراٹ بھگوان کے چرن ہیں برہم لوک سر ہے۔ اور بیچ کے لوک اُن کے درمیان کے تمام انگ ہیں مہا بھینکر کال اُن کی جنبش ابرو ہے۔ سورج اُنکی آنکھ ہے بادلوں کا سموہ اُن کے بال ہیں۔

جاسُ گھران اسونی کُمارا۔ نسی اَرو دِوس نمیش اپارا
شرون دسا دس بید بکھانی۔ مارت سواس نگم نج بانی

اشونی کمار اُن کی ناک ہے۔ رات اور دن مانو اُنکی پلکوں کا

کھولنا اور مُوندنا ہے۔ دس اطراف اُن کے کان ہیں۔ وید اُنکی بانی ہے۔ وایو سانس کا آنا جانا ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

ادھر لوبھ جم دسن کرالا۔ مایا ہاس باہو دگپالا
آنن انل امبوپتی جیہا۔ اُتپتی پالن پرلے سمیہا

لالچ اُن کا ہونٹ ہے۔ یم راج اُن کے بھیانک دانت ہیں۔ مایا اُن کی ہنسی ہے۔ دگپال بازو ہیں۔ اگنی اُن کا مُکھ ہے۔ ورن جیبھ ہے۔ پیدائش و پرورش اور فنا یہ اُن کی کریڑا ہے۔

روم راجی اسٹادس بھارا۔ استھی سیل سرتا نس جارا
اُدر اُدھی ادھگو جاتنا۔ جگ مے پربھو کا بہو کلپنا

اٹھارہ قِسم کے بے شمار نباتات اُنکے روم ہیں۔ پربت اُنکی ہڈیاں ہیں۔ ندیاں اُنکی انتڑیاں ہیں۔ سمندر پیٹ ہے نرک جنکی نیچے کی اندریاں ہیں۔ یہ وِکیشو انر بھگوان کی اننت کلپنا ہے۔

اہنکار سو بُدھی اَج من سسی چیت مہان
منج باس سچر اچر رُوپ رام بھگوان

شوجی جن کا اہنکار ہے۔ برہما بُدھی ہے چندرما من ہے وشنو چیت ہے۔ اُنہیں چر اچر رُوپ بھگوان شری رام جی نے منش رُوپ میں نواس کیا ہے۔

اَس بچار سُنو پران پتی پربھو سن بیَرُو بہائے
پریتی کرہو رگھو بیر پد مم اہی وات نہ جائے

ہے پران ناتھ! سُنئے۔ ایسا وچار کر پربھو شری رام جی سے ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور اُن کے چرنوں میں پریم کیجے۔ تاکہ میرا سُہاگ بنا رہے۔

بہنسا ناری بچن سُن کانا۔ اہو موہ مہما بلوانا
ناری سبھاؤ ستیہ سب کہہیں۔ اوگن آٹھ سدا اُر رہہیں

اپنی پیاری پتنی کے بچن کانوں سے سُن کر راون ہنس کر کہنے لگا۔ اوہو! موہ کی مہما بڑی بلوان ہے۔ استری کے سبھاؤ کے بارے میں سب سچ ہی کہتے ہیں کہ آٹھ دوش اِن کے ہردے میں سدا رہتے ہیں۔

ساہس انرت چپلتا مایا۔ بھے ابیبک اسوچ ادایا
رِپُو کر رُوپ سکل تیں گاوا۔ اتی بسال بھے موہی سُناوا

ہٹھ، جھُوٹ، چنچلتا، کپٹ، ڈر، اگیان ناپاک پن۔ نردیتا (بے رحمی) یہ آٹھ دوش ہیں جو استری کے سبھاؤ میں سدا بنے رہتے ہیں۔ تو نے دشمنوں کا وِشو رُوپ گایا ہے۔ اور مجھ کو سُنا کر بڑا بھاری ڈر دکھایا ہے۔

سو سب پریا سہج بس مورِیں۔ سمجھ پرا پرساد اب توریں
جانیوں پریا توری چترائی۔ ایہی بدھی کہہو موری پربھتائی

ہے پیاری۔ یہ سب چراچر وِشو تو سبھاؤ سے ہی میرے وش میں ہے۔ تیری کرپا سے مجھے اب جان پڑا ہے۔ ہے پریہ! میں تیری چترائی کو جانتا ہوں۔ تو نے اس پرکار میری مہما کا ورنن کیا ہے۔

تو بیت کہی گُوڑھ مرگ لوچنی۔ سمجھت سُکھد سُنت بھے موچنی
مندودری من مہہ اس ٹھیئو۔ پیا ہی کال بس متی بھرم بھیئو

ہے مرگ نینی! تو نے بہت ہی گُوڑھ بات کہی ہے۔ جو وچار نے پر سکھ دینے والی اور سُننے پر نڈر بنا دینے والی ہے مندودری نے من میں یقین کر لیا۔ کہ کال کے وش میں ہو کر پتی دیو کی عقل ماری گئی ہے۔

دوہا
ایہی بدھی کرت بنود بہو پرات پرگٹ دس کندھ
سہج اسنک لنک پتی سبھا گیئو مد اندھ

اس پرکار کریڑا کرتے کرتے راون کو سویرا ہو گیا۔ تب سبھاؤ سے ہی نڈر اور اہنکاری راون سبھا میں گیا۔

سورٹھا
پھُولے پھرے نہ بیت جدپی سدھا برسہیں جلد
مُورکھ ہردے نہ چیت جوں گرو ملہیں برنچی سم

جیسے بادلوں کے امرت رُوپی جل برسانے سے بھی بیت کا پیڑ پھلتا پھُولتا نہیں۔ ویسے ہی برہما جیسے مہا گیانی گرو کے گیان

اُپدیش کرنے پر بھی مورکھ کے ہردے میں گیان نہیں ہوتا۔

اہاں پرات جاگے رگھورائی۔ پوچھا مت سب سچو بولائی
کہو بیگ کا کریئے اُپائی۔ جامونت کہہ پد سرنائی

ادھر سبیل پربیت پر صبح ہونے پر شری رگھوناتھ جی جاگے اور سب منتریوں کو بلا کر صلاح مشورہ پوچھنے لگے۔ کہ جلدی کیا اُپائے کیا جائے۔؟ جامونت نے شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکا کر کہا۔

سنو سرگیہ سکل اُرباسی۔ بدھی بل تیج دھرم گن راسی
منتر کہوں نج متی انوسارا۔ دوت پٹھائیے بالی کمارا

ہے سروگیہ سروانتریامی پربھو! ہے بدھی بل تیج دھرم اور گنوں کی راشی! سنئیے! میں اپنی بدھی کے مطابق صلاح دیتا ہوں۔ میری بدھی یہ کہتی ہے۔ کہ بالی کمار انگد کو اپنی طرف سے دوت بنا کر راون کے دربار میں بھیجا جائے۔

نیک منتر سب کے من مانا۔ انگد سن کہہ کرپا ندھانا
بالی تنیہ بدھی بل گن دھاما۔ لنکا جاہو تات مم کاما

جامونت کی نیک صلاح سب کے من کو اچھی لگی۔ تب کرپا ندھان انگد سے کہنے لگے۔ ہے بل بدھی اور گنوں کے بھنڈار بالی کمار! ہے تات! تم میرے کام کے لئے لنکا جاؤ۔

بہت بجھائے تمہہ ہی کا کہوں۔ پرم چتر میں جانت اہوں
کاج ہمار تاسن ہت ہوئی۔ رپو سن کرہو بتکہی سوئی

بہت سمجھا بجھا کر تمہیں کیا کہوں؟ یہ جانتا ہوں کہ تم بے حد چتر ہو۔ تم جا کر راون سے وہی بات کرنا جس میں کہ اس کی بھلائی ہو اور ہمارا کاریہ سدھ ہو۔

پربھو آگیا دھر سیس چرن بندہی انگد اٹھیو
سوئی گن ساگر ایس رام کرپا جا پر کرہو

پربھو کی آگیا کو سر دھر کر اور اُن کی چرن بندنا کر کے انگد اُٹھا۔ اور کہنے لگا۔ ہے شری رام جی! آپ کی جس پر کرپا ہو وہی گنوں کا سمندر ہو جاتا ہے۔

سوئم سدھ سب کاج ناتھ موہی آدر دییو
اس بچار جب راج تن پلکت ہرشت ہیو

ہے ناتھ! آپ کا کام تو اپنے آپ ہی سدھ ہے۔ مجھے تو آپ آدر دے رہے ہیں۔ ایسا وچار کر یوراج انگد من میں پرسن ہو گیا۔ اور اُس کا شریر مارے آنند کے پلکت ہو گیا۔

بندی چرن اُر دھر پربھتائی۔ انگد چلیو سبہی سرنائی
پربھو پرتاپ اُر سہج اسنکا۔ رن بانکرا بالی سُت بانکا

چرنوں کی بندنا کر کے اور پربھو کی مہما کو ہردے میں دھارن کر کے باقی سب کو سر نوا کر انگد لنکا کو چلے۔ پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کئے ہوئے رن دھیر بالی کمار بانکے ویر کی طرح سے نڈر ہیں۔

پُر پیٹھت راون کر بیٹا۔ کھیلت ہا سو ہوگئے بھیٹا
باتہیں بات کرش بڑھ آئی۔ جگل اتل بل پنی ترنائی

جب انگد جی لنکا میں داخل ہوئے تو انہیں راون کا کوئی ایک بیٹا کھیلتا ہوا اتفاقیہ مل گیا۔ باتوں باتوں میں دونو میں جھگڑا ہو گیا۔ دونوں ہی لاثانی بلوان تھے۔ اور ساتھ ہی دونو ہم عمر جوان تھے۔

تیہیں انگد کہنہ لات اُٹھائی۔ گہہ پد پٹکیو بھومی بھوائی
نسچر نکر دیکھ بھٹ بھاری۔ جہہ تہہ چلے نہ سکہیں پکاری

اُس نے انگد کے مارنے کو لات اُٹھائی۔ انگد نے اس کا دہنا پیر پکڑ کر ہی پیر اس کو پٹک کر مار گرایا۔ راکشسوں کے گروہ بھاری یودھا کو دیکھ کر ادھر اُدھر بھاگ گئے۔ ڈر کے مارے کسی نے شور بھی نہ مچایا۔

ایک ایک سن مرم نہ کہہیں۔ سمجھ تاسو بدھ چپ کر رہہیں
بھیئو کولاہل نگر مجھاری۔ آوا کپی لنکا جیہیں جاری

کوئی ایک دوسرے کو اصلی بھید نہیں بتلاتا۔ راون کا پُتر ملا ہُوا جان کر ڈر کے مارے سب چُپ سادھ لیتے ہیں۔ لنکا بھر میں شور و غل مچ گیا۔ کہ جس بندر نے لنکا جلائی تھی وُہی پھر آ گیا ہے۔

اب دھوں کھا کر یہی کرتارا۔ اتی سبھیت سب کرہیں بچارا
بنو پوچھیں مگ دیہیں دکھائی۔ جیہی بلوک سوئی جائے سکھائی

ڈر کے مارے سہمے ہوئے راکشس وچار کر رہے ہیں۔ کہ نہ جانے بدھاتا۔ اب کیا گل کھلائے گا۔ وہ بنا پوچھے ہی انگد کو راستہ بتلا دیتے ہیں۔ انگد جس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں وہ ڈر کے مارے سوکھ جاتا ہے۔

گیئو سبھا دربار تب سُمر رام پد کنج
سنگھ ٹھون اِت اُت چتوو دھیر بیر بل پنج

شری رام جی کے چرن کملوں کا سمرن کرتے ہوئے انگد راون کے راج دربار کے دوار پر پہنچے۔ اور وہ دھیر ویر اور بل کے راشی انگد شیر کی طرح بہادرانہ شان سے ادھر اُدھر دیکھنے لگے۔

ترت نسا چر ایک پٹھاوا۔ سماچار راون ہی جناوا
سُنت بہنسی بولا دس سیسا۔ انہو بول کہاں کر کیسا

فوراً ہی انگد نے راون کے پاس ایک راکشس کو بھیج کر اپنے آنے کی اطلاع کر دی۔ سنتے ہی راون ہنس کر بولا۔ اُسے بلا لاؤ۔ دیکھیں وہ کہاں کا بندر ہے۔

آئیس پائے دُوت بہو دھائے۔ کپی کنجر ہی بول لے آئے
انگد دیکھ دسانن ویسیں۔ سہت پران کجل گری جیسیں

راون کی آگیا پا کر بہت سے دُوت دوڑے اور ہاتھی کے سے بل والے بندر انگد کو بلا لائے۔ انگد نے راون کو ایسے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ جیسے کہ جیتا جاگتا سُرمے کا پہاڑ ہو۔

بھجا بٹپ سر سرنگ سمانا۔ روماولی لتا جنو نانا
مُکھ ناسکا نین اُرو کانا۔ گری کندرا کھوہ انومانا

اُس کے بازو درختوں کے سمان تھے۔ سر پربت کی چوٹی کے سمان تھا۔ شریر کے روم ایسے تھے مانو بیلیں اُگی ہوئی ہوں منہ ناک آنکھیں اور کان پربتوں کے غاروں اور گپھاؤں کے سمان دکھائی دیتے ہیں۔

گیئو سبھا میں نیک نہ مُرا۔ بالی تنیہ اتی بل بانکُرا
اُٹھے سبھاسد کپی کہنہ دیکھی۔ راون اُر بھا کرودھ بسیشی

مہابلوان ویر بالی کمار انگد جی ذرا بھی نہ جھجکے۔ وہ بے دھڑک راون کے دربار میں جا پہنچے۔ بانر کو دیکھ کر ساری سبھا اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ دیکھ کر راون کے من میں بڑا کرودھ ہُوا۔

جتھا مت گج جوتھ مہنہ پنچانن چل جائے
رام پرتاپ سُمر من بیٹھ سبھا سر نوائے

جیسے مست ہاتھیوں کے گروہ میں شیر بے دھڑک ہو کر چلا جاتا ہے۔ ویسے ہی شری رام جی کے پرتاپ کا من میں سمرن کر کے بے دھڑک ہو کر انگد سر نوا کر راج سبھا میں بیٹھ گئے۔

کہہ دس کنٹھ کون تیں بندر۔ میں رگھو بیر دُوت دسکندھر
مم جنک ہی توہی رہی متائی۔ توہت کارن آئیوں بھائی

راون نے کہا۔ ارے بندر! تو کون ہے! انگد نے کہا۔ ہے دسکندھر! میں شری رگھو بیر جی کا دُوت ہوں۔ میرے پتا اور تمہاری آپس میں دوستی تھی۔ اس لئے ہے بھائی! میں تمہاری ہی بھلائی کے لئے آیا ہوں۔

اُتم کُل پلست کر ناتی۔ شو برنچی پوجیہو بہو بھانتی
بر پائیو کینہو سب کاجا۔ جیتیہو لوکپال سب راجا

تمہارا اُتم کُل ہے۔ پلست رشی کے تم پوترے ہو۔ شو جی اور برہما جی کی تم نے بہت پرکار سے پوجا کی ہے۔ اُن سے وردان پا کر سب کاریہ سدھ کر لئے۔ اور سب لوکپالوں اور راجاؤں کو تم نے جیت لیا ہے۔

نرپ ابھیمان موہ بس کمبا۔ ہر آنیہو سیتا جگدمبا

اب جُن کہا سُنہو تمہہ مورا۔ سب اپرادھ چھمہی پربہو مورا

راج کے ابھیمان سے پاگیان وش ہو کر تم جگت ماتا سیتاجی کو ہر لائے ہو۔ اب تم میری نیک صلاح سُنو! اس کے مطابق چلنے سے پربھو شری رام جی تمہارے سب قصوروں کو معاف کر دیں گے۔

دسن گہہو ترن کنٹھ کُٹھاری۔ پَریجن سہت سنگ نج ناری
سادر جنک سُتا کر آگیں۔ ایہی بدھی چلیہو سکل بھے تیاگیں

دانتوں میں تنکا پکڑ کر گلے میں کلہاڑی ڈال کر اور اپنے سارے پریوار اور رانیوں کو ساتھ لے کر آدر کے ساتھ جانکی جی کو آگے کر کے سب بھے چھوڑ کر شری رام جی کے پاس چلو۔

پرنتپال رگھو بنس منی تراہی ترا ہی اب موہی
آرت گرا سُنت پربھو ابھے کرے گو توہی

اُن کے پاس جا کر دین دُکھیوں کی طرح بنتی کرو۔ کہ ہے شرناگتوں کے پالک رگھو بنس کے سرتاج میری رکھشا کیجیے۔ درد بھری فریاد سُن کر پربھو شری رام جی تمہیں نربھے کر دیں گے۔

رے کپی پوت بول سنبھاری۔ موڑھ نہ جانیہی موہی سُراری
کہُ نج نام جنک کر بھائی۔ کیہی ناتیں مانیئے متائی

راون نے کہا ارے بندر کے بچے! مُنہ سنبھال کر بول۔ ارے موُرکھ! کیا تو مجھ دیوتاؤں کے شترو کو نہیں جانتا۔ ارے بھائی اپنا اور اپنے باپ کا نام تو بتا۔ تو کس سمبندھ سے میرے ساتھ دوستی جتلاتا ہے۔

انگد نام بالی کر بیٹا۔ تاسوں کبہوں بھئی ہی بھیٹا
انگد بچن سُنت سکچا نا۔ رہا بالی بانر میں جانا

انگد نے کہا میرا نام انگد ہے۔ اور میں بالی کا پُتر ہوں۔ اُن سے کبھی آپ کی ملاقات ہوئی تھی! انگد کے بچن سُن کر راون کچھ شرما گیا۔ اور بولا ہاں مجھے یاد ہے بالی نام کا ایک بندر تھا۔

انگد تہیں بالی کر بالک۔ اُپجیہو بنس انل کُل گھالک
گربھ نہ گیہو ویرتھ تمہہ جائیہو۔ نج مکھ تاپس دوت کہائیہو

ارے انگد کیا تو ہی بالی کا پُتر ہے! ارے کُل کا ناش کرنے والے۔ تُو تو اپنے کل رُوپی بانس کو بھسم کرنے کے لئے اگنی رُوپ پیدا ہُوا۔ تم اپنی ماتا کے گربھ میں ہی کیوں نہ نشٹ ہو گئے! تُو تو ویرتھ ہی جنما جو اپنے مُنہ سے تپسویوں کا دُوت کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

اب کہہ کُسل بالی کہہ اہئی۔ بہنسی بچن تب انگد کہئی
دن دس گئیں بالی پہیں جائی۔ پوچھیہو کُسل سکھا اُر لائی

اب بالی کی کُشل تو بتا؟ وہ آج کل کہاں ہے یہ بچن سن کر انگد نے ہنس کر جواب دیا۔ چند روز بعد تم بھی بالی کے پاس جا کر انہیں گلے لگا کر اُنکی کُشل پوچھ لینا۔

رام بِرودھ کُسل جس ہوئی۔ سو سب توہی سنائیہی سوئی
سنو سٹھ بھید ہوئے من تاکیں۔ شری رگھو بیر ہردے نہیں جاکیں

شری رام جی سے ویر کرنے پر جیسی کُشل ہوتی ہے۔ وہ سب حال بالی تمہیں خود سُنا دے گا۔ ارے موُرکھ! سُن۔ دشمن کے دلوں میں پھوٹ ڈالو اور راج کرو کی بھید نیتی اس شخص پر اپنا پربھاو ڈالتی ہے۔ جس کے ہردے میں شری رگھو ویر جی نہ ہوں۔

ہم کُل گھالک ستیہ تمہہ کُل پالک دس سیس
اندھیؤ بدھر نہ اس کہہیں نین کان تو بیس

سچ ہے۔ میں تو کل کا ناش کرنے والا ہوں اور ہے راون! تم کُل کے رکھشک ہو۔ یہ بات تو اندھے اور بہرے بھی نہیں کہتے۔ تمہارے تو بیس آنکھیں اور بیس کان ہیں۔

سو برچی سُرمنی سمدائی۔ چاہت جاسُ چرن سیو کائی
تاسُ دوت ہوئے ہم کُل بورا۔ ایسیہوں متی اُر بہر نہ تورا

شوجی، برہما جی اور منیوں کی منڈلیاں جن کے چرنوں کی سیوا

کرنا چاہتی ہیں۔ اُن کی دُوت ہو کر میں نے اپنی کل کو ڈبو دیا! ارے ایسی بُدھی ہوتے پر تیرا ہردہ پھٹ کیوں نہیں جاتا۔

سُن کٹھور بانی کہی کیری۔ کہت دساتن نین تریری
کھل تو کٹھن بچن سب ہیوں۔ نیتی دہرم میں جانت اہیوں

انگد کے کٹھور بچنوں کو سُن کر راون آنکھیں ترچھی کر کے کہنے لگا۔ ارے دُشٹ! میں تیرے سب کٹھور بچن اس لئے سہہ رہا ہُوں کہ میں نیتی اور دہرم کو جانتا ہُوں۔ (دُوت کو مارنا راج نیتی میں دوش مانا گیا ہے۔ اس لئے راون کہہ رہا ہے کہ نیتی کا لحاظ کرتے ہوئے میں تمہاری سخت کلامی کو سُن کر برداشت کر رہا ہُوں۔ اور تمہیں کچھ ڈنڈ نہیں دیتا۔

کہہ کپی دھرم سیلتا توری۔ ہم ہُوں سُنی کرت پر تریا چوری
دیکھی نین دُوت رکھواری۔ بوڑ نہ مرہُو دہرم برت دھاری

انگد نے کہا۔ میں بھی تمہاری دہرم شیلتا سُن رکھی ہے۔ تم نے پرائی استری کی چوری کی ہے۔ بس یہی تمہاری دہرم شیلتا ہے۔ اور دُوت کی رکھشا کی بات تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ تم ایسے دہرم برت دھاری ڈوب کر مر کیوں نہیں جاتے!

کان ناک بنو بھگنی نہاری۔ چھما کینہہ تم دہرم بچاری
دھرم سیلتا تو جگ جاگی۔ پاوا درس ہم ہُوں بڑ بھاگی

اپنی بہن کے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھ کر بھی تُم نے دہرم کا وچار کر کے ہی تو معاف کر دیا تھا۔ تمہاری دہرم شیلتا تو سنسار بھر میں مشہور ہے۔ ہم بھی خوش قسمت ہیں جو ایسے دہرماتما کے درشن پائے۔

جنی جلپسی جڑ جنتو کپی سٹھ بلوک مم باہو
لوکپال بل بپل سسی گرسن ہیتو سب راہو

راون نے کہا۔ ارے جڑ جنتو بندر! بک بک نہ کر۔ ارے مُورکھ! میری ان بھجاؤں کو دیکھ۔ یہ سب لوکپالوں کے مہابل رُوپی چندرما کو گرسنے کے لئے راہو ہی ہیں۔

پُنی نبھ سر مم کر نکر کملنہہ پر کر باس
سوبھت بھیو مرال او سمبھو سہت کیلاس

کیا تو نے سُنا نہیں کہ آکاش رُوپی تالاب میں میری ان بھجاؤں رُوپی کملوں پر رہ کر شیوجی سمیت کیلاش ہنس کی طرح شوبھا کو پراپت ہُوا تھا۔

تمہرے کٹک ماجھ سُنو انگد۔ مو سن بھری کون یودھا پد
تو پر بھو ناری برہ بل ہینا۔ انج تاسُ دُکھ دُکھی ملینا

ارے انگد! سُن۔ بتا تیری فوج میں ایسا کون سا یودھا ہے۔ جو میرے ساتھ ٹکر لے سکے گا؟ تیرا سوامی تو ناری کے وِیوگ میں اپنا بل کھو چکا ہے۔ اور اُس کا چھوٹا بھائی اُس کے دکھ کو دیکھ کر دکھی اور اُداس ہے۔

تمہہ سگریو کول درم دوؤ۔ انج ہمار بھیرو اتی سوؤ
جامونت منتری اتی بوڑھا۔ سو کمب ہوئی اب سمر آروڑھا

تم اور سُگریو تو دونوں ندی کے کنارے کے درخت ہو۔ میرا چھوٹا بھائی بھبھیشن جو ہے وہ تو سبھاؤ سے ہی ڈرپوک ہے منتری جامونت بہت بوڑھا ہو گیا ہے۔ وہ اب

اگلا مضمون صفحہ ۵۲۵ پر پڑھیے

(نوٹ) یہ مضمون متعلقہ صفحہ 654/655 کا ہے۔

❀ भगवान शिव से प्रार्थना ❀

नमामीश मीशान निर्वाण रूपं।
विभुं व्यापकं ब्रह्म वेद स्वरूपं॥
निजं निर्गुणं निर्विकल्पं निरीहं।
चिदाकाश माकाश वासं भजे ऽहं॥ (१)

निराकारमोंकार मूलं तुरीयं।
गिराज्ञान गोतीत मीशं गिरीशं॥
करालं महाकाल कालं कृपालं।
गुणागार संसार पारं नतो ऽहं॥ (२)

तुषाराद्रि संकाश गौरं गंभीरं।
मनोभूत कोटि प्रभाश्री शरीरं॥
स्फुरन्मौलि कल्लो लिनी चारुगंगा।
लसद्भाल बालेन्दु कंठे भुजंगा॥ (३)

चलत्कुंडलं भ्रू सुनेत्रं विशालं।
प्रसन्नाननं नील कंठं दयालं॥
मृगाधीश चर्माम्बरं मुण्डमालं।
प्रियं शंकरं सर्वनाथं भजामि॥ (४)

प्रचंडं प्रकृष्टं प्रगल्भं परेशं।
अखंडं अजं भानु कोटि प्रकाशं॥
त्रयः शूल निर्मूलनं शूलपाणिम्।
भजे ऽहं भवानी पतिं भावगम्यं॥ (५)

कलातीत कल्याण कल्पान्तकारी।
सदा सज्जनानन्द दाता पुरारी॥
चिदानन्द सन्दोह मोहापहारी।
प्रसीद प्रसीद प्रभो मन्मथारी॥ (६)

न यावद् उमानाथ पादार विन्दं।
भजन्तीह लोके परे वा नाराणां॥
न तावत्सुखं शान्ति सन्ताप नाशं।
प्रसीद प्रभोसर्व भूताधि वासं॥ (७)

न जानामि योगं जपं नैव पूजां।
नतो ऽहं सदा सर्वदा शम्भु तुभ्यं
जरा जन्म दुःखौघ तातप्य मानं।
प्रभो पाहि आपन्नमामीश शंभो (८)

لڑائی میں ڈٹ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

سیلپ کرم جا نہیں نل نیلا ۔ ہے کپی ایک مہابل سیلا
آواپر ہتم نکو جیہیں جارا ۔ سُنت بچن کہہ بالی کُمارا

نل اور نیل جو دو نو بھائی ہیں۔ وہ تو صنعت کار ہیں۔ بھلا وہ لڑنا کیا جانیں؟ ہاں جو بانر یہاں پہلے آکر لنکا جلا گیا ہے۔ وہ ضرور مہابلوان ہے۔ یہ بچن سُن کر بالی کمار انگد بولے۔

ستیہ بچن کہو نسیچر ناہا ۔ سا نچیہوں کپس کینہہ پُر داہا
راون نگر الپ کپی دہئی ۔ سُن اس بچن ستیہ کو کہئی

ہے راکشش راج! اچھی بات کہو۔ کیا اُس بانر نے سچ مچ ہی لنکا کو جلا دیا؟ راون جیسے مہابلی کی لنکا کو ایک تچھ بندر نے جلا دیا۔ اس بات کو کون سچ مانے گا؟

جو اتی بھٹ سراہیہو راون ۔ سو سگریو کیر لگھو دھاون ۔
چلے بہت سو بیر نہ ہوئی ۔ پٹھوا خبر لین ہم سوئی

ہے راون! جس بندر کو تم بہت بل شالی یودھا مان کر اُس کی استتی کر رہے ہو۔ وہ تو سگریو کا ایک چھوٹا سا دوڑ کر چلنے والا ہرکارہ ہے وہ چلتا تو خوب ہے لیکن وہ یودھا نہیں ہے اُس کو تو ہم نے صرف سیتا جی کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا۔

ستیہ نگر کپی جاریو بنُو پربھو آیسُ پائے
پھر نہ گییو سگریو پہیں تہیں بھئے رہا لُکائے

کیا سچ مچ ہی پربھو کی آگیا پائے بغیر اُس بانر نے لنکا کو جلا ڈالا؟ شاید یہی کارن ہے کہ وہ واپس لوٹ کر سگریو کے پاس نہیں گیا اور ڈر کے مارے کہیں چھپ گیا۔

ستیہ کہیں دسکنٹھ سب موہی نہ سُن کچھ کروہ
کو ؤ نہ ہماریں کٹک اس تو سن لرت جو سوہ

ہے راون! تم نے سب کچھ سچ ہی کہا ہے۔ تمہارے بچن سُن کر مجھے کچھ بھی غصہ نہیں ہے۔ دراصل ہماری فوج میں کوئی بھی ایسا یودھا نہیں ہے۔ جو تمہارے ساتھ لڑائی کر کے شوبھا پائے۔

پریتی برودھ سمان سن کریئے نیتی اس آہی
جو مرگ پتی بدھ میڈکنہ بھل کہ کہے کو ؤ تاہی

پریتی اور ویر برابر والوں سے ہی کرنا چاہئے نیتی ایسی ہی ہے شیر اگر مینڈک کو مارے تو کیا اُسے کوئی بھلا کہیگا۔؟

جدپی لگھتا رام کہنہ توہی بدھیں بڑ دوش
تدپی کٹھن دسکنٹھ سُنو چھتر جاتی کر روش

اگرچہ تمہارے مارنے میں شری رام جی کی کسر شان ہے۔ اور بڑا دوش ہے۔ تو بھی ہے راون! سُنو کھشتری جاتی کا کرودھ بڑا کٹھن ہوتا ہے۔

بکرا اکتی دھن بچن سر دے دہیو رپو کیس ٭
پرتی اُتر سر سبنہہ منہو کاڈھت بھٹ دس سیس

ٹیڑھے ترچھے کٹھن روپی دھنش سے بچن روپی بان مار کر انگد نے راون کی چھاتی کو جلا ڈالا۔ یودھا دس مکھ راون انگد کے بچن روپی بانوں کو اپنی چھاتی سے ترگی بہ ترگی جواب روپی جمبور کیل نکالنے کا اوزار سے مانو نکال رہا ہے۔

ہنس بولیو دس مول تب کپی کا بڑگن ایک
جو پرتی پالنے تاسُ ہت کرے اُپائے انیک

تب دس مکھ راون ہنس کر بولا۔ بندر میں ایک بڑی انوکھی صفت ہے کہ جو اُسے پالتا ہے۔ اُس کی بھلائی کے لئے وہ بے شمار کوشش کرتا ہے۔

دھنیہ کپیس جو نج پربھو کاجا ۔ جہ تہ نا چے پر ہر لاجا
ناچ کود کر لوک رجھائی ۔ پتی ہت کرے دھرم نپنائی ٭

بندر دھنیہ ہے۔ جو اپنے پربھو کے کام کے لئے ادھر اُدھر شرم و حیا چھوڑ کر ناچتا ہے۔ ناچ کود کر لوگوں کو خوش کرتا ہے اپنے سوامی کی بھلائی کرنا بندر کے دھرم کی چترائی ہے۔

انگد سوامی بھگت تو جاتی ۔ پربھو گن کس نہ کہسی ایہی بھانتی
ہم گن گاہک پرم سُجانا ۔ تو کٹو رٹنی کر ہیں نہیں کانا

ہے انگد تیری جاتی سوامی بھگت ہے۔ پھر بھلا تو اس طرح اپنے سوامی کے گن کیوں نہ گائے؟ میں گنوں کی قدر کرنے والا ہوں۔ اور بے حد سمجھدار ہوں۔ اس لئے تیری جلی کٹی باتوں پر بالکل دھیان نہیں دیتا ہوں۔

کہہ کپی تو گن گاہک تاہی ۔ ستیہ پون سُت موہی سُنائی
بن بدھنس سُت بدھ پُر جارا ۔ تدپی نہ تیہیں کچھ کرت اپکارا

انگد نے کہا۔ تمہاری گُنوں کی قدردانی تو مجھے ہنومان جی نے سچ کہہ سنائی تھی۔ اُس نے اشوک باٹکا کو اجاڑ دیا اور تمہارے پُتر کو مارا پھر لنکا جلائی۔ لیکن تم ایسے گُنوں کے قدردان نکلے کہ اپنے من میں یہی سمجھتے رہے کہ ہنومان نے تمہاری کچھ بھی دانی نہیں کی ہے۔

سوئی بچار تو پر کرتی سُہائی ۔ دسکندھر میں کینہی ڈھٹھائی
دیکھیئوں آئے جو کچھ کپی بھاشا ۔ تمہرے لاج نہ روش نہ ماکھا

تمہارے ایسے سُندر سبھاو کو دیکھ کر ہی ہے راون! میں نے ڈھٹھائی کی ہے جو کچھ ہنومان جی نے مجھے کہا تھا۔ اُسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ تم میں نہ حیا ہے۔ نہ غصّہ ہے اور نہ پچھتاوا ہی ہے۔

جوں اس متی بت گئے کیسا ۔ کہا اس بچن ہنسا دیس سیسا
بہت ہی کھائے کہا ستنبول پُتر ہی ۔ ابہیں سمجھ پرا کچھ موہی

جب تیری ایسی بدھی ہے۔ تبھی تو تو باپ کو کھا گیا۔ ایسا بچن کہہ کر راون ہنسا۔ انگد نے کہا۔ پتا کو کھا کر تمہیں بھی کھا ڈالتا لیکن اب کچھ اور ہی بات میرے من میں آ گئی ہے۔

بالی بمل جس بھاجن جانی ۔ ہتیئوں نہ توہی ادھم ابھیمانی
کہو راون راون جگ کیتے ۔ میں نج شرون سنے سُنو جیتے

میرے پتا کے نرمل یش کا تو پاتر ہے ارتھات جب تک تم زندہ ہو۔ تب تک میرے پتا بالی کی یہ بڑائی ہوتی ہی رہے گی کہ اس راون کو بالی نے برسوں اپنے قید میں رکھا۔ تمہاری وجہ سے میرے باپ کا نام مشہور ہے) اس لئے میں تمہیں نہیں مارتا۔ ارے نیچ ابھیمانی راون! یہ تو بتا کہ جگت میں کتنے راون ہیں؟ میں نے جتنے راون اپنے کانوں سے سُن رکھے ہیں۔ اتنے ہی مجھ سے سُن لے۔

بلی ہی جتن ایک گیئو پاتالا ۔ راکھیئو باندھ سسُن ہے سالا
کھیلہیں بالک مار ہی جائی ۔ دیا لاگ بلی دینہہ چھوڑائی

ایک راون راجہ بلی کو پاتال میں جیتنے گیا تھا وہاں بچوں نے اُسے پکڑ کر اصطبل میں باندھ دیا تھا۔ بالک کھیلتے تھے اور جا جا کر اُسے ٹھوکریں مارتے تھے۔ راجہ بلی کو اُس کی ابتر دشا پر ترس آیا۔ تب اُنہوں نے اُسے چھڑا دیا۔

ایک بہوری سہس بھج دیکھا ۔ دھائے دھرا جمے جنتو بسیشا
کوتک لاگ بھون لے آوا ۔ سو پلست منی جائے چھوڑاوا

پھر ایک راون کو سہسر باہو نے دیکھا۔ اُس نے دوڑ کر اُسے ایک عجیب و غریب جانور سمجھ کر پکڑ لیا۔ تماشے کے طور پر وہ اُسے دکھلا دینے کے لئے گھر لے آیا۔ تب پلست منی نے اُسے جا کر چھڑایا۔

ایک کہت موہی سکچ اتی رہا بالی کی کانکھ
انہہ مہنہ راون میں کون ستیہ بدہی تج ماکھ

ایک راون کا ذکر کہنے میں مجھے شرم آتی ہے۔ وہ بہت دنوں تک بالی کی کانکھ میں رہا۔ ان میں سے تم کون سے راون ہو۔ غصّہ چھوڑ کر سچ سچ کہو۔

سُنو سٹھ سوئی راون بل سیلا ۔ ہر گری جان جاسُ بھج لیلا
جان اُماپتی جاسُ سُرائی ۔ پوجیئوں جیہی سر سُمن چڑھائی

راون نے کہا۔ ارے مورکھ! سُن میں وہی بلوان راون ہوں جس کی بھجاؤں کی لیلا کو کیلاش پربت جانتا ہے۔ جس کی شُورویرتا کو شِوجی جانتے ہیں۔ جن کو اپنے سر کاٹ کاٹ کر پھولوں کی طرح چڑھا کر میں نے پُوجا تھا۔

سر سروج نج کرنہہ اُتاری ۔ پوجیئوں امت بار ترپراری
بھج بکرم جانہیں دگ پالا ۔ سٹھ اجہوں جنہہ کے اُر سالا

اپنے سر روپی کملوں کو اُتار کر اپنے ہاتھوں سے اُتار اُتار کر میں نے بے شمار دفعہ ترپراری شِوجی کی بھینٹ کر کے پوجا کی ہے۔ ارے مورکھ! میری قوتِ بازو کو دگپال بھی جانتے ہیں۔ جن کے ہردے میں اب تک بھی اُن کی وجہ سے پیڑا ہو رہی ہے۔

جانہیں دگ گج اُر کٹھنائی ۔ جب جب بھِرؤں جائے برِیائی
جنہہ کے دسن کرال نہ پھوٹے ۔ اُر لاگت مولک اِو ٹوٹے

دشاؤں کے ہاتھی میری چھاتی کی کٹھورتا کو جانتے ہیں۔ جب کبھی میں زبردستی اُن سے جا ٹکرایا۔ تو اُن کے بھیانک دانت جو کبھی کسی سے بھی نہ ٹوٹے تھے۔ میری چھاتی میں لگتے ہی وہ مولی کی طرح ٹوٹ گئے۔

جاسُ چلت ڈولتی اِم دھرنی ۔ چڑھت مت گج جمی لگھو ترنی
سوئی راون جگ بدت پرتاپی ۔ سُنیہی نہ شرون الیک پرلاپی

جس کے چلنے سے دھرتی اس پرکار کانپتی ہے جیسے مست

ہاتھی کے چڑھنے چھوٹی ناؤ کانپتی ہے۔ میں تو وہی شہرہ آفاق
بلوان راون ہوں۔ ارے جھوٹا بکواس کرنے والے! کیا تو نے
اپنے کانوں سے میرا نام اور کارنامے کبھی نہیں سُنے؟

تیہی راون کہہ کہسی نرگرہی بکھان
رے کپی بربرکھرب کھل اب جانا تو گیان

اُس بلوان اور شہرہ آفاق راون کو تو چھوٹا کہتا ہے
اور اُس کے مقابلے میں ایک منش کی بڑائی کرتا ہے ارے دُشٹ
ناچیز جنگلی بندر اب میں نے تیرا گیان جان لیا۔

سُن انگد سکوپ کہہ بانی۔ بول سنبھار ادھم ابھیمانی
سہسباہو بھج گہن اپارا۔ دہن انل سم جاسُ کنٹھارا
جاسُ پرشو ساگر کھر دھارا۔ بوڑے نرپ اگنت بہہ بارا
تاسُ گرب جیہی دیکھت بھاگا۔ سو نر کیوں دس سیس ابھاگا

راون کے بچن سُنکر انگد کرودھ کے ساتھ بولے۔ ارے
نیچ ابھیمانی! منہ سنبھال کر بول جن کی کٹھار (کلہاڑا) سہسباہو
کی پربل بھُجا روپی بن کو جلا دینے کے لئے پرچنڈ اگنی کے
سمان تھی۔ جن کے کلہاڑہ روپی سمندر کی دھار میں بے شمار
راجے بہت بار ڈوب گئے۔ اُن پرشو رام جی کا غرور جنہیں دیکھتے
ہی بھاگ گیا مارے ابھاگے دس مُکھ! وہ کیا منش ہیں۔

رام منج کس رے سٹھ بنگا۔ دھنوی کام ندی پنی گنگا
پشو سُر دھینو کلپترو رو کھا۔ ان دان اور رس پیوش

ارے مورکھ! ارے نڈر! شری رام چندر جی کیا منش ہیں؟
گنگا جی کیا ندی ہے؟ کام دھینو کیا پشو ہے؟ کلپ برکش کیا
درخت ہے؟ ان کیا دان ہے؟ امرت کیا رس ہے (انھات
ان دان کیا سادھارن دان کے سمان ہے یا امرت کیا
سادھارن رسوں کے سمان ہے)

بینتہ کھگ اہی سہہ سانن۔ چنتامنی پنی اُپل دسانن
سُنو منی مند لوک بیکنٹھا۔ لابھ کہ رگھو پتی بھگتی اکنٹھا

گرڑ جی کیا پنچھی ہیں؟ شیش جی کیا سرپ ہے؟ چنتا منی
کیا پتھر ہے؟ ارے مورکھ دس مُکھ! بیکنٹھ بھی کیا لوک ہے؟
اور شری رگھو ناتھ جی کی اکھنڈ بھگتی بھی کیا کوئی دنیاوی لابھ جیسا

لابھ ہے۔

سین سمیت تو مان مٹھ بن اُجار پُر جار
کس رے سٹھ ہنومان کپی گئیو جو تو سُت مار

سینا سمیت تیرے ابھیمان کو چور کر کے اشوک باٹکا کو اُجاڑ
کر لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کر کے اور تیرے پتر اکشے کمار کو
مار کر بھی جو صحیح سلامت لنکا سے صاف نکل گیا۔ کیا وہ ہنومان
بندر ہے؟

سُنو راون پرہر چترائی۔ بھجسی نہ کرپا سندھو رگھو رائی
جوں کھل بھئے رام کر دروہی۔ برہم رُدر سک راکھ نہ توہی

ارے راون! چترائی چھوڑ کر سُن۔ کرپا ساگر بھگوان شری
رام جی کا تو بھجن کیوں نہیں کرتا ہے دُشٹ! اگر تو شری رام جی کا
ویری ہی بنا رہے گا۔ تو تجھے برہما اور رُدر بھی نہیں بچا سکیں گے

مُوڑھ برتھا جن مارسی گالا۔ رام بیر اس ہوئیہی حالا
تو سر نکر کپنہ کے آگیں۔ پرہیں دھرنی رام سر لاگیں

ہے مُوڑھ! کیوں فضول ڈینگیں مارتا ہے، شری رام جی کے
ساتھ ویر کرنے سے تیرا ایسا حال ہوگا کہ تیرے سارے سر شری
رام جی کا بان لگتے ہی بندروں کے آگے دھرتی پر گر پڑیں گے۔

تے تو سر کندک سم نانا۔ کھیلہیں بھالو کیس چوگانا
جبہیں سمر کوپہی رگھو نایک۔ چھُٹہیں اتی کرال بہو سایک

تیرے ان انیکوں سروں سے ریچھ اور بندر گیند کی طرح
چوگان کی بازی کھیلیں گے۔ جب شری رگھو ناتھ جی یدھ میں کرودھ
کریں گے۔ اور اُن کے بہت سے مہا کرال بان چھُوٹیں گے۔

تب کہہ چلیہی اس گال تمہارا۔ اس بچار سمجھو رام اُدارا
سُنت بچن راون پرجرا تو۔ جرت مہانل جن گھرت پرا

تب تیری ساری شیخی کر کری ہو جائے گی۔ ایسا وچار کر کے پالنہار
پربھو شری رام جی کا بھجن کر انگد کے بچن سُنکر راون بہت ہی جل
بھُن گیا۔ مانو جلتی ہوئی اگنی میں گھی کی آہوتی پڑ گئی ہو

کمبھ کرن اس بندھو مم سُت پرسدھ سکرار
مور پراکرم نہیں سُنیہی جیتیوں چراچر جھار

بولا۔ ارے مُورکھ! کمبھ کرن جیسا مہا بلی میرا بھائی ہے

اندر کا دشمن مشہور میگھناد جیسا بلی شالی میرا بیٹا ہے۔ اور میرے پراکرم کو تو تو نے سنا ہی نہیں۔ جس نے کہ سارے جڑ چیتن سنسار پر وجے پائی ہے۔

سیتو سا گر بر گ جد سہائی۔ باندھا نید ھو یہی پربھتائی
نا گھیں کھگ ایک بار لیا۔ سودر نہ ہوئیں تے سو سب کیا

ارے دُشٹ! بندروں کی مدد سے رام نے سمندر پر پل باندھ لیا بس یہی اُس کی بڑائی ہے نہ! سمندر کو بے شمار پنچھی بھی پار کر جاتے ہیں۔ پرا تنے ہی سے وہ یودھا نہیں ہو جاتے۔ ارے مورکھ بندر سُن!

مم بھج ساگر بل جل پورا۔ جہنہ بوڑے بہہ سُر نر سورا
بیس پیودھی اگادھ ایارا۔ کو اس بیر جو پائیہی پارا

میرا ایک ایک بازو بل روپی جل سے بھرا ہوا بھرپور سمندر ہے۔ اس بل بھرپور سمندر میں بے شمار یودھا۔ دیوتا اور منش ڈوب چکے ہیں۔ بتا! ایسا کون سا یودھا ہے جو ان اتھاہ اور اپار بیس سمندروں کا پار پا سکے۔

دگپال نہہ میں نیر بھرادا۔ بھوپ سجس کھل موہی سُنادا
جو پے سمر سبھٹ تو ناتھا۔ پنی پنی کہسی جاس گن گاتھا

ارے دُشٹ! دگپال تو میرا پانی بھرتے ہیں اور تو مجھے ایک منش راجہ کی بڑھائی سُنا رہا ہے۔ اگر تیرا سوامی جس کے گن بار بار گا رہا ہے میدان جنگ میں لڑنے والا یودھا ہے۔

تو بسیٹھ بہوت کیہی کا جا۔ رپو سن پریتی کرت نہیں لاجا
ہر گری متھن نرکھو مم باہو۔ پنی سٹھ کپی نج پربھو ہی سراہو

تو پھر وہ دوت کس لئے بھیجتا ہے۔ کیا دُشمن کے ساتھ پریتی کرنے سے اُسے شرم نہیں آتی پہلے کیلاش پربت کو بلونے والے میرے ان بازوؤں کی طرف نگاہ کر۔ پھر ارے مورکھ بندر اپنے سوامی کی تعریف کرنا۔

سو ور کون راون سرس سو کر کاٹ جیہیں سیس
ہنے انل اتی ہرش بہہ بار سا کھ گو ریس

راون کے سمان شور ویر کون ہے۔ جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے سر کاٹ کاٹ کر بار بار پرسنتا سے اگنی میں ہوم دیئے شوجی اس بات کے گواہ ہیں۔

جرت بلو کیتوں جبہیں کپالا۔ بدھی کے لکھے انک نج بھالا
نر کیں کر آپن بدھ باچی۔ ہنسیو جان بدھی گرا سانچی

مستکوں کے جلتے وقت جب میں نے اپنی پیشانی پر بدھاتا کے لکھے ہوئے اکھشر دیکھے۔ کہ نر کے ہاتھ میری موت ہوگی یہ پڑھ کر بدھاتا کی جھوٹی تحریر پہ مجھے بڑی ہنسی آئی۔

سوؤ من سمجھ تراس نہیں مورے۔ لکھا برنچی جرٹھ متی بھورے
آن بیر بل سٹھ مم آگیں۔ پنی پنی کہسی لاج تج تیاگیں

برہما کے لکھے ہوئے ایسے اکھشروں کو یاد کرتے بھی میں ذرا نہیں ڈرتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ بوڑھے برہما نے غلطی سے ایسا لکھ دیا ہے۔ ارے مورکھ! تو میرے سامنے دوسرے ویر کی ویرتا کے بار بار گن گاتا ہے۔ ایسے کرتے ہوئے تجھے ذرا شرم و حیا نہیں آتی۔

کہہ انگد سلج جگ ماہیں۔ راون توہی سمان کو ناہیں
لاجونت تو سہج سبھاؤ۔ نج مکھ نج گن کہسی نہ کاؤ

انگد نے کہا۔ ارے راون! تیرے سمان بے شرم سنسار بھر میں کوئی نہیں ہے۔ شرم و حیا تو تیرے سبھاؤ میں داخل ہے تو اپنی زبان سے اپنے گنوں کی تعریف کر کے اپنے منہ میاں مٹھو کبھی نہیں بنتا۔

سر اُرو سیل کتھا چت رہی۔ تاتے بار بیس نیں کہی
سو بھج بل راکھیہو اُر گھالی۔ جیتیہو سہنا بو بلی بالی

سر کاٹنے اور کیلاش اُٹھانے کی ایک کتھا تیرے من میں باقی رہ گئی تھی۔ سو تو نے بیسوں بار اس کی ڈینگ ماری ہے اپنی اس قوت بازو کو تو نے ابھی تک اپنے من میں چھپا رکھا ہے۔ جس قوت بازو سے کہ تو نے سہباہو بلی اور بالی کو جیتا تھا۔

سنو ملتی مند دیہی اب پورا۔ کاٹیں سیس کہ ہوئیے سورا
اندر جال کہنہ کہیئے نہ بیرا۔ کاٹے نج کر سکل سریرا

ارے مورکھ متی! سُن۔ اب اس سر کاٹنے اور پربت

اُٹھا لینے کے قصہ کو ختم کر سر کاٹتے ہیں کوئی بہادری نہیں ہے
اِندرجال کا تماشہ کر خیال لے اپنے ہی ہاتھوں اپنے سارے شریر
کو کاٹ کر دکھا دیتا ہے۔ اُسے کوئی بہادر نہیں کہتا۔

جرہیں پتنگ موہ بس بھار بہہیں کھر برنبد
تے نہیں سُور کہاوہیں سمجھ دیکھو متی مند

ارے بے عقل! ذرا سوچ کر تو دیکھ پروانے اگنی پر
موہت ہو کر اُس میں جل مرتے ہیں۔ گدھوں کے گروہ بوجھ
اُٹھا کر چلتے ہیں۔ پر ان گنوں کے کارن وہ بہادر نہیں کہلاتے۔

اب جن بت بڑھاد کھل کہی۔ سُنو مم بچن مان پربہری
دس مُکھ میں نہ بیٹھیں آ ئیوں۔ اس بچار رگھوبیر پٹھائیوں

ارے دُشٹ! زیادہ بات کو مت بڑھا۔ میرا بچن
سُن اور اہنکار کو چھوڑ دے۔ ہے دس مُکھ! میں دُوت بن کر
نہیں آیا ہُوں۔ شری رگھو ناتھ جی نے ایسا وچار کر مجھے بھیجا ہے
بار بار اس کہے کر پالا۔ نہیں گجار جش بدھیں بیر کالا
من مہنہ سمجھ بچن پربھو کیرے، سہیوں کٹھور بچن سٹھ تیرے

کرپالو شری رام جی بار بار ایسا کہتے ہیں کہ گیدڑ کے
مارنے میں شیر کی شان نہیں ہے۔ ارے مُورکھ! پربھو کے
ان بچنوں کو یاد کر کے ہی میں نے تیری جلی کٹی باتوں کو
برداشت کیا ہے۔

ناہیں تو کر مُکھ بھنجن تورا۔ لے جاتیئوں بیتنہی برجورا
جانیؤں تو بل ادھم سُراری۔ سُونیں ہری آن ہی پرناری

نہیں تو میں تیرا منہ توڑ دیتا اور زبردستی یہاں سے
سیتا جی کو لے جاتا۔ ارے نیچ! دیوتاؤں کے دشمن! تیری
بہادری تو مجھ پر تبھی ظاہر ہو گئی جب تو پرائی استری کو اکیلی
پا کر چوری سے اُٹھا لایا۔

تیں نسیچر پتی گرب بہُوتا۔ میں رگھوپتی سیوک کر دُوتا
جوں نہ رام اپمان ہی ڈروں۔ توہی دیکھت اس کوتک کروں

تو راکششوں کا مہا ہنکاری راجہ ہے۔ میں شری رگھوناتھ
جی کے سیوک سُگریو کا دُوت ہوں۔ اگر مجھے شری رام جی
کی آگیا بھنگ کرنے کا ڈر نہ ہوتا۔ تو میں تیرے دیکھتے دیکھتے

ایسا تماشہ کرتا۔

توہی پٹک مہی سین ہنت چوپٹ کر تو گاؤں
توجبتیہہ سمیت سٹھ جنک سُتہی لے جاؤں

کہ تجھے زمین پر پٹک دیتا۔ تیری فوج کو مار دیتا۔ تیرے
نگر کو خاکستر کر دیتا۔ تیری جوان رانیوں سمیت جانکی جی کو
لے جاتا۔

جوں اس کروں تدپی نہ بڑائی۔ مؤیہی بدھیں نہیں کچھ منسائی
کول کام بس کرپن بموڑھا۔ اتی درود جیسی اتی بوڑھا
سدا روگ بس سنتت کرودھی۔ بشنو بمُکھ شرتی سنت ورودھی
تن پوشک نندک اگھ کھانی۔ جیوت سوسم چودہ پرانی

لیکن ایسا کرنے میں بھی میری کوئی بڑائی نہیں کیونکہ
مرے ہوئے کو مارنے میں کچھ بہادری نہیں ہے۔ بام مارگی
کامی، کنجوس، مُورکھ، مہا کنگال، بدنام، بہت بوڑھا، دائم
المریض۔ ہر وقت کرودھ سے بھرا ہوا، بھگوان وشنو سے بیمکھ
وید اور مہاتماؤں کا مخالف، پیٹو۔ نندا کرنے والا اور پاپوں
کی کھان ارتھات مہا پاپی یہ چودہ پرانی جیتے ہی مرے ہوئے
کے سمان ہیں۔

اس بچار کھل بدھیوں نہ توہی۔ اب جن رس اپجاوسی موہی
سُنی سکوپ کہہ نسیچر ناتھا۔ ادھر دسن دس ہیت ہاتھا

ارے دُشٹ! ایسا وچار کر کے میں تجھے نہیں مارتا
لیکن اب تو مجھ میں کرودھ پیدا نہ کر یعنی مجھے غصہ نہ چڑھا۔
راکشس راج راون انگد کے ان بچنوں کو سُن کر دانتوں میں
ہونٹ کاٹتا اور ہاتھ مل مل کر کرودھ سے بولا۔

رے کپی ادھم مرن اب چہسی۔ چھوٹے بدن بات بڑی کہسی
کٹ جلپسی جڑ کپی بل جاکیں۔ بل پرتاپ بدھی تیج نہ تاکیں

ارے نیچ بندر! تو اب مرنا ہی چاہتا ہے۔ چھوٹے
منہ بڑی بات کرتا ہے۔ ارے مُورکھ بندر! تو جن کے بل
بوتے پر جلی کٹی بکواس کر رہا ہے۔ اُن میں بل، پرتاپ، بدھی
تیج کچھ بھی نہیں ہے۔

اگن امان جان تیہی دینہسر پتا بن باس

سوُدکھ اَرو جنبتی برہ بپّی نسی دن مم تراسس
اُسے گُن ہین (صفات سے عاری) اور بے آبرو سمجھ
کرہی تو پتانے جن باسس و یدیا۔ اُسے ایک تو وُہ بن باس کا
دُکھ ہے دُوسرے جولان استری کے وِیوگ کی پیڑا ہے۔ اور
تیسرے رات دن اُسے میرا بھے کھائے جا رہا ہے۔
جنھہ کے بل کر گرب تو ہی ایسے منج انیک
کھاہیں نا چر دوس نسی مُوڑھ سمجھو تج ٹیک
جن کے بل کا تجھے گھمنڈ ہے۔ ایسے بے شمار
منشوں کو تو راکشس دن رات کھایا کرتے ہیں۔ ارے مُوڑھ!
ہٹھ چھوڑ کر وچار کر۔
جب تیہیں کینہہ رام کے نندا۔ کرودھ ونت اَتی بھئیو کپندا
ہری ہر نندا سُنے جو کانا۔ ہوئے پاپ گو گھات سماناٗ
جب اُس نے شری رام جی کی نندا کی۔ تب تو کپی انگد غصّہ
سے لال پیلے ہو گئے۔ کیوں کہ شاستر ایسا کہتے ہیں۔ کہ جو
کوئی بھگوان وشنو اور شو جی کی نندا اپنے کانوں سے سُنتا ہے
اُسے گئو ہتھیا کے سمان پاپ لگتا ہے۔
کٹکٹان کپی کنجر بھاری۔ دُہو بھج دنڈ تمک مہی ماری
ڈولت دھرنی سبھا سد کھسے۔ چلے بھاج بھے ماُرت گرسے
بھاری سرشیٹھ انگد نے بہت زور سے کٹ کٹ شبد کیا۔
اور زور سے اپنے دونو ہاتھ زمین پر دے مارے زمین کانپنے
لگی۔ راج درباری اپنی اپنی کرسیوں پر سے گر پڑے اور ڈر کے
مُولے سے گرست ہو کر یعنی بہت ڈر کے مارے بھاگ گئے۔
گرت سنبھار اُٹھا دسکندھر۔ بھُوتل پرے مُکٹ اَتی سُندر
کچھ تیہیں لے نج سر نہہ سنوارے۔ کچھ انگد پربھو پاس پدھارے
راون گرتے گرتے سنبھل کر اُٹھا۔ اُس کے سُندر مُکٹ
زمین پر گر پڑے۔ کچھ تو اُس نے اُٹھا کر سروں پر سنوار کر رکھ لئے۔
اور کچھ انگد نے اُٹھا کر پربھو رام جی کے پاس پھینک دیئے۔
آوت مُکٹ دیکھ کپی بھاگے۔ دِنہیں لوک پرن بجر لاگے
کی راون کر کوپ چلائے۔ کُلِس چار آوت اتی دھائے
مُکٹوں کو آتے دیکھ کر ڈر کے مارے بانر بھاگ گئے اور کہنے

لگے۔ ہے بدھاتا کیا دن میں ہی تارے ٹوٹنے لگے؟ کیا
راون نے غصّے ہو کر چار بجر چلائے ہیں۔ جو بڑی تیزی سے
چلے آ رہے ہیں۔
کہہ پربھو ہنس جن ہردے ڈراہو۔ لوک نہ اسن کیتُہ نہیں راہو
اسے کریٹ دسکندھر کیرے۔ آوت بالی تنیہہ کے پریرے
پربھو نے اُن سے ہنس کر کہا۔ من میں ڈرو نہیں۔ یہ نہ
تو تاروں کا ٹوٹنا ہے نہ بجر ہی ہے۔ اور نہ ہی کیتو یا راہو ہے
یہ تو راون کے سر کے مُکٹ ہیں۔ جو کہ بالی کمار انگد نے ہماری
طرف اُٹھا کر پھینک دیئے ہیں۔
ترک پَون سُت کر گہے آن دھرے پربھو پاس
کوتک دیکھہیں بھالو کپی دِن کر سرس پرکاس
ہنومان جی نے اُچھل کر اُن مُکٹوں کو پکڑ لیا۔ اور پربھو
شری رام چندر جی کے آگے لا کر دھر دیئے۔ ریچھ اور بانر تماشہ
دیکھنے لگے۔ اُن کا پرکاش سُورج کے پرکاش کے سمان تھا۔
اُہاں سکوپ دسانن سب سن کہت رسائے
دھرہو کپی ہی دھر مار ہو سُن انگد مسکائے
اُدھر دربار میں کرودھ سے جل بھُن کر راون نے للکار کر
کہا۔ کہ بندر کو پکڑ لو اور پکڑ کر مار ڈالو۔ یہ سُن کر انگد مسکرا دیئے۔
ایہی بدھی بیگ سُبھٹ سب دھاوہو۔ کھاہو بھالو کپی جہنہ جہنہ پاوہو
مرکٹ ہین کرہو مہی جائی۔ جیئت دھرہو تپسی دوو بھائی
راون پھر بولا۔ اس پرکار سب یودھا فوراً دوڑو اور جہاں
بھی اِدھر اُدھر بندروں سے خالی کر دو۔ اور جا کر اُن دونو تپسیوں
کو زندہ پکڑ لو۔
پنی سکوپ بولیو جُب راجا۔ گال بجاوت تو ہی نہ لاجا
مرُ گر کاٹ نلج کُل گھاتی۔ بل بلوک بھرت نہیں چھاتی
یُوراج انگد راون کے بچن سُن کر کرودھ سے پھر بولے۔
ارے بے شرم! تجھے ڈینگ مارتے شرم کیوں نہیں آتی ارے
بے حیا! ارے کُل گھاتی! خود کشی کر کے مر جا۔ میرے بل کو
دیکھ کر بھی تیری چھاتی نہیں پھٹتی۔
رے تر یا چور کُمارگ گامی۔ کھل مل راسی مند متی کامی

سنیہ بات جلپسی ورُبادا - بھئے سبی کال لبس کھل منجاوا

ارے استری چور! ارے بُرے راہ پر چلنے والے! ارے دُشٹ، پاپ کی راشی ارے مندبُدھی! تو سب کا روگی ہوا کیا بکواس کر رہا ہے - ارے دُشٹ راکشس! تو موت کے وش ہو گیا۔

پاکو پھل پاوہ بیگو آئیں - بانر بھالو چپیٹنہہ لاگیں
رام منج بولت اس بانی - گرہیں نہ تو رسنا ابھیمانی

اس کا پھل تو آگے پائے گا - جب بانر اور ریچھوں کے گھونسے تیرے مکھ پر لگیں گے - رام منش ہیں؟ ایسے بچن کہتے ہوئے ارے نیچ ابھیمانی! تیری زبان نہیں گر جاتی؟

گرہیں رسنا سنیہ ناہیں - سرنہہ سمیت سمر مہی ماہیں

زبان تو گرے گی ہی اس میں کچھ شک نہیں لیکن یدھ بھومی میں یہ سروں کو ساتھ لئے گرے گی -

سو نر کیوں دسکندھ بالی بدھیو جیہیں ایک سر
بیسہو لوچن اندھ دھگ تو جنم کنجاتی جڑ

جسے دسکندھر! جس نے ایک بان سے مہا بلوان بالی کو مار ڈالا وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ ارے بد ذات جاہل! بیس آنکھیں رکھتا ہوا بھی تو اندھا ہے - دھکار ہے تیرے جنم لینے پر!

تو سونت کیں پیاس ترشت رام سایک نکر
تجئیو تو ہی تیہی تراس کٹُ جلپک نیچر ادھم

شری رام جی کے بان سموہ تیرے جون کے پیاسے ہیں - اس لئے اس ڈر کے مارے کہ کہیں وہ پیاسے نہ رہ جائیں میں تجھے ارے کڑوا بکواس کرنے والے مہا نیچ راکشس! چھوڑ رہا ہوں -

میں تو دسن توڑبے لائک - آئسُ موہی نہ دینہہ رگھو نایک
اس رس ہوت دسو مکھ توروں - لنکا گہی سمندر مہنہ بوروں

تیرے دانت توڑنے کی مجھ میں شکتی ہے پر کیا کروں؟ مجھے شری رگھو ناتھ جی کی اسی آگیا نہیں ہے - مجھے غصہ تو ایسا آرہا ہے کہ تمہارے دسوں مکھوں کو توڑ دوں اور تیری لنکا کو پکڑ کر سمندر کی تہ میں ڈبو دوں -

گولر پھل سمان تو لنکا - بسہو مدھیہ تمہہ جنتو اسنکا
میں بانر پھل کھات نہ بارا - آئسُ دینہہ نہ رام اُدارا

میرے لئے تیری لنکا تو گولر کے پھل کے سمان ہے - اس لنکا روپی گولر کے پھل میں تم سب ناچیز کیڑے مکوڑے بس رہے ہو - میں بندر ہوں - اس لئے اس لنکا روپی گولر پھل کو کھانے میں مجھے کیا دیر تھی؟ لیکن دیا ساگر شری رام جی نے مجھے ایسا کرنے کی آگیا نہیں دی -

جگتی سُنت راون مُسکائی - مُوڑھ سکھیہی کہنہ بہت جھٹھائی
بالی نہ کبہوں گال اس مارا - ملی تپسنہہ تیں بھئے سی لبارا

انگد کے اس کتھن کو سُن کر راون مسکرایا اور بولا ارے مُوڑھ! بہت جھوٹ بولنا تو نے کہاں سے سیکھ لیا؟ بالی تو کبھی ایسی شیخی نہ بگھارتا تھا - تو تپسویوں سے مل کر جھوٹا ہو گیا ہے -

سانچیہوں میں لبار بھج بیہا - جوں نہ اُپارئیوں تو دس جیہا
سمجھ رام پرتاپ کپی کوپا - سبھا ماجھ پن کر پد روپا

انگد نے کہا - ارے بیس بازوؤں والے راون! میں سچ مچ ہی جھوٹا ہوں - کیوں کہ میں نے تمہاری دس زبانیں نہیں اکھاڑ ڈالیں - شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے انگد غصے سے لال پیلے ہو گئے - انہوں نے بھرے دربار میں پرتگیا کر کے بڑی مضبوطی سے زمین پر اپنے پاؤں کو گاڑ دیا -

جوں مم چرن سکسی سٹھ ٹاری - پھرہیں رام سیتا میں ہاری
سنہو سبھٹ سب کہہ دس سیسا - پد گہہ دھرنی پچھارہو کیسا

اور کہا - ارے مُورکھ! اگر تیری لنکا بھر میں کوئی بھی میرے اس پاؤں کو ہٹا دے تو شری رام جی فوج سمیت لوٹ جائیں گے - میں سیتا کو ہار گیا - راون نے کہا - بہادر و بہنو - اس ڈھیٹھ بندر کے پاؤں پکڑ کر اسے زمین پر پٹک دو -

اندرجیت آدک بلوانا - ہرش اُٹھے جہہ تہہ بھٹ نانا
جھپٹہیں کر بل بپل اُپائی - پد نہ ٹرے بیٹھہیں سر نائی

میگھ ناد آدی بہت سے بلوان یودھا ادھر ادھر سے

پرتن ہو کر اُٹھے۔ وہ طرح طرح کے ڈھنگ کر کے اُس کے پاؤں پر جھپٹے۔ لیکن انگد کا پاؤں نہ ہلا سکے۔ تب سب کھسیانے ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گئے۔

بھٹی اُٹھ جھپٹہیں سُر آراتی۔ ٹرے نہ کپیس چرن اِہی بھانتی
پُرش کجوگ جیسے اُرگاری۔ موہ بٹپ نہیں سکہیں اُپاری

دیوتاؤں کے شترو راکشس پھر اُٹھ کر جھپٹے۔ لیکن پہلے کی طرح انگد کے پاؤں کو نہ ہلا سکے۔ ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! انگد کا پاؤں اُن سے ویسے ہی نہیں اکھڑتا۔ جیسے کامی پُرش سے موہ رُوپی (اگیان روپی) درخت نہیں اکھڑنے پاتا۔

کوٹنہہ میگھ ناد سم سُبھٹ اُٹھے ہرشائے
جھپٹہیں ٹرے نہ کپی چرن پنی بیٹھہیں سرنائے

کروڑوں ویر یودھا جو میگھ ناد کے سمان بلوان تھے۔ پرتن ہو کر اُٹھے۔ وہ بار بار پاؤں پر جھپٹتے ہیں۔ لیکن انگد کا پاؤں ہلنے نہیں پاتا۔ تب شرم کے مارے کھسیانے ہو کر سب سر جھکا کر بیٹھ گئے۔

بھومی نہ چھاڑت کپی چرن دیکھت رِپو مد بھاگ
کوٹ بگھن تے سنت کر من جیسے نیتی نہ تیاگ

انگد کا پاؤں ویسے ہی پرتھوی کو نہیں چھوڑتا جیسے کہ کروڑوں وگھن پڑنے پر بھی مہاتماؤں کا من دھرم مارگ سے چلایمان نہیں ہوتا۔ یہ دیکھ کر راون کا ابھیمان چور چور ہو گیا

کپی بل دیکھ سکل ہیہ ہارے۔ اُٹھا آپ کپی کے پر چارے
گہت چرن کہہ بالی کمارا۔ مم پد گہیں نہ تور اُبارا

انگد کا بل دیکھ کر سب راکشس یودھا ہمت ہار بیٹھے۔ انگد کے بار بار للکارنے پر راون خود طیش کھا کر اُٹھا۔ جب وہ بالی کمار انگد کا پاؤں پکڑنے لگا۔ تب انگد نے کہا۔ میرے پاؤں پکڑنے سے تیرا بچاؤ نہ ہو گا۔

گہسی نہ رام چرن سٹھ جائی۔ سنت پھر امن اتی سکچائی
بھیٹو تیج ہت شری سب گئی۔ مدھیہ دوس جمے سسی سوہی

رے مورکھ! تو جا کر شری رام جی کے چرن کیوں نہیں پڑتا یہ سُنکر بہت ہی شرمندہ ہو کر راون لوٹ گیا۔ اُس کی ساری شوبھا جاتی رہی۔ وہ ایسا پھیکا پڑ گیا۔ جیسے دوپہر کے وقت چندرما شوبھا ہین دکھائی دیتا ہے

سنگھاسن بیٹھیو سیر نائی۔ مانہوں سمپتی سکل گنوائی
جگدآتما پران پتی راما۔ تاسُ بمکھ کیمیے لہیسشرا ما

وہ سر جھکا کر سنگھاسن پر جا بیٹھا۔ مانو ساری دولت لٹا کر بیٹھا ہو۔ شری رام چندر جی کل سنسار کے آتما اور پرانوں کے سوامی ہیں پھر اُن سے بمکھ رہنے والا کیسے شانتی کو پراپت کر سکتا ہے؟

اُما رام کی بھرکٹی بلاسا۔ ہوئے بسوپنی پاوے ناسا
ترن تے کلش کلش ترن کرئی۔ تاسُ دوت پن کہہ کیمے ٹرئی

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن شری رام چندر جی کی جنبش ابرو سے سنسار پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر ناش کو پراپت ہوتا ہے جو تنکے کو بجر اور بجر کو تنکا بنا دیتے ہیں۔ کہو! اُن کے دوت کا پرن کیسے ٹل سکتا ہے؟

پنی کپی کہی نیتی بدھی نانا۔ مان نہ تاہی کال نکٹ تسیا دانا
رپو مد متھ پربھو سجس سنائیو۔ یہ کہہ چلیو بالی نرپ جائیو

پھر انگد نے بہت پرکار سے راون کو نیتی کا اُپدیش کیا لیکن اُس کے سر پر تو موت منڈلا رہی تھی۔ اس لئے وہ نہ مانا دشمن کے ابھیمان کو چکنا چور کر کے اور پربھو شری رام چندر جی کی سندر مہما سنا کر بالی کمار انگد یہ کہہ کر چل دیا۔

ہتیوں نہ کھیت کھیلائے کھیلائی۔ توہی ابہیں کا کروں بڑائی
پرتھمہیں تاسُ تنیہ کپی مارا۔ سو سُن راون بھیئو دکھارا

کہ پہلے سے ہی اپنی بڑائی کیا کروں۔ رن بھومی میں تجھے خوب کھیل کھلا کر ماروں گا۔ دربار کو جاتے سمے انگد نے راستے میں راون کے جس پتر کو مارا تھا۔ اُس کی موت کی خبر سُن کر راون بہت دُکھی ہو گیا۔

جاتُو دھان انگد پن دیکھی۔ بھئے بیاکل سب بھئے بسیشی

انگد کے پرن کو کامیاب دیکھ کر سب راکشس ڈر کے مارے بہت ہی بیاکل ہو گئے۔

رِپو بل دھرش کپی بالی تنیہ بل پنج
پُلک سریر نین جل گہے رام پد کنج

وشمن کے بل کو توڑ کر جی کی راکشسی بالی پتر انگد نے پرن کیا کر
شری رام جی کے چرن کمل آ کر پکڑ لیتے۔ اُن کا شریر آنند سے مارے
پُلکت ہے۔ اور آنکھوں میں پریم آنسو بھر رہے تھے کہا۔

سانجھ جان دسکندھر بھون گیو بلکھائی
مندودری راون ہی بہوری کہا سمجھائی

شام کا وقت سمجھ جان کر دسکندھر راون بہت ہی اُداس ہو
کر محل میں گیا۔ مندودری نے راون کو سمجھا کر پھر کہا۔
کنت سمجھ من تجھ ہو کنتھی رہی۔ سو نہ سمر تمہ رہی رگھوپتی ہی
راجا کج کچھو ریکھ کھچائی۔ سو نہیں ناگھیو اسی منسائی
پران ناتھ! من میں سوچ سمجھ کر اپنی اُلٹی بدھی کو چھوڑ دیجئے
شری رگھوناتھ جی سے یدھ کرکے آپ شوبھا نہیں پا سکتے ہو۔ اُن کے
چھوٹے بھائی نے سیتا ہرن کے وقت ایک ذرا سی لکیر کھینچ دی تھی۔
آپ اُس لکیر کو بھی نہیں لانگھ سکے تھے۔ ایسی تو آپ کی مردانگی ہے
پیا تمہہ تاہی جتب سنگراما۔ جا کے دوت کیر یہ کاما
کوتک سندھو ناگھ تو لنکا۔ آئیو کیہری اسنکا
پیارے جو اُن کے دوت کے ایسے کارنامے
ہیں۔ کیا آپ اُنہیں یُدھ میں جیت سکو گے؟ کھیل میں ہی سمندر
پھاند کر شیر کے سمان بلوان ہنومان بے دھڑک آپ کی لنکا
میں آ گھسا۔
رکھواروں سے بہت بن اُجارا۔ دیکھت توہی اچھ تیہی مارا
جار سکل پر کینہیسی چھار ا۔ کہاں رہا بل گرب تمہارا
رکھواروں کو مار کر اشوک بن کو اُجاڑ ڈالا۔ آپ کے دیکھتے
دیکھتے ہی اُس نے اکشے کمار کو مار ڈالا۔ لنکا کو جلا کر خاکستر کر دیا
اُس سمے آپ کے بل کا ابھیمان کہاں چلا گیا تھا۔
اب پیا ہی بہر شا کال جن مار ہو۔ مور کہا کچھ ہر دے بچار ہو
جن رگھوپتی ہی نرپتی جن مانہو۔ اگ جگ ناتھ اتل بل جانہو
ہے سوامی! اب فضول شیخی نہ بگھاریئے۔ میرے کہنے پر
کچھ من میں وچار کیجئے۔ ہے پتی! آپ شری رگھوناتھ جی کو صرف
راجہ ہی نہ سمجھیے بلکہ اُنہیں سنسار جنگم جگت کے سوامی اور بے پناہ
بل شالی جانئے۔

بان پرتاپ جان ماریچا۔ تاسُ کہا نہیں مانیہی نیچا
جنک سبھا اگنت بھوپالا۔ رہے تمہو بل اتل بسالا
شری رام جی کے بان پرتاپ کو ماریچ بھی جانتا تھا۔
لیکن آپ نے تو اُس کا کہنا بھی نہ مانا۔ جنک کی سبھا میں بے
شمار راجہ مہاراجہ جمع تھے۔ وہاں لاثانی بلوان آپ بھی موجود تھے۔
بھنج دھنش جانکی بیاہی۔ تب سنگرام جتیہو کن تاہی
سُر پتی سُت جانے بل تھورا۔ راکھا جیت آنکھ گہی پھورا
وہاں شو جی کے دھنش کو توڑ کر شری رام جی نے جانکی کو
بیاہا۔ اُس وقت آپ نے یُدھ کر کے اُنہیں کیوں نہ جیت لیا۔
اندر کا پتر جینت اُن کے بل کو تھوڑا سا تھوڑا جانتا ہے۔ شری
رام چندر جی نے اسے پکڑ کر اُس کی ایک آنکھ نکال دی اور اسے
چھوڑ دیا۔
سُوپ نکھا کے گتی تمہہ دیکھی۔ تدپی ہردے نہیں لاج بسیکھی
سُروپ نکھا کی حالت تو آپ نے دیکھ ہی لی ہے۔ تو
بھی اُن سے لڑائی کا ارادہ کرتے ہو۔ تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی

بدھ براد کھر دوشن لیلا۔ ہتے کبندھ
بالی ایک سر مارا۔ تیہی جانہو دسکندھ

جس رام نے بِرادھ اور کھر دوشن کو مار کر لیلا سے ہی کبندھ
کو بھی مار دیا۔ اور ایک ہی تیر سے بالی جیسے بلی کو ہلاک کر دیا
ہے دسکندھر! وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ اُن کی مہما کو جانیے
جیہیں جلناتھ بندھایو ہیلا۔ اُترے پربھو دل سہت سبیلا
کارونیک دن کر کُل کیتو۔ دوت پٹھایو تو ہت ہیتو
جنہوں نے کھیل ہی کھیل میں سمندر پر پُل باندھ لیا اور جو پربھو
اپنی فوج کے ساتھ سبیلا پہاڑ پر اُترے۔ سورج کُل کی شان اُن
شری رام جی نے جو دیالو ہیں آپ کی بھلائی کے لئے
دوت بھیجا۔
سبھا ماجھ جیہی تو بل متھا۔ کر برو تھ مہہ مرگ پتی جتھا
انگد ہنومنت انوچر جاکے۔ رن بانکُرے ویر اتی بانکے
جس نے بھری سبھا میں آپ کے بل کو ایسے چکنا چور
کر دیا۔ جیسے ہاتھیوں کے جھنڈ میں گھس کر شیر انہیں تتر بتر کر دیا

ہے۔ انگد اور ہنومان جیسے بڑا بانکے بلوان یودھا جن کے سیوک ہیں۔

تیہی کہنہ پیا بنی بنی رکھہو ۔ مڈھا مان ممتا مد بہہو کو
اہمہہ کنت کرت رام برودھا۔ کال بس من اُپج نہ بودھا

ہے پتی! اُن کو آپ بار بار منش کہتے ہیں۔ مان ممتا اور اہنکار کر فضول ہی اپنے آپ لادے پھرتے ہیں ۔ ہے پریتم! آپ نے شری رام جی سے دشمنی کر لی ہے۔ موت کے وش ہونے کے سبب آپ کے من میں کچھ بھی گیان پیدا نہیں ہوتا۔

کال ڈنڈ گہہ کاہو نہ مارا ۔ ہرے دھرم بل بدھی بچارا
نکٹ کال جیہی آوت سائیں ۔ تیہی بھرم ہوئے تمہارے ہی نائیں

کال ہاتھ میں ڈنڈا لے کر کبھی کسی کو نہیں مارتا۔ وہ جس کو مارنا چاہتا ہے۔ اُس کا دھرم بل و بدھی اور گیان کو ہر لیتا ہے۔ ہے ناتھ! جس کی موت نزدیک آ جاتی ہے۔ اسے آپ کی طرح ہی بھرم ہو جاتا ہے۔

دوئے سُت مرے دہیو پُر اجہوں پُر پیا دیہو
کرپا سندھو رگھو ناتھ بھج ناتھ بمل جس لیہو

آپ کے دو بیٹے مارے گئے ۔ لنکا آپ کی جل گئی ۔ اب بھی سمجھ جائیے۔ اور روز کے ہو رہے ہیں۔ ان امنگلوں کو ختم کیجئے ۔ یعنی سیتا کو شری رام کو دے کر اُن سے مترتا کر لیجئے ۔ ہے ناتھ! کرپا کے سمندر شری رگھو ناتھ جی کا بھجن کر کے سنسار میں اُتم بڑائی حاصل کیجئے۔

ناری بچن سُن بسکھ سمانا ۔ سبھا گیئو اُٹھ ہوت بہانا
بیٹھو جائے سنگھاسن پھولا ۔ اتی ابھیمان تراس سب بھولا

استری کے بان کے سمان بچنوں کو سُنکر راون صبح ہوتے ہی اُٹھ کر دربار میں چلا گیا۔ اور مہا ابھیمان کے کارن سب ڈر کو بھلا کر سنگھاسن پر بڑی اینٹھ سے جا بیٹھا۔

اہاں رام انگد ہی بلاوا ۔ آئے چرن پنکج سر ناوا
اتی آدر سمیپ بیٹھاری ۔ بولے بہنس کرپال کھراری

اُدھر سبیہ پربت پر شری رام جی نے انگد کو بلایا۔ انہوں نے آ کر شری رام جی کے چرن کملوں میں سر جھکایا۔ بہت ہی آدر کر کے بیٹھو شری رام جی نے انہیں اپنے پاس بٹھایا۔ پھر کہنے لگے دشمن شری رام چندر جی ہنس کر کہنے لگے۔

بالی تنیہ کوتک اتی موہی ۔ تات ستیہ کہو پوچھیوں توہی
راون جاتو دھان کل ٹیکا ۔ بھج بل اتُل جاسُ جگ لیکا

ہے بالی کمار! مجھ کو آشچرج ہے۔ ہے تات! اسی لئے میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ سچ سچ کہنا جو راون راکشش کل کا سرتاج ہے۔ جس کے لاثانی قوتِ بازو کا لوہا دنیا مانتی ہے۔

تاسُ مکٹ تم چار چلائے ۔ کہہو تات کونی بدھی پائے
سنو سربگیہ پرنت سکھ کاری ۔ مکٹ نہ ہوہیں بھوپ گن چاری

اُس کے چار مکٹ تم نے ہمارے پاس پھینکے تھے۔ بتاؤ وہ تم نے کیسے حاصل کئے تھے۔ انگد نے کہا۔ ہے سروگیہ ۔ ہے شرناگتوں کو سکھ دینے والے! سُنئے وہ مکٹ نہیں ہیں۔ بلکہ راجاؤں کے چار گن ہیں۔

سام دان اَرو ڈنڈ بھبھیدا ۔ نرپ ار بسہیں ناتھ کہہ بیدا
نیتی دھرم کے چرن سہائے ۔ اس جیہ جان ناتھ پہیں آئے

ہے ناتھ! وید کہتے ہیں کہ سام ۔ دان ، ڈنڈ اور بھید یہ چار راجاؤں کے من میں بستے ہیں۔ یہ نیتی دھرم کے چار سُندر چرن ہیں۔ چونکہ راون میں دھرم ہی نہیں ہے۔ تو دھرم کے چار سُندر چرن اُس کے پاس کیسے رہ سکتے تھے۔ ایسا من میں وچار کر کے وُہ چاروں چرن آپ کے پاس چلے آئے۔

دھرم ہین پربھو پد بمکھا کال بس دس سیس
تیہی پرہر گن آئے سنہو کوسلا دھیس کو

ہے اودھ پتی! دس مکھ راون دھرم سے رہت ۔ آپ کے چرنوں سے بمکھ اور موت کے وش میں ہے۔ اس لئے وہ گن کو چھوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے۔

پرم چتُر تا شروَن سُن بہنسے رام اُدار
سماچار پُنی سب کہے گڈھ کے بالی کمار

انگد کی یہ چتُرتا کانوں سے سُنکر کرپالو رام ہنس پڑے پھر بالی کمار نے لنکا میں جو کچھ ہوا تھا، وہ سارا حال پورا کہہ سنایا۔

رِپو کے سماچار جب پائے ۔ رام سچو سب نکٹ بلائے

لنکا بانکے چار دوارا۔ کیہی بدھی لاگیئے کہہو بچارا

دشمن کے سارے سماچار کو سن کر شری رام چندر جی نے سب منتریوں کو اپنے پاس بلایا اور اُن سے کہا۔ کہ لنکا کے چار وکٹ دروازے ہیں۔ اُن پر کس پرکار چڑھائی کی جائے؟ اس پر سب وچار کرو۔

تب کپیس رچھیس ببھیشن۔ سمر ہردے دن کر کل بھوشن
کرِ بچار تنہہ منتر وِدھاوا۔ چار اَنی کپی کٹک بناوا

تب بانر راج سگریو ریچھ راج جاموَنت اور ببھیشن نے اپنے منوں میں سورج کُل کے سرتاج پربھو شری رام چندر جی کا سمرن کر کے وچار کیا۔ انہوں نے وچار کر کے پختہ فیصلہ کر لیا بانروں کی فوج کے چار دل بنائے۔

جتھا جوگ سیناپتی کینھے۔ جوتھپ سکل بول تب لینھے
پربھو پرتاپ کہہ سب سمجھائے۔ سُن کپی سنگھ ناد کر دھائے

اور اُن کے لئے قابل سپہ سالار مقرر کئے پھر سب سینا پتیوں (سپہ سالاروں) کو بُلا کر پربھو کا پرتاپ کہہ کر سب کو سمجھایا جس کو سن کر بانر شیر کے سمان گرج کر چڑھ دوڑے

ہرشت رام چرن سر ناوہیں۔ گہہ گِری سکھر بیر سب دھاوہیں
گرجہیں ترجہیں بھالو کپیسا۔ جے رگھو بیر کوسلادھیسا

وہ پرسن ہو کر شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکاتے ہیں۔ اور پربتوں کے بڑے بڑے ٹکڑے لے کر سب ویر لنکا کی طرف دوڑتے ہیں۔ اودھ پتی شری رگھو ویر جی کی جے پکارتے ہوئے بھالو اور بانر یودھا گرجتے ہیں اور لڑنے کے لئے راکشسوں کو للکارتے ہیں۔

جانت پرم دُرگ اتی لنکا۔ پربھو پرتاپ کپی چلے اسنکا
گھٹاٹوپ کر چہُنْ دسی گھیری۔ مُکھ میں نسان بجاوہیں بھیری

لنکا کو ناقابل تسخیر جانتے ہوئے بھی بانر سینا پربھو شری رام جی کے پرتاپ سے بیدھڑک ہو کر چڑھ دوڑی۔ بادلوں کی گھٹاؤں کی طرح بانر سینا نے لنکا کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور بانر منہ سے ہی نقارے اور ترہی بجانے لگے۔

جے تی رام جے لچھمن جے کپیس سگریو

گرجہیں سنگھ ناد کپی بھالو مہابل سینوا

لنکا میں بھاری کھلبلی مچ گئی۔ مہا اہنکاری راون نے بانروں کی چڑھائی کی خبر سن کر کہا۔ بانروں کی ڈھٹائی تو دیکھو۔ یہ کہتے ہوئے ہنس کر اُس نے راکشس فوج کو بُلا لیا۔

آئے کیس کال کے پریرے۔ چھدھا ونت سب نسیچر میرے
اس کہہ اٹّہاس سٹھ کینھا۔ گرہ بیٹھے آہار بدھی دینہا

اور اُن سے جوش بھرے شبدوں میں کہنے لگا۔ کہ موت کے گھیرے ہوئے بندر یہاں آ گئے ہیں۔ میرے راکشس سبھی بھوکے ہیں۔ ودھاتا نے گھر بیٹھے بٹھائے راکشسوں کو خوراک بھیج دی ہے ایسا کہہ کر مُورکھ راون قہقہہ لگا کر ہنسا۔

سبھٹ سکل چارہُوں دِسی جاہو۔ دھر دھر بھالو کپیس سب کھاہو
اُما راون ہی اَس ابھیمانا۔ جمی ٹٹّبھ کھگ سوت اُتانا

اور للکار کر بولا۔ کہ سب یودھا چاروں طرفوں میں جاؤ اور ریچھ بانر سب کو پکڑ پکڑ کر کھاؤ (شوجی کہتے ہیں) ہے پاربتی! راون کو ایسا ابھیمان تھا۔ جیسے ٹیٹہری جانور اوپر کو پاؤں کر کے سوتا ہے مانو وہ آکاش کو تھام لے گا۔

چلے نساچر آئیس مانگی۔ گہہ کر بھنڈی پال بر سانگی
تومر مُدگر پرسُ پرچنڈا۔ سُول کرپان پرگھ گری کھنڈا

آگیا مان کر اور اپنے ہاتھوں میں گوپھن۔ برچھی، تومر، مُدگر تیز کلہاڑے۔ شول، تلوار، پرگھ اور پربتوں کے ٹکڑے لے کر راکشس چلے

جمی ارن اُپل نکر نہاری۔ دھاوہیں سٹھ کھگ مانس اہاری
چونچ بھنگ دکھ تنہہ ہی نہ سوجھا۔ تمی دھائے منوجاد اَبوجھا

جیسے ماس کھانے والے پنچھی لال پتھروں کو خون سے لتھڑے ہوئے گوشت کے ٹکڑے سمجھ کر اُن پر ٹوٹ پڑتے ہیں انہیں یہ سوجھتا ہی نہیں کہ ان لال پتھروں پر چونچ لگنے سے چونچ ٹوٹ کر ہمارے لئے دُکھ کا باعث ہوگی۔ ویسے ہی یہ بے سمجھ راکشس دوڑے۔

نانا یدھ سر چاپ دھر جاتو دھان بل بیر
کوٹ کنگورنہ چڑھ گئے کوٹ کوٹ رن دھیر

طرح طرح کے ہتھیار دھنش بان دھارن کئے کروڑوں بلوان
نشچر راکشس یودھا قلعے کی چار دیواری کے برجوں پر چڑھ گئے۔

کوٹ کنگورن سوہیں کیسے۔ میرو کے سرنگنی جنو گھن ویسے
باجہیں ڈھول نسان جھجھاؤ۔ سن دھنی ہوئے بھٹنہہ کن چاؤ

چار دیواری کے برجوں پر راکشس کیسے شوبھا پا رہے ہیں مانو سمیرو پربت کی چوٹی پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ جھانجھ ڈھول اور نقارے بج رہے ہیں۔ جن کی آواز سنکر یودھاؤں کے من میں جوش بڑھتا ہے۔

باجہیں بھیری نفیری اپارا۔ سن کادر جاہیں درارا لا
دیکھنہہ جائے کپنہہ کے ٹھٹا۔ اتی بسال تنو بھالو سبھٹا

بے شمار نفیری اور نقارے بج رہے ہیں۔ جنہیں سنکر بزدلوں کے ہردے پھٹ جاتے ہیں۔ راکشسوں نے جاکر بڑے بڑے وکرال شریروں والے مہا یودھا بانر اور ریچھوں کے دل دیکھے۔

دھاوہیں گنہیں نہ اوگھٹ گھاٹا۔ پربت پھوڑ کرہیں گہہ باٹا
کٹکٹاہیں کوٹنہہ بھٹ گرجہیں۔ دسن اوٹھ کاٹہیں اتی ترجہیں

ریچھ بانر دوڑتے ہیں۔ اونچی اونچی دشوار گزار گھاٹیوں کو کچھ نہیں گنتے۔ پربت کاٹ کاٹ کر راستہ بنا لیتے ہیں۔ کروڑوں یودھا کٹکٹا رہے ہیں اور گرج رہے ہیں۔ دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہیں اور للکارتے ہیں۔

اُت راون اِت رام دوہائی۔ جے تی جے تی جے پری لرائی
نشچر سکھر سمُوہ ڈھاہیں۔ کود دھرہیں کپی پھیری چلاہیں

ادھر راون اور ادھر شری رام جی کی دوہائی بولی جا رہی ہے جے۔ جے۔ جے کی دھن ہوتے ہی لڑائی چھڑ گئی۔ راکشس پہاڑوں کے کنگوروں سے اوپر سے گراتے ہیں۔ بندر اچھل کر انہیں پکڑ لیتے ہیں اور واپس انہیں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

دھر کدھر کھنڈ پرچنڈ مرکٹ بھالو گڑھ پر ڈارہیں
جھپٹہیں چرن گہہ پٹک مہی بھج چلت بہوری پچارہیں
اتی ترل تر پرتاپ ترپہیں تمک گڑھ چڑھ چڑھ گئے
کپی بھالو چڑھ مندرنہہ جہہ تہہ رام جس گاوت بھئے

پہاڑوں کے ٹکڑے لے کر ریچھ اور پرچنڈ بانر قلعہ پر ڈالتے ہیں۔ وہ راکشسوں پر جھپٹتے ہیں اور ان کے پاؤں پکڑ کر انہیں زمین پر پٹک کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر للکارتے ہیں۔ چنچل اور بڑے تیجسوی بانر اور ریچھ بڑی پھرتی سے اُچھل کر قلعہ پر چڑھ گئے اور ادھر ادھر مندروں پر چڑھ کر شری رام جی کا یش گانے لگے۔

ایک ایک نشچر گہہ پنی کپی پھر چلے پرائے
اوپر آپ ہیٹھ بھٹ گرہیں دھرنی پر آئے

پھر ایک ایک راکشس کو پکڑ کر وہ بندر دوڑ چلے۔ اوپر آپ اور نیچے راکشس یودھا اس پرکار وہ چار دیواری پر سے زمین پر آ گرتے ہیں۔

رام پرتاپ پربل کپی جوتھا۔ مردہیں نشچر سبھٹ برو تھا
چڑھے دُرگ پنی جہہ تہہ بانر۔ جے رگھوبیر پرتاپ دِواکر

شری رام چندر جی کے پرتاپ سے مہا بلوان بانروں کے دل راکشسوں کے دلوں کو مسل رہے ہیں۔ بانر پھر ادھر ادھر قلعہ پر جا چڑھے اور سورج کے سمان پرتاپ وان پربھو شری رام جی کی جے پکارنے لگے۔

چلے نساچر نکر پرائی۔ پربل پون جمی گھن سمودائی
ہاہاکار بھیو پر بھاری۔ رودہیں بالک آتر ناری

راکشسوں کے گروہ ویسے ہی بھاگ گئے۔ جیسے بادلوں کی گھری گھٹائیں تیز ہوا کے چلنے سے تتر بتر ہو جاتی ہیں۔ شہر میں بھاری کہرام مچ گیا۔ بالک استریاں ویاکل ہو کر رونے لگیں۔

سب مل دیہنہ راونہہ گاری۔ راج کرت ایہہ مرتیو ہنکاری
نج دل بچل سنی تیہیں کانا۔ پھیری سبھٹ لنکیس رسانا

سب مل کر راون کو گالیاں دے رہے ہیں کہ راج کرتے کرتے اس نے اپنے آپ موت کو دعوت دے دی ہے۔ راون نے جب اپنی فوج کو گھبرا کر بھاگتی ہوئی سنا۔ تب وہ بھاگتے ہوئے یودھاؤں کو لوٹا کر غصے ہو کر بولا۔

جو رن بمکھ سنا میں کانا۔ سو میں ہتب کرال کرپانا
سربس کھائی بھوگ کر نانا۔ سمر بھومی بھئے ولبھ پرانا

اگر میں نے اپنے کانوں سے پیٹھ دکھا کر بھاگتا ہوا سن لیا تو اسے خود ہی بھیانک تلوار سے ماروں گا۔ میرا سب کچھ

کہا یا طرح طرح کے کھچڑے اُٹا منہ اب دن بھروں میں تمھیں یہاں
پیار سے ہوگئے ہیں؟

انگد بچن سُن سکل ویرانے ۔ چلے کرودھ کر بھٹ لجانے
مرن بیر کے سوبھا ۔ تب تمنہہ تجا پران کر لوبھا

راون کی سخت کلامی سُنکر سب ویر ڈٹ گئے مثر منہ ہو کر غصہ
میں بھر کر وہ پھر لوٹ چلے۔ لڑائی میں دُشمن کے سامنے ڈٹ کر لڑتے
لڑتے مر جانے میں ہی ویر کی شان ہے یہ سوچ کر انھوں نے
پرانوں کی ممتا چھوڑ دی۔

بھٹ آیُدھ دھر بھٹ سب بھر آئیں پکار پکار
بیاکل کئے بھالو کپی پرگھ ترسُو لنمہ مار

بہت سے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر راکشس یودھا للکار
للکار کر بان، سیتا پتے جا بھڑ سے اُنھوں نے پرگھوں اور ترشولوں
سے مار مار کر سب بانروں اور بھالوؤں کو بیاکل کر دیا۔

جیسے اتر بکی بھاگن لاگے ۔ جدپی اُما جیتہیں آگے
کوؤ کہہ کہاں انگد ہنومنتا ۔ کہاں نل نیل دُوِد بلونتا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بانر مُسکنا مارے ہوئے بیاکل
ہو کے بھاگنے لگے۔ اگرچہ آگے چل کر وہ ہی فتح پائیں گے۔ کوئی
کہتا ہے۔ انگد ہنومان کہاں ہیں؟ طاقتور نل نیل اور دوِد کہاں ہیں۔

نج دل بکل سُنا ہنومانا ۔ پچھم دوار رہا بلوانا
میگھناد تہہ کرے لڑائی ۔ ٹوٹ نہ دوار پرم کٹھنائی

ہنومان جی نے جب اپنے دل کو گھبرایا ہوا سُنا۔ اس وقت
وہ بلوان قلعے کے مغربی دروازے پر تھے۔ وہاں اُن سے میگھناد
یدھ کر رہا تھا۔ وہ دروازہ بڑا کٹھن تھا اس لئے ٹوٹتے نہیں آتا۔

پون تنے بھالی کرودھا ۔ گرجیو پربل کال سم جودھا
کود لنک گڑھ اوپر آوا ۔ گہہ گری میگھناد کہہ دھاوا

تب پون کمار ہنومان جی کے من میں بڑا بھاری کرودھ ہوا۔ وہ
کال کے سمان بھینکر یودھا بڑے زور سے گرجا۔ اور کود کر لنکا کے
قلعے پر جا چڑھا۔ اور پہاڑ اُٹھا کے میگھناد کی طرف پھینکا۔

بھنجیو رتھ سارتھی نپاتا ۔ تاہی ہر دے ہنیسی لاتا
دوسریں سوت بکل تیہی جانا ۔ سیندن گھال ترت گرہ آنا

اُس کا رتھ توڑ کر اس کے سارتھی کو مار گرایا۔ پھر میگھناد کو
دیا کل جان کر اُسے رتھ میں ڈال کر فوراً گھر لے آیا۔

انگد سُنا پون سُت گڑھ پر گیو اکیل
رن بانکرا بالی سُت ترک چڑھیو کپی کھیل

ادھر انگد نے سُنا کہ پون کمار ہنومان جی اکیلے ہی قلعہ پر گئے
ہیں۔ فوراً میں بانکا بالی کمار کھیل کی طرح اُچھل کر قلعے پر چڑھ گئے

جدھ بروُدھ کرودھ دو بندر ۔ رام پرتاپ سمر اُر انتر
راون بھون چڑھے دوؤ دھائی ۔ کرہیں کوسلادھیس دہائی

دونوں بانر یودھا کرودھ میں بھر کر دشمنوں کے مقابلے میں لڑنے
کے لئے شری رام جی کے پرتاپ کو ہردے میں سمرن کر کے راون کے
محل پر چڑھ دوڑے اور شری رام جی کی دہائی بولنے لگے۔

کلس سہت گہہ بھون ڈھاوا ۔ دیکھ نساچر پتی بھے پاوا
ناری بند کر پیٹ ہیں چھاتی ۔ اب دوؤ کپی آئے اُتپاتی

وہ کلش سمیت پکڑ کر محل کو گرانے لگے۔ یہ دیکھ کر راکشس
راج راون سہم گیا۔ سب استریاں ہاتھوں سے چھاتی پیٹنے لگیں۔
اور کہنے لگیں کہ اب کی دفعہ دو اُتپاتی (اُپدرو کرنے والے) بندر آ گئے۔

کپی لیلا کر تنہہ ہی ڈرا ہیں ۔ رام چندر کر سُجس سُنا ہیں
پنی کر گہہ کنچن کے کھمبھا ۔ کہیں کرئیے اُتپات آرمبھا

وہ بندر کھیل سے کر انہیں ڈراتے ہیں۔ اور شری رام چندر جی کی
اُتم مہما سُناتے ہیں۔ پھر سونے کے کھمبوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر آپس
میں کہتے ہیں کہ اب اُپدرو کرنا شروع کیا جائے۔

گرج پرے رپو کٹک مجھاری ۔ لاگے مردے بھج بل بھاری
کاہو ہی لات چپیٹنہ کیہو ۔ بھجہو نہ رامہی سو پھل لیہو

وہ دونوں گرج کر دشمن کی فوج کے درمیان کود پڑے اور اپنی
بھاری قوت بازو سے راکشسوں کو کچلنے لگے کسی کو لاتیں اور کسی کو
تھپیڑ مارتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جو تم نے شری رام جی کا بھجن نہیں
کیا سو اب اس کا پھل بھگتو۔

ایک ایک سوں مردہیں توڑ چلاوہیں منڈ
راون آگیں پرہیں تے جنو پھوٹہیں ددھی کنڈ

ایک کو دوسرے سے رگڑ کر اُن کے سر توڑ کر پھینکتے ہیں۔ وہ

سرجاکر راون کے سامنے گر کر ایسے پھٹتے ہیں۔ جیسے دہی کے کونڈے پھوٹ رہے ہیں۔

مہا مہا مکھیا جے پاوہیں۔ تے پد گہہ پربھو پاس چلاوہیں
کہے بھبھیشن تنہہ کے ناما۔ دیہیں رام تنہہ ہو نج دھاما

جن بڑے بڑے پہلوان یودھاؤں کو وہ پکڑتے ہیں اُن کے پاؤں پکڑ کر وہ شری رام جی کے پاس پھینک دیتے ہیں۔ بھبھیشن جی اُن کے نام بتلاتے ہیں۔ تو شری رام چندر جی دیا کر کے انہیں بھی پرم پد دیتے ہیں۔

کھل منجاد دوِجامش بھوگی۔ پاوہیں گتی جو جاچت جوگی
اُما رام مرِدُو چت کرونا کر۔ بَیر بھاو سمرت موہی نسیچر

مہا دُشٹ راکشس برہمنوں کا مانس کھانے والے بھی وہ اُتم گتی پاتے ہیں۔ جو یوگیوں کے لئے بھی دُرلبھ ہے۔ شِو جی کہتے ہیں اے پاربتی! شری رام جی بڑے ہی کومل چت اور دیالو ہیں سمجھتے ہیں کہ راکشس نے مجھے بیر سمرن کیا ہے۔ ویر بھاو سے ہی ہی خر دھا سے نہیں۔

دیہیں پرم گتی سو جیہ جانی۔ اس کرپال کو کہہو بھوانی
اس پربھو سُن نہ بھجہیں بھرم تیاگی۔ نر متی مند تے پرم ابھاگی

ایسا ہردے میں وچار کر کے وہ انہیں بھی پرم گتی دیتے ہیں اے پاربتی! کہو تو۔ ایسے کرپالو اور کون ہیں؟ پربھو کے ایسے کرپالو سبھاؤ کو بھی سُن کر جو موہ چھوڑ کر اُن کا بھجن نہیں کرتے وہ مہا مُورکھ اور بدقسمت پرانی ہیں۔

انگد اُرو ہنومنت پربیسا۔ کینہہ دُرگ اس کہہ اودھیسا
لنکا دوو کپی سوہیں کیسیں۔ متھہیں سندھو دوئے مندر جیسیں

شری رام جی کہنے لگے۔ کہ انگد اور ہنومان قلعہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ دونوں بانر لنکا کو نشٹ بھرشٹ کرتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو دو مندراچل سمندر کو بلو رہے ہوں۔

بھج بل رِپُو دل دلمل دیکھی دِوس کرنت
کودے جُگل بگت شرم آئے جہنہ بھگونت

اپنی قوت بازو سے دشمن کے دلوں کو کچل کر اور یہ دیکھ کر کہ دن ختم ہو گیا ہے۔ ہنومان اور انگد دونوں کود پڑے۔ اور تھکاوٹ اُتار کر وہاں آ گئے۔ جہاں کہ شری رام چندر جی براجمان تھے۔

پربھو پد کمل سیس تنہہ نائے۔ دیکھی سبھٹ رگھوپتی من بھائے
رام کرپا کر جُگل نہارے۔ بھئے بگت شرم پرم سکھارے

اُنھوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکایا۔ دونوں مہا یودھاؤں کو دیکھ کر شری رام جی من میں بڑے پرسن ہوئے۔ شری رام جی نے اُن دونوں پر دیا درشٹی کی۔ جس سے وہ تھکاوٹ رہت اور بہت سکھی ہوئے۔

گئے جان انگد ہنومانا۔ پھرے بھالو مرکٹ بھٹ نانا
جاتودھان پردوکھ بل پائی۔ دھائے کر دس سیس دوہائی

انگد ہنومان جی کو گئے جان کر سب بانر بھالو یودھا واپس لوٹ پڑے۔ شام کی تاریکی کا فائدہ اُٹھا کر دھوکا دینے کو راکشس فوج پھر بانروں پر چڑھ دوڑی اور راون کی دوہائی بولنے لگی۔

نسیچر انی دیکھی کپی پھرے۔ جہنہ تہنہ کٹکٹائے بھٹ بھرے
دوؤ دل پربل پچاری پچاری۔ لرت سبھٹ نہیں مانہیں ہاری

راکشسوں کی فوج چڑھی آتی دیکھ کر بانر ٹوٹ پڑے اور وہ راکشسوں سے کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے گتھم گتھا ہو گئے۔ دونوں ہی دل کے یودھا مہا بلوان ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو لڑنے کے لئے للکارتے ہیں۔ لڑتے لڑتے کوئی بھی ہار نہیں مانتا۔

مہابیر نسیچر سب کارے۔ نانا برن بلی مکھ بھارے
سبل جگل دل سم بل جودھا۔ کوتک کرت لرت کر کرودھا

سبھی راکشس یودھا مہا بلوان اور سیاہ رنگ کے ہیں۔ اور بانر بڑے لمبے بھاری شریروں والے طرح طرح کے رنگوں کے ہیں۔ دونوں طرف کی سینائیں بلوان اور یودھا برابر کی ٹکر کے ہیں۔ وہ کھیل تماشے کرتے طرح طرح کے کرتب دکھاتے ہوئے بڑے کرودھ سے لڑتے ہیں۔

پرابٹ سرد پیود گھنیرے۔ لرت منہو مارت کے پریرے
انپ اکمپن اَرو اتی کایا۔ بچلت سین کینہی انہہ مایا

دونوں طرفوں کے یودھا آپس میں لڑتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے کہ برسات اور موسم سرما کے بہت سے

بادل ہو اکے پریسے ہوئے لشکر سے ہوں۔ اکمپن اور اتی کایا نامی راکشس سینا کے وہ سیناپتی تھے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ راکشس سینا بے دل ہو گئی ہے۔ تو اُنہوں نے بانر سینا کو بچھاڑنے کے لئے ایک مایا رچی۔

بھیو تمش جھنہ اتی اندھیارا۔ برشتی ہوئے رُدھر اُپل چھارا

پل بھر میں وہاں سخت تاریکی چھا گئی اور خون پتھروں اور خاک کی بارش ہونے لگی۔

دیکھ نبیڑ تم دسہوں دس کپی دل بھیو کھبھار
ایکھی ایک نہ دیکھئی جہنہ تہنہ کرہی پکار

دسوں طرفوں میں سخت اندھیرا دیکھ کر بانر سینا میں بھگدڑ پڑ گئی۔ ایک کو دوسرا دکھائی نہیں دیتا۔ سب ادہر اُدہر چیخ پکار کر رہے تھے۔

سکل مرم رگھو نایک جانا۔ لئے بول انگد ہنومانا
سماچار سب کہہ سمجھائے۔ سُنت کوپ کپی کنجر دھائے

شری رگھوناتھ جی نے سب بھید کو جان لیا اور انگد اور ہنومان کو بلا کر سب بات سمجھا دی سنتے ہی ہاتھی کے سمان بل والے کپی شریشٹھ انگد اور ہنومان غیض کھا کر دوڑ پڑے ؎

پنی کرپال ہنس چاپ چڑھاوا۔ پاوک سایک سپد چلاوا
بھیو پرکاس کتہوں تم ناہیں۔ گیان اُدے جمی سنسے جاہیں

پھر کرپالو بھگوان شری رام جی نے ہنس کر دھنش چڑھا کر فوراً اگنی بان چلا دیا۔ جس سے چاروں طرف روشنی ہو گئی۔ کہیں اندھیرا نہ رہا۔ جیسے گیان کے پرکاش ہونے پر سب شنکائیں مٹ جاتی ہیں۔

بھالو بلی مکھ پائے پرکاسا۔ دھائے ہرش بگت شرم تراسا
ہنومان انگد رن گاجے۔ ہانک سُنت رجنی چر بھاجے

ریچھ اور بندر روشنی پا کر تازہ دم اور بے خوف ہو کر پرستن ہو کر دوڑے۔ ہنومان اور انگد رن میں جوش سے گرج اُٹھے۔ اُن کی آواز سُن کر راکشس سینا بھاگ کھڑی ہوئی۔

بھاگت بھٹ پٹکہیں دھر دھرنی۔ کرہیں بھالو کپی ادبھت کرنی
گہہ پد ڈارہیں ساگر ماہیں۔ مکر اُرگ جھش دھر دھر کھاہیں

بھاگتے ہوئے راکشس یودھاؤں کو بانر اور ریچھ پکڑ کر پرتھوی پر پٹک دیتے ہیں اور حیران کن کرتب دکھلاتے ہیں۔ اُن کے پاؤں پکڑ کر سمندر میں پھینکتے ہیں۔ وہاں مگرمچھ، سانپ اور مچھلیاں اُنہیں پکڑ پکڑ کر کھاتے ہیں۔

کچھ مارے کچھ گھائل کچھ گڑھ چڑھے پرائے
گرجہیں بھالو بلی مکھ رپو دل بل بچلائے

کچھ مارے گئے۔ کچھ زخمی ہوئے۔ کچھ بھاگ کر قلعے پر چڑھ گئے۔ ریچھ اور بندر دُشمن دَل کو اپنے بل سے ہلا کر گرج رہے ہیں۔

نسا جان کپی چارئیو انی۔ آئے جہاں کوسلا دھنی
رام کرپا کر چتوا سبہی۔ بھئے بگت شرم بانر تبہی

رات پڑی ہوئی جان کر بانر سینا کے چاروں دَل وہاں آئے۔ جہاں کہ اودھ پتی شری رام چندر جی تھے۔ شری رام جی نے سب پر کرپا درشٹی کی۔ جس سے سب بانر تازہ دم ہو گئے۔

اُہاں دساننں سچو ہنکارے۔ سب سن کہیسی سبھٹ جے مارے
آدھا کٹک کپنہہ سنگھارا۔ کہہو بیگ کا کرئیے بچارا

اُدھر لنکا میں دس مکھ راون نے اپنے سب منتریوں کو بلایا۔ اور جو جو یودھا مارے گئے تھے۔ وہ سارا حال اُنہیں کہہ سنایا۔ اُس نے کہا کہ بانر سینا نے آدھی راکشس فوج کو صفایا کر دیا ہے۔ اس لئے آپ لوگ جلدی وچار کیجئے۔ کہ اب کیا اُپائے کیا جائے۔

مالیہ ونت اتی جرٹھ نساچر۔ راون مات پتا منتری ور
بولا بچن نیتی اتی پاون۔ سنہو تات کچھ مور سکھاون

مالیہ ونت نام کا ایک بہت ہی بوڑھا منتری تھا۔ وہ راون کی ماتا کا پتا (نانا) تھا اور شریشٹھ منتری تھا۔ وہ بہت ہی پوتر نیتی بھرے بچن بولا۔ کہ ہے تات! کچھ میری بات بھی سُنو۔

جب تے تم سیتا ہر آنی۔ اسگن ہوہیں نہ جاہیں بکھانی
بید پران جاس جس گاوا۔ رام بمکھ کاہو نہ سکھ پاوا

جب سے تم سیتا کو ہر لائے ہو۔ تب سے اتنے

انگل ہو رہے ہیں۔ کہ جن کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وید اور پرانوں نے جن کی مہما کو گایا ہے۔ اُن شری رام جی سے سمجھ ہو کر کبھی کسی نے سکھ نہیں پایا ہے۔

ہر نیا چھ بھرا تا سہت مدھو کیٹبھ جوان تو
جیہیں مارے سوئی او تریو کر پا سندھو بھگوان
جنہوں نے ہر نیا کشپ سہت ہر نیا کش کو اور جوان مدھو کیٹبھ کو مارا تھا۔ وہی کرپا کے سمندر بھگوان شری رام جی کے روپ میں اوتار دھار کر پرگٹ ہوئے ہیں۔

ماس پارائن
پچیسواں وشرام

کال روپ کھل بن دہن گنا گار گھن بودھ
سو برنچی جیہی سوہیں تا سوں کون برودھ
وہ کال روپ دشٹ روپی بن کو بھسم کرنے والے گنوں کے بھنڈار اور گیان گھن ہیں۔ شوجی اور برہما جی بھی جن کی سیوا کرتے ہیں۔ اُن سے دشمنی کیسی؟

یہ ہر بیر و دیوہو جیمہ ہی۔ بھجو کر پا ندھی پرم سنیہی
تا کہ جن بان سم لاگے۔ کل اَشِنہ کر جا ہی ابھاگے
اس لئے اُن کے ساتھ بیر کرنا چھوڑ دو اور جانکی جی کو اُن کے حوالے کر دو۔ پیار کرپا کے بھنڈار پریم پیارے شری رام جی کا بھجن کرو۔ مالیہ ونت کے بچن راون کو بان کی طرح لگے۔ وہ کہنے لگا۔ ارے بدنصیب! منہ کالا کر کے یہاں سے چلا جا۔ بُڑھا ہو گیا ہے سو نہ تو مر ہی گیا تو بھی۔ اب جن بیر دیکھا کسی بری تھیں ہا لیئے من اس انو مانا۔ بدھنیو جہت بھی کر پا دھاما
تو بڈھا ہو گیا ہے۔ نہیں تو تجھے بھی مار ڈالتا۔ اب میری آنکھوں کے سامنے سے دور ہو جا۔ مجھے اپنا منہ نہ دکھا۔ راون کے ان درشبدوں کو سُن کر مالیہ ونت نے من میں یقین کر

لیا کہ کرپا ندھان شری رام جی اب راون کو مارنا ہی چاہتے ہیں۔ سو اُٹھ کر گھر کو چلا گیا۔ تب کرودھ سے بولا میگھ ناد اوٹھو کنک پرات دیکھئے ہو ہو رہا۔ کر ہوں بہت اُن کا تھوڑا وہ راون کو درشبچن کہہ کر اُٹھ کر چلا گیا۔ تب میگھ ناد جوش میں آ کر بولا۔ سویرے میرے ہاتھ کا کرتب دیکھنا۔ میں بہت کچھ کروں گا۔ جو کچھ بھی کام کرنے والے کا رنا موں کا میں ورنن کروں وہ تھوڑا ہو گا۔ اور حقیقت میں اتنا کچھ کروں گا کہ میرے بیان سے باہر ہے)

سن سُت بچن بھروسا آوا۔ پریتی سمیت انک بیٹھاوا
کرت بچار بھیو بھنوسارا۔ لاگے کپی پنی چہوں دوارا
بیٹے کے بچن سُن کر راون کو اپنی فتح کا یقین ہو گیا۔ اُس نے پریم کے ساتھ میگھ ناد کو گود میں بٹھا لیا۔ وچار کرتے کرتے ہی سویرا ہو گیا۔ بانر سینا پھر چاروں دروازوں پر آ پہنچی
کوپ کپنہہ درگھٹ گڑھ گھیرا۔ نگر کولاہل بھیو گھنیرا
بیدھا یدھ کر نسیچر دھائے۔ گڑھ نیہہ پربت سیکھر ڈھہائے
بانروں نے غصّہ میں آ کر دُرگم قلعے کو گھیر لیا۔ نگر بھر میں کہرام مچ گیا۔ راکشس بہت طرح کے ہتھیار لے کر دوڑے اور اُنہوں نے قلعے پر سے پہاڑوں کے ٹکڑے بانر سینا پر گرائے
ڈھاہے مہی دھر سیکھر کوٹنہہ بیدھ بدھ گولا چلے
گھہرات جمی پبی پات گرجت جنو پر لے کے بادلے
مرکٹ بکٹ بھٹ جُٹت کٹت نہ لست تن جرجر بھئے
گہہ سیل تیہی گڑھ پر چلاوہیں جہنہ سو تہنہ نسیچر بھئے
اُنہوں نے پربتوں کے کروڑوں ٹکڑوں کو گرایا۔ بھانت بھانت کے گولے چلنے لگے۔ وہ گولے پھٹ کر ایسے گرجتے ہیں جیسے بجلی گر پڑی ہو۔ یودھا ایسے گرج رہے ہیں۔ مانو پرلے کال کے بادل ہوں۔ وکٹ بانر یودھا ڈٹ کر لڑتے ہیں کٹ جاتے ہیں۔ اُن کے جسم چھلنی ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ حوصلہ نہیں ہارتے۔ وہ پہاڑ اُٹھا کر قلعہ پر پھینکتے ہیں راکشس پہاڑوں کے نیچے آ کر جو راکشس جس جگہ پر ہوتا ہے وہیں کھڑا کھڑا مارا جاتا ہے۔

میگھ ناد سن شرون اس گڑھ پنچی چھینکا آئے
اُتریو بیر دُرگ بہی سنکھ چلیو بجائے

میگھ ناد نے جب اپنے کانوں سے سُنا کہ بانروں نے پھر قلعہ کو گھیر لیا ہے۔ تو وُہ بہادر یودھا قلعے سے اُترا اور ڈنکا بجا کر اُن کے سامنے چلا۔

کہہ کوسلادھیس دَو بھراتا۔ دھنوی سکل لوک بکھیاتا
کہہ نل نیل دوِید سُگریوا۔ انگد ہنومنت بل سیبوا

میگھ ناد نے پکار کر کہا۔ مشہور آفاق دھنش دھاری اور دھ پتی دونوں بھائی کہاں ہیں؟ نل نیل۔ دوِود سگریو اور بل کی حد انگد اور ہنومان کہاں ہیں۔

کہاں بھیشن بھراتا دروہی۔ آج سب ہی ہٹھ مار نیوں اوہی
اس کہہ کٹھن بان سندھانے۔ اتِسیہ کرودھ شرون لگ تانے

بھائی سے غدّاری کرنے والا بھیشن کہاں ہے؟ آج میں سب کو اور اُس دُشٹ بھیشن کو تو ضرور ہی ماروں گا۔ ایسا کہہ کر اُس نے دھنش پر کٹھن بان چڑھا کر جوش میں آکر اُسے کان تک کھینچا۔

سر سموہ سو چھاڑے لاگا۔ جنُ سپچھ دھاوہی بہُ ناگا
جہہ تہہ پرت دیکھئے ہیں بانر۔ سنمکھ ہوت نہ سکے تیہی اوسر

وہ ایک ساتھ بہت سے بان چھوڑنے لگا۔ وہ بان کیا تھے۔ بانو بہت سے پنکھوں والے سانپ دوڑتے جا رہے ہوں۔ اِدھر اُدھر بانر گھائل ہو کر اور مر کر گرتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اُس وقت کوئی بھی بانر یودھا میگھ ناد کا سامنا نہ کر سکا۔

جہہ تہہ بھاگ چلے کپی ریچھا۔ بسری سب ہی جُدھ کے اِیچھا
سو کپی بھالو نہ رن نہہ دیکھا۔ کینیہی جیہی نہ پران اویشا

ریچھ اور بانر اِدھر اُدھر بھاگ نکلے۔ سب کو یُدھ کرنے کی خواہش بھول گئی۔ رن بھومی میں ایسا کوئی بانر اور ریچھ دکھائی نہ پڑتا تھا جس کو میگھ ناد کے بانوں نے قریب المرگ نہ کر دیا ہو۔

دس دس سر مارے سبی پرے بھومی کپی بیر
سنگھ ناد کر گرجا میگھ ناد بل دھیر

پھر اُس نے سب کو دس دس بان مارے۔ بانر یودھا لڑکھڑا کر زمین پر گر پڑے بلوان اور دھیر میگھ ناد شیر کی طرح گرجنے لگا ؎

دیکھ پون سُت کٹک بہالا۔ کرودھ ونت جنُ دھایو کالا
مہا سیل ایک ترُت اپارا۔ اتی رس میگھ ناد پر ڈارا

ساری بانر فوج کو دیا کُل دیکھ کر پون سُت ہنومان جی کرودھ میں بھر کر ایسے دوڑے مانو کال بڑھا آ رہا ہو۔ اُنھوں نے فوراً ہی ایک بڑا بھاری پہاڑ اکھاڑا اور بڑے طیش میں بھر کر اُسے میگھ ناد پر پھینک دیا۔

آوت دیکھ گیئو نبھ سوئی۔ رتھ سارتھی ترگ سب کھوئی
بار بار پچار سنو مانا ئو۔ نکٹ نہ آو مرم سو جانا

پہاڑ کو آتا دیکھ کر میگھ ناد خود تو آکاش میں اُڑ گیا لیکن اُس کے رتھ سارتھی اور گھوڑے چُور چُور ہو گئے۔ ہنومان جی اُسے بار بار طاقت آزمائی کے لئے للکارتے ہیں۔ لیکن وہ نزدیک نہیں آتا۔ کیوں کہ وہ ہنومان جی کے بل کے بھید کو جانتا تھا۔

رگھو پتی نکٹ گیئو گھن نادا۔ نانا بھانت کرے سی دُر بادا
استر شستر آیدھ سب ڈارے۔ کوتک ہی پربھو کاٹ نوارے

تب میگھ ناتھ شری رگھو ناتھ جی کے پاس گیا۔ اور طرح طرح کی گالیاں بکنے لگا۔ اُس نے اُن پر طرح طرح کے استر شستر اور انیک پرکار کے ہتھیار چلائے۔ لیکن پربھو نے کھیل میں سب کو کاٹ کر پھینک دیا۔

دیکھ پرتاپ موڑھ کھسیانا۔ کرے لاگ مایا بدھی نانا
جیہہ کوڈ کرے گرڑ سے کھیلا۔ ڈرپاوے گہہ سو لپ سپیلا

شری رام چندر جی کے پرتاپ کو دیکھ کر میگھ ناد کھسیانہ ہو گیا۔ پھر وہ بھانت بھانت کی مایا کرنے لگا۔ جیسے کوئی شخص سانپ کا چھوٹا بچّہ ہاتھ میں لے کر گرڑ کو ڈرا کر اُن سے کھیل کرے

جاسُ پربل مایا بس سو بر بچی بڑ چھوٹ
تاہی دکھاوے نسیچر جانی مایا متی کھوٹ

شِو جی سے لے کر برہما جی تک جتنے بھی بڑے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے پرانی ہیں۔ وہ سب جن پربھو کی مہا بلوان مایا کے وش میں ہیں۔ نیچ بُدھی میگھ ناد اُن پربھو کو بھی اپنی مایا دکھلاتا ہے۔

نبھ چڑھ برش بپل انگارا ۔ مہی تے پرگٹ ہوہیں جل دھارا
نانا بھانت پساچ پساچی ۔ مارو کاٹو دھنی بولہیں ناچی

آکاش میں اونچے چڑھ کر وہ بہت سے انگارے برسانے لگا ۔ پرتھوی سے جل کی دھارائیں پرگٹ ہونے لگیں ۔ بھانت بھانت کے بھوت اور بھوتنیاں "مارو کاٹ ڈالو" کی آواز کرنے لگیں ۔

کبہنسالبوپیر رودھر کچ ہاڑا ۔ برشے کبہنسوں اپل بہو چھاڑا
برش دھوری کینہہ سی اندھیارا ۔ سوجھ نہ آپن ہاتھ پسارا

وہ کبھی تو دشٹ (گندا) پیپ، خون بال اور ہڈیاں برساتا تھا اور کبھی بہت سے پتھروں کی بارش کرتا تھا ۔ پھر اُس نے دھول برسا کر ایسا اندھیرا کر دیا کہ اپنا ہاتھ پسارا بھی نہیں سوجھتا تھا ۔

کپی اکلانے مایا دیکھیں ۔ سب کر مرن بنا ایہی لیکھیں
کوتک دیکھ رام مسکانے ۔ بھئے سبھیت سکل کپی جانے

مایا دیکھ کر بانر فوج دل چھوڑ بیٹھی ۔ سبھی سوچنے لگے کہ اسطرح میگھ ناد کی مایا چلتی رہی ۔ تو اس حساب سے تو سب کی موت آئی سمجھو ۔ یہ تماشہ دیکھ کر شری رام چندر جی مسکرائے ۔ انہوں نے جان لیا کہ بانر دل ڈر کے مارے سہم گئے ہیں ۔

ایک بان کاٹی سب مایا ۔ جمے دن کر ہر تمر نکایا
کرپا درشٹی کپی بھالو بلوکے ۔ بھئے پربل رن رہیں نہ روکے

تب شری رام جی نے ایک ہی بان سے مایا کاٹ ڈالی ۔ مانو سورج نے مہا اندھکار کو نشٹ کر دیا ہو ۔ پھر انہوں نے بانر اور بھالوؤں پر کرپا درشٹی کی جس سے وہ ایسے پربل ہو گئے ۔ کہ لڑائی سے روکنے پر بھی نہیں رُکتے تھے ۔

آئیس مانگ رام پہیں انگد آدی کپی ساتھ
لچھمن چلے کرودھ ہو بان سراسن ہاتھ

شری رام جی کی آگیا مانگ کر لچھمن جی کرودھ میں بھر کر ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے انگد اور دوسرے بانر یودھاؤں کو ساتھ لے کر چلے ۔

چھتج نین اُر باہو بسالا ۔ ہم گری نبھ تن کچھ ایک لالا
اِہاں دسانن سبھٹ پٹھائے ۔ نانا استر سستر گہہ دھائے

اُن کے لال نیتر ہیں ۔ چھاتی چوڑی ہے ۔ اور بازو لمبے ہیں ہماچل پربت کے سمان چمکتا ہوا گورے رنگ کا شریر ہے جس میں کچھ لالی بھی ملی ہوئی ہے ۔ ادھر راون نے بھی بڑے بڑے یودھا بھیجے ۔ جو بہت سے استر سستر لے کر دوڑے ۔

بھودھر نکھ بٹپ آیدھ دھاری ۔ دھائے کپی جے رام پکاری
بھڑے سکل جورنہی سن جوری ۔ اِت اُت جے اچھا نہیں تھوری

بانر ہاتھوں میں پہاڑ اور درخت روپی ہتھیار لئے اور تیز ناخنوں سے مسلح ہو کر شری رام چندر جی کی جے پکارتے ہوئے دوڑے بانر اور راکشس ایک سے ایک گتھم گتھا ہو گئے ۔ ادھر اُدھر دونوں دلوں میں اپنی اپنی فتح کی بڑی زبردست خواہش بنی ہوئی ہے ۔

مشٹکنہ لاتنہہ دانتنہہ کاٹہیں ۔ کپی جے سیل مار پنی ڈاٹہیں
مارو مارو دھرو دھرو دھرو مارو ۔ سیس توڑ گہہ بھجا اُپارو

بانر مکوں اور لاتوں سے مارتے ہیں ۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں ۔ وجے شیل بانر انہیں مار کر پھر ڈانٹتے ہیں ۔ مارو ۔ مارو ۔ پکڑلو ۔ پکڑو پکڑ کر مار ڈالو ۔ سر توڑ دو ۔ اور بازو پکڑ کر اُکھاڑ ڈالو ۔

اس رو پوری رہی نو کھنڈا ۔ دھاوہیں جہنہ تہنہ رُنڈ پرچنڈا
دیکھہیں کوتک نبھ سُر برندا ۔ کبہوں کھید کبہوں انندا

نو کھنڈوں پر ایسی آواز گونج رہی ہے ۔ پرچنڈ دھڑ ادھر اُدھر دوڑ رہے ہیں ۔ آکاش میں دیوتاؤں کے گروہ یہ لڑائی کا تماشا دیکھ رہے ہیں ۔ انہیں کبھی تو دکھ (جب راکشس قابو پاتے ہوئے نظر آئیں) اور کبھی آنند (جب بانروں کا پلڑا بھاری دکھائی دے) ہوتا ہے ۔

رُدھر گاڑ بھر بھر جمیو اُوپر دُھور اُڑائے
جنُ انگار راسنہہ پر مرتک دھوم رہیو چھائے

خون سے گڑھے بھر گئے ۔ اور اُس پر دھول اُڑ اُڑ کر پڑ رہی ہے وہ دردناک منظر ایسا ہے ۔ مانو انگاروں کے ڈھیر پر موت کا دھواں چھا رہا ہو ۔

گھائل بیر راجہیں کیسیں ۔ کسمت کنسک کے تروجیسیں
لچھمن میگھ ناد دو جودھا ۔ بھرہیں پرسپر کراتی کرودھا

گھائل ہوئے یودھا پرتھوی پر پڑے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں ۔ جیسے پھولے ہوئے ٹیسو کے پیڑ ہوں ۔ لکشمن اور میگھ ناد دونوں بہادر بڑی طیش میں آ کر ایک دوسرے سے بھڑتے ہیں ۔

ایک ہی ایک سکے نہیں جیتی ۔ نسیچر چھل بل کرے انیتی
کرودھ ونت تب بھیئو انتنتا ۔ بھنجیو رتھ سارتھی نرشنتا

ایک دُوسرے کو جیت نہیں سکتا۔ میگھ ناد بہت داؤ پیچ اور دہرم ودھ کرنی کرتا ہے ۔ تب شری لکشمن جی بہت جوش میں بھر گئے ۔ انھوں نے میگھ ناد کے رتھ کو فوراً توڑ ڈالا اور سارتھی کو مار دیا۔

نانا بدھی پر ہار کر سیشا ۔ راچھس بھیئو پران اوسیشا
راون سُت نج من انُومانا ۔ سنکٹھ بھیئو ہری ہبی مم پرانا

لکشمن میگھ ناد پر طرح طرح کے وار کرنے لگے ۔ جس سے میگھ ناد قریب المرگ ہو گیا ۔ تب میگھ ناد نے اپنے من میں سوچا کہ اب تو میرے پران ہی لے گا ۔ بڑا بھاری سنکٹ آن پہنچا ۔

بیر گھاتنی چھاڑ یسی سانگی ۔ تیج پُنج لچھمن اُر لاگی ؎
مُورچھا بھئی سکتی کے لاگیں ۔ تب چلی گیئو نکٹ بھے تیاگیں

(تب میگھ ناتھ نے ویر گھاتنی (بہادروں کو ہلاک کرنیوالی) شکتی لچھمن پر دے ماری ۔ وُہ تیج پُورن شکتی لچھمن جی کی چھاتی میں لگی ۔ شکتی کے لگتے ہی لچھمن جی کو مُورچھا آ گئی ۔ تب میگھ ناد بید ھڑک اُن کے نزدیک چلا گیا ۔

میگھ ناد سم کوٹ سہت جو دھا رہے اُٹھائے
جگت آدھار اسیش کیہہ اُٹھے چلے کھسیائے

لچھمن جی کے شریر کو سو کروڑ میگھ ناد کے سمان بلوان یودھا اُٹھانے لگے ۔ لیکن جگت کے آدھار سروپ شری لکشمن جی اُن سے کیسے اُٹھائے جا سکتے تھے ؟ تب وُہ ہار مان کر شرمندہ ہو کر چلے گئے ۔

سنُو گرجا کرودھ آنل جاسُو ۔ جارے بھُون چاری دس آسُو
سک سنگرام جیت کو تا ہی ۔ سیوہیں سُر نر اگ جگ جاہی

شِو جی کہتے ہیں ۔ ہے پاربتی ! سُنو جن کی کرودھ اگنی چودہ لوکوں کو ایک آن میں بھسم کر دیتی ہے ۔ اور جن کی سیوا دیوتا منش اور سب جڑ چیتن پرانی کرتے ہیں ۔ اُن لکشمن جی کو بھلا سنسار میں کون جیت سکتا ہے ۔

یہ کوتوہل جانے سوئی ۔ جا پر کرپا رام کے ہوئی
سندھیا بھئی پھر دوؤ باہنی ۔ لگے سنبھارن نج نج انی ؎

اس لیلا کو وہی جان سکتا ہے ۔ جس پر کہ شری رام جی کی کرپا ہو ۔ شام ہونے پر دونوں طرف کی سینا واپس لوٹ پڑی ۔ اور دونو طرف کے سینا پتی اپنی اپنی سینا کی دیکھ بھال کرنے لگے ۔

بیاپک برہم اجت بھُونیشور ۔ لچھمن کہاں بُوجھ کرُونا کر
تب لگ لے آئیو ہنُومانا ۔ انج دیکھ پربھو اتی دُکھ مانا

ویاپک ، برہم ، اجے ، برہمانڈ کے سوامی اور دیا کے بھنڈار شری رام چندر جی نے پُوچھا لکشمن کہاں ہے ؟ تب تک ہنُومان جی اُنہیں اُٹھا کر لے آئے ۔ چھوٹے بھائی کو اِس مردہ حالت میں دیکھ کر پربھو بہت ہی دُکھی ہوئے ۔

جاموِنت کہہ بید سُشینا ۔ لنکا رہے کو پٹھئی لینا
دھر لگھُو رُوپ گیئو ہنومنتا ۔ آنیو بھون سمیت ترنتا

جاموِنت نے کہا ۔ کہ لنکا میں سُکھین نامی وید رہتا ہے اُس کو یہاں لانے کے لئے کسی کو بھیجنا چاہیے ۔ ہنُومان جی چھوٹا رُوپ دھر کر گئے اور سُکھین وید کو سمیت اُس کے گھر کے فوراً ہی اُٹھا لائے

رام پدار بند سِر نائیو آئے سُکھین ۔
کہا نام گری اوشدھی جاہو پون سُت لین

سُکھین وید نے آتے ہی شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سر نوایا اور کہا ۔ کہ ہے ہنُومان ! دروناچل پربت پر سے سنجیونی بوٹی لینے جاؤ ۔

رام چرن سرسج اُر راکھی ۔ چلا پربھنجن سُت بل بھاکھی ؎
اُہاں دُوت ایک مرم جناوا ۔ راوَن کال نیمی گرہ آوا ۔

شری رام جی کے چرن کملوں کا ہردے میں دھیان کر کے پون کمار ہنُومان جی اپنی طاقت کا سب کو یقین دلا کر چلے ۔ اُدھر کسی جاسُوس نے راوَن کو یہ اطلاع پہنچا دی ۔ تب راوَن کال نیمی کے گھر آیا ۔

دس مکھ کہا مرم تیہی سُنا ۔ پُنی پُنی کال نیمی سر دُھنا
دیکھت تمہہ ہی نگر جیہیں جارا ۔ تاسُ پنتھ کو رُوکن پارا ؎

راوَن نے اُس کو سارا حال کہہ سُنایا ۔ کال نیمی سُن کر سر پیٹنے لگا ۔ اُس نے راوَن کو کہا ۔ کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے جو جہادیر

لنکا کو جلا کر صاف نکل گیا۔ اُس کا راستہ کون روک سکتا ہے ؟

بھج رگھوپتی کرو ہت اپنا۔ چھاڑہو ناتھ مرشا جلپنا
نیل کنج تن سندر سیاما۔ ہردے راکھُ لوچن ابھیراما

اس لئے شری رگھوناتھ جی کا بھجن کر کے اپنا کلیان کرو۔

ہے ناتھ! جھوٹی بک بک چھوڑ دو۔ آنکھوں کو سُکھ دینے والے نیل کمل کے سمان سندر شیام شریر کا اپنے ہردے میں دھیان دھرو۔

میں تیں مور موڑھتا تیاگو۔ مہاموہ نسی سوتت جاگو
کال بیال کر بھچھک جوئی۔ سپنے ہُوں سمر کہ جیتیئے سوئی

اہنکار، ممتا، موہ کو تیاگ دو۔ اگیان روپی رات میں سو رہے ہو۔ سو جاگ اُٹھو۔ جو کال روپی سانپ کو بھی ہڑپ کرنے والا ہے۔ کیا کبھی وہ خواب میں بھی لڑائی میں جیتا جا سکتا ہے ؟

سُن دس کنٹھ رسان اتی تیہہ من کینہ بچار
رام دوت کر مروں بروُ یہ کھل رت مل بھار

کال نیمی کی اِن باتوں کو سُنکر راون آگ بگولا ہو گیا۔ تب کال نیمی نے من ہی من میں وچار کیا کہ دُشٹ تو مہا پاپوں میں ڈوبا ہُوا ہے۔ اِس لئے اِس کے ہاتھوں سے مرنے کی بجائے تو یہ کہیں بہتر ہے۔ کہ شری رام جی کے دُوت کے ہاتھوں مارا جاؤں۔

اس کہہ چلا رچیسی مگ مایا۔ سر مندر بر باگ بنایا
مارت سُت دیکھا شبھ آشرم۔ مُنی ہی بُوجھِ جل پیوں جائے شرم

وہ من میں ایسا وچار کر کے چلا۔ اور راستے میں مایا رچائی۔ تالاب مندر اور سندر باغ بنایا۔ ہنومان جی نے سندر آشرم دیکھ کر سوچا کہ مُنی سے پُوچھ کر جل پی لوُں۔ جس سے تھکاوٹ دُور ہو جائے

راچھس کپٹ بیش تہنہ سوہا۔ مایا پتی دُوت ہی چہہ موہا
جائے پون سُت نائیو ماتھا۔ لاگ سو کہے رام گن گاتھا

راکشس وہاں کپٹ سے مُنی کا بھیس بنائے شوبھا پا رہا تھا۔ وہ مورکھ اپنی مایا سے مایا کے سوامی شری رام جی کے دُوت کو موہ میں ڈالنا چاہتا تھا۔ پون کمار ہنومان جی نے اُس کے چرنوں میں جا کر سر جھکایا۔ وہ کپٹی شری رام جی کے گنوں کی کتھائیں کہنے لگا۔

ہوت مہا رن راون رامہی۔ جتہیں رام نہ سنسیہ یا مہیں

اہاں بسیں میں دیکھیُوں بھائی۔ گیان درشٹی بل موہی ادھیکائی

وہ بولا۔ راون اور رام میں بڑا گھمسان کا رن پڑا ہے۔ بلاشک و شُبہ شری رام جی ہی جیتیں گے۔ میں یہاں بیٹھا ہی سب یُدھ کا حال دیکھ رہا ہُوں۔ ہے بھائی! مجھ میں دوِیہ درشٹی کی بڑی شکتی ہے۔

ماگا جل تیہیں دینہہ کمنڈل۔ کہہ کپی نہیں اگھاؤں بتھور جل
سر مجن کر آتر آوہو۔ دیچھا دیئوں گیان جیہیں پاوہو

ہنومان جی نے اُس سے جل مانگا۔ تو اُس نے کمنڈل دے دیا۔ ہنومان جی نے کہا کہ اتنے تھوڑے سے جل سے میری پیاس نہیں بجھے گی۔ تب وہ بولا۔ تالاب میں نہا کر فوراً یہاں چلے آؤ میں تب تمہیں گرو منتر دوُں گا۔ جس سے تم گیان کو پراپت کر لوگے۔

سر پیٹھت کپی پد گہا مکریں تب اکلان
ماری سو دھر دوِیہ تن چلی گگن چڑھ جان

تالاب میں پاؤں رکھتے ہی ایک مچھلی نے ہنومان جی کے پاؤں کو پکڑ لیا۔ تب تو ہنومان جی گھبرائے ہنومان جی نے اُس مچھلی کو مار ڈالا۔ تب وہ دوِیہ شریر پا کر بمان پر چڑھ کر آکاش کو چلی۔

کپی تو درس بھئیوں نشپاپا۔ مٹا تات مُنی بر کر ساپا
مُنی نہ ہوئے یہ نسیچر گھورا۔ مانہو ستیہ بچن کپی مورا

اُس نے کہا۔ ہے ہنومان! آپ کے درشن سے میں پاپ رہت ہو گئی۔ ہے تات! مُنی شریشٹھ کا شاپ مٹ گیا۔ ہے بانر! یہ مُنی نہیں ہے۔ بلکہ ایک بھیانک راکشس ہے میرا بچن سچ مانو۔

اس کہہ گئی اپچھرا جبہیں۔ نسیچر نکٹ گئیو کپی تبہیں
کہہ کپی مُنی گر دچھنا لیہو۔ پاچھیں ہم ہی منتر تم دیہو

ایسا کہہ کر وہ اپسرا جو مُنی کے سراپ سے مچھلی بنی ہوئی تھی، اپنے اصلی رُوپ کو پا کر چلی گئی۔ اُس وقت ہنومان جی راکشس کال نیمی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ ہے مُنی! پہلے گُرو دکشنا لے لیجئے اور پیچھے مجھے گرو منتر دیجئے۔

سر لنگور لپیٹ پچھارا۔ نج تن پرگٹیسی مرتی بارا
رام رام کہہ چھاڑیسی پراناں۔ سُن من ہرش چلیئو ہنوماناں

ہنومان جی نے اُس کے سر کو اپنی پونچھ میں لپیٹ کر اُسے مار دیا۔ مرتے وقت اُس نے اپنا اصلی راکشس رُوپ پرگٹ

کیا۔ اور رام رام کہہ کر پران تیاگ دیئے۔ راکشس کے منہ سے رام رام کا شبد سُن کر ہنومان جی بہت پرسن ہوئے۔ اور آگے چل پڑے

دیکھا سیل نہ اوشدھ چینہا۔ سہسا کپی اُپار گری لینہا
گہہ گری نسی نبھ دھاوت بھیئو۔ اودھ پُری اوپر کپی گیئو

ہنومان جی درونا چل پربت پر پہنچے۔ لیکن سنجیونی بوٹی کو نہ پہچان سکے۔ تب اُنہوں نے ایک دم پہاڑ کو ہی اکھاڑ لیا۔ پہاڑ کو لے کر ہنومان جی رات کو ہی آکاش مارگ سے دوڑ کر چلے۔ اور ایودھیا پوری کے اوپر پہنچ گئے۔

دیکھا بھرت بسال اتی نسیچر من انومان
بنو پھر سایک چار سیئو چاپ سترون لگ تان

بھرت جی نے آکاش میں بہت ہی بڑے بھاری شریر دھاری کو دیکھا۔ تب اُنہوں نے من میں سوچا۔ کہ یہ کوئی راکشس ہے، اُنہوں نے کانوں تک دھنش کو کھینچ کر بنا پھل کا ایک بان مارا۔

پرے سیئو مورچھ بھی لاگت سایک۔ سمرت رام رام رگھو نایک
سُنِ پریہ بچن بھرت تب دھائے۔ کپی سمیپ اتی آتر آئے

بان لگتے ہی ہنومان جی رام رام کہہ کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ رام رام کے پیارے بچنوں کو سُنکر بھرت جی دوڑے اور بڑے بے قرار ہو کر ہنومان جی کے پاس آئے۔

بکل بلوک کیس اُر لاوا۔ جاگت نہیں بہو بھانت جگاوا
مُکھ ملین من بھئے دُکھاری۔ کہت بچن بھر لوچن باری

ہنومان جی کو بیاکل دیکھ کر بھرت جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ اُنہوں نے بہت طرح سے ہنومان جی کو جگایا لیکن وہ جاگتے نہ تھے۔ تب بھرت جی کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ وہ من میں بڑے دُکھی ہوتے۔ اور نینوں میں آنسو بھر کر یہ بچن بولے۔

جیہیں بدھی رام بِمکھ موہی کینہا۔ تیہیں پُنی یہ دارُن دُکھ دینہا
جوں مورے من بچ اُرُ کایا۔ پریتی رام پد کمل امایا

جس بدھاتا نے مجھے شری رام جی سے بمکھ کیا۔ اُنہوں نے ہی اب یہ پھر ناقابل برداشت دُکھ دیا ہے۔ اگر من بچن اور شریر سے شری رام جی کے چرن کملوں میں میرا نشکام اور سچا پریم ہو۔

توں کپی ہوؤ بگت شرم سُولا۔ جوں مو پر رگھوپتی انوکولا
سُنت بچن اُٹھ بیٹھ کپیسا۔ کہہ جے جے تی کوسلا دھیسا

اور شری رگھو ناتھ جی مجھ پر پرسن ہوں۔ تو یہ بانر پیڑا سے رہت ہو کر تازہ دم ہو جائے۔ یہ بچن سُنکر ہنومان جی اودھ پتی شری رام چندر جی کی جے ہو۔ جے ہو کہتے ہوئے اُٹھ بیٹھے۔

لینہہ کپی ہی اُر لائے پلکت تن لوچن سجل
پریتی نہ ہردے سمائے سمر رام رگھوکل تلک

بھرت جی نے ہنومان جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اُن کا شریر پریم کے مارے پُلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنند کے آنسو چھلک پڑے۔ شری رگھو ناتھ جی کا سمرن کر کے بھرت جی کے ہردے میں پریم اُچھل اُچھل پڑتا تھا۔

تات کُسل کہو سُکھ ندھان کی۔ سہت انج اُرُ مات جانکی
کپی سب چرت سماس بکھانے۔ بھئے دُکھی من ہو پچھتانے

بھرت جی بولے۔ ہے تات! لکشمن جی اور جانکی جی سمیت سکھ ندھان شری رام چندر جی کی کشل کہو۔ شری ہنومان جی نے سب حال مختصراً کہہ سُنایا۔ بھرت جی سُنکر بہت دُکھی ہوئے اور من میں پچھتانے لگے۔

اہہ دیو میں کت جگ جائیوں۔ پربھو کے ایکہو کاج نہ آئیوں
جانِ کواوسر من دھر دھیرا۔ پُنی کپی سُن بولے بل بیرا

ہا دیوا! میں جگت میں دیر تھا ہی پیدا ہوا۔ جو پربھو شری رام جی کے ایک بھی کام نہ آیا۔ پھر برے وقت کا وقت نہ جان کر من میں دھیرج دھر کر مہابلوان بھرت جی بولے۔

تات گہرُ ہوئیہی توہی جاتا۔ کاج نسا ئیہی ہوت پربھاتا
چڑھ مم سایک سیل سمیتا۔ پٹھوؤں توہی جہں کرپا نکیتا

ہے تات! تمہیں جانے میں دیر ہو جائے گی۔ اور سورج نکلتے ہی کام بگڑ جائے گا۔ اس لئے تم پربت سمیت میرے بان پر چڑھ جاؤ۔ میں تمہیں کرپا کے دھام شری رام جی کے پاس پہنچائے دیتا ہوں۔

سُنِ کپی من اُپجا ابھیمانا۔ مورے بھار چلیہی کیمے باناً
رام پربھاو بچار بہوری۔ بندی چرن کہہ کپی کر جوری

بھرت جی کی یہ بات سُنکر ہنومان جی کے من میں اُبھیمان پیدا ہُوا کہ میرے بوجھ سے یہ بان بھلا کیسے چلے گا؟ لیکن پھر شری رام جی کی مہما کا دچار کر کے اُنہوں نے بھرت جی کی چرن بندنا کر کے ہاتھ جوڑ کر یہ بچن کہے۔

تو پرتاپ اُر راکھ پربھو جیہوں ناتھ ترنت
اس کہہ آیس پائے پد بندی چلیو ہنومنت

ہے ناتھ! ہے پربھو! میں آپ کے پرتاپ کا ہردے میں دھیان دھر کر فوراً چلا جاؤں گا۔ ایسا کہہ کر اور بھرت جی سے آگیا پا کر اُن کی چرن بندنا کر کے ہنومان جی چلے۔

اُہاں رام لچھمن ہی نہاری۔ بولے بچن منج انوسار ی
اردھ رات گئی کپی نہیں آیئو۔ رام اُٹھائے انج اُر لائیو

اُدھر لچھمن جی کو دیکھ کر شری رام جی سادھارن منشوں کی طرح بچن بولے۔ آدھی رات گزر گئی۔ ابھی تک ہنومان جی نہیں آئے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لکشمن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

سکہو نہ دکھت دیکھ موہی کاؤ۔ بندھو سدا تو مردل سبھاؤ
مم ہت لاگ تجیہو پت ماتا۔ سہیہو بپن ہم آتپ باتا

اور بولے۔ ہے بھائی! تم مجھے کبھی دُکھی نہ دیکھ سکتے تھے۔ تمہارا بڑا ہی کومل سبھاؤ تھا۔ میرے سُکھ کے لئے تم نے ماتا پتا کو چھوڑا اور بن میں جاڑا گرمی اور تیز ہوا سب کچھ برداشت کیا۔

سو انوراگ کہاں اب بھائی۔ اُٹھہو نہ سُن مم بچن بکلائی
جوں جنتیو بن بندھو بچھوہو۔ پتا بچن منتیو نہیں اوہو

ہے بھائی! اب وہ پریم کہاں گیا؟ جو میرے دُکھ بھرے بچنوں کو سُنکر اُٹھتے نہیں۔ اگر مجھے پہلے ہی سے پتہ ہوتا کہ بن میں بھائی کا بچھوڑا ہو گا۔ تو میں پتا کے بچنوں کو بھی نہ مانتا۔

ست بت ناری بھون پریوارا۔ ہوہیں جاہیں جگ بارہیں بارا
اس بچار جیہ جاگہو تاتا۔ ملے نہ جگت سہودر بھراتا

پتر، دھن، استری، گھر، پریوار یہ بار بار سنسار میں ہوتے ہیں اور جاتے ہیں۔ لیکن دُنیا میں ماں جائے بھائی نہیں ملتے۔ ہردے میں ایسا دچار کر ہے تات! جاگو۔

جتھا پنکھ بنو کھگ اتی دینا۔ منی بنو پھنی کری بر کر ہینا
اس مم جیون بندھو بنو توہی۔ جوں جڑ دیو جیاوے موہی

جیسے پروں کے بغیر پنچھی، منی کے بغیر سانپ اور سونڈ کے بغیر ہاتھی بہت ہی دین دُکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں ہے بھائی! اگر مورکھ قسمت مجھے بھی زندہ رکھے تو تمہارے بغیر میرا جیون بھی ویسا ہی دردناک ہو گا۔

جیہوں اودھ کون منہہ لائی۔ ناری ہیتو پریہ بھائی گنوائی
برہ اپجس سہیوں جگ ماہیں۔ ناری ہانی بسیش چھت ناہیں

استری کے لئے پیارے بھائی کو کھو کر میں اودھ پوری میں کون سا منہ لے کر جاؤں گا؟ ہے بھائی! ایسے تو سیتا جی کے چھن جانے کی بدنامی سہن کرنا میرے لئے کہیں اچھا اور آسان تھا۔ کیوں کہ استری کے چھن جانے کی ہانی تمہارے جُدا ہو جانے کی ہانی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

اب اپ لوک سوک ست تورا۔ سہہ ہی نٹھر کٹھور اُر مورا
نج جننی کے ایک کمارا۔ تات تاس تم پران ادھارا

ہے بھائی! میرا بے رحم اور کٹھور ہردہ یہ بدنامی اور تمہارے وِیوگ کا دُکھ دونوں ہی سہن کرے گا۔ لیکن ہے تات! تم اپنی ماتا کے ایک ہی پتر اور پران آدھار ہو۔

سونپیسی موہی تمہہ ہی گہہ پانی۔ سب بدھی سکھد پرم ہت جانی
اُتر کاہ دیہیوں تیہی جائی۔ اُٹھ کن موہی سکھاوہو بھائی

سب پرکار سے مجھے سُکھ دینے والا اور میری بہت سی بھلائی کا خیال کر کے اُنہوں نے تیرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سونپا تھا۔ میں اب جا کر انہیں کیا جواب دوں گا۔ ہے بھائی! تم اُٹھ کر مجھے کیوں نہیں سمجھاتے۔

بہو بدھی سوچت سوچ بموچن۔ سروت سلل راجو دل لوچن
اُما ایک اکھنڈ رگھو رائی۔ نر گتی بھگت کرپال دکھائی

جن کا سمرن کر کے سب چنتا دُور ہو جاتی ہے۔ وہ چنتا کو چھڑانے والے پربھو بہت طرح سے سوچ کر رہے ہیں۔ ان کے کمل کی پنکھڑیوں کے سمان سُندر نیتروں سے شوک کے

آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔ شِو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! شری رگھوناتھ جی ایک واحد اور اکھنڈ ہیں۔ بھگت پر کرپا کرنے والے بھگوان نے لیلا کر کے منش کی حالت دکھلائی ہے۔

پربھو پرلاپ سُنِ کان بِکل بھئے بانر نکر
آئی گئیو ہنومان جمی کرونا مہہ بیر رس

پربھو کے لیلا مانو سے کئے گئے ورلاپ کو کانوں سے سُنکر بانر دل ویاکُل ہو گئے۔ اتنے میں ہنومان جی آ پہنچے۔ مانو رس اور دیا کے پرسنگ میں وِیرتا کا پرسنگ آ گیا ہو۔

ہرشی رام بھینٹیو ہنومانا۔ اتی کرتگیہ پربھو پرم سُجانا
ترت بید تب کینہہ اُپائی۔ اُٹھ بیٹھے لچھمن ہرشائی

شری رام جی پرسن ہو کر ہنومان جی کو گلے لگا کر ملے۔ پربھو پرم چتُر اور بہت ہی احسان مند ہیں۔ تب فوراً ہی سُکھین وید نے دوائی تیار کر کے لکشمن جی کو پلائی۔ وہ فوراً ہی پرسن ہو کر اُٹھ بیٹھے۔

ہردے لائی پربھو بھینٹیو بھراتا۔ ہرشے سکل بھالو کپی براتا
کپی پنی بید تہاں پہنچا وا۔ جیہی بِدھی تبہیں تاہی لے آوا

پربھو شری رام جی لکشمن جی کو چھاتی سے لگا کر ملے۔ بھالو اور بانروں کے دل سب پرسن ہو گئے۔ پھر ہنومان جی جس طرح پہلے سکھین وید کو لنکا سے لائے تھے۔ اُسی پرکار اُسے وہاں پہنچا آئے۔

یہ برتانت دسانن سُنیو۔ اتی بشاد پُنی پُنی سر دھُنیو
بیاکُل کُنبھ کرن پہیں آوا۔ بِبِدھ جتن کرتا ہی جگاوا

یہ سماچار جب راون نے سُنا۔ تو وہ کلیش کے مارے بار بار سر پیٹنے لگا۔ وہ گھبرایا ہوا کنبھ کرن کے پاس آیا اور بہت سے اُپائے کر کے اُس نے اس کو نیند سے جگایا۔

جاگا نسیچر دیکھیے کیسا۔ مانہوں کال دیہہ دھر بیسا
کُنبھ کرن بوجھا کہو بھائی۔ کاہے تو مکھ رہے سُکھائی

کنبھ کرن اُٹھ بیٹھا۔ وہ ایسا دکھائی دیتا ہے۔ مانو کال مجسّم رُوپ ہو کر بیٹھا ہو۔ کنبھ کرن نے راون سے پوچھا۔ کہو بھائی۔ تمہارے مُکھ کیوں سُوکھ رہے ہیں۔

کتھا کہی سب تیہیں ابھیمانی۔ جیہی پرکار سیتا ہر آنی
تات کپن ہہ سب نسیچر مارے۔ مہا مہا یودھا سنگھارے

ابھیمانی راون نے سیتا جی کے ہرن سے لے کر اب تک کی ساری کتھا کہہ کر سُنائی۔ اور کہا۔ ہے تات! بانروں نے سب راکشس مار ڈالے۔ بڑے بڑے مکھیا یودھاؤں کو بھی ہلاک کر دیا۔

دُرمکھ سُر رِپو منُج اہاری۔ بھٹ اتی کایہ اکمپن بھاری
اپر مہودر آدک بیرا۔ پرے سمر مہی سب رن دھیرا

دُرمکھ، دیوانتک، نرانتک، اتی کایا۔ اکمپن اور مہودر وغیرہ مشہور مشہور ویر سبھی یُدھ میں کام آ چکے ہیں۔

سُن دسکندھر بچن تب کُنبھ کرن بِلکھان
جگدمبا ہر آنی اب سٹھ چاہت کلیان

تب راون کے بچن سُنکر کنبھ کرن تڑپ کر بولا۔ ارے مورکھ! جگت ماتا جانکی جی کو چھین کر اب تُو اپنی بھلائی چاہتا ہے۔

بھل نہ کینہہ تیں نسیچر ناہا۔ اب موہی آئے جگایہی کاہا
اجہوں تات تیاگ ابھیمانا۔ بھجہو رام ہوئیہی کلیانا

ہے راکشس راج! تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب مجھے جگانے سے کیا مطلب؟ ہے تات! اب بھی ابھیمان چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کرو۔ بس اسی میں تمہارا کلیان ہے۔

ہیں دس سیس منُج رگھونایک۔ جاکے ہنومان سے پایک
اہہ بندھو میں کینہہ کھوٹائی۔ پرتھمہیں موہی نہ سنائے ہی آئی

ہے دس مُکھ! جن کے ہنومان جیسے سیوک ہیں۔ وہ رگھوناتھ جی کیا منش ہیں؟ ہائے بھرا! تو نے بہت بُرا کیا۔ پہلے ہی آ کر یہ سارا حال مجھے کیوں نہ بتایا؟

کینہہُ پربھو برودھ تیہی دیوک۔ سیو برنچی سُر جاکے سیوک
نارد مُنی موہی گیان جو کہا۔ کہتیؤ توہی سمے نرہا

ہے سوامی! تم نے اُس پرم دیوتا سے دُشمنی سہیڑ لی ہے جس کے شِو برہما آدی دیوتا سیوک ہیں۔ نارد مُنی نے مجھے جو گیان کہا تھا۔ وہ میں تجھے سُناتا۔ لیکن اب تو وقت ہی ہاتھ سے نکل گیا۔

اب بھرِ انک بھینٹ موہی بھائی۔ لوچن سپھل کروں میں جائی
سیام گات سر سیر وُہ لوچن۔ دیکھوں جائے تاپ ترے لوچن

ہے بھائی! اب تو آخری بار مجھ سے بغلگیر ہو کر مِل لے۔ میں جا کر اپنے نیتر سپھل کروں تینوں تاپوں کو چھڑانے والے شیام شریر کمل نیتر بھگوان شری رام جی کے جا کر درشن کروں۔

رام رُوپ گُن سمِرت مگن بھیئو چھن ایک
راون مانگیو کوٹ گھٹ مد اُرو مہش انیک

شری رام جی کے رُوپ اور گُنوں کا سمرن کر کے وہ پل بھر کے لئے اُن کے پریم میں مگن ہو گیا۔ پھر اُس نے راون سے کروڑوں شراب کے بھرے ہوئے گھڑے اور بے شمار بھینسے منگوائے۔

مہش کھائے کر مدرا پانا۔ گرجا بجر اگھات سمانا
کُنبھ کرن دُرمد رن رنگا۔ چلا دُرگ تج سین نہ سنگا

بھینسے کھا کر اور شراب پی کر وہ بجلی کے سمان کڑکا۔ وہ لڑائی کے نشے میں بدمست ہو کر قلعہ چھوڑ کر چلا۔ اُس کے ساتھ فوج نہ تھی۔

دیکھ بھبھیشن آگیں آئیو۔ پریو چرن نج نام سُنائیو
انج اُٹھائے ہردے تیہی لائیو۔ رگھوپتی بھگت جان من بھائیو

کُنبھ کرن کو دیکھ کر بھبھیشن جی آگے آئے اپنا نام بتلا کر وہ اُن کے چرنوں پر گر پڑے۔ چھوٹے بھائی کو اُٹھا کر کُنبھ کرن نے چھاتی سے لگا لیا اور شری رگھو ناتھ کا بھگت جان کر وہ اُن پر بہت پرسن ہوئے۔

تات لات راون موہی مارا۔ کہت پرم ہت منتر بچارا
تیہیں گلانی رگھوپتی پہیں آئیوں۔ دیکھ دین پربھو کے من بھائیوں

ہے تات! مَیں نے راون کو نیک صلاح دی تھی۔ لیکن اُس نے میرے لات ماری۔ اُسی ہانی کے مارے میں شری رگھو ناتھ جی کے پاس آیا۔ مجھے دین دُکھی دیکھ کر پربھو مجھ پر بہت پرسن ہوئے۔

سنو سُت بھیئو کال بس راون۔ سو کہ مان اب پرم سکھاون
دھنیہ دھنیہ تیں دھنیہ بھبھیشن۔ بھئے ہو تات نسیچر کُل بھوشن

کُنبھ کرن نے کہا۔ ہے بیٹا! راون تو کال کے وش ہو گیا ہے۔ وہ اب کسی کی نصیحت کیا مانے گا۔ اُس کے سر پر موت ناچ رہی ہے۔ اس لئے اگر کوئی اُسے بھلے کی بات کہتا ہے۔ تو وہ اُسے بُری معلوم ہوتی ہے) ہے بھبھیشن! تو دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے۔ ہے تات! تو راکشس کُل کا

سرتاج ہو گیا۔

بندھو بنس تیں کینہہ اُجاگر۔ بھجیہو رام سوبھا سُکھ ساگر

ہے بھائی! تُو نے اپنے کُل کو چار چاند لگا دیئے۔ جو شوبھا اور سُکھ کے سمندر شری رام جی کے بھجن میں لگ گیا۔

بچن کرم من کپٹ تج بھجیہو رام رن دھیر
جاہو نہ نج پر سُوجھ موہی بھیئوں کال بس بیر

من بچن اور کرم سے کپٹ چھوڑ کر رن دھیر شری رام جی کا بھجن کرو۔ ہے بھائی! اب تم چلے جاؤ۔ مَیں کال کے وش ہوں۔ مجھے اپنا پرایا اس وقت کچھ نہیں سوجھتا۔

بندھو بچن سُن چلا بھبھیشن۔ آئیو جہہ تر لوک بھوشن
ناتھ بھودھر آکار سریرا۔ کُنبھ کرن آوت رن دھیرا

بھائی کے بچن سُن کر بھبھیشن جی لوٹ گئے۔ تینوں لوکوں کے سرتاج شری رام چندر جی کے پاس آ کر اُنہوں نے کہا۔ ہے ناتھ! پربت کے سمان وکرال شریر والا لڑاکا ویر کُنبھ کرن آ رہا ہے۔

ایتنا کپنہہ سُنا جب کانا۔ کلکلائے دھائے بلوانا
لئے اُٹھائے بِٹپ اُرو بھودھر۔ کٹکٹائے ڈارہیں تا اُوپر

بانروں نے جب کُنبھ کرن کے آنے کی خبر سُنی تو وہ سب بانر یودھا پرسن ہو کر دوڑے۔ درخت اور پہاڑ اُنہوں نے اُکھاڑ کر اُٹھا لئے اور کروُدھ سے دانت پیس کر کُنبھ کرن کے اُوپر پھینکنے لگے۔

کوٹ کوٹ گری سِکھر پرہارا۔ کریہں بھالو کپی ایک ایک بارا
مُریو من تن ٹریو نہ ٹاریو۔ جِمے گج ارک پھلن کو ماریو

ریچھ اور بانروں نے ایک ساتھ ہی کروڑوں پہاڑوں کے شِکھروں (تودوں) کو کُنبھ کرن پر پھینکا۔ لیکن کروڑوں واروں سے نہ تو من میں وہ ذرا گھبرایا اور نہ ہی شریر سے ڈگمگایا۔ وہ بانر اور بھالوؤں کے واروں کو کچھ بھی خیال میں نہ لاتے ہوئے برابر بڑھا چلا آ رہا ہے۔ جیسے کہ مدار کے پھولوں کی مار سے مست ہاتھی پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔

تب مارت سُت مُٹھکا ہنیو۔ پریو دھرنی بیاکُل سر دھُنیو
پُنی اُٹھ تیہیں ماریہ ہنومنتا۔ گھُرمت بھوتل پریو ترنتا

تب ہنومان جی نے کُنبھ کرن کے ایک زور سے گھونسا مارا۔ جس سے وِیاکُل ہو کر وہ پرتھوی پر گر پڑا۔ پھر کُنبھ کرن نے سنبھل کر ہنومان جی کو مارا۔

ہنومان جی جھک کر اگر زمین پر گر پڑے۔

پُنی نل نیل ہی اتنے پچھاڑے سی جھنڈ جھنڈ ٹپک ٹپک مار ستی
چلی بلی مکھ سین پرائی - اتی بھے ترسینت نہ کو وسموہائی

پھر اُس نے نل نیل اور کپیوں کو دھرتی پر دے مارا۔ اور دوسرے بے شمار باز اور ریچھ یودھاؤں کو ٹپک ٹپک کر زمین پر گرا دیا۔ بانر فوج بھاگ چلی۔ اُس کے بھے کے مارے سب ڈر گئے۔ کوئی سامنے نہیں ٹھہرتا۔

انگدادی کپی مورچھت کرسمیت سگریو
کانکھ داب کپی راج کہ چلا امت بل سینو

بے حد بلوان کنبھ کرن نے سگریو سمیت انگد وغیرہ باز یودھاؤں کو مورچھت کر دیا۔ اور پھر سگریو کو اپنی بغل میں دبا کر وہ لنکا کو چلا۔

اُماکرت رگھوپتی نرلیلا - کھیلت گرڑ جیسے اہی گن میلا
بھرکٹی بھنگ جو کال ہی کھائی - تاہی کہ سوہے ایسی لرائی

شیو جی کہتے ہیں۔ اے پاربتی! شری رگھوناتھ جی ویسے ہی منشیہ لیلا کر رہے ہیں۔ جیسے کہ گرڑ سانپوں کی ٹولیوں میں مل کر کھیلتا ہے۔ جو بھگوان اپنی جنبشِ ابرو (بھنوؤں کے اشارے) سے کال کو بھی ڈکار جاتے ہیں۔ انہیں کہیں ایسی لڑائی شوبھا دیتی ہے۔

جگ پاونی کیرتی بستریہیں - گائے گائے بھو ندھی نر تریہیں
مورچھا گئی مارت سُت جاگا - سگریو ہی تب کھوجن لاگا

بھگوان اس طرح زلیلا کر کے سنسار کو پوتر کرنے والی اپنی کیرتی (شہرت) پھیلاتے ہیں۔ جس کو گا گا کر منشیہ سنسار ساگر سے پار اُتر جائیں گے۔ ہنومان جی کی مورچھا کھل گئی۔ جاگ کر وہ سگریو کو ڈھونڈنے لگے۔

سگریو ہو کے مورچھا بیتی - نبک گیو تیہی مرتک پرتیتی
کاٹے سی دسن ناسکا کانا - گرج اکاش چلیو تیہیں جانا

سگریو کی بھی مورچھا کھل گئی۔ کنبھ کرن نے تو انہیں مرا ہوا ہی جانا تھا۔ وہ موقع پا کر بغل سے کود گئے۔ انہوں نے اپنے دانتوں سے کنبھ کرن کی ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ تب گرج کر آکاش کو چلے۔ تب کنبھ کرن نے جانا۔

گہیو چرن گہہ بھومی پچھارا - اتی لاگھو اُٹھ پنی تیہی مارا
پُنی آئیو پربھو پہیں بلوانا - جے تی جے تی جے کرپا ندھانا

اُس نے سگریو کے پاؤں پکڑ کر اُسے زمین پر ٹپک دیا۔ بڑی پھرتی سے اُٹھ کر سگریو نے اُس کو پھر مارا۔ تب بلوان سگریو پربھو کے پاس آئے اور بولے۔ کرپاندھان پربھو کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

ناک کان کاٹے جیہ جانی - پھرا کرودھ کر بھئی من گلانی
سہج بھیم پُنی بن شرتی ناسا - دیکھت کپی دل اپجی تراسا

جب کنبھ کرن نے اپنے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھے۔ تو وہ بڑا کھسیانہ ہوا۔ وہ غصے میں بھر کر پھر بانر سینا کی طرف لوٹا۔ ایک تو اُس کی شکل قدرتی ہی ڈراؤنی تھی۔ لیکن ناک اور کان کٹ جانے سے تو وہ بہت ہی ڈراؤنی شکل کا ہو گیا۔ جس کو دیکھ کر بانر دل ڈر کے مارے سہم گئے۔

جے جے جے رگھوبنس منی دھائے کپی دے ہو
ایک ہی بار تاسُ پر چھاڑیہ گری تر دُ جوہ

رگھوکل کے سرتاج شری رام جی کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا پکار کر تمام کروڑ بانر دوڑے۔ اور سب نے ایک ہی ساتھ اُس پر بہت سے پہاڑوں کے شکھروں اور درختوں کو اُکھاڑ کر گرایا۔

کنبھ کرن رن رنگ برُدھا - سنمکھ چلا کال جنُ کرُودھا
کوٹ کوٹ کپی دھر دھر کھائی - جنُ ٹیڈی گری گہاں سمائی

لڑائی کے نشے میں بدمست کنبھ کرن بانر سینا کے مقابلے کے لئے یوں بڑھا۔ مانو طیش میں آ کر خود کال ہی بڑھا چلا آ رہا ہے۔ وہ کروڑ کروڑ بانروں کو ایک ساتھ ہی پکڑ پکڑ کر کھانے لگا۔ بانر اُس کے منہ میں ایسے گھس رہے ہیں مانو پربت کی گپھا میں ٹڈیاں گھس رہی ہیں۔

کوٹنہ گہہ شریر سن مردا - کوٹنہ میج ملو مہی گردا
مکھ ناسا شرونہ کیں باٹا - نسیر پراہیں بھالو کپی ٹھاٹا

کروڑوں بانروں کو پکڑ کر اُس نے شریر سے ہی مسل دیا۔ کروڑوں کو ہاتھوں سے بھینچ کر دھرتی کی خاک میں ملا دیا۔ پیٹ میں گئے ہوئے بانر اور ریچھ اُس کے منہ ناک اور کانوں کے چھیدوں سے نکل نکل کر بھاگ رہے ہیں۔

رن مد مت نساچر دریا - بسو گرسہی جنُ ایہی بدھی اربا
مرے سبھٹ سب پھرہی پچھاریک - سوجھ نہ نین انہیں ترے گھیرے

لڑائی کے نشے میں بدمست راکشس اس طرح کا دکھائی دیتا ہے گویا مانو بدھاتا نے سارا سنسار ہی اُس کے کھانے کے لئے ارپن کر دیا ہو۔ سب یودھا بھاگ گئے وہ لوگ ...

نہیں ہوتے۔ اُنہیں آنکھوں سے کچھ سجھائی نہیں پڑتا۔ اور نہ ہی پکارنے پر کانوں سے سُنتے ہیں۔

کنبھ کرن کپی فوج بِڈاری۔ سُن دھائی رجنی چر دھاری ۲۔
دیکھ رام بکل کٹکائی ۲ ۔ رِپُو انیک نانا بِدھی آئی ۱۔

کنبھ کرن نے بانر فوج کو تتر بتر کر دیا۔ یہ سُن کر راکشس فوج بھی چڑھ دوڑی۔ شری رام چندر جی نے جب دیکھا۔ کہ بانر سینا حوصلہ چھوڑ بیٹھی ہے۔ اور دُشمن کی بھانت بھانت کی فوج چڑھ دوڑی ہے

سنو سُگریو بِبھیشن انج سنبھارہو سیِن
میں دیکھہوں کھل بل دل ہی بولے راجِو نین

تب کمل نیتر شری رام چندر جی بولے۔ ہے سُگریو ببھیشن اور لکشمن! سنو۔ میں تو دُشٹ کنبھ کرن سے طاقت آزمائی کرتا ہوں اور تم سب مل کر راکشس فوج کو سنبھالو۔

کر سارنگ ساج کٹی بھاتھا۔ اَرِی دل دلن چلے رگھو ناتھا
پرتھم کینہہ پربھو دھنش ٹنکورا۔ رِپُو دل بدھر بھیئو سُن سورا

ہاتھوں میں سارنگ دھنش اور کمر میں ترکش کس کر شری رگھو ناتھ جی دُشمن دل کو کچلنے چلے۔ پربھو نے پہلے تو دھنش کا ٹنکار کیا۔ جس کی خوفناک آواز سُنتے ہی راکشس دل بہرہ ہو گیا۔

ستیہ سندھ چھانڑے سر لچھا۔ کال سرپ جنُ چلے سپچھا
جہنہ تہنہ چلے بِپُل ناراچا۔ لگے کٹن بھٹ بکٹ پِساچا

ستیہ برت دھاری شری رام چندر جی نے ایک لاکھ بان چھوڑے وہ بان ایسے چلے مانو پنکھ والے کال روپی سانپ چلے ہوں۔ اِدھر اُدھر بہت سے بان چھوٹے۔ جس سے مہا بکٹ راکشس دل کے یودھا کٹنے لگے۔

کٹہیں چرن اُر سر بھج دنڈا۔ بہُتک بیر ہوہیں ست کھنڈا
گھرُم گھرُم گھائل مہی پرہیں۔ اُٹھ سنبھار سُبھٹ پُنی لرہیں

اُن کے پاؤں، چھاتی، سر اور لمبے بازو کٹ رہے ہیں۔ بہت سے بہادروں کے سو سو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ زخمی ہو کر یودھا چکرا چکرا کر زمین پر گر رہے ہیں۔ اُن میں سے شریشٹھ یودھا پھر سنبھل کر اُٹھتے اور لڑتے ہیں۔

لاگت بان جلد جمی گاجہیں۔ بہُتک دیکھ کٹھن سر بھاجہیں
رُنڈ پرچنڈ مُنڈ بنو دھاوہیں۔ دھرُ دھرُ مارُ مارُ دُھنی گاوہیں

بان لگتے ہی وہ بادل کی طرح گرجتے ہیں۔ بہت سے تو تیکشن بانوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ بنا سر کے پرچنڈ دھڑ دوڑ رہے ہیں۔ اور پکڑلو، پکڑلو، مارو، مارو کا شبد کرتے ہوئے چلا رہے ہیں۔

چھن مہنہ پربھو کے سایکنہ کاٹے بکٹ پساچ
پُنی رگھو بیر نشنگ مہنہ پربسے سب ناراچ

چھن بھر میں ہی پربھو کے بانوں نے راکشسوں کو کاٹ کر گرا دیا۔ پھر وہ سبھی بان لوٹ کر شری رام جی کے ترکش میں گھس گئے۔

کنبھ کرن من دیکھ بچاری۔ ہتے چھن ماجھ نساچر دھاری
بھا اتی کرُدھ مہا بل بیرا۔ کیئو مرگ نایک ناد گمبھیرا

کنبھ کرن نے من میں وچار کر کے دیکھا کہ چھن بھر میں ہی شری رام چندر جی نے راکشس سینا کو مار ڈالا۔ تب وہ مہا بلی یودھا غصّہ میں آگ بگولا ہو گیا۔ اور دھاڑ کر شیر کے سمان گرجا۔

کوپ مہی دھر لئے اُپاری۔ ڈارے جہنہ مرکٹ بھٹ بھاری
آوت دیکھ سیل پربھو بھارے۔ سرنہہ کاٹ رج سم کر ڈارے

وہ کرُدھ میں بھر کر پہاڑ اُکھاڑ لایا۔ اور جہاں بھاری بانر یودھا تھے۔ وہاں اُسے گرا دیا۔ شری رام جی نے بڑا بھاری پربت آتے دیکھ کر اُسے اپنے بانوں سے چُور چُور کر کے مٹی بنا کر زمین پر گرا دیا۔

پُنی دھنُ تان کوپ رگھو نایک۔ چھانڑے اتی کرال بہو سایک
تن مہنہ پربسی نسر سر جاہیں۔ جنُ دامنی گھن ماجھ سماہیں

رگھو ناتھ جی نے پھر غصّہ میں بھر کر دھنش کو تان کر بہت سے بھیانک بان چھوڑے وہ بان کنبھ کرن کے شریر میں گھس کر ایسے نکل جاتے ہیں۔ جیسے کہ بجلی بادل میں چھُپ جاتی ہے۔

سونت سروت سوہ تن کارے۔ جنُ کجّل گِری گیر پنارے
بکل بلوک بھالو کپی دھائے۔ ہنسا جبہیں نکٹ کپی آئے

اُس کے کالے شریر سے خون نکلتا ہوا ایسے شوبھا پا رہا ہے۔ مانو کاجل کے پہاڑ سے لال گیرو کے پرنالے بہہ رہے ہوں۔ اُسے بیاکل دیکھ کر بھالو اور بانر دوڑے جب وہ اُس کے نزدیک آئے۔ تب وہ ہنسا۔

مہا ناد کر گرجا کوٹ کوٹ گہہ کیس

ہہی پنکھے گج راج اور سپتھ کرے دس سبیں

اور گھور شبد کر کے گرجا۔ اور کرڈر کر وٹ بازوں کو پکڑ کر ایراونت ہاتھی کی طرح پٹک پٹک کر زمین پر گرانے لگا۔ اور راون کی قسم کھانے لگا

بھاگے بھالو بلی مکھ جوتھا۔ برکہ بلوک جیسے میش بروتھا

چلے بھاگ کپی بھالو بھوانی۔ بکل پکارت آرت بانی

یہ دیکھ کر بانر اور بھالوؤں کے دل ایسے ڈر کر بھاگے جیسے بھیڑئیے کو دیکھ کر بھیڑوں کا جھنڈ بھاگ جاتا ہے۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی! بانر اور بھالو چیخ و پکار کرتے بھاگ کھڑے ہوئے۔

یہ نسیچر دکال سم اہئی۔ کپی کل دیس پرن اب چہہئی

کرپا باری دھر رام کھراری۔ پاہی پاہی پرنتارتی ہاری

وہ کہنے لگے کہ یہ راکشس یودھا قحط کے سمان ہے۔ جو بانر کل روپی دیش میں پڑنا چاہتا ہے۔ ہے کھر کے دشمن شری رام جی ہے کرپا کی بارش برسانے والے رگھو ناتھ جی! ہماری رکشا کیجئے۔

سکرن بچن سنت بھگوانا۔ چلے سدھا دسر آسن بانا

رام سین نج پاچھیں گھالی۔ چلے سکوپ مہابل شالی

ان کے دردبھرے بچنوں کو سن کر بھگوان شری رام جی دھنش بان سنبھال کر چلے۔ مہابل شالی شری رام جی نے بانر فوج کو اپنے پیچھے کر لیا۔ اور وہ کرودھ میں بھر کر چلے۔

کھینچ دھنش سر ست سندھانے۔ چھوٹے تیر سریر سمانے

لاگت سر دھاوا رس بھرا۔ کدھر ڈگمگت ڈولت دھرا

انہوں نے دھنش بان کھینچ کر سو بان مارے وہ بان چھوٹتے ہی کنبھ کرن کے شریر میں گھس گئے۔ بانوں کے لگتے ہی وہ آگ بگولا ہو کر دوڑا۔ اس کے دوڑنے سے پربت ڈگمگانے لگے اور زمین تھرتھرانے لگی۔

لینہہ ایک تیہہ سیل اپاٹی۔ رگھوکل تلک بھجا سوئی کاٹی

دھاوا بام باہو گری دھاری۔ پربھو سو بھجا کاٹ مہی پاری

اس نے ایک پہاڑی اکھاڑ لی۔ رگھوکل کے سرتاج شری رام جی نے اس کا وہ بازو کاٹ ڈالا۔ تب وہ اپنے بائیں بازو میں پہاڑ کو اٹھا کر دوڑا۔ پربھو شری رام جی نے وہ بازو بھی کاٹ کر زمین پر ڈال دیا

کاٹیں بھجا سوہ کھل کیسا۔ پچھ ہین مندر گری جیسا

اگر بلوکن پربھو ہی بلوکا۔ گرسن چہت مانہوں ترے لوکا

بازوؤں کے کٹ جانے پر وہ دشٹ ایسی شوبھا پانے لگا مانو بغیر پروں کے مندراچل پربت ہو۔ اس نے ڈراؤنی آنکھوں سے پربھو شری رام جی کی طرف دیکھا۔ مانو تینوں لوکوں کو نگل جانا چاہتا ہو

کرچکار گھوراتی دھاوا بدن پسار

گگن سدھ سر تراست ہاہا ہیت پکار

وہ بڑے زور سے چنگھاڑ کر منہ پھیلا کر شری رام جی کی طرف کو لپکا۔ آکاش میں سدھ اور دیوتا ڈر کے مارے ہا! ہا! ہا! پکار پکارنے لگے۔

سبھے دیو کرونا ندھی جانیو۔ شرون پرجنت سراسن تانیو

بسکھ نکر نسیچر مکھ بھرے۔ تدپی مہابل بھومی نہ پریو

دیا ندھان شری رام چندر جی نے دیوتاؤں کو ڈرے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے دھنش بان کو کان تک کھینچا اور کنبھ کرن کے منہ کو بہت سے بانوں سے بھر دیا۔ تو بھی وہ مہابلی راکشس یودھا دھرتی پر نہ گرا۔

سر تہہ بھرا مکھ سنمکھ دھاوا۔ کال ترون سجیو جنو آوا

تب پربھو کوپ تیبر سر لینہا۔ دھر تے بھن تاس سر کینہا

مکھ میں بان بھرے ہوئے ہی وہ پربھو شری رام جی کی طرف دوڑا۔ مانو کال روپی جیتا جاگتا ترکش ہی آ رہا ہو۔ تب پربھو نے غصے میں بھر کر ایک بہت ہی تیکھے بان سے اس کے سر کو دھڑ سے جدا کر دیا۔

سو سر پریو دسانن آگیں۔ بکل بھیو جیمے پھن منی تیاگیں

دھرنی دھسے دھر دھاوا پرچنڈا۔ تب پربھو کاٹ کینہہ دو کھنڈا

وہ سر راون کے سامنے جا گرا۔ جیسے منی چھین جانے سے سانپ ویاکل ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کنبھ کرن کے سر کو دیکھ کر راون تڑپ اٹھا۔ کنبھ کرن کا پرچنڈ دھڑ دوڑا جس سے زمین نیچے کو دھنسنے لگی۔ تب پربھو نے کاٹ کر اس کے دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

پرے بھومی جیمے نبھ تیں بھودھر ہیٹھ داب کپی بھالو نسا چر

تاس تیج پربھو بدن سمانا۔ سر منی بنہیں اچنبھو مانا

جیسے آکاش سے پہاڑ گرا ہو۔ ایسے ہی کنبھ کرن کے شریر

کے ٹکڑے کٹ کر پرتھوی پر گرے۔ اُن کے نیچے بہت سے بھالو باز اور راکشس دب گئے۔ کنبھ کرن کے شریر سے تیج نکل کر پربھو شری رام جی کے مُکھ میں سما گیا۔ یہ دیکھ کر دیوتا اور منی لوگوں کو بہت بڑا اچنبھا ہُوا۔

سُر دُندبھیں بجاوہیں ہرشہیں۔ اُستتی کرہیں سُمن بہو برشہیں
کر بنتی سُر سکل سدھائے۔ تیہی سمے دیورشی آئے

نقارے بجا بجا کر دیوتا خوشیاں مناتے ہیں۔ اور پربھو شری رام کی تعریف کرتے ہوئے پھولوں کی برشا کرتے ہیں۔ بنتی کر کے سب دیوتا چلے گئے۔ اتنے میں دیورشی نارد جی آ گئے۔

گگن اُپر ہری گُن گن گائے۔ رُچر بیر رس پربھو من بھائے
بیگ ہتہو کھل کہہ منی گئے۔ رام سمر مہی سوبھت بھئے

آکاش پر سے ہی نارد جی نے پربھو شری رام جی کی ویرتا کے سندر گُن گائے جسے سُن کر پربھو پرسن ہوئے۔ منی یہ کہہ کر چلے گئے کہ جلدی دُشٹ راون کو ماریے۔ اُس وقت شری رام چندر جی یدھ بھومی میں آ کر شوبھا پانے لگے۔

سنگرام بھومی براج رگھوپتی اتُل بل کوسل دھنی
شرم بندو مُکھ راجیو لوچن ارُن تن سونت کنی
بھج جُگل پھیرت سر سراسن بھالو کپی چہو دس بنے
کہہ داس تلسی کہہ نہ سک چھبی سیش جیہی آنن گھنے

لاثانی یودھا اور دھنی شری رگھو ناتھ جی رن بھومی میں براج رہے ہیں۔ مُکھ پر پسینے کی بوندیں ہیں۔ کمل کے سمان نینوں میں کچھ لالی آ گئی ہے۔ شریر پر خون کے قطرے ہیں۔ اپنی دونوں بھُجاؤں میں دُھنش بان گھما رہے ہیں۔ اُن کے چاروں طرف ریچھ اور بانر سجے کھڑے ہیں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جن کے ہزار مُکھ ہیں ایسے شیش جی بھی پربھو کی اس شوبھا کا ورنن نہیں کر سکتے۔

نسیچر ادھم ملا کر تاہی دینہہ نج دھام
گرنبج تے نر مندمتی جے نہ بھجہیں شری رام

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جو کنبھ کرن نیچ راکشس اور پاپوں کی کھان تھا۔ اُسے بھی رام جی نے پرم دھام دے دیا۔ اس لئے وہ منش بہت ہی مورکھ مندمتی ہیں جو اُن شری رام جی کو نہیں بھجتے۔

دن کے انت پھرِیں دوؤ انی۔ سمر بھئی سبھٹنہ سرم گھنی
رام کرپا کپی دل بل باڑھا۔ جیمی ترن پائے لاگ اتی ڈاڑھا

دن ختم ہونے پر دونوں کی فوجیں لوٹ پڑیں۔ آج کی یدھ میں یودھا لوگ بہت ہی تھک گئے۔ لیکن بانر ریچھ تو شری رام جی کی کرپا سے پھر ترو تازہ ہو گئے۔ اور اُن کا بل بڑھ گیا۔ جیسے پرکاش گھاس پھوس ڈالنے سے اگنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

چھیجہیں نسیچر دن اُرو راتی۔ نج مُکھ کہیں سُکرت جیہی بھانتی
بہو بلاپ دسکندھر کرئی۔ بندھو سیس پُنی پُنی اُر دھرئی

جس پرکار اپنے مُنہ سے اپنے نیک کرموں کی بڑائی کرنے سے نیک کرموں کا بل گھٹتا ہے۔ ویسے ہی راکشس دن رات گھٹتے جاتے ہیں۔ راون بہت ولاپ کر رہا ہے۔ اور بار بار کنبھ کرن کے سر کو اپنی چھاتی سے لگاتا ہے۔

روویں ناری ہردے ہت پانی۔ تاسُ تیج بل بپُل بکھانی
میگھ ناد تیہی اوسر آئیو۔ کہہ بہو کتھا پتا سمجھائیو

اُس کے تیج اور بل کو یاد کر کے استریاں دو ہتھڑ مار مار کر چھاتی پیٹتی ہیں۔ اتنے میں میگھ ناد آیا۔ اُس نے بہت سی کتھائیں کہہ کر راون کو سمجھایا۔

دیکھیہُ کالی موری منُسائی۔ ابہیں بہت کا کروں بڑائی
اشٹ دیو سے بل رتھ پائیوں۔ سو بل تات نہ توہی دکھائیوں

وہ کہنے لگا۔ کل کو میری مردانگی کے جوہر دیکھنا۔ ابھی پہلے ہی بہت بڑائی کیا کروں۔ میں نے اپنے اشٹ دیو سے جو بل اور رتھ پایا ہے۔ وہ بل اور رتھ ابھی تک آپ کو بھی میں نے نہیں دکھایا۔

ایہی بدھی جلپت بھیئو بہانا۔ چہُن دوار لاگے کپی نانا
ات کپی بھالو کال سم بیرا۔ اُت رجنی چر اتی رن دھیرا

اس پرکار شیخی بگھارتے ہوئے سویرا ہو گیا۔ لنکا کے چاروں دروازوں پر پھر بانر دل ڈٹ گیا۔ ادھر کال کے سمان بہادر یودھا بانر اور بھالو ہیں اور اُدھر رن دھیر راکشس ہیں۔

لرہیں سُبھٹ نج نج جے ہیتو۔ برنی نہ جائے سمر کھگ کیتو

دونوں طرف کے بہادر اپنی اپنی فتح کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہے گرڑ! اُن کے یدھ کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

میگھ ناد مایا میئے رتھ چڑھ گیو اکاس
گرجیو اٹہاس کر بھئے کپی کٹکہی تراس

میگھ ناد اپنی مایا سے رتھ پر چڑھ کر آکاش میں چلا گیا۔ اور بڑے زور سے قہقہہ لگا کر گرجا جس سے بانر سینا ڈر گئی۔

سکتی سول تروار کرپانا۔ استر سستر کلیس آیدھ نانا
ڈارے پرسو پرگھ پاشانا۔ لاگیو برشٹی کرے بہو بانا

وُہ شکتی، ترشول، تلوار، کرپان وغیرہ استر ششتر اور بجر وغیرہ بہت سے ہتھیار وغیرہ سے بانر سینا پر وار کرنے لگا۔ اور بہت سے بانوں کی بارش کرنے لگا۔

دس دسی رہے بان نبھ چھائی۔ مانہوں مگھا میگھ جھر لائی
دھر دھر مار سُنیئے دُھن کانا۔ جو مارے تیہی کوؤ نہ جانا

دسوں طرفوں میں آکاش میں بان چھا گئے۔ مانو مگھا نکھشتر کے بادلوں نے جھڑی لگا دی ہو۔ "پکڑ لو، پکڑ لو" "مارو، مارو" کی آوازیں کانوں سے سنائی دے رہی ہیں۔ پر جو مار رہا ہے۔ وہ کسی کو نظر نہیں آتا۔

گہہ گری ترو آکاش کپی دھاویں۔ دیکھہیں تیہی نہ دُکھت پھر آویں
اگھٹ گھاٹ باٹ گری کندر۔ مایا بل کینہیسی سر پنجر

پہاڑوں اور درختوں کو لے کر بانر آکاش میں دوڑتے ہیں لیکن اُسے دیکھ نہیں پاتے وُہ پھر دُکھی ہو کر ناکام لوٹ آتے ہیں۔ دشوار گذار گھاٹیوں، راستوں اور پربتوں کی غاروں تک میگھ ناد نے اپنی مایا کی شکتی سے بانوں سے بھر دیا۔

جاہیں کہاں بیاکُل بھئے بندر۔ سُرپتی بندی پرے جنُ مندر
مارُت سُت انگد نل نیلا۔ کینہیسی بکل سکل بل سیلا

بانر گھبرا گئے۔ کہیں جانے کو راستہ نہیں ملتا۔ مانو پربت اندر کی قید میں پڑے ہوں۔ ہنومان۔ انگد، نل، نیل وغیرہ سبھی مُکھ مُکھ بانر یودھاؤں کو میگھ ناد نے ویاکُل کر دیا۔

پُنی لچھمن سُگریو بھبھیشن۔ سرنہہ مار کینہیسی جرجر تن۔
پُنی رگھوپتی سے جُوجھے لاگا۔ سر چھانڑے ہوتے لاگہیں ناگا

پھر اُس نے لکشمن جی، سُگریو، بھبھیشن کو بان مار کر اُن کے شریروں کو چھلنی کر دیا۔ پھر وُہ شری رگھوناتھ جی سے لڑنے لگا۔

وہ جو بان چھوڑتا ہے وُہ سانپ ہو کر پربھو کے شریر میں لگتے ہیں۔

بیال پاس بس بھئے کھراری۔ سُوبس انت ایک ابکاری
نٹ اِو کپٹ چرت کر نانا۔ سدا سوتنتر ایک بھگوانا

جو بھگوان سوتنتر (مختار مطلق) اننت، ایک اور نرِوکار ہیں۔ وُہ کھر کے دشمن شری رام چندر جی بھی ناگ پاش (زنجیر) میں بندھ گئے۔ شری رام جی تو سدا سوتنتر اور ادتیہ (واحد) بھگوان ہیں۔ وُہ مایا وی کی بھانت طرح طرح کی لیلا دِکھا رہے ہیں۔

رن سوبھا لگی پربھوہی بندھایو۔ ناگ پاس دیونہہ بھے پایو

یُدھ کی شوبھا بڑھانے کے لئے پربھو شری رام جی نے اپنے کو ناگ پاش میں بندھا لیا۔ پربھو کو ناگ پاش سے بے بس دیکھ کر دیوتا لوگ سہم گئے۔

گرِجا جاسُ نام جپ مُنی کاٹہیں بھو پاس
سو کہ بندھ تر آوے بیاپک بسو نواس

(شِو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! جن کا نام جپ کر مُنی سنسار کے جنم مرن کے بندھن کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ وُہ سرو ویاپک اور جگت نواس پربھو شری رام جی کیا کبھی کسی بندھن میں بندھ سکتے ہیں۔

چرت رام کے سگن بھوانی۔ ترک نہ جاہیں بدھی بل بانی
اس بچار جے تگیہ برائگی۔ رام ہی بھجیں ترک سب تیاگی

ہے بھوانی! شری رام جی کی سگن لیلاؤں کو بدھی اور بانی کی شکتی سے ترک و ترک (دلیل بازی۔ بحث مباحثہ) کر کے نہیں جانا جا سکتا۔ ارتھات اُن کی لیلا مہما بدھی اور بانی کی شکتی سے باہر ہے۔ وُہ تو کیول شردھا سے ہی سمجھ میں آ سکتی ہے ایسا وچار کر کے تتو دیتا اور ویراگیہ وان پُرش سب ترک و ترک کو چھوڑ کر شردھا سے اُن کا بھجن ہی کرتے ہیں۔

بیاکُل کٹک کینہہ گھن نادا۔ پُنی بھا پرگٹ کہے دُرباد
جاموَنت کہہ کھل رہو ٹھاڑھا۔ سُن کر تاہی کرودھ اتی باڑھا

میگھ ناد نے بانر سینا کو ویاکل کر دیا۔ پھر وہ ظاہر ہو گیا اور گالیاں بکنے لگا۔ اِس پر جاموَنت نے کہا۔ ارے دُشٹ! کھڑا رہ۔ یہ سُن کر میگھ ناد کو بہت ہی کرودھ چڑھا۔

بُوڑجان سٹھ چھانڑیئوں توہی ۔ لاگےسی اُر ہم بچار ہے موہی
اس کہہ ترل ترسول چلائیو ۔ جاموَنت کرگہہ سوئے دھائیو

ارے مُوڑکھ! میں تجھے بوڑھا جان کر چھوڑ رہا تھا۔ اب تو مجھ کو ہی للکارنے لگا؟ ایسا کہہ کر میگھ ناد نے چمکتا ہوا ترسول چلایا جاموَنت اُسی ترسول کو ہاتھ میں لے کر دوڑے۔

مارسی میگھ ناد کے چھاتی ۔ پرا بھومی گھُرمیت سُر گھاتی
پُنی رِسان گہہ چرن پھرائیو ۔ مہی پچھار نج بل دیکھرائیو

اور اُسے میگھ ناد کی چھاتی میں مارا۔ میگھ ناد چکرا کر زمین پر گر پڑا۔ جاموَنت نے پھر کرودھ میں بھر کر اُس کے پاؤں پکڑ کر اُسے گھمایا۔ اور زمین پر پٹک کر اُسے اپنا بل دکھلایا۔

بَر پرساد سو مرے نہ مارا ۔ تب گہہ پد لنکا پر ڈارا
اِہاں دیو رِشی گرڑ پٹھائیو ۔ رام سمیپ سپدی سو آئیو

لیکن اپنے اشٹ دیو کے پائے ہوئے وردان کے پرتاپ سے وہ مارے نہیں مرتا۔ تب جاموَنت نے اُس کے پاؤں پکڑ کر اُسے لنکا پر دے مارا۔ اُدھر دیو رِشی نارد جی نے گرڑ جی کو بھیجا۔ وہ فوراً ہی شری رام جی کے پاس پہنچے۔

کھگ پتی سب دھر کھائے مایا ناگ برُودھ
مایا بگت بھئے سب ہرشے بانر جُودھ

پنچھی راج گرڑ جی سب مایا کے سانپوں کے دلوں کو پکڑ کر کھا گئے۔ تب سب بانروں کے جھُنڈ مایا سے رہت ہو کر پرسن ہو گئے

گہہ گری پادپ اُپل نکھ دھائے کیس رسائے
چلے تمی چر بکل تر گڑھ پر چڑھے پرائے

پربت درخت، پتھر اور ناخن دھارن کئے بانر آگ بگولا ہو کر دوڑے راکشس بہت ہی ویاکل ہو کر بھاگ گئے۔ اور قلعہ پر چڑھ گئے

میگھ ناد کے مُور چھا جاگی ۔ پت ہی بلوک لاج اتی لاگی
ترُت گئیو گری برکندرا ۔ کروں اجے مکھ اس من دھرا

میگھ ناد کی مورچھا ٹوٹی۔ تب پتا جی کو اپنے سامنے دیکھ کر اُسے بڑی شرم آئی۔ وہ من میں ایسا وچار کر کے کہ یگیہ کر کے میں ایسا بل پراپت کروں کہ مجھے کوئی بھی نہ جیت سکے۔ پربت کی گپھا میں یگیہ کرنے کے لئے چلا گیا۔

اِہاں بھبیشن منتر بچارا ۔ سُنہو ناتھ بل اتُل اُدارا
میگھ ناد مکھ کرے اپاون ۔ کھل مایاوی دیو ستاون

ادھر بھبیشن نے صلاح وچار کر شری رگھو ناتھ جی سے کہا ہے ناتھ! ہے لاثانی فراخدل پربھو! سُنئے۔ دیوتاؤں کو ستانے والا مایاوی دُشٹ میگھ ناد ایک اپوتر یگیہ کر رہا ہے۔

جوں پربھو سدھ ہوئے سو پائیہی ۔ ناتھ بیگ پُنی جیت نہ جائیہی
سُن رگھو پتی اتسیہ سُکھ مانا ۔ بولے انگد آدی کپی نانا

ہے ناتھ! اگر وہ یگیہ سمپورن ہو گیا۔ تو ہے پربھو! پھر میگھ ناد پر فتح پانا آسان نہیں ہو گا۔ یہ سُنکر شری رگھو ناتھ جی نے بہت ہی سُکھ مانا اور انگد وغیرہ بہت سے بانروں کو بُلا کر کہا۔

لچھمن سنگ جاہو سب بھائی ۔ کرہو بدھنس جگیہ کر جائی
تُمہہ لچھمن مارہیو رن اوہی ۔ دیکھ سبھے سُر دُکھ اتی موہی

ہے بھائی! تم سب یودھا لکشمن جی کے ساتھ جاؤ اور جا کر یگیہ کو نشٹ کر ڈالو۔ ہے لکشمن! یدھ میں تم میگھ ناد کو مارنا۔ دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر مجھے بہت دُکھ ہو رہا ہے۔

مارہو تیہی بل بدھی اُپائی ۔ جیہیں چھیجے نسیچر سنُو بھائی
جاموَنت سگریو بھبیشن ۔ سین سمیت رہیہو تینو جن

ہے بھائی! سنو۔ اُس کو اس طرح بل اور بُدھی سے مارنا جس سے کہ اُس دُشٹ راکشس کا ناش ہو۔ ہے جاموَنت، سگریو اور بھبیشن! تم تینوں فوج کو ساتھ لئے اُن کے ساتھ رہنا۔

جب رگھو بیر دینہہ انُوساسن ۔ کٹی نشنگ کس ساج سراسن
پربھو پرتاپ اُر دھیر رن دھیرا ۔ بولے گھن اِو گرا گمبھیرا

اس پرکار جب شری رگھو ویر جی نے آگیا دی۔ تب کمر میں ترکش کس کر اور دھنش بانوں کو سنبھال کر رن دھیر لکشمن جی پربھو کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کر کے بادل کے سمان گرج کر یہ بچن بولے۔

جوں تیہی آج بدھیں بنو آؤں ۔ توں رگھو پتی سیوک نہ کہاؤں
جوں سَت سنکر کرہیں سہائی ۔ تدپی ہنیوں رگھو بیر دُہائی

اگر میں اُسے آج بنا مارے آؤں۔ تو شری رگھو ناتھ جی کا سیوک نہ کہاؤں۔ اگر سینکڑوں مہادیو بھی اُس کی مدد کو آئیں تو بھی ہے رگھو ویر!

آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج میں اُسے ضرور مار ڈالوں گا۔

رگھوپتی چرن نائے سرو چلیو ترنت اننت
انگد نیل میند نل سنگ سبھٹ ہنومنت

شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں سر جھکا کر سیش اوتار شری لکشمن جی فوراً چل دیئے۔ اُن کے ساتھ انگد، نل، مینڈ، نیل، ہنومان وغیرہ کئی کے بانر یودھا تھے۔

جائے کپن سو دیکھا بیسا۔ آہوتی دیت رُدھر اَرو بھینسا
کیپن کینہ سب جگیہ ودھنسا۔ جب نہ اُٹھے تب کرہیں پرسنسا

بانروں نے جا کر دیکھا کہ میگھ ناد بیٹھا ہوا خون اور بھینسوں کی آہوتی دے رہا ہے۔ بانروں نے سب یگیہ نشٹ کر ڈالا۔ لیکن میگھ ناد نہ اُٹھا تب بانر اُس کی تعریف کرنے لگے۔

تدپی نہ اُٹھے دھرِیسِ کچ جائی۔ لاتنہ ہتی ہتی چلے پرائی
لیے ترسول دھاوا کپی بھاگے۔ آئے جہنہ راما نج آگے

جب وہ پھر بھی نہ اُٹھا۔ تب بانروں نے اُس کے بال پکڑ لیے اور لاتوں سے مار مار کر بھاگنے لگے۔ پھر میگھ ناد ترسول لے کر دوڑا تب بانر دوڑ کر لکشمن جی کے پاس آ گئے۔

آوا پرم کرودھ کر مارا۔ گرج گھور رَو بارہیں بارا
کوپ مرت سُت انگد دھائے۔ ہت ترسول اُر دھرنی گرائے

وہ آگ بگولا ہو کر آیا اور بھینکر شبد کر کے گرجنے لگا۔ ہنومان جی اور انگد کرودھ کر کے اُس پر لپکے۔ اُس نے اُن کی چھاتی میں ترسول مار کر اُنہیں دھرتی پر گرا دیا۔

پربھو کہنہ چھاڑیسی سُول پرچنڈا۔ سر ہت کرت اننت جگ کھنڈا
اُٹھ بہوری مارت جُبھ راجا۔ ہمیں کپ تیہی گھات نہ پاتیا

پھر اُس نے لکشمن جی پر پرچنڈ ترسول دے مارا۔ لکشمن جی نے بان مار کر ترسول کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ انگد اور ہنومان اٹھ کر جوش میں بھر کر اُسے مارنے لگے۔ لیکن میگھ ناد پر اُن کی مار کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔

پھرے بیر ریپو مرے نہ مارا۔ تب دھاوا کر گھور چکارا
آوت دیکھ کرودھ جن کالا۔ لچھمن چھاڑے بسکھ کرالا

میگھ ناد مارے نہیں مرتا۔ یہ دیکھ کر سب بانر یودھا مایوس ہو کر لوٹ گئے۔ تب وہ گھور گرجنا کر کے دوڑا۔ اُسے کال کے سمان طیش میں بڑھا آتا دیکھ کر لکشمن جی نے بھیانک بان چھوڑے۔

دیکھیسی آوت پب سم بانا۔ ترت بھیو کھل انتردھانا
بِبِدھ بیش دھر کرے لڑائی۔ کبہونک پرگٹ کبہونک دُرجائی

جب اُس نے بجر کے سمان بانوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ تب وہ دُشٹ ترنت ہی غائب ہو گیا۔ پھر وہ طرح طرح کے رُوپ دھارن کر کے لڑنے لگا۔ وہ کبھی ظاہر ہو جاتا تھا اور کبھی چھپ جاتا تھا۔

دیکھ اجے رِپو ڈرپے کیسا۔ پرم کرودھ تب بھیو اہیسا
لچھمن من اس منتر درِڑھاوا۔ یہہ پاپی ہی میں بہت کھیلاوا

دشمن کو ناقابلِ فتح خیال کر کے بانر ڈر گئے۔ تب سیش اوتار شری لکشمن جی آگ بگولا ہو گئے۔ اُنہوں نے اپنے من میں یہ فیصلہ کر لیا کہ اس پاپی کو میں اب بہت کھلا چکا۔ اب زیادہ دیر اسے زندہ نہ رہنے دیا جائے۔

سمر کوسلادھیش پرتاپا۔ سر سندھان کینہہ کر داپا
چھاڑا بان ماجھ اُر لاگا۔ مرتی بار کپٹ سب تیاگا

ادھر تو شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے لکشمن جی نے اپنی بہادری پر ناز کر کے میگھ ناد کے بان مارا۔ وہ بان اُس کی چھاتی میں لگا۔ مرتے وقت اُس نے سب کپٹ اور فریب چھوڑ دیا۔

راما نج کہنہ رام کہنہ اس کہہ چھاڑے سی پران
دھنیہ دھنیہ تو جننی کہہ انگد ہنومان

رام کے چھوٹے بھائی لکشمن کہاں ہیں؟ رام کہاں ہیں؟ ایسا کہہ کر اُس نے پران چھوڑ دیئے۔ انگد اور ہنومان جی کہنے لگے۔ تیری ماتا دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے جس نے ایسا پتر پیدا کیا جس کے منہ سے مرتے سمے رام کا شبد نکلا۔

بنو پرایاس ہنومان اُٹھائیو۔ لنکا دوار راکھ پنی آئیو
تاسُ مرن سُن سُر گندھروا۔ چڑھ بمان آئے نبھ سروا

ہنومان جی نے بڑی آسانی سے میگھ ناد کو اُٹھا لیا اور اُس کی لاش کو لنکا کے دروازے پر رکھ کر لوٹ پڑے۔ اُس کے مرنے کی خبر سُن کر دیوتا اور گندھرو سب بمانوں پر چڑھ کر آکاش میں آ گئے۔

برش سمن دُندبھیں بجاویں۔ شری رگھوناتھ بمل جس گاویں
جے اننت جے جگد ادھارا۔ تمہہ پربھو سب دیونہ نستارا

وہ پھول برسا کر نقارے بجاتے ہیں۔ اور شری رگھوناتھ جی

کے زبل نیش گاتے ہیں۔ ہے اننت ! ہے جگت کے آدھار! آپ کی جے ہو جے ہو۔ ہے پربھو آپ نے سب دیوتاؤں کا کلیان کیا ہے

اُستتی کر سُر سدھ سدھائے۔ لچھمن کرپاسندھو پہیں آئے
سُت بدھ سُنا دسان جیہیں۔ مُور چھت بھبھیو پریو مہی تب ہیں

دیوتا اور سدھ اُستتی کر کے چلے گئے۔ تب لکشمن جی کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کے پاس آئے۔ راون نے جب میگھ ناد کے مرنے کی خبر سُنی۔ تب وہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔

مندودری رُدن کر بھاری۔ اُرتاڑن بہُ بھانتی پکاری
نگر لوگ سب بیاکُل سوچا۔ سکل کہیں دسکندھر پوچا

مندودری بہت ویاکُل ہو کر رونے پیٹنے لگی وہ بار بار چھاتی کو پیٹتی ہے اور سخت آہ و زاری کرتی ہے۔ لنکا کے لوگ شوک کے مارے ویاکُل ہو گئے۔ سبھی راون کو نیچ کہنے لگے۔

تب دس کنٹھ بِبدھ بدھی سمجھائیں سب نار
نسور رُوپ جگت سب دیکھو ہردے بچار

تب راون نے سب استریوں کو طرح طرح کے اپدیش کر کے سمجھایا۔ کہ یہ سب سنسار ناشوان روپ ہے ہردے میں وچار کر دیکھو۔

تنہہ ہی گیان اُپدیسا راون۔ آپن مند کتھا شُبھ پاون
پر اُپدیس کشل بہُتیرے۔ جے آچرہیں تے نر نہ گھنیرے

راون نے اُن کو گیان کا اُپدیش کیا۔ وہ خود تو نیچ ہے لیکن اُس کی کتھا (اپدیش) شُبھ اور پوتر ہے۔ دُوسروں کو اُپدیش کرنے میں تو بہت سے لوگ ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن اُس اُپدیش کے مطابق خود عمل کرنے والے دُنیا میں بہت ہی کم ملتے ہیں۔

نِسا سِران بھئیو بھنُوسارا۔ لگے بھالو کپی چار ہُوں دوارا
سبھٹ بولائے دسانن بولا۔ رن سنمکھ جا کر من ڈولا

رات گذر گئی۔ سویرا ہو گیا۔ ریچھ اور باندر لنکا کے دروازوں پر آ ڈٹے۔ یودھاؤں کو بلا کر دس مُکھ راون نے کہا۔ جس کا من دشمن کے سامنے لڑنے سے ڈرتا ہو۔

سو ابہیں برُ جاؤ پرائی۔ سنگ بمکھ بھئیں نہ بھلائی
نج بھج بل میں بیرو بڑھاوا۔ دیہیوں اُتر جو رپو چڑھ آوا

بہتر ہے وہ پہلے ہی یہاں سے بھاگ جائے۔ اگر یدھ میں جا کر کوئی بھاگا۔ تو پھر اچھا نہ ہو گا۔ میں نے اپنی قوت بازو کے بھروسے پر دشمنی بڑھائی ہے۔ جو دشمن لنکا پر چڑھ آیا ہے میں اچھی طرح اُسے سزا بھگتا دُوں گا۔

اس کہہ مرُت بیگ رتھ ساجا۔ باجے سکل جُجھاؤ باجا
چلے بیر سب اتلت بلی۔ جن کجل کے آندھی چلی

ایسا کہہ کر اُس نے ہوا کی طرح تیز چلنے والا رتھ تیار کیا۔ لڑائی کے باجے بجنے لگے۔ سب لاثانی یودھا بانر سینا کی طرف ایسے چلے مانو کاجل کی آندھی چلی آ رہی ہو۔

اسگن امت ہوہیں تیہی کالا۔ گنے نہ بھُج بل گرب بسالا
اُس وقت بےشمار اشگن ہونے لگے۔ لیکن چونکہ راون کو اپنی قوت بازو پر بڑا ناز تھا۔ اس لئے وہ کبھی بھی اشگن کو خاطر میں نہ لایا۔

اتی گرب گنے نہ سگن اسگن سروہیں آیُدھ ہاتھ تے
بھٹ گرت رتھ تے باجی گج چکرت بھاجہیں ساتھ تے
گومائے گیدھ کرال کھر رَو سوان بولہیں اتی گھنے
جن کال دُوت اُلوک بولہیں بچن پرم بھیہ آونے

اپنے گھمنڈ کے بل میں چُور راون شگن اشگن کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہتھیار ہاتھوں سے گر رہے ہیں۔ یودھا رتھوں سے گر پڑتے ہیں۔ ہاتھی اور گھوڑے ساتھ چھوڑ کر چنگھاڑتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔ گیدڑ، گیدھ، کوّے اور گدھے منحوس شبد کر رہے ہیں۔ اُلو تو ایسے ڈراؤنی آواز میں بول رہے ہیں۔ مانو یم کے دُوت اُس کی موت کا سندیش دے رہے ہیں۔

تاہی کہ سمپتی سگن سُبھ سپنیہُ من بسرام
بھوت دروہ رت موہ بس رام بمکھ رتی کام

جو جیووں کو ستانے میں ہی لگا رہتا ہے جو اگیان میں اندھا ہو کر شری رام جی سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جو وشے بھوگوں میں اندھا ہو چکا ہے۔ اُس کو کیا کبھی خواب میں بھی خوشحالی، اچھے شگن، اور من کی شانتی مل سکتی ہے۔

چلیو نسا چر کٹک اپارا۔ چترنگنی انی بہُ دھارا

بِبِدھ بھانت باہن رتھ جانا۔ بِپُل برن پتاک دھوج نانا

راکشسوں کا بڑا بھاری لشکر چلا۔ چتر نگنی سینا کے بہُت سے دَل ہیں۔ طرح طرح کی سواریاں اور رتھ ہیں۔ اور بہت سے نشان اور طرح طرح کے جھنڈے ہیں۔

چلے مت گج جوتھ گھنیرے۔ پراوِٹ جلد مرُت جنُ پریرے

برن برن بِردَیت نِکایا۔ سمر سُور جانہیں بہُو مایا

مست ہاتھیوں کے بہت سے جھنڈ چلے۔ مانو موسم برسات کے کالے بادل ہوا سے اُڑائے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ رنگ برنگی وردی پہنے ہوئے ویروں کے دَل بڑھے چلے آ رہے ہیں۔ جو لڑنے میں بہت لائق اور بہت پرکار کے داؤ پیچ جانتے ہیں۔

اتِ بچتر باہنی براجی۔ بیر بسنت سین جنُ ساجی

چلت کٹک دِگ سندھر ڈگہیں۔ چھبھت پیودھی کُدھر ڈگمگہیں

عجب نرالی راکشس فوج شوبھا پا رہی ہے۔ مانو ویر بسنت نے خود اپنے ہاتھوں سے اس فوج کو آراستہ کیا ہو۔ جب سینا چلی تو دشاؤں کے ہاتھی گرنے لگے۔ سمندر میں تلاطم آ گیا اور پہاڑ ڈگمگانے لگے۔

اُٹھی رینُ رِب گیو چھپائی۔ مرُت تھکت بسُدھا اکلائی

پنو نسان گھور رو باجہیں۔ پرلے سمے کے گھن جنُ گاجہیں

اتنی دھول اُڑی کہ سورج ڈھک گیا۔ ہوا تھم گئی۔ پرتھوی کانپ اُٹھی۔ ڈھول اور نقارے اس طرح زور آواز سے بج رہے ہیں۔ مانو قیامت کے بادل گرج رہے ہوں۔

بھیری نپھیری باج سہنائی۔ مارُو راگ سُبھٹ سُکھدائی

کیہری ناد بیر سب کرہیں۔ نِج نِج بل پورش اُچرہیں

بھیری، نفیری اور شہنائی بج رہی ہیں۔ بہادروں کو جوش دینے والا مارو راگ بج رہا ہے۔ سب بہادر شیر کی طرح گرج رہے ہیں اور اپنی اپنی مردانگی کو بڑھ چڑھ کر بیان کر رہے ہیں۔

کہے دسانن سنہو سُبھٹا۔ مردہو بھالو کپِن کے ٹھٹا

ہوں مارہوں بھوپ دوؤ بھائی۔ اس کہہ سنمکھ فوج ریںگائی

راون نے کہا۔ اے لڑائی کے بہادرو! سُنو۔ ریچھ اور بندروں کے لشکر کو کچل ڈالو۔ اور میں خود دونوں راجکمار بھائیوں کو ماروں گا۔ ایسا کہہ کر اُس نے اپنے سامنے آہستہ آہستہ اپنی فوج کو کوچ کرنے کو کہا۔

یہ سُدھ سکل کپنہہ جب پائی۔ دھائے کر رگھوبیر دوہائی

جب بانروں نے راون کی فوج کے آنے کی خبر سُنی۔ تب وہ شری رگھوبیر جی کی قسم کھا کر دوڑے۔

دھائے بسال کرال مرکٹ بھالو کال سمان تے

مانہوں سپچھ اُڑاہیں بھودھر برند نانا بان تے

نکھ دسن سیل مہا دُرم آیودھ سبل سنک نہ مانہیں

جے رام راون مت گج مرگ راج سُجس بکھانہیں

وہ خوفناک بندر اور ریچھ، کال کے سمان بھیانک بندر اور ریچھ دوڑے۔ مانو پنکھ والے پربتوں کے جھُنڈ اُڑ رہے ہوں۔ وہ طرح طرح کے رنگ کے ہیں۔ ناخن، دانت، پہاڑ اور بھاری درخت ہی اُن کے ہتھیار ہیں۔ وہ بلوان ہیں اور من میں نڈر ہیں۔ راون روپی مست ہاتھی کے لئے شیر روپ شری رام جی کی جے پکارتے ہیں اور اُن کی مہما کے گُن گاتے ہیں۔

دُہُو دِسی جے جے کار کر نج نج جوری جان

بھِرے بیر اِت رامہی اُت راونہی بکھان

دونوں طرف کے بہادر اپنے اپنے سوامی کی جے پکارتے ہوئے اور بانر شری رام جی کی بڑائی اور ادھر راکشس راون کی بڑائی کے گُن گاتے ہوئے اپنی اپنی ٹکر کے یودھاؤں سے گُتھم گُتھا ہو گئے۔

راون رتھی برتھ رگھوبیرا۔ دیکھ بِبھیشن بھیو ادھیرا

ادھک پریتی من بھا سندیہا۔ بندی چرن کہہ ست سنیہا

راون کو رتھ پر سوار اور شری رام کو رتھ کے بغیر دیکھ کر بھبھیشن جی پریشان ہو گئے۔ شری رام جی میں ادھک پریم ہونے کے کارن اُن کے من میں یہ شک گذرا کہ پربھو بنا رتھ کے رتھ پر سوار راون کا کیسے مقابلہ کریں گے۔ شری رام جی کے چرنوں کی بندنا کرکے وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔

ناتھ نہ رتھ نہیں تن پد تراتا۔ کیہی بدھ جتب بیر بلواتا

سُنہو سکھا کہہ کرپا ندھانا۔ جیہیں جے ہوئی سو سیندن آنا

اے ناتھ! آپ کے پاس نہ چڑھ کر لڑنے کے لئے رتھ ہے نہ ہی شریر پر کوئی زرہ بکتر ہے اور نہ پاؤں میں جوتے ہی ہیں۔ آپ اس مہا بلوان راون کو کس طرح جیتیں گے؟ کرپا ندھان بھگوان شری رام جی بولے۔ اے سکھا! سُنو جس رتھ پر سوار ہو کر فتح ہوتی ہے۔ وہ رتھ دوسرا ہے۔

سورج دھیرج تیہی رتھ چاکا۔ ستیہ سیل درڑھ دھوجا پتاکا
بل بیبیک دم پرہت گھوڑے۔ چھما کرپا سمتا رج جوڑے

بہادری استقلال اُس رتھ کے پہیئے ہیں سچائی اور نیک چلن اُس کا نشان اور جھنڈا ہیں شکتی، وچار، اندریوں پرقابو اور پراُپکار (خلق خدا کی بھلائی) یہ چار اُس رتھ میں جُتے ہُوئے گھوڑے ہیں۔ یہ چاروں گھوڑے کشما (معاف کرنا) کرپا اور سمتا (سم رُوپی) رسی سے اُس رتھ میں جُتے ہُوئے ہیں۔

ایس بھجن سارتھی سجانا۔ برت چرم سنتوکھ کرپانا
دان پرسُ بدھی شکتی پرچنڈا۔ بر بگیان کٹھن کودنڈا

ایشور کا بھجن اُس رتھ کا بدھیمان سارتھی ہے۔ ویراگیہ ڈھال ہے۔ سنتوش (صبر) تلوار ہے۔ دان پرسا (کلہاڑا) ہے۔ بُدھی پرچنڈ شکتی ہے۔ شریشٹھ وگیان (تتو کا صحیح گیان) کٹھن دھنش ہے۔

امل اچل من تروں سماناسم جیم نیم سلی مکھ نانا
کوچ ابھید بپر گر پوجا۔ ایہی سم بجے اپائے نہ دوجا

شدھ اور ستھر من ترکش کے سمان ہے۔ شم (من کو قابو میں کرنا) یم (اہنسا، ستیہ، چوری نہ کرنا یعنی کسی کا حق نہ چرانا، من بچن کرم سے برہمچریہ برت دھارن کرنا، اپری گرہ یعنی شریر نرباہ کے بغیر بھوگ سامگری جمع نہ کرنا) نیم (باہر اور اندر کی صفائی، سنتوش یعنی صبر و قناعت۔ برت آدی تپ، سوادھیائے یعنی ویدانت شاستروں کا پڑھنا، ایشور پرنی دھان یعنی ایشور ارپن بُدھی) یہ بہت سے بان ہیں۔ برہمنوں اور گروؤں کی پوجا ابھید زرہ بکتر ہے۔ اس کے بغیر فتح کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

سکھا دھرم مئے اس رتھ جاکیں۔ جیتن کہہ نہ کتہوں رپو تاکیں

ہے متر! ایسا دھرم مئے رتھ جس کے پاس ہے۔ اُس کے لئے جیتنے کو کہیں دشمن ہی نہیں ہے۔ مار تھات وہ سب دشمنوں پر فتح پا چکا ہے

مہا اجے سنسار رپو جیت سکے سو بیر
جاکیں اس رتھ ہوئے درڑھ سنہو سکھا متی دھیر

ہے دھیر بُدھی والے متر! سن ہے مستقل مزاج دوست (منتو) جس کے پاس ایسا مضبوط اور پائدار رتھ ہو۔ وہ بہادر ایسا عظیم (ناقابل تسخیر) سنسار جیسے بھاری دشمن کو بھی جیت سکتا ہے جس پر فتح پانا بہت ہی کٹھن ہے۔

سُن پربھو بچن بِبھیشن ہرکھ گہے پد کنج

ایہی مس موہی اپدیسیہو رام کرپا سکھ پنج

پربھو کے بچن سُنکر ببھیشن بڑے پرسن ہُوئے اور اُنھوں نے اُن کے چرن کمل پکڑ لئے اور کہنے لگے۔ ہے کرپا اور آنند کے بھنڈار شری رام چندر جی! آپ نے اسی بہانے مجھے انمول اُپدیش دیا ہے۔

اُت پچار دسکند ھر اِت انگد ہنومان
لرت نشاچر بھالو کپی کر نج نج پربھو آن

اُدھر تو راون للکار رہا ہے اور اِدھر سے انگد اور ہنومان للکار رہے ہیں۔ راکشس اور بانر اپنے اپنے سوامی کی قسم کھا کر لڑ رہے ہیں۔

سُر برہم آدی سِدھ مُنی نانا۔ دیکھت رن نبھ چڑھے بِمانا
ہم ہو اُما رہے تیہیں سنگا۔ دیکھت رام چرت رن رنگا

برہما آدی دیوتا اور بہت سے سدھ اور مُنی بماں پر چڑھ کر آکاش سے یدھ دیکھنے لگے۔ شو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! میں بھی اس منڈلی کے ساتھ تھا اور شری رام جی کے یدھ کی رنگ لیلا دیکھ رہا تھا۔

سُبھٹ سمر رس دُہُو دِسی ماتے۔ کپی جے سیل رام بل تاتے
ایک ایک سن بھر ہیں پچار ہیں۔ ایکنہ ایک مردی مہی پار ہیں

دونوں طرف کے یودھا لڑائی کے نشے میں متوالے ہو رہے ہیں۔ بانروں میں تو شری رام جی کے پرتاپ کا بل ہے۔ اس لئے وہ جیت رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے ہیں۔ لڑنے کے لئے للکارتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کچل کچل کر زمین پر پٹک دیتے ہیں۔

مار ہیں کاٹہیں دھر ہیں پچھار ہیں۔ سیس توڑ سیسنہ سن مار ہیں
اُدر بدار ہیں بھُجا اُپار ہیں۔ گہہ پد اونی پٹک بھٹ ڈار ہیں

وہ مارتے ہیں کاٹتے ہیں پکڑتے ہیں اور پچھاڑتے ہیں۔ سر توڑ کر اُنہیں سروں سے دوسروں کو مارتے ہیں۔ پیٹ پھاڑتے ہیں۔ بازو اُکھاڑتے ہیں۔ اور یودھاؤں کے پاؤں پکڑ کر اُنہیں دھرتی پر پٹک دیتے ہیں۔

نسیچر بھٹ مہی گاڑہیں بھالو۔ اُوپر ڈھار دیہیں بہو بالو
بیر بلی مکھ یدھ برُودھے۔ دیکھیت بپل کال جنُ کرُدھے

بھالو وبر راکشس یودھاؤں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ اُن کے اُوپر بہت سی ریت ڈال دیتے ہیں۔ بانر یودھا اپنے دشمنوں کے خلاف کھڑے ہیں۔ یہ ہوئے ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ مانو کرُودھ سے لال آنکھیں کئے ہوئے بہت سے یم ہیں۔

کرودھ کرتانت سمان کپی تن سروت سونت راجہیں
مرد ہیں نساچر کٹک بھٹ بلونت گھن جمے گا جہیں
مار ہیں چپیٹنہہ ڈاٹ دانتنہہ کاٹ لاتنہہ میجہیں
چکر ہیں مرکٹ بھالو چھل کر جیہیں کھل چھیجہیں

یم کے سمان غصّے میں لال پیلے ہوئے بانر یودھا خون بہتے ہوئے شریر دل سے شوبھا پا رہے ہیں۔ مہابلوان بانر یودھا راکشس فوج کو کچلتے ہیں اور بادلوں کی طرح جوش میں بھرے ہوئے گرجتے ہیں تھپیڑ مارتے ہیں۔ ڈانٹتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔ اور لاتیں مار کر انہیں مسل ڈالتے ہیں۔ بھالو اور بانر چنگھاڑتے ہیں۔ اور ایسے داؤ پیچ کرتے ہیں جس سے دُشٹ راکشس نشٹ ہو جائیں۔

دھر گال پھار ہیں اُر بدار ہیں گل انتا وری میلہیں
پرہلاد پتی جنُ بیبدھ تن دھر سمر آنگن کھیلہیں
دھرو مارو کاٹ پچھار گھور گرا گگن مہی بھر رہی
جے رام جو ترن تے کلیس کر کلیس تے کر ترن سہی

وہ راکشسوں کے گال پکڑ کر پھاڑ ڈالتے ہیں۔ پیٹ چیر ڈالتے ہیں۔ اُن کی انتڑیاں نکال کر گلے میں ڈال لیتے ہیں۔ مانو پرہلاد کے سوامی نرسنگھ بھگوان بہت سے شریر دھارن کر کے رن بھومی میں کھیل رہے ہوں۔ پکڑو مارو، کاٹو اور پچھاڑو وغیرہ گھور شبدوں سے آکاش اور پرتھوی گونج اٹھی شری رام چندر جی کی جے ہو۔ جو سچ مچ تنکے جیسی تچھ اور نربل وستو کو بجر کے سمان شکتی شالی بنا دیتے ہیں۔ اور بجر جیسی شکتی شالی وستو کو تنکے کے سمان تچھ اور بل ہین بنا دیتے ہیں۔

نج دل بچلت دیکھیسی بیس بھجا دس چاپ
رتھ چڑھ چلیئو دسانن پھرہو پھرہو کر داپ

اپنے لشکر کو بھاگتے دیکھ کر بیس بازوؤں میں دس دھنش لے کر رتھ پر سوار راون بڑے اہنکار سے اپنی فوج کو ڈانٹتا ہوا اور یہ کہتا ہوا کہ "لوٹو لوٹو" لڑنے کے لئے آگے بڑھا۔

دھائیو پرم کرودھ دشکندھر سنمکھ چلے ہوہ دے بندر
گہہ کر پادپ اُپل پہارا ڈاریہنہ تا پر لیکہیں بارا

راون آگ بگولا ہو کر دوڑا۔ بانر ہوہو کرتے ہوئے اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے بڑھے اُنہوں نے ہاتھوں میں درخت، پتھر اور پہاڑ لے کر راون پر ایک ہی بار ڈال دیئے

لاگہیں سیل بجر تن تاسو کھنڈ کھنڈ ہوئے پھوٹہیں آسو
چلا نہ اچل رہا رتھ روپی رن دُرمد راون اتی کوپی

راون کے بجر جیسے شریر میں لگتے ہی پربت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھوٹ جاتے ہیں۔ مہا کرودھی لڑائی کے نشے میں بدمست راون اپنے رتھ کو روک کر اچل کھڑا رہا۔

اِت اُت جھپٹ دپٹ کپی جودھا مردے لاگ بھیئو اتی کرودھا
چلے پرائے بھالو کپی نانا ترا ہی ترا ہی انگد ہنومانا

پھر کرودھ میں بھر کر اِدھر اُدھر جھپٹ جھپٹ کر وہ بانر یودھاؤں کو کچلنے لگا۔ ہے انگد! ہے ہنومان! ہماری رکھشا کرو۔ ہماری رکھشا کرو۔ پکارتے ہوئے بہت سے بانر اور بھالو بھاگ کھڑے ہوئے۔

پاہی پاہی رگھوبیر گوسائیں یہ کھل کھائے کال کی نائیں
تیہیں دیکھے کپی سکل پرانے دسہوں چاپ سایک سندھانے

ہے رگھو بیر! ہے گوسائیں! "ہمیں بچاؤ" "ہمیں بچاؤ" یہ دُشٹ کال کی طرح ہمیں کھا رہا ہے۔ اُس نے دیکھا کہ سب بانر بھاگ چلے۔ تب دسوں دھنشوں پر اُس نے بان چڑھائے۔

سندھان دھن سر نکر چھاڑیسی اُرگ جمے اُڑا گہیں
رہے پوُر سر دھرنی گگن دسی بدسی کہنہہ کپی بھاگہیں
بھیئو اتی کولاہل بکل کپی دل بھالو بولہیں آتُرے
رگھوبیر کرونا سندھو آرت بندھو جن رچھک ہرے

اُس نے دھنشوں پر چڑھا کر بہت سے بان چھوڑے۔ وہ بان سانپوں کی طرح چھاتی میں جا لگتے ہیں۔ دھرتی اور آکاش میں دسوں اطراف میں بان بھر رہے ہیں۔ بندر بھاگ کر کہاں جائیں کہرام مچ گیا۔ بانر اور بھالو دل گھبرا کر پکارنے لگے۔ ہے رگھو ویر! ہے دین بندھو! ہے بھگتوں کی رکھشا کرنے والے بھگوان!

نج دل بکل دیکھ کٹی کس نکھنگ دھنُ ہاتھ
لچھمن چلے کرودھ ہوئے نائے رام پد ماتھ

اپنی سینا کو ویاکُل دیکھ کر، کمر میں ترکش کس کر اور ہاتھ میں دھنش لے کر شری رام جی کے چرنوں میں مستک ٹیک کر لکشمن جی غصّے

ہیں آکر چلے۔

رے کھل کا ماری کپی بھالو۔ موہی بلوکٹ کور ہیں کالو
کھوجت رہتیں توہی ست گھلق۔ آج نیاتی جڑاؤں چھاتی

لکشمن جی راون کے پاس جاکر بولے ارے دُشٹ اپکاری باندر اور بھالوؤں کو کیا مار رہا ہے؟ میری طرف دیکھ۔ میں تیرا کال ہوں۔ راون نے کہا ارے میگھ ناد کے قاتل! میں تجھے کھوج ہی رہا تھا۔ آج تجھے مار کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کروں گا۔

اس کہہ چھاڑیسی بان بہ پرچنڈا۔ لچھمن کئے سکل ست کھنڈا
کوٹنہہ آیدھ راون ڈارے۔ تِل پروان کر کاٹ نوارے

ایسا کہہ کر اُس نے پرچنڈ بان چھوڑے۔ لکشمن جی نے سب کے سینکڑوں ٹکڑے کر ڈالے۔ راون نے اور بھی بہت سے ہتھیار چلائے۔ لچھمن جی نے انہیں تِل کے سمان کاٹ کر پرے پھینک دیا۔

پنی ریج بانہنہ کینہہ پرہارا۔ سیندن بھنج سارتھی مارا
ست ست سر مارے دس بھالا۔ گری سرنگنہ جنوں پربیسیں بیالا

پھر اپنے بانوں سے راون پر وار کیا جس سے اُس کے رتھ کو توڑ دیا اور سارتھی کو مار ڈالا۔ راون کے دسوں سروں میں لکشمن جی نے سو سو بان مارے۔ وہ بان اُس کے سروں میں ایسے گھس گئے۔ مانو پہاڑوں کی چوٹیوں میں سانپ گھس رہے ہوں۔

پنی ست سر مارا اُرماہیں۔ پرمیو دھرنی تل سدھ کچھ ناہیں
اُٹھا پربل پنی موہ چھا جاگی۔ چھماڑیسی برہم دینہی جو سانگی

پھر سو بان اُس کی چھاتی میں مارے۔ وہ زمین پر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ پھر بیہوشی کے دُور ہونے پر مہابلی راون اُٹھا اور اُس نے لچھمن جی پر برہما کی دی ہوئی برہم شکتی چھوڑی۔

سو برہم دت پرچنڈ شکتی انت اُر لاگی سہی
پرمیو بیر بکل اُٹھاو دس مکھ اَتُل بل مہما ہی
برہمانڈ بھون براج جاکیں ایک سر جیمے رج کنی
تیہی چہہ اُٹھاون مُوڑھ راون جان نہیں تربھون دھنی

برہما کی دی ہوئی وہ پرچنڈ شکتی سیدھی لکشمن جی کی چھاتی میں لگی ویر لکشمن جی ویاکُل ہو کر دھرتی پر گر پڑے۔ تب راون انہیں اُٹھانے لگا۔ اُس کے لاثانی بل کی سب شیخی کرکری ہو گئی وہ انہیں اُٹھا نہ سکا

جن کے ایک ہی سر پر مٹی کے ایک ذرے کی طرح برہمانڈ براجتا ہے وہ اَن شیش اوتار شری لکشمن جی کو مُوڑھ راون اُٹھانا چاہتا ہے وہ تینوں لوکوں کے سوامی لکشمن جی کی مہما کو نہیں جانتا۔

دیکھ پون سُت دھایو بولت بچن کٹھور
آوت کپی ہی ہتیو تیہیں مشٹ پرہار پُرگھور

یہ دیکھ کر پون کمار شری ہنومان جی کٹھور بچن بولتے ہوئے دوڑے۔ ہنومان جی کے آتے ہی راون نے زور سے اُن پر ایک گھونسے کا وار کیا۔

جانو ٹیک کپی بھومی نہ گرا۔ اُٹھا سنبھار بہت ریس بھرا
مشٹ کا ایک تاہی کپی مارا۔ پرمیو سیل جنوں بجر پسارا

ہنومان جی زمین پر لوٹ گرے لیکن اُن کے گھٹنے ٹک نہ گرے وہ سنبھل کر اُٹھے۔ انہوں نے راون کو ایک گھونسہ مارا۔ وہ ایسا گر پڑا مانو بجلی گرنے سے پربت گر پڑا ہو۔

موُرچھا گے بہوری سو جاگا۔ کپی بل بپل سراہن لاگا
دِھگ دِھگ مم پورُش دھگ موہی۔ جو تیں جیت رہسی سر دروہی

بیہوشی دُور ہونے پر راون جاگا۔ اور ہنومان جی کے بھاری بل کی تعریف کرنے لگا۔ ہے ہنومان تو دھنیہ ہے۔ تیرے بل کو دھنیہ ہے۔ جو تو نے ایک ہی گھونسے سے مجھ جیسے مہابلی بجر کے سمان شریر دھاری کو بے ہوش کر کے پرتھوی پر گرا دیا۔ ہنومان جی نے کہا! میری مردانگی کو دھتکار ہے دھتکار ہے۔ اور مجھے بھی دھتکار ہے جو ہے دیوتاؤں کے دشمن! تو میرا گھونسا کھا کر بھی زندہ رہ گیا۔

اس کہہ لچھمن کہنہ کپی لیایو۔ دیکھ دسانن بسمے پایو
کہہ رگھو بیر سمجھ جیہہ بھراتا۔ تمہہ کرتانت بھچھک سُرتراتا

ایسا کہہ کر اور لکشمن جی کو اُٹھا کر ہنومان جی شری رگھو ناتھ جی کے پاس لے آئے۔ یہ دیکھ کر راون ہکا بکا رہ گیا۔ شری رگھو ناتھ جی نے لکشمن جی سے کہا۔ ہے بھائی! من میں وچار کرو۔ تم کال کو بھی کھا جانے والے ہو اور دیوتاؤں کی رکھشا کرنے والے ہو۔

سُنت بچن اُٹھ بیٹھ کرپالا۔ گئی گگن سو سکتی کرالا
پنی کودنڈ بان گہہ دھائے۔ رپو سمکھ اتی آتر آئے

شری رام جی کے بچن سُن کر پربھو لکشمن جی اُٹھ بیٹھے۔ وہ

بھیانک برہم شکتی آکاش کو چلی گئی۔ لکشمن جی پھر دھنش بان لے کر دوڑے اور بڑی تیزی سے دشمن کے سامنے آکر ڈٹ گئے۔

آتُر بہوری بھنجیہ سیندن سوت بیت بھانتی کیہو
گر یودھ رنی دس کندھر بکل تر بان سست بیدھیو ہیو
سارتھی دوسر گھال رتھ تیہی تُرت لنکا لے گیو
رگھوبیر بندھو پرتاپ پنج بہوری پربھو چرنن نیو

پھر انہوں نے بڑی پھرتی سے راون کے رتھ کو چور چور کر دیا اور اُس کے سارتھی کو مار دیا۔ راون کو بھی بہت ویاکل کر دیا۔ سو بانوں سے راون کی چھاتی کو چھلنی کر دیا جس سے وہ ویاکل ہو کر زمین پر گر پڑا۔ تب دوسرا سارتھی اُسے رتھ میں ڈال کر فوراً ہی لنکا کو لے گیا۔ پرتاپ کے بھنڈار شری رگھوبیر جی کے بھائی لکشمن جی نے پربھو شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کیا۔

اُہاں دسانن جاگ کر کرے لاگ کچھ جگیہ
رام برودھ بجے چہہ سٹھ ہٹھ بس اتی اگیہ

اُدھر لنکا میں جب راون مُورچھا سے جاگا۔ تو وہ ایک یگیہ کرنے لگا۔ وہ مُورکھ اور اگیانی اور ضدی شری رام جی سے دُشمنی کر کے اُن پر فتح پانا چاہتا ہے۔

ایہاں بِبھیشن سب سُدھ پائی۔ سپدی جائے رگھوپتی ہی سُنائی
ناتھ کرے راون ایک جاگا۔ سِدھ بھئیں نہیں مرے ابھاگا

اِدھر بِبھیشن کو یہ سب خبر مل گئی۔ انہوں نے فوراً ہی شری رام چندر جی کو سارا حال کہہ سُنایا۔ کہ ہے ناتھ! راون ایک یگیہ کر رہا ہے۔ اُس کے یگیہ کے نردِگھن پورا ہونے پر وہ بدنصیب آسانی سے نہیں مرے گا۔

پٹھوہو ناتھ بیگ بھٹ بندر۔ کریں بدھنس آوا دسکندھر
پرات ہوت پربھو سُبھٹ پٹھائے۔ ہنومد آدی انگد سب دھائے

ہے ناتھ! جلدی ہی بانر یودھاؤں کو بھیجئے جو کہ جا کر یگیہ کو بھنگ کر دیں۔ تاکہ راون لڑائی کرنے کے لئے کھلے میدان میں آ جائے۔ سویرا ہوتے ہی پربھو شری رام جی نے بہادر بانر یودھاؤں کو بھیجا۔ ہنومان اور انگد وغیرہ بھی گھنتی کے بانر یودھا دوڑے۔

کوتک کود چڑھے کپی لنکا۔ پیٹھے راون بھون اسنکا
جگیہ کرت جبہیں سو دیکھا۔ سکل کپنہ بھا کرودھ بسیکھا

بانر کھیل تماشے ہی میں کود کر لنکا پر جا چڑھے اور بے خوف ہو کر راون کے محل میں گھس گئے۔ جب انہوں نے راون کو یگیہ کرتے دیکھا۔ تو انہیں بہت ہی غصہ آیا۔

رن تے نلج بھاج گرہ آوا۔ اِہاں آئے بک دھیان لگاوا
اَس کہہ انگد مارا لاتا۔ چتوَ نہ سٹھ سوارتھ من راتا

انہوں نے کہا ارے او بے شرم! تو میدانِ جنگ سے بھاگ کر گھر آ کر بگلا بھگت بن کر دھیان لگا کر بیٹھ گیا ہے؟ ایسا کہہ کر انگد نے لات ماری۔ لیکن راون اپنے دھیان میں مست رہا۔ وہ اپنے سوارتھ کیا ڈوبا ہوا تھا۔ اُس نے ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

جہیں چتو جب کر کوپ کپی گہہ دسن لاتنہ مار ہیں
دھر کیس ناری نکار گھر باہر تے اتی دین پکار ہیں
تب اُٹھیو کرودھ کرتانت سم گہہ چرن بانر ڈارئی
ایہی بیچ کپنہ بدھنس کرت مکھ دیکھ من ہُنہ ہارئی

جب راون نے اپنے دھیان کو بھنگ نہ کرتے ہوئے اُن کی طرف نہ دیکھا تو غصے میں بھر کر اُسے وہ دانتوں سے کاٹنے لگے۔ اور لاتوں سے مارنے لگے۔ اُس کی رانیوں کے بال پکڑ کر وہ گھر کے باہر نکال لائے۔ وہ بہت ہی دُکھی ہو کر فریاد کرنے لگیں۔ تب راون کال کے سمان آگ بگولا ہو کر اُٹھا۔ اور بانروں کو پاؤں سے پکڑ پکڑ کر زمین پر پٹکنے لگا۔ اتنے میں ہی بانروں نے یگیہ کو بھنگ کر دیا۔ یہ دیکھ کر راون اپنے من میں نا اُمید ہو گیا۔

جگیہ بدھنس کُسل کپی آئے رگھوپتی پاس
چلیو نسا چر کرودھ ہوئے تیاگ جیون کے آس

یگیہ کو نشٹ کر کے سبھی چتر بانر شری رگھوناتھ جی کے پاس آ گئے۔ تب راون زندگی کی اُمید چھوڑ کر غصے ہو کر چلا۔

چلت ہوہیں اتی اسبھ بھینکر۔ بیٹھہیں گیدھ اُڑائے سر نہہ پر
بھیئو کال بس کاہو نہ مانا۔ کہیسی بجاوہو جدھ نشانا

اُسے کوچ کرنے کے وقت بہت سے امنگل ہونے لگے۔ اُس کے سر پر چیلیں منڈلانے لگیں۔ چونکہ وہ موت کا گھیرا ہوا تھا۔ اس لئے اُس نے کسی بھی امنگل کا وچار نہیں کیا۔ اور اُس نے کہا یُدھ کا ڈنکا بجاؤ۔

چلی تمی چر انی اپارا۔ بہہ گج رتھ پدانی اسوارا
پربھو سنمکھ دھائے کھل کیسیں۔ سلبھ سموہ انل کہنہ جیسیں

راکشسوں کا یہ شدید لشکر چلا۔ جس میں بہت سے ہاتھی، رتھ پیدل اور گھوڑ سوار ہیں۔ وہ وشٹ پربھو کے سامنے گیسو دار ہے۔ مانو ہمّی کی طرف پتنگے چمکے چلے آرہے ہوں۔

اہی دیو تنہہ اَستتی کینہی۔ دارُون بپتی ہم ہی دینہیں دینہی
اب جن رام کھیلاوہُو اینہی۔ اتسیہ دُکھت ہوت بیدیہی

ادھر دیوتاؤں نے اُستتی کی۔ کہ سوامی! اُن راکشسوں نے ہم کو بہت دُکھی کر رکھا ہے۔ اب آپ اِسے زیادہ نہ کھیلائیے۔ اُدھر جانکی جی بھی بہت دُکھی ہو رہی ہیں۔

دیو بچن سُن پربھو مسکانا۔ اُٹھ رگھوبیر سُدھارے بانا
جٹا جوٹ دِڑھ باندھیں ماتھے۔ سوہہیں سُمن بیچ بیچ گاتھے

دیوتاؤں کے بچن سُن کر پربھو شری رام جی مسکرا دیئے۔ پھر اُٹھ کر اُنہوں نے بان سنبھالے۔ اُنہوں نے جٹاؤں کے جوڑے کو مستک پر کس کر باندھ لیا۔ اُس کے بیچ میں گُوندھے ہوئے پھول شوبھا پا رہے ہیں۔

ارُن نین بارِد تن سیاما۔ اکھل لوک لوچن ابھیراما
کٹی تٹ پریکر کسیو نشنگا۔ کر کودنڈ کٹھن سارنگا

اُن کے لال نیتر ہیں۔ بادلوں کے سمان شیام شریر ہے۔ وہ سب لوگوں کی آنکھوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ پربھو نے کمر میں پھینٹا اور ترکش باندھ لیا اور ہاتھوں میں کٹھور شارنگ دھنش لے لیا۔

سارنگ کر سُندر نشنگ سلی مُکھا کر کٹی کسیو
بھُج دنڈ پین منوہرایت اُردھر اشر پد لسیو
کہہ داس تُلسی جبہیں پربھو سر چاپ کر پھیرن لگے
برہمانڈ دِگ گج کمٹھ اہی مہی سندھو بھُودھر ڈگمگے

پربھو نے شارنگ دھنش ہاتھ میں لے لیا اور کمر میں بانوں کی کھان سُندر ترکش باندھ لیا۔ اُن کے بازو لمبے ہیں۔ چھاتی منوہر اور چوڑی ہے۔ اُس پر برہمن بھرگو جی کے چرنوں کے نشان شوبھا پا رہے ہیں۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ جُونہی پربھو دھنش بان کو ہاتھوں میں لے کر گھمانے لگے۔ تُوں ہی برہمانڈ، دِشاؤں کے ہاتھی، کچھپ، شیش جی، پرتھوی، سمندر اور پربت سبھی ڈگمگانے لگے۔

شوبھا دیکھ ہرش سُر برشہیں سُمن اپار
جے جے جے کرونا ندھی چھبی بل گُن آگار

بھگوان کی شوبھا دیکھ کر دیوتا بہت خوش ہو کر پھول برسانے لگے اور خوبصورتی، شکتی اور گُنوں کے دھام کرپانِدھان پربھو شری رام کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا جے جے کار کرنے لگے۔

اہیں بیچ نشاچر انی۔ کسمسات آئی اتی گھنی
دیکھ چلے سنمکھ کپی بھٹا۔ پرلے کال کے جن گھن گھٹا

اتنے میں ہی راکششوں کا بھاری لشکر بے قراری کے عالم میں آگے بڑھ آیا۔ اُس کو دیکھ کر بندر یودھا اُس کی طرف آگے چلے۔ جیسے قیامت کے بادلوں کی گھٹائیں ہوں۔

بہُ کرپان تروار چمنکہیں۔ جن دہ دِسی دامنی دمکہیں
گج رتھ تُرگ چکار کٹھورا۔ گرجہیں منہُوں بلاہک گھورا

بہت سے کرپان اور تلواریں چمکنے لگیں۔ مانو دسوں اطراف میں بجلیاں چمک رہی ہوں۔ ہاتھی، رتھ اور گھوڑوں کی کٹھور آواز ایسی معلوم ہوتی ہے۔ مانو بادل گرج رہے ہوں۔

کپی لنگور بپُل نبھ چھائے۔ منہُوں اندر دھنُش اُئے سُہائے
اُٹھئے دُھور منہُوں جل دھارا۔ بان بُند بھئے برشٹی اپارا

بندروں کی بہت سی لمبی لمبی مونچھیں آکاش میں چھائی ہوئی ہیں۔ مانو سُندر اندر دھنش پرگٹ ہو گیا ہو۔ دُھول ایسی اُٹھ رہی ہے۔ مانو جل کی دھارا ہو۔ اس میں سے بان رُوپی بوندوں کی مُوسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔

دُہُوں دِسی پربت کرہیں پہارا۔ بجرپات جنُ بارہیں بارا
رگھوپتی کوپ بان جھری لائی۔ گھائیل بھے نسیچر سمُدائی

دونوں طرف کے یودھا ایک دُوسرے پر پربت گراتے ہیں۔ مانو بجلی بار بار گر رہی ہے۔ شری رام چندر جی نے جوش میں آکر بانوں کی جھڑی لگا دی۔ جس سے راکشس فوج زخمی ہو گئی۔

لاگت بان بیر چکرہیں۔ گُھرم گُھرم جہنہ تہنہ مہی پرہیں
سروہیں سیل جنُ نرجھر بھاری۔ سونت سَر کادر بھے کاری

بان لگتے ہی بہادر چلّا کر اور چکر کھا کھا کر اِدھر اُدھر زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اُن کے شریروں سے خون ایسے نکل رہا ہے۔ مانو پربتوں سے بھاری چشموں میں سے جل بہہ رہا ہے۔ خون کی یہ بہتی ہوئی ندی بزدلوں کے من کو خوف زدہ کر رہی ہے۔

کادر بھینکر رُدھر سرتا چلی پرم اپاونی

دیو ٹوکل دل رتھ ریت چکر ابرت بہت سبھے آوَنی
جل جنتو گج پرچ ترنگ کھر بسدھ باہن کو گنے
سر سکتی تومر سرپ چاپ ترنگ چرم کمٹھ گھنے

بزدلوں کے من کو ہلانے دینے والی بہت ہی ناپاک خون کی ندی بہی۔ دونوں دل اُس کے دونوں کنارے ہیں۔ رتھ ریت ہے اور پہیے بھنور ہیں۔ وہ ندی بہت ہی بھیانک بہہ رہی ہے۔ ہاتھی، پیدل، گھوڑے، گدھے وغیرہ بے شمار سواریاں جن کی گنتی نہیں کی جا سکتی ہیں اُس ندی کے جل جنتو ہیں۔ بان شکتی اور تومر سانپ ہیں۔ دھنش اُس ندی کی لہریں ہیں اور ڈھال بہت سے کچھوے ہیں۔

بیر پرہیں جنُ تیر تُرُ مجّا بہُ بہ پھین
کادر دیکھ ڈرہیں تہنُ سُبھٹنہ کے من چین

ویر زمین پر اس طرح گر رہے ہیں مانو ندی کنارے کے برکش اکھڑ کر ندی میں گر رہے ہوں۔ بہت سے مانس کے تودے بہہ رہے ہیں۔ مانو وہ پھین ہیں۔ بزدل جہاں اسے دیکھ کر ڈرتے ہیں۔ وہاں مہابلی یودھاؤں کے من میں آنند ہو رہا ہے۔

مجّہیں بھوت پساچ بیتالا۔ پرمتھ مہا جھوٹنگ کرالا
کاک کنک لے بھجا اڑاہیں۔ ایک تے چھین ایک لے کھاہیں

بھوت پشاچ اور بیتال، بڑے بڑے جھونٹوں والے مہان بھینکر جھوٹنگ اور بھیروں کے گن اس ندی میں ڈبکی لگاتے ہیں۔ کوّے اور چیلیں بازو اٹھا کر اڑتے ہیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے چھین کر کھا جاتے ہیں۔

ایک کہہیں ایسیو سونگھائی۔ سٹھہو تمہار دریدر نہ جائی
کہنرت بھٹ گھائل تٹ گرے۔ جہں تہں منہُ اردھ جل پرے

کوئی ایک کہتے ہیں ارے مورکھوں! خوراک کی اتنی بہتات ہے پھر بھی تمہارا من نہیں بھرتا۔ گھائل یودھا سمندر کے کنارے پڑے کراہ رہے ہیں مانو ادھر ادھر جل راشی کو آخری بلاشن کر آگے اور ادھ جل کہنے ہیں (پڑے ہوں۔

کھینچہیں گیدھ آنت تٹ بھئے۔ جنُ بنسی کھیلت چت دئیے
بہُ بھٹ بہہیں چڑھے کھگ جاہیں۔ جنُ ناوری کھیلہیں سر ماہیں

گیدھ آنتیں کھینچ رہے ہیں۔ مانو مچھلیاں پکڑنے والے ایکاگر من ہو کر بنسی سے مچھلی پکڑ رہے ہوں۔ بہت سے یودھا بہے جا رہے ہیں اور پنچھی ان کے اوپر چڑھ کر تیر رہے ہیں۔ مانو ندی میں اربن ناؤ میں بیٹھ کر کھیل رہے ہوں۔

جوگنی بھر بھر کھپر سنچہیں۔ بھوت پشاچ بدھو نبھ نچہیں
بھٹ کپال کرتال بجاوہیں۔ چامنڈا نانا بدھی گاوہیں

جوگنیاں کھپروں میں بھر بھر کر لہو اکٹھا کر رہی ہیں۔ بھوت پریتنیاں آکاش میں ناچ رہی ہیں۔ چامنڈا بہادروں کی کھوپڑیوں کا کرتال بجا رہی ہیں اور بہت طرح سے گا رہی ہیں۔

جمبک نکر کٹکٹ کٹہیں۔ کھاہیں ہُوآہیں اگھاہیں دپٹہیں
کوٹنہ رُنڈ منڈ بنو ڈولہیں۔ سیس پرے مہی جے جے بولہیں

گیدڑوں کے گروہ کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے مردہ لاشوں کو کاٹ کر کھاتے ہیں۔ ہواں ہواں کرتے ہیں اور جب پیٹ بھر جاتا ہے تو دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں۔ کروڑوں دھڑ بنا سر کے گھوم رہے ہیں اور سر زمین پر پڑے جے جے بول رہے ہیں۔

بولہیں جو جے جے منڈ رُنڈ پرچنڈ سر بنو دھاوہیں
کھپرنہہ کھگ الجھ جُجھیہیں سُبھٹ بھٹنہ ڈھاوہیں
بانر نساچر نکر مردہیں رام بل درپت بھئے
سنگرام انگن سُبھٹ سووہیں رام سر نکرنہ ہئے

کٹے ہوئے سر جے جے بول رہے ہیں۔ پرچنڈ دھڑ بغیر سروں کے دوڑ رہے ہیں۔ پکھیرو کھوپڑیوں میں الجھ الجھ کر مانس نوچ رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ مہابلی یودھا دوسرے یودھاؤں کو پچھاڑ رہے ہیں۔ شری رام جی کے بل سے ابھیمان میں بھرے ہوئے بانر راکشسوں کے دلوں کو کچل رہے ہیں۔ شری رام جی کے بانوں سے مرے ہوئے بہادر یودھا رن بھومی میں سو رہے ہیں۔

راون ہردے بچارا بھا نسچر سنگھارا
میں اکیل کپی بھالو بہو مایا کروں اپارا

راون نے من میں وچار کیا کہ راکششوں کا ناش ہو گیا ہے۔ میں اکیلا رہ گیا ہوں اور بانر اور بھالو بے شمار ہیں۔ اس لئے مجھے اب کوئی بہت مایا رچنی چاہئے

دیوتنہ پربھو ہی پیادیں دیکھا۔ اپجا اُر اتی چھوبھ بسیشا
سُرپتی نج رتھ ترت پٹھاوا۔ ہرش سہت ماتل لے آوا

دیوتاؤں نے جب دیکھا کہ پربھو پیادل ہی یدھ کر رہے ہیں۔ تو ان کے من میں بڑی بھاری بے چینی ہوئی۔ تب راجہ اندر نے فوراً اپنا رتھ بھیجا۔ جس کا سارتھی پرسن ہو کر اس رتھ کو پربھو کے پاس لے آیا۔

تیج پنج رتھ دویہ اُنوپا ۔ ہرش چڑھے کوسل پُر بھوپا ۔
چنچل ترگ منوہر چاری ۔ اجر امر من سم گتی کاری ۔

اُس انوکھے ربھ خیالی اور تیج سے رتھ پر دھرم پُرش رگھو راج رام
چندر جی پرسن ہو کر رتھ پر چڑھے ۔ اُس رتھ کے چاروں گھوڑے اجر امر اور من
کی گتی کے سمان تیز گام تھے ۔ جُتے ہوئے تھے ۔

رتھ آرُوڑھ رگھوناتھ ہی دیکھی ۔ دھائے کپی بل پائے بسیشی
سہی نہ جائے کپین کے ماری ۔ تب راون مایا بستاری

شری رگھوناتھ جی کو رتھ پر سوار دیکھ کر بانروں کے حوصلے دُگنے ہو
گئے ۔ وہ دوڑ کر ٹوٹ پڑے ۔ ان کی مار برداشت نہیں کی جاتی ۔ تب راون نے
مایا پھیلائی ۔

سو مایا رگھو بیر ہی باچی ۔ لچھمن کپنہ سو مانی سانچی
دیکھی کپنہ نسا چر انی ۔ انج سمیت بھئے کوسل دھنی

صرف رگھوناتھ جی ہی اس مایا سے بچے رہے ۔ باقی
سب بانروں نے اور لکشمن جی نے بھی اسے سچ سمجھا ۔ بانروں نے
راکشس فوج میں بہت سے رام اور لکشمن دیکھے ۔

بچھ رام لچھمن دیکھ مرکٹ بھالو من اتی اپڈرے
جنُو چتر لکھت سمیت لچھمن جہہ سو تہہ چتو ہی تھکرے
نج سین چکت بلوک ہنس سرچاپ سج کوسل دھنی
مایا ہری ہری نمیش ہرشے مرکٹ سکل اتی

بہت سے رام لکشمن دیکھ کر بانر اور بھالو من میں جھوٹی مایا سے
بہت ہی ڈر گئے ۔ وہ لکشمن جی سمیت جہاں تھے وہیں ہی تصویر کی طرح
بیٹھے وہ حرکت کرنے سے بچتے رہ گئے ۔ اپنی سینا کو مایا سے موہت دیکھ کر کوسل
کو ہرنے والے بھگوان شری رام جی نے ہنس کر دھنش پر بان چڑھا کر پل
بھر میں ساری مایا ہر لی ۔ بانر فوج بڑی پرسن ہوئی ۔

بہوری رام سب تن چتے بولے بچن گمبھیر
دوند یدھ دیکھہو سکل شرمت بھئے اتی بیر

پھر شری رام چندر جی سب کی طرف دیکھ کر گمبھیر (سنجیدہ) بچن
بولے ۔ ہے بہادرو ! تم سب لڑتے لڑتے بہت تھک گئے ہو ۔ اب مجھے
اور راون کو لڑتے دیکھو ۔

اس کہہ رتھ رگھوناتھ چلاوا ۔ بپر چرن پنکج سر ناوا ۔
تب لنکیس کرودھ اُر چھاوا ۔ گرجت ترجت سنمکھ دھاوا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں کے چرن کملوں میں سر نوا
کر رتھ آگے بڑھایا ۔ تب راون کی چھاتی کرودھ سے جل اٹھی اور وہ گرجتا اور
للکارتا ہوا پربھو کی طرف کو بڑھا ۔

جیتیہہ جے بھٹ سنجگ ماہیں ۔ سنو تاپس میں تنہہ سم ناہیں
راون نام جگت جس جانا ۔ لوکپ جاکیں بندی خانہ

اور جوش میں آ کر بولا ۔ ہے تپسوی ! سُن تم نے یدھ میں آج تک
جتنے یودھاؤں کو جیتا ہے ۔ میں ان جیسا نہیں ہوں ۔ میرا نام راون ہے
دُنیا ساری میرا لوہا مانتی ہے ۔ سارے لوکپال میرے قید خانے میں پڑے ہیں

کھر دوشن برادھ تم مارا ۔ بدھیو بیادھ اِو بالی بچارا
نسچر نکر سبھٹ سنگھارے ہو ۔ کنبھکرن گھن نادہی مارے ہو

تم نے کھر دوشن اور برادھ کو مار ڈالا ۔ اور بیچارے بالی کو شکاری
کی طرح دھوکے سے مار دیا ۔ بڑے بڑے راکشس ویروں کو ہلاک کر ڈالا
کنبھکرن اور میگھناد کو بھی مارا ۔

آج بیر سب لیؤں نباہی ۔ جوں رن بھوپ بھاج نہیں جاہی
آج کرؤں کھلو کال حوالے ۔ پرے ہو کٹھن راون کے پالے

ارے راجہ ! اگر تم یدھ میں ڈٹے رہے اور بھاگ نہ گئے تو
آج میں سب کا بدلہ نکال لوں گا ۔ آج میں یقیناً تمہیں کال
کے حوالے کر دوں گا ۔ آج تمہیں راون جیسے سخت اور بلوان یدھا سے
واسطہ پڑا ہے ۔

سُن دُربچن کال بس جانا ۔ بہنسی بچن کہہ کرپا ندھانا
ستیہ ستیہ سب تو پربھتائی ۔ جلپسی جنی دکھاؤ منسائی

راون کے اِن دُربچنوں کو سُن کر شری رام جی نے اسے کال کے
وش میں جانا ۔ تب کرپا ندھان پربھو ہنس کر بولے ۔ تمہاری ساری بڑائی
جیسا کہ تم نے کہا ہے بالکل ٹھیک ہے ۔ پر فضول بکواس نہ کرو ۔ اپنی
مردانگی کا جوہر دکھاؤ ۔

جنی جلپنا کر سجس ناسہی نیتی سُنہی کرہی چھما
سنسار مہہ پورُش تری بدھ پاٹل رسال پنس سما
ایک سمن پرد ایک سمن پھل ایک پھلئے کیول لاگہیں
ایک کہہیں کہہیں کرہیں اپر ایک کرہیں کہت نہ باگہیں

جیت [illegible] کر کے اپنے سنندر شریر کا ناش نہ کرو۔ میں بنتی کرتا ہوں تجھیں نیتی کہتا ہوں [illegible] آم [illegible] کی طرح تین طرح کے پُرش ہوتے ہیں۔ گلاب صرف پھول [illegible] دیتا ہے پھل نہیں دیتا۔ آم کا درخت پھل اور پھول دونو دیتا ہے [illegible] صرف پھل ہی لگتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک سب کا دیکھ پُرش تو وہ ہوتے ہیں جو صرف [illegible] بات کرتے ہیں۔ دوسری قسم کے وہ ہیں۔ جو کہتے بھی ہیں اور کرتے بھی ہیں۔ اور تیسری قسم کے وہ ہیں جو کام کر کے دکھلا دیتے ہیں [illegible]

[illegible] گھیان
[illegible] پران

شری رام جی کے [illegible] راون غضب [illegible] اور بولا مجھے گیان سکھلاتے ہو [illegible] تجھیں اپنے پران پیارے نہیں لگتے۔

[illegible] چھانٹر سے سر
تا تا کار [illegible]

[illegible] بہت لگا طرح سے بان [illegible] دشا دشا نیچے اوپر سب جگہ بانوں سے چھا گئی۔

پاوک سر چھانٹر پرگھوبیرا۔ چھن مہ جر سے نسا چرتیر انڈ
چھانڈ [illegible] کنیسا [illegible] بان [illegible] چھالی

شری رگھوبیر جی نے اگنی بان چھوڑا۔ راون کے سب بان بھسم ہو گئے۔ تب اُس نے کھسیانہ ہو کر بہت [illegible] بھیانک شکتی چھوڑی۔ جسے شری رام جی نے بان سے بیندھ کر واپس بھیج دیا۔

کوٹنہ چکر ترسول پہار سے۔ [illegible] پر بھو کاٹ [illegible]
نپھل ہوہیں راون سر [illegible] جیسیں
اُس نے کروڑوں [illegible] لیکن پربھو شری رام جی نے جلدی آسانی سے ان کو کاٹ دیا [illegible] منورتھ نشپھل ہو جاتے ہیں [illegible] راون کے سب [illegible] نشپھل ہو گئے۔

تب ست بان سارتھی مارسی [illegible] جے رام [illegible] رام کرپا کر سوت اٹھا وا۔ تب پربھو پرم کرودھ کہہ پاوا
تب اُس نے شری رام جی کے سارتھی کو سو بان مارے۔ وہ شری

رام جی کی جے پکار کر زمین پر گر پڑا۔ شری رام جی نے کرپا کر سارتھی کو اٹھایا۔ تب پربھو شری رام جی سخت طیش میں آ گئے

بھئے کرودھ جدھ بردھ رگھونائک
کوڈنڈ دھن اتی چنڈ منو جاسن مارت گرسے
منندوری اُر کمپ کمپتی کمٹھ بھو بھودھر ترسے
چکر ہیپ ڈگ [illegible] گہی دیکھ کوتک سُر ہنسے

یدھ میں دشمن کے خلاف پربھو شری رام جی بہت طیش میں آ گئے۔ اُن کے بان ترکش سے باہر آنے کے لئے تڑپنے لگے۔ اُن کے دھنش کی ٹنکار سے [illegible] راکشس سہم گئے۔ مندودری کی چھاتی دھڑکنے لگی سمندر [illegible] زمین [illegible] ڈر گئے۔ دشاؤں کے ہاتھی زمین کو [illegible] لگے۔ یہ اچنبھا دیکھ کر دیوتا لوگ ہنسے۔

تانیو چاپ سرون لگ چھانڈے بسکھ کرال
رام مارگن گن چلے لہلہات جنو بیال

تب شری رام جی نے دھنش کو کانوں تک کھینچ کر بھیانک بان چھوڑے۔ اُن کے بان ایسے چلے مانو لہراتے ہوئے سانپ جا رہے ہوں۔

چلے بان [illegible] جنو اُرگا۔ پرتھمہیں ہتیو سارتھی ترگا
رتھ بھنج ہت کیتو پتاکا۔ گرجا اتی انتربل تھاکا

بان ایسے چلے۔ مانو پنکھ والے سانپ اُڑ رہے ہوں۔ انہوں نے پہلے سارتھی اور گھوڑوں کو مار ڈالا۔ پھر رتھ کو چور چور کر کے نشان اور جھنڈے کو نشٹ کر دیا۔ تب راون جوش سے گرجا لیکن من میں وہ تھک چکا تھا۔

ترت آن رتھ چڑھ کھسیانا۔ استر شستر چھانڈیسی بدھی نانا
نپھل ہوہیں سب اُدیم تاکے۔ جیسے پردروہ رت منسا کے

وہ کھسیانہ ہو کر پھر دوسرے رتھ پر سوار ہو کر طرح طرح کے استر شستر چلانے لگا۔ مگر اُس کی کوششیں ضائع ہو گئیں جیسے دوسرے کی بُرائی سوچنے والے پُرش کی ساری کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں۔

تب راون دس سول چلاوا۔ باج چارہی مار گراوا
ترگ اُٹھائے کوپ رگھونایک۔ کھینچ سراسن چھانڈے سایک

تب راون نے دس ترسول چلائے۔ اور شری رام چندر جی کے چاروں رتھ کے گھوڑوں کو پرتھوی پر مار گرایا۔ گھوڑوں کو اُٹھا کر شری رگھوناتھ جی نے جوش میں آ کر دھنش کھینچ کر بان چھوڑے۔

راون سر سروج بن چاری ۔ چلی رگھوبیر سلی مکھ دھاری
دس دس بان بھال دس مارے ۔ نسر گئے چلے رُدھر پنارے

راون کے سر روپی کمل بن میں چرنے والے شری رگھو ناتھ جی کے بان روپی بھونروں کی قطاریں چلیں۔ شری رام جی نے اُس کے دسوں سروں میں دس دس بان مارے، جو سروں کے آر پار ہو گئے اور خون کی دھار بہنے لگی۔

سروت رُدھر دھایو بلوانا ۔ پربھو پُنی کرت دھنُ سر سندھانا
تیس تیر رگھوبیر پبارے ۔ بھجنہہ سمیت سیس ہی پارے

خون بہتے ہوئے مہابلی راون دوڑا۔ پربھو نے پھر دھنش پر بان چڑھایا۔ اُنہوں نے تیس بان چھوڑے اور راون کے دسوں سر مع بیسوں بازوؤں کو کاٹ کر پرتھوی پر گرا دیا۔

کاٹتہیں پُنی بھئے نبینے ۔ رام بہوری بھُجا سر چھینے
پربھو بہو بار باہو سر ہئے ۔ کٹت جھٹت پُنی اُوتن بھئے

سر اور ہاتھ کٹتے ہی پھر نئے پیدا ہو گئے۔ شری رام جی نے پھر بھجاؤں اور سروں کو کاٹ گرایا۔ اس طرح پربھو نے بہت دفعہ بھجائیں اور سر کاٹے لیکن ہر بار ہی کٹ کر وہ نئے پیدا ہو جاتے تھے۔

پُنی پُنی پربھو کاٹت بھُج سیسا ۔ اتی کوتکی کوسلا دھیسا
رہے چھائے نبھ سر اَرُ باہو ۔ مانہو امت کیتو اَرُ راہو

پربھو بار بار اُس کی بھجاؤں اور سروں کو کاٹ رہے ہیں، کیونکہ اودھ پتی شری رام جی بڑے مایا دھاری ہیں۔ آکاش میں سر اور بازو ایسے چھا گئے مانو بے شمار راہو اور کیتو ہوں۔

جنُ راہو کیتو انیک نبھ پتھ سروت سونت دھاوہیں
رگھوبیر تیر پرچنڈ لاگہیں بھومی گرن نہ پاوہیں
ایک ایک سر نکر چھیدے نبھ اُڑت اِمی سوہہیں
جنُ کوپ دِنکر کر نکر جہنہ تہنہ بِدھنتد پوہہیں

مانو بے شمار راہو اور کیتو خون گراتے ہوئے آکاش کے راستے میں دوڑ رہے ہوں۔ شری رام جی کے پرچنڈ بان کے لگنے کے کارن وہ زمین پر گرنے نہیں پاتے۔ ایک ایک تیر سے بہت سر بیندھے ہوئے آکاش میں اُڑتے ہوئے ایسے شوبھا پا رہے ہیں، مانو کرودھ کر کے سورج کی کرنیں اِدھر اُدھر راہوؤں کو بیندھ رہی ہوں۔

جمے جمے پربھو ہرتا سُ سر جمے تمے ہوئیں اپار

سیوت بشے بسر دھ جمے نِت نِت نوتن مار

پربھو رام جیسے جیسے اُس کے سروں کو کاٹتے ہیں ویسے ہی ویسے وہ بے شمار بڑھتے جاتے ہیں۔ جیسے وشے بھوگ کرنے سے کام چیشٹا دن بدن نئی سے نئی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

دس مُکھ دیکھ سرنہ کے باڑھی ۔ بسر امرن بھئی رِس گاڑھی
گرجیو مُوڑھ مہا ابھیمانی ۔ دھائیو دسہو سراسن تانی

سروں کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر راون کو اپنی موت بھول گئی۔ وہ کرودھ سے آگ بگولا ہو گیا۔ پھر وہ مہا ابھیمانی مُوڑھ گرجا اور دسوں دھنش کو تان کر دوڑا۔

سمر بھومی دسکندھر کوپیو ۔ برش بان رگھوپتی رتھ توپیو
دنڈ ایک رتھ دیکھ نہ پریو ۔ جنُ نہار مہنہ دِنکر دُریو

رن بھومی میں راون جوش سے بھر گیا۔ اُس نے بانوں کی بارش کر کے شری رگھو ناتھ جی کے رتھ کو ڈھک دیا۔ ایک گھڑی تک رتھ نہیں نظر نہیں آیا۔ مانو کُہر میں سورج چھپ گیا ہو۔

ہاہاکار سُرنہ جب کینہا ۔ تب پربھو کوپ کار دھنُ لینہا
سر نوارِ رپو کے سر کاٹے ۔ تے دِسی بدِسی گگن مہی پاٹے

جب دیوتاؤں نے گھبرا کر ہاہاکار کیا تب پربھو شری رام جی نے کرودھ کر کے دھنش اُٹھایا۔ راون کے بانوں کو ہٹا کر انہوں نے پھر اُس کے سر کاٹے اور اُن سروں کو کاٹ کر اُن سے دشا بدشا نیچے اُوپر سب جگہ ڈھک دی۔

کاٹے سر نبھ مارگ دھاوہیں ۔ جے جے دُھن کر بھے اپجاوہیں
کہہ لچھمن سُگریو کپیسا ۔ کہہ رگھوبیر کوسلا دھیسا

کاٹے ہوئے سر آکاش کے راستوں میں دوڑتے پھر رہے ہیں اور جے جے کی اونچی آواز کر کے بھے پیدا کرتے ہیں۔ لکشمن اور بانر راج سُگریو کہاں ہیں اور اودھ پتی رگھوبیر کہاں ہیں۔

کہہ رام کہہ سر نکر دھائے دیکھ مرکٹ بھج چلے
سندھان دھنُ رگھوبنس منی ہنس سرنہ سر بیدھے بھلے
سر مالکا کر کالکا گہہ برند برندہ بہو بیسہیں
کر رُدھر سر مجّن منہو سنگرام بٹ پوجن چلیں

"رام کہاں ہیں؟" یہ کہہ کر سروں کے گروہ دوڑے۔ اُنہیں دیکھ کر بانر

بھاگ چلے۔ تب وبھیشن کو کھینچ کر لکشمن کے سامنے شری رام چندر جی نے غضب کر کے ان سروں کو تیروں سے بیندھ ڈالا۔ ہاتھوں میں سروں کی مالائیں لے کر کال بھیرونی کالکا جی ہو کر خون کی ندی میں اشنان کرنے چلیں۔ مانو یدھ روپی بٹ برکش پر کٹا کا درخت اکی پوجا کرنے جا رہی ہوں۔

پنی روس کنٹھ کرودھ ہِتّے چھاڑی شکتی پرچنڈ
چلی بھبیشن سنمکھ منہوں کال کر دنڈ

تب راون نے جوش میں بھر کر پرچنڈ شکتی چھوڑی وہ بھبیشن کی طرف یم راج کے ڈنڈے کے سمان بڑھی۔

آوت دیکھ سکتی اتی گھورا۔ پرنتارتی بھنجن پن مورا۔
ترت بھبیشن پاچھیں میلا۔ سنمکھ رام سہیو سوئی سیلا

بھگوان شری رام چندر جی نے جب اس مہا بھیانک شکتی کو بھبیشن کی طرف آتے دیکھا تب انہوں نے من میں یہ وچار کر کہ شرناگتوں کے دکھ کے ناش کرنے کا میں نے پرن ٹھان رکھا ہے بھبیشن کو پیچھے کر کے وہ بھیانک شکتی اپنے اوپر سہہ لی۔

لاگ سکتی مورچھا کچھ بھئی۔ پربھو کرت کھیل سُر نبہ بکلئی
دیکھ بھبیشن پربھو شرم پایو۔ گہہ کر گدا کرودھ ہو دھایو

شکتی کے لگتے ہی پربھو کو کچھ مورچھا ہو گئی۔ پربھو نے تو یہ لیلا کی تھی۔ پر دیوتا لوگ گھبرا گئے۔ پربھو کو تھکا ہوا جان کر بھبیشن جی طیش میں آ کر ہاتھوں میں گدا لے کر دوڑے۔

رے کبھاگیہ سٹھ مند کبدھ تے۔ تیں سُر نر منی ناگ بردھ تے
سادر سو کہہ سیس چڑھائے۔ ایک ایک کے کوٹنہ پائے

اور بولے۔ او بد قسمت دُشٹ نیچ بدھی والے! تو نے دیوتاؤں، منشیوں، منیوں، ناگوں سبھی سے دشمنی بڑھائی۔ تو نے شردھا سے شو جی کو سر چڑھائے۔ اسی لئے ایک ایک سر کے بدلے کروڑوں سر پائے۔

تیہی کارن کھل اب لگ باچیو۔ اب تو کال سیس پر ناچیو
رام بمکھ سٹھ چہسی سمپدا۔ اس کہہ ہنسی ہانچ اُر گدا

اسی وجہ سے او دُشٹ! تو اب تک زندہ ہے لیکن اب تیری موت تیرے سر پر ناچ رہی ہے۔ ارے مورکھ! تو شری رام جی کی مخالفت کر کے خوشحالی چاہتا ہے؟ ایسا کہہ کر بھبیشن نے راون کی چھاتی میں گدا ماری۔

اُر ماجھ گدا پرہار گھور کٹھور لاگت مہی پریو
دس بدن سونت سروت پنی سنبھار دھایو رس بھریو
دوؤ بھرے اتی بل ملّ جدھ بردھ ایک ایکہی ہنے
رگھوبیر بل درپت بھبیشن گھال نہیں تا کہہ گنے

چھاتی میں کٹھور گدا کے بھاری وار سے چوٹ لگتے ہی راون زمین پر گر پڑا۔ اس کے دسوں سروں سے خون بہنے لگا۔ اپنے آپ کو پھر سنبھال کر وہ غصے میں بھرا ہوا دوڑا۔ دونوں مہا بلوان یودھا آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ مل یدھ میں ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے ہوئے وہ مارنے لگے۔ شری رگھوبیر جی کے بل کے گھمنڈ میں بھبیشن جی راون جیسے مہا یودھا کو بھی پاسنگ کے برابر نہیں گنتے۔

اُما بھبیشن راون ہی سنمکھ چتو کہ کاؤ
سو اب بھرت کال جیوں شری رگھوبیر پربھاؤ

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جو بھبیشن راون کے سامنے ڈر کے مارے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ اب کال کے سمان اس سے ٹکر لے رہا ہے۔ یہ شری رگھوبیر جی کا ہی پربھاؤ ہے۔

دیکھا شرمت بھبیشن بھاری۔ دھایو ہنومان گری دھاری
رتھ ترنگ سارتھی نپاتا۔ ہردے ماجھ تیہی ماریسی لاتا

بھبیشن جی کو بہت ہی تھکا ہوا دیکھ کر ہنومان جی پہاڑ اٹھا کر دوڑے اور اس کے وار سے رتھ گھوڑے اور سارتھی کو مار ڈالا اور راون کی چھاتی میں لات ماری۔

ٹھاڑھ رہا اتی کمپت گاتا۔ گیو بھبیشن جہہ جن تراتا
پنی راون کپی ہنیو پچاری۔ چلیو گگن کپی پونچھ پساری

راون کھڑا رہا لیکن اس کا شریر تھر تھر کانپنے لگا۔ اتنے میں بھبیشن سیوکوں کی رکشا کرنے والے بھگوان شری رام جی کے پاس گئے۔ پھر راون نے للکارتے ہوئے ہنومان جی کو مارا۔ وہ پونچھ پھیلا کر آکاش میں چلے گئے۔

گہیسی پونچھ کپی سہت اُڑانا۔ پنی پھر بھیو پربل ہنومانا
لرت آکاش جگل سم جودھا۔ ایکہی ایک ہنت کر کرودھا

راون نے ہنومان جی کی پونچھ پکڑ لی۔ وہ راون کو بھی ساتھ لئے ہوئے آکاش میں اڑے۔ مہا بلوان ہنومان گھوم کر پھر راون سے بھڑ گئے۔ برابر کے

دونوں یودھا آکاش میں لڑتے ہوئے جوش میں بھر کر ایک دوسرے کو مارنے لگے ؛

سوبھہیں نبھ چھل بل بہو کرہیں۔ کجّل گری سمیرو جنُ لرہیں۔ بُوُدّھی بل نسیچر پرے نہ پاریو۔ تب مارُت سُت پربھو سنبھاریو

دونوں یودھا داؤ پیچ کرتے ہوئے آکاش میں لڑتے ایسے شوبھا پا رہے ہیں۔ مانو کاجل کا پہاڑ اور سمیرو پربت لڑ رہے ہوں۔ جب بُدھی اور بل سے راون گرتے نہ گرا۔ تب شری ہنومان جی نے پربھو شری رام چندر جی کا سمرن کیا۔

سنبھار شری رگھوبیر دھیر پچارکپی راون ہنیو
مہی پرت پُنی اُٹھو لرت دیون جئے جئے بھنیو
ہنومنت سنکٹ دیکھہ مرکٹ بھالو کرودھاتر چلے
رن مت راون سکل سُبھٹ پرچنڈ بھج بل دل ملے

شری رگھوبیر جی کا سمرن کرکے دھیر ہنومان جی نے للکار کر راون کو مارا۔ وہ دونوں زمین پر گر پڑے۔ اور اٹھ کر پھر لڑنے لگے۔ دیوتاؤں نے دونوں کی بہادری کی داد دی۔ ہنومان جی کو سنکٹ میں دیکھ کر بانر اور بھالو غصہ میں دیاکل ہو کر دوڑے۔ لیکن لڑائی کے نشے میں متوالے راون نے سارے بانر اور بھالو یودھاؤں کو اپنے پرچنڈ بازوؤں کی شکتی سے کچل کر پیس ڈالا۔

تب رگھوبیر پچارے دھائے کیس پرچنڈ
کپی بل پربل دیکھہ تیہیں کینہہ پرگٹ پاشنڈ

تب شری رگھوبیر جی کے للکارنے پر مہا جوان بانر دوڑے۔ بانروں کے بھاری بل کو دیکھ کر راون نے مایا رچائی۔

انتر دھان بھئیو چھن ایکا۔ پنی پرگٹے کھل روپ انیکا
رگھوپتی کٹک بھالو کپی جیتے۔ جہنہ تہنہ پرگٹ دساننُ تیتے

پل بھر کے لئے راون غائب ہو گیا۔ پھر اس دُشٹ نے اپنے ہمت سے روپ پرگٹ کئے شری رگھوناتھ جی کے لشکر میں جتنے ریچھ بانر تھے۔ اتنے ہی راون چاروں طرف ظاہر ہو گئے ؛

دیکھے کپنہ امت دس سیسا۔ جہنہ تہنہ بھجے بھالو اروکیسا
بھاگے بانر دھرہیں نہ دھیرا۔ ترا ہی ترا ہی لچھمن رگھوبیرا

بانروں نے بے شمار دس مُکھوں والے راون دیکھے۔ بھالو اور بانر اِدھر اُدھر ڈر کے مارے بھاگ چلے۔ وہ ایسے بھاگے کہ دھیرج ہی نہیں

دھرتے ہیں اور پکارتے جاتے ہیں۔ کہ ہے لچھمن! ہے رگھوبیر! ہمیں بچائیے۔

دہ دس دھاوہیں کوٹنہ راون۔ گرجہیں گھور کٹھور بھیاون
ڈرے سکل سُر چلے پرائی۔ جے کے آس تجہو اب بھائی

دسوں اطراف میں کروڑوں راون دوڑ رہے ہیں۔ اور کٹھور اور گھور بھیانک گرجنا کرتے ہیں۔ ڈر کے مارے سب دیوتا یہ کہتے ہوئے بھاگ چلے۔ کہ ہے بھائی! اب فتح کی امید نہ رکھو۔

سب سُر جیتے ایک دسکندھر۔ اب بہو بھئے تکہو گری کندر
رہے برنچی سنبھو منی گیانی۔ جنہ جنہ پربھو مہما کچھ جانی

ایک ہی راون نے سب دیوتاؤں کو جیت لیا تھا۔ اب تو بے شمار راون ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہے بھائی! سب کے سب پہاڑوں کی غاروں میں پناہ لو۔ برہما جی، شیو جی اور گیانی منی جو پربھو شری رام جی کی مہما کو جانتے ہوئے ڈٹے رہے۔ وہ ذرا نہ گھبرائے۔

جانا پرتاپ تے رہے نربھئے کپنہ رپُو مانے پھُر سے
چلے بچل مرکٹ بھالو سکل کرپال پاہی بھئے آتر سے
ہنومنت انگد نیل نل اتی بل لرت رن بانکُرے
مردہیں دساننُ کوٹ کوٹنہ کپٹ بھو بھٹ انکُرے

جو شری رام جی کی مہما کو جانتے تھے۔ وہ بے خطر ڈٹے رہے۔ بانروں نے تو ان مایا کے راونوں کو سچ مچ کے راون جانا۔ اس لئے ڈر کر سارے بانر اور بھالو گھبرا گئے۔ اور سے کرپالو شری رام جی! ہمیں بچاؤ۔ اس پکار سے بے تاب ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن مہا بلوان رن کے بانکے ویر ہنومان، انگد، نل، نیل لڑتے ہیں۔ اور کپٹ بھومی سے پیدا ہوئے کروڑوں کروڑوں یودھا راونوں کو کچلتے ہیں۔

سُر بانر دیکھے بکل ہنسیو کوسلادھیش
سجی سارنگ ایک سر ہتے سکل دس سیس

دیوتاؤں اور بانروں کی گھبراہٹ دیکھ کر اودھ پتی شری رام چندر جی ہنسے۔ اور سارنگ دھنش پر ایک بان چڑھا کر اُن مایا کے راونوں کو مار ڈالا۔

پربھو چھن مہہ مایا سب کاٹی۔ جمی روی اُوئیں جاہیں تم پھاٹی
راون ایک دیکھ سُر ہرشے۔ پھرے سُمن بہو پربھو پر برشے

چھن بھر میں پربھو شری رام جی نے سب مایا کاٹ ڈالی جیسے

سورج کے طلوع ہوتے ہی تاریکی نشٹ ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی سب راون نشٹ ہو گئے۔ اب ایک ہی لنکا پتی راون کو دیکھ کر دیوتا خوش ہوئے۔ اور اُنہوں نے اُٹھ کر پربھو پر پھولوں کی بہت سی بارش کی۔

بھُج اُٹھائے رگھوپتی کپی پھیرے۔ پھیر ایک ایکنہہ تب ٹیرے
پربھو بل پائے بھالو کپی دھائے۔ ترل تمک سنجگ مہی آئے

شری رام جی نے بازو کے اشارے سے سب بانروں کو لوٹایا۔ تب وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر لوٹ آئے۔ پربھو کا بل پاکر بھالو اور کپی دوڑے۔ چنچل بانر جوش میں بھرے ہوئے اُچھل اُچھل کر رن بھومی میں آ گئے۔

استُتی کرت دیوتنہہ دیکھیں۔ بھیئوں ایک میں انہہ کے لیکھیں
سٹھہو سدا تم مور مرائیل۔ اس کہہ کوپ گگن پر دھائیل

راون نے دیوتاؤں کو جب شری رام جی کی اُستُتی کرتے دیکھا تو اُس نے سوچا کہ دیوتا سمجھتے ہیں کہ میں صرف ایک ہی راون رہ گیا ہوں اس لئے خوشی سے تعلیں بجا رہے ہیں۔ وہ غصے سے بھر کر بولا ارے مورکھو! تم تو سدا سے ہی میری مار کا نشانہ بنے ہو۔ ایسا کہہ کر وہ طیش کھا کر آکاش میں چڑھ کر دیوتاؤں کی طرف لپکا۔

ہاہاکار کرت سر بھاگے۔ کھل جاہو کہہ مورین آگے
دیکھ بکل سُر انگد دھایو۔ کود چرن گہہ بھومی گرایو

ہاہاکار کرتے ہوئے دیوتا بھاگے۔ راون نے اُن کو للکارتے ہوئے کہا۔ ارے دُشٹو! میرے سامنے سے تم کہاں بھاگ جاؤ گے۔ دیوتاؤں کو دیاکل دیکھ کر انگد دوڑے اور اُچھل کر راون کے پاؤں پکڑ کر اُسے دھرتی پر گرا دیا۔

گہہ بھومی پرید لات مار پو بالی ست پربھو پہیں گیئو
سنبھار اُٹھ دس کنٹھ گھور کٹھور رو گرجت بھیئو
کر داپ چاپ چڑھائے دس سندھان سر بہو برشئی
کئے سکل بھٹ گھائل بھے آکل دیکھ نج بل ہرشئی

اُسے زمین پر گرا کر لات مار کر بالی کمار انگد پربھو رام جی کے پاس چلے گئے۔ راون سنبھل کر اُٹھا اور بڑے زور سے بھیانک آواز سے گرجنے لگا۔ بل کے گھمنڈ میں بھر کر اُس نے دسوں دھنشوں کو کھینچ کر بہت سے بانوں کی بارش کی۔ جس سے اُس نے سب بانر اور بھالو یودھا زخمی اور خوف زدہ کر دیئے۔ ایسا اقبال دیکھ کر راون بہت ہی پرسن ہوا۔

تب رگھوپتی راون کے سیس بھجا سر چاپ
کاٹے بہت بڑھے پنی جیمے تیرتھ کر پاپ

تب شری رگھوناتھ جی نے راون کے سر، بازو، بان اور دھنش کاٹ ڈالے۔ لیکن وہ پھر بہت بڑھ گئے۔ جیسے تیرتھ میں کئے ہوئے پاپوں کا بُرا پھل بڑھتا ہی جاتا ہے۔

سر بھج باڑھ دیکھ رپو کیری۔ بھالو کپنہہ رس بھئی گھنیری
مرت نہ مورکھ کٹے ہوں بھج سیسا۔ دھائے کوپ بھالو بھٹ کیسا

دُشمن کے سروں اور بازوؤں کو بڑھتے دیکھ کر بھالو اور بانروں کو بہت غصہ آیا۔ یہ مورکھ بازو اور سر کٹنے پر بھی نہیں مرتا۔ ایسا کہہ کر بانر اور بھالو یودھا طیش کھا کر دوڑے۔

بالی تنیہ ماروت نل نیلا۔ بانرراج دوِید بل سیلا
بٹپ مہی دھر کرہیں پرہارا۔ سوئی گری ترو گہہ کپنہہ سو مارا

بالی کمار انگد، ہنومان، نل اور نیل، بانرراج سُگریو اور مہابلوان دوِد وغیرہ یودھا راون پر درختوں اور پہاڑوں سے وار کرتے ہیں۔ اور وہ اُنہیں پہاڑوں اور درختوں کو پکڑ کر بانروں کو مارتا ہے۔

ایک نکھنہہ رپو بپش بداری۔ بھاگ چلہیں ایک لاتنہہ ماری
تب نل نیل سرنہہ چڑھ گیئو۔ نکھنہہ للار بدارت بھیئو

کوئی بانر اُس کے شریروں کو اپنے تیز ناخنوں سے پھاڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ نل اور نیل راون کے سروں پر چڑھ گئے اور ناخنوں سے اُس کی پیشانی پھاڑنے لگے۔

رُدھر دیکھ بشاد اُر بھاری۔ تنہہی دھرن کہہ بھجا پساری
گہے نہ جاہیں کرنہہ پر پھرہیں۔ جنُ جگ مدھپ کمل بن چرہیں

خون دیکھ کر اُسے من میں بڑا دُکھ ہوا۔ اُس نے نل نیل کو پکڑنے کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ لیکن وہ قابو میں نہیں آتے ہاتھوں کے اوپر ہی پھرتے ہیں۔ مانو دو بھونرے کمل کے بن میں کھیل رہے ہوں۔

کوپ کود دو دھریسی بھوری۔ مہی پٹکت بھجے بھجا موری
پُنی سکوپ دس دھن کر لینہے۔ سرنہہ مار گھائل کپی کینہے

تب کرودھ میں آکر راون نے اُچھل کر اُن دونو کو پکڑ لیا جب وہ اُنہیں ہاتھوں سے پرتھوی پر ٹپکنے لگا۔ تب وہ دونو اُس کے بانہوں کو مروڑ کر چھوٹ کر بھاگ گئے۔ پھر اُس نے دسوں دشش لیے اور بانروں کو بانوں سے مار کر زخمی کر دیا۔

مہند آدی مورچھت کر بلدہ۔ پائے پرتیش ہرش دشکند دھر
مورچھت دیکھ سکل کپی بیرا۔ جاموت بھاگیو ملن دھیرا

ہنومان وغیرہ سب بازیودھاؤں کو بے ہوش کر کے اور شام کا وقت دیکھ کر راون پرسن ہوا۔ سارے بانروں کو بیہوش دیکھ بن دھیر جاموت دوڑے۔

سنگ بھالو بھودھر ترو دھاری۔ مارن لگے پچاری پچاری
بھیئو کرودھ راون بلوانا۔ گہہ پد مہی پٹکے بھٹ نانا

جاموت کے ساتھی بھالو یودھا پربت اور برکشوں کو اُٹھا کر للکار للکار کر راون کو مارنے لگے۔ مہابلوان راون جوش میں بھر کر اُن کے پاؤں پکڑ پکڑ کر اُنہیں زمین پر ٹپکنے لگا۔

دیکھ بھالو پتی نج دل گھاتا۔ کوپ ماجھ اُر مارسی لاتا

اپنے دل کا گھات ہوتا دیکھ کر جاموت نے غصے سے بھر کر راون کی چھاتی میں لات ماری۔

اُر لات گھات پرچنڈ لاگت بکل رتھ تے مہی پرا
گہہ بکل بھالو بیٹھ ہو کر منہوں کملنہ بسے نسی مدھکرا
مورچھت بلوک بہوری پد ہت بھالو پتی پربھ پہِ گیو
نسی جان سیندن گھال تہہ تب سوت جتن کرت بھیو

چھاتی میں لات کی زبردست چوٹ کھا کر راون ویاکل ہو کر رتھ سے زمین پر گر پڑا۔ اُس نے اپنے بیس ہاتھوں میں بھالوؤں کو پکڑ رکھا تھا۔ مانو رات کے وقت بھونرے کملوں میں ٹھہرے ہوئے ہوں۔ اُسے بے ہوش دیکھ کر اور اُس کی چھاتی میں ایک اور لات مار کر بھالوراج جاموت پربھو شری رام جی کے پاس گئے رات کا وقت دیکھ کر سارتھی نے راون کو رتھ میں ڈال لیا۔ اور (لنکا کو لے جاتا ہوا) اُسے ہوش میں لانے کی تدبیر کرنے لگا۔

مورچھا بگت بھالو کپی سب آئے پربھو پاس
نسیچر سکل راون ہی گھیر رہے اتی تراس

مورچھا دور ہونے پر سب بھالو اور بانر پربھو شری رام جی کے پاس آئے اور سب راکششوں نے خوف زدہ ہو کر راون کو گھیر لیا۔

ماس پاراین

چھبیواں وشرام

تیہی نسی سیتا پہیں جائی۔ ترجٹا کہہ سب کتھا سُنائی
سیر بھج بادھہ سنت رپو کیری۔ سیتا اُر بھئی تراس گھنیری

اُسی رات سیتا جی کے پاس جا کر ترجٹا نے یدھ کی ساری کتھا کہہ سنائی۔ شترو کے سروں اور بازوؤں کے بار بار بڑھنے کی خبر سُن کر سیتا جی کے من میں بڑا ڈر ہوا۔

مکھ ملین اُپجی من چنتا۔ ترجٹا سن بولی تب سیتا
ہوئی ہی کہا کہسی کن ماتا۔ کیہی بدھی مرہی بسو دکھ داتا

سیتا جی کا چہرہ اُداس ہو گیا۔ اُن کے من میں بہت فکر ہوا وہ ترجٹا سے بولیں۔ ہے ماتا! بتاؤ اب کیا ہوگا؟ ساری دُنیا کو دُکھ دینے والا ظالم راون کس طرح مرے گا؟

رگھوپتی سر سر کٹیہُ نہ مرئی۔ بدھی بپریت چرت سب کرئی
مور ابھاگیہ جیاوت اوہی۔ جیہیں ہوں ہری پد کمل بچھوہی

شری رگھوناتھ جی کے بانوں سے سر کٹنے پر بھی یہ دشٹ نہیں مرتا۔ بدھاتا ساری لیلا ہم سے اُلٹ ہی کر رہا ہے۔ میری بدقسمتی ہی راون کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور اس نے ہی مجھے پربھو کے چرن کملوں سے جدا کر رکھا ہے۔

جیہیں کرت کپٹ کنک مرگ جھوٹا۔ اجہوں سو دیو موہی پر روٹھا
جیہیں بدھی موہی دکھ دسہ سہائے۔ لچھمن کہں کٹ بچن کہائے

جس میری پھوٹی تقدیر نے ہی کپٹ کا جھوٹا سونہری ہرن بنایا تھا۔ وہی اب تقدیر بھی مجھ پر روٹھی ہوئی ہے جس بدھاتا نے مجھے ناقابل برداشت دُکھ دئے اور میری زبان لچھمن جی کو کڑوے

بھی کہلاتے ۔

رگھوبنسی برہ بشش سر بھاری ۔ تک تک مار بار بشے ماری نہ
اسے ہون دکھ جور اکھ سم پرانا ۔ سو نہ بدھی تا ہی جسیاو نہ آنا

جو شری رگھوناتھ جی کے ویوگ روپی بڑے زہریلے تیروں سے تک تک کر مجھے بار بار مار رہا ہے ۔ اور اتنے کشٹ دینے پر بھی مجھے زندہ رکھتا ہے ۔ وہی بدھاتا اس راون کو زندہ رکھ رہا ہے ۔ وہی بدھاتا اس راون کو زندہ رکھے ہوئے ہے ۔ دوسرا کوئی نہیں ۔

یہہ بدھی کر بلاپ جب انکی ۔ کر کر سمرت کرپا ندھانکی نہ
کہہ ترجٹا سنو راجکماری ۔ اُر سر لاگت مرے سراری نہ

جانکی جی کرپاندھان شری رام جی کی یاد کر کے بہت بلاپ کر رہی ہیں ۔ ترجٹا نے کہا ۔ ہے راجکماری ! سنو ۔ دیوتاؤں کا دشمن راون ہردے میں بان لگتے ہی مر جائے گا ۔

پربھو تاتے اُر ہتے نہ تیہی ۔ ایہی کے ہردے بستی بیدیہی

لیکن پربھو اُس کے ہردے میں اس لئے بان نہیں مارتے ۔ کہ اس کے ہردے میں آپ جانکی جی بستی ہیں ۔

ایہی کے ہردے بس جانکی جانکی اُر مم باس ہے
مم اُدر بھون انیک لاگت بان سب کر ناس ہے
سن بچن ہرش بشاد من اتی دیکھ پنی ترجٹا کہا
اب مرے گا رپو ایہی بدھی سنہی سندری تجی سنشیہا

اس کے ہردے میں جانکی کا نواس ہے اور جانکی کے ہردے میں میرا (شری رام جی کا) نواس ہے ۔ اور میرے ہردے میں انیک برہمانڈ ہیں ۔ اس لئے راون کے ہردے میں بان مارتے ہی سب برہمانڈوں کا ناش ہو جائے گا ۔ اس لئے پربھو اس کے ہردے میں بان نہیں مارتے ۔ یہ سن کر سیتا جی کے من میں آنند بھی ہوا اور دُکھ بھی ہوا ۔ یہ دیکھ کر ترجٹا نے پھر کہا ۔ ہے سندری ! اس بڑے بھاری بھرم کو چھوڑ دو ۔ اب جس طرح دشمن مرے گا ۔ وہ بھی سنو ۔

کاٹت سر ہوئیہی بکل چھوٹ جائے ہی تو دھیان
تب راون کہی ہردے مہہ مارہیں رام سجان

سروں کے بار بار کٹنے سے جب راون دیاکل ہو جائے گا اور اس کے ہردے سے تیرا دھیان چھوٹ جائے گا ۔ تب انتریامی رام راون کے ہردے میں بان ماریں گے ۔

اس کہہ بہت بھانت سمجھائی ۔ پنی ترجٹا نج بھون سدھائی
رام سبھاو سمر بیدیہی ۔ اُپجی برہ بتھا اتی تیہی

ایسا کہہ کر اور بہت طرح سے سیتا جی کو سمجھا کر ترجٹا پھر اپنے گھر چلی گئی ۔ شری رام جی کے سبھاو کو یاد کر کے سیتا جی کو بہت ہی شری رام جی کی جدائی کا دُکھ ہوا ۔

نسی ہی ہنسی ہی نندتی بہو بھانتی ۔ جگ سم بیتی سراتی نہ راتی
کرت بلاپ من ہی من بھاری ۔ رام برہ جانکی دکھاری

بہت طرح وہ رات کو اور چندرما کو برا بھلا کہنے لگی ۔ رات یگ کے برابر لمبی ہو گئی ۔ ختم ہونے میں نہیں آتی ۔ شری رام چندر جی کی جدائی سے دکھی ہو کر جانکی جی من ہی من میں بلاپ (گریہ زاری) کر رہی ہیں ۔

جب اتی بھیو برہ اُر داہو ۔ پھرکیو بام نین اُرو باہو
سگن بچار دھری من دھیرا ۔ اب ملیں کرپال رگھو بیرا

جب جدائی کے مارے اُن کے ہردے میں بہت جلن بڑھی ۔ تب اُن کی بائیں آنکھ اور بایاں بازو پھڑک اُٹھے ۔ شگن (اچھی علامات) سمجھ کر سیتا جی نے من میں دھیرج دھری کہ کرپالو شری رگھوبیر ضرور جلدی ملیں گے ۔

اہاں ادھ نسی راون جاگا ۔ نج سارتھی سن کھیجن لاگا
سٹھ رن بھومی چھڑائے سی موہی ۔ دھگ دھگ ادھم مند متی توہی

ادھر لنکا میں آدھی رات کو راون جاگا ۔ اور سارتھی کو جھنجھلا کر کہنے لگا ۔ ارے مورکھ! تو نے رن بھومی سے مجھے کیوں الگ کر دیا ؟ ارے نیچ ! مورکھ بدھی ! تجھ پر لعنت ہے ۔ لعنت ہے ۔

تیہیں پدگہہ بہو بدھی سمجھاوا ۔ بھور بھئیں رتھ چڑھ پنی دھاوا
سن آگونو دسانن کیرا ۔ کپی دل کھر بھر بھیو گھنیرا

سارتھی نے پاؤں پکڑ کر راون کو بہت طرح سے سمجھایا ۔ سویرا ہوتے ہی وہ رتھ پر چڑھ کر پھر دوڑا ۔ راون کے آنے کی خبر سن کر بانر دل میں کھلبلی مچ گئی ۔

جہہ تہہ بھودھر بٹپ اُپاری ۔ دھائے کٹکٹائے بھٹ بھاری

جو جدھر تھا وہ بیر اور ہوسکے پربت اور پہاڑ اُکھاڑ کر غیض میں بھر کر دانت کٹکٹاتے ہوئے دوڑے ۔

دھائے ہو مرکٹ بکٹ بھالو کپال کر شوبھا نر دھرا
اتی کوپ کر ہیں پرہار ست چلے رجنی چرا کو
بچلا سے عول بھوت پیت سنگھ بھیر جیسی راون نیبو
چھنہ ورسی چپیٹنیہ مار نکھن بدارتن بیاکل کیبو

مہا بلوان اور وکرال بانر اور بھالو یودھا ہاتھوں میں پربت لئے ہوئے دوڑتے ہیں۔ وہ غصے سے آگ بگولا ہو کر وار کرتے ہیں۔ ان کی مار سے راکشس بھاگ کھڑے ہوئے۔ بلوان بانروں نے راکشس فوج میں کھلبلی ڈال کر پھر راون کو گھیر لیا۔ چاروں طرف سے تھپڑ مار کر اور تیز ناخنوں سے اس کی کھال کاٹ کاٹ کر اسے بیاکل کر دیا۔

دیکھ مہا مرکٹ پربل راون کینہ بچار
انتر ہت ہوئے نمکھ مہنہ کینہ مایا بستار

مہا بلوان بانروں کو دیکھ کر راون نے وچار کیا۔ پھر اس نے چھپ کر پل بھر میں مایا پھیلائی۔

جب کینہ تیہیں پاشنڈ۔ بھئے پرگٹ جنتو پرچنڈ
بیتال بھوت پشاچ۔ کر دھرے دھنش ناراچ

جب اس نے مایا رچی۔ تب بھیانک جیو پرگٹ ہو گئے۔ بیتال، بھوت اور پشاچ ہاتھوں میں دھنش بان لئے ہوئے پرگٹ ہوئے۔

جوگنی گہیں کرپال۔ ایک ہاتھ منج کپال
کر سدیہ سونت پان۔ ناچہیں کرہیں بہو گان

کال جوگنیں ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں منش کی کھوپڑی لئے تازہ خون پی کر ناچنے لگیں اور طرح طرح کے بہت سے گیت گانے لگیں۔

دھر مار بولہیں گھور۔ رہی پور دھنی چہنہ اور
مکھ بائے دھاوہیں کھان۔ تب لگے کیس پران

وہ پکڑو، مارو، پکڑو، ڈراؤنی آواز سے بولتی ہیں۔ چاروں طرف ایسی ڈراؤنی آوازیں ... منہ پھیلا کر کھانے کو دوڑتی ہیں۔ تب بانر بھاگنے لگے۔

جہنہ جاہیں مرکٹ بھاگ۔ تہنہ برت دیکھہیں آگ

بانر بھاگ کر جہاں بھی جاتے ہیں، وہاں آگ جلتی دیکھتے ہیں۔ بانر اور بھالو بیاکل ہو گئے پھر ان کے اوپر گرم ریت برسنے لگی۔

جہنہ تہنہ تھکت کر کیس۔ گرجیہ بہوری دس سیس
لچھمن کپیس سمیت۔ بھئے سکل بیر اچیت

بانروں کو ادھر ادھر پریشان کر کے راون پھر گرجا۔ لکشمن جی اور سگریو سمیت سب یودھا بے ہوش ہو گئے۔

ہا رام ہا رگھونات۔ کہہ سبھٹ میجہیں ہاتھ
ایہی بدھی سکل بل توری۔ تیہیں کینہ کپٹ بہوری

ہا رام، ہا رگھوناتھ کہہ کر بلوان یودھا ہاتھ ملتے ہیں۔ اس طرح سب کی طاقت کو توڑ کر راون نے پھر دوسری مایا رچائی۔

پرگٹیسی بپل ہنومان۔ دھائے گہے پاشان
تیہیں رام گھیرے جائے۔ چہنہ دسی برتھ بنائے

پھر اس نے بہت سے ہنومان پرگٹ کئے جو پتھر لے کر دوڑے۔ انہوں نے چاروں طرف اکٹھے ہو کر شری رام چندر جی کو جا گھیرا۔

مارہو دھرہو جنی جائے۔ کٹکٹہیں پونچھ اٹھائے
دہن دسی دھنکور براج۔ تیہیں مدھیہ کوسل راج

وہ پونچھ اٹھا کر کٹ کٹ کرتے ہوئے پکارنے لگے، "مارو، مارو، پکڑو، جانے نہ پاوے۔" ان کی پونچھ دسوں دشاؤں میں براج رہی ہے اور ان کے بیچ میں اودھ پتی شری رام چندر جی ہیں۔

تیہیں مدھیہ کوسل راج سندر شیام تن سوبھا لہی
جن اندر دھنش انیک کی برباز تنگ تمال ہی
پربھو دیکھ ہرش بشاد اُر سُر بدت جے جے جے کری
رگھبیر ایکہیں تیر کوپ نمکھ مہنہ مایا ہری

ان مایا کے ہنومانوں کے گھیرے میں اودھ پتی شری رام جی کا سندر شیام شریر بڑی ہی ایسی شوبھا پا رہا ہے جیسے تمال کا درخت بے شمار اندر دھنشوں کے سندر گھیرے میں گھرا ہوا شوبھا

بادہا ہو۔ پربھو کو دیکھ کر وبھیشن ہو گئے تھے۔ لیکن اس مایا سے تعجب کر وہ اپنے ہردے سے پربھگوان شری رام! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ایسا کہہ کر جے کار کرنے لگے۔ تب شری رگھوبیر جی نے غصہ کھا کر اپنے ایک ہی بان سے چھن بھر میں راون کی ساری مایا کاٹ ڈالی۔

مایا بگت کپی بھالو ہرشے گری گہہ سب باچھپرے
سر نکر چھاڑ سے رام راون باہو سر پنی ہی گرے
شری رام راون سمر چرت انیک کلپ جو گا دہیں
ست سیش سارد نگم کپی تیو تدپی پار نہ پاوہیں

مایا دور ہو جانے پر بھالو اور بانر پرسن ہو گئے۔ تب ہاتھوں میں پربت اور درخت اٹھا کر وہ سب دوڑے۔ شری رام جی نے بے شمار بان چھوڑے جن سے راون کے ہاتھ اور سر پھر کٹ کٹ کر زمین پر گر پڑے۔ سیکڑوں سیش، سرسوتی، وید اور کوی لوگ شری رام اور راون کے یدھ کی لیلا کو بے شمار کلپوں تک گاتے رہیں۔ تب بھی وہ اس کی تھاہ نہیں پا سکتے۔

تاکے گن گن کچھ کہے جڑ متی تلسی داس
جمیے نج بل انوروپ تے ماچھی اڑے اکاس

اس یدھ کی لیلا کے کچھ گنوں کے سمو ہ کا ورنن مجھ جیسے مند بدھی کوی نے (تلسی داس نے) کیا ہے۔ جیسے مکھی اپنے بل کے مطابق آکاش میں اڑتی ہے۔

کاٹے سر بھج بار بہو مرت نہ بھٹ لنکیس
پربھو کریرت سر سدھ منی بیاکل دیکھ کلیس

سر اور بازو بار بار راون کے بہت بار کٹ گئے لیکن وہ بہادر یودھا مرنے میں نہیں آتا۔ پربھو شری رام جی تو لیلا کر رہے ہیں لیکن منی، سدھ اور دیوتا پربھو کی لیلا کو نہ سمجھتے ہوئے انہیں بے چین اور دکھی سمجھ کر گھبرا گئے۔

کاٹت بڑھیں سیس سمدائی۔ جمیے پرتی لابھ لوبھ ادھیکائی
مرئے نہ رپو شرم بھیو بسیشا۔ رام بھیبھیشن تن تب دیکھا

جیسے جوں جوں دھن بڑھتا ہے توں توں لالچ بڑھتا جاتا ہے ویسے ہی جوں جوں راون کے سر کٹتے ہیں توں توں وہ بڑھتے جاتے ہیں۔ راون مرنے میں نہیں آتا۔ بہت جتن کئے گئے۔ تب شری رام چندر جی نے بھیبھیشن کی طرف دیکھا۔

اما کال مر جاکیں ایچھا۔ سو پربھو جن کر پرتی پریچھا
سنو سرگیہ چراچر نایک۔ پرنتپال سر منی سکھد ایک

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن کی اچھا ماتر سے کال بھی مر جاتا ہے وہ پربھو بھگت کے پریم کا امتحان لے رہے ہیں۔ بھیبھیشن جی نے کہا۔ ہے سروگیہ! ہے چراچر جگت کے ایشور! ہے دیوتا اور منیوں کو سکھ دینے والے اور شرناگتوں کا پالن کرنے والے پربھو! سنئے۔

نابھی کنڈ پیوش بس یا کیں۔ ناتھ جیئت راون بل تاکیں
سنت بھیبھیشن بچن کرپالا۔ ہرش گہے کر بان کرالا

راون کے نابھی کنڈ میں امرت کا نواس ہے۔ ہے سوامی! راون اسی کے بل پر زندہ ہے۔ بھیبھیشن کے بچن سنتے ہی کرپالو شری رام جی بہت پرسن ہوئے۔ تب انہوں نے ہاتھوں میں بھیانک بان لئے۔

اسبھ ہون لاگے تب نانا۔ روویں کھر سر کال بہو سوانا
بولہیں کھگ جگ آرتی ہیتو۔ پرگٹ بھئے نبھ جہ تہہ کیتو

اس وقت طرح طرح کے اشگن (بری علامات) ہونے لگے۔ بہت سے گدھے گیدڑ اور کتے رونے لگے۔ پرند چیل وغیرہ بھی بول کر آنے والی مصیبت کا اظہار کرنے لگے۔ آکاش میں ادھر ادھر کیتو تارے (دمدار تارے) پرگٹ ہو گئے۔

دس دسی داہ ہون اتی لاگا۔ بھیو پرب بنو ربی اپراگا
[illegible]دوری ادکمپتی [illegible] بھارتی۔ پرتما [illegible] نین مگ [illegible]

دسوں طرفوں میں آگ جلنے لگی۔ بغیر یوگ کے ہی سورج [illegible] ہونے لگا۔ مندودری کی چھاتی بڑے زور سے دھڑکنے لگی۔ مورتیاں اپنی آنکھوں کے راستے آنسو برسانے لگیں۔

پرتما ردہیں پبی پات نبھ اتی بات بہہ ڈولتی مہی
برشہیں بلاہک رو دھر کچ رج اسبھ اتی سک کو کہی
اتپات امت بلوک نبھ سر بکل بولہیں جے جے
سر سبھے جان کرپال رگھوپتی چاپ سر جوڑت بھئے

مورتیاں رونے لگیں۔ آکاش سے بار بار بجلی گرنے لگی۔ تیز آندھی

چلنے لگی ۔ زمین ہلنے لگی ۔ بادل، خون، بال اور دھول برسانے لگے اتنے زیادہ امنگل ہونے لگے کہ جن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ ان بے شمار اپکدوں کو دیکھ کر آکاش میں دیوتا ویاکل ہو کر "شری رام جی کی جے ہو" "جے ہو" پکار اٹھے۔ دیوتاؤں کو سہمے ہوئے دیکھ کر کرپالو بھگوان شری رام چندر جی دھنش پر بان چڑھانے لگے۔

کھینچ سراسن شرون لگ چھاڑے سر ایکتیس
رگھونایک سایک چلے مانہوں کال پھنیس

کانوں تک دھنش کو تان کر پربھو شری رام جی نے اکتیس بان چھوڑے۔ وہ شری رگھوناتھ جی کے بان کال روپی سانپ ہو کر چلے۔

سایک ایک نابھی سر سوکھا۔ اپر لگے بھج سر کر روشا
لے سر باہو چلے ناراچا۔ سر بھج ہین رنڈ مہی ناچا

ایک بان نے راون کے نابھی کنڈ کے امرت کو سکھا ڈالا۔ دوسرے تیس بان کرودھ کر کے اُس کے سروں اور بازوؤں میں لگے۔ بان سروں اور بھجاؤں کو اڑا کر چلے۔ سروں اور بھجاؤں کے بغیر دھڑ زمین پر ناچنے لگا۔

دھرنی دھسے دھر دھاو پرچنڈا۔ تب سر ہتی پربھو کرت دو کھنڈا
گرجیو مرت گھور رو بھاری۔ کہاں رام رن ہتوں پچاری

دھڑ بہت تیزی سے دوڑا جس سے زمین دھنسنے لگی۔ تب پربھو نے بان چھوڑ کر اُس دھڑ کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ مرتے وقت راون بڑے جوش سے گرج کر بولا۔ رام کہاں ہیں؟ میں انہیں للکار کر یدھ میں ماروں گا۔

ڈولی بھومی گرت دسکندھر۔ چھبھت سندھو سر دگ گج بھودھر
دھرنی پر بھو دو کھنڈ بڑھائی۔ چاپ بھالو مرکٹ سمدائی

راون کے گرتے ہی زمین کانپ گئی۔ سمندر، ندیاں، دشاؤں کے ہاتھی اور پہاڑ ویاکل ہو گئے۔ راون دھڑ کے دونوں ٹکڑوں کو پھیلا کر بھالو اور بانروں کے دلوں کو اپنے نیچے دباتا ہوا زمین پر گر پڑا۔

مندودری آگیں بھج سیسا۔ دھر سر چلے جہاں جگدیسا
پربسے سب نشنگ مہہ جائی۔ دیکھ سرنہہ دوندبھیں بجائی

راون کے بازوؤں اور سروں کو مندودری کے آگے رکھ کر شری رام جی کے بان جہاں جگت ایشور شری رام چندر جی تھے وہاں آ گئے۔ اور اُن کے ترکش میں گھس گئے۔ یہ دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے۔

تاسُ تیج سمان پربھو آنن۔ ہرشے دیکھ سمبھو چترانن
جے جے دھن پوری برہمنڈا۔ جے رگھوبیر پربل بھج ڈنڈا

راون کا تیج پربھو کے مکھ میں آ کر سما گیا۔ یہ دیکھ کر شوجی اور چترمکھ برہما جی بڑے پرسن ہوئے۔ برہمانڈ بھر میں جے جے کی دھن چھا گئی۔ لمبی اور مہان شکتی شالی بھجاؤں والے شری رگھوبیر جی کی جے ہو۔

برشہیں سمن دیو منی برندا۔ جے کرپال جے جے تی مکندا

دیوتا اور منیوں کے سماج پھول برسانے لگے اور جے کار کرنے لگے۔ کرپالو بھگوان! آپ کی جے ہو۔ ہے مکتی کے دینے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔

جے کرپا کند مکند دوند ہرن سرن سکھ پرد پربھو
کھل دل بدارن پرم کارن کارنیک سدا بھو
سر سمن برشہیں ہرش سنکل باج دوندبھی گہ گہی
سنگرام انگن رام انگ انگ بہو سوبھا لہی

ہے کرپا کے مول! ہے موکش داتا! ہے سکھ دکھ، جنم مرن آدی دوندوں کے ہرنے والے۔ ہے شرناگتوں کو سکھ دینے والے پربھو! ہے دُشٹوں کے دل کو کچلنے والے۔ ہے سرو دیالک! آپ کی جے ہو۔ دیوتا پرسن ہو کے پھول برساتے ہیں۔ گھما گھم نقارے بج رہے ہیں۔ رن بھومی میں شری رام جی کے انگوں (اعضاؤں) نے بہت سے کامدیوؤں کی شوبھا پراپت کی۔

سر جٹا مکٹ پرسون بچ بچ اتی منوہر راجہیں
جنُ نیل گری پر تڑت پٹل سمیت اُڈگن بھراجہیں
بھج دنڈ سر کودنڈ پھیرت رودھر کن تن اتی بنے
جنُ رائے منیں تمال پر بیٹھیں بپل سکھ آپنے

سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ اُس کے بیچ بیچ میں بہت ہی منوہر پھول شوبھا دے رہے ہیں۔ مانو نیل گری پہاڑ پر بجلیوں کی ٹولی سمیت تارا گن شوبھا پا رہے ہوں۔ شری رام جی اپنی لمبی بھجاؤں سے بان اور دھنش پھرا رہے ہیں۔ شریر پر لال لال خون کے چھینٹے کیسے سندر

لگتے ہیں۔ مانو تمال کے پیڑ پر بہت سندر چڑیاں اپنے مہا آنند میں ڈوبی ہوئی بیٹھی ہوں۔

کرپا درشٹی کر برشٹی پربھو ابھے کئے سُر برند
بھالو کپیس سب ہرشے جے سکھ دھام مکند

کرپا درشٹی کی بارش کرکے پربھو شری رام جی نے سب دیو سماج کو نربھے (بے خوف) کر دیا۔ بانر اور بھالو پرسن ہو گئے۔ اور سکھ کے دھام مکتی داتا پربھو آپ کی جے ہو۔ ایسا پکارنے لگے۔

پتی سر دیکھت مندودری۔ مورچھت بکل دھرنی کھس پری
جبتی برند روت اٹھ دھائیں۔ تیہی اٹھائے راون پہ آئیں

پتی کے سر کو دیکھتے ہی مندودری ویاکل اور مورچھت ہو کر دھرتی پر گر پڑی۔ دوسری استریاں روتی ہوئی اٹھ دوڑیں اور اسے اٹھا کر راون کے پاس لے آئیں۔

پتی گتی دیکھ تے کرہیں پکارا۔ چھوٹے کچ نہیں بپش سنبھارا
اُر تاڑنا کرہیں بدھی نانا۔ روت کرہیں پرتاپ بکھانا

پتی کی دشا دیکھ کر وہ رونے پیٹنے لگیں، بال کھل گئے شریر کی کچھ سُدھ نہیں رہی۔ وہ بہت طرح سے چھاتی پیٹتی ہیں اور راون کے پرتاپ کو یاد کرتی ہیں۔

تو بل ناتھ ڈول نت دھرنی۔ تیج ہین پاوک سسی ترنی
سیش کمٹھ سہہ سکہیں نہ بھارا۔ سو تن بھومی پرئیو بھر چھارا

وہ کہتی ہیں ہے ناتھ! تمہارے بل سے دھرتی سدا کانپتی رہتی تھی۔ اگنی، چندرما اور سورج تمہارے تیج کے سامنے تیج ہین ہیں۔ شیش ناگ اور کچھپ بھی آپ کے جس شریر کا بھار سہہ نہیں سکتے تھے، وہی تمہارا شریر آج زمین پر مٹی سے لتھڑا ہوا پڑا ہے۔

برن کبیر سریس سمیرا۔ رن سنمکھ دھر کاہو نہ دھیرا
بھج بل جیتیہو کال جم سائیں۔ آج پرےہو اناتھ کی ناہیں

ورن، کبیر، اندر اور وایو۔ ان چاروں دیوتاؤں میں سے کسی نے بھی آپ کے سامنے رن میں دھیرج دھارن نہیں کیا۔ اور قطعاً کوئی بھی آپ کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ کر سکا۔ ہے سوامی! آپ نے اپنی قوت بازو سے کال اور یم راج کو بھی جیت لیا تھا آج وہی آپ بے یار و مددگار زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔

جگت بدت تمہاری پربھتائی۔ سُت پرجن بل برنی نہ جائی
رام بمکھ اس حال تمہارا۔ رہا نہ کوؤ کل رووَن ہارا

دنیا بھر میں آپ کی عظمت کا ڈنکا بجتا تھا۔ آپ کے بیٹوں اور پریوار کے بہادروں کے بل کا تو بیان ہی نہیں ہو سکتا آپ کی یہ بدحالی شری رام جی کے ساتھ دشمنی کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ کہ آج آپ کے خاندان میں کوئی رونے والا بھی نہیں رہا۔

تو بس بدھی پرپنچ سب ناتھا۔ سبھئے دسدپ نت ناوہیں ماتھا
اب تو سر بھج جمبک کھاہیں۔ رام بمکھ یہ انوچت ناہیں

ہے ناتھ! برہما کی ساری سرشٹی آپ کے آدھین تھی۔ لوک پال ڈر کے مارے سدا آپ کے آگے ماتھا رگڑتے تھے۔ اب آپ کے سروں اور بازوؤں کو گیدڑ کھا رہے ہیں۔ شری رام جی کا ورودھ کرنے کے ایسی بری حالت ہونی ہی تھی یہ کوئی غیر قدرتی بات نہیں ہے۔

کال بیبس پتی کہا نہ مانا۔ اگ جگ ناتھ منج کر جانا

ہے پتی! کال کے وش ہونے کے کارن آپ نے میرا کہا نہ مانا۔ اور چراچر جگت کے ایشور شری رام جی کو منش ہی جانا۔

جانیو منج کر دنج کانن دہن پاوک ہری سویم
جیہی نمت سو بر برہما دی سُر پیہ بھجیہو نہیں کرونامیم
آجنم تے پر ورہ رت پاپو گھمیے تو تن ایم
تمہہ دیو نج دھام رام نرامی برہم نرامیم

راکشس ڈوپی بن کو بھسم کرنے والے اگنی سروپ خود شری بھگوان کو آپ نے سادھارن منش سمجھا۔ شو اور برہما آدی دیوتاؤں کے سرتاج بھی جن کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہے پریتم! ان دیا مئے بھگوان کو آپ نے نہیں بھجا۔ جنم سے لے کر ہی آپ کا شریر دوسروں کی برائی کرنے میں لگا رہا اور عمر بھر آپ کا شریر پاپوں کا اڈہ بنا رہا۔ لیکن پھر بھی جن نردکار بھگوان شری رام جی نے آپ کو پرم پد دیا۔ ان کو میں نمسکار کرتی ہوں۔

اہ ناتھ رگھوناتھ سم کرپا سندھو نہیں آن
جوگ برند درلبھ گتی تو ہی دینہی بھگوان

ہا ناتھ! شری رگھوناتھ جی کے سمان کرپا کا سمندر اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جن بھگوان نے آپ کو وہ اتم گتی دی۔ جو یوگیوں کے سماج کو درلبھ ہے۔

مندودری بچن سن کانا۔ سر منی سدھ سبنہہ سکھ مانا
اج مہیش نارد سنکادی۔ جے منی بر پرمارتھ بادی

مندودری کے بچن کانوں سے سنکر دیوتا منی اور سدھ سبھی نے سکھ مانا، برہما، شو نارد اور سنک آدی اور بھی تو دنیا مشہور تھے۔

بھری لوچن رگھوپتی ہی نہاری، پریم مگن سب بھئے سکھاری
ردن کرت دیکھیں سب ناری۔ گیؤ ببھیشن من دکھ بھاری

وہ سب آنکھیں بھر کر پربھو کے درشن کر کے پریم میں مگن ہو گئے۔ اور بہت ہی پرسن ہوئے اپنی گھر کی سب استریوں کو روتی پیٹتی دیکھ کر بھبھیشن جی من میں بہت دکھی ہوئے اور اُن کے پاس گئے۔

بندھو دسا بلوک دکھ کینہا۔ تب پربھو انج ہی آئس دینہا
لچھمن تیہی بہو بدھی سمجھا یؤ۔ بہوری بھبھیشن پربھو پہیں آیؤ

انہوں نے بڑے بھائی کی حالت دیکھ کر بہت دکھ پایا۔ تب پربھو شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لچھمن جی کو آگیا دی۔ لکشمن جی نے انہیں بہت طرح سمجھایا۔ تب بھبھیشن پربھو کے پاس لوٹ آئے۔

کرپا درشٹی پربھو تاہی بلوکا۔ کرہو کریا پرہری سب سوکا
کینہہ کریا پربھو آئس مانی۔ بدھی وت دیس کال جیہ جانی

پربھو شری رام جی نے بھبھیشن کو کرپا درشٹی سے دیکھا اور کہا۔ کہ شوک چھوڑ کر راون کے مرتک شریر کا انتم سنسکار کرو۔ پربھو کی آگیا پاکر اور من میں دیش اور کال کا وچار کر کے بھبھیشن جی نے بدھی پوروک سب کریا کی۔

مندودری آدی سب دیئے تلانجلی تاہی
بھون گئیں رگھوپتی گن گن برنت من ماہی

مندودری وغیرہ سب استریاں راون کو تلانجلی دے کر اور من میں شری رگھوناتھ جی کے گن گان کرتی ہوئی محل کو گئیں۔

آئے بھبھیشن پنی سر نایو۔ کرپا سندھو تب انج بولایو
تمہ کپیس انگد نل نیلا۔ جاموونت مارتی نے سیلا
سب مل جاہو بھبھیشن ساتھا۔ ساربہو تلک کہیو رگھوناتھا
پتا بچن میں نگر نہ آوؤں۔ آپ سرس کپی انج پٹھاؤں

سب کریا کرم کر کے بھبھیشن نے آکر پھر شری رام جی کو سر نوایا تب کرپا ساگر بھگوان نے لکشمن جی کو بلایا اور کہا۔ کہ تم بانر راج سگریو انگد نل، نیل، جاموونت اور ہنومان سب نیتی کار لوگ مل کر بھبھیشن کے ساتھ جاؤ۔ اور انہیں لنکا کا راج تلک کر دو۔ پتا جی کے بچنوں کی وجہ سے میں آبادی میں نہیں جا سکتا۔ اس لئے اپنے ہی سمان بانر اور چھوٹے بھائی لکشمن جی کو بھیجتا ہوں۔

ترت چلے کپی سن پربھو بچنا۔ کینہی جائے تلک کی رچنا
سادر سنگھاسن بیٹھاری۔ تلک سار استتی انوسادی

پربھو کی آگیا پاکر بانر فوراً چلے اور جا کر راج تلک کا سارا انتظام کیا۔ آدر کے ساتھ بھبھیشن جی کو تخت پر بٹھا کر اُن کا راج تلک کیا۔ اور پھر اُنکی تعریف کے گن گائے۔

جوری پانی سبہیں سرنائے۔ سہت بھبھیشن پربھو پہیں آئے
تب رگھوبیر بول کپی لینہے۔ کہہ پریہ بچن سکھی سب کینہے

سبھی نے ہاتھ جوڑ کر لنکا پتی بھبھیشن جی کو سر نوایا۔ اس کے ساتھ بھبھیشن جی کے ساتھ سب پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ تب پربھو شری رام جی نے سب بانروں کو بلا لیا اور پیارے پیارے بچن کہہ کر سب کو سکھی کیا۔

کئے سکھی کہہ بانی سدھا سم بل تمہارے رپو ہیو
پایو بھبھیشن راج تہو لوک جس تمہار نت نیو
موہی سہت سبھ کیرتی تمہاری پرم پرتی جو گائیں
سنسار سندھو اپار بار پرپاس بنو تر پائیں ہیں

امرت کے سمان میٹھے بچن کہہ کر بھگوان نے سب کو سکھی کیا اور کہا کہ تمہارے ہی بل سے میں نے راون جیسے مہابلی دشمن پر فتح پائی ہے۔ اور بھبھیشن نے راج پایا۔ اس کے کارن تمہاری بڑائی تینوں

لوگوں میں تت بنی رہیگی۔ جو لوگ شردھا کے ساتھ میرے ساتھ تمہاری شدھ بڑائی کے گن گائیں گے۔ وہ اس مہا سنسار ساگر (جنم مرن روپی سنسار) کو سہج میں ہی پار کر جائیں گے۔

پربھو کے بچن شتر دن شن نہیں اگھاہیں کپی پنج
بار بار سیر ناوہیں گہیں سکل پد کنج

پربھو کے بچن سن سن کر بانر دل ترپت ہی نہیں ہوتے وہ سب بار بار سر جھکاتے ہیں اور پربھو کے چرن کملوں کو پکڑتے ہیں۔

پُنی پربھو بول لیئو ہنومانا۔ لنکا جاہو کہیئو بھگوانا
سماچار جانکی ہی سنا دہو۔ تاسُ کشل لے تمہہ چل آوہو

پھر پربھو شری رام جی نے پھر ہنومان جی کو بلایا۔ اور کہا۔ کہ تم لنکا میں جاؤ۔ اور سیتا جی کو سب حال سناؤ۔ اور اُن کی (خیریت) کشل لے کر چلے جاؤ۔

تب ہنومنت نگر مہہ آئے۔ سُن نسیچری نسا چر دھائے
بہُو پرکار تنہہ پوجا کینہی۔ جنک ستا دکھلائے پُنی دینہی

تب ہنومان جی نگر میں آئے۔ اُن کے آنے کی خبر سُن کر اُن کا سواگت کرنے کے لئے راکشس راکششیوں سمیت دوڑے۔ انہوں نے بہت طرح سے ہنومان جی کی پوجا کی۔ اور پھر انہیں شری جانکی جی کے درشن کرائے۔

دُور ہی تے پرنام کپی کینہا۔ رگھوپتی دوت جانکیں چینہا
کہہو تات پربھو کرپا نکیتا۔ کُشل انج کپی سین سمیتا

ہنومان جی نے دُور سے ہی سیتا جی کو پرنام کیا۔ جانکی جی نے پہچان لیا۔ کہ یہ وہی شری رگھوناتھ جی کا دُوت ہے۔ انہوں نے پوچھا ہے تات! کہو کرپا کے دھام پربھو لکشمن جی اور بانر فوج سمیت خیریت سے تو ہیں؟

سب بدھی کشل کوسلا دھیسا۔ ماتُ سمر جیتیو دس سیسا
اچل راج بھبھیشن پایو۔ سُن کپی بچن ہرش اُر چھایو

ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! اودھ پتی شری رام جی ہر طرح سے خیریت سے ہیں۔ انہوں نے یدھ میں دس مکھ راون کو جیت لیا ہے۔ اور بھبھیشن نے لنکا کا اچل راج پایا ہے۔ ہنومان جی کے بچن سُن کر سیتا جی کا ہردے آنند سے بھرپور ہو گیا۔

اتی ہرش من تن پلک لوچن سجل کہہ پُنی پُنی رما
کا دیئوں توہی تریلوک مہہ کپی کمپی نہیں بانی سما
سنو مات میں پایو اکھل جگ راج آج نہ سنسیم
رن جیت رپودل بندھو جت پسیامی رام انامیم

شری جانکی جی کا من خوشی سے بلیوں اُچھل پڑا اُن کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے آنکھوں میں پریم اور آنند کے آنسو بھر آئے وہ بار بار ہنومان جی سے کہتی ہیں۔ ہے ہنومان! میں تمہیں کیا دوں؟ اس سماچار کے برابر تو تینوں لوکوں میں کچھ ہے ہی نہیں! ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا! میں نے نسندیہہ (بلا شک و شبہ) آج ساری دُنیا کا راج پا لیا ہے۔ جو میں یدھ میں دُشمن کی فوج کو جیت کر لکشمن سمیت نرو کار پربھو شری رام چندر جی کے درشن کر رہا ہوں۔

سُنو سُت سدگن سکل تو ہردے بسہو ہنومنت
سانو کول کوسل پتی رہہو سمیت انت

جانکی جی نے کہا۔ ہے پُتر! سنو۔ سارے گن تمہارے ہردے میں نواس کریں! اور ہے ہنومان! سیش اوتار لکشمن جی سمیت اودھ پتی پربھو تم پر سدا پرسن رہیں۔

اب سوئے جتن کرہو تمہہ تاتا۔ دیکھوں نین سیام مرد گاتا
تب ہنومان رام پہیں جائی۔ جنک ستا کے کشل سنائی

ہے تات! تم اب وہی جتن کرو۔ جس سے میں اپنی آنکھوں سے پربھو کے کومل شیام شریر کے درشن کروں۔ تب ہنومان جی نے شری رام جی کے پاس جا کر جانکی جی کی خیریت کی خبر سنائی۔

سُنی سندیش بھانو کل بھوشن۔ بول لئے جُب راج بھبھیشن
ماروت سُت کے سنگ سدھاوہو۔ سادر جنک ستا لے آوہو

سُوریہ ونش کے سرتاج شری رام جی نے سیتا جی کا پیغام سُن کر یُوراج انگد اور بھبھیشن کو بُلا کر کہا۔ تم سب ہنومان جی کے ساتھ جاؤ اور جانکی جی کو آدر کے ساتھ لے آؤ۔

ترت ہیں سکل گئے جہہ سیتا۔ سیویں سب نسیچریں بنیتا
بیگ بھبھیشن تنہہ ہی سکھایو۔ تنہہ بدھی مجن کروایو

وہ سب فوراً ہی سیتا جی کے پاس گئے، سب راکششیاں

نمرتا سے اُنکی سیوا کر رہی تھیں۔ ببھیشن جی نے جلدی ہی راکشسیوں کو سمجھا دیا۔ انہوں نے بہت اچھی طرح سیتا جی کو اسنان کرایا۔

بہو پرکار بھوشن پہرائے ۔ سبھگ سکار جت ساج بنی لیائے
تا پر ہرش چڑھی بیدیہی ۔ سمر رام سکھ دھام سنیہی

بہت پرکار سے سیتا جی کو گہنے پہنائے گئے۔ تب ببھیشن جی ایک سندر پالکی سجا کر لے آئے سیتا جی سکھ کے دھام پریتم شری رام جی کا سمرن کر کے پرسن ہو کر پالکی پر سوار ہوئیں۔

بیت پانی رچھک چہو پاسا ۔ چلے سکل من پرم ہلاسا
دیکھن بھالو کپیس سب آئے ۔ رچھک کوپ نوارن دھائے

پالکی کے چاروں طرف ہاتھوں میں چھڑی لئے رکھشک (محافظ) چلے۔ سب کے من امنگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ بھالو اور بانر سب سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے آئے تب راکشس کرودھ کر کے انہیں پیچھے ہٹانے لگے۔

کہہ رگھوبیر کہا مم مانہو ۔ سیتہی سکھا پیادیں آنہو
دیکھہوں کپی جننی کی ناہیں ۔ بہسی کہا رگھوناتھ گوسائیں

جگت کے سوامی شری رگھوناتھ جی نے ہنس کر کہا۔ ہے مترا! میرا کہنا مانو اور سیتا کو پیدل لے آؤ۔ تا کہ بانر ماتا کے سمان ان کے درشن کر لیں۔

سن پربھو بچن بھالو کپی ہرشے ۔ نبھ تے سرن سمن بہو برشے
سیتا پرتھم انل مہں راکھی ۔ پرگٹ کینہی چہہ انتر ساکھی

پربھو شری رام جی کے بچن سنکر بھالو اور بانر بہت پرسن ہوئے آکاش سے دیوتاؤں نے بہت سے پھولوں کی بارش کی۔ سیتا ہرن کے وقت چونکہ اصلی سیتا اگنی میں پرویش کر گئیں تھیں اس لئے لیلا کر کے بھگوان انتریامی اصلی سیتا کو پرگٹ کرنا چاہتے ہیں۔

تیہی کارن کرونا ندھی کہے کچھک دُربادہ
سنت جاتو دھانیں سب لاگیں کرے لشاد

اسی کارن دیا کے بھنڈار شری رام جی نے لیلا مات سے سیتا جی کو کچھ کڑوے بچن کہے جنہیں سنکر سب راکشسیاں بہت ہی دکھی ہوئیں

پربھو کے بچن سیس دھر سیتا ۔ بولی من کرم بچن پنیتا
لچھمن ہوہو دھرم کے نیگی ۔ پاوک پرگٹ کرہو تم بیگی

پربھو کے بچن کو سر پر دھارن کر کے من بچن کرم سے پوتر سیتا جی بولیں۔ ہے لکشمن! اس پتی برت دھرم کی پریکشا میں تم میرے مددگار بنو۔ اور جلدی آگ تیار کرو۔

سن لچھمن سیتا کے بانی ۔ برہ بیبیک دھرم نیتی سانی
لوچن سجل جوڑ کر دوؤ ۔ پربھو سن کچھ کہہ سکت نہ آؤ

سیتا جی کی بانی سن کر جو بیوگ، وچار دھرم اور نیتی سے پری پورن تھی۔ لکشمن جی کے نیتروں میں شوک کے آنسو بہہ نکلے۔ وہ دونو ہاتھ جوڑے کھڑے رہے۔ اور پربھو شری رام جی سے کچھ کہہ نہ سکے۔

دیکھ رام رکھ لچھمن دھائے ۔ پاوک پرگٹ کاٹھ بہو لائے
پاوک پربل دیکھ بیدیہی ۔ ہردے ہرش نہیں بھئے کچھ تیہی

پھر شری رام جی کا رخ دیکھ کر لچھمن جی دوڑے اور آگ جلا کر بہت سی لکڑیاں لا کر اُسے خوب پرچنڈ کیا۔ آگ کی تیز لپٹیں دیکھ کر جانکی جی کے من میں بڑا آنند ہوا۔ وہ ذرا بھی نہ ڈریں۔

جوں من بچن کرم مم اُر ماہیں ۔ تج رگھوبیر آن گتی ناہیں
تو کرسان سب کے گتی جانا ۔ مو کہنہ ہوؤ شری کھنڈ سمانا

سیتا جی بولیں۔ ہے اگنی دیو! تو سب کے من کی گتی کو جانتا ہے۔ اگر من بچن کرم سے میرے ہردے میں شری رگھوناتھ جی کے بغیر کوئی دوسرا آدھار نہیں ہے۔ ارتھات من، بچن کرم سے ایک ماتر میرا شری رگھوناتھ جی ہی آشرے بنے رہے ہوں۔ تو ہے اگنی دیو تو میرے لئے چندن کے سمان شیتل ہو جا۔

شری کھنڈ سم پاوک پربیس کیئو سمر پربھو میتھلی
جے کوسلیس مہیس بندت چرن رتی اتی نرملی
پرتی بمب ار لوکک کلنک پرچنڈ پاوک مہں جرے
پربھو چرت کاہوں نہ لکھے نبھ سُر سدھ منی دیکھیں کھرے

جن پربھو کے چرنوں کی بندنا شری مہادیو جی کرتے ہیں۔ اور جن کے چرنوں میں سیتا جی کا نشچے اور سچا پریم ہے۔ اُن پربھو شری رام جی کا سمرن کر کے اور اُن اودھ پتی شری رام جی کی جے بول کر جانکی جی نے چندن کے سمان شیتل ہوئی اگنی میں پرویش کیا۔ سیتا جی کا عکسی روپ (مایا مئے سیتا۔ چھایا مورتی) اور ان کے سمبندھ میں ہونے والی لوک چرچا دونو اگنی کی لپٹوں میں بھسم ہو گئے پربھو کی اس لیلا کو کوئی نہ سمجھا۔ دیوتا

سدھ لوہ منی آکاش میں کھڑے ہو کر پربھو کی اس لیلا کو دیکھ رہے ہیں۔

دھر رُوپ پاوک پانی گہہ شری ستیہ شرتی جگ بدن جو
جیہے چھیر ساگر اندر اعبی سمرپی آنی سو
سو رام بام بھاگ راجتی رچر اتی سوبھا بھلی
نو نیل نیرج نکٹ مانہوں کنک پنکج کی کلی

تب اگنی دیو نے شریر دھارن کر کے وید اور جگت میں پرسدھ اصلی ستیا جی کا ہاتھ پکڑ کر اُنہیں شری رام جی کے ویسے ہی حوالے کیا، جیسے کہ ساگر کھشیر نے وشنو بھگوان کے حوالے شری لکشمی جی کو کیا تھا۔ وہ ستیا جی شری رام چندر جی کے بائیں پہلو میں شوبھا پانے لگیں۔ اُن کی سندر شوبھا بہت ہی منوہر ہے۔ مانو نئے کھلے ہوئے نیل کمل کے پاس سنہری کمل کی کلی شوبھا پا رہی ہو۔

برشہیں سمن ہرشت سر باجہیں گگن نسان
گاوہیں کنر سر بدھو ناچہیں چڑھیں بمان

دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔ آکاش میں نقارے بجنے لگے۔ کنر گانے لگے۔ دیو استریاں بمانوں پر چڑھ کر ناچنے لگیں۔

جنک ستا سمیت پربھو شوبھا امت اپار
دیکھ بھالو کپی ہرشے جے رگھوپتی سکھ اپار

شری جانکی جی سمیت پربھو شری رام جی کی اننت اور اپار شوبھا کو دیکھ کر بھالو اور بانر بہت پرسن ہو گئے۔ اور سکھ کے سار سروپ شری رگھوناتھ جی کی جے پکارنے لگے۔

تب رگھوپتی انوساسن پائی۔ ماتل چلیو چرن سر نائی
آئے دیو سدا سوارتھی۔ بچن کہہیں جنو پرمارتھی

تب شری رگھوناتھ جی کی آگیا پا کر اِندر کا سارتھی ماتل اپنے رتھ کو لے کر پربھو کے چرنوں میں سر جھکا کر چلا گیا۔ اس کے بعد سدا کے سوارتھی (اغرض کے بندے) دیوتا آئے۔ وہ ایسے بچن کہنے لگے۔ مانو تو گیانی ہوں۔

دین بندھو دیال رگھورایا۔ دیو کینہہ دیونہہ پر دایا
بسو درو ہ رت یہ کھل کامی۔ نج اگھ گیئو کمارگ گامی

ہے دین بندھو! ہے دیالو شری رگھوناتھ جی! ہے دیوتاؤں کے دیو! آپ نے دیوتاؤں پر بڑی دیا کی۔ دُنیا کی بُرائی میں لگا ہوا دشٹ کام اندھ اور گمراہ راون اپنے ہی پاپوں سے نشٹ ہو گیا۔

تم سم رُوپ برہم ابناسی۔ سدا ایک رس سہج اُداسی
اکل اگن اج انگھ اناسئے۔ اجت اموگھ سکتی کرونا مئے

آپ سم رُوپ، برہم، اوناشی، نتیہ، ایک رس اور سبھاو سے ہی اُداسین (زر بخش) ہیں۔ اکھنڈ، نرگن، اجنما، نشپاپ (پاپ سے رہت)، نردکار، اجے (جو جیتا نہ جا سکے) اموگھ شکتی (جن کی شکتی کبھی برتھا نہیں ہوتی) اور دیا مئے ہیں۔

مین کمٹھ سوکر نر ہری۔ بامن پرسو رام بپو دھری
جب جب ناتھ سرنہہ دُکھ پایو۔ نانا تن دھر تمہہ نسایو

آپ نے مچھ، کچھپ، سور، نرسنگھ، بامن اور پرشورام کے شریر دھارن کئے۔ ہے ناتھ! جب جب دیوتاؤں نے دُکھ پایا، تب تب بہت سے شریر دھارن کر کے آپ نے ہی اُن کے دُکھ کا ناش کیا۔

یہ کھل ملن سدا سُر دروہی۔ کام لوبھ مد رت اتی کروہی
ادھم سرومنی تو پد پاوا۔ یہ ہمرے من بسمے آوا

راون دشٹ، ملین من والا، دیوتاؤں سے سدا دشمنی کرنے والا، کامی، لوبھی، اہنکاری اور مہا کرودھی تھا۔ ایسے نیچوں کے سرتاج مہا نیچ راون نے بھی آپ کا پرم پد پا لیا۔ یہ دیکھ کر ہمارے من میں بڑا آشچرج ہے۔

ہم دیوتا پرم ادھیکاری۔ سوارتھ رت پربھو بھگتی بساری
بھو پرواہ سنتت ہم پرے۔ اب پربھو پاہی سرن انوسرے

ہم دیوتا پرم پد پانے کے اُتم ادھیکاری ہیں۔ لیکن خود غرضی میں اندھے ہو کر ہم آپ کی بھگتی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اس لئے جنم مرن رُوپی سنسار کے اناوی پرواہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب ہے پربھو! ہم آپ کی شرن میں آ پڑے ہیں۔ ہماری رکھشا کیجئے۔

کر بنتی سُر سدھ سب رہے جہں تہں کر جور
اتی سپریم تن پلک بدھی استتی کرت بہور

ایسی بنتی کر کے دیوتا اور سدھ سب اِدھر اُدھر ہاتھ جوڑ کر کھڑے رہے۔ تب بہت ہی پریم کے ساتھ پلکت شریر ہو کر برہما جی شری رام جی کی استتی کرنے لگے۔

جے رام سدا سکھ دھام ہرے۔ رگھو نایک سایک چاپ دھرے
بھو بارن دارن سنگھ پربھو۔ گن ساگر ناگر ناتھ بھو

ہے نیتیہ سُکھ کے دھام اور دُکھوں کے ہرنے والے ہری!
ہے دھنش دھاری شری رگھوناتھ جی ۔ آپ کی جے ہو ۔ ہے پربھو جنم مرن
روپی ہاتھی کو پھاڑنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں ۔ ہے ناتھ!
آپ گنوں کے سمندر، امرِ گیہ اور سرو ویاپک ہیں۔

تن کام انیک انُوپ چھبی ۔ گن گاوت سدھ مُنیندر کبی
جس پاون راون ناگ مہا ۔ کھگ ناتھ جتھا کر کوپ گہا

آپ کے شریر کی لاثانی شوبھا بے شمار کامدیوؤں کے سمان ہے ۔ سدھ مُنیشور اور کوی آپ کے گن گاتے رہتے ہیں ۔ آپ کا یش پوتر ہے ۔ راون روپی بھیانکر ناگ کو گرڑ کی طرح کرودھ کرکے آپ نے پکڑ لیا۔

جن رنجن بھنجن سوک بھیَم ۔ گت کرودھ سدا پربھو بودھ مئیم
اوتار اُدار اپار گُنم ۔ مہی بھار بھنجن گیان گھنم

ہے پربھو! بھگت جنوں کو آپ آنند دینے والے ہیں شوک اور بھے کا ناش کرنیوالے ہیں ۔ کرودھ سے رہت ہیں اور سدا گیان سروپ ہیں ۔ یہ آپ کا اوتار مہا اُتم اور انتھاہ گنوں والا پرتھوی کا بھار دُور کرنے والا اور گیان کا بھنڈار ہے۔

اج ویاپکم ایکم انادی سدا ۔ کرونا کر رام نمامی مُدا ۔
رگھوبنس بھبھوشن دوشن ہا ۔ کرت بھوپ بھبھیشن دین رہا

اوتار لے کر بھی آپ اپنے واستوک سروپ میں اجنما ویاپک ایک اور انادی ہیں ۔ ہے دیا کے بھنڈار شری رام جی! میں پرسن ہو کر آپ کو نمسکار کرتا ہوں ۔ ہے رگھوکل کے سرتاج! ہے راون کے بھائی دُوشن کو مارنے والے! بھبھیشن دین دُکھی تھا ۔ اُسے آپ نے لنکا کا راجہ بنا دیا۔

گُن گیان ندھان امان اجم ۔ نت رام نمامی بھبھُم برجم
بھُج دنڈ پرچنڈ پرتاپ بلم ۔ کھل برند نکند مہا کُسلم

آپ گیان اور گنوں کے خزانہ ہیں ۔ مان رہت ہیں ۔ اجنما ہیں ویاپک اور نرونکار ہیں ۔ میں آپ کو سدا ہی نمسکار کرتا ہوں ۔ آپ کی لمبی بھجاؤں کا پرتاپ اور بل بہت تیز ہے ۔ دُشٹوں کے لشکر کو ناش کرنے کے فن میں آپ بہت ہی ماہر ہیں۔

بن کارن دین دیال ہتم ۔ چھبی دھام نمامی رما سہتم
بھو تارن کارن کاج پرم ۔ من سمبھو دارن دوکھش ہرم

آپ دین دُکھیوں پر بنا کارن ہی دیا کرنے والے اور ان کی بھلائی کرنے والے ہیں ۔ شوبھا کے بھنڈار ہیں ۔ میں شری جانکی جی سمیت آپ کو نمسکار کرتا ہوں ۔ آپ جنم مرن روپی سنسار ساگر سے پار اُتارنے والے ہیں ۔ کارن پرکرتی اور کاریہ جگت دونوں سے پرے ہیں ۔ من میں پیدا ہونے والے بھیانک دوشوں کو ناش کرنے والے ہیں۔

سر چاپ منوہر تون دھرم ۔ جلج ارُن لوچن بھوپ برم
سُکھ مندر سُندر شری رمنم ۔ مد مار مُدھا ممتا سمنم

آپ سُندر دھنش بان اور ترکش دھارن کرنے والے ہیں ۔ لال کمل جیسے سُندر سہاونے آپ کے نیتر ہیں ۔ راجاؤں کے سرتاج ہیں ۔ سُکھ کے دھام ہیں ۔ آپ سُندر ہیں اور شری لکشمی جی کے پران پیارے ہیں ۔ اہنکار، کام اور جھوٹی ممتا کو ناش کرنیوالے ہیں۔

انودیہ اکھنڈ نہ گوچر گو ۔ سب روپ سدا سب ہوئے نہ گو
اتی بید بدنتی نہ دنت کتھا ۔ روی آتپ بھنم ابھن جتھا

آپ بے داغ ہیں ۔ اکھنڈ ہیں اور اندریوں کے وشے نہیں ہیں ۔ اپنی مایا سے سب روپوں میں پرگٹ ہو کر بھی اپنے نرمل سروپ میں آپ نراکار ہی ہیں ۔ ایسا ویدوں کا مت ہے یہ کوئی کپول کلپنا نہیں ہے ۔ جیسے سورج اور سورج کی روشنی الگ الگ ہیں اور نہیں بھی ہیں ۔ ویسے سب نام روپ جگت کے آپ ادھار سروپ بھی ہیں ۔ اور اُن سے الگ بھی ہیں۔

کرت کرتیہ بھبھو سب بانر ئے ۔ نرکھنتی تو آنن سادر ئے
دھِگ جیون دیو سریر ہرے ۔ تو بھگتی بنا بھو بھول پرے

ہے سرو ویاپک پربھو! یہ سب بانر دھنیہ ہیں ۔ جو شردھا کے ساتھ آپ کے مُکھار بند کو دیکھتے ہیں یاد رہے ہمارے ان دیوشریروں کو دھکار ہے ۔ جو آپ کی بھگتی مقبول کر سنسار کے بندھن میں پڑے ہوئے ہیں۔

اب دین دیال دیا کریئے ۔ متی موری بھید کری ہریئے
جیہی تے بپریت کریا کریئے ۔ دُکھ سو سُکھ مان سُکھی چریئے

ہے وینند یال! اب دیا کیجئے۔ اور اپنے آپ کو پربھو سے جُدا سمجھنے والی جو میری بُدھی ہے۔ جس بدھی سے میں اُلٹے کرم کرتا ہوں۔ دُکھ رُوپی سنسار کے وِشیے بھوگوں کو ہی سُکھ اور آنند کے سادھن مان کر اُن میں لین رہتا ہوں۔ ایسی میری اُلٹی بُدھی کو ہر لیجئے۔

کھل کھنڈن منڈن رمیہ چھما۔ پد پنکج سیوت سمبھو اُما
نرپ نایک دے بردانم۔ چرن امبج پریم سدا سبھدم

آپ دشٹوں کو چور چور کرتے والے اور پرتھوی کا سندر سِنگار ہیں۔ شِو جی اور پاربتی جی آپ کے چرن کملوں کی سیوا کرتے ہیں۔ ہے راجاؤں کے سرتاج! مجھے یہ وردان دیجئے کہ آپ کے چرن کملوں میں سدا میرا سچا پریم ہو۔

بنے کیہہ چتر آنن پریم پلک اتی گات

شو بھا سندھو بلوکت لوچن نہیں اگھات

اس پرکار برہما جی نے پُلکت شریر ہو کر پریم بھری بنتی کی۔ شو بھا کے سمندر شری رام جی کے درشن کرتے کرتے اُن کی آنکھیں تھکتی ہی نہیں۔

تیہی اوسر دسرتھ تہہ آئے۔ تنیہ بلوک نین جل چھائے
انج سہت پربھو بندن کیہا۔ آسیرباد پِتا تب دیہا

اُسی سمے دسرتھ جی وہاں آئے۔ شری رام جی کو دیکھ کر اُن کی آنکھوں میں پریم آنسو ڈبڈبا آئے۔ چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت پربھو شری رام جی نے اُن کی بندنا کی۔ اور تب دسرتھ جی نے اُن کو آسشیرواد دیا۔

تات سکل تو پنیہ پربھاؤ۔ جیتیوں اجے نساچر راؤ
سُن سُت بچن پریتی اتی باڑھی۔ نین سلل روماولی ٹھاڑھی

ہے تات! یہ سب آپ کے پنیہ کرموں کا پربھاؤ ہے جو میں نے راکشس راج راون جیسے ناقابل فتح دشمن پر فتح پائی ہے۔ پُتر کے یہ بچن سُن کر دسرتھ جی کا پریم بہت ہی بڑھ گیا۔ اُن کی آنکھوں میں پریم جل چھا گیا اور شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

رگھوپتی پرتھم پریم انومانا۔ چتئے پتہی دینہیو درڑھ گیانا

تاتے اُما موچھ نہیں پائیو۔ دسرتھ بھید بھگتی من لائیو

شری رگھوناتھ جی نے پِتا کے تئیں پہلے پریم کو دچار کر پِتا کی طرف دِوّیہ درشٹی سے دیکھ کر ہی انہیں اپنے سروپ کا درڑھ گیان کرا دیا۔ ہے پاربتی! دسرتھ نے بھید بھگتی میں اپنا من لگایا تھا۔ اس لئے اُنہوں نے موکھش پد نہیں پایا۔

سگن اُپاسک موچھ نہ لیہیں۔ تنہہ کہنہ رام بھگتی نج دیہیں
بار بار کر پربھوہی پرناما۔ دسرتھ ہرش گئے سُر دھاما

بھگوان کے سگن روپ کی اُپاسنا کرنے والے بھگت موکھش پد کی اچھیا بھی نہیں کرتے۔ اُن کو شری رام جی اپنی بھگتی دیتے ہیں۔ پربھو شری رام جی کو بار بار پرنام کر کے دسرتھ پرسن ہو کر دیولوک کو چلے گئے۔

انج جانکی سہت پربھو کُسل کوسلادھیس

سوبھا دیکھ ہرش من اَستتی کر سُرالیس

چھوٹے بھائی لکشمن جی اور جانکی جی سمیت پرم کُسل پربھو اودھ پتی شری رام جی کی شوبھا کو دیکھ کر دیو راج اندر پرسن ہو کر اپنے من میں اَستتی کرنے لگے۔

جے رام سوبھا دھام۔ دایک پرنت بشرام
دھرت ترون بر سر چاپ۔ بھج دنڈ پربل پرتاپ

ہے شوبھا کے دھام! شرناگتوں کو سُکھ آرام دینے والے سُندر ترکش بان اور ترکش دھارن کئے ہوئے۔ مہا شکتی شالی پرتاپی لمبی بھُجاؤں والے شری رام چندر جی آپ کی جے ہو۔

جے دوشن اری کھراری۔ مردن نساچر دھاری
یہ دُشٹ مارِیو ناتھ۔ بھئے دیو سکل سناتھ

ہے کھر اور دوشن کے شترو! راکشس دل کو ناش کرنے والے! آپ کی جے ہو۔ ہے ناتھ اس مہا دُشٹ راون کو مار کر آپ نے سب دیوتاؤں کو بے خوف اور محفوظ کر دیا۔

جے ہرن دھرنی بھار۔ مہما اُدار اپار
جے راون اری کرپال۔ کئے جاتو دھان بہال

ہے دھرتی کا بھار دُور کرنے والے! ہے اپار اُدار تم

اوراتم مہما والے! ہے راون کے ششترو اور کرپالو بھگوان! آپ کی جے ہو۔ آپ نے راکشس دل کو بے حال کر دیا۔

لنکیش اتی بل گرب۔ کئے بسیہ سر گندھرب
منی سدھ نر کھگ ناگ۔ ہٹھ پنتھ سب کیں لاگ

لنکاپتی راون کو اپنی طاقت کا بہت ہی گھمنڈ تھا۔ اس نے دیوتا اور گندھرو سب کو ہی اپنے آدھین کر رکھا تھا۔ اور وہ منی سدھ، منش، پنچھی اور ناگ وغیرہ سبھی کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا۔

پر دروہ رت اتی دشٹ۔ پائیو سو پھل پاپشٹ
اب سنہو دین دیال۔ راجیو نین بسال

وہ سدا دوسروں کی برائی کرنے میں مگن رہتا تھا۔ اور مہادشٹ تھا۔ اس پاپی نے ویسا ہی پھل پایا۔ ہے دین دیال! سنئے۔ ہے کمل کے سمان بڑے نیتروں والے بھگوان! میری بنتی سنئے۔

موہی رہا اتی ابھیمان۔ نہیں کوؤ موہی سمان
اب دیکھ پربھو پد کنج۔ گت مان پرد دکھ پنج

مجھے بہت ہی ابھیمان تھا کہ میرے سمان دوسرا کوئی نہیں ہے۔ پر اب آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر دکھوں کو دینے والا میرا وہ ابھیمان جاتا رہا۔

کوؤ برہم نرگن دھیاد۔ اویکت جیہی شرتی گاد
موہی بھاد کوسل بھوپ۔ شری رام سگن سروپ

کوئی ان نرگن برہم کا دھیان کرتے ہیں۔ جنہیں وید نراکار کہتے ہیں۔ لیکن ہے شری رام جی! مجھے تو ادھوتی سروپ آپ کا سگن روپ ہی بھاتا ہے۔

بیدیہی انج سمیت۔ مم ہردے کرہو نکیت ہ
موہی جانئے نج داس۔ دے بھگتی رمانواس

شری جانکی جی اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت میرے من کو آپ اپنا نواس استھان بنا لیجئے۔ ہے لکشمی نواس! مجھے اپنا سیوک سمجھ کر اپنی اننیہ بھگتی دیجئے۔

دے بھگتی رمانواس تراس ہرن سرن سکھدایکم
سکھ دھام رام نمامی کام انیک چھبی رگھو نایکم

سر برند رنجن دوند بھنجن منج تن اتلت بلم
برہما آدی سنکر سبیہ رام نمامی کرونا کو ملم

ہے لکشمی نواس! ہے شرناگتوں کے بھئے کو دور کر کے انہیں سکھ دینے والے پربھو مجھے اپنی بھگتی دیجئے۔ ہے سکھ کے دھام! ہے بے شمار کامدیوؤں کی شوبھا والے شری رگھوناتھ جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے دیو سماج کو سکھ دینے والے! ہے دکھ، سکھ، جنم مرن روپی دوندوں کو ناش کرنے والے منش شریر دھاری لاثانی طاقت والے پربھو! برہما اور شیو جی بھی آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ ہے دیا مئے! ہے کومل سبھاؤ والے میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

اب کر کرپا بلوک موہی آئیس دیہو کرپال
کاہ کروں سن پریہ بچن بولے دین دیال

ہے کرپالو! اب مجھ پر کرپا درشٹی سے دیکھ کر آگیا دیجئے کہ میں آپ کی کیا سیوا کروں؟ اندر کے پیارے بچن سن کر دین دیال پربھو شری رام جی بولے۔

سنو سرپتی کپی بھالو ہمارے۔ پرے بھومی نسیچرنہہ جے مارے
مم ہت لاگ تجے انہہ پرانا۔ سکل جیاؤ سریس سجانا

ہے دیو اندر! سنئے۔ ہمارے بھالو اور بانر جنہیں راکشسوں نے مار ڈالا ہے۔ مردہ حالت میں زمین پر پڑے ہیں۔ انہوں نے میری بھلائی کے لئے ہی اپنے پران تیاگ دیئے ہیں۔ ہے مہاچتر دیوراج! ان سب کو پھر سے زندہ کیجئے۔

سنو کھگیس پربھو کے یہ بانی۔ اتی اگادھ جانہیں منی گیانی
پربھو سک تری بھون مار جیائی۔ کیول سکرہی دینہہ بڑائی

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گروڑ جی! سنئے۔ پربھو شری رام جی کے یہ بچن بہت ہی گوڑھ ہیں۔ ان کو گیانی منی ہی سمجھ سکتے ہیں۔ پربھو شری رام جی تینوں لوکوں کو مار کر زندہ کر سکتے ہیں بانر اور بھالوؤں کو زندہ کرنے کے لئے اندر کو آگیا دے کر تو انہوں نے صرف دیوراج اندر کا مان بڑھایا ہے۔

سدھا برش کپی بھالو جیائے۔ ہرش اٹھے سب پربھو پہیں آئے

سُدھا برشٹی بھے دُہوُ دل اوپر۔ جئے بھالُو کپی نہیں رجنی چر

اندر نے امرت برشا کرکے بانروں اور بھالوؤں کو زندہ کر دیا۔ وہ سب پرسن ہو کر اُٹھے اور پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ امرت کی بارش دونوں دلوں پر ہوئی لیکن ریچھ بانر ہی زندہ ہوئے۔ راکشش نہیں۔

رام آکار بھئے تنہہ کے من۔ مُکت بھئے چھوٹے بھو بندھن
سُر انش سک سب کپی اور ریچھا۔ جئے سکل رگھوپتی کی اچھا

شری رام چندر جی سے ویر بھاو رکھنے کے کارن راکششوں کے من میں ہر وقت شری رام جی کی مورت بسی رہتی تھی۔ اس لئے سنسار بندھن سے چھوٹ کر وہ سب مُکت ہو گئے۔ اور بانر دیوتاؤں کے انش روپ تھے۔ انہیں تو دویہ بھوگوں سے ہی پریتی تھی۔ اس لئے شری رگھوناتھ جی کی اچھا سے وہ سب زندہ ہو گئے۔

رام سرس کو دین ہتکاری۔ کینہے مُکت نسا چر جھاری
کھل مل دھام کام رت راون۔ گتی پائی جو منی بر پاو ن

شری رام جی جیسا دین دُکھیوں کا ہمدرد بھلا اور کون ہو سکتا ہے؟ جنہوں نے سارے راکششوں کو مکت کر دیا۔ دُشٹ پاپوں کا گھر کام اندھ راون نے بھی وہ اُتم گتی پائی جو منیشوروں کے لئے دُرلبھ ہے۔

سُمن برشِ سب سُر چلے چڑھ چڑھ رُچر بمان

دیکھ سُواوسر پربھو پہیں آئیو سمبھو سُجان

پھولوں کی بارش کر کے اپنے سُندر بمانوں پر چڑھ کر سب دیوتا دیو لوک کو چلے۔ تب شُبھ موقع جان کر چتُر شو جی پربھو شری رام چندر جی کے پاس آئے۔

پرم پریتی کر جور جگ نلِن نین بھر باری

پُلکت تن گدگد گرا بنے کرت تر پُراری

پرم پریم سے ہاتھ جوڑ کر کمل نیتروں میں آنسو بھر کر پُلکت شریر اور گدگد بانی سے تری پراری شو جی پربھو سے بنتی

کرنے لگے۔

مام ابھی رکشیہ رگھوکُل نایک، دھرت برچاپ رُچر کر سایک
موہ مہا گھن پٹل پربھنجن۔ سنشیہ بپن انل سُر رنجن

ہے شری رگھوناتھ جی! ہاتھوں میں سُندر دھنش بان دھارن کئے ہوئے آپ میری رکشا کیجئے۔ آپ مہا اگیان روپی گھنے بادلوں کی گھٹاؤں کو اڑانے کے لئے آندھی ہیں۔ شنکاؤں کے بن کو بھسم کرنے کے لئے اگنی ہیں۔ اور دیوتاؤں کو آنند دینے والے ہیں۔

اگُن سگُن گُن مندر سُندر۔ بھرم تم پربل پرتاپ دواکر
کام کرودھ مد گج پنچانن۔ بسہو نرنتر جن من کانن

آپ نرگن ہیں۔ سگن بھی ہیں۔ سُندر گُنوں کے بھنڈار ہیں۔ پرم سُندر ہیں۔ اگیان روپی اندھیرے کو ناش کرنے والے تیجسوی اور پرتاپی سورج ہیں۔ کام کرودھ اور ابھیمان روپی ہاتھیوں کا ناش کرنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں۔ ہے پربھو! آپ اس سیوک کے من روپی بن میں سدا نواس کیجئے۔

بشے منورتھ پُنج کنج بن۔ پربل تُشار اُدار پار من
بھو باردھی مندر پرم در۔ بار یئے نارئیے سنسرتی دُستر

وشے کاماناؤں کے سموہ روپی کمل بن کا ناش کرنے کے لئے آپ کڑا کے کا جاڑا ہیں۔ آپ اودار چِل اور مَن کے میل شکتی سے پرے ہیں۔ سنسار سمندر کو منتھن کرنے کے لئے آپ مندراچل پربت ہیں۔ آپ ہمارے جنم مرن روپی بھاری بھے کو دور کیجئے۔ اور اس مہا کٹھن روپی سنسار ساگر سے پار کیجئے۔

سیام گات راجیو بلوچن۔ دین بندھو پرنتارتی موچن
اُنج جانکی سہت نرنتر۔ بسہو رام نرپ مم اُر انتر
مُنی رنجن مہی منڈل منڈن۔ تلسی داس پربھو تراس کھنڈن

ہے شیام شریر! ہے کمل نیترا! ہے دین بندھو اور شرناگتوں کو دُکھ کے جال سے چھڑانے والے! ہے شری رام چندر جی! آپ لکشمن اور جانکی سمیت سدا میرے ہردے کے اندر نواس کیجئے۔ آپ سادھوؤں کو سکھ دینے والے ہیں۔ اور

پرتھوی منڈل کے شرنگار ہیں۔ بلشمی دواس کے سوامی ہیں۔ اور جنم مرن روپی بھاری بھے کو چور چور کرنے والے ہیں۔

ناتھ جبہیں کوسل پرس ہو تیہیں تلک تمہار

کرپا سندھو میں آئب دیکھن چرت اُدار

ہے ناتھ! جب ایودھیا پُری میں آپ کا راج تلک ہوگا تب ہے کرپا کے سمندر! میں آپ کے اُدار چرت کو اُس وقت دیکھنے کے لئے آؤں گا۔

کر بینتی جب سنبھو سدھائے۔ تب پربھو نکٹ بھبھیشن آئے
نائے چرن سر کہہ مُردو بانی۔ بنے سنہو پربھو سارنگ پانی
جب بنتی کر کے شیوجی چلے گئے۔ تب بھبھیشن جی پربھو شری رام جی کے پاس آئے۔ انہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکا کر میٹھی بانی سے کہا۔ ہے شارنگ دھنش دھاری پربھو! میری پرارتھنا سنئے:

سکل سکل پربھو راون مار یو۔ پاون جس تری بھون بستار یو
دین ملین ہین متی جاتی۔ مو پر کرپا کینہہ بہُت بھانتی
آپ نے کُل پریوار سمیت اور فوج سمیت راون کو ہلاک کر دیا۔ اور تینوں لوکوں میں اپنے پوتر جس کو پھیلایا۔ مجھ جیسے دین پاپی، دکھی، ہین اور نیچ راکشس پر آپ نے بہت کرپا کی ہے۔

اب جن گرہ پنیت پربھو کیجے۔ مجّن کرئیے سمر شرم چھیجے
دیکھ کوس مندر سمپدا۔ دیہو کرپال کپیہ کہنہ مُدا
اب ہے ناتھ! آپ اِس سیوک کے محل کو پوتر کیجئے۔ اور وہاں جا کر اشنان کر کے یدھ کی ساری تھکاوٹ کو دور کیجئے۔ خزانہ مال و متاع پر کرپا درشٹی کیجئے۔ اور اُن کو پرسن ہو کر اپنی مرضی انوسار بانروں میں بانٹ دیجئے۔

سب بدھی ناتھ موہی اپنائیے۔ پنی موہی سہت اودھ پُر جائیے
سُنت بچن مُردو دین دیالا۔ سجل بھئے دو نین بسالا
ہے ناتھ! مجھے سب طرح سے آپ اپنا سیوک بنا لیجئے۔ مجھے ساتھ لے کر ایودھیا پُری کو پدھارئیے۔ بھبھیشن کے کومل بچن سُن کر دین دیال پربھو شری رام جی کے وشال نیتروں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔

تور کوس گرہ مور سب ستیہ بچن سنو بھرات

بھرت دسا سُمرت موہی نمش کلپ سم جات

شری رام جی نے کہا۔ ہے بھراتا! سُنئے۔ میں بالکل سچ سچ کہتا ہوں۔ تمہارا خزانہ اور گھر سب میرا ہی ہے۔ لیکن بھرت کی حالت کو یاد کر کے مجھے ایک ایک پل یُگ کے برابر گزر رہا ہے۔

تاپس بیش گات کرس جپت نرنتر موہی
دیکھوں بیگ سو جتن کرو سکھا نہورَ ئیوں توہی
تپسوی کے بھیس میں کمزور شریر سے بھرت سدا میرا نام کا جپ کر رہا ہے۔ ہے مترا! تم کوئی ایسا اُپائے کرو جس سے میں بھرت کو جلدی دیکھ سکوں۔ اس کام کے لئے میں تمہارا بہت ہی مشکور ہوں گا۔

بیتیں اودھی جاؤں جوں جیئت نہ پاؤں بیر

سُمرت انج پریتی پربھو پُنی پُنی پُلک سریر
اگر میں چودہ برس کی میعاد ختم ہو جانے کے بعد ایک دن کی بھی دیر کر کے جاؤں تو بھرت کو زندہ نہ پاؤں گا۔ چھوٹے بھائی بھرت جی کے سچے پریم کا سمرن کر کے شری رام جی کے شریر کی رومیں بار بار کھڑی ہو رہی ہیں۔

کریہو کلپ بھر راج تمہہ موہی سمرہو من ماہیں

پُنی مم دھام پائیہو جہاں سنت سب جاہیں

شری رام جی نے پھر کہا۔ ہے بھبھیشن! تم کلپ بھر راج کرنا۔ من میں سدا میرا سمرن کرتے رہنا۔ پھر تم میرے اُس پرم دھام کو پا جاؤ گے۔ جہاں کہ سب سنت مہاتما جاتے ہیں۔

سُنت بھبھیشن بچن رام کے، ہرش گہے پد کر پا دھام کے
بانر بھالو سکل ہرشانے، گہہ پربھو پد گن بمل بکھانے

شری رام چندر جی کے بچن سنتے ہی بھبھیشن نے پرستن ہو کر کرپا کے دھام شری رام چندر جی کے پاؤں پکڑ لئے۔ سبھی بھالو اور بانر پرسن ہو گئے۔ اور پربھو کے پاؤں پکڑ کر اُن کے سُندر گنوں کا گان کرنے لگے۔

بہوری بھبھیشن بھون سدھایو۔ منی گن بسن بمان بھرایو
لے پشپک پربھو آگیں راکھا۔ ہنس کر کرپا سندھو تب بھاکھا

پھر بھبھیشن جی راج محل کو گئے۔ اور رتنوں سے بھر کر اور ملبتروں سے بھر کر پشپک بمان کو پربھو شری رام جی کے سامنے لا کر رکھا تب کرپا کے سمندر شری رام چندر جی نے ہنس کر کہا۔

چڑھ بمان سنو سکھا بھبھیشن۔ گگن جائے برشہو پٹ بھوشن
نبھ پر جائے بھبھیشن تب ہی۔ برش دیئے منی امبر سبھی

ہے متر بھبھیشن! سنو۔ تم بمان پر چڑھ کر آکاش میں جا کر لبتروں اور ان رتنوں اور گہنوں کو برسا دو۔ پربھو کی آگیا پاتے ہی بھبھیشن جی نے بمان پر چڑھ کر آکاش سے سب منی اور لبتروں کی بارش کر دی۔

جوئے جوئے من بھاوے سوئی لیہیں۔ منی مکھ میل ڈار کپی دیہیں
ہنسے رام شری انج سمیتا۔ پرم کوتکی کرپا نکیتا

جس کے من کو جو پسند آتا ہے۔ وہ وہی لے لیتا ہے منیوں کو منہ میں ڈال کر اور پھر یہ جان کر کہ یہ کوئی کھانے کی چیز نہیں۔ بانر زمین پر پھینک دیتے ہیں۔ یہ تماشہ دیکھ کر پرم مایاوی کرپا ندھان پربھو شری رام جی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت ہنسنے لگے۔

منی جیہی دھیان نہ پاوہیں نیتی نیتی کہہ بید
کرپا سندھو سوئی کپن سن کرت انیک بنود

دھیان یوگ کر کے بھی منی جن جن بھگوان کو نہیں پاتے۔ وید جن کو نیتی نیتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہتے ہیں وہی کرپا کے سمندر شری رام چندر جی بانروں کے ساتھ طرح طرح کے کھیل تماشے کر رہے ہیں۔

اُما جوگ جپ دان تپ نانا مکھ برت نیم
رام کرپا نہیں کرہیں تس جس نشکیول پریم

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بہت طرح کے یوگ جپ، دان، تپ، یگیہ، برت اور نیم کرلے پربھی شری رام چندر جی ویسی کرپا نہیں کرتے جیسی دو انیہ (بیجوم) پریم ہونے پر کرتے ہیں۔

بھالو کپنہہ پٹ بھوشن پائے۔ پہر پہر رگھوپتی پہیں آئے
نانا جنس دیکھ سب کیسا۔ پنی پنی ہنست کوسلادھیسا

بھالو اور بانروں نے کپڑے پائے اور گہنے پہنے تب وہ گہنے کپڑوں سے سج دھج کر شری رگھو ناتھ جی کے پاس آئے۔ بہت سی جاتیوں کے بانروں کو دیکھ کر اودھ پتی رام بار بار ہنس رہے ہیں۔

چتئے سبنہہ پر کینہی دایا۔ بولے مردل بچن رگھورایا
تمہرے بل میں راون مارئیو۔ تلک بھبھیشن کہہ پنی سارئیو

شری رگھو ناتھ جی نے سب کو کرپا درشٹی سے دیکھ کر سب پر دیا کی۔ پھر کومل بچن بولے ہے بانر اور بھالو گیو! تمہاری طاقت سے ہی میں نے راون کو جیتا اور مارا ہے اور بھبھیشن کو لنکا کا راج تلک کیا۔

نج نج گرہ اب تمہہ سب جاہو۔ سمرہو موہی ڈرپہو جن کاہو
سُنت بچن پریماکل بانر۔ جوری پانی بولے سب سادر

اب تم سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ میرا سمرن کرتے رہنا کسی سے ڈرنا نہیں۔ یہ بچن سن کر بانر پریم کے مارے دیاکل ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر بڑے ادب سے بولے

پربھو جوئی کہہ تمہہ ہی سب سوہا۔ ہمرے ہوت بچن سن موہا
دین جان کپی کئے سناتھا۔ تمہہ ترے لوک ایس رگھو ناتھا

ہے پربھو! آپ جو کچھ بھی کہیں۔ وہ سب آپ کو سوہاتا ہے۔ لیکن آپ کے بچن سُن کر ہم کو موہ ہوتا ہے۔ ہے رگھو ناتھ

جی! آپ تینوں لوکوں کے ایشور ہیں۔ ہم بانروں کو دین دُکھی جان کر ہی آپ نے ہم سب کو نونہال کیا ہے۔

گُن پربھو بچن لاج ہم مرہیں۔ مسک کہوں کھگ ہتی بہت کہیں
دیکھو رام رُخ بانر ریچھ۔ پریم مگن نہیں گرہ کے اچھا

ہے پربھو! آپ کے بچن سُن کر ہم شرمندگی کے مارے مرے جا رہے ہیں۔ کیا کبھی ناچیز مچھر بھی پکشی راج گرڑ کا کچھ اُپکار کر سکتا ہے؟ اپنے اوپر شری رام جی کو پرسن دیکھ کر بانر اور بھالو پریم میں مگن ہو گئے۔ وہ پربھو کو چھوڑ کر بالکل گھر نہیں جانا چاہتے۔

پربھو پریرت کپی بھالو سب رام روپ اُر راکھ
ہرش وشاد سہت چلے بنے بیا ہر بدھی بھاش

لیکن پربھو کے سمجھانے پر سب بانر اور بھالو شری رام چندر جی کے روپ کا ہردے میں دھیان دھر کر اور بہت طرح سے بنتی کر کے خوشی (اس لئے کہ ہمیں بھگوان کی سیوا کرنے کا شبھ موقع ملا تھا) اور غم (اس لئے کہ اب ہم بھگوان سے جدا ہو رہے ہیں) کے ملے جلے جذبات لئے گھر کو چلے۔

کپی پتی نیل ریچھ پتی انگد نل ہنومان
سہت بھبھیشن اپر جے جوتھپ کپی بلوان

بانر راج سگریو، نیل، جاموَنت، انگد، نل اور ہنومان اور بھبھیشن سمیت اور بھی جو جو بلوان بانر سیناپتی ہیں۔

کہہ نہ سکہیں کچھ پریم بس بھر بھر لوچن باری
سنمکھ چِتوہیں رام تن نین نمیش نواری

پریم کے مارے وہ کچھ بول نہ سکے۔ ان کے نیتروں سے وِیوگ کے آنسوؤں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ وہ سب ٹکٹکی لگائے سکتے کی حالت میں شری رام جی کے مُکھ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

اتیسے پریتی دیکھ رگھورائی۔ لینہے سکل بمان چڑھائی
من مہں بپر چرن سر نایو۔ اتر دِسی ہی بمان چلایو

اُن کے انتہائی پریم کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی نے اُن سب کو بمان پر چڑھا لیا۔ اس کے بعد من ہی من میں برہمنوں کے چرنوں میں سر نوا کر اُتّر کی طرف بمان کو چلایا۔

چلت بمان کولاہل ہوئی۔ جے رگھوبیر کہے سب کوئی
سنگھاسن اتی اُچ منوہر۔ شری سمیت پربھو بیٹھے تا پر

بمان چلتے ہی بڑا شور و غل ہوا۔ سب کوئی شری رگھوبیر جی کی جے کہہ رہے ہیں۔ بمان میں ایک بہت ہی اونچا منوہر سنگھاسن تھا۔ اس پر شری رام چندر جی سیتا سمیت بیٹھ گئے۔

راجت رام سہت بھامنی۔ میرو سرنگ جنو گھن دامنی
رُچر بمان چلیو اتی آتر۔ کینہی سمن برشٹی ہرشے سُر

پتنی کے ساتھ شری رام جی ایسے شوبھا پا رہے ہیں، مانو سمیرو پربت کی چوٹی پر بجلی کے ساتھ نیلا بادل براجمان ہو۔ سندر بمان بڑی تیز رفتار سے چلا۔ دیوتا پرسن ہو کر پھول برسانے لگے۔

پرم سکھد چلی تری بدھ بیاری۔ ساگر سر سر نرمل باری
سگن ہوہیں سندر چہُ پاسا۔ من پرسن نرمل نبھ آسا

تین پرکار کی (شیتل، مند، سگندھت) پرم سکھ دینے والی ہوا چلنے لگی۔ سمندر، تالاب اور ندیوں کا جل نرمل ہو گیا۔ چاروں طرف سندر شگن ہونے لگے۔ سب کے من پرسن ہیں۔ آکاش اور اطراف نرمل ہیں۔

کہہ رگھوبیر دیکھو رن سیتا۔ لچھمن اہاں ہتیو اندر جیتا
ہنومان انگد کے مارے۔ رن مہی پرے نساچر بھارے

شری رگھوبیر جی نے کہا۔ ہے سیتا! دیکھو۔ یہاں اس جگہ رن بھومی میں لکشمن نے اندر کو جیتنے والے میگھناد کو مارا تھا۔ ہنومان اور انگد کے مارے ہوئے یہ بڑے بڑے بھاری آکار والے راکشس یوں رن بھومی میں پڑے ہیں۔

کنبھ کرن راون دوو بھائی۔ اہاں ہتے سُر مُنی دُکھدائی

دیوتاؤں اور منیوں کو دُکھ دینے والے کنبھ کرن اور راون دونوں بھائی یہاں مارے گئے۔

اہاں سیتو باندھیوں اور تھاپیوں سو شکھ دھام

ستیا سہت کر پاندھی سمبھو ہی کینہہ پرنام

میں نے یہاں سمندر پر پل بندھوایا۔ اور سُکھ کے دھام شری شِو جی کی مورتی کی ستھاپنا کی۔ اس کے بعد کرپا ندھان شری رام جی نے سیتا سمیت شِو جی کو پرنام کیا۔

جہاں جہاں کرپا سندھو بن کینہہ باس بشرام
سکل دکھائے جانکی ہی کہے سبھنہ کے نام

بن میں جہاں جہاں کرپا ساگر شری رام جی نے رہائش آرام کیا تھا وہ سب جگہیں پربھو نے جانکی جی کو دکھلائیں اور سب کے نام بتلائے۔

تُرت بمان تہاں چلی آوا۔ دنڈک بن جہہ پرم سہاوا
کمبھج آدی منی نایک نانا۔ گئے رام سب کیں استھانا

بمان جلدی ہی وہاں پہنچا جہاں کہ پرم سندر ڈنڈک بن تھا۔ اور یہاں اگست آدی بہت سے منیشور رہتے تھے۔ شری رام سب منیوں کے آشرموں میں گئے۔

سکل رشنہہ سن پائے اسیسا۔ چترکوٹ آئے جگدیسا
تہہ کر منینہہ کیر سنتوشا۔ چلا بمان تہاں تے چوکھا

سب رشیوں سے آشیرواد پاکر جگت کے سوامی شری رام جی چترکوٹ پہنچے۔ وہاں اپنے درشنوں سے سب منیوں کو سنتشٹ کر کے پھر بمان پر وہاں سے آگے تیزی کے ساتھ چلے۔

بہوری رام جانکی ہی دیکھائی۔ جمنا کل مل ہرنی سہائی
پُنی دیکھی سُرسری پنیتا۔ رام کہا پرنام کرو سیتا

پھر رام جی نے کلیُگ کے پاپوں کو ناش کرنے والی سندر جمنا جی کے سیتا جی کو درشن کرائے۔ پھر پوتر گنگا جی کے درشن کیئے شری رام جی نے کہا۔ ہے سیتا! گنگا جی کو پرنام کرو۔

تیرتھ پتی پُنی دیکھو پریاگا۔ نرکھت جنم کوٹ اگھ بھاگا
دیکھو پرم پاونی پُنی بینی۔ ہرنی سوگ ہری لوک نسینی
پُنی دیکھو اودھ پُری اتی پاونی۔ تری بدھ تاپ بھو روگ نساونی

پھر تیرتھ راج پریاگ کو دیکھو جس کو دیکھنے سے کروڑوں جنموں کے پاپ بھاگ جاتے ہیں۔ پھر پرم پوتر تروینی جی کو دیکھو۔ جو سب کلیشوں کو دُور کرتی ہے۔ اور برہم لوک کو لے جانے کے لئے سیڑھی کے سمان ہے۔ پھر پرم پوتر اجودھیا پُری کو دیکھو۔ جو ادھیاتمک، ادھی دیوک، ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دُکھوں اور جنم مرن روپی روگ کا ناش کرنے والی ہے۔

سیتا سہت اودھ کہہ کینہ کرپال پرنام
سجل نین تن پلکت پُنی پُنی ہرشت رام

پھر سیتا جی سمیت شری رام چندر جی کرپالو پربھو نے اودھ پُری کو پرنام کیا۔ نیتروں میں آنسو بھر کر پلکت شریر ہو کر شری رام جی اودھ پُری کو دیکھ کر بار بار پرسن ہو رہے ہیں۔

پُنی پربھو آئے تری بینی ہرشت مجّن کینہہ
کپنہہ سہت بپرنہہ کہہ دان بِبدھ بدھی دینہہ

پھر تروینی میں آکر پرسن ہو کر پربھو شری رام جی نہائے اور باندروں سمیت برہمنوں کو طرح طرح کے دان دیئے۔

پربھو ہنومنت ہی کہا بجھائی۔ دھر بٹ روپ اودھ پُر جائی
بھرت ہی کُسل ہماری سنائیو۔ سماچار لے تم چل آئیو

اس کے بعد پربھو شری رام جی نے ہنومان جی کو سمجھا کر کہا کہ تم برہمچاری کا بھیس بنا کر اجودھیا پُری کو جاؤ۔ بھرت جی کو ہماری خیریت کا پتہ دے کر جلدی چلے آنا۔

تُرت پون سُت گونت بھیؤ۔ تب پربھو بھردواج پہیں گیؤ
نانا بدھی منی پوجا کینی۔ استُتی کر پُنی آسش دینی

پون کمار شری ہنومان جی شری رام جی کی آگیا پاکر فوراً روانہ ہو پڑے۔ تب پربھو شری رام چندر جی بھردواج منی کے پاس آئے۔ منی نے بھگوان شری رام جی کی بہت طرح سے پوجا کی۔ اور پھر انہیں آشیرواد دیا۔

منی پد بندی جگل کر جوری۔ چڑھ بمان پربھو چلے بہوری
اہاں نشاد سنا کمر پربھو آئے۔ ناو ناو کہہ لوگ بلائے

دونوں ہاتھ جوڑ کر شری رام جی نے منی بھردواج کے چرنوں میں پرنام کیا۔ پھر بمان پر چڑھ کر آگے چلے۔ ادھر جب نشاد راج

نے سُنا کہ پربھو آگئے۔ تب اُس نے سب لوگوں کو بُلا کر ناؤ تیار کرنے کو کہا۔

شری ناگھ جان تب آیو۔ اُتر بیٹھ تٹ پربھو آیس پایو
تب سیتا پوجی سُرسری۔ بہو پرکار پُنی چرننہہ پری

اتنے ہی میں بِمان گنگا جی کو پار کر آیا۔ پربھو کی آگیا پاکر بِمان کنارے پر اُترا۔ تب سیتا جی نے بہت پرکار گنگا جی کی پوجا کی۔ اور گنگا جی کے پاؤں پر گر پڑیں۔

دینہہ اسیس ہرش من گنگا۔ سُندری تواہی وات ابھنگا
سُنت گُہا دھائیو پریماکُل۔ آئیو نکٹ پرم سُکھ سنکُل

گنگا جی نے پرسن ہو کر سیتا جی کو آشیرواد دیا۔ ہے سُندری! تمہارا سہاگ اٹل ہو۔ بھگوان کے کنارے پر اُترنے کی خبر سُن کر نشاد راج گوہ پریم میں بے قرار ہو کر دوڑا۔ پریم آنند میں بھرپور ہو کر پربھو کے پاس آیا۔

پربھوہی سہت بلوک بیدیہی۔ پریو اؤنی تن سدھ نہیں تیہی
پریتی پرم بلوک رگھوراؤ۔ ہرش اُٹھائے لیئو اُر لائی

اور شری جانکی جی سمیت پربھو رام چندر جی کو دیکھ کر وہ آنند میں مگن ہو کر زمین پر گر پڑا اُسے شریر کی کچھ سُدھ نہ رہی۔ شری رگھوناتھ جی نے اس کے انتہائی پریم کو دیکھ کر اُسے اُٹھایا اور اپنی چھاتی سے لپٹا لیا۔

لیئو ہرِدے لائے کرپا ندھان سُجان رائے رماپتی
بیٹھار پرم سمیپ بوجھی کُسل سو کر بینتی
اب کُسل پد پنکج بلوک برنچی شنکر سیبیہ جے
سُکھ دھام پورن کام رام نمامی رام نمامی تے

کرپا ندھان، چتروں کے سرتاج لکشمی پتی بھگوان شری رام جی نے گوہ کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور بالکل اپنے پاس بٹھا کر اس کی خیریت پوچھی۔ وہ بنتی کرنے لگا۔ کہ آپ کے جن چرن کملوں کی سیوا برہما جی اور شیو جی کرتے ہیں۔ اُن کے درشن کر کے میں مہا آنند میں ہوں۔ ہے سُکھ کے دھام شری رام جی! میں

آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ نمسکار کرتا ہوں۔

سب بھانت ادھم نشاد سو ہری بھرت جیوں اُر لائیو
متی مند تلسی داس سو پربھو موہ بس بسرائیو

یہ راون اری چرتر پاون رام پد رتی پرد سدا
کام آدی ہر بگیان کر سُر سِدھ مُنی گاوہیں مُدا

سب پرکار سے نیچ اس نشاد راج گوہ کو بھرت جی کی طرح پربھو شری رام جی نے سینے سے لگا لیا۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ مجھ نیچ بُدھی نے اگیان کے وش ہو کر اس پربھو کو بھلا دیا ہے۔ راون کے دشمن شری رام جی کا پوتر کرنے والا چرتر سدا اُن کے چرنوں میں پریم پیدا کرنے والا ہے۔ یہ وِشے وِکار کو دُور کرنے والا اور تو دُھ کو نشٹ کرنے والا ہے۔ دیوتا سِدھ اور مُنی پرسن ہو کر اسے گاتے ہیں۔

سمر بجے رگھوبیر کے چرت جے سُنہیں سُجان
بجے بببک بِبھوتی نِت تنہہ ہی دیہیں بھگوان

جو چتر پُرش شری رام جی کی راون پر فتح پانے کی لیلا کو سُنتے ہیں۔ اُن کو بھگوان سدا فتح گیان اور مال و متاع دیتے ہیں۔

یہ کلی کال ملائتن من کر دیکھو بچار تو تو
شری رگھوناتھ نام تج ناہن آن آدھار

ارے من! تو وچار کر کے دیکھ۔ یہ کلجگ پاپوں کا گھر ہے۔ اس کلجگ میں شری رگھوناتھ جی کے نام کو چھوڑ کر اُن پاپوں سے خلاصی پانے کا دوسرا اور کوئی سہارا نہیں ہے

ماس پاراین ستائیسواں وشرام

چھٹا سوپان سماپت ہوا

لنکا کانڈ سماپت ہوا

No. 615

اُترکانڈ

ساتواں سوپان

شلوک

کیکی کنٹھ ابھنیلم سُر وربلیست بپر پادِ ابج چہنم
شوبھاڈھیم پیت وسترم سرسج نینم سردد ابیر سنم
پانو ناراچ چاپم کپی نِکر یُتم بندھنا سیویمانم
نومی ایڈھیم جانکی اِنشم رگھو ورم اُنشم پُشپک آرُوڈھ رامم

مور کی گردن کی چمک کے سمان شیام رنگ، دیوتاؤں میں سرشیٹھ، برہمن بھرگو کے پاؤں کے نشان سے شوبھا پا رہی سُندر چھاتی والے، شوبھا سے بھرپُور، پیلے وستر پہنے، کمل نیتر سدا پرم پرسن ہاتھوں میں دھنش اور بان دھارن کئے ہوئے، بانروں کی ٹولی کو ساتھ لئے ہوئے، لکشمن جی جن کی سیوا کرتے ہیں، تعریف کے قابل جانکی جی کے سوامی، رگھو کُل کے سرتاج، پُشپک بمان پر چڑھے ہوئے شری رام چندر جی کو میں سدا نمسکار کرتا ہوں۔ ۱

کوسلیندر پد کنج منجلو ، کومل اوج مہیش بندتو
جانکی کر سروج لالتو ، چنتکسیہ من بھرنگ سنگنو

اودھ پوری کے سوامی شری رام جی کے سُندر اور کومل دونو چرن کملوں کو برہما جی اور شو جی پرنام کرتے ہیں۔ اور جانکی جی اپنے کملوں کے سمان سُندر ہاتھوں سے جن کی سیوا کرتی ہیں دھیان کرنے والے بھگتوں کے من رُوپی بھونرے کے سدا کے ساتھی ہیں۔ ارتھات سمرن کرنے والے بھگتوں کا من رُوپی بھونرا سدا اُن چرن کملوں میں لبا رہتا ہے۔ ۲

کُند اندو در گور سُندرم ، امبکا پتم ابھیشٹ سدھدم
کارُونیک کل کنج لوچنم ، نومی شنکرم اننگ موچنم

کُند کے پھول، چندرما اور شنکھ کے سمان سُندر گورے رنگ والے، جگت ماتا شری پاربتی جی کے پتی، من چاہے پھلوں کے دینے والے، دین دُکھیوں پر دیا کرنے والے، سُندر کمل کے سمان نیتروں والے اور کامدیو سے چھڑانے والے بھگوان شو جی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

دوہا

رہا ایک دن اودھی کر اتی آرت پُر لوگ
جہں تہں سوچہیں ناری نر کرِس تن رام بیوگ

چودہ سال کے پُورا ہو جانے میں جب ایک دن باقی رہ گیا۔ تو بھگوان شری رام جی کے ایودھیا پدھارنے کی کوئی خبر نہ پا کر ایودھیا کے لوگ بہت بے چین ہو گئے۔ شری رام جی کے ویوگ میں دُبلے ہوئے ایودھیا کے نر ناری اِدھر اُدھر سوچ میں

مگن ہیں -

سگن ہوئے سندر سکل من پرسن سب کیر
پربھو آگون جناو جن نگر رمیہ چہن پھیر

اتنے میں ہی سب شبھ شگن ہونے لگے۔ سب کے من پرسن ہو گئے۔ ایودھیا پوری بھی چاروں طرف سے پریم سہاونی ہو گئی مانو یہ سب علامات پربھو کے پدھارنے کی خبر دے رہی ہیں

کوسلیا آدی مات سب من آنند اس ہوئے
آیو پربھو شری انج جت کہن چہت اب کوئے

کوشلیا آدی سب ماتاؤں کے من میں ایسا آنند ہو رہا ہے جیسے اب کوئی آکر سیتا جی اور لکشمن جی سمیت پربھو شری رام چندر جی کے پدھارنے کا شبھ سندیش کہنا ہی چاہتا ہو۔

بھرت نین بھج دچھن پھرکت بارہی بار
جان سگن من ہرش اتی لاگے کرن بچار

بھرت جی کی داہنی آنکھ اور دائیاں بازو بار بار پھڑک رہے ہیں اسے شبھ شگن جان کر من میں پرسن ہو کر بھرت جی وچار کرنے لگے

چوپائی

رہیو ایک دن اودھی ادھارا ، سمجھت من دکھ بھیو اپارا
کارن کون ناتھ نہیں آئیو ، جان کٹل کدھوں موہی بسرائیو

آہا! لکشمن جی بڑے دھنیہ اور خوش نصیب ہیں جو شری رام چندر جی کے چرناربند سے کبھی الگ نہیں ہوئے۔ مجھے تو کپٹی اور کٹل جان کر پربھو اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ ۲

جوں کرنی سمجھے پربھو موری ، نہیں نستار کلپ ست کوری
جن اوگن پربھو مان نہ کاؤ ، دین بندھو اتی مردل سبھاؤ

اگر پربھو میری کرنی (عملوں) پر وچار کریں تو سو کروڑ کلپوں تک بھی میرا چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے صرف اسی ایک بات کا بھروسہ ہے کہ دین بندھو بے حد نرم سبھاؤ والے پربھو اپنے سیوکوں کے عیبوں کی طرف نہیں دیکھتے۔ ۲

مورے جیہ بھروس درڑھ سوئی ، ملیہیں رام سگن شبھ ہوئی
بیتیں اودھی رہیں جوں پرانا ، ادھم کون جگ موہی سمانا

کیونکہ شبھ شگن ہو رہے ہیں اس لئے مجھے پکا وشواس ہے کہ شری رام جی ضرور ملیں گے۔ لیکن اگر میعاد پوری ہونے پر بھی پربھو نہ ملے اور میں زندہ رہا تو دنیا میں میرے برابر نیچ اور کون ہو گا؟ ۴

دوہا

رام برہ ساگر مہہ بھرت مگن من ہوت
بپر روپ دھر پون ست آئے گیو جن پوت

شری رام جی کے ویوگ روپی سمندر میں بھرت جی کا من ڈوب رہا تھا۔ اسی سمے پون کمار شری ہنومان جی برہمن کا روپ بنا کے وہاں اس پرکار آ گئے۔ مانو انہیں ڈوبنے سے بچانے کے لئے کشتی آ گئی ہو۔

بیٹھے دیکھ کشاسن جٹا مکٹ کرس گات
رام رام رگھوپتی جپت سروت نین جل جات

ہنومان جی نے دیکھا کہ بھرت جی کشاسن پر بیٹھے ہیں۔ سر پر جٹاؤں کا مکٹ ہے۔ شریر بڑا دبلا ہو گیا ہے۔ وہ اپنے مکھ سے "رام رام رگھوپتی" کا جپ کر رہے ہیں اور کمل کے سمان سندر آنکھوں سے پریم آنسو بہا رہے ہیں۔

چوپائی

دیکھت ہنومان اتی ہرشیو ، پلک گات لوچن جل برشیو
من مہہ بہت بھانت سکھ مانی ، بولیو شرون سدھا سم بانی

انہیں دیکھتے ہی ہنومان جی بہت پرسن ہو گئے۔ ان کا شریر پلکت ہو گیا اور نینوں سے پریم آنسو بہنے لگے۔ من میں بہت پرکار سے سکھ مان کر وہ کانوں کے لئے امرت کے سمان میٹھی بانی بولے

جاسو برہ سوچہو دن راتی ، رٹہو نرنتر گن گن پانتی
رگھوکل تلک سجن سکھداتا ، آئیو کسل دیو منی تراتا

جن کے ویوگ میں آپ دن رات سوچ (غم) رہے ہیں اور جن کے گن گنوں کی قطاروں کو آپ سدا رٹتے رہتے ہیں۔ وہ سجن پرشوں کو

سکھ دینے والے اور دیوتاؤں اور منی جنوں کے رکھشک (محافظ) رگھوکل کے سرتاج شری رام چندر جی بخیریت آ گئے ہیں - ۲

رپو رن جیت سجس سر گاوت ، سیتا سہت انج پربھو آوت
سنت بچن بسرے سب دُوکھا ، ترشت جمنے پائے پیوشا

دشمن کو یدھ میں جیت کر سیتا جی اور لکشمن جی سمیت پربھو شری رام جی آ رہے ہیں - دیوتا اُن کے سندر یش کا گان کر رہے ہیں - یہ سُن کر بھرت جی کے من کا سارا سنتاپ مٹ گیا - مانو کسی پیاسے پُرش کو امرت مل گیا ہو - ۳

کو تمہہ تات کہاں تے آئے ، موہی پرم پریہ بچن سنائے
مارت سُت میں کپی ہنومانا ، نام مور سُنو کر پاندھانا

بھرت جی نے پوچھا - ہے تات! تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ تم نے مجھے بہت ہی پیارے آنند دینے والے بچن سنائے - ہنومان جی نے کہا - ہے کرپاندھان! سُنئے ، میں پون کا پتر ہوں اور جاتی کا بانر ہوں ، میرا نام ہنومان ہے - ۴

دین بندھو رگھوپتی کر کنکر ، سُنت بھرت بھینٹیو اُٹھ سادر
ملت پریم نہیں ہردے سماتا ، نین سروت جل پُلکت گاتا

دین بندھو شری رگھوناتھ جی کا میں سیوک ہوں - یہ سُن کر بھرت جی کو مل کر اتنا پریم بڑھا کہ ہردے میں سماتا ہی نہیں - آنکھوں سے پریم اور آنند کے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور شریر کی روئیں کھڑی ہو گئیں - ۵

کپی تو درس سکل دُکھ بیتے ، ملے آج موہی رام پریتے
بار بار بوجھی کُشلاتا ، تو کہو دیوں کاہ سُنو بھراتا

بھرت جی نے کہا - ہے ہنومان! تمہارے درشن کر کے میرے سارے کلیش مٹ گئے ہیں - مانو مجھے آج شری رام جی مل گئے - بھرت جی نے بار بار ہنومان جی سے شری رام جی کی خیریت پوچھی اور کہا ہے بھائی! سنو ، اس منگل سندیش کو سنانے کا عوضانہ تمہیں کیا دوں؟ ۶

ایہی سندیس سرس جگ ماہیں ، کر بچار دیکھیوں کچھ ناہیں
ناہن تات اُرن میں توہی ، اب پربھو چرت سناو موہی

اس سندیش کا عوضانہ دینے کے لئے اس کے برابر دنیا میں کوئی بھی پدارتھ نہیں ہے - میں نے یہ وچار کر دیکھ لیا ہے - اس لئے ہے تات! تمہارے اس احسان کا بدلہ میں کسی طرح نہیں چکا سکتا - اب مجھے تم پربھو کا حال سناؤ - ۷

تب ہنومنت نائے پد ماتھا ، کہے سکل رگھوپتی گن گاتھا
کہہ کپی کبھوں کرپال گوسائیں ، سمرہیں موہی داس کی ناہیں

تب ہنومان جی نے بھرت جی کے چرنوں میں سر جھکایا اور انہیں شری رگھوناتھ جی کی ساری گن گاتھا کہی - بھرت جی نے پوچھا - ہے ہنومان! کہو کر پالو سوامی شری رام چندر جی کبھی اس داس کو بھی یاد کیا کرتے ہیں؟

چھند

نج داس جیوں رگھوبنس بھوشن کبہوں مم سمرن کریو
سُن بھرت بچن بنیت اتی کپی پُلکت تن چرنن پریو
رگھوبیر نج مکھ جاس گن گن کہت اگ جگ ناتھ جو
کاہے نہ ہوئے بنیت پرم پنیت سد گن سندھو سو

رگھوونش کے سرتاج شری رام چندر جی اپنے سیوکوں کی طرح کیا کبھی میرا سمرن کیا کرتے ہیں؟ بھرت جی کے نہایت انکسار بھرے بچنوں کو سُن کر ہنومان جی کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور وہ بھرت جی کے چرنوں میں گر پڑے - وہ من ہی من میں کہنے لگے کہ جو چراچر جگت کے سوامی ہیں - وہ شری رگھوبیر جی بھی اپنے مکھاربند سے جن کے گُن گنوں کا ورنن کیا کرتے ہیں - وہ بھرت جی ایسے کومل سبھاؤ ، پرم پوتر سچے گنوں کے سمندر کیوں نہ ہوں؟

دوہا

رام پران پریہ ناتھ تمہیں ستیہ بچن مم تات
پنی پنی ملت بھرت سُن ہرش نہ ہردے سمات

ہنومان جی نے کہا ہے ناتھ! آپ شری رام جی کو پرانوں سے بھی پیارے ہو ، ہے تات! میں بالکل سچ کہتا ہوں - یہ سُنکر بھرت جی بار بار ہنومان جی کو گلے لگاتے ہیں - اُن کے ہردے میں آنند سماتا ہی نہیں (ارتھات وہ خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے) ۲

سورٹھا

بھرت چرن سر نائے تُرت گیئو کپی رام پہیں
کہی کُسل سب جائے ہرش چلیئو پربھو جان چڑھی

پھر بھرت جی کے چرنوں میں سر جُھکا کر ہنومان جی فوراً ہی شری رام جی کے پاس واپس لوٹ آئے اور جا کر بھرت جی کی خیریت کی خبر کہہ سنائی تب پربھو پرسن ہو کر بمان پر سوار ہو کر چلے۔

چوپائی

ہرش بھرت کوسل پُر آئے ، سماچار سب گُرہی سنائے
پُنی مندر مہہ بات جنائی ، آوت نگر کُسل رگھو رائی

ادہر بھرت جی پرسن ہو کر اجودھیا پُوری میں آئے اور انہوں نے گرو جی کو سب شبھ سماچار کہہ سنایا۔ پھر راج محل میں شبھ خبر بھیجی کہ شری رام جی بخیریت اجودھیا پُوری میں پدھار رہے ہیں

سُنت سکل جننی اُٹھ دھائیں ، کہہ پربھو کُسل بھرت سمجھائیں
سماچار پُر باسنہہ پائے ، نر اُرو ناری ہرش سب دھائے

یہ منگل خبر سنتے ہی سب مائیں اُٹھ دوڑیں۔ بھرت جی نے پربھو کی خیریت کہہ کر سب کو سمجھایا۔ اجودھیا پُور کے واسیوں نے جب یہ سماچار پایا۔ تو سب استری پُرش پرسن ہو کر دوڑے ۲۔

ددھی دُرباروچن پھل پھولا ، نو تُلسی دل منگل مُولا
بھر بھر ہیم تھار بھامنی ، گاوت چلیں سندھر گامنی

شری رام چندر جی کا سواگت کرنے کے لئے دہی ، دُوب گوروچن ، پھل ، پھول اور منگل کے مُول نئے تُلسی دل وغیرہ منگل مئے وستوئیں کو سونے کے تھالوں میں بھر بھر کر سہاگن استریاں ہاتھی کی سی مست چال سے گیت گاتی ہوئی چلیں۔ ۳

جے جیسیہیں تیسیہیں اُٹھ دھاویں ، بال بِردھ کہہ سنگ نہ لاویں
ایک ایکنہہ کہہ بُوجھہیں بھائی ، تمہہ دیکھے دیال رگھو رائی

جو جس حالت میں تھا وہ اُسی حالت میں اُٹھ دوڑا دیر ہو جانے کے ڈر سے بچوں اور بڈھوں کو کوئی اپنے ساتھ نہیں لے جا رہا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے پُوچھتے ہیں کہ ہے بھائی! تم نے دیالو شری رگھو ناتھ جی کو دیکھا ہے؟ ۴

اودھ پُوری پربھو آوت جانی ، بھئی سکل سوبھا کے کھانی
بہے سُہاون تربِدھ سمیرا ، بھئے سرجو اتی نِرمل نیرا

پربھو کو آتے جان کر اجودھیا پُوری سمپُورن شوبھاؤں کی کھان ہو گئی۔ تینوں طرح کی شیتل مند سُگندھ ہوا بہنے لگی۔ سرجو ندی کا جل بہت ہی نِرمل ہو گیا۔ ۵

دوہا

ہرشت گُرپرجن انُج بھوسُر بِرند سمیت
چلے بھرت من پریم اتی سنمکھ کرپانکیت

گرو وششٹ جی کُٹمبی ، چھوٹے بھائی شتروگھن اور برہمن منڈل سمیت پرسن ہو کر بھرت جی انتہائی پریم بھرے من سے کرپا ندھان شری رام چندر جی پیشوائی کے لئے چلے۔ ۳

بہتک چڑھیں اٹارنہہ نِرکھہیں گگن بمان
دیکھ مدھر سُر ہرشت کرہیں سُمنگل گان

بہت سی استریاں جو اٹاریوں پر چڑھی ہوئی آکاش میں بمان دیکھ رہی ہیں اور اُسے دیکھ کر خوشی کے مارے میٹھے سُندر سُریلے منگل گیت گا رہی ہیں۔ ۳

راکا سسی رگھوپتی پُر سِندھو دیکھ ہرشان
بڑھیو کولاہل کرت جنُ ناری ترنگ سمان

شری رگھو ناتھ جی پُورنماشی کے چندرماں ہیں اودھ پُور سمندر ہے۔ جو اُس پُورن چندرماں کو دیکھ کر خوشی کے مارے شور و غُل کرتا ہوا اس کی اور بڑھ رہا ہے۔ ادھر اُدھر دوڑتی ہوئی ہنس مکھ استریاں مانو اُس سمندر کی لہریں ہیں۔ ۳

چوپائی

اہاں بھانو کُل کمل دِواکر ، کپنہہ دکھاوت نگر منوہر
سُنو کپیس انگد لنکیسا ، پاون پُوری رُچر یہ دیسا

ادھر سورج کُل رُوپی کملوں کو کھلانے والے سُورج شری رام چندر جی بمان پر سے بانروں کو منوہر نگر دکھلا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہے

بانر راج سگریو، انگد اور لنکاپتی بھبیشن، سنو یہ اودھ پوری بڑی پوتر ہے اور یہ دیش بڑا منوہر ہے۔

جدپی سب بیکنٹھ بکھانا ، بید پران بدت جگ جانا
اودھ پوری سم پریہ نہیں سوؤ ، یہ پرسنگ جانے کوؤ کوؤ

اگرچہ سب نے بیکنٹھ کی تعریف کی ہے، وید پران بھی ایسا ہی کہتے ہیں اور دُنیا بھی ایسا ہی مانتی ہے۔ لیکن اجودھیا پوری کے سمان مجھے بیکنٹھ بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بھید کو کوئی کوئی گیانی لوگ ہی جانتے ہیں ۲

جنم بھومی مم پوری سُہاونی ، اُتر دسی بہہ سرجو پاونی
جا مجّن تے بنہیں پریاسا ، مم سمیپ نر پاوہیں باسا

یہ سہاونا نگر میرا جنم استھان ہے۔ اس کے شمال کی طرف پوتر کرنے والی سرجو ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں اشنان کرنے سے منش بنا کسی محنت کے سامیپیہ مکتی (جس میں جیو کا بھید بھاو بنا رہتا ہے لیکن اسے بھگوان کے پاس نواس کرنے کی اتم گتی ملتی ہے) کو پراپت ہو جاتا ہے۔ ۳

اتی پریہ موہی اہاں کے باسی ، مم دھامدا پوری سُکھ راسی
ہرشے سب کپی سُن پربھو بانی ، دھنیہ اودھ جو رام بکھانی

یہاں کے رہنے والے بھی مجھ کو بہت پیارے ہیں۔ یہ پوری سکھ کی راشی ہے اور میرے پرم دھام کو دینے والی ہے۔ پربھو کے بچن سن کر سب بانر پرسن ہو گئے اور کہنے لگے کہ دھنیہ یہ نگر اجودھیا پوری ہے جس کی بڑائی خود بھگوان اپنے مکھار بند سے کر رہے ہیں۔ ۴

دوہا

آوت دیکھ لوگ سب کرپا سندھو بھگوان
نگر نکٹ پربھو پریریو اُتریو بھومی بمان

جب کرپا کے سمندر بھگوان شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو آتے دیکھا۔ تب پربھو کی مرضی پاکر بمان نگر کے نزدیک زمین پر اُتر آیا۔ ۴

اُتر کہیو پربھو پشپک ہی تمہہ کبیر پہیں جاہو
پریرت رام چلیو سو ہرش برہو اتی تاہو

بمان سے اُتر کر پربھو شری رام جی نے پشپک بمان سے کہا کہ تم کبیر کے پاس جاؤ۔ شری رام جی کی پریرنا سے وہ چلا۔ اُسے اپنے سوامی کبیر کے پاس جانے کی بڑی خوشی ہو رہی تھی اور دوسری طرف بھگوان شری رام جی کے ویوگ کا دکھ بھی بہت تھا۔ ۴

چوپائی

آئے بھرت سنگ سب لوگا ، کرس تن شری رگھوبیر بیوگا
بامدیو بسشٹ منی نایک ، دیکھے پربھو مہی دھر دھنو سایک

بھرت جی کے ساتھ سب لوگ آئے۔ شری رگھوبیر جی کے ویوگ سے سب کے شریر دُبلے پتلے ہو رہے ہیں۔ جب پربھو شری رام جی نے منیشور بامدیو اور وشسٹھ جی کو آتے دیکھا تو اپنے دھنش بان پرتھوی پر رکھ دیئے۔

دھائے دھرے گرچرن سروروہ ، انج سہت اتی پلک تنوروہ
بھینٹ کُسل بوجھی منی رایا ، ہمریں کُسل تمہاریہیں دایا

اور چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت دوڑ کر گورو جی کے چرن کمل پکڑ لئے۔ پریم کے مارے اُن کے شریر پر رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں۔ منی راج وشسٹھ جی نے اُٹھا کر انہیں گلے لگا لیا اور اُن کی کُشل پوچھی۔ پربھو شری رام جی نے کہا کہ آپ کی دیا میں ہی ہماری کُشل (خیریت) ہے۔

سکل دوجنہ مل نایو ماتھا ، دھرم دھرندھر رگھوکل ناتھا
گہے بھرت پنی پربھو پد پنکج ، نمت جنہہ سُر منی سنکر اج

دھرم دھرندھر رگھوکل کے سوامی شری رام چندر جی نے پھر سب برہمنوں سے مل کر انہیں ڈنڈوت پرنام کیا۔ پھر بھرت جی نے پربھو کے چرن کمل پکڑ لئے۔ جن چرن کملوں کو دیوتا منی شو جی اور برہما جی بھی سدا نمسکار کرتے ہیں۔ ۳

پرے بھومی نہیں اُٹھت اُٹھائے ، بر کر کرپا سندھو اُر لائے
سیامل گات روم بھئے ٹھاڑے ، نو راجیو نین جل باڑھے

بھرت جی پربھو کے چرنوں پر پرتھوی پر پڑے ہیں۔ اُٹھانے سے اُٹھتے نہیں۔ تب کرپاسندھو شری رام چندر جی نے انہیں زبردستی اُٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ اُن کے سانولے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور دونو بھائیوں کے کمل نیتروں میں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ ۴

چھند

راجیو لوچن سروت جل تن للت پلکاولی بنی
اتی پریم ہردے لگائے انج ہی ملے پربھو تری بھون دھنی
پربھو ملت انجہی سوہ موہیں جاتی نہیں اُپما کہی
جنُ پریم اُرُو سنگار تن دھر ملے بر سشما لہی

کمل کے سمان سُندر نیتروں سے پریم آنسو بہہ رہے ہیں۔ دونو کے سُندر شیام شریروں میں پریم کے مارے کھڑی ہوئی روئیں شوبھا پا رہی ہیں۔ تینوں لوکوں کے مالک شری رام چندر جی چھوٹے بھائی بھرت جی کو انتہائی پریم سے سینے لگا کر ملے۔ چھوٹے بھائی بھرت جی سے ملتے ہوئے پربھو جیسی شوبھا پا رہے ہیں۔ جس کی اُپما دمثال) مجھ سے کہی نہیں جاتی۔ مانو پریم اور شرنگار شریر دھارن کر کے مل رہے ہوں۔ اور اُتم شوبھا پا رہے ہوں۔ ا

بوجھت کرپا ندھی کُسل بھرت ہی بچن بیگ نہ آوئی
سنو شِوا سو سکھ بچن من تے بھن جان جو پاوئی
اب کُسل کوسل ناتھ آرت جان جن درسن دئیو
بوڑت برہ بارِیس کرپاندھان موہی کر گہہ لیئو

کرپاندھان شری رام چندر جی بھرت جی سے اُن کی خیریت پوچھتے ہیں۔ لیکن آنند کے مارے بھرت جی کے مُنہ کے بچن جلدی نہیں نکلتے۔ اے پاربتی! سُنو۔ بھرت جی کے اُس وقت کے آنند کا کیا ٹھکانا۔ وہ پرم سکھ من اور بچن سے پرے ہے۔ اُسے تو وہی جانتا ہے۔ جو اُسے پاتا ہے۔ بھرت جی نے کہا۔ اے اودھ پتی! آپ نے مجھے دُکھی دین جان کر درشن دیئے۔ اس لئے اب سب طرح سے خیریت ہی ہے۔ ویوگ کے سمندر میں ڈوبتے ہوئے مجھ داس کو آپ کرپاندھان پربھو نے ہاتھ پکڑ کر بچا لیا۔ ۲

دوہا

پنی پربھو ہرشِ ستروگھن بھینٹے ہردے لگائی

لچھمن بھرت ملے تب پرم پریم دوو بھائی

پھر پرسن ہو کر پربھو شری رامچندر جی شترگھن جی کو گلے سے لگا کر بغلگیر ہوئے۔ تب لکشمن جی اور بھرت جی دونو بھائی پرم پریم سے بغلگیر ہوئے۔ ۵

چوپائی

بھرت انج لچھمن پنی بھینٹے، دُسہہ برہ سمبھو دُکھ میٹے
سیتا چرن بھرت سِر نادا، انج سمیت پرم سکھ پاوا

پھر لکشمن جی شترگھن جی بغلگیر ہوئے اور اس پرکار مل کر ویوگ سے ناقابلِ برداشت دُکھ کو دُور کیا۔ پھر شترگھن جی سمیت بھرت جی نے سیتا جی کے چرنوں میں سر نوایا اور دونو بھائیوں نے پرم سکھ پایا۔ ا

پربھو بلوک ہرشے پُرباسی، جنت بیوگ بپتی سب ناسی
پریماتُر سب لوگ نہاری، کوتک کینہ کرپال کھراری

ایودھیا پوری کے لوگ پربھو شری رام جی کے درشن کر کے بہت بہت پرسن ہوئے۔ اُن کے ویوگ سے پیدا ہوئے اُن کے سب کلیش مٹ گئے۔ سب لوگوں کو پریم سے تڑپتے ہوئے دیکھ کر کے دُشمن کرپا بھگوان شری رام جی نے ایک اچنبھا کیا۔

امت روپ پرگٹے تیہی کالا، جتھا جوگ ملے سبہی کرپالا
کرپا درشٹی رگھوبیر بلوکی، کئے سکل نرناری بسوکی

اُسی وقت کرپالو شری رام چندر جی نے اپنے آپ کو بہت سے روپوں میں پرگٹ کیا اور سب سے ایک ساتھ یتھا یوگیہ ملے۔ شری رگھو ویر جی نے کرپا درشٹی سے دیکھ کر تمام سب استری پُرشوں کو شوک سے رہت کر کے پرم سکھ دیا۔ ۲

چھن مہیں سبہی ملے بھگوانا، اُما مرم یہ کاہوں نہ جانا
ایہی بدھی سبہی سُکھی کر راما، آگیں چلے سیل گن دھاما

بھگوان چھن بھر میں سب سے مل کر فارغ ہو گئے۔ اے پاربتی! اس بھید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس پرکار سب کو سُکھی کر کے سُشیل اور گنوں کے دھام پربھو شری رام چندر جی آگے بڑھے۔ ۳

کوسلیا آدی مات سب دھائی، نرکھ بچھ جنُ دھینو لوائی

کوشلیا آدی سب مائیں پربھو کو دیکھ کر اس طرح بے قرار ہو

دوڑیں، جیسے نئی بیاہی ہوئی گائیں اپنے بچھڑوں کو دیکھ کر دوڑی ہوں۔ ۵

چھند

جنُو دھینُو بالک بچھ تج گرہ چرن بن پربس گئیں
دِن انت پُر رُکھ سروت تھن ہنکار کر دھاوت بھئیں
اتی پریم پربھو سب مات بھیٹیں بچن مرِدُو بہو بدھی کہے
گئی بِشم بپتی جوگ مُرتھ تینہ ہرکھ سُکھ اگنت لہے

مانو نئی بیاہی ہوئی گائیں پرادھین ہو کر اپنے چھوٹے چھوٹے بچھڑوں کو گھر پر چھوڑ کر جنگل میں گھاس چرنے گئی ہوں اور شام کے وقت بچھڑوں سے ملنے کے لیے تھنوں سے دودھ گراتی ہوئی ہنکار کر کے گاؤں کی طرف دوڑی ہوں۔ پربھو نے انتہائی پریم سے سب ماتاؤں سے مل کر اُن سے بہت پرکار کے کومل بچن کہے۔ وِیوگ سے پیدا ہوا کلیش دور ہو گیا اور سب نے بھگوان کو مل کر بے حد سکھ اور آنند پایا۔

دوہا

بھیٹیو تنیہ سمترا رام چرن رتی جان
رام ہی ملت ککیئی ہردے بہت سکچان

سمترا جی اپنے پتر لکشمن جی کی شری رام چندر جی کے چرنوں میں پریتی جان کر اُن سے ملیں۔ شری رام جی سے ملتے وقت ککیئی اپنے من میں بہت شرمندہ ہوئی۔ ۶

لچھمن سب ماتنہ مل ہرشے آسش پائی
ککیئی کہہ پُنی پُنی ملے من کر چھوبھ نہ جائی

لکشمن جی سب ماتاؤں سے ملے اور اُن کا آشیرواد پا کر بڑے پرسن ہوئے۔ وہ ککیئی سے بار بار ملے۔ لیکن اُن کے من کا غصہ نہیں جاتا۔ ۶

چوپائی

ساسنہ سبن ملی بیدیہی ، چرننہ لاگ ہرش اتی تیہی
دیہیں اسیس بوجھ کسلاتا ، ہوئے اچل تمہار اہی واتا

جانکی جی سب ساسوؤں سے ملیں اور اُن کے چرنوں میں لگ کر انہیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ سب ساسوئیں اُن کی خیریت پوچھ کر انہیں آشیرواد دے رہی ہیں کہ تمہارا سہاگ اٹل ہو۔ ۱

سب رگھوپتی مکھ کمل بلوکہیں ، منگل جان نین جل روکہیں
کنک تھار آرتی اُتارہیں ، بار بار پربھو گات نہارہیں

سب ماتائیں شری رگھوناتھ جی کے مکھ کمل کو دیکھتی ہیں۔ اُن کی آنکھیں پریم آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن منگل سمے جان کر وہ آنسوؤں کو آنکھوں کے اندر ہی اندر روکے ہوئے ہیں۔ سونے کی تھال سے آرتی اتارتی ہیں اور بار بار پربھو کے سُندر شیام شریر کو دیکھتی ہیں۔ ۲

نانا بھانت نچھاوری کرہیں ، پرمانند ہرش اُر بھرہیں
کوسلیا پنی پنی رگھوبیرہی ، چتوت کرپا سندھو رن دھیرہی

اور انیک پرکار کی سُندر وستوئیں گہنا کپڑا وغیرہ آدی ان پر نچھاور کر رہی ہیں۔ سب کے ہردوں میں پرم آنند اور خوشی بھر رہی ہے۔ کوشلیا جی بار بار کرپا ساگر رن دھیر شری رگھوویر جی کو دیکھ رہی ہیں ۳

ہردے بچارتی بارہیں بارا ، کون بھانت لنکاپتی مارا
اتی سکمار جگل میرے بارے ، نسیچر سبھٹ مہابل بھارے

وہ بار بار من میں وچار کرتی ہیں کہ انہوں نے لنکاپتی راون کو کیسے مارا۔ میرے یہ دونوں بالک نازک ہیں اور راکشش تو بڑے بھاری مہا بلوان یودھا تھے۔ ۴

دوہا

لچھمن اور سیتا سہت پربھو ہی بلوکت مات
پرمانند مگن من پنی پنی پلکت گات

لکشمن جی اور سیتا جی سمیت پربھو شری رام چندر جی کو کوشلیا جی دیکھ رہی ہیں۔ اُن کا من پرم آنند میں ڈوبا ہوا اور شریر بار بار پلکت ہو رہا ہے۔ ۷

چوپائی

لنکاپتی کپیس نل نیلا ، جاموَنت انگد سبھ شیلا
ہنومدادی سب بانر بیرا ، دھرے منوہر منج شریرا

لنکاپتی وبھیشن، بانر راج سگریو، نل، نیل، جاموَنت، انگد اور

بھنڈل وغیرہ سبھی اُتم سوبھا والے بانز دیرق نے منگل کے منوہر ترپد معاملہ کر دئے ۔ ۱

بھرت سنیہہ سیل برت نیما ، سادر سب برنہیں اتی پریما
دیکھ نگر باسنہہ کے ریتی ، سکل سراہیں پربھو پد پریتی

وہ سب بھرت جی کے پریم، شیل، برت اور نیموں کی بڑی فرحت اور بے حد پریم سے تعریف کر رہے ہیں۔ اور نگر واسی لوگوں کے پریم اور انکساری کو دیکھ کر اور پربھو کے چرنوں میں اُن کے پریم کو دیکھ کر وہ اُن کے شیل کی سراہنا کر رہے ہیں ۔ ۲

پنی رگھوپتی سب سکھا بولائے ، منی پد لاگہو سکل سکھائے
گورو بسشٹ کل پوجیہ ہمارے ، انہہ کی کرپا دنج رن مارے

پھر شری رگھوناتھ جی نے سب سکھاؤں کو بلایا اور سب کو نصیحت کی کہ منی وششٹ جی کے چرنوں میں نمسکار کرو۔ یہ گورو وششٹ جی ہمارے کل کے پوجیہ گورو ہیں۔ ان کی کرپا سے ہی یدھ میں ہم نے راکشسوں کو مار گرایا ہے ۔ ۳

اے سب سکھا سنہو منی میرے ، بھئے سمر ساگر کہہ بیرے
مم ہت لاگ جنم انہہ ہارے ، بھرت تہو تے موہی ادھک پیارے

شری رام جی نے گورو وششٹ جی کو مخاطب ہو کر کہا ہے منی شریشٹھ سنئے یہ سب میرے سکھا ہیں، میرے لئے یہ یدھ روپی سمندر سے پار لگانے والے جہاز ہیں، میری بھلائی کے لئے انہوں نے اپنا جیون نثار کر دیا ہے۔ یہ مجھے بھرت سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں ۔ ۴

سنی پربھو بچن مگن سب بھئے ، نمش نمش اپجت سکھ نئے

پربھو کے بچن سن کر سب پریم مگن ہو گئے۔ اس طرح پل پل میں نئے سے نیا سکھ بڑھ رہا ہے ۔ ۵

دوہا

کوسلیا کے چرنہہ پنی تنہہ نایو ماتھ
آسش دینہے ہرش تمہہ پریہ مم جمہ رگھوناتھ

پھر اُن لوگوں نے کوشلیا جی کے چرنوں میں ڈنڈوت پرنام کیا۔ کوشلیا جی نے پرسن ہو کر انہیں آشیرواد دی کہ تم سبھی رگھوناتھ جی کے سمان پیارے ہو ۔ ۸

سمن برشٹی نبھ سنکل بھون چلے سکھ کند
چڑھی اٹارنہہ دیکھہیں نگر ناری نر برند

جب آنند کند بھگوان شری رام چندر جی اپنے محل کو چلے تو آکاش پھولوں کی بارش سے بھر گیا استری پرشوں کے گروہ چوباروں پر چڑھ کر شری رام جی کے درشن کر رہے ہیں ۔ ۸

چوپائی

کنچن کلس بچتر سنوارے ، سبہیں دھرے سج نج نج دوارے
بندنوار پتاکا کیتو ، سبنہہ بنائے منگل ہیتو

نگر میں پُرواسیوں نے آنند کے جان کر طرح طرح کے سندر کلش سجا سجا کر اپنے گھروں کے دروازوں پر رکھے۔ سندر پتوں کی جھالریں، نشان اور جھنڈے سب لوگوں نے شگن منگل کے لئے بنا کر لگائے ۔ ۱

بیتھیں سکل سگندھ سنچائیں ، گج منی رچ بہو چوک پرائیں
نانا بھانت سُمنگل ساجے ، ہرش نگر نسان بہو باجے

خوشبودار تیل، گج مکتاؤں سے سجا کر بہت سے چوک پُرائے گئے۔ بھانت بھانت کے سندر منگل ساج سجائے گئے اور خوشی اور آنند کے مارے نگر میں بہت سے نقارے بجنے لگے ۔ ۲

جہہ تہہ ناری نچھاور کرہیں ، دیہیں اسیس ہرش اُر بھرہیں
کنچن تھار آرتی نانا ، جبتیں سجیں کریں شبھ گانا

ادھر اُدھر استریاں اپنے دروازوں پر سندر وستو نچھاور کر رہی ہیں۔ سہاگن استریاں سونے کے تھالوں میں بہت طرح سے آرتی سجا کر خوشی اور منگل سے سندر گیت گا رہی ہیں ۔ ۳

کرہیں آرتی آرتی ہر کیں ، رگھوکل کمل بپن دنکر کیں
پُر سوبھا سمپتی کلیانا ، نگم سیش سارد ابکھانا

دُکھوں کے ناشک اور سورج کُل روپی کمل بن کو کھلانے والے سندر شری رام چندر جی کی آرتی کر رہی ہیں۔ نگر کی شوبھا، خوشحالی اور کلیان کا ورنن وید، شیش جی اور سرسوتی جی کرتے ہیں ۔

تیؤ یہ چرت دیکھ ٹھگ رہہیں ، اُما تاسُ گن نر کمی کہیں

تو وہ بھی نگر کی وچتر شوبھا کو دیکھ کر سکتہ کی حالت میں ہو جاتے ہیں۔ (شیو جی کہتے ہیں) ہے پاربتی! ایسا بیچارہ منش تو ان گنوں کا بیان کیسے کر سکتا ہے ؟ ۵

ناری کمُد نیں اودھ سر رگھوپتی برہ دنیس

است بھئیں بگست بھبی نرکھ رام راکیس

اودھ کی استریاں کمُدنی ہیں۔ ایودھیا تالاب ہے۔ اور شری رگھوناتھ جی کا ویوگ سورج ہے۔ اِس ویوگ رُوپی سورج ہے۔ اِس ویوگ رُوپی سورج کی گرمی سے وہ استری رُوپی کمُدنی مُرجھا گئی تھیں۔ اب اُس ویوگ رُوپی سورج کے غروب ہونے پر شری رام رُوپی چندرما کو دیکھ کر وہ پھر کھِل اُٹھیں۔ ۹

ہوہیں سگن شُبھ بِبِدھ بِدھی باجہیں گگن نِسان

پُر نر ناری سناتھ کر بھون چلے بھگوان

طرح طرح کے شُبھ شگن ہو رہے ہیں۔ آکاش میں نقارے بج رہے ہیں۔ نگر کے استری پُرشوں کو نِہال کر کے بھگوان شری رام چندر جی محل کو چلے۔ ۹

چوپائی

پربھُو جانی کیکئی لجانی ، پرتھم تاسُ گرہ گئے بھوانی
تاہی پربودھ بہُت سُکھ دینہا ، پُنی نج بھون گون ہری کینہا

شو جی کہتے ہیں، ہے پاربتی! یہ جان کر کہ کیکئی اپنے من میں نادم ہے، پربھُو پہلے اُس کے ہی محل میں گئے اور اُسے سمجھا کر بہت سُکھ دیا۔ اس کے بعد بھگوان اپنے راج محل کو گئے۔ ۱

کرپا سندھُو جب مندر گئے ، پُر نر ناری سُکھی سب بھئے
گرو بسشٹ دوج لئے بولائی ، آج سُگھری سُدِن سُمدائی

کرپا ساگر بھگوان شری رام جی جب اپنے محل کو گئے۔ تب نگر کے استری پُرش سب سُکھی ہوئے۔ اُس سمے گرو وشِشٹ جی نے برہمنوں کو بُلا لیا اور کہا کہ آج شُبھ گھڑی، شُبھ دن وغیرہ شُبھ یوگ ہے۔ ۲

سب دوج دیہو ہرش اُنوساسن ، رام چندر بیٹھہیں سنگھاسن
مُنی بسشٹ کے بچن سُہائے ، سُنت سکل بپرن اتی بھائے

اس لئے آپ سب براہمن پرسن ہو کر آگیا دیجئے۔ تاکہ شری رام چندر جی تخت پر بیٹھیں۔ مُنی وشِشٹ جی کے سُہاونے بچن سُنتے ہی سب برہمن منڈلی پرسن ہو گئی۔ ۳

کہہیں بچن مردو بپر انیکا ، جگ ابھرام رام ابھشیکا
اب مُنی بر بلمب نہیں کیجے ، مہاراج کہہ تلک کرتیجے

برہمن سماج کومل بچن کہنے لگی کہ شری رام جی کا راج تلک ساری دُنیا کو آنند دینے والا ہے۔ ہے مُنی راج! اب دیر نہ کیجئے اور جلدی ہی مہاراج شری رام جی کو راج تلک کیجئے۔ ۴

دوہا

تب مُنی کہیو سُمنتر سن سُنت چلیو ہرشائے

رتھ انیک بہو باجی گج تُرت سنوارے جائے

تب وشِشٹ جی نے سُمنتر جی سے کہا، وہ سُنتے ہی پرسن ہو کر چلے، اُنہوں نے جا کر فوراً ہی بہت سے رتھ و گھوڑے اور ہاتھی سجائے۔ ۱۰

جہہ تہہ دھاون پٹھے پُنی منگل دربیہ منگائے

ہرش سمیت بسشٹ پد پُنی سر نایو آئے

اور اِدھر اُدھر دُوتوں کو بھیج کر منگل وستوئیں منگوا کر پھر پرسن ہو کر گرو وشِشٹ جی کے چرنوں میں آ کر سر نوایا۔ ۱۰

نواہن پارائن

آٹھواں وِشرام

چوپائی

اودھ پُری اتی رچر بنائی ، دیوہہ سُمن برشٹی جھرلائی
رام کہا سیوکنہہ بُلائی ، پرتھم سکھنہ انہواوہو جائی

ایودھیا پوری بہت ہی سُندر سجائی گئی۔ دیوتاؤں نے پھولوں کی بارش کی جھڑی لگا دی۔ شری رام چندر جی نے سیوکوں کو بُلا کر کہا کہ تم پہلے میرے مِتروں کو اشنان کراؤ۔ ۱

سُنت بچن جہہ تہہ جن دھائے ، سُگریو ادی تُرت انہوائے

پُنی گرُو ناتھ جی بھرت ہنکارے، پنج کر رام جٹا نربوُ آرے

یہ بچن سُنتے ہی سیوک اِدہر اُدہر دوڑے اور سُگریو جی کو اشنان کرایا۔ پھر وِیا کے بھنڈار شری رام چندر جی نے بھرت جی کو بُلوایا اور اُن کی جٹاؤں کو اپنے ہاتھوں سے کھولا۔ ۲

انہوائے پربھو تینیو بھائی، بھگت بچھل کرپال رگھورائی
بھرت بھاگیہ پربھو کو ملتائی، سیش کوٹی ست سکہیں نہ گائی

اس کے بعد بھگت وتسل رگھوؤں سے بیٹوں کی طرح پیار کرنے والے، کرپالو پربھو شری رگھوناتھ جی نے تینوں بھائیوں کو اشنان کرایا سو کروڑ شیش بھی بھرت جی کی خوش قسمتی اور پربھو شری رام جی کی ملائمت کو بیان نہیں کر سکتے۔ ۳

پُنی نج جٹا رام بِبرائے، گُر انوُساسن مانگ نہائے
کر مجّن پربھو بھوُشن ساجے، انگ اننگ دیکھ ست لاجے

پھر شری رام چندر جی نے اپنی جٹاؤں کو کھولا اور گورو جی سے آگیا مانگ کر اشنان کیا۔ اشنان کر کے پربھو نے گہنے پہنے اُن کے شریر کی شوبھا کو دیکھ کر سینکڑوں کامدیو بھی شرم کے مارے پانی پانی ہو گئے۔ ۴

دوہا

ساسُنہہ سادر جانکی ہی مجّن تُرت کرائے
دِبیہ بسن بر بھوُشن انگ انگ سجے بنائے

رنواس میں ساسوؤں نے جانکی جی کو آدر کے ساتھ فوراً اشنان کرایا اور اُن کے انگ انگ میں دویہ بستر اور سندر گہنے بہت اچھی طرح سے پہنا دیئے۔ ۱۱

رام بام دِسی سوبھتی رما روُپ گُن کھان
دیکھ ماتُ سب ہرشیں جنم سپھل نج جان

گُنوں اور روُپ کی کھان شری سیتا جی شری رام چندر جی کے بائیں طرف شوبھا پا رہی ہیں انہیں دیکھ کر سب مائیں اپنے جنم کو سپھل جان کر پرسن ہو گئیں۔ ۱۱

سنوُ کھگیس تیہی اوسر برہما سو مُنی برند

چڑھ بِمان آئے سب سُر دیکھن سُکھ کند

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں، ہے پکشی گرُوڑ! سنیئے اُس وقت برہما جی، شیو جی اور مُنیوں کا سماج اور سب دیوتا بِمانوں پر چڑھ کر آنند کند بھگوان شری رام جی کے درشن کرنے کے لئے وہاں آ گئے۔

چوپائی

پربھو بلوک مُنی من انوراگا، تُرت دِبیہ سنگھاسن ماگا
روی سم تیج سو برن نہ جائی، بیٹھے رام دوِجنہہ سِر نائی

پربھو شری رام جی کو دیکھ کر مُنی وششٹ جی کے من میں پریم اُمڈ آیا۔ اُنہوں نے جھٹ پٹ دویہ سنگھاسن منگوایا جس کا سوریہ کے سمان تیج تھا اُس تیج کی سندرتا کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ برہمنوں کو پرنام کر کے شری رام چندر جی اُس پر براجمان ہو گئے۔ ۱

جنک سُتا سمیت رگھورائی، پیکھ پرہرشے مُنی سمدائی
بید منتر تب دوِجنہہ اُچارے، نبھ سُر مُنی جے جے تی پکارے

شری جانکی جی سمیت شری رگھوناتھ جی کو دیکھ کر مُنیوں کی منڈلی بہت ہی پرسن ہوئی۔ تب برہمنوں نے وید منتروں کا اُچارن کیا۔ آکاش میں دیوتا اور مُنی جے ہو، جے ہو ایسا جیکار کرنے لگے

پرتھم تلک بسشٹ مُنی کینہا، پُنی سب بپرنہہ آئیس دینہا
سُت بلوک ہرشیں مہتاری، بار بار آرتی اُتاری

پھر برہمن منڈلی کو تلک لگانے کی آگیا دی۔ پتر کو دیکھ کر سب مائیں پرسن ہو کر بار بار آرتی اُتار رہی ہیں۔ ۳

بپرنہہ دان بِبِدھ بِدھی دینہے، جاچک سکل اجاچک کینہے
سنگھاسن پر ترِبھوون سائیں، دیکھ سُرنہہ دُندبھیں بجائیں

اُنہوں نے برہمنوں کو طرح طرح کی قیمتی وستوئیں دان میں دیں اور بھکاریوں کو اتنا دان دیا کہ وہ مالا مال ہو گئے۔ انہیں پھر مانگنے کی بالکل ضرورت نہ رہی۔ شری رام جی کو سنگھاسن پر براجمان دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے۔ ۴

چھند

نبھ دُندبھیں باجہیں بپل گندھرب کِنّر گاوہیں
ناچہیں اپچھرا برند پرمانند سُر مُنی پاوہیں

بھرت آدی انج بھبھیشن انگد ہنومادی سمیت

گہیں چھتر چامر بیجن دھنُ اسِ چرم سکتی براجتے

آکاش میں بہت سے نقارے بج رہے ہیں گندھرو اور کنّر گا رہے ہیں۔ اپسراؤں کی ٹولیاں کی ٹولیاں ناچ رہی ہیں۔ دیوتا اور منی پرم آنند پا رہے ہیں۔ بھرت، لچھمن، شترگھن، بھبھیشن، انگد ہنومان آدی سمیت سب چھتر، چنور، پنکھا، دھنش، تلوار، ڈھال اور شکتی لئے ہوئے شوبھا پا رہے ہیں۔ ۱

شری سہت دِنکر بنس بھوشن کام بہو چھبی سوہئی

نو امبُو دھر برگات ابمبر پیت سُر مَن موہئی

مُکٹ انگد آدی بچتر بھوشن انگ انگنہہ پرتی سجے

امبھوج نین بسال اُر بھج دھنیہ نر نرکھنتی جے

شری سیتا جی سمیت سورج ونش کی شوبھا سے چھائے ہوئے ہیں، نئے پانی بھرے بادلوں کے سمان سندر شیام شریر پر پیلے وستر ایسی شوبھا پا رہے ہیں کہ اُن کو دیکھ کر منیوں کے من بھی موہ میں پڑ رہے ہیں۔ مکٹ، بازوبند وغیرہ عجیب و غریب زیوروں سے شیام شریر کا انگ انگ سجا ہوا ہے۔ کمل کے سمان سندر نیتر ہیں، چوڑی چھاتی ہے۔ لمبی بھجائیں ہیں۔ وہ پُرش دھنیہ ہیں جنہوں نے اس سمے پربھو شری رام جی کی شوبھا کو دیکھا ہے۔ ۲

دوہا

وہ شوبھا سماج سُکھ کہت نہ بنے کھگیس

برنہیں سارد سیس شرتی سو رس جان مہیش

اے پچھی راج گرڈ جی! وہ شوبھا، وہ سماج اور وہ سُکھ کہتے نہیں بنتا۔ سرسوتی جی، شیش جی اور وید سدا اُس کا ورنن کرتے ہیں۔ اور اس کا سار شو جی ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ۱۲

بھِن بھِن استُتی کر گئے سُر نج نج دھام

بندی بیش بید تب آئے جہاں شری رام

الگ الگ سب دیوتا استتی کر کے اپنے اپنے ٹھکانوں کو چلے گئے۔ تب بھاٹوں کا روپ دھارن کر کے وید شری رام جی کے پاس آئے۔ ۱۲

پربھو سرگیہ کینہہ اتی آدر کرپا ندھان

لکھیو نہ کاہوں مرم کچھ لگے کرن گن گان

کرپا ندھان شری رام چندر جی سروگیہ بھگوان ہیں۔ انہوں نے ویدوں کو بھاٹوں کے روپ میں پہچان لیا۔ ان کا بڑا آدر کیا۔ اس بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔ وید گن گان کرنے لگے۔ ۱۲

چھند

جے سگن نرگن روپ انوپ بھوپ سرومنے

دسکندھر آدی پرچنڈ نسچر پربل کھل بھج بل ہنے

اوتار نر سنسار بھار بِبھنج دارُن دُکھ دہے

جے پرنتپال دیال پربھو سنجکُت سکتی نماہے

ہے سگن اور نرگن روپ، ہے انوپم روپ (جس روپ کا ثانی اور کوئی نہیں ہے) ہے راجاؤں کے سرتاج! آپ نے اپنی قوت بازو سے راون جیسے پرچنڈ دھا بلوان دُشٹ راکشس مار ڈالے منش شریر میں اوتار لے کر آپ نے سنسار کے بھار کو نشٹ کر کے بھاری دکھوں کا ناش کر ڈالا ہے۔ شرناگتوں کی رکشا کرنے والے دیالو پربھو! آپ کی جے ہو۔ شکتی سروپ سیتا جی سمیت ہم آپ شکتیمان پربھو کو پرنام کرتے ہیں۔ ۱

تو بسم مایا بس سُراسُر ناگ نر اگ جگ ہرے

بھو پنتھ بھرمت امت دِوس نسی کال کرم گُننہ بھرے

جے ناتھ کر کرنا بلوکے تری بدھی دکھ تے نربہے

بھو کھید چھیدن دچھ ہم کہنہہ رچھ رام نماہے

ہے ہری! آپ کی پربل مایا کے بس میں سب دیوتا

راکشس، ناگ، منش اور جڑ چیتن بھی کال کرم اور گنوں سے بھرے ہوئے دن رات کبھی نہ ختم ہونے والے آواگمن کے چکر میں بھٹک رہے ہیں۔ ہے ناتھ! ان میں سے جن کو آپ نے کرپا درشٹی کرکے دیکھ لیا۔ وہ ادھیاتمک، ادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں سے چھوٹ گئے۔ ہے جنم مرن کے کلیشوں کا ناش کرنے میں کشل رام! شری رام جی! ہماری رکشا کیجئے۔ ہم آپ کو نمسکار کرتے ہیں۔ ۲

جے گیان مان بمت تو بھو ہرنِ بھگتی نہ آدری
تے پائے سُر دُرلبھ پدادپی پرت ہم دیکھت ہری
بسواس کر سب آس پرہری داس تو جے ہوئے رہے
جپ نام تو بنو شرم ترہیں بھو ناتھ سو سمرامہے

جو پرش کورے گیان کے ابھیمان میں مست ہوا سنسار بندھن سے چھڑانے والی آپ کی بھگتی کا آدر نہیں کرتے ہے ہری! جو گیان پد دیوتاؤں کو بھی درلبھ ہے اُس کو پا کر بھی وہ اس اونچی ستھتی سے نیچے گرتے دیکھے گئے ہیں۔ لیکن جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر آپ پر دڑھ وشواس کرکے ایک ماتر آپ کے چرنوں کا داس ہو رہتے ہیں۔ وہ آپ کے نام کا ہی سمرن کرکے بنا کسی کرم آیا سنا آدی کٹھن سادھنوں کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ ایسے آپ کا ہم سمرن کرتے ہیں۔ ۳

جے چرن سو اج پوجیہ رج سبھ پرس منی پتنی تری
نکھ نرگتا منی بند تا ترے لوک پاونی سُرسری
دھوج کلس انکس جنت بن بھرت کنٹک کن لیے
پد کنج دوند مکند رام رمیس نت بھجا مہے

جن چرنوں کی شیو جی اور برہما جی پوجا کرتے ہیں جن چرنوں کی شبھ دھول کو چھو کر گوتم رشی کی پتنی اہلیا تر گئی۔ جن چرنوں کے ناخنوں سے وہ پرم پوتر پاپنی گنگا جی بہہ نکلیں۔ جن کی منی بندنا کرتے ہیں اور جو تینوں لوکوں کو پوتر کرنے والی ہے۔ جو چرن دھوجا (نشان)، بجر (بجلی) انکش اور کمل ان لکشنوں سے یکت ہیں۔ جو چرن دنڈک بن میں گھومتے وقت کانٹے چبھنے سے گھٹے پڑ گئے ہیں۔ ہے مکتی داتا! ہے رام! ہے سیتا پتی! ہم آپ کے انہی دونوں چرن کملوں کو نت بھجتے رہتے ہیں۔ ۴

اویکت مول انادی ترو تو چ چاری نگماگم بھنے
شٹ کندھ ساکھا پنچ بیس انیک پرن سمن گھنے
پھل جگل بدھی کٹ مدھر بیل اکیل جیہی آشرت رہے
پلوت پھولت نول نت سنسار بٹپ نما مہے

وید شاستروں میں کہا ہے کہ سنسار ایک برکش ہے پرکرتی اس برکش کی چھال کی جار ہیں (یعنی چار گرت، سوبھا ستیتی ترہا) ہیں۔ چھ تنے (شوک، موہ، بیاس، جنم، مرن، دکھ یعنی شوک اور روگ) ہیں۔ پچیس تتو (رچنا بھوت، اہنکار، بدھی، اویکت دس اندریاں، من، پانچ اندریوں کے وشے، اچھا دویش، سکھ دکھ، سنگھات، چیتنا اور دھرتی) اس برکش کی شاخائیں ہیں (دیکھو بھگوت گیتا ادھیائے ۱۳ اشلوک ۵ و ۶) اس کے بے شمار پتے اور پھول ہیں۔ جن میں کڑوے اور میٹھے دو پرکار کے پھل لگے ہیں۔ جس پر ایک ہی بیل ہے (سوبھاو کرم روپی سنسکار) جو اسی کے آشرے رہتی ہے۔ جس میں نت نئے پتے اور پھول نکلتے رہتے ہیں۔ ایسے سنسار برکش سروپ کو ہم نمسکار کرتے ہیں۔ ۵

جے برہم اجم ادویتم انوبھو گمیہ من پر دھیاوہیں
تے کہہو جانہو ناتھ ہم تو سگن جس نت گاوہیں
کرونا یتن پربھو سد گنا کر دیو یہ بر مانگہیں
من بچن کرم بکار تج تو چرن ہم انوراگہیں

برہم اجنما بے الوہیت (لاثانی ، وحدت) ہے صرف انوبھو سے ہی جانا جاتا ہے اور من سے پرے ہے جو برہم کے اِس سروپ کا دھیان کرتے ہیں وہ ہی ایسا کہیں اور جانیں لیکن ہے ناتھ! ہم تو آپ کے سگن روپ کی بڑائی کے ہی گن گاتے ہیں۔ ہے دیا کے بھنڈار پربھو! ہے سدگنوں کی کھان! ہے دیو! ہم آپ سے یہ ور مانگتے ہیں کہ من بچن اور کرم سے وکاروں کو چھوڑ کر آپ کے چرنوں میں ہی پریم کریں۔

دوہا

سب کے دیکھت بیدنہہ بنتی کینہہ اُدار

انتر دھان بھئے پُنی گئے برہم آگار

دیوتاؤں نے سب کے دیکھتے دیکھتے یہ اُدار (آتم وشیشٹھ) بنتی کی۔ پھر وہ چھپ گئے اور برہم لوک کو چلے گئے۔ ۱۳

بینتیہ سنو سمبھو تب آئے جہہ رگھوبیر

بنے کرت گدگد گرا پُورت پلک سریر

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گروڑ جی! سنئے۔ تب شیو جی شری رام چندر جی کے پاس آئے۔ اور گدگد بانی سے استتی کرنے لگے۔ پریم کے مارے اُن کے شریر کی ساری رومیں کھڑی ہوگئیں

چوپائی

جے رام رما رمنم سمنم ، بھوتاپ بھیاکُل پاہی جنم

اودھیس سریس رمیس پربھو ، سرناگت مانگت پاہی پربھو

ہے رام! ہے لکشمی پتی! ہے جنم مرن کے سنتاپ کا ناش کرنے والے! آپ کی جے ہو سنسار کے بھاری بھے سے ویاکل اِس سیوک کی رکشا کیجئے۔ ہے اودھ پتی! ہے دیوتاؤں کے سوامی! ہے رماپتی! ہے دیا پرپت پربھو! ہے دیوتاؤں کے سوامی! میں آپ کی شرن میں آیا ہوں اور آپ سے یہی تمنا مانگتا ہوں کہ ہے پربھو! میری رکشا کیجئے!

دس سیس بناسن بیس بھُجا ، کرت دُور مہا مہی بھور رُجا

رجنی چر بِرند پتنگ رہے ، سر پاوک تیج پرچنڈ دہے

ہے دس سروں اور بیس بھجاؤں والے راون کا ناش کر کے پرتھوی کا بھاری بوجھ دور کرنے والے اور پرتھوی کے مہا روگوں کا ناش کرنے والے شری رام جی! راکشسوں کے دل پتنگے تھے۔ وہ سب آپ کے بان روپی اگنی کی تیز لپٹوں میں بھسم ہوگئے ۲

مہی منڈل منڈن چارُ ترم ، دھرت سایک چاپ نشنگ برم

مد موہ مہا ممتا رجنی ، تم پُنج دواکر تیج انی!!

آپ پرتھوی منڈل کا سندر سنگار ہیں۔ آپ سر لشیٹھ بان، دھنش اور ترکش دھارن کئے ہوئے ہیں۔ مہا اہنکار، موہ اور ممتا روپی اندھکار کے ناش کرنے کے لئے آپ سورج کی روشن اور تیز کرنوں کے سمُوہ ہیں ۳

من جات کرات نپات کئے ، مرگ لوگ کبھوگ سرن ہئے

ہت ناتھ انا تھن پاہی ہرے ، بشیا بن پانور بھول پرے

کام دیو روپی کرات (جنگلی شکاری) نے منش روپی ہرنوں کے سینوں میں کبھوگ (برے بھوگ ولاس) روپی تیر مار کر انہیں مار گرایا ہے۔ سو ہے ناتھ! ہے ہری! وشے روپی بن میں بھولے بھٹکے ان پامر (مہا نیچ) پرانیوں کی رکشا کیجئے۔ ۴

بہو روگ بیوگنہہ لوگ ہئے ، بھودنگھر نرادر کے پھل ئے

بھو سندھو اگادھ پرے نر تے ، پد پنکج پریم نہ جے کرتے

لوگ بہت سے روگوں اور کلیشوں کے مارے ہوئے ہیں۔ یہ سب آپ کے چرنوں کا آدر نہ کرنے کا پھل ہے۔ جو منش آپ کے چرن کملوں میں پریم نہیں کرتے وہ گہرے سنسار سمندر میں غوطے کھا رہے ہیں ۵

اتی دین ملین دُکھی نت ہیں ، جنہہ کیں پد پنکج پریتی نہیں

اولمب بھگونت کتھا جنہیں ، پریہ سنت اننت سدا تنہیں

جنہیں آپ کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے وہ سدا ہی بہت دکھی، ملا چار اور اداس رہتے ہیں جنہیں آپ کی لیلا کی کتھاؤں

کا ہی ایک ماتر سہارا ہے۔ اُن کو سنت مہاتما اور بھگوان سدا پیارے لگتے ہیں۔ ۹

نہیں راگ نہ لوبھ نہ مان مدا ، تنہیں کے سم ویبھو وا بپدا
ایہی تے تو سیوک ہوت مدا ، منی تیاگت جوگ بھروس سدا

اُن میں نہ وِشے واسنا ہوتی ہے۔ نہ لالچ ہی ہوتا ہے اور نہ وہ اپنی بڑائی ہی چاہتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن میں ابھیمان ہوتا ہے۔ دُکھ اور سُکھ اُن کو یکساں ہیں۔ اسی سے منی لوگ کٹھن یوگ آدک سادھنوں کا سہارا چھوڑ کر بڑے پرستن ہو کر آپ کے سیوک بن جاتے ہیں۔ ۷

کر پریم نرنتر نیم لیئیں ، پد پنکج سیوت شدھ ہیئیں
سم مان نرادر آدر ہی ، سب سنت سکھی بچرنت مہی

وہ پریم کے ساتھ نیم پُوروک (با قاعدہ طور پر) پورے شبھ سے) سدا شُدھ من سے آپ کے چرن کملوں کی سیوا کرتے رہتے ہیں۔ مان اپمان (عزت بے عزتی) کو یکساں سمجھ کر وہ سب سنت مہاتما سُکھی ہو کر پرتھوی پر وچرتے ہیں۔ ۸

منی مانس پنکج بھرنگ بھجے ، رگھوبیر مہا رنبیر اجے
تو نام جپامی نمامی ہری ، بھو روگ مہاگد مان اری

ہے منیوں کے من رُوپی کمل کے بھنورے۔ ہے مہا رنبیر و اجے (جو جیتا نہ جا سکے) شری رگھوبیر جی! میں آپ کو بھجتا ہوں ہے ہری! میں آپ کا نام جپتا ہوں اور آپ کو ڈنڈوت پرنام کرتا ہوں۔ آپ جنم مرن رُوپی روگ کی اکسیر دوا ہیں۔ اور اہنکار (خودی) کے آپ دشمن ہیں۔ ۹

گن سیل کرپا پرم آئینم ، پرنمامی نرنتر شری رمنم
رگھونند نکند یہ دوند گھنم ، مہی پال بلوکیہ دین جنم

آپ گن شیل (سندر سوبھاؤ) اور کرپا کے پرم دھام ہیں میں آپ کو سدا پرنام کرتا ہوں۔ ہے رگھونندن! آپ جنم مرن، سُکھ دُکھ، راگ دویش آدی دوندوں کے سموہ کا ناش کیجئے۔ ہے پرتھوی کی پالنا کرنے والے پربھو! اس دین سیوک پر بھی کرپا درشٹی کیجئے ۱۰

دوہا

بار بار بر مانگیوں ہرش دیہو شری رنگ
پد سروج اپنائمنی بھگتی سدا ست سنگ

میں آپ سے بار بار یہی وردان مانگتا ہوں کہ مجھے آپ کے چرن کملوں میں انپائنی بھگتی اور آپ کے بھگتوں کا سدا ست سنگ پراپت ہو۔ ہے لکشمی پتی! پرسن ہو کر مجھے یہ ور دیجئے۔

برن اُماپتی رام گن ہرش گئے کیلاش
تب پربھو کپنہہ دوائے سب بدھی سُکھ پرد باس

شری رام چندر جی کے گنوں کا ورنن کر کے پرسن ہو کر شری شو جی کیلاش پربت کو چلے گئے۔ تب پربھو شری رام جی نے بانر سینا کو آرام دہ ڈیرے رہائش کے لئے دلا دیئے ۔ ۱۴

چوپائی

سنو کھگیش یہ کتھا پاونی ، تری بدھ تاپ بھو بھے داونی
مہاراج کر سبھ ابھیشیکا ، سُنت لہیں نر برتی بببیکا

ہے گرُڑ جی! سنئے۔ یہ کتھا سب کو پوتر کرنے والی ہے یہ ادھیاتمک، ادھی دیوک، ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دُکھوں کا ناش کرنے والی اور جنم مرن کے بھے سے چھڑانے والی ہے۔ مہاراج شری رام چندر جی کے شبھ راج تلک کی کتھا سن کر منش ویراگ اور گیان کو پراپت کرتے ہیں۔ ۱

جے سکام نر سنہیں جے گاوہیں ، سُکھ سمپتی نانا بدھی پاوہیں
سُر دُرلبھ سُکھ کر جگ ماہیں ، انت کال رگھوپتی پُر جاہیں

اور جو منش من میں کسی سنسارک پدارتھ کی آشا کئے ہوئے سکام بھاؤ سے بھی اس کتھا کو سنتے اور گاتے ہیں۔ وہ طرح طرح کے سُکھ اور مال و دولت پاتے ہیں۔ وہ سنسار میں دیوتاؤں کو بھی مشکل سے حاصل ہونے والے سُکھوں کو بھوگ کر آخر میں شری رگھوناتھ جی کے پرم دھام کو جاتے ہیں۔ ۲

سنہیں بمکتی برت اُر اشتی ، لہیں بھگتی گتی سمپتی نئی
کھگپت رام کتھا میں برنی ، سو متی بلاس تراس دکھ ہرنی

جو جیون مکت، ویراگیہ وان اور وِشے بھوگی سنتے ہیں وہ بالترتیب بھگتی، مُکتی اور نت نئے بھوگ وِلاس پاتے ہیں ہے پنچھی راج! میں نے شری رام جی کی کتھا اپنی بُدھی کی پہنچ کے مطابق کہی

ستائی ہے۔ یہ کتھا تینوں تاپوں کے مٹانے والی ہے ۳

بِمَل جیہی سب جگہ بھگتی ورڑھ کرنی ، موہ ندی کہ تہ سُندر ترنی ،
نِت نو منگل کوسل پُوری ، ہرشِت رہہیں لوگ سب کُوری

یہ ویراگ، گیان اور بھگتی بھاؤ کو ورڑھ کرنے والی ہے اور

موہ رُوپی ندی سے پار ہونے کے لئے سُندر ناؤ ہے۔ ایودھیا پوری

میں نِت نئے منگل ہونے لگے ۔ سبھی وطنوں کے لوگ سُکھی رہنے لگے ۴

نِت نئی پریتی رام پد پنکج ، سب کیں جنہہ ہی نمت سومُنی اج
منگن بہو پرکار پہرائے ، دو جنہہ دان نانا بِدھی پائے

شری رام جی کے جن چرن کملوں میں شِو جی ، منیشور لوگ اور

برہما جی سدا سر جھکاتے ہیں۔ اُن میں ایودھیا پُوری کے لوگوں کی

نت نئی پریتی ہو رہی ہے ۔ بھکاریوں کو بہت طرح کے وستر اور زیور

پہنائے گئے اور برہمنوں نے بھی طرح طرح کے دان پائے ۵

دوہا

برہمانند مگن کپی سب کیں پربھو پد پریتی

جات نہ جانے دِوس تِنہہ گئے ماس شٹ بیتی

بانر سب برہم آنند میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سب کی پربھو

شری رام جی کے چرنوں میں پریتی ہے دن گزرتے اُنہیں معلوم ہی نہ

ہوئے۔ بس اسی طرح باتوں ہی باتوں میں چھ ماہ گزر گئے ۔ ۱۵

چوپائی

بسرے گرہ سپنے ہُوں سُدھ ناہیں ، جِمی پر دروہ سنت من ماہیں
تب رگھوپتی سب سکھا بولائے ، آئے سبنہہ سادر سر نائے

اُنہیں اپنے گھر بھول ہی گئے ۔ سپنے میں بھی اُن کی یاد نہیں آتی

جیسے سنت مہاتماؤں کے دل میں کبھی بھی دوسروں کی بُرائی کرنے کا

خیال نہیں آتا ۔ تب شری رگھوناتھ جی نے سب بانر سکھاؤں کو بلایا

وہ سب آئے اور سر جھکا کے پربھو کو ڈنڈوت پرنام کیا ۱

پرم پریتی سمیپ بیٹھارے ، بھگت سُکھد مردُو بچن اُچارے
تمہہ اتی کیہنی موری سیوکائی ، مُکھ پر کیہی بِدھی کروں بڑائی

شری رام چندر جی نے اُن کو بڑے پریم سے اپنے پاس

بٹھایا اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے کومل بچن کہے کہ تم لوگوں نے میری

بڑی سیوا کی ہے ۔ تمہارے مُنہ پر میں کس طرح تمہاری بڑائی کروں؟ ۲

تاتے موہی تمہہ اتی پریہ لاگے ، مم ہِت لاگ بھون سُکھ تیاگے
انُج راج سمپتی بیدیہی ، دیہہ گیہہ پریوار سنیہی
سب مم پریہ نہیں تمہہ ہی سمانا ، مرِشا نہ کہیوں موریہ باتا
سب کیں پریہ سیوک یہ نیتی ، موریں ادھک داس پر پریتی

میری بھلائی کے لئے تم لوگوں نے اپنے گھروں کے سکھوں کو

تیاگ دیا ۔ اس لئے تم لوگ مجھے پرم پیارے لگ رہے ہو ۔ چھوٹے

بھائی راج ، مال و متاع ، جانکی ، اپنا شریر ، گھر ، پریوار اور متر یہ سب

مجھے پیارے ہیں ۔ پر تم ان سے بھی بڑھ کر پیارے ہو ۔ جھوٹ کہنے

کی عادت نہیں ہے ۔ سیوک سبھی کو پیارے لگتے ہیں ۔ یہ نیتی ہے ۔

پرمیشور تو اپنے سیوکوں پر سبھاؤک ہی بہت زیادہ پریم ہے ۔ ۳ - ۴

دوہا

اب گرِہ جاہو سکھا سب بھجیہو موہی درڑھ نیم

سدا سرب گت سرب ہت جانی کریہو اتی پریم

ہے مترو ! اب آپ سب اپنے اپنے گھر جاؤ ۔ بڑے

درڑھ نیم سے مجھے بھجتے رہنا ۔ مجھے سدا سروویاپک اور سب کا ہت

کرنے والا جان کر مجھ میں بہت زیادہ پریتی کرنا ۔ ۱۶

چوپائی

سُن پربھو بچن مگن سب بھئے ، کو ہم کہاں بسر تن گئے
ایک ٹک رہے جوڑ کر آگے ، سکہیں نہ کچھ کہہ اتی انوراگے

پربھو کے بچن سُن کر سب پریم میں مگن ہو گئے ۔ ہم کون ہیں

اور کہاں ہیں؟ ایسی دیہہ کی کسی کو بھی ہوش نہ رہی ۔ وہ پربھو کے

سامنے ہاتھ جوڑ کر ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں ۔ بہت ہی پریم کے کارن

وہ کچھ کہہ نہیں سکتے ۔ ۱

پرم پریم تنہہ کر پربھو دیکھا ، کہا بِبِدھ بِدھی گیان بسیشا
پربھو سنمکھ کچھ کہن نہ پارہیں ، پُنی پُنی چرن سروج نہارہیں

پربھو نے اپنے تئیں جب اُن کی پرم پریتی دیکھی تب بہت

طرح سے اُنہیں گیان اُپدیش کر کے سمجھایا پربھو کے سامنے وہ کچھ کہہ

نہ سکے ۔ بار بار پربھو کے چرن کملوں کو دیکھ رہے ہیں ۔ ۲

تب پربھو بھوشن بسن منگائے ، نانا رنگ انوپ سُہائے
سُگریو ہی پرتھمہیں پہرائے ، بسن بھرت نج ہاتھ بنائے

تب پربھو نے طرح طرح کے رنگوں کے لاثانی سُندر گہنے اور کپڑے منگوائے ۔ سب سے پہلے سُگریو کو بھرت جی نے اپنے ہاتھوں سے بنا سنوار کر وستر اور گہنے پہنائے ۔ ۲

پربھو پریرت لچھمن پہرائے ، لنکاپتی رگھوپتی من بھائے
انگد بیٹھ رہا نہیں ڈولا ، پریتی دیکھ پربھو تاہی نہ بولا

پھر پربھو شری رام چندر جی کی آگیا پاکر لکشمن جی نے لنکاپتی بھبھیشن کو گہنے کپڑے پہنائے ، جو شری رگھوناتھ جی کے من کو بہت ہی بھلے ، انگد بالکل بے حس و حرکت بیٹھے رہے ۔ اُن کے پریم کو دیکھ کر پربھو نے اُن کو نہیں بُلایا ۔ ۲

دوہا

جاموَنت نیل آدی سب پہرائے رگھوناتھ

ہیے دھر رام سروپ سب چلے نائے پد ماتھ

جاموَنت اور نیل وغیرہ یودھاؤں کو شری رگھوناتھ جی نے خود اپنے ہاتھ سے گہنے کپڑے پہنائے ۔ وہ سب اپنے ہردے میں شری رام چندر جی کے روپ کا دھیان دھر کے اُن کے چرنوں میں ڈنڈوت پرنام کر کے چلے ۔ ۱۷

تب انگد اُٹھ نائے سر سجل نین کر جور

اتی بنیت بولے بچن منہوں پریم رس بور

تب انگد اُٹھے ، اُنہوں نے پربھو کے چرنوں میں سر جھکایا آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بے حد ملائمت بھرے ہوئے اور پریم رس میں ڈوبے ہوئے بچن بولے ۔ ۱۸

چوپائی

سنو سرو گیہ کرپا سکھ سندھو ، دین دیا کر آرت بندھو
مرتی بیر ناتھ موہی بالی ، گیو تمہارے ہی کوچھیں گھالی

ہے سرو گیہ ! ہے کرپا اور سکھ کے سمندر ! ہے دین دکھیوں پر دیا کرنے والے دیا کے ساگر دین بندھو بھگوان ! مرتے وقت میرا پتا

بالی مجھے آپ کی گود میں ڈال گیا تھا ۔ ۱

اسرن سرن برد سنبھاری ، موہی جنی تجہو بھگت ہتکاری
مورے تمہہ پربھو گر پت ماتا ، جاؤں کہاں تج پد جل جاتا

اس لئے بھگتوں کے ہتکاری پربھو ! میں بے پناہ ہوں ، اور بے پناہوں کو پناہ دینا آپ کا نیم ہے ۔ اپنی اس نیم کی ریتی کو یاد کر کے مجھے تیاگتے نہیں ۔ میرے تو سوامی گرو پتا ماتا اور سب کچھ آپ ہی ہیں ۔ ہے پربھو ! میں آپ کے چرن کملوں کو چھوڑ کر کہاں جاؤں ۔ ۲

تمہہ ہی بچار کہہو نرناہا ، پربھو تج بھون کاج مم کاہا
بالک گیان بدھی بل ہینا ، راکھہو سرن ناتھ جن دینا

ہے مہاراج ! آپ ہی وچار کر کہیں کہ آپ کو چھوڑ کر گھر میں میرا کیا کام ہے ۔ ہے ناتھ ! میں بدھی گیان اور بل سے ہین بالک ہوں ۔ اس دین سیوک کو اپنی شرن میں رکھئے ۔ ۳

نیچ ٹہل گرہ کے سب کرہوں ، پد پنکج بلوک بھو ترہوں
اس کہہ چرن پریو پربھو پاہی ، اب جن ناتھ کہہو گرہ جاہی

میں گھر کی ادنیٰ سے ادنیٰ سیوا کروں گا ، اور آپ کے چرن کملوں کے درشن کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاؤں گا ۔ ایسا کہہ کر وہ شری رام جی کے چرنوں میں گر پڑے اور بولے ہے پربھو ! میری رکشا کیجئے ۔ ہے ناتھ ! اب مجھے گھر جانے کو نہ کہئے ۔ ۴

دوہا

انگد بچن بنیت سُن رگھوپتی کرونا سینو

پربھو اُٹھائے اُر لائیو سجل نین راجیو

انگد کے عاجزی بچن سُن کر دیا کے حد شری رگھوناتھ جی نے اُن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگایا ۔ پربھو کی آنکھوں میں پریم آنسو اُمنڈ آئے ۔ ۱۸

نج اُر مال بسن منی بالی تنیہ پہرائے

بدا کینہ بھگوان تب بہو پرکار سمجھائے

تب بھگوان نے اپنے ہردے کی مالا وستر اور رتن جڑت

زیورات بالی کمار انگد کو پہنا کر اور بہت پرکار سے سمجھا کر بداع کیا۔ ۱۸

چوپائی

بھرت انج سومتر سمیتا ، پٹھون چلے بھگت کرت چیتا
انگد ہردے پریم نہیں تھورا ، پھر پھر چتو رام کیں اورا

بھگت کی کرنی کو یاد کر کے بھرت جی چھوٹے بھائی لکشمن جی اور شترگھن سمیت انگد کو کچھ دور تک چھوڑنے چلے۔ انگد کے من میں بے حد پریم ہے۔ وہ پھر پھر کر شری رام جی کی طرف دیکھتے ہیں۔ ۱

بار بار کر دنڈ پرناما ، من اس رہن کہیں موہی راما
رام بلوکن بولن چلنی ، سمر سمر سوچت ہنس ملنی

اور بار بار ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں۔ من میں ان کے بار بار یہ خیال آتا ہے کہ شری رام جی اب بھی مجھے یہاں رہنے کو کہہ دیں۔ وہ شری رام جی کی کرپا دیشٹی، سندر بانی، سندر چال اور ہنس کر ملنے کی ریتی کو یاد کر کے ویوگ کا خیال کر کے دکھی ہو رہے ہیں۔ ۲

پربھو رخ دیکھ بنے بہو بھانتی ، چلیو ہردے پد پنکج راکھی
اتی آدر سب کپی پہنچائے ، بھائین سہت بھرت پنی آئے

لیکن پربھو کا رخ دیکھ کر بہت سے عاجزانہ بچن کہہ کر اور ہردے میں پربھو کے چرن کملوں کا دھیان دھر کر وہ چلے۔ بڑے آدر کے ساتھ بانروں کو کچھ دیر تک پہنچا کر بھائیوں سمیت بھرت جی واپس آ گئے

تب سگریو چرن گہہ نانا ، بھانت بنئے کینہے ہنومانا
دن دس کر رگھوپتی پد سیوا ، پنی تو چرن دیکھہوں دیوا

تب ہنومان جی نے سگریو کے چرن پکڑ کر انیک پرکار سے بنتی کی اور کہا، ہے دیو! کچھ دن شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی سیوا کر کے پھر میں آ کر آپ کے چرنوں کے درشن کروں گا۔ ۳

پنیہ پنج تم پون کمارا ، سیوہو جائے کرپا آگارا
اس کہہ کپی سب چلے تورنتا ، انگد کہئی سنہو ہنومنتا

سگریو نے کہا، ہے پون کمار! تم پنیہ کے ڈھیر ہو۔ جا کر کرپا ندھان شری رام جی کی سیوا کرو۔ سب بانر ایسا کہہ کر فوراً چل پڑے۔ تب انگد نے کہا۔ ہے ہنومان! سنو۔ ۵

دوہا

کہیو ڈنڈوت پربھو سیں تمہہ ہی کہئوں کر جور
بار بار رگھونایک ہی سرت کرایہو مور

میں تم سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں: پربھو سے میرا ڈنڈوت پرنام کہنا اور شری رگھوناتھ جی کو تم میری یاد کراتے رہنا۔ ۱۹

اس کہہ چلیو بالی ست پھر آئیو ہنومنت
تاسو پریتی پربھو سن کہی مگن بھئے بھگونت

ایسا کہہ کر بالی کمار انگد چلے، تب ہنومان جی واپس لوٹ آئے اور آ کر پربھو سے انگد کے پریم کا ورنن کیا۔ اسے سن کر بھگوان پریم میں مگن ہو گئے۔ ۱۹

کلسہو چاہ کٹھور اتی کومل کسمہو چاہ
چت کھگیس رام کر سمجھ پرے کہو کاہ

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گروڑ جی! شری رام جی کا چت بجر سے بھی کٹھور ہے اور پھول سے بھی نرم ہے تب کہئے۔ وہ کس کی سمجھ میں آ سکتا ہے؟ ۱۹

چوپائی

پنی کرپال لیو بول نشادا ، دینہے بھوشن بسن پرسادا
جاہو بھون مم سمرن کرہو ، من کرم بچن دھرم انوسرہو

پھر کرپالو پربھو شری رام چندر جی نے نشاد راج گوہ کو بلا لیا اور اسے گہنوں اور کپڑوں کے تحفے دیئے۔ اور کہا کہ تم بھی گھر جاؤ وہاں میرا سمرن کرتے رہنا اور من، بچن اور کرم سے دھرم کے انوسار کرتویہ کا پالن کرتے رہنا۔ ۱

تم مم سکھا بھرت سم بھراتا ، سدا رہیہو پر آوت جاتا
بچن سنت اپجا سکھ بھاری ، پرئیو چرن بھر لوچن باری

تم میرے متر ہو اور بھرت کے سمان میرے عزیز بھائی ہو۔ ایودھیا میں کبھی کبھی سدا آتے جاتے رہنا۔ یہ بچن سن کر نشاد راج کو

بڑا بھاری سُکھ ہُوا۔ نیتروں میں آنند اور پریم کے آنسو اُمڈ آئے اور وہ پربھو کے چرنوں پر گر پڑا۔ ۲

چرن کمل اُر دھر گرہ آوا ، پربھو سبھاؤ پرجنیہہ سُناوا
رگھوپتی چرت دیکھ پُر باسی ، پنی پنی کہہیں دھنیہ سُکھ راسی

پھر بھگوان کے چرنوں کا دھیان ہردے میں دھر کر وہ گھر آیا اور آکر اپنے پریوار والوں سے پربھو کے سُندر شیل اور سبھاؤ کی اُستتی کر کے سُنائی۔ شری رگھوناتھ جی کے (۲) چرتر کو دیکھ کر اودھ پور واسی بار بار کہتے ہیں۔ کہ سُکھ کے بھنڈار شری رام چندر جی دھنیہ ہیں۔ ۳

رام راج بیٹھیں تریہ لوکا ، ہرشت بھئے گئے سب سوکا
بیر نہ کر کاہو سن کوئی ، رام پرتاپ وِشمتا کھوئی

شری رام چندر جی کے تخت پر بیٹھنے سے تینوں لوک پرسن ہو گئے۔ اُن کے سارے دُکھ اور فکر مٹ گئے۔ کوئی کسی سے دشمنی نہیں کرتا۔ شری رام چندر جی کے پرتاپ سے سب کے دلوں سے بھید بھاؤ مٹ گیا۔ ۴

دوہا

برن آشرم نج نج دھرم نرت بید پتھ لوگ
چلہیں سدا پاوہیں سُکھ ہی نہیں بھے سوگ نہ روگ

سب لوگ اپنے اپنے ورن اور آشرم میں وید مریادا کے مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کر کے سُکھ پاتے ہیں۔ نہ کسی کو کوئی دُکھ ہے نہ ڈر ہے اور نہ ہی کوئی روگ ہے۔ ۲۰

چوپائی

دیہک دیوک بھوتک تاپا ، رام راج نہیں کاہو ہی بیاپا
سب نر کرہیں پرسپر پریتی ، چلہیں سو دھرم نرت شرتی نیتی

رام راج میں شاریرک (شریر میں کوئی روگ وغیرہ ہو جانے سے جو دُکھ ہوتا ہے) دیوک (انتہائی گرمی، سردی، بارش و بھونچال وغیرہ سے جو دُکھ ہوتا ہے) اور بھوتک (سانپ، شیر، دُشٹ سبھاؤ شخصوں اتیادی دوسرے شریروں کی وجہ سے جو دُکھ ہوتا ہے) تینوں تاپ کسی کو بھی نہیں ستاتے۔ سب منش آپس میں پریم

سے رہتے ہیں اور وید مریادا کے مطابق اپنے اپنے کرتویہ کا پالن کرتے ہیں۔ ۱

چاریو چرن دھرم جگ ماہیں ، پُور رہا سپنے ہوں اگھ ناہیں
رام بھگتی رت نر ارو ناری ، سکل پرم گتی کے ادھکاری

ستیہ (سچائی) شوچ (اندر اور باہر کی صفائی) دیا اور دان ان چاروں چرنوں سے دھرم سنسار میں پری پورن ہو رہا ہے، سُپنے میں بھی پاپ دیکھنے میں نہیں آتے۔ پُرش اور استری سبھی شری رام جی کی بھگتی میں لین ہیں اور سارے ہی موکش پد کے ادھکاری ہیں۔ ۲

الپ مرتیو نہیں کونیو پیرا ، سب سُندر سب برج سریرا
نہیں درِدر کوئی دُکھی نہ دِینا ، نہیں کوئی ابُدھ نہ لچھن ہینا

چھوٹی عمر میں کسی کی موت نہیں ہوتی۔ نہ ہی کسی کو کوئی پیڑا ہوتی ہے۔ سبھی کے شریر تندرست اور سُندر ہیں۔ نہ کوئی غریب ہے۔ نہ کوئی دُکھی ہے۔ اور نہ ہی کوئی لاچار ہے۔ نہ ہی کوئی مُورکھ ہے۔ اور نہ ہی کوئی گُنوں سے عاری ہے۔ ۳

سب نِردمبھ دھرم رت پُنی ، نر ارو ناری چتر سب گُنی
سب گن گیانی سب گیانی ، سب کرتگیہ نہیں کپٹ سیانی

کوئی پاکھنڈی نہیں ہے۔ سب دھرم پرائن اور پُنیہ آتما ہیں۔ پُرش اور استری سبھی چتر اور گُن وان ہیں۔ سبھی لوگ گُنوں کو جاننے والے (ارتھات ستیہ استیہ کا نرنے کرنے والے) پنڈت اور گیان وان ہیں۔ سبھی احسان مند ہیں۔ مکار اور دھوکے باز کوئی نہیں ہے۔ ۴

دوہا

رام راج نبھ گیس سُنو سچراچر جگ ماہیں
کال کرم سبھاؤ گن کرت دُکھ کاہو ہی ناہیں

کاک بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے پنچھی راج گرُڑ! سُنئے شری رام جی کے راج میں جتنے جڑ چیتن جیو سنسار میں ہیں، اُن میں سے کسی کو بھی کال، کرم، سبھاؤ اور گُنوں سے پیدا ہوئے دُکھ نہیں ستاتے

چوپائی

بھومی سپت ساگر میکھلا ، ایک بھوپ رگھوپتی کوسلا

بھون انیک روم پرتی بانسُو ، یہ پربھُتا کچھ بہت نہ تاسُو

اودھ پتی شری رگھو ناتھ جی سات سمندروں کی کردھنی۔

دکر بندھ) والی پرتھوی کے ایک مانڈ راجہ ہیں۔ اُن کے ایک ایک روم میں بے شمار برہمانڈ ہیں۔ پھر اگر وہ سات دویپوں کے راجہ ہیں تو اس میں اُن کی کونسی بڑائی ہے بلکہ اُن کی کسر شان ہے۔

سو مہما سمجھت پربھُو کیری ، یہ برنت ہینتا گھنیری ۱

سوؤ مہما کھگیس جنہہ جانی ، پھر ایہیں چرت تنہہ ہوں رتی مانی

بھگوان شری رام جی کے وراٹ سروپ کی مہما کو سمجھ کر یہ کہنا کہ وہ سات دویپوں والی توہین کرنے کے برابر ہے۔ لیکن ہے پنچھی راج! جنہوں نے وہ مہما جان بھی لی ہے۔ وہ بھی شری رام جی کی سنسارک راج لیلا میں بڑا پریم مانتے ہیں۔ ۲

سوؤ جانے کر پھل یہ لیلا ، کہہیں مہا منی بردم سیلا

رام راج کر سکھ سمپدا ، برن نہ سکے پھنیس سارد ا

کیونکہ اُسی مہما کا پھل یہ لیلا ہے، جتیندریہ منی راج ایسا کہتے ہیں۔ شیش اور سرسوتی جی بھی رام جی کے سُکھ اور سمپتی (خوشحالی) کو بیان نہیں کر سکتے۔ ۳

سب اُدار سب پر اُپکاری ، بپر چرن سیوک نرناری

ایک ناری برت سب جھاری ، تے من بچ کرم پتی ہتکاری

سبھی نر اور ناری فراخدل ہیں۔ سبھی پر اُپکاری ہیں۔ وید دان اور بدھیمان برہمنوں کے چرنوں کے سب داس ہیں۔ منش سماج میں سب ایک پتنی برت دھرم والے ہیں (اور مخالف اپنی استری کے بغیر کسی دوسری استری پر من، بچن، بکرم سے کبھی بھی کام درشٹی نہیں کرتے)۔ اس پرکار استریاں بھی من، بچن اور کرم سے اپنے پتی کا ہت کرنے والی ہیں۔ ۴

دوہا

دنڈ جتنہہ کر بھید جہہ نرتک نرتیہ سماج

جیتہو من ہی سُنئے اَس رامچندر کیں راج

شری رام چندر جی کے راج میں دنڈ صرف سنیاسیوں کے ہاتھ میں ہے اور بھید ناچنے گانے والوں کی منڈلی میں ہے جیت کا شبد صرف من کے جیتنے کے لئے ہی سنائی دیتا ہے (راج نیتی میں سرکش دشمن پر فتح پانے کے لئے) سام (دشمن کو خوش کرکے صلح کر لینا) دان (کچھ دے کر قابو کر لینا) بھید (دشمن کے دل میں پھوٹ پیدا کر کے اُسے قابو میں کر لینا) اور دنڈ (جب امن کوئی اُپائے نہ رہے۔ تب بالآخر اُسے طاقت سے دبا دینا) یہ چار اُپائے بتلائے گئے ہیں۔ رام راج میں کوئی دشمن ہی نہیں ہے۔ اس لئے جیتنا شبد صرف من جیتنے کے ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کوئی اپرادھی جرم اور دکھ ہے ہی نہیں۔ اس لئے دنڈ کا شبد سنیاسیوں کے ہاتھ کے ڈنڈے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے سبھی پرجا دل سے شری رام جی کی سیوک ہے۔ اس لئے بھید شبد کا استعمال ناچ اور گانے والی منڈلیوں میں سُر تال کے بھید کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ ۲۲

چوپائی

پھولہیں پھرہیں سدا ترُو کانن ، رہہیں ایک سنگ گج پنچانن

کھگ مرگ سہج ویر بسرائی ، سبنہہ پرسپر پریتی بڑھائی

بنوں میں درخت سدا پھولتے پھلتے ہیں۔ ہاتھی اور شیر ایک ساتھ رہتے ہیں۔ پشو اور پنچھی سبھی نے اپنے اپنے سبھاوک ویر بھاؤ کو چھوڑ دیا ہے اور سب آپس میں پریم بھاؤ سے رہتے ہیں۔ ۱

کُوجہیں کھگ مرگ نانا برندا ، ابھے چرہیں بن کرہیں انندا

سیتل سُربھی پون بہہ مندا ، گنجت الی لے چل مکرندا

پنچھی چہچہاتے ہیں۔ پشوؤں کی ٹولیاں کی ٹولیاں بن میں بے خوف آنند سے گھومتی ہیں۔ شیتل مند اور سگندھ بت تین پرکار کی ہوا چلتی رہتی ہے، بھونرے پھولوں کے رس کو لے کر چلتے ہوئے گنجار کرتے ہیں۔ ۲

لتا بٹپ مانگیں مدھُو چوہیں ، من بھاو تو دھینو پے سردہیں

سسی سمپن سدا رہ دھرنی ، ترتیا بھئے کرت جگ کے کرنی

مانگنے سے ہی بیلیں اور برکش شہد دیتے ہیں۔ گائیں من چاہا دودھ دیتی ہیں۔ زمین ہری بھری کھیتی سے سرسبز رہتی ہے ترتیا جگ میں ست جگ کی کرنی ہو گئی۔

پرگٹیں گرنہہ بدھ منی کھانی ، جگد اتما بھوپ جگ جانی

بیر ناسکل بسہیں پر باری، سنتیل ایل سیاؤ سکھ کاری

ہمارے جگت کے آتما جگیہ شری رام چندر جی پرتھوی کے راجہ ہیں۔ یہ جان کر پرتھوں نے طرح طرح کی منیوں رتنوں کی کانیں ظاہر کر دیں۔ ندیوں میں اُتم شیتل، نرمل اور سکھ دینے والا میٹھا جل بہنے لگا۔ ۴

ساگر نج مرجاد ال رہہیں، ڈارہیں رتن تٹنہہ نر لہہیں
سرسج سنکل سکل تڑاگا، اتی پرسن دس دسا بہاگا

سمندر اپنی مریادا (حد) میں رہتے ہیں۔ وہ کنارے پر رتن پھینک دیتے ہیں، جنہیں منش اُٹھا لیتے ہیں۔ سارے تالاب کنولوں سے بھرپور ہیں۔ دسوں اطراف کے ملکوں میں بے حد خوشی اور شانتی ہے۔ ۵

بدھو مہی پور میُوکھنہ ربی تپ جیتنہ کاج
مانگیں بارد دیہیں جل رامچندر کیں راج

شری رام چندر جی کے راج میں چندرما اپنی امرت مئی کرنوں سے پرتھوی کو امرت سے بھرپور کر دیتا ہے۔ سورج ضرورت کے مطابق گرمی دیتا ہے اور بادل مانگنے سے ہی جل برسا دیتے ہیں۔ ۲۳

چوپائی۔ کوٹنہہ باجی میگھ پربھو کینہے، دان انیک دوجنہہ کنہ دینہے
شرتی پتھ پالک دھرم دُھرندھر، گن اتیت ار بھوگ پُرندر

پربھو شری رام چندر جی نے کروڑوں اشومیدھ یگیہ کئے اور برہمنوں کو بہت سا دان دیا۔ شری رام چندر جی وید مارگ کے پالنے والے دھرم دھرندھر، پرکرتی کے تینوں گنوں سے پرے اور نرلیپ رہتے ہوئے سورگ کے راجہ اندر جیسے سکھ بھوگتے ہیں۔ ۱

پتی انوکول سدا رہ سیتا، سوبھا کھان سشیل بنیتا
جانت کرپا سندھو پربھتائی، سیوت چرن کمل من لائی

سوبھا کی کھان، سوشیل اور منکسر المزاج سیتا جی سدا اپنے پتی کی مرضی کے مطابق چلتی ہیں۔ وہ کرپا ساگر بھگوان شری رام جی کی مہما کو جانتی ہیں۔ لہٰذا من لگا کر اُن کے چرن کملوں کی سیوا کرتی ہیں۔ ۲

جدپی گرہ سیوک سیوکنی، بپل سدا سیوا بدھی گنی
نج کر گرہ پریچریا کرئی، رام چندر آئس انوسرئی

اگرچہ گھر میں بہت سی داس داسیاں ہیں۔ اور وہ سب سیوا کرنے میں ماہر ہیں۔ تو بھی شری سیتا جی گھر کی ساری سیوا اپنے ہی ہاتھوں سے کرتی ہیں اور شری رام چندر جی کی آگیا کا پالن کرتی ہیں۔

جیہی بدھی کرپا سندھو سکھ مانئے، سوئی کر شری سیوا بدھی جانئے
کوسلیادی ساسُ گرہ ماہیں، سیوئے سبنہہ مان مدناہیں

جس پرکار شری رام چندر جی کو سکھ ملے سیتا جی وہی کچھ کرتی ہیں کیونکہ وہ سیوا کے ڈھنگ کو جانتی ہیں۔ گھر میں کوشلیا وغیرہ سب ساسوؤں کی شری سیتا جی سیوا کرتی ہیں۔ اُن میں ابھیمان اور اہنکار نام کو بھی نہیں۔ ۴

اُما رما برہمادی بندتا، جگدمبا سنتت منندتا

شیو جی کہتے ہیں، ہے پاربتی! برہما آدی دیوتا جن سیتا جگدمبا (جگت کی ماتا) جی کی بندنا کرتے ہیں۔ وہ سیتا جی سدا آنند مگن رہتی ہیں۔

دوہا۔ جاسُ کرپا کٹاچھ سُر چاہت چتوَنہ سوئے
رام پدارببند رتی کرت سبھاوہی کھوئے

جن آدی شکتی سیتا جی کی کرپا درشٹی کو برہما آدی دیوتا چاہتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ اُن کی طرف دیکھتیں بھی نہیں۔ وہ آدی شکتی جی اپنے ابھیمان کو چھوڑ کر شری رام چندر جی کے چرن کملوں میں سدا پریتی کرتی ہیں۔ ۲۴

چوپائی۔ سیوہیں سانوکول سب بھائی، رام چرن رتی اتی ادھکائی
پربھو مکھ کمل بلوکت رہہیں، کبہوں کرپال ہمہی کچھ کہہیں

سب بھائی شری رام جی کی مرضی موافق اُن کی سیوا کرتے ہیں۔ شری رام جی کے چرنوں میں بڑھ چڑھ کر اُن کا پریم ہے۔ وہ سدا پربھو کے کمل جیسے سندر مُکھ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ کرپالو شری رام جی ہمیں سیوا کرنے کی آگیا دیں۔

رام کرہیں بھرا تنہہ پر پریتی، نانا بھانت سکھاوہیں نیتی
ہرشت رہیں نگر کے لوگا، کرہیں سکل سُر دُرلبھ بھوگا

شری رام چندر جی بھی بھائیوں پر بڑی پریتی کرتے ہیں۔ انہیں طرح طرح کی نیتی کا اُپدیش کرتے رہتے ہیں۔ نگر کے لوگ سدا پرسن

رہتے ہیں اور دیوتاؤں کو بھی کٹھنتا سے پراپت ہونے والے بھوگوں کو بھوگتے ہیں ۔ ٢

اونسی بدھی ہی منا وت نہیں شری رگھوبیر چرن رتی جیہیں
دو سُت سُندر سیتا جائے ، لو کش بید پرانن گائے

وہ دن رات بھابھی سے پرارتھنا کرتے رہتے ہیں اور اُن سے شری رگھوویر جی کے چرنوں میں پریتی چاہتے ہیں ۔ لو اور کش دو پتر سیتا جی کو پیدا ہوئے ۔ جن کا ویدوں اور پرانوں نے ورنن کیا ہے ۔

دوؤ بجئی بنئی گُن مندر ، ہر پرتی بمب منہو اتی سُندر
دو دو سُت سب بھراتہ کیرے ، بھئے روپ گُن سیل گھنیرے

وہ دونوں ہی مشہور فاتح ، منکسر المزاج اور گنوں کے گھر ہیں اور بے حد خوبصورت ہیں ۔ مانو بھگوان کے ہی عکس سوروپ ہیں ۔ باقی بھائیوں کے بھی دو دو پتر پیدا ہوئے جو بڑے ہی سُندر گُن وان اور نیک سبھاؤ تھے ۔ ٣

دوہا ۔ گیان گرا گوتیت اج مایا من گُن پار !
سوئے سچدانند گھن کر نر چرت اُدار

جو بدھی ، بانی اور اندریوں سے پرے ہیں ۔ اجنما ہیں ۔ مایا من اور گنوں سے پرے ہیں ، وہ سچدانند گھن بھگوان اُتم منش لیلا کرتے ہیں ۔

بید پُران بسشٹ بکھانے ۔ سنہیں رام پدیپ سب جانیں
پراتہ کال سرجُو کر مجن ۔ بیٹھیں سبھا سندر دو ج سجن

صبح سویرے سرجو ندی میں اشنان کر کے برہمنوں اور نیک پرُشوں کے ساتھ بھگوان سبھا میں بیٹھتے ہیں گورو وشسٹ جی وید اور پرانوں کی کتھائیں کہتے ہیں اور سب کچھ جانتے ہوئے بھی سر گیہ مریادا پرشوتم رام بھلا ماتر شردھا سے سُنتے ہیں ۔ ١

انجنہ سمیت بھوجن کر ہیں ، دیکھ سکل جننی سکھ بھر ہیں
بھرت ستروہن دو نو بھائی ، سہت پون سُت اپبن جائی
بوجھہیں بیٹھ رام گُن گاہا ، کہہ ہنومان سمتی اوگاہا
سُنت بمل گُن اتی سکھ پاویں ، بہوری بہوری کر بنے ہلاویں

شری رام چندر جی کو ساتھ لے کر بھوجن کرتے ہیں ۔ اُنہیں دیکھ کر سبھی مائیں آنند سے بھر پور ہو جاتی ہیں ۔ بھرت جی اور شتروگھن جی دونوں بھائی ہنومان جی کے ساتھ باغیچوں میں جا کر اور وہاں بیٹھ کر شری رام جی کے گنوں کی کتھائیں پوچھتے ہیں ۔ اور ہنومان جی اپنی سُندر بدھی سے اُن گُنوں میں اپنے آپ کو کھو کر اُن کا ورنن کرتے ہیں ۔ شری رام چندر جی کے نرمل گنوں کو سُن کر دونوں بھائی بہت ہی پرسن ہوتے ہیں ۔ اور ہنومان جی سے بار بار بنتی کر کے اُن گنوں کی مہما کو سنتے ہیں ۔ ٢

سب کیں گرہ گرہ ہو ہیں پُرانا ، رام چرت پاون بدھ نانا
نر اور ناری رام گُن گانہیں ، کر ہیں دوس نسی جات نا جانہیں

نگر میں گھر گھر میں پرانوں اور بھگوان کی طرح طرح کی پوتر لیلاؤں کی کتھا ہوتی ہے ۔ پُرش اور استری سبھی شری رام چندر جی کا گن گان کرتے ہیں اور وہ سب آنند میں اتنے مگن رہتے ہیں کہ دن رات گزرتے اُنہیں معلوم نہیں ہوتے ۔ ٣

دوہا :۔ اودھ پُوری باسنہہ کر سُکھ سمپدا سماج
سہس سیش نہیں کہہ سکیں جہنہ نرپ رام براج

جہاں بھگوان شری رام چندر جی خود راجہ ہو کر شوبھا پا رہے ہوں اُس اودھ پُوری کے نواسیوں کے سُکھ اور خوشحالی کا ورنن تو ہزاروں شیش بھی نہیں کر سکتے ۔ ٢٦

چوپائی :۔ نارد آدی سنکادی منیشا ، درسن لاگ کوسلا دھیسا
دن پرتی سکل اجودھیا آوہیں ، دیکھ نگر برآگ بسراوہیں

نارد اور سنک آدی منیشور سب اودھ پتی شری رام جی کے درشن کے لئے ہر روز ایودھیا آتے ہیں اور اُس دیویہ نگری کو دیکھ کر ویراگیہ بھول جاتے ہیں ۔ ١

جات روپ منی رچت اٹاریں ، نانا رنگ رُچر گچ ڈھاریں
پُر چہو پاس کوٹ اتی سُندر ، رچے کنگورا رنگ رنگ بر

رتنوں سے جڑی ہوئی سنہری اٹاریاں ہیں ۔ ایک رنگ اور خوبصورتی کے ڈھانچے میں ڈھلی ہوئی اُن کی چھتیں ہیں ۔ نگر کے چاروں طرف سُندر چار دیواری ہے جس پر سُندر رنگ برنگے برج ہیں ۔ ٢

نو گرہ نکر انیک بنائی ۔ جن گھیری امراوتی آئی
مہی بہو رنگ رچت گچ کانچا ۔ جو بلوک منی برمن ناچا

مانو نو گرہوں نے بڑا بھاری لاؤ لشکر اکٹھا کر کے آ کر امراوتی کو گھیر لیا ہو ۔ زمین پر سڑکوں میں طرح طرح کے قیمتی پتھروں کے فرش

لگے ہوئے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر سرشٹھ منیوں کے من بھی موہے جاتے ہیں۔ ٣

ڈھول دھام اُوپر نبھ چمبت کلس منہوں روی سسی دُتی نندت
بہو منی رچت جھروکھا بھراجہیں، گرہ گرہ پرتی منی دیپ پراجہیں

اُجل محل اتنے اونچے ہیں کہ آکاش کو چوم رہے ہیں۔ محلوں پر کے کلش اپنی سندرتا سے مانو سورج چندرما کے پرکاش کا بھی نرادر کر رہے ہیں۔ بہت سے رتن جڑت جھروکے شوبھا پا رہے ہیں اور ہر ایک گھر میں منیوں کے دیپک شوبھا پا رہے ہیں۔ ٤

چھند:- منی دیپ راجہیں بھون بھراجہیں دیہری ودرم رچی
منی کھمبھ بھیت برنچی برچی کنک منی مرکت کھچی
سندر منوہر مندر ائت اجر رُچر پھٹک رچے
پرتی دوار دوار کپاٹ پرٹ بنائے بہو بجرنہہ کھچے

گھروں میں منیوں کے دیپک شوبھا پا رہے ہیں۔ مونگوں کی بنی ہوئی دہلیزیں چمک رہی ہیں۔ رتنوں سے جڑی ہوئی سونے کی دیواریں ایسی سندر ہیں مانو خود برہما جی نے اپنے ہاتھوں سے بنا سنوار کر رچائی ہوں۔ محل سندر اور منوہر ہیں۔ سندر سنگِ مرمر کے بنے ہوئے آنگن ہیں۔ ہر ایک گھر کے دروازے پر بہت سے تراشے ہوئے ہیروں سے جڑے ہوئے سونے کے کواڑ ہیں۔

دوہا۔ چارو چتر سالا گرہ گرہ پرتی لکھے بنائے
رام چرت جے نرکھ منی تے من لیہیں چرائے

گھر گھر میں سندر چتر شالائیں (تصویر گھر) ہیں۔ جن میں شری رام جی کے چرتر بڑی سندرتا کے ساتھ سنوار کر بنائے ہوئے ہیں۔ جو دیکھنے پر منی لوگوں کے چت کو للچا لیتے ہیں۔ ٢٧

چوپائی۔ سمن باٹکا سبہیں لگائیں، بِبِدھ بھانت کر جتن بنائیں
لتا للت بہو جات سہائیں، پھولہیں سدا بسنت کہ نائیں

سبھی لوگوں نے الگ الگ قسموں کی پھلواڑیاں بنا کر سنوار کر لگا رکھی ہیں۔ جن میں بہت سی قسموں کی سندر منوہر بیلیں سدا بسنت کی طرح پھولتی رہتی ہیں۔

گنجت مدھکر مکھر منوہر، مارُت تری بدھ سدا بہہ سندر
ناناکھگ بالکنہہ جیائے، بولت مدھر اُڑات سہائے

جن پر منوہر شبد سے بھونرے گنجار کرتے ہیں۔ سدا تینوں پرکار کی سندر وایو چلتی رہتی ہے۔ بچوں نے طرح طرح کے پنچھی پال رکھے ہیں۔ جو میٹھے سُر سے چہچہاتے ہیں۔ اور جب اُڑتے ہیں۔ تو بہت ہی سندر لگتے ہیں۔ ٢

مور ہنس سارس پاراوت، بھونن پر سوبھا اتی پاوت
جہہ تہہ دیکھہیں نج پرچھائیں، بہو بِدھی کوجہیں نرت کرائیں

مور ہنس سارس اور کبوتر گھروں کے اوپر بڑی ہی شوبھا پاتے ہیں۔ وہ پنچھی ادھر اُدھر شفاف چھتوں اور دیواروں میں جب اپنے سایہ کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت پکار سے میٹھی تان سے چہچہاتے ہیں اور خوشی میں ناچتے ہیں۔ ٣

سُک سارِکا پڑھاوہیں بالک، کہہو رام رگھوپتی جن پالک
راج دوار سکل بِدھی چارو، بیتھیں چوہٹ رُچر بجارو

بالک طوطے اور مینا کو پڑھاتے ہیں۔ کہ کہو "رام" "رگھوپتی" "جن پالک" "راج دوار" سب پرکار سے سندر ہے۔ گلیاں، چوراہے اور بازار بھی سندر ہیں۔ ٤

چھند

بازار رُچر نہ بنے برنت بستو بنو گتھ پایئے
جہہ بھوپ رما نواس تہہ کی سمپدا کیے گایئے
بیٹھے بجاج صراف بنک انیک منہوں کبیر تے
سب سُکھی سب سچرت سندر ناری نر سسو جرٹھ جے

بازار اتنے سندر ہیں کہ اُن کی سندرتا کا ورنن کرتے نہیں بنتا۔ وہاں چیزیں بغیر ہی دام کے مِل جاتی ہیں۔ جہاں خود لکشمی پتی بھگوان شری رام چندر جی راجہ ہوں وہاں کی سمپتی کا ورنن کس طرح ہو سکتا ہے۔ بزاز، صراف وغیرہ بیوپاری بیٹھے ہوئے ایسے جان پڑتے ہیں۔ مانو بہت سے کبیر ہوں، استری و پرش، بچے اور بوڑھے جو بھی ہیں۔ وہ سب سندر، سداچاری اور سُکھی ہیں۔

دوہا:- اُتر دسی سرجو بہہ نرمل جل گمبھیر
باندھے گھاٹ منوہر سولپ پنک نہیں تیر

اُتر کی طرف سرجو ندی بہہ رہی ہے۔ جس کا جل نرمل اور گہرا ہے اُس پر منوہر گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ کناروں پر ذرا بھر

بھی کبھی چِٹر دیکھنے میں نہیں آتا ۔ ۲۸

چوپائی:۔ دُور پھر اک رچِر سو گھاٹا ، جہنہ جل پینہیں باجی گج ٹھاٹا
پنی گھٹ پرم منوہر نانا ، تہاں نہ پُرش کرہیں اسنانا

کچھ دُوری پر ایک الگ سُندر گھاٹ ہے ۔ جہاں گھوڑوں اور ہاتھیوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ پانی پیا کرتے ہیں ۔ جل بھرنے کے لیئے بہت سے الگ سُندر گھاٹ ہیں ۔ جو دیکھنے میں بڑے ہی منوہر ہیں ۔ وہاں پُرش نہاتے ہیں ۔ ۱

راج گھاٹ سب بِدھی سُندر بر ، مجّہیں تہاں برن چارؤ نر
تیر تیر دیونہہ کے مندر ، چہُنْ دِشی تِنہ کے اُپبن سُندر

راج گھاٹ سب پرکار سے سُندر اور اُتم ہے ۔ جہاں چار ورنوں کے پُرش اشنان کرتے ہیں ۔ سرجو کے کنارے دیو مندر ہیں ۔ جن کے چاروں طرف سُندر باغیچے ہیں ۔ ۲

کہُنہ کہُنہ سرِتا تیر اُداسی ، بسہیں گیان رت مُنی سنیاسی
تیر تیر تُلسکا سُہائی ، برِند برِند بہُہ مُنِنہ لگائی

کہیں کہیں سرجو کے کنارے پر اُداسین ، گیان وان ، مُنی اور سنیاسی رہتے ہیں ۔ تُلسی کے بہت سے سُندر پودے مُنیوں نے کنارے پر لگا رکھے ہیں ۔ ۳

پُر شوبھا کچھ برن نہ جائی ، باہیر نگر پرم رُچرائی
دیکھت پُری اکھل اگھ بھاگا ، بن اُپبن باپکا تڑاگا

نگر کی شوبھا تو کہی ہی نہیں جا سکتی ۔ نگر کے باہر بھی بہت سُندرتا ہے ۔ اس پُوری کے درشن کرتے ہی سارے پاپ بھاگ جاتے ہیں ۔ وہاں بن باغیچے باؤلیاں اور تالاب شوبھا پا رہے ہیں ۔ ۴

چھند:۔ باپیں تڑاگ انوپ کوپ منوہرایت سوہہیں
سوپان سُندر نیر نِرمل دیکھ سُر مُنی موہہیں
بہُہ رنگ کنج انیک کھگ کوجہیں مدھپ گنجاہیں
آرام رمیہ پِک آدی کھگ کُل جن پُہنک ہنکارہیں

بے مثال سُندر باؤلیاں ، تالاب اور کنوئیں شوبھا دے رہے ہیں ۔ جن کی سُندر سیڑھیوں اور نِرمل جل کو دیکھ کر دیوتا اور مُنی بھی موہت ہو جاتے ہیں ۔ انیک رنگ کے کمل تالابوں میں کھلے ہوئے ہیں ۔ بہت سے پنچھی چہچہا رہے ہیں اور بھونرے گُنجار کر رہے ہیں ۔ بے حد دلکش باغیچے کوئل وغیرہ پنچھیوں کی سُندر آواز سے مانو راہگیروں کو بُلا رہے ہیں ۔

دوہا:۔ رمانا تھ جہنہ راجا سو پُر برن کہ جائی
انیماوک سُکھ سمپدا رہیں اودھ سب چھائی

خود لکشمی کے سوامی جہاں کے راجہ ہوں ۔ اُس نگر کی شوبھا کا ورنن کس طرح کیا جا سکتا ہے ؟ انیما آدی سِدھیاں اور سب سُکھ سمپتی اجودھیا میں چھا رہی ہے ۔ ۲۹

چوپائی:۔ جہنہ تہنہ نر رگھوپتی گن گاویں ، بیٹھ پرسپر اِہی سکھاویں
بھجہُ پرنت پرتپال رام ہی ، شوبھا شیل روپ گن دھام ہی

لوگ اِدھر اُدھر شری رگھوناتھ جی کے گُن گاتے ہیں اور بیٹھ کر آپس میں ایک دُوسرے کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ شرنا گتوں کی پالنا کرنے والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کرو ۔ شوبھا شیل رُوپ اور گُنوں کے بھنڈار شری رام جی کو بھجو ۔ ۱

جلج بلوچن سیامل گات ہی ، پلک نین اِو سیوک ترات ہی
دھرت سر رُچر چاپ تُونیر ہی ، سنت کنج بن روی رنو دھیر ہی

کمل نین شیام شریر شری رام جی کا بھجن کرو ۔ جو اپنے سیوکوں کی اس طرح رکشا کرتے ہیں جس طرح کہ پلکیں آنکھوں کی ، اُن شری رام جی کا بھجن کرو ۔ سنت رُوپی کمل بن کے لیئے سُوریہ رُوپی رندھیر شری رام جی کا بھجن کرو ۔ ۲

کال کرال بیال کھگ راج ہی ، نمت رام کام ممتا جہی
لوبھ موہ مرگ جوتھ کرات ہی ، منسج کری ہری جن سُکھدات ہی

کال رُوپی وکرال سانپ کو کھا ڈالنے والے شری رام رُوپی گُرڑ جی کو بھجو ۔ نِشکام بھاؤ سے پرنام کرتے ہی ممتا کا ناش کرنے والے شری رام جی کو بھجو ۔ لوبھ ، موہ رُوپی پشوؤں کی ٹولیوں کے ناش کرنے والے شری رام رُوپی بھیل کو بھجو ۔ کام دیو رُوپی ہاتھی کے لیئے سنگھ رُوپ اور بھگتوں کو سُکھ دینے والے شری رام جی کو بھجو ۔ ۳

سنسیہ سوک نبڑ تم بھانو ہی ، دنج گہن گھن دہن کرسانو ہی
جنک سُتا سمیت رگھوبیر ہی ، کس نہ بھجہُ بھنجن بھو بھیر ہی

سنشیہ اور شوک رُوپی گھنے اندھکار کو ناش کرنے والے سُوریہ رُوپ شری رام جی کو بھجو ۔ راکشس رُوپی گھنے بن کو بھسم کرنے

والے اگنی سرُوپ شری رام جی کو بھجو۔ جنم مرن کے بھئے کو ناش کرنے والے شری جانکی جی سمیت شری رگھوویر جی کا بھجن کیوں نہیں کرتے ہو؟ ۴

بھُو بِاسنا مسک ہم راسی ہی، سدا ایک رس اج اناسی ہی
مُنی رنجن بھنجن مہی بھاری، تُلسی داس کے پربھُو ہی اواہی

بہت سے واسنا رُوپی مچھروں کے ناش کرنے والے شری رام رُوپی برف کے ڈھیر کو بھجو، سدا ایک رس اجنما اوناشی پربھُو شری رام جی کو بھجو۔ منیوں کو آنند دینے والے اور دھرتی کے بھار کو دُور کرنے والے شری رام جی کو بھجو۔ تُلسی داس کے دیالو پربھُو شری رام جی کو بھجو۔ ۵

دوہا:۔ ایہی بدھی نگر ناری نر کرہیں رام گُن گان!
سانُوکُول سب پر رہہیں سنتت کرپا ندھان

اس پرکار نگر کے استری پُرش شری رام جی کے گُن گان کرتے ہیں۔ اور کرپاندھان شری رام جی سدا سب پر پرسنّ رہتے ہیں۔ ۳۰

چوپائی:۔ جب تے رام پرتاپ کھگیسا، اُدت بھئو اتی پربل دنیسا
پُور پرکاس رہیو تہوں لوکا، بہتیہ سُکھ بہتن من سوکا

کاک بھشُنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے پنچھی راج گرُڑ جی! جب سے رام پرتاپ رُوپی مہان تیجسوی سُوریہ طلوع ہوا ہے۔ تب سے تینوں لوکوں میں پُورن پرکاش بھر گیا ہے۔ اس سے بہت سے جیوؤں کو سُکھ اور بہت سے جیوؤں کے من میں شوک ہوا۔ ۱

جنہہ سوک تے کہیؤں بکھانی، پرتھم اَبِدیا نسا نسانی
اگھ اُلوک جہہ تہہ لُکانے، کام کرودھ کیرو سکچانے

جن جیوؤں کو شوک ہوا اُن کا بیان کرتا ہوں۔ چاروں طرف پرکاش بڑھنے سے پہلے تو اگیان رُوپی اندھیری رات کا ناش ہوا۔ پاپ رُوپی اُلّو جدھر اُدھر چھپ گئے۔ اور کام کرودھ رُوپی کمُدنیاں مُرجھا گئیں۔ ۲

بِبِدھ کرم گُن کال سُبھاؤ، اے چکور سُکھ لہہیں نہ کاؤ
مَتسر مان موہ مد چورا، انہہ کر ہُنر نہ کونہوں اورا

بھانت بھانت کے کرم، گُن، اکال اور سُبھاؤ یہ چکور ہیں۔ جو شری رام رُوپی سُوریہ کے پرکاش میں کبھی سُکھ نہیں پاتے حسد، مان، موہ اور اہنکار رُوپی چوروں کی رام رُوپی سُوریہ کے پرکاش میں دال نہیں گلتی۔ ۳

دھرم تڑاگ گیان بگیانا، اے پنکج بکسے بدھی نانا
سُکھ سنتوش براگ بِبیکا، بِگت سوک اے کوک انیکا

دھرم رُوپی تالاب میں گیان وگیان رُوپی طرح طرح کے کمل کھل اُٹھے۔ سُکھ، سنتوش، ویراگیہ اور وویک رُوپی بہت سے چکوے شوک رہت ہو گئے۔ ۴

دوہا:۔ یہ پرتاپ ربی جا کیں اُر جب کرے پرکاس
پچھلے باڑھہیں پرتھم جے کہے تے پاوہیں ناس

جس کے ہردے میں یہ شری رام پرتاپ رُوپی سُوریہ پرکاش کرتا ہے۔ اُن کے ہردے میں دھرم، گیان، وگیان، سُکھ، سنتوش، ویراگیہ اور وویک بڑھ جاتے ہیں۔ اور پہلے کہے ہوئے اودیا، پاپ، کام، کرودھ، کرم، کال، گُن، سُبھاؤ، حسد آدی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ۳۱

چوپائی:۔ بھرتادک سمیت رام ایک بار، سنگ پرم پریہ پون کُمارا
سُندر اُپبن دیکھن گئے، سب ترُو کُسُمت پلّو نئے

ایک بار بھائیوں سمیت شری رام چندر جی پرم پیارے پون کُمار شری ہنومان جی کو ساتھ لئے سُندر باغیچہ دیکھنے گئے۔ وہاں کے سارے درخت پھُولے ہوئے تھے اور اُن میں نئے نئے اور کونپلیں نکلی ہوئی تھیں۔ ۱

جان سمے سنک ادک آئے، تیج پنج گُن سیل سُہائے
برہمانند سدا لے لینا، دیکھت بالک بہُو کالینا

موقع غنیمت جان کر سنک آدی مُنی آئے۔ جو تیج کے ڈھیر سُندر گُن اور شیل والے ہیں۔ وہ سدا برہم آنند میں ڈوبے رہتے ہیں۔ دیکھنے میں تو وہ بالک ہی جان پڑتے ہیں لیکن وہ بڑی عمر کے ہیں۔ ۲

رُوپ دھرے جنُ چاریؤ بیدا، سمدرسی مُنی بِگت بھیدا
آسا بسن بیسن یہ تِنہہ ہیں، رگھوپتی چرت ہوئے تہہ سُنہیں

اُن کا رُوپ کیا ہی سُندر ہے۔ مانو بھاؤں ویدہی منش شریر دھارن کئے ہوئے ہوں یہ وہ مُنی کسم پدرشی ہیں اور اُن کا بھید بھاؤ بالکل دُور ہو گیا ہے۔ اُن کا جو پربھو پر وشواس ہے۔ مانو وہی اُن کے بستر ہیں۔ جہاں شری رگھوناتھ کی لیلاؤں کی سُندر کتھا ہوتی ہے۔ وہاں جاکر وہ اپنے من دے ہی سُنتے ہیں۔ بس ایک ماتر اُس کو ہی تنقل رہتا ہے۔ ۳

تہاں رہے سنک آدی بھوانی ، جہہ گھٹ سمبھو مُنی بر گیانی
رام کتھا مُنی بر بہہ برنی ، گیان جونی پاوک جمے ارنی

شِو جی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی! ایک سمے سنک آدی مُنی اگست مُنی کے آشرم میں رہتے تھے۔ سر شیٹھ مُنی اگست جی نے شری رام جی کی لیلاؤں کی بہت سی کتھائیں کہی تھیں جو اَرنی لکڑی کے سمان گیان رُوپی اگنی کو پیدا کرتی ہیں۔ ۴

دوہا: دیکھہ رام مُنی آوت ہرشِ ڈنڈوت کینہے
سواگت پُوچھہ پیت پٹ پربھو بیٹھن کنہ دینہے

سنک آدی مُنیوں کو آتے دیکھ کر شری رام چندر جی نے پرسن ہو کر ڈنڈوت کی اور اُن کا سواگت کر کے اُن کی خیریت پوچھ کر پربھو نے بیٹھنے کے لئے اپنا پیتامبر بچھا دیا۔ ۳۲

چوپائی: کینہہ ڈنڈوت تینوں بھائی ، سہت پون سُت سکھ ادھکائی
مُنی رگھوپتی چھبی اتُل بلوکی ، بھئے مگن من سکے نہ روکی

پھر ہنومان جی سمیت تینوں بھائیوں نے ڈنڈوت کی۔ سب کو بڑا آنند ہو رہا ہے، مُنی رگھوناتھ جی کی بے مثال شوبھا کو دیکھ کر اُسی میں مگن ہو گئے۔ وہ من کو روک نہ سکے۔ ۱

سیامل گات سروُرہ لوچن ، سُندرتا مندر بھو موچن
ایک ٹک رہے نمیش نہ لاوہیں ، پربھو کر جوڑیں سیس نواوہیں

سنسار بندھن سے چھڑانے والے شیام شریر کمل نین سُندرتا کے دھام شری رام چندر کو مُنی ٹکٹکی لگائے سکتے کی حالت میں کھڑے دیکھتے رہ گئے۔ وہ آنکھوں کی پلک بھی نہیں مارتے اور پربھو ہاتھ جوڑ کر سر جھکا رہے ہیں۔ ۲

تنہہ کے دسا دیکھ رگھوبیرا ، سرَوت نین جل پلک سریرا
کر گہہ پربھو مُنی بر بیٹھارے ، پرم منوہر بچن اُچارے

اُن کی پریم مگن دشا کو دیکھ کر شری رگھوناتھ جی کی آنکھوں سے پریم آنسو بہنے لگے اور اُن کا شریر پُلکت ہو گیا۔ اس کے بعد پربھو نے ہاتھ پکڑ کر شریشٹھ مُنیوں کو بٹھایا اور پرم منوہر بچن کہے۔ ۳

آج دھنیہ میں سُنہو مُنیسا ، تمہرے درس جاہیں اگھ کھیسا
بڑے بھاگ پائب ست سنگا ، بنہیں پریاس ہوہیں بھو بھنگا

ہے مُنیشور! سُنئے۔ آج میں دھنیہ ہوں۔ آپ کے درشن کر کے میرے سارے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ ست سنگ بڑے ہی اچھے بھاگ سے ملتا ہے۔ جس سے بنا ہی یوگ آدی سخت محنتوں کے سنسار بندھن چھوٹ جاتا ہے۔ ۴

دوہا: سنت سنگ اپبرگ کر کامی بھو کر پنتھ
کہہیں سنت کبی کوبد شرتی پُران سد گرنتھ

سنتوں کا ست سنگ مُکتی کا مارگ ہے اور کامی پُرشوں کا سنگ جنم مرن کے بندھن میں ڈالنے والا مارگ ہے۔ سنت، کوی، پنڈت اور وید پُران سد گرنتھوں کا ایسا ہی مت ہے۔ ۳۳

چوپائی: سُن پربھو بچن ہرش مُنی چاری ، پُلکت تن استُتی انوساری
جے بھگونت اننت انامے ، انگھ انیک ایک کرُونامے

پربھو کے بچن سُن کر چاروں مُنی پرسن ہو کر پُلکت شریر سے اُن کی اُستُتی کرنے لگے۔ ہے بھگوان! آپ کی جے ہو۔ آپ اننت نروکار نشپاپ، انیک رُوپوں میں پرگٹ ہونے پر بھی ایک اور دیا کے بھگوان ہیں۔ ۱

جے نرگُن جے جے گن ساگر ، سُکھ مندر سُندر اتی ناگر
جے اندرا رمن جے بھو دھر ، انوپم اج انادی سوبھاکر

ہے نرگُن آپ کی جے ہو۔ اے گُنوں کے سمندر آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ آپ سُکھ کے گھر سُندر اور مہا چتر ہیں۔ ہے لکشمی پتی! آپ کی جے ہو۔ ہے پرتھوی کو دھارن کرنے والے پربھو! آپ کی جے ہو۔ آپ لاثانی، اجنما، انادی اور شوبھا کے خزانہ ہیں۔ ۲

گیان ندھان امان مان پرد ، پاون سُجس پُران بید بد
تگیہ کرتگیہ اگیتا بھنجن ، نام انیک انام نرنجن

آپ گیان کے بھنڈار ہیں، مان سے رہت ہیں، دوسروں کو بڑائی دینے والے ہیں۔ وید اور پُران آپ کے پوتر سُندر

بیتی کا گن گان کرتے ہیں ۔ آپ تتو کے جاننے والے ہیں ۔ دوسروں
کی سیوا کا بدلہ چکانے والے ہیں ۔ اگیان کو ناش کرنے والے ہیں
ہے مایا اتیت ! آپ کے اننت نام ہیں ۔ لیکن واستو میں آپ
سب ناموں سے پرے ہیں ۔ ۲

سرب سرب گت سرب اُر الئے ، بس سی سدا ہم کہنہ پرپالئے
دُوند بپتی بھو پھند بھنجئے ، ہر دی بس رام کام مد گنجئے

آپ وشو رُوپ ہیں ۔ سروویاپک ہیں ۔ اور سب کے ہردے
آکاش میں بسنے والے انترجامی پربھو ہیں ۔ آپ ہماری رکشا کیجئے ۔
سُکھ دُکھ ، جنم مرن ، لابھ ہانی آدی دُوندوں کے پھندے کو کاٹ
ڈالئے اور ہمارے ہردوں میں بس کر کام مد اہنکار کا ناش کیجئے

دوہا :۔ پرمانند کرپا ایتن من پری پُورن کام
پریم بھگتی انپایینی دیہو ہمہی شری رام

آپ پرمانند سروپ ، کرپا کے گھر اور من کی کاماؤں
کو پورا کرنے والے ہیں ۔ ہے شری رام جی ! ہم کو اپنی سُنھر اور دُرلبھ
پریم بھگتی دیجئے ۔ ۳۴

چوپائی :۔ دیہو بھگتی رگھوپتی اتی پاونی ، تری بدھ تاپ بھو داپ نساونی
پرنت کام سُر دھینو کلپتر و ، ہوئے پرسن دیجئے پربھو یہ بر دو

ہے رگھوناتھ جی ! آپ ہمیں بہت ہی پوتر کرنے والی اور تینوں
پرکار کے تاپوں سے چھڑانے والی اور سنسار کے آواگون کو نشٹ کرنے
والی بھگتی دیجئے ۔ ہے شرناگتوں کی کاماؤں کو پورا کرنے والے
کام دھینو رُوپ اور کلپ برکش سروپ پربھو ! پرسن ہو کر آپ
ہمیں یہ وردان دیجئے ۔

بھو بارِدھی کمبھج رگھونایک ، سیوت سُلبھ سکل سُکھ دایک
من سمبھو دارُن دُکھ دارئے ، دین بندھو سمتا بستارئے

ہے رگھوناتھ ! سنسار ساگر کو سکھا ڈالنے والے آپ
اگست مُنی ہیں ۔ سیوا کرنے میں آپ سُلبھ ہیں اور سب سُکھوں کے
دینے والے ہیں ۔ ہے دین بندھو ! من میں پیدا ہوئے بھاری دُکھوں
کا ناش کیجئے اور ہمارے انتر کرن میں سم درشٹی کے بھاؤ کو بڑھائیے

آس تراس ارشادی نوارک ، بنے بیک برتی استارک
بھوپ مولی منی منڈن دھرنی ، دیہی بھگتی سنسرتی سر ترنی

آپ نے بھوگ کی کامنا ، ایرکھا اور حسد وغیرہ بُرے بھاؤں
کو بڑھانے والے ہیں سب راجاؤں کے سرتاج ! ہے پرتھوی کے
شرنگار شری رام جی ! جنم مرن کے انادی پرواہ رُوپی ندی کے
لئے ناؤ سروپ اپنی بھگتی ہمیں دیجئے ۔ ۳

مُنی من مانس ہنس نرنتر ، چرن کمل بندت اج شنکر
رگھوکل کیتو سیتو سُرتی رچھک ، کال کرم سبھاؤ گن بھچھک

ہے مُنیوں کے من رُوپی مانسروور میں سدا نواس کرنے والے
ہنس رُوپ پربھو ! برہما اور شو جی بھی آپ کے چرن کملوں کی
بندنا کرتے ہیں ۔ آپ رگھوکل کے کیتو اور وید مریادا کی رکشا کرنے
والے ہیں ۔ کال ، کرم ، سبھاؤ اور گُن آدی بندھنوں کا ناش کرنے
والے ہیں ۔ ۴

تارن ترن ہرن سب دوشن ، تُلسی داس پربھو تری بھون بھوشن
آپ ترن تارن (خود ترے ہوئے اور دوسروں کو تارنے والے)
ہیں اور سب دوشوں کو دور کرنے والے ہیں ۔ آپ تُلسی داس جی کے
پربھو ہیں اور تینوں لوکوں کا شرنگار ہیں ۔ ۵

دوہا :۔ بار بار استُتی کر پریم سہت سر نائے
برہم بھون سنک آدی گے اتی ابھیشٹ بر پائے

پریم کے ساتھ بار بار پربھو کی استُتی کر کے اور سر نوا کر اور اپنا
من چاہا وردان پا کر سنک آدی مُنی برہم لوک کو گئے ۔ ۳۵

چوپائی :۔ سنک آدک بدھی لوک سدھائے ، بھراتنہ رام چرن سر نائے
پُوچھت پربھوہی سکل سکچاہیں ، چتوہیں سب مارُت سُت پاہیں

سنک آدی مُنی برہم لوک کو جب چلے گئے تب بھائیوں
نے شری رام جی کے چرنوں میں سر نوائے ۔ سب بھائی پربھو سے
پُوچھتے ہوئے ہچکچاتے ہیں ۔ اس لئے سب ہنومان جی کی طرف
دیکھ رہے ہیں ۔ ۱

سُنی چہہیں پربھو مُکھ کے بانی ، جو سُن ہوئے سکل بھرم ہانی
انترجامی پربھو سبھ جانا ، پُوچھت کہہو کاہ ہنومانا

وہ پربھو کے مکھاربند سے کچھ سننا چاہتے ہیں جسے سُن کر
سارے بھرموں کا ناش ہو جاتا ہے ۔ انترجامی پربھو شری رام جی اُن
سب کے دل کی بات جان گئے اور ہنومان جی سے پُوچھنے لگے

کہو ہنومان! کیا بات ہے؟

جور پانی کہہ تب ہنومنتا، سنہو دین دیال بھگونتا

ناتھ بھرت کچھ پوچھن چہہیں، پرشن کرت من سکچت اہہیں

تب ہنومان جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے دین دیال بھگوان!

سُنیئے، ہے سوامی! بھرت جی آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں لیکن

پرشن کرتے ہوئے آپ کے سامنے لجاتے (شرماتے) ہیں۔ ۳

تمہہ جانہو کپی مور سبھاؤ، بھرت ہی موہی کچھ انتر کاؤ

سُن پربھو بچن بھرت گہے چرنا، سُنہو ناتھ پرنتار تی ہرنا

بھگوان شری رام جی نے کہا ہے ہنومان! تم میرے سبھاؤ

کو جانتے ہی ہو۔ مجھ میں اور بھرت میں کچھ بھی بھید نہیں ہے۔ پربھو

کے بچن سنکر بھرت جی نے اُن کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے ناتھ!

ہے شرناگتوں کے دُکھوں کو مٹانے والے! سُنیئے۔

دوہا:۔ ناتھ نہ موہی سندیہ کچھ سپنے ہوں سوک نہ موہ

کیول کرپا تمہاری ہی کرپا نند سندوہ ۵

ہے ناتھ! نہ تو مجھے کوئی شنکا ہے اور نہ ہی کبھی سپنے میں

بھی شوک اور موہ ہے۔ ہے کرپا اور آنند کے بھنڈار! یہ صرف آپ

کی کرپا کا ہی پھل ہے۔ ۳۶

چوپائی:۔ کرؤں کرپاندھی ایک ڈھٹھائی، میں سیوک تم جن سکھدائی

سنتنہ کے مہما رگھورائی، بہو بدھی بید پرانہہ گائی

تو بھی ہے کرپاندھان! میں آپ سے ایک بات پوچھنے کی

گستاخی کرتا ہوں میں سیوک ہوں اور آپ سیوک کو سکھ دینے والے

ہیں۔ ہے رگھوناتھ جی! وید اور پرانوں نے سنتوں کی مہما بہت

طرح سے گائی ہے۔

شری مکھ تمہہ پنی کینہ بڑائی، تنہہ پہ پربھو ہی پریتی ادھکائی

سُنا چہہؤ پربھو تنہہ کر لچھن، کرپا سندھو گن گیان بچچھن

آپ نے بھی اپنے شری مکھ سے اُن کی بڑائی کی ہے اور ہے

پربھو! اُن پر آپ کا پریم بھی بہت ہے۔ ہے سوامی! میں اُن کے

لکشن (صفات) سُننا چاہتا ہوں۔ آپ کرپا کے سمندر ہیں اور گُن

اور گیان میں ماہر پنڈت ہیں۔ ۲

سنت اسنت بھید بلگائی، پرنتپال موہی کہہو بجھائی

سنتنہ کے لچھن سنو بھرانا، اگنت شرتی پران بکھیاتا

ہے شرناگتوں کی پالنا کرنے والے، سنت اور اسنت دونو

کے بھید الگ الگ کر کے مجھے سمجھایئے۔ شری رام جی نے کہا۔ ہے

بھائی! سنتوں کے گُن بے شمار وید اور پرانوں میں کہے گئے ہیں۔ ۳

سنت اسنتنہ کے اس کرنی، جمے کُٹھار چندن آچرنی

کاٹے پرسُ ملے سنو بھائی، نج گن دیئے سگندھ بسائی

سنتوں اور اسنتوں کی کرنی ایسی ہے جیسے کلہاڑے اور چندن کا

آچرن (عمل) ہوتا ہے۔ ہے بھائی سنو! کلہاڑا اپنے کٹھور سبھاو کے

کارن چندن کو کاٹتا ہے لیکن چندن اپنے سادھو سبھاو وش اُس

کلہاڑے کو اپنا گُن دے کر اُس کے بھی خوشبو لگا دیتا ہے۔ ۴

دوہا:۔ تاتے سر سبنہ چڑھت جگ ولبھ شری کھنڈ

انل داہی پیٹت گھن ہی پرسُ بدن یہ ڈنڈ

اسی گُن کے کارن چندن دیوتاؤں کے سروں پر چڑھتا

ہے اور سب کو پیارا لگتا ہے اور شری کھنڈ کہلاتا ہے اور کلہاڑے

کے منہ کو یہ ڈنڈ ملتا ہے کہ اُس کو آگ میں تپا کر پھر گھنوں سے پیٹتے

ہیں۔ ۳۷

چوپائی:۔ بشے الپٹ سیل گناکر، پر دُکھ دُکھ سکھ سکھ دیکھے پر

سم ابھوت رپو بمد براگی، لوبھا مرش ہرش بھے تیاگی

سنت وشیوں میں لپت نہیں ہوتے۔ شیل اور شبھ گنوں

کی کھان ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دُکھ سے دُکھی اور دوسروں کے

سُکھ سے سُکھی ہوتے ہیں۔ وہ سب سے ہی سمان بھاو سے پریم کرتے

ہیں۔ وہ کسی کو اپنا دُشمن نہیں سمجھتے، اُن میں اہنکار نہیں ہوتا۔ وہ ورکت

ہوتے ہیں۔ لوبھ، کرودھ، ہرش اور ڈر سے رہت ہوتے ہیں!

کومل چت دینہہ پر دایا، من بچ کرم مم بھگتی امایا

سب ہی مان پرد آپ امانی، بھرت پران سم مم تے پرانی

وہ بڑے نرم سبھاو ہوتے ہیں۔ دین دُکھیوں پر دیا کرتے

ہیں۔ من، بچن اور کرم سے شردھا رکھتے ہوئے وہ میری بھگتی کرتے

ہیں۔ سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن خود مان اور بڑائی سے رہت

ہیں۔ ہے بھرت! ایسے سادھو پُرش مجھے پرانوں کے سمان

پیارے ہیں۔ ۲

جگت کام مم نام برائن، سانتی رتی ہتی مدنا ئین
سیتلتا سُرنتا مشتری، ادوج بد پریتی دہرم جنیتری

وُہ سب کاموں سے رہت ہوکر میرے ہی نام کے آسرے رہتے ہیں۔ شانتی (بیراگیہ، ملائمت اور پرسنتا) سنتوش (صبر استلی) کے گھر میں رہتے ہیں۔ اُن میں شیتلتا (سنجیدگی) سہر لتا (سادگی) اور سب کے تئیں متر بھاو ہوتا ہے اور وید ذات برہمنوں کے چرنوں میں پریتی رکھتے ہیں۔ جو کہ دہرم کی ماتا ہے۔ ۲۔

لے سب تجیّن نہیں جاش گار، جانہیں ہوناٹ سنت بنشت چُھر
سسیم دم نیم نیتی نہیں ڈولہیں، پُرش بچن کبہوں نہیں بولہیں

جس کے آٹھ گُن ہیں پرگٹ رہتے ہیں۔ اُس کو سدا ایسا سنت جانو جو شم (من پر قابو پانا) دم (اندریوں پر قابو پانا) نیم اور نیتی (دہرم مریادا) سے کبھی ڈانوا ڈول نہیں ہوتے۔ اور مُکھ سے کبھی کٹھور بچن نہیں کہتے۔ ۳۔

دوہا:- نِندا اُستتی اُبھے سم ممتا مم پد کنج
تے سجن مم پران پریہ گُن مندر سکھ پنج

جو دُوسروں سے اپنی بڑائی سُنتے جانے پر خوش نہیں ہوتے اور نِندا کی جانے پر من میں کرودھ نہیں کرتے۔ دونوں حالتوں میں (مان اور اپمان) میں سم بھاو رکھتے ہیں۔ اور میرے چرن کملوں میں بے حد پریتی کرتے ہیں۔ وہ گُنوں کے گھر اور سُکھ کے دھیر ہیں ایسا پُرش مجھے پرانوں سے سمان پیارے ہیں۔ ۳۸

چوپائی:- سُنہو اسنتہہ کر سبھاؤ، بھُولہوں سنگتی کر یئے کاؤ
تنہہ کر سنگ سدا دُکھدائی، جیسے کپل ہی گھالے ہرہائی

اب دُشٹوں کا سبھاؤ سُنو۔ کبھی بھُول کر بھی اُن کی صحبت نہ کرنا اُن کی صحبت سدا دُکھ دینے والی ہوتی ہے۔ جیسے ہرہائی (بُری نسل کی گئے) گائے کپلا (اچھی نسل کی گئے) گائے کو اپنے سنگ (صحبت) سے نشٹ کر ڈالتی ہے۔

کھلنہہ ہردے اتی تاپ بسیشی، جرہیں سدا پر سمپتی دیکھی
جہہ کہہ نِندا سُنہیں پرائی، ہرشہیں منہو پری ندھی پائی

دُشٹوں کے من میں بہت جلن رہتی ہے۔ وہ دُوسروں کی خوشحالی کو دیکھ کر سدا جلتے رہتے ہیں۔ جہاں کہیں دُوسرے کی نِندا سُن پاتے ہیں وہاں ایسے خوشی سے اُچھل پڑتے ہیں۔ مانو راستہ میں پڑا ہوا دھن کا خزانہ مل گیا ہو۔ ۲

کام کرودھ مد لوبھ پرائن، نردے کپٹی کُٹل ملائین
ویر اکارن سب کاہُو سوں، جو کر ہت انہت تاہُو سوں

وہ کام کرودھ، لوبھ اور اہنکار میں ہی سدا ڈوبے رہتے ہیں بے رحم، دھوکے باز، مکار اور پاپیوں کے گھر ہوتے ہیں۔ بلاوجہ ہی سب سے ویر بھاو رکھتے ہیں۔ جو اُن کی بھلائی بھی کرے۔ اُس کے ساتھ بھی وُہ بُرائی ہی کرتے ہیں۔ ۳

جھوٹھے لینا جھوٹھے دینا، جھوٹھے بھوجن جھوٹھ چبینا
بولہیں مدھر بچن جیسے مورا، کھائے مہا اہی ہردے کٹھورا

اُن کا لین دین، بھوجن آدی بیوہار سب جھوٹھا ہوتا ہے دُوسروں کی حق تلفی کرکے بڑی ڈینگ مارتے ہیں کہ ہم نے لاکھوں کماتے دیتے پھوٹی کوڑی بھی نہیں۔ لیکن اپنے آپ کو حاتم طائی ظاہر کرتے ہیں۔ گھر میں تو چنے بھی کھانے کو نہ ملیں۔ اور باہر آکر ڈینگیں مارتے ہیں کہ ہم نے فلاں فلاں بھوجن پائے۔ دل تو بڑے بڑے لذیذ بھوجنوں کے لئے للچایا رہتا ہے۔ لیکن دوسرے کے سامنے خشک روٹی کھاکر دکھلاتے ہیں کہ ہمیں لذیذ بھوجن سے ویراگ ہے۔ سار یہ کہ وہ سبھی ہی باتوں میں جھوٹھے کا آسرے لے کر اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے مور بڑے میٹھے بچن بولتا ہے لیکن اس کا ہردے اتنا کٹھور ہوتا ہے کہ اجگر سانپ کو بھی نگل جاتا ہے۔ ویسے ہی یہ دُشٹ پُرش اُوپر سے میٹھے میٹھے بچن بولتے ہیں لیکن اندر سے زہر قاتل ہوتے ہیں۔ ۴

دوہا:- پر دروہی پر دار رت، پر دھن پر اپباد
تے نر پامر پاپ مے دیہہ دھرے منجاد

وہ دوسروں سے سدا ویر بھاو ہی رکھتے ہیں۔ پرائی استری اور پرائے دھن کو بڑی للچائی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں دُوسروں کی نِندا سُننے اور کرنے میں اُنہیں بڑا مزہ آتا ہے۔ وہ پامر اور پاپی پُرش منش شریر دھارن کئے ہوئے راکشس ہی ہیں۔ ۳۹

لوبھے اوڑھن لوبھے ڈاسن، سسن اُدر پر جم پُر تراسن
کاہُو کی جوں سنہیں بڑائی، سواس لیہیں جن جوڑی آئی

لوبھ ہی اُن کا اوڑھنا ہے اور لوبھ ہی اُن کا بچھونا ہے ۔
پشوؤں کی طرح جماع کرنے اور پیٹ بھرنے کا ہی اُنہیں ایک
ماتر شغل رہتا ہے ۔ نرک سے بھی اُن سے خوف کھاتا ہے وہ نرک کی
سزا سے نہیں ڈرتے جب وہ کسی کی بڑائی سُن پاتے ہیں تو
ایسی سرد آہ بھرتے ہیں ۔ مانو بخار چڑھ آیا ہو ۔ ۱

جب کاہو کے بپتی دیکھیں ۔ سُکھی بھئے مانہوں جگ نرپتی
سوارتھ رت پریوار برودھی ، لمپٹ کام لوبھ اتی کرودھی

جب وہ کسی پر مصیبت آئی ہوئی دیکھتے ہیں ۔ تو ایسے خوش
ہوتے ہیں ۔ مانو چکرورتی راجہ بن گئے ہوں ۔ وہ ہمیشہ اپنے ہی سوارتھ
میں لگے رہتے ہیں ۔ انہیں اپنے ہی عیش و آرام سے کام ہے ۔ پریوار
جائے بھاڑ میں ۔ انہیں پریوار سے ذرا بھر بھی ہمدردی نہیں ہوتی ۔
کام اور لوبھ میں ڈوبے ہوئے اور نہایت کرودھی ہوتے ہیں ۔

مات پتا گرو بپر نہ مانہیں ، آپ گئے ارو گھالہیں آنہیں
کرہیں موہ بس درودہ پرابا ، سنت سنگ ہری کتھا نہ بھاوا

وہ ماتا پتا ، گرو اور برہمن کسی کو بھی نہیں مانتے ۔ آپ تو گئے
گذرے ہی ہیں ۔ لیکن دوسروں کا بھی ناش کرتے ہیں ۔ اگیان میں
اندھے ہوئے دوسروں کی بُرائی میں لگے رہتے ہیں ۔ انہیں سنتوں کی
صحبت اور بھگوان کی کتھا نہیں بھاتی ۔ ۳

اوگن سندھو مند متی کامی ، بید بدوشک پردھن سوامی
بپر دروہ پر دروہ بسیشا ، دمبھ کپٹ جیہ دھریں سُبیشا

وہ اوگنوں (بُری صفات) کے سمندر ، مند بُدھی اور کامی ہوتے
ہیں ۔ وہ دیدوں کی نندا کرنے والے ہوتے ہیں اور دوسروں کے مال
دمتاع پر زبردستی قبضہ کیا چاہتے ہیں ۔ دشمنی تو وہ ہر کسی سے ہی کرتے
ہیں ۔ لیکن دھرم مارگ دکھلانے والے ویدوان برہمنوں سے تو
انہیں خاص چڑ ہوتی ہے ۔ اُن کے انتہ کرن میں تو پاکھنڈ اور
دغابازی بھری رہتی ہے لیکن ظاہر داری کے لئے سُندر بھیس دھارن
کئے رہتے ہیں (وہ بھیڑ کے لباس میں بھیڑیے ہوتے ہیں) ۴

دوہا ۔ ایسے ادھم منج کھل کرت جگ ترپتا ناہیں
دواپر کچھک برند بہو ہوئیہیں کلجگ ماہیں
ایسے نیچ اور دُشٹ منش ست جگ اور ترپتا میں نہیں

ہوتے ۔ دواپر میں تھوڑی تعداد میں ہوں گے ۔ لیکن کلجگ میں تو
اُن کے گروہ کے گروہ ہوں گے (ان نیچ انسانوں کی اکثریت ہوگی) ۵

چوپائی :۔ پرہت سرس دھرم نہیں بھائی ، پر پیڑا سم نہیں ادھمائی
نرنے سکل پران بید کر ، کہیؤں تات جانہیں کوبد نر

ہے بھائی ! دوسروں کی بھلائی کرنے کے برابر کوئی دھرم
نہیں ہے اور دوسروں کو دُکھ پہنچانے کے برابر کوئی ادھرم نہیں ہے ۔
ہے تات ! سارے ویدوں اور پرانوں کا یہ نچوڑ ہے ۔ اس بات کو
پنڈت لوگ جانتے ہیں ۔ ۱

نر سریر دھر جے پر پیرا ، کرہیں تے سہہیں مہا بھو بھیرا
کرہیں موہ بس نر اگھ نانا ، سوارتھ رت پرلوک نسانا

منش شریر دھارن کر کے جو لوگ دوسروں کو ستاتے ہیں وہ
بڑے بھاری نرک کے عذاب کو سہتے ہیں ۔ اگیان کے وش میں ہو کر
خود غرضی میں اندھے ہوئے منش بے شمار پاپ کرتے ہیں جس سے
اُن کا پرلوک نشٹ ہوا رہتا ہے ۔ ۲

کال روپ تنہہ کہہ میں بھراتا ، سبھ ارو اسبھ کرم پھل داتا
اس بچار جے پرم سیانے ، بھجہیں موہی سنسرتی دکھ جانے

ہے بھائی ! میں اُن کے لئے کال روپ ہوں اور اُن کے
اچھے بُرے کرموں کا پھل دینے والا ہوں ۔ ایسا وچار کر پرم چتر
لوگ سنسار کے پرواہ کو انیتہ اور دکھ روپ جان کر ایک ماتر میرا
ہی بھجن کرتے ہیں ۔ ۳

تیاگہیں کرم سبھ اسبھ دائک ، بھجہیں موہی سُر نر منی نائک
سنت اسنتنہ کے گن بھاشے ، تے نہ پرہیں بھو جنہہ لکھ راکھے

اس لئے وہ شبھ اشبھ (اچھے اور بُرے) پھل دینے والے
دونوں پرکار کے کرموں کا تیاگ کر دیتے ہیں ۔ اور دیوتا ، منش اور
منیوں کے سوامی مجھ کو ہی ایک ماتر بھجتے ہیں ۔ اس پرکار میں نے
سنتوں اور اسنتوں کے گُن کہے ہیں ۔ جن لوگوں نے ان گُنوں پر
اچھی طرح سے وچار کر کے سوچ سمجھ لیا ہے ۔ وہ جنم مرن کے
چکر میں نہیں پڑتے ۔ ۴

دوہا :۔ سنہو تات مایا کرت گُن ارو دوش انیک
گُن یہ اُبھے نہ دیکھئیں دیکھے سو ابیبیک

ہے تات! استو مایا سے رچے ہوئے انیک گن اور دوش
ہیں۔ سچا گیان تو یہ ہے کہ ان گنوں اور اوگنوں دونوں ہی کو الگ جانے
لو مایا سے اتیت ہو جائے۔ کیونکہ گنوں اور اوگنوں میں پھنسنا ہی
مایا میں پھنسنا ہے اور یہی اگیان ہے۔ ایسے ہی مبندھن کہتے
ہیں۔ گن اور اوگن دونوں ہی سنسار چکر میں پھرانے رہتے ہیں۔
اچھے کرم اچھا پھل دینے کے لئے اور برا کرم برا پھل دینے کے
لئے بار بار جیو کو سنسار چکر میں گھماتے رہتے ہیں۔ جیو جب
گیان اگنی میں سبھی پرکار کے کرموں اور گن اوگنوں کو بھسم کر دیتا
ہے۔ تب گن اتیت ہو کر موکش پد کو پراپت ہوتا ہے۔ مکتی
گیان سے ملتی ہے کرم سے نہیں۔ کرم اچھا ہو یا برا سب سنسار
بندھن کا ہی ہیتو ہے۔ اچھا کرم سونے کی زنجیر ہے اور برا کرم
لوہے کی، اور جیو کو باندھتے ہیں دونوں سمان ہیں۔ اس لئے
موکش چاہنے والے پرشوں کو چاہئے کہ وہ ان گنوں سے اوپر
اٹھ جائیں)

چوپائی۔ شری مکھ بچن سنت سب بھائی، ہردے پریم نہ ہردے سمائی ۲
کرہیں سدا اتی بار ہیں بارا، منوان ہیں ہر شش ابارا

ان کے ہردے میں پریم نہیں سماتا۔ وہ بار بار بڑی بنتی کرتے
ہیں۔ ہنومان جی کے ہردے میں انیتا آنند بھرا ہوا ہے۔ ۱
تب رگھوپتی پرنچ مندر گئے۔ ایہی بدھی چرت کرت نت نئے
بار بار نارد منی آوہیں، چرت پنیت رام کے گاویں
اس کے بعد شری رگھوناتھ جی اپنے محل کو چلے گئے۔ اس پرکار
وہ ہر روز نئی سے نئی لیلا کرتے ہیں۔ نارد منی ایودھیا میں بار بار
آتے ہیں اور شری رام جی کے پوتر چرتروں کا گن گان کرتے ہیں۲
نت نو چرت دیکھ منی جاہیں، برہم لوک سب کتھا کہا ہیں
سن برنچی اتیسے سکھ مانہیں، پنی پنی تات کرہو گن گاہیں
نارد منی ایودھیا سے شری رام جی کی نئی سے نئی لیلاؤں کو دیکھ
کر برہم لوک جاتے ہیں اور سب کتھا برہم لوک میں جا کر سناتے ہیں۔
برہما جی سن کر بہت سکھ مانتے ہیں اور کہتے ہیں ہے تات! بار
بار شری رام چندر جی کے گنوں کا گان کرو۔ ۲
سنک آدک نارد ہی سراہیں، جدپی برہم نرت منی آہیں
سن گن گان سمادھی بساری، سادر سنہیں پرم ادھیکاری
سنک آدی منی نارد جی کی سراہنا کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ سنک آدی
منی برہم نشٹھ ہیں۔ تو بھی پربھو کے گن گان سن کر ان کی سمادھی چھوٹ
جاتی ہے۔ وہ پرم ادھیکاری منی شری رام جی کی کتھا کو بڑی شردھا
سے سنتے ہیں۔ ۴

دوہا۔ جیون مکت برہم پر چرت سنہیں تج دھیان
جے ہری کتھا نہ کرہیں رتی تنہہ کے ہیہ پاشان
جیون مکت اور برہم نشٹھ سنک آدی منی بھی اپنی دھیان
سمادھی کو چھوڑ کر شری رام جی کی لیلا کی کتھا کو سنتے ہیں۔ یہ
جان کر بھی جو لوگ ان کی کتھا سے پریم نہیں کرتے۔ ان کے ہردے
تو سچ مچ پتھر کے سمان کٹھور اور جڑ ہیں۔ ۴۲

ایہی تن کر پھل بشے نہ بھائی۔ سورگیو سولپ انت دکھ دائی

ہے بھائی! اس درلبھ منش شریر کا پھل وشے بھوگ نہیں ہے
سورگ کے دویہ بھوگ بھی تچھ اور آخر میں دکھ دینے والے ہیں۔ پھر سنسارک
وشے بھوگوں کی تچھتا کا تو کہنا ہی کیا۔ اس لئے جو منش شریر پا کر وشیوں
میں من لگا دیتے ہیں۔ وہ مورکھ امرت کو چھوڑ کر وش لے لیتے ہیں
تاہی کبہوں بھل کہے نہ کوئی، گنجا گرہے پرس منی کھوئی
آکر چار لچھ چوراسی، جونی بھرمت یہ جیو ابناسی
جو پارس منی کو کھو کر اس کے بدلے میں گھنگچی لے لے۔ اس
کو کبھی کوئی بھلا نہیں کہتا۔ دیکھو چار کھان کی (۱) انڈج، جو جیو انڈوں سے
پیدا ہوتے ہیں، مرغ، بطخ آدی (۲) سویدج، جو پسینے سے پیدا ہوتے
ہیں۔ جیسے جوں آدی (۳) جرایج، جو جیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے
منش، پشو آدی (۴) ادبھج، جو دھرتی سے اگتے ہیں (جیسے بناسپتی
آدی) چوراسی لاکھ یونیوں میں یہ اوناشی جیو چکر لگاتا رہتا ہے۔ ۲
پھرت سدا مایا کر پریرا، کال کرم سبھاو گن گھیرا
کبہو کر کرنا نر دیہی، دیت ایس بنو ہیتو سنیہی
یہ جیو مایا کا پریرا ہوا، کال، کرم، سبھاؤ اور گنوں سے گھرا ہوا سدا
بھٹکتا رہتا ہے۔ ایشور جو بنا ہی کارن جیووں پر دیا کرنے والے ہیں کبھی
دیا کر کے منش کا شریر دیتے ہیں۔

نرتن بھو بار جبی کہوں بیرو، سنمکھ ترت انگ کرو میرو
گرن وچار سدگر درڑھ نا وا، فد لبھ سماج صلبھ کر پاوا
اس سنسار ساگر کو پار کرنے کے لئے یہ منش شریر بیڑا ہے میری کرپا اس کی مطابق سمت کی ہوا ہے۔ سچے گرو اس مضبوط بڑے ملاح ہیں۔ اس بر کار الیسا دُرلبھ ساز و سامان جو کہ بھگوت کر پا سے سہج ہی میں مل گیا ہے۔

دوہا: جو نہ ترے بھو ساگر نر سماج اس پائے
سو کرت نندک مند متی آتما ہن گتی جائے
جو منش ایسے ساز و سامان کو پا کر بھی اس سنسار سمندر کو پار نہ کریں وہ احسان فراموش اور مند بدھی آتم گھاتی کی گتی کو پراپت ہوتا ہے ۴۴

چوپائی: جوں پرلوک ایہاں سکھ چہہو، سن مم بچن ہردے درڑھ گہہو
سلبھ سکھد مارگ یہ بھائی، بھگتی موری پران شرتی گائی
اگر اس لوک میں اور پرلوک میں سکھ چاہتے ہو۔ تو میرے بچن سن کر انہیں دِرڑھتا سے ہردے میں دھارن کرو۔ یہ میری بھگتی کا راستہ آسان اور سکھد اننگ ہے۔ وید اور پرانوں نے اس بھگتی مارگ کا ورنن کیا ہے ۱

گیان اگم پرتیوہ انیکا۔ سادھن کٹھن نہ من کہنہ ٹیکا
کرت کشٹ بہو پاوے کوؤ۔ بھگتی ہین موہی پریہ نہیں سوؤ
گیان مارگ دُرگم (دشوار گذار) ہے۔ اس میں انیک وگھن (خلل رکاوٹیں) ہیں۔ اس کے سادھن بھی مہا کٹھن ہیں۔ اس میں من کو ایکاگر کرنے کے لئے کوئی سہارا نہیں ہے بڑے کشٹ اٹھا کر کوئی پرُش اس مارگ سے بھی تر جاتا ہے تو بھی بھگتی رہت ہونے سے وہ مجھ کو پیارا نہیں ہوتا۔ ۲

بھگتی سُتنتر سکل سکھ کھانی، بنو ست سنگ نہ پاوہیں پرانی
پنیہ پنج بنو ملہیں نہ سنتا، ست سنگتی سنسرتی کر انتا
بھگتی سوتنتر ہے اور سب سکھوں کی کھان ہے۔ لیکن ست سنگ کے بنا جیو اسے نہیں پا سکتے۔ اور پنیہ سمُوہ رہت سے جنم جنمانتر کے پُن کرم جب ایک ساتھ پھل دینے لگیں) کے بنا سنتوں کا سنگ نہیں ملتا ہے۔ ست سنگ سے ہی جنم مرن چکر کا انت ہوتا ہے۔ ۳

پنیہ ایک جگ مہنہ نہیں دوجا، من کرم بچن بپر پد پوجا
سانو کول تیہی پر منی دیوا، جو تج کپٹ کرے دوج سیوا

جگت میں پن ایک ہی ہے۔ دوسرا نہیں۔ وہ یہ ہے کہ من کرم اور بچن سے وہ وان اور گیان وان برہمنوں کے چرنوں کی پوجا کرنا (برہمن شبد کی تشریح ہم پہلے کر چکے ہیں۔ جو سچے بھاو اور شردھا سے برہمنوں کی سیوا کرتا ہے۔ اس پر ہی منی اور دیوتا پرسن ہوتے ہیں ۴

دوہا: اور او ایک گپت مت سب ہی کہوں کر جور
سنکر بھجن بنا نر بھگتی نہ پاوے مور
اور بھی ایک مارگ ہے جو پردہ راز ہے۔ اسے میں سب سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں۔ وہ یہ کہ شیو جی کے بھجن بنا منش میری بھگتی نہیں پاتا ہے۔ ۴۵

چوپائی: کہہو بھگتی پتھ کون پریاسا، جوگ نہ مکھ جپ تپ اپواسا
سرل سبھاو نہ من کٹلائی، جتھا لابھ سنتوش سدائی
کہو تو بھلا بھگتی مارگ میں کون سی بات مشکل ہے۔ اس میں نہ تو یوگ کی شم دم، پرانا یام آدی کٹھن سادھنا ہے۔ نہ یگیہ، تپ اور کٹھن برت کی ضرورت ہے۔ اس میں تو فقط یہی کرنا پڑتا ہے کہ سبھاو میں سادگی ہو۔ من میں کسی پرکار کی کٹلائی (دھوکہ بازی ریاکاری) نہ ہو، اور جو کچھ ملے اسی پر قناعت کرے۔

مور داس کہائے نر آسا، کرے تو کہہو کہا بسواسا
بہت کہوں کا کتھا بڑھائی، ایہی آچرن بسیہ میں بھائی
میرا بھگت کہا کر بھی جو پراکرت منشوں کا آسرا تاکتا رہتا ہے۔ تو تم ہی کہو۔ اس کا کیا دشواس ہے؟ (ارتھات سچا بھگت وہی ہے۔ جو اپنی جیون یاترا میں شردھ چیتان پربھو پر ہی اٹل وشواس رکھے اور کسی بھی دنیاوی جیو پر مدد کے لئے تکیہ نہ لگائے بیٹھے) زیادہ بات بڑھانے سے کیا حاصل۔ ہے بھائیو! میں تو ایسے درڑھ وشواسی بھگتوں کے وش میں ہوں۔ ۲

بیر نہ بگرہ آس نہ ترا سا، سکھ مے تا ہی سدا سب آسا
انارمبھ انکیت امانی، انگھ اروچ دچھ بگیانی
جو نہ کسی سے وَیر کرے نہ لڑائی جھگڑا کرے۔ نہ کسی کی آشا اور نہ ہی کسی کا ڈر رکھتے۔ اس کے لئے سبھی اطراف سکھ ہی سکھ ہے۔ جو پھل کی اچھیا سے کرم نہیں کرتا۔ جو گھر بار کی ممتا سے رہت ہے (ارتھات ان میں اہم بھاو نہیں کرتا) جو اپنی بڑائی

اور تعریف نہیں چاہتا۔ پاپ ہین ہے، کرودھ نہیں کرتا، بھگتی کرنے میں چتر اور وگیان وان ہے۔ ۳

پریتی سدا سجن سنسرگا، ترن سم وشے سورگ اپ برگا
بھگتی پچھ ہٹھ نہیں سٹھتائی، دُشٹ ترک سب دُور بہائی

جو سنتوں کے سنگ سے سدا پریتی رکھتا ہے اور اس لوک اور سورگ کے بھوگ جسے کہ بھگتی کے سامنے موکش سکھ کو بھی تنکے کے سمان سمجھتا ہے، جو بھگتی مت کی زور و شور سے تعریف کرتا ہے لیکن دوسرے متوں کے کھنڈن کی مورکھتائی نہیں کرتا، جو فضول بحث مباحثے کو تیاگ چکا ہے۔ ۴

دوہا: مم گن گرام نام رت گت ممتا مد موہ
تا کر سکھ سوئے جانئے پرانند سندوہ

جو ممتا، مد اور موہ سے رہت ہو کر ایک ماتر میرے گن گنوں اور میرے نام پر ہی رک چکا ہے، اُس کا سکھ وہی جانتا ہے جو پرم آنند راشی (پرم سکھوں کے ڈھیر کو یا رتھات پرماتما سے ایک روپ ہو کر جو آنند ملتا ہے اُسے پرم آنند کہتے ہیں) کو پراپت ہے۔ ۴۶

چوپائی: سنت سدھا سم بچن رام کے، گہے سبن پد کرپا دھام کے
جننی جنک گرو بندھو ہمارے، کرپا ندھان پران تے پیارے

شری رام جی کے امرت کے سمان بچن سن کر سب نے کرپا کے گھر شری رام جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے کرپا ندھان! آپ ہمیں پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ہمارے سب کچھ ماتا پتا گرو بندھو بھائی آپ ہی ہیں۔ ۱

تن دھن دھام رام ہتکاری، سب بدھی تم پرنتارتی ہاری
اسِ سکھ تم بنو دیئے نہ کوئو، ماتُ پتا سوارتھ رت اوؤ

ہے شرناگتوں کے دکھوں کو ہرنے والے پربھو! ہمارے تن دھن، گھر بار سب کچھ ایک ماتر آپ ہی ہیں اور ہمارے سب سے بڑھ کر بھلائی کرنے والے بھی آپ ہی ہیں۔ ایسا امرت مئے اپدیش آپ کے بغیر اور کوئی نہیں دے سکتا۔ ماتا پتا تک بھی سوارتھ میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی پرم ہتکاری نہیں اور نہ ہی ایسی امرت مئی شکشا دے سکتے ہیں۔ ۲

ہیتو رہت جگ جگ اپکاری، تم تمہار سیوک اسراری
سوارتھ میت سکل جگ ماہیں، سپنیہوں پربھو پرمارتھ ناہیں

ہے راکشسوں کے شترو! سنسار میں نشکام بھاو سے بھلائی کرنے والے یا تو آپ ہیں اور یا آپ کے سیوک۔ باقی تو سبھی غرض کے بندے ہیں۔ ان میں تو سپنے میں بھی پرمارتھ بھاو نہیں ہے۔ ۳

سب کے بچن پریم رس سانے، سُن رگھوناتھ ہردے ہرشانے
نج نج گرہ گئے آئسُ پائی، برنت پربھو بتکہی سہائی

سب کے پریم رس سے بھرپور بچن سن کر شری رگھوناتھ جی من میں بہت پرسن ہوئے۔ تب سب آگیا پا کر اور پربھو شری رام جی کی سندر بات چیت کی تعریف کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ ۴

دوہا: اُما اودھ باسی نرناری کرتارتھ روپ
برہم سچدانند گھن رگھونایک جہنہ بھوپ

شو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! ایودھیا پوری کے رہنے والے سب استری پرش تو مکت روپ ہی ہیں۔ جہاں کہ خود سچدانند گھن برہم شری رگھوناتھ جی راجہ ہیں۔ ۴۷

چوپائی: ایک بار بسشٹ منی آئے، جہاں رام سکھ دھام سہائے
اتی آدر رگھونایک کینہا، پد پکھار پادودک لینہا

ایک دفعہ منی وشسٹ جی سندر سکھ کے دھام شری رام چندر جی کے پاس آئے۔ شری رگھوناتھ جی نے اُن کا بہت ہی آدر کیا۔ اُن کے چرن دھو کر چرن امرت لیا۔ ۱

رام سنہو منی کہہ کر جوری، کرپا سندھو بنتی کچھ موری
دیکھ دیکھ آچرن تمہارا، ہوت موہ مم ہردے اپارا

منی نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے کرپا ساگر پربھو! میری کچھ بنتی سنئے۔ آپ کی منش لیلاؤں کو دیکھ دیکھ کر میرے من میں بے حد موہ اور بھرم ہوتا ہے۔ ۲

مہما امت بید نہیں جانا، میں کیہی بھانت کہوں بھگوانا
اپروہتیہ کرم اتی مندا، بید پران سمرتی کر نندا

ہے بھگوان! آپ کی مہما کی کوئی حد نہیں۔ وید بھی اُس کا

پار نہ پا سکے۔ پھر میں اُسے کس پرکار کہہ سکتا ہوں؟ پروہت کا پیشہ بہت ہی نیچا ہے۔ وید پُران اور سمرتی گرنتھ سبھی اس کی نندا کرتے ہیں۔ ۳

جب نہ لیئیں میں تب بدھی موہی، کہا لابھ آگیں سُت تُوہی
پرماتما برہم نر روپا، ہوئیہی رگھوکل بھوشن بھوپا

میں اس پروہت کے پیشے کو لیتا نہیں تھا۔ تب برہما جی نے مجھے سمجھا کر کہا۔ کہ ہے بیٹا! آگے چل کر تمہیں اس سے لابھ ہوگا۔ خود پرماتما برہم منش شریر میں اوتار لے کر رگھوکل کے سرتاج راجہ ہوں گے۔ ۴

دوہا:۔ تب میں ہردے بچارا جوگ جگیہ برت دان
جا کہنہ کر سبے سو بیشول دھرم نہ ایہی سم آن

تب میں نے اپنے من میں وچار کیا کہ جس بھگونت پراپتی کے لئے مہا کٹھن یوگ، یگیہ، جپ، برت اور دان کئے جاتے ہیں۔ اگر اُن ایشور کو میں اس پروہتائی کے کرم کر کے سہج میں ہی پا جاؤں تو اس کے برابر دوسرا کوئی دھرم نہیں ہوگا۔ ۴۸

چوپائی:۔ جپ تپ نیم جوگ نج دھرما، شرتی سمبھو نانا شبھ کرما
گیان دیا دم تیرتھ مجن، جہں لگ دھرم کہت شرتی سجن
آگم نگم پُران انیکا، پڑھے سُنے کر پھل پربھو ایکا
تو پد پنکج پریتی نرنتر، سب سادھن کر یہ پھل سُندر

جپ، تپ، نیم، یوگ اپنے ورن آشرم کے دھرم وید میں کہے ہوئے انیک شبھ کرم، گیان، دیا، دم (اندریوں پر قابو پانا) اور تیرتھ اشنان وغیرہ وغیرہ جہاں تک وید اور مہاتما لوگوں نے دھرم کہے ہیں اور شاستروں، ویدوں اور پرانوں آدی انیک گرنتھوں کو پڑھنے سُننے کا پھل ایک ہی ہے اور سب سادھنوں کا بھی یہی ایک سُندر پھل ہے کہ آپ کے چرنوں میں سدا پریم بنا رہے۔ ۲

چھوٹے کہ مل کر مل ہی دھوئیں، گھرت کہ پاوکو تیاری بلوئیں
پریم بھگتی جل بنو رگھورائی، ابھینتر مل کبہوں نہ جائی

میل کے ساتھ دھونے سے میل دور نہیں ہوتی، جل کو متھنے سے کبھی گھی نہیں مل سکتا۔ اسی پرکار ہے رگھوناتھ آپ کی پریم بھگتی

روپی نرمل جل کے بغیر انتہ کرن کی میل کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ ۳

سوئی سرگیہ تگیہ سوئی پنڈت، سوئی گن گرہ بگیان اکھنڈت
دچھ سکل لچھن جت سوئی، جاکیں پد سروج رتی ہوئی

وہی سروگیہ (ہمہ دان) ہے۔ وہی تتو بچار (حق شناس) ہے اور وہی پنڈت ہے۔ وہی گنوں کا بھنڈار اور اکھنڈ گیان والا ہے وہی چتر اور سب سُندر لکشنوں والا ہے، جس کا کہ آپ کے چرنوں میں بے حد پریم ہے۔ ۴

دوہا:۔ ناتھ ایک بر مانگیوں رام کرپا کر دیہو
جنم جنم پربھو پد کمل کبہوں گھٹے جن نیہو

ہے ناتھ! ہے شری رام جی! میں آپ سے ایک ور دان مانگتا ہوں، کرپا کر کے دیجئے۔ ہے پربھو! جنم جنمانتر میں بھی میرا پریم آپ کے چرن کملوں میں کبھی نہ گھٹے۔ ۴۹

اس کہہ منی بششٹ گرہ آئے، کرپا سندھو کے من اتی بھائے
ہنومان بھرت آدک بھراتا، سنگ لئے سیوک سکھ داتا

ایسا کہہ کر منی وششٹ جی اپنے گھر آئے۔ پربھو شری رام جی اُن پر بڑے پرسن ہوئے۔ پھر سیوکوں کو سُکھ دینے والے شری رام جی نے ہنومان اور بھرت وغیرہ سب بھائیوں کو ساتھ لیا۔ ۱

پُنی کرپال پر باہر گئے، گج رتھ ترگ منگاوت بھئے
دیکھ کرپا کر سکل سراہے، دیئے اُچت جنہہ جنہہ تیئی چاہے

اور کرپالو شری رام جی نگر کے باہر گئے۔ وہاں انہوں نے ہاتھی رتھ گھوڑے منگوائے۔ کرپا درشٹی سے دیکھ کر پربھو نے سب کی سراہنا کی۔ پھر جس نے جو مانگا۔ مناسب سمجھ کر اُس کو وہی دیا۔ ۲

ہرن سکل شرم پربھو پائی، گئے جہاں سیتل امرائی
بھرت دینہہ نج بسن ڈسائی، بیٹھے پربھو سیوہیں سب بھائی

سب دنیا بھر کی تھکاوٹوں کو دور کرنے والے پربھو شری رام جی نے تھکاوٹ محسوس کی۔ تب وہ شیتل آموں کے باغیچے میں گئے وہاں بھرت جی نے اپنا بستر بچھا دیا۔ پربھو اُس پر بیٹھ گئے اور سب بھائی اُن کی سیوا کرنے لگے۔ ۳

مارت سُت تب مارت کرئی، پُلک بپش لوچن جل بھرئی
ہنومان سم نہیں بڑبھاگی، نہیں کوؤ رام چرن انوراگی

اُس سمے پون کمار شری ہنومان جی پربھو کو دیکھا کرنے لگے اُن کا شریر پُلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو ؤں بڑھ آئے ہنومان جی کے سمان نہ تو کوئی خوش قسمت ہے اور نہ ہی کوئی شری رام جی کے چرنوں کا پریمی ہے۔ ۴

گرِیجا جاسُ پریتی سیوکائی، بار بار پربھو نِج مُکھ گائی

ہے پاربتی! جن کے پریم اور سیوا کی سراہنا خود بار بار پربھو شری رام جی نے اپنے شری مُکھ سے کی ہے۔ ۵

دوہا: تیہیں اوسر مُنی نارد آئے کرتل بین
گاون لگے رام کل کیرتی سدا نبین

اِتنے میں نارد جی ہاتھ میں بین لئے وہاں آئے اور شری رام جی کی نِت نئی رہنے والی کیرتی کے گُن گان کرنے لگے۔ ۵۰

چوپائی: مام اولوکیہ پنکج لوچن، کرپا بلوکنی سوچ بموچن
نیل تامرس سیام کام اری، ہردے کنج مکرند مدھپ ہری

ہے کرپا درشٹی سے ہی شوک کو مٹانے والے کمل نیتر پربھو! مجھ پر بھی کرپا درشٹی کیجئے۔ ہے ہری! آپ نیل کمل کے سمان شیام سُندر اور کام دیو کے دشمن شوجی کے ہردے کمل کے پریم رس کو پان کرنے والے بھونرے ہیں۔ ۱

جاتُو دھان بروتھ بل بھنجن، مُنی سجن رنجن اگھ گنجن
بھو سُر سسی نو بند بلاہک، اسرن سرن دین جن گاہک

آپ راکشسوں کی سینا کے بل کو چور چور کرنے والے ہیں۔ مُنیوں اور سنت مہاتماؤں کو آنند دینے والے اور پاپوں کو ناش کرنے والے ہیں۔ برہمن روپی کھیتی (دھان) کے لئے آپ نئے بادلوں کی گھٹائیں ہیں۔ شرن میں آئے ہوؤں کو شرن دینے والے اور دین دکھیوں سیوکوں کے آپ گاہک ہیں۔ ۲

بھُج بل بھار مہی کھنڈت، کھر دوشن راودھ بدھ پنڈت
راون اری سُکھ روپ بھوپ بر، جے دسرتھ کل کمد سدھا کر

اپنے قوت بازو سے پرتھوی کے بڑے بھاری بھار کو چور چور کرنے والے ہیں۔ کھر دوشن اور درادھ کو مارنے میں چترُ، راون کے دشمن، راجاؤں کے سرتاج، آنند سروپ اور دشرتھ جی نے کُل رُدرپی کمُد کے چندرمان شری رام جی! آپ کی جے ہو۔

سجُس پُران بدت نگماگم، گاوت سُر مُنی سنت سماگم
کارُنیک بییک مد کھنڈن، سب بدھ کُسل کوسلا منڈن

آپ کا سُندر یش وید اور پُران آدی شاستروں میں پرگٹ ہے۔ دیوتا، مُنی اور سنت جن مِل کر گاتے ہیں۔ آپ دیا کرنے والے اور جھوٹے مد کا ناش کرنیوالے ہیں۔ آپ سب پرکار سے سمرتھ ہیں اور ایودھیا پوری کے شرنگار ہیں۔ ۴

کلی مل متھن نام ممتا ہن، تُلسی داس پربھو پاہی پرنت جن

آپ کا نام کلجگ کے پاپوں کو متھ ڈالنے والا ہے اور ممتا کا ناش کرنے والا ہے، ہے تُلسی داس کے پربھو! شرناگت جن کی رکشا کیجئے۔ ۵

دوہا: پریم سہت مُنی نارد برنی رام گُن گرام
سوبھا سِندھو ہردے دھرے گئے جہاں بدھی دھام

پریم کے ساتھ شری رام جی کے گُن گَن کا ورنن کر کے مُنی نارد جی شوبھا کے سمندر پربھو شری رام جی کا ہردے میں دھیان دھر کر برہم لوک کو چلے گئے۔ ۵۱

چوپائی: گرِجا سُنہو بسد یہہ کتھا، میں سب کہی موری متی جتھا
رام چرِت ست کوٹی اپارا، شُرتی سارد نہ برنے پارا

شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سُنو، یہ نِرمل کتھائیں نے اپنی بدھی کے مطابق کہی ہے۔ شری رام جی کے چرتر اربوں ہیں بلکہ بے شمار ہیں۔ جن کا ورنن وید اور سرسوتی جی بھی نہیں کر سکتے۔ ۱

رام انت انت گن انی، جنم کرم انت نامانی
جل سِیکر مہی رج گِن جاہیں، رگھوپتی چرِت نہ برن سراہیں

پربھو شری رام جی اننت ہیں۔ اُن کے گُن بھی اننت ہیں اُن کے جنم، کرم نام بھی اننت ہیں۔ جل کے قطروں اور پرتھوی کے ذرّوں کی گنتی کرنا ناممکن ہو سکتا ہے، لیکن شری رگھوناتھ جی کے چرتر ورنن کرنے سے ختم ہی نہیں ہوتے۔ بلحاظ اُن کا ورنن کرنا ناممکن ہے۔ ۲

بِمل کتھا ہری پد دائنی، بھگتی ہوئے سُن اَنپائنی
اُما کہیوں سب کتھا سہانی، جو بھسُنڈی کھگ پتی ہی سنائی

یہ نرمل کتھا بھگوان کے پرم پد کو دینے والی ہے۔ اس کے سُننے سے وِرڈھ بھگتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ ہے پاربتی! میں نے شری رام جی کی اننت کتھاؤں میں سے وہ سُندر کتھا کہی ہے جو کاک بھشنڈی جی نے پکشی راج گرڑ جی کو سُنائی تھی۔ ۳

کچھک رام گُن کہیوں بکھانی، اب کا کہوں سو کہہو بھوانی۔
سُن سُبھ کتھا اُما ہرشانی، بولی اتی بنیت مِردو بانی

میں نے شری رام جی کے تھوڑے سے ہی گُنوں کا ورنن کیا ہے۔ ہے پاربتی! کہو۔ اب اور کیا سُننا چاہتی ہو؟ شری رام جی کی شُبھ کتھا سُن کر پاربتی جی بہت پرسن ہوئیں اور بڑی بنیتی کرتی ہوئی کومل بانی بولیں۔ ۴

دھنیہ دھنیہ میں دھنیہ پُراری، سُنیئوں رام گُن بھو بھے ہاری

ہے تریپُراری! میں دھنیہ ہوں، دھنیہ ہوں، دھنیہ ہوں جو میں نے جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے شری رام جی کے گُن سُنے۔ ۵

دوہا:۔ تمہری کرپا کرپایتن اب کرت کرتیہ نہ موہ،
جانیوں رام پرتاپ پربھو چدانند سندوہ،

ہے کرپا کے گھر! اب آپ کی کرپا سے میرے سب منورتھ سپھل ہو گئے اور میرا سارا بھرم دور ہو گیا۔ ہے پربھو! میں سچدانند گھن پربھو کے پرتاپ کو جان گئی۔ ۵۲

ناتھ تواَنن سسی سروت کتھا سدھا رگھوبیر
شرون پُٹنہ من پان کر نہیں اگھات متی دھیر،

ہے ناتھ! آپ کے مکھ چندرما سے جو شری رام کتھا روپی امرت برستا ہے۔ اس کو کانوں کی راہ سے پی کر میرا من ترپت ہی نہیں ہوتا ہے۔ ۵۲

چوپائی:۔ رام چرت جے سُنت اگھاہیں، رس بسیش جانا تنہ ناہیں
جیون مکت مہامُنی جیؤ، ہری گُن سُنہیں نِرنتر تیؤ

شری رام جی کے چرتر کو سن سن کر جو اکتا جاتے ہیں۔ سمجھو انہوں نے اس کے اصلی رس کو جانا ہی نہیں۔ جو جیون مکت مہامُنی ہیں وہ بھی بھگوان کی لیلا سدا سُنتے رہتے ہیں۔ ۱

بھو ساگر چہہ پار جو پاوا، رام کتھا تا کہہ درڑھ ناوا
بشیئنہ کہہ پنی ہری گُن گراما، شرون سکھد اَرو من ابھیراما

جو جنم مرن روپی سنسار سمندر سے پار اُترنا چاہتے ہیں ان کے لئے شری رام جی کی کتھا مضبوط ناؤ ہے۔ شری ہری کے گُن گنوں کی کتھا تو وِشے بھوگی پُرشوں کے لئے بھی کانوں کو سکھ دینے والی اور من کو آنند دینے والی ہے۔ ۲

شرون ونت اس کو جگ ماہیں، جاہی نہ رگھوپتی چرت سہاہیں
تے جڑ جیو نج آتمک گھاتی، جنہہ نہ رگھوپتی کتھا سہاتی

سنسار میں کان والا ایسا کون پُرش ہے جسے شری رگھوناتھ جی کی لیلا کی کتھا اچھی نہ لگتی ہو۔ جنہیں شری رگھوناتھ جی کی کتھا اچھی نہیں لگتی۔ اُن ابھاگے جڑ (مورکھ) جیووں کو آتم ہتیارے ہی جاننا چاہئے۔ ۳

ہری چرتر مانس تمہہ گاوا، سُن میں ناتھ امِت سُکھ پاوا
تمہہ جو کہی یہ کتھا سہائی، کاگ بھشنڈی گرڑ پرتی گائی

ہے ناتھ! یہ جو شری رام چرتر مانس آپ نے کہا۔ اُسے سُن کر ہے ناتھ! میں نے بڑا ہی سُکھ پایا۔ آپ نے جو یہ کہا کہ یہ سُندر کتھا کاک بھشنڈی جی نے گرڑ جی سے کہی تھی، ۴

برتی گیان بگیان درڑھ رام چرن اتی نیہہ
بایس تن رگھوپتی بھگتی موہی پرم سندیہہ

سو وہ کوے کی یونی پا کر بھی ویراگیہ گیان اور وگیان میں درڑھ ہیں۔ اُن کی شری رام جی کے چرنوں میں بے حد پریتی ہے اور انہیں شری رگھوناتھ جی کی بھگتی بھی حاصل ہے۔ ایک کوے میں یہ سامرتھ کہاں۔ اس بات کی مجھے بھاری شنکا ہو رہی ہے۔ ۵۳

نر سہسر مہہ سُنہو پُراری، کوؤ ایک ہوئی دھرم برت دھاری
دھرم سیل کوٹک مہہ کوئی، بشے بمکھ براگ رت ہوئی

ہے تریپُراری! سُنئے۔ ہزاروں منشوں میں کوئی ایک ورلا ہی دھرم برت دھاری ہوتا ہے اور کروڑوں دھرم شیل پُرشوں میں کوئی ورلا ہی ایک وِشے بھوگوں کا تیاگی اور ویراگیہ وان ہوتا ہے۔ ۱

کوٹ بِرکت مدھ شرتی کہئی، سمیک گیان سکرت کوؤ لہئی
گیان ونت کوٹک مہہ کوؤ، جیون مکت سکرت جگ سوؤ

شرتی کہتی ہے کہ کروڑوں ورکت پرشوں میں سے کوئی ایک ورلا پرش ہی سچا گیان وان ہوتا ہے اور کروڑوں گیان وان پرشوں میں سے جگت میں کوئی ورلا ہی جیون مکت ہوتا ہے۔

تیہہ سہسر مہنہ سب سکھ کھانی ، درلبھ برہم لین بگیانی
دہرم شیل برکت ارو گیانی ، جیون مکت برہم پر پرانی
سب تے سو درلبھ سر رایا ، رام بھگتی رت گت مد مایا
سو ہری بھگتی کاگ کیمے پائی ۔ بسو ناتھ موہی کہہو بجھائی

ہزاروں جیون مکتوں میں بھی سب سکھوں کی کھان برہم میں لین وگیان وان پرش اور بھی درلبھ ہیں ۔ دہرم شیل ویراگیہ وان گیانی ، جیون مکت اور برہم لین ان سب میں بھی ہے ۔ مہا دیو جی! وہ پرش درلبھ ہے ۔ جو اہنکار اور مایا سے رہت ہو کر شری رام جی کی بھگتی کو کوے نے کیسے پایا ؟ مجھے سب سمجھا کر کہئے ، ۴

رام پرائن گیان رت گناگار متی دھیر
ناتھ کہہو کیہی کارن پایو کاگ سریر

ہے ناتھ! کہئے ۔ ایسا شری رام جی کا بھگت گیانی ، گنوں کا دھام اور دھیر بدھی ہو کر اس نے کوے جیسے ادھم شریر کو کس کارن وش پایا ؟

یہ پربھو چرت پوتر سہاوا ، کہہو کرپال کاگ کہنہ پاوا
تمہہ کیہی بھانت سنا مدناری ، کہہو موہی اتی کوتک بھاری

ہے کرپالو! بتائیے ، اس کوے نے پربھو کا یہ پوتر اور سندر چرتر کہاں سے پایا ۔ اور ہے کام دیو کے شترو! یہ بھی بتلائیے ، آپ نے اسے کس پرکار سنا مجھے اس بات پر بڑا بھاری اچنبھا ہو رہا ہے ۔ ۱

گرڑ مہا گیانی گن راسی ، ہری سیوک اتی نکٹ نواسی
تیہی کیہی ہیتو کاگ سن جائی ، سنی کتھا منی نکر بہائی

گرڑ جی تو مہا گیانی اور گنوں کے گھر ہیں ، بھگوان کے بھگت اور ان کے بالکل ہی نزدیک رہنے والے ہیں ۔ انھوں نے منی سماج کو چھوڑ کر کسی کارن وش کوے کے پاس جا کر یہ ہری کتھا سنی ؟ ۲

کہہو کون بدھی بھا سنبادا ، دوو ہری بھگت کاگ ارگادا

گوری گرا سن سرل سہائی ، بولے سو سادر سکھ پائی

کہئے ۔ کاگ بھشنڈی اور گرڑ ان دونوں بھگوت بھگتوں کی بات چیت آپس میں کس پرکار ہوئی ؟ پاربتی جی کے سرل اور سندر بچنوں کو سن کر شو جی بڑے پرسن ہوئے ۔ اور وہ بڑے آدر کے ساتھ بولے ۔ ۳

دھنیہ ستی پاون متی توری ، رگھوپتی چرن پریتی نہیں تھوری
سنہو پرم پنیت اتہاسا ، جو سن سکل لوگ بھرم ناسا

ہے ستی! تو دھنیہ ہے ۔ تمہاری بڑی ہی پوتر بدھی ہے رگھوناتھ جی کے چرنوں میں بھی تمہارا لبے حد پریم ہے اب وہ پرم پوتر کتھا سنئے ، جسے سن لینے سے سارے لوک کے بھرم کا ناش ہو جاتا ہے ۔ ۴

اپجے رام چرن بسواسا ، بھو ندھی تر نر بنہیں پریاسا

اور شری رام جی کے چرنوں میں وشواس پیدا ہوتا ہے ، اور منش بنا ہی کسی کڑے سادھنوں کے سنسار ساگر سے تر جاتا ہے ۔ ۵

ایسیے پرشن بہنگ پتی کینہہ کاگ سن جائی
سو سب سادر کہہیوں سنہو اما من لائی

پنچھی راج گرڑ جی نے بھی کاگ بھشنڈی جی کے پاس جا کر ایسا ہی سوال کیا تھا ۔ ہے پاربتی! میں وہ سب شردھا کے ساتھ کہوں گا ۔ تم غور سے سنو ۔ ۵۵

میں جمے کتھا سنی بھو موچنی ، سو پرسنگ سنو سمکھی سلوچنی
پرتھم دچھ گرہ تو اوتارا ، ستی نام تب رہا تمہارا

اس سنسار بندھن سے چھڑانے والی کتھا کو جس پرکار میں نے سنا ہے ۔ ہے سندر مکھی اور سندر نیتروں والی پاربتی! وہ پرسنگ سنو ۔ پہلے تمہارا جنم پرجاپتی دکش کے گھر ہوا تھا ۔ اور تمہارا نام ستی تھا ۔

دچھ جگیہ تو بھا اپمانا ، تمہہ اتی کرودھ تجے تب پرانا
مم انوچر نہہ کینہہ مکھ بھنگا ، جانہو تمہہ سو سکل پرسنگا

دکش کے یگیہ میں تمہارا نرادر ہوا تھا ۔ تب تم نے کرودھ میں آ کر اپنے پران تیاگ دیئے تھے ، اور تب میرے گنوں نے

(سیوکوں نے) یگیہ کو نشٹ کر دیا تھا۔ وہ سارا پرسنگ تم جانتی ہی ہو۔ ۲

تب اتی سوچ بھبیشو من موہیں، دُکھی بھئیوں بیوگ پریہ تو ہیں
سُندر بن گری سرت نڑاگا، کوتُک دیکھت پھرئوں بیراگا

تب میرے من میں بڑی چنتا ہوئی۔ ہے پریہ! تب تمہارے ویوگ میں میں بہت دُکھی ہو گیا۔ میں ورکت ہوا سُندر بن، پہاڑ، ندی اور تالابوں کے مناظر دیکھتا ہوا گھومتا پھرتا تھا۔

گری سمیر اُتر دِس دُوری، نیل سَیل ایک سُندر بھوری
تاسو کنک مئے سِکھر سُہائے، چار چار مورے من بھائے

سمیرو پربت کے دکھن کی طرف بہت دور ایک بہت ہی سُندر نیل پربت ہے۔ اُس کی سُندر سونے سے (سنہری) چوٹیاں ہیں۔ اُن میں سے چار سُندر چوٹیاں میرے من کو بہت ہی پیاری لگیں۔ ۴

تنہہ پر ایک ایک بٹپ بِسالا، بٹ پیپر پاکری رسالا
سیل اُپر سر سُندر سوہا، منی سوپان دیکھ من موہا

اُن چاروں چوٹیوں میں ایک چوٹی پر برگد کا، دوسری پر پیپل کا، تیسری پر پاکر کا اور چوتھی پر آم کا ایک بھاری درخت ہے۔ پربت کے اُوپر ایک سُندر تالاب شوبھا پا رہا ہے۔ جس کی منی جڑت سیڑھیوں کو دیکھ کر من موہت ہو جاتا ہے۔ ۵

سیتل امل مدھر جل جلج بپل بہو رنگ
کوجت کل رو ہنس گن گنجت منجل بھرنگ

اُس کا جل شیتل، نرمل اور میٹھا ہے اور اُس میں رنگ برنگے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ ہنس گن میٹھے سُر سے بول رہے ہیں اور بھونرے سُندر گنجار کر رہے ہیں۔ ۵۶

تیہں گری رُچر بسے کھگ سوئی، تاسُ ناس کلپانت نہ ہوئی
مایا کرت گُن دوش انیکا، موہ منوج آدی ابیبکا
رہے بیاپ سمست جگ ماہیں، تیہی گری نکٹ کبھوں نہیں جاہیں
تنہہ بسی ہری ہی بھجے جیسے کاگا، سو سنو اُما سہت انوراگا

اُس سُندر پربت پر وہی پنچھی کاگ بھشنڈی رہتا ہے بڑے کال میں بھی اُس کا ناش نہیں ہوتا۔ مایا سے رچے ہوئے بے شمار گُن دوش، موہ، کام آدی اگیان جو سارے جگت میں چھا رہے ہیں، اُس پہاڑ کے نزدیک کبھی پھٹک تک نہیں سکتے۔ وہاں رہ کر جس پرکار وہ کاک بھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ ہے اُما! اُسے شردھا کے ساتھ سنو۔ ۱-۲

پیپر ترو تر دھیان سو دھرئی، جاپ جگیہ پاکری تر کرئی
آم چھاہ کر مانس پوجا، تج ہری بھجن کاج نہیں دوجا

وہ پیپل کے درخت کے نیچے دھیان کرتا ہے، پاکر کے نیچے جپ یگیہ کرتا ہے۔ آم کی چھایا میں مانسک پوجا کرتا ہے بھگوان کے بھجن کے بغیر اُسے اور کام نہیں ہے۔ ۳

بر تر کہہ ہری کتھا پرسنگا، آوہیں سُنہیں انیک بہنگا
رام چرت بچتر بدھی نانا، پریم سہت کر سادر گانا

برڑ کے درخت کے نیچے وہ شری ہری کی کتھاؤں کا پرسنگ کہتا ہے۔ وہاں بے شمار پنچھی آکر ہری کتھا سُنتے ہیں۔ شری رام جی کی سُندر لیلا کو وہ بہت طرح سے پریم کے ساتھ شردھا سے گان کرتا ہے۔ ۴

سُنہیں سکل متی بمل مرالا، بسہیں نرنتر جے تیہیں تالا
جب میں جائے سو کوتُک دیکھا، اُر اُپجا آنند بیسیشا

سب نرمل بدھی والے ہنس جو اُس تالاب پر سدا رہتے ہیں اُسے سُنتے ہیں۔ جب میں نے جا کر یہ اچنبھا دیکھا۔ تب میرے من میں بڑا آنند بڑھا۔ ۵

تب کچھ کال مرال تن دھر تہہ کینہہ نواس
سادر سُن رگھوپتی گُن پنی آئیوں کیلاس

تب میں ہنس کا رُوپ دھارن کر کے کچھ وقت وہاں ٹھہرا اور شری رگھوناتھ جی کے گُنوں کو آدر کے ساتھ سُن کر پھر واپس کیلاش کو چلا آیا۔ ۵۷

گریجا کہیوں سو سب اتہاسا، میں جیہی سمے گئیوں کھگ پاسا
اب سو کتھا سُنہو جیہی ہیتو، گئیو کاگ پہیں کھگ کل کیتو

ہے پاربتی! میں نے وہ سب اتہاس کہا کہ جس وقت میں کاگ بھشنڈی کے پاس گیا تھا۔ اب وہ کتھا بھی سنو جس کارن کر کاگ بھشنڈی کے پاس پنچھی کُل کے کیتو گرُڑ جی گئے تھے۔ ۱

جب رگھوناتھ کینہہ رن کر برا، سمجھت چرت ہوت موہی بر ڑا
اندرجیت کر آپ بندھایو ، تب نارد منی گرڑ پٹھایو

مجھے بھگوان کی اس یدھ لیلا کی یاد آتے ہی بڑی لجا آتی ہے
جب اُنھوں نے اپنے آپ کو میگھناد کے ہاتھوں سے بندھوا لیا
تب ناردمنی جی نے گرڑجی کو بھیجا ۔ ۲

بندھن کاٹ گیو اُرگادا ، اُپجا ہردے پرچنڈ وِشادا
پربھو بندھن سمجھت بہو بھانتی ، کرت بچار اُرگ آراتی

ناگ پھانس کو کاٹ کر سانپوں کے بھکشک گرڑجی جب
گئے تب اُن کے من میں بڑا بھاری کلیش بڑھا۔ پربھو کے بندھن
کو یاد کر کر کے سانپوں کے دشمن گرڑجی بہت طرح سے وچار کرنے
لگے ۔ ۳

بیاپک برہم برج باگیسا ، مایا موہ پار پرم ایسا
سو اوتار سنیوں جگ ماہیں ، دیکھیوں سو پربھاو کچھ ناہیں

جو ویاپک ، نرِدکار ، بانی کے پتی اور مایا موہ سے اتیت
پر برہم پرمیشور ہیں میں نے سنا تھا کہ اُنھوں نے ہی شری رام جی
کے روپ میں اوتار لیا ہے ۔ پر میں نے اُن کا پربھاو تو کچھ
نہیں دیکھا ۔ ۴

بھو بندھن تے چھوٹہیں نر جپ جاکر نام
کھرب نِساچر باندھیو ناگ پاس سوئی رام

جن کا نام جپ کر منش سارے بندھن سے چھوٹ
جاتے ہیں اُن شری رام جی کو ایک تاچیز راکشس نے ناگ بندھن سے
باندھ لیا ۔ ۵۸

نانا بھانت منہی سمجھاوا ، پر گٹ نہ گیان ہردے بھرم چھاوا
کھید کھن من ترک بڑھائی ، بھیئو موہ بس تمہرے ہی نائی

گرڑجی نے بہت طرح سے من کو سمجھایا ۔ لیکن اُن کے من
میں گیان پرگٹ نہ ہوا بلکہ اگیان اور بڑھ گیا شنکا کے اس دُکھ سے
دُکھی ہو کر من میں دلیل بازی کر کے وہ تمہاری ہی طرح بھرم وِشش
ہو گئے تھے ۔ ۱

بیاکل گئیو دیو رشی پاہیں ، کہیسی جو سنسے نج من ماہیں
سُن ناردہی لاگ ناتی دایا ، سُنو کھگ پربل رام کے مایا

دیاکل ہو کر وہ دیو رشی نارد جی کے پاس گئے ۔ اُن کے من میں
جو شنکا تھی ۔ وہ اُنھوں نے نارد جی کو کہہ سنائی ۔ یہ سُن کر نارد جی کو اُن
پر بڑی دیا آئی ۔ وہ کہنے لگے ۔ سے پکشی گرڑ! سنیئے ۔ شری رام جی کی
مایا بڑی ہی بلوان ہے

جو گیانہہ کر چت اپہرائی ، برییائیں بموہ من کرئی
جیہیں بہو بار نچاوا موہی ، سوئی بیاپی بہنگ پتی توہی

جو گیانیوں کے چت کو بھی اچھی طرح ہر لیتی ہے ۔ اور اُن
کے من کو زبردستی بھرم میں ڈال دیتی ہے ۔ جس نے مجھ کو بھی بہت دفعہ ناچ
نچایا ہے ۔ پکشی راج! وہی مایا تم پر چھا گئی ہے ۔ ۲

مہا موہ اُپجا اُر توریں ، مٹہی نہ بیگ کہیں کھگ میں
چتُر آنن پہیں جاہو کھگیسا ، سوئی کریہو جیہی ہوئے ندیسا

ہے گرڑ! تیرے انتہ کرن میں بڑا بھاری موہ پیدا ہو گیا ہے ۔
یہ میرے سمجھانے سے جلدی دُور نہ ہوگا ۔ تم برہما جی کے پاس جاؤ ۔ اور
جیسی وہ آگیا دیں ۔ ویسا ہی کرنا ۔ ۴

اس کہہ چلے دیو رشی کرت رام گن گان
ہری مایا بل برنت پنی پنی پرم سُجان

ایسا کہہ کر پرم چتُر دیو رشی نارد شری رام جی کے گُن گاتے
اور بھگوان کی مایا کی مہا شکتی کا ورنن کرتے ہوئے چلے ۔ ۵۹

تب کھگ پتی بِرنچی پہیں گئیو ، نج سندیہہ سناوت بھیئو
سُن برنچی رام ہی سر ناوا ، سمجھ پرتاپ پریم اتی چھاوا

تب پکشی راج گرڑ برہما جی کے پاس گئے اور اُنھوں نے
اپنی شنکا برہما جی کو کہہ سنائی ۔ اُسے سُن کر برہما جی نے شری رام جی
کو سر نوایا اور اُن کے پرتاپ کو سمجھ کر اُن کے ہردے میں بے حد
پریم چھا گیا ۔ ۱

من مہہ کرے بچار بدھاتا ، مایا بس کبی کوبد گیاتا
ہری مایا کر امت پربھاوا ، بپل بار جیہیں موہی نچاوا

برہما جی من ہی من میں وچار کرنے لگے ۔ کہ کوی پنڈت
اور گیانی سبھی مایا کے وش میں ہیں ۔ شری بھگوان کی مایا کا پربھاو
اپار ہے ۔ جس نے مجھ کو بھی بارہا ناچ نچایا ہے ۔ ۲

اگ جگ مئے جگ مم اپراجا ، نہیں آچرج موہ کھگ راجا

تب بولے بدھی گر اسہائی ، جان مہیس رام پربھتائی

یہ سدا جگت سنسار میرا رچایا ہوا ہے ۔ جب مجھے بھی پریل مایا ناچ نچاتی ہے تب اگر پنچھی راج گرڑ کو موہ ہو گیا تو اس میں حیرانی کی کیا بات ہے ۔ تب برہما جی سندر بانی بولے ۔ کہ شری رام جی کی مہما کو شری مہادیو ہی جانتے ہیں ۔ ۳

بینتیہ سنکر پہیں جا ہو ، تات انت پوچھیو جن کاہو

تہنہ ہوہی تو سنسے ہانی ، چلیو بہنگ سُنت بدھی بانی

ہے گرڑ ! تم شوجی کے پاس جاؤ ۔ ہے تات ! اور کسی سے نہ پوچھنا ۔ تمہاری سب شنکاؤں کا ناش وہیں ہو گا ۔ برہما جی کے بچن سنتے ہی گرڑ جی چل دیئے ۔ ۴

پرم آتر بہنگ پتی آئیو تب موپاس

جات رہیوں کبیر گرہ رہیہو اُما کیلاس

تب بڑی بے تابی سے پنچھی راج گرڑ میرے پاس آئے ۔ ہے اُما ! اُس وقت میں کبیر جی کے گھر جا رہا تھا ۔ اور تم کیلاش پر تھیں ۔ ۶۰

تیہی مم پد سادر سر ناوا ، پنی آپن سندیہہ سناوا

سُن تا کر بنتی مردو بانی ، پریم سہت میں کہیوں بھوانی

گرڑ جی نے آدر کے ساتھ میرے چرنوں میں سر جھکایا اور اپنے دل کی شنکا کہہ سنائی ۔ اُن کی بنتی اور کومل بانی کو سُن کر میں نے پریم کے ساتھ اُن سے کہا ۔

ملیہو گرڑ مارگ مہنہ موہی ، کون بھانت سمجھاؤں توہی

تبہیں ہوئے سب سنسیہ بھنگا ، جب بہو کال کریئے ست سنگا

ہے گرڑ ! تم مجھے راستہ میں ملے ہو ۔ راستہ میں میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں ؟ سب شنکاؤں کا ناش تو تب ہو جب بہت دنوں تک ست سنگ کیا جائے ۔ ۲

سنیئے تہاں ہری کتھا سہائی ، نانا بھانت منیہ جو گائی

جیہی مہنہ آدی مدھیہ اوسانا ، پربھو پرتی پادیہ رام بھگوانا

اور اُس ست سنگ میں سُندر ہری کتھا سُنی جائے جسے منیشوروں نے بہت طرح سے گایا ہے ۔ اور جس طرح کے شروع ، درمیان اور آخر میں بھگوان شری رام جی ہی دچار نے یوگیہ پربھو ہیں ۔ ۳

نت ہری کتھا ہوت جہنہ بھائی ، پٹھوؤں تہاں سنہو تمہہ جائی

جاہی سُنت سکل سندیہا ، رام چرن ہوئیہی اتی نیہا

ہے بھائی ! جہاں ہر روز شری رام جی کی کتھا ہوتی ہے ، تم کو وہاں بھیجتا ہوں ۔ تم جا کر اُسے سنو ۔ اُسے سنتے ہی تمہارا سب بھرم دور ہو جائے گا ۔ اور شری رام جی کے چرنوں میں بے حد پریم ہو جائے گا ۔ ۴

بنو ست سنگ نہ ہری کتھا تیہی بنو موہ نہ بھاگ

موہ گئیں بنو رام پد ہوئے نہ درڑھ انو راگ

ست سنگ کے بغیر سننے کو ہری کتھا نہیں ملتی اور اُس کے سننے بغیر موہ دور نہیں ہوتا ۔ موہ کا ناش ہوئے بغیر شری رام جی کے چرنوں میں سچا پریم نہیں ہوتا ۔ ۶۱

ملہیں نہ رگھوپتی بنو انوراگا ، کئیں جوگ تپ گیان براگا

اُتر دس سندر گری نیلا ، تہں رہ کاگ بھشنڈی سشیلا

چاہے جتنے بھی یوگ ، تپ ، گیان اور ویراگ کرو لیکن پریم کے بغیر شری رگھوناتھ جی نہیں ملتے اُتر کی طرف ایک سُندر نیل پربت ہے وہاں پرم سوشیل کاگ بھشنڈی جی رہتے ہیں ۔ ۱

رام بھگتی پتھ پرم پربینا ، گیانی گن گرہ بہو کالینا

رام کتھا سو کہے نرنترا ، سادر سُنہیں بیبدھ بہنگ برا

وہ رام جی کی بھگتی کے مارگ میں چتر اور ماہر ہیں ۔ وہ گیان وان اور گنوں کے گھر ہیں اور بہت لمبی عمر کے ہیں ۔ وہ ہر روز لگاتار شری رام جی کی کتھا کہتے ہیں ۔ جسے طرح طرح کے سُندر پنچھی شردھا سے سُنتے ہیں ۔ ۲

جائے سنہو تہنہ ہری گن بھوری ، ہوئیہی موہ جنت دکھ دوری

میں جب تیہی سب کہا بجھائی ، چلیو ہرش مم پد سرنائی

وہاں جا کر شری ہری کے گن گنوں کو سنو ۔ تمہارا موہ سے پیدا ہوا کلیش مٹ جائے گا ۔ میں نے جب سب کچھ سمجھا کر اُسے کہا تب وہ میرے چرنوں میں سر جھکا کر پرسن ہو کر چلا گیا ۔ ۳

تاتے اُما نہ میں سمجھاوا ، رگھوپتی کرپا مرم میں پاوا

ہوہی کینہ کبہوں ابھیمانا ، سو کھوئے چہہ کرپا ندھانا

ہے پاربتی ! میں نے اُس کو اس لئے نہیں سمجھایا کہ میں

شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے بھید جان گیا تھا۔ گرڑ نے کبھی بھیان کیا ہوگا۔ جیں کو کرکرپا کے بھنڈار شری رام جی وندنا کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ تمہی نے ہی میں سندیہہ نہیں رکھا، سمجھے کھگ کھگ ہی کے بھاکھا پربھو مایا بلونت بھوانی، جاہی نہ موہ کون اس گیانی اور دوسرے اس کارن بھی ہیں نے اسے اپنے پاس نہیں رکھا کر پنچھی پنچھی ہی کی بولی سمجھتے ہیں۔ اے پاربتی! پربھو شری رام جی کی مایا بڑی بلوان ہے۔ ایسا کونسا گیان وان ہے۔ جس کو یہ موہ نہ لیوے؟

گیانی بھگت سرومنی تری بھون پتی کر جان
تاہی موہ مایا نر پامر کریں گمان ؎

جو گرڑ جی گیانی بھگتوں میں سب کے سرتاج اور تینوں لوکوں کے سوامی شری بھگوان کا واہن ہیں۔ اُن کو بھی مایا میں ڈال دیا۔ اسے دیکھ کر بھی پامر منش اپنی چترائی پر گھمنڈ کرنے سے نہیں ہٹتے۔ ۱۱

ماس پارائن

اٹھائیسواں وشرام

سو برنچی کہنہ موہے کو ہے بپرا آن
اس جیہ جان بھجیں منی مایا پتی بھگوان

یہ مایا جب برہما جی اور شو جی کو بھی موہ لیتی ہے۔ تو دوسرے جیوؤں کا تو کہنا ہی کیا۔ من میں ایسا جان کر ہی منی لوگ مایا کے سوامی بھگوان کو بھجا کرتے ہیں۔ ۶۲

گئیو گرڑ جہنہ بسے بھشنڈا، متی اکنٹھ ہری بھگتی اکھنڈا
دیکھ سیل پرسن من بھیو، مایا موہ سوچ سب گئیو

گرڑ جی تب تیز بدھی والے اننیہ بھگوت بھگت کاک بھشنڈی کے پاس گئے۔ اس پربت کو دیکھ کر اُن کا من پرسن ہو گیا اور سب موہ مایا اور چنتا مٹ گئی۔

کرتڑ اگ مجن جل پانا، بٹ تر گئیو ہردے ہرشانا
برڈھ برڈھ وہنگ تہنہ آئے، سنے رام کے چرت سہائے

تالاب میں اشنان اور جل پی کر وہ من میں پرسن ہو کر بڑ کے درخت کے نیچے گئے۔ وہاں شری رام جی کے سندر چرتر سننے کے لئے بوڑھے بوڑھے پکشی آئے ہوئے تھے۔ ۲

کتھا ارنبھ کرے سوئی چاہا، تیہی سمے گئیو کھگ ناہا
آوت دیکھ سکل کھگ راجا، ہرشیو بائس سہت سماجا

کاک بھشنڈی کتھا شروع کرنے ہی لگے تھے کہ اتنے میں پنچھی راج گرڑ وہاں جا پہنچے۔ پنچھیوں کے راجہ گرڑ جی کو آتے دیکھ کر کاک بھشنڈی سمیت سارا پنچھی سماج پرسن ہو گیا۔ ۳

اتی آدر کھگ پتی کر کینہا، سواگت پوچھ سو آسن دینہا
کر پوجا سمیت انوراگا، مدھر بچن تب بولیو کاگا

انہوں نے پنچھی راج گرڑ جی کا بہت ہی آدر کیا۔ اُن کی خیریت پوچھ کر بیٹھنے کے لئے سندر آسن دیا پھر پریم سہت اُن کی پوجا کر کے کاک بھشنڈی جی میٹھے شبدوں میں بولے۔ ۴

ناتھ کرتارتھ بھئیو میں تو درسن کھگ راج
آئیسو دیہو سو کروں اب پربھو آئیو کیہی کاج

ہے ناتھ! ہے پنچھی راج! آپ کے درشن کر کے میں کرتارتھ ہو گیا ہوں۔ ہے پربھو! اب جو آپ کی آگیا ہو۔ وہی کروں۔ آپ کس کارن سے یہاں تشریف لائے ہیں؟ ۶۳

سدا کرتارتھ روپ تمہ کہہ مردو بچن کھگیس
جیہی کے استتی سادر نج مکھ کینہ مہیس

پنچھی راج گرڑ جی نے کومل بچن کہے۔ آپ تو سدا ہی کرتارتھ روپ ہیں۔ جن کی بڑائی خود شری شو جی مہاراج نے آدر کے ساتھ اپنے مکھ سے کی ہے۔ ۶۳

سنہو تات جیہی کارن آئیوں، سو سب بھئیو درس تو پائیوں
دیکھ پرم پاون تو آشرم، گئیو موہ سنسیہ نانا بھرم

ہے تات! سنئے میں جس کارن سے آیا ہوں وہ تو سب آپ کے پرم پوتر آشرم کو دیکھ کر ہی میرا موہ، شنکا اور طرح طرح کے بھرم سب دور ہو گئے۔ ۱

اب شری رام کتھا اتی پاونی ، سدا سکھد دکھ پنج نساونی
سادر تات سُناو مجھ موہی ، بار بار بنوؤں پربھو توہی

اب سبھے ناتھ! شری رام جی کی بہت ہی پوتر کرنیوالی اور سدا سکھ دینے والی اور دکھوں کے سموہ کا ناش کرنے والی کتھا مجھ کو شردھا کے ساتھ سُنا دیجئے ۔ ہے پربھو! میں بار بار آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں ۔ ۲

سُنت گرڑ کے گرا بنیتا ، سرل سپریم سکھد پنیتا
بھیو تاسُ من پرم اُچھاہا ، لاگ کہے رگھوپتی گن گاہا

گرڑ جی کے ملائمت بھرے سرل ، سُندر ، سکھ دینے والے اور بے حد پوتر بچنوں کو سُنتے ہی کاک بھُشنڈی جی کے من میں بڑا بھاری اُتساہ (حوصلہ) ہوا ، اور وہ شری رگھوناتھ جی کے گنوں کی کتھا کہنے لگے ۔

پرتھمہیں اتی انوراگ بھوانی ، رام چرت سر کہیسی بکھانی
پنی نارد کر موہ اپارا ، کہیسی بہوری راون اوتارا

ہے پاربتی! پہلے تو انہوں نے بڑے ہی پریم سے شری رام چرت مانسرور کا ورنن کیا ، پھر نارد جی کے اپار موہ کی کتھا کہی اور پھر راون کے جنم کا حال کہہ سُنایا ۔ ۲

پربھو اوتار کتھا پنی گائی ، تب سسو چرت کہیسی من لائی

پھر شری رام جی کے اوتار لینے کی کتھا گا کر سُنائی پھر بڑی شردھا اور پریم سے من لگا کر شری رام جی کی بال لیلا کا ورنن کیا ۔

بال چرت کہہ بدھ بدھی من مہ پرم اُچھاہ
رشی آگون کہیسی پنی شری رگھوبیر بیاہ

بڑے اُتساہ بھرے من کے ساتھ انہوں نے بہت پرکار سے پربھو شری رام جی کی بال لیلا کی کتھا کہی پھر رشی وشوامتر جی کے ایودھیا میں آنے کا پرسنگ کہہ کر شری رگھوبیر جی کے بیاہ کا ورنن کیا ۔ ۴۴

بہوری رام ابھیشیک پرسنگا ، پنی نرپ بچن راج رس بھنگا
پُرباسنہہ کر برہ لپٹ دا ، کہیسی رام لچھمن سنبادا

پھر شری رام جی کے راج تلک کا پرسنگ کہا ۔ پھر راجہ دسرتھ کے بچن سے رنگ میں بھنگ پڑ جانے کی کتھا کہی ۔ پھر نگر واسیوں کا شری رام جی کے ویوگ کا خیال کر کے دکھی ہونے اور رونے پیٹنے کا حال کہہ سُنایا اور پھر رام اور لکشمن کی آپس میں جو بات چیت ہوئی وہ ساری کتھا کہہ سُنائی ۔ ۱

بپن گون کیوٹ انوراگا ، سُرسری اُتر نواس پریاگا
بالمیک پربھو ملن بکھانا ، چترکوٹ جمی بسے بھگوانا

شری رام جی کا بن میں جانا ، نشاد راج کا اُن کے پرتی پریم ، گنگا جی سے پار اُتر کر پریاگ راج میں مقام کرنا ، والمیک اور پربھو شری رام جی کا ملاپ اور اُن کی آگیا سے چترکوٹ میں جس پرکار بھگوان جی کا ٹھہرنا ہوا ۔ یہ سب پرسنگ کہہ سُنایا ۔

سچو آگون نگر نرپ مرنا ، بھرت آگون پریم بہو برنا
کر نرپ کریا سنگ پُرباسی ، بھرت گئے جہاں پربھو سُکھ راسی

منتری سمنت جی کا شری رام جی کو بن پہنچا کر واپس ایودھیا آنا اور اُن کے رام جی کے پرتی بے حد پریم کا ورنن کیا پھر بھرت جی نے راجہ دسرتھ کی انتیشٹی کریا کر کے نگر واسیوں کو ساتھ لے کر جس پرکار سُکھ کے دھام پربھو شری رام جی کے پاس روانگی کی تھی ۔ وہ سب حال کہہ سُنایا ۔

پنی رگھوپتی بہو بدھی سمجھائے ، لے پادُکا اودھ پر آئے
بھرت رہن سُرپتی ست کرنی ، پربھو اُر اتری بھینٹ پنی برنی

پھر شری رام جی کے بہت طرح سمجھانے بجھانے پر کھڑاؤں لے کر بھرت جی کے واپس لوٹ آنے کا پرسنگ کہا ۔ بھرت جی کا نندی گرام میں تپ کا جیون بسر کرنا ۔ اندر پتر جے انت کی نیچ کرنی اور پربھو شری رام جی اور اتری مُنی کا ملاپ ۔ یہ سارا پرسنگ بیان کیا ۔ ۲

کہہ برادھ بدھ جیہی بدھی دیہہ تجی سربھنگ
برن سُتیچھن پرتی پنی پربھو اگست ست سنگ

پھر جس پرکار برادھ مارا گیا اور سربھنگ جی نے شریر تیاگ کیا ۔ وہ پرسنگ کہہ سُنایا ۔ پھر سُتیکشن جی کے پریم کا ورنن کر کے پربھو شری رام جی اور اگست جی کے ست سنگ کا سارا حال کہہ سُنایا ۔ ۳۵

کہہ ڈنڈک بن پاونتائی ، گیدھ میتری پنی تہیں گائی

پنی پربھو پنچ بٹی کرت باسا، بھنجی سکل منیہ کی تراسا

پھر پربھو شری رام جی کے جانے سے ڈنڈک بن کا پوتر ہو جانا، گیدھ راج کے ساتھ پربھو کی جرتائی کا پرسنگ بھشنڈی جی نے گایا۔ پھر جس پرکار پربھو نے پنچوٹی میں مقیم کر کے سب منی منڈلی کے بیچ کہا نرمی کیا۔ وہ ساری کتھا کہہ سنائی۔ ١

پنی لچھمن اپدیس انوپا، شوپ نکھا جمے کینہہ کروپا
کھر دوشن بدھ بہوری بکھانا، جمے سب مرم دساتن جانا

پھر پربھو شری رام جی نے لکشمن جی کو جو لاثانی اپدیش دیا تھا وہ ساری کتھا کہی۔ پھر جس طرح شروپ نکھا کے ناک کان کاٹ کر اُسے بدشکل کیا تھا۔ وہ سارا حال کہہ سنایا۔ پھر کھر اور دوشن کے مارے جانے کا پرسنگ کہا اور راون کا سروپ نکھا سے سب سماچار سننا یہ ساری کتھا کہی۔ ٢

دسکندھر ماریچ بت کہی، جیہی بدھی بھئی سو سب تیہیں کہی
پنی مایا سیتا کر ہرنا، شری رگھبیر برہ کچھ برنا

پھر راون اور ماریچ کی آپس کی بات چیت کہی، پھر مایا کی سیتا کا ہرن اور ان کے ورہ میں شری رام جی کے دیاکُل ہونے کا پرسنگ کہا۔ ٣

پنی پربھو گیدھ کریا جمے کینہی، بدھی کبندھ سبری ہی گتی دینہی
بہوری بہ برنت رگھوبیرا، جیہی بدھی گئے سرور تیرا

پھر پربھو شری رام جی نے گیدھ راج جٹایو کا جس طرح سے انتیشٹی سنسکار کیا تھا، اور کبندھ کا بدھ کر کے شبری کو اُتم گتی دی تھی۔ وہ سب کتھا کہی۔ پھر جس طرح سیتا جی کے ویوگ میں تڑپتے ہوئے بھگوان پمپا سر کے کنارے گئے۔ وہ سارا پرسنگ کہا

پربھو نارد سنباد کہہ ماروتی ملن پرسنگ
پنی سگریو متائی بالی پران کر بھنگ

پھر پربھو شری رام جی اور نارد کی آپس کی بات چیت اور ہنومان جی کے ملنے کا پرسنگ کہہ کر سگریو سے مترتا اور بالی کے پران ناش کی ساری کتھا کہہ سنائی۔

کپی ہی تلک کر پربھو کرت سیل پربرشن باس
برنن برشا سرد اور رام روش کپی تراس

سگریو کو کشکندھا کا راج تلک دیا اور پربھو کا پربرشن پربت پر مقام کرنا۔ یہ سارا حال کہہ سنایا۔ پھر جس پرکار پربھو نے موسم برسات کا ورنن کیا تھا اور سگریو سے اپنی ناراضگی ظاہر کی تھی جس سے کہ سگریو بے حد ڈر گیا تھا۔ وہ ساری کتھا کہی۔ ٥

جیہی بدھی کپی پتی کیس پٹھائے، سیتا کھوج سکل دس دھائے
بیبر پرمیس کینہہ جیہی بھانتی، کپنہ بہوری ملا سمپاتی

جس پرکار بانر راج سگریو نے بانروں کو بھیجا اور وہ سیتا جی کی تلاش میں سب طرفوں کو گئے۔ جس پرکار انہوں نے بل میں پرویش کیا اور پھر جیسے بانروں کو جٹایو کا بھائی سمپاتی ملا۔ وہ سب کتھا کہی۔ ١

سنی سب کتھا سمیر کمارا، ناگھت بھئیو پیودھی اپارا
لنکا پنی پرمیس جیہی کینہا، پنی سیتہی دھیرج جمے دینہا

سمپاتی سے ساری کتھا سن کر پون کمار ہنومان جی جس طرح اپار سمندر کو چھلانگ لگا کر پار ہو گئے اور پھر جیسے انہوں نے لنکا میں پرویش کیا اور پھر جیسے سیتا جی کو دھیرج بندھائی دلاسی کتھا کہی۔ ٢

بن اجار راون ہی پربودھی، پُر دہ ناگھیو بہوری پیودھی
آئے کپی سب جہاں رگھورائی، بیدیہی کی کُشل سنائی

اشوک بن کو اجاڑ کر، راون کو سمجھا کر اور لنکا کو آگ میں بھسم کر کے پھر جیسے انہوں نے سمندر کو پار کیا اور جس پرکار سب بانر شری رگھوناتھ جی کے پاس آئے اور آ کر انہیں شری جانکی جی کی خیریت کی خبر دی وہ ساری کتھا کہی۔ ٣

سین سمیت جتھا رگھوبیرا، اُترے جائے بارِ ندھی تیرا
ملا بھبھیشن جیہی بدھی آئی، ساگر نگرہ کتھا سنائی

پھر جس طرح سینا سمیت شری رگھوبیر جی سمندر کے کنارے پر جا اُترے اور جس پرکار بھبھیشن جی اُن سے آن ملے۔ وہ سب اور سمندر پر پل باندھنے کی ساری کتھا کہی۔ ٤

سیتو باندھہ کپی سین جمے اُتری ساگر پار
گئیو بسیٹھی بیر بر جیہی بدھی بالی کمار

پل باندھ کر جس پرکار بانر فوج سمندر کے پار اُتری اور

جس پرکار بالی کماد بلوان بھیبھا شنت بیج کر نے گئے - وہ سب کتھا کہی ۲۷

نسیچر کیس لرائی بُہ تیسی جیہہ پرکار
کنبھ کرن گھن ناد کربل پورش سنگھار

پھر راکششوں اور بانروں کی لڑائی کا انیک پرکار سے
ورنن کر کے کنبھ کرن اور میگھناد کے بل پراکرم اور اُن کے مرنے
کی کتھا کہی - ۳۷

نسیچر نکر مرن بدھی نانا ، رگھوپتی راون سمر بکھانا
راون بدھ مندودری سوکا ، راج بھبھیشن دیو اسوکا

پھر راکششوں کے لشکر کا مرنا اور شری رگھوناتھ جی اور
راون کے انیک پرکار کے یدھ کا ورنن کیا - راون کا مرنا اور مندودری
کا شوک میں ولاپ کرنا - بھبھیشن کا راج گدی پر بیٹھنا اور دیوتاؤں
کا شوک رہت ہو جانا یہ سارا پرسنگ کہا - ۱

سیتا رگھوپتی ملن بہوری ، سُرنہ کینہہ استتی کر جوری
پنی پشپک چڑھ کپنہہ سمیتا ، اودھ چلے پربھو کرپا نکیتا

پھر سیتا جی اور شری رگھوناتھ جی کے ملاپ کا پرسنگ
کہا - اور جس پرکار دیوتاؤں نے ہاتھ جوڑ کر استتی کی اور پھر بانروں
سمیت جس پرکار پشپک بمان پر چڑھ کر کرپا ندھان پربھو اودھ
پوری کو چلے - وہ ساری کتھا کہی - ۲

جیہہ بدھی رام نگر نج آئے ، بائس بسد چرت سب گائے
کہیسی بہوری رام ابھیشیکا ، پُر برنت نرپ نیتی انیکا

پھر جس پرکار بھگوان رام اجودھیا میں آئے - وہ سب اُتّم
کتھا کاک بھشنڈی جی نے وستار سے گائی پھر شری رام جی کے
راج تلک کی کتھا کہی - اور اجودھیا پوری کا اور انیک پرکار
کی راج نیتی کا ورنن کیا - ۳

کتھا سمست بھشنڈ بکھانی ، جو میں تمہہ سن کہی بھوانی
سُن سب رام کتھا کھگ ناہا ، کہت بچن من پرم اُچھاہا

شوجی کہتے ہیں - اے پاربتی ! اسی پرکار کاک بھشنڈی جی نے
گروڑ جی کو وہ ساری کتھا کہہ سنائی جو میں نے تم سے کہی تھی
ساری رام جی کی کتھا کو سُن کر پکشی راج گروڑ جی من میں بہت
پرسن ہو کر بچن کہنے لگے - ۴

گیو موہ سندیہ سب بھنجیوں سکل رگھوپتی چرت
بھیؤ رام پد نیہہ تو پرساد بائس تلک

شری رگھوناتھ جی کی ساری لیلا کی کتھا میں نے سنی
جس سے میری شنکائیں مٹ گئیں - ہے کاک شرومنی ! آپ کی
مہربانی سے شری رام جی کے چرنوں میں میرا پریم ہو گیا - ۶۸

موہی بھیو اتی موہ پربھو بندھن رن مہہ نرکھ
چدانند سندوہ رام بکل کارن کون !

پربھو شری رام جی کو ناگ پھانس میں بندھا ہوا دیکھ کر
مجھے بے حد موہ ہو گیا تھا - کہ شری رام چندر جی تو چدانند گھن
ہیں - وہ کیوں ویاکل ہیں - ۶۸

دیکھ چرت اتی نر انوساری ، بھیو ہردے مم سنسے بھاری
سوئی بھرم اب ہت کر میں مانا ، کینہہ انوگرہ کرپا ندھانا

سادھارن منشوں جیسا بھگوان کا آچرن دیکھ کر میرے
من میں بڑی بھاری شنکا ہو گئی تھی - یہ شنکا واستو میں میری
بھلائی کے لئے ہی ہوئی - میں ایسا سمجھتا ہوں - کرپا ندھان
پربھو نے میرے من میں شنکا پیدا کر کے اور اس کے کارن
ارتھ آپ کے سنگم سے شری چرتر سننے کا سوبھاگیہ پراپت کرا کے
مجھ پر بڑی بھاری کرپا کی ہے - ۱

جو اتی آتپ بیاکل ہوئی ، ترو چھایا سکھ جانے سوئی
جوں نہیں ہوت موہ اتی موہی ، ملتیوں تات کون بدھی توہی

جو دھوپ سے سخت ویاکل ہو جاتا ہے - وہی درخت
کے سایہ کے سکھ آرام کو جانتا ہے - ہے تات ! اگر مجھے اتنا بڑا
موہ نہ ہوتا - تو میں آپ سے کس پرکار ملتا ؟ ۲

سنتوں کیسے ہری کتھا سہائی ، اتی بچتر بہو بدھی تم گائی
نگم آگم پران مت ایہا ، کہیں سدھ منی نہیں سندیہا

اور کیسے یہ ادبھت سندر ہری کتھا سنتا - جو کہ آپ نے
بہت پرکار سے گا کر سنائی ہے - وید ، شاستر اور پرانوں کا یہی مت
ہے اور سدھ اور منی بھی یہی کہتے ہیں - اس میں ذرا بھر بھی شک نہیں ہے

سنت بسدھ ملہیں پر تیہی ، چتوہیں رام کرپا کر جیہی
رام کرپا تو درسن بھئو ، تو پرساد سب سنسیہ گیو

سچّے سنت مہاتما اُس پُرش کو ہی ملتے ہیں جس پر کہ شری رام جی کی کرپا درشٹی ہو، شری رام جی کی کرپا سے آپ کے درشن ہوئے اور آپ کی کرپا سے میری ساری شنکا مٹ گئی۔ ۲

سُن بہنگ پتی بانی سہت بنئے انوراگ
پُلک گات لوچن سجل من ہرشیو اتی کاگ

پکشی راج گرڑ جی کی ملائمت اور پریم بھری بانی سُن کر کاک بھُشنڈی جی کا شریر پُلکت ہو گیا آنکھوں میں پریم آنسو ڈبڈبا آئے۔ اور وہ من میں بہت پرسن ہوئے۔ ۶۹

شروتا سُمتی سُسیل سُچی کتھا رسک ہری داس
پائے اُما اتی گوپیم اپی سجن کرہیں پرکاس

ہے پاربتی! مہاتما پُرش جب سُندر بُدھیمان سوشیل اور پوتر کتھا سے پریم کرنے والے ہری سیوک کو پاتے ہیں تو سب کے سامنے نہ پرگٹ کرنے والے گوڑھ رہسیہ کو بھی وہ ان پر پرگٹ کر دیتے ہیں۔ ۶۹

بولیو کاک بھُشنڈی بہوری، نبھگ ناتھ پر پریتی نہ تھوری
سب بدھی ناتھ پوجیہ تُمہ میرے، کرپا پاتر رگھو نایک کیرے

کاک بھُشنڈی جی پھر بولے۔ پکشی راج گرڑ جی پر اُن کا بیحد پریم تھا۔ ہے ناتھ! آپ سب پرکار سے میرے پُوجیہ ہیں اور شری رگھوناتھ جی کے کرپا پاتر ہیں۔ ۱

تُمہہی نہ سنسیہ موہ نہ مایا، مو پر ناتھ کینہہ تُمہ دایا
پٹھئے موہ مِس کھگ پتی توہی، رگھوپتی دینہہ بڑائی موہی

آپ کو نہ تو کوئی شنکا ہے نہ موہ ہی ہے۔ اور نہ ہی مایا ہی ہے ہے ناتھ! آپ نے تو مجھ پر دیا کی ہے۔ ہے پکشی راج! موہ کا بہانہ کر کے آپ شری رگھوناتھ جی کے بھیجے ہوئے میری عزّت افزائی کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ۲

تُمہ نج موہ کہی کھگ سائیں، سو نہیں کچھ اچرج گوسائیں
نارد بھو برنچی سنک آدی، جے مُنی نایک آتم بادی

ہے پکشی راج! آپ نے اپنا موہ کہا۔ سو ہے گوسائیں! یہ کچھ اچرج کی بات نہیں ہے۔ نارد جی، شو جی، برہما جی اور سنک آدی جو آتم وادی ہیں۔

موہ نہ اندھ کینہہ کیہی کیہی، کو جگ کام نچاو نہ جیہی
ترسناں کیہی نہ کینہہ بوراہا، کیہی کر ہردے کرودھ نہیں داہا

اُن میں سے اس موہ نے کس کس کو موہت نہیں کیا؟ جگت میں ایسا کون ہے جس کو کام نے نہ نچایا ہو؟ ترشنا نے کس کو پاگل نہیں بنایا؟ کرودھ اگنی نے کس کے ہردے میں جلن پیدا نہیں کی؟ ۳

گیانی تاپس سور کبی کو بد گُن آگار
کیہی کے لوبھ بڈمبنا کینہہ نہ ایہیں سنسار

گیانی، تپسوی، شورویر، کوی، پنڈت اور گُنوان (گُنوں کا بھنڈار) ایسا کون ہے جس کا لوبھ نے خاکہ نہ اُڑایا ہو۔ ۷۰

شری مد بکر نہ کینہہ کیہی، پربھتا بدھر نہ کاہی
مرگ لوچن کے نین سر کو اس لاگ نہ جاہی

دولت کے گھمنڈ نے کس کو بد مزاج نہیں بنایا؟ حکومت کے نشے نے کس کو بہرہ نہیں کیا؟ ایسا کون ہے۔ جسے مرگ نینی (چشم آہو) سُندری کے نین بان (تیر نگاہ) نے زخمی نہ کیا ہو؟

گُن کرت سنیپات نہیں کیہی، کوؤ نہ مان مد تجیو نبیہی
جوبن جور کیہی نہیں بلکاوا، ممتا کیہی کر جس نہ نساوا

گُنوں کا کیا ہُوا سرسام کسے نہیں ہُوا؟ ایسا کوئی نہیں ہے جسے مان اور مد نے بغیر اپنی لاگ لگائے کو را چھوڑا ہو۔ جوانی کے بخار نے کس کو جوش نہیں دلایا؟ اور ممتا نے کس کے یش (مان عزّت) کا ناش نہیں کیا؟

مچھر کاہی کلنک نہ لاوا، کاہی نہ سوک سمیر ڈولاوا
چنتا سانپنی کو نہیں کھایا، کو جگ جاہی نہ بیاپی مایا

حسد نے کس کو کلنکت نہیں کیا؟ شوک رُوپی ہوا نے کس کے من کو ڈانواں ڈول نہیں کیا؟ چنتا رُوپی ناگن نے کس کو نہیں کھا لیا؟ سنسار میں ایسا کون ہے۔ جس پر مایا نہ چھائی ہو؟ ۲

کیٹ منورتھ دارو سریرا، جیہی نہ لاگ گھُن کو اس دھیرا
سُت بت لوک ایشنا تینی، کیہی کے متی انہہ کرت نہ ملینی

منورتھ گھُن کا کیڑا ہے۔ اور شریر رُوپی لکڑی کو یہ منورتھ رُوپی گھُن نہ لگا ہو، پُتر، دھن اور شہرت ان تینوں پر بل اُچھیادُں

نے کس کی بدھی کو نہیں بگاڑ دیا؟ ۳

یہ سب مایا کر پریوارا ، پربل امت کو برنے پارا
سوچ آنن جاہی ڈراہیں ، اپر جیو کیہی لیکھے ماہیں

یہ سب مایا کا اتنا طاقتور کُنبہ ہے کہ جس کی اپار شکتی کا ورنن نہیں کیا جا سکتا۔ شِوجی اور برہما جی تک بھی اس سے ڈرتے ہیں۔ تب دوسرے جیوؤں کی گنتی ہی کیا ہے ۴

بیاپ رہیو سنسار مہُ مایا کٹک پرچنڈ
سیناپتی کام آدی بھٹ دمبھ کپٹ پاکھنڈ

مایا کی پرچنڈ سینا سنسار میں چھائی ہوئی ہے، کام، کرودھ آدی اس کے سیناپتی ہیں اور دمبھ و کپٹ اور پاکھنڈ مہا بلوان یودھا ہیں۔ ۷۱

سو داسی رگھوبیر کے سمجھیں متھیا سوپی
چھوٹ نہ رام کرپا بنو ناتھ کہیو پد روپی

وہ مایا شری رگھوبیر جی کی داسی ہے اگرچہ وچار کرنے پر تو وہ متھیا ہی ٹھہرتی ہے، لیکن سروپ سے متھیا ہونے پر بھی رام جی کی کرپا بنا اس سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ ہے ناتھ! یہ میں پرتگیا کر کے کہتا ہوں (اربھات دعوے سے کہتا ہوں) ۷۱

جو مایا سب جگ ہی نچاوا ، جاسُ چرت لکھ کاہوں نہ پاوا
سوئی پربھو بھرو بلاس کھگ راجا ، ناچ نٹی اِو سہت سماجا

جو مایا ساری دنیا کو نچاتی ہے اور جس کے چرتر (لیلا) کو کوئی بھی نہیں دیکھ پاتا ہے، ہے پکشی راج گرڑ جی! وہی مایا شری رام جی کی جنبشِ ابرو ہی سے اپنے سماج سمیت نٹ کی طرح ناچتی ہے۔

سوئی سچدانند گھن راما ، اج بگیان روپ بل دھاما
بیاپک بیاپیہ اکھنڈ اننتا ، اکھل اموگھ شکتی بھگونتا

شری رام جی وہی سچدانند گھن ہیں۔ جو اجنما، وگیان سروپ روپ اور بل کے گھر ہیں۔ وہ بیاپک، وِشو روپ، اکھنڈ، اننت، سمپورن، اموگھ شکتی (جس شکتی کا کبھی وار خالی نہ جاتا ہو) بکت بھگوان ہیں۔

اگن ادبھر گرا گو تیتا ، سب درسی انودیہ ھیتا ، ۔

نرمم نراکار نرموہا ، نتیہ نرنجن سکھ سندوہا ،

وہ نرگن ہیں، سب سے بڑھے ہیں۔ بانی اور اندریوں سے پرے ہیں۔ ورشیہ جگت کے ایک مانتر درشٹا ہیں، نردوش اجے، ممتا سے رہت نراکار، گیان سروپ، انتیہ، مایا انیت انند سکھ کی راشی ہیں۔ ۲

پرکرتی پار پربھو سب اُرباسی ، برہم نریہہ برج اِبناسی
اہاں موہ کر کارن ناہیں ، ربی سمکھ تم کبھوں کہ جاہیں

وہ پرکرتی سے پرے ہیں۔ سب کے ایک ماتر سوامی ہیں اور سب کے ہردوں میں بستے ہیں۔ وہ اچھا رہت، نِروکار اور ناشی برہم ہیں۔ اُن شری رام جی میں موہ کا کارن نہیں ہے۔ کیا تاریکی کی گھٹائیں کبھی سورج کے سامنے ٹھہر سکتی ہیں۔ ۴

بھگت ہیتو بھگوان پربھو رام دھریو تن بھوپ
کیئے چرت پاون پرم پراکرت نر انو روپ

بھگوان پربھو شری رام جی نے بھکتوں کے ہت ارتھ راجہ کا شریر دھارن کیا اور سادھارن منشوں کی طرح پرم پوتر چرتر کئے۔

جتھا انیک بیش دھر نرتیہ کرے نٹ کوئے
سوئی سوئی بھاو دکھاوئے آپن ہوئے نہ سوئے

جیسے کوئی ایکٹر بہت سے بھیس دھارن کر کے ناچ کرتا ہے اور ویسے ہی ویسے بھاو دکھلاتا ہے۔ جیسا کہ اس کا سروپ بنا ہوا ہوتا ہے (اگر وہ راجہ کا بھیس دھارن کرتا ہے تو راجاؤں جیسی لیلا کرتا ہے اور اگر چور کا بھیس دھارن کرتا ہے۔ تو چور کا پارٹ ادا کرتا ہے) پر آپ اپنے اصلی سروپ ہیں تو وہ ویسے کا ویسا ہی بنا رہتا ہے اس کے اصلی سروپ میں تو کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ۷۲

اس رگھوپتی لیلا اُرگاری ، دنج موہن جن سکھ کاری
جے متی ملن بشے بس کامی ، پربھو پر موہ دھرہیں امی سوامی

ہے گرڑ جی! شری رگھوناتھ جی کی بھی ایسی ہی لیلا ہے جو راکششوں کو موہ میں ڈالتی ہے اور بھگتوں کو سکھ دینے والی ہے۔ ہے سوامی! جو منش ملن بدھی والے، وشیوں میں اندھے کامی پُرش ہیں وہی پربھو پر اس طرح موہ کا آروپ (دوش لگایا) کرتے ہیں۔ ۱

نین دوش جا کہ جب ہوئی ، پیت برن سسی کہ کہ سوئی

جب جیہی دس بھرم موئے گھگیبا، سو کہتہ پچھم اُتیو دنیسا ٹ

جب کسی کو نتر دوش (خلل بصارت، یرقان وغیرہ) ہوتا ہے۔ تب وہ چندرما کو پیلے رنگ کا کہتا ہے۔ ہے پنچھی راج گرڑ! جب کسی کو دشا کا بھرم ہو جاتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے کہ سورج پچھم سے نکلا ہے۔ ۲

نوکارُوڈھ چلت جگ دیکھا، اچل موہ بس آپ ہی لیکھا
بالک بھرہیں نہ بھرہیں گرہادی، کہہیں پرسپر متھیا بادی

ناؤ چڑھا ہوا پُرش جیسے موہ وش اپنے آپ کو استھر (ساکن) سمجھتا ہے اور دنیا کی دوسری چیزوں کو چلتی ہوئی (متحرک) دیکھتا ہے۔ بالک گھومتے ہیں۔ پر گھر وغیرہ نہیں گھومتے۔ پر وہ ایک دوسرے کو جھوٹا ٹھہراتے ہیں۔ ۳

ہری بشئیک اس موہ بہنگا، سپنے ہوں نہیں اگیان پرسنگا
مایابس متی مند ابھاگی، ہردے جمنکا بہُبدھی لاگی

ہے گرڑ جی! بھگوان کے وشئے میں موہ کی کلپنا بھی ایسی ہی ہے۔ بھگوان میں تو اگیان کا پرسنگ سپنے میں بھی نہیں ہے لیکن جو مایا کے وش، مند بُدھی بدنصیب ہیں اور جن کے ہردے میں طرح طرح کے اگیان روپی پردے پڑے ہوئے ہیں۔ ۴

تے سٹھ ہٹھ بس سنسیہ کرہیں، نج اگیان رام پر دھرہیں
وہ مورکھ ہٹھ کے وش ہو کر ایسی شنکا کیا کرتے ہیں اور اپنا اگیان شری رام جی پر دھرتے ہیں (جیسے دوش تو الّو کی اپنی آنکھوں میں ہے۔ لیکن وہ دن کو ہی اندھیری رات مانتا ہے) ۵

کام کرودھ مد لوبھ رت گرہ آسکت دُکھ روپ
تے کمی جانہیں رگھوپتی ہی مُوڑھ پرے تم کوپ

جو کام کرودھ، مد اور لوبھ میں پریتی لگائے ہوئے ہیں اور دُکھ روپ گرہست میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ شری رگھوناتھ جی کو کیسے جان سکتے ہیں؟ وہ مورکھ تو اندھیرے کنوئیں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ۷۳

جیسے گیتا میں بھی بھگوان نے کہا ہے: ہے ارجن! اگیانی لوگ میرے پرم اوناشی اور سروتّم بھاؤ کو نہ جانتے ہوئے مجھ امورتی مان (نراکار) کو منش شریر میں آیا ہوا مورتی مان (ساکار)

سمجھتے ہیں۔" ۷-۲۴

"جس پرکار سُوریہ سارے لوک کی آنکھ ہوتا ہوا بھی لوگوں کی آنکھوں سے باہری دوش سے لپت نہیں ہوتا، اسی پرکار ایک اکیلا آتما سب بھوتوں کا انترآتما ہوتا ہوا بھی بھوتوں کے باہری دکھوں سے لپت نہیں ہوتا" ۲۰-۵-۱۱ کٹھ ۲۰، ۵، ۱۱

"ایک ہی دیو سب بھوتوں میں گوڑھ و سرو ویاپی اور سب کا انترآتما ہے۔ وہی کرموں کا آدھار سب پرانیوں میں بسا ہوا سب کا ساکشی، سب کو چیتنا دینے والا اور سب اپادھیوں کے دوشوں سے رہت شدھ اور نرگُن ہے" شوتیاشوتر اپنشد ۶-۱۱

نرگن روپ سلبھ اتی سگن جان نہیں کوئے
سگم اگم نانا چرت سُن منی من بھرم ہوئے

بھگوان کا نرگن روپ تو سہج ہی میں سمجھ میں آجاتا ہے۔ لیکن سگن روپ کو کوئی نہیں جانتا۔ سگن روپ دھارن کر کے بھگوان نانا پرکار کے ایسے سہج اور کٹھن چرتر کرتے ہیں کہ جن کو سُن کر منیشوروں کے من کو بھی بھرم ہو جاتا ہے۔

سنو کھگیس رگھوپتی پربھتائی، کہیوں جتھامتی کتھا سہائی
جیہی بدھی موہ بھئیو پربھو موہی، سو سب کتھا سناؤں توہی

ہے پنچھی راج گرڑ جی! شری رگھوناتھ جی کی مہانتا میں اپنی بدھی کے مطابق سُندر کتھا کہتا ہوں۔ ہے پربھو! مجھے جس پرکار بھرم ہوا۔ وہ سب کتھا میں آپ کو سناتا ہوں۔ ۱

رام کرپا بھاجن تمہہ تاتا، ہری گن پریتی موہی سکھداتا
تاتے نہیں کچھ تمہہ ہیں دُراؤں، پرم رہسیہ منوہر گاؤں ٹ

ہے تات! آپ شری رام جی کی کرپا کے پاتر ہیں۔ شری بھگوان کے گنوں میں آپ کو پریم ہے۔ سو گن کہ مجھ کو سکھ دینے والے ہیں۔ بھگوان کے گنوں میں آپ کی پریتی کو دیکھ کر میں آپ سے کچھ بھی چھپا نہیں رکھتا۔ اور گوڑھ بھید کی باتیں آپ کو گا کر سناتا ہوں ۲

سنہو رام کر سہج سبھاؤ، جن ابھیمان نہ راکھہیں کاؤ
سنسرت مول سول پرد نانا، سکل سوک دایک ابھیمانا

شری رام چندر جی کا سہج سبھاؤ سنیئے! وہ اپنے بھگتوں میں کبھی بھی ابھیمان نہیں رہنے دیتے۔ کیونکہ ابھیمان جنم مرن رکپی

سنسار کا مول کارن ہے اور طرح طرح کے کلیشوں اور سب شوکوں
اور رنج و غم کا دینے والا ہے ۔ ۳

تاتے کرہیں کرپا بدھی دوری، سیوک پر ممتا اتی تھوری
جیمے سیشو تن برن ہوئے گوسائیں، مات چرا و کٹھن کی نائیں

چونکہ بھگتوں سے شری رام جی کو بہت ہی پریم ہے اس لئے کرپا نِدھان بھگوان شری رام بھگتوں کے اس دُکھدائک الجھنوں کو دُور کر دیتے ہیں۔ ہے سوامی! جیسے جب بچے کے شریر میں پھوڑا ہو جاتا ہے تو ماتا اُس پھوڑے کو تیز نشتر سے چرا ڈالتی ہے اگرچہ ماتا کی یہ کرنی بڑی کٹھور معلوم ہوتی ہے مگر تو یہ بالک پر اس کے بڑے پریم کے کارن اُس کی بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے ۔ ۴

جدپی پرتھم دُکھ پاوے رووے بال ادھیر
بیادھی ناس ہِت جننی گنت نہ سو سسو پیر

اگرچہ نشتر لگتے وقت بچہ دُکھ پاتا ہے اور بے حال ہو کر روتا پیٹتا ہے تو بھی اُس روگ کو ناش کرنے کے خیال سے ماتا بچے کے رونے پیٹنے کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتی اور پھوڑے کو چیر ہی ڈالتی ہے ۔ ۴۷

تیسے رگھوپتی نج داس کر ہرہیں مان ہِت لاگ
تُلسی داس ایسے پربھہی کس نہ بھجہو بھرم تیاگ

اسی پرکار شری رگھوناتھ جی بھگتوں کے ہت اور تھ اُن کے ابھیمان کو ہر لیتے ہیں، تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ ایسے پربھو کو سب موہ سے رہت ہو کر کیوں نہیں بھجتے؟ ۴۷

رام کرپا اپنی جڑتائی، کہیوں کھگیس سُنہو من لائی
جب جب رام منج تن دھرہیں بھگت ہیتو لیلا بہو کرہیں

ہے پکشی راج گرڑ جی! میں شری رام چندر جی کی کرپا اور اپنی مورکھتا کا بیان کرتا ہوں، من لگا کر سنئے جب جب شری رام چندر جی منش شریر دھارن کرتے ہیں اور بھگتوں کے ہت ارتھ بہت سی لیلا کرتے ہیں۔

تب تب اودھ پوری میں جاؤں، بال چرت بلوک ہرشاؤں
جنم مہا اُتسو دیکھوں جائی، برش پانچ تہہ رہوں لوبھائی

تب تب میں اودھ پوری جاتا ہوں اور اُن کی بال لیلا کو دیکھ کر پرسن ہوتا ہوں۔ میں وہاں جا کر شری رام جی کا جنم اُتسو دیکھتا ہوں اور بھگوان کی بال لیلا کو دیکھنے کے لئے للچایا ہوا پانچ برس تک وہاں رہتا ہوں ۔ ۲

اِشٹ دیو مم بالک راما، سوبھا بپش کوٹ ست کاما
نج پربھو بدن نہاری نہاری، لوچن سپھل کرؤں اُرگاری

ہے گرڑ جی! جن کے شریر میں اربوں کامدیوؤں کی شوبھا ہے اُن بالک رام اپنے اشٹ دیو پربھو کا مکھ دیکھ کر میں اپنے نیتروں کو سپھل کرتا ہوں ۔ ۳

لگھو بائس بپو دھر ہری سنگا، دیکھوں بال چرت بہو رنگا
چھوٹے سے کوے کا شریر دھر کر اور بھگوان کے ساتھ ساتھ پھر کر میں اُن کی طرح طرح کی بال لیلاؤں کو دیکھتا ہوں ۔ ۴

لرکائی جہہ جہہ پھرہیں تہہ تہہ سنگ اڑاؤں
جوٹھن پرے اجر جہہ سو اٹھائے کر کھاؤں

بال اوستھا میں بھگوان رام جہاں جہاں پھرتے ہیں وہاں وہاں میں اُن کے ساتھ ساتھ اُڑتا ہوں، اور آنگن میں اُن کے کھانے کی جو جوٹھن اِدھر اُدھر پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ میں اٹھا کر کھاتا ہوں ۔ ۷۵

ایک بار اتیسے سب چرت کئے رگھو بیر
سمرت پربھو لیلا سوئے پُلکت بھیو شریر

ایک بار شری رگھوبیر جی نے سب بال لیلا نہایت خوبی سے کی ۔ پربھو کی اس لیلا کا سمرن کرتے ہی پریم کے مارے کاک بھشنڈی جی کی شریر کی روئیں کھڑی ہو گئیں ۔ ۷۵

کہے بھشنڈ سنہو کھگ نائک، رام چرت سیوک سکھدائک
نرپ مندر سندر سب بھانتی، کھچت کنک منی نانا جاتی

بھشنڈی جی کہنے لگے ۔ ہے پکشی راج! سنئے شری رام جی کی لیلا سیوکوں کو سکھ دینے والی ہے، ایودھیا کا راج محل سب پرکار سے سندر ہے جس سونے محل میں طرح طرح کی قسموں کے رتن جڑے ہوئے ہیں ۔ ۱

برن نہ جائے رُچر انگنائی، جہہ کھیلہیں نت چاریو بھائی
بال بنود کرت رگھو رائی، بچرت اجر جننی سکھدائی

اُس محل کے سندر آنگن کا ورنن نہیں کیا جا سکتا جہاں پر کر چاروں بھائی ہر روز کھیلتے ہیں۔ شری رگھوویر جی ماتا کو سکھ دینے والی بال کریڑا کرتے ہیں۔ اور آنگن میں وچر (گھوم) رہے ہیں۔ ۔۔ ۲

مرکت مردُل کلیور سیاما، انگ انگ پرتی چھبی بہو کاما
نو راجیو ارن مردُو چرنا، پدج رُچر نکھ سسی دُتی ہرنا
نیل منی کے سمان سندر چکیلا نازک شیام شریر ہے۔ جس کے انگ انگ میں بہت سے کامدیوؤں کی شوبھا چھائی ہوئی ہے۔ نئے کھلے ہوئے کمل کے سمان لال لال نازک پاؤں ہیں۔ سندر انگلیاں ہیں اور ناخن اپنے تیج سے چندرماں کی چمک کو ہرتے ہیں۔ ۔۔ ۳

للت انک کلس آدک چاری، نُوپر چارُو مدھر رو کاری
چارُو پُرٹ منی رچت بنائی، کٹی کنکنی کل مکھر سہائی
تلوے میں بجر، انکش، دھوجا اور کمل، یہ چاروں سندر ریکھائیں ہیں۔ چرنوں میں میٹھا شبد کرنے والے سندر نوپُر (پاؤں کا زیور) ہیں۔ رتنوں سے جڑت سندر سُورن کردھنی کا شبد بہت ہی سہاونا لگ رہا ہے۔ ۔۔ ۴

ریکھا ترے سندر اُدر نابھی رُچر گمبھیر
اُر آیت بھراجت بِبدھی بال بھوشن چیر
چھاتی پر سندر تین ریکھائیں ہیں۔ ناف سندر اور گہری ہے۔ چھاتی چوڑی ہے اور اُس پر انیک پرکار کے بچوں کے زیور اور بستر شوبھا پا رہے ہیں۔ ۔۔ ۶

اُرن پان نکھ کرج منوہر، باہُو بسال بھوشن سُندر
کندھ بال کیہری در گر لیوا، چارُ چُبک آنن چھبی سیوا
لال کمل کے سمان سندر ہاتھ ہیں۔ ناخن اور انگلیاں من کو موہنے والی ہیں اور لمبے بازوؤں پر سندر زیور سجے ہوئے ہیں۔ شیر کے بچے کے سمان سندر اور وشال کندھے ہیں۔ اور شنکھ کے سمان گردن ہے۔ ٹھوڑی سندر اور چہرہ تو شوبھا کی حد ہی ہے۔ ۔۔ ۱

کل بل بچن ادھر اُرنارے، دُوئے دُوئے دسن لسید بر بارے
للت کپول منوہر ناسا، سکل سکھد سسی کر سم ہاسا
توتلے بچن ہیں۔ ہونٹ لال لال ہیں۔ صاف، سندر اور چھوٹے چھوٹے اُوپر اور نیچے دو دو دانت ہیں۔ سندر منوہر گال ہیں۔ منوہر ناک ہے اور سب سکھوں کو دینے والی چندرما کی کرنوں کے سمان سندر مسکراہٹ ہے۔ ۲

نیل کنج لوچن بھو موچن، بھراجت بھال تلک گوروچن
بکٹ بھرکُٹی سم شرون سہائے، کُنچت کچ میچک چھبی چھائے
نیل کمل کے سمان سندر نیتر ہیں جو جنم مرن روپی بندھن سے چھڑانے والے ہیں۔ ماتھے پر گوروچن کا تلک شوبھا پا رہا ہے۔ بھویں ٹیڑھی ہیں۔ کان دونوں ایک جیسے اور سندر ہیں۔ کالے گھنگھرالے بالوں کی شوبھا چھا رہی ہے۔

پیت جھین جھنگلی تن سوہی، کلکن چتون بھاوت موہی
رُوپ راسی نرپ اجر بہاری، ناچہیں نج پرتی بمب نہاری
پیلے رنگ کا اور باریک کُرتا شریر پر شوبھا پا رہا ہے۔ اُن کی کلکاری اور چتون تو میرے من کو بہت ہی بھاتی ہے۔ راج محل میں وچرتے ہوئے رُوپ کے بھنڈار شری رام جی اپنی پرچھائیں کو دیکھ کر ناچتے ہیں۔ ۔ ۴

موہی سن کرہیں بِبدھ بدھی کریڑا، برنت موہی ہوت اتی بریڑا
کلکت موہی دھرن جب دھاوہیں، چلیؤں بھاگ تب پوپ دکھاوہیں
اور مجھ سے بہت پرکار کے کھیل کرتے ہیں۔ جن کا ورنن کرتے مجھے لجّا آتی ہے۔ کلکاری مار کر جب وہ مجھے پکڑنے دوڑتے تب میں بھاگ جاتا۔ یہ دیکھ کر پربھو مجھے میٹھی پُوری دکھلاتے تھے۔ ۵

آوت نکٹ ہنسہیں پربھو بھاجت رُدن کراہیں
جاؤں سمیپ گہن پد پھر پھر چتے پراہیں
میرے نزدیک آنے پر پربھو ہنستے ہیں اور بھاگ جانے پر روتے ہیں۔ اور میں جب اُن کے چرنوں کو چھونے کے لئے پاس جاتا ہوں۔ تب وہ پچھلے پاؤں میری طرف دیکھتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔ ۔ ۷۷

پراکرت سسُو اِو لیلا دیکھ بھیئو موہی موہ

کون چرتر کرت پربھو سچدانند سندرہ

ساودھان پتھون جیسی اُن کی لیلا کو دیکھ کر مجھے تنا کا
موہ ہو گیا کہ سچدانند گھن پربھو کے ان چرتروں میں کیا بڑائی ہے؟
اینتنا من آنت کھگ رایا، رگھوپتی پریرت بیاپی مایا
سو مایا نہ دُکھد موہی کاہیں، آن جیو اِو سنسرت ناہیں

ہے پکچھی راج! من میں اس شنکا کے اُٹھتے ہی شری رگھوناتھ
جی کی پریرنا سے پیدا ہوئی مایا مجھ پر چھا گئی۔ لیکن وہ مایا مجھے
نہ تو دُکھ دائک جان پڑی اور نہ ہی وہ دوسرے جیووں کی بھانت مجھے
جنم مرن سنسار بندھن میں ڈالنے والی ہوئی کیونکہ میں اُس موہ
ناتھ اہاں کچھو کارن آنا، سنہو سو ساودھان ہری جانا
گیان اکھنڈ ایک سیتابر، مایا بسیہ جیو سچرا چیہ

ہے ناتھ! یہاں کچھ اور ہی کارن ہے۔ وشنو بھگوان
کے واہن گرڑ جی! اُسے ایکاگر من ہو کر سنئے۔ ایک سیتاپتی
شری رام جی اکھنڈ گیان سروپ ہیں۔ اور سب جڑ چیتن جیو
ہیں۔ وہ مایا کے آدھین ہیں۔ ۲

جَو سب کیں رہ گیان ایکرس، ایسور جیوہی بھید کہہُ کس
مایا بسیہ جیو ابھیمانی، ایس بسیہ مایا گُن کھانی

اگر سب جیووں کو اکھنڈ گیان رہے تو بتاؤ پھر جیو اور
ایشور میں بھید ہی کیا رہ گیا؟ ابھیمانی جیو مایا کے وش میں ہیں
اور تینوں گنوں کی کھان مایا ایشور کے وش میں ہے۔ ۳

پربس جیو سوبس بھگونتا، جیو انیک ایک شری کنتا
مُدھا بھید جدپی کرت مایا، بنو ہری جائے نہ کوٹ اُپایا

جیو پرتنتر ہے اور بھگوان سوتنتر ہیں۔ جیو انیک ہیں اور
لکشمی پتی بھگوان رام ایک ہیں۔ اگرچہ جیو اور بھگوان میں یہ بھید
مایا کی اُپادھی کی وجہ سے ہے اس لئے اَسَت ہے تو بھی بھگوان
کے بھجن بنا کروڑوں اُپائے کرنے پر بھی یہ اُپادھی کرت بھید دُور
نہیں ہوتا۔ ۴

رام چندر کے بھجن بنُو جو چہہ پد نربان
گیان ونت اپی سو نر پشو بنُو پُوچھ بشان

شری رام چندر جی کے بھجن بنا جو موکش پد چاہتا ہے وہ
منش گیان وان ہونے پر بھی پُونچھ اور سینگوں کے بغیر پشو ہے۔ ۵
راکا پتی شوڑس اُتیہیں تارا گن سمُدائی
سکل گرِہنہ دَو لائیے بنو رَبی رات نہ جائی

سولہ کلا سمپورن چندرما سب تاراؤں کی منڈلی کے ساتھ
چڑھ جائے اور سب پربتوں میں داوانل (بڑی بھیانک بن کی
آگ) لگا دی جائے۔ تو بھی سورج کے چڑھے بغیر رات نہیں
کہی جا سکتی۔

ایسیہیں ہری بنُو بھجن کھگیسا، مٹے نہ جیو نہہ کیر کلیسا
ہری سیوک ہی نہ بیاپ اِبدّیا، پربھو پریرت بیاپیہی تیہی بدّیا

ہے پکچھی راج! اسی پرکار شری ہری کے بھجن بنا جیووں
کا کلیش نہیں مٹ سکتا۔ ہری بھگتوں پر اودّیا کا کچھ پربھاؤ
نہیں پڑتا کیونکہ پربھو کی پریرنا سے اُن پر وِدّیا کا پرکاش
ہو جاتا ہے۔ ۱

بھگوان نے گیتا میں بھی کہا ہے "جو بھگت جن پریم
پُوروک سدا میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں اُنہیں وہ بُدھی یوگ دیتا
ہوں۔ جس سے وہ مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ اُن کے ہت ارتھ
میں اودّیا سے بڑھے ہوئے اندھکار کو آتم بھاو میں سنحت ہوا
جگمگاتے گیان دیپک سے ناش کرتا ہوں" ۱۰-۱۰-۱۱

تاتے ناس نہ ہوئے داس کر، بھید بھگتی باڈھے بہنگ بر
بھرم تیں چکت رام موہی دیکھا، بہنسے سو سنو چرت بسیشا

ہے پکچھی راج! اس لئے داس کا ناش نہیں ہوتا اور بھید
بھگتی بڑھتی ہے۔ شری رام جی نے جب مجھے موہ سے پریشان
دیکھا تب وہ ہنسے۔ وہ ادبھت چرتر سنئے۔ ۲

تیہی کوتک کر مرم نہ کاہوں، جانا انج نہ مات پتاہوں
جانُو پان دہائے موہی دھرنا، سیامل گات ارُن کر چرنا

اس تماشے کا بھید کسی نے نہ جانا۔ نہ تو چھوٹے
بھائیوں کو کچھ پتہ چلا اور نہ ماتا پتا کو ہی۔ زانو اور ہاتھوں کے
بل وہ شیام شریر لال لال ہاتھ اور پاؤں والے پربھو شری رام
مجھے پکڑنے کو دوڑے۔ ۳

تب میں بھاگ چلیئوں اُرگاری، رام گہن کہنہ بھجا پساری

جیسے جیسے دُور اُڑا وُں اَکاسا، تہنہ بھُج ہر دیکھیوں نج پاسا

سب سے ساپنوں کے دُشمن گرُڑجی! تب مَیں بھاگ چلا۔ شری رام جی نے مجھے پکڑنے کے لئے بازُو بڑھایا۔ مَیں جیسے جیسے دُور آکاش میں اُڑتا گیا۔ ویسے ہی ویسے شری ہرجی کے بازُو کو اپنے نزدیک پاتا تھا۔ ۴

برہم لوک لگ گیئوں میں چتئیں پاچھ اُڑات

جُگ انگل کر بیچ سب رام بھُج ہی موہی تات

مَیں برہم لوک تک گیا اور اُڑتے اُڑتے جب میں پیچھے کی طرف دیکھتا تو بے تات! شری رام جی کے بازُو اور مجھ میں صرف دو ہی اُنگل کا فاصلہ تھا۔ ۹

سپتا برن بھید کر جہاں لگیں گتی موری

گیئوں تہاں پربھو بھُج نرکھ بیاکل بھیئوں بہوری

ساتوں پردوں کو چھیدن کرکے جہاں تک کہ میری گتی تھی۔ وہاں تک میں گیا۔ پر وہاں بھی پربھو کے بازُو کو دیکھ کر میں بیاکل ہو گیا۔ ۹ ب

دُو نیوں مین تربست جب بھئیوں، تبہی جت بت کوسل پُر گیئوں

موہی بلوک رام مُدُکا ہسیں، ہنست ترنت گیئوں مُکھ ماہیں

جب میں ڈر گیا۔ تب میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ پھر آنکھیں کھول کر دیکھا۔ تو اپنے کو اَیودھیا میں پہنچا ہُوا پایا۔ مجھے دیکھ کر رام مسکرانے لگے۔ اُن کے ہنستے ہی مَیں فوراً اُن کے مُکھ میں گھُس گیا۔ ا

اُدر ماجھ سُنو انڈج رایا۔ دیکھیوں بہُو برہمانڈ نکایا

اَتی بچتر تہنہ لوک انیکا، رچنا ادھک ایک تے ایکا

ہے پکھشی راج! میں نے اُن کے پیٹ میں بہت سے برہمانڈوں کے سموہ دیکھے۔ اُن برہمانڈوں میں بے شمار نرالے لوک تھے جن کی رچنا ایک دوسرے سے بڑھ کر تھی ۲

کوٹنہہ چترانن گورلیسا۔ اگنت اُڈگن روی رجنیسا

اگنت لوکپال جم کالا۔ اگنت بھُودھر بھُومی بسالا

ساگر سر سر بپن اپارا۔ ناناں بھانت سرشٹی بستارا

سُر مُنی سدھ ناگ نر کِنّر۔ چار پرکار جیو سچرا چر

کروڑوں برہما جی اور شو جی، بے شمار تارا گن، سورج چندرما، بے شمار لوکپال، یم اور کال، بے شمار پربت اور دھرتی، سمندر، ندی، تالاب اور اپا بن اور اس کے علاوہ بھی انیک پرکار کی سرشٹی کا پھیلاؤ دیکھا۔ دیوتا، مُنی، سِدھ ناگ، منش اور کِنّر اور چاروں پرکار کے سویدج انڈج، اُدبھج جراپج کی جڑ چیتن جیو دیکھے۔ ۴۰۳

جو نہیں دیکھا نہیں سُنا جو منہوں نہ سمائی

سو سب اَدبھُت دیکھیوں برنی کون بدھی جائی

جو نہ کبھی دیکھا سُنا تھا اور جس کا من میں خیال بھی نہ آ سکتا تھا۔ وُہ سب عجیب غریب دُنیا میں نے دیکھی اُس کا ورنن کس پرکار کیا جائے ۸۰

ایک ایک برہمانڈ مہنہ رہیوں برش ست ایک

ایہی بدھی دیکھت پھریوں میں انڈ کٹاہ انیک

میں ایک ایک برہمانڈ میں ایک ایک سو برس تک رہا۔ اس پرکار میں بے شمار برہمانڈوں کو دیکھتا پھرا۔ ۸۰ ا

لوک لوک پرتی بھِن بدھاتا، بھِن بشنو سو شو منو دس تراتا

نر گندھرب بھُوت بیتالا، کِنّر نسیچر پشو کھگ بیالا

ہر ایک لوک میں الگ الگ برہما الگ الگ وشنو شو منو، دِگپال، سر، منش، گندھرو، بھُوت، دیتال، کِنّر، راکشس پشو، پنچھی اور سانپ تھے۔

دیو دنج گن نانا جاتی، سکل جیو تہنہ آن ہی بھانتی

مہی سر ساگر سر گری نانا، سب پرپنچ تہنہ آنے آنا

اور وہاں بہت سی جاتیوں کے دیوتا اور دَیت تھے سبھی جیو وہاں دوسری ہی طرح کے دیکھے، بہت سی پرتھویاں، ندیاں و سمندر، تالاب، پربت وغیرہ سرشٹی کی رچنا اور ہی بھانت کی دیکھی ۲

انڈ کوس پرتی پرتی نج رُوپا، دیکھیوں جنس انیک انُوپا

اودھ پُری پرتی بھون نیاری، سرجُو بھِن بھِن نر ناری

ہر ایک برہمانڈ میں میں نے اپنا رُوپ دیکھا اور بہت سے بے مثال چیزیں دیکھیں۔ ہر ایک بھون میں الگ الگ اَیودھیا جی، الگ الگ سرجُو ندی اور الگ الگ قسم کے نر ناری تھے۔

بسیر منہ کوسلیا سنو تاتا، بھبرھو دپ بھرت آدک بھراتا
پرتی برہمانڈ رام اوتارا، دیکھیوں بال بنود اپارا

ہے تات! سنئے، دسرتھ، کوشلیا اور بھرت جی وغیرہ بھائی بھی جدا جدا شکلوں کے تھے۔ میں ہر ایک برہمانڈ میں رام اوتار اور اُن کی اپار بال کریڑا کو دیکھتا پھرتا رہا ۔ ۴

بھن بھن میں دیکھ سب اتی بچتر ہری جان
اگنت بھون بھرتیوں پربھو رام نہ دیکھیو آن

ہے ہری واہن! میں نے سبھی کچھ جدا جدا اور بے حد عجیب غریب دیکھا۔ میں بے شمار برہمانڈوں میں گھوما پر شری رام چندر جی کو میں نے دوسری طرف نہیں دیکھا ۔ ۸۱

سوئی سسو پن سوئی سوبھا سوئی کرپال رگھوبیر
بھون بھون دیکھت پھرتیوں پریرت موہ سمیر

سب جگہ وہی لڑکپن، وہی شوبھا اور وہی کرپال شری رگھوبیر ۔ اس پرکار موہ روپی ہوا کی پریرنا سے میں بھون بھون میں (لوک لوک میں) دیکھتا پھرتا تھا ۔ ۸۱

بھرمت موہی برہمانڈ انیکا، بیتے منہوں کلپ سیت ایکا
پھرت پھرت نج آشرم آئیوں، تہہ پنی رہ کچھ کال گنوائیوں

ان بے شمار برہمانڈوں میں گھومتے گھومتے مجھے مانو ایک سو کلپ گزر گئے۔ پھرتا پھرتا میں اپنے آشرم میں آیا اور کچھ کال وہاں رہ کر گزارا ۔ ۱

نج پربھو جنم اودھ سنی پائیوں، نربھر پریم ہرش اٹھ دھائیوں
دیکھیوں جنم مہوتسو جائی، جیہی بدھی پرتھم کہا میں گائی

پھر جب میں نے اپنے پربھو شری رام جی کے اودھ پوری میں جنم لینے کی خبر پائی۔ تب پریم سے بھرپور ہوا میں پرسن ہو کر اٹھ دوڑا۔ جا کر میں نے جنم اتسو دیکھا۔ جس کا میں پہلے بیان کر چکا ہوں ۔ ۲

رام اُدر دیکھیوں جگ نانا، دیکھت بنے نہ جائی بکھانا
تہہ پنی دیکھیوں رام سجانا، مایا پتی کرپال بھگوانا

شری رام جی کے پیٹ میں میں نے بہت سی دنیا میں (مخلوق) دیکھیں۔ جو دیکھنے ہی بنتی ہیں۔ کہنے میں نہیں آ سکتیں

وہاں پھر میں نے سروگیہ مایا پتی کرپالو بھگوان شری رام جی کو دیکھا ۔ ۳

کرئوں بچار بہوری بہوری، موہ کلل بیاپت متی موری
اُبھے گھری مہہ میں سب دیکھا، بھیئوں بھرمت من موہ بسیشا

میں بار بار وچار کرتا تھا۔ میری بدھی موہ روپی دلدل میں پھنس گئی تھی۔ یہ سب کچھ میں نے دو ہی گھڑی میں دیکھا من میں بے حد موہ کے کارن میں تھک گیا ۔ ۳

دیکھ کرپال بکل موہی بہنسے تب رگھوبیر
بہنستہیں مکھ باہیر آئیوں سنو متی دھیر

مجھے وہاکل دیکھ کر تب کرپالو شری رگھوبیر جی ہنس پڑے۔ سنئے دھیر بدھی گرڑ جی! سنئے، اُن کے ہنستے ہی میں منہ سے باہر نکل آیا ۔ ۸۲

سوئی لرکائی موسن کرن لگے پنی رام
کوٹ بھانتی سمجھاوہ متیوں من نہ لہے بسرام

شری رام جی پھر میرے ساتھ وہی پہلے کا سا لڑکپن کرنے لگے۔ من کو میں کروڑوں طرح سے سمجھاتا تھا لیکن وہ شانتی نہیں پاتا تھا ۔ ۸۲

دیکھ چرت یہ سو پربھتائی، سمجھت دیہہ دسا بسرائی
دھرنی پریوں مکھ آو نہ باتا، تراہی تراہی آرت جن تراتا

یہ بال لیلا دیکھ کر اور اُن کے وشو روپ کی مہما کو یاد کر کے میں شریر کی سدھ بھول گیا۔ میرے منہ سے کوئی بات نہ نکلتی تھی "ہے دین بندھوں کے رکشک! میری رکشا کیجئے۔ میری رکشا کیجئے" ایسا کہتا ہوا میں دھرتی پر گر پڑا ۔ ۱

پریم آکل پربھو موہی بلوکی، نج مایا پربھتا تب روکی
کر سرو پنج پربھو مم سر دھریو، دین دیال سکل دکھ ہریو

مجھے اس طرح پریم سے ویاکل دیکھ کر پربھو شری رام چندر جی نے اپنی مایا کو روک لیا اور میرے سر پر پربھو نے اپنا ہاتھ کمل رکھا اور اس طرح دین دیال بھگوان شری رام جی نے میرے سارے دکھ کو مٹا دیا ۔ ۲

کینہ رام موہی بگت بموہا، سیوک سکھد کرپا سندوہا

پربھتا پرشم بچار بچاری۔ من مہیش ہوئے ہرش اتی بھاری
سبھو گُھوں گُے سُکھدا نا اور کرپا کے بھنڈار شری رام جی نے
مجھے بالکل موہ سے چھڑا دیا۔ اُن کی بہلے والی مہما کو وچار کر میرے من
میں بڑا بھاری آنند ہوا۔ ۳

بھگت بچھلتا پربھو کے دیکھی۔ اُپجی مم اُر پریتی لبیشی
سجل نین پُلکت کر جوری۔ کینہوں بہُہ بدھی بنے بہوری

بھگتوں کے تئیں پربھو کے پریم کو دیکھ کر میرے من میں بے حد پریم بڑھا۔ پھر آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر کر اور پُلکت شریر ہو کر میں نے ہاتھ جوڑ کر بہت طرح سے بنیتی کی۔ ۴

سُن سپریم مم بانی دیکھ دین نج داس
بچن سُکھد گمبھیر مرِدو بولے رمانواس

تب پریم کے ساتھ میری بنیتی کو سُن کر اور اپنے سیوک کو دین دیکھ کر لکشمی نواس شری رام جی سُکھد اتھاہ گمبھیر اور کومل بچن بولے

کاک بھشُنڈی مانگ بر اتی پرسن موہی جان
انما دِک سِدّھی اپر ردھی موچھ سکل سُکھ کھان

ہے کاک بھشُنڈی! تو مجھے بے حد پرسن جان کر وردان مانگ لے۔ انما آدک آٹھ سدّھیاں، ردھیاں اور سمپورن آنند دل وشانتی کی کھان موکھش ہے۔

گیان بیبیک برتی بگیانا۔ مُنی درلبھ گُن جے جگ نانا
آج دیئوں سب سنسے ناہیں۔ مانگ جو تو ہی بھاوے من ماہیں

گیان، وچار، ویراگیہ، تتو گیان اور وہ انیکوں گُن جو مُنیوں کو بھی کٹھنتا سے ملتے ہیں۔ یہ میں تجھے آج سب دوں گا۔ اس میں سندیہ نہیں، جو تیرا دل چاہے۔ وہ وردان مانگ لے۔

سُن پربھو بچن ادھک انوراگیؤں۔ من انومان کرن تب لاگیؤں
پربھو کہہ دین سکل سُکھ سہی۔ بھگتی آپنی دین نہ کہی

پربھو کے بچن سُن کر میں پریم سے بہت ہی بھرپور ہو گیا۔ تب میں اپنے من میں سوچنے لگا کہ پربھو نے سب سکھوں کے دینے کی بات کہی ہے۔ یہ تو سب ٹھیک ہے لیکن اپنی بھگتی دینے کا ذکر نہیں کیا۔ ۲

بھگتی ہین گُن سب سُکھ ایسے۔ لون بنا بہُہ بینجن جیسے

بھجن ہین سُکھ کونے کاجا۔ اس بچار بولیؤں کھگ راجا

جیسے نمک کے بغیر بہت طرح کے بھوجن کے پدارتھ پھیکے ہیں۔ ویسے ہی بھگتی کے بغیر سب گُن اور سب سُکھ بے مزا ہیں۔ بھجن کے بغیر سُکھ کس کام کا ہے؟ ہے پنچھی راج! یہ وچار کر میں بولا۔

جوں پربھو ہوئے پرسن بر دیہو۔ مو پر کرہو کرپا اور نیہو
من بھاونت بر مانگیؤں سوامی۔ تمہ اُدار اُر انتر جامی

ہے پربھو! اگر آپ پرسن ہو کر مجھے وردینا چاہتے ہیں اور مجھ پر کرپا اور پریم کرتے ہیں۔ تو ہے سوامی! میں اپنا من چاہا وردان مانگتا ہوں۔ آپ تو بڑے اُدار اور ہردے کے بھید کی جاننے والے پربھو ہیں۔ ۴

ابرل بھگتی بسُدّھ تو سرُتی پُران جو گاو
جیہی کھوجت جوگیس مُنی پربھو پرساد کو دیاو

وید اور پُران آپ کی جس گھنی اور شدھ بھگتی کو گاتے ہیں جسے یوگیشور مُنی تلاش کرتے رہتے ہیں اور اُن میں سے بھی پربھو (آپ) کی کرپا سے کوئی ہی پاتا ہے۔ ۸۴

بھگت کلپترو پرنت ہت کرپا سندھو سکھ دھام
سوئی نج بھگتی موہی پربھو دیہو دیا کر رام

ہے بھگتوں کو سب من چاہے پدارتھ دینے والے کلپ برکش روپ پربھو! ہے شرنا گتوں کے ہتکاری! ہے کرپا ساگر! ہے سُکھ کے دھام شری رام جی! مجھ پر دیا کر کے مجھے وہی بھگتی دیجئے۔

ایوم استو کہہ رگھوکل نایک۔ بولے بچن پرم سُکھدائک
سنو بایس تیں سہج سیانا۔ کاہے نہ مانگسی اس بردانا

"ایسا ہی ہو" کہہ کر شری رگھوناتھ جی پرم سکھ دینے والے بچن بولے ہے کاگ! سُن تو سبھاو سے ہی چتر ہے پھر ایسا وردان کیوں نہ مانگتا؟

سب سُکھ کھان بھگتی تیں مانگی۔ نہیں جگ کوؤ توہی سم بڑبھاگی
جو مُنی کوٹ جتن نہیں لہہیں۔ جے جپ جوگ انل تن دہہیں

تو نے سب سکھوں کی کھان بھگتی مانگ لی۔ تمہارے برابر

دُنیا میں کوئی بھی خوش قسمت نہیں۔ منی لوگ بھی جن میری بھگتی کو جپ، یوگ اور پنچ اگنی سے شریر کو تپا تا آدی کروڑوں سادھنوں کا انوشٹھان کرنے پر بھی نہیں پاتے - ۲

رچھیئوں دیکھ تو ری چترائی، ماگیہو بھگتی موہی اتی بھائی
سنو بہنگ پرساد اب موہیں، سب سبھ گن بسہیں اُر توریں

وہی بھگتی تُو نے مانگی - میں تمہاری اس چترائی پر بڑا پرسن ہُوا۔ تمہاری یہ بات مجھے بہت ہی اچھی لگی ہے - سے پکشی! سنو میری کرپا سے سب شبھ گن تیرے ہردے میں بس گئے - ۳

بھگتی، گیان، بگیان براگا، جوگ چرتر رہسیہ بیھاگا
جانب تیں سب ہی کر بھیدا، مم پرساد نہیں سادھن کھیدا

بھگتی، گیان، تتو گیان، ویراگیہ، یوگ اور میری لیلاؤں کے گوڑھ بھید اور بھاگوں (حصّوں) کے بھید کو تُو میری کرپا ہی جان جائے گا - تجھے اور کسی سادھن کا کشٹ نہیں ہوگا - ۴

مایا سمبھو بھرم سب اب نہ بیاپ ہی توہی
جانیسو برہم اناد ی اج اگن گناکر موہی

مایا سے پیدا ہُوا کوئی بھی بھرم اب تجھ کو نہ ستائے گا مجھے انادی، اجنما، نرگن اور گنوں کی کھان برہم جاننا - ۷۵

موہی بھگت پریہ سنتت اس بچار سنو کاگ
کایا بچن من مم پد کرسو اچل انو راگ

ہے کاگ! اس نُجھے بھگت سدا پیارے ہیں ایسا وچار کرمن، بچن اور شریر سے میرے چرنوں میں اٹل پریم کرنا - ۷۵

اب سُنو پرم بمل مم بانی، ستیہ سگم نگما دی بکھانی
نج سدھانت سناوؤں توہی، سنو من دھر سب تج بھجو موہی

اب تم میری سہج سگم (سمجھنے میں آسان) اور وید شاستروں میں کہی ہوئی پرم پوتر بانی کو سنو۔ میں تجھے اپنا مت سناتا ہوں - اسے سُنکر من میں دھارن کرو اور سب کچھ چھوڑ کر میرا بھجن کرو - ۱

مم مایا سمبھو سنسارا، جیو چراچر بببدھ پر کارا
سب مم پریہ سب مم اپجائے، اسب تے ادھک منج موہی بھائے

یہ سارا سنسار میری ہی مایا سے پیدا ہُوا ہے۔ اس میں جو بے شمار طرح طرح کے جڑ چیتن جیو ہیں۔ وہ سبھی مجھے پیارے ہیں۔ کیونکہ سبھی میرے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے منش مجھ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں - ۲

تنہ مہنہ دوج دوج مہنہ شرتی دھاری، تنہ مہنہ نگم دہرم انوساری
تنہ مہنہ پریہ برکت پنی گیانی، گیانی ہو تسانی پریہ بگیانی

اُن منشوں میں بھی برہمن، برہمنوں میں بھی وید پاٹھی اور اُن وید پاٹھیوں میں بھی خود ویدک دہرم پر چلنے والے، اُن میں بھی ویراگیہ وان مجھے پیارے ہیں ویراگیہ وانوں میں پھر (مجھ کو آتما جاننے والے) گیانی اور گیانیوں میں بھی آتم انوبھوی مہاتما بے حد پیارے ہیں - ۳

تنہ تے پنی موہی پریہ نج داسا، جیہی گتی موری نہ دوسری آسا
پنی پنی ستیہ کہئوں توہی پا ہیں، موہی سیوک سم پریہ کوؤ ناہیں

اُن وگیانی مہاتماؤں سے بھی مجھے اپنا سیوک پیارا ہے جو مجھ کو چھوڑ کر اور کوئی آشا نہیں رکھتا جس کا ایک ماتر میں ہی آدھار ہوں۔ میں تجھے بار بار سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھے اپنے سیوک کے سمان اور کوئی پیارا نہیں ہے - ۴

بھگتی ہین برنچی کن ہوئی، سب جیوہو سم پریہ موہی سوئی
بھگتی ونت اتی نیچیو پرانی، موہی پران پریہ اس مم بانی

بھگتی کے بنا بھلے ہی برہما ہو۔ وہ مجھے دوسرے سادھارن جیوؤں کے سمان ہی پیارا ہے۔ لیکن بھگتی مان مہا نیچ پرانی بھی مجھے پرانوں کے سمان پیارا ہے یہ میرا مت ہے - ۵

سچی سسیل سیوک سمتی کہہ کاہی لاگ
شرتی پران کہہ نیتی اس ساودھان سنو کاگ

بتاؤ! پوتر، سوشیل، سندر بدھی والا سیوک کس کو پیارا نہیں لگتا؟ وید اور پران ایسی ہی نیتی کہتے ہیں - ہے کاگ! ساودھان ہو کر سن - ۶،۷

ایک پتا کے بپل کمارا، ہوہیں پرتھک گن سیل اچارا
کوؤ پنڈت کوؤ تاپس گیاتا، کوؤ دھن ونت سور کوؤ داتا
کوؤ سرگیہ دہرم رت کوئی، سب پر پت ہی پرتی سم ہوئی
کوؤ پتو بھگت بچن من کرما، سپنے ہوں جان نہ دوسر دھرما

ایک پتا کے بہت سے پتر ہوتے ہیں۔ اور اُن سب کے گُن سبھاؤ اور آچار الگ الگ ہوتے ہیں، کوئی پنڈت ہے تو کوئی تپسوی ہے کوئی گیان وان ہے تو کوئی دھنوان ہے، کوئی شور ویر ہے تو کوئی دان ویر ہے کوئی سب ودیاؤں کا گیاتا ہے تو کوئی دھرماتما ہے پتا کی سب پر ایک جیسی ہی پریتی ہے۔ لیکن ان میں سے اگر کوئی من، بچن، کرم سے پتا کا ہی بھگت ہے۔ اور اُن کی سیوا کرنے کے علاوہ سپنے میں بھی کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا۔ ۱۰ ۲

سو سُت پریہ پِت پران سمانا، جدپی سو سب بھانت اپانا

ایہی ودھی جیو چراچر جے تے، تری جگ دیو نر اسُر سمیتے

وہ پتر پتا کو پرانوں کے سمان ہی پیارا ہوتا ہے۔ چاہے وہ سب پرکار سے اگیانی ہی ہو۔ اسی پرکار پشو، پنچھی، دیو، منش اور راکشسوں سمیت جتنے بھی جڑ چیتن جیو ہیں۔ ۳

اکھِل لبو یہ مور اُپایا۔ سب پر موہی برابری دایا

تِن مہں جو پرہر مد مایا۔ بھجے موہی من بچ اُدھ کایا

یہ سب سرشٹی میری ہی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لئے سب پر میری برابر دیا ہے۔ لیکن ان میں سے جو اہنکار اور مایا کو چھوڑ کر من، بچن اور شریر سے ایک ماتر میرا ہی بھجن کرتا ہے۔ ۴

پُرش نپنسک ناری وا، جیو چراچر کوئے

سرب بھاو بھج کپٹ تج موہی پرم پریہ سوئے

وہ پُرش ہو یا مخنث ہو، استری ہو یا جڑ چیتن کوئی بھی جیو ہو، کپٹ چھوڑ کر سچے بھاو سے جو بھی میرا بھجن کرتا ہے وہی مجھے پرم پیارا ہے۔ ۸۷

ستیہ کہوں کھگ توہی سُچی سیوک مم پران پریہ

اس بچار بھجو موہی پر ہر آس بھروس سب

ہے پنچھی! میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ سچا سیوک مجھے پرانوں کے سمان پیارا ہے۔ ایسا وچار کر سب آشا بھروسہ چھوڑ کر ایک ماتر میرا ہی بھجن کر۔ ۸۷ الف

کبہوں کال نہ بیاپ ہی توہی، سمر لبو بھجبو نرنتر موہی

پربھو بچن امرت سن نہ اگھاؤں، تن پُلکت من اتی ہرشاؤں

تجھے کبھی موت نہیں ستا سکیگی (انتھات تو امر رہے گا) سدا میرا سمرن اور بھجن کرتے رہنا۔ پربھو کے امرت بھرے بچن سُن کر میں ترپت ہی نہیں ہوتا تھا۔ میرا شریر پُلکت تھا اور من میں میں بہت ہی پرسن ہو رہا تھا۔ ۱

سو سُکھ جانے من اُرو کانا، نہیں رسنا پہیں جائے بکھانا

پربھو سوبھا سُکھ جاہیں نینا، کہہ کمے سکہیں تنہہ ہی نہیں بینا

وہ سُکھ من اور کان ہی جانتے ہیں۔ جیبھ سے اُس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پربھو کی شوبھا کے اس سُکھ کو آنکھیں ہی جانتی ہیں، لیکن وہ اس سُکھ کا ورنن کیسے کر سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ بولنے میں سامرتھ نہیں رکھتیں۔ ۲

بہو بدھی موہی پربودھ سُکھ دیئی، لگے کرن سسُو کوتک تیئی

سجل نین کچھ مکھ کر رُکھا، چتئے مات لاگی اتی بھوکھا

مجھے بہت پرکار سے اچھی طرح سمجھا کر اور سُکھ دے کر پربھو شری رام جی پھر وہی بال لیلا کرنے لگے نیتروں میں جل بھر کر اور کچھ منہ کو روکھا سا بنا کر وہ ماتا کی اور دیکھنے لگے۔ مانو اشارے سے سمجھا رہے ہوں کہ بہت بھوک لگی ہے۔ ۳

دیکھ مات آتر اُٹھ دھائی، کہہ مردو بچن لئے اُر لائی

گود راکھ کرا و پئے پانا، رگھوپتی چرت للت کر گانا

یہ دیکھ کر ماتا فوراً اُٹھ دوڑی اور میٹھے میٹھے بچن کہہ کر انہوں نے پربھو کو چھاتی سے لپٹا لیا۔ گود میں ڈال کر دودھ پلانے لگی اور شری رگھوناتھ جی کی منوہر لیلائیں گانے لگیں۔ ۴

جیہی سُکھ لاگ پُراری اسُبھ بیش کرت سو سُکھد

اودھ پُوری نر ناری تیہی سُکھ مہں سنتت مگن

جس سُکھ (آنند) کے لئے سب کو سُکھ دینے والے شری شو جی نے امنگل بھیس دھارن کیا۔ اُس سُکھ میں اودھ کے نر ناری سدا مگن رہتے ہیں۔ ۸۸

سوئی سُکھ لولیس جنہہ بارک سپنیہوں لہیو

تے نہیں گنہں اگرپتی ہرکھیں برہم سکھہی سجن سمتی

اُس سُکھ کے انش ماتر کو بھی جنہوں نے ایک بار سپنے میں بھی حاصل کر لیا ہے، ہے پنچھی راج! وہ سُندر بدھی والے نیک پُرش برہم لوک کے سُکھ کو بھی اس کے مقابلے میں کچھ نہیں گنتے۔ ۸۸

بیں پنچی اودھ رہیوں کچھ کالا ، دیکھیوں بال بنود رسالا
رام پرساد بھگتی بر پایئوں ، پربھو پد بندی نج آشرم آئیوں

میں کچھ تھوڑی دیر اور ایودھیا پوری میں رہا اور شری رام جی کی دل لبھانے والی بال لیلائیں دیکھتا رہا۔ شری رام جی کی کرپا سے میں نے بھگتی کا وردان پایا آخر پربھو کے چرنوں میں ڈنڈوت کرکے میں اپنے آشرم میں آگیا ۔ ۱

تب تے موہی نہ بیاپی مایا ، جب تے رگھوناتھ اپنایا
یہ سب گپت چرت میں گاوا ، ہری مایا جمیے موہی نچاوا

اس پرکار جب سے شری رگھوناتھ جی نے مجھے اپنا سیوک قبول کر لیا ۔ تب سے آج تک مجھ پر کبھی مایا کا پربھاؤ نہیں پڑا ۔ جیسے جیسے شری ہری کی مایا نے مجھے ناچ نچایا ۔ وہ سب گپت چرتر (پراسرار کہانی) میں نے کہا ۔ ۲

نج انوبھو اب کہوں کھگیسا ، بنو ہری بھجن نہ جاہیں کلیسا
رام کرپا بنو سنو کھگ رائی ، جانی نہ جائے رام پربھتائی

ہے پنچھی راج گروڑ ! اب میں آپ سے اپنے ذاتی تجربے کی بات کہتا ہوں ۔ کہ شری ہری کے بھجن کے بغیر کبھی کلیش نہیں مٹتے ، ہے پنچھی راج ! سنئے شری رام جی کی کرپا کے بغیر اُن کی مہما نہیں جانی جاتی ۔ ۳

جانیں بنو نہ ہوئے پرتیتی ، بنو پرتیتی ہوئے نہیں پریتی
پریتی بنا نہیں بھگتی دڑھائی ، جمیے کھگ پتی جل کے چکنائی

ہے پنچھی راج ! مہما کو جانے بغیر اُن پر وشواس (اعتقاد) نہیں جمتا ۔ بنا وشواس کے پربھو کے چرنوں میں پریم نہیں ہوتا ۔ اور پریم کے بغیر بھگتی ویسے ہی مستحکم نہیں ہوتی ۔ جیسے کہ جل چکنائی پر نہیں ٹھہرتا ۔ ۴

بنو گرو ہوئے کہ گیان گیان کہ ہوئے براگ بنو
گاوہیں بید پران سکھ کہ لہیئے ہری بھگتی بنو

گرو کے بغیر کہیں گیان ہو سکتا ہے ؟ اور گیان کہیں ویراگیہ کے بغیر ہو سکتا ہے ؟ اسی طرح وید اور پران کہتے ہیں ۔ کہ شری ہری کی بھگتی کے بنا کیا کبھی سکھ مل سکتا ہے ؟ ۸۹

کوؤ بشرام کہ پاوہ تات سہج سنتوش بنو
چلے کہ جل بنو ناو کوٹ جتن پچ پچ مریئے

سہج تات ! اسبھاوک سنتوش کے بغیر کیا کوئی آرام پا سکتا ہے ؟ چاہے کروڑوں جتن کرکے پچ پچ مریئے (خون پسینہ ایک کر دیئے) پھر بھی کیا کبھی جل کے بغیر ناؤ چل سکتی ہے ؟

بنو سنتوش نہ کام نساہیں ۔ کام اچھت سکھ سپنے ہوں ناہیں
رام بھجن بنو مٹہیں کہ کاما ، تھل بہین ترو کبہوں کہ جاما

سنتوش کے بغیر کامنا کا ناش نہیں ہوتا ۔ اور کامنا کے مٹے بغیر کبھی سپنے میں بھی سکھ نہیں ہو سکتا اور شری رام جی کے بھجن بغیر کامنائیں کبھی نہیں مٹ سکتیں ۔ جیسے کہ پرتھوی کے بغیر پیڑ نہیں اُگتا ہے ۔

بنو بگیان کہ سمتا آوے ۔ کوو اوکاس کہ نبھ بنو پاوے
شردھا بنا دھرم نہیں ہوئی ۔ بنو مہی گندھ کہ پاوے کوئی

تتو گیان کے بنا کیا کبھی بھید بھاؤ مٹ کر سمتا آ سکتی ہے آکاش کے بنا کیا کوئی اوکاش (خلا) پا سکتا ہے ؟ شردھا کے بغیر کوئی گندھ پا سکتا ہے ؟ ۲

بنو تپ تیج کہ کر بستارا ۔ جل بنو رس کہ ہوئے سنسارا
سیل کہ مل بنو بدھ سیوکائی ۔ جمیے بنو تیج نہ روپ گوسائیں

تپ کے بغیر کیا کبھی تیج بڑھ سکتا ہے ؟ جل تتو کے بغیر کیا سنسار میں رس ہو سکتا ہے ؟ بزرگوں کی سیوا بغیر کیا سداچار پراپت ہو سکتا ہے ؟ ہے سوامی ! جیسے بنا تیج کے روپ نہیں ہوتا ہے (روپ کا ادھشٹاتری دیوتا اگنی ہے ۔ اگنی تتو کے بغیر سنسار میں روپ نہیں رہ سکتا) ۳

نج سکھ بنو من ہوئے کہ تھیرا ، پرس کہ ہوئے بہین سمیرا
کونیو سدھی کہ بنو بسواسا ، بنو ہری بھجن نہ بھو بھے ناسا

آتم سکھ کے بغیر من نہیں ٹھہرتا ۔ وایو تتو کے بغیر سپرش (چھونا) نہیں ہو سکتا ۔ وشواس اور شردھا بغیر کوئی سدھی نہیں ہو سکتی ۔ اور شری ہری کے بھجن کے بغیر جنم مرن روپی سنسار کے بھے کا ناش نہیں ہو سکتا ۔ ۴

بنو بسواس بھگتی نہیں تیہی بنو دروہیں نہ رام
رام کرپا بنو سپنے ہوں جیو نہ لہہ بشرام

وشواس (شردھا) کے بغیر بھگتی نہیں ہوتی بھگتی کے بغیر شری رام جی پرسنّ نہیں ہوتے۔ اور شری رام جی کی کرپا کے بغیر جیو سپنے میں بھی شانتی نہیں پاتا۔ ۹۰

اَس بچار متی دھیر تج کُترک سنسیہ سکل
بھجہو رام رگھوبیر کرُونا کر سُندر سُکھد

ہے دھیر بدھی! ایسا وچار کر سب شنکاؤں اور کُترک (فضول واد وِواد) کو چھوڑ کر دیا نِدھان سُندر اور سُکھ دینے والے شری رگھوبیر جی کا بھجن کیجئے۔ ۹۰

نج متی سرس ناتھ میں گائی، پربھو پرتاپ مہِما کھگ رائی
کہیونہ کچھ کر جُگتی بسیشی، یہ سب میں نج نینن دیکھی

ہے سوامی! مَیں نے اپنی بُدھی کے مطابق پربھو شری رام جی کے پرتاپ اور مہِما کا گان کیا ہے ہے پکشی راج! مَیں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہُوا کہا ہے، مَیں نے کوئی بات دلیل بازی سے بڑھا چڑھا کر نہیں کی ہے۔ ۱

مہِما نام رُوپ گُن گاتھا، سکل امت اننت رگھوناتھا
نج نج متی مُنی ہری گُن گاہیں، نگم سیش سِو پار نہ پاہیں

شری رگھوناتھ جی کی مہِما، نام، رُوپ اور گُنوں کی کتھا سبھی اننت اور اتھاہ ہے، مُنی لوگ اپنی اپنی بُدھی کے مطابق شری ہری کا گُن گان کرتے ہیں۔ وید شیش اور شوجی بھی اُن کا پار نہیں پا سکتے۔ ۲

تمہہی آدی کھگ مسک پرجنتا۔ نبھ اُڑاہیں نہیں پاوہیں انتا
تمہہ رگھوپتی مہما اوگاہا۔ تات کبہوں کوؤ پاو کہ تھاہا

آپ سے لے کر مچھر تک جتنے پنچھی آکاش میں اُڑتے ہیں اُن میں سے کوئی بھی آکاش کا انت نہیں پا سکتا اسی پرکار ہے تات! شری رگھوناتھ جی کی مہِما اتھاہ ہے۔ کیا کبھی کوئی اُس کی تھاہ پا سکتا ہے؟

رام کام ست کوٹ سُبھگ تن۔ دُرگا کوٹ امت ارِی مَردن
سکر کوٹ ست سرس بلاسا۔ نبھ ست کوٹ امت اوکاسا

شری رام جی کا شریر اربوں کامدیوؤں کے سمان سُندر ہے وہ اننت کوٹی دُرگا دیوی کے سمان دُشمنوں کا ناش کرنیوالے ہیں۔ اربوں اندروں کے سمان اُن کا بھوگ ایشوریہ ہے۔ اربوں آکاش کے برابر شری رام جی کا پھیلاؤ ہے۔ ۲

مرُت کوٹ ست بپُل بل روی ست کوٹ پرکاس
سسی ست کوٹ سُسیتل سمن سکل بھو تراس

اربوں پون دیو کے سمان اُن میں مہان بل ہے اربوں سُوریہ دیو کے سمان اُن کا پرکاش ہے۔ اربوں چندرماں کے سمان وہ شیتل اور سنسار کے سارے بھے کا ناش کرنے والے ہیں۔ ۹۱

کال کوٹ ست سرس اتی دُستر دُرگ دُرنت
دُھوم کیتو ست کوٹ سم دُرادھرش بھگونت

اربوں کال کے سمان وہ مہا کٹھن، دُرگم (دشوار گذار) اور مہا پرچنڈ ہیں۔ وہ بھگوان اربوں دُھوم کیتو (تاروں) کے سمان بھینکر ہیں۔ ۹۱

پربھو اگادھ ست کوٹ پتالا۔ سمن کوٹ ست سرس کرالا
تیرتھ امت کوٹ سم پاون۔ نام اکھل اگھ پوگ نساون

اربوں پاتال کے سمان پربھو اتھاہ ہیں اربوں یم راج کے سمان بھیانک ہیں اننت کوٹی تیرتھوں کے سمان وہ پوتر کرنے والے ہیں۔ اُن کا نام سمپُورن پاپوں کے سمُوہ کا ناش کرنے والا ہے۔ ۱

ہم گری کوٹ اچل رگھوبیرا۔ سندھو کوٹ ست سم گمبھیرا
کام دھینو ست کوٹ سماناً۔ سکل کام دائک بھگوانا

شری رگھوبیر جی کروڑوں ہمالیہ پربت کے سمان اچل ہیں وہ اربوں سمندروں کے سمان گہرے ہیں۔ بھگوان اربوں کام دھینو کے سمان سب من چاہے پدارتھوں کے دینے والے ہیں۔ ۲

سارد کوٹ امت چترائی۔ بدھی ست کوٹ سرشٹی نپُنائی
بشنو کوٹ سم پالن کرتا۔ رُدر کوٹ ست سم سنگھرتا

وہ اننت کوٹی سرسوتی کے سمان چتر ہیں۔ اربوں برہما کے سمان سرشٹی کی رچنا کرنے میں ماہر ہیں اور اربوں رُدر کے سمان سرشٹی کی پرلے کرنے والے ہیں۔ ۳

دھند کوٹ ست سم دھنوانا۔ مایا کوٹ پرپنچ ندھانا

بھاوارتھ - دھرم بست کی طرح پھیلا ہوا ہے ، شدھی نردوش ہے ، پربھو جگت کے لبھاؤ
وہ اربوں کبیروں کے سمان دھن وان ہیں - کروڑوں مایا کے
سمان سرشٹی کے خزانے ہیں ، شیش جی سے بھی کروڑ گنا دھرتی کا
بھار اُٹھانے والے ہیں - وہ پربھو جگدیشور بھی باتوں میں اسیم
(غیر محدود) اور لاثانی ہیں - ۴

نرُپم نہ اُپما آن رام سمان رامُ نگم کہے
جمے کوٹ ست کھدیوت سم رَبی کہت اتی لگھتا لہے
ایہی بھانت نج نج متی بلاس منیس ہری ہی بکھانہیں
پربھو بھاوگاہک اتی کرپال سپریم سن سکھ مانہیں

شری رام جی بے مثال ہیں - اُن کو دُنیا کی کسی بھی وستو سے
تشبیہ نہیں دی جا سکتی - وید کہتے ہیں کہ وہ اپنی مثال آپ ہی ہیں -
دُنیا کی کسی بھی بڑی سے بڑی وستو کو کروڑوں اربوں گنا کرکے بھی
بھگوان کی مہما کا بیان کرنا ایک طرح سے اُن کا گھٹانا کرنے کے
برابر ہے - جیسے اربوں جگنوؤں کے سمان سورج کو کہنے سے سورج
کی بڑائی نہیں بلکہ اُلٹی ہانی ہے - اِسی پرکار اپنی اپنی بدھی کے وکاس
(بُدھا ؤ) کے انوسار منیشور لوگ شری ہری کا ورنن کرتے ہیں - پربھو
اِسے اپنا گھٹانا جان کر بھی کرودھ نہیں کرتے بلکہ وہ اِس ورنن کو پریم
کے ساتھ سُن کر سُکھ مانتے ہیں کیونکہ وہ تو شردھا کے بھوکے ہیں -

رام امت گن ساگر تھاہ کہ پاوے کوئے
سنتنہ سن جس کچھ سنیؤں تمہہ سنائیوں سوئے

شری رام چندر جی انتھاہ گنوں کے سمندر ہیں - اُن کا پار
کوئی نہیں پا سکتا ہے - سنتوں ، مہاتماؤں سے میں نے جو کچھ سُنا
ہے ، وہ ہی میں نے آپ کو کہہ سُنایا ہے - ۹۲

بھاو بسیہ بھگوان سُکھ ندھان کرونا بھون
تج ممتا مد مان بھجیئے سدا سیتا رون

سُکھ کے بھنڈار اور دیا کے بھگوان شری رام جی پریم کے
وش میں ہیں - اِس لئے اہنکار ، ممتا اور مان کا تیاگ کرکے سدا
شری سیتا پتی رام جی کا ہی بھجن کرنا چاہیئے -

سن بھشنڈی کے بچن سُہائے ، ہرشت کھگ پتی پنکھ پھُلائے
نین نیر من اتی ہرشانا ، شری رگھوپتی پرتاپ اُر آنا

کاک بھشنڈی کے سُندر سُہاونے بچنوں کو سُن کر پکشی راج گرُڑ
جی نے پرسن ہو کر اپنے پر پھیلا لئے - اُن کی آنکھوں میں پریم اور
آنند کے آنسو اُمڈ آئے - من بہت ہی پرسن ہو گیا - اُنھوں نے شری
رگھوناتھ جی کے پرتاپ کو ہردے میں دھارن کیا -

پاچھل موہ سمجھ پچھتانا ، برہم انادی منج کر مانا
پنی پنی کاک چرن سر نانا ، جانی رام سم پریم بڑھاوا

وہ اپنے پچھلے موہ کو یاد کرکے پچھتائے کہ میں نے انادی
برہم کو منش کر کے مانا تھا - بار بار کاک بھشنڈی جی کے چرنوں میں
سر نوایا اور اُنہیں شری رام جی کے سمان جان کر اُن سے پریم بڑھایا
اور بولے -

گرو بنو بھو ندھی ترے نہ کوئی ، جوں برنچی سنکر سم ہوئی
سنسے سرپ گرسیو موہی تاتا ، دُکھد لہر کترک بہو براتا

گرو کے بنا کوئی سنسار ساگر سے نہیں تر سکتا - بھلے ہی
وہ برہما اور شیو جی کے سمان ہی کیوں نہ ہو - ہے تات ! مجھے شنکا
روپی سانپ نے کاٹ کھایا تھا - اُس کی وش سے بہت سی
کترک روپی زہریلی دُکھدائک لہریں اُٹھتی رہیں - ۲

تو سروپ گارڑ رگھو نائک ، موہی جیایت جن سکھ دائک
تو پرساد مم موہ نسانا ، رام رہسیہ انوپم جانا

آپ گروڑ روپی سرپ (وش اُتارنے والا) ہیں جن کو بھگتیں
کو سُکھ دینے والے شری رگھوناتھ جی نے میرے پرانوں کی رکھشا کرنے
میں نمت بنایا - آپ کی کرپا سے میرے سارے بھرم کا ناش ہو
گیا ہے اور میں نے شری رام جی کی بے مثال مہما کے بھید کو جان
لیا ہے - ۴

تاہی پرسنس بھبھ بدھی سیس نائے کر جور
بچن بنیت سپریم مرد بولیؤ گرڑ بہور

کاک بھشنڈی جی کی گرڑ جی نے بہت طرح سے تعریف کی
پھر سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر پریم کے ساتھ بنتی کر کے اتی مدھر بچن بولے

پربھو اپنے ابیک تے بوجھیوں سوامی توہی
کرپا سندھو سادر کہہ جان داس نج موہی

ہے پربھو ! ہے سوامی ! میں اپنے اگیان کے کارن آپ سے

پوچھتا ہوں ۔ ہے کرپا کے سمندر! آپ مجھے اپنا سیوک جان کر پریم پوروک کہئے ۔ ۹۳

تمہہ سربگیہ نگیہ تم پارا ۔ سُمتی سوسیل سرل آچارا
گیان برتی بگیان نواسا ۔ رگھو نائک کے تمہہ پریہ داسا

آپ سب کچھ جاننے والے ہیں ۔ تتو ویتا ہیں اور اگیان سے پرے ہیں ۔ اتم بدھی والے سوشیل اور سرل آچار والے ہیں گیان ویراگیہ اور تتو گیان کے بھنڈار ہیں اور شری رگھوناتھ جی کے پیارے سیوک ہیں ۔

کارن کون دیہہ یہ پائی ۔ تات سکل موہی کہہ سمجھائی
رام چرت سر سُندر سوامی ۔ پایہو کہاں کہہ نبھ گامی

پھر کیسی کارن وش آپ نے کوے کا شریر پایا ؟ ہے تات ! سب کچھ سمجھا کر کہئے ۔ ہے سوامی ! ہے آکاش میں اُڑنے والے ! یہ سُندر رام چرت مانس آپ نے کہاں سے پایا سو کہئے ۔ ۲

ناتھ سُنا میں اس ہو پاہیں ۔ مہا پرلے ہُوں ناس تو ناہیں
مُدھا بچن نہیں ایسور کہئی ۔ سوؤ مورِ من سنسیہ اہئی

ہے ناتھ ! میں نے شو جی مہاراج سے سُنا ہے کہ مہا پرلے میں بھی آپ کا ناش نہیں ہوتا ۔ شو جی کے یہ بچن کبھی جھوٹے نہیں ہو سکتے ۔ اس لئے میرے من میں سندیہہ ہے کہ ۔ ۲

اگ جگ جیو ناگ نر دیوا ۔ ناتھ سکل جگ کال کلیوا
انڈ کٹاہ امت لے کاری ۔ کال سدا دُرتکرم بھاری

ناگ ، نر اور دیوتا آدِک جتنے بھی چر اچر جیو ہیں ، اور دیو آدِک جتنے بھی لوک ہیں وہ سب موت کا نوالہ ہیں بے شمار برہمانڈوں کا سنگھار کرنے والا کال بڑا ہی وکرال ہے ۔ اُس کے پنجے سے کوئی بھی نہیں چھوٹ سکتا ۔ ۴

تمہہ ہی نہ بیاپت کال اتی کرال کارن کون
موہی سو کہہو کرپال گیان پربھاؤ کہ جوگ بل

ایسا وہ مہا بھینکر کال بھی آپ پر کچھ پربھاؤ نہیں ڈال سکتا ۔ اس کا کیا کارن ہے ؟ ہے کرپالو ! مجھے بتلائیے یہ گیان کا پربھاؤ ہے یا یوگ کا بل ہے ؟ ۹۴

پربھو تو آشرم آئیں مور موہ بھرم بھاگ
کارن کون سو ناتھ سب کہہو سہت انوراگ

ہے پربھو ! آپ کے آشرم میں آتے ہی میرا سب موہ اور بھرم بھاگ گیا ۔ اس کا کیا کارن ہے ۔ ہے ناتھ ! یہ سب پریم کے ساتھ کہئے ۔ ۹۴

گرڑ گرا سُن ہرشیو کاگا ۔ بولیو اُما پرم انوراگا
دھنیہ دھنیہ تو متی اُرگاری ۔ پرسن تمہار موہی اتی پیاری

شو جی کہتے ہیں ۔ ہے پاربتی ! گرڑ جی کی بانی سن کر کاک بھشنڈی جی بڑے پرسن ہوئے اور بڑے پریم سے کہنے لگے ۔ ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی ! دھنیہ ہے ، آپ کی بدھی دھنیہ ہے آپ کے پرشن (سوال) مجھے بہت ہی پیارے لگے ہیں ۔ ۱

سُن تو پرسن سپریم سہائی ۔ بہت جنم کے سدھ موہی آئی
سب نج کتھا کہیوں میں گائی ۔ تات سُنہو ساودھان من لائی

آپ کے سُندر پریم بھرے پرشنوں کو سُن کر مجھے اپنے بہت سے پہلے جنموں کی یاد آ گئی ہے ۔ میں آپ کو وِستار سے اپنے سب جنموں کی کتھا کہتا ہوں ۔ ہے تات ! شردھا سے من لگا کر سُنئے ۔ ۲

جپ تپ مکھ سم دم برت دانا ۔ برتی بیبک جوگ بگیانا
سب کر پھل رگھوپتی پد پریما ۔ تیہی بنو کوؤ نہ پاوے چھیما

انیک جپ ، تپ ، یگیہ ، شم ، دم (من اور اندری نگرہ) برت دان ، ویراگیہ ، گیان ، وِچار ، یوگ ، آتم تتو کا گیان ان سب کا پھل شری رگھوناتھ جی کے چرناربندوں میں پریم ہونا ہے اس کے بغیر کوئی کلیان نہیں پا سکتا ۔ ۳

ایہی تن رام بھگتی میں پائی ۔ تاتے موہی ممتا ادھکائی
جیہیں تیں کچھ نج سوارتھ ہوئی ۔ تیہی پر ممتا کر سب کوئی

میں نے اسی کوے کے شریر میں شری رام جی کی بھگتی پائی ہے ۔ اس لئے مجھے اس دیہہ پر بڑی ممتا ہے جس سے اپنا کچھ مطلب سدھ ہو ، اُس پر سبھی ممتا کرتے ہیں ۔ ۴

پنگاری اس نیتی شرتی سمت سجن کہہیں
اتی نیچہو سن پرتی کرئیے جان نج پرم ہت

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی ! ویدوں میں ایسی نیتی ہے اور مہاتما پُرش بھی کہتے ہیں کہ اپنا پرم ہت جان کر نیچ سے بھی

پریم کے سبب ۔ ۹۵

پاٹ کیٹ نہیں ہوئے تیہی نہیں پاٹمبر رچر
کرم پالے سب کوئی پرم اپاون پران سم

ریشم کیڑے سے بنتا ہے۔ اُس ریشم سے سُندر ریشمی کپڑے بنتے ہیں۔ اِسی لئے ہی اُس حالت میں ریشم کے کیڑے کو بھی سب کوئی پرانوں کے سمان پالتے ہیں۔ ۹۵

سوارتھ سانچ جیو کہں ایہا۔ من کرم بچن رام پد نیہا
سوئی پاون سوئی سبھگ سریرا۔ جو تن پائے بھجیئے رگھو بیرا

جیو کے لئے سچا سوارتھ یہی ہے کہ من، کرم، بچن سے اُس کی شری رام جی کے چرنوں میں پریتی ہو۔ وہی شریر ستائد اور پرم پوتر ہے جس شریر کو پا کر شری رام جی کا بھجن کیا جائے۔

رام بمکھ لہہ بدھی سم دیہی۔ کبی کووِد نہ پرسنسہیں تیہی
رام بھگتی ایہیں تن اُر جامی۔ تا تے موہی پرم پریہ سوامی

شری رام جی سے بمکھ ہو کر برہما جیسا سُندر شریر حاصل کر لیا جائے تو بھی کوی اور وید دان لوگ اُس کی تعریف نہیں کرتے۔ اس کاگ شریر میں ہی میرے ہردے میں رام بھگتی پیدا ہوئی ہے اس لئے ہی ہے سوامی! یہ دیہہ مجھے پرم پریہ ہے۔ ۲

تجوں نہ تن نج اچھا مرنا۔ تن بنو بید بھجن نہیں برنا
پرتھم موہ موہی بہت بگوڑا۔ رام بمکھ سکھ کبھوں نہ سووا

میرا مرنا میری اپنی اچھیا پر ہے۔ میں اس لئے اپنا شریر نہیں چھوڑتا کہ وید ایسا کہتے ہیں کہ شریر کے بغیر بھجن نہیں ہو سکتا۔ پہلے موہ نے میری بُری طرح مٹی پلید کی تھی۔ شری رام جی سے بمکھ ہو کر مجھے کبھی آرام سے سونا نصیب نہیں ہوا۔ ۳

نانا جنم کرم پنی نانا۔ کئے جوگ جپ تپ مکھ دانا
کون جون جنمیؤ جہہ ناہیں۔ میں کھگیس بھرم بھرم جگ ماہیں

میں نے بے شمار جنم پائے اور بھانت بھانت کے یگ، جپ، تپ، یگیہ، دان آدی کرم کئے۔ ہے گرڑ جی! دُنیا میں ایسی کون سی یونی ہے جس میں میں نے اس آواگون کے چکر میں گھومتے ہوئے جنم نہ لیا ہو۔ ۴

دیکھیوں کر سب کرم گوسائیں۔ سکھی نہ بھیوں ابہیں کی نائیں

سدھ موہی ناتھ جنم بہو کیری۔ سو پرساد مُنی موہ نہ گھیری

ہے سوامی! میں نے کرم کر کے دیکھ لئے۔ اس کاگ شریر کی طرح میں نے کسی یونی میں بھی کبھی سُکھ نہیں پایا۔ ہے ناتھ! مجھے اپنے بہت سے پُورو جنموں کی یاد ہے۔ کیونکہ شری شوجی کی کرپا سے میری بدھی کو موہ نے نہیں گھیرا۔ ۵

پرتھم جنم کے چرت اب کہوں سنہو بہگیس
سُن پربھو پد رتی اُپجے جاتیں مٹہیں کلیس

ہے پکشی راج! سنیئے۔ اب میں اپنے پُورو جنم کے حالات کہتا ہوں۔ جنہیں سُن کر آپ کی پربھو کے چرنوں میں پریتی بڑھیگی جس پریتی سے کہ سب کلیش مٹ جاتے ہیں۔ ۹۶

پورب کلپ ایک پربھو جگ کلجگ مل مول
نر اور ناری ادھرم رت سکل نگم پرتی کول

ہے پربھو! پُورو کے ایک کلپ میں پاپوں کی جڑ کلجگ نامی ایک یُگ تھا۔ جس میں سب استری پُرش ادھرم سے پریتی کرنے والے اور ویدوں کے وِرودھی (مخالف) تھے۔

تیہیں کلجگ کوسل پُر جائی۔ جنمت بھیوں سودر تن پائی
سو سیوک من کرم اُر بانی۔ آن دیو نندک ابھیمانی

اُس کلجگ میں میں ایودھیا پُوری میں جا کر شودر کے شریر میں جنما۔ میں من بچن اور کرم سے شوجی کا سیوک تھا۔ اور اُن کے علاوہ دُوسرے دیوتاؤں کی نندا کرنے والا ابھیمانی شخص تھا۔ ۱

دھن مد مت پرم باچالا۔ اُگر بدھی اُر دمبھ بسالا
جدپی رہیوں رگھوپتی رجدھانی۔ تدپی نہ کچھ مہما تب جانی

میں دھن کے نشے میں بدمست اور بہت ہی بکواسی تھا۔ میری بدھی تامسی تھی اور میرے ہردے میں بڑا بھاری پاکھنڈ تھا۔ اگرچہ میں شری رگھوناتھ جی کی راجدھانی میں رہتا تھا۔ تو بھی اُس وقت میں میں نے اُن کی مہما کو کچھ بھی نہیں سمجھا۔

اب جانا میں اودھ پربھاوا۔ نگما گم پُران اس گاوا
کونہوں جنم اودھ بس جوئی۔ رام پرائن سو پر ہوئی

اب میں نے ایودھیا پوری کے پربھاو کو جانا ہے۔ وید شاستر اور پُرانوں نے ایسا گایا ہے کہ جو جیو کسی بھی یونی میں ایودھیا

پُوری میں رہے گا۔ وہ ضرور ہی شری رام جی کا بھگت ہو جائے گا۔ ۳

اودھ پربھاو جان تب پرانی۔ جب اُر بسہیں رام دھنُو پانی
سو کلی کال کٹھن اُر گاری۔ پاپ پرائن سب نر ناری

اودھ کا پربھاو پرانی تبھی جانتا ہے۔ جب ہاتھوں میں دھنش دھارن کرنے والے شری رام جی اُس کے ہردے میں بستے ہیں۔ ہے گرڑ جی! وہ کلجگ بڑا کٹھن تھا۔ اُس میں سبھی نر ناری پاپوں میں ہی لین رہتے تھے۔

کلی مل گرسے دھرم سب لُپت بھئے سدگرنتھ
دمبھنہ نج متی کلپ کر پرگٹ کئے بہو پنتھ

کلجگ کے پاپوں نے سب دھرموں کا ناش کر دیا۔ وید آدی سدگرنتھ سب چھُپ گئے۔ پاکھنڈی، چالاک لوگوں نے اپنی منو کلپنا سے بہت پنتھ پرگٹ کر دیئے۔ ۹۷

بھئے لوگ سب موہ بس لوبھ گرسے سبھ کرم
سنُو ہری جان گیان ندھی کہئوں کچھک کلی دھرم

سب لوگ اگیان میں اندھے ہو گئے۔ لالچ نے سب شبھ کرموں کا ناش کر دیا۔ ہے گیان کے بھنڈار شری ہری کے واہن گرڑ جی! میں کلجگ کے کچھ دھرم کہتا ہوں۔ ۹۷

برن دھرم نہیں آشرم چاری۔ شُرتی برودھ رت سب نر ناری
دوِج شُرتی بیچک بھوپ پرجاسن۔ کوؤ نہیں مان نگم انُوساسن

کلجگ میں نہ ورن دھرم ہی رہتا ہے اور نہ برہمچریہ آدی چاروں آشرم ہی رہتے ہیں۔ سب استری پُرش ویدوں کی مخالفت کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ برہمن ویدوں کو بیچنے والے اور راجہ پرجا کو ہڑپ کرنے والے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی وید مریادا کو نہیں مانتا۔

مارگ سوئی جا کہُنہ جوئی بھاوا۔ پنڈت سوئی جو گال بجاوا
متھیا آرنبھ دمبھ رت جوئی۔ تا کہُنہ سنت کہے سب کوئی

جو جس کو اچھا لگے وہی مارگ ہے۔ جو بڑھ چڑھ کر شیخی بگھارے وہی پنڈت ہے۔ جو متھیا آڈمبر رچتا ہے اور پاکھنڈ کرنے میں لگا رہتا ہے اُس کو ہی سب کوئی سنت کہتے ہیں۔ ۲

سوئی سیان جو پردھن ہاری۔ جو کر دمبھ سو بڑ آچاری
جو کہہ جھوٹھ مسخری جانا۔ کل جگ سوئی گن ونت بکھانا

جو پرایا دھن ہڑپ کر جائے وہی چتر مانا جاتا ہے۔ جو جھوٹ بولتا ہے اور دوسروں کا مذاق اڑاتا ہے۔ کلجگ میں وہی گنوان سمجھا جاتا ہے۔ ۳

نرآچار جو شُرتی پنتھ تیاگی۔ کلجگ سوئی گیانی سو براگی
جا کیں نکھ اُرو جٹا بسالا۔ سوئی تاپس پرسدھ کلی کالا

کلجگ میں جو وید مارگ کا تیاگ کر کے بے عمل ہو کر نکھٹو رہتے ہیں وہی گیانی اور ویراگیہ وان پُرش سمجھے جاتے ہیں۔ جن کے لمبے لمبے ناخن اور بڑی بڑی جٹائیں ہیں۔ کلجگ میں وہی تپسوی کہلاتے ہیں۔ ۴

اسُبھ بیش بھوشن دھرے بھچھا بھچھ جے کھاہیں
تیئی جوگی تیئی سدھ نر پوجیہ تے کلجگ ماہیں

جو امنگل بھیس اور امنگل بھوشن (زیور یعنی کنڈل آدی) دھارن کرتے ہیں اور کھانے کے قابل اور کھانے کے ناقابل سب چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں۔ وہی یوگی اور سدھ کہلاتے ہیں اور کلجگ میں ایسے پُرشوں کا مان اور پوجا ہوتی ہے۔ ۹۸

جے اپکاری چار تنہہ کر گورو مانیہ تیئی
من کرم بچن لبار تیئی بکتا کلی کال مہُنہ

پرائی ہانی کرنا ہی جن کا شیوہ ہے۔ اُن کی ہی بڑی عزت ہوتی ہے اور وہی پوجنیہ مانے جاتے ہیں۔ جو من، بچن، کرم سے جھوٹ بولنے والے ہیں۔ وہی کلجگ میں اچھے مقرر سمجھے جاتے ہیں۔ ۹۸

ناری بِبس نر سکل گوسائیں۔ ناچہیں نٹ مرکٹ کی نائیں
سُودر دِوجنہ اپدیسہیں گیانا۔ میل جنیؤ لیہیں کُدانا

ہے گوسائیں! سبھی مرد زن مرید ہوتے ہیں اور بازیگر کے بندر کی طرح عورتوں کے اشارے پر ناچتے ہیں۔ برہمنوں کو شودر گیان اپدیش کرتے ہیں اور گلے میں جنیؤ ڈال کر دان کو دان لیتے ہیں!

سب نر کام لوبھ رت کرودھی۔ دیو بپر شُرتی سنت برودھی
گن مندر سندر پتی تیاگی۔ بھجہیں ناری پر پُرش ابھاگی

سبھی پُرش کام اور لالچ میں اندھے اور کرودھی ہوتے ہیں، دیوتا، برہمن، وید، سنت مہاتماؤں کے مخالف رہتے ہیں۔ بدنصیب استریاں گنوں کے گھر سندر پتی کو چھوڑ کر دوسرے پُرشوں کا چنتن

کرتی ہیں۔

سوبھاگنیں بِھوُشن ہینا ، بدھونہہ کے سنگار نبنیا
گرُو سِنش بدِھر اندھ کا لیکھا ، ایک نہ سُنے ایک نہیں دیکھا

سُہاگن استریاں ہار سنگار سے رہت ہیں ، اور بدھوائیں
نت نئے ہار شرنگار کرتی ہیں۔ گرُو اور شِشش کا اندھے بہرے کا
سا حساب ہوتا ہے۔ گرُو تو وید شاستروں کو نہ جاننے کے کارن
گیان چکشو سے رہت اندھا ہوتا ہے۔ اور چیلا شردھا سے
رہت ہونے کے کارن گرُو کی کسی بات پر کان ہی نہیں دیتا۔
اس لئے وہ بہرہ ہے ۔ ۳

ہرے سِشیہ دھن سوک نہ ہرئی ، سو گرُو گھور نرک مُہنہ پرئی
ماتُ پِتا بالکنہہ بولاوہیں ، اُدر بھرے سوئی دھرم سکھاوہیں

جو گرُو اپنے چیلے کا دھن تو ہڑپ کر لے لیکن اُس کے ہردے
کے سنتاپ کو گیان اُپدیش سے دُور نہ کرے۔ وہ گرُو گھور نرک
میں گرتا ہے۔ ماتا پتا اپنے بچّوں کو بُلا کر وُہی دھرم اُپدیش دیتے
ہیں جس سے کہ پیٹ بھرے (ازلفاظ پیٹ بھرنا ہی دھرم
ہے ایک ماتر اُن کو یہی دھرم سکھلاتے ہیں) ۴

برہم گیان بِنُو ناری نر ، کہہیں نہ دُوسری بات
کوڑی لاگ لوبھ بس کرہیں بِپر گرُو گھات

سب اِستری پُرش واچک برہم گیانی ہیں۔ وہ برہم گیان
کے بنا دُوسری کوئی بات تو نہیں کرتے لیکن عمل اُن کا ایسا ہے کہ
لالچ میں اندھے ہو کر تچھ کوڑی کے لئے برہمن اور گرُو کو مار ڈالتے
ہیں ۔ ۹۹

بادہیں شُودر دُوِجنہہ سن ہم تمہہ تے کچھُ گھاٹ
جانے برہم سو بِپربر آنکھ دکھاوہیں ڈاٹ

شُودر برہمنوں سے بحث مباحثہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
ہم تُم سے کس بات میں کم ہیں۔ جو برہم کو جانتا ہے وُہی اُتم برہمن
ہے (ازلفاظ اُنہیں کوئی تتو گیان تو ہوتا نہیں۔ زبانی جمع خرچ
کر کے کچھ اِدھر اُدھر کے شلوک بول کر اپنے آپ کو برہم گیانی کہلاتے
ہیں اور اَبھیمان میں بھر کر کہتے ہیں کہ ہم برہم گیان جانتے ہیں اس
لئے ہم برہمن ہیں) ایسا ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے وہ انہیں آنکھیں
دِکھلاتے ہیں ۔ ۹۹

پر ترِیا لمپٹ کپٹ سیانے ، موہ دروہ ممتا لپٹانے
تیئی ابھید بادی گیانی نر ، دیکھا مَیں چرتر کلجُگ کر

جو پرائی استری کے موہ میں آسکت ، کپٹ کرنے میں ماہر
اور اگیان ودویش (دوسروں سے نفرت) اور ممتا میں ڈوبے ہوئے
ہیں۔ وُہی منش ابھید وادی گیانی (وحدت کا پرچار کرنے والے)
مانے جاتے ہیں۔ مَیں نے اُس کلجُگ نامی یُگ میں یہ چرتر دیکھا
آپُ گئے اَرُو تِنہوُ گھالہیں ۔ جے کہُنہ ست مارگ پرتی پالہیں
کلپ کلپ بھر ایک ایک نرکا ۔ پرہیں جے دُوشہیں شرتی کر ترکا

آپ تو خود گئے گزرے ہی ہیں۔ پر تو جو کہیں ست مارگ
پر چلتے ہیں وہ اُن کو بھی نشٹ کر دیتے ہیں۔ جو ترک کر کے ویدوں
کی نندا کرتے ہیں۔ وُہ لوگ کلپ کلپ بھر ایک ایک نرک میں
پڑے رہتے ہیں ۔ ۲

جے برن ادھم تیلی کمہارا ۔ سوپچ کرات کول کلوارا
ناری موئی گرِہ سمپتی ناسی ۔ موُنڈ مُڑائے ہوہیں سنیاسی

تیلی ، کمہار ، چنڈال ، بھیل ، کول اور کلوار وغیرہ چھوٹے ورن
کے لوگ استری کے مرنے پر یا نِردھن ہو جانے پر سر منڈا کر
سنیاسی ہو جاتے ہیں ۔ ۳

تے بِپرنہہ سن آپُ پُجاوہیں ، اُبھے لوک نِج ہاتھ نساوہیں
بِپر نرچھر لولپ کامی ، نراچار سٹھ برِشلی سوامی

وُہ برہمنوں سے اپنی پوجا کرواتے ہیں۔ لوک اور پرلوک کو
اپنے ہاتھوں سے ہی نشٹ کرتے ہیں۔ کلجُگ کے برہمن ان پڑھ
لوبھی ، کامی اور بے عمل ہوتے ہیں۔ اور موُرکھ اور نیچ جاتی کی بازاری
استری کے پتی ہوتے ہیں ۔ ۴

سُودر کرہیں جپ تپ برت نانا ، بیٹھ برآسن کہہیں پُرانا
سب نر کلپت کرہیں آچارا ، جائے برن انیتی اپارا

شُودر طرح طرح کے جپ و تپ اور برت کرتے ہیں اُتم
آسن پر بیٹھ کر پُران پڑھتے ہیں۔ سب منش من مانا آچرن کرتے
ہیں۔ کلجُگ کی اِس اپار انیتی (ادھرم) کا ورنن نہیں کیا جا سکتا ۵

بھئے برن سنکر کلی بھِن سیتُ سب لوگ

کرہیں پاپ پاوہیں دُکھ بھے رج سوک بیوگ

کلجگ میں سب لوگ ورن سنکر (حرام کی اولاد) اور وید مریادا سے الگ ہو گئے ہیں۔ وہ پاپ کرتے ہیں اور اُن کے نتیجہ کے طور پر دُکھ، بھے، روگ، شوک اور پیاری وستوؤں سے جُدائی پاتے ہیں۔ ۱۰۰

شرُتی سمت ہری بھگتی پتھ سنجُت برتی ببیک
تیہیں نہ چلہیں نر موہ بس کلپہیں پنتھ انیک

ویدوں میں کہا ہوا ویراگیہ اور گیان سے یکت جو ایشور بھگتی کا مارگ ہے، اگیان وش منش اُس مارگ پر تو چلتے نہیں اور طرح طرح کے نئے سے نئے مت متانتروں کی کلپنا کرتے ہیں۔ ۱۰۰

بہو دام سنوارہیں دھام جتی۔ بشیا ہر لینہ نہ رہی برتی
تپسی دھن ونت دریدر گرہی۔ کل کوتک تات نہ جات کہی

سنیاسی لوگ بہت دھن خرچ کر کے گھر سجاتے ہیں۔ اُن میں ویراگیہ نہیں رہا، اُسے وِشیوں نے چھین لیا ہے۔ تپسوی لوگ تو کلجگ میں دھن وان ہیں اور گرہستی لوگ کنگال ہیں۔ ہے تات! کلجگ کی عجیب لیلا کچھ کہی نہیں جاتی۔

کل ونتی نکارہیں ناری ستی۔ گرہ آنہیں چیری نبیری گتی
سُت مانہیں مات پتا تب لوں۔ ابلانن دیکھ نہیں جب لوں

کل وتی اور ستی استری کو پُرش گھر سے نکال دیتے ہیں اور شرم دھیا کو چھوڑ کر داسی کو گھر میں ڈال لیتے ہیں۔ پتر ماتا پتا کو تبھی تک مانتے ہیں، جب تک کہ استری (زوجہ، بیوی) کی شکل نہیں دیکھی۔ ۲

سسراری پیاری لگی جب تیں۔ رپو روپ کٹمب بھئے تب تیں
نرپ پاپ پرائن دھرم نہیں۔ کر ڈنڈ بڈمب پرجا نتہیں

جب سے سسرال سے پیار بڑھا تب سے کنبہ ہی دشمن معلوم ہو گئے۔ راجے پاپ آچاری ہو گئے۔ اُن میں دھرم نہیں رہا۔ وہ پرجا کو نت آئے دن ستاتے ہیں اور اُن کی ہنسی اڑاتے ہیں

دھن ونت کلین ملین اپی۔ دوج چنہہ جنیو اُگھار تپی
نہیں مان پران نہ بید ہی جو۔ ہری سیوک سنت سہی کل سو

دھن وان خاندانی مانے جاتے ہیں خواہ وہ مہا نیچ ہوں۔ براہمنوں کی پہچان صرف جنیو ماتر ہی رہ گیا ہے اور ننگے بدن تپسویوں کی پہچان رہ گئی ہے۔ جو وید اور پرانوں کو نہیں مانتے۔ کلجگ میں وہ ہی ایشور بھگت اور سچے مہاتما کہلاتے ہیں۔ ۳

کبہوں بند اُدار دُنی نہ سُنی۔ گن دوشک برات نہ کوپی گنی
کلی بار ہیں بار دُکال پرے۔ بن ان دُکھی سب لوگ مرے

شاعر لوگوں سے تو گروہ کے گروہ ہو گئے۔ پر داتا لوگوں کی تو کہیں آواز ہی سنائی نہیں دیتی۔ گنوں میں دوش لگانے والے تو بہت ہیں، پر گنوان کوئی بھی نہیں ہے۔ کلجگ میں بار بار قحط پڑتا ہے اور سب لوگ اَن کے بنا دُکھی ہو کر پران چھوڑتے ہیں۔ ۵

سنو کھگیس کل کپٹ ہٹھ دمبھ دویش پاکھنڈ
مان موہ مار آدی مد بیاپ رہے برہمانڈ

ہے پنچھی راج گروڑ! سنئے۔ کلجگ میں کپٹ ہٹھ، متھیاچاری حسد، پاکھنڈ، مان، موہ، اہنکار اور کام کرودھ آدی دُرگنوں سے برہمانڈ چھا گیا۔

تامس دھرم کرہیں نر جپ تپ برت مکھ دان
دیو نہ برشہیں دھرنی بیئے نہ جامہیں دھان

سب لوگ جپ، تپ، برت، یگیہ اور دان تامسی بھاو سے کرتے ہیں۔ دیوتا پرتھوی پر جل نہیں برساتے اور بویا ہوا اناج پیدا نہیں ہوتا۔ ۱۰۱

ابلا کچ بھوشن بھوری چھدھا۔ دھن ہین دُکھی ممتا بہودھا
سُکھ چاہہیں موڑھ نہ دھرم رتا۔ متی تھوری کٹھور نہ کوملتا

کلجگ میں استریوں کا شرنگار ایک ماتر بال ہی رہ گئے ہیں اور کوئی زیور نہیں رہا۔ اُن کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ وہ دھن سے خالی ہیں اور بہت طرح کی ممتا کے کارن دُکھ اُٹھاتی ہیں۔ وہ مورکھ سُکھ چاہتی ہیں لیکن دھرم میں پریتی نہیں رکھتیں۔ اُن کی بدھی بہت تھوڑی ہے۔ سبھاؤ کٹھور ہے۔ نرمی نام کو نہیں ۱۰

نر پیڑت روگ نہ بھوگ کہیں۔ ابھیمان برودھ اکارن ہیں
لگھو جیون سنبت پنچ دسا۔ کلپانت نہ ناس گمان اسا

روگ سے پیڑت ہیں، سُکھ کا نام و نشان نہیں ملتا۔ بغیر کارن کے ہی ابھیمان اور ورودھ (دشمنی) کرتے ہیں۔ پانچ دس برس کا (چند سالوں کا) تھوڑا سا جیون ہے اور گھمنڈ اتنا بڑھا ہوا

ہے ۔ مانو پرسے کال میں بھی اُن کا ناش نہیں ہوگا (پینچ دس کا ارتھ پچاس سال بھی ہو سکتا ہے یعنی پچاس سال تھوڑی سی عمر ہے ایسا ارتھ ہوگا۔ پرنتو بھاوارتھ میں کوئی انتر نہیں ہے)

کلی کال بہال کئے منجا ۔ نہیں مانت کو اَنجا تنجا ،
نہیں توش بچار نہ سیتلتا ۔ سب جاتی کجاتی بھئے منگتا

کلجگ نے سب لوگوں کو بے حال کر دیا ہے نہ کوئی بہن کو مانتا ہے نہ بیٹی کو۔ لوگوں میں نہ تو صبر ہے نہ گیان ہے اور نہ ہی من میں شانتی ہے۔ ذات اور بے ذات سب مانگنے والے ہی ہو گئے۔ ۳

اِرشا پروشاچھر لولپتا ۔ بھر پوُر رہی سمتا بگتا ،
سب لوگ بیوگ بسوک ہیئے ۔ برن آشرم دھرم اچار گئے

(ایرشا، سخت کلامی اور لالچ سنسار میں چھا گئے ہیں سمتا (سب کو برابر سمجھنا) ماننا دوشتی) چلی گئی ہے سب لوگ وِیوگ اور بے حد شوک سے مرے پڑے ہیں۔ ورن آشرم دھرم سمبندھی سب آچار مٹ گئے۔

دم دان دیا نہیں جانپنی ۔ جڑتا پر بنچنتا اتی گھنی
تن پوشک ناری نرا سگرے ۔ پر نندک جے جگ موبگرے

دم (اندریوں پر قابو پانا) دان، دیا اور سمجھداری کسی میں نہیں رہی۔ مُورکھپن اور دوسروں کو ٹھگنا یہ بہت ہی بڑھ گیا ہے استری اور پرش سارا وقت شریر کے پالن پوشن (ارتھات پیٹ کے دھندوں میں) میں ہی لگاتے ہیں۔ دوسروں کی نندا کرنے والوں کا ہی سنسار میں بول بالا ہے۔ ۵

سنو بیال اری کال کلی مل اوگن آگار
گنئو بہت کلجگ کر بنو پرپاس نستار

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سنئے کلجگ پاپ اور گنوں کا گھر ہے لیکن اس کلجگ میں ایک بڑا بھاری گُن بھی ہے۔ وہ گُن یہ ہے کہ اس کلجگ میں بغیر کسی محنت کے سنسار بندھن سے مُکتی مل سکتی ہے۔ ۱۰۲

کرت جگ تریتا دواپر پوُجا مکھ اور جوگ
جو گتی ہوئے سو کلی ہری رام تے پاوہیں لوگ

ست یُگ، تریتا اور دواپر میں جو اُتم گتی پوجا یگیہ اور یوگ سادھنوں سے ملتی ہے۔ وہی اُتم گتی کلجگ میں صرف بھگوان کا نام سمرن سے ہی لوگ پا جاتے ہیں۔ ۱۰۲

کرت جُگ سب جوگی بگیانی ۔ کر ہری دھیان ترہیں بھو پرانی
تریتا ببدھ جگیہ نر کرہیں ۔ پربھوہی سمرپ کرم بھو ترہیں

ست یُگ میں سب یوگی اور آتم دنیا ہوتے ہیں اس یُگ میں بھگوان کا دھیان کر کے سب پرانی سنسار ساگر سے تر جاتے ہیں۔ تریتا یُگ میں لوگ طرح طرح کے یگیہ کرتے ہیں اور اُن کو پربھو کے ارپن کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ ۱

دواپر کر رگھوپتی پد پوجا ۔ نر بھو ترہیں اُپائے نہ دوجا
کلجگ کیول ہری گُن گاہا ۔ گاوت نر پاوہیں بھو تھاہا

دواپر میں لوگ شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی پوجا کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ دوسرا کوئی اُپائے نہیں ہے اور کلجگ میں تو صرف شری رگھوناتھ کے گُنوں کی کتھاؤں کا گان کرنے سے ہی اس سنسار ساگر کا پار پا جاتے ہیں۔ ۲

کلجگ جوگ نہ جگیہ نہ گیانا ۔ ایک آدھار رام گُن گانا
سب بھروس تج جو بھج رامہی ۔ پریم سمیت گاو گُن گرامہی

کلجگ میں نہ تو یوگ ہے نہ یگیہ ہے اور نہ ہی گیان ہے۔ شری رام جی کے گُن گان کا ہی ایک ماتر سہارا ہے۔ سب بھروسوں کو چھوڑ کر ایک ماتر جو شری رام جی کا بھجن کرتا ہے اور پریم کے ساتھ اُن کے گُن سمُوہ کا گان کرتا ہے۔ ۳

سوئی بھو تر کچھ سنسیہ ناہیں ۔ نام پرتاپ پرگٹ کلی ماہیں
کلی کر ایک پنیت پرتاپا ۔ مانس پنیہ ہوہیں نہیں پاپا

وُہی بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کلجگ میں نام کی مہما پرگٹ ہے اور کلجگ میں ایک پوتر بڑائی اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ منش من میں اگر پنیہ کرموں کا چنتن کرتا ہے تو اس کا اُسے نتیجہ پھل ملتا ہے۔ لیکن اگر پاپ کرموں کا چنتن کرتا ہے تو اُسے پاپ نہیں لگتا (ارتھات مانسک پُن تو ہو تا ہے لیکن مانسک پاپ نہیں ہوتا)

کلجگ سم جگ آن نہیں جوں نر کر بسواس

گائے رام گُن گن بمل بھو تر نہیں پر یاس

اگر منش وشواس کرے تو کلجگ کے سمان دوسرا کوئی بھی یُگ نہیں۔ کیونکہ اس یُگ میں شری رام جی کے نرمل گنوں کا گن کرنے سے ہی سنسار ساگر تر جاتا ہے اور یوگ، تپ آدی کٹھن سادھن نہیں کرنے پڑتے۔

پرگٹ چار پد دھرم کے کل مہنہ ایک پردھان
جین کین بِدھی دینہے دان کرے کلیان

ستیہ، دیا، تپ اور دان دہرم کے چار چرن پرسدھ ہیں جن میں کلجگ میں ایک دان روپی چرن ہی پردھان ہے، خواہ وہ کسی طرح کیا جائے۔ دان کلیان ہی کرتا ہے۔ ۱۰۳

نت جگ دھرم ہوہیں سب کیرے، ہردے رام مایا کے پریرے
شدھ ستو سمتا بگیانا۔ کرت پربھاو پرسن من جانا

شری رام جی کی مایا کی پریرنا سے سب کے ہردے میں سبھی یُگوں کے دہرم نت ہوتے رہتے ہیں۔ شدھ ستوگن، سمتا، گیان اور من کا شانت ہوتا۔ یہ ست یُگ کا پربھاو جانے

ستو بہت رج کچھ رتی کرما۔ سب بدھی سکھ تریتا کر دھرما
بہو رج سولپ ستو کچھ تامس۔ دواپر دہرم ہرش بھے مانس

ستوگن کی زیادتی ہو۔ کچھ رجوگن کا انش ملا ہوا ہو۔ کچھ تموگن بھی ملا ہوا ہو۔ من میں آنند بھی ہو اور اس آنند کے چھن جانے کا ڈر بھی ہو۔ یہ دواپر کا دہرم ہے۔ ۲

تامس بہت رجوگن تھورا۔ کلی پربھاو برودھ چہنہ اورا
بدھ جگ دہرم جان من ماہیں۔ تج ادھرم رتی دہرم کراہیں

تموگن بہت ہو، رجوگن تھوڑا ہو۔ چاروں طرف ویرودھ ہی پھیلا ہوا ہو۔ تو اسے کلجگ کا پربھاو سمجھنا چاہیئے۔ بدھیمان لوگ ہر ایک یُگ کے الگ الگ دہرموں کو من میں پہچان کر ادہرم کا تیاگ کرتے ہیں اور دہرم سے پریم کرتے ہیں۔

کال دہرم نہیں بیاپہیں تاہی، رگھوپتی چرن پریتی اتی جاہی
نٹ کرت بکٹ کپٹ کھگ رایا، نٹ سیوکہی نہ بیاپے مایا

جس کا شری رگھوناتھ جی کے چرنوں میں بے حد پریم ہے اُس پر ان یُگوں کے دہرموں کا پربھاو نہیں پڑتا ہے پکشی راج!

بازیگر کا کیا ہوا کپٹ چرتر (جادوگری، اندرجال) بڑا ہی کٹھن ہوتا ہے۔ لیکن وہ دیکھنے والوں پر ہی پربھاو ڈالتا ہے۔ بازیگر کے اپنے سیوک پر وہ بازیگر کی جادوگری کوئی اثر نہیں ڈالتی ہے

ہری مایا کرت دوش گُن بنو ہری بھجن نہ جاہیں
بھجیئے رام تج کام سب اس بچار من ماہیں

ایسے ہی شری ہری جی کی مایا کے رچائے ہوئے گُن اور دوش ہری بھجن کے بغیر دور نہیں ہوتے۔ من میں ایسا وچار کر کے سب کامناؤں کو چھوڑ کر سچے ہردے سے شری رام جی کا بھجن کرنا چاہیئے۔ ۱۰۴

تیہیں کلی کال برش بہو بسیئوں اودھ بہگیس
پریو دکال بپتی بس تب میں گئیوں بدیس

ہے پکشی راج گرڑ! میں اُس کلجگ میں بہت سال اودھیا میں رہا۔ ایک بار سخت قحط پڑ گیا۔ تب میں مصیبت کا مارا کسی دوسرے دیش کو چلا گیا۔ ۱۰۴

گئیوں اُجینی سنو اُرگاری۔ دین ملین دریدر دکھاری
گئیں کال کچھ سمپتی پائی۔ تہہ پنی کرؤں سمبھو سیوکائی

ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سنیئے میں لاچار، اداس، کنگال اور دکھی ہو کر اُجین نگری میں آیا۔ کچھ وقت گذر جانے کے بعد کچھ دولت پائی۔ وہاں پھر میں بھی شری شِو جی مہاراج کی سیوا کرنے لگا۔

بیپر ایک بیدک سو پوجا۔ کرے سدا تیہی کاج نہ دوجا
پرم سادھو پرمارتھ بِندک۔ سمبھو اُپاسک نہیں ہری نندک

وہاں ایک ویدریتی انوسار شِو جی کی پوجا کرنے والے برہمن رہتے تھے۔ انہیں شِو پوجا کے بغیر اور کوئی کام نہیں تھا۔ وہ بہت ہی نیک اور پرمارتھ تتو کو جاننے والے تھے۔ شِو جی کے اُپاسک تو تھے لیکن شری ہری کی نندا کرنے والے نہ تھے۔ ۲۰

تیہی سیوؤں میں کپٹ سمیتا۔ دوج دیال اتی نیتی نکیتا
باہج نمر دیکھ موہی سائیں۔ بیپر پڑھاو پتر کی نیائیں

میں کپٹ کے ساتھ اس برہمن کی سیوا کرتا تھا۔ برہمن بڑے ہی رحمدل اور نیتی کے گھر تھے۔ ہے سوامی! ظاہر طور پر

میری سیوا اور بھکتی کو دیکھ کر وہ مجھے اپنے بیٹے کی طرح پیار سے
پڑھاتے تھے۔ ۳

شمبھو منتر موہی دوج بر دینہا۔ سبھ اپدیس بیدھ بدھی کینہا
جپئیوں منتر سیو مندر جائی۔ ہردے دمبھ اہم اتی ادھکائی

اُن برہمن شریشٹھ نے مجھ کو شری شوجی کا منتر دیا۔ اور
بہت طرح سے نیک اپدیش کیا۔ میں شو مندر میں جاکر منتر
جپتا۔ میرے انتہ کرن میں پاکھنڈ اور اہنکار بڑھ گیا۔ ۴

میں کھل مل سنکل متی نیچ جاتی بس موہ
ہری جن دوج دیکھیں جرئیوں کرئیوں بشنو کر دروہ

میں دشٹ پاپوں سے بھری ہوئی بدھی والا نیچ جاتی
موہ کے وش ہو شری ہری کے بھگتوں کو دیکھ کر حسد کے مارے
جلا کرتا اور وشنو بھگوان کے تئیں ویر بھاو رکھتا۔ ۱۰۵

گرو نت موہی پربودھ دکھت دیکھ آچرن مم
موہی اپجے اتی کرودھ دمبھیہی نیتی کی بھاوئی

گرو جی مجھے ہر روز اچھی طرح سے سمجھاتے تھے۔ وہ میرے
آچرن کو دیکھ کر بے حد دکھی تھے۔ مجھے اُن کی نصیحت پر بڑا غصہ
آتا تھا۔ پاکھنڈی پُرش کو کیا کبھی دھرم اپدیش اچھا لگتا ہے؟

ایک بار گرو لینہہ بولائی۔ موہی نیتی بہو بھانت سکھائی
سیو سیوا کر پھل سُت سوئی۔ اوِرل بھگتی رام پد ہوئی

ایک بار گرو جی نے مجھے بلا لیا۔ اور بہت طرح سے
دھرم اپدیش کیا اور کہا ہے بیٹا! شو جی کی سیوا کا پھل ایک ماتر
یہی ہے۔ کہ شری رام جی کے چرنوں میں گوڑھ بھگتی ہو۔ ۱

رام ہی بھجہیں تات سیو دھاتا۔ نر پامر کے کیتک باتا
جاسُ چرن اج سو انوراگی۔ تاسُ دروہ سکھ چہسی ابھاگی

ہے تات! ابھاگے نیچ پرانی کی تو بات ہی کیا ہے
شری رام جی کا بھجن تو شو جی اور برہما جی تک کرتے ہیں۔ جن کے
چرنوں کے شو جی اور برہما جی اُپاسک ہیں۔ ہے بدنصیب! تو
اُن سے ویر کر کے سکھ چاہتا ہے۔

ہر کہہ شری سیوک گرو کہیو۔ سن کھگ ناتھ ہردے مم دہیو
ادھم جاتی میں ودیا پائیں۔ بھیوں جتھا اہی دودھ پیائیں

ہے پکشی راج! گرو جی کے مکھ سے یہ بات سن کر کہ شو جی شری
ہری کے سیوک ہیں۔ میرا کلیجہ جل اٹھا۔ میں نیچ جاتی کا ودیا
پڑھ کر ایسا ہو گیا تھا۔ جیسے دودھ پلانے سے سانپ اور زہریلا
ہو جاتا ہے۔ ۲

مانی کٹل کبھاگیہ کجاتی۔ گر کر دروہ کرئیوں دن راتی
اتی دیال گر سولیپ کرودھا۔ پنی پنی موہی سکھاو سبودھا

ابھیمانی، کٹل، بد قسمت اور بد ذات میں رات دن گرو
جی سے کینہ رکھتا۔ گرو جی ایسے دیالو تھے کہ وہ مجھ پر ذرا بھی کرودھ
نہ کرتے تھے۔ اور بار بار مجھے اچھی نصیحت کر کے سمجھاتے تھے۔ ۳

جیہی تے نیچ بڑائی پاوا۔ سو پرتھمہیں ہتی تاہی نساوا
دھوم انل سمبھو سن بھائی۔ تیہی بجھاو گھن پدوی پائی

نیچ منش جس سے بڑائی پاتا ہے وہ سب سے پہلے اُسی
پر ہاتھ صاف کر کے اُسے نشٹ کرتا ہے۔ ہے بھائی! سنیئے
آگ سے پیدا ہوا دھواں بادل کا مرتبہ پا کر اُسی اگنی کو بجھا دیتا
ہے۔ ۵

رج مگ پری نرادر رہئی۔ سب کر پد پرہار نت سہئی
مرت اڑاو پرتھم تیہی بھرئی۔ پنی نرپ نین کریٹنہ پرئی

دھول راہ میں بے عزت پڑی رہتی ہے اور سب کے
پاؤں کی مار کو ہر روز سہتی ہے۔ جب ہوا اُسے اڑاتی ہے تو سب
سے پہلے وہ ہوا کو گرد آلودہ کر دیتی ہے۔ اور پھر راجاؤں کی آنکھوں
اور تاج پر پڑتی ہے۔ ۶

سنو کھگیس اس سمجھ پرسنگا۔ بدھ نہیں کرہیں ادھم کر سنگا
کبی کوبد گاوہیں اس نیتی۔ کھل سن کلہہ نہ بھل نہیں پریتی

ہے پکشی راج گرڑ جی! سنیئے ان سب باتوں پر دھیان کر کے
بدھیمان لوگ نیچ لوگوں کا سنگ نہیں کرتے۔ شاعر اور پنڈت لوگ
ایسی نیتی کہتے ہیں کہ دشٹ کے ساتھ نہ تو لڑائی جھگڑا ہی اچھا
ہوتا ہے اور نہ پریم کرنا ہی اچھا ہے۔ ۷

اُداسین نت رہیے گوسائیں۔ کھل پری ہریئے سوان کی نائیں
میں کھل ہردے کپٹ کٹلائی۔ گرو ہت کہے نہ موہی سوہائی

ہے گوسائیں! اُن سے تو سدا اُداسین ہی رہنا چاہیئے۔

دُشٹ کو کتے کی طرح دُور سے ہی تیاگ دینا چاہیئے۔ میں دُشٹ تھا۔ میرے ہردے میں کپٹ اور کُٹلتا بھری تھی۔ اس لئے اگرچہ گرُو جی مجھے میری بھلائی کے لئے ہی نصیحت کرتے تھے۔ لیکن وُہ مجھے اچھی نہیں لگتی تھی۔ ۸

ایک بار ہر مندر جپت رہیوں سیو نام
گرُو آئیو ابھیمان تے اُٹھ نہیں کینہہ پرنام

ایک بار میں شو مندر میں شو جی کے نام کا سمرن کر رہا تھا کہ اتنے میں گرُو جی وہاں آ گئے لیکن ابھیمان کے مارے میں نے اُٹھ کر گرُو جی کو پرنام نہ کیا۔ ۱۰۶

سو دیال نہیں کہیو کچھ اُر نہ روش لو لیس
اتی اگھ گرُو اپمان تا سہہ نہیں سکے مہیس

گرُو جی دیالُو تھے۔ اس لئے اُنہوں نے نہ تو کچھ کہا اور نہ ہی اُن کے ہردے میں انش مار بھی کرودھ تھا۔ پر گرُو جی کے اپمان کے اس مہاپاپ کو شو جی سہہ نہ سکے۔ ۱۰۶

مندر ماجھ بھئی نبھ بانی۔ رے ہت بھاگیہ اگیہ ابھیمانی
جدپی تو گُر کُھس نہیں کرودھا۔ اتی کرپال چِت سمیک بودھا
تدپی شاپ سٹھ دیہوں توہی۔ نیتی برودھ سوہائے نہ موہی
جَو نہیں دنڈ کروں کھل تورا۔ بھرشٹ ہوئے شرتی مارگ مورا

مندر میں آکاش بانی ہوئی۔ اے بدقسمت مُورکھ ابھیمانی! اگرچہ تیرے گرُو کو تیری اس کرتُوت پر کرودھ نہیں ہے، وُہ بیحد رحمدل ہیں۔ اور یتھارتھ گیانوان ہیں۔ تو بھی ہے مُورکھ! تجھ کو میں شاپ دُوں گا۔ کیونکہ دھرم مریادا کا ورودھ مجھے منظور نہیں ہے۔ ہے دُشٹ! اگر میں تجھے سزا نہ دُوں تو میرا ویدک مارگ بھرشٹ ہو جائے گا۔

جے سٹھ گرُو سن اِرشا کرہیں۔ رَورو نرک کوٹ جُگ پرہیں
ترجگ جونی پنی دھرہیں سریرا۔ ایُت جنم بھر پاہیں پیرا

جو مُورکھ گرُو سے کینہ رکھتے ہیں۔ وہ کروڑوں جُگوں تک رَورو نرک میں پڑے رہتے ہیں۔ پھر وہاں سے نکل کر وُہ پشو پنچھی آدک ترجگ یونیوں میں دیہہ دھارن کرتے ہیں اور دس ہزار جنموں تک دُکھ بھوگتے رہتے ہیں۔

بیٹھ رہیسی اجگر اِو پاپی۔ سرپ ہوہی کھل مل متی بیاپی
مہا بٹپ کوٹر مہں جائی۔ رہو ادھم ادھو گتی پائی

اے پاپی! تو گرُو کے سامنے اژدھے کی طرح بیٹھا رہا ہے دُشٹ! تیری بُدھی پر سانپ کے سبھاؤ نے غلبہ پا لیا ہے۔ اس لئے تو سانپ ہو جا۔ اور اے مہا نیچ! اس سانپ کی نیچ یونی کو پا کر کسی بڑے بھاری درخت کی کھوہ میں جا کر رہ۔

ہاہا کار کینہہ گرُو دارُن سُن سو شاپ
کمپت موہی بلوک اتی اُر اپجا پرتاپ

شو جی کے اس بھیانک شاپ کو سُن کر گرُو جی ہاہا کار کرنے لگے۔ مجھے کانپتا ہوا دیکھ کر اُن کے ہردے میں بیحد کلیش بڑھا۔ ۱۰۷

کرِ دنڈوت سپریم دُوِج سِو سنمکھ کر جور
بنے کرت گدگد سُور سمجھ گھور گتی مور

پریم کے ساتھ ڈنڈوت کر کے وہ برہمن شری شو جی مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر میری بھیانک گتی کو وچار کر گدگد بانی سے بنتی (پرارتھنا) کرنے لگے۔ ۱۰۷

نمامیشَ میشان نروان رُوپم۔ وبھم ویاپکم برہم وید سوروپم
نجم نرگُنم نروِکلپم نریہم۔ چداکاش مآکاش واسم بھجے ہم

ہے مکتی رُوپ، ویاپک، برہم اور وید سروپ ایشان (ایشان کونے کے مالک) اور سب کے مالک شری مہادیو جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ آپ سو سمبھو (از خود پیدا) ہیں۔ نرگُن ہیں نروِکلپ (بھید رہت) اچھا رہت، چدانند سروپ آکاش ہیں۔ آپ آکاش میں بھی ویاپک ہیں۔ آپ کو میں بھجتا ہُوں۔

نرا کار م اونکار مُولم تُریم۔ گرا گیان گوتیتم ایشم گِریشم
کرالم مہاکال کالم کرپالم۔ گُناگار سنسار پارم نتو ا ہم

نراکار، اونکار کے مُول، تینوں گنوں سے پرے، بانی، گیان اور اندریوں سے پرے کیلاش کے سوامی، وِکرال (بھیانک) مہاکال کے بھی کال، کرپالو، گنوں کے گھر، سنسار سے پرے آپ ایشور کو میں نمسکار کرتا ہُوں۔ ۲

تشار ادرِ سنکاش گورم گبھیرم۔ منو بھوت کوٹی پربھا شری شریرم

سیھُرن مَولی گنگ لسی چارو کُنڈلا، لسد بھال بال اندو کنٹھے بھجنگا

جو ہمالیہ پربت کے سمان گورے رنگ کے اور گمبھیر ہیں

جن کے سر پر جٹا کی جُوٹوں کا مدھر چمک دیکھ ہے۔ جن کے

سر پر سُندر ندی گنگا جی براجتی ہیں۔ جن کی پیشانی پر بال چندر مارڈوچ

کا چندرما شوبھایمان ہے۔ اور گلے میں سانپوں کے ہار ہیں۔ ۳۔

چلت کنڈلم بھرو سُنیترم وشالم۔ پرسن آننم نیل کنٹھم دیالم

مرگا دھیشں چرمامبرم منڈمالم۔ پریم شنکرم سرو ناتھم بھجامی

جن کے کانوں میں کنڈل جھول رہے ہیں۔ بھنویں سُندر ہیں اور

بڑی بڑی آنکھیں ہیں۔ جو پرسن مکھ، نیل کنٹھ اور دیالو ہیں۔ شیر کے

چمڑے کے کپڑے اور منڈمالا پہنے ہوئے ہیں۔ اُن سب کے

پیارے اور سب کے ایشور شری شنکر جی کو میں بھجتا ہوں۔ ۴

پرچنڈم پرکرشٹم پرگلبھم پریشم، اکھنڈم اجم بھانو کوٹی پرکاشم

ترے شول نرمولنم شول پانم۔ بھجے اہم بھوانی پتم بھاو گمیم

رودر روپ، اُتم، تیجسوی، پرمیشور، اکھنڈ، اجنما کروڑوں سورجوں

کے سمان پرکاش والے، تینوں پرکار کے سنتاپوں کو جڑ سے اکھاڑنے

والے، ترشول ہاتھوں میں دھارن کئے، شردھا اور سچے پریم

سے ملنے والے پاربتی جی کے پتی شری شنکر جی مہاراج کو میں

بھجتا ہوں۔ ۵

کلاتیت کلیان کلپانت کاری، سدا سجن آنند داتا پراری

چدانند سندوہ موہ اپہاری۔ پرسید پرسید پربھو منمتھاری

کلاؤں سے پرے، کلیان کرنے والے، پرلے کرنے والے

نیک پُرشوں کو سدا سکھ دینے والے۔ تری پُر دینت کے شترو، سچدا

نند گھن، موہ کا ناش کرنے والے اور من کو متھن کرنے والے

کام دیو کے شترو شری مہادیو جی! مجھ پر پرسن ہو جائیے۔ پرسن

ہو جائیے۔ ٦

نہ یاود اُما ناتھ پادار وندم۔ بھجنتیہ لوکے پرے وا نرانام

نہ تاوت سکھم شانتی سنتاپ ناشم۔ پرسید پربھو سرو بھوتا دھی واسم

جب تک آپ پاربتی جی کے پتی کے چرن کملوں کو

منش نہیں بھجتے، تب تک اُنہیں لوک اور پرلوک میں نہ تو سکھ

اور شانتی ہی ملتی ہے۔ اور نہ اُن کے کلیشوں کا ناش ہوتا ہے

ہے سب جیووں کے ہردے میں نواس کرنے والے پربھو! مجھ

پر پرسن ہو جائیے۔ ٧

نہ جانامی یوگم جپم نیو پوجام۔ نتو اہم سدا سرودا شمبھو تبھیم

جرا جنم دکھوگھ تاتپیمانم۔ پربھو پاہی آپن نماسی ایش شمبھو

میں نہ تو یوگ جانتا ہوں نہ جپ ہی جانتا ہوں اور نہ

پوجا ہی جانتا ہوں۔ ہے شمبھو! میں تو سدا ہی آپ کو نمسکار کرتا

ہوں۔ ہے پربھو! بڑھاپے اور جنم کے دُکھ سموہ سے تپتے ہوئے

مجھ دین دُکھی کی رکشا کیجئے۔ ہے ایشور! ہے شمبھو! میں آپ کو

نمسکار کرتا ہوں۔ ٨

رودراشٹکم ادم پروکتم وپرین ہر توشئے

یے پٹھنتی نرا بھکتیا تیشام شمبھو پرسیدتی

بھگوان رودر (شنکر) کی پرسنتا کے لئے یہ آٹھ چھند استُتی

ہیں کاک بھشنڈی کے پورو جنم کے گورو برہمن نے کہے ہیں۔ جو

منش بھگتی بھاؤ سے انہیں پڑھتے ہیں۔ اُن پر بھگوان شمبھو پرسن

ہوتے ہیں۔ ٩

سُنی بنتی سربگیہ سیو دیکھی بپر انوراگ

پنی مندر نبھ بانی بھئی دوج بر بر ماگ

سرو گیہ شیو جی مہاراج نے برہمن کی بنتی سُنی اور اُس کے سچے

پریم کو دیکھا۔ تب مندر میں آکاش بانی ہوئی کہ ہے اُتم برہمن! وردان

مانگو۔ ١٠٨

جوں پرسن پربھو مو پر ناتھ دین پر نیہہ

نج پد بھگتی دیئی پربھو پنی دوسر بر دیہو

برہمن نے کہا۔ ہے پربھو! اگر آپ مجھ پر پرسن ہیں اور مجھ

دین پر آپ کا پریم ہے۔ تو ہے ناتھ! پہلے اپنے چرنوں کی بھگتی دے

کر پھر دوسرا وردان دیجئے۔ ١٠٨

تو مایا بس جیو جڑ سنتت پھرے بھلان

تیہی پر کرودھ نہ کریئے پربھو کرپا سندھو بھگوان

ہے پربھو! آپ کی مایا کے وش ہو کر یہ جڑ جیو سدا بھولا

بھٹکا پھرتا ہے۔ ہے کرپا ساگر بھگوان! اُس پر کرودھ نہ کیجئے۔ ١٠٨

سنکر دین بال اب ایہی پر ہو ہو کرپال

سراپ انوگرہ ہوئے جیہیں ناتھ تھوریہیں کال

ہے دین دیال بھگوان شنکر جی! اب اس پر کرپا کیجئے جس سے ہے ناتھ! تھوڑے ہی وقت میں شاپ کے پربھاو سے یہ چھوٹ جائے۔

ایہی کرہو ہے پرم کلیانا۔ سوئی کرہو اب کرپا ندھانا
بیپر گرا سن پرہت سانی۔ ایوم استو اتی بھئی نبھ بانی

ہے کرپاندھان! اب آپ وہی کچھ کیجئے جس سے اس کا پرم کلیان ہو۔ دوسروں کی بھلائی سے بھری پوتر برہمن کے بچنوں کو سنکر پھر آکاش بانی ہوئی "ایسا ہی ہو" ۱

جدپی کینہ ایہیں دارن پاپا۔ میں پنی دینہہ کوپ کر سراپا
تدپی تمہار سادھتا دیکھی۔ کرہوں ایہی پر کرپا بسیکھی

اگرچہ اس نے بڑا بھاری پاپ کیا ہے۔ اور میں نے بھی کرودھ کے مارے اسے شاپ دیا ہے۔ تو بھی تمہاری نیکی کا خیال کرتے ہوئے میں اس پر بہت زیادہ کرپا کروں گا ۔ ۲

چھما سیل جے پر اپکاری۔ تے دوج موہی پریہ جتھا کھراری
موشراپ دوج ببرتھ نہ جائیہی۔ جنم سہس اوسیہ یہ پائیہی

ہے برہمن! جو لوگ کشما والے اور دوسروں کی بھلائی کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ مجھے کھر کے دشمن شری رام جی کے سمان پیارے ہوتے ہیں۔ ہے برہمن! میرا شاپ ویرتھ نہیں جا سکتا۔ یہ ہزار جنم تو ضرور ہی پائے گا ۔ ۳

جنمت مرت دسہہ دکھ ہوئی۔ ایہی سولیشو نہیں بیاپ ہی سوئی
کونیوں جنم مٹے ہی نہیں گیانا۔ سن ہی سودر مم بچن پروانا

لیکن جنمتے اور مرتے وقت جو ناقابل برداشت دکھ ہوتا ہے اس کو وہ دکھ ذرا بھر بھی محسوس نہ ہوگا۔ اور نہ ہی کسی جنم میں اس کا گیان مٹے گا۔ ہے شودر! میرے پرمانک بچنوں کو سن ۔ ۴

رگھوپتی پری جنم تو بھیہو۔ پنی میں مم سیوا من دیہو
پر میں پر بھاو انوگرہ موریں۔ رام بھگتی اپجہی ار توریں

ایک تو تیرا جنم شری رگھوناتھ جی کی نگری میں ہوا پھر تو نے میری سیوا میں من لگایا۔ ایودھیا پوری کے پربھاو اور میری کرپا سے تیرے ہردے میں رام جی کے تئیں بھگتی پیدا ہوگی۔

سنو مم بچن ستیہ اب بھائی۔ ہری توشن برت دوج سیوکائی
اب جن کرہی بپر اپمانا۔ جانیہو سنت انت سمانا

ہے بھائی! اب میری سچی بات سن۔ بھگوان کو پرسن کرنے کے لئے برہمنوں کی سیوا ہی سب سے اُتم سادھن ہے۔ اب کبھی برہمنوں کی ہتک نہ کرنا۔ سنتوں کو اننت بھگوان کا ہی روپ سمجھنا ۔ ۶

اندر کلس مم سول بسالا۔ کال دنڈ ہری چکر کرالا
جو انہہ کر مارا نہیں مرے۔ بپر دروہ پاوک سو جرے

اندر کے بجر اور میرے وشال ترشول، کال کے ڈنڈ اور شری ہری کے سدرشن چکر کے مارے بھی جو نہیں مرتا۔ وہ بھی برہمنوں سے دویش کرنے کی اگنی میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے ۔ ۷

اس بیبیک راکھیہو من ماہیں۔ تمہہ کہہ جگ درلبھ کچھ ناہیں
اوروایک آسش موری۔ اپرت ہت گتی ہوئہی توری

من میں ایسا وچار رکھنا۔ پھر تمہارے لئے دنیا میں کچھ بھی درلبھ نہیں ہوگا۔ میرا ایک اور بھی آشیرواد ہے کہ تجھے ہر جگہ ہی کامیابی ہوگی (اپرت ہت شبد کے دو ارتھ ہیں "لبھ" اور "نہ رکا ہوا" اس واسطے یا تو یہ ارتھ ہو سکتا ہے کہ ہر جگہ تیری جے ہوگی یا یہ کہ تو ہر جگہ بے روک ٹوک جا سکیگا)

سن سو بچن ہرش گر الیوم استو اتی بھاش
موہی پربودھ گیئو گرہ سمبھو چرن ار راکھ

شیو جی کی اس آکاش بانی کو سنکر گرو جی مہاراج پرسن ہو گئے اور "ایسا ہی ہو" کہہ کر مجھے بہت سمجھا کر اور شیو جی کے چرنوں کا دھیان ہردے میں کرتے ہوئے اپنے گھر گئے ۔ ۱۰۹

پریرت کال بندھ گری جائے بھیئو میں بیال
پنی پریاس بنو تن تجیؤں گئیں کچھ کال

کال کی پریرنا سے میں بندھیاچل میں جا کر سانپ بنا پھر کچھ کال کے بعد بغیر کسی تکلیف کے میں نے وہ سانپ کا شریر چھوڑ دیا ۔ ۱۰۹

جوئی تن دھرئیوں تجیوں پنی انایاس ہری جان
جمے نوتن پٹ پہرے نر پرہرے پران

ہے وشنو بھگوان کے واہن گرڑ جی! میں جو بھی شریر دھارن

کرنا۔ تم سے جا کسی کشٹ کے ہی لیسے آسانی سے چھوڑ دیتا ہے جیسے منش پُرانے کپڑوں کو تیاگ کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے۔ ۱۰۹

سو رکھتی نتر بی تنہی اُدو بکن نہیں پاوا کلیس
ابہی بدھی دھر ہتوں بید ھرتن گیان نہ گیتو کھگیس

شیو جی نے وید مریادا کی رکشا کی اور مجھے کوئی دُکھ نہیں ہوا۔ اس پرکار سے پنچھی راج! ایک نے بہت سی یونیاں دھارن کیں لیکن میرا کسی یونی میں بھی گیان بنا رہا۔ ۱۰۹

تری جاگ دیو نر جو تن دھریوں تہہ تہہ رام بھجن انوسروں
ایک سوُل موہی بسر نہ کاؤ، گرُ کر کومل سیل سبھاؤ

پنچھی، دیوتا یا منش جس یونی میں بھی میں گیا۔ اُسی اُسی شریر میں میں شری رام جی کا بھجن کرتا رہا۔ لیکن میرے ہردے میں یہ جلن لگی رہی کہ کومل سوشیل سبھاؤ گرو کا میں نے اپمان کیا۔ ۱

چرم دیہہ دوج کے میں پائی، سُر درلبھ پُران شرُتی گائی
کھیلیوں تہوں بالکنہہ میلا، کر یوں سکل رگھو نایک لیلا

میں نے آخری دیہہ برہمن کی پائی۔ جسے وید اور پُران درلبھ بتلاتے ہیں۔ میں اُس برہمن شریر میں جب بالکوں میں مل کر کھیلتا تو شری رگھو ناتھ جی کے ہی چرتر کیا کرتا۔ ۲

پرو ڑھ بھئیں موہی پتا پڑھاوا، سمجھیوں سُنیوں گنیوں نہیں بھاوا
من تے سکل باسنا بھاگی، کیول رام چرن لے لاگی

میرے پتا بیانا ہونے پر مجھے پڑھانے لگے میں سمجھتا سُنتا اور وچار تا تو تھا۔ لیکن مجھے وہ پڑھائی اچھی نہیں لگتی تھی میرے من سے ساری واسنائیں بھاگ گئیں۔ صرف شری رام جی کے ہی چرنوں میں لو لگ گئی۔ ۳

کہو کھگیس اس کون ابھاگی، کھری سیو سُر دھینو ہی تیاگی
پریم مگن موہی کچھ نہ سوہائی، ہاریو پتا پڑھائے پڑھائی

ہے پنچھی راج! کہیئے۔ ایسا کون بدقسمت پرانی ہوگا۔ جو کام دھینو کو چھوڑ کر گدھی کی سیوا کرے گا۔ پریم میں مگن ہونے کے کارن مجھے کوئی بھی بات اچھی نہ لگتی تھی۔ پتا جی پڑھا پڑھا کر ہار گئے۔ ۴

بھئے کال بس جب پتو ماتا، میں بن گیؤ بھجن جن ترانا
جہہ جہہ بپن منیشور پاوؤں، آشرم جائی جائی سِر ناوؤں

جب میرے پتا اور ماتا کی مرتیو ہو گئی۔ تب میں بھگتوں کے رکشک بھگوان شری رام جی کا بھجن کرنے کے لئے بن میں چلا گیا۔ جہاں جہاں بن میں میں منیشور کو پاتا۔ وہاں وہاں اُن کے آشرموں میں جا کر سر جھکاتا۔ ۵

بوجھیوں تہہ ہی رام گُن گاہا، کہہیں سُنیو ہرشت کھگ ناہا
سُنت پھروں ہری گُن انوبادا، ابیاہت گتی سمبھو پرسادا

ہے گرُڑ جی! اُن سے میں شری رام جی کے گُنوں کی کتھائیں پوچھتا۔ وہ سُناتے اور میں پرسن ہو کر سُنتا۔ اس پرکار میں سدا سب جگہ شری ہری کے گُنوں کی کتھائیں پوچھتا۔ وہ سُناتے اور میں پرسن ہو کر سُنتا۔ اس پرکار میں سدا سب جگہ شری ہری کے گُنوں کی بڑائی سُنتا پھرتا۔ شیو جی کی کرپا سے میں ہر جگہ بے روک ٹوک جا سکتا تھا۔ ۶

چھُوٹی تری بدھ ایشنا گاڑھی، ایک لالسا اُر اتی باڑھی
رام چرن بارج جب دیکھوں، تب نج جنم سپھل کر لیکھوں

میری دھن، پتر اور شُہرت تینوں پرکار کی گھنی واسنائیں مٹ گئیں اور ہردے میں ایک ہی لالسا بے حد بڑھی ہوئی تھی کہ جب شری رام جی کے چرن کملوں کو دیکھوں۔ تب اپنے جنم کو سپھل سمجھوں۔ ۷

جیہی پوچھیوں سوئی منی اس کہئی، ایشور سرب بھوت مئے اہئی
نرگُن مت نہیں موہی سوہائی، سگُن برہم رتی اُر ادھکائی

جن سے میں پوچھتا۔ وہ سب منی ایسا کہتے کہ ایشور سب جیووں میں دیاپک ہے یا سب دُنیا ایشور سروپ ہی ہے۔ یہ نرگُن مت مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ میرے ہردے میں تو سگُن برہم کے تئیں بے حد پریم بڑھ گیا تھا۔ ۸

گرُو کے بچن سُمرت کر رام چرن من لاگ
رگھوپتی جس گاوت پھروں چھن چھن نو انوراگ

گرُو کے بچنوں کو یاد کر کے میرا من شری رام جی کے چرنوں میں لگ گیا۔ میرے من میں چھن چھن میں پربھو شری رام جی کے پریم کی نئی نئی ترنگیں اُٹھتیں۔ اور میں اُن کا سندر یش گاتا پھرتا۔ ۱۱۰

میرُو سکھر بٹ چھایا منی لومس آسین

دیکھ چرن سر ونا یو بچن کہیو انتی دین

میرو پربت کی چوٹی پر بڑ کے سائے تلے لوٗمش نامی منی بیٹھے تھے۔ انہیں دیکھ کر میں نے اُن کے چرنوں میں سر جھکایا اور بڑی آدھینتا سے دین بچن کہے۔

سُن مم بچن بنیت مردو منی کرپال کھگ راج
موہی سادر پوچھت بھئے دوج آیہو کیہی کاج

ہے پنچھی راج! میرے بے حد عاجزانہ اور ملائمت بھرے بچن سُن کر کرپالو منی مجھ سے بڑے آدر کے ساتھ پوچھنے لگے۔ ہے برہمن! آپ یہاں کس مطلب کے لئے آئے ہو؟ ۱۱۰

تب میں کہا کرپانِدھی تمہہ سرب گیہ سجان
سگن برہم ارادھن موہی کہہو بھگوان

تب میں نے کہا۔ ہے کرپاندھان! آپ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ اور چتر ہیں۔ ہے بھگوان! آپ مجھے سگن برہم کی ارادھنا کا اُپدیش کیجئے۔ ۱۱۰

تب منیس رگھوپتی گُن گاتھا۔ کہے کچھک سادر کھگ ناتھا
برہم گیان رت منی بگیانی۔ موہی پرم ادھیکاری جانی
لاگے کرن برہم اُپدیسا۔ اج ادویت اگن ہردیشا
اکل انیہہ انام اروپا۔ انوبھوگمیہ اکھنڈ انوپا
من گوتیت امل اِبناسی۔ نرِوِکار نِرودھی سکھ راسی
سو تیں تاہی تو ہی نہیں بھیدا۔ باری بیچ اِو گاوہیں بیدا

تب ہے پنچھی راج! منیشور نے مجھے شری رگھوناتھ جی کے گنوں کی کچھ کتھائیں شردھا کے ساتھ کہہ سنائیں۔ پھر وہ برہم گیان میں لین تتو ویتا منی مجھے اُتم ادھکاری جان کر برہم گیان کا اُپدیش کرنے لگے کہ وہ برہم اجنما، ادویت (واحد لاشریک) نرگُن اور ہردے کا سوامی ہے۔ کلا اتیت دار تھات کسی بھی بُدھی آدی کلا سے اُس کا پار نہیں پایا جاسکتا) کامنا رہت، نام رہت، رُوپ رہت یعنی نراکار، انوبھو سے جاننے جوگیہ، اکھنڈ اور بے مثال ہے۔ وہ من اور اندریوں سے پرے ہے۔ نرمل اور اوناشی ہے۔ نروکار سیما رہت (غیر محدود) اور سکھ کا گھر ہے۔ وید ایسا کہتے ہیں۔ کہ ایک ماتر وہ برہم ہی تیرے آتما ہیں۔ جیسے سمندر اور اُس کی لہر میں کوئی بھید نہیں ویسے ہی تیرے آتما اور برہم میں کوئی بھید نہیں تو آتم سروپ سے وہ برہم ہی ہے۔ ۱، ۲، ۳

بِبِدھ بھانت منی سمجھاوا۔ نرگُن مت مم ہردے نہ آوا
پُنی میں کہیوں نائی پد سیسا۔ سگن اُپاسن کہہو منیسا

منیشور نے مجھے بہت طرح سے اُپدیش کر کے سمجھانا چاہا۔ لیکن یہ نرگُن مت میری سمجھ میں نہیں بیٹھا۔ میں نے پھر منی کے چرنوں میں سر جھکا کر کہا۔ ہے منیشور! مجھے سگن برہم کی اُپاسنا کا اُپدیش کیجئے

رام بھگتی جل مم من مینا۔ کمی بلگائی منیس پربینا
سوئی اُپدیس کہہو کر دایا۔ نج نینہہ دیکھوں رگھو رایا

میرا من شری رام جی کی بھگتی روپی جل کی مچھلی ہے۔ ہے چتر منیشور! پھر یہ من کیسے اُن سے الگ ہو سکتا ہے۔ آپ کرپا کر کے مجھے وہی اُپدیش کیجئے۔ جس سے کہ میں شری رگھوناتھ جی کے درشن اپنی آنکھوں سے کر سکوں۔ ۵

بھر لوچن بلوک اودھیسا۔ تب سُنہوں نرگن اُپدیسا
منی پنی کہہ ہری کتھا انوپا۔ کھنڈ سگن مت اگن نروپا

پہلے اپنی آنکھوں سے جی بھر کر شری ایودھیا ناتھ کے درشن کروں۔ تب نرگن برہم کا اُپدیش سنوں گا۔ منی نے پھر بے مثال ہری کتھا کہی اور سگن مت کا کھنڈن کر کے نرگن مت کا منڈن کیا۔ ۶

تب میں نرگن مت کر دوری۔ سگن نروپوں کر ہٹھ بھوری
اُتر پرتی اُتر میں کینہا۔ منی تن بھئے کرودھ کے چینہا

تب میں نرگن مت کا کھنڈن کر کے سگن مت کا منڈن کرنے لگا۔ میں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اس سے منی کے شریر میں کرودھ کے چنہہ (نشانیاں) پیدا ہو گئے۔ ۷

سُنو پربھو بہت اوگیا کیئیں۔ اُپج کرودھ گیانہہ کے ہیئیں
اتی سنگھرشن جوں کر کوئی۔ انل پرگٹ چندن تے ہوئی

ہے پربھو! سنئے، بار بار اپمان کرنے پر گیانیوں کے من میں بھی کرودھ بڑھ آتا ہے۔ اگر کوئی چندن کی لکڑی کو بار بار رگڑتا ہی جائے۔ تو اُس سے بھی اگنی پرگٹ ہو جاتی ہے۔ ۸

بار بار سکوپ منی کرے نروپن گیان
میں رہیں من بیٹھ تب کروں بِبِدھ انومان

منی کرودھ کے ساتھ (نلجی کی حالت میں بھی) بار بار مجھ کو
گیان سمجھانے لگے۔ تب میں بیٹھا بیٹھا اپنے من میں طرح طرح کے
خیالی پلاؤ کرنے لگا۔ ۱۱۱

کرودھ کہ دویت بدھی بنو دویت کہ بنو اگیان
مایا بس پرچھن جڑ جیو کہ ایس سمان

کہ بنا دوئی کے خیال کے کرودھ کیسا اور اگیان کے بغیر دوئی
کا خیال کیسے ہو سکتا ہے؟ مایا کے وش رہنے والا جڑ اور تچھ جیو
کیا کبھی ایشور کے برابر ہو سکتا ہے؟ ۱۱۱

کبھوں کہ دکھ سب کر ہت تاکیں تنہی کہ دریدر پرس منی جاکیں
پر دروہی کی ہوہیں نسنکا۔ کامی پنی کہ رہہیں اکلنکا

سب کی بھلائی کرنے والے کو کیا کبھی دکھ ہو سکتا ہے؟
جس کے پاس پارس منی ہے اس کے پاس کیا کبھی کنگالی ٹھہر سکتی ہے؟
دوسروں سے ویر بڑھانے والا کیا کبھی نڈر اور بے دھڑک رہ سکتا ہے؟
اور کام میں اندھا کیا کبھی بے داغ رہ سکتا ہے؟

بنس کہ رہ دوج اہت کینہیں۔ کرم کہ ہوہیں سوروپ ہی چینہیں
کاہو سمتی کہ کھل سنگ جامی۔ شبھ گتی پاؤ کہ پر تریا گامی

برہمن کا برا کرنے سے کیا کبھی ونش رہ سکتا ہے۔ کیا آتم گیان
ہو جانے پر کاموں میں رغبت رہ سکتی ہے؟ بروں کی صحبت سے
کیا کبھی کسی کی اُتم بدھی ہوئی ہے؟ کیا پرائی استری کے پاس کام درشٹی
سے جانے والا کبھی اُتم گتی پا سکتا ہے؟

بھو کہ پرہیں پرماتما بندک۔ سکھی کہ ہوہیں کبہوں ہری نندک
راج کہ رہئی نیتی بنو جانیں۔ اگھ کہ رہہیں ہری چرت بکھانیں

پرماتما کے سروپ کو جاننے والا کیا کبھی جنم مرن سنسار
میں پڑ سکتا ہے؟ کیا بھگوان کی نندا کرنے والا پرش کبھی سکھی رہ سکتا
ہے؟ کیا نیتی کو جانے بغیر راج ہو سکتا ہے؟ بھگوان کی لیلا کی کتھاوں
کا ورنن کرنے پر کیا کبھی پاپ نزدیک پھٹک سکتا ہے؟ ۲

پاون جس کہ پنیہ بنو ہوئی۔ بنو اگھ اجس کہ پاوے کوئی
لابھ کہ کچھ ہری بھگتی سمانا۔ جیہی گاوہیں شرتی سنت پرانا

بنا پن کرم کئے کیا کبھی پوتر شہرت مل سکتی ہے؟ بنا پاپ کئے
بھی کیا کوئی بدنام ہو سکتا ہے؟ شری ہری کی بھگتی کے برابر جس کی
مہما کو وید سنت اور پران گاتے ہیں کیا کوئی دوسرا لابھ بھی ہے؟

ہانی کہ جگ ایہی سم کچھ بھائی۔ بھجیئے نہ رام ہی نر تن پائی
اگھ کہ پشنتا سم کچھ آنا۔ دھرم کہ دیا سرس ہری جانا

منش جنم پا کر بھی شری رام جی کا بھجن نہ کرنا کیا اس کے برابر
بھی دنیا میں کوئی دوسری ہانی ہے؟ چغلی کرنے کے برابر کیا کوئی دوسرا
پاپ ہے؟ اور ہے وشنو بھگوان کے واہن! دیا کے برابر کیا کوئی
دوسرا دھرم ہے؟ ۵

ایہی بدھی امت جگتی من گنیوں۔ منی اپدیس نہ سادر سنیوں
پنی پنی سگن پچھ میں رو پا۔ تب منی بولیو بچن سکوپا

اس پرکار من میں بے شمار دلیلیں چھانٹتا تھا اور شردھا
کے ساتھ منی کے اپدیش کو نہیں سنتا تھا۔ بار بار میں سگن بھگتی کا منڈن
کرتا تھا تب منی کرودھ کے ساتھ بچن بولے۔ ۶

موڑھ پرم سکچھ دیئوں نہ مانسی۔ اُتر پرتی اُتر بہو آنسی
ستیہ بچن بسواس نہ کرہی۔ بایس اِو سب ہی تے ڈرہی

ارے موڑھ! میں تجھے سب سے اُتم اپدیش دیتا ہوں، تو
بھی تو اسے نہیں مانتا۔ بہت سی دلیلیں چھانٹتا ہے اور ترک بہ ترک جواب
دیتا ہے، میرے ستیہ بچنوں پر وشواس نہیں کرتا۔ کوّے کی طرح سبھی
سے ڈرتا ہے۔ ۷

سٹھ سوپچھ تو ہردے بسالا۔ سپدی ہوہو پچھی چنڈالا
لین شراپ میں سیس چڑھائی۔ نہیں کچھ بھئے نہ دینتا آئی

ارے مورکھ! تیرے ہردے میں اپنے پکش کا بڑا بھاری
ہٹھ ہے (اب تہات تو اپنے مت کو سدھ کرنے کے لئے بڑا
بھاری ہٹھ کر رہا ہے) اس لئے تو جلدی چنڈال پنچھی کوّا ہو جا۔ میں
نے منی کے شاپ کو آنند کے ساتھ سر پر چڑھا لیا۔ مجھے نہ تو
کچھ بھے تھا اور نہ ہی اس شاپ کا کوئی دکھ تھا۔

ترت بھئیوں میں کاگ تب پنی منی پد سر نائی
سمر رام رگھو بنس منی ہرشت چلیوں اڑائی

تب میں فوراً ہی کوّا ہو گیا۔ پھر منی کے چرنوں میں سر جھکا
کر اور رگھوکل کے سرتاج شری رام جی کا سمرن کر کے میں پرسن ہو کر
اُڑ چلا۔ ۱۱۲

اُما جے رام چرن رت بگت کام مد کرودھ
نج پربھو مئے دیکھہیں جگت کیہی سن کرہیں برودھ

شِوجی کہتے ہیں۔ ہے پارتی! جنہیں شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہے اور کام، اہنکار اور کرودھ سے جو رہت ہیں۔ جو جگت کو بھگوت سروپ ہی دیکھتے ہیں۔ پھر وہ کس سے کرودھ کریں۔ جب کہ کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔ ۱۱۲

سُنو کھگیس نہیں کچھ رشی دوشن۔ اُر پریرک رگھوبنس بِبھوشن۔
کرپا سِندھو مُنی مَتی کر بھوری۔ لینہی پریم پرچھا موری

ہے پنچھی راج! سُنئے۔ اس میں رِشی جی کا کچھ دوش نہیں ہے رگھوکل کے سرتاج شری رام جی سب کے ہردوں میں پریرنا کرنے والے ہیں۔ کرپا ساگر بھگوان شری رام نے مُنی کی بُدھی کو بھولی کر دیا اور اس طرح میرے پریم کی پریکھشا (آزمائش) لی۔ ۱

من بچ کرم موہی نج جن جانا۔ مُنی مَتی پُنی پھیری بھگوانا
رِشی مم مہت سیلتا دیکھی۔ رام چرن بسواس بِسیشی

من، بچن اور کرم سے جب بھگوان نے مجھے اپنا سچا سیوک جانا۔ تب انہوں نے مُنی کی بُدھی کو پھر پلٹ دیا۔ رشی نے جب میری اتنی بڑی سہن شیلتا (تحمل۔ قوتِ برداشت) اور شری رام جی کے چرنوں پر میرا بے حد وشواس دیکھا۔ ۲

اتی بسمے پُنی پُنی پچھتائی۔ سادر مُنی موہی لینہہ بلائی
مم پریتوش بِبِدھ بِدھی کینہا۔ ہرشت رام منتر تب دینہا

تب تو اُن کو بڑا دُکھ ہوا۔ اُنہوں نے بار بار پچھتا کر مجھے آدر کے ساتھ اپنے پاس بُلا لیا۔ بہت طرح سے میری دھیرج بندھائی اور پرسن ہو کر مجھے رام منتر دیا۔ ۳

بالک رُوپ رام کر دھیانا۔ کہیو موہی مُنی کرپا ندھانا
سُندر سُکھد موہی اتی بھاوا۔ سو پرتھمہیں میں تمہہ ہی سُناوا

پھر کرپا ندھان مُنی نے بالک رُوپ شری رامچندر جی کا دھیان کرنے کو کہا۔ سُندر اور سُکھ دینے والا شری رام جی کا یہ دھیان مجھے بہت ہی اچھا لگا۔ وہ میں پہلے ہی آپ کو سُنا چکا ہوں۔ ۴

مُنی موہی کچھک کال تہہ راکھا۔ رام چرت مانس تب بھاکھا
سادر موہی یہ کتھا سُنائی۔ پُنی بولے مُنی گرا سُہائی

مُنی نے کچھ وقت تک مجھے اپنے پاس رکھا۔ تب اُنہوں نے شری رام چرت مانس مجھ سے کہا۔ بڑے آدر کے ساتھ مجھے یہ کتھا سُنائی۔ تب پھر مُنی سُندر بانی بولے۔ ۵

رام چرت سر گُپت سہاوا۔ شمبھو پرساد تات میں پاوا
توہی نج بھگت رام کر جانی۔ تاتیں میں سب کہیوں بکھانی

ہے تات! یہ سُندر اور گُپت (پُر اسرار) رام چرت مانس میں نے شری شِوجی کی کرپا سے پایا تھا۔ تُجھے شری رام جی کا نج بھگت جان کر ہی میں نے تمہیں اس کی کتھا وستار سے کہہ سُنائی ہے۔ ۶

رام بھگتی جنہہ کیں اُر ناہیں۔ کبہوں نہ تات کہئیے تنہہ پاہیں
مُنی موہی بِبِدھ بھانت سمجھاوا۔ میں سپریم مُنی پد سر ناوا

ہے تات! جن کے ہردے میں شری رام جی کی بھگتی نہیں ہے۔ اُن کے سامنے اسے کبھی بھی نہ کہنا۔ مُنی نے مجھے بہت طرح سے سمجھایا۔ تب میں نے بڑے پریم کے ساتھ مُنی کے چرنوں میں سر نوایا۔ ۷

نج کر کمل پرس مم سیسا۔ ہرشت آسیش دینہہ مُنیسا
رام بھگتی ابرل اُر تورین۔ بسہی سدا پرساد اب مورین

مُنی نے اپنے کمل کے سمان سُندر ہاتھوں کو میرے سر پر پھیرا اور پرسن ہو کر مجھے آشیرواد دی کہ اب میری کرپا سے تیرے ہردے میں شری رام چندر جی کی گُوڑھ بھگتی سدا بنی رہیگی۔ ۸

سدا رام پریہ ہوہو تُمہہ سُبھ گُن بھون امان
کام رُوپ اِچھا مرن گیان براگ ندھان

تُم سدا شری رام جی کے پیارے ہو، اور شُبھ گُنوں کے دھام اور مان رہت ہو، اپنی مرضی مطابق رُوپ دھارن کرنے میں شکتی والے، اپنی مرضی سے اپنا شریر چھوڑنے والے اور گیان ویراگیہ کے بھنڈار ہو۔ ۱۱۳

جیہیں آشرم تمہہ بسب پُنی سُمرت شری بھگونت
بیاپ ہی تہہ نہ اوِدیا جوجن ایک پرجنت

جس استھان میں تم بھگوان کا سمرن کرتے ہوئے رہا کرو گے اس استھان میں چار کوس کی دُوری تک مایا اور موہ نہیں پھٹک سکیں گے۔

کال کرم گُن دوش سبھاؤُ۔ کچھ دُکھ تمہہ نہ بیاپ ہی کاؤُ
رام رہسیہ للت بدھی نانا۔ گپت پرگٹ اتہاس پرانا

کال، کرم، گُن، دوش اور سبھاؤ سے پیدا ہونے والے سب دُکھوں میں سے تمہیں کوئی بھی دُکھ نہ ستا سکیگا۔ طرح طرح کے سُندر شری رام جی کے گپت اور پرگٹ ہیں۔

بنو شرم تمہہ جانب سب سوؤ۔ نت نو نیہہ رام پد ہوؤ!
جو اچھا کریہو من ماہیں۔ ہری پرساد کچھ دُرلبھ ناہیں

تم اُن سب کو بنا محنت ہی جان جاؤ گے۔ شری رام جی کے چرنوں میں تمہارا نت نیا پریم بڑھتا رہیگا۔ تم من میں جو اچھا کرو گے شری ہری کی کرپا سے تمہاری اچھا پوری ہونے کے لیے کچھ بھی دُرلبھ نہ ہوگا۔

سُن مُنی آسش سُنو متی دھیرا۔ برہم گرا بھئی گگن گمبھیرا
ایوم استو تو بچ مُنی گیانی۔ یہ مم بھگت کرم من بانی

ہے دھیر بُدھی گرُوجی! مُنی کے اس آشیرواد کو سُن کر آکاش میں گمبھیر (سنجیدہ) برہم بانی ہوئی کہ ہے گیانی مُنی! جو کچھ تم نے بچن کہے ہیں سب سچ ہوں گے۔ یہ کرم، من اور بچن سے میرا بھگت ہے۔

سُن نبھ گرا ہرش موہی بھیؤ۔ پریم مگن سب سنسے گیؤ
کر بنتی مُنی آئسُ پائی۔ پد سروج پُنی پُنی سر نائی
ہرش سہت ایہہ آشرم آئیؤ۔ پربھو پرساد دُرلبھ بر پائیؤ
ایہاں بست موہی سُنو کھگ ایسا۔ بیتے کلپ سات اور بیسا

آکاش بانی سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میں پریم میں مگن ہو گیا اور میرے سب شک و شبہات دُور ہو گئے۔ اس کے بعد مُنی کی بار بار بنتی کر کے اُن کی آگیا پا کر اور اُن کے چرن کملوں میں بار بار سر نوا کر میں یہاں اس آشرم میں آیا۔ پربھو شری رام جی کی کرپا سے میں نے دُرلبھ وردان پا لیا ہے۔ ہے پکشی راج! مجھے یہاں رہتے ہوئے ستائیس کلپ گزر گئے ہیں۔ ۳-۵

کرؤں سدا رگھوپتی گُن گانا۔ سادر سُنہیں بہنگ سُجانا
جب جب اودھ پُوری رگھوبیرا۔ دھرہیں بھگت ہت منج سریرا
تب تب جائی رام پُر رہؤں۔ سسو لیلا بلوک سُکھ لہؤں
پُنی اُر راکھی رام سسو رُوپا۔ نج آشرم آوؤں کھگ بھوپا

یہاں میں سدا شری رگھوناتھ جی کے گُن گان کرتا رہتا ہوں۔ چتر پکشی شردھا سے سُنتے ہیں۔ ایودھیا پوری میں بھگتوں کی بھلائی کے لیے جب جب شری رگھوویر جسم دھارن کرتے ہیں۔ تب تب میں جا کر ایودھیا پوری میں رہتا ہوں اور اُن کی بال لیلاؤں کو دیکھ کر آنند کو پراپت ہوتا ہوں۔ ہے پکشی راج! پھر شری رام جی کے بال رُوپ کا دھیان ہردے میں دھارن کر کے میں اپنے آشرم میں آ جاتا ہوں۔ ۶-۷

کتھا سکل میں تمہہ سُنائی۔ کاگ دیہہ جیہی کارن پائی
کہیؤں تات سب پرشن تمہاری۔ رام بھگتی مہما اتی بھاری

جس طرح میں نے کوّے کا شریر پایا۔ وہ سب کتھا میں نے آپ کو کہہ سُنائی۔ ہے تات! میں نے آپ کے سب پرشنوں کے اُتر کہہ دیئے ہیں۔ یہ سب کچھ شری رام جی کی بھگتی کی مہما کا ہی پرتاپ ہے۔ ۸

تاتے یہ تن موہی پریہ بھیؤ رام پد نیہہ
نج پربھو درسن پائیؤں گئے سکل سندیہہ

مجھے اس کوّے کے شریر سے اس لیے پیار ہے کہ اس شریر میں ہی مجھے شری رام جی کے چرنوں میں پریم پراپت ہوا۔ اس شریر میں ہی میں نے اپنے پربھو کے درشن پائے اور میری سب شنکائیں مٹ گئیں۔ ۱۱۴

ماس پارائن

اٹھائیسواں وشرام

بھگتی پچھ ہٹھ کر رہیؤں دینہہ مہا رِشی ساپ
مُنی دُرلبھ بر پائیؤں دیکھہو بھجن پرتاپ

بھگتی پکش پر ہٹھ کر کے میں ڈٹا رہا جس سے مہرشی لومش

نے مجھے کرودھ میں آکر شاپ دیا۔ لیکن بھجن کا پرتاپ تو
دیکھئے کہ میں نے وہ اُتم درد ان پایا جو منیوں کو بھی دُرلبھ ہے ۴"
جسے اس بھگتی جان پر ہر ہیں۔ کیول گیان ہیتو شرم کر ہیں
تے جر کام دھینو گرہ تیاگی۔ کھوجت آک پھرہیں پے لاگی
جو بھگتی کی ایسی مہما کو جان کر بھی اُسے چھوڑ دیتے ہیں
اور صرف گیان پراپتی کے لئے ہی جتن کرتے رہتے ہیں۔ وہ مورکھ
گھر پر کام دھینو کو چھوڑ کر دودھ کے لئے مدار کے پیڑ کو کھوجتے
پھرتے ہیں۔ ۱

سُنو کھگیس ہری بھگتی بہائی۔ جے سکھ چاہیں آن اُپائی
تے سٹھ مہا سندھو بِن ترنی۔ پیر پار چاہیں جڑ کرنی
ہے پنچھی راج! سُنئے۔ جو ہری [illegible] کو چھوڑ کر دوسرے
سادھنوں سے آنند حاصل کرنا چاہتے [illegible] مورکھ جڑ عملوں
والے مانو بنا جہاز کے تیر کر مہا ساگر کو پار [illegible] چاہتے ہیں۔ ۲
سُنی بھسنڈی کے بچن بھوانی۔ بولیو گرڑ ہرس مردو بانی
تو پرساد پربھو مم اُر ماہیں۔ سنسیہ سوک [illegible] م ناہیں
شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! کاک بھسنڈی جی کے
بچن سُنکر گرڑ جی پرسن ہو کر کومل بانی سے بولے ... [illegible]
آپ کی مہربانی سے میرے ہردے میں اب شنکا [illegible]
اور بھرم کچھ بھی نہیں رہ گیا ہے۔ ۳
سُنیوں پنیت رام گن گراما۔ تمہری کرپا لہیوں بشراما
ایک بات پربھو پوچھوں توہی۔ کہہُ بجھائے کرپا ندھی موہی
آپ کی کرپا سے شری رام جی کے پوتر گنوں کو سُنکر
مجھے بڑی شانتی حاصل ہوئی ہے۔ اب ہے پربھو! میں آپ
سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ ہے کرپا کے خزانے! مجھے
سمجھا کر کہئے۔ ۴
کہہیں سنت منی بید پُرانا۔ نہیں کچھ دُرلبھ گیان سمانا
سوئی منی تمہ سن کہیو گوسائیں۔ نہیں آدریہو بھگتی کی ناہیں
سنت منی، وید اور پران کہتے ہیں کہ گیان کے سمان دُرلبھ
کچھ بھی نہیں ہے۔ ہے گوسائیں! وہی گیان منی نے آپ سے
کہا لیکن آپ نے اُس کا بھگتی کے سمان آدر نہیں کیا۔ ۵

گیان ہی بھگتی ہی انتر کیتا۔ سکل کہہُ پربھو کرپا نکیتا
سُن اُرگاری بچن سُکھ مانا۔ سادر بولیو کاگ سُجانا
ہے کرپا کے گھر! ہے پربھو! گیان اور بھگتی میں کتنا
انتر (فرق) ہے۔ سب مجھ سے کہئے۔ گرڑ جی کے بچن سُنکر کاک
بھسنڈی جی بڑے پرسن ہوئے اور وہ چتر کاگ آدر کے ساتھ
کہنے لگے۔ ۶
بھگتی ہی گیان ہی نہیں کچھ بھیدا۔ اُبھئے ہرہیں بھو سمبھو کھیدا
ناتھ منیس کہہیں کچھ انتر۔ سادھان سو سُنو بہنگ بر
بھگتی اور گیان میں کچھ بھی بھید نہیں ہے۔ سنسار سے
پیدا ہوئے کلیشوں کو دونوں ہی ہر لیتے ہیں۔ ہے ناتھ! منیشور
ان دونوں میں کچھ بھید بتلاتے ہیں۔ ہے پنچھی سریشٹھ! اُسے
سادھان ہو کے سُنئے۔ ۷
گیان براگ جوگ بگیانا۔ اے سب پُرش سُنہو ہری جانا
پُرش پرتاپ پربل سب بھانتی۔ ابلا ابل سہج جڑ جاتی
ہے اُرگاری! ہری کہتے ہیں! سُنئے۔ گیان، ویراگیہ، یوگ اور گیان
یہ سب پُرش ہیں۔ پُرش کا پرتاپ سب طرح سے ہی طاقتور ہوتا
ہے اور ابلا (استری یا مایا) سہج سبھاؤ سے ہی جڑ اور کمزور
ہوتی ہے۔ ۸

پُرش تیاگ سکے ناری ہی جو برکت متی دھیر
نہ تو کامی بِشئے بس بمکھ جو پد رگھوبیر
جو ویراگیہ وان اور دھیر بُدھی پُرش ہیں وہی استری کا
تیاگ کر سکتے ہیں۔ نہ کہ وہ کامی پُرش جو وِشیوں میں اندھے ہو کر
اُن کا غلام بنے ہوئے شری رگھوویر جی کے چرنوں سے بمکھ ہیں۱۱۵
سوؤ منی گیان ندھان مرگ نینی بدھو مکھ نرکھ
بِبس ہوئے ہری جان ناری بِشنو مایا پرگٹ
وہ گیان ندھان منی بھی مرگ نینی (خوبصورت آنکھوں والی) چاند مکھ
استری کو دیکھ کر موہت ہو جاتے ہیں۔ سچ ہے ہری واہن! سنسار
میں بِشنو بھگوان کی مایا ہی استری روپ سے پرگٹ ہے ۱۱۵
اہاں نہ پچھ پات کچھ راکھیوں۔ بید پُران سنت مت بھاکھیوں
موہ نہ ناری ناری کیں اندھ ہا۔ پنّگ گاری یہ ریتی انوپا

یہاں میں نہ تو بھگتی کا اور نہ گیان کا ہی کچھ پکشپات (طرفداری) کرتا ہوں۔ وید پُران اور سنتوں کا ہی مت پیش کرتا ہوں۔ سبھی سائیوں کے دشمن گرڑ جی! یہ ایک نرالی ریت ہے کہ ایک استری کے رُوپ پر دوسری استری موہت نہیں ہوتی ۱۰

مایا بھگتی سُنہو تُمہ دوؤ۔ ناری ورگ جانیے سب کوؤ
پُنی رگھوبیر ہی بھگتی پیاری۔ مایا کھلُ نرتکی بچاری

آپ سُنیئے مایا اور بھگتی یہ دونو ہی استری جاتی ہیں ایسے سب کوئی جانتے ہیں۔ پھر شری رگھوبیر جی کو بھی بھگتی پیاری ہے مایا بچاری تو یقیناً ناچنے والی نٹی ہے۔ ۲

بھگتی ہی سانوکول رگھورایا۔ تاتے تیہی ڈرتی اتی مایا۔
رام بھگتی نروپم نرو پادھی۔ بسے جاس اُر سدا اباد ھی

شری رگھوناتھ جی بھگتی پر بڑے پرسن رہتے ہیں۔ اِسی کارن سے مایا بھگت سے بے حد ڈرتی رہتی ہے۔ جس کے من میں شری رام جی کی بے مثال نردوکھن بھگتی بنا کسی روک ٹوک کے بستی ہے ۳

تیہی بلوک مایا سکچائی۔ کر نہ سکے کچھ نج پربھتائی
اس بچار جے منی بگیانی۔ جاچہیں بھگتی سکل سُکھ کھانی

اُسے دیکھ کر مایا شرما جاتی ہے۔ وہ اُس پر اپنا کچھ پربھاو نہیں ڈال سکتی۔ ایسا وچار کر ہی جو آتم ودیا منی بھی ہیں وہ بھی سب سکھوں کی کھان بھگتی کی ہی یاچنا (مانگنا) کرتے ہیں۔ ۴

یہ رہسیہ رگھوناتھ کر بیگ نہ جانے کوئے
جو جانے رگھوپتی کرپا سپنیہوں موہ نہ ہوئے

شری رگھوناتھ جی کے اس گوڑھ بھید کو کوئی جلدی نہیں جان پاتا۔ جو پُرش شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے اسے جان جاتا ہے اُسے تو سپنے میں بھی موہ نہیں ہوتا۔ ۱۱۶

اور سُنو گیان بھگتی کر بھید سُنہو سپر بین
جو سُنِ ہوئے رام پد پریتی سدا ابچھین

ہے چتر گرڑ جی! گیان اور بھگتی میں جو اور بھید ہے وہ بھی سُنیئے جس کے سُننے سے شری رام کے چرنوں میں سدا اٹوٹ پریتی ہو جاتی ہے۔ ۱۱۶

سُنہو تات یہ اکتھ کہانی۔ سمجھت بنے نہ جائے بکھانی
ایشور انس جیو ابناسی۔ چیتن امل سہج سکھ راسی

ہے تات! اس اکتھنیہ (نہ کہنے یوگیہ) کہانی کو سُنیئے۔ یہ سمجھتے ہی بنتی ہے کہی نہیں جا سکتی جیو ایشور کا ہی انش ہے۔ یہ اناشی ہے، چیتن و شدھ ہے، اور سبھاو سے ہی آنند سروپ ہے۔

سو مایا بس بھیو گوسائیں۔ بندھیو کیر مرکٹ کی نائیں
جڑ چیتن گرنتھی پر گئی۔ جدپی مرشا چھوٹت کٹھنئی

ہے گوسائیں! وہ طوطے اور بندر کی طرح خود ہی مایا کے وش ہو کر اتھات مایا کے موہ میں پھنس کر بندھ گیا (طوطے اور بندر کو گلے میں رسی باندھ کر اگر بہت دیر رکھیں۔ اور اس کے بعد اُن کے گلے سے رسی کھول لیں۔ تو وہ بھاگتے نہیں۔ انہیں یہ متھیا بھرم بنا رہتا ہے کہ ہمارے گلے میں اب بھی رسی بندھی ہوئی ہے) اس پرکار جڑ مایا اور چیتن جیو میں آپس میں گانٹھ پڑ گئی۔ اگرچہ ان دونو میں یہ گانٹھ (یہ رشتہ) متھیا ہی ہے۔ (کیونکہ جڑ اور چیتن کا ملاپ ستیہ نہیں ہو سکتا۔ جڑ ہمیشہ جڑ ہی رہتا ہے اور چیتن چیتن ہی۔ ستیہ اور اَستیہ کی بھانت ان دونو کا سبھاو سے ہی ورودھ ہونے کے کارن ان کا سنجوگ ستیہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں پُرش اور پرکرتی کی بھانت متھیا سمبندھ ہو سکتا ہے) تو بھی اس گانٹھ کھلنے میں بڑی مشکلات ہیں)

تب تے جیو بھیو سنساری۔ چھوٹ نہ گرنتھی نہ ہوئے سُکھاری
شرتی پُران بہو کہیو اپائی۔ چھوٹ نہ ادھک ادھک ارجھائی

تب سے ہی جیو سنساری ہو گیا۔ اب نہ تو یہ متھیا گانٹھ کھلتی ہے اور نہ ہی یہ سُکھی ہوتا ہے وید پُرانوں میں بہت سے اپائے کہے ہیں۔ پر وہ گانٹھ (یتھارتھ گیان نہ ہونے کے کارن) کھلتی نہیں بلکہ اُلٹی زیادہ سے زیادہ اُلجھتی جاتی ہے۔ ۲

جیو ہردے تم موہ بسیشی۔ گرنتھی چھوٹ کیسے پرے نہ دیکھی
اس سنجوگ ایس جب کری۔ تبہوں کداچت سو نروارئی

جیو کے ہردے میں موہ روپی مہا اندھکار چھا رہا ہے اس لئے یہ گانٹھ اُسے نظر ہی نہیں آتی پھر کُھلے تو کیسے۔ جب تک جیو اس گانٹھ کو نہیں دیکھ پاتا۔ اتھات جب تک وہ مایا روپی جڑ شریر کے ساتھ اپنے سنجوگ کو سچا سمجھ کر شریر ہی بن بیٹھا ہے تب تک یہ متھیا گانٹھ یعنی متھیا سنجوگ بھی نہیں چھوٹتا۔ کیونکہ متھیا وستو

تبھی دور ہوتی ہے۔ جب کہ اُس کے ستیہ ادھشٹھان کا گیان ہو جائے
جیسے سراب کا بھرم تبھی دور ہوتا ہے۔ جب کہ اُس کے ادھشٹھان
صحرا کی ریت کا یتھارتھ گیان ہو جائے ارتھات اس گانٹھ کا
نظر نہ آنا ہی اودیا یا مایا ہے۔ جب اس کا پتہ چل گیا تو پھر یہ گانٹھ رہتی
ہی نہیں۔ کیا سیپ کا پتہ چل جانے پر چاندی رہ سکتا ہے) جب کبھی
ایشور (آگے کہا جانے والا) ایسا سنجوگ ملا دیتے ہیں۔ تب ہی
وہ شردھا روپ گانٹھ کھل پاتی ہے ۔ ۴ ۔

سنجوگ شردھا دھینو سہائی۔ ابیرل ہری کرپا ہردے بس آئی
جپ تپ برت جم نیم اپارا۔ جے شرتی کہہ شبھ دھرم اچارا
اگر شری ہری کی کرپا سے ساتوکی شردھا روپی گائے ہردے روپی
گھر میں آ کر بس جائے۔ اور بے شمار جپ تپ برت یم اور نیم آدی
شبھ دھرم اچرن جو ویدوں نے کہے ہیں ۔ ۵

تیئی تن ہرت چرے جب گائی۔ بھاو بچھ سِسو پائے پنہائی
نوی نورتی پاتر بسواسا۔ نرمل من اہیر نج داسا
اُنہیں دھرم اور آچرن روپی ہرے گھاس کو وہ شردھا روپی گائے
کھائے اور آستک بھاو روپی چھوٹے بچھڑے کو پا کر وہ گائے پنہا دے
(تھنوں میں دودھ بھر آنا) سنسارک وشیوں اور بھوگوں
سے نورتی ماں گائے کے پچھلے پاؤں باندھے جائیں۔ وشواس دودھ
دوہنے کا برتن ہے۔ وِش میں کہا گیا ہے کہ من اُس دودھ کو دوہنے
والا گوجر ہے۔

پرم دھرم مے پے دوہی بھائی۔ اوٹے انل اکام بنائی
توش مرت تب چھما جڑاوے۔ دھرتی سم جاون دیی جماوے
اس پرکار اُس شردھا روپی گائے سے پرم دھرم مے
دودھ دوہ کر اُسے نِشکام بھاو روپی اگنی پر اچھی طرح اٹا دے پھر شما
اور صبر روپی ہوا میں اُس دودھ کو ٹھنڈا کرے اور دھیرج اور شم (من
نگرہ) روپی کھٹائی ڈال کر اُس دودھ کو جما دے۔

مدیتا متھے بچار مدھانی۔ دم ادھار رجو ستیہ سہانی
تب متھ کاڑھ لیئی نونیتا۔ بمل براگ سبھگ سپنیتا
پرسنتا روپی دودھ متھنے کے برتن میں آتم وچار روپی
مدھانی سے دم (اندریاں نگرہ) روپی پائے کے سہارے سے ستیہ روپی

اور سُندر بانی روپی رسی سے اُس بچھے ہوئے دودھ کا منتھن کرے،
اور اُسے اس پرکار متھ کر اُس میں سے شدھ سندر اسمان بیراگ
روپی مکھن نکال لے ۔ ۶ ۔

جوگ اگنی کر پرگٹ تب کرم شبھاشبھ لائے
بدھی سرادے گیان گھرت ممتا مل جر جائے
تب یوگ روپی آگ جلا کر اُس میں اُس اگنی میں سارے شبھ
اور اشبھ (نیک و بد) کرموں کو جلا کر جب اُس ویراگ روپی مکھن
میں سے ممتا روپی میل جل جائے۔ تب بچے ہوئے گیان روپی گھی کو
ستھر بدھی سے ٹھنڈا کرے ۔ ۷ ۔

تب بگیان نروپنی بدھی بسد گھرت پائی
چت دیا بھر گھرے ورڑھ سمتا دیوٹ بنائی
تب وگیان روپی بدھی اُس گیان روپی گھی کو پا کر اُس سے چت
روپی دیپک کو بھر کر سمتا کی دیوٹ بنا کر اُس پر مضبوطی سے اُس چت
روپی دیپک کو رکھ دے۔

تین اوستھا تین گن تیہی کپاس تیں کاڑھی
تول تریہ سنوار پنی باتی کرے سگاڑھی
تینوں اوستھائیں (جاگرت، سوپن اور سشپتی) اور تینوں
گن روپی کپاس۔ رج۔ تم) کپاس سے تریا اوستھا روپی روئی کو
نکال کر اُس کی خوب سنوار کر بتی بنائے ۔ ۸ ۔

اہی بدھی لیسے دیپ تیج راسی بگیان مئے
جاتہیں جاسو سمیپ جریں مدادک سلبھ سب
اس پرکار تیج کے پنج وگیان مئے دیپک کو جلا لے جس کے
نزدیک جاتے ہی مد آدی پتنگے جل جائیں ۔ ۹ ۔

سوہم اسمی اتی برتی اکھنڈا۔ دیپ سکھا سوئی پرم پرچنڈا
آتم انوبھو سکھ سپرکاسا۔ تب بھید مول بھید بھرم ناسا
"سوہم اسمی" (ارتھات برہم میں ہوں) یہ جو
کبھی نہ ٹوٹنے والی اکھنڈ برتی ہے وہی پرم پرچنڈ دیپک کی لاٹ
ہے۔ اس پرکار جب آتم انوبھو کے آنند کا سندر پرکاش پھیلتا ہے
تب سنسار کی جڑ بھیدی بھرم کا ناش ہو جاتا ہے ۔ ۱ ۔
پربل اودیا کر پری وارا۔ موہ آدی تم مٹے اپارا

تب سوئی بدھی پائی اُجیارا - اُر گرہ بیٹھ گرنتھی نِروارا ۔

اور پھر جان اور باکنے پر پیار موہ وغیرہ کا بے حد اندھیرا کافور ہو جاتا ہے۔ تب وہ آتم انو بھو روپی بدھی آتم پرکاش پاکر ہردہ آکاش میں بیٹھ کر اس جڑ چیتن کی ستھا گانٹھ کو کھولتی ہے جیسا کہ منڈک اُپنشد میں بھی کہا ہے) "اُس پرہم تتو کا ساکشاتکار ہونے پر اس جیو کی ہردہ گرنتھی ٹوٹ جاتی ہے۔ سارے سنشے نشٹ ہو جاتے ہیں اور سارے کرم بھی نورت ہو جاتے ہیں - منڈک ۲ - ۲ - ۸

چھوٹن گرنتھی پاوے جوں سوئی - تب یہ جیو کرتارتھ ہوئی ۔
چھورت گرنتھی جان کھگ رایا - بگھن انیک کرے تب مایا

جب وہ گیان روپی بدھی اس گرنتھی کو کھولے تب ہی یہ جیو کرتارتھ (خوش حال اس کے مقصد سپھل ہوتے ہیں) ہوتا ہے لیکن ہے پنچھی راج گرڑ جی! اس گانٹھ کو کھلتی ہوئی دیکھ کر مایا بے شمار وگھن ڈالتی ہے ۲۰

ردھی سدھی پریرے بہو بھائی - بدھی ہی لوبھ دکھاوہی آئی
کل بل چھل کرِ جاہیں سمیپا - انچل بات بجھاویں دیپا

ہے بھائی! پھر وہ مایا بہت سی ردھیوں اور سدھیوں کو بھیجتی ہے - جو گیان روپی بدھی کو طرح طرح کے سبز باغ دکھاتی ہیں اور کل بل اور چھل کر کے نزدیک جا کر اپنے دامن کی ہوا سے اس گیان روپی دیپک کو بجھا دیتی ہیں۔ ۴

ہوئے بدھی جو پرم سیانی - تنہ تن چتو نہ انہت جانی
جوں تہی بگھن بدھی نہیں بادھی - تو بہوری سُر کرہیں اُپادھی

اگر بدھی بہت ہی ہوشیار ہے تو وہ ان ردھیوں سدھیوں کو نقصان کاری جان کر اُن کی طرف تاکتی بھی نہیں۔ اس پرکار اگر مایا کے ان وگھنوں سے بدھی بچ گئی تو پھر دیوتا وگھن ڈالتے ہیں۔ ۵

اِندری دوار جھروکھا نانا - تہ تہ سُر بیٹھے کر تھانا
آوت دیکھہیں وِشے بیاری - تے ہٹھ دیہیں کپاٹ اُگھاری

اِندریوں کے دوار اس ہردہ روپی گھر کی بہت سی کھڑکیاں ہیں۔ وہاں وہاں دیوتا اپنا اپنا اڈا جمائے بیٹھے ہیں۔ جوں ہی وہ وشے روپی ہوا کو آتے دیکھتے ہیں۔ توں ہی اسے اندر سے جانے کے لئے وہ زبردستی اندری روپی کواڑوں کو کھول دیتے ہیں۔ ۶

جب سو پربھنجن اُر گرہ جائی - تبہیں دیپ بگیان بجھائی
گرنتھی نہ چھوٹ مِٹا سو پرکاسا - بدھی بکل بھئی وشے بتاسا

جوں ہی وہ وشے روپی آندھی ہردے آکاش میں جاتی ہے توں ہی وہ وگیان روپی دیپک بجھ جاتا ہے۔ گانٹھ بھی کھلنے نہ پائی اور وہ گیان روپی پرکاش بھی مٹ گیا۔ وشے روپی ہوا سے بدھی بیاکل ہوگئی۔

اِندرِن سُرن نہ گیان سوہائی - وشے بھوگ پر پریتی سدائی
وشے سمیر بدھی کرت بھوری - تیہی بدھ دیپ کو بار بہوری

اندریوں اور دیوتاؤں کو گیان بھاتا نہیں ہے وہ تو سدا وشے بھوگوں میں ہی پریتی رکھتے ہیں اور بدھی کو بھی وشے روپی ہوا نے پاگل بنا دیا۔ تب پھر اس دیپک کو پہلے کی بھانت اتنا کڑا پریشرم کر کے دوبارہ کون جلا دے ؟ ۸

تب پھر جیو بِبدھ بِدھی پاوے سنسرتی کلیس
ہری مایا اتی دُستر تری نہ جائے بہگیس

اس پرکار دیپک کے گل ہو جانے پر جیو طرح طرح کے جنم مرن وغیرہ کے دُکھ پاتا ہے - ہے پنچھی راج! ہری کی مایا بڑی وکٹ ہے وہ آسانی سے نورت نہیں ہوتی - ۱۱۸

کہت کٹھن سمجھت کٹھن سادھت کٹھن بیبیک
ہوئے گھنا چھر نیائے جوں پنی پرتیوہ انیک

گیان کہنے میں بھی کٹھن ہے۔ سمجھنے میں بھی کٹھن ہے اور سادھن میں بھی کٹھن ہے۔ اگر کبھی اپنے آپ ہی دیو یوگ سے (اتفاقیہ) یہ گیان ہو بھی جائے تو پھر اسے سنبھال رکھنے میں بے شمار وگھن ہیں ۱۱۸

گیان پنتھ کرپان کے دھارا - پرت کھگیس ہوئے نہیں بارا
جو نربگھن پنتھ نر بہئی - سو کیولیہ پرم پد لہئی

گیان مارگ دو دھاری تلوار ہے - ہے پنچھی راج! اس مارگ سے گرتے دیر نہیں لگتی - جو بغیر کسی وگھن کے اس راستے کو طے کر پائے وہی موکش روپی پرم پد کو پاتا ہے۔

اتی دُرلبھ کیولیہ پرم پد - سنت پران نگم آگم بد
رام بھجت سوئی مکتی گوسائیں - ان اِچھت آوے برئیں آئیں

سنت، پران، وید اور شاستر سب یہی کہتے ہیں کہ موکش روپی

پرم پد بے حد دُرلبھ ہے۔ لیکن ہے گوسائیں! آپ سی موکش رُوپی پرم پد شری رام جی کے بھجن کرنے سے بنا چاہنے کے بھی اپنے آپ آ دھمکتی ہے جیسے تھل بنو جل رہ نہ سکائی۔ کوٹ بھانت کوؤ کرے اپائی
تتھا ہو جیہ سُکھ سُنو کھگ رائی۔ رہ نہ سکے ہری بھگتی بہائی
جیسے زمین کے بغیر جل نہیں ٹھہر سکتا۔ خواہ کوئی کروڑوں طرح کے اپائے کیوں نہ کرے۔ ہے پنچھی راج! سُنئے۔ ویسے ہی موکش آنند بھی ہری بھگتی کو چھوڑ کر کہیں نہیں رہ سکتا۔ ۳

اُس بچار ہری بھگت سیانے۔ مُکتی نرادر بھگتی لبھانے
بھگتی کرت بنو جتن پریاسا۔ سنسرتی مُول اودیا ناسا
ایسا وِچار کر بدھیمان ہری بھگت بھگتی پر شیدا ہو کے مُکتی کو ٹھکراتے ہیں۔ بھگتی کرنے سے جنم مرن سنسار کی جڑ اودیا بغیر کسی جتن اور کڑی محنت کے اپنے آپ ہی نشٹ ہو جاتی ہے ۴

بھوجن کرئیے ترپتی ہت لاگی۔ جمے سو اَن پچوے جٹھر آگی
اُس ہری بھگتی سُگم سُکھدائی۔ کو اس مُوڑھ نہ جاہی سوہائی
جیسے بھوجن کو ترپتی کے لئے کیا جاتا ہے اور اُس بھوجن کو جٹھر اگنی (حرارتِ غریزی) اپنے آپ ہی بغیر کھانے والے کی چیشٹا کے) پچا ڈالتی ہے۔ ایسے ہی ہری بھگتی بھی اپنے آپ ہی موکش آنند کو لا ڈالتی ہے۔ ایسی آسان اور پرم سُکھ دینے والی ہری بھگتی جسے اچھی نہ لگے ایسا مُوڑھ کون ہو گا؟ ۵

سیوک سیبیہ بھاؤ بنو بھو نہ تریئے اُرگاری
بھجہو رام پد پنکج اس سدھانت بچاری
ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی! سیوک اور سوامی کے بھاؤ کے بغیر سنسار رُوپی سمندر پار نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا سدھانت وِچار کر شری رام جی کے چرن کملوں کا بھجن کیجئے۔ ۱۱۹

جو چیتن کہ جڑ کرے جڑہی کرے چیتنیہ
اس سمرتھ رگھو نایک ہی بھجہیں جیو تے دھنیہ
جو چیتن کو جڑ کرتے ہیں۔ اور جڑ کو چیتن کرتے ہیں ایسے سرب شکتیمان پربھو شری رگھوناتھ جی کا جو جیو بھجن کرتے ہیں۔ وہ دھنیہ ہیں۔ ۱۱۹

کہیوں گیان سدھانت بجھائی۔ سُنہو بھگتی منی کے پربھتائی
رام بھگتی چنتامنی سُندر۔ بسے گرڑ جاکے اُر انتر

میں نے گیان کا سدھانت آپ کو سمجھا کر کہا ہے۔ اب بھگتی رُوپی رتن کی مہما سُنئے۔ شری رام جی کی بھگتی سُندر چنتامنی ہے۔ ہے گرڑ جی! یہ بھگتی جس کے ہردے میں بستی ہے ۱

پرم پرکاس رُوپ دن راتی۔ نہیں کچھ چہئے دیا گھرت باتی
موہ دردر نکٹ نہیں آوا۔ لوبھ بات نہیں تاہی بجھاوا
وہ دن رات پرم پرکاش سُروپ رہتا ہے۔ اُسے دیپک گھی یا بتی کچھ بھی نہیں چاہیئے (کیونکہ منی سویم پرکاش ہے) موہ اور دردرتا (کنگالی) اُس کے نزدیک نہیں آتے (کیونکہ جس کے پاس منی ہو اس کے پاس موہ یعنی اندھیرا اور کنگالی کیسے رہ سکتی ہے) اور لالچ رُوپی ہوا اُس منی کو بجھا نہیں سکتی۔ ۲

پربل اودیا تم مٹ جائی۔ ہارہیں سکل سلبھ سمدائی
کھل کام آدی نکٹ نہیں جاہیں۔ بسے بھگتی جاکے اُر ماہیں
اس بھگتی رُوپی منی کے پرکاش سے اودیا رُوپی مہا بلوان اندھیرا مٹ جاتا ہے۔ اور اہنکار آدی پتنگوں کے سموہ ہار مان جاتے ہیں۔ جس کے ہردے میں بھگتی بستی ہے۔ کام آدک دُشٹ تو اُس کے پاس بھی نہیں پھٹک سکتے۔ ۳

گرل سُدھا سم اری ہت ہوئی۔ تیہی منی بنو سُکھ پاو نہ کوئی
بیاپہیں مانس روگ نہ بھاری۔ جنہہ کے بس سب جیو دکھاری
زہر اُس کے لئے امرت اور دُشمن دوست بن جاتے ہیں۔ اس منی کے بغیر کوئی سُکھ نہیں پا سکتا۔ جن بھاری مانس روگوں کے وش میں ہو کر سب جیو دُکھی ہو رہے ہیں۔ وہ مانس روگ اُسے نہیں ستاتے۔ ۴

رام بھگتی منی اُر بس جاکیں۔ دُکھ لولیس نہ سپنیہوں تاکیں
چتر سرومنی تیہی جگ ماہیں۔ سے منی لاگ سُجتن کراہیں
شری رام بھگتی رُوپی منی جس کے ہردے میں بستی ہے۔ اُسے سپنے میں بھی لیش ماتر دُکھ نہیں ہوتا۔ دُنیا میں وہ ہی پُرش عقلمندوں میں سرتاج ہیں۔ جو اس بھگتی رُوپی منی کو حاصل کرنے کے لئے جتن کرتے ہیں۔ ۵

سو منی جدپی پرگٹ جگ اہئی۔ رام کرپا بنو نہیں کوؤ لہئی
سُگم اُپائے پائیے کیرے۔ نر ہت بھاگیہ دیہیں بھٹ بھیرے

اگرچہ وہ منی جگت میں پرگٹ ہے۔ پر شری رام جی کی کرپا
کے بنا اسے کوئی پا نہیں سکتا۔ اُس کے پانے کے اُپائے بھی
آسان ہی ہیں۔ لیکن بدقسمت منش اُنہیں ٹھکرا دیتے ہیں۔ ۶

پاون پربت بید پُرانا۔ رام کتھا رچر اکر نانا
مرمی سجن سُمتی کُدا ری۔ گیان براگ نین اُگا ری

وید پُران پوتر پربت ہیں۔ شری رام جی کی بہت طرح کی
کتھائیں اُن پربتوں میں سُندر کھانیں (کانیں) ہیں۔ بھگونت
بھگت ان کے بھید کو جاننے والے ہیں اور سندر بدھی کدال ہے
ہے گرڑ جی! گیان اور ویراگیہ یہ دو اُن کی آنکھیں ہیں۔

بھاؤ سہت کھوجے جو پرانی، پاو بھگتی منی سب سکھ کھانی
موریں من پربھو اس بسواسا۔ رام تے ادھک رام کر داسا

جو پرانی شردھا کے ساتھ تلاش کرتا ہے وہ سب سکھوں
کی کھان بھگتی روپی منی کو پا جاتا ہے۔ ہے پربھو! میرے من میں
تو ایسا وشواس ہے کہ شری رام جی کے بھگت شری رام جی سے
بھی بڑھ کر ہیں۔

رام سندھو گھن سجن دھیرا۔ چندن ترو ہری سنت سمیرا
سب کر پھل ہری بھگتی سہائی۔ سو بنو سنت نہ کاہوں پائی

شری رام جی سمندر ہیں تو دھیر سنت بادل ہیں۔ شری
ہری چندن کے درخت ہیں تو سنت ہوا ہیں۔ سب سادھنوں
کا پھل سندر ہری بھگتی ہی ہے۔ اسے سنتوں کے بنا کسی نے نہیں
پایا (سنت بادل اس لئے ہیں کہ وہ بادلوں کی بھانت شری
رام نتو جل کو سب کہیں برساتے ہیں اور وہ ہوا اس لئے ہیں
کہ ہوا کی بھانت وہ رام روپی چندن برکش کی سگندھ کو سب کہیں
پہنچاتے ہیں)

اس بچار جو کر ست سنگا، رام بھگتی تیہی سلبھ بہنگا

ایسا وچار کر جو بھی سنتوں کا ست سنگ کرتا ہے۔ ہے
گرڑ جی! اُس کے لئے شری رام جی کی بھگتی کا پانا بڑا ہی آسان ہے

برہم پیو ندھی مندر گیان سنت سُر آہیں
کتھا سدھا متھ کاڈھہی بھگتی مدھرتا جاہیں

وید سمندر ہے۔ گیان مندراچل پربت ہے۔ سنت
دیوتا ہیں، جو اُس گیان روپی مندراچل پربت کی مدھانی سے
اس وید روپی سمندر کا منتھن کر کے اس میں سے کتھا روپی امرت
نکالتے ہیں جس میں بھگتی روپی مادھرتا ہے۔ ۱۲۰

برتی چرم اسی گیان مد لوبھ موہ رپو مارہ
جے پائیے سو ہری بھگتی دیکھو کھگیس بچار

ویراگیہ کی ڈھال سے اور گیان کی تلوار سے مد لوبھ اور موہ
روپی دشمنوں کو مار کر جو فتح حاصل کرتی ہے وہ ہری بھگتی ہی ہے
ہے پنچھی راج! اسے وچار کر دیکھئے۔ ۱۲۰

پنی سپریم بولیو کھگ راؤ۔ جوں کرپال موہی اوپر بھاؤ
ناتھ موہی نج سیوک جانی۔ سپت پرسن کہہو بکھانی

پنچھی راج گرڑ پھر پریم کے ساتھ بولے۔ ہے کرپالو! اگر
آپ کو مجھ سے پریم ہے۔ تو ہے ناتھ! مجھے اپنا سیوک جان کر
میرے سات پرشنوں کے اُتر وستار سے کہئے۔ ۱

پرتھمہیں کہو ناتھ متی دھیرا۔ سب تے درلبھ کون سریرا
بڑ دکھ کون کون سکھ بھاری۔ سو سنچھیپہیں کہو بچاری

ہے ناتھ! ہے دھیر بدھی! پہلے تو آپ یہ بتلائیے کہ
سب سے درلبھ کون سا شریر ہے؟ پھر سب سے بڑا دکھ کون سا
ہے اور بڑا سکھ کونسا ہے۔ یہ بھی وچار کر مختصر طور سے کہئے۔ ۲

سنت اسنت مرم تم جانہو۔ تنہہ کر سہج سبھاو بکھانہو
کون پنیہ شرتی بدت بسالا۔ کہہو کون اگھ پرم کرالا

سنت اور اسنت دونوں کے بھید کو آپ جانتے ہی ہیں
اُن دونوں کے سبھاؤک گنوں کا ورنن کیجئے۔ پھر یہ بھی بتلائیے کہ وید
میں کہا ہوا سب سے بڑا پنیہ کون سا ہے اور سب سے بڑا بھینکر
پاپ کونسا ہے۔

مانس روگ کہہو سمجھائی۔ تم سرگیہ کرپا ادھکائی
تات شنہو سادر اتی پریتی۔ میں سنچھیپ کہوں یہ نیتی

پھر مانس روگوں کو سمجھا کر کہئے۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں
اور مجھ پر آپ کی بڑی بھاری کرپا بھی ہے کاک بھشنڈی جی بولے
ہے تات! شردھا اور پریم کے ساتھ سنئے! میں یہ نیتی مختصر
طور سے کہتا ہوں۔ ۴

نندن سم نہیں کوئی دہی ۔ جیو جیہ راچر جا جیت نتبھی
نرک سورگ اپرگ نسینی ۔ گیان براگ بھگتی سبھ دینی
منش شریر کے سمان کوئی شریر نہیں ہے چراچر سبھی جیو منش
شریر کی مانگ کرتے ہیں ۔ یہ منش شریر میں ہی گیان و ویراگیہ اور بھگتی
مل سکتی ہے) ۵

سو تن دھر ہری بھجہی نہ جے نر ۔ ہوہیں بشے رت مند مند تر
کانچ کرچ بدلیں تے لیہیں ۔ کر تے ڈار پرم منی دیہیں
ایسے منش شریر کو پاکر بھی جو لوگ شری ہری کا بھجن نہیں کرتے
اور نیچ سے نیچ وشے بھوگوں میں ڈوبے رہتے ہیں ۔ وہ تو ایسے پرش
ہیں جو پارس منی کو ہاتھ سے پھینک کر اس کے بدلے کانچ کا
ٹکڑا اٹھا لیتے ہیں ۔ ۶

نہیں دردر سم دکھ جگ ماہیں ۔ سنت ملن سم سکھ جگ ناہیں
پر اپکار بچن من کایا ۔ سنت سہج سبھاؤ کھگ رایا
سنسار میں کنگالی سے بڑھ کر کوئی دکھ نہیں ہے اور سنتوں
کے ملنے کے برابر کوئی سکھ نہیں ہے اور ہے پکشی راج ! من بچن
اور شریر سے دوسروں کی بھلائی کرنا ہی سنتوں کا سہج سبھاؤ ہے ۔
سنت سہہیں دکھ پرہت لاگی ۔ پر دکھ ہیتو اسنت ابھاگی
بھورج ترو سم سنت کرپالا ۔ پرہت نت سہہ منی بپسالا
سنت دوسروں کے ہت ارتھ دکھ سہتے ہیں اور بد قسمت
اسنت (برے آدمی) دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے دکھ سہتے
ہیں ۔ کرپالو سنت بھوج درخت کے سمان دوسروں کی بھلائی
کے لئے بھاری سے بھاری بپتا سہتے ہیں ۔

سن اِو کھل پر بندھن کرئی ۔ کھال کڈھائے بپتی سہہ مرئی
کھل بنو سوارتھ پر اپکاری ۔ اہی مونشک او منو اگاری
سن کھلو سے کی طرح دشٹ لوگ دوسروں کو باندھتے
ہی ہیں ۔ اور دوسروں کو بندھن میں ڈالنے کے لئے اپنی کھال کھنچوا
کر تکلیف سہہ کر مر جاتے ہیں ۔ ہے سانپوں کے دشمن گرڑ جی !
سنئے دشٹ بنا کسی غرض کے سانپ اور چوہے کی طرح
دوسروں کو ہانی پہنچاتے ہیں ۔ ۹

پر سمپدا بناسی نسا ہیں ۔ جیسے سسی ہت ہم اپل بلاہیں

وشٹ اُدے جگ آرتی ہیتو ۔ جتھا پرسدھ ادھم گرہ کیتو
وہ دوسروں کی خوشحالی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو
جاتے ہیں ۔ جیسے اولے کھیتی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو جاتے
ہیں ۔ دشٹوں کا بڑھنا (پھولنا پھلنا) مہا بنام نیچ کیتو گرہ
(مندار ستارہ) کے بڑھنے کے سمان دوسروں کے دکھ کا ہی
کارن ہوتا ہے ۔ ۱۰

سنت اُدے سنتت سکھکاری ۔ بسو سکھد جمے اندو تماری
پرم دھرم شرتی بدت اہنسا ۔ پر نندا سم اگھ نہ گریسا
سنتوں کا بڑھنا پھولنا سدا ہی سکھدائک ہوتا ہے جیسے
سورج اور چندرما کا طلوع ہونا وشو بھر کے لئے سکھ دینے والا
ہے ۔ ویدوں میں اہنسا (من بچن کرم سے کسی کو نہ ستانا) پرم
دھرم مانا گیا ہے اور دوسروں کی نندا (عیب جوئی) کے برابر بھاری
پاپ نہیں ہے ۔

ہر گرو نندک دادر ہوئی ۔ جنم سہسر پاو تن سوئی
دوج نندک بہو نرک بھوگ کری ۔ جگ جنمے بائس سریر دھری
شو جی مہاراج اور گرو کی نندا کرنے والا منش اگلے
جنم میں مینڈک کی یونی کو پراپت ہوتا ہے ۔ اور ہزار جنموں
تک اسے مینڈک کی یونی میں ہی بھٹکنا پڑتا ہے ۔ برہمنوں کی
نندا کرنے والا منش بہت سے نرک بھوگ کر پھر کوا ہو کر دنیا
میں جنمتا ہے ۔ ۱۲

سر شرتی نندک جے ابھیمانی ۔ رورو نرک پرہیں تے پرانی
ہوہیں الوک سنت نندا رت ۔ موہ نسا پریہ گیان بھانو گت
جو ابھیمانی پرش دیوتا اور ویدوں کی نندا کرتے ہیں وہ
رورو نرک میں گرتے ہیں ۔ سنتوں کی نندا میں لگے ہوئے پرش
الو کی یونی کو پراپت ہوتے ہیں ۔ جن کے لئے گیان روپی سورج
استہ ہو جاتا ہے ۔ اور اگیان روپی راتری سے انہیں پریم ہوتا
ہے ۔ ۱۳

سب کے نندا جے جڑ کرہی ۔ تے چمگادڑ ہوئے اوترہی
سنہو تات اب مانس روگا ۔ جنہ تے دکھ پاوہیں سب لوگا
جو مورکھ منش سب کی ہی نندا کرتے ہیں وہ اگلے جنم

ہیں جیسے گاؤں کی بیوی کو پراپت ہوتے ہیں۔ سبھے ناتھ! سنئے۔ اب مانس
روگ کہتا ہوں۔ جن سے سب لوگ دُکھ پاتے ہیں۔ ۱۴

موہ سکل بیادھِن کر مولا ۔ تہہ تے پُنی اُپجہیں بہُ سُولا
کام بات کپھ لوبھ اپارا ۔ کرودھ پت نت چھاتی جارا

اگیان سب روگوں کی جڑ ہے۔ اُن روگوں سے پھر بہت
دُکھ بڑھتے ہیں۔ کام بات (باؤ کا روگ) ہے لوبھ بڑھی ہوئی
بلغم ہے اور کرودھ پت (صفرا) ہے جو سدا چھاتی کو جلایا کرتا
ہے۔ ۱۵

پریتی کرہیں جَوں تینیو بھائی ۔ اُپجے سنّپات دُکھدائی
بِشے منورتھ دُرگم ناناَ ۔ تے سب سول نام کو جانا

اگر کہیں یہ تینوں بھائی (کام، لوبھ اور کرودھ لوبات،
کف اور پت) مل جاتے ہیں تو دُکھدائک سنّپات کا روگ ہو
جاتا ہے۔ طرح طرح کی مشکل سے پراپت ہونے والے وِشیوں
کی خواہشیں ہی، وہ سب ان روگوں سے بڑھا ہوا درد ہے
وہ بے شمار ہیں جن کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا ۔ ۱۶

ممتا دادُ کنڈُ اِرشائی ۔ ہرش بِشاد گرہ بہتائی
پر سُکھ دیکھ جرن سوئی چھئی ۔ کشٹ دُشٹتا من کٹلئی

ممتا داد ہے۔ حسد خارش ہے، خوشی اور غمی گلے کے
گل گنڈ (کنٹھ مالا) آدی بڑھتے ہوئے روگ ہیں۔ دوسروں کی
خوشحالی کو دیکھ کر جو من میں جلن ہوتی ہے وہ دق کا روگ ہے
من کی دُشٹتا اور ٹیڑھا پن ہی کوڑھ ہے ۔ ۱۷

اہنکار اتی دُکھد ڈمرُوا ۔ دمبھ کپٹ مد مان نہرُوا
ترشنا اُدر برِدھی اتی بھاری ۔ تری بدھِ ایشنا ترن تجاری

اہنکار بے حد پیڑا دینے والے گنٹھیا کا روگ ہے۔ ترشنا
بڑا بھاری جلودر روگ ہے۔ تین پرکار کی (دھن، پتر اور شہرت)
بڑھی ہوئی خواہشات ہی تیزی تجاری کا روگ ہے ۔ ۱۸

جگ بدھی جور مُتسر اوبیکا ۔ کہ لگ کہوں کُروگ انیکا

داہ اور حسد کھانسی اور ہر پرکار سے بخار ہیں۔ میں کہاں تک کہوں
اس پرکار کے بھیانک روگ بے شمار ہیں ۔ ۱۹

ایک بیادھی بس نر مرہیں ۔ یہ اسادھ بہو بیادھی

پیڑہیں سنتت جیو کہُ سو کیہ پاے سمادھی

ایک ہی بیماری سے لاچار ہو کر منش مر جاتا ہے۔ پھر یہ
تو بہت سے کٹھن روگ ہیں۔ یہ سب روگ سدا ہی جیو کو کشٹ
دے کر تڑپاتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں پھر بھلا وہ کیسے شانت
چت رہ سکتا ہے؟ ۱۲۱

نیم دھرم آچار تپ گیان جگیہ جپ دان
بھیشج پنی کوٹنہ نہیں روگ جاہیں ہری جان

نیم (سندھیا اشنان آدی) دھرم (اچھے کرم) تپ، گیان
یگیہ، جپ اور دان وغیرہ کروڑوں دوائیاں ہیں۔ پھر بھی ناتھ!
ان سے یہ روگ دور نہیں ہوتے ۔ ۲۱

ایہی بدھی سکل جیو جگ روگی ۔ سوک ہرش بھے پریتی بیوگی
مانس روگ کچھک میں گائے ۔ ہیں سب کیں لکھ بِرلینہ پائے

اس پرکار دنیا کے سب لوگ بیماری ہیں۔ جو شوک
(غمی) ہرش (خوشی) ڈر، پریم اور ویوگ کے دُکھ سے جنم جنمانتر
تڑپتے رہتے ہیں۔ میں نے کچھ ہی مانس روگوں کا ورنن کیا ہے۔ یہ
روگ سبھی کو بہت ایذا پہنچاتے ہیں لیکن کوئی بِرلا پرش ہی ان کو
جان پاتا ہے ۔ ۱

جانے تے چھیجہیں کچھ پاپی ۔ ناس نہ پاوہیں جن پریتاپی
بشے کپتھ پائے انکرے ۔ منہو ہردے کا نر باپرے

یہ پرانیوں کو جلانے والے پاپی روگ جاننے پر سے
کچھ کم تو پڑ جاتے ہیں لیکن بالکل نشٹ نہیں ہو جاتے۔ بِشے
رُوپی ناقص غذا پاکر یہ منیوں کے ہردے میں بھی بڑھ آتے ہیں پھر
سادھارن منشوں کا تو کہنا ہی کیا ۔ ۲

رام کرپا ناسہیں سب روگا ۔ جوں ایہی بھانت بنے سنجوگا
سدگر بید بچن بسواسا ۔ سنجم یہ نہ بشے کے آسا

اگر شری رام جی کی کرپا ہو اور ان کی کرپا سے اس پرکار
کا سنجوگ (اتفاق، میل) بن جائے تو ان روگوں کا ناش ہو
سچے گرو روپی وید کے بچنوں پر شردھا ہو، وِشیوں کی آشا چھوڑنے
کا ہی پرہیز ہو ۔ ۳

رگھوپتی بھگتی سنجیون موری ۔ انوپان شردھا متی گوری

اَیسی بدھی بھلیہیں سو روگ نساہیں۔ ناہیں تے جتن کوٹ نہیں جاہیں

شری رگھوناتھ جی کی بھگتی سنجیونی بُوٹی ہو شردھا مئے بُدھی اِس
رام بھگتی رُوپی سنجیونی بُوٹی کے ساتھ کھایا یا پیا جانے والا انوپان رروائی
کے ساتھ یا شہد یا شربت آدی وستو گرہن کی جاتی ہے) ہو جب
کبھی ایسا سنجوگ بن جائے۔ تب بھلے ہی یہ روگ نشٹ ہو
جائیں۔ نہیں تو کروڑوں اُپائے کرنے سے بھی یہ روگ دُور نہیں ہوتے

جانئے تب من نِروج گوسائیں۔ جب اُر بل براگ ادھکائی
سُمتی چھُدھا بڑھے نِت نئی۔ بِشے آس دُربلتا گئی

ہے گوسائیں! جب ہردے میں ویراگیہ کا بل بڑھ جائے
اور رِشیوں کی آشا رُوپی کمزوری دُور ہو کر شدھ بُدھی رُوپی بھوک
ہر روز بڑھتی رہے۔ تب ان روگوں سے من کو صحت یاب جاننا
چاہیئے۔ ۵

بِمل گیان جل جب سو نہائی۔ تب رہ رام بھگتی اُر چھائی
سو اَج سُک سنکا دِک نارد جے مُنی برہم بچار لِسارد

اِس پرکار سب روگوں کے دُور ہونے پر جب منش گیان
رُوپی صاف پانی میں غسل صحت کرتا ہے، تب اُس کے ہردے
میں رام بھگتی چھا جاتی ہے شِو جی، برہما جی، شُکدیو، سنک
آدی اور نارد آدی برہم گیانی جتنے مُنی ہیں - ۶

مت کمت کھگ نائک ایہا۔ کریئے رام پد پنکج نیہا
شرُتی پُران سب گرنتھ کہاہیں۔ رگھوپتی بھگتی بِنا سُکھ ناہیں

ہے پنچھی راج! اُن کا سب کا یہ مت ہے کہ شری رام جی کے
چرن کملوں میں پریتی کرنی چاہیئے۔ وید، پُران اور سبھی گرنتھ کہتے
ہیں کہ شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کے بغیر سُکھ نہیں ہے۔ ۷

کمٹھ پیٹھ جامہیں برُو بارا۔ بندھیا سُت برُو کاہو ماڑا
پھُولہیں نبھ برُو بہو بِدھی پھُولا۔ جیو نہ لہہ سُکھ ہری پرتی کُولا

بھلے ہی کچھوے کی پیٹھ پر بال اُگ آئیں اور بانجھ کا لڑکا
بھلے ہی کسی کا خون کر ڈالے۔ آکاش میں بھلے ہی رنگ برنگے پھول
کھل اُٹھیں (یہ ناممکن امر ممکن ہو جائے) لیکن شری ہری سے
بِمُکھ ہو کر جیو کو سُکھ کی پراپتی ناممکن ہے - ۸

ترِشا جائے برُو مرِگ جل پانا۔ برُو جامہیں سس سیس بِشانا
اندھکار برُو روی ہی نساوے۔ رام بِمُکھ نہ جیو سُکھ پاوے

سراب کے جل پینے سے بھلے ہی پیاس بجھ جائے۔
خرگوش کے سر پر بھلے ہی سینگ نکل آویں۔ اندھیرا بھلے ہی سُورج
کا ناش کر ڈالے (ان ناممکنات کا ممکن ہونا بھی بالفرض محال
مان لیں) لیکن شری رام جی سے بِمُکھ ہو کر سُکھ کی پراپتی کرنا جیو
کے لئے سراسر ناممکن ہے - ۹

ہِم تے اَنل پرگٹ برُو ہوئی۔ بِمُکھ رام سُکھ پاو نہ کوئی

برف سے بھلے ہی اگنی پرگٹ ہو جائے (یہ اَنہونی بات
بھی اگر ہو گئی مان لی جائے) لیکن شری رام جی کے بِمُکھ ہو کر جیو
سُکھ کو پراپت کر سکے یہ بالکل ناممکن ہے۔ کوئی جیو شری رام جی
سے بِمُکھ ہو کر سُکھ حاصل نہیں کر سکتا - ۱۰

باری متھیں گھرت ہوئے برُو سِکتا تے برُو تیل
بِنُو ہری بھجن نہ بھو تریئے یہ سِدھانت اپیل

جل کو متھنے سے بھلے ہی مکھن نکل آوے اور ریت
کو پیرنے سے بھلے ہی تیل نکل آوے (یہ ناممکنات اسمبھو کو سمبھو
مان لیا جائے) لیکن شری ہری کے بھجن کے بغیر سنسار رُوپی
سمندر کبھی نہیں ترا جا سکتا یہ سِدھانت اٹل ہے - ۱۲۲

مسکہی کرے برنچی پربھو اجہی مسک تے ہین
اس بچار تج سنسے رام ہی بھجہیں پربین

پربھو مچھر کو برہما کر سکتے ہیں اور برہما کو مچھر سے بھی
تُچھ بنا سکتے ہیں۔ ایسا وچار کر سب شنکاؤں کو دُور کر کے
چتر پُرش شری رام چندر جی کا ہی بھجن کیا کرتے ہیں - ۱۲۲

نِشچتم بدامی تے نہ انیتھا بچانسی مے
ہرم نرا بھجنتی ییاتی دُستر م ترنتی تے

میں بالکل اچھی طرح سے نشچے کی ہوئی بات آپ سے
کہتا ہوں۔ میرے بچن متھیا (جھوٹے) نہیں ہیں کہ جو منش
شری ہری کا بھجن کرتے ہیں وہ ہی اس مہا دکٹ مایا کو
آسانی سے تر جاتے ہیں - ۱۲۲

کہیئوں ناتھ ہری چرت انوپا۔ بیاس سماس سومتی انوہ رُوپا
شرُتی سِدھانت ایہہ اُرگاری۔ رام بھجئے سب کاج بِساری

ہے ناتھ! میں نے اپنی بدھی کے مطابق کہیں تو وستار
اور کہیں سنکشیپ مختصر آپ سے شری ہری کی بے مثال لیلا
کا ورنن کیا ہے۔ ہے سادھوؤں کے پوشن گرڑ جی! ویدوں کا یہی
مت ہے کہ سب کاموں میں ممتا کو چھوڑ کر ایک ماتر شری رام
جی کا ہی بھجن کرنا چاہیئے۔ ۱

پربھو رگھوپتی جی جیسے کا ہی - ممتا سے سمجھ پر ممتا جا سی
مجھ بگیان ان سب ایسی کرتا ہے - ناتھ کہہ دیا پرابی چھوڑا
پربھو شری رگھوناتھ جی چھوڑ کر اور کس کا بھجن کیا جائیے
جن کا مجھ سے منوہر پھر پریم ہے؟ ہے ناتھ! آپ وگیان
روپ ہیں۔ آپ کو موہ نہیں ہے۔ آپ نے تو مجھ سے شری
رام جی کی کتھا کہنے کا شبھ اوسر دے کر (آپ نے) مجھ پر بڑی کرپا کی ہے ۲
تو مجھے رام کتھا اتی پاونی۔ سدا سنگ آدی کی سبھوں بھاوتی
ست سنگ سنکھ دیکھ سنسار۔ نگھ شرد دیکھ دیکھ بارا
آپ نے مجھ سے وہ پرم پُنیتا رام کتھا پوچھی جو سدا لوجی
سنک آدی اور شیو جی کے من کو بھی پیاری لگتی ہے۔ سنسار میں
گھڑی بھر کا یا پل بھر کا بھی ست سنگ ملنا کٹھن ہے۔
دیکھو گرڑ جی ہر دو بچاری میں رگھوبیر بھجن ادھیکاری
سکو ادھم سب بھانت اپاون۔ پربھو موہی کینہ بنت جگ پاون
ہے گرڑ جی! اپنے ہردے میں وچار کر دیکھئے کہ کیا میں
کوا جیسے پنچھیوں میں سب سے نیچ اور اپوتر (پنچھی) ہے شری رام جی
کے بھجن کا ادھیکاری ہوں؟ لیکن ایسا ہونے پر بھی (ادھکار
نیچ کو ہونے پر بھی) پربھو نے مجھ اشدھ پرانی کو بھی جگت کو
پوتر کرنے والا پرسدھ اتم پرانی کر دیا۔ ۴

آج دھنیہ میں دھنیہ اتی جدپی سب بدھی ہین
نیچ جن جان رام موہی سنت سماگم دین

اگرچہ میں سب طرح سے نیچ ہوں۔ تو بھی آج میں دھنیہ
ہوں اسدھاتی انت (بے حد) دھنیہ ہوں۔ جو شری رام جی نے
مجھے اپنا بھگت جان کر آپ جیسے سنتوں کے درشن کرنے کا
شبھ اوسر دیا۔ ۱۲۳

ناتھ جتھا متی بھاشیوں راکھیوں نہیں کچھ گوئی

چرت سندھ رگھوناتھ کے تھاہ کہ پاوے کوئی

ہے ناتھ! میں نے اپنی بدھی کے مطابق سب شری رام
کتھا کہی ہے۔ میں نے آپ سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھا۔ لیکن
شری رگھوناتھ جی کی لیلا میں تو اتھاہ اور بے انت سمندر
ہے۔ اس کا انت کون پا سکتا ہے؟ ۱۲۳

سمر رام کے گن گن ناتا۔ پنی پنی ہرش بھشنڈی سجانا
مہما نگم نیتی کر گائی۔ اتلت بل پرتاپ پربھتائی

شری رام جی کے بے شمار گن گنوں کا سمرن کر کرکے
چتر کاگ بھشنڈی بار بار پرسن ہو رہے ہیں۔ جن کی مہما
ویدوں نے "یہ بھی نہیں" "یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر گائی ہے
جن کا بل پرتاپ اور بڑائی لاثانی ہے۔ ۱

سیو اج تو جیہ چرن رگھورائی۔ مو پہ کرپا پرم مردو لائی
اس سبھاو کتہوں سنیوں نہ دیکھیوں۔ کیہی کھگیس رگھوپتی سم لیکھیوں

جن شری رگھوناتھ جی کے چرنوں کی شیو جی اور برہما جی
پوجا کرتے ہیں، اُن کی مجھ جیسے ادھم جیو پر بھی کرپا ہوتی
اُن کی انتہائی نرم مزاجی ہے۔ ایسا نرم سبھاو نہ کہیں سنا
ہے اور نہ ہی دیکھا ہے۔ اس لئے ہے پنچھی راج! میں شری
رگھوناتھ جی کے سمان اور کس کو گنوں؟ (انکا اُن جیسا
اور سوامی کون ہو سکتا ہے)۔ ۲

سادھک سدھ مکت اداسی۔ کبی کووِد کرتگیہ سنیاسی
جوگی سور سُتاپس گیانی۔ دھرم نرت پنڈت بگیانی

سادھک، سدھ، جیون مکت، اداسین، کوی،
پنڈت، کرموں کے گیاتا، سنیاسی، یوگی، شور ویر، مہا تپسوی،
گیانی، دھارمک پرش، پنڈت اور وگیانی مہاتما!

ترہیں نہ بنو سیئیں مم سوامی۔ رام نمامی نمامی نمامی
سرن گئیں مو سے اگھ راسی۔ ہوہیں سدھ نمامی اوناسی

یہ سب میرے سوامی شری رام جی کا بھجن کئے بغیر بھوساگر
سے نہیں تر سکتے۔ میں انہیں شری رام کو بار بار نمسکار کرتا ہوں
جن کی شرن میں جانے پر مجھ جیسے پاپوں کے گھر بھی شدھ
ہو جاتے ہیں۔ میں ان اوناشی پربھو کو نمسکار کرتا ہوں۔ ۳

جاسُن نام بھو بھیشج ہرن گھور ترے شُول
سو کِرپال موہی تو پر سدا رہیُو انُوکُول

جن کا نام جنم مرن رُوپی روگوں کا ناش کرنے والی اکسیر دوائی ہے اور او جیا نمک و ادھی دیوک اور ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دُکھوں کو دُور کرنے والا ہے۔ وہ کرپالو شری رام چندر جی مجھ پر اور آپ پر سدا پرسن رہیں۔ ۱۲۴

سُن بھشُنڈی کے بچن بھسُنڈ دیکھ رام پد نیہہ
لو لیُو پریم سہت گرا گر ڑ بگت سندیہہ

کاگ بھشنڈی جی کے منہہ سے بچن سُن کر اور شری رام جی کے چرنوں میں اُن کے بے حد پریم کو دیکھ کر سندیہہ رہت گر ڑ جی (جن کی سب شنکائیں مٹ گئی تھیں ایسے گر ڑ جی) پریم بھرے بچن بولے۔

میں کرت کرتیہ بھیوں تو بانی۔ سُن رگھو بیر بھگتی رس سانی
رام چرن نوتن رتی بھئی۔ مایا جنیت بپتی سب گئی

شری رگھو ویر جی کی بھگتی رس سے بھری پُورن آپ کی بانی کو سُن کر میرے سب منورتھ سپھل ہو گئے شری رام جی کے چرنوں میں میری پریتی تازہ ہو گئی اور مایا سے بڑھی ہوئی بپتا (دکھ دینے والی) سب بھاگ گئی۔ ۱

موہ جلدھی بوہت تمہہ بھئے۔ موکہہ ناتھ بِبدھ سُکھ دئے
موہیں ہوئے نہ پرتی اُپکارا۔ بندیُو تو پد بار ہیں بارا

موہ رُوپی سمندر سے پار لے جانے والے آپ میرے لئے جہاز ہوئے۔ ہے ناتھ! مجھے آپ نے بہت طرح کے سُکھ دیئے۔ میں اس کا کچھ بدلہ نہیں چکا سکتا۔ میں تو بار بار آپ کے چرنوں کی بندنا ہی کرتا ہوں۔ ۲

پُورن کام رام انوراگی۔ تمہہ سم تات نہ کوؤ بڑ بھاگی
سنت بِٹپ سرتا گری دھرنی۔ پر ہت ہیتو سبنہہ کے کرنی

آپ پُورن کام ہیں اور شری رام جی کے پریمی ہیں۔ ہے تات! آپ کے برابر کوئی بھی خوش نصیب نہیں ہے۔ سنت درخت، ندی، پہاڑ اور زمین اِن سب کی کریا دُوسروں کی بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے۔

سنت ہردے نونیت سماناً۔ کہا کبنہہ پر کہئے نہ جانا
نج پرتاپ دوے نونیتا۔ پر دُکھ دروہیں سنت سُپنیتا

کوی لوگوں نے کہا ہے کہ سنتوں کا ہردے مکھن کے سمان کومل ہوتا ہے۔ لیکن اُن کویوں نے یہ بات وچار کر نہیں کہی کیونکہ مکھن اور سنت کی کوئی اُپما ہی نہیں مکھن تو اپنے کو آنچ لگنے سے پگھلتا ہے۔ لیکن پرم پوتر سنت دُوسرے پرانیوں کے دُکھ سے پگھل جاتے ہیں۔ ۴

جیون جنم سپھل مم بھئیو۔ تو پرساد سنسیہ سب گئیو
جانیہو سدا موہی نج کنکر۔ پُنی پُنی اُما کہے بہنگ بر

میرا جیون اور جنم سپھل ہو گیا۔ آپ کی کرپا سے ساری شنکائیں مٹ گئیں۔ مجھے سدا اپنا سیوک جاننا۔ شیو جی کہتے ہیں ہے پاربتی! اُپچھی سریشٹھ گر ڑ جی بار بار ایسا کہہ رہے ہیں۔ ۵

تاسو چرن سر نائے کر پریم سہت متی دھیر
گیو گر ڑ بیکنٹھ تب ہردے راکھ رگھو بیر

شردھا کے ساتھ کاگ بھشنڈی کے چرنوں میں سر نوا کر اور ہردے میں شری رگھو ویر جی کا دھیان دھر کر دھیر بدھی شری گر ڑ جی بیکنٹھ دھام کو چلے گئے۔ ۱۲۵

گرجا سنت سماگم سم نہ لابھ کچھ آن
بنو ہری کرپا نہ ہوئے سو گاوہیں بید پران

ہے پاربتی! سنتوں کے ست سنگ کے سمان اور دُوسرا کوئی لابھ نہیں ہے اور وہ ست سنگ شری ہری کی کرپا کے بنا پراپت نہیں ہو سکتا۔ وید اور پرانوں کا ایسا مت ہے۔ ۱۲۵

کہیُو پرم پُنیت اتہاسا۔ سُنت شرون چھوٹہیں بھو پاسا
پرنت کلپ ترو کرونا پُنجا۔ اُپجے پریتی رام پد کنجا

میں نے تم سے یہ پرم پوتر اِتہاس کہی ہے جسے کانوں سے سُنتے ہی سنسار بندھن چھوٹ جاتا ہے۔ یہ رام کتھا شرنا گتوں کی منو کامناؤں کو پورا کرنے والا کلپ برکش ہے۔ اور اسے سُن کر ہردے میں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریتی پیدا ہو جاتی ہے۔ ۱

من کرم بچن جنت اگھ جائی۔ سُنہیں جے کتھا شرون من لائی
تیرتھاٹن سادھن سمدائی۔ جوگ براگ گیان نپُنائی

جو کانوں سے من لگا کر اس رام کتھا کو سنتے ہیں ان کے من
بچن اور کرم سے پیدا ہوئے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں تیرتھ یاترا
یوگ، ویراگیہ گیان میں مہارت ۔ ۲ ۔

نانا کرم دھرم برت دانا، سنجم دم جپ تپ مکھ نانا
بھوت دیا دوج گر سیوکائی، بدیا بنے بیبیک بڑائی
جہنہ لگ سادھن بید بکھانی، سب کر پھل ہری بھگتی بھوانی
سو رگھوناتھ بھگتی شرتی گائی، رام کرپا کاہوں ایک پائی

طرح طرح کے شبھ کرم، دھرم، برت اور دان بھانت
بھانت کے سنجم (ضبط) دم جپ، تپ، یگیہ، پرانیوں پر دیا
برہمن اور گرو کی سیوا، ودیا عاجزی اور اچھے وچاروں کا ہونا آدی
جہاں تک سادھن ویدوں نے بتلائے ہیں ۔ سبھی پاربتی ان
سب کا پھل شری ہری کی بھگتی ہی ہے ۔ ویدوں میں گائی ہوئی
شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کو شری رام جی کی کرپا سے کسی ورلے پرش
نے ہی پایا ہے ۔ ۳ ۔ ۴ ۔

منی دُرلبھ ہری بھگتی نر پاوہیں بنہیں پریاس
جے یہ کتھا نرنتر سنہیں مان بسواس

جو پرش سدا شردھا سے اس کتھا کو سنتے ہیں ۔ وہ شری رام
جی کی بھگتی کو جو کہ منیوں کے لئے بھی درلبھ ہے ۔ بنا کسی محنت
کے سہج ہی میں پا جاتے ہیں ۔ ۱۲۶ ۔

سوئی سرگیہ گنی سوئی گیاتا، سوئی مہی منڈت پنڈت داتا
دھرم پرائن سوئی کل ترانا، رام چرن جاکر من راتا

جن کا من شری رام جی کے چرنوں میں لین ہے ۔ وہی سب
کچھ جاننے والے ہیں ۔ وہی منی اور گیانی ہیں ۔ وہی پرتھوی کے
شرنگار و پنڈت اور دانی پرش ہیں ۔ وہی دھارمک پرش ہیں اور
وہی کل کے رکشک ہیں ۔

نیتی نپن سوئی پرم سیانا، شرتی سدھانت نیک تیہیں جانا
سوئی کبی کووِد سوئی رن دھیرا، جو چھل چھاڑ بھجے رگھوبیرا

سچے سبھاؤ سے جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر ایک ساتھ شری
رگھوویر جی کا ہی بھجن کرتے ہیں ۔ وہی نیتی میں ماہر ہیں ۔ وہی پرم چتر
ہیں ۔ انہوں نے ہی ویدوں کے سدھانت کو ٹھیک سمجھا ہے

وہی کوی پنڈت اور شورویر ہیں ۔

دھنیہ دیس سو جہہ سرسری، دھنیہ ناری پتی برت انوسری
دھنیہ سو بھوپ نیتی جو کرئی، دھنیہ سو دوج نج دھرم نہ ٹرئی

وہ دیش دھنیہ ہے جہاں کہ شری گنگا جی ہیں ۔ وہ استری دھنیہ
ہے ۔ جو پتی برت دھرم کا پالن کرنے والی ہے ۔ وہ راجہ دھنیہ ہے
جو انصاف کرتا ہے ۔ وہ برہمن دھنیہ ہے جو اپنے دھرم سے
نہیں گرتا ۔ ۳ ۔

سو دھن دھنیہ پرتھم گتی جاکی، دھنیہ پنیہ رت متی سوئی پاکی
دھنیہ گھری سوئی جب ست سنگا، دھنیہ جنم دوج بھگتی ابھنگا

وہ دھن دھنیہ ہے ۔ جس کی پہلی گتی ہو (دھن کی تین گتیاں
ہوتی ہیں ۔ دان ۔ بھوگ ۔ ناش ۔) (اتفاق جو دان دینے میں کام آتا
ہے) وہ بدھی دھنیہ اور ستھر ہے جو پنیہ کرموں میں لگی ہوئی ہے ۔ وہ
گھڑی دھنیہ ہے ۔ جس میں سنتوں کے سنگ کا لابھ ہو
وہ جنم دھنیہ ہے جس میں دیوتاؤں برہمن مہاتماؤں کی اکھنڈ بھگتی ہو

سو کل دھنیہ اوما سنو جگت پوجیہ سپنیت
شری رگھوبیر پرائن جیہیں نر اپج بنیت

ہے پاربتی! وہ کل دھنیہ ہے اور سنسار بھر میں پوجنیہ اور
پرم پوتر ہے جس میں شری رگھوویر جی کی بھگتی میں ڈوبے
ہوئے عاجز بھگت پیدا ہوں ۔

متی انوروپ کتھا میں بھاشی، جدیپی پرتھم گپت کر راکھی
تو من پریتی دیکھ ادھکائی، تب میں رگھوپتی کتھا سنائی

میں نے اپنی بدھی کے مطابق رام کتھا کہی ہے ۔ اگرچہ
پہلے میں نے اسے چھپا کر رکھا ہوا تھا ۔ اب تمہارے من میں زیادہ
ہوئی پریتی کو دیکھ کر میں نے تجھے شری رگھوناتھ جی کی کتھا سنائی ہے !

یہ نہ کہئے سٹھی ہٹھ سیلہی، جو من لائی نہ سن ہری لیلہی
کہئے نہ لوبھی ہی کرودھی ہی کامی ہی، جو نہ بھجے سچراچر سوامی ہی

یہ کتھا ان سے نہ کہنا جو دشٹ اور دھوکے باز ہوں ۔
ہٹیلے ہوں اور شری رام جی کی لیلا کو من لگا کر نہ سنتے ہوں ۔ لوبھی
کرودھی اور کامی پرش اور چراچر جگت کے سوامی شری رام جی کا
بھجن نہ کرتے ہوں ۔ یہ کتھا ایسے پرشوں کو نہیں سنانی چاہیے ۲۰

دُوِج وِروہی ہی نہ سُنائیے کبھوں۔ سُر پتی سرس ہوئی نرپ جبھوں
رام کتھا کے تیئی اودھیکاری۔ جنھ کیں ست سنگتی اتی پیاری

برہمنوں کے دروہی (مخالف) کو اگر وہ دیوراج (اندر) کے سمان ایشوریہ کا سوامی بھی کیوں نہ ہو تب بھی یہ کتھا اُسے کبھی نہ سنانی چاہیئے۔ شری رام جی کی کتھا کے سننے کے اودھیکاری وہ پُرش ہیں جنھیں ست سنگ سے بے حد پریم ہے۔ ۳

گُرو پد پریتی نیتی رت جیئی۔ دُوِج سیوک اودھیکاری تیئی
تاکہں یہ وِشیش سُکھدائی۔ جاہی پران پریہ شری رگھورائی

جنھیں گرو کے چرنوں میں پریم ہے۔ جو سدا دھرم پرائن ہیں اور برہمنوں کے سیوک ہیں۔ وہ بھی اس کتھا کے اودھیکاری ہیں۔ جیسے شری رگھوناتھ جی پرانوں کے سمان پیارے ہیں، اُس کے لئے تو یہ کتھا بہت ہی سکھ دینے والی ہے۔ ۴

رام چرن رتی جو چہہ اتھوا پد نربان
بھاو سہت سو یہ کتھا کرو شروَن پُٹ پان

جو پُرش شری رام جی کے چرنوں میں پریتی چاہتا ہے یا مُکتی پد کو پراپت ہونا چاہتا ہے۔ وہ شردھا کے ساتھ اس کتھا کو اپنے کان رُوپی دونوں سے پان کرے۔ ۱۲۸

رام کتھا گرجا میں برنی۔ کلی مل سمن منو مل ہرنی
سنسرتی روگ سجیون موری۔ رام کتھا گاوہیں شرتی سُندری

ہے پاربتی! کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنیوالی اور من کی میل کو دُور کرنے والی شری رام کتھا کا میں نے ورنن کیا ہے۔ وید شاستر و دوان پُرش ایسا کہتے ہیں کہ یہ رام کتھا جنم مرن رُوپی روگ کا ناش کرنے والی سنجیونی بُوٹی ہے۔ ۱

ایہی مہن رُچر سپت سوپانا۔ رگھوپتی بھگتی کیر پنتھانا
اتی ہری کرپا جاہی پر ہوئی۔ پاؤں دیئی ایہیں مارگ سوئی

اس میں سات سُندر سیڑھیاں ہیں۔ جو شری رگھوناتھ جی کی بھگتی کو پراپت کرنے کے مارگ ہیں۔ ان سیڑھیوں پہ وہی پاؤں دھرتا ہے جس پر کہ شری رام چندر جی کی بے حد کرپا ہو۔ ۲

من کامنا سدھی نر پاوا۔ جے یہ کتھا کپٹ تج گاوا

کہیں سنہیں انو مودن کرہیں۔ تے گوپد اِو بھو ندھی ترہیں

جو کپٹ چھوڑ کر شردھا سہت اسے اس رام کتھا کو گاتے ہیں۔ وہ منش اپنے منو رتھوں کو سپھل کرتے ہیں۔ جو لوگ اس کتھا کو کہتے سنتے اور اس کی وِیاکھیا کرتے ہیں۔ وہ اس سنسار سمندر کو گائے کے کھُر سے بنے ہوئے گڑھے کے سمان پار کر جاتے ہیں۔ ۳

سُن سب کتھا ہردے اتی بھائی۔ گرجا بولی گرا سُہائی
ناتھ کرپا مم گت سندیہا۔ رام چرن اُپجیو نو نیہا

یہ تمام کتھا سُن کر شری پاربتی جی کا من بہت پرسن ہوا اور وہ سُندر بانی بولیں کہ ہے ناتھ! آپ کی کرپا سے میرا بھرم دُور ہو گیا ہے اور شری رام جی کے چرنوں میں تازہ پریم پیدا ہو گیا ہے۔ ۴

میں کرت کرتیہ بھیئوں اب تو پرساد بسیس
اُپجی رام بھگتی درڑھ بیتے سکل کلیس

ہے وِشو ناتھ! آپ کی کرپا سے میں کرتارتھ ہو گئی۔ مجھ میں درڑھ رام بھگتی پیدا ہو گئی ہے۔ اور میرے سارے کلیش نشٹ ہو گئے ہیں۔ ۱۲۹

یہ سبھ سمبھو اُما سمبادا۔ سُکھ سمپادن سمن بشادا
بھو بھنجن گنجن سندیہا۔ جن رنجن سجن پریہ ایہا

شیو جی اور پاربتی جی کا یہ سمباد (بات چیت) کلیان کاری، سُکھوں کو بڑھانے والا اور شوک کا ناش کرنے والا ہے۔ جنم مرن کے بندھن کو کاٹنے والا اور شنکاؤں کا ناش کرنے والا ہے۔ بھگتوں کو سُکھ دینے والا اور سریشٹھ پُرشوں کا پیارا ہے۔ ۱

رام اُپاسک جے جگ ماہیں۔ ایہی سم پریہ تنہ کیں کچھو ناہیں
رگھوپتی کرپا جتھا متی گاوا۔ میں یہ پاون چرت سُہاوا

سنسار میں جتنے بھی شری رام جی کے اُپاسک ہیں اُن کو اس کتھا کے سمان کچھ بھی پیارا نہیں ہے۔ شری رگھوناتھ جی کی کرپا سے اپنی بُدھی کے مطابق میں نے یہ پوتر کرنے والا سُندر چرتر گایا ہے۔

ایہیں کلی کال نہ سادھن دُوجا۔ جوگ جگیہ جپ تپ برت پُوجا
رامہی سمریئے گائیے رامہی۔ سنتت سُنیئے رام گن گرامہی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ اس کلجگ میں یوگ، یگیہ، جپ، تپ

برت اور پوجا آدی کوئی دوسرا سادھن نہیں ہے۔ بس شری رام جی کا ہی سمرن کرنا چاہیئے۔ اُن کے ہی گُن گانے چاہئیں اور اُن کے ہی گُن گنوں کی کتھا سدا سُننی چاہیئے۔ ۱۲۸

جا سُن پتت پاون بڑ پاتا۔ گاوہیں کیوں نہ شری سنت پُرانا
تاہی بھجہیں من تج کُٹلائی۔ رام بھجیں گتی کیہیں نہیں پائی

پتت (پاشنڈ، بدکار پتّت) پرانیوں کو بھی پوتر کرنا جن کا خاص سبھاؤ ہے۔ ایسا کوئی، وید اور پُران گاتے ہیں، اُن شری رام جی کا ہی پیچھے بھاؤ سے کپٹ چھوڑ کر بھجن کرنا چاہیئے۔ شری رام جی کا بھجن کر کے کس نے پرم گتی نہیں پائی۔ ۱۲۹

پاپی نہیں کیہیں گتی پتت پاون رام بھج سُن سیٹھ اُما کو
گنکا اجامل بیادھ گیدھ گج آدی کھل تارے گھنا
آبھیر جمن کِرات کھس سوپچ آدی اتی اگھ رُوپ جے
کہہ نام بارک تیپی پاون ہوئیں رام نمامی تے

ارے مُورکھ من! سُن پتت پاون کو چھوڑ کر بھجنے والے

شری رام جی کے بھجن سے کس نے پرم گتی نہیں پائی؟ گنکا، اجامل، شکاری، گیدھ (جٹائیو)، گج (ہاتھی) آدی بہت سے دُشٹوں کو اُنھوں نے تار دیا۔ گواسے، یون، بھیل، کھس، چنڈال وغیرہ جو پاپ رُوپ اور نیچ ہیں، وہ بھی ایک بار جن کا نام لے کر پوتر ہو جاتے ہیں۔ اُن شری رام جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔ ۱۳۰

رگھوبنس بھوشن چرت یہ نر کہیں سُنہیں جے گاوہیں
کلی مل منو مل دھوئے بنو شرم رام دھام سدھاوہیں
ست پنچ چوپائیں منوہر جان جو نر اُر دھرے
داڑن اودیا پنچ جنت بکار شری رگھوبر ہرے

جو منش رگھو کل کے سرتاج شری رام جی کی لیلا کی کتھا کو کہتے ہیں، سنتے ہیں اور گاتے ہیں، وہ کلجگ کے پاپوں اور من کی میل کو دھو کر بغیر کسی کڑی محنت کے شری رام جی کے پرم دھام کو چلے جاتے ہیں۔ سارے رام چرت مانس کی تو بات ہی کیا۔ جو صرف پانچ سات چوپائیوں کو منوہر جان کر اور سمجھ کر اُن کو اپنے ہردے میں دھارن کر لیتے ہیں۔ اُن کے بھی سپرش رُوپ ودیا کے ان پانچ دوشوں سے پیدا ہوئے وکاروں کو شری رام جی ہر لیتے ہیں۔

سُندر سُجان کرپا ندھان اناتھ پر کر پریتی جو
سو ایک رام اکام ہت نربان پرد سم آن کو
جا کی کرپا لو لیس تے متی مند تلسی داس ہوں
پایو پرم بسرام رام سمان پربھو نا ہیں کہوں

جو سوامی سُندر، سُرگیہ، کرپا ندھان اور اناتھوں سے پریم کرتے ہیں، سو تو ایک شری رام چندر سوامی ہی ہیں۔ اُن کے سمان نِشکام بھاؤ سے بھلائی کرنے والا اور مُکتی دینے والا دوسرا اور کون ہے؟ جن کی کرپا کے ایک انش سے ہی مند بُدھی تلسی داس نے پرم شانتی پراپت کر لی۔ اُن شری رام جی کے سمان پربھو کہیں بھی نہیں ہیں۔ ۱۳۱

مو سم دین نہ دین ہت تم سمان رگھوبیر
اس بچار رگھو بنس منی ہرہو بشم بھو بھیر

ہے شری رگھوبیر! میرے سمان تو کوئی دین نہیں ہے۔ اور آپ کے سمان کوئی دین دُکھیوں کی بھلائی کرنے والا نہیں ہے۔ ایسا وچار کر کے رگھو کل کے سرتاج! میرے جنم مرن کے بھیانک دُکھ کو دُور کر دیجئے۔ ۱۳۰

کامی ہی ناری پیاری جمی لوبھی ہی پریہ جمی دام
تمی رگھو ناتھ نرنتر پریہ لاگہو موہی رام

جیسے کامی پُرش کو استری پیاری لگتی ہے اور لالچی پُرش کو جیسے دھن پیارا لگتا ہے۔ ویسے ہی ہے رگھوناتھ جی! ہے رام جی! آپ سدا مجھے پیارے لگئے۔ ۱۳۱

پرت پُربہ رام پربھُنا کرتم سکوتا شری شمبھونا اُدرگم
شری مد رام پدابج بھکتیم انیشم پراپتیے تو رامائینم

اُتم کوی شری شمبھو جی مہاراج نے پہلے جس کٹھن مانس رامائن کی شری رام جی کے چرن کملوں میں سدا کے لئے بھگتی پراپت کرنے کے لئے رچنا کی تھی، اُسی مانس رامائن کو شری رگھوناتھ جی کے نام میں نرنتر نام کا شیدائی (شری رگھوناتھ جی کے نام پر مرنے والا) تلسی داس نے اپنے انتہ کرن کے اندھکار کو مٹانے کے لئے اسے مانس کے رُوپ میں بھاشا میں بدھ (منظوم) کیا۔ ۱

پُنیم پاپ ہرم سدا شِو کرم وگیان بھگتی پردم

پایا موہ مل اپہم سو رہم پریم امبھ پرم سشبھم
شری مدرام چرت مانسم ادم بھکتیا اوگاہنتی یے
تے سنسار پتنگ گھور کرنیی دہیتی نہ مانوا
یہ شری رام چرت مانس بُنیہ روپ ہے۔ پاپوں کو ہرنے
والا ہے۔ سدا کلیان کاری ہے۔ وگیان اور بھگتی کو دینے والا پرم
پوتر پریم جل سے بھر پور اور سُکھ رُوپ ہے۔ جو پرش اس رام چرت
مانس رُوپی مانسرور میں بھگتی بھاو سے غوطہ لگاتے ہیں۔ وہ
سنسار رُوپی پرچنڈ سُوریہ کی تیز کرنوں سے نہیں دگدھ ہوتے۔
ماس پارائن، تنیسواں وشرام ۔ نوامن پارائن، نواں وشرام
اُتر کانڈ سماپتم

اوم شانتی شانتی شانتی !!!

بولو رام بھگوان کی ___ جے

آرتی شری رامائن جی کی

آرتی شری رامائن جی کی
کیرتی کلت للت سیاپی کی

گاوت برہما دک منی نارد ۔ بالمیک بگیان بسارد
سُک سنکادک سیش اُرو سارد ۔ برنی پون سُت کیرتی نیکی
کیرتی کلت للت سیاپی کی

گاوت دید پُران اشٹ دس ۔ چھیو شاستر سب گرنتھن کو رس
منی جن دھن سنتن کو سربس ۔ سار انس سمت سب ہی کی
کیرتی کلت للت سیاپی کی

گاوت سنتت سمبھو بھوانی ۔ اُرو گھٹ سمبھو منی بگیانی
بیاس آدی کبی برج بکھانی ۔ کاک بھشنڈی گرڑ کے ہیہ کی
کیرتی کلت للت سیاپی کی

کلی مل ہرنی بشے رس پھیکی ۔ سبھگ سنگار مکتی جبتی کی
دلن روگ بھو موری امی کی ۔ تات ملت سب بدھ تلسی کی
کیرتی کلت للت سیاپی کی

اوم شانتی شانتی شانتی

لوکش کانڈ

آٹھواں سوپان

منگلا چرن

شلوک

شوریم پرسدھم کمنی گاترم مہانوبھاوم رگھوونش کیتم -
سویم پربھو سنلوینیا ولیبنہ ھوہ سیتا شوامم پرنمامی رامم

بہادری میں مشہور - کومل جسم والے - مہان دیالو رگھوونش کے بازو خود بھگوان ونے آدی کے
سناگر بائیں طرف سیتا جی - ایسے رامچندر جی کو میں نمسکار کرتا ہوں

پربھل نیلوتپل لوچنم وھو پرتی دویش مکھانگ بجدیتم
شریش تنشیت پربھو کومل چھیم نمامی رامم ہیمیدھ گرت کئی

جن کی کھلے ہوئے نیل کمل کی مانند آنکھیں ہیں - چندرما جنکے چہرے کی آب و تاب سے شرماتا ہے جن کے کومل
رنگوں کی چھبی نرس کے پھول کی مانند ہے - جو اشومیدھ یگیہ کرنے والوں میں بڑا ہے - ایسے رامچندر کو
میں نمسکار کرتا ہوں -

دوہا:- رگھوپتی کتھا پنیت اتی - سنی ملکے پریان
بولے دوو کر جوڑ تبی - سنئے تو یا ندھان

ورسد بھارت رام کتھا کو سن کر گرڑ جی خوش ہو گئے پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر شری کاگ بھشنڈ جی سے بولے

ہے کرپا ندھان سنئے

شری ہم پاون بھیو۔ ناتھ ہردے اب مور
جنم جنم چھوٹے نہیں۔ ناتھ پدامبج تور
ہے سوامی اب میرا دل دیو گنگا کی مانند پوتر ہو گیا ہے
آپ کے چرن کمل سے میرا پریم جنم جنمانتر تک نہ چھوٹے

سنا تو ول سکل گن گن پربھو کیرے
پورے ناتھ منورتھ میرے
تو پرساد بالیس کل ناتھا
ہردے بسی اب پربھو گن گاتھا

پربھو کے گنوں کا ذکر سن کر میری منو کامنا پورن ہو گئی۔ ہے کاگ شرِیشٹھ! آپ کی کرپا سے میرے دل میں اب رام کی ہی کتھا بس رہی ہے۔

من سنتوش نہ ہردے اگاہیں
نیتھا ادھ دھی نیر سب جاہیں
پنتو پاشی جر جبسگم جبا تی
تیجا جیہ برنت پھو بھاتی

من میں سنتوش ہوتا ہے۔ لیکن دل اگھاتا نہیں ہے جیسے ندیوں کے ملنے سے بھی ساگر نہیں اگھاتا۔ لیکو پلشی جر جیسو جن کا ذکر نہیں ہو سکتا۔

جے جن لبتہیں اودھ سکھ دھاما
لیے سنگ سادر شری راما
پہنچ اودھ گئے سہد پوا۔
یہ سن ناتھ پرم سندیہا

جو کوئی سکھ دھام اودھ میں رہا لیکن پذیر تھے۔ ان سب کو ساتھ لیکر شری رامچندر جی ایودھیا سے اپنے لوک چلے گئے۔ اس میں مجھے بڑا بھاری شک ہے۔

پربھو موہے کہو سمجھائی
جانت پتا میں کروں ڈھٹائی۔
تمہا سپا منیت کرپالا۔
جمجھ کہنہ رام ہنی پالا

میں آپ کو پتا سمان مان کر آپ سے کچھ ڈھٹائی کرتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے مجھے سمجھا کر کہئے کہ کس طرح راجہ رامچندر جی نے اشومیدھ یگیہ کیا۔

دوہا

اس کہی گرڈ گرنتھ مرد و پلکا ولی ببر بیر
تنی سہ پریم پر نتے بہنگ۔ پایس منی آئی دھیر
یہ کہہ کر گرڑ جی کاگ بھشنڈ گرو اور شریر پلکت ہو گیا یہ سنکر دھیر یہ وان کاگ بھشنڈ جی بہت بہت خوش ہوئے۔

رام کرپا تمہرے من ماہیں۔
سنشئے شوک موہ بھرم ناہیں
وددھ وددھ دھنی تم بھلرایا
کیہنی آست موہے پردایا

ہے گرڑ جی! شری رام کی کرپا سے آپ کے دل میں شنکا۔ سنشئے۔ شوک۔ موہ۔ بھرم کچھ بھی تو نہیں ہے۔ آپ دھنیہ ہیں آپنے مجھ پر دیا کی ہے۔

اتی پریہ وچن رسیلے تمہارے
لاگت ناتھ موہے اتی پیارے
تو نتو پریت دیکھ کھگرایا۔
منہی اشکل کوئی امایا۔۔۔

آپ کے رسیلے اور میٹھے وچن مجھے بہت پیارے لگتے ہیں۔ آپ کے دل کی محبت دیکھ کر بہت سے اشکل ناش ہو جاتے ہیں۔

سن اب رام رہسیہ انوپا
جیت انوپ اودھ پور بھوپا
انج ادویت اہل اوناشی
زہت سکل کلمل بھو دھاشی

اب آپ اودھ نریش رام کے انوپم گورو چرتر کو سنئے وہ اجنما۔ ادویت۔ اوناشی ہیں وہ بھو بندھن سے رہت ہیں۔ کلیگ سے بہت دور ہیں۔

تدر سہسر ورش ٹھک ایسا
کینہہ چرت رتی رہی جگ لیسا
سو سب وستد کتھا بستارتی
کہوں سنوں جاگ ہت ادھکاری

ہے گرڈ جی! رام جی نے گیارہ ہزار برس اودھ میں رہکر جو چرتر کئے تھے۔ وہ سب کتھا دنیا کی بھلائی کے لئے میں تفصیل سے کہتا ہوں۔ سو سنئے۔

دوہا

ودھی ور وچن سنبھاری آر۔ راجت کرپا این
بگل جوری سنو بھا نرکھ۔ لجت کوٹی شت مین

برہما جی کے وچنوں کو مان کر بھگوان رامچندر جی عمراجان رہے تھے۔ یگل جوڑی کی شوبھا دیکھ کر کروڑوں کامدیو شرمندہ ہوتے تھے۔

اتج سچو پربھو پرجا بلائے۔
گرو گرہ سادر منی سنگ آئے۔
کر پاس روہی پرو سہاوا۔
ودا مانگ گورو بد سر ناوا۔

ایک دن رام جی بھائیوں۔ منتریوں۔ دوستوں کے سمیت گورو دیو وشسٹ جی کے گھر گئے تھے۔ مکر میں سندر شوبہ پردھان کر سب نے گورو سے الوداع مانگی اور چرنوں میں سر جھکایا۔

کاشی کھیشتر دھرم سے جانا
چلے سکل سبھی باہن نانا۔
چتر نگنی آتی سب ساتھا۔
ایسی ودھی کون کینہہ رگھو ناتھا۔

کاشی کھیشتر کو یاترا مان کر سب طرح طرح کی سواریوں میں بیٹھ کر چلے۔ چترنگنی فوج سجا کر رگھوناتھ جی نے کوچ کیا تھا۔

پنچ واس کر شوپور آئے سہادر یڑی ستیش سب نائے
شیر سہم کینہہ پرناما۔ آپھے آننت پائے شیر اما

رستے میں مقام کرتے ہوئے کاشی پہونچے سب نے پوری کو عزت سے نمسکار کیا۔ پھر جاکر گنگا جی کو پرنام کیا از حد سکھ پاکر سب خوش ہوئے۔

مہی سر ہنڈتی یتی سنیاسی۔ پوجے کرپا سندھو سکھ راسی
دین دان کچھ برنی نہ جائی۔ دھند کنبر سریش سجائی

کرپا سندھو سکھراسی پربھو نے براہمنوں۔ پنڈتوں اور سنیاسیوں کا پوجن کیا اور اتنا دان دیا جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

دوہا

تہاں رہے پربھو امت دن۔ سکھی کیے منی برند۔
آئے تہی رچ نگر مہنہ۔ سرشت کرونا کند۔

اس طرح کاشی میں بہت دن رہ کر پربھو نے منیوں کو سکھ دیا۔ پھر کرونا ساگر بھگوان رام سب لوگوں سمیت اپنی راجدھانی اودھ میں آگئے

برنی دن اودھ انند اچھاؤ۔ دان دیہی برتی دن نانا ہو
دکھ پیڑنچ شوک نہیں کاہو۔ کو جن کہوں تہ سکھ کھکنا ہو

اودھیا میں روز مرہ نیا آنند ہونے لگا۔ مہاراج رتن دان دیتے تھے اودھ میں پرنچ دکھ کسی کو نہ تھا۔ کڑوے بول کوئی بھی نہیں بولتا تھا۔

سن ہی جہاں تہاں بید پورانا۔ دوسر دھرم نہ کاہو جانا
دن دن پرہی دیکھ بھگوانا۔ اتی آنند سکل پور جانا

جہاں تہاں لوگ وید پران سنتے تھے۔ کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا تھا۔ پربھو کی کرپا دیکھ اودھ کے واسی بڑے خوش و خورم رہتے تھے۔ اور راجیہ میں خوشی ہی خوشی تھی۔

شوسمبت بریان ہمارا۔ بھئے شوچ وشما ادھارا
اشومیدھ مکھ کروں سہائی۔ کئے ترات تر بھو سمدائی

ایک دن بھگوان رام جی بڑے ہی فکرمند ہو گئے اور انہوں نے سوچا کہ ہمیں یہاں صرف گیارہ ہزار سال ہی رہنا ہے۔ اس لئے ایک اشومیدھ یگیہ ضرور کرنا چاہئے۔

پنی نج دھام ہی ترت سدھاؤں۔ ودھی ورچن نہ جوک نگاؤں
پرات جاے گورو بھون سپرتی۔ کہوں کروں سب سنہ ریتی
پھر میں اپنے دھام چلا جاؤں گا۔ برہما کے وچن کو پورا
کرنا ہے۔ پراتہ کال گورو کے مکان جاکر اُن کے حکم
کے مطابق یگیہ شروع کروں گا

دوہا

اَس بچاری اُر راکھی کر کرپا سِندھو متی دھیر
کیئے چریت نانا اَمِت۔ ہرن شوک بھَو بھیر

کرپا ساگر متی دھیر پربھو نے دل میں ایسا وچار کرکے انوکھے
چرتر کیئے جو شوک جو سنسار کے ڈر کو دور کرنوالے ہیں۔

دوہا

رگھو ور راج ورِاج اَتی سکل اَونی اگھ بھاگ
وچرہی گن کانن بپُل۔ نبھہیں سہت انوراگ

رام راجیہ ہونے سے پرتھوی کا تمام پاپ دور ہو گیا
تھا۔ منی لوگ پریم اور محبت کے ساتھ جنگل میں بلا
خوف وخطر گھومنے لگے تھے۔

چوپائی (۱)

اَونی سُہاوَنی کانن چارو۔ کھگ مرگ اِک سنگ کرت بہارو
وِیرہ نہ سُنئے رام کے راجا۔ رہیں ویر بِن شن کھگ راجا
ہے گرڑ جی! پرتھوی اور جنگل شوبھا یمان تھے۔ پشو
پنچھی ایک ساتھ گھومتے پھرتے تھے رام راجیہ
میں دشمنی کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔

(۲)

نانا گرنتھ سمرتی سموہائی۔ گائے سکیں نہ رام پربھوتائی
سارد چھتر اَنت گورلیسا۔ کوئی کوئی اگنت اہی ایسا
انیک گرنتھ اور سمرتیاں بھی رام کی پربھوتا گا نہیں
سکتی تھیں۔ برہما۔ مہادیو۔ سرشتی اور کروڑوں
شیش ناگ بھی۔

(۳)

نوی کووِد نگی جگ ماہیں۔ رام راج گن نہیں سکے گاہیں
اسیت آدی کجل گری کُھوری۔ پے ندھی پاتر سارَد روری

دُنیا کے تمام پنڈت اور شاعر مل کر بھی رام راجیہ کا
شکھ بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر سمندر کی دوات بھی
بنائی جاوے اور کاجل پہاڑ کی سیاہی تیار کیجاوے

(۴)

کری لیکھنی سُمر ترو داری۔ سپت دیپ مہی پتر وچاری
بانی پہری ہری ودھی شمائی۔ سہس کلپت لکھیں بنائی
تمام روئے زمین کا کاغذ بنایا جائے۔ کلپ برکھ
کی قلم تیار کیجائے۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش پھر
ہزار برس تک اُسے لکھیں

سورٹھا

تدپی نہ پاوہی پار۔ رام کاج کوتک اَمِت
سنو اب چریت اپار۔ جس کھگ پتی آگے بھیو

تو بھی رام راج کی لیلاؤں کا پار نہیں پا سکتے۔
ہے گرڑ جی! اب اُن اپار لیلاؤں میں سے ایک
چرتر (لیلا) سنیئے۔

چوپائی

راجت راج سبھا سب بھراتا۔ تہنہ آیو اک دوج بلکھاتا
کٹک کہت مکھ کرت پکارا۔ سنہس وکنش بوڑھو سنسارا
ایک دن سب بھائی راج سبھا میں بیٹھے تھے وہاں
ایک روتا ہوا برہمن آیا وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ سوریہ
ونش کے رہتے ہوئے سنسار ڈوب گیا۔

(۲)

رگھو دلیپ شو سگر نرلیشا۔ اَمت پرجا و بھئے اودھیشا
پتو جیوت ششت نیا گیو براپا۔ پربھو انتریامی سُن کا نا۔
رگھو۔ دلیپ۔ شو۔ سگر وغیرہ بڑے بڑے پرتاپی
اودھ نریش (راجا) ہو چکے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی
نہیں ہوا کہ والد کے سامنے لڑکا پران تیاگ دے۔

(۳)

نرلیلا کر رام کرپالا۔ لگے وچار کرن تت کالا۔
کارن کون مرت شت بھیو۔ دوج دکھ دیکھ بکل پربھو بھیو
اس برہمن کو بلکھتا دیکھ کر پربھو رام جی بڑے دکھی ہوئے

پربھو چیت دیکھہ گگن بھئی بانی ۔ شودر تپے سن سارنگ پانی
بنہہ دھیا چلی کٹھور بین بانھا ۔ دوج سُت ہیتو مرن نربانہا
رام کو سوچ میں پڑا دیکھہ کر آکاش بانی ہوئی ۔ کہے رامجی!
آپ کے چار ورنی راج میں بندھیاچل پر ایک شودر
تپ کر رہا ہے اُسی سے برہمن کا لڑکا مرا ہے ۔

چھند

ابھی بھاشتی دوج سُت نرپک سُنی رتھہ ساجی پربھو آتر چلے
دو وے پیرم سیل ویلو کی پاون ۔ آرت جیت سنماکھہ چلے
سُتی کر ودھ اُستپت وشیکھہ چاپ ہاتھ لئے تیر لئیو
ور بھگتی آرتی جانی بلیہی دے آتو تیر تھہ بیرت کیو
یہ سن کر رامجی رتھہ سجا کر چلے ۔ سامنے دو خوبصورت پہاڑ
دیکھہ کر وہ بہت خوش ہوئے ۔ رام نے ایک بان مارا
جو تپسوی شودر کا سر کاٹ کر بیکنٹھہ کو سر سمیت چلا گیا ۔
اُسے دکھی دیکھہ کر پربھو نے بھگتی کا وردان دیا اور آپ
نے تیرتھہ برت کیا ۔

دوہا

دوج ور بالک مرتک جو اٹھہ بھو سر سنائے
آئے پیر رگھو پتی بھگت ۔ بچھے بچن سُکھدائے

اور اُسی وقت اس براہمن کا مرا ہوا پسر زندہ ہوکر
اٹھہ بیٹھا ۔ بھگتوں کے دُکھ دور کرنے والے رگھوناتھہ
جی اُسی وقت اودھ میں جا پہونچے ۔

چوپائی (۱)

اُٹھی بار دھیا نہہ کینہہ رگھو نندن ۔ پوجی پراری بھگت جن
کھوجن شیسہ جگت پتی کینہا ۔ پنچ دھام سبن یگ بہنا
رامجی نے سندھیا وندن کیا ۔ اور بھگتوں کو سُکھہ دینے
دینے والے شیو جی کا پوجن کیا ۔ اور شودر کو مار
کا پرائشچت کیا

(۲)

بہا دوس جب گھڑیکا چاری ۔ جری سبھا تب آئے گھوری
سُنی پُران پربھو اج سبنا ۔ دینے دان سُبھہ دیا نکیتا

جب چار گھڑی دن رہ گیا ۔ تب رام سبھا پھر جڑی
سب بھائیوں سمیت رامجی نے پُوران سُنا ۔ اور
پھر دان دیا ۔

(۳)

تب ہی سندھیا وندن کینہا ۔ بھون چلے پربھو آئسو دینہا
پنتیہ کوئی پربھو اودھ سبھا میں ۔ ساتھہ تیسے سب خبر سنا دیں
پرتھک پرتھک سُنی خبر پائی ۔ بول نہ ایک سو سُنی بھوائی
پھر سندھیا وندن کرکے پربھو سے اجازت لیکر سب اپنے
اپنے گھر گئے ۔ سندھیا کے وقت شہر کے دوت یعنی
(خفیہ پولیس) آتے تھے اور بھگوان کو شہر کے حالات
سناتے تھے ۔ رامجی نے سب دوتوں کی باتیں الگ
الگ سُنیں ۔ اُن میں سے ایک دوت نہیں بولا ۔

چھند

کچھو کہی نہیں سو پوچھی ساد ر وچن ہکی نہ آوئی
ایک رجک سنہیم کہت ڈانٹ وینک بچن سُنائی
سُنی سکل کرپا ندھان چرپے مدھیہ ار راکھے ہری
نسی سوپن دیکھت جگت پتی جانی وا اُرن دُکھہ کری
جب وہ نہیں بولا تو تب رامجی نے اس سے عزت سے
دریافت کیا ۔ اس نے کہا کہ ایک دھوبی اپنی عورت کو
ڈانٹ ڈپٹ کر گالی گلوچ دے رہا تھا ۔ رامجی نے دوت
کی پوری بات سنکر دل میں رکھہ لی ۔ رات کو خواب میں
بھی رامجی نے وہی دیکھا اور وہ بڑے دُکھی ہوئے ۔

دوہا

بیتی اودھ پرتاپ ثبت کینہہ دو چار کرپال
ایک سہس بیتو راج کو ۔ بچھو لوگی بیتی کال

جب رام کو راج کرتے ہوئے دس ہزار سال ختم ہو گئے
تب انہوں نے سوچا کہ پتا کا ایک ہزار سال کا راج
ابھی اور کرنا ہوگا ۔ دشرتھہ جی اکال میں مرے تھے

چوپائی (۱)

پتا کوں جنک ستا بن ناہیں ۔ راکھوں شہر نیتھہ رام نہ جاہیں
دے من ٹھوک سیا پہنہ آئے ۔ سادر پوئے بچن سُہائے

سیتا جی کو جنگل میں بھیجدوں گا جس سے وید مارگ رہے اور دھرم نہ جائے۔ یہ فیصلہ کر کے رامجی سیتا جی کے پاس گئے۔ اور سادر وچن بولے۔

(۲)

بج چھایا مہی راکھیؤ دینیتا ÷ رہو جائے نج دھام پُنیتا
پربھو پد بندی گئی سو ئی ÷ جیو جر اجے لکھی نہ کوئی

ہے سیتے تم اپنا عکس دنیا میں چھوڑ کر اپنے دھام کو چلی جاؤ۔ پربھو کا حکم پا کر سیتا جی آکاش میں اُڑ گئیں یہ لیلا کسی نے نہ جانی۔

(۳)

تا سن پربھو اس کہا بجھائی ÷ سن بھاون مانگھو بر جائی
ناتھ ساتھ منی دھام سُہائی ÷ آئی جی کرہ من سکچائی۔

سیتا جی کی چھایا سے پربھو نے کہا جو اچھا لگے وہ بر مانگو۔ سیتا جی نے کہا ہے ناتھ۔ سنتوں کے آشرم چھوڑ کر میں اودھ چلی آئی ہوں۔

(۴)

منی تیہ بھوشن سکل سُہائے ÷ پہرآئے پربھو جو من بھائے
منہسی کمی کریا نکیت سکائے ÷ تو جہین من انھلاتن مہلیے

تب رامجی نے منی استری کے پارجات منگوا کر سیتا جی کو پہنائے۔ اور کہا صبح سویرے تمہاری منو کامنا پوری کر دیجائے گی۔

دوہا

ہوت پرات جب جگت پتی ۔ جاگے رما نواس
یا چک گن گاوت پُرت ۔ لکھے ملکھ کنج پر کاش

صبح سویرے لکشمی نواس شری رامچندر جی جب آئے تو یاچک لوگ اُن کا چاند سا مکھڑا دیکھ کر خوشی میں گانے لگے

چوپائی

بھرت شتش رپو دمن سمیتا ۔ آئے جہاں پربھو کر پانکیتا۔

کینہہ پرنام ماتھ مہی لائی ۔ بولے نہیں کچھ شری رگھورائی

جہاں بھگوان جی تھے وہاں لکشمن جی ۔ بھرت جی اور شترہن جی آئے۔ پربھو پر سر جھکا کر پرنام کیا لیکن رامجی کچھ نہ بولے۔

(۲)

بدن بلوکی سشنکت انگا ۔ شری ہت دیکھ ونیشکر بنگا
تھر تھر کانپت تینوں بھائی ۔ جانی نہ جائے چرت رگھورائی

رامجی کا کمہلایا ہوا چہرہ دیکھ کر اور اُن کی ملین رنگت دیکھ کر وہ تینوں بھائی تھر تھر کانپنے لگے شری رام کا چرتر جانا نہیں جاتا۔

(۳)

لئی سانس اُر کنپے جانی ÷ بولے گوڑھ منوہر بانی
بجن مور اُر راکھو بھراتا ÷ لے بن جاؤ جانکی تاتا

لمبی سانس کھینچ کر اور بُرا وقت جان کر شری رامجی بولے۔ ہے بھائی میرا حکم مانو اور جانکی جی کو جنگل میں چھوڑ آؤ۔

(۴)

شوکھی سہمی سن وچن کرالا ۔ جیسے کات ار ابجی جو الا
ہنست کہ ست کہت گھوریا ۔ اسمنجس ار شنی کھگرایا

ایسے کٹھور وچن سن کر سب سہم کر سوکھ گئے۔ دل میں جلن سی ہونے لگی سارا جسم جلنے لگا۔ سوچنے لگے کہ رامجی مذاق کر رہے ہیں۔

دوہا

بھرت آدی ویاکل اگج ۔ نہیں آوت کہیں بین
جور بکل کر شترو گھن ۔ کہت نیر بھر نین ۔

بھرت وغیرہ تینوں بھائی ویاکل تھے کسی کے منہ سے بات تک نہ نکلی۔ تب دونوں ہاتھ جوڑ کر اور آنکھوں میں آنسو بھر کر شترو گھن جی بولے۔

چوپائی

سن پربھو وچن ہر دیہ بلکھانا ۔ جگت جننی سیا سب جگ جانا
جگت پتا پربھو سب اُر باسی ۔ سنت جینن گھن آنند راسی

ہے سوامی! آپ کا وچن سن کر دل میں بڑی ویاکلتا پیدا ہو گئی ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ آپ جگت پتا ہیں

اور جانکی جی جگدمبا ہیں۔

(۲)

کارن کون جانکی تیاگی ٭ من بچن کرم تو پدانوراگی
سُنی سہر وگیہ سنکر بھتی جانی ٭ رس پریم کی سفتیہ سیانی

کس کارن سے آپ نے جانکی جی کا تیاگ کیا ہے
وہ تو تن من پران اور بچن سے آپ سے ہی پریم کرتی ہیں
وہ گریہ ونتی ہیں آپ غصہ میں ہیں یا ہنسی میں ہیں۔

(۳)

نکلنج بین بنو میری آئے ٭ کہی پریہ بچن انج سمجھائے
آئیس موہ نہی جو تاتا ٭ رہیں نہ پران تات ہم گاتا

یہ سنتے ہی رام کے نینوں میں آنسو بھر آئے انہوں
نے پریہ بچن کہہ کر بھائیوں کو سمجھایا یہ حکم عدولی کی
تو میں مر جاؤں گا۔

(۴)

میری اچھیا بھاوی بلوانا ٭ تم کہنہ تات سدا کلیانا
یہ مم بچن پالی لکھمو بھائی ٭ تات جانکی ہی جا ہو لیوائی

ایشور کی مرضی اور ہونہار بلوان ہے۔ تمہارے لیے
سدا کلیان ہے۔ اے میرے چھوٹے بھائی! میری
بات مانو اور جانکی کو بن باس دے آؤ۔

سورٹھا

سُنی پربھو بچن کٹھور۔ بھرت کہیو نک جوڑ کر
ناتھ نہیں متی تھوری۔ سنو ہنیتی بہر وگیہ پربھو

رام کے یہ سخت بچن سنکر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر
کہا ہے ناتھ میری عقل چھوٹی ہے اور آپ بودھ
ساگر (سمندر) ہیں۔ میری بینتی سنیئے۔

چوپائی (۱)

ہنس ونش جگ میں دکھیاتا ٭ دشرتھ پتو کوشلیا ماتا
تریکھون پتی پربھو سب جگ جانا ٭ کا وہیں تیش تہر تی وید پرانا

سُوریہ ونش کا نام تمام عالم میں مشہور ہے دشرتھ
جی ہمارے پتا اور کوشلیا جی ہماری ماتا ہیں اور تینوں
لوکوں کا مالک آپ کو تمام دنیا جانتی ہے۔

(۲)

سنبہ شکتی تب پرگٹ گتائیں ٭ ورن نہ سکہیں وید اپرائیں
شوبھا کھان جانکی ماتا ٭ رہیت امنگل منگل داتا

سیتا جی آپ کی پرکش شکتی ہیں اُن کا بیان نہ تو وید
کر سکتا ہے اور نہ شیش جی کر سکتے ہیں وہ شوبھا کی کان
جانکی جی منگل داتا ہیں۔

(۳)

چھایا جی تیہی ورت دھرہیں ٭ تیے ناری بھو کوپ نہ کرہیں
جل بن مین کے جیئے کرپالا ٭ کر ہنی کی رہ بن بارد مالا

اُن کی چھایا کے مطابق بھی پتی ورت رکھ کر مستورات
بھو ساگر سے تر جاتی ہیں۔ اے کرپالو کیا پانی کے بنا
مچھلی زندہ رہ سکتی ہے؟ بادل بنا کھیتی کیسی۔

(۴)

اس تم بن چھن جیئے کہہ سیتا ٭ گیان ہنی اتی نپُن و نیتا
سُنی کرونا نیے بچن سپریتی ٭ کہی بھرت تم شدرہ نیتی

آپ کے بغیر گیان وتی سیتا جی ایک لمحہ بھی زندہ
نہ رہ پائے گی۔ بھگوان نے بھرت کے بچن سن کر کہا ہے
بھائی تم نے اچھی نیتی کہی ہے

(دوہا)

تدپیو نرپ کی جاہیے سدا۔ راج نیتی دھن دھرم
وشوھا پالہی شو نیتجی۔ بچن نیتی یچی کرم

تو بھی راجہ کو ہمیشہ نیتی۔ دھن اور دھرم کی رکھشا
کرنی چاہیئے۔ شوک رہت ہو کر پوتر کرموں دوارا
پرکھوی کا پالن کرنا چاہیے۔

(چوپائی)

دُوت چرت جس سنبہ سو نہیو ٭ کل کلنک یہ دارن بھیو
تری ونش نرپ بھیئے انیکا ٭ ایک ایک تے ہنیش ویکا

دُوت سے جو دھوبی کی جو بات سنی تھی وہ رام
نے کہہ سنائی۔ پھر بولے ہمارے خاندان میں یہ برا
کلنک لگا ہے۔ سورج ونش میں ایک سے ایک بڑھ کر پرتاپی راجہ
ہو گئے ہیں

(۲)

رگھوبیرپ سوامیھو جایا ۔ سگر بھگیر تھ بید بکھانا
دہرتھ وِدِت جان جگ نیکے ۔ وچن نہ تاری تو ٹالا پنج جی کے

رگھو دیپ ۔ سوامیھو ۔ ہتو ۔ سگر ۔ اج ۔ بھاگیرتھ
جیکلا نیش وید میں بھی موجود ہے ۔ راجہ دسرتھ کو دیکھو
جنہوں نے قول کے ساتھ اپنی جان دیدی ۔

(۳)

ستی کلی کا ریجک نہنیے کلنکو نہ ہے جیو جگ دھرم انکو
ستو سہر فکلیہ شکل بھے ہاری ۔ رہت کلنک ودیہہ کماری

اس پوتر رگھو ونش میں ذرا بھی کلنک ہو جائے
تو زندہ رہنا دوبھر سمجھو بھرت جی بولے ۔ بے خوف کا
خاتمہ کرنے والے سیتا جی بالکل ہی کلنک سے رہت
یعنی دُہرِہ وِش ہیں ۔

(۴)

ودھی ہری ہر دوی دیکھی سہانی ۔ پاوک ادوی کلنک سم بھانی
جے شر نر منی سیتے سونا ہیں ۔ یہ خبر جگ لکھی ان کھاہیں

برہما ۔ وشنو مہیش نے سیتا جی کو آگ میں تپا کر سونے
کے سمان تعریف کی ہے ۔ شر نر منی کوئی ایک بھی ایسا نہیں
جو سیتا کے چال چلن پر کلنک لگاتا ہو ۔

(دوہا)

تے شٹھ رَو رَو نرک مہنہ ۔ کوٹی کلپ کری باس
رہیں کوئی ست وگ نس ۔ بھو نہیں نرک نواس

اگر کوئی اُن کو کلنکنی کہیگا تو وہ کوٹی کلپ
رو رو نرک میں نواس کرے گا ۔ رو گی رہ کر نرک
بھوگتا رہے گا ۔

(چوپائی)

رہس تکھ دیکھی نین کر پیچھے ہلے بھرت لکھن کے پیچھے
منو سو مبری جہاز بیٹھہ سیچو ۔ جگ کہل کہے کہو کس ہو چو

شری رام کا کرودھت رخ دیکھ کر اور نیز جی
آنکھیں دیکھ کر بھرت جی لکشمن جی کے پیچھے جا کھڑے
ہوئے ۔ رام بولے لکشمن جی ! سنسار جیا ہے
بھلا کہے یا برا ۔

(۲)

تجی اگیا پرتی اُتر کریہو ۔ موہی بن سو پچ جنم بھری مریہو
جنک سنتی رتھ ترت چڑھائی ۔ تنک سمیپ پھر تو پہنچائی

اگر تم میرا حکم نہ مان کر کے جواب دوگے تو میرے بنا
جنم بھر پچھتاؤگے ۔ اس لئے جانکی کو رتھ میں بٹھلا کر گنگا کے
پار چھوڑ آؤ ۔

(۳)

اُتی گھور بن جہاں نہ کوئی ۔ چھاند ہوتات یتن کر سوئی
پھیر ہوتن منی وچن ادلسا ۔ مرن ٹھان کری چلے تراسا

ازحد گھور جنگل میں چھوڑنا ۔ جہاں کوئی نہ ہو ۔ اور
اُداس ہو کر میرے وچن مٹ کا تو ۔ اپنا مرن جان کر
لکشمن جی وہاں سے چلے ۔

(۴)

شیگھر گوان سیا بیٹھائی ۔ شت بھوشن بھر دھرے بنائی
اتی آنند من چلی جانکی ۔ اُتسیہ ہر یہ کر و ناندھان کی ۔

سندر رتھ میں سیتا جی کو بٹھلا کر کپڑے اور خوراک
بھی رکھ دئے ۔ رامجی کی پیاری جانکی دل میں خوش ہو کر
چل پڑیں ۔

(دوہا)

دوَرن لکھن نہار سیا چلت وکل ہی بال
پرے وچار نہیں سکت منی بن ویاکل بیال

لکشمن جی کو ویاکل دیکھ کر سیتا جی اسطرح گھبرا گئیں
جیسے منی کے بغیر سانپ گھبراتا ہے وہ اپنے دل کی خیالات
ظاہر نہ کر سکیں ۔

چوپائی

اُتری دیہ سہری یان سوہاوا ۔ اتی اُدیان دیکھ بھے پاوا
کا رن اپر جانی بھے بہبیتا ۔ بولی وچن منوہر سیتا

گنگا کے کنارے ایک گھنے جنگل میں رتھ سے
اُتر کر سیتا جی ڈر گئیں ۔ کچھ رہسیہ جان کر خوفزدہ
ہو کر سیتا جی نے کہا ۔

دکھیت نہیں منین کے دھاما ÷ جات کہاں بیو اج سکاما
کھرگ مرگ جیو ودھ بھری بالا ۔ کری کیہر برکہہ بھاگ بھرالا

اے دیور یہاں تو سنتوں کے آشرم نہیں ہیں تم کہاں جارہے ہو؟ یہاں ہکبشی ہرن شیر سانپ ہاتھی ۔ باگھ ۔ بھیڑیا ۔ سیار بھرے ہیں۔

(۳)

کوئی منی ملت نہ آوت جاتا ۔ نکست پران تات مم گاتا
سیتا وکل لکھی من ہی اہلیا ۔ کہن لگے کہہ کیہ بدھ ودھیا

کوئی سادھو بھی آتا جاتا دکھائی نہیں دیتا۔ میرے جسم سے پران نکلے جارہے ہیں۔ سیتا جی کی گھبراہٹ دیکھ کر لچھمن جی نے سوچا۔ کہ برہما جی نے یہ کیا کیا۔

مورچھت رتھ تے بھے دکرارا + بھومی گرت تب آپ سنبھارا
سیا بلوکی من دھیرج آنا + جیون بن اب نکست پرانا

سیتا جی مورچھت ہو گئیں۔ لیکن زمین پر گرنے سے لکشمن جی نے سنبھال لیا۔ سیتا جی کی گھبراہٹ دیکھ کر لکشمن نے سوچا کہ بنا موت پران مر جاوینگے

دوہا

دھرنی شتا وباکل نرکھی ۔ پران کنٹھ گت جان
تجن چہت تنو مشٹ تب ۔ دھک دھک جیون پران

جانکی جی کی گھبراہٹ دیکھ کر اور اُن کے پران کنٹھ گت جان کر وہ بھی اپنی زندگی کو دھکارتے ہوئے اپنی جان دینے پر تیار ہو گئے۔

چوپائی (۱)

پران بنا لکشمن کہاں دیکھی
گگن گرا تب بھئی وشیکھی
سنو سومتری جاہو سیا تیاگی
جنک ستری کا جیہی سنبھاگی

لکشمن جی کا یہ دیکھ آکاش بانی ہوئی۔ اے لکشمن تم سیتا کو چھوڑ کر چلے آؤ۔ سیتا کی وہ

سیتا زندہ رہیں گی۔ (۲)

گگن گرا سن دھیرج کینہا ÷ ہاتھ جوڑ پرد کھشن دینہا
لے رتھ چرن ننت سیا کیرے ÷ چلے اودھ اُر تراس گھنیرے

آکاش بانی سے لکشمن جی کو حوصلہ ہوا۔ ہاتھ جوڑ سیتا جی کے رتھ پر چڑھ کر وہ اودھ پوری کو لوٹ چلے چلتے وقت پرنام کر لیا۔

(۳)

جاگی سیا سکل دسی دیکھا ÷ نہیں رتھ آشو منین یہاں شیشا
سہی دکھ رتھیم رہے ہیں نا ÷ ٹہنی سوئی جہت نہ کرن پیانا

غش کھلتے ہی جانکی جی نے چاروں طرف دیکھا انکو رتھ گھوڑے لکشمن جی نہ دکھائی دیئے۔ وہ بولیں میری زندگی دکھ برداشت کرنے میں سخت جان واقع ہوئی ہے۔ یہ پران اب بھی نہ نکلیں گے۔

(۴)

کرونا کرت بین اتی بھاری ÷ بالمیک آئے بن چاری
سیتا بالمیکی منی جانا + بر آون بچ چرن نکھانا

سیتا جی جنگل میں بے حد ولاپ کر رہی تھیں اتنے ہی میں بالمیکی منی گھومتے ہوئے وہاں آ نکلے۔ سیتا نے اُن کو پہچانا اور اپنا سب حال کہا۔

دوہا

منی ہیں ستری جنک کی ۔ رام پریہ جگ جان
تیاگن میت نہ جانوں کچھو ۔ ودھی گتی اتی بلوان

ہے منی میں راجہ جنک کی ستری اور ستری رامچندر کی استری ہوں۔ میں نہیں جانتی کس وجہ سے مجھے چھوڑا گیا ہے۔ جیسی قسمت ہوتی ہے وہی ہوگا۔

چوپائی

دیور لکھن گئے پہنچائی ÷ منو نہ کچھ جانوں منی رائی
سن کینا بہتلا بتی مورا ۔ پرم شنتیہ سب دھی بو نورا

دیور لچھمن مجھے یہاں پہنچا گئے ہیں۔ لیکن میں اس کا سبب نہیں جانتی ہوں۔ بالمیک جی بولے بیٹی! تمہارے پتا جنک میرے شاگرد ہیں۔

(۲)

چنتا اب جنی کرو سکماری ؛ بلی ہیں تو ہی نیش سکماری
سادر پورن کنی سیا آئی ؛ کری محن ہنی سب گتی جائی۔

اب تم فکر مت کرو۔ آخر میں تم کو رامجی پھر ملیں گے
نہایت عزت اور احترام کے ساتھ وہ سیتا جی کو اپنے
آشرم میں لے گئے اور سب حالات سنے

(۳)

وودھ بھانتی منی دھیرج دینا ؛ سیاتب شری محبن کینا
شری رام موری آر راکھی ؛ دیکھے پھل منی آبسو بھاکھی

منی نے حوصلہ بڑھایا۔ تب سیتا جی نے گنگا
میں اشنان کیا۔ پھر رامچندر جی کی مورتی دل میں دھارن
کی۔ منی نے اشیرباد دیا اور پھل دیے۔

(۴)

منی ور کتھا انیک پرسنگا ؛ کہیں تنہیں سیا سنگ بہنگا
گیان انیک پرکار درشھائے ؛ لکشمن سنو اودھ تب آئے

منی کئی طرح کی کتھائیں کہتے تھے۔ سیتا کے ہمراہ
پرند بھی سنتے تھے طرح طرح کے وچار دل میں دھارن
کرکے لکشمن جی اودھ میں آئے۔

چھند

آئے جو لچھمن تیاگ سیتا ہیں۔ وکل نج انہو گئے
بہو بھانتی رودن مات سن کہی بیا دارن دکھ دیے
منی شہی مور چھمات بانی وکل جی چینی مانی گئے
رودی بدی کہی بھانتی کو کہہ بیتی دارن دکھ بھئے

لچھمن جی سیتا جی کو تیاگ کر آئے بیاکل ہو کر اپنے
محل میں گئے وہ رو رو کر شترگھن جی سے سیتا جی کا دکھ
بھرا افسانہ کہنے لگے جسے سن کر ماتا بے ہوش ہو گئیں

جیسے منی بن سانپ
منی شورام سہت لچھمن رام نج مندر گئے۔
نج گیان دے سمجھائے تنہی تب کھلے پٹ انتر نئے
بیدیہو سوئی سوئی لہیو مانت دین گرو ناور تنے
تن تیتی کری سنجھ یوگ اگنی جاتی بھئیں سادر تنے

شورشن کر رامجی لکشمن جی کے محل میں گئے انہوں
نے اپنے گیان سے ماتاؤں کو سمجھایا۔ ان کے پردے
کھل گئے۔ ماتاؤں نے جو وردان مانگے وہ رامجی نے دیے
تب سب ماتاؤں نے یوگ اگنی پرگھٹ کرکے اپنے
اپنے شریر تیاگ دیے۔

دوہا

یوگ اگنی تن بھسم کری سکل گئیں پتی دھام
بھرت شترگھن سوک لکھن شوک کشفن کیے رام

یوگ کی آگ سے اپنا اپنا شریر بھسم کرکے تینوں
رانیاں پتی دھام کو گئیں۔ تب شری رام۔ بھرت
لکشمن اور شترگھن چنتا میں ڈوب گئے۔

چوپائی

ودھی وت کیے کرم شری گائے ؛ پربھو تے گورو سادر کروائے
دین دان نہی کوئی پرکارا ؛ کی اس کو ہی جو برنے پارا
گورو جی نے سب کریا کرم ویدوں کے مطابق ہی
کروائے۔ کئی طرح سے دان دیا ایسا کوئی شاعر دنیا
میں نہیں ہے جو اسکا بیان کر سکے۔

(۲)

ایک بار گورو گرہ سکھدائی ؛ گے سنگ انوج سیتو رگھورائی
کینہہ ڈنڈوت مہی سر نائی ؛ بیٹھے پربھو بر آسنش پائی
ایک بار بھائیوں اور منتریوں سمیت رام جی
گورو جی کے گھر گئے زمین پر ماتھا رگڑ کر پرنام کیا اور
آشیرواد حاصل کرکے بیٹھ گئے۔

(۳)

تو پرساد جب یگیہ انیکا ؛ کینہے امت ایک تے ایکا
ناتھ سنبھل پرچن من ہیا ؛ دیکھا اشومیدھ یگیہ میں
وہ بولے آپ کی دیا سے میں نے ایک سے ایک
بڑھ کر یگیہ کئے ہیں۔ لیکن عوام ایک اشومیدھ
یگیہ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

(۴)

جن کچھ انیش دیجے ناتھا ؛ سو میں گریب ناہیں پد ماتھا

ستنی ملکھنے منی وچن سیہہ بتی ❊ لکس نہ کہیو تم سندر بیتی
اگر آپ آگیا دیں تو جنوں میں سہر رکھکر اسکا انتظام کیا جائے۔؟ یہ سن کر وشسٹ جی بہت خوش ہوئے اور بولے آپ نیتی سے بھر پور وچن کیوں نہ کہیں گے۔

(۵)

تمہیں من ابھلاش تمہاری ❊ اٹھہو بھرت اب کرہو تیاری
سنئی منی وچن بھرت ریو دولو ❊ ہر کھی سبھو لچھمن کرہو کولو
آپ کی منو کا منا پورا ہو۔ آپ برہما جی پوری کرنیا اٹھو بھرت جی اور یگیہ کا انتظام کرو۔ گورو کی آگیا پاکر بھرت شترگھن۔ لچھمن راج محل میں چلے گئے

دوہا

سیوک پرجن سبھو سب۔ سادر تر ت بلائے
ہاٹ باٹ پردوار گرہ۔ رچہو بیان بنائے
انہوں نے منتریوں۔ سیوکوں اور لکھیا لوگوں سے کہا۔ بازار۔ نگر۔ گھر اور دروازوں کو منڈپ بنا کر لے جاؤ۔

چوپائی

گورو سمیت پرجوا دھوا آئے ❊ دیکھی بنا وبہت سکھ پائے
مینھلا پور جنترت سد ملے ❊ دیش دیش کے نرپتی بلائے
گورو کے ہمراہ رام جی ایودھیا میں آئے وہاں کی سجاوٹ دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے۔ انہوں نے جنکپور نکا۔ کشکندھا کے راجاؤں کو نمنترن بھیجدیا۔

(۲)

جاموونت سگریو۔ وبھیشن ❊ اردن نیل دوود سوشن
آئے سب جہاں رام کرپالا ❊ ورن کبیر۔ اندر یم کالا
جاموونت۔ سگریو۔ نل نیل وبھیشن۔ دوود وغیرہ کو بلایا۔ ورن۔ کبیر۔ یم۔ کال وغیرہ دیوتا بھی شری رام کے پاس آئے۔

(۳)

جہاں وہاں سر پتی اسہائیں ❊ کرت گان کل کنٹھ لجائیں
آندھیں منی تن پولک کنپے ❊ وہیں کر اتے ہی اسن ردیے

وہاں لوں پر بیٹھ کر سندر اپسرائیں کوئل کے کنٹھ دکلی کو شرمندہ کرنے والی گانے لگیں۔ مہاتماؤں کے دل آنے لگے۔ بھگوان نے سب کو سندر ڈیرے دیئے

(۴)

سنتی۔ روی۔ ہری ہردھی سنکادی ❊ آئے سہر چے برہم انادی
وشوامتر سنگ منی جھاری ❊ سہس سات رشی اچھا چاری
چندرماں۔ سورج۔ وشنو۔ مہادیو۔ برہما۔ سنکادی منی انادی دیوتا بھی آئے۔ وشوامتر جی کے ہمراہ سات ہزار یوگی لوگ بھی آئے

(دوہا)

پاراشر بھرگو۔ انگرا۔ نارد۔ ویاس اگست
آئے لوکپ سکل منی ❊ بول سہت پوست
اس کے بعد پاراشر بھرگو۔ انگرا۔ نارد۔ ویاس۔ اگستیہ اور دیوں سمیت بلستیہ جی وغیرہ سب مہاتما تشریف لائے۔

چوپائی

مگھ منتل آنی دیکھ بہاوا ❊ نانا بہاتی وتن بنا وا
مینھلا پور تو دوت سدھائے ❊ دیکھو گروا سنہ بلوائے
آنے والوں کو یگیہ کا مقام دیکھ کر بہت تعجب ہوا جو دوت جنکپور گئے تھے ان کو دیکھ کر جنکپور والوں کو بڑا تعجب ہوا۔

(۲)

دوارپال سن خبر جنائی ❊ اودھ نگر تے پتری آئی۔
سنتی وہ دھیہہ سب اٹھ دھائے ❊ تن من بیکل نین جل چھائے
دوتوں نے دوارپال کی معرفت راجہ کے پاس یہ خبر بھیجی کہ ایودھیا سے چٹھی آئی ہے۔ جسے سنتے ہی جنک اٹھ دوڑے شریر پلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

(۳)

کھیو بھوپ من آنند جیتا ❊ کہی نہ سکے سادر ہی تیتا
تنقل انگ تر پدوار آئے ❊ دیکھی دوت اتسیہ کھ پائے

کہو کُسل رگھوپتی سب بھائی ۔ گدگد کنٹھ نہ کچھو کہی جائی

راجہ جنک کو جو آنند ہوا اُس کا بیان سنغیش اور شاردا بھی نہیں کر سکتیں۔ دروازے پر آکر قاصدوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ راجہ جنک نے کہا شری رام جی اور سب بھائیوں کی خیر و عافیت کہو اُن کا دل گدگد ہو گیا۔ اور آگے بولا نہیں گیا۔

دوہا

سُنت پریم بھے سمجھن سنیھی نہ سنکلپے دھیر
تلسی بھگت اچھاہ بس۔ جے جے سنبہ گمبھیر

اسوقت راجہ میں جو پریم تھا اُسے کوئی دھیریہ والا بھی نہیں کہہ سکتا۔ اس وقت مارے خوشی کے گمبھیر جے جے کار ہوا۔

(۲)

بوجھے ودوتہ پرکار بہت ۔ سادر دوت منسکاری
گورو گرہ گوہئے نہشٹ منی پائے پدار تھ چاری

عزت کے ساتھ قاصدوں کو بلا کر راجہ نے اُنکا آدر ستکار کیا۔ تب گویا راجہ چارو پدارتھ پاکر اپنے گورو شتانند کے آشرم پر گئے۔

چوپائی

سکل کتھا ہی پال سنائی ۔ شتانند آنند ادھکائی
چلیو نرپتی ملہ نجھنٹائی ۔ ساجھو جائے سکل کنکائی

راجہ نے تمام کتھا سنائی۔ گورو شتانند کو بڑا بھاری آنند ہوا وہ بولے اپنی تمام فوج کو سجاؤ۔ چل کر وہ یگیہ یقیناً دیکھیں گے۔

(۲)

کر بنتی نرپ منہ برائے ۔ سادر سیوک سکل بلائے
سنجھو سین چتورنگ سہائی ۔ بھون گئے سب ہی سمجھائی

پرنام کر کے راجہ محلوں میں آئے۔ سیوکوں کو یا عزت بلایا اور کہا چتورنگنی فوج سجاؤ۔ اودھ کو چلنا ہے۔ پھر وہ راج محل کو گئے۔

(۳)

تیزی سہنت ناری گرہ آئے ۔ باچی نرپتی سکل سنائے
آنند سب رنواس بلائی ۔ دیئے دان ہنی دیون آئی

وہ چٹھی لیئے ہوئے رنواس میں گئے اور سب کو پھر پڑھ کر سنائی۔ خوشی کے مارے رنواس نے برہمنوں کو بلاکر بہت سادان دیا۔

(۴)

بانچت پریم نہ ہردے سماتا ۔ چرو بولی کہی ہنس باتا
نگر گاؤں پر منگل ساجھو ۔ انت آپار باجنے باجھو

چٹھی پڑھتے وقت دل میں محبت سماتی نہ تھی۔ قاصدوں کو بلا کر وہ ہنس کر بولے۔ گھر۔ دروازے بازار سجاؤ اور باجے بجاؤ۔

چھند

چلیو راہ منی گن سہت ۔ پہلی بجائی نشان
پران تنیہرے پہر ہوئی ۔ اودھ نگر تہران

گورو کے ہمراہ فوج سجا کر راجہ جنک چلے اور دوسرے دن اجودھیا کے نزدیک جا پہونچے۔

چوپائی

پورباہر پہر لو پہنچی بہیرا ۔ بائیں دیکھیہ ہرشت کھو بیرا
سونپی اگج کہنہ راج سماجو ۔ آئے پربھو جہاں نرپتی راجو

خوش ہو کر رام نے راجہ جنک کو سیر جو کے کنارے ٹھہرایا۔ پھر راجہ جنک کا ج کا بھار چھوٹے بھائیوں کو سونپ کر شری رامجی راجہ جنک کے پاس گئے

۲

ملی پی نرپتی نکٹ بٹھائے ۔ گدگد ہو مرد و وچن اچائے
بدن مینک نرکھت بگلا نا ۔ آنند نکن نہ ہردے سماتا

راجہ نے مل کر اُن کو بٹھلایا۔ گدگد ہو کر مدھر وچن بولے رامجی کا چندر مکھ دیکھ کر خوشی نہیں سماتی تھی۔

(۳)

پربھو ہنتی کری سب سیوکائی ۔ سیج بھرت ہی لیئے بلائی
نرپ سیوا سب بھرت سنبھاری ۔ شتروگھن کی آسن ہارنیا

رامچندر جی نے وِدھی پورک سیوا کر کے منتری سمیت بھرت کو بُلایا - راجہ جنک کی تمام سیوا کا بار بھرت نے سنبھالا - وہ بہت ہی خوش تھے -

(۴)

آئے گرو جی سا دھیہ سبھا میں بھاوت پر آشنن پائی
بیٹھی پرکھیو شکل دیو گورو بندے واسمت اسیش پائی آنندے

پھر گورو جی کو پرنام کیا اور آشیرواد پایا - پھر رامچندر جی نے سب دیوتاؤں کو اور مہاتماؤں کو پرنام کیا اور سب سے آشیرواد پائی -

(دوہا)

دس سہسر منی ورسہت - آئے پربھو گُھر دھام
بولے وچن ونیت گورو - منتر سنیہو ہم رام

دس ہزار سادھوؤں سمیت شری رامچندر جی یگیہ شالا میں آئے - تب وسشٹ جی نے ونیت وچن کہے - اے رام تم میری بات سنو -

چوپائی

دھرم سکل جیہی وید بکھانے ؛ سنت پوران لوک سب جانے
بن پریہ سپھل نہ ہوئیں کھرارِی ؛ اب چہیئے متھلیش کماری

جن یگیوں کا ذکر ویدوں نے کیا ہے وہ بنا استری کے تکمیل نہیں ہوتے - اس لئے اب جانکی جی کی بہت ہی ضرورت آپڑی ہے

(۲)

سُنی منی وچن مون گہی رہیو ؛ سنیہ آستیہ نہ ایکو کہیو
ہم پران ورد جان منی رایا ؛ رہے شکرن جیہی کرہو دایا

گورو کی بات سن رامچندر جی چپ رہ گئے - جھوٹے سچ کچھ بھی نہ بولے - [illegible] نے اے گورو دیو میری زندگی کی حفاظت کرتے ہوئے آپ ہی کوئی اُپائے بتلائیں -

(۳)

دو گورو بلی نارد سنکادی ؛ دھرم کہیو سُنو برم انادی
کنک جٹت منی ستہ رسالا ؛ رچی سیا روپ ستوپن وستالا -

وسشٹ - شتانند - نارد سنکادی نے مشورہ کیا

پھر وہ بولے اے رامچندر جی ! رتنوں سے جڑی ہوئی سونے کی ایک سیتا جی کی ایک مورتی بنوائیے -

(۴)

انگ انگ سب بھوشن ساجے ؛ تا سو روپ لکھمی رتی پتی لاجے
سہسا لکھی نہ سکہیں نر ناری ؛ سیا دیکھہیں سب اچرج باتی

ان کے انگ میں زیورات سجائے گئے - اُن کا روپ دیکھ کامدیو بھی شرمندہ ہو گیا - کوئی بھی اُن کو اچانک پہچان نہ سکا -

(دوہا)

بہتی او سہر شوبھا امرت - کو کوہی برنے پار
جگد آدھر کرپال پربھو - کینہے چرت اپار

اس وقت کی شوبھا کا ذکر کون شاعر کر سکتا ہے - جگت کے آدھار رام چندر جی نے اپور و چرتر کیا -

(۲)

یگ سہسر جے ویر شند ریرم بروین -
جانہی شہر تیکر منی شکل - رہی ماکھ سنات آدھین

دو ہزار شریشٹ براہمن جو وید کو زبانی یاد کئے ہوئے تھے یگیہ کرانے کے لئے رامچندر جی نے مقرر کئے -

چوپائی (۱)

مکر باس رتو ششر سہاتی ؛ یکھ منڈل بیٹھے رگھو راتی
تب بولے گورو وچن سہائے ؛ آئیو باجی جو وید بتائے

ماگھ کی شندر رتو میں شری رامچندر جی یگیہ شالا میں بیٹھے - تب وسشٹ جی نے کہا - جیسا وید نے کہا ہے ویسا ایک گھوڑا منگوائیے -

(۲)

لچھمن سُنی گورو وچن آنند ؛ بار بار پد پنکج بندے
بلیشالا سادر لی آئے - وودھ بھوشن پتیا پہرائے

گورو کے وچن سنکر لچھمن جی بہت خوش ہوئے گورو کو بار بار پرنام کر کے وہ گھوڑ شالا میں گئے ایک گھوڑے کو سب آبھوشن پہنائے -

۳۳

منوہت ورن سندر شہر تی کارے ۔ روی ہے لجت منج منوا رے
جین جڑاو نہ جائ کہا ۔ روی رتھ جڑھی آوت جگ جانا
ماتھے مور نپکھ منی لاگے ۔ سوبی نیپہ نکمت دیکھی انورا گے

اس گھوڑے کا رنگ سفید تھا ۔ کان کالے تھے ۔ جو شوریہ دیو کے گھوڑوں کو بھی شرمندہ کرتا تھا ۔ گویا کام دیو نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا ۔ جڑاو زین کسا گیا ۔ ماتھے پر مور پنکھ تھا ۔ جس میں منیاں جھمار ہی تھیں ۔

(دوہا)

سنتھی مہس دس بیر بر ۔ را مانج رندھیر
متعیہ تاہی آنیہو تہاں جہاں رام رگھوبیر

اس یگیہ کے گھوڑے کے پیچھے ساٹھ ہزار ویر لگا کر لچھمن جی اسے یگیہ شالا میں لائے ۔ اس گھوڑے کی شان نرالی تھی ۔

چوپائی ۔ ۱

تو جیو پربھو نے جگ جے ہیتو
تب تجھو کہا گا دھی کل کیتو
دینہہ وید دھ ودھی دان انیکا
لاگی ہی بہتر سوئی کری اچھی ٹیکا

دنیا کو فتح کرنے کی خواہش سے راجی نے اس گھوڑے کا پوجن کیا ۔ بہت سا دان دیا اور ایک دیجے بہتر تلک کریا مذہا ۔

(۲)

ایک ویر کوشل پور ما ہی ۔
اری دل دمن سریش سکاہی
جیہو بل ہوے کہو سوئی باجی
دنڈ دیہہ بن جاہتو کہہ بھاجی

کوشل پور میں ایک ویر دشمنوں کا خاتمہ کرنے والا ہے ۔ جس سے اندر بھی ڈرتے ہیں ۔ جس میں طاقت ہو وہ اس گھوڑے کو روکے اور پھر پرانا لے کر جنگل میں بھاگ جاوے

۳

لکھی باندھیو تے سہس سنو اری ۔ یہ سنی جرت آؤ منی جاری
بھار گو آدی سکل منی سنگا ۔ آئے جہاں رگھو ونش پتنگا

یہ بات چٹھی میں لکھی گئی تھی ۔ بھرگ آدی بہت سے منی لوگ یہ حال سنکر وہاں آئے جہاں رگھو کل منی شری رامچندر جی تھے ۔

(۴)

کتھا سکل لونا سر کیری ۔ منن تراس جن دینہہ گھنیری
سنی منی وچن نین جل چھائے ۔ بہوری رام نج تیرون منگائے

ان منیوں نے لوناسر کی کتھا کہی ۔ جس نے منیوں کو بہت دکھ دیا تھا ۔ رامجی کو بڑا دکھ ہوا ۔ اور انہوں نے اپنا ترکش منگوایا ۔

(دوہا)

دینہے رپو شودن ہی سو بان امو گھ کرال
منتر مار تر ھی تا ہی ہیت جیتہو سکل بھوال

ایک بان نکال کر شتر گھن کو دیا اور کہا ۔ اس گھوڑے کے حفاظتی سینا پتی بن کر تمام راجاؤں پر فتح حاصل کرو اور اس بان سے لوناسر کو مار گراؤ ۔

(چوپائی)

بہری وبھیشن رام بلائے ۔ سادر آئے ماتھ تن نائے
لونا سر کے چرت اپارا ۔ توچھے دن منی وکش ادارا

پھر رامجی نے وبھیشن جی کو بلایا ۔ انہوں نے آکر رامجی کو پرنام کیا ۔ رام نے ان سے لوناسر کے حالات دریافت کیے ۔

(۲)

کہ رنگ جور نیا چرنا ہا ۔ سنیہ کہوں اب سنیہ اگاہا
بھگتی و ماتر ناتھ سو موری ۔ کمبھینسی تیہی نام بہوری

ہاتھ جوڑ کر وبھیشن بولے ۔ اے کوشل ادھیش میری ایک سوتیلی بہن تھی ۔ جس کا نام کمبھینسی تھا ۔

(۳)

مدھو دُنو کہاں راون ہنیہی + بہت بنتی کری تب تیہی لیہی
تنہہ تاسو لونا سر بھیو + شیو سیوا سادر جن کیو
آگم تاسو تپ تنکر جانا + دینہہ شول شنو کر پا ندھانا

اس کا دوارہ مدھو دیتیہ سے ہوا تھا۔ اس کے ایک پُتر لونا سُر ہوا۔ جس نے تو جیبہ شیو جی کی تپسیا کی تھی۔ شنکر بھگوان نے اُسے ایک ترشول دیا تھا۔

(دوہا)

تے ہی بل پرتھوی سوہی کنھی امر دنج نر ناگ
جینی سکل نج وش کیئے + بیٹھ سب ہی کم لاگ

اُس ترسول کے بل (طاقت) سے وہ انسانوں دیوتاؤں۔ ناگوں وغیرہ کسی کو بھی کچھ نہ سمجھتا تھا۔ وہ تینوں کو جیت چکا ہے۔ اور باقیا مدہ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔

(چوپائی)

تا سو چرت سُن من مسکانے + رپو ہنتہی بل دے سنمانے
تیہن سنگ چترنگ بنائی + لئے ساتھ دو پوت سہائی

اس کا حال سن کر رام جی دل ہی دل میں ہنس پڑے شترو گھن کو اپنا بل دیکر اپنے برابر کیا۔ شترو گھن نے اپنے دونوں بیٹے اور فوج ہمراہ لی۔

(۲)

سُنی وچن پرتھو لستان آپارا + تیہن سہسر مینے اکپارا
دھیلے وسُودھا کنجر گاجے + دس سہسر رتھ ردی لاجے

کوچ کے وقت تین ہزار نگارے ایک ساتھ بج اٹھے ہاتھیوں کی گرج سے زمین ہل گئی۔ سورج رتھ کو شرمندہ کرنے والے دس ہزار رتھ سجائے گئے۔

(۳)

تور تو سنگھ چلے دل ساجی + امت اکھنڈ دندبھی باجی
چھوٹ بیلی آئی سمت چھجارا + گھیر لونگر ہیر بہر بارا
سنکھ بجا کرت شترو گھن جی چلے۔ آکاش میں

دیوتا باجے بجانے لگے۔ اس طرح لڑاکا فوج (نبرد آزما) کے ہمراہ شترو گھن نے لونا سُر کے شہر کو گھیرے میں لے لیا۔

(۴)

جب نسان ہنے تیہی کالا + سُنی نسیچر ہی گرو وشالا
سُبھٹ پرچارن گرجت آوا + دیکھی کٹک سینج آئی سکھ پاوا

جھجار راجہ سنکر لونا سُر کو بڑا ابھمان ہوا وہ گرجتا اور للکارتا ہوا آیا۔ اور وہ اپنی فوج سجا کر بہت خوش ہوا۔

(۵)

آرو شبد سُنہی بھٹ گاجہی + ویل باجنے دو آدرشی باجہی
نج پرتھو کہی جے جوری جانی + ہرشنی بھرے بھٹ منہہ من کھانی

مارو باجہ سُن کر بہادر لوگ خوش ہو گئے۔ دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ اپنے اپنے راجہ کی جے بول کر بہادروں نے اپنا اپنا جوڑ چھانٹ لیا۔

دوہا

وچلت اَنی بلو کی نج۔ لونا سُر برنڈ
سنگ سنے مانگ بھٹ + دوسر کیتو گھمنڈ

گھمنڈی لونا سُر نے اپنی فوج میں گھبراہٹ دیکھی۔ تب اپنے دونوں بیٹوں مانگ اور کیتو کو اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھا۔

چوپائی۔

پرتھو سنت جیشٹھ سُبا ہو بشالا + بھر و تسنگھی جن دوتی کالا
یوپ کیتو آہ کیتو پر جاری + لرہیں سکھین نہ جانت ہاری

شترو گھن جی کے بڑے لڑکے سبا ہو لونا سُر کے بڑے لڑکے مانگ سے اس طرح بھڑ گئے گویا دو کال لڑنے لگے ہوں۔ یوپ کیتو بھی کیتو سے بھڑ گئے

(۲)

یوپ کیتو کری کوپ اپارا + ہنت رپو کیتو گھمنڈی بھی مارا
وہاں سبا ہو منگ ہی مارا + کر پد کوئی آفنی بہتہ داری

یوپ کیتو نے غصہ میں بھرے ہوئے کیتو کو مار کر زمین پر

شلا دیا۔ اُدھر سپاہیوں نے بھی اُتنگ کے ہاتھ پاؤں
کاٹ ڈالے۔ اور مار کر یم لوک کو بھیج دیا۔

(۳)

کری چھل بہو دیہی بہو دھہ بہ تھا؛ اَستر شستر گہہ سب سیر نو تھا
دھرو دھرو۔ مار مار سُر کرہیں؛ لڑہیں نہ بھٹ سمیٹا تو پریں
نوناسُر کے مایا کر کے انیک دیوتاؤں کو پیدا کر دیا
وہ ہتھیار لیے ہوئے تھے اور مارو کاٹو چلا رہے تھے
شترو گھن کی فوج ان کا تماشہ دیکھنے لگی۔

(۴)

ریپُو سُدن بھو وِشِش سنبھاری؛ جو رُو وِھنش سُمر نِر پراری
جمی تم اُجے تَرنی گو سو لی؛ اسُر اُمر نہیں دیکھے کوئی۔
رامجی کا دیا ہوا بان شترو گھن جی نے دھنش پر
چڑھایا۔ اور شیو جی کو من ہی من پرنام کیا۔ بان کے
رکھتے ہی مایا کے تمام دیوتا غائب ہو گئے۔

(۵)

سُرسماج کتھون نہیں دیکھا؛ چلیو شبا ہو کال جن ولیتا
کھل سنبھارو گھو شول جاری؛ اُس کہی گدا کوپ اُر ماری
یہ دیکھ شبا ہو کال کے سمان گرج کر لونا سُر سے
بولے۔ ارے دُشٹ اب تو اپنا وہ نِر شُول سنبھال لے
یہ کہہ کر اس کی چھاتی میں گدا ماری۔

(۶)

سہیہ نہ سکیو سو تیج اپار؛ موُر چھپت اُوِنی پر پو کرارا
کے شبہہ نام وِیر بلوانا؛ موُر چھپت نوناسُر تن جانا۔
تو کھسیان شول لے دھاوا؛ یوپ کیتو کے سنمکھ آوا۔
لوناسُر اس چوٹ کو سہہ نہ سکا۔ ویاکل ہو کر وہ
موُر چھپت ہو گیا۔ کیٹھ نام کے راکھشس نے جو یہ دیکھا
تو ترشول لے کر یوپ کیتو کے سامنے آیا

سورٹھا

ماریسی ہر دیہ سنبھار۔ گرے جھپٹ کرونا اَین
موُر چھپت بیر کاری۔ رامچندر دن منی تلک
یوپ کیتو کی چھاتی میں ترشول مار دیا۔ وہ رام کہہ کر

گر پڑے۔ مور چھپت ہوتے ہوئے بھی یہی بولے ۔۔۔ جے
رگھو کل تلک رامجی!

چوپائی

موُر چھپت سُد ھو سپاہیوں کی؛ کیٹھ رِس اَمت سمت نہیں کی
کنٹھِن بان اُر کرو دھہ اپارا؛ چھانڈ یو تیں کوئی اِک بارا
سپاہیوں نے بھائی کو مور چھپت دیکھا۔ اسے بہت غصّہ
آیا اور وہ روکنے سے بھی نہیں رُکا۔ اُس نے غصہ کر کے
تین طرح کے کرال بان چھوڑے۔

(۲)

تاہی وِکل کری اَنج سمیپا؛ آتُر آیو رگھو کل دیپا
لگے بان تا شوَن ماہیں؛ تیہہ اَوَنی تل سُدھ کچھ ناہیں
اس راکھشس کو ویاکل کر کے شبا ہو بھائی کے نزدیک
گیا۔ یوپ کیتو کے جسم میں تیر گھسے ہوئے تھے ان کو
ذرا بھی ہوش نہ تھا۔ وہ ویاکل پرتھوی پر پڑے
ہوئے تھے۔

(۳)

ایچی سانگ تن باہر کینہا؛ رام نام وَر اَوشدھی دینہا
اُٹھی سچی اَنگ اَنج کے سنگا؛ لینہہ دھنہی دھنو بان نِشنگا
سپاہیوں نے سانگ جسم سے کھینچ لی۔ رام نام کی شدھ
اوشدھی ان کو دی۔ وہ اُٹھ بیٹھے اور ان کا شریر
سندر ہو گیا۔ تب ہنس کر یوپ کیتو نے دھنش
بان لیا۔

(۴)

جاگیو تُشہر دیکھی لڑائی؛ چلیو کٹک لے سنگ بھائی
شر برہی نہی کال سکائی؛ ہار سُمر مہنہ تن گھبرائی
کیٹھ راکھشس مور چھا سے جاگا۔ اور اس نے
یدھ ہوتا ہوا دیکھا۔ وہ اپنے بھائی جامیک کو فوج
سمیت لے آیا۔ لیکن وہ بھی لڑائی میں ہار گیا۔

(۵)

ناہیو ماتھ آن کر جوری؛ تات سمر رچی ہو جی موری
راون رِپو لکھو بھراتا جانو؛ تنے تاشو تُبنیل بڑھانو

نا یہ ماتھا آئی گرچوری ؛ بات تہر رچی لو کی موری
راون راکھو لکھو ہیرا ناچاؤ ؛ تب تا سو بل سیل بدھا تو
اُس نے آکر یا کھا کیا یا اور کہا اسے ناتھ آج لڑائی
میں میری لا لسا پوری ہوئی ہے۔ راون کے دشمن بھے
چھوٹے بھائی شترگھن جی کے ہتر بل اور بل کے
گھر میں ۔

کون شتر شو ہم مانہیں ؛ بالک بہ ہی تر کھی جیہے ہارے
یہ تو بل شنی کر ہرسے کالا لو ؛ سبھی کی قوی جان جیے آتو
رونی تنیا کی سینا دھارنی ؛ تب سینا نوج رکو بار دو
کروڑوں یودھا جیے لڑائی میں مار ڈالے ہیں تیکن راج
پتروں کو دیکھ کر ہم ہار گئے ۔ تب لوناسر بولے یہ تمام
فوج جنا میں ڈبو دوں گا ۔ اور پتروں سمیت شترگھن
کو ماروں گا ۔

دوہا

بھیرے بیر سا روشنی آئی ۔ سمجھ سامنے لور
لاگے لوٹ پیٹھ رہے ؛ شتر و بیر بلی لور
یودھا لوگ بکھر گئے ۔ کایر لوگ تھی ڈر کر بھاگے
لو ہکنے لگا ۔ رن میں بلی اور دیر شجھو یودک اپنے
اپنے جوڑ کے ساتھ لڑتے رہ گئے ۔

(سورٹھا)

سا جی باجی گج باجی ۔ بہی کی بنیشان
آیو شبر سکر پیادہ آئی ۔ لونا سُر بلوان
ہاتھی گھوڑوں کی بڑی سینا لیکر لوناسر میدان
میں آیا ۔

(سورٹھا)

شبر دی اور دھتا جڑ اگ ۔ چھیا ناچو ہوتیر از
بر تو آئی ال قیتی مرسے ۔ وہ بال بنی تی لیل
شترگھن جی نے رام کے چرنوں کی یاد کی اُن کا
دیا ہوا کر ان بان دھنش پر چڑھا لوناسر پر چھوڑ دیا
وہ شترگھن کے پیٹ کو بیدھ کر مر گیا ۔

چوپائی (۱)

تاشو مرن سنی سب سہرتو بھا ؛ جگھی وہاں نتجہ دیو بھا
باجہیں دندوبھی ورسہیں پھولا ؛ آجونا کہہ جیتے سب شولا
لوناسر کا مرنا سُن سب دیوتا ومانوں پر چڑھ کر آکاش
میں آئے ۔ باجا بجا کر پھول برسائے اور بولے ۔
ہے ناتھ ! آج سنکٹ گیا ۔

(۲)

یہاں یک نگر رچی انی زور سے ؛ راکھے تب بکل بل پورے
متھرا نام دیکت نہیں جانا ؛ دو سہر و دنت جو وید بکھانا
شترگھن جی نے دو شہر بنائے اور دونوں
لڑکوں کو وہاں کا راج دے دیا ۔ ایک نگر کا نام متھرا
تھا جسے سارا سنسار جانتا ہے ۔ اور دوسرے کا
نام ودت تھا ۔

(۳)

جیشٹ تہنے بل بدنی و شالا ؛ نام سباہو ودت مہی پالا
رکھیو سینا تب بل کھوری ؛ ودت نگر بستہم بہو دوری
بل بندھی میں مہان بڑے پتر سباہو کو متھرا کا راجہ بنایا
اور دوسرے پتر یوپ کیتو کو ودت کا راجہ بنایا
جو پچھم میں بہت دور تھا ۔

(۴)

پرنجیہ کہی جیتے لنسانا ؛ وجیتن اشو چلا جب جانا
پیچھے راکھے ست سنگا ؛ اترے سب دل جمن ترنگا
پتروں کو راجہ بنا کر شترگھن نے نقارہ بجایا ۔
شترگھن نے دیکھا کہ اشومیدھ کا گھوڑا دکھن
کنارے پر اتر گیا ۔ تو وہ فوج سمیت جمنا میں آ ترے

دوہا

پرتی تھنا پد بندی کے چلی سین لیے سنگ
سرمیں شمر بنتھیں سمن ۔ نرکھ سین جنگ
دیوتا لوگ آسمان سے پھولوں کی برشا کرنے لگے ۔
جمنا ندی کی جڑی بند نا کر کے شترگھن جی سینا سمیت
اس پار اتر گئے ۔

چوپائی ۱

بالمیک تھل باجی سمیتا ٭ کانن سگھن منیش نکیتا
سیا سُنت وبر برپنڈا ٭ تیج بن بل دنیش پرچنڈا

گھوڑے سمیت ساری فوج وہاں پہونچی جہاں والمیک جی کا آشرم تھا۔ وہاں سیتا جی کے دو بلوان پُتر رہتے تھے جو شوریہ سمان تیجسوی تھے۔

۲

ویر بلی ہے دیکھو آئی ٭ پاندھیو باجی سُبھٹ بنائی۔
شُشو سہمر سہایت سا تھا ٭ آئی گئے جہاں رگھو کل ناتھا

ان دو لڑکوں نے گھوڑے کے ماتھے والا وجے پتر پڑھا اور اس گھوڑے کو باندھ لیا۔ ایک ہزار سپاہی گھوڑے کے پاس ہی تھے۔ وہ اُن دونوں کماروں کے پاس گئے۔

۳

تمو دربار جیو باجی بلو کی ٭ بالک جان سکل رس روکی
دیہو تُرنگ گرہ جا ہو سہائی ٭ دصینہ بات پیو جنہ تم جائے
ماتا ہو بھیکھ سمر جڑھی بھائی ٭ کشتری کا ہیں کلنک لگائی

سپاہیوں نے دیکھا کہ گھوڑا ایک درخت سے بندھا ہوا ہے۔ اور دو سنت کمار بیٹھے ہیں۔ اس لئے انہوں نے غصہ کو روک لیا۔ وہ بولے بالکوں! تمہارے ماتا پتا دھنیہ ہیں جنہوں نے تم کو ایسا دِویہ رُوپ دیا۔ گھوڑا ہمیں دے دو اور گھر بھاگ جاؤ۔ بالکوں نے کہا کشتری ہو کر بھیکھ مانگتے ہو۔

چھند

جنی کشتری گلھیر کلنک لا وموسمر شہادو نے
بلہین ترنگ پروین چھاندو جا ہو نت گرہ آپنے
بل ہین بچن کٹھن سُکھو۔ بالک جان چھٹے جادو بھیجے
سرتان ایک ہی بان تو ہنسی ہنسے تن جرجرے کیئے

لڑکے کہنے لگے کشتری ہو کر کل کلنک مت ہو بہادر ہو تو لڑائی کرو۔ اگر تم نربل ہو تو گھوڑا چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ یہ سُن کر ویر لوگ بھیٹے۔ لو نے ایک ایسا بان چلایا کہ ایک ہی بان سے ہزار سُورما ڈھول میں مل گئے

سورٹھا

سُنو مُنی بال مرال دیہو اشو تج کوپ تج
پوجی تمہیں نت کال کرہیں جنم سج سپھل پرھو

تب تک شتروگھن بھی آ گئے۔ وہ بولے منی کمارو اپنا کرودھ تیاگ دو اور گھوڑا واپس کر دو۔ تو پربھو رام جی تمہاری پوجا کریں گے۔ اور اپنا جنم سپھل کریں گے۔

چوپائی

کون نام نرپ کیہو نہ پاشو
پھر سو بیکن رچ سبھی پرکاشو
چھوڑیں باجی نسپہی تاتا
لکھیو پتر باندھیو بسہ گاتا

لڑکے بولے۔ اسے راجہ تمہارا نام کیا ہے۔ کس گاؤں میں رہتے ہو۔ فوج لیکر جنگلوں میں کیوں پھرتے ہو۔ کیوں گھوڑا چھوڑا اور کیوں ایسا وجے پتر لکھا۔

(۲)

نہیں تب تن بل پورکھ بھائی
چھانڈو ہتھ باجی بگرہ جائی
سنی رپو شتر گھن کرا لجا ہیئے
گھو انسترا اس کہی مسکائے

اگر تمہارے جسم میں طاقت نہیں تو ہتھیار سمیت گھوڑا چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ شتروگھن جی نے مسکراتے ہوئے کہا تو اچھا ہتھیار پکڑو۔

(۳)

سہیں پرتاپ نرپ بھلی بھاتی ٭ ڈپہہ یا سنگھ باجتے بازی
اس کہی مکتس بان کر لیپے ٭ منی ویرن وے جیت دینے
ماریو پرمپارچن تتر تنگا ٭ کونا بان ہنسے سے انگا

بڑے لڑکے لو نے جواب دیا۔ تم بلوان راجہ بن کر ہمیں

نہیں للکار رہے ہو۔ تالی بجانے سے شیر نہیں ڈرا کرتا
یہ کہکر انہوں نے دھنش بان اٹھا لیا۔ اور اپنے گرو دیو
والمیک کا دل میں دھیان کیا۔ پھر شتروگھن کے گھوڑے
رکھشا رکھی (رکھبان) مار ڈالے۔

(دوہا)

ایک ہی ایک پرہار کری۔ بینے سکل رن شور
آے سب رگھوویر پہنہ کاتر کرنی کور

دونوں کماروں نے للکار للکار کر چیتے ہوئے بیروں
کو مار ڈالا۔ دھیرے دھیرے انہوں نے ساری سینا
کاٹ ڈالی۔ کچھ کاتر بھاگ کر رامچندر جی کے پاس
پہونچے۔

چوپائی (۱)

پوچھیو سکل کہاں کل ناتھا
رپو کے کہے سکل گن گاتھا
لچھمن سنگ جاہو سب بھائی
منی بالک باندھیو برہی آئی

رامجی کے پوچھنے پر انہوں نے ستروبالکوں
کی سب کتھا کہہ سنائی۔ تب رامجی نے حکم دیا
تم لوگ لچھمن کو ساتھ لیے جاؤ اور منی کے دونوں
دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔

(۲)

ماریہو جنی آنہو پور مانہیا
رشی سُت بدھو اُچت کچھ ناہیں
چلی سیش سنگ سبن اپارا
آئے نرت سمر جہاں بھارا

دیکھو اُن کو جان سے مت مارنا۔ سنت کماروں
کو مارنا اچھا نہیں ہے۔ اس لئے لکشمن جی کے
ہمراہ لاانتہا فوج روانہ ہوئی اور سب لوگ لڑائی
کے میدان میں جا پہونچے۔

(۳)

لے گھر جیو جاہو منی بالک ؛ دل کر و نش دیکھی بالک

لچھمن اوٹ ہو اب تاتا ؛ آہو کرو دھ چڑھت گاتا

لکشمن جی بولے ہے منی کمارو اپنے پران لیکر
جلدی ہی بھاگ جاؤ۔ سوریہ ونش دیوتا اور برہمنوں
کا محافظ ہے۔ تم آنکھوں سے اوجھل ہو جاؤ۔
ہم کو غصہ آرہا ہے۔

(دوہا)

سُن لکشمن کے وچن ور ہنسے بالک دیر
ابج بلوکت جاہو گھر سنہو ہمار تدھیر

لکشمن جی کی بات سن کر دونوں بھائی خوب
ہنسے۔ پھر بڑے بھائی لو نے کہا۔ اپنے چھوٹے بھائی
کو پرتھوی پر پڑا دیکھ کر آپ اپنے گھر تشریف لیجایئے

چوپائی ۱

بج سہائے ششٹھ آنی بلائی
کیول تو ہیں نہ منتے بھلائی۔
سُنی کُش لچھمن بان سندھاتا
کانیجا تو ہمی سیش اکلا نا۔

لکشمن جی بولے کیا بکتا ہے مورکھ تو اپنے مددگاروں
کو بلا لا۔ کیول دو بچوں کا خون کرنا کوئی بہادری
نہیں۔ تب چھوٹے کُش نے ایک بان تانا۔

(۲)

کاہی وسیش وسیش سن بھائی
کوتک کرہی و ودھ کھگرائی
تل بکل دو او بھرے پرچاری۔
کرہیں سکھین نہ مانہیں ہاری

اے گرڑ جی بان سے بان کاٹا بھی جاتا ہے۔ اور
بانوں کے انیک کوتک ہوتے ہیں۔ کُش نے لکشمن
جی سے تل یدھ شروع کر دیا۔ وہ کوئی بھی ہار
نہیں مانتے ہیں۔

(۳)

منشٹک ایک ودھر سم ماری ؛ بکل لکھن من مانہو ہاری
شیر کو سنلا دھنش گھرا ری ؛ ماریہو بان وکل تو ڈاری

تب بڑے بھائی لو نے ایک گھونسہ لکشمن
کی چھاتی میں مارا جو بجر کی طرح لگا۔ دیا کل ہو کر
لکشمن نے دل ہی دل میں ہار مان لی پھر رامجی کو
یاد کرکے لکشمن نے تیروں سے مار کر لو کو گرا دیا

(۴)

ہمر سیا منی چرن شہائے
گنت مور چھا لو آتر آئے
تیکر جیت اری جے شتر مارے
سے سب بال کالی ڈھی ڈارے

سیا جی اور منی جی کو یاد کر لو جلدی ہی
بے ہوشی سے جاگ پڑے۔ لکشمن کے جن تیروں
نے میگھناد کو مارا تھا ان کو لو کرکو لے تنکوں
کی طرح کاٹ کر زمین پر گرا دیا۔

دوہا

رامانج و سیمے وکل۔ دیکھ سکل آراتی . .
سیا تیاگی ار سوچ ٹر۔ پران ہی تیہی بھاتی

ایسے بلوان بالکوں کو دیکھ لچھمن جی بہت حیران
ہونے لگے۔ دل میں سیا تیاگ کا دکھ تو تھا ہی
وہ پران تیاگنے کی بات سوچنے لگے۔

چوپائی

کشس کر نہ کرودھ ودھنش سو لینہا
منتر سیہ میری گورو درجہ دینہا
ناک نر ستیا سل بھجو تو پا مانہیں
یہ شر چھوٹے بچے کو ناہیں

تب لو نے وہ بان اٹھایا جو بالمیک جی نے
دیا تھا۔ پرتھوی آکاش۔ پاتال میں کوئی بھی
جاندار اس بان کی چوٹ سے بچ نہیں سکتا تھا

(۲)

مارہ لو تاک شیش ار ماہیں
گرے دھرنی تب سدھ کچھ ناہیں
چلی بھاج سب ائی اپارا
کوسل پور ماہیں پڑی پکارا

تان کر وہ بان لکشمن جی کی چھاتی میں مار دیا
لکشمن جی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ رامچندر
جی کی تمام فوج الٹی سیدھی بھاگ گئی۔

(۳)

برنی سکل ٹیدھ کے کرنی
لچھمن ویر پیسے جی دھرنی
بجے ہی ودھی سکل کتھ سنگھارا
نج لو جن ہم ناتھ نہارا

سپاہیوں نے رامجی کے سامنے لڑائی کا سارا
حال بیان کیا اور کہا شترگھن اور لکشمن دونوں
بھائی بے ہوش پڑے ہیں۔ اور دو ہزار کی فوج
میں سے دس پانچ ہی بچے ہیں۔

دوہا

بھرت جور کر کیہو تب وچن امت بلکھائی
سیا تیاگی پھل دیئے ودھی تیہ لیے سکھوائی

اپنے ہاتھ جوڑ کر بھرت جی رونے لگے اور بولے کہ
سیتا تیاگ کا پھل برہما جی نے دے دیا۔ تب
بھگوان رامچندر جی مہاراج کہنے لگے۔

چوپائی

ارتھ سمر ناہیں تم بیہ ہارے
سا چھو ہیے رتھ گج متوارے
رہو نگیہ رتو دیکھئوں جائی
بالک راؤن تمہ دکھ دائی

اے بھائی کیا تم لڑائی سے ڈرتے ہو۔ ہاتھی
گھوڑے رتھ سجاؤ۔ تم نگر کی حفاظت کرو
اور میں جاکر دیکھتا ہوں۔ یہ دونوں بالک تو
راون کمبھ کرن جیسے دکھدائی جان پڑتے ہیں

۲

تیہر وچن سن بھرت لجانے + بہت بھانتی رگھویر سمانے
پرتھم ستمھا سب کیہہ بلائی + ہنومان دی انگد سدائی

ایسی بات سنکر بھرت جی شرمندہ ہو گئے تب رام جی نے بھرت کی عزت کی اور بولے ہمارے لنکا کا نڈوالے دوستوں کو بلاؤ۔ ہنومان۔ انگد۔ جاموَنت وغیرہ سبھو بلالو۔

(۳)

جاموَنت۔ کپی راج وبھیشن
دوِی وِد۔ مَیند نیل کل بھوشن
رِپوہیں بار کے سمر بھگا ئی
تاتِ انج دو اوَ انھو جائی

جاموَنت۔ انگد۔ وبھیشن۔ سگریو۔ مَیند۔ دوِی وِد۔ نل۔ نیل۔ ہنومان کو ہمراہ لے جاو۔ دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔ اور شتروگھن سمیت لچھمن کو لے آؤ۔

دوہا

سمر سیا سُت وِیر دوؤ۔ آئے گئے بلوان
دیکھی ڈرے سب بھالو کپی۔ تب آئے ہنومان

جب بھرت کی فوج جنگل میں پہونچی۔ تب لو کُش وہاں آگئے۔ اُن کو دیکھ کر تمام ریچھ۔ بانر ڈر گئے۔ تب شری ہنومان جی اُن لڑکوں کے پاس گئے۔

(۴)

وِشرم یُدھ دوؤ بندھو کری جیتے کپی سنگرام
آئے جہاں شری بھرت شترودھا تا رام

دونوں بھائیوں نے وہ مار دھاڑ کری کہ تمام بانروں سمیت بیہوش ہو گئے۔ تب آخر میں بھرت جی اُن دونوں کے سامنے آئے۔

چوپائی

وِیاکُل بھالو کپی سب آوی
بات نراس من اَتی دُکھ پاوہی
جاموَنت کپی راج بُلائی۔۔
انگد ہنومان سُکھ دائی۔

تب تک بانر لوگ بھی ہوش میں آگئے تھے۔ تب بھرت جی نے وبھیشن سے کہا۔ کہ ان بہادر بانروں کو ہمراہ لے جاکر ان دونوں منی بالکوں کو باندھ لاؤ۔

(۲)

سب ملی سہت بنا جِر راجا
دھری آنہو دوؤ بال سماجا
جائے چرے کپی بھالو بھوانی
جِن کچھو پیر کچھو مہما نہیں جانی

سب ریچھ بانر وبھیشن کو گھیر کر اکٹھے ہوگئے اے پاروتی! ان سب نے سیتا جی کی مہما کو اس وقت تک نہیں جان پایا تھا۔

(۳)

بولے کُش سنو بالی کمارا
تب بل وِدت جان سنسارا
پِتہی مرائے تات بیر بیلی۔
شکل لاج آئے تم پیلی۔

کُش بولے اے انگد تمہارا بل تمام دنیا جانتی ہے پتا کو موت کے گھاٹ اُتروا کر۔ ماتا کو دوسرے آدمی کو سونپ کر تم یہاں شرمندگی دور کرنے آئے ہو۔

(۴)

سو پھل لیہو سمر ماہہ آجو
تیاگہو سکل کلنک سماجو
سُنت کرودھ انگد اُر چھاوا
گہی گری ایک تاہی پر دھاوا

اس کا پھل لڑائی میں لو اور تمام شرمندگی دور کر ڈالو۔ چھوٹے بالک کُش کا یہ طعنہ سنکر انگد کو بہت غصہ آیا۔ اور ایک پہاڑ اکھاڑ کر وہ دوڑ پڑے۔

دوہا

آوت نیل وسال لکھی تل سم سمر نہی کیہہ
انگد گرو اپاراتی یش بھل رگھوہی دیہہ

کش نے ایسا بان چلایا جس سے وہ وشال پہاڑ رائی رائی ہوکر بکھر گیا۔ جیسا انگد کو بل کا ابھمان تھا۔ ویسا ہی ایشور نے اس کا گھمنڈ توڑا۔

چوپائی

تمکی تاکی کش بان چلایا۔
انگد نیل آکاش اڑایا
آوت جان پونہی کپی بھاری
مارا بان پر جاری پر جاری

کش نے دو بانوں سے انگد اور نیل کو آسمان میں اڑا دیا۔ جب وہ گرنے لگے۔ تب پھر دو تیروں سے دونوں کو آکاش میں بھیجا گیند جیسا کھیل کرنے لگے۔

(۲)

چھن آکاش چھن بھوتل ماہیں + بولے شرن شرن رگھو نایا
رمیو گرو ہم کہیں بھگوانا + اگ جگ نانتھ نہ ہم پہچانا۔

وہ کبھی آسمان میں اور کبھی زمین پر آنے جانے لگے۔ تب وہ بولے ہے بھگوان! بہت ہوئی۔ ہم دونوں کو طاقت کا بڑا گھمنڈ تھا۔ جسے آپ نے چور چور کر دیا۔ اب حفاظت کرو۔

(۳)

پانچ بان بیدھے کپی دو + دین جانی بنا گو ہنسی سوئی
جاموت ہنومان کپیا + دھاوت گری تر و لے لیا گیا

تب کش نے دونوں کو پانچ بانوں سے بیہوش کر کے ڈال دیا۔ تب جاموت اور ہنومان جی لمبے لمبے درخت لے کر آگے بڑھے۔

(۴)

کھینچی دھنش گن جھاڑ پوشا یک
کپی پتی آدی ہنے بہی نایک

دیکھی بھرت سب سین بنائی۔
کوپی بان مارو لو چھاتی۔

ادھر لو نے سگریو کو مار گرایا۔ یہ دیکھ بھرت جی نے رتھ آگے بڑھایا۔ اور ایک بان تاک کر لو کی چھاتی میں مار دیا۔

دوہا

پرو مورچھی کش دیکھ رسانا
چاپ چڑھائے بان سندھانا
شرون پرینت کھینچی دھنو ویرا
بھرت ہردے مارو شت تیرا

لو بے ہوش ہو کر گر پڑے یہ دیکھ کر چھوٹے کمار کش بہت غصہ میں بھر گئے۔ اس بہادر لڑکے نے تان کر ایک سو تیر بھرت جی کے مارے۔

دوہا

سمر بھومی سو بھرت۔ لوہی لینہہ اٹھائے
سمر بات گورو چرن یگ۔ رہے سمر جے پائے

تب بھرت جی بھی بے ہوش ہو کر رتھ سے گر پڑے۔ کش نے اٹھا کر اپنے بڑے بھائی لو کو چھاتی سے لگا لیا۔ گورو اور ماتا کے پرتاپ سے دونوں کی فتح رہی۔

چوپائی

آئے خبر لین چرچاری
بھرت سین تن شکل بہاری
شونت سرتیا دیکھ ڈرانے
ہے گج بہے جات رتھ جانے

چار دوت رام نے خبر لانے کے لئے بھیجے تھے انہوں نے آکر دیکھا کہ ایک بھی نہیں بچا۔ خون کی ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں رتھ گھوڑے ہاتھی بہے جا رہے ہیں۔

(۲)

پھرے دوت کوشل پور آئے

سماچیار سب پرلی سنائے
جیہ ودر وچن سنت دکھ پاوا
ریہا گنو کلمہ بیچ کنک بناوا

دوت بھاگ کرا یو دھیا پہونچے تمام حالات رام سے بیان کیئے۔ قاصدوں سے حال سنکر شری رامچی بڑے دکھیا ہوئے۔ یگیہ شالا سے نکل آئے۔ اور فوج اکٹھی کی۔

(۳)

چلے سکوپ کرپا لو اودارا
آئے جہاں کنک سنگھارا
منی پالک در دیکھی سہائے
پھر لوا سے پرتچھ نکٹ بلائے

اُدار چیت رامچی غصہ میں بھر کر چلے جہاں وہ مہابھارت ہوا تھا۔ وہاں آئے۔ جب کہ دونوں خوبصورت لڑکوں کو دیکھا۔ تب اُن کو نمسکار کیا۔ اور اشارے سے پاس بلایا

دوہا

پوچھیو بال بلائے دوو۔ کہو مات پتو نام
دیش گرام بیچ کہو سب۔ بربہٹ یو سنگرام

رامچی بولے تم اپنے ماتا پتا کا نام بتاؤ اپنا دیش اور اپنا گاؤں بتاؤ۔ تم نے تو مکمل بھارت فتح کر ڈالا ہے۔

چوپائی ا

کہیو استر جی کہو کہانی + پوچھیو سور کس اس جانی
دلش نام ہیو پوچھے تاتا + ہنوؤں نہ بان منوہر گاتا
لڑکے بولے نکو مت۔ ہتھیار پکڑو مت رگ

میں جاکر تمام حالات معلوم کرلینا۔ رام نے کہا بنا نام اور خاندان جانے تمہارے کومل جسم پر میں بان نہیں نہیں چلاؤں گا۔

ماتا سیا جنک کی جانا

والمیک منی پالیو تاتا۔
پتا و کلش نہیں جانہو آچھو
لو کش نام منو رکھو راچھو

وہ بولے ہماری ماتا کا نام سیتا ہے وہ راجہ جنک کی بیٹی ہیں۔ مہاتما شری والمیک جی نے ہمیں پالا پوسا ہے۔ پتا کو ہم جانتے ہی نہیں لو اور کش ہمارا نام ہے۔

(۳)

سنی سب کتھا رامچی من ہاریا
بال بلو کی بدھو بھل ناہیا
اوٹ سمجھت ہمیو ہمارے
رہیں تم بس سمر سکھائے
اس کہی انگد نیل اُٹھاوا
جاموت بی پتھی بالا وا۔

رامچی نے سوچا کہ اُن کو مارنا اچھا نہیں ہے۔ تب رامچی نے انگد۔ ہنومان۔ جاموت۔ سگریو وبھیشن کو اپنے پاس بلایا۔

دوہا

بہادر دھان ہنومان نے دھایو لو بلوان
سمکھا سے وبھیشن۔ بولیو بھری ریسانی

تب بلوان لو ہوشیار ہوکر بتا دشمن بان لے دوڑے۔ اور وبھیشن کے سامنے جاکر کھڑے ہوگئے اور غصہ میں بھر کر کہنے لگے

چوپائی

سنو سٹھ [illegible] سمر جیالی
[illegible] کی [illegible] پریم [illegible]
[illegible]
[illegible]

ارے پنج [illegible] جو [illegible] جا ملا
تھا اور اپنے سگے بھائی [illegible] دیا
تھا [illegible]

پاپی بات کہی کے بارا
سنو پتنی یہ دھرم تمہارا
ٹوٹہ مرہو سنا گر مہنہ آ جائی
مرتو گر کا پی ادھم انیائی

ارے پاپی تو نے ہزاروں بار اسے ماتا کہکر پکارا ہوگا۔ اسکو تو نے ہوی بنا لیا۔ اے نیچ ظالم تو سمندر میں ڈوب کر مر کیوں نہیں گیا۔

(۳)

سمر بھومی تم سنمکھ آوا
لاج ہوت نہیں گال بجاوا
آنکھن آگے بہتے ٹہ جیبالی
ناہیں تے مرتیو نکٹ کھل آئی

لڑائی کے میدان میں میرے سامنے آکر گال بجاتے ہوئے تجھے شرم نہیں آتی۔ میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جا۔ نہیں تو تیری موت ابھی آتی ہے۔ دیر نہیں ہے۔

(۴)

سنی کھمیان گ اکر لینہی + تہر متی کھنڈ کھنڈ تو کینہی
گرت کوتس کر سول چلایا + لا تھو نرت سمان سمایا

یہ سنکر شرمندہ دل وبھیشن نے اپنی گدا اٹھائی۔ لو نے اس سے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تب وبھیشن نے ایک ایسا تیز ترسول چلایا۔ جو لو کے جسم میں گھس گیا۔

دوہا

دوری سول کا کری نہدتھو دو تہر مدی تا پ
جامونت کپی راج نل جا انگد کری واپ

دونوں بھائیوں نے وہ تر سول کھینچ لیا۔ پھر دونوں کے تیز بانوں سے جامونت۔ سگریو اور انگد جیسے یودھا توبہ توبہ پکارنے لگے۔

چوپائی

جو گری تر وگیی دھاری جا ئی + برج سم کری تبہی دہی اڑائی
نج بان کبہی گہائل کینہے + جو بس اچیت بہائی نس کھل وینہے

جو پہاڑ اور درخت بانر ان کے اوپر پھینکتے ہیں ان کو وہ دونوں بہادر بھائی تنکے کی مانند کاٹ گراتے ہیں۔ پھر انہوں نے بانروں کو زخمی کر ڈالا۔

(۲)

عرو سے تا کی لو مار یو سنا ئیک
پوتن سات گیو کپی نا ئیک
دہاسے بھائی ہو کوپ بڑھائی
آئی بدھے سگس کینہہ نیا ئی
نج تل بھاتو ہی اُولی ہچا تہا
دوآؤ کہ چرن بادھی ہو ٹیا ابیا

لو نے ایک بان سگریو کی چھاتی میں ایسا مارا کہ وہ وہاں سے اڑکر اتھا ہتی کوس پر جا گرا تب جامونت دوڑے۔ کش نے ٹل بدھ کیا کش نے جانکی جی کی یاد کی اور جامونت کو ٹیک کر اُن کے ہاتھ پیر باندھ دیئے۔

(۳)

ہنونت ہی باندھیو تین جائی
راکھیو نکٹ اشو تھل آئی
رکھواری تہ جہاں لو ہیرا
آئو چلے رگھو نائک تیرا

اسی طرح ہنومان جی کو بھی باندھ لیا۔ ہنومان جی اور جامونت کی گٹھری لاکر گھوڑے کے نزدیک رکھ دیا۔ لو کو رکھوالی پر چھوڑ کر کش رام کے نزدیک گئے۔

(۴)

دیکھیے رگھو بیر تی تی ہو کہہو ویر اج بگو گئے
سنمکہ اشو تیہ پھو تما ناں بہکے اشو بادر سے جوہا
دیکھا کہ راجی بیٹا پیر اڑے رتھ میں سو رہے ہیں

کُش نے ان کے کچھ وستر اور زیور کھینچ لیے۔
ان کو گھوڑے پر رکھ کر دونوں قیدیوں کو لے کر کے
دونوں بھائی چلے۔

دوہا
سیہ وسنتر۔ بھوشن۔ بھالو بھی
سنگ آنتو ستے سادر چلے،
سیا بکیش نابو ناسفہ دوو
شترسنی بھگوتی بہتر جے بھلے
سیا کا بی دو نیہ کبھی بھوشن
سیہ سیا آنی ڈری،
بھی بھی ہی ذر ستہیت آئے
سیا آنند بھی کری

دونوں بھائیوں نے جا کر جانکی جی کے آگے
ماتھا جھکایا۔ لُوٹ کا سامان اور دونوں
قیدی انہوں نے سیتا جی کے آگے نذر گذارے
ہنومان اور جامونت کو پہچان کر اور رام جی کے وستر
اور بھوشن دیکھ کر جانکی جی بہت ڈریں اُس
وقت گھبرائے ہوئے وہاں آئے۔ سیتا جی نے
اٹھ کر منی سے کہا۔

ہنومان کہا او ہنومت بتا
یہو سمجھا یہو
یہ تو دو تو بچھمن شہت۔
بھرت ہیں رام رنا پوڑھا ہوہ
شت کلنہہ کرہم اکل کنکل مہتہ
ہو بنے ودھی لیہ ہو الکرنا۔
نیچ نہوک جب ان اگر انہو
جا ہوں سیا تیاگ اب جرکیا

ان لڑکوں نے تو تماشا کر ڈالا۔ ہنومان
اور جامونت کو قید کر لائے ہیں۔ شترگھن
بھرت اور بچھمن کو سیتا دیکھ کر آئے ہیں
یہ دیکھ دیکھ کے ہو ستر بھوشن۔ اب لڑکوں
کا انتظام کیجیے میں جی کے ساتھ ستی ہو جاؤں گی

منی ودھیر دینہوں تے
لینہو سنگ سادر چلے
من دیکھی بالک حیرت
آنند ونہنی منی ورانی بھلے
رتھ دیکھیا ہے پہچان پہنچ کے
جا کے منی جیت ترے
اٹھ بیٹھے کوشل ناتھ
آرت منی تب آگے کھرے

منی جی نے جانکی جی کو حوصلہ بندھایا۔ اور
دونوں بالکوں کو ساتھ لے کر چلے۔ بالکوں
کی لڑائی کا نظارہ دیکھ کر والمیکی جی از حد
خوش ہو گئے۔ منی نے رام کا رتھ پہچانا۔
وہ رام کے پاؤں پکڑ کر بول اٹھے۔ ناتھ!
آپ کے ان لڑکے آگے کھڑے ہیں۔

سورٹھا
سنی منی کتھی ور بین۔
جا گے رگھوپتی جیسے ہرن
ونہسی آنکھا نے نمن
اینیہ ہر دے لگائے منی

والمیک جی کے وچن سن جیسے ہارے رام
جاگ گئے۔ انہوں نے ہنس کر آنکھیں کھولیں
اور رتھ پر سے اتر کر منی کو اپنی چھاتی سے
لگا لیا۔

چوپائی
بیہی ودھی منش سیاہن آنی
منی ور کتھا سب سمجھائی
تو کش سکل کتھا منی بھاکھی
منہو ور ہی سورج کر ساکھی
جس طرح سیتا جی کو لکشمن جی نے جنگل میں
چھوڑا تھا۔ وہ سب کتھا منی نے کہا۔ اور
پھر بولے۔ دیکھو یہ اس کی ساکھی دیکر لو کش کی پیدائش

کا سب حال بتایا

٢

ملے ستنے. دوؤ ہیردے لگائی
سدھا برشی سب سیں جیائی
بھرت آدی جاگے سب بھرآیا
لچھمن چلے جہاں سیا مایا

رامجی نے اپنے دونوں بیٹوں کو چھاتی سے لگایا۔ باپ بیٹا پورک ودھ ملے۔ امرت ورشا کردیوتاؤں نے تمام فوج زندہ کردی۔ بھرت وغیرہ سب جاگے۔

(٣)

بہوری رام لچھمن ہی بلائی۔
سنو تات اس وچن سنائی
تات وچن من مانو بھائی
سیا سن دیہ لیہو تم جائی

رامجی نے لچھمن جی کو بلایا اور کہا تم سیتاجی کے پاس جاؤ۔ ان سے سمجھو۔ تب لچھمن جی چلے۔

(٤)

لچھمن جائے سیش ید ناوا
کشل کہی بہو ودھی سمجھاوا
بہری اچھتا سیا من اس آوا
سیش سہس پھنی آن دکھاوا

لکشمن جی نے جاکر سیتا جی کو پرنام کیا خیروعافیت پوچھنے کے بعد شری لچھمن جی نے دیکھا کہ سیش اوتار کا روپ ماہر نکل ہزار پھن دکھلاتے تھے۔

دوہا

جیت منن سنگھاسن سیا در سیا رچھائے
بھیو اکوپ پاتال ہنہہ مہا کہی جائے
رتنوں سے جڑے سنگھاسن پر سیتاجی کو چڑھا کر

وہ پاتال میں چلے گئے۔ یہ الولک مہاکس طرح کہی جائے

چوپائی

لچھمن چرت دیکھ سب ٹھاڑے
نمن پرواہ چلے آنی گاڑھے
سکل چرتر سنی کریا بدھانا
چلن ہمار سیا من جانا

لچھمن جی نے کھڑے کھڑے سب نظارہ دیکھا ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی رامجی نے یہ حال سن کر وچار کیا۔ کہ اب آخری وقت آگیا۔

(٢)

تہنے سہت پربھو پچ پور آئے
ودا کئے منی وربند بلائے
جنک ہی پوجی ودا پربھو کینا
دوؤ گورمو پوجی پدودک لینا

بیٹوں سمیت پربھو اجودھیا میں آئے۔ یگیہ والے منیوں کو الوداع کہا۔ اور دونوں گوروؤں کا پوجن کیا۔

(٣)

لیہی جو دھن وپل کال میں گیئو
پچ پور گمن شنو اوسر بھیئو
منی آئے دھی بہم جب جائی
ناردمنی سن کہا بکھائی

اس طرح اپنے لوک جانے کا وقت آگیا رام اوتار کا وقت ختم دیکھ کر برہما جی نے نارد جی کو بلایا۔ اور ان کو تمام حال سمجھایا۔

(٤)

پچ پور آون جاست کھرارنی
دھرم راج کو کہیو تنکاری
ونتی بہو ورنجی تب بھاکھی
چلیو دھرم رکھو پی آدر راکھی

شری رامجی اپنے دھام ساکیت کو جانا چاہتے ہیں۔ دھرم راج کو بلاؤ۔ دھرم راج نے جاکر برہما کو پرنام کیا۔ اور اُن کا حکم پاکر دھرم راج جی چلے۔

دوہا

آیئے ہم رگھوویر پہ ۔ منی دروالتیں بہانے
تیج پنج سندر ترن + تپسی جرم سہائے

دھرم راج جی سندر ترن تپسی کا روپ بناکر چلے۔ اُن کی کمر میں خوبصورت مرگ چھالا لپٹی ہوئی تھی۔ وہ ایودھیا میں پہونچے۔

چوپائی

ترنت سیش جو خبر جنائی
سنت بچن آئے رگھورائی
منی ہی نرکھی پربھو کینا پرناما
سادر اُچت کہیو وشراما

دھرم راج جی کے آنے کا حال لکشمن جی نے رامجی سے کہا۔ سنتے ہی رامچندر جی دروازے پر آئے۔ منی کو رام نے پرنام کیا۔ اور بیٹھنے کو آسن دیا۔

۲

ارگھیہ دینا آسن بیٹھاری
منی سادر منی گرا اچاری
سنو سہروکیہ کرپالو دنیشا
آیہو میں منی ور کے ویشا

ارگھیہ دے کر منی راج کا پوجن کیا۔ منی نے کہا۔ اے سہروکیہ کرپالو شوریہ کل کے مالک میں منی کے روپ میں دھرم راج ہوں

(۳)

ہیں تم رہوں اور نہیں کوئی
تس رہے سنت ناش تیہی ہوئی
سنہی وچن تیہی دیہوں شاپو

شنیو ودھی ہری جو آوہیں آپو

اس استھان پر میں اور آپ دو ہی رہ جائیں میری بات تیسرا سنے گا تو اُس کا ناش ہوجاویگا اگر برہما وشنو مہیش بھی ہوں تو اُن کو بھی شراپ دیدوں گا۔

(۴)

سنہو لکھن بیٹھو ہیں دوارے
ہنس کوؤ آو نہ گلا اچارے
اسنے پہر آوہ تہی کوئی
مار ہیں سنیہ میر تھا نہیں ہوئی

تب رامجی نے کہا۔ اے لکشمن تم پہرے پر رہو۔ یہاں کوئی نہ آوے اور نہ دروازے پر بات چیت ہی کرے۔ پھر بھی جو آوے گا اس کی موت یقینی ہے

دوہا

بولے تاپس وچن مرد
پاہی پاہی رگھوناتھ
کہیو سکل اتہاس منی
کہی تہی نایو ماتھ

تب وہ تپسوی بولا۔ اے رگھوناتھ جی! رکھشا کرو۔ رکھشا کرو۔ میں پرم دھام جانے کا اشارہ دینے آیا ہوں۔ یہ کہہ کر دھرم راج نے پرنام کیا۔

چوپائی

پربھو اچھا تیہہ وی بلوایا
درواسا منی آئے تلایا
منی ہیں دیکھی لچھمن چلے آگے
گئے نکٹ بینتی انوراگے

ہونہار بڑی بلوان ہے۔ اُسی وقت پر درباسا رشی آ پہونچے درباسا جی کو آتا دیکھ لچھمن جی نے آگے بڑھکر عرض گذاری

۳

پوچھت منی کہاں رگھو کل انسیا
تہاں جاؤ میں سنہوں اہلیا
جو پرتی اتر کری ہو آجو
بھسم کروؤں تو گھر پریراجو

منی نے پوچھا سری رامجی کہاں ہیں؟ میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اگر تم جواب دوگے تو میں تمہارا راجیہ وغیرہ نگر سب بھسم کردوں گا۔

کا بہے لکھن سنت منی بانی
بچ بدھ جالین جیئے بھوانی
دوا او کری جوری کہا پربھو پاہیں
دریاسا منی آون چاہیں

لکشمن جی سن کر کانپنے لگے۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر پربھو سے کہا۔ مہاراج دریاسا رشی آنا چاہتے ہیں۔

(۲۶)

بات کہنا اپنی او گن بھاری
کال کرم گتی شرے نہ ٹاری
کہیو وچن دن کی گل کیتھ
شنو کھگ اپر کتھا کہ بیتھ

رامجی بولے بھائی! تم نے بہت بڑا قصور ہونہار ٹالے سے نہیں ٹلتی۔ اے گرڑ جی! اب آگے کی کتھا سنو۔

دوہا

ترت کہیو منی آن ہو
سادر کر یا ندھان
چلہو بیگ منی بولے اب
کہاں رام بھگوان

کرپا ندھان نے کہا منی کو جلد از جلد لے آؤ۔ لکشمن جی نے جا کر کہا۔ چلیے منی جی رگھوناتھ بلا رہے ہیں۔

چھند

اتی بیج پہنچ دیو کی آوت
اجیت اٹھی آسن دیو۔
جل آنی سادر چرن دھوئے
سو بھاگ پاد او دک لیو؛
جن جانی منی ور دیو آئیو
بیگ سو سادر کروں
بہو کال کشودھت کرپا نتین۔
بن آسن دل منہ ہیں مروں

یہ ان رشی دریاسا کو آتا دیکھ کر رامجی اٹھ بیٹھے۔ اور ان کو مناسب آسن دیا۔ پانی لا کر ان کے پاؤں دھوئے اور چرن امرت لیا۔ بولے اے سر لینٹھ نیشونی سیوک جان کر حکم دیجیے۔ آپ میں سادر کردوں گا۔ منی بولے میں بھوکا ہوں۔

دوہا

من بھایا بھوجن دین رگھوپتی
بہت ودھی بنتی کری
سنتوش پائے منیش
ستنی منے کری آشیش بھری
کر ووداع منی ور دیکھی
لچھمن ہردے داڑن دکھ بھئے
بھرت آدی انج سمیت
شرجن تاہی چھن دیکھن گئے

رامجی نے منی کو بھوجن کرایا اور ان کو عرض کیا۔ سنتوش ہوکر منی نے آشیش دی۔ منی کو الوداع کہہ کر لکشمن جی کی طرف دیکھ کر رامجی کو بڑا دکھ ہوا۔ تب بھرت وغیرہ اور شہر کے تمام لوگ وہاں آئے

۲

پد ونتی ٹھاڑے جوری کر دوو
بارن لکھی انی کانپ ہی
بھری نین نیکچ نیر آرت
بھرت سوں پربھو بیا کہی
اب گوڑو ہی آہنو وینی سادر
دکھیت انی آتر چلے
سب کتھا گوروہی سنائے
آرت یان چڑھی آتوت چلے

پرنام کرکے سب لوگ کھڑے ہوگئے۔ وہ سب رام کا چہرہ دیکھ کر ڈر سے کانپنے لگے۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر بھرت جی سے بولے گرت پورو گرو دیو کو بلا لاؤ۔ بھرت جی نے جاکر گرو جی سے سب حال کہا۔ تب رتھ پر بیٹھ کر گورو وسشٹ جی فوراً ہی رام کے پاس آئے۔

(۳)

آئے وسشٹ بلو کی رگھوپتی
سکل انکھی چرنن پرتے
سمبواد شنی منی سمے جاپو
تیاگین ہیں اب ننو ہرے
سنی وچن شنیش وچار کچ
اُر رام بنو دھیک جیونو
گہی چرن سرجو تیر آئے
دیکھی جل شبھ پاولو

گورو کو آیا دیکھ کر رام اور دوسرے تمام شہری اُن کے چرنوں پر گرے۔ رام جی کی بات چیت سے گورو نے جان لیا کہ اب ساکیت گمن کی تیاری ہو رہی ہے۔ لچھمن جی نے دیکھا کہ رام کے بنا زندگی بیکار ہے۔ وہ رام کو پرنام کر سرجو ندی کے نزدیک چلے گئے

دوہا

گنگی پرینت جل تھیہ میں
کینھو لار دھیان اکھنڈ
یوگ یکیہ کری رام جہاں
نجھوریو تج برہمنڈ۔

کمر تک پانی میں کھڑے ہو کر لچھمن جی نے اکھنڈ سمادھی لگائی۔ رام کا دھیان کر کے انہوں نے اپنا برھمانڈ یوگ شکتی سے کھول دیا

(۴)

رام دھام پہونچے لکھن
ترت چیتہ تھم تیاگ۔
سنی ویاکل رگھونی بھرت
ٹمے سکل انوراگ۔

شری رام کے چوتھے انش شری لکشمن جی فوراً ہی رام دھام ساکیت لوک جا پہونچے یہ سنکر بھرت اور رانی بہت دکھی ہوئے اُن کی ساری خوشی کافور ہو گئی۔

چوپائی

میں سنتیں تجا تجا موہے تاتا
کرو سو بین جو دیکھیوں بھراتا
کرہو بھرت یوم راجیہ شکھاری
سنت گرے مہی ویاکل بھاری

رام جی نے کہا میں نے بھائی کو نہیں تیاگا تھا لیکن بھائی نے مجھے تیاگ دیا۔ اب بھائی سے ملنے کا فوراً انتظام کرو۔ بھرت جی تم راجیہ کرو۔ یہ سنتے ہی بھرت جی گر پڑے

(۲)

جہت چلن اب پران گسائیں
جیمن یکشمن بن رہ نہ سکائی
تات چلے ہو کہی تنے بلائیے
کینا تلک پہونچی سکھائیے

بھرت نے کہا۔ ناتھ میرے پران نکلنا ہی چاہتے ہیں۔ بنا لکشمن کے بھرت بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ چلو مہاراج! آپ بھی چلو رام نے پتروں کو بلایا۔

(۴۳)

سب کہہ سب ودھی دھیرج دینا
آئو گمن ہر جو تٹ کینا۔
لکشمن بھرت بام رپو دونو
پور باسی سب نج کل ترنو
سب کو سمجھا کر رانجی سرجو کے کنارے گئے داہنی طرف بھرت اور بائیں طرف شترگھن تھے پیچھے نگر نواسی اور رشتہ دار سبھی لوگ تھے

(۴۴)

جھی وہاں پربھو دھام سدھائے
سکل امر پتی کہیں سکو چائے
سمن ورشتی نبھ ہوئے اپارا
ہوئی ناد ودھی وید اچارا
سب لوگ وہاں میں بیٹھ بیٹھ کر رام لوک کو جانے لگے۔ آسمان سے دیوتاؤں نے پھولوں کی بارش کی اور آسمان سے ہی وید دھنی ہونے لگی۔

چھند

اچرت وید پرسن بھرت
کرپا نِتشی سادر لیو۔
جل پرسی کر رپو دؤن
سادر پدم بن راجت بھیو۔
کپی آدی تو بھیپ سکھا
پربھو سے سکل نج لوکن گئے۔
نشکریو پربھو پد وندی
بار ہی بار روہی منٹ ل گئے
وید کا اچارن کرتے ہوئے بھرت جی کو رانجی نے

اپنے سروپ میں لین کر لیا۔ جل دیانی کو چھو کر شترگھن جی بھی چلے گئے۔ باز لوگ اپنے اپنے لوکوں کو چلے گئے۔ وہ دیوانش تھے سگریو بھی بھگوان کو پرنام کر کے شوریہ لوک گئے۔

۲

سُر سہت دن کر ونش بھوشن
آن جل انتر ت رہے۔
تے ہی سمے بولی آنادی پربھو
جو وچن پاون مئے کہے۔
اک باس رہی سہری تور
تم ہم پوری جیو جے آوہیں
تے ہی تسو بھگ دیہو بھاق پد
نروان جو تم پاوہیں۔

سب سے آخر میں بھگوان رام نے سرجو میں کھڑے ہو کر برہما جی کو بلایا اور کہا۔ تم ایک مہینے تک سرجو کے کنارے نواس کرو۔ میرے لوک میں جو جو جانا چاہیں اُن کو وہاں دے کر برابر بھیجتے رہو۔

(۴۵)

کہی وچن اتتر دھیان پربھو
جیوں دامنی گھنسول لیو۔
تبھی جینتی جے جے کار پربھو
جینتی جے شبد کیو۔
اہی بھانتی رگھوپتی جاگ
چراچر سکل لے نج دھام کو
سو کہیو ام ہی کرپا یتن۔
ار راکھی سادر رام کو
یہ کہہ کر پربھو رام چندر جی اسطرح سے لین ہو گئے۔ جیسے آسمان میں بجلی دیوتا لوگ جے جے کار کرنے لگے۔ اس طرح اپنے بھگتوں کو ساتھ لے کر ساکیت بہاری رام ساکیت

چلے گئے۔ تب رام کو دل میں دھارن کرکے کرپاساگر شنکر جی نے ماتا پاروتی جی سے کہا

دوہا

گرجا سنت سماگم سم نہ لابھ کچھ آن
بن ہری کرپا نہ ہوئی سو گاوہیں وید پران

اے پاروتی جی سنت سماگم سمان کوئی لابھ نہیں ہے۔ بنا بھگوان کی کرپا کے ست سنگ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ ایسا وید پران کہتے ہیں۔

(۲)

منی دُرلبھ ہری بھگتی نر پاوہیں بنہی پریاس
جو یہ کتھا نرنتر سنہیں مانِ وشواس

وہ نر شریشٹھ بھگوت بھگتی جو منیوں کو بھی مشکل ہے۔ انسان بلا کوشش ہی پا جاتا ہے۔ اگر اعتقاد سے رامائن کو سنتا ہے۔

دوہا

ایہی وِدھی سکل کتھا سنی ہردے راکھی گھو بیر
تاسو چرن سرنائے کری۔ گیو و گرڑ متی دھیر

اسی طرح مکمل رام کتھا شنکر شری رگھوناتھ جی کو دل میں یاد کرکے اور گورو کاگ بھشنڈ جی کو پرنام کرکے گرڑ جی بیکنٹھ چلے گئے۔

اتی اُتر کانڈ

سماپتم

آرتی شری رامچندر جی

شری رامچندر کرپال بھج من ہرن بھو بھے دارنم
نو کنج لوچن کنج مکھ کر کنج پد کنجارُنم۔
کندرپ اگنت امت چھبی نو نیل نیرج سندرم
پٹ پیت مانہو تڑت رچی شچی نومی جنک ستا ورم
بھج دین بندھو دنیش دانو دیت ونش نکندنم
رگھو نند آنند کند کوشل چند دشرتھ نندنم
سر کریٹ کنڈل تلک چارو اُدار انگ وبھوشنم
آجانو بھج شر چاپ دھر سنگرام جت کھر دوشنم
اِتی ودت تلسی داس شنکر شیش منی من رنجنم
مم ہردے کنج نواس کرو کام آدی کھل دل گنجنم

شری دُرگا جی کی آرتی

جے امبے گوری - میّا جے منگل مورتی میّا جے آنند کرنی -

تم کو نشدن دھیاوت برہما شیو جی

مانگ سیندور وراجے ٹیکو مرگ مد کو ۔ اُجّل سے دوؤ نیناں چندر بدن نیکو

کنک سمان کلیور رکتامبر راجے ۔ رکت پُشپ گج مالا کنٹھن پر ساجے

کیہری واہن راجت کھڑگ کھپر دھاری ۔ سُر نر مُنی جن سیوت تِنکے دُکھ ہاری -

کانن کُنڈل شوبھت ناساگر موتی ۔ کوٹک چندر دِواکر راجت سم جیوتی

شُمبھ نشُمبھ وِداَرے مہکھاسُر گھاتی ۔ دھومر وِلوچن نیناں نشدن مدماتی

چونسٹھ یوگنی منگل گاوَت نرت کرت بھیروں ۔ باجت تال مردنگ اور باجت ڈمرو

بھجا چار اتی شوبھت کھڑگ کھپر دھاری ۔ من باچھت پھل پاوت سیوت نرناری -

کنچن تھال وِراجت کپور اگر باتی ۔ شری مالکیتو میں راجت کوٹی رتن جیوتی

یا امبے کی آرتی جو کوئی نر گاوے ۔ بھنت شوانند سوامی سکھ سمپتی پاوے

جے امبے گوری

ـــــــــــــــــــــــــ